

## لَا يَمْسُرُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

وے کیا جانتے تھے ہم کہ کیسے  
سیمائے نیچے تاکہ تعلیم  
اوامر اور نواہی سب بتائے  
پس کل انبیاء و ارباب

الغیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شمع الیوان نبوت  
محمد آفتاب مشرق نور  
محمد منظر ہر رب الہی  
محمد باعث تخلیق عالم  
محمد رحمۃ للعالمین  
ہوئے وہ تو کل عالم ہوتا  
صلوۃ سجد و تسبیح  
پھر انکی آل اور اصحاب پر ہو

محمد مشعل بزم قنوت  
محمد ماہتاب مطلع نورا  
محمد کان نور الانبیاء  
محمد مغن حواء آدم  
بروز دین شفیق مدینین  
کبھی تسم ظہور اللہ ہوتا  
انھوں کی روح بر نازل ہوئی  
اور انکی پیروی کرتے ہیں جو جو

## تَنْزِيلُ مِنَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مناجات بجناب باری عز و جل نہ خداوند سبحان نہ محمد سرور دین شاہ ولولاک نہ بختی تال واصحاب تیسیر نہ بختی  
 یار و احباب تیسیر نہ بختی حضرت بو بکر صدیق نہ کہتے وہ کاشف اسرار تحقیق نہ بختی حضرت فاروق عادل نہ رواج  
 میں وہ سیر اکل نہ بختی حضرت عثمان ذی علم نہ کہتے کان جیاد منیع حلم نہ بختی شاہ مردان ولایت نہ علی کرار سید  
 شجاعت نہ بختی حضرت خاتون جنت نہ نکلیں خانہ مہر نبوت نہ بختی آن امین ہامین نہ کریم سعیدین شہید  
 مجھے عشق ایسا دے تیسیر والی نہ نہ کہہ مینائے دل اس سے خالی نہ بختی کر کے سب تن میں جلا دے نہ دکھنا ہر جو  
 ابھی دکھا دے بس اسی رفت ادب پریش محبوب نہ بہت گستاخ ہونا بھی نہیں خوب نہ تنائے ولی وہ جا  
 تیرا سب مدعا چاہتا ہے نہ الہا ملکا باوٹا ماہ پروردگار اسبندہ گنگار شمسار بد اطوار انجگار رؤف احمد بر  
 بن محمد شرف بن رضی اللہ عنہ بن زین العابدین بن محمد یحییٰ بن محمد والف ثانی نہ وہ عمل رکھتا ہے کہ قابل مقبول تیری  
 اور نہ وہ فضل رکھتا ہے کہ جس سے رہائی نہ حساب کی ہو جو فعل اس کا موجب مذمت کا ہے اور جو کام سب ملامت  
 اس کا بدتر از بد ہے اور بد کا کیا عرض کروں کہ خود بخود دروہ جو عبادت ہی بے حضور اور جو عبادت ہی قبولیت  
 ہے کہ جس میں سجدہ نیاز نہ اور نہ وہ روزہ ہے کہ جس سے دروازہ قرب کا باز ہو عرض سر سے پانوں کا خطا در خطا  
 کروں کہ برائیوں کا ایک پتلا ہے مگر تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ و مرجئی وسعت کل شیء اگر روشی  
 والا غریق لہجہ ماتم ہے اسی رحیم اگرچہ منظر گناہان شایان غائب ہے اور قابل رد و رگاہ لیکن امید رحمت رکھتا ہے  
 لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اے غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ملکات میں باہر گناہ گاری نہیں پیدا ہوا لیکن اس پر و  
 مغفرت ہے کہ ان الله یغفر الذنوب جمیعاً اللھم مغفرک اوسع من ذنوبی ورحمک ارحم منی  
 معاملہ اس سے ساتھ فضل کے کہ رہائی ہو نہ عدل کو کام فرما کہ تباہی ہو بیت الہی گرچہ میں ہو گناہ  
 ولے تیرا ہی ہر دم فضل درکار نہ اے قادر مطلق اور اے عالم برحق علم دے کہ فہم معافی کلام الہی اور قدس  
 دے کہ زبان ہنری میں لکھوں ساتھ تشریف دلالت کے اور تحریر جان قر کے صفت الہی مجھ کو  
 قرآن کا فہم نہ ولے وہ فہم جو ہو خالی از ہر سم نہ غلط معنی نہ ہو تحریر مجھ سے نہ تیری مرضی کی اور تحریر مجھ سے نہ بدلتا  
 معافی ہو کے خواص نہ نکالوں در کروں تشریف قاص نہ اگرچہ میں سخن موج بھی خوب نہ ولے رہا ہوں اور اسلوب  
 الہی وہ معافی مجھ سے تحریر ہوں کہ جو تیری جناب میں مقبول ہیں اور وہ موجب نجات کے ہوں میری شمع میں اور قبر میں  
 حشر میں اور نشتر میں اور واسطہ تیسیر امور دنیا و آخرت ہوں اور سب رس گاری فتن قیامت میں اللھم نور قلبی نور ہر  
 و اشترح صدری بجمہ الفرفان خداوند اعطا کر سلاست ایمان بقائے ایمان لقا سے رحمت دوام عاید دنیا و آخرت  
 میں مجھے اور سب مسلمانوں کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر میں نہ معافی مسطور ہو گئی نہ ان  
 تعالیٰ کتب تفسیر یا بعضے جا مناسب مقام احادیث صحیحہ سے یا کہیں کہیں مسائل فقہیہ شریفہ کے کت





جمیع حمد ازل سے اندک جوصادر ہوں کسی عباد سے سچ حق کی محمود کے خاص ہیں واسطے اللہ کے یعنی سب خوبیاں  
 اس کی ہیں اس واسطے کہ جس کی ہیں جو خوبی ہے علم ہے یا حکم ہے امارت یا ثروت ہے شجاعت ہے یا سخاوت ہے  
 خوب صورتی ہے یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہی کہنے دی ہے اللہ نے دی ہے پس مرجع سب خوبیوں کا وہی ہے  
 اور جو سب خوبیاں ہونے کی اس کی ہیں کہ رَبِّ الْعَالَمِينَ پالنے والا ہے تمام عالم کا اور پرورش دو قسم ہے  
 جمالی ہے اور جلالی جمالی اور جہ کہ رزق چاہا یا لباس پہنا یا صحت دی یا حافیت دی جو چیز جس کیسے چاہی موافق  
 خواہش اس کی کے عطا کی اور جلالی یہ ہے کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھ درد امور خلاف  
 طبع کسی کے جو ظاہر ہوں اگرچہ یہ پرورش محب ظاہر بند و مکونان خوش آتی ہے لیکن ان کے حق میں عین صلاح اور  
 فلاح ہوتی ہے چنانچہ دو اطباء کی مریض کو کروی بد مزہ معلوم ہوتی ہے لیکن اسباب صحت اس کے سے ہے یا مارنا  
 معلوم کالزکون کو ناگوار ہوتا ہے لیکن انھوں نے حق میں عین صلاح ہے پس جو کوئی کہ تمام جہان کی پرورش کرے بابر  
 خوبی اس کی ہیں کہ سب خوبیاں ہوں اور اگر بالفرض اور کوئی اس ہو کہ تمام جہان کو تربیت کرے لیکن  
 یہ دو صفتیں کہاں سے لاویگا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہ رحمن جیسے سوال کی کار دہیں کرنا جو کوئی چاہے  
 مانگتا ہے دیتا ہے اگرچہ محب ظاہر و غیب یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہے جو کوئی نہیں سوال  
 کرتا غصے ہوتا ہے اوپر اس کے کہ کیوں نہیں میری جناب میں سوال کرتا مانگ مجھ سے کہ میں ادون پس کون ہے ایسا  
 کہ پرورش کرے سب مخلوقات کی بابر خوبی اور سوال کی کار ذکر ہے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہونہیں ہے ایسا  
 کوئی گروہی ہے پس بالفرض سب شناس سب خوبیاں سب بھلائی اس کی ہیں اور اگر بطور فرض محال مقرر کجے  
 کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہ سب باتیں اس میں پائی جاتی ہوں لیکن ایک صفت ایسی ہے اس میں کہ ممکن نہیں ہے کہ  
 پائی جائے وہ کیا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ مالک ہے قیامت کے دن کا اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ مالک نہ ہو  
 اس دن کا سب کو اپنی اپنی نیرنگی اور سب اپنی اپنی بلا میں مبتلا ہونگے مابا پ بجائی مینا ماموں حاد و ست ارشاد  
 امیر فقیر و متمتع و نکال سب کے سب موافق اعمالوں کے سر سیمہ شذر حیران پریشان کھترے ہونگے کوئی کیسی مد  
 معاونت نہ کر سکیگا اگرچہ یہاں بھی دنیا میں کوئی کیسے نفع ضرر نہیں پہنچا سکتا ہے بغیر حکم اس کے کہ لیکن ظاہر میں  
 ایک دوسرے کا الٹ ہیں محدود معاون ہوتا ہے اور ملکیت کرتا ہے اپنے اپنے ملک کو جتنی جس کیسے حق تعالیٰ نے  
 فرمائی ہے اور اس دن قیامت کے نہ کسی کے کچھ ملک میں ہوگا نہ کوئی کسی چیز تصرف کر سکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف  
 ساتھ ان صفات کا ملکہ ہے پادشاہ ہوگا اس دن کا جو چاہیگا وہ کرے گی کیسے مجال انحراف کی نہ ہوگی اگر نیک جانت  
 جاوے اور اگر کفر و با اللہ منہ عذاب کرے گا اور جن میں جہنم کے پس اس کی عبادت کی جائے اور شرک کیسے عبادت کے  
 کیا جائے إِنَّا لَنَعْبُدُكَ خاص تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم و ایتان نَسْتَعِيزُ بِكَ اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

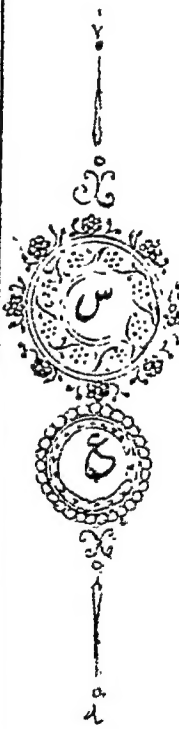


فاعلمہ ہی دنیا میں بھی سلاطینوں امر اور نکر کا کہ جس قدر مدح ثنا صفت بیان کرو اس قدر خوش ہوتے ہیں اور مستوجب  
 ہو کر رہتے ہیں اس طرح حق تعالیٰ کہ بادشاہ عالم ہے یہاں وہ انکا حمد اسکی جو کی زیادہ تر خوش ہو اور مستوجب  
 طرف بہت کے پس اس مقام پر چاہئے کہ بند کو جو بانگیا ہو مانگے اور دعا کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اس واسطے حق  
 تعالیٰ نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِھْدِنا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہدایت کر ہمیں راہ سیدھی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ رِہ  
 ایسی کہ انعام کی ہے تونے اور اپنا اور صدیقین کے اور شہداء اور صالحین کے غیر المغضوب علیہم نہ راہ الیٰ کوئی  
 کہ غضب کیا گیا ہے اور نکرے وَلَا الضَّالِّیْنَ اور نہ راہ گمراہی اِھْدِنا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ رِہ حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ یہ سورہ فاتحہ ملی ہے اور بقول مجاہد مدنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ملی بھی ہے اور مدنی بھی ہے دو بار نازل ہوئی  
 ہے اول مکے میں پھر مدینہ میں چنانچہ قصہ اسکا لکھا جاوے گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ لیکن اس قول پر ایک اعتراض واقع  
 ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر سورہ فاتحہ دو بار نازل ہوتی ہے تو چاہئے دوبار لکھیں جیسی آیت فباہی الاء ذکرا فکذبا  
 موافق نزول کے کتابت میں بھی مکرر کر آتی ہے جواب انکا یہ ہے کہ ایک آیت کا مکرر کتابت میں جب ہے کہ  
 مقرر نزول اسکا بحديث متواتر ثابت ہو چنانچہ آیت فباہی الاء میں بخلاف سورہ فاتحہ کہ دو بار نازل ہوا  
 اسکا بحديث احاد ثابت ہے اس واسطے دوبار نہ لکھا اور اس میں سات آیتیں ہیں باتفاق اور پچیس کلمے  
 ہیں اور ایک سو تین حروف ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز پر بھی سورہ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت میں آیا ہے  
 گویا تمام قرآن کی تلاوت کی اور برابر اعداد مسلمانوں کے مرد و ہوں یا زلن صدقہ درویش کو دیا اور سب نزول  
 اس سورہ کا یہ ہے کہ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ بعضے یاروں کے صحرائے مکہ میں تشریف لے  
 گئے تھے سات کاروان بھرے ہوئے مال و اسباب جانب شام سے آتے تھے آپ نے دیکھ کر تمنا کی کہ اے کا  
 یہ مسلمانوں کے ہونی تا اسباب ظاہری ایسا درست کرتے حق تعالیٰ کی طرف سے یہ سورہ نازل ہوئی اور فرمان ہوا  
 کہ کافروں کو سات کاروان مال کے دے تا انکی کار دنیا کی کریں تجھے اسی مصطفیٰ اور یار و نکو تیری سورہ فاتحہ  
 عنایت فرمائی کہ سات آیتیں ہیں اور ان میں بیان تو حید ہے اور پرستش اور دعا ہے پھر یہ آیت نازل کی  
 وَلَا تَعْبُدْنِیْ عِبَادِیْ اِلَّا بِمَنْحِلِیْ وَ اَتَّجَمُّ نَسْتُ دیکھو نوک چشم سے اسباب ظاہری انکے کو تلاوت عہدہ اور غم  
 مست لکھا اپنے یاروں پر کہ کارسار حقیقی میں ہوں اور اسے سبع الثانی کہتے ہیں کہ سات آیتیں ہیں اور  
 دو بار نازل ہوئی ہے مثانی شتی شتی سے ہے بمعنی دو بار کے اور اگر شتی ثنائی سے کہے تو بھی سزاوار  
 ہے کہ متضمن ثنائی الہی کے ہے اور یہ ام الکتاب ہے جیسی کہ ماحصل ہوئی ہے اپنے اولاد کی ایسی ہی  
 یہ سورہ جامع ہے جمیع علوم قرآن کی اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ

فَكَانَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ كَلِمَةً مَعْنَى جِسْمِ سوره فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجئے کہ جو کچھ حمد و ثنا  
 تشریف باری کا قرآن شریف میں وارد ہے سب کلمہ الحمد میں مندرج ہے اور اسکا اور صفات اور بیان  
 وحدانیت اور ربوبیت اسکی پانچ معنی کلمہ رب العالمین کے موجود ہے اور قرآن مجید میں کہ مذکور ہے  
 فَرَشْتَتِي لَكَ وَرَسُولِي لَكَ اور آدمیوں کا اور جنوں کا اور شرہ ہزار عالم کا اور روزی دینے والے سب معنی کلمہ الرحمن میں ہے  
 اور ذکر عقوبت اور معفرت کا معنی کلمہ الرحیم میں ہے اور قرآن میں کہ بیان اسماء قیامت ہے اور احوال اور اوصاف  
 حشر اور شہر ہے اور مذکور روزخ کا اور درکات اسکی کا اور بہشت کا اور درجات اسکی کا سب معنی کلمہ لا الہ الا  
 بعم الدین میں ہے اور جو قرآن میں عبادت ہے اور خشوع اور خضوع اور گزارنا امر الہی کا اور ڈرنا ہنسی سے سب معنی  
 کلمہ ایاک نعبد میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ  
 اور معصیت سے اجتناب یا ساقی تعالیٰ سے ہے سب معنی کلمہ و ایاک نستعین میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان ہدایت کا  
 اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اور سلام کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہے سب معنی کلمہ اھدنا الصراط المستقیم  
 میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان صفت فرشتوں کی اور پیغمبروں کی اور صدیقوں کی اور صلحاؤ کی ہے سب معنی  
 کلمہ صراط الذین انعمت علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں ذکر کافروں کا اور شرکوں کا اور یہودوں کا اور ترساؤں کا اور طغیان  
 طمع کی ملل کافروں کا ہے سب معنی کلمہ غیر المغضوب علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں مذکور مبتدعوں کا اور سوادوں کا  
 ہے کہ بہتر ہو اور مختلف ہیں سب معنی کلمہ ولا الضالین میں ہے پس جو کچھ کہ تمام قرآن میں ہے وہ سب کا سب بطور  
 اختصار اس سورت میں موجود ہے اور تفسیر اسکی بطور اختصار یوں ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اختصار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل احد ذی بال لم یبدل فیہ اسم اللہ فہو اکبر یعنی جو کام صاحب عظمت کا  
 کہ پہلے اسکی بسم اللہ نہ کہے تو اس وہ کام ناقص اور ناتمام ہو گا معلوم کیجئے کہ مبارکی تمام کاموں کی چ ذکر نام اسکی  
 کہ ہے پس کسی وقت کسی کام میں اسکو فراموش کیجئے اور پہلے ہر چیز کے اسکی نام لیجئے شعر تسبیح تیرے  
 نام کی ہے و رد دل زار ہے گر چہ دم نزع میں دہلکا ہوا سنا نہ تفسیر بحر مولج میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ  
 تین ہزار نام ہیں ہزار نام فرشتے جانتے ہیں اور ہزار نام انبیاء چانتے ہیں اور ہزار نام کیا میں کہ انبیاء و ن پر نازل  
 ہوئے ہیں اربعین ہیں تین سو انجیل میں تین سو نور میں اور نو قرآن مجید میں بعلم مومنان اور ایک کمون ہے کہ  
 بعلم خدا مقبول ہے اور بسم اللہ میں کہ تین اسم ہیں اللہ دُحْنی دُحْنی دُحْنی بمنزل تین ہزار اسم کے ہیں ایک  
 ایک نام میں ثواب ایک ایک ہزار اسم کا ہے جس کیے ان تین اسموں سے حق تعالیٰ کو یاد کیا گویا کہ ان تین ہزار  
 اسم سے یاد کیا اور درۃ النظم میں نقل کی ہے کہ جس کیے ایک بار بسم اللہ صدق دل سے پڑھی حق تعالیٰ بخشنے





ہر حرف کے چار ہزار کی اس کے نامہ اعمال میں لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کر گیا بعضے اکابر سے منقول ہے کہ جو کوئی بار بار  
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کر حاجت طلب کرے حق تعالیٰ حاجت اسکی بر لاتی ہے  
بعضی شایخ بعد عصر کے ماعزوب آفتاب یہہ تینوا سم یا اللہ یا اللہ یا اللہ پڑھ کر رکھتے ہیں امیر المومنین حضرت علی  
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کھولنے والی ہے بستونکی اور آسان کرنے والی ہے دشواریونکی  
دور کرنے والی ہے شروخی شفاعت اور راحت دلونکی ہے امن دینے والی دن قیامت کی ہے پس ہر شخص کو  
چاہیے کہ کھانے میں پینے میں لباس میں پوشاک میں جانے میں آنے میں بیٹھنے میں اٹھنے میں قرأت میں کتابت میں  
ابتداء ساتھ بسم اللہ کے کرے اور لطف اس میں ہے کہ خود اس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع  
کی ہے اور کلید افتتاح کار و بار بنا دی ہے شعر انی نام اپنی زبان سے جوتا ہے کوئی نہ صد اس لطف کے کیا لطف  
اٹھاتا ہے کوئی نہ عرب کا دستور ہے کہ ابتداء کلام کی حرفت سے کم کرتے ہیں اور اگر ضرورت کرتے بھی ہیں تو کچھ محذوف  
پہلے رکھتے ہیں اول پس بسم اللہ میں دو حال سے خالی نہیں محذوف امر ہے یا خبر ہے اگر امر کہے تو ابتداء بسم اللہ ہے  
اور اگر خبر کہے تو ابتداء بسم اللہ ہے بے جا اس مجرور جار مجرور متعلق ساتھ ایک کے ان دونوں میں سے ہے افضل  
بسم اللہ کی یا بسم اللہ تھی ہمزہ ورج کلام میں حذف ہو گیا بیچ کثرت تھماں کے اس واسطے میں کو دراز لکھتے ہیں تاکہ دلائل  
کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اس ذات کا ہے کہ جامع ہے جمیع صفات کمال کی کو اور متر ہے تمام  
نقصان اور زوال سے سب خوبیاں ہیں انہیں اور برائیوں سے پاک ہے اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے  
اس سبب کہ یہہ اسم ذات ہے اور وہ دونوں اسما صفائی ہیں اور اصل لفظ اللہ کی ال الہ تھی ہمزہ حذف کر کے  
لام کو بیچ لام کے ادغام کر دیا اللہ ہو اور الہ ولہ یولہ سے ہے یا الہ یالہ سے یا الہ یلہ سے ہے والکتر اہل نفسیر کہتے ہیں  
کہ نام مبارک اللہ کاشتق نہیں ہے اور یہی قول محمد بن حسن کا ہے اور رحمن اور رحیم دونوں مشتق ہیں صفت  
رحمۃ سے عرب کا دستور ہے کہ دو لفظ ایک معنوں کے لے آتے ہیں واسطے فصاحت عبارت کے لکھ لکھ اللہ تمام نام  
ثابت ہے خدائے عزوجل کے تین یہہ مقام دو حالت سے خالی نہیں ہے یا تو حق سبحانہ بند و مکوفر ماتا ہے کہ تناسیری  
باین عبارت اذ کرو الحمد للہ تو قول اول اس کے محذوف ہے ای قول الحمد للہ یعنی کہ الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے  
اس امر کے اور آیات ہیں کہ انہیں ظاہر امر کیا ہے چنانچہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ اَوْ فَرَمَا یَہِی قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَخْلُقْ  
لیکن صیغہ واحد ہے ان دونوں جگہ اور اول الفاختہ کے جو صیغہ جمع کا لکھنے پر لکھا ہے یہہ ہے کہ مخاطب اگرچہ الیہ پیغمبر ہیں  
لیکن تمام امت داخل ہے اس واسطے آگے فرمایا ہے اِنَّا کَ تَعْبُدُ وَاِنَّا کَ تَسْتَعِیْذُ بِاَحَدِ صِغُوْنِ مَکْتُمِ الْغِیْرِ کے یا حمد  
کہتا ہے خدا تعالیٰ اپنی آپ احمد لفظ واحد میں خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہے حمد لفظ تعلیم خلقہ حدیث میں آیا  
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا اُحَدِّیْ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ یعنی کسی شخص کو دوست نما اور پسند تر





جمع ہے عالم کی اور عالم میں اختلاف ہے کہ کتنے ہیں مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے ہی ہزار  
 عالم پیدا کیے ہیں چالیس ہزار بحر میں اور چالیس ہزار بر میں اور مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہے ان  
 میں سے اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حق تعالیٰ کے چالیس ہزار عالم ہیں بیس ہزار عالم ہیں جس میں بیس ہزار  
 دریا ہیں دنیا تمام ایک عالم ہے ان میں سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 کہ خدا نے تعالیٰ کے ہر ذرہ ہزار عالم ہیں تمام فرشتے آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اٹھائیوا لے اور کروڑوں  
 اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس اپنے کے ایک عالم ہے اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی روحی ہند  
 جستی رنگی عربی عجمی ایک عالم ہے اور ایک عالم جنوں کا ہے اور ایک پر پونگا ہے اور مجھے حکم نہیں ہے کہ بیان  
 کروں اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمھارا سمجھ لے گا اور زہرہ تمھارا چھٹ جاوے گا اور اس قسم کہ ہے کہ عالمین جمع  
 عالم کی ہے اور عالم مشتق ہے علم سے علم نشانگو کہتے ہیں کہ فوج میں ہر امیر اور سالے دار کا جدا جدا ہوتا ہے تاکہ  
 پہچانا جائے انکا دیرہ کہ ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھ کر نشان کو اپنے اپنے خاوند کی نشان کیچے چلا آوے وہی اللہ تعالیٰ  
 رب العالمین ہے یعنی پیدا کر رہا ہے سب نشانوں کا لاکھوں کروڑوں نشان ہیں اور پر کمال قدرت اسکی کہ  
 عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انس وحش طیر شیر خیر دریا صحر اور بوٹا بوٹا پنا پنا ذرہ نشانیاں ہیں  
 اس نے نشان کی بدیت ہر نخل نشان ہے تیری قدرت کا ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا نہ حادث ہونا  
 اس جہان کا دلیل ہے اوپر قدیم ہونے اسکے کے اور چون ہونا اسکا دلیل ہے اوپر جوئی اسکی کے تنگ ہونا روزی  
 کا دلیل ہے اوپر قابض ہونے اسکے کے اور فراخی روز کی دلیل ہے اوپر بامطہ ہونے اسکے کے مقہوری خلق کی دلیل ہے  
 اوپر قاہری اسکی کے اور مزدقی اوپر رزاقی اسکی کے پس جس کیسے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کو باین دلائل پہچا یا مقرر جانا  
 کہ یہہ دو وصف کہ آگے تھے ہیں وہی ہے کہ موصوف باین صفات ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ بخشے والا ہے وجود کا دوسرا  
 آخرت میں بعد فنا کر نیکی اور بعض کہتے ہیں کہ معنی رحمان کی یہہ ہیں کہ وعدہ کیا ہے حق تعالیٰ نے رزق دینے کا بندوں  
 کو اور حکم کیا ہے بندگی کرنے کا اگر یہہ حکم اس کا سبحانہ لاوین اور خلاف امر اس کے کریں تب بھی وہ خلاف وعدہ ہے  
 کا نہیں کرنا اور رزق پہنچاتا ہے بدیت خلاف اسکا کریں ہم اور روزی ہم کو دیکھو خوش ہو یہہ رافت اور یہہ رحمت  
 واہ رحمان اسکو کہتے ہیں الْحَمْدُ لِلَّهِ بخشے والا ہے مومن کو قیامت میں اور داخل کرینو والا ہے بیچ جنت کے اور بعض  
 کہتے ہیں کہ معنی رحیم کہ ہیں کہ بندوں کو امر فرمایا بندگی کا کہ طاقت اور نعمت دے زیادہ حاجت سے مالک یوم الدین  
 خداوند نہیں روز جزا کا یا تصرف ہی دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہی اعمال بندوں کا تاکہ داوا فرستے  
 میں ناہمائے اعمال کے غلطی نہ ہو یا قاضی ہے روز حساب کا کہ درمیان بندگان کے ساتھ حق کے حکم فرماوے یا ظر  
 دینے والا ہے روز حساب کا اول آیتہ اتی الرحمن الرحیم پھر آتی مالک یوم الدین درمیان ان دونوں آیتوں کے

تطبیق پہر ہے کہ نام حق تعالیٰ کے دو قسم ہیں بعض واجب کرتے ہیں امید کو چنانچہ غفور شکور حکیم کریم لطیف رؤف  
 باسط رزاق اور بعض واجب کرتے ہیں ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خاضع متعبد لذلک اور بند و ملوک حکم جس کہ  
 معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھیں کہ ایمان بین الخوف والرجاء ایمان در میان ترس کے اور امید کے  
 ہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بقول اللہ سبحانہ و تعالیٰ غصبہ فرماتا ہے حق تعالیٰ اس وقت لے  
 گئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جس میں امید تمام تھی اور پھر رحمت کا تھا ایمان فرماتے پھر جن  
 میں کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال اور غضب کا تھا ارث و کیا کہ مالک بوم الدین مالک ہوں روز  
 حساب کا جو چاہو نگاہ کرو نگاہ ڈرو مجھ سے اور نافرمانی مت کرو میری اور مالک بوم الدین ساتھ الف کے اور  
 ملک بوم الدین بغیر الف کے دو نو قراتین منقول ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن اختلاف اسمیں ہے کہ  
 ثواب کس میں زیادہ ہے اور کونسی اولیٰ تر ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد الرحمان بن عوف  
 اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک بوم الدین ساتھ الف  
 کے اولیٰ تر ہے اور بلند تر ہے ساتھ ثواب کے اور قرات عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہے محمد بن شجاع بلخی رحمتہ  
 علیہ کہتے ہیں کہ میں مالک بوم الدین ہمیشہ پڑھا کرتا تھا کسی نے کہا مالک بوم الدین مع میں بلخ تر ہے میں نے  
 بغیر الف کے مالک بوم الدین پڑھنا شروع کیا ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے تو نے  
 دس حسد اپنے کیوں کم کئے کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے میں دس حسد میں پھر میں نے وہی موافق عادت  
 قدیمہ کے مالک بوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دن کا خدائے غفور جل ہے لیکن تخصیص دین  
 قیامت کی بابت معنی ہے کہ یہاں ہر ایک کو دعویٰ ملک اور ملک کا ہے اور وہاں دعوے کے سب کے منقطع ہو جائیں  
 ایک دعوے اسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرمایا یگانہ ملک الیوم للواحد القہار بن مسعود اور ابن عباس اور  
 حسن بصری رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ دین بمعنی حساب ہے چنانچہ اور آیت میں ہے ذلک الدین القيم اور حجاب  
 اور ضحاک کہتے ہیں کہ دین بمعنی خبر ہے چنانچہ وصار دینک بوم الدین ہے اور محمد بن کعب نے کہا ہے بمعنی توحید  
 چنانچہ اللہ الدین الخالص میں ہے اور حسن بن فضال کہتے ہیں کہ بمعنی خضوع اور خضوع ہے وہ دن خضوع  
 اور خضوع کا رہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خدائے غفور جل کے تئیں چنانچہ فرمایا ہے و عن الوجود للی الغیوم  
 پس مالک بوم الدین شامل ہے ان سب معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہے اور بعد شمار کے خبر  
 اور خلق سب اس دن متواضع ہوگی اور سب سوحد ہونگے اور نجات سب کی ساتھ توحید کے ہوگی ایاک نعبد  
 تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم پس ابن عباس کہتے ہیں کہ بغیر معنی توحید ہے جس جگہ قرآن میں مذکور عبادت کا  
 مراد اس سے توحید ہے اور جس مقام پر مذکور تہجج کا ہے غرض اس سے نماز ہے اور جس مکان پر مذکور



قنوت کا ہے۔ صراحت سے طاعت ہے اصل ایک کی ایک تھی واکو یہ کیا ہے کو بیجی کے اوفا م کیا  
ایک ہو ایا انک نستعین اور خاص تجہ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم بیج عبادات کے اور تمام عبادت کے ان دو جہ  
کاف خطاب کا ہے اور بعد کونستعینک نکہا سیکے کہ ایاک بعد و ایاک نستعین میں مبالغہ زیادہ ہے کہ اسکی  
معنی یہ ہوئی تجہ ہی کو پوجتے ہیں ہم نہ سوائے کسی اور کو اور تجہ ہی سے یاری چاہتے ہیں ہم ہر کام میں نہ سوائے  
کسی اور سے اھدنا الصراط المستقیم کھلا سہرا راہ راست بیج افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ سوا  
ہو افراط و تفریط میں اور غلو و تقصیر میں یا یہ معنی ہیں کہ ثابت رکھتے ہیں اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہی اور  
سنت سید الانام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے نہ  
بتغنا علی الصراط المستقیم اے ثابت رکھتے ہیں راہ راست پر کہ وہی ہے تو نے راہ عرفا کی عبادت کی جس کی  
طاعت کی حیثیت کہ بندے کا دم میں دم ہے ماتحت سے وساوس شیطان کے اور در خلائے نفس کے  
زوال ایمان کا غم ہے پس سوال کرے اللہ تعالیٰ سے توفیق کا اوپر ثابت ہدایت کے کہ الہی ثابت رکھتے اوپر راہ  
راست کے دنیا میں اور نزع میں اور آخرت میں مجھے اور سب مسلمانوں کو اور اہلنا اس واسطے کہا کہ سب مسلمان داخل  
ہوں بیج دعاء کے اور روحی ان لوگوں کا کہ منکر میں شفاعت کے کہ حق تعالیٰ نے عام مسلمانوں کو دنیا میں ناخوت  
ایسی بڑی حاجت کے شفاعت کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہیں شفاعت کر دے گا  
گناہان مومنین کے حکم ہونا کیا تعجب ہے بیت فضل سے اپنے نہیں رب کریم کر تو ہدایت برہمستقیم راہ وہ  
جس راہ پر گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام ان لوگوں کی کہ ساتھ فضل اپنے کے انعت علیہم  
انعام کی ہے تو نے انکو ساتھ نعمت نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے پادراہ ان  
لوگوں کی کہ ظاہر انکا محکوم ہے ساتھ احکام شریعت کے اور باطن انکا سنور ہے ساتھ انوار حقیقت کے انکو معزز  
اور مکرم کیا ہے وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف چار گروہ کے ہے وہ کون کونسے ہیں ایک تو انبیاء ہیں  
علیہم السلام کہ رسول اور اولو العزم داخل ہیں انہیں اور وہ مشرف ہیں ساتھ تجلیات ذاتیہ الہیہ کے کہ کمال  
انھوں کے ناشی ہیں تجلیات ذاتیہ سے بخلاف اولیاء کے کہ ولایات انھوں کی بخشی ہے تجلیات صفائیہ  
اسی واسطے نبوت بہتر ہے ولایت سے اور انھوں نے کہا ہے الولیٰ افضل من النبوی لا حالت سکون کہا  
المسکری معذرتہ خیال کیا ہے انھوں نے کہ نبوت میں روح بخلق ہے اور ولایت میں توجہ بخلق ہے اور توجہ  
بخلق بہتر ہے توجہ بخلق سے یہ نہیں ملاحظہ کیا کہ یہ توجہ بخلق ان اکابر علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا کلمہ یا اور کزو  
درجے اولیٰ تر ہے اور افضل تر ہے اُس توجہ بخلق سے کہ اولیاء کا ہے کہ وہ با مر الہی واسطے ہدایت خلق کے بالکل  
متوجہ ادھر ہیں تاکہ ہزاروں کروڑوں کو متوجہ بخلق کر دیں اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہیں اور یہ اولیاء اگرچہ

بوقت نزول متوجہ بخلق ہوتے ہیں لیکن نگرانی انہی کی بھی رہتی ہے بالکل اُدھر متوجہ نہیں ہوتے اور تجلیات صفات سے فیض یاب ہیں ولایت انہی پر ہے ولایت انبیاء کے اور کمالات انبیاء فوق ترین ہیں چنانچہ اجمال و تنویر کی مگرہ سمیت اور  
وراثت انبیاء کے اگر یکساں نہیں ہے حق تعالیٰ اُس بحر و خاں سے ہم ہنچا دے تو اُس کے فضل سے دور نہیں ہے  
یونینہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم دوسرے صدیقین ہیں کہ مقام انکاح تحت مقام انبیاء ہے سو انبیاء کے سب سے  
بلند تر ہے مقام قرب الہی میں تیرے شہدائین کہ برابرے خدا جان دئے ہیں یا تو ولستے رواج اسلام  
کفاروں سے لڑ کر شہید ہوئے ہیں یا سیدان محبت میں جدال ساتھ شیطان کے اور مجاہد سناٹے نفس کے لڑ کر ہو  
ہیں جو حقے صالحین کے ساتھ تقویٰ اور یرمیز گاری کے آراستہ ہیں بَعَثَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اُن لوگوں کی  
کہ عتہ کیا گیا ہے اوپر اُنکے یعنی قبل وجود کے معرض غضب میں تیرے آئے ہیں اور اُسی سبب وجود میں اگر  
بیچ اس جہان کے کفر اختیار کیا اور قتل انبیاء اور تحریف کتب اور تغیر نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ و کیا  
اور غیر معنی لائے وَالضَّالِّينَ اور نہ راہ گمراہوں کی یعنی اُن لوگوں کی کہ بعد وجود کے بیچ طرق مختلفہ کے اور سبل  
مخرفہ کے اوپر ہیں یا نہ راہ راست یوں کی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسیٰ کے و تفریط کے بیچ شان نہ  
حضرت ختم المرسلین علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے گمراہ ہوئے ہیں بعض کہتے ہیں مغضوب علیہم ہوئے ہیں  
اور ضالین نصاریٰ ہیں امین معنی اسکی یہ ہیں کہ قبول کجود عامیری اور یہ داخل قرائن نہیں ہے مگر قبول  
مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہے اس میں کہ یہ ذکر بھی کہنا اس کا سنت ہے بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث میں  
ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن الحمد پڑھ کر آمین بھی حیرت میں علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اسکی  
نعت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ممدود مخفف ہے اور یہی مختار تھا کا ہے اور یہ فصیح تر ہے چنانچہ  
شعر میں باندھا ہے کسی شاعر نے شعر یارب لا تشلبنی جہا ابدانہ و یحمد اللہ عبد اقالہ امینا کہ اور بعضے  
ممدود مشدد کہتے ہیں اور جو ممدود مخفف کہتے ہیں وہ الف ممدودہ کو بمعنی ہذا کے کہتے ہیں اور یہ بمعنی کہتے ہیں کہ یا  
آمین استجب دعائی امین قبول فرما و عامیری آمین اسم حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے چنانچہ مجاہد نے کہا ہے  
اور جو مقصور و مخفف پڑھتے ہیں وہ بھی یہی مراد رکھتے ہیں اور کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آمین خاتمہ  
الحمد للہ رب العالمین کا ہے کہ ختم ہوئی تھی ساتھ اس کے دعا بندے مومن کی ابی زبیر الثقفی رضی اللہ عنہ نے  
کہا کہ میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات چلا ایک خیمہ کے پاس آنحضرت پہنچے آواز دعا کی وہ  
سے آتی تھی آپ کھڑے ہو گئے جب اُس دعا مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کرو دعا کو ساتھ  
آمین کے اور فرودہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ تفسیر آمین کی یہ ہے خلیک کن ذلک  
یعنی ایسا ہی ہو جو سورۃ فاتحہ کہ ادھی وصف میں ہے تیرے اور ادھی سوال اور حاجت میں میرے تو ایسا ہی

کہ وصف کیا میں نے نیز اور اخیر کی کہ سوال ہے میرا ویسا ہی ہو جو کہ میں نے چاہا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ امین لغت  
سربانی ہے یہودیوں نے کہ تفسیر اسکی تورات میں دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز  
دی ہے کہ مسلمانوں کو نہیں دی پس حق تعالیٰ نے عطا کی امین اس امت کو اور ثواب اسکا ایسا دیا کہ انھوں  
کو نہ دیتا تھا کہتے ہیں حق تعالیٰ نے تین چیزیں اس امت کو فرمائیں ہیں کہ اور کسی امت کو نہیں دین ایک نماز  
جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اسکا وعلیکم السلام دینا تیسری امین کہنا بعد دعا کے ابوہریرہ رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہے بندہ آمین بخشتا ہے حق تعالیٰ انکا  
ماقدم اس کے بیان لطائف اور نکات سورہ فاتحہ سمجھ لیجئے کہ لطائف اور نکات دو قسم ہیں ایک توحیدی جدی  
آیت سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے یہ ہیں کہ متعلق مجموع ہیں وہ جو جدی جدی آیت سے متعلق ہیں انکیاں  
بطور اختصار یوں ہے نہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ظاہر ہے کہ حق سبحانہ نے جمع علوم چار کتابوں میں کہ تورات انجیل زبور فرقان میں مندرج کئے ہیں اور  
قرآن مجید حاوی ان سب کا ہے اور قرآن میں جو علوم ہیں سورہ فاتحہ میں وہ موجود ہیں اور علوم سورہ فاتحہ کے بسم اللہ  
میں اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف باء میں مندرج ہیں پس سب کے سب علوم ایک اس حرف باء میں خفی ہیں نہ  
ایضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اختفا کا یہ ہے کہ مقصود ب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ  
ہے اور بندہ بحال ذائبت اور الودگی بجناسات طبعیہ میں گرفتار ہے اور ہوا و ہوس نفسانیہ میں پائید ہے اور  
حق سبحانہ بحال تراست اور قدس میں پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اس سے نہیں ہے مگر  
ساختہ ذکر اسمائے کے اور پسیدگی نام پاک اس کے کی اور استغراغ تیج یاد اس کے کے یہاں تک کہ قافی المذکور  
ہو جاوے ہوس اور آرزو طلب اور تجوہ اسو اللہ کی دور ہو جاوے اور دل اس پسیدگی پر حرف باء کی  
موضوع واسطے الصاق اور پسیدگی کے ہے پس باء خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہے اور ابتداء تعلیم  
اطفال کی الف سے ہوتی ہے یہاں ابتداء کتاب خدا کی ساتھ ہے کے واقع ہے اس واسطے کہ الف سبب  
تطاؤل اور ترفع کے محل نظر رحمت الہی ہوا اور حرف باء بخت انک را اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی  
بیت بسرگونی علو ہے کہ ہونہ پایہ بلند رکھے نہ جب تلک اپنی نگین زمیں یہ چین حدیث میں وارد ہے کہ  
من تواضع اللہ رفعہ اللہ بعیت پستی چہر کے ہے بعد مرتبہ بلند وصل پچین جو زیر بام تو ناخفہ لگے کند وصل  
اور قاعدہ ہے سلاطین کا کہ اپنی چیزوں پر ہر لگا دیتے ہیں تاکہ چوروں سے محفوظ رہیں ایسے ہی گھوڑے جو اہل  
خاص بادشاہی کے ہوتے ہیں انپر داغ ہوتا ہے کہ سارق دست تعدی دراز نکرین پس یہ مضمون بسم اللہ

بیان لطائف  
سورہ فاتحہ



خاص الہی ہے جس کام کے پہلے یہ پڑھی جاوے گی تصرف شیطان سے وہ امن میں ہوگا لکھا ہے کہ جب حضرت  
نوح کشتی میں سوار ہوئے خوف عرق سے ہر انسان ہونے لگے بسم اللہ مجر بہا پڑھا چکے دیکھے کہ آدھے اس کلمے  
کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا بسم پڑھ چکا کہ طرح محروم رہی نجات سے بیت تنجھ کو رفت  
سین پند یہہ معلوم ہے نام جو اسکا ہے کیونکہ وہ محروم رہے نقل ہے کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھ کر وصیت کی  
تھی کہ کفن میں میرے رکھ دیجو گئے سب پوچھا انھوں نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازے  
پر سوال کیا کچھ اندک چیز ملی تیشہ لا کر دروازے ڈھانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہے کہا کہ یاد دروازہ لائق بخشش کے  
کر یا بخشش لائق دروازے کے اور یہہ آیت دروازہ کتاب اللہ کی ہے پس روز قیامت کو مجھے دست اوپر حکم ہے  
کہ اس سے معاملہ رحمت کا درخواست کرو گا اور بسم اللہ میں انیس حرف ہیں اور سو کل دوزخ کے بھی نہیں ہیں  
ہر حرف پڑھنے سے بلا ایک کی انیس سے دفع ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ دن رات کی چوبیس ساعتیں ہیں پانچ  
ساعت کے واسطے پانچ وقت کی نماز ہے باقی انیس ساعتوں کے واسطے یہہ انیس حرف ہیں تاہر شت  
وہر ساعت اور حرکت و سکون میں ان انیس ساعتوں کو ان انیس حرف سے معمور رکھے بیت ہر ایک دم مجھے  
بیتری ہی یاد گاری ہے گھڑی گھڑی بزبان نام تیرا نام جاری ہے اور کہا ہے کہ سورہ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار  
کے تھی اس سے خالی رکھا اور وقت و نج کے مقرر کیا ہے کہ اللہ اکبر کہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیں اس واسطے کہ  
صورت و نج صورت فہر ہے اور رحمت تقاضا اسکا نہیں کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت و ہر آن  
داومت کرے تھوڑے سے تھوڑا ستر بار تو الیہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے یقین ہے کہ غضب اور عذاب سے محفوظ  
اور رحمت اور ثواب سے محفوظ ہووے اور خواص اس آیت کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
کہ جو آدمی پانچا منہ جاوے بسم اللہ کہے تاکہ پردہ ہو جاوے درمیان شرمگاہ اسکی کے اور نظر جنوں کے یہاں سے  
دریافت کر لیجے کہ یہہ کلمہ حب حجاب ہو اور درمیان شخص کے اور دشمنوں دنیوی اسکے کے تو درمیان شخص اور عذاب  
عقی کے کیونکہ حجاب ہوگا اور اسمین تین اسم کو اختیار کیا ہے تا شروع ہر کام میں استعانت ان تین اسم سے  
حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنے کی یہہ ہے کہ ہر کام کاروائے دنیوی اور اخروی سے اوپر تین چیز کے  
موقوف ہے اول فراہم انا اسباب کا اسکا کہ یہہ تصرفات اسم اللہ سے ہے کہ دلالت اوپر جمیع صفات  
کے فرماتا ہے دوئم بقا اس اسباب ابتداء کام سے اتہا تاکہ یہہ مقتضائی صفت رحمان ہے کہ بقائے  
عالم ساتھ اسکے موقوف ہے تیسری ترتیب ثمرات اسکا کہ ساتھ حصول نالج کے یہہ مقتضائی صفت رحیمی کے  
ہے کہ سعی بندوں کی راہگان نہیں فرماتا شان نزول سورہ فاتحہ تاکہ حضرت مولانا یعقوب چرخ رحمتہ اللہ علیہ  
نے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ

یہ سورۃ کے ہیں، نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول کی یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پھر اس گیا  
 میں آواز سنائیں گے کہ یا محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھا میں نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان زمین کے  
 معلق اس آواز سے سرس کھا کر بھاگا میں جب یہ حادثہ مکرر ہوا تو فرقہ بنی نوفل سے کہ برادرِ رحم زادہ حضرت خدیجہ  
 کا تجا بیان کیا میں نے وہ مردِ عالم توحید و انجیل کا تھا علمائے نصاریٰ سے علم بہت پڑھا تھا اسنے کہا کہ اب جو وہ  
 آواز سنو تم تو بھاگیو مت کان رکھ کر سنیو کہ کیا کہتا ہے اسے طرح کیا میں نے جب آواز سنی کہ یا محمد کہا میں نے  
 لپٹ کر کہا اسنے انا جبریل و انت نبی هذه الامة پھر کہا کہ اوشھدان لا الہ الا اللہ و انت محمد بن عبد اللہ کہ ہوا اللہ  
 تا آخر سورۃ الحمد للہ یہ مقام مقتضی اسکا تھا کہ زبان بند سے الحمد لہ کہنا جائیے نہ کہ کرنا ہو نہیں خدا کی لیکن  
 از بس کہ آدمی عاجز ہے اس سے کہ حمد الہی کو پہنچے پس مناسب ہوا کہ اسے فوق الطافت کی تکلیف دیں بلکہ باری  
 عبارت فرمایا الحمد للہ یعنی محال حمد حق اور ملک اسکی ہے خواہ بندہ قادر اور قادر اسکی ہو یا نہ ہو و حق و ملک  
 ملک برحق ہے کل حمد و ثناء رفت و بچاڑ کو طاقت اور کی ہو ہو کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب  
 الہی میں عرض کیا کہ یا رب کیف اشکرک میں کس طرح حمد و شکر تیرے سے باہر آؤں اسواسطے کہ تکریر نامیرا  
 بتوفیق و تعلیم تیرے کے ہے اور یہ الفاظ دوسرا ہے اسپر شکر و سہرا کیا ہے پس تسلسل لازم آتا ہے حق تعالیٰ  
 نے فرمایا کہ اے داؤد جو اپنے تئیں تو نے ادائے شکر میرے سے عاجز جانا ادائے شکر میرا کیا تو نے میرے بجز حمد  
 جب قابل ہو قائل یا حمد نام کا ہو گویا کیونکہ پھر تمہید میں لفظ اور اشیا کا اور یہ بھی ہے کہ اگر الحمد لہ کہتے تو دلالت کرتا  
 کہ گویندہ حمد حق تعالیٰ کی کرتا ہے حال آنکہ اللہ سبحانہ قبل حمد ہر حمد کے محمود ہے اسواسطے فرمایا الحمد للہ یعنی حمد  
 شائق اسکی ہے ازل سے ابد تک کوئی گویندہ موجود ہو یا نہ ہو شہرت یا ان حمد تو ہے اور لائق ثناء محمود  
 تو پیارے حامد ہو تو کیا ہے یہاں ایک شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہ ہے ہر جگہ تسبیح مقدم ہے اور تمجید کے اسواسطے  
 کہتے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ یہاں تمجید کو کیوں مقدم کیا جو اب اسکا یہ ہے کہ تقدیم تسبیح کی تمجید پر اس وقت ہے  
 کہ دو نو کلام میں مذکور ہوں یہاں محض تمجید مذکور ہے تسبیح نہیں ہے اور الٹا کیا اور تمجید کے اس میں بھی ایک وجہ  
 ہے وہ یہ ہے کہ مضمون تسبیح کا مضمون تمجید میں داخل ہے اس طرح سے کہ مضمون تسبیح کا یہ ہے کہ ذات  
 حق تعالیٰ کی اور صفات اسکی جمیع نقصانات سے سبزا اور پاک ہے اور مضمون تمجید کا یہ ہے کہ ہر محال اور نعمت  
 کہ سچ ذہن اور خیال شکر کے ہے سب اس جناب مقدس سے ہے اور جو تمام کمالات اور نعمتیں خاص اسی کو  
 اعتقاد کریں تو لازم آیا کہ کوئی نقصان سچ اسکی نہ ہو اور کہا ہے کہ لفظ الحمد لہ میں آٹھ حرف ہیں بعد درواز مانے  
 ہشت اور حمد کو ساٹھ دو چیز کے تعلق ہے اول ماضی سے کہ نہ کر رہتا ہے سابقہ اسکی کہنے سے اور ہوتا ہے دوسری  
 مستقبل سے کہ یہ کلمہ شکر ہے اور شکر تقاضائے مزید نعمت کرتا ہے کچھ لفظ شکر کا ذہن نہ کہ کے پس موجب تعلق اول

دروازے دونوں کے ساتھ کہنے والے سے مسدود ہوئے اس واسطے کہ مواخذہ اور عتاب سبب اول سے شکر کے نرما اور  
 بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازے بہشت کا ہوا ضرور اور تاداح رب العالمین کے واسطے جنت و دوزخ کے  
 دروازے کھلیں اور بند ہوں مستقر ہے کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تابہ ناف پہنچی تھی کہ عطش آیا کیا اللہ مدد  
 العالمین اور کلام اللہ میں ہے کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی اللہ رب العالمین ہے پس فاتحہ عالم انبی میں نے  
 اوپر حمد کے کی ہے اور خاتمہ اس عالم کا بھی میں نے اوپر حمد کے کیا ہے۔ کو چاہے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو  
 مقرون ساتھ محمد کے کرے بیت چاہئے بندے کو جب تک ہے یہہ پابند حیات رات دن حمد مولیٰ میں  
 کرے اور دن سے رات رَبِّ الْعَالَمِينَ رب کی معنی لغت عرب میں کئی آئی ہیں یہاں سب کی سب مناسبت رکھتی  
 ہیں بیت سب کا مالک ہی تو جانب تیرے منسوب ہی خلق رب مطلق ہی بہرے و مربوب ہی خلق اول  
 یعنی مالک ہی اور مالکیت حق تعالیٰ کی تمام عوالم پر ظاہر ہے کہ جب مخلوق اسکی سب ہوئی تو ملکوت بھی ہوئی اور ملک  
 آدمی کی اول مطلق نہیں دوسری بجا بیت مالک تھیتی ہے دوسری معنی موجود ہے یعنی خالق یہہ بھی مناسبت  
 مقام حمد کے ہے بلکہ مستلزم اتم حمد ہے کہ نعمتیں اسکی قبل استحقاق کے ساتھ مخلوقات کے پہنچی ہیں اور  
 پہنچتی ہیں تیسری معنی سردار ہے اور حقیقت ان معنوں کی علوم مرتب ہے یہہ بھی مستلزم اعلیٰ حمد کی ہے چوتھی  
 بمعنی مربی ہے یعنی اصلاح کرنا والا امور کا اور پنیانیو الامہر حمیر کا باعلی مراتب اسکی سے مثلاً لطف سے خون مخلوط فرما  
 حلقہ کیا اور حلقے کو منجھ کر کے مضغ کیا اور مضغ کو اعضائے مختلفہ دئے پھر افاضہ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت کے  
 لائق اسکی ہے بخشی پھر روح کو ساتھ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل حمد کا ہوا اور  
 تربیت و قسم ہے ایک یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی حمیر کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اسکی کام  
 آوے وہ حمیر بہر قسم ترتیب کی شایان مخلوقات ہے کہ پابند اعراض و حاجات ہیں اور دوسری قسم وہ ہے کہ واسطے  
 فائدہ اس حمیر کے لئے پرورش کرے یہی شان خالق کے ہے اس واسطے کہ رتبہ اسکا بلند ہے اس سے کہ مخلوقات  
 اپنے سے استکمال فرماوے لہذا حدیث میں وارد ہے بیچ حق حق سبحانہ کے کہ ان الله يحب الملبين في الدنيا  
 یعنی حق سبحانہ دوست رکھتا ہے الخالک کریمو الوان کو بیچ دعا کے اور وارد ہے من لم يستل الله يغضب علیه جو نہ سوال کرے  
 اللہ سے غضب ہوتا ہے اس پر یہاں سے معلوم کیا جاسکے کہ رب العالمین اکمل صفات اسکی ہے اس واسطے کہ  
 ابتداء نہ ہو سے تا انتہائے وصول ہر کس بجا و خدیطہ تصرف میں اس اسم اعظم کے ہے اور ہر نسبت اور علاقہ کہ  
 عالم میں دیدہ و شہیدہ ہے پر تو اس اسم مبارک کے انوار کا ہے اس واسطے بعد اسم مبارک اللہ کے کہ دلالت  
 اوپر تمام و کمال کے کرتا ہے اس اسم کو مقام حمد میں آیا کہ یہہ دل ہے مافوق التمام اور کمال پر اور جو کچھ کہ جہاں میں  
 دیدہ و شہیدہ اور دریافتہ ہے دو حال سے باہر نہیں ہے یا واجب لذاتہ ہے یعنی وہ موجود کہ جو موجود ہی اور



ہو نا اس کا محال ہے و ذات حق تعالیٰ کی قرب یا ممکن لذاتہ ہی یعنی وہ موجود کہ خود موجود نہیں ہے یا بجا حق سبحانہ  
 موجود ہو تا ہے اور دو طرف وجود و عدم اس کا برابر ہے پس یہ قسم موجود ہو جائے یا موجود ہو و بجا اس کو عالم کہتے  
 ہیں اور عالم مشتق علامت سے ہے اور اس قسم کا اس واسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسما اور صفات الہی کی ہے  
 کہ جو ہر وہی افراد عالم سے منظر ایک اس قسم اور صفت کا ہے اور اجناس اور انواع اس کی مظاہر اسما سے کلیہ اور صفت  
 اطلاق نہیں اور جو ہر فرد افراد عالم سے منظر ایک اسم خاص رکھا ہے اس واسطے الہی سے پس عالم اس جہت سے غیر  
 متناہی ہیں لیکن اصول اور کلیات عالم کی موافق اس کے کہ شریح میں مقرر ہیں بیان کی جاتی ہیں سمجھ لیجئے کہ جو  
 کچھ کہیں عالم کے موجود ہے یا ذات ہی یا صفات ہی ذات وہ ہے کہ وجود اپنے میں محتاج اور چیز کے ہو مثال آسمان  
 اور زمین اور صفت وہ ہے کہ وجود اپنے میں محتاج اور چیز کہ ہو جیسے رنگ اور بوہ اور مزہ اور سوا اسکے اور ذات کہ  
 عرف معقولیوں میں جو ہر کہتے ہیں اور صفت کو عرض کہتے ہیں اور ذات دو قسم ہے جسم اور روح جسم وہ ہے کہ  
 مقدار اور شکل معین رکھے اور اس مقدار اور اس شکل کو پھوڑے اور روح وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین نہ رکھے  
 بائشمال مختلفہ اور متغایر متفاوۃ ظاہر ہو اور جسم دو قسم ہے علوی اور سفلی علوی بہت قسم ہے عرش ہی کہ عرش  
 سدرۃ المنتہی ہے لوح ہے قلم ہے معدن بہت ہے معدن دوزخ ہے ستارے ہیں ثوابت و سیار آسمان  
 ہفت گمانہ ہیں اور سفلی دو قسم ہے بیط جیسے عناصر الاربعہ کہ زمین ہے اور آب اور ہوا اور آتش ہے اور مرکب اور یہ  
 چار قسم ہیں اس واسطے کہ جمیع عناصر مرکب ہے یا بعض سے پہلے کو تام دو کہ کو ناقص کہتے ہیں مرکب تام مختص  
 تین عالم میں ہے عالم سماء عالم نباتات عالم حیوان اور ہر ایک ان تین سے مشتمل اور جو عالم کثیر ہے کہ تفصیل  
 اس کی کو بری تطویل چاہئے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہے بخار یعنی آب و ہوا اور غبار یعنی خاک و ہوا اور دخان  
 یعنی آتش و ہوا اور ان تینوں سے جو عالم بہت پیدا ہوتے ہیں پس غبار محض سے کہ باؤ سے لکھے مختلف الوان اور  
 گرد و باد پیدا ہوتا ہے اور بخار سے باران برستا ہے اور جب بخار بلند تر جاتا ہے اور مقام سردی میں پہنچتا ہے  
 بخور ہو کر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہے اور دخان سے برق اور صاعقہ اور شہب اور ستارہ دم دار پیدا ہوتا ہے اور  
 جو بخار اور دخان منعکس ہو کر زمین میں ٹپکس ہوتے ہیں بخیہ زمین کے گولا اٹھتا ہے اسے زلزلہ کہتے ہیں اور  
 جو بخار زمین کے نکلے ٹپکس ہو جاتے ہیں اور قوت ہول سے باہر نکلتے ہیں چپے جاری ہو جاتے ہیں اور اگر بخارات  
 لطیف سبب سردی کے در میان آسمان اور زمین کے انجماد پکڑتے ہیں پھر زمین پر جو کرسے ہیں اسے شبنم  
 کہتے ہیں اور اگر بخور ہو کر در میان آسمان اور زمین کے پرگندہ ہو جاتے ہیں اسے صیغ کہتے ہیں اور ہماری زبا  
 ہندی میں کھل کہتے ہیں اور بعضے بلاد میں بھی بخارات لطیفہ قلیہ بخور ہو کر بگا ٹکر سفید اور سرخ زمین پر پڑتے  
 ہیں اسے ترنجبین اور خشک انگبین اور شیر خشک اور سن کہتے ہیں یہ تین تمام مرکب ناقص بحسب جریا

عادت ہیں اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیز نای عیب گوناگون پیدا ہوتے ہیں اور درمیان آسمان و زمین کے  
معلق کھڑے رہتے ہیں اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہیں بیان انکا اپنی مقام میں مذکور ہے اور کتب عجائب کائنات  
الوجود میں مسطور اور روح یا نیک محض ہے اسے فرشتہ کہتے ہیں یا بد محض ہے اسے شیطان کہتے ہیں یا مختلط ہے  
نیک و بد سے دو قسم ہے جن اور ارواح بنی آدم اور صفت بھی عالم بہت رکھتے ہیں مثل مکان اور زمان اور  
کم اور کیف اور وضع اور نسبت اور جہت اور تشبیح اس عوالم مفصلاً حکمت میں ہے حاصل یہ ہے کہ جب کو احاطہ  
احوال ساتھ موجودات کے زیادہ ہو گا تو قیصر رب العالمین پر زیادہ وقوف پائے گا اور حجتی الذی حجتہ سمجھ لیجئے کہ یہ  
حقیقت رحمت کی بیچ حق باری تعالیٰ کے ایصال خیر اور دفع شر ہے اور رحمت حق تعالیٰ کی دو قسم ہے ذاتی  
اور صفاتی ذاتی دو قسم ہے عام اور خاص عام افاضہ وجود ہے کہ ہر موجود اس سے نصیب رکھتا ہے اور خاص  
تقرب الی اللہ بحث ہے کہ بعضے بندگان کو ساتھ اس کے مخصوص فرمایا ہے اور صفاتی دو قسم ہے عام اور خاص  
عام بحث اس چیز کا جو لائق ہر موجود کے ہے صفات اور اعراض سے اور ہر موجود کو ایک ایسی چیز دینا کہ اس سے  
اس کے مرتبہ اور فضل اور اون پر حاصل ہو پس یہاں معلوم ہوا کہ لانا رحمن اور رحیم کا اس سورت میں باوجود  
تسمیہ میں یہ دونوں اسم مذکور تھے تکرار نہیں ہے اس واسطے کہ وہ رحمت جو تسمیہ میں مذکور تھی ذاتی ہے اور  
یہ رحمت جو یہاں مذکور ہے صفاتی ہے اور جو ذاتی دو قسم ہیں عام و خاص تو واسطے دلالت اوپر ان دو  
دو قسم کے دو اسم تسمیہ میں لائے اور جو صفاتی بھی دو قسم ہیں عام اور خاص اس واسطے یہاں بھی دو اسم  
لائے رحمن اور رحیم اور بعضے کہتے ہیں کہ ذکر رحمن اور رحیم کا تسمیہ میں واسطے تکیں اس ہیبت کے ہی کہ ذکر  
اسم اللہ سے اٹھتی ہے اور مذہب پوش کرتی ہے اور یہاں واسطے امید والے کمرے بندوں کے ہے تا خوف  
مالک یوم الدین سے بیتاب ہوں بیت لطف فرما جو وہ رحمت سے نہ اس دم ہوتے حشر کے خوف  
سے ہم زندہ ہی بیدار ہوتے اور جو کلام آئندہ میں مذکور عبادت کا ہے اور عبادت فعل شاق ہے پس ضرور  
ہے کہ تاہد رجا اور سائق خوف ہمراہ دیا جائے قائد کے سے کھینچنے والے کو کہتے ہیں اور سائق تجھے سے مانگے  
والے کو اور ہر مقام میں دو اسم لائے کی وجہ یہی ہے کہ ایک دلالت اوپر تکیں ہیبت کے کرے اور خواہ  
کو امید وار فرمائے اور دوسرا خواص کو اور کہا ہے کہ ابتداء ظہور عالم ساتھ رحمت خاص و عام کے اور انتہا  
بھی ساتھ خاص اور عام کے ہے پس تسمیہ میں اشارہ طرف رحمت ابتداء کے ہے اور اس جگہ طرف  
رحمت انتہاء کے اور یہ بھی ہے کہ سبب حمد و ثناء کے عام و خاص ہے عام بیچ نظر عام کے اور خاص  
بیچ نظر خاص کے پس چاہئے کہ منہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہوں اسی تفصیل سے اور یہ بھی ہے کہ  
اشارہ ہے ساتھ اس کے کہ ہر چیز حمد کامل اور نام ہو لیکن سکافات منہائے سابقہ باری تعالیٰ خواہ عام ہو

جزا خاص ہر کس کی سی چاہتے آنگہ موجب جزائے مرید ہو سکے مگر یہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری سناختہ اس حمد  
 کے ضم کریں تا موجب جزائے مرید ہو عام واسطے مرید عام کے اور خاص واسطے مرید خاص کے اور یہ بھی ہے کہ اشارہ  
 ہی سناختہ اسکے کہ جیسی رحمت دنیا کی دو قسم ہے عام کہ ایجاد ہی ہے اور خاص کہ تفصیلی ہے ایسی ہی رحمت ہے  
 کی دو قسم ہے عام کہ سب نجات ہے اور خاص کہ سب قرب ہے یا اشارہ طرف اسکے ہے کہ رحمت حق تعالیٰ کی  
 سب حمد اسکے کی ہے بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہے اور عام سب حمد عام کے ہے اور وہی رحمت  
 موجب عبادت ہے بواسطہ ملاحظہ مضمون مالک یوم الدین متاثر ہونے عبادت عامہ اور خاصہ برائے عبادت  
 خاصہ پس حمد کو سناختہ دو حیثیت کے ضرور جانا چاہئے اول یہ کہ مقتضائے رحمت ہی دوسری یہ کہ مقصود عبادت  
 ہے اور عبادت مقصود ہے خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہے خلق عالم سے اور معانی تحقیقات  
 رحمن اور رحیم کے پیچھے تفسیر میں بھی کچھ کچھ مذکور ہیں بعضہ جو سو اٹکنے ہیں وہ یہاں لکھے جا رہے ہیں ضحاک نے کہا  
 کہ رحمن اشارہ طرف ظہور رحمت اسکی کے ہے اور رحیم اشارہ قبول رحمت حق ہے بل  
 زمین پر ابن مبارک نے کہا ہے کہ رحمن وہ ہے کہ جب اس سے سوال کرو دے اور رحیم وہ ہے کہ جو اس سے کچھ  
 نہ مانگو شرم میں آئے بعضوں نے کہا کہ نمٹھائے گونا گوں دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہیں دفع بلیات و آفات  
 دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہیں اور ترتیب اسم اللہ اور رحمن اور رحیم میں مناسبت تشریف ہے بعضوں نے کہا  
 کہ رحمن دلالت کرتا ہے اوپر ان نعمتوں کے کہ وصول اور حصول انکا بندوں کی طرف سے مقصود نہیں ہے جیسی  
 کہ زندگی دنیا اور قوت شنوائی اور بینائی عطا کرنا اور فرزند دنیا اور رحیم دلالت کرتا ہے اوپر ان نعمتوں کے کہ  
 گمان آدمی کا اور آدمیوں سے حاصل کرنا بھی ہو تاہی جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدوا اور تعین روزینہ  
 اور ملک املاک اور اعانت امور معاش اور معادین پس گویا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رحمان ہوں لطف کندہ  
 کو تم میرے حوالہ کرتے ہو میں اُسے مرد خوش قسمت خوب صورت بنا کر تمہیں عطا کرتا ہوں اور تم شکست ہو سید  
 کو مجھے سو پتے ہو و رحمت یا شاخ و برگ و بار تیار کر کے تمہیں دیتا ہوں اور میں رحیم بھی ہوں کہ جو کچھ باپ ماخلو نہ  
 مالک استاد پیر طبیب عطار افامری سے چاہتے ہو مجھ سے توقع رکھو سمجھ لیجئے کہ جو چیز دنیا اور آخرت میں  
 خلق کو پہنچتی ہے چار قسم ہے اول یہ ہے کہ نافع بھی ہے اور ضرری بھی ہے جیسی تنفس دنیا میں کہ اگر ایک لطف  
 دم منقطع ہو مر جاوے اور مثل معرفت الہی آخرت میں کہ اگر لمحہ دل سے زائل ہو تو موجب عذاب ابدی ہو قسم  
 دوسری یہ ہے کہ نافع ہی ضرری نہیں جیسے دنیا میں مال اسباب اور کثرت علوم و معارف اور کثرت نوافل  
 اور طاعت آخرت میں قسم تیسری یہ ہے کہ ضرری ہی ہے اور نافع نہیں جیسی آفات اور امراض دنیا میں اور اس  
 قسم کا آخرت میں نظیر نہیں ہے قسم چوتھی یہ ہے کہ نافع ہی نہ ضرری جیسی فقر دنیا میں اور عذاب آخرت میں



پس جو کہ نافع ہے خواہ دنیا میں ہو خواہ آخرت میں بمقتضائے رحمت خاص ہے اور جو ضرری ہے خواہ دنیا میں ہو خواہ آخرت میں بمقتضائے رحمت عام ہے کہ نسبت تمام عالم کے متعلق ہے اور جو نہ نافع ہے نہ ضرری دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رحمت اضافی ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر دنیا میں فقر ہو تو غنا اور لوازم غنا بادشاہت اور امارت کی صورت میں دے اسولے کہ جب کسی کو کسی سے احتیاج ہو تو سرانجام کام کے میں اپنے آپکو کیوں ذلیل کرے اور اوقات اپنی اسکی اطاعت اور ہنسی میں کیوں صرف کرے پس یہ سب انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی میں مثل جانوروں کے پرگندہ اور تشہر ہو پس رحمت اضافی حق تعالیٰ کہ ہر منصب اور ہر مرتبہ اور ہر صفت سے متعلق ہے مقتضی فقر و احتیاج اور طوق امراض اور مصائب و آفات کے ہوتی ہے فرض کیجئے کہ اگر عالم میں چور ہو تو پاسبان کیا درکار ہے اور اگر مرض ہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالونری معطل ہیں اگر فقر اور احتیاج ہو تو پادشاہ بے سپاہ کے اور امیر بغیر خدنگار کے اور تاجربے گماشتہ کے اور مقصدی بغیر پیش کار کے کیا کریں یہاں حقیقت رحمت الہی کی واضح ہوئی کیونچہ ہر ملا اور آفت کے مکنون و مخفی ہے اسولے آفات اور بلا کو بوجہ دائر تمام عالم میں پرگندہ کیا ہے بہت بادشاہ و اقاتدار ہیں کہ امراض میں گرفتار ہیں اور محتاج اطباء اور عطاروں اور دوا سازوں کے ہیں اور بہت فقیر ہیں کہ یکجا خوف نہیں رکھتے بامس تمام گذر کرتے ہیں حاجت لشکر و پاسبان کی نہیں رکھتے اور بادشاہ اور امیر اور وزیر و شہنشاہ کھاتے ہیں پس مرض پادشاہ رحمت ہے عظیم بیچ حق اطباء کے اور فقر اور احتیاج طیبو نکار رحمت ہے عظیم بیچ حق بادشاہوں کے اسی پر قیاس کر لیجئے جمیع بیانات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم ہوتے ہیں اور کسی شخص کو جمیع انواع رحمت نہیں دیتے و لاف و نظام ظاہر ہو اور صفت قہر و غضب منظر رہے یہاں نکتہ ہے لطیف کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو رحمت دی کہ سب نجات انکی کا طعن کفار فجارسے ہو و چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَلَنَجْزِيَنَّهُا أَجْرًا كَثِيرًا مِّنْ دُونِ ذَلِكَ وَلَنَجْزِيَنَّهُا أَجْرًا كَثِيرًا مِّنْ دُونِ ذَلِكَ اور جمع اُمت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کئی چنانچہ فرمایا و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین کیا بعید ہے کہ سب اس رحمت کے عذاب و دوزخ سے خلاص نہوں وَمَا لَکَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ سمجھ لیجئے مقتضائے عدالت فرق ہے درمیان فحش اور بگاڑ کے اور مطیع اور عاصی کے اور موافق اور مخالف کے اور یہ فرق ظاہر نہیں ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسولے کہ اگر دنیا میں نیکی کو نعمت اور دولت اور عافیت و آسودگی کو فقر اور مصیبت حوالے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار کریں اور بدی سے پرہیز کریں و سولے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور جہت ایمان کی درمیان نزہت پس امر کلیمہ برہم ہو جاوے اعمال نیکی اور کام لچھے بے اختیار آدمیوں سے باضطرار و تھویرین آویں نہ حکم الہی ابھار و جزا کو روز جزا جب کیا ہے تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھ ہمارے مستحق ہو اور یہاں دو قرأت متواتر صحیحہ ہیں مالک اور مالک اور دو نظریں سے پڑھنا درست ہے لیکن علماء کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے لنگھو نہیں ہیں جو کہ مالک پڑھتے ہیں دوسرے کہ ہر قرأت راجح و جہول دلائل ترجیح مالک اور مالک پڑھنے کی یہ ہے کہ مالک عام ہے آدھیوں کے اور غیر آدمیوں کے بھی

مستحق ہوتا ہے بخلاف ملک کے اور بادشاہت کے کہ خاص ساتھ آدمیوں کے ہے دوسری یہ ہے کہ مالک کو اوپر  
ملوک کے بحال قدرت ہوتی ہے اگر چاہے ملوک کو بیچ ڈالے چاہے بخش دے بخلاف بادشاہ کے کہ اس قدر رعیت پر  
قدرت نہیں رکھتا دوسری یہ کہ نسبت مالکیت کی قوی تر ہے نسبت بادشاہت کی سے اس واسطے کہ ملوک کو ملک  
مالک سے باہر آنا ممکن نہیں اور رعیت کو ممکن ہے کہ اپنے تئیں رعیت گری بادشاہ کے سے باہر آئے چوتھی یہ کہ  
علوم مرتبہ مالک کا اوپر مرتبہ ملوک کے افرون تر ہے علوم مرتبہ بادشاہت کے سے اوپر رعیت کے اس واسطے کہ ملوک  
بیچ حالت دون اور کینہ بن کے پست تر ہے رعیت سے پس اس غلا اور قہر مالکیت میں زیادہ ہے بادشاہت سے پانچویں  
بند کے کو خدمت اسید کی واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہیں چھٹی بند بغیر اذن خاوند کے کچھ  
کر نہیں سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروا گئی بادشاہ کے ہر ایک کام اپنا انجام کو پہنچا سکتے ہیں ساتویں بند سے کو  
طمع خاوند اپنے سے لازم ہے اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہے آٹھویں رعیت کو نہایت بادشاہ کے  
توقع عدل اور انصاف کی ہے اور بہت اور سیاست کی اور بندے کو اپنے مولیٰ سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی  
اور تربیت کی اور رافت اور رحمت کی ہے پس قزاق مالک اقرب بامید ہے اور آدمی کو احتیاج ساتھ عضو اور تربیت  
کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر ہے احتیاج بہت اور سیاست اور عدل اور انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی میں ارشاد ہے  
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمہ فاستطعمہ فی اطعمہ یا عبادی کلکم عار الا من کشفہ استکسہ لکم یغفر لکم بند و سیر  
سب تم گر نہ ہو مگر اس کیلئے کہ میں کھلاؤں پس طلب طعام کی کرو مجھ سے تا طعام دوں میں تمہیں اس کی بند و سیر سب تم نہ ہو  
مگر اس کیلئے کہ میں پہناؤں پس طلب پوشاک کی کرو مجھ سے تا پہناؤں میں تمہیں نوٹیں بادشاہ جو موجودات لشکر کی  
لیتا ہے تو سیر اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر رحم نہیں کرتا ہے اور مالک جو عقد غلاموں اپنے  
کا کرتا ہے تو مریضوں اور ضعیفوں اور بوڑھوں پر زیادہ تر رحمت فرماتا ہے اور ساتھ ساتھ لجنے اور رعایت کے مشغول  
ہوتا ہے پس مرتبہ مالک کا بہتر مرتبہ بادشاہت سے ہے دسویں مالک ایک حرف زائد رکھتا ہے ملک سے پس  
ثواب اس کا زیادہ تر اہوا گیا روین قیامت میں بادشاہ بہت ہونگے سب بحال خود گرفتار ہونگے اور مالک سو خد  
نہو گا مارتویں بند سے کو اپنے مولیٰ کے ساتھ ایک اتصال ہے قوی تر اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ  
اس واسطے کہ فقہ میں مذکور ہے کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے اختیار مقیم اور مسافر  
ہو جاتا ہے بخلاف رعیت کے اور جو لفظ ملک کا پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر بادشاہ مالک ہے اور ہر مالک بادشاہ  
نہیں ہے پس وصف بادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہے اور حکم بادشاہ کا اوپر مالک کے نافذ ہے اور حکم مالک  
کا بادشاہ پر نافذ نہیں اور سیاست بادشاہ کی اقویٰ اور اتم اور اشمل اور اعم ہے ہزار مالک برابر ایک بادشاہ  
کے نہیں ہو سکتے اور مالک بہت شہر میں موجود ہوتے ہیں اور بادشاہ سو ایک کے نہیں ہوتا اور لفظ

رب العالمین کا دلالت اور مالکیت کے کرتا ہے پس اگر اس جگہ لفظ مالک کا پڑھیں تکرار لازم آوے اور یہ بھی  
 کہ لفظ ملک کا اسماء حسنی میں واقع ہے کہ ایک کم سو نام باری تعالیٰ کے حدیث میں والدین مالک انھیں نہیں  
 اور مالک الملک جو واقع ہے جسے ملک ہے اور یہ بھی ہے کہ لفظ ملک کا آخر قرآن میں مذکور ہے ملک الناس  
 اور ختم کلام کا اور چیز اشرف ہے ہوتا ہے پس فہم کلام کی بھی ساتھ ایک مناسب ہے اور اطاعت بادشاہ کی اور  
 کل کے واجب ہے اور طاعت ملک کی واجب نہیں ہے مگر اور ملکوں اسکے کے یہ ہیں وجوہ قرآنوں کی کہ مذکور  
 ہو ہیں اور یوم عرف میں ابتدائی طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہیں اور شرع ربیع میں طلوع صبح صادق سے  
 تا غروب آفتاب ہے اور کبھی بعض مطلق وقت کے آتے ہیں اور رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہیں ملک  
 جسد کہ تم آؤ گے ہمارے بریں تو ہم کو یہ ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یعنی وقتیکہ تم آؤ گے اور جیسے کہتے ہیں اور خدائی  
 میں یہ اتفاق ہو اور دروغین جن میں ایسے ایسے واقعات ہوئے حال لگہ یہ بدین ہیں ہینوکی اور نوکی  
 پس یہاں جو ہاتھ ہیں کے اضافت فرمائی معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہے اور خداس وقت کی ابتداء سے  
 ثانیہ سے وہاں تک ہے کہ اہل بہشت بہشت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں مستقر ہونگے اور ہر چیز اس میں وقایع بسیار  
 اور حالات بیشتر واقع ہونگے لیکن جو مقصود ہے واقع جزا ہے اس واسطے اس کی اضافت طرف دین کے فرمائی  
 کہ بعض جزا ہے اور سمجھ لیجئے اس سورۃ میں دو مضمون ہیں اول حمد ثنا کہ زبان بند سے جناب الہی میں معروض  
 ہوتا ہے دوسری خواہش مطلب کہ بعد از ایفا حمد و ثنا منظور ہے اور اس سورۃ میں پانچ نام ہیں حق تعالیٰ کے اللہ  
 رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچوں ناموں کو ساتھ دونوں مضمون کے کمال ارتباط واقع ہے اس  
 واسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالیٰ کے ہے کہ مفاد لفظ اللہ سے ہے پھر باعتبار افعالہ وجود اور توفیق  
 وجود کے ہے کہ مفاد اسم رب کا ہے پھر باعتبار نعمت تشریف اسباب معاش اور بقا کے ہے بیچ دنیا کے کہ لفظ  
 رحمن سے مفہوم ہے پھر باعتبار توفیق اصلاح معاد کے ہے کہ مضمون رحیم ہے پھر اور نعمت جزا کے ہے کہ  
 مرتب ہے اور پھر کمال حمد و ثناء کے یا اجمال اسکے کے کہ مقتضائے مالک یوم الدین ہے اور وہ چیزیں کہ سوال  
 منظور ہے کئی چیزیں ہیں اول عبادت ہے وہ مقتضائے الوہیت ہے دوسری استقامت ہے کہ وہ مقتضائے  
 ربوبیت ہے تیسری طلب ہدایت ہے کہ وہ مقتضائے رحمانیت ہے چوتھی استقامت راہ ہے کہ وہ مقتضائے  
 رحمت ہے پانچویں الغام ہے کہ وہ مقتضائے مالکیت ہے لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے  
 مالکیت ہے بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہ بھی سمجھ لیجئے کہ وجہ تخصیص ان پانچ اسم کی ساتھ تعلق حمد کے اسلوب  
 ہے کہ حمد اور ثنائش در میان آدمیوں کے واسطے ایک کے ان چار وجہ ہوتی ہیں اول اور کمال ذاتی محمود کو کہ وہ صاحب  
 احسان ہو کہ دوسری وصول احسان محمود بجا دوسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اسکے



پس کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات کے یعنی لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت پر اجتماع کمال کے کرتا ہے بیان فرمایا  
 اور وصول اس کو باضافہ وجود اور توابع وجود کے ساتھ لفظ رب العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور معاد  
 کو کہ جناب الہی میں ہر بندہ متوقع ہے ساتھ دو لفظ رحمن اور رحیم کے واضح کیا اور خوف و ترس کو روز جزا سے ساتھ  
 مالک يوم الدين کے دلالت کر دیا پس گویا یہ ارشاد ہو کہ اگر بندے تقسیم میری بخت کمال ذاتی میرے کریں تو میں بھی  
 شایان اسکا ہوں کہ نام میرا اللہ ہے اور اگر بسبب اعطائے وجود اور توابع وجود کے شامیری کریں تو بھی سزاوار اسکا  
 ہو میں کہ رب العالمین صفت میری ہے اور اگر بخت توقع اور جان میرے سچ دنیا اور آخرت کے ستائش میری  
 کریں تو بھی بجا ہے کہ رحمن اور رحیم ہو میں اور اگر بلا خطہ خوف عذاب حمد کریں میری تو بھی روا ہے کہ مالک روز جزا ہوں  
 میں اور کہا ہے کہ شخص ان پانچ اسم کی اسوٹے ہے کہ نعمتائے عمدہ اور آدمی کے آثار سے ان پانچ اسم کے اسوٹے  
 کہ اول اسکو بہانہ عدم سے بمقتضائے الوہیت ظہور میں لایا پھر بالوابع نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عین  
 اور عیب اسکے دنیا میں ستور رکھے اور فضیلت کیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہے پھر گنجائش توبہ کی دی اور اگر توبہ  
 کرے قبول فرماتا ہے اور آمرزش کرتا ہے کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہے پھر موافق اعمال اسکے کے جزا دیکھا کہ مضمون  
 مالک يوم الدين کا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین کی نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہے یعنی کیسی سوائے  
 عبادت نہیں کرتے ہم اور لفظ لغیرت سے یہ اختصاص مفہوم نہیں ہوتا اور وجہ اختصاص عبادت کی ساتھ اس  
 ذات مبارک کے یہ ہے کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہے واسطے نہایت تعلیم غیر اپنے کے جو با اختیار صادر ہو  
 اور جو تذلل باصطرا ہو وہ عبادت میں محسوب نہیں اور حقیقت عبادت کی بالبدلتہ لیاقت اسکی نہیں رکھتی کہ واسطے  
 کیسے کی جاوے سو اس کے کہ جسکے نہایت الغامات اسپر ہو وین اور وہ ذات نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اسکی  
 یہ ہے کہ بندگی تین حالتیں ہیں ماضی حاضر مستقبل ماضی میں بندہ معدوم محض تھا اسکو کہ عدم سے ساتھ تشریف وجود  
 شرف کیا وقد خلقک من قبل ولم شکھیر حالت لفظی میں مردہ تھانہ کیا کہتم امواتا فاحیا کہ پھر جاہل تھا اسکو  
 تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ جو اس اور عقل میں اسکو بخشے اخرجکم من بطون امہانکم لا تعلمون شہنا وجعلکم السمع والابصار  
 ولا فک اور زمانہ حاضر میں پس حاجات اسکی حد شمار سے زیادہ بر لاتا ہے اور الغامات اور احسانات جو کرتا ہے بیان  
 سے سوا ہیں اور باوجود النواع تقصیرات اور نافرمانیوں کے کہ دم بدم اس سے صادر ہوتے ہیں رفع حاجات اسکی میں  
 فضل اور رحمان اپنا منقطع نہیں کرتا اور زمانہ مستقبل میں پس ابتدائے موت سے تا وصول بخت متوقع الغام کا اور  
 حفظ کا اقسام عذاب اور عذاب محض اسی جناب ہے پس بندے کو کسی حالتیں اسوالات سے پناہ اور بھروسہ  
 سوا اس ذات کے نہیں ہے پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات پاک ہے نہ غیر اور جو چیز ہے یا تو استغاثہ اسکا  
 لغد وقت ہے جیسے آفتاب و قمر دریا کوہ اور مانند اس کے کہ انکافغ نہ قبل و بعد کے تھانہ بعد وجود کے ہو گا یا نفع اسکا

زمانہ ماضی میں پہنچ کر منقطع ہو گیا مثل ابا اجداد کے اور شیر ملائے دایوں کے یا توقع نفع کی اسکے زمانہ آئندہ میں جس  
 مثل اجداد ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اسکا تینوں حالت میں بندے کو احاطہ کرے وہ نہیں جس مگر ذات مبارک  
 اللہ کی اور علامہ اسکے یہ ہے کہ جو ماسوا اللہ کے ہے وہ ممکن اور فقیر محتاج جناب مبارک اسکی کا اور ہر محتاج اپنی  
 حاجت میں گرفتار جس پس فائدہ پہنچانے میں غیر کو غنی مطلق درکار ہے اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو جائے  
 جس کوئی مگر وہی پس استحقاق عبادت منحصر ذات اسکی کے ہوا ہذا فرمایا و قضی دیک الا بعدد الا لایاء اور بعضے  
 ملاحدہ جو بطریق شبہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ ان غنی مطلق ہے پروا ہمارے عبادت کی نہیں رکھتا پس یہیں کیا ضرور ہے کہ  
 بیفائدہ مشقت اٹھائیں اور عبادت کرنی اسکی مستحق علیہ جمیع ادیان جس یہہ کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حق تعالیٰ بہت  
 کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اس بات کا کرتا ہے کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہنوا سٹے اسکے تذلل  
 کرے اور نہایت تعظیم اسکی بجا لاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شے کی موضع اپنے میں چاہتے ہیں ایجاب عبادت  
 مقتضائے حکمت ہے نہ بنا بر انتفاع اور حاجت اور ظاہر ہے کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہے کہ مقابل اسکے صاحب نقصان  
 تذلل اور پستی کرے والا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہے اور یہہ مخالف حکمت کے ہے اسی سبب ہے کہ  
 ہر صاحب کمال کو دنیا میں ارباب مراتب دول معلوم اور کرم رکھتے ہیں اور ادا ان بعد کو کیا ارتباط ساتھ  
 مالک یوم الدین کے کہ عیب میں اسکے لئے جواب عبادت کے تین درجے ہیں اولی یہہ ہے کہ واسطے طمع ثواب آخرت  
 کے واقع ہو کہ حور اور قصور اور جنات اور انہار و مان ملنے حقیقت میں مبادلہ ہے اسواسطے کہ ہر عاقل بہ بقین جانتا ہے  
 کہ دنیا اور لذائذ اور مستغنی اسکے سب فانی ہیں اور جہاں دوسرے کہ اشرف اس سے اور باقی جس وہ پیش آمدنی ہے  
 پس اسکے حاصل کرنے کے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات اسکے چھوڑ چھا کر مستوطن  
 اس باقی کے ہو اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہیں ہوتا مگر روز جزا میں  
 دوسرا یہہ ہے کہ واسطے خوف عتاب کے ہو کہ اینیفا طابۃ اگر ڈرا گئے ہیں کہ جو بندہ عبادت نہ کرے گنہگار عتاب کا  
 ہو گا اور جزا ایک شخص کی جو صادق اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہے چہ جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سیغیر ان  
 صادق کہہ جائیں پس یہہ عبادت مثل غلام کے اطاعت کے ہے کہ خوف ضربے پازنا چار خدمت میں اپنے خاوند  
 کے حاضر رہتا ہے اور ٹھہر کر کے کا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہے وجوہ عتاب اور عتاب نہیں حاصل  
 ہوتا مگر روز جزا میں تیسرا یہہ ہے کہ واسطے مشاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلیٰ سب درجات کا ہے اسواسطے  
 نیت نماز میں یہی تعلیم فرمایا ہے اصلہ اور ثواب اللہ اور اللہ لاد من عذاب اللہ نہیں تعلیم کیا اور حقیقت میں  
 را البظہ کہ در میان خدا اور بندے کے واقع ہے قطع نظر ثواب اور عتاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہے کہ الہیت محبوبہ  
 عزت اور ہیبت ہے اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہے کہ مشاہدہ حق تمام نہیں ہوتا مگر کسی روز میں دنیا کے

مشاہدے کو اس مشاہدے سے کچھ نسبت نہیں اگرچہ ویلیان شوق نے کہا ہے بیت امروز چون جمال تو ہے  
ظاہرست در حیرت کہ وعدہ خرواہر کے چیت نہ اسوئے ایلاک بعد کو مرتب اوپر مالک بوم الدین کے کیا اور ذکر کرے  
کو مقدم فرمایا تا موجب حشمت اور اجلال کا ہو اور عبادتین الثقات چپ و راست نہ سے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک  
پہلوان نامی کسی مرد و نون سے کشتی کرتا تھا عین کشتی میں کسی نے کہہ دیا اس دو نگو کہ اسی فلا نے کچھ جانتا ہے  
تو کہ یہ کون ہے فلاں استاد پہلوان اور استاد ہی بھجڑ دسنے کے وہ گریز اور مغلوب ہو گیا سمجھ لیجئے کہ جو نام  
استاد پہلوانوں کا اس مرتبے پر موجب خشیت اور اجلال کا ہوا نام اس قوی متین کا کس قدر سبب خشیت  
اور اجلال کا ہو اور جب نام حق تعالیٰ کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عباد  
کو حضور محبوب میں کچھ کلفت مدرک اور محسوس نہیں ہوتی پس بندہ حضور میں محبوب اپنے کے کچھ کلفت  
اور ملال نہ ہم پہنچائے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الہی کی ہے کہ شیطان دل سے بھاگتا ہے  
ان الذین انشوا ذامہم طائف من الشیطان تذکرہ و افا ذامہ مبصرین پس بندے کو چاہئے کہ قبل عبادت کے ذکر معنوی  
کا بجال او سے تائب شیطان کہ در عبادت ہے ساتھ کسل اور غفلت کے نقصان نکرے اور عبادت اسکی نہ  
محفوظ رہے بلکہ عبادت کرے والا ایک ہے اور صیغہ بعد واسطے جمع کے ہے یعنی عبادت کرنے ہیں ہم سب  
اختیار کرنے میں اس صیغے کے کیا نکتہ ہے نکتہ یہ ہے کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو سچ عبادت کا ملو اعلیٰ بدو  
کے مخلوط کر کر حضور اقدس میں عرض کرتا ہے تا بموجب کرم تہ عبادت میں نکرے اور کل کو رد نقصان  
بعض سے نقرہ اویے اور ہمراہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کے یہ عبادت ناقص بھی مقبول ہو چنانچہ  
قصہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی دس چہرین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی انہیں ناقص اور بعضے جید ہوں تو خرید  
کو نہیں رو کہ جید کو لے لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا سب کو قبول کرے یا سب کو رد کرے اور یہاں  
معاملہ اکرم الاکرمین کے ساتھ ہے رد کرنا مقصود نہیں ہے پس سب کو قبول فرما لیجا بیت بخش رافت کو  
بھی یا رب بطفیل نیکان رشتہ واپس نہیں کرنا جو گھر لیتا ہے اور یہ بھی ہے کہ صیغہ جمع لانے میں اثبات  
ہے طرف فضیلت نماز جماعت کے کو یا مقام عبادت کا مقام اجتماع ہے اور بدو اجتماع کے عبادت ناقص معنوی  
ہے اور یہ بھی ہے کہ ایک عبد اگر کہتے تو یہ مضمون ہوتا کہ میں بندہ تیرا ہوں اور ایک بعد کے مضمون  
سے یہ نکلتا ہے کہ میں ایک بندہ ہوں بندوں تیرے سے یہ مضمون بحال مناسب ادب ہے وایان  
حسن خیر حقیقت استعانت کی طلب معونت ہے اور معونت اوپر کام کے چار قسم ہیں اول یہ ہے کہ قدرت  
اوپر کام کے بخش تہی دوسرے اس کام کو آسان کرتا ہے تیسرے اس کام کے نزدیک کرتا ہے چوتھے اس کام  
پر مستعد کرتا ہے اور رغبت دیتا ہے مثلاً عقل اور شعور اور مانتھ پالون بخش نا واسطے عبادت کے قسم اول ہے

اور رفع موانع اور فراغ خاطر دینا قسم ثانی سے ہے اور داعیہ الحاد لمیں ڈالنا اور حسن اس کے کو بیچ نظر عقل کے جلوہ دنیا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر کی زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہے اور مرشد کو انبیا اور اولیاء سید اگر ناکہ دمیدم ساتھ پیدا و نصحت کے تاکید اور پر عبادت کے کریں اور حرص دلالتہم رابع سے ہے اپنے تقدیم ایک کی تسخیر پر یہاں مفید حصر اور اختصاص ہے یعنی غیر تیرے سے استقامت نہیں رکھتے ہم اور پہلے اشخاص یا خاص ہیں واسطے عبادت کا عام ہے پیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے اگر خاص ہیں تو سر استقامت میں بند کہ عبادت ہر چیز کسب اور عمل بندے کا ہے لیکن بندہ پاسبان خود طہارت الٰہی ہے قدم راہ عبادت میں نہیں رکھے کتابہ دن اعانت الہی کے اور نفس جو حیضہ الحال مانع ہوئی ہے وہ اختیار کرتا ہے اور عواقب امورات پس پوشیدہ ہیں اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مال اچھا ہو وہ اختیار کیا جائے پس آپس کشاکش رہتی ہے اور نتائج غالباً شکریہ وغلبہ کرتا ہے اور مخبر بہلاکت قلب ہوتا ہے اور دفع اس شرک کا ممکن نہیں مگر بعون الٰہی اور یہ بھی ہے کہ عبادت آسان نہیں ہوتی مگر برفع عوائق اور وہ چار چیزیں ہیں دنیا اور خلق اور شیطان اور نفس اور یہ بھی ہے کہ ممکن نہیں مگر برفع عوارض اور وہ کئی چیزیں ہیں مصائب اور خطرات مصائب اور الو عموم اور ہجوم اور یہ بھی ہے کہ درست نہیں ہوتی مگر بالذات قواعد عبادت مثل ریاضۃ سمعہ اور عجب وغیرہ اور یہ بھی ہے کہ تمام نہیں ہوتی مگر بوجود باعث کہ خوف اور جا اور اشتیاق مشاہدہ خدا ہے اور یہ سب چیزیں بہادر ہیں سدا رہ کہ قطع انجام دون عون الہی مقصور نہیں اور یہاں دو شعبے ہیں ایک تو یہ ہے کہ لگن عبادت مغفرت ہی تواعانت بھی ہو جاوگی فائدہ استقامت کا کیا ہے کہتے ہیں کہ عون الہی غالب اوقات میں اس کی کم حاصل ہوتی ہے کہ استقامت اسکی جناب سے چاہے پس یہ سب عادی ہے واسطے حصول عون کے اور اسباب عادیین یہ نہیں کہا جاتا کہ کیا فائدہ رکھتے ہیں فائدہ انکار یہی ہے کہ حق تعالیٰ نے ساتھ جرمان عادت اپنی کے ان چیزوں کو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہے جیسے طعام کھانا واسطے حصول سیری شکر کے اور پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضو نکاحا قاطع ہے یہاں شبہ دوسرا یہ ہے کہ استقامت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہے نہ بعد پس استقامت کو مناسب یہ ہے کہ عبادت پر ذکر میں ابھی مقدم کرنے جواب اسکا یہ ہے کہ عبادت وسیلہ ہے اور استقامت حاجت ہے وسیلہ کو حاجت پر تقدم ہے اور جو استقامت واسطے اتنام عبادت کے ہے اور اتنام ہر چیز کا بعد شروع اس چیز کے ہوتا ہے پس استقامت کو بھی بعد عبادت کے لانے گویا بندہ پہلے کہتا ہے کہ میں نے عبادت تیری تیرے حکم سے شروع کی ہے لیکن اتنام اسکا بیچ ماتحہ تیرے کے ہے مبادا کوئی مانع مانع ہو اور معارض پیش آوے پس ماتحہ تیرے استقامت چاہتا ہوں میں اتنام میں اسکے فان قلب المؤمن بن اصعب من اصابع الزحف اور الکرام



اور وہ سنا اور وہ سنے میں تو وہ اختصاص کی چیز ہے جس کیسے غیر سے ایسے استقامت چاہی تو پہلے  
 ولین اُسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہ فعل فعل الہی ہے پس جو کوئی کسی اعانت کرنا ہی اول اللہ اُسکے ولین  
 والا ہے جب وہ کرنا ہی اس واسطے بندہ یہاں کہتا ہے کہ غیر تیرے سے اعانت ممکن نہیں ہے مگر توجہ  
 ارادہ اعانت کا دے اور اسباب جہاں فرماوے جب کوئی کسی اعانت کرے پس میں قطع نظر و سبب سے  
 اگر کچھ سے اعانت چاہتا ہوں تو فیض اس مقام کی یہ ہے کہ بندے کو قدرت دی ہے اس کے سبب گمان  
 کرنا ہی یہ کہ کرنا کرنا کام کام میرے ماتحت میں ہے لیکن ترجیح فعل کے ترک پر ہرگز اسے میں نہیں ہے اس واسطے  
 کہ بار بار دیکھا ہے ہمنے کہ بہت جدوجہد اور کوشش اور سعی کی ہے لوگوں نے اور مقصود کو نہیں پہنچے مگر بعض  
 پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب نہیں ہے مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہے کہ انسان نے انسان سے غائب  
 طلب کی ہے اور اس نے مدت تک اسے لیت و لعل میں رکھا ہے پھر ناگاہ حاجت اسکی بر لائی ہے پس  
 معلوم ہوتا ہے کہ بغیر القای غیبی کے کوئی کسی اعانت نہیں کر سکتا پس بندہ مسلمان کو چاہئے کہ  
 شکر کے بجائے اور اول و ہلے میں نکاح و فعل الہی پر رکھے اور اعانت غیر کی کو کہ ظاہر میں اعانت ہے اور معنی  
 میں اصلاً و ذرت اعانت کی کوئی نہیں رکھتا نظر سے گراوے اور باعانت قادر مطلق التکا کرے کہ تین  
 حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے ماتحت پانوں باند حکمران میں والا جب جبرئیل نے اگر کہا کہ تمہیں جو  
 حاجت ہو مجھ سے کہو انھوں نے جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہیں رکھتا میں جبرئیل نے کہا جانا الہی  
 سے التکا کرو انھوں نے کہا وہ والے یہاں و آشکارا ہی اسے عرض کرنا کیا درکار ہے پس جب بندہ مومن  
 نماز میں کھڑا ہو اپنا اس کے حرکت باز رہے ماتحت اس کے پکڑے سے معطل ہو کر زبان اسکی سواقرات قرآن اور ذکر  
 کے بند ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور ہر کے جیسے حقیقت میں بیکار رہتے ظاہر میں بھی بیکار ہو اس وقت ان  
 اسباب کو بیکار دیکھ کر فی حقیقت کار لیاوے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہے کہ جب بندہ مومن نے  
 ایاک نعبد کہا تو کہ سوا دست عبادت کی طرف سے الی میں نے تکرار و عجب میں پڑا میں اور اسے دور کرنے اس ترس کے  
 ایاک نستعین تعلیم فرمایا یہاں سے وجہ تقدیم لغبد کی اوپر استعین کے واضح ہوئی کہتے ہیں کہ اس سورہ میں دو  
 مقام ہیں مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت جب یہ دونوں مقام جمع ہوئے معاملہ بند کا ساتھ  
 خدا کے تمام ہوا اور سعی و فوا بعد ہی اوف بعد کم نے جلوہ دکھایا ابتدائے سورہ سے تا مالک يوم الدين بیان مقام  
 ربوبیت ہے مباد سے معاذت اور ایاک نعبد بیان ابتداء مقام عبودیت ہے اور ایاک نستعین بیان محال  
 اسکا اور جو فابہر دو جہد دونوں جانب سے متحقق ہوئی ثمرہ اسکا کہ سپر مرتب ہوا اهدنا الصراط المستقیم اللہ علیہ السلام  
 پیج وجہ التماس عینت کے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد ایاک نستعین میں واقع ہے یوں کہا ہے کہ مصلی نے وقت

شروع نماز کے اجنبی وار کھڑے ہو کر ثنائے الہی بلطف غیث آغاز کی جب ثنا کو بہ کمال پہنچا یا حجاب کہ در میانین  
 مختار تضرع ہو گیا اور بعد سہل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یکانگیت کے بدل ہو گئی پس قابل اسکے ہو کر ثنا  
 لفظ خطاب کے نکال کرے بعض علماء نے کہا ہے کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر سوال غائبانہ چندان کارگر نہیں  
 ہوتا اور ثنا اور ستائش کو غیث اور پس پشت کہنا اولیٰ ہے تا مجموعہ خوشامد پر ہو سمجھ لیجئے کہ سچ تخصیص عبادت  
 اور استقامت کے مشترکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہیں بعض مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہیں  
 بیسی بہاروں کی اور سونے چاندی کی اور بعض درختوں کی جیسی میل تلسی وغیرہ اور بعض روحانیات غیبیہ کی کہ  
 مربی اپنا قرار دیتے ہیں بلکہ ایک فرقہ انکا یہ ہے کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا  
 اور ہر نوع کو انواع عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہے اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے  
 بدن میں حرارت برودت رطوبت سیوست سے ایک روح کو مقرر کرتا ہے کہ اس سے استقامت چاہے  
 اور وہ روحیں جو نظر سے غائب ہیں تو صورتیں اور مثالیں انکی بنانا کر ساتھ کمال تعظیم اور تضرع کے انکی پیش  
 آتا ہے اور بعض اُنسے کاملین افراد انکی عبادت کرتے ہیں اور بعضے اجسام بیط کی خواہ سفلیہ ہوں مثلاً  
 آتش کے کہ معبود محوس ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ہم ہم نہایت لطیف اور نورانی ہے اور ہر صفت آدمی میں چل  
 رکھتا ہے پس ظہور ربوبیت الہی کا ائمین اتم ہے اور کیونکہ انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش میں  
 احتیاج نہیں ہے مگر آدمی کو پس یہ عنصر مختص بنوع انسان ہے اور ربوبیت سے خاص انسان کے لئے ائمین  
 ظہور کیا ہے قابل اسکے ہے کہ ساتھ اسکے نہایت تدلل سے پیش آئے اور بعضے اجسام علویہ کی عبادت کرتے  
 ہیں جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہیں کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت ہے کہ دن رات  
 اس سے انتظام رکھتے ہیں اور تبدل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے  
 وقت قوت سیوست کی یہ سب چیزیں انار میں انہیں اجسام کے پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہئے  
 اور معجزانہ اجسام ارواح رکھتے ہیں کہ کمال مناسب ساتھ اسما الہی کے ہم پہنچائی ہیں پس بالاولیٰ قابل عبادت  
 میں سب کے سب ان مذاہب والوں کو مرد مسلمان ساتھ لہن دو کلموں کے کہ ایاک نعبد اور ایاک  
 نستعین ہیں رد کرتا ہے اور حقیقت ملت حنفی کی کہ آوردہ ابراہیم خلیل ہے تفصیل انہیں دو کلموں کی  
 کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بیان اسکا یہ ہے کہ عبادت یعنی غایت تدلل واسطے نہایت تعظیم کے  
 اللہ ہی کو ہے اور کیونکہ اباب حقوق مثل ما باپ استا دسیر اقا خاوند کے اور مظاہر العوام حق کے مثل  
 عناصر اور فلکیات اور ارواح غیبیہ کے جائز نہیں اس واسطے کہ اسباب غایب تعظیم کے انہیں مستحق نہیں ہیں  
 اور جب اسباب غایت تعظیم کے مستحق ہوں تو نہایت تدلل بموقع اور بحاجہ اور اتمام حق مالک

مطلق ہے اور ظلم ہے برا نعوذ باللہ منہ بیت سوا تیرے کے سجدہ کرے تیرا رافت نہیں ہے کوئی تیرا  
بندگی تجھ بن اور استغانت یا ساتھ اس چیز کے ہے کہ تو ہم استقلال کا اس چیز کے ساتھ وہم و فہم میں کیے  
شکر کن اور موحیدین سے نہیں گذرتا جیسے ساتھ محبوب اور غلات کے دفع کر سکی ہیں اور استغانت یا ساتھ پانی  
اور تر تبت کے دفع کر سکی ہیں اور استغانت واسطے راحت کے ساتھ سایہ درخت وغیرہ کے اور دفع مرض میں  
ساتھ دوا کے اور لغتیں و ہر معاش میں ساتھ امیر یا پادشاہ کے کہ حقیقت میں معاوضہ خدمت کا ساتھ مال کے  
ہے نہ ندلل یا ساتھ اطباء اور معالجوں کے کہ سبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہے استقلال متوہم نہیں ہوتا  
پس اس قسم کی استغانت بلا کر اہمیت جائز ہے واسطے کہ فی الحقیقت استغانت نہیں ہے اور اگر استغانت  
ہے استغانت بجز اس اور یا استغانت ساتھ اس چیز کے ہے کہ تو ہم استقلال اس چیز کی سہ مدارک مشیرین  
میں جگہ پکڑی ہے مثل استغانت بارواح اور روحانیات فلیکھ یا عنصریہ کے یا بارواح سحر کے جیسے ہوائی  
شیخ سہ وزین خان وغیرہ میں اس نوع کی استغانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنیفہ ہے پس اہل اسلام  
باعتقاد تمام باین کلام مکمل ہیں بیت کو میں میں خبر تیرے نہیں یا رہا انا صریح قوی تو ہے مددگار ہمارا نہ  
اور اگر کوئی دلیل اور حصر عبادت اور استغانت کے طلب کرے تو کہتے ہیں ہم تینو آیتیں سابق کی دلیل ہیں اور  
اس حصر کے واسطے کہ عبادت اور استغانت یا واسطے اسکے ہے کہ وہ شخص کمال ذاتی رکھتا ہے یا واسطے اسکے  
ہے کہ لغتیں سابقہ اسکے موجب شکر اور طلب مزید کی ہیں تا ماداد اور اعانت اسکے کے ستم ہوں الی غیر النہایہ  
نیت یا سبب اسکے ہے کہ ربوبیت اسکے شامل اور محیط ہے کل خلائق کو اور اعانت بھی تمہ ہے حق ربوبیت کا  
یا واسطے اسکے ہے کہ رحمت اسکے با اعیال وجود اور باعطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کر رہی ہے اور یہہ چیزیں  
جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہیں ذات باری تعالیٰ میں پس عبادت اور استغانت جو متفرع انہیں چیزوں  
پر ہے مخصوص ساتھ اسکے ہوئی اھدنا الصبر اھل المستفیضہ معنی ہدایت کی نشان تباہا مطلب کا ہے اور وہ  
یا بالہام ہے جیسے چوہا ناپا نکا کہ بے تامل اور تامل طفل کو العاف فرماتے ہیں اور مثل گرہ کے کہ جہت شکایت  
جو طفل کو ابتدائے صر فوج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہیں اور یا ساتھ عطا کرنے جو اس ظاہرہ اور باطنہ کے ہے یا ہدایت  
عقل کی ہے یا دلائل نظر کی ہے یا ارسال رسل کی ہے پس ہر اہت ہدایت ترتیب و لدین اول ہدایت الہامی ہے  
کہ حالت طفولیت میں حاصل ہے پھر ہدایت احساسی ہے کہ جب جو اس آدمی کے فی بیچ ظاہر اور باطن کے قوت  
پکڑی اچھی بُری چیزوں کو پہچاننے لگا اور جہان رسائی جو اس کی نہیں و مان کے دریافت کر نیو کہ ہدایت عقل  
وی ہے تا مدارکات جو اس ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات انہی استخراج کر کر کا سیاب مطلب ہو اور جہان ہدایت  
عقل نہیں پہنچتی و مان کے معلوم کرنے کو دلائل نظریہ عطا کی ہیں کہ ان دلائل سے نتیجہ برلائے اور جس شایمین

انظر عقل کی گنجائش نہیں ہے اور حسن اور قبح جہاں قوت عقلیہ سے مرکب نہیں ہوتا یا اور کثرت میں ان کے وہم و خیال معارضہ کرتے ہیں ان کے دریافت کرنے کو پیغمبر بھیجے ہیں کہ ہوا سطران اکابر کے سمجھ کر ہم آغوش معشودہ اور ہدایت کہ بار سال رسل اور ائصال کتب متحقق ہے دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے کہ راہ خیر اور شر کی واضح کریں اور یہ بھی دو قسم ہے تیانی اور توفیقی تیانی شرح ماجاء بہ الرسول ہے ساتھ اس حد کے کہ کچھ احتمال شک اور شبہ کا فہم مراد میں راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب شک کے ہدایت انبیاء کسی کے حق میں فراہم کر کر شک اور پر اس کے آسان فرادین اور سعادت ابدیہ واصل کریں منتہی اس توفیق کا یابستہ ہے آخرت میں یا دریافت حق ہے دنیا میں اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت سے کیسی مدد کہ پر مشرق ہو اور انکشاف حقائق علی باہی علیہ حاصل ہو جاوے اور اسکے تین درجے ہیں بنیاد ہے چنانچہ فرمایا ہے قل ان ہدی اللہ ہو الہدٰی ہے چنانچہ کہا ہے انی ذاب الی ذی سہد بنی اور یا یابستہ ہے جیسے حدیث شریف میں وارد ہے لا اله الا اللہ ہذا اصل اسی ہدایت خاص میں ہے جو مرید پر مبادا پیران واقع ہوتی ہے اثنای سیر اور سلوک میں حالا لفظ الا ومقافا بعد مقام اور سمجھ لو کہ اگر ہدایت کے نشان وادوں راہ مراد ہوتا ہے تو ساتھ اس کے تقدیر کرتے ہیں اور اگر وصف راہ منظور ہوتا ہے تو ساتھ الا کے تقدیر کرتے ہیں اور اگر قطع کروانا راہ اور پچا یا مقصد تک معصود ہوتا ہے متعدی ہے ہمارے ہیں پس لفظ اھدنا الصراط المستقیم میں اظہار کمال خیر اور نجاتی بندہ ہے کہ اکتفا اور پر نشان وادوں راہ کے اور پچا دینے راہ کے بطلب نہیں کر سکتا تاکہ دسمیدم ہدایت اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق سافنا اور دست کش بنو بیت قوم قدم بہ پتاناس بھال تالیج کہ نالوان ہوں میں گم کردہ راہ یا اللہ اور ایراد صیغہ جمع اہل میں واسطے اس نکتے کے ہے کہ لغد میں مذکور بوا علی الخصوص یہاں مقام و عا ہے اور دعا جامعہ مسلمین کی اقرب باجابت ہے اور یہ بھی ہے کہ حمد کو شامل حمد جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد میں شامل عبادات سب کے کیا اور نعتیں سب کے استغاثت سب کی بیان کی یہاں طلب ہدایت بھی سب کی طرف سے چاہی اور یہ بھی ہے کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگوں میں سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے ہدایت پاوے اور تمام ضلالت میں رہیں تو اسے بڑی مشکل ہے کہ اگر ان سب کی موافقت کرے تو دیدہ دانستہ اپنے تین ہلاکت میں ڈلے اور جو مخالفت کرے تو مضحکہ اور سحر و سب آدھیونکا بنے اور دوستی سب بدشمنی اور صلح بیکٹ اور صفا بکدورت ہو اور ملاقات قرابت اور محبت اور تھکاون اور تناصرا کا ٹوٹ جلنے پس ناچار اس نے بنی نوع اپنے کو واسطے ہدایت میں شریک کیا تاکہ اس قبایح کی سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا مراد طریق اور سبیل کے ہے بمعنی راہ اور یہاں یہ لفظ اختیار کرنے میں یہ مکتبہ ہے



کہ سلمانوں کو ذکر لفظ صراط سے عبور بل صراط کا یاد آوے اور جانیں کہ ہمیں اس پر سے گزرنا ہے اور گزرنا ہوا  
کا بدوں طریقہ مستقیم کے ممکن نہیں نظم تنبیغ سے تیر خج اور بال سے باریک صراط بن مدو کی تیرے  
کس طرح سب بخل جاؤنگا دستگیری میری و ماں اے سیکر مولیٰ ہے ضرور ورنہ ہر کام میں رافت توں چیل  
جاؤنگا اور مشہور یہ ہے کہ طریق مستقیم اختیار تو سہ ہے درمیان افراط اور تفریط کے چنانچہ پیچھے نہ لو  
ہو اے مثلاً عبادت میں افراط یہ ہے کہ جہاں ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرش  
کرنے لگے چنانچہ مذہب ہنود کا ہے اور تفریط یہ ہے کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہو کر  
متوجہ عالم غیب کی ہنووے چنانچہ معمول انگریز اور ملحدہ کا ہے اور افراط استعانت میں یہ ہے کہ ہر چیز  
کو توہم میں سبب ٹھہر کر درخواست اسی سے کرنے لگے اور کاروائی مطلوبہ میں طرف اس کے رجوع کرے اور  
تاثیرات نجوم کی اور سعادت اور خوشی ایام کی اور خواص محفۃ معذبات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ  
رکھ کر رعایت انکی کرنا رہے اور شوم اور مین کو ازواج میں اولاد میں غلاموں میں لونڈیوں میں گھوڑوں  
جوبلیوں میں تلواروں میں اور سوائے اور استیامین خیال میں رکھے اور اوقات زندگی کے پسے اور تنگ کرے اور  
سودا بیو کی طرح ہر چیز سے دُرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہ ہے کہ اسباب معتبر  
کو جیسی دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نہکون کی اور بدوں کی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہے ساقط الاعتبار  
جانے علی بذالقیاس جمیع امور میں توسط محمود ہے اور افراط اور تفریط مذموم ہے چنانچہ تفصیل کتب بسوط  
علم اخلاق میں مذکور ہے اور اگر یہاں بطریق نمونہ بیان کیجے تو یوں کہتے کہ آدمی کی تین قوتیں ہیں ایک قوت  
لطیفہ ہے کہ اسے عقلیہ کہتے ہیں صفت اسکی جانب اشیا کا اور دریافت کرنا حقائق کا ہے اور حقائق یا ذات  
یا صفات باری تعالیٰ کی ہیں اور افعال اور آثار اس کے دنیا اور آخرت میں اور اس قسم کے جاننے کو علم الہی کہتے  
ہیں اور افراط اور تفریط اس قسم میں یہ ہے کہ تفکرات الہی میں کرے اور درجی ہو اس کے دریافت کرنے میں  
یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تشریح کے یا اثبات صفات کا کرے بنبیج تشبیہ کے کہ خالق کو محاطہ مخلوق کے ہر  
کرے یا ان صفات کا کہ شریعت میں ثابت ہیں تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام اور سمع اور بصر اور رویت  
اور رضا اور غضب یا افعال الہی کو مانند افعال اپنے کے کسی عرض پر چل کرے یا صلح اور لطف اس کے کو موافق قرار  
داو عقل اپنی کے اور اس کے واجب جلنے یا فعل کی نسبت بندگی کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اسکی اس فعل  
میں منکر ہو یا بندگی کو مثل حجاب کے بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہو جادو و جہرۃ اللہ عن العقائد الباطلۃ الماقلۃ الی  
جانبہ الافراط والتفریط یا ارواح اور ملائکہ اور انبیاء اور اولیاء اور امیہ دین کو اور اس قسم کو نبوت کہتے ہیں اور افراط  
اور تفریط اس قسم میں یہ ہے کہ اعتدال مراتب اور مناسبات انکار کرے یا عقد عصمت اور محفوظیت اس کے کا خطائے

بیان افراط و تفریط و اعتدال  
و بطریق نمونہ

گناہ سے بہو اور مثل اپنے چسپا ہوا اغراض دنیوی میں جانے اور مغلوب حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ امید اور اولیا  
برابر رتبہ انبیاء و مرسلین کے اعتقاد کرے اور انبیاء و مرسلین کو لوازم الوہیت کے کہ علم غیب کا اور ستا ضرر یا دیر کی  
کچاچ ہر جگہ کے اور قدرت اور پر تمام مقدرات کے ہی ثابت کرے اور ملائکہ کو اور ارواح انبیاء اور اولیا کو پیچ پر وہ  
صور اور تماثل کے اور قبور اور لغزہ کے معبود بناو اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب ان سے بالاستقلال  
چاہے اور تقاضات اور عرض انکی جناب الہی میں واجب القبول سمجھے کہ وہ مگر جناب مقدس باری ہی چاہے یا نہ  
معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوال کے اور آخرت کے میں کہ اس  
علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہیں افراط اور تفریط اس قسم میں یہ ہے کہ مثلاً ایمان کو بایں حد موثر نجات  
میں جانے کہ اصلاً ترس کی معصیت کا اسکی خاطر میں خطور نہ کرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ  
پہنچا دیکھا یا ایمان کو بایں درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکی کا سمجھے اور گنہگار ان ایمان  
کو مثل کافران بے ایمان کے محمد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت میں ثابت کرے اور  
جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات میں تابع اعمال بندہ ہے عفو گناہ اور ناقبولی طاعت اس سے ممکن یا  
بہشت اور دوزخ اور ملذذ اور تالم و تالم کی مثل انظابات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد کرے یا جب اہم اور  
اعراض میں کہ اسے علم جواہر و اعراض کہتے ہیں اور علم طبعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہیں افراط تفریط اس قسم  
میں یہ ہے کہ مثلاً شرح اور بطن میں ان چیزوں کے تحقق تمام کرے اور مدد کہ اپنے کو ساتھ تحصیل مال لایفہ ال  
اوضاع خواص تاثیرات انکی کے معروف رکھے مثل ہیئت میں اور ہندسے میں اور حساب میں اور فنون ریاضی  
میں اور موسیقی میں اور جبر الثقال میں اور مناظرے میں اور شعبہ سے میں اور طلسمات میں اور خواص نباتات  
میں اور طب میں اور سوال کے انکی مثل میں یا ان چیزوں کا مطلق انکار کرے اور آئینے بے نصیب اور بے پھرہ  
اور جعفر کہ دین و دنیا میں نافع ہے ان علوم سے اس قدر بھی متوجہ نہ ہو دوسری قوت شہویہ ہے کہ مبداء  
جذبہ افرو و سلیہ خواہش مرغوبات ہے اور افراط اسکی فحور ہے اور خلعت بھی کہتے ہیں یعنی انہماک لذات  
اور مرغوبات میں زیادہ اس سے جو چاہے اور تفریط کو اس کے محمود کہتے ہیں یعنی سکون اس چیز سے کہ غیب  
کریچ کے عقل اور شرع مثل نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اسکا عفت ہے یعنی تابع  
کرنات شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت ہونے سے سلامت حاصل ہو اور اس وسط سے اخلاق محمودہ  
بہت متولد ہوتے ہیں مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تواضع اور جوہر فردی اور سخاوت اور تواضع سخاوت کے  
ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور سادہ ہے معاملات میں تیسری قوت غضبیہ ہے کہ مبداء اقدام ہر خیر  
خطر کی ہے اور مقتضی اسکا ترفع اور دفع مغرت غیر ہے اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اس قوت کی

تہوہی یعنی جرات کرنی و مان جہاں بچا ہے اور تقریب اسکی حسین ہے یعنی درنا جس سے مڈرا چاہئے اور تو  
 اسکی شجاعت ہے اور شجاعت سے اخلاق محمودہ بہت پیدا ہوتے ہیں مثل علم ہمت اور استقلال اور حاکم اور  
 تحمل اور حمیت کے اور سوائے کے اور توسط استعمال قوت لطفیہ کو حکمت کہتے ہیں اور اس سے ذکا اور سرعت فہم  
 اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہے اور طرف افراط اسکے کو  
 و جریزہ کہتے ہیں اور طرف تقریب اسکے کو بکارت اور عباوت نام رکھتے ہیں اور جب تینوں قوتوں میں توسط حال  
 ہو اسے عدالت کہتے ہیں اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات آسان  
 اور پاس علاقہ اور حسن صحبت اور مشارکت اور توکل اور ایفاء حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور معینان اور  
 الوالہ امر اور انقیاد اور امر اور نواہی شرعی ہیں یہی کمال تقویٰ بیت حق تعالیٰ الضیغ فرماؤ کہ یہ راہ  
 راست دکھلاوے یہاں ایک نقطہ ہے سمجھ لیجئے کہ قوت لطفیہ ذاتی ہے انسان کی کہ روح کو پیش از تعلیق  
 بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلیق بدن حاصل ہوئے ہیں پس کمال توسط قوت لطفیہ  
 یہ ہے کہ اسکا یہاں تک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہیں اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ  
 کا یہ ہے کہ اسکا بقدر ضرورت استعمال کرے بعدیکہ کمتر اسے ممکن نہیں پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر ولالت  
 انبیاء کے اور رفاقت صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے دشوار ہے اسواسطے کہا ہے کہ صراط مستقیم  
 اقتدایا بنیایں اور قدر مشترک یہ ہے کہ انسان دل سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اسکا ذکر کرے اور  
 معرض ماسوی سے ہو اور یہاں تک تابع فرمان الہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پس رج کر تو کر دے مثل حضرت ابراہیم  
 خلیل اللہ کے اور اگر فرمان ہو کہ جان اپنی اتار کر تو بنیاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسماعیل کے اور  
 اگر حکم ہو کہ اپنے آپ کو دریائے زخار میں ڈال تو ڈال دے مثل حضرت یونس کے اور اگر بعد عطائے مرتبہ اعلیٰ کے  
 فرمان ہو کہ مثل شگردوں کے شخص مجہول الحال کے پاس جا کر بعض باتیں سیکھ تو تنگ و عار نہ کہے حکم  
 بجالائے مثل حضرت موسیٰ کے علی بنیاء و علیہم الصلوٰۃ والتبلیات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور شاگردی  
 اختیار کی حدیث میں وارد ہے کہ صحابہ کو جب کفار کے ماتھے سے مکے میں بہت مصیبت پہنچی شکایت بحضور حضرت  
 صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کی آنحضرت سایہ کعبہ میں بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تم سے اہل ایمان کو کفار کے ماتھے  
 سے تین سبخت پہنچی ہیں یہاں تک کہ بعضوں کو زمین کھود کر کھڑ کیا ہے اور آہ کس پر چلایا ہے اور دوبارہ اگر  
 گر ادیا ہے اور گزندین لپٹنے سے نہیں پھرے اور بعضوں کے شاہنہائی آپنی سے پوست اور استخوان کندید  
 کئے اور اصلاً صرف خلاف مذہب کا زبان پر نہ لائے کہتے ہیں کہ خط مستقیم کو تاہ ترین خطو نکاحی کہ در میان  
 دو نقطوں کے فرض کیا جاتا ہے گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہے عجز اور ضعف اپنا بیان کرتا ہے یعنی لائق

ناتوانی میرے کے نہیں ہیں مگر طریق مستقیم لہذا میرا اور ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہو جائے تو ترویت کی  
 تلاش کرتے ہیں راہ دور سے بھاگتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ بندہ جب تنگ دنیا میں ہے عجب ایک کس  
 کش میں گرفتار ہے کسی راہ پر زن و فرزند بٹا رہے ہیں کسی پر ماب پکار رہے ہیں کسی راہ سے دوست اور  
 مستحق کہتے ہیں گزرنے کو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کہتے قدم دھرنے کو نفس اپنے ہی راہ پر چلا یا چاہتا ہے  
 شیطان اپنے ہی طرف بلایا چاہتا ہے شہوت اور ہی راہ دکھائے ہے غضب اور ہی راہ بتاتا ہے عقل  
 اسکی ضعیف اور عمر کوتاہ اور عرصہ تنگ حیران وار آپکو خاوند کے دروازے پر لا کر فریاد کرتا ہے اھذا الصراط المستقیم  
 یہاں بعض جاہل جو شبہ کرتے ہیں یہ کہ مسلمان کو یہہہ دعا تعلیم ہوئی کہ نماز میں بحضور پروردگار پڑھے حال آنکہ  
 سوال ہدایت کا یہاں بموقع ہے اس واسطے کہ اسکو یہاں تک ہدایت حاصل ہے کہ حضور میں پہنچا پھر تحصیل  
 حاصل کا کیا فائدہ جواب اسکا یہہہ ہے کہ مراتب ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوئے بہت ہیں پس شخص بہت  
 میں سوال ہدایت سے مستغنی نہیں کہا ہے کہ علم آدمیکا ساتھ دو طریق کے ہمیت ہیچ زیادہ کے ہی اول دوم  
 اس علم کا دوسری زیادتی اولہ کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہو تو برابر اس علم کے کہ بہت دلیلوں سے  
 حاصل ہو نہیں ہوتا جو کچھ عالم تمام ممکنات سے موجود ہے اس میں دلالت ہے اوپر وجود ذات الہی کے  
 اور علم کے اور قدرت کے اور ہر چیز میں حکمت اسکی محفی ہے فظم ففی کل شیء لہ شاهد نذ لعلی اند واحد  
 خاک کے سبزہ لہلہا جو اوگا وحدہ لا شریک لہ ہے کہا پس علم آدمی کا ہر وقت زیادت پذیر اور مستعد  
 ترقی گیر ہے بیت ولین آخر ہو نیگا اسکے رفت و خیال کیلکیگا زلف درازے یار کا قصہ لاکھ برس میں  
 نہ پڑھیگا معہذا انتقال او امر و نہی الہی کا اور تحصیل فضائل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہے نہایت  
 عرض اور ضرورت سے ثبات ہے اوپر اسکے کہ اس شخص کو مراتب ہدایت سے حاصل ہو چکا چنانچہ  
 قرآن مجید میں اور جگہ گویا شرح اسکی فرمائی ہے دنیا لا تنزع قلوبنا بعد اذ ہدینا یہاں ایک شبہ اور او  
 ہوتا ہے وہ یہہہ کہ زبان سے چاہنا مطلب غیر اپنے کی خالی دو وجہ نہیں ہوتا یا یا دو لو لانا ہوتا ہے اسکو  
 کہ جسے مطلب سمجھو ہو جاو یا ترغیب دینی ہوئی ہے بخیل کو اوپر جو دے اور یہہہ دو لو باتیں حکیم برحق اور جو  
 مطلق جل جلالہ میں منظور نہیں ہو سکتیں پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہے علی الخصوص  
 دعا منافی قضا ہے جواب میں اسکے کہتے ہیں ہم کہ گاہے حکمت حکیم تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا  
 بدون تضرع و زاری کے حاصل کیجے تا نفس اسکا شکوہ ہو اور نگہ اسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا  
 کار گر رہے اور وہ شرط کہ حکمت الہی میں مرعی ہے ظہور کرے بیت تا نگرید طفل کی جوت دلہن  
 تا نگرید آبر کی خند و چمن اور دعا منافی بقضا نہیں ہے اس واسطے کہ جائز ہے رضائے الہی اس میں ہو



کہ بندہ تذلّل اور زاری کرے اور عطا ئے بعد طلب اسکی کے واقع ہو اب سمجھ لیجئے کہ سوال ہدایت کا اور استقامت  
 کے متفرع فرمایا جی اس واسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استقامت ہے اور خاص کا عام پر تفرع ہو ویسا ہی اور  
 اور عبادت کے بھی بواسطہ استقامت متفرع ہے اس واسطے کہ عبادت جب ساتھ مجاہدہ کے کمال حاصل کرے  
 مفید ہدایت قصویٰ ہو واللہ الذین جاهدوا فی الدین ہم سبیلنا اور مجاہدہ محتاج باستقامت ہے اور جب عبادت  
 اور استقامت مخلوط ہو وین تفرع ہدایت کا اور مالک بوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اس واسطے کہ کمال نفع ہدایت  
 کا اس میں اور ظاہر ہو گا بواسطہ عبادت کاملہ کہ بے اعانت حق کے میسر نہیں اور تفرع ان تینوں چیزوں کا  
 اور رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اور پر رب العالمین کے کہ بہترین ترتیب تھے الہی ہدایت ہی خوب ظاہر ہے  
 صراط الدین انعم علیہم لیجئے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہے کہ بوجہ احسان ساتھ غیر کے پہنچا وین اور  
 منظور نفع اپنا اس میں کچھ نہ ہو لہذا انعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہیں اس واسطے کہ مخلوقات کو انعام میں منافع  
 اپنے منظور ہوتے ہیں اور نعمت الہی کا فر اور فاسق کے حق میں حقیقت نعمت نہیں اس واسطے کہ احسان ساتھ  
 ان کے منظور نہیں جو کچھ جس منافع سے کفار فاق کو عطا ہوا ہے صورت میں نعمت ہے معونہیں آفتاب  
 جیسی زہر ہلاہل حلوی میں کیو دیکھئے یا زہر نہ ہو حلوا ہی فقط بیوقت کو کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے  
 تناول کرے اور موجب تھمہ اور ہیضہ کا ہو لہذا قرآن شریف میں فرمایا **وَالَّذِينَ كَفَرُوا اَنَامُوا غَافِلِينَ**  
 لافسہم انما یظہر لہم لہذا انما اسی سبب نعمت الہی کو اور آیت میں خاص ساتھ چار گروہ کے فرمایا **وہ انبیاء**  
**اور صدیقین اور شہداء اور صالحین** میں پس لفظ انعمت علیہم کا ہر چند بظاہر شمول رکھتا ہے لیکن حقیقت  
 میں مخصوص ساتھ انہیں چار کے ہے سوال یہاں کیا ہے کہ صراط الدین انعم علیہم فرمایا صراط  
 من انعمت علیہم نکہا جواب واسطے اس کے کہ لفظ من کا گاہی لغت عرب میں نکرہ موصوفہ ہوتا ہے  
 پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الہی معروف و مشہور ہیں حاصل ہوتا اور جب علم حاصل ہوتا طلب  
 متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہے اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی بذات الہی کی تا اشعار اور  
 کمال انعام کے ہو کہ ذات الہی سب جہت سے کامل ہے اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہے اور لفظ خطاب  
 کا لائے تابندہ بعد حضور کے بغیر رجوع نہ کرے کہ یہہ ہوز بعد کو رہی یعنی نقصان بعد کمال ہے اور علیہم کو مقدم  
 فرمایا اس واسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی اور تخصیص بالغ طلب مثل ہے اور بندہ درپے ہے طلب مثل اس کے کہ  
 پس تخصیص منافی عرض اس کے کہ حق اور نعمت کو بصیغہ ماضی لائے تا کوئی تم نہ کرے کہ انعام مشکوک میں  
 کہ مستقبل محل شک ہے اور مفعول انعام کا حذف کیا تا مثل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہاں  
 آیت شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ صراط مستقیم راہ واحد ہے اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق ہیں ایک

بایں صراط الدین

چار گروہ کی کیونکر ہو اور ظاہر ہے کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدید رکھتا ہے اور ہر ولی امتثال انکار  
مراقبات طریقت میں معمول رکھتا ہے پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور میں الطريق الی اللہ  
بعد انفس الخلاف مذکور ہے وعدت راہ کس طرح ہو جو اس اس شیعہ کا ایک تمثیل سے خاطر نشان  
کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ طلب یونانیان مثلاً راہ مستقیم علاج ہے اور وقت بقراط اور جالینوس سے تا عہد  
علوی خان مسلوک اور محفوظ ہے باوجود اس کے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے میں افدہ  
وضع رہتے اور علوی خان کے زمانے میں افدہ پنج پر وہ مضادات کا استعمال کرتے تھے اور تفتیہ سے ساتھ  
فصد اور اسہال کے کمال احتراز کرتے تھے اور یہ مرکبات کو معاصین اور اشرہ سے کام میں لیتے تھے  
اور ہر مرض میں اقدام اور یتقیہ فصد اور اسہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم ہوا کہ اس قسم کے اختلافات  
منافی وحدت طریق کے نہیں سوال کے بعض اطباء یونانی واضح قواعد گذرے ہیں اور بعض مقلد  
ان قواعد کے پس یہ اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہیں ہے جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے  
شہر کو ایک راہ سے روانہ ہو بعض اس قافلے میں تجارت ہوں بعضے حامل ہوں بعضے بدرقہ اور پاسدار حال نگہ  
سب ایک راہ جاویں اور کام مختلف موافق خدمت اور منصب اپنے کے عمل میں لاویں ایسے ہی انبیاء اس راہ میں  
راہبر اور بدرقہ ہیں اور صید یقین اور تہید اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے رعیق اور دست کش اور بار بردار اور  
پاسدار ہیں یہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہیں اور اختلاف کہ شریع انبیاء میں واقع ہیں اصل میں  
نہیں ہے بلکہ بسبب اختلاف استعدادات اعم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغایر نظر عوام میں  
پیدا ہونے لگنا مخالفت کا ذالاج حقیقت میں منظور سب انبیاء کا قدر مشترک ہے غیر مختلف مثلاً ایک  
طیب اگر مریض حار مزاج والے کو موسم تابان میں آب زن میں بٹھاوے اور ادویہ بارہ اور اغذیہ مرطبہ واسطے  
اس کے تجویز کرے اور دوسرا طیب واسطے اسی مریض حار مزاج والے کو موسم زستان میں حمام میں بیٹھا تجویز فرما  
اور ادویہ گرم اور اغذیہ تحفک کھلاوے ہرگز مخالفت پس نہیں ہے کہ اگر طیب بول جائے دوم یا دوم کجا بول  
ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جانا بعینہ وہی کرتا اس واسطے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لو کان موسیٰ  
حیاماً وسعداً لا اتباعی غیر المعضوب علیہم ولا الضالین سوال جب انعام الہی دنیا و آخرت میں نصیب  
ہدیکے ہو پس احتمال غضب اور گمراہی کا اور فکری ظلمت اور سیاہی کا کالے سون بھاگ گئی حاجت احترازی  
کیا ہے جواب اس کا سابق گذرا ہے کہ ایک جماعت اپنی لچک ساتھ اصحاب نعمت کے یعنی انبیاء اولیاء کے نسبت  
کرتی ہیں اور ورطہ غضب اور گمراہی میں گرفتار ہیں مبادا وہ راہ مخرف ساتھ راہ مستقیم کے اذیان عوام میں  
ہو جاوے اور اتباع اس جماعہ کا اتباع انبیاء اور اولیاء کا گمان کریں اور غضب اور ضلال میں پرین واسطے دفع

اس اشتباہ کے یہ لفظ لائے اکثر مشرین تعین معصوب علیہ میں اور ضلال میں کلمات مختلف لائے ہیں بعضے ان میں پہلے مذکور ہوئے ہیں اور بعضے یہاں ذکر کئے جاتے ہیں بیضاوی میں لکھا ہے کہ معصوب علیہ عاصی ہیں اور ضلال جاہل اس واسطے کہ تمام نعمت بیچ حق بندے کے یہ ہے کہ اسے معرفت حق اور عمل نیک و نوحانیت ہووین اور جس کو یہ دونوں نصیب نہوں نعمت تمام نہیں پس اگر کوئی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہیں رکھتا فاسق ہے اور محل غضب اور جو معرفت حق نہیں رکھتا گو عمل نیک کرے جاہل اور گمراہ ہے اور معصوب علیہم دو فرقے ہیں کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہیں اور عاصی محکمہ دیدہ و دانستہ مرکب گناہ ہوں اور ضلال بھی دو فرقے ہیں ایک تو کافر کہ بتقلید کفر میں پرے ہیں یا بسبب تصور نظر کے حقیقت دین کی انہر واضح نہیں ہوئی دوسرے عاصی کہ اعتماد اوپر کرم اور عفو الہی کے کرکر ارتحباب گناہ کرتے ہیں یا بسبب تصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور سوال اہل ذکر کے نادانستہ مرکب منہای ہوئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ معصوب علیہ وہ ہیں کہ جن سے بالیقین انتقام روز جزا میں لیا جائیگا اور ضلال عام میں احتمال عفو کا بھی رکھتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تقریظ کے پر اور جہت قدر کرنا تھا اور اعتدال کیا کوئی تباہی کے معصوب علیہ ہے اور جو بطرف افراط گیا کہ ایسی یہاں سمجھ لیجئے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہیں معلوم ہوئی اگر یوں فرمائے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم بالبینات والیٰسین والہدٰی انصاف کا معنی اور شافی تھا ذکر ضلال اور غضب چند ان درکار تھا لیکن ایمان دوبارہ رکھنا کہ قوت سے ان دوباروں کے مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہے اور وہ دوبارہ عبارت خوف اور رجا سے ہیں اور دونوں چاہیں کہ باعتبار الہوں لہذا جابجا قرآن شریف میں وعدہ کو ساتھ وعید کے مقرون فرمایا ہے اور بتصریح ارشاد کیا ہے کہ نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی هو العذاب الالیم اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ لو وزن خوف المؤمن ودجاؤہ لاعداء لا عندک لا پس جو ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرماوین تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونوں کن ایمان کے برابر ہوں اور سمجھ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرا مائی اور ایسے ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اس واسطے کہ محض نقصان ہی ہے سابقہ استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب تصور اور اکٹ انکی کے ہے پس گویا حق تعالیٰ فاعل حقیقی نہیں ہے مگر انعام کا اور غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق انکے کے اس سے صادر ہوتے ہیں اور اس مقام میں غفر الذین عصبت علیہم نفرا مایا احترام خاص اشخاص معلومین کے کہ غضب و ضلال شہرت رکھتے ہیں بہو اور منعم علیہ کے مقابل معصوب علیہ لائے اور ضلالین کے مقابل ہستین ہیں اور یہاں صنعت لطف و نشر غیر مرتب ہے اور تقدیم معصوب علیہ کی اوپر ضلالین کے

اشعار میں اور اس کے کہ حالت انکی یہاں تباہ تھی اور آخرت میں رسوا تر ہو گئے چہ نسبت ضالین کی اور تفسیر  
 میں منسوب علیہم کے بد حالی میں رجحان کی رعایت کی گئی ہے تا خلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے قسم دوم یعنی وہ  
 چیز کہ مطلقاً ساتھ تفسیر تمام سورہ کے یہاں مجموعی ہے وہ یہ ہے کہ اس سورہ کو نماز میں واجب القرات  
 گردانا ہے اور اعمال محسوب نماز میں سات رکن ہیں اور آیتیں بھی اس سورت کی سات ہیں پس الرکان  
 سجدہ نماز کہ قیام اور رکوع اور قنوتہ اور سجدہ اولیٰ اور جلیب میں تسبیح اور سجدہ ثانیہ اور قنوتہ ہی مثل  
 ہفت اعزاز جسم انسانی کے جسد بے روح ہے اور یہ سورہ بمنزلہ روح ہے اور روح جب متصل بحیرونی  
 حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے تصور کیا جائے اس واسطے  
 کہ قیام وجود پر حیرت ظہور اسم الہی ہے اس چیز میں اور بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر ہے اور قیام ابتداء  
 اعمال نماز ہے اور الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع کے ہے اس واسطے کہ حمد باری صیغہ نظر حق ہے اور نظر خلق  
 بھی ہے اور ملاحظہ منعم بھی ہے اور ملاحظہ بغت بھی ہے پس ایک حالت ہی متوسط غفلت اور استغراق میں  
 چنانچہ رکوع حالت ہی متوسط بین القیام والسجود یا یہ ہے کہ جو حمد میں بغتیں ہیں یا جناب باری کی ملاحظہ کمین پشت  
 سجدہ گراں باری سے دو ٹوٹا ہو گئی اور منحنی ہو صورت رکوع کی ہم چاہی اور الرحمن الرحیم مناسب قنوتہ واسطے  
 کہ ہر بندہ کہ حالت علوانی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہے رحمت اسکی بطریق التضرع پھر اسکو بحالت  
 علوانی کے عود بخشتی ہے کہ من تواضع لله رفعه الله اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ اولیٰ ہے اس واسطے کہ  
 دلالت کرتا ہے اور پہلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور شمر نہایت تدلل اور خضوع ہے اور خاک ہونا  
 اور مذہبہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہے اور یہ بھی ہے کہ ابتداء یوم الدین بعد موت ہے اور موت رجوع کرنا انسان  
 کا طرف اصل اپنی کے ہے کہ خاک ہے اور ایاک بعد و ایاک خشعین مناسب قنوتہ میں السجدتیں ہے اس واسطے  
 کہ ایاک بعد بیان فراغت ہے سجدہ اولیٰ سے کہ غایت تدلل اس میں واقع ہوا اور ایاک خشعین طلب مدد  
 واسطے سجدہ دوسرے کی ہے کہ محل اجابت ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم کو الضالین کو یا مال ہے بحصول  
 مطلب اور بحصول الغام رب پس مناسب قنوتہ ہے اس واسطے کہ عادت ستمہ ملوک اور قاعدہ سلاطین ہے جاری  
 ہے کہ جب غلام لکھے بغایت تواضع ادائے حیرت اور تسلیماتے فارغ ہوتے ہیں تو حکم بیچنے کا انکو فرماتے ہیں اور اگر مال  
 اور انعام اپنے سے انہیں مشرف کرتے ہیں بیچنا خاوند کی حضور میں بحال مرتبہ الغام ہے لہذا بعد حصول اس مرتبہ  
 کے تحیات کہ مشتمل اور پرست کر اور تنائے منعم کے ہے اور ورود اور سلام اور پر و کلا اس طریق اور فقہ اس زاوے سے ہی ہر  
 ہونے ہیں اور یعنی کہتے ہیں کہ نظم بسم اللہ کی مناسب طہارت ہے اس واسطے کہ نور اسم الہی رافع ظلمت حدیث ہے  
 اور رحمت کہ بسم اللہ میں ہی مناسب استقبال قبلہ ہے اس واسطے کہ رحمت ایجاد کا حاصلاً نوحہ کا حق کے بطرف انبیاء



اور متوجہ کرنا ایسا کام طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ میں بھی توجہ بدن کی طرف مبداء ترائی کعبہ ہے اور جو تہہ ہر  
 غالب ترین عناصر کا ہی بدن میں اور تراب سب کی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوئی ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے  
 اور یہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبداء اپنی کے ہوتی ہے کہ بعد بنائے کعبے کے اس بقعہ مبارک میں متحلی  
 پس لانا دو لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہے  
 اس واسطے کہ شعر قیام خلق بحق ہے کہ جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئیں اور رب العالمین مناسب رکوع ہے کہ شامل  
 ہے رب اور مروب کو جسے رکوع شامل ہے قیام اور قعود کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہے اس واسطے کہ  
 بعد فنا کے بقا لازم ہے اور بقا مستلزم اعتدال ہے اور مالک یوم الدین مناسب سجود ہے اس واسطے کہ سب خلق  
 اُس دن بیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایک لغت مناسب جلسہ میں السجدتین ہی اس واسطے کہ سجدے سے کمال تقرب  
 حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہے اور ایک لتعین مناسب سجدہ ثانیہ ہے اس واسطے کہ استعانت تہ  
 مرید تذلل ہے کہ مکر السجود سے لازم آتا ہے اور اھذا الصراط المستقیم مقابل قعدہ شہید ہے اس واسطے کہ اشعار کرتا  
 اوپر اگر ام صاحب استقامت کے اور صراط الذین النعمت علیہم تا آخر مناسب قرأت تہجد اور درود اور دعا کے ہے  
 چنانچہ ظاہر ہے یہاں ایک شبہ خاطر عوام میں مٹھو کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ ارکان نماز میں سجدہ کو کیوں مکرر فرمایا  
 جواب اسکا یہ ہے کہ سجدہ اولی مناسب ازل ہے اور سجدہ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہے  
 صورت دنیا ہے پس پہلا سجدہ صفت ازلیت اسکے کو کہ لا اول کہ ہے ملحوظ کر کر جاتا ہے اور دوسرا سجدہ  
 ابدیت اسکے کی معنوم کر کر کہ لا آخر ہے کرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ سجدہ اولی اشارت بقضاء دنیا ہے سچ آخرت کے اور  
 سجدہ ثانیہ اشارت ہے طرف فنا فی آخرت کے جلال الہی میں اور یہ بھی ہے کہ سجدہ اولی اشارت بقائے کل  
 مخلوقات ہے فی حد ذاتہا اور سجدہ ثانیہ اشارت بہ بقائے ہمہ کائنات ہے بہ بقائے کبریا اور یہ بھی ہے کہ سجدہ  
 اولی اتقیا دعالم شہادت بیزیر حکم قدرت الہی اور سجدہ ثانیہ اتقیا دعالم ارواح ہے بلا خطہ ہیبت نامتناہی اور یہ  
 بھی ہے کہ سجدہ اولی سجدہ تنکیر نعمت معرفت ذاتی اور صفائی اور اسمانی پر سجدہ ثانیہ سجدہ خوف ہے تقصیر  
 ادائے حقوق کبریا پر اور یہ بھی ہے چنانچہ پیش ہو رہی ہے کہ نماز شستہ نماز استاودہ نصف اجر رکھتی ہے  
 پس تواضع دو سجدہ ونہی جو حالت جلوس میں ادا ہوں برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہ بھی ہے کہ ہر کام میں  
 دو شاہد معتبر درکار ہیں دن قیامت کے یہہ دو سجدہ دو شاہد عدل ہیں واسطے سجدے کے بندگی کے اور یہ بھی ہے کہ ابتدا  
 وجود و حشر کے بکثرت ہے اور فردیت سے بزوحیت پس مناسب اس واسطے وجود ہی ہے کہ دو سجدہ مقرر ہوں اور یہ بھی  
 ہے کہ راستی قاست صفت انسان ہے اولیت اور خم ہونا صفت چہار پاؤں کی اور بچہ جانان میں پر صفت حشرات اور ہوا  
 کی ہے پس رکوع میں ہضم نفس ایک مرتبہ ہے اور سجود میں دوبار کیا تاکہ نفس زیادہ تر حاصل ہو فائدہ سورۃ فاتحہ

دس چیزیں ہیں پانچ چیزیں صفات ربوبیت سے ہیں المدرب رحمن رحیم مالک پانچ چیزیں صفات عبودیت سے ہیں عبادت استعانت طلب ہدایت طلب استقامت طلب نعمت اور پناہ غصب سے عبادت اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور استعانت رب سے اور طلب ہدایت رحمن سے اور طلب استقامت رحیم سے اور طلب نعمت اور پناہ غصب مالک سے اور آدمی مرکب پانچ چیز سے ہے بدن سے اور نفس شیطانی سے اور نفس سبعی سے اور نفس بہیمی سے اور جوہر ملکی سے کہ عقل ہے پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کے تجلی سے ہے الابد کر اللہ نظم القلب اور نرمی اور التقیاد نفس شیطانی کا اسم رب کی تجلی سے ہے رب انی اعوذ بک من ہمدن الشیاطین اور اصلاح نفس سبعی کی تجلی سے اسم رحمن کے ہے الملک بومندن الحق للرحمن اور اصلاح نفس بہیمی کی تجلی اسم رحیم کے ومن رحمہ جعلکم البیل والہمار لتسکونوا فیہ ولتتعوام فیہ لعلکم تشکرون اور ازالہ غلط اور کثافت بدن کی ساتھ تجلی صفت مالکیت کے ہے لمن الملک البوم اللہ الواحد القہار اور جب بسبب ان تجلیا کے آدمی بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہو اور جوع فقری طرف مطلب کے کئی واسطے طاعت بدن کے ایانک نعبد کہا اور واسطے طاعت نفس بھی کے تا ترک لذات محرمات آسان ہو ایانک تسعین لایا اور واسطے خلاصی اس کے نفس سبعی کے ابدنا کہا اور واسطے مکائد نفس شیطانی کے طلب استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی مرافقت ارواح مقدسہ اور خواست کر کے اور ارواح مندر سے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے دوری چاہی اور یہ بھی ہے کہ جب بندہ مناجات کرنے کو کھڑا ہوا اور صفات کمال باری تعالیٰ کی الحمد شامالک بوم الدین ملاحظہ کیے بہت حیران ہو گیا اور اس کی گہرے سوچ سے اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر زرا اور نوشتہ چاہئے تو اس سفر کا عبادت ہے ایانک نعبد کہا اور جب جاگنا کہ سفر نہایت طویل ہے اور زرا نہایت قلیل اور سمجھا کہ قوت و فائز کرے گی قطع کرنے کو اس مسافت کے مرکب چاہئے بالضرور ایانک تسعین عرض کیا تا برکت اور زرا اور مرکب واسطے قطع مسافت حضور سے امداد ہو حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ یہ پیادہ حج کو جاتے تھے ایک اعرابی نے اُن سے کہا کہ اے شیخ تجھے کیا ہے کہ ایسے برے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ بہت سواریاں ہیں اگر بلا اوگی مرکب صبر سواری ہو جاوے گا اگر نعمت پہنچی مرکب شکر پر چڑھو گا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلو گا اگر نفس خلل انداز ہوگا سواری قناعت اور زندگی تیار ہی بیٹھ لو گا اگر شیطان وسوسہ لائے گا ساتھ بدرقہ ذکر کے پناہ پڑو گا اعرابی نے کہا تمہیں یہ سفر مبارک ہے اور حقیقت میں تمہیں سواری ہو ہم پیادہ ہیں اور جب بندگی تکمیل نوشتہ و سواری سے خاطر جمع ہو ہی بہت سی راہ مختلف پیش نظر نمودار ہو ہیں ناچار طلب راستہ مستقیم کی اور ہوا راہ مستقیم طاہر ہوئی اس راہ میں دلیل اور رفیق درکار تھا بنی کو دلیل اور اولیا کو رفیق کیا اور حجابوں سے

اور کائناتوں سے اور تپرون سے کہ اس راوی میں درپیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم والضاہلین کے جتنا چاہنا سمجھ لیجئے کہ اس سورہ کے بہت نام ہیں چند یہاں ذکر کئے جاتے ہیں تا فوائد جو اس میں ودیعت رکھے ہیں منکشف ہو جاویں انہیں سے ایک فائحه الکتاب ہے وجہ تسمیہ کی ساتھ اس نام کے بہر ہی کہ کتاب الہی ساتھ اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہیں بلکہ تسمیہ اور حمد اس کی سبب ہر کتاب ہے اور وجود ہر چیز کا بطور اس میں ہے اور بقائے ہر شیء برحمت کبریا اس واسطے فائحه فقط بھی اسے کہتے ہیں کہ فتح کرنی تھی فضائل علوم کو پس بسم اللہ اشارت طرف ذات اور اسماء الہی کے ہے کہ ہزاروں نے متجاوزین اور تمام دین اور شریعت و معرفت اور عبادت اس کی کے ہے اور لفظ الرحمن الرحیم کا اشارہ ہے طرف ظہور ذات الہی کے بوجہ صفات کمال عالم میں اور مناسبت علوم جاننا اس سر کا ہے اور حرف با کا کہ واسطے الصاق کے ہے اشارت کرتا ہے طرف تخلق اور تحقق کے ساتھ اسماء اور صفات الہی کے کہ غایت کمال نوع الہی ہے اور حمد اشارہ ہے طرف شکر نعمتوں اس کی کے کہ عالم میں ہر گزیدہ اور منت مشر میں ازان جملہ بدن انسانی میں خاص جو تجربہ اطباء ہوں کہ ہیں پانچ ہزار نعمتیں ہیں اور اس قدر کو اگر تمام نعمات الہی کے ساتھ قیاس کیجئے تو لبست قطرہ کی دریا زخار سے دنیا بلکہ اس سے بھی کمتر ہے اور ضمن میں اس کے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہے کہ بسبب اس کے معرفت تمام خلائق کی دریافت ہوتی اور رب العالمین اشارہ باقی تمام موجودات ہے شہادی اور مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ طرف جمع خیرات کے اور وجہ تخلص کے جمیع آفات سے اور یہ بحث اعظم مقاصد علوم سے ہے اور مالک يوم الدين اشارہ ہے طرف معاد کے اور بقائے نفوس کے بعد سفارت کے بدلوں سے اور طرف سعادت بعضوں کے اور تفاوت بعضوں کے اور تحریک عالم اعلیٰ اور عالم اسفل کے اور نفع ضرور کے اور کیفیت احیاء بعد الموت کے اور وقوف عرضات کے اور حساب و میزان کے اور درجات جنت اور درجات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیاء اور علماء اور شہداء کے اور یہ مطلب اصل مطالب اعتقاد ہے اور ایاک نعبد اشارہ ہے طرف انواع عبادت قلبی اور قابلی کے کہ کتب فقہ اور سلوک میں اور رسائل اور ادو اشغال میں ہر طریق کے شتمہ اسکا لکھا ہے اور ایاک نستعین اشارہ ہے طرف انواع حقوق اور صفوں کے کہ عالم میں رائج اور معمول ہیں اس واسطے کہ جمیع حرفتیں بنی آدم کی اور تمام صفیں اس کی استعانت بخلقوات الہی ہیں مثلاً صفت زراعت استعانت ہے بمقتضائے صورت نوعیہ تخم سے اور بمقتضائے کیفیت زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور چرم و غیرہ سے کہ سب مخلوقات الہی ہیں علی ہذا القیاس سب حرفتوں اور صفوں کو سمجھ لو اس واسطے کہانی کہ صناعات بنی آدم رائج طرف تین چیز کے ہیں استساج اور استخدام اور نقل و حکایات کے استساج وہ ہے کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرنا

یا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً زراعت اور درخت کہ جمع کرنے سے پیدا ہوتے ہیں یا مثل نسل اور  
دو حصہ اور وہی اور گھی کے کہ جمع کرنے سے مرغیوں کے ساتھ مادہ اسکی کے حاصل ہوتے ہیں یا فوائد ساتھ تفیل  
جیسے گورے اور گدے سے خچر حیوانات کے اور پیوند شجارت کے اور ضم صغریٰ اور کبریٰ اور قضیہ بشرطیہ  
استثنائیہ قیاسات کے اور استخادم وہ ہے کہ قوت اور منفعت چیز کی بکار خود صرف کئی جاوے مثل سولہ کی  
کے اوپر جانور کے اور مانند خدمت لینے کے علامتوں سے اور لونڈیوں سے اور سایوں سے اور درزیوں سے اور  
ملاحوں سے اور اجیران خاص اور مشترک سے اور نقل و حکایت وہ ہے کہ بتوسط بعض مخلوقات کے بعض مخلوقات  
میں بیت اور شکل اور کیفیت پیدا کریں کہ خاکی چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہیں کہ زر و سیم کو پھینے میں استعمال  
کریں اول انگوباستخانت مصالح اور تلبیط آتش گھا کر پانی کر کر تیلے تیلے تار بنا کر سوت میں روئی کے یا تارین  
ریشم کے دوڑاویں اور شین تار خشت ندکی اور تابش اور صفائی زر و سیم کی پنبہ میں اور ریشم میں ظاہر ہو اور  
پنبہ حکایت زر و سیم کی کرے مثلاً کنارے کوئے پت لپہ طاس باد لہ تامی وغیرہ علی ہذا القیاس سچ حکایت  
اصوات ستار کے اور نعمات اوتار کے اور رویج کلہاے ریاحین کے اور رنگہائے گوناگون دلہن شین کے  
تامل کیجئے کہ علم موسیقی اور عطاری اور صباغی اس سے پیدا ہوتے اور اھد خالص الصراط المستقیم اشارہ ہر طرف  
دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہے اول کو طریق مشائش اور دوسرے کو طریق اشتراف  
کہتے ہیں اور صراط الذین انعمت علیہم اشارہ ہر طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق  
فاضلہ اور اعمال صالح کے اور تواریخ انبیاء اور مذکرہ اولیا اور مقامات اور ملفوظات لکھے کے اور غیر المغضوب علیہم  
ولا الضالین اشارہ ہر طرف فرقوں کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے اور کتبانیہ ہر اعمال فاسدہ  
اور اخلاق رویہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ میں اور قرون بعیدہ میں پر لگندہ اور منتشر تھے اور میں  
دوسرے نام اسکا سورۃ الحمد ہے کہ ابتداء اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہے اور حمد اس سورہ کی تمل ہے اوپر جمیع  
مجاہد قرآنی اور غیر قرآنی کے چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے میں بیان کیا جاوے گا تیسرے نام اسکا سورۃ الشکر ہے  
اسو سطرے کہ حمد اسباب شکر ہے اور اس سورۃ میں وجوہ شکر کی جمع کر دی ہیں اور وہ تین وجہیں ہیں محبت بدل  
اور ثنائیہ بان اور خدمت یا اعضا جو تھا نام اسکا سورۃ الکثر ہے اسو سطرے کہ حضرت امیر المؤمنین علیکم السلام نے سورۃ الحمد  
نے فرمایا ہے کہ نہ لیس سورۃ الفاتحہ میں کہ نہ تھت العرش یعنی اسرار معارف سے کہ شامل ہیں معرفت ذات اور  
اور افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور خبر اور علم خاصہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہے جامع ذات اور  
اسما کا اور ساتھ حرف باء الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہے کہ وجودات اشیاء قائم بذات و اسماء کہ یہاں چنانچہ  
قیام جب بروج ہے اور یہی ہے سر وجودات اشیاء لیکن بطریق ایجاب نہیں بلکہ مقتضائے رحمت الہی ہیں کہ



افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہے پس لفظ الرحمن ورحیم من معرفت افعال بیان ہوئی اور سہ افعال بھی ہو یہاں کہ افعال اسکے واسطے کمال ذاتی اسکے کے ہیں کہ مقتضی حمد ہیں کیونکہ کمال وہ ہے جو تکمیل غیری کرے نہ استکمال نفس اپنے کا واسطے وہ رب سب کا ہے پس افاضہ کمالات کل مخلوقات کا ہوتی ہے اور ساتھ لام استغراقیہ اور اختصاصیہ کے فرمایا کہ سب حمد کی طرف راجع ہیں اور حمد اسکی محیط ہے واسطے کہ جو چیز عالم میں استحقاق حمد کی رکھتی ہے سب اسکی اضافے سے ہے پس وہی بالاولیٰ ساتھ اس حمد کے محمود ہوا بلیت قبائے حمد تیرے قذیہ کیونکہ نہ آوے چست کہ نسبت اسکی تیرے ہی طرف پھرے ہی درست نہ پھر سر حمد کا اشارہ فرمایا کہ وہ رب العالمین ہے ترتیب فرماتا ہے کل عوالم کی بترتیب رحمت کہ اول ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر نمایاں جسکے وہ محتاج ہے وہ دیا اور تمام کمالات عین تبار کی گنجائش دی اور طرف معاد کے ارشاد فرمایا ساتھ مالم یوم الدین کے اور ساتھ احاطہ مالکیت کے بھی اشارہ کیا ساتھ اضافت مالکیت کے طرف زمانیکہ کہ محیط ساتھ بندوں کے ہے یعنی یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ فرمایا کہ متفضلے رحمت ہیں واسطے اوپر ظلو کم رحمت تمام جب ہو کہ انتقام کا ظالم سے دلوادین اور نعمت اوپر عابدوں کا تمام تب ہو کہ ملک ابد عوض میں ایک عمل کے اور ایک کلمے کے بخش دیں پھر اشارہ صرف صراط مستقیم کے فرمایا کہ وہ دونوں رکھتی ہیں تخلیہ عبادت اور ترکیب باب تعانت اور سر صراط مستقیم کا بھی بیان کیا کہ حاصل اسکا تکرار ہے کہ لفظ حمد سے مفہوم ہوتا ہے اور صبر ہی کہ لفظ عبادت سے ظاہر ہے پھر اشارہ فرمایا لب لباب عبادت کہ عا ہے واسطے کہ متضمن ہی تضرع اور زاری کو کہ اظہار نسبت اسکا اور اقتدار ہے اور عبادت روح عبودیت ہے پھر اشارہ فرمایا طرف جز کے بذکر النعمان اور غضب اور سر ضرب کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت سے پیدا ہوتا ہے واسطے کہ حق ربوبیت کا عبادت ہے اور عبودیت اعانت ہے اور جب دونوں جمع ہو حصول جز واسطے ہر سالک طریق ہدایہ اور ضلال کے ضرور ہوئی پانچواں نام اسکا سورت المناجات ہے واسطے کہ مصلیٰ مناجات کرتا ہے ساتھ اس سورہ کے جناب پروردگار میں اور وہ نجات ہے شائد دنیا اور آخرت سے چھٹا نام اسکا سورۃ التقویٰ ہے واسطے کہ اسمین استعانت کو بحضرت حق خاص فرمایا ہے ساتواں نام اسکا سورہ واقیہ ہے واسطے کہ مضمون اسکا وفا کرتا ہے ساتھ معراج سلوۃ کے بآئے بسم اللہ اشارہ ہے بطور موجودات من جانب اللہ پس وہ اظہار تبار ہے لیکن سب غایت خلوص کے حقیقی ہے تا انکہ رحمت اسکی عام ہوئی افاضہ وجود اور سائر کمالات کی یہاں تک کہ مستحق جمیع محامد کا ہو اور ترتیب فرمایا ہے ہر چیز کو اولاً بہ بخش وجود اور ثانیاً بہ بخش خواص تابع مہیات اور یہہ کمالات متفضلے ذوات استیانتی واسطے کہ روز قیامت کو سب ظہور قہر اسکے کے تمام کمالات ذوات سے منفک ہو جاوے گی آری عوض اس کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرے عطا کریں پس طریقہ اس کمالات کے طالب ہر کس

ہدایت اور استقامت اور انعام اس سے پائیں اور نقصان کو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو منسوخ کر  
 اس سے پرہیز کریں آنحوان نام اسکا سورۃ الشفا اور نوان سورۃ الشافیہ اس واسطے کہ حدیث میں وارد ہے فاتحہ الکتاب  
 شفاء من کل داء اور وجہ اسکی یہ ہے کہ خود اسم الہی ظلمت کو کہ منشاء اسباب مرض ہی دور کرتا ہے اور رحمت اسکی  
 منافی رحمت ہی کہ مرض سے متوقع ہوتی ہے اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضائے لائق شکوہ نہ لادید نہ کہ  
 اور نعمت کہ حالت مرض میں درکار ہے شفا اور صحت میں اور اقرار ربوبیت مقتضی فیضان آثار ربوبیت ہے کہ سبب ایک شفا  
 کامل ہوتی ہے اور بندہ ساتھ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہے کہ مرتب اور پر کمال صحت کے ہی اور مالکیت  
 یوم الدین سے فہر اسباب مرض کو اور تقویت اسباب شفا کو بطریق ضربے حمد طلب کرتا ہے اور طلب ہدایت میں  
 اشارہ طرف عصمت کے خطائے تجویز و ادب اور تشخیص مرض میں کرتا ہے اور ساتھ استقامت احوال ہدایت کے  
 درخواست کرتا ہے اور ساتھ انعام کے اشارہ کرتا ہے کہ انتفاع ساتھ لذائذ اور طبیات کے پرہیز تنگی سے کہ تابع شفا  
 میسر ہو اور ساتھ دفع غضب اور ضلال کے سو تدبیر سے اور کس اسباب مرض سے اقرار کرتا ہے و سوان نام اسکا  
 رقیہ ہے اس واسطے ایک صحابی مصروع کے پاس گذرنا تھا یہ سورہ پھر پڑھ کر اس پر دم کیا اس پر مصروع نے شفا پائی اور  
 وجہ مناسبت کی تجھے مذکور کرتے ہم گیارہ و ان نام اسکا اساس ہے اس واسطے کہ شیعی نے ابن عباس سے نقل کی ہے  
 کہ اساس کتابائے آسمانی قرآن ہے اور اساس قرآن فاتحہ الکتاب ہے پس جب مریض ہو چاہے باساس قرآن الفا  
 کرے تا شفا حاصل ہو اور یہ سورہ رکن نماز کی بھی ہے اور نماز اساس جمیع طاعات ہے اس واسطے کہ شہا عنی الفحش  
 والمنکر اور نماز مقام مناجات اور مشاہدے میں بھی پہنچاتی ہے کہ اساس جمیع کمالات ہے اور اس سورہ میں سورہ لکھو  
 ساتھ معاد کے رابطہ بھی دیا ہے ساتھ ترتیب مراتب کے اور ہر مرتبہ دو سو پچاس مثلاً انعام اور غضب مترتب اور ہدایت  
 اور استقامت اور ضد لکے پر ہیں اور ہدایت موقوف اور استقامت ہے بیچ عبادت کے اور عبادت موقوف اور ہدایت  
 افعال الہی کے ہے بیچ دنیا اور آخرت کے کہ رحمن اور رحیم مالک یوم الدین مشعر میں اس پر اور افعال الہی آثار اسما  
 وصفات باری ہیں کہ حمد اور لکے مترتب ہے بارہ و ان نام اسکا سورۃ الصلوۃ ہے اس واسطے کہ نماز میں پڑھنا اسکا  
 ضروری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرتؐ سے کہ علیہ وسلم سے کی ہے اور آنحضرتؐ نے حضرت ربوبیت  
 سے حکایت فرمائی ہے کہ نماز کو میں نے تقسیم کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان بند کے دو حصے برابر بندہ  
 کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حق تعالیٰ بحضور ملا کہ فرماتا ہے کہ دیکھو بندہ میرے لئے مجھے یاد کیا یعنی فکر کہ جامع قرآن  
 اور اسما اور صفات اور افعال میری کا ہے اس سے ظہور میں آیا اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین حق تعالیٰ فرماتا  
 ہے کہ میرے بندے میری ستائش کی یعنی ایسی ستائش کی کہ جامع جمیع ستائشوں کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے  
 الرحمن الرحیم حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندہ میرے لئے کہ ہر چیز کی طرف میری نسبت کئی

اور بانہا کہ ایجاد ہر چیز کا مجھ سے موافق حکمت اور منفعت کے ہے اور جب بندہ کہتا ہے مالک نعم الدین حق تعالیٰ  
فرماتا ہے خاص کیا بندے میرے لئے مجھے ساتھ بزرگی کے واسطے کہ اس دن کو یاد کیا کہ جس دن دوسرے کو ملک  
اور ملک اصلاً نہیں ہے اور جب کہتا ہے ایاک بعد و ایاک نستعین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضمون اس آیت کا  
مشترک ہے درمیان سیر اور درمیان بند میرے کے کہ عبادت حق میری ہے کہ مقتضای ربوبیت ہے اور  
اعانت حق بندہ ہے کہ لوازم عبودیت ہے پس بلفظ ایاک بعد حق میرا یاد کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق  
ایسا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقیم تا آخر سورت حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب  
واسطے بند میرے کی ہے اور بندے کو سوال اسکا دیا میں نے یعنی طلب ہدایت اور استقامت اور ایمان اور  
امان غضب اور خدال سے یہ سب منافع بند کی ہیں اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہے انکو چاہتا  
ہے مقتضای ربوبیت یہ ہے کہ اسکو ساتھ ان مطالب کے پہنچا دے اور تیرھواں نام اسکا سبع الثانی  
ہے یعنی سات آیتیں ہیں کہ تکرار کی جاتی ہیں بیچ ہر نماز کے اور وہ یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب  
ذکر الحمد لله رب العالمین کہ مفتاح باب شکر الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجا و امید ہے مالک نعم  
الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہے ایاک بعد و ایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہے اور اخلاص  
ہو تا ہے معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت ہے اور اهدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تصریح ہے اور  
صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب اولیت ہے اور اقدار و ارواح طبعیہ اور طلب نزول برکات اور انوار  
انکے کے ہے کہ سبب اسکے سالک کو رجوع اور کجروی سے امن حاصل ہوتا ہے اور بحکم قرآنی کہ اذا قرأ القرآن  
فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم جب کلمے اٹھویں کو کہ بعد باللہ من الشیطان الرجیم بھی ہے ساتھ ان سات آیتوں کے  
ضم کیا جاوے آٹھ مقابلہ روحانیہ واسطے آٹھ دروازوں پرست کے ماتھے آویں اور چودھواں نام اسکا قرآن  
اعظم ہے اسواسطے کہ یہ سورۃ اعظم اور افضل ہے بیچ نواب تمام سورتوں سے اور پندرھواں نام اسکا سورۃ  
التعلیم الکملہ ہے اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورت میں بندوں کو تعلیم ہوئے ہیں کہ اول  
تساخر اخلاص پھر دعا کریں اور سولھواں نام اسکا کافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث شریف میں ہے کہ یہ سورۃ غیر لیسے  
کفایت کرتی ہے اور کوئی سورت دوسری اس سے کفایت نہیں کرتی اور تیرھواں نام اسکا ام الکتاب  
اور اختار و ان نام اسکا ام القرآن ہے اسواسطے کہ یہ سورۃ اوپر تینوں علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی  
ہے شمل ہے اور وہ علم علم شریعت ہے یعنی تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہے یعنی پہچاننا کمالات قلوب اور علم حقیقت  
ہے یعنی دریافت کما شفات الارواح علم شریعت دو قسم ہے اول اصول عقائد دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ  
میں اول معرفت ذات ہے ساتھ طرح کے کہ لیک چہرے کے موجودات سب ساتھ اس چہرے کے قائم ہیں مانند قیام اجساد و

پھر معرفت اس ذات مقدس کے وجود کی ہے ساتھ اس دلیل کے کہ رحمت اپنی سے احد الطرفین ممکن کو  
 ترجیح دی ہے پس لابد ہو جو وہی پھر معرفت صفات اس تع و تقدس کی ہے ساتھ اس طرح کے کہ وہ صفیت سب کا لایہ  
 کہ موجب حمد کمال ہیں اور دلیل اس کی تربیت ہے اس واسطے کہ پرورش بغیر حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت کے مقبول  
 نہیں اور دلیل اس کی رحمت بھی ہے اس واسطے کہ حقیقت رحمت کی جستجاست جو کچھ درکار ہو اور جستجاست بغیر حیات  
 احوال مرحومین کے تفصیل اور بدون سمجھنے اس چیز کے کہ لائق ہر ایک کے ہے بابتیقا اور قدرت اور پختہ  
 ہر چیز کے ہر ایک کو اور رابطہ عالم کی آسائش اور سرایاں تدبیر واحد کی جمیع نعمت میں ممکن نہیں اور دلیل اس کی  
 جزا ہے اس واسطے کہ جزا بغیر سزا اور دیکھنے احوال اور افعال کے اور بدون کلام کے کہ ساتھ اس کے تخلیف  
 دین ممکن نہیں پھر معرفت اسمائے الہی کی ہے ساتھ اس واسطے کہ محتاج اس واسطے قریب ہیں درمیان اسکے  
 اور درمیان خلق کے اور ساتھ ان محتاج کے دیکھا ہے اور ستا ہے اور مہربان ہوتا ہے اور تفصیل دیتا ہے بعض  
 اور بعض کے پھر معرفت توحید ہے ساتھ اس دلیل کے کہ وہ رب سب کا ہے اور جو کچھ سوائے اسکے ہے مربوط  
 شمع نہیں کی وہ تاج جس اقرب ہے تیرا باب کا مسبب نہ ای سچو مانگنا ہو مانگ اب کہ رب ہے وہ شاہ اور گدا  
 پس بیچ مرتبہ اور منصب کے ساتھ اسکے کوئی شریک نہیں ہو سکتا اور باوجود اسکے احتیاج کی کسی دوسرے طرف باقی  
 نہیں رہتی پس اگر آگہ دوسرے فرض کریں ہم لغو ہو اور لغو قابل الوہیت کے نہیں ہے پھر معرفت استحقاق اسکے کی  
 واسطے عبادت کے ہے ساتھ اس دلیل کے کہ ہر چیز کو ہر حالت میں اور ہر حاجت میں رجوع اسکے طرف ہے ابتدا  
 میں اسکے ربوبیت کی احتیاج ہے وسط میں رحمانیت اور رحیمیت اسکے کی حالت امتہا میں مالکیت اسکے کی کہ  
 روز جزا کا مالک ہے اور جو وہی ہے کہ ان حالات اور ان حاجات میں انعام اور تفضلات فرماتا ہے پس مستحق  
 عبادت کا بھی وہی ہو پھر معرفت نبوت اور ولایت اور فرات ایان صراط المستقیم میں اور صراط الذین انعمت  
 علیہم میں مذکور ہے اور معرفت کفر اور بدعت اور فسق غضب اور ضلال میں مظهر ہے اور معرفت سعادت  
 اور شقاوت ان دونوں معرفتوں سے حاصل ہوتی ہے اور معرفت فضل اور عدل کی ان دو صفت الرحمن الرحیم  
 مالک یوم الدین میں بیان ہے اور معرفت حکمت اس تعالیٰ و تقدس کی یہاں سے دریافت ہوتی ہے کہ عبادت  
 سے استقامت کرنا اور استقامت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مترتب کرنا  
 اور معرفت قضا و قدر ذکر عبادت اور استقامت سے حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ اگر خلاف تخلیف کے مقدر نہ  
 فرماتا تو وجہ استقامت کی نہ ہوتی اور معرفت مبدء البسم اللہ سے ہے تا اور معرفت سعادت مالک یوم الدین سے  
 تا ذکر انعام و غضب اور علم فروع سے معرفت عبادت بعد میں مذکور ہے اور معرفت معاملات اور مناکحات اور  
 حکومتات تعین میں منظور ہے اس واسطے کہ ہو اوہوس معارض عقل کے معاملات میں ہوتی ہے اور واجب اور



مہذب اور مباح اور صحیح کو ہدایت سے جانا چاہئے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے بچانا چاہئے اور ماحذ عبادات اور معاملات کہ امر و نہی ہی فکر عبادت اور غضب سے معلوم ہوتا ہے اور ثمرہ امر و نہی کا کہ وعدہ اور وعید ہے ساتھ انعام اور غضب کے منکشف ہوتا ہے بیان علم طریقت عالم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھ صراطِ مستقیم کے اوکرے اور نقصان ان دونوں قوت کا بیچ غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت میں جس جنری رعایت واجب ہے ابتداء سلوک میں وہ سہمی عبادت ہے اور وسط سلوک میں وہ ملتعب باستقامت ہے اور نہایت سلوک میں وہ نامزد بابتقامت ہے اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب اور ضلال سے معلوم کی جاتی ہے کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھ استقامت اور ہدایت کے پچانی جاتی ہے اور معرفت تجلیہ کی ساتھ عبادت اور استقامت کی اور تجلیہ میں لا بد ہے خلوص شہوتین سے کہ اسکو تعبیر فرماتا ہے ساتھ عبادت کے کہ صمدیت ہوتی ہے اور ضروری ہے خلوص غضب بھی اور ساتھ اس کے بذکر رحمت الہی اشارہ فرماتا ہے اسواسطے کہ جو کوئی اسید وار رحمت الہی ہو گا وہ کیونکر غضب اوپر مرحوم الہی کے روا لکھیگا حدیث شریف میں وارد ہے الرحمن الرحیم الرحمن الرحیم فی الاذن بد حکم من فی السماء اور پرہیز ہوا سے ساتھ استقامت بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہوا پر تر جادہ استقامت سے بغیر نش دیتی ہے اور فروغ شہوت اور غضب اور نہو کی کئی چیزیں ہیں اول حد ہے اور خلاص اس سے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے ہے اسواسطے کہ جب بندے نے یہ آیت پڑھی معلوم ہوا کہ راضی اور خوش ہو ہے عطا مائے الہی پر کہ حق میں تمام خلائق کے ہے اور حمد و ثناء کا ہے دوسری بخل ہے اور طریقہ خلاص کا اس سے بلا حظ معنی رب العالمین ہے اسواسطے کہ نعمت جو آفریدہ خدا ہے پس بخل اس چیز میں کہ اسکی ملک نہ ہو کیا معنی رکھتا ہے فرد نعمتین اسے بنائی ہیں جسے چاہے دے غیر کے ملک میں ہو بخل چہ معنی دارد تیسری عجب ہے اور طریقہ خلاصی کا اس سے ساتھ مضمون ایاک نستعین کے ہے چوتھی کبر ہے اور دھب خلاصی کا اس سے مضمون ایاک نعبد ہے اور پانچویں کفر اور بدعت ہے اور راہ خلاصی کا ان دونوں سے احتراز کرنا غضب اور ضلال کے سے ہے اور تجلیہ میں توسط بیچ اخلاق کے ضروری مثل تحققت اور تجاعت اور سخاوت کے اور اعتادات میں بھی مائل بافراط و تفریط نہو اور اعمال میں بھی حذر بانیت سے محفوظ رہے اور مرتبہ اہمال و تقصیر سے تجاؤ کرے اور ساتھ توسط کے اشارہ فرمایا ہے صراطِ مستقیم میں اور تجلیہ میں لا بد ہے زائد اور محبت اور شوق سے بھی اور ان سب کو مجد ادا فرمایا ہے اسواسطے کہ جب سب نعمتیں اس سے دیکھیں اسباب نظر سے ساقط ہو گئے اور زہد بیچ اسباب حاصل الایا اور محبت اور شوق طرف منعم کے جلی ہر حیوان کا ہے اور تجلیہ میں لا بدی اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستقامت معین ہوا اور

ضرورت تدلل سے بھی اور وہ عبادت معلوم ہوا اور معرفت عزت ربوبیت اور ذلت بشریت دریافت ہوئی  
معلوم ہوا کہ رب العالمین اور ایک بعد سے اور تجلیہ میں معرفت بھی چاہے اور اسے اشعار فرمایا ساتھ بائے اصحاب  
کے یعنی اتصال روحانی بندے کو ساتھ خالق تپنے کے ہی شعر الصالحی بتکلیف بے قیاس ہست رب الناس را  
با جان ناس اور مقام ذکر سے ساتھ یاد کرنے اسما خمسہ کے اس سورہ میں نشان دیا ہے اور مقام تکبر سے  
ساتھ حمد کے اور مقام رضا سے ساتھ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام  
اتلاص سے ساتھ ایک نعبہ کے اور مقام دعا سے ساتھ اہد نک کے اور مقام اولیست ارواح طیبہ سے ساتھ صراط  
الذین انعمت علیہم کے اور درایا ہے صحبت بد سے اور توسل ارواح حبشیہ سے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم  
ولا الضالین کے خبر یہ صحبت سے میرے پہلے نصیحت ہے یہی کہ کیا کیجیے ناجنس کے صحبت سے حذر بیان  
علم حقیقت کہ علم کما شفعہ ہے اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہے کہ معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ متصل  
ہوتی ہے اس واسطے کہ رجوع حمد کل طرف اسکے نہیں ہے مگر بقیام وجود کل ساتھ اسکے اور یہی ہے مدلول بابے بسم اللہ  
اور معرفت تجلی جلال کی بمالک پوم الدین اور ذکر غضب اور معرفت تجلی جلالی کی بذکر رحمان اور رحیم اور الغام  
اور معرفت کمالات الہی کی الحمد للہ سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الہی کی بذکر اسماء خمسہ اور معرفت نفس  
کی بذکر ضلال اور معرفت قلب باستقامت اور معرفت روح بپہدایت اور معرفت سر اور حنی اور اسنی بذکر اسماء  
اور الغام اور معرفت روح سر نبوت بالحمد للہ تارحیم اور بذکر الغام اور معرفت وحی بلفظ با اس واسطے کہ حقیقت  
وحی کی اتصال بعض ارواح بعض دیگر ہی تا آنکہ یہ سلسلہ اتصال واصل ہوتی ہو کر منتہی ہو اور بحث فرق درمیان  
نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط الذین انعمت علیہم کے چاہئے جانا اور بحث احوال اور  
ستقامت بآیاک نعبد اور واداک لسنعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور الغام کے چاہئے پہچانا  
اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیب کہ الحمد للہ سے تا مالک پوم الدین میں حاصل ہوتا ہے اور علین یقین  
بخطاب ایک سے ظاہر ہوتا ہے اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور الغام اور استقامت درایت  
ہوتا ہے اور سر قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ہر ایک بمقدار استعداد ہے سمجھا جاتا ہے اور معرفت اسرار عبادت  
تصریح اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے معلوم کیجئے اور اسرار معاملات کو بتقریر ہدایت اوپر استقامت کے سمجھ لیجئے  
اور اسرار اسرار و حوی کو بالغام راہ مستقیم اور غضب غیر مستقیم دریافت کیجئے اور تحیر عالم شہادت کی واسطے  
عالم غیب کے لفظ استقامت سمجھی جاتی ہے اور فائے ماسوا اللہ کی بمالک پوم الدین ظہور جلوہ فرمائی  
ہے اور معرفت بقا باستقامت اور الغام جلوہ ظہور دکھائی ہے فائدہ سمجھ لیجئے کہ داخل شیطان کے  
کہ بیشتر آفات کا مدین آدمی کے انہیں طرفوں سے ہے اصل میں نین راہ میں شہوت ہے اور غضب

اور ہوا ہے شہوت کو بہت کہتے ہیں اور غضب کو سبیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت  
 ہے اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان سبب شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور سبب خستہ کے اسپر غیر اپنے  
 کے اور سبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے کے لہذا حدیث شریف میں وارد ہے الظلم ثلثہ فظلم لا یغفر و ظلم لا ینکر  
 و ظلم عسی لہ ان ینکر فالظلم الذی لا یغفر هو الشک الظلم الذی لا ینکر ظلم العباد بعضهم بعضا و الظلم الذی عسی ان ینکر هو  
 الظلم للانسان نفسه اور نتیجہ شہوت کا آدمی میں دو چیزیں ہیں حرص اور بخل اور نتیجہ غضب کا بھی دو چیزیں ہیں عجب  
 اور تکبر اور نتیجہ ہوا کا بھی دو چیزیں ہیں کفر اور بدعت اور اجتماع سے ان چھ چیزوں کے آدمی میں ایک حصلت  
 ساتویں پیدا ہوتی ہے کہ نہایت اخلاق ذمیمہ سے حسد کہتے ہیں حکمائے حکمت ایمانی میں فرمایا ہے کہ  
 مرتبہ حسد کا اخلاق ذمیمہ میں مثل مرتبہ شیطان کے ہے اشخاص ملعونہ میں جب یہ بہتہید معلوم ہوئی تو سمجھ لے  
 کہ اسمائے ثلثہ کہ بسم اللہ میں واقع ہیں واسطے دفع اخلاق ثلثہ اصلہ کے ہیں اور آیات سبجہ فاتحہ واقع اخلاق  
 سبجہ فرعیہ میں بیان اسکا یہ ہے کہ جس نے اللہ کو پچا یا شیطان ہوا کا اس سے بھاگا اور جس نے رحمانیت انکی  
 دریافت کی غضب سے بالکل یہ پاک ہوا اور جس نے رحمت انکی اپنے میں دیکھی رو انرکھا کہ اپنے نفس پر ظلم کرے  
 اور بافعال ذلیل رسوا ہوا اور جب الحمد للہ کہا مرتبہ شکر کا حاصل کیا اور قناعت بموجود غضب انکے ہوئی اور ثبات  
 شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب العالمین کا معتقد ہو حرص انکی بکلی دور ہوئی اور بخل نے انکے راہ عدم کی کہ حرص  
 اس چیز میں ہوتی ہے کہ اپنے پاس موجود دھنوں اور بخل ان میں ہوتا ہے کہ بولے اپنے پاس ہوا اور وہ موجود اور غیر موجود  
 کو حوالہ ربوبیت الہی کے کرتا ہے اور جس نے مالکیت روز جزا کو جانا بعد اسکے کہ رحمن و رحیم کو پچا یا ہے غضب انکا زائل  
 ہوا اور جو کوئی ایک لغبہ و ایک نستعین زبان پر لایا تکبر کو کلمہ اول سے اور عجب کو کلمہ دوم سے بتر سے اور گھبر  
 اور جس نے اھدنا الصراط المستقیم کہا اور صراط الذین النعمت علیہم تا آخر ساتھ انکے ملاحظہ کیا کفر اور بدعت دل سے  
 نکالا اور جب یہ پھیون حصلتیں برہی دور ہووین حسد خود بخود بھاگ گیا بیان لطائف لطائف اس سورہ کے یہ ہیں  
 کہ اسمین یہ ہدات حروف نہیں ہیں بیت ثا و حیم و خاء و زاء و شین و ظا ساتواں ہے حرف فاء اہل و فاء یہ  
 سات حروف دلالت اوپر سات نوع عذاب جہنم کے کرتے ہیں اور بعد و ہفت دروازہ دوزخ ہیں جسوقت مسلمان  
 نے سورۃ فاتحہ پڑھی جہنم سے اور طبقات انکے سے اور انواع عذاب انکے سے اور دخول البواب انکے سے مخلصی  
 حرف ثاء اشارہ طرف ثبوت کے رکھا ہے کہ روز قیامت کو خاصہ اہل دوزخ ہو گا چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے لا  
 ندعوا الیہم بتوراد و ادعوا بتوراد کثیرا اور بحیم یا دلو انے والا نام جہنم کا ہے کہ بحیم ہے اور حرف خاء اشارہ  
 طرف خرمی اور رسوائی کے ہے کہ دوزخیوں کو تا ابد لازم ہوگی دینا انکے من فدخل النار فقد اضرته اور حرف زاء  
 اشارت طرف زخیر کے ہے کہ نعمہ دوزخیان ہے اور کنایت طرف رقوم کے ہے کہ طعام کافران ہے اور حرف شین

اشارت بشیخ جس لحظہ میں خاتمہ ہوا اور حرف طاء حرف عذہ لٹھی سے ہی  
 کہ ختم ہوا اور حرف فاء حرف سرفراق جس مجوں کے نزدیک بدترین انواع عذاب ہے اور اشارہ طرف  
 فرقت کے بھی ہے اور کثایت طرف اختلاف کے بھی ہے کہ سب دخول و خروج ہے بیان فضائل سورہ فاتحہ کہ  
 حدیث شریف میں مذکور ہیں بخاری شریف میں اور بخاری کے صحاح ستہ میں اور کتب معتبرہ حدیث میں بھی  
 ہے کہ ابو سعید بن العلی کہ صحابی تھے نقل کرتے تھے کہ میں ایک روز مسجد مقدس میں نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں سبب شغل نماز کے جواب دے گا بعد فراغ نماز کے حضور نہوی میں حاضر ہوا اور عذر  
 بیان کیا آپ نے فرمایا یہ عذر موع بہین ہے خدا نے رسول کی ہر حال میں اجابت ضرور ہے چنانچہ حق تعالیٰ  
 فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا استجبوا للرب والرسول اذا دعاکم لملیٰ علیکم کلمہ فرمایا میرے ساتھ چل میں تجھے بزرگترین  
 سورہ کہ قرآن میں ہے قبل ماہر تے مسجد سے تعلیم کروں میں آپ کا مبارک ماتھے پڑ کر چلا جب مسجد کے دروازے  
 کے پاس پہنچا دو لو اتین نے آپ سے فرمایا وہ سورہ الحمد شارب العالمین ہے اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم  
 کہ حق تعالیٰ نے اوپر میرے جسے نازل کرنے کی منت رکھی ہے کہ ولقد ابتناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم اور سند  
 دارمی میں اور سند امام احمد میں اور ترمذی اور نسائی اور سنن بیہقی میں اور صحیح ابن حزمہ میں مثل اسی قصے کے  
 سید الضرائفی ابن کعب سے بھی مروی ہے اور اس میں یہ کلمہ بھی واقع ہے کہ انجب ان اعلک سورہ لم تنزل  
 فی النور من ولا فی الانجیل ولا فی الذبور ولا فی القرآن قال ابی بغمہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سورہ ام القرآن  
 ہے کہ ہر نماز میں پڑھتا ہے تو اور صحیح مسلم میں اور نسائی اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم میں بروایت ابن عباس  
 آیا ہے کہ ایک دن جب نبیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور کھلنے دروازہ کلاں کا بنا  
 بتامل طرف آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جواب نازل ہوتا ہے گا ہے ابتداء خلقت آدم سے اس دم تک میں  
 پر نہیں آیا جب او فرشتہ آنحضرت پاس پہنچا کہا کہ خوشوقت ہو جے ساتھ دو نور کے کہ تجھیں حق تعالیٰ نے دئے ہیں  
 کسی نبی کو قبل آپ کے نہیں دئے سورہ الفاتحہ اور آمن الرسول تا آخر سورہ بقرہ کوئی حرف ان سے نہ پڑھو گے تم  
 مگر ثواب عظیم اس پر پاؤ گے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح ستہ میں وارد ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نہایت کثرت سے پڑھا اور چھو گے ٹھنک مارے پر اور نظروں پر اور حجاب میں پڑھا اس سورہ کے رقیہ کیا ہے اور آنحضرت  
 نے مجھ پر فرمایا ہے اور دارقطنی اور ابن جریر نے روایت کی ہے ثابت بن یزید سے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا ہے اور آب دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورہ فاتحہ کے مقام در و در  
 اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور حید بن منصور نے ابن ابی نعیم لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا ہے فاتحہ کتاب شفاء من کل داء اور ہر اے مسند اپنے میں ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جتنے پہلو اپنا فرش پر رکھا اور فاتحہ اور قل سواۃ پڑھ کر اور اپنے دم کیا ہر  
 بلا سے امن میں ہوا اگر موت اسکی مقتدر ہے اور عبد بن حمید نے مسند اپنے میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت  
 کی ہے کہ فاتحہ الکتاب برابر دو ملت قرآن جب ثواب میں اور بہت روایات کہ نزدیک حاکم کے صحیح ہیں اور  
 بیہقی نے شعب الایمان میں بھی تصحیح انکی کئی ہے انہیں لفظ افضل القرآن کا اور اخیر سورۃ فی القرآن کا اس سورۃ  
 کے حق میں وارد ہے اور ابوالشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور ذہبی نے اور حنیس نے مقدسی نے احادیث  
 حمادہ اپنے میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزیں کنج عرش سے مجھے  
 عطا ہوئی ہیں اور کچھ چیزیں کیوں سوائے چار چیز کے اس کنج سے نہیں کہنچی ام الکتاب آیۃ الکرسی خاتمہ سورہ بقرہ  
 سورہ کوثر اور ابو نعیم اور ذہبی نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحہ  
 الکتاب کفایت کرتی ہے اس سے کہ کچھ چیزیں سے کفایت نہیں کرتی اور اگر فاتحہ الکتاب کو بیچ ایک پلے  
 ترازو کے رکھیں اور تمام قرآن کو پلے دو سکر میں البتہ فاتحہ الکتاب ہفت چند قرآن سے آوے اور ابو سعید  
 فضائل قرآن میں حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
 جس نے فاتحہ پڑھی گو یا تو رات اور نخل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کئی اور تفسیر و کتب میں اور کتاب المصاحف  
 میں ابن ابی شیبہ کے اور کتاب العظیمۃ میں ابوالشیخ کے اور حنیسہ اولیا میں ابو نعیم کے وارد ہے کہ ایلیس کو چار  
 بار تمام انکی عمر میں نوحہ اور زاری کا اور خاک سریر ڈالنے کا اتفاق ہوا ہے ایک جب اسکو لعنت ہوئی  
 دوسری جب اسے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی  
 چوتھی جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جب کو حاجت ہو فاتحہ الکتاب  
 پڑھے بعد ختم کے جناب الہی میں دعا کرے حاجت اسکی براوگی اور غلبی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک  
 شخص اسکے پاس آیا اور شکایت درد کی لایا اسے شعبی نے کہا کہ ایسا ہی القرآن پڑھے اور جائے درد دم کر اسنے  
 کہا ایسا ہی قرآن کیا ہے فاتحہ الکتاب اور اعمال مجربہ بشانخ میں مذکور ہے کہ سورۃ فاتحہ اسم عظیم ہے  
 ہر مطلب کے پڑھے اور اس کے دو طریق ہیں اول یہ کہ بائیں سنت اور فرض فجر کے بالصال میم بسم اللہ بلام الحمد  
 چہل و یکبار چالیس روز تک پڑھتے ہیں جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہے اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو  
 پانی پر دم کر کے مریض اور سحر کو بلائے ہیں دوسرے طریق یہ ہے کہ یکشنبہ کے دن اول باد و برسیان سنت  
 اور فرض فجر کے بعد قید اتصال میم بلام بقتاد مرتبہ پڑھتے ہیں پھر ہر روز اس وقت دس دس بار کم کرتے ہیں اور شنبہ کو  
 تمام ہوتی ہے اگر ماہ اول میں مطلب ہو گیا فیہا والادوسرے مہینے تیس تیس بار کرے اس طرح کرتے ہیں اور کچھ کہ اس وقت  
 کو کتاب اور مشک سے اور عطران سے کاس چینی پر دھو کے مریض مجذوم کو باچہل روز ملاوے مجرب ہے واسطے



شفا کے اور درود نازل اور دوسرا اور درود شکم اور سوانکے درودوں کے دفع کو سات بار پڑھ کر دم کر دے شفا ہو جائیگی  
 انشاء اللہ تعالیٰ بحرب ہے یہ سب لطائف اور نکات اور فضائل تفسیر فتح العزیز میں مسطور ہیں سورۃ البقرہ  
 یہ مدنی ہے دو سو چالیس آیتیں ہیں اور چھ ہزار اکیس کلمے ہیں اور پچیس ہزار اور پانچ حروف ہیں اور آخر آیتہ  
 کہ نازل ہوئی ہے اس سورہ میں یہ ہے والذین ابوا ان یجوزوا اس سورہ میں بہت سلاک نامہ کور ہے اور  
 پانچ سو حکم ہیں اور سب سے بڑی قرآن میں آیتہ مدینے کی ہے کہ اس سورہ میں ہے یا ایہا الذین امنوا اذا نذینکم  
 بدین الایۃ اس آیتہ کے ایک سو تیس نغمے ہیں اور اس میں قریب سیس حکم کے ہیں فرمایا ہے انحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے شیطان بجا لگتا ہے اُس گھر سے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے روایت ہے مسلم ترمذی  
 میں لٹائے ہیں اور صحیح بن جہان میں ہے کہ اگر رات کو پڑھو سورہ بقرہ تو تین راتیں اس گھر میں شیطان نہیں آتا اور  
 اگر دن کو پڑھی جائے تو تین روز شیطان داخل نہیں ہوتا اس گھر میں اور فضائل اس سورہ بقرہ کے بہت وارد ہیں حید  
 میں سوال اس سورہ میں انواع امور عجیبہ مذکور ہیں اور اصناف شیعوں عزیزہ مسطور ہیں پس تخصیض اسکو ساتھ بقرہ  
 کے کیوں کیا اور نام اسکا بھی کیوں رکھا جواب نام سورہ تو ان کے توقیفی ہیں مستغنی بیان وجہ غلطی سے اور یا ہم  
 جواب ہے کہ بقرہ کا ذکر سوائے اس سورہ کے اور کہیں قرآن میں نہیں آیا خاصہ اس سورہ کا ہے اس واسطے لائق اس  
 نام کے ہوئی اور نظم اور تطبیق اس بقرہ کے ساتھ فاتحہ کے یہ ہے کہ سورہ فاتحہ میں بیان توحید اور پرستش اور  
 دعائستقامت اور ثبات کی ہے اور توحید اور پرستش کے پس جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی لوگ تین قسم ہو گئے  
 بعضوں نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اور پرستش کے وہ مومن ہوئے بعضوں نے خلاف  
 اسکا کیا وہ کافر ہوئے بعضوں نے ظاہر میں اقرار کیا باطن میں انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالیٰ نے اول سورہ  
 بقرہ میں ان تینوں فرقوں کو بیان فرمایا ہے اول مذکور مومنوں کا کیا پھر کافروں کا پھر منافقوں کا ہے سب سے عجیب  
 کہ یہ نہ اذہرین نہ اذہرین نہ اذہرین دل میں کچھ نہیں مہذب پر کچھ ہیں اور دوسری سورہ فاتحہ پر کبیل احوال متضمن تمام مومن  
 قرآنی کے ہے اور سورہ بقرہ ابتداء تفصیل اسکی ہے اور تیسری فاتحہ میں آیتہ اھدنا الصراط المستقیم ہے سورہ بقرہ  
 میں ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورہ فاتحہ میں ذکر زمرہ مومنین کا اور دوسری کافروں کا ہے آغاز سورہ بقرہ میں  
 بھی مذکور مومنین کا اور دوسری کافروں کا ہے اور منافقین کا ہے اور پانچویں سورہ فاتحہ میں اول صفات الہیہ ہے  
 ربوبیت کا مذکور ہے سورہ بقرہ میں بھی اول شرح ربوبیت حق تعالیٰ کی ہے نسبت بنوع انسانی کہ کیف  
 تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم اور چھٹی سورہ فاتحہ میں انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھ دو اسم رحمت  
 رحیم کے ارشاد فرمایا ہے سورہ بقرہ میں تفصیل انواع رحمت دینی اور دنیوی ہے کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور  
 بنی اسمعیل ارشاد ہوئی ہے ساتویں سورہ فاتحہ میں مقررہ جزایا دیوایا ہے ساتھ مالک یوم الدین سورہ

بقرو میں بیچ ذکر نبی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھ عقوبات دینیوی کے مذکور  
فرمائیں ہیں انھوں میں سورہ فاتحہ میں بیان عبادت اور استعانت ہی سورہ بقرہ میں آیتہ فاذا ذکر فی اذکرم  
واشکروا ولا تکفرون سے تا آخر مسائل جہاد و حج شرح انواع عبادت ہی اور آیتہ و پسئلونک عن البناحی  
سے تا آخر مسائل صدقات اور ربو کی تفصیل اسام استعانت ہی نوین سورہ فاتحہ میں طلب صراط المستقیم  
ہی کہ حقیقت میں بطلب سورہ فاتحہ کے اسی پر مبنی ہیں سورہ بقرہ میں آیتہ ائس الرسول بیان صراط مستقیم

سُو الْبَقَرَةِ بِنَزْوِیْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَنْ لَوْ وَسَّاتِ

اَلَمْ یہ حروف مقطعه اسرار قرآن ہیں ہر ایک کو انکی معنی پر اطلاع نہیں ہی ایک سو چودہ سورتیں ہیں تمام قرآن  
میں اُن میں سے اُن تیس سورہ کے پہلے حروف مقطعات ہیں اور یہ حروف مقطعات بعضے خاصی ہیں جیسے  
اَلْیَعْنِ اور حم عسق اور بعضے رباعی ہیں چنانچہ المص اور الم اور بعضے ثلاثی ہیں کہ الم الرا اور بعض ثنائی ہیں مانند  
طہ اور یس اور حم کے اور بعضے وحدان ہیں مثل ص کے اور ق کے اور ن کے ابن مسعود اور ابن عباس اور ضحاک  
اور ثعلبی رضی اللہ عنہم نے کہا ہی بیچ تفسیر الم کے کہ الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا ہی یعنی انا اللہ اعلم میں اللہ  
ترہون اور یہ تاویل بہت پسندیدہ ہی اس واسطے کہ عرب کا دستور ہی کہ کلام مختصر بہت پسند کرتے ہیں اور قرآن  
اور عادت عرب پر نازل ہوا ہی چنانچہ خود فرمایا ہی حق تعالیٰ نے بلسان عربی صبیح اور بعضے کہتے ہیں کہ الم قسم  
ہی حق تعالیٰ قسم کھا کر رہ کرنا ہی طعن کو کافروں کے کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہیں جو محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہی پس قسم کھائی حق تعالیٰ نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا اور لام جبریل کا  
اور میم محمد کا ہی یعنی قسم ہی مجھے اپنی ذات پاک کی اور امانت جبریل کی اور محمد کی نہیں ہی ایسا جیسا کہ تم  
کہتے ہو بلکہ وحی بھیجیے والا میں ہوں اور لا ینوالا جبریل ہی اور لینے والا محمد ہی علیہ السلام والصلوٰۃ اور قاضی  
عہ کہتے ہیں کہ حروف مقطعه کہ اول ہر سورہ کے ہیں نام اُن سورتوں کے ہیں پس الم نام اس سورہ کا ہی اور یہ عاد  
ہی عرب کی کہ تسمیہ شی کا ساتھ حروف مفردات کے رکھتے ہیں چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا س اور حیل کا ق اور  
حوت کا ن ہی پس یہ معنی ہوتے کہ الم یعنی یہ سورہ کہ الم اسکا نام ہی ذلک الکتاب الذی وعدنک یوم المشرق  
بانزلہ علیک معجزہ لک دلائلہ باذنی علی بنو نیک یہ وہ کتاب ہی کہ وعدہ کیا تھا جسے تجھ سے دن مشرق کے نازل  
کرے گا اسکے اوپر تیرے اور معجزہ ہی واسطے تیرے اور دلالتہ باقیہ ہی اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیتہ ہی اور  
اُسے ہی جس سورہ کے پہلے مقطعات ہیں وہ آیتیں ہیں جدی جدی امام زاہدی نے فرمایا ہی کہ سات اس تاویل کے  
کہ الم حاج اور شہا ہی پروردگار کی وقف کرنا روای اور اگر معنی قسم کے کہتے تو درست نہیں وقف اس واسطے کہ سخن نام  
ہی جب تک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لازیب فیہ ہی اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہی ایک تو



ساتھ ان خفیہ کے جیسے والسماء والطارق میں جواب قسم کا ان کل نفس لما علیہا حافظ دوسری ساتھ  
 ان مشہور کے جیسی والفجر میں ان ذلک لبالدصادق تیسری ساتھ کلمہ کے جیسی والجم من ماضل صاحبکم وما  
 غوی چوتھی ساتھ لاکے جیسی اس جگہ ہے لاریب فیہ تفسیر فتح الغریز میں لکھا ہے کہ الف سے مراد اصل اور لام  
 لازم الاتباع اور تم سے حکم لینے اصل لازم الاتباع محکم کہ منکر و مکو معجز ہے اور مستدلون کو مضید ہے کہ مطالب عالیہ کو  
 ساتھ حج روشن کے مثبت ہے اور شبہات و اہمہ کو منزل اور ماحی ہے وہ یہہ قرآن شریف ہے یہاں سمجھ لیجئے  
 کہ اصول احکام دین کے چار چیزیں ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اس واسطے کہ بعض احکام دین کے کتاب  
 سے ثابت ہوئے ہیں جیسی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حرمت خنزیر اور حلت کاؤ اور مانند لکھے اور بعض احکام قول اور  
 فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اُسے سنت کہتے ہیں جیسی نماز جنازہ کی اور حرمت خراور استری اور مانند  
 اور بعض احکام باجماع مجتہدین ثابت ہیں مثل حرمت بیع اُس کتیرک کے کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا کے  
 اور بعض احکام بقیاس ظاہر کہ غیر مخصوص کو اوپر مخصوص کے قیاس کیا ہے مثل حرمت سود لینے کی پیسے ٹکون  
 میں کہ صحیح طحی سونے چاندی سے ہے اسباب میں لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہے سو کتاب کے نہیں اس واسطے  
 کہ قیاس کو مستند چاہئے کہ بیج اصل کے بموجب اسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اسکا یا کتاب ہے یا سنت  
 ہے یا اجماع ہے اور اجماع بھی بذاتہ اصل نہیں ہے اس واسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہے کہ تمام مجتہدین نے  
 اوپر اسکے توارق قیاس کیا ہو پس اُسے بھی مستند ہونا چاہئے کتاب اور سنت سے اور سنت نام فعل اور قول پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تا وقتکہ نبوت پیغمبر کی ثابت ہو قول اور فعل انکا معتبر ہو اور نبوت پیغمبر کی قرآن  
 سے ثابت ہے کہ معجز و مسمومہ ہے پس حقیقت میں اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور عامی کے کہ لازم  
 الاتباع ہے یہی قرآن ہے پس اور کتاب ہر چہ لغت میں بمعنی مکتوب ہے کہ ہر نوشتہ کو کہتے ہیں چنانچہ لیا  
 بمعنی طے ہوا ہے لیکن اصطلاح شرع میں خاص بیج معنی قرآن شریف کے ہے حتیٰ کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے  
 فلاں چیز ثابت ہے سمجھا جاتا ہے کہ قرآن سے ذلک الکتاب لا دین فیہ وہ کتاب کہ معنی روز میثاق  
 میں ساتھ نزول کرنے اسکی کے وعدہ کیا تھا وہی قرآن ہے کچھ تنگ اور شبہہ نہیں ہے بیج اسکے ابن عباس  
 اور عمرؓ کہتے ہیں ذالک بمعنی ہذا ہے اور یہہ دونوں کلمے اشارے کے ہیں ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہیں چنانچہ اور  
 جگہ ہے ذلک الدین الفیہ سورہ روم میں اے ہذا اور ہذا یوم لا یسطعون ای ذالک اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذالک  
 الکتاب اشارہ طرف اُس کتاب کے ہے کہ لوح محفوظ میں مکتوب ہے لاریب فیہ ای لاشک فیہ ابن عباس  
 اور ابن مسعود اور عطاء اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے نہیں ہے کوئی شیء جسے اسکے کہ جسمیں ریب اور شک  
 اور تناقض اور باطل ہو بلکہ سب کا سب کلام اللہ حق ہے سچا نا ہے بعض انکا بعض کو نزول اس آیت کا رد ہے مفسر

کافروں کے کہ ملن کرنے تیج حق قرآن شریف کے بعضہ کہتے تھے سحر بعضہ کہتے تھے شعوہ بعضہ کہتے تھے جمع کر دئے ہیں پہلے لوگوں کے بعضہ کچھ کہتے تھے بعضہ کچھ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اریب فیہ یعنی کچھ شک نہیں تیج ایک یعنی تیج قرآن کے کہ وحی ہی میری طرف سے اور محمد کے نازل ہوا ہے حضرت قیوم زمان قطب دوران سیر و مرشد برحق واقف اسرار خفی و جلی شاہ غلام علی دام ارشاد ہم فرماتے ہیں کہ نظم و ترتیب اس آیت کی ساتھ الحمد کے ہم جس کہ وہاں التجا اور طلب بندہ صراط مستقیم کی کئی مٹی یہاں حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ذلک الکتاب لا یدب فہد راہ راست کہ تو نے طلب کی تھی وہ یہ قرآن ہے کہ کچھ شک و شبہ نہیں اس میں ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ویمارون فیہم بنفقون راہ دکھلانے والا ہے واسطے پرہیزگاروں کے کہ یہ ساتھ اسکے مستفیع ہوتے ہیں وہ پرہیزگار کہ صدق عہد سے ایمان لائے ہیں ساتھ عیب کے کہ حق تعالیٰ پرین دیکھے ایمان لائے ہیں اور ملائکہ پر اور قیامت پر یا عیب مراد وحی ہے بعضوں نے کہا ہے قضا و قدر ہے کہ مسلمان ایمان لائے ہیں اس پر اور ادا کرتے ہیں نماز کو پانچوں وقت بشرائط اور اداب اور اس چیز سے کہ دی ہے اسے انکو خرچ کرتے ہیں اور پر اہل و عیال کے اور اقربا اور ہم ایوں کے اور جو سختی میں ان پر دی مصدر ہے بمعنی اسم فاعل اور متقین بمعنی مومنین کے ہے یعنی کلام اللہ مادی ہے واسطے مومنین کے اگرچہ کلام اللہ مادی ہے تمام جن اور انس کے حق میں لیکن نفع فائدہ ہدایت کا حاصل کیا ہے متقیوں نے اس واسطے تخصیص انکی کی اور اس مقام پر غرض نہیں بھی اشکال مذکور کرنے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ہدایت مناسب گمراہوں کے ہے ظاہر میں مناسب اس مقام کے ہدی للضالین فرمایا تھا نقیب یرضی وی میں جواب اس شبہ کا اس طور پر دیا ہے کہ پہلے ہم ذکر کر آئے کہ ہر چند ہدایت قرآن کی عام ہے ہر مسلم اور کافر کو چنانچہ اور جبکہ فرمایا ہے ہدی للناس لیکن انتفاع ہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہے اور فتح العزیز میں لکھا ہے کہ معنی ہدی للمتقین کی یہ نہیں کہ یہ کتاب بعد از وصول بہ مرتبہ تقویٰ انکو ہدایت کرتی ہے بلکہ معنی یہ ہیں کہ کوئی متقی بغیر ہدایت قرآن کے متقی نہیں ہوا جیسے کہتے ہیں یہ دوائی دودھ پلانے والی اس جو انکی ہے حال انکہ عہد جوانی میں دودھ پلانا کہاں ہے لیکن جو شباب بسبب شیر دینے اسکے حاصل ہوا ہے یہ بات کہی جاتی ہے اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہدی للمتقین قبل من قبل فلاں کہ ہے جس پانچے کہ قرآن ہدایت ہے واسطے گمراہوں کے کہ آخر درجہ تقویٰ پچھلے سوال تمام قرآن کو وصف کرنا ہوتا کیونکہ ہو کے حال انکہ قرآن میں مجاہدات اور مشاہدات بھی واقع ہیں کہ تعین مراد کی ان سے نہیں کہی جاتی مگر بعض اوجہ عقل و خیال ہوئی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور اس واسطے جمیع فرق اسلام خواہ حق ہوں خواہ مبطل احتجاج بقرآن کرتے ہیں اور روایت صحیحہ میں بھی امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ سے وارد ہے کہ جب حضرت ابن عباس کو واسطے مناظرے خوارج کے بھیجا فرمایا کہ علیک بالسنۃ فان الفوائد ووجوب لازم کی جو برست پیغمبر

کہ قرآن سے طرح طرح کی وجہیں نکلتی ہیں اور یہ بھی ہے کہ بعض مسائل اعتقادی ایسے ہیں کہ ہدایت ہونا قرآن کا اہم مقصد ہے اور دلیل عقل کے مثل مباحثہ ذات اور صفات اور اثبات نبوت علی الاطلاق پس قرآن اس قسم میں کیونکر ہدایت بن سکے کہ دور لازم آتا ہے جواب معنی ہدایت ہونے قرآن کے یہ نہیں کہ بعض قرآن الزام مخالف دے سکیں بلکہ معنی اسکے انکشاف حقائق نفس الامریہ میں اور بناظر محملات اور متشابہات کے تا بعد ارجاع حکامات موجب مزید انکشاف ہوں یا بسبب محض ایمان بدلوں محملات اور متشابہات موجب ترقی و درجہ ایمان ہوں اور یہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہے اور حج ان مسائل کے کہ موقوف علیہ قرآنیت قرآن کے ہیں ہدایت قرآن کی بسبب تاکہ اور تقویت اور امن و راحت و ہم سے حج دلائل اس مطلب کے ہے اور یہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہے اور علاوہ اوپر اسکے یہ بھی کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت نہیں کرتا اوپر اسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے ہر متقی کے ہدی ہووے تا محدود لازم آوے بلکہ معنی اسکی یہ ہیں کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہے علی حسب تفاوت درجہ اتہم فی الفہم والاسنیاط اور علما کا معنی ہدایت میں اختلاف ہے چنانچہ کہا ہے کہ ہدایت کی دو معنی آتی ہیں ایک تو دلکھا دینا راہ کا مطلب باین معنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور ائمہ اطہار اور اولیا اور علما اور صلحا مادی ہیں کہ راہ راست بتا دیتے ہیں پھر جب کو حق تعالیٰ نے چاہا اسنے قبول کیا اور استقامت کی اوپر اسکے اور جب کو حق تعالیٰ نے چاہا اسنے نہ قبول کیا اور اگر قبول بھی کیا استقامت نہ کی اوپر اسکے آخر کار گمراہ ہو گیا اور دوسری ہدایت کی معنی یہ ہیں کہ راہ دکھا کر پہنچا دینا مقصود تک باین معنی خاص اللہ تعالیٰ مادی ہے نہ سوال کے کوئی اور نظم شاہد مقصود سے مجھکو ملا کر ہدایت ہی توتی مادی میرا کون ہے مقصود میرا تجھ سوا تو میرا جو مجھکو اپنا کرنا اور تقریر اس مقام کی بطور طالب علما نہ یوں ہے کہ ایک نو ہدی کی معنی دال اور مرشد کی آتی ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہدی و اما تمود فہذا ہدیہم ای دللناہم اور ایک ہدی آتا ہے بمعنی تخلیق فعل استہد کو معنی حقیقی نہیں ہیں اور ہدی سوا خدا کے چاہئے کہ مضاف ہو طرف اور کے انک لاہدی من اجبت و لکن اللہ ہدی من یشاء اور بعض آیات میں کہ مضاف ساتھ انبیاء اور ائمہ کے ہے ان سب جگہ بمعنی دعا ہے چنانچہ انک لاہدی انکندوا اور جعلناہم امم یمہدون ای بدیعو اور متقین جمع ہے متقی کی بمعنی حذر کے یعنی حذر کر نیوالے عذاب الہی سے ساتھ لزوم طاعت کے اور اجتناب معصیت کے اور تقویٰ دو قسم ہے ایک تقویٰ اصل ہے ایک تقویٰ فرع ہے تقویٰ اصل حذر ترک سے ساتھ لانے ایمان کے اور تقویٰ فرع حذر گناہ سے ساتھ قبول کرنے فرمان کے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اظہر تقویٰ کو بیچ قرآن کے اوپر تقویٰ اصل کے تفسیر کرتے ہیں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ پوچھا کہ متقین کون لوگ ہیں کہا وہ ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود بتا دیا ہے الذین یؤمنون بالعیب الا یہ اور غیب اسے کہتے ہیں کہ جسے معلوم کریں احتیاج دلیل کی ہو اور جسے معلوم کریں احتیاج دلیل کی ہو وہ عیان ہے اور ایمان لانا سب سے پیروں پر فرض ہے اگرچہ یہ غیب



منہی عیان تھی لیکن پیغمبری انکی غیب تھی کہ ساتھ معجزے کے معلوم ہونی تھی اور معجزہ دلیل ہے شرف نبوت کا ابن  
 سعود اور ابن عباس کہتے ہیں کہ غیب جنت اور نار اور قیامت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ غیب سے مراد حق تعالیٰ ہے  
 کہ بن دیکھے ایمان لائے ہیں ہر چند قرب اور معصیت اور احاطہ اسکا ثابت ہے لیکن سب بحال لطافت کے وہ  
 دید میں نہیں آسکا کیا طاقت ہے اس دیدہ حادث کی کہ نظارہ قدیم کرے بیت یہ نصیب اپنے کہان میں کہ  
 تجھے دیکھیں ہم آہ پر دے ہی سے آواز نہ دے بلکہ لا نذر کہ الابصار وہو ید رک الابصار وہو اللطف الخیر  
 بیت اُسے کس طرح دیکھے رافت بچارہ حیران ہے تصور میں بھی جبکہ دیدہ نظارہ حیران ہے اگرچہ بعض ایمان  
 شہودی کے قابل ہیں لیکن شہود و مشاہدے سے اللہ و راء الوریاء ہے جو دید میں بلکہ وہم خیال میں آوے وہ  
 اُسے سوا ہی برتر ہے و راء ہے بیت پر وہ اٹھا اٹھا کے جسے جہانگشی ہے خلق ہم دیکھے آئیں ہیں اُسے وہ یار ہیں  
 ایمان دو قسم ہے ایک ایمان بغیب ہے کہ عام مومنین رکھتے ہیں اور ایک ایمان شہودی ہے کہ خواص رکھتے  
 ہیں ہر چند رویت نہیں لیکن کاروبہ ہونی ہے اکثر اولیاء نے اسی کو کمال کہا ہے اور اوپر اسکے درجات قربان  
 نہیں فرمائے ایک بزرگ کہ قابل ہے ایمان شہود کا کہتا ہے اعظم تا دوست بچشم نہ نہ عین ہر دم در راہ طلب  
 کجا شیم ہر دم گو نیز خدا چشم نہ نتوان دید آن ایشانند و من چنیم ہر دم نہ اور کوئی امت میں سوا اس ایک کے  
 ان انکھوں سے دیکھے کا دنیا میں قابل نہیں ہے جو ایمان شہودی والے ہیں وہ بھی شہود و مشاہدے کے ساتھ دیدہ  
 دل کے قابل ہیں اور نقشبندی اس شہود کو بغیر ساتھ حضور قلب کرتے ہیں کہ وہ لگو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی  
 ہے طرف حق تعالیٰ کے اور اسی کو اکثر نے بلکہ سب نے کمال کہا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ  
 فرماتے ہیں کمال یہ نہیں ہے شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہے اوپر تا مہیت مقام کے اور باقی رہنے مسات  
 کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال میں نہ شہود رہتا ہے نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہے نہ حضور ان مقامات کو ساتھ  
 ایک مثال کے واضح کرنا ہوں تاکہ خوب فہمید میں آجائے مثلاً ایک شخص نے ماتھے اپنا پس پشت رکھا ہے یقین ہے  
 اُسے کہ ماتھے میرا ہے لیکن نظر نہیں آیا یہ ایمان بغیب ہے عام مسلمانوں کو کہ یقین جاتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہے لیکن  
 دکھلائی نہیں دیتا پھر وہ شخص اپنا ماتھے پس پشت سے اٹھا کر رو برو انکھوں کے لے آیا یہ ایمان شہودی ہے کہ اولیا کو  
 مشاہدہ دل ہوتا ہے مثل رویت کے پھر اس شخص نے ماتھے اپنا لائے لائے مرد بک دیدہ سے ملا یا اسوقت اسکو ماتھے نظر  
 نہیں آیا لیکن یقین ہے کہ میرا ماتھے ہے پس کمال اتصال میں شہود باقی نہیں رہتا یہ ایمان بغیب احصا خواص کا ہے  
 کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشاہدہ ہی ساتھ ایمان عوام کے اور قدامت صحابہ نے ایمان بغیب کو اس آیت  
 میں اور ہی معنوں پر چل کیا ہے حضرت عبداللہ بن سعود سے بروایت امام احمد بن حنبلہ کے اور بروایت حاکم اور  
 سوانکے محدثین معتبر سے ثابت ہوا ہے کہ جارت بن قیس نے ایک روز اُسے کہا کہ بڑا فسوس ہے ہمیں کہ ہم جو چیز

فوت ہو وہ تحقیق حاصل ہوئی اس باران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدیدار رسول پروردگار مشرف ہو تم عبد اللہ بن مسعود  
 نے فرمایا کہ ہمیں بھی حسرت ہے کہ جو چیز ہم سے فوت ہوئی وہ تحقیق حاصل نہ کیا دیدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان  
 لانے ہو چشم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر جسے آپ کو دیکھا ہے آفتاب ظاہر تر ہے ایمان  
 ایمان تمہارا ہے پھر سورہ بقرہ ماسفلون پر بھی اور اسی کو بزار اور ابو یعلیٰ اور حاکم شروایت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب  
 رضی اللہ عنہ لائے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا فرمایا ان  
 حضرت نے کہ بیان کرو کہ افضل انواع ایمان کون سے لوگوں کا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان فرشتوں کا ہے  
 حضرت نے فرمایا کہ انکو ایمان سے کیا مانع ہے مہرلت فرشتوں کی نزدیک خدا کے جاتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ایمان  
 پیغمبروں کا کیا تعجب ہے کہ حق تعالیٰ نے انھیں ساتھ نبوت اور رسالت کے ممتاز فرمایا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان  
 ان لوگوں کا کہ ساتھ انبیاء کے حاضر ہوئے ہیں اور پر دین کے جان اپنی قربان کر کر تہادت پائی ہے فرمایا ایمان انکا  
 کیا عجوبی رکھا ہے کہ ہمراہ انبیاء کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھ کر حقین نام حاصل کیا ہے عرض کیا یا رسول  
 اللہ پس فرمائے ایمان کون سے فرقے کا افضل ہے فرمایا ایمان اس فرقے کا کہ بنو زلت میں باپوں کے ہیں بعزیر  
 پیدا ہوئے اور مجھ پر ایمان لاوینگے مجھے نہیں دیکھا ہو گا چند اوراق سیاہ کردہ انکی نظر میں آوینگے وہ بسبب قوہ ایمان  
 کے موافق اس کے عمل کریں گے یہ گروہ ایمان میں افضل ہے اور ان سے اور اسی قصے کو طبرانی نے ابن عباس سے باطنی  
 روایت کیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سفر کے صبح کو اٹھے اور فرمایا کہ پانی ہے تاکہ وضو کرو میں  
 لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں فرمایا کہ یکے پاس پانی پیسے کا بھی ہے ایک شخص نے ایک ابخرہ  
 لیا کر حضور میں رکھ دیا اپنے انگلیاں اپنی اس میں ڈال کر بلال کو فرمایا کہ لوگوں کو آواز کر کہ آویں اور وضو کریں لوگ آتے تھے  
 اور وضو کر کے جاتے تھے پانی فوار کی مانند انگشتان مبارک سے جوش کھانا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ سے اس پانی کے  
 پیسے میں مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اٹھے اور نماز صبح اور نمازی بعد نماز صبح طر  
 لوگوں کے متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو درمیان مخلوقات کے کون سا فرقہ ہے کہ ایمان انکا عجوب گئی رکھا ہے عرض کیا  
 یا رسول اللہ فرشتوں کا فرمایا کہ امر اور نبی الہی فرشتے پہنچاتے ہیں آپ کیونکر ایمان نہ لاویں ایمان انکا کیا تعجب ہے عرض  
 کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبروں کا فرمایا پیغمبروں پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہے یہ کیوں نہ ایمان لاویں عرض کیا یا رسول  
 ایمان تمہارے یا رسول کا فرمایا کہ یاروں کو میرے کیا ہے کہ ایمان نہ لاویں حال انکہ میں انہیں موجود ہوں اور ہر لمحہ اور  
 لمحہ دیکھتے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں ایمان اس گروہ کا عجوب گئی رکھا ہے کہ بعد میرے ہونے اور مجھے بن دیکھے ایمان لاویں  
 اور تصدیق میری کریں گے لوگ اسی فرقے کے ہیں بھائی میرے او تم یار میرے ہو ابو داؤد نے اور طبرانی نے نافع سے  
 روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا ابا عبد الرحمان تم نے اپنے انکھوں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ ابن عمر نے کہا مان دیکھا ہے اسنے کہا اس اپنی زبان سے نکلے  
 ستم کلام ہونے ہو انھوں نے کہا مان ہو ایہوں اسنے کہا کہ اسنے اپنے ماتھوں سے بیعت بھی کی ہے انھوں نے  
 کہا مان کی ہے اس شخص کو وجد آیا اور کہا کہ عجب حالت خوشی کی رکھتے ہو تم عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ مجھ سے میں  
 ایک بات کہوں سنا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اسکا ہے مجھے دیکھا اور مجھے پرانا  
 لایا اور خوشحال ہے پھر خوشحال ہے جس خوشحال ہے اس شخص کا کہ بن دیکھے مجھے پرانا لایا اور حاکم نے ابو ہریرہ سے  
 روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کہ ایک جماعت میرے امت کی بعد میری بیعت کی  
 محبت میرے میں ایسے فرشتہ ہوگی کہ اگر میرا دوسرا تو دیدار میرا اہل اور خیال اور امتعہ اور اسوال اپنا ویکرید لین  
 و یقیمون الصلوۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اقامت صلوۃ کیا ہے رعایت کرنی حدود اور شرائط نماز کی  
 صحیح اوقات نماز کے ایک قسم شرائط یہ ہیں کہ نماز و ایہو جیسے طہارت بدن طہارت مکان استقبال قبلہ عرفان  
 وقت اور سوا کے اور ایک شرطین قبولیت نماز کی ہیں مثل تقویٰ اور خشوع اور احلاص اور تعظیم کے کہ خدا تعالیٰ  
 فرماتا ہے انما یفصل اللہ بین المتقین ہما در مقامہم ینفقون ابن عباس کہتے ہیں کہ مراد اسے زکوۃ ہے چنانچہ حق تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے والذین یکنون الذہب الفضة ینفقوا الا نیتہ سمجھے لیجئے کہ حق تعالیٰ نے یہاں دو صفتیں مومنین کی بیان  
 کی ہیں ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکوۃ دینا ان دونوں جتنی عبادات ہیں سب الٹیں اسواسطے کہ عبادت  
 ایامدی ہے یا مالی ہے بدنی عبادت جو ہے سو نماز میں داخل کر دی کہ یہہ بزرگتر ہے سب اور مالی عبادت سب  
 زکوۃ میں کہہ دی کہ اعظم تر ہے سب اور نعمتیں حق تعالیٰ نے بندوں کو شمع عطا کیں ہیں لیکن بڑی نعمتیں  
 دنیا میں دو ہیں تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت بدنی ہے شکر نعمت تندرستی کا ہے کیجئے ماحضہ اطباء  
 جاہل کے گرفتار نہیں ہے اور زکوۃ دینا کہ عبادت مالی ہے شکر نعمت فراخ دستی ہے کہ در بدر واسطے پارہ مان کے  
 خراب ہو اعتبار نہیں ہے کہا ہے ابن مسعود نے کہ مراد اتفاق سے خرچ کرنا ہے انپر کہ خیال میں اسکے چنانچہ فرمایا  
 ہے ینفق ذلک عن من سعہ اور ہمارا قیامین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے خبر دی ہے حق تعالیٰ نے اپنے پیارے ذات  
 مبارک سے ساتھ ذکر صیغہ جمع کے حال انکہ وہ واحد ہے لا شریک لہ او پر عادت عرب کے کہ عرب والے اپنے آپ کو  
 ساتھ جمع کے بتیر کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں ہم نے یہہ کہا ہم یہہ کہتے ہیں اور رزاق حق تعالیٰ ہے خواہ روزی حرام و  
 خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے بخلاف مذہب معتزلہ کے کہ کہتے ہیں روزی ہمارا ہی ہے نہ  
 غیر کی اور کہتے ہیں کہ خدا بندوں کو روزی حرام نہیں دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہے اسواسطے کہ رزاق حرام کا چاہئے  
 کوئی اور پورے شریک ہو اللہ کا بخود بالہ نہا یہہ کفر ہے کہتے ہیں اللہ رزاق مطلق ہے چنانچہ والا ہر رزاق تمام مخلوق کا ہوتا  
 مخلوق ایسی ہے کہ انکا نہ ملک ہے نہ ملک ہے چنانچہ علام میں دو اب میں ماتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبہ بکری شیر بھیڑ

گیدہ کتابی بلکہ سانپ کچھ مکرئی حیوانی سکورق پہچانے بیت ایسی سب ہی پیدایش وہی خلاق برحق  
 بہ سچ ہی ہم میں سب مرزوق وہ رزاق مطلق ہی ہے اور اصل الطاق کا حرف سوال ہی سچ و جوہ اور حقوق  
 اور حق تعالیٰ نے تعریف کی مسلمانوں کی کہ حق میرا داکرے ہیں وہ کیا ہی صلوات ہے اور حق خلق نکما داکرے ہیں  
 وہ کیا ہی رکوتہ ہے اور اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ بائین اتصال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور  
 اس آیت میں حق تعالیٰ نے مدح مسلمانوں کی ساتھ تین چیز کے کئی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی لکے وہ  
 کیا ہی ایمان لانا ہے بغیر چنانچہ فرمایا والذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کئی سخاوت تن کی لکے وہ کیا  
 نماز پر صبا ہی چنانچہ فرمایا ویقفون الصلوۃ یہی بیان فرمائی سخاوت مال کی لکے وہ کیا ہی رکوتہ دینا ہے چنانچہ  
 ومارمقناہم ینفقون اور یہ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ کے بہت حق ہیں اوپر دل بندوں کے اور جان پرانے اور مال  
 میں لکے جو بڑی بڑی حق تھی انہیں سے ایک ایک کو بیان فرمایا تاکہ راجب ہوں اور ادا کرنے اور کمال لانے اسکے  
 وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں  
 اس چیز کے کہ اناری گئی ہے طرف تیرے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز اناری گئی ہے پہلے تجھ  
 سے اور پیغمبروں پر نازل ہوئی تھی والذین یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم  
 نعت اور صفت ہماری ہے کہ اقرار کرتے ہیں ہم ساتھ غیب کے اور نماز پڑھتے ہیں طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہیں  
 پس ہم اہل ہیں واسطے اسکے حق تعالیٰ نے جھٹایا انھیں اور نازل کی بہ آیت یعنی متقی وہ ہیں کہ ایمان لائے ہیں ساتھ  
 قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہے اوپر تیرے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھ سے اور پیغمبروں پر نازل  
 ہوئے ہیں سمجھ لیجئے کہ ایمان لانا کتب ما تقدم پر فرض ہے کہ کلام باری ہیں لیکن عمل اور نکالات منسوخ ہے ساتھ نزول  
 قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان کے علیہ الصلوۃ اللہ الملک الرحمان اس طرح ایمان لانا ساتھ قبلہ اولی کے کہ بیت  
 المقدس ہے درست اور بجای لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا ہے اور بالآخِرۃ ہم یوقنون کہ مدح میں یقینوں کے  
 وارو ہے آخرت روز قیامت کو کہتے ہیں اس واسطے کہ آخر ایم دینا ہے پس بعد ہا وقت بوصف باللہ والہما دارا لعلھن  
 نے کیا ہے کہ قیامت کو آخرت اس واسطے کہتے ہیں کہ متاخر ہے دینا سے اور دنیا کو دینا کہتے ہیں واسطے دہشت کے  
 کہ ایک کیسہ میں ہے اس میں اُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں  
 پر دروگارا اپنے سے اور یہ لوگ بھی چھٹکارا پانیوالے ہیں عذاب اور عقاب کے اور ہر وہو نیوالے ہیں ساتھ درجات  
 ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سفحون وہ لوگ ہیں کہ پایا انھوں نے جو کچھ کہ وضو نہا اور چھوٹے جن  
 چیز سے کہ ڈرتے تھے یہ آیت وعدہ کی ہے اور کلمہ اولئک اشارہ ہے طرف اُن لوگوں کے کہ وصف انکا پہلے مذکور

ہو اے اور کلمہ علی ہدی میں عبودیت ہے اور کلمہ من ربہم میں بیان ربوبیت اور یہ آیت دلیل ہے کہ العبد چھند  
 بنفسہ الالہ احدیۃ اللہ نہ بندہ آپ ہدایت یافتہ نہیں ہوتا مگر ساتھ ہدایت فرمائے حق سبحانہ تعالیٰ کے اور یہ آیت  
 روحی معتزلوں کا کہ وہ کہتے ہیں العبد چھندی بنفسہ بندہ آپ بنفسہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ بہتین  
 پیچھے مذکور ہو ہی ہیں ہوسنوں کی شان میں ہیں کہ جو مشرف ہو تھے ساتھ اسلام کے اہل کتاب میں سے مثل عبد اللہ  
 ابن سلام کے اور اصحاب انکے کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سمجھ لیجئے کہ سورۃ فاتحہ سات آیات ہفتگانہ اپنی کے اور  
 چار آیتیں سورہ بقرہ کی ان تیس آیتوں سے ہیں کہ برکات انکی معروف و مشہور ہیں عبد اللہ بن احمد بن خلیل نے  
 بیچ زاد المسند کے اور حاکم اور بیہقی نے بیچ کتاب الدعوات کے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ میں ایک روز حضور میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی نے اگر عرض کیا کہ بھائی میرا درد شدید ہیں مبتلا ہے حضرت نے  
 فرمایا کیا دردی عرض کیا آپ نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ ہمارے پاس بے اعرابی جا کر حضور میں لایا آنحضرت  
 نے یہ آیتیں پڑھ کر دم فرمایا فی الفور شفا ہوئی اور آٹھ کھڑا ہوا گویا کہ کچھ مرض اور اسبب تھا ہی نہیں سورہ فاتحہ اور چار  
 سورہ بقرہ کی اور آیت الہکم اللہ واحد اور آیتہ الکرسی اور تین آیتیں آخر بقرہ کی اور ایک آیت سورہ آل عمران کی شہد  
 اللہ انزلہ اللہ الاھو اور سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ نہ اور سورہ ہود میں کی فضعالی اللہ الملک الحق اور سورہ جن  
 وانہ تعالجد ربنا اور دس آیتیں اول صفات کی اور تین آیتیں آخر سورہ حشر کی اور قل ھو اللہ اور مغودین اور دارمی  
 نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار آیتیں اول سورہ بقرہ کی شب کو پڑھے اُس شب صبح تک داخل شیطان کا  
 نہیں ہوتا اور بعض روایات میں بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن مسعود نے اپنی سند میں اور دارمی نے مغیرہ بن سعید سے  
 یاران عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھا کہ جو کوئی دس آیتیں سورہ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن فراموش نہ ہوگا اُسے  
 چار آیتیں اول کی اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں بعد کی اُسکے اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی اللہ مافی السموان سے اور طبرانی  
 بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو  
 کوئی تم میں سے مر جاو اُسے گھر میں نہ رکھو چاہئے کہ جلد قبر کو لجاو اور سرھائے قبر کے کھرے ہو کر اول سورہ بقرہ پڑھو اور پڑھا  
 کھرے ہو کر آخر سورہ بقرہ پڑھو اور ابن بخاری نے تاریخ اپنی میں محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بار اوپر کنارے نہر  
 تشرکہ نام شہر کا ہی اترے لوگوں نے کہا یہاں نہ اترو یہ محل خطر ہے قافلہ یہاں اترتا ہے اسباب سکا لیرے کو  
 لے جاتے ہیں سب یا ہمارے سنگر یہ بات شہر میں جا اترے میں تنہا وہیں اترتا رہا جب حدیث کہ عبد اللہ بن عمر سے سنی  
 میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تیس آیت پڑھے اُسے اُس رات کوئی دلدہ اور چورانہ نہ ہو نہ بھانجا لیکن  
 گھر کا نہ ہو اور جان اور مال اپنے سے محفوظ رکھنا ہے صبح تک جب رات ہوئی تو چوروں کے خطرے سے نیند نہ آئی مجھے دیکھتا  
 کیا ہوں کہ ایک جماعت کثیر شمیر نہ نہ نے اوپر میرا زیادہ تین مرتبے سے حملہ کیا لیکن مجھے ناک نہیں آسکتی تھی جو صبح ہوئی کوچ کیا میں نے



راہ میں ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی کہا اُس نے تو انسان ہے یا جن کہا میں نے انسان ہوں میں کہا اُس نے رات کیا کیا  
 تیرا تھا کہ ہم ستر آدمیوں سے زیادہ تجھ پر حملہ کرتے تھے اور درمیان ہمارے اور تیرے قلعہ اپنی پیدا ہوتا تھا میں نے اُس پیر  
 مرد سے قصہ حدیث کا مذکور کیا کہا اُس نے وہ تیس آیتیں کون کون سی ہیں کہا میں نے چار آیتیں اول بقرہ کی مصلحون  
 نکت اور تین آیتیں آلہ الکمر سی خالد بن نکت اور تین آیتیں آخر بقرہ کی اللہ مافی السموات سے آخر نکت اور تین آیتیں  
 اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسن نکت اور دو آیتیں بنی اسرائیل کی قل ادعوا اللہ وادعوا الرحمن سے آخر سورہ  
 اور دس آیتیں اول صفات کی لازب نکت اور دو آیتیں سورہ الرحمن کی یا معشر الجن والانس سے تنصیر نکت  
 اور چار آیتیں آخر حشر کی لانزلنا هذا القرآن سے آخر سورہ نکت اور دو آیتیں قل اوچی کی انزلنا علی جبریل سے  
 شططا نکت جو بیان حال ان لوگوں کی ہے کہ ہدایت قرآن مستمع ہوئے ہیں فراغت ہوئی تو اب بیان حال ان  
 دو فرقہ کا کہ اشتقاق میں شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد میں تلی جناب رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ  
 کہ عدم انتفاع ان فرقہ کا نہ اس سبب ہے کہ ہدایت قرآن میں قصور اور فتور ہے اور نہ اس جہت سے کہ انداز اور تبلیغ  
 مختار سے میں نقصان ہے بلکہ سبب ابطال استعداد اور فاضلت نکت کے ہے ان الذین کفروا  
 سواؤ علیہم انذرتکم امرکم تنذرتکم لا یؤمنون تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں برابر ہے اوپر نکتہ یاد دیا  
 توئے انکو عذاب یا تذرا یا توئے انکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہ ہے کہ ماقبل مدح  
 اور ستائش مسلمانوں کی تھی اور یہ مذمت کافروں کی ہے اور کفر کی معنی لغت میں ستر کی آیتیں ہیں اس واسطے زراعت  
 کرنیوالیوں کا فرکتے ہیں کہ چھپا تاہی دانی کوز میں میں چاہی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کمن غبت اعجب الکفا ونباشہ  
 اعی الزرع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہیں کہ چھپا پی ہے عالم کو ساتھ ظلمت کے پس جو لوگ چھپاتے ہیں لغت میں  
 اور اللہ کے حق کو اور لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہیں انھوں نے نشان میں یہ آیت ہے ابن عباس کہتے  
 ہیں کہ نزول اس آیت کا سبب نشان اس جماعت کے ہے جو وہ دونوں سے کہ سردار اسکا کعب بن اشرف تھا اور قادیان  
 کہتے ہیں کہ یہ آیت سبب نشان مشرکوں کے آئی ہے مخصوص عتبہ اور شعیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور سبع کہتے ہیں کہ  
 سبب نشان ان کافروں کے کہ جنگ بدر میں مارے گئے اور ابو وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سبب نشان ابو جہل کے اور اس کے بارون  
 کے ہے سمجھ لیجئے کہ یہ آیت ہر چند عام ہے لہذا ہر لیکن مراد اس سے خاص ہے اس واسطے کہ فرمایا ذرا تو یا نہ ذرا تو یا نہ لاوینگے  
 اور حال انکو بہت کافر بعد ذرا لے کے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ خاص بعضے کافروں کے حق میں ہے کہ کفر انکا ساتھ عالم  
 اپنے کے حق تعالیٰ نے معلوم کیا ہے کہ ایمان نہ لاوینگے اور حال کفر پر نیکے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ برابر ذرا یا نہ ذرا وہ  
 ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالیٰ کو تو معلوم تھا کہ ایمان یہ نہ لاوینگے پھر مغیرہ ان پر کیوں بھیجے کہتے ہیں  
 ہم کہ پیغمبر بھیجے ہیں واسطے الزام دینے انکے کے کہ حجت ہو انپر اور قطع عذر کا ہو انکے یعنی یہہ جیلہ اور عذر نہ کر سکیں

اور ہمیں جنت اور عذاب کے عذاب کرنے پر چنانچہ و المرسلات میں فرمایا ہے عذابا و نذرا اور بمعنی و اوجہ  
 عذابا و نذرا لکم یعنی رسول بھیجیں ہم نے واسطے عذاب کرنے اور ڈرنے مختار کیے اگر تم ڈرے اور پسند نہ کرو  
 تو نفع تمہارا ہے والا عذاب ہمارا ہے اور عذاب حق تعالیٰ کی طرف سے حجت الزام دین کی ہے لکن تاکہ قیامت میں نہ  
 کہ کیوں نہ بھیجے تمہیں رسول کہ ہم ایمان لائے چنانچہ فرمایا ہے و سلام مبشرین ومنذرين لئلا يكون للناس على الله حجة  
 بعد الرسل حتم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة وطمعهم عذاب عظيم مہر  
 مہر کی حق تعالیٰ نے اوپر دلوں کے اور اوپر کانوں کے اور اوپر آنکھوں کے پر دہی اور واسطے ان کے عذاب  
 ہے بڑا قلب نام بار گوشت کا ہے کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بمفاصلہ دو انگشت طرف پہلو کے واقع ہے  
 اور روح حیوانی اسی گوشت میں پیدا ہوتی ہے وہی روح ہے کہ نشاء حس و حرکت ہے اسی گوشت سے طرف  
 تمام اعضائے بدنی کے بواسطہ شراپیں کے پہنچتی ہے اور اصطلاح اہل شرع میں تمام لطیفہ انسانی کا ہے کہ  
 انسانیت انسانی اسی سے ہے اور امتثال اور امر اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات الہیہ کے اسی سے ہے  
 چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا ہے ان فی ذلک لذکوی لمن کان لہ قلب سلیم اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہے کہ وجود  
 اسکا اوپر مادے کے موقوف نہیں ہے چنانچہ فرمایا ہے انما امرنا البتئی اذا اردناہ ان نفعل لہ کن ھیكون فقط  
 امر کن سے پیدا ہوا ہے اور لطائف عالم امر کے پانچ ہیں بنابر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک  
 قلب ہے دوسرے لطیفہ روح ہے کہ مقام اسکا زیر پستان راست بمفاصلہ دو انگشت ہے یہ لطیفہ سر ہے  
 اسکا برابر پستان چپ کے طرف سینہ کے بمفاصلہ دو انگشت ہے چوتھا لطیفہ حنفی ہے کہ جگہ اسکی برابر پستان  
 راست کے بمفاصلہ دو انگشت طرف سینہ کے ہے پانچواں لطیفہ احنی ہے موضع اسکا عین وسط سینہ ہے اور اصل  
 ان لطائف خمسہ عالم امر کے بالائے عرش ہے وجود آدمی میں ایک تعلق ان مغالون میں دیکھتے ہیں بسین قلب  
 صنوبری کہ بدن انسانی میں ہے مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہے کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادے کی ہے  
 لکھا ہے حضرت مجدد نے کہ قلب صنوبری استیانہ قلب حقیقی ہے اور جہان لفظ قلب کا وارد ہے اسی سے یہی  
 لطیفہ مراد ہے کہ مورد انوار الہی اور محل الہام ربانی ہے اور دلیل سے استدلال کرنا اور مدلول برلانا کام اسی  
 لطیفہ کا ہے اور جب اس لطیفہ پر مہر لگا دی راہ استدلال کا اور راہ الہام اور ذوق اور کشف کا سدود ہو گیا اور  
 ان کفاروں کے حق میں استدلال پر بھی اتقا نہیں کی بلکہ اوپر کانوں کے بھی یعنی قوت شنوائی پر بھی مہر لگائی  
 کہ استدلال اور وکھاجی نہ سنے تارفتہ رفته مضمون اس استدلال کا راہ سوراھنا پھانی سے ان کے دل میں  
 نہ پہنچے اور جنھوں نے راہ استدلال طے کی ہے استدلال اور وکھاجی کمال حاصل کیا ہے انھیں دیکھیں اور دیکھ کر شوق  
 تحصیل اس کمال کا کریں سو یہ بھی نہیں کہ بنیادیوں پر ان کے پردہ میں چپے ہوئے اصلاً دیکھ نہیں سکتے شاعر نے قلب سے چپے

چھا یا لگا ہوا ہے۔ نظروں کے سامنے بھی پردا چھتا ہوا ہے۔ ختم اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدائش کفر کی اور ظلمت کفر کی  
 اُنکے ہی باختیار انکے یہ یہ کہ کفر انکو بھیر دیا ہے اور ایمان انکے زبردستی ملے یہاں اور اگر کفر انکو زبردیا ہوتا تو ایمان  
 انکے بھیر دور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کافروں کی نہ فرما تا حق تعالیٰ اور کا یہی کو مخاطب ہے ایمان کے  
 اور معاتب ساتھ کفر کے ہوتے چنانچہ فرمایا ہے۔ فالحمید لا یؤمنون کیا ہے واسطے انکے جو ایمان نہیں لانے ہیں  
 پس معلوم ہو کہ ایمان لانے کے اختیار میں اور نہیں لانے اس واسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہیں کفر ایمان نیکی ہی  
 طاعت معصیت یکساں اگر یہ والا اللہ ہے لیکن بند کو اختیار دیا ہے باس اختیار عذاب ثواب مستحق ہے اور  
 اللہ تعالیٰ ایمان اسلام طاعت نیکی فرمانبرداری پر خوش ہے اور کفر اور معصیت اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش  
 اس واسطے اُنپر وعدہ ثواب کیا ہے اور اس پر وعید عذاب مثلاً ایک بادشاہ ہے اسنے ایک باغ بنایا اور اپنے  
 علاوہ کو اس باغ میں چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بونی کا پھول پسند ہو سو کھو لیکن وہ  
 ہنال کہ روش شمال میں واقع ہیں اگرچہ میوہ انکا خوشترنگ خوش شکل جرات زبان پر بھی دوقین اور مزہ دار ہیں لیکن  
 تاثیر اسکی بہت بدیہی پست تنجا کہ سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہے کہ آدمی کا دل کڑواگت ریشہ بال چھہ بھکا جاتا ہے  
 آخر کو ہلاک ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کیجئے اور ہرگز نہ کرائے نہ توڑو اور نہ کھاؤ اور وہ بوئے کہ تختہ بسیار میں نمودار  
 ہیں پھول انکے اگرچہ ظاہر میں نازک اور خوشترنگ اور پر بہار ہیں اور سو گنجھنے میں بھی اللہ کی کیفیت رکھتے ہیں  
 لیکن اثر انکا کمال برائے شامہ کو خراب کرتا ہے اور باغ کو پریشان کر سرچھیر آدمی کو چلکڑ میں بہوش کر کر گرا دیتا  
 ہے آخر کو آدمی آخر ہو جاتا ہے انکے کھجوا اور دیکھو انھیں نہ سو گنجھوا اور وہ درخت کہ روش میں میں جلوہ نما ہیں  
 انکے سایہ میں بیٹھو کہ ہوا انکی راحت دل ہے اور انکا میوہ نور ہو کھاؤ کہ قوت روح ہے اور دفع امراض ہے اور تندرستی  
 اور صحت بخشتا ہے اور وہ پتہ کہ تختہ جنوب میں بہار افر میں پھول انکے مقبول ہیں انکو توڑو سو گنجھو کہ فائدہ کثیر و شامہ  
 اور دماغ کو بختہ پینگے اور انکے مار پیہ کو زیبا لاش تن بدن کو دینگے شوق سے اس تختہ میں اس روش میں پھیرو چلیو کھلیو  
 کو دیو کہ قطع ہے ضرر نہیں ہے اور دیکھو اس تختہ اس روش میں بجائو کہ ضرر ہے ضرر ہے قطع کچھ نہیں ہے یہ سمجھا کر  
 بتلا کر بادشاہ نے غلاموں کو باغ میں داخل کر دیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی اور امرا بادشاہ کا بجالا یا عیش اور آرام  
 پایا اور بادشاہ اس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جس نے نافرمانی کی اور پادشا کا کہا نہ مانا خراب ہوا اور پادشا  
 اس سے ناخوش ہو غضب سلطانی میں پر اسی طور اس باغ دنیا کا ہے کہ اس پادشاہ عالم نے تیار کر رکھا ہے سو  
 چھوڑ دیا جو چاہیں وہ کریں لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کہ کفر کی ہے اسکے ہنال سے بچو کہ مردود ہے میرا اور چل  
 اسکا عذاب ابدی ہے اول تختہ کیا کہ فق ہے اسکے بونی کو پھیرو کہ نامرئی ہے میری اور پھول اسکا عتاب سرمدی  
 اور روش میں کہ ایمان ہی اس میں پھیرو چلیو درخت سے اسکے شمع ہو جو کہ مقبول ہے میرا اور میوہ اسکا کالفا

میری ہی اور تمہیں جنوب کہ اسلام ہی انہیں خراباں ہو کر پتھر لکے سے متفق ہو جو کہ محبوب ہی میرا اور پھول اسکا  
 رضا میری ہی سمجھ لیجئے کہ یہ آیت عام ہے سب کافروں کے حق میں کوئی کافر الیا نہیں کہ کفر میں ہو اور نیچے حکم اس ختم کے  
 داخل ہو کہ جب چھوڑ دے کفر تب اس حکم سے خارج ہو جاوے گا اور جب اس آیت کو آیت ماقبل سے ملائے اور ضمیر  
 علی قلوبہم کی طرف ان الذین کفروا کے پھر آئے ای ختم اللہ علی قلوبہم ہوا لاء المذکورین فکفروا باخیارہم اس وقت  
 ترول اسکا خاص ہو گا ان کافروں کے حق میں کہ ذکر انکا چھوڑ دیا ہو اور حکم اسکا عام ہو گا سچ حق سب کافروں کے اور  
 فرمایا حق تعالیٰ نے علی سمعہم اور فرمایا علی اسماعہم جیسے کہ علی قلوبہم اور علی ابصارہم ساتھ صیغہ جمع کے  
 کہا تھا اس واسطے کہ سمع مصدر ہے والمصدر پوحد علی کل حال مصدر واحد انہی بہر حال میں چنانچہ  
 فرمایا ان ہوا لاء صیغہ اور نہیں فرمایا اضیاء اور جائز نہیں معنی علی سمعہم کی علی مواضع سمعہم لفظ  
 مواضع کا حذف کر دیا ہے کہ دل پر جمع اوپر اس کے اور غثا وہ کی معنی پر کی ہیں کہ جب بصر ظاہر پر رہا تو کچھ نظر  
 نہ آوے اور بصر باطن کا پردہ کیا ہی ظلمت ہی غفلت ہے اور تمام اعضا میں سے ان تین چیزوں کا حق سبحانہ نے خاص کر  
 فرمایا ساتھ ختم اور پوشش کے اس واسطے کہ مخاطب ہوں ساتھ دل کے کہ قبول کریں اور ساتھ چشم کے کہ حق  
 دیکھیں اور کان کے کہ حق بات سہنیں پس انھوں نے نہ قبول کیا دل سے احکام الہی کو اور نہ کانوں سے سنا  
 حق کو ماننے سے کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھوں سے دیکھا حق کو یا ماننے سے کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھ کر  
 ایمان لانے پس حق تعالیٰ نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھ ان اذنام کے کئی اور وعید کیا انکو ساتھ عذاب  
 بڑیکے اس جہاں میں اور عظیم سبب کثرت کے اور مداومت کے ہی اور آگ دوزخ کی کسوٹ بڑی ہو کہ دنیا  
 کی آگ ایک جھروہی ستر اجڑائی آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان  
 نادیم ہذہ جزء من سبعین جزء من نار جہنم اور حق تعالیٰ جب کو عظیم فرما وہ کیا جائے ایسی بڑی ہو سمجھ لیجئے  
 کہ کئی خدشہ مع الجواب چھو مذکور کر لئے ہم باقی کئے سوال جواب طلب رہے ہیں وہ یہ ہیں سوال  
 اول علی سمعہم معطوف اوپر قلوبہم کے ہے پس داخل تحت ختم ہو یا عطف جملہ کا چلے پر ہے پس ہمراہ بصر کے  
 داخل بیج حکم غشا وہ کہ ہے جواب اس سوال کا یہ ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا اور مقام قرآن مجید  
 میں سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہے نہ داخل حکم غشا وہ چنانچہ کہا ہے وختم علی سمعہم وقطبہ وجعل علی بصرہ غشاوا  
 سوال دوسرا جو متفرع ہے اس جواب پر وہ یہ ہے کہ دل اور گوش کو کیوں نیچے ہر کے داخل کیا اور دنیا ہی چشم کو کیوں  
 پردہ دال کر چھپایا حال آنکہ غرض بیکساں ہنر لگانے سے اوپر تینوں کے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے  
 بھی اوپر تینوں کے میسر تھی جواب اسکا یہ ہے کہ سب دریافت کرنے والے درکات کو جس تسلیم اور خضوع  
 اور عقل پر اور سب کا کھانا سمو کا تو منوج ہوا شکیف بیکسیت صوت ہے پس ہر کرنا اوپر دل اور کان کے نہ

اس واسطے ہے کہ یہ چیزیں باہر سے اندر نہ جاویں اور سب دیکھنے پر چشم کامریات کو اور مذہب قوی کے خروج  
 شعاع ہے اور پنچا اس شعاع کا ساتھ مری کہے ہیں پر وہ چشم کامریات کا ہے کہ منشاء رویت ہے اور  
 قاعدہ معمولہ عطل ہے کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیائے بیرونی کے مہر لگانے میں اور واسطے حفاظت باہر نکلنے  
 اشیائے درونی کے پر وہ دیکھتے ہیں موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہ دونو تعمیر واقع ہوئے سوال بتیسرے میں کہ  
 مفرد لائے اور البصار کو جمع حال آنکہ اگر نظر مجھے جنسی کرو تو تعدد کچھ درکار نہیں مفرد و لو جبکہ کفایت کرتا تھا  
 اور اگر نظر بافراوان دونوں کے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہیں تو دونو مقام پر جمع لانا درکار تھا تعمیر میں اس  
 اسلوب کے کیا نکتہ ہے جواب محل قوت شنوائی ایک عصب ہے کہ سوراخ گوش میں مفروض ہے اور  
 محل قوت بینائی طبقات مختلف اور طبقات متعدد میں چنانچہ عالم شیخ میں مشروح ہے اور ہر طبقے سے خروج  
 شعاع کا بیچ کام اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہے پس یہ قوت گویا محال متعدد میں جگہ رکھتی ہے نظر تعدد محل  
 اپر کر جمع لانا اس کا مناسب ہوا بخلاف قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہے اور محل بھی واحد رکھتی ہے جو تعدد  
 کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہے کی طرح اسکے مناسب حال نہیں سوال چوتھا مہر کرنے کو اور پردل اور کان کے بصورت  
 جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی بصرہم کہا اور بیان پوشش چشم میں جملہ اسمیہ لائے کہ افادہ دوام وثبات  
 کرتا ہے کہ علی البصائر غشاوہ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہے جواب مہر کرنا اور پردل اور کان کے مانع دخول ہوا  
 خارجہ کا بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت میں منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہے مانند سپر کے کہ مانع پہنچ  
 شمشیر اور تیر کے ہے اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکے کے ہدایت علت متاخرہ سے ہے پس تعمیر  
 اس سے بصورت جملہ فعلیہ مناسب تر ہوئی اس واسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے اوپر حدوث کے اور غشاوہ چشم مانع  
 باہر آنے شعاع کا ہے چشم سے کہ مبادیکھنے کا ہے اور حقیقت میں مانع ہدایت علت ہے جیسے شل ہو جانا ناخن کا  
 مانع تیر اندازی کا ہے اور جو چیز کہ مانع ہدایت علت ہی موجب بقائے معلول ہے اوپر عدم اصلی کے اور عدم اصلی  
 ایک امر ہے ثابت حادث نہیں تا اسے بحال فعلیہ تعمیر فرماویں سوال پانچواں متفرع اس جواب پر ہوتا ہے کہ  
 آیت و ختم علی سمعہ و قلوبہ و جعل علی بصرہ غشاوہ میں بیان غشاوہ بصر کو ساتھ جملہ فعلیہ کے فرمایا یا مانند ختم علی سمعہ و قلوبہ میں  
 اگر یہ وجہ فرق کی بجا ہوتی تو اس آیت میں کیوں ترک کرتے جواب جعل اگرچہ فعل ہے لیکن ملحق بافعال قلوب  
 ہی اور افعال قلوب کی خاصیت ہے کہ جملہ اسمیہ کو دلالت سے کہ اوپر معنی دوام وثبات کے کرتا ہے تعمیر نہیں  
 دیتا اور مبداء اور خبر کو دو مفعول اپنے بتاتا ہے چنانچہ علت زید افاضل میں تصریح کیا ہے کہ اسناد علت کی حادث  
 ہے اور اسناد مفعول کی طرف زید کے حادث نہیں پس علی بصرہ غشاوہ میں کہ بیان غشاوہ بصر ساتھ اسکے متعلق  
 ہے افادہ معنی ثبوت اور دوام متحقق ہے اس واسطے کہ اسناد مفعول ثانی طرف مفعول اول کے اسی و سیر پر



باقی ہے اگرچہ متعلق بحیل ہوا ہے پس اس آیت میں بھی بیان غشا و البصار میں من جہۃ المعنی جملہ اسمیہ لائے  
 اور بیان ختم میں اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا اور بھی فرق منظور رکھا سوال چنانچہ سمع کو بصر کیوں مقدم  
 کیا حال ائمہ حکماء کے نزدیک حس بصر افضل عن حس سمع سے اس واسطے کہ متعلق البصار نور ہے اور متعلق سمع  
 ہوا اور بصر دور سے دیکھتی ہے اور سمع دور سے نہیں سنتی اور عائب صفت الہی پیدائش بصر میں زیادہ تر ہے  
 پیدائش سمع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سماع کلام الہی بن مانگے عطا ہوا اور جب رویت بصری چاہی تھی  
 اور آنکھ جمال چہرہ کے بخلاف کان کے اور انکشاف جو سبب بصر کے ہوتا ہے جمیع امکشافات سے اقویٰ اور اتم  
 ہے لہذا المثال عرب میں وارد ہے کہ لبس وراء العیان بیان ہوا ہے ہر چند یہ وجوہ اضلیت کی بصر میں  
 متحقق ہیں لیکن اس مقام میں رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہیں یہاں رعایت ان وجوہ کی کہ شناخت حق  
 میں موجب ترجیح کے ہو گئی چاہئے لہذا اول کو اوپر دونوں حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع میں ساتھ  
 ہدایت قرآن کے اور ارشاد پیغمبر کے اور ساتھ ڈرانے کے ڈرانے لگے سے دخل کلی ہے اسقدر بینائی کو نہیں  
 پس اس مقام میں رعایت اسی وجہ کی اولیٰ ہے اور باوجود اسکے سمع کو شرط نبوت لکھا ہے اس واسطے کہ  
 کوئی نبی ہر انہیں ہوا اور بعض پیغمبر کو رہو سے ہیں مثل حضرت یعقوب اور حضرت یحییٰ کے اور ادراک قوت  
 سمع کاشش جہت سے ممکن ہے بخلاف ادراک قوت بینائی کہ جہت مقابل سے ہے فقط اور قوت سمع  
 سبب وصول معارف اور نتائج معقول دیکر ان میں بسوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھ اسکے  
 شکار کیا جاتا ہے عرض بیان عدم انتفاع کفر میں ساتھ ہدایت قرآنی کے اور انداز پیغمبر کے مہر گوش مقدم ہے  
 پر وہ چشم سے چنانچہ لکھا ہے ففتح الغرین ومن الناس من یقولون آمنا بالله وبآلہٖ وبعز وحملا  
ہم یؤمنون اور بعض لوگوں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن جزا کے کہ قیامت  
 ہے اور حال ائمہ نہیں ہیں وہ ایمان ولے یہ فقط اقرار زبانی ہے ولین مطلق تصدیق نہیں ہے سمجھ لیجئے کہ ایمان  
 کے دو درجے ہیں ایک اقرار زبانی دوسرے تصدیق قلبی حسین یہ دونوں وہ مومن ہیں اور بڑا درجہ تصدیق قلبی ہے  
 کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہے نہیں کسی حال میں چنانچہ خود فرمایا حق تعالیٰ نے منافقوں کے حق میں کہ تصدیق قلبی  
 نہ تھا انکو وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار بے تصدیق کفایت نہیں کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی مذہب  
 خواجہ ابو منصور ماتریدی کافی ہے ایمان کے حق میں اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی ہے کہ تصدیق محض ایمان  
 ہے در بیان بندے اور خدا کے اور اقرار واسطے ہمارے ہے کہ احکام اسلام کے جاری کریں اوپر اسکے  
 پس معلوم ہوا کہ کسی مذہب حقیقی اقرار بدول تصدیق کے معتبر نہیں ہے بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار  
 بھی بعضوں کے مذہب میں معتبر ہے اور سوال اسکے کوئی شخص کافروں میں جا پڑا یا مشرکوں بد دینوں میں

بیان ارکان ایمان

گرفتار ہوا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہے پس رواج کہ زبان سے اقرار نہ کرے فقط تصدیق قلبی کافی ہے اس کے  
ایمان کو سمجھ لیجئے یہاں سے فضلیت طہرۃ ثانیہ نقشبندیہ کے اوپر تمام طریق کے کہ گویا یہ طہرۃ ایمان کے  
اس کن میں داخل ہے کہ جبکہ بغیر ایمان ہوتا ہی نہیں اور فقط اس کے کن سے بھی بعض مذہب میں بعض  
سواض میں ایمان درست ہوتا ہے وہ کیا ہے تصدیق قلبی ہے اس واسطے کہ ان کے یہاں ذکر خفیہ اور وقوف قلبی  
ہے اور یہ عین تصدیق ہے خیرات کہاں سے کہاں گئی اب دیکھئے اس خلل کو کہ یہاں وارد ہوتا ہے وہ  
کیا ہے کہ جب فقط تصدیق کو تم معتبر ایمان میں رکھتے ہو تو اہل بیس کو کہ تصدیق ہی چاہئے مومن کہو اور حال ان کے  
ہے جواب دیتے ہیں ہم کہ اہل بیس کو تصدیق نہیں ہے معرفت ہے اور مجرم معرفت ایمان نہیں اس واسطے  
کہ حق تعالیٰ نے معرفت ثابت کی ہے اہل کتاب کی اور ایمان نہیں ہے انھیں چنانچہ فرمایا ہے الذین  
اتیناہم الکتاب یعرفونہ بحالہم اور دلیل اوپر اس بات کے کہ اقرار شرط ہے ایمان کی چنانچہ قول تعالیٰ  
علماء کا ہے اور کہتے ہیں کہ تصدیق فقط کفایت نہیں کرتی یہ ہے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے قولوا امنابا للہ الہ  
اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمرؤ ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ حکم کیا گیا ہوں  
میں کہ قتل کروں کفاروں کو جب تک کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ پڑھیں اور دلیل اس بات کی کہ تصدیق  
شرط ہے ایمان کی یہ ہے قولہ تعالیٰ قالن الاعراب امنوا قلن قولوا اسلمنا واملنا دخل  
الایمان فی قلوبکم بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق تعالیٰ نے ان کے اور امام شافعی کے مذہب میں عمل بھی  
ایمان میں داخل ہے رکن ثالث ہے ایمان کا لیکن ترک عمل سے کافر نہیں ہوتا بخلاف اقرار اور تصدیق کے  
اور نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ آیت ماقبل کے یہ ہے کہ مدینہ میں بیچ چہرہ سعادت جہاں حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت میں حق تعالیٰ نے مذکور مومنوں کا کیا پھر  
کافروں کا کیا پھر اس آیت سے احوال منافقوں کا بیان فرمایا شروع کیا اور پہلے مومنوں کا ذکر کیا واسطے  
ایمان اور جزائے ان کے پھر ذکر کافر و نکاح واسطے کفر اور ترک ان کے کے اور پھر منافقوں کا کیا واسطے اس کے  
کہ انہیں جمع ہیں دو وصف ایک تو کفر ہے من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہے من حیث الصیورۃ  
ظاہر میں یہ اگرچہ جائز رکھتے ہیں نکاح اور ارث اور قبول شہادت اور صلۃ جنازہ اور عدون ہونے میں  
مقابلہ مسلمین میں لیکن ان کے تصدیق نہیں ہے مخلد ہونے کے فی النار اور معذب ہونے کے مع الکفار چنانچہ  
حق تعالیٰ فرمایا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان اللہ علی کل  
شیء قدير تیر و آیتیں ہیں ترول انکلیج نشان منافقوں کے ہے کہ دردار کا عبد اللہ بن سلول تھا  
چنانچہ کہا ہے ابن مسعود نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہاں لیک

غرض وہ یہ ہے کہ وہ عام مومنین جواب میں امت کے کیونکر کہا جاوے کہ امت میں ذکر شان فعل نہ  
 ذکر شان فاعل اور ماہم مومنین میں ذکر شان فاعل ہے نہ ذکر شان فعل جواب یہ جواب  
 بطریق ترقی ہے یعنی وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایمان میں داخل ہوئے حالانکہ اہلیت اسکی نہیں رکھتے کہ گروہ  
 مومنین میں گئے جاوین اور اگر جواب میں اس کلام کے کہتے ولہ یؤمنوا یہ ترقی مخوم ہوتی اور اسی  
 اسلوب پر یہ آیت ہے بریدون ان یخرجوا من النار و ماہم بخارجین منہا اور محتمل ہے کہ ماہم مومنین میں  
 دو وجہ سے ترقی سمجھی جائے اول بخت عموم اوقات یعنی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے زمانہ قریب  
 میں حال النکاح کس وقت کے اوقات سے نہ بالفعل زمانہ آمد میں قابلیت ایمان کی رکھتے ہیں دوسرے بخت  
 عموم مقلقات ہے یعنی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے بخدا و ربہ و آخرت حالانکہ کسی حسیز پر ایمان نہیں  
 رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ آخرت پر نہ اور حسیزوں پر کہ یہ یہ ایمان فرض ہے یخادعون الله و الذین  
 امنوا و ما یخادعون الا انفسہم و ما یشعرون قریب دیتے ہیں اللہ کو اپنے زعم میں اور ان لوگوں کو  
 جو ایمان لائے ہیں یعنی صحابہ کو کہ ظاہر میں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں اللہ و ربہ قریب اور نہیں  
 قریب دیتے مگر جانوں اپنی کو کہ وہاں انکا انہیں پر پڑے گا اور نہیں سمجھتے بعضے کہتے ہیں کہ یہ استفہام  
 کا اول کلمہ یخادعون میں چھپا ہوا ہے یعنی ایخادعون اللہ چنانچہ اور جگہ بھی اس طرح سے آیا ہے جیسے اس  
 آیت شریف میں فلما جن علیہ اللیل دای کو کما فالہذا یأخذونہ اور بعضے کہتے ہیں یخادعون اللہ ای رسول  
 اللہ یعنی قریب دیتے ہیں رسول اللہ کو اور مسلمانوں کو کہ ظاہر میں کلمہ پر پڑھتے ہیں لکوا لکی ورسے کہ انہیں قتل  
 انکریں اور دلیمن کفر بصر ہے اور عداوت مسلمانوں کی اور موافقت کافروں کی سمجھ لیجئے کہ یہاں پیغمبر کے قریب  
 کو حق تعالیٰ نے اپنا قریب کہا اس میں دو فائدے معلوم ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ شرف اور بزرگی ان حضرت  
 کی بیان فرمائی کہ گویا قریب انکو دینا قریب مجھ کو دینا ہے دوسری بحال رشتہ اور برائی انکے فعل کی ظاہر کی  
 کہ یہ پیغمبر کو کیا قریب دیتے ہیں قریب مجھ کو دیتے ہیں اپنے زعم فاسد میں اس طرح حق تعالیٰ نے اطاعت  
 رسول کو اپنی اطاعت فرمائی من بطع الرسول فقد طاع اللہ یہ شرف حضرت کے اور بزرگی آپ کے  
 اطاعت کی اور یہ دعویٰ صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے مصارع معلوم باب مفاعلہ سے اور باب  
 مفاعلہ درمیان دو کس کے واقع ہوتا ہے اکثر اور کبھی ایک طرف سے واقع ہوتا ہے چنانچہ یہاں  
 مذاع ایک طرف سے ہے و ما یخادعون الا انفسہم و ما یشعرون ابو عمرو و ابن کثیر نے و ما یخادعون  
 ساتھ الف کے پڑھا ہے واسطے مطابقت ذکر ما تقدم کے کہ اول گذرا ہے یخادعون اللہ اور باقی قرآنہ بغیر  
 کے و ما یخادعون پر پڑھا ہے واسطے مطابقت ذکر ما تار کے و ما یشعرون ہے و هو البعید من الشہنہ

لعدم احد الفاعلين في طاعتهم مَضَّ فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ  
 بیچ دلوں کے بیماری عجب پس بر حادی انکی اللہ تعالیٰ نے بیماری اور واسطے انکے عذاب عجب درناک  
 سبب اسکے کہ تھے جھوٹے بولتے تھے ارزوئے نفاق اظہار ایمان کا کرتے تھے ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ  
 اور قتادہؓ اور ریح رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ وہ بیماری تنک اور نفاق ہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیماری  
 وہ عجب جو بیچ دلوں کے لئے ظلمت ہے اس ظلمت کا نام مرض ہے جیسے کہتے ہیں لیلۃ مریضۃ رات اندھیری  
 کو اور بعضوں نے کہا کہ مرض کیا ہے غم اور حزن ہی اس بات کا کہ فتح یاب ہوتے ہیں ان حضرت صلے اللہ  
 علیہ وسلم اور ہماری ریاست جانی ہے اور نفاق کو کہ تعمیرِ مٹھ مرض کے کیا ہے اس واسطے کہ حال میں  
 کامترو ہوتا ہے درمیان موت اور حیات کے ایسے ہی منافق مترو ہوتا ہے درمیان اسلام  
 اور کفر کے اور اسلام حیات ہے اور کفر موت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ منافق کو مرض قلبی اس واسطے  
 کہا ہے کہ دل اس کا خالی ہے سلامتی سے چانچ نہ رہا ہے حق تعالیٰ نے جو م کا یففع مال ولا یفون  
 الامن اتی اللہ بقلب سلیمہ اے قلب خال عن الشک والشک حاصل یہ ہے کہ دن قیامت  
 کے کچھ مال اولاد کا م نہیں آوے گی مگر قلب سلیم کام آوے گا یعنی جنکے ولین شرک اور نفاق نہوگا اور  
 صوفی کہتے ہیں کہ سلیم لغت میں مارگزیدہ کو کہتے ہیں پس جس کا دل کہ مار محبت الہی کا کاٹا ہوا ہو و بگاؤ اس  
 میدان میں بازی لے جاوے گا اور فرمایا ہے فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا یعنی بڑھائی انکی حق تعالیٰ نے بیماری باختیار انکے  
 نہ بچے کہ یہ لکھو الا نفاق کا مقرر حق تعالیٰ لیکن انکو اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ واسطے انکے عذاب الیم ہے یعنی عذاب شدید  
 ایسا کہ نروال ہے اسکو نہ الفطاع اور یہ عذاب الیم بایں دردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقوں کو ہوگا اور مومنوں کو عذاب  
 دردناک بھی اگر ہوگا تو نروال پذیر ہووے گا ہمیشہ نہیں رہے گا موافق اعمال کے ہو کر آخر دخول جنت میں ہوگا اور منافقوں  
 کو سبب اسکے ہوگا کہ جھوٹے بولتے ہیں ولین کفر ہی ظاہر میں ایمان کی باتیں کرتے ہیں باطن میں یہ خدا سے نہیں  
 ڈرتے ہیں اور یکذبون محقق ہے بمعنی جھوٹے بولتے ہیں اور شدید بہان نہیں ہے نہ پڑھا چاہئے اور مشد کی  
 یہ ہوئی تین کہ جھوٹے بولتے ہیں خدا کو باقی رہے یہاں چند سوال جواب طلب وہ مع جواب مرقوم ہوتے ہیں سوال  
 اول حق تعالیٰ نے اول اس سورت میں مومنین خالصین کی شان میں مکمل چار آیتیں نازل فرمائیں  
 اور بیچ شان کافران مجاہد کے کہ ظاہر و باطن یکسان الودہ بکفر ہیں سب دو آیتیں صحیح ہیں اور بیچ شان  
 ان کافران ہنائی کے کہ عبارت منافقین سے ہیں پیرہ آیتیں فرمائیں حال انکہ بظاہر یوں معلوم  
 ہوتا ہے کہ کفر کافر مجاہد کہ ظاہر و باطن اسکا الودہ بکفر ہے نتیجہ ترک کفر کافر منافق سے ہو  
 اس واسطے کہ اسکا دل بھی بمرض حمل گرفتار ہے اور زبان بھی بیچ بیان عقائد کفر کے بدروع و انکار کہہ گا کہ

بخلاف کافر منافق کے کہ دل اسکا مرض جہل میں گرفتار ہے لیکن زبان اسکی بیان عقائد حقہ میں راست گستاخ  
 ہے جو اس زبان منافق بھی پیچ دروغ اور انکار کے واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ کہتا ہے عقائد حقہ ولید میر  
 ہیں حال انکہ دروغ ہے واللہ یشہد ان المناقضین لکاذبون پس دل اور زبان اس کے دونوں گھبراہیں اور حلاوت  
 اوپر ایک یہ ہے کہ منافق قصد تمسک کا کرتا ہے اور کافر نے پردہ قصد تمسک کا نہیں رکھتا اور یہ بھی ہے کہ کافر مجاہد  
 مردوں کے ہے کہ جو کرتا ہے کہتا ہے اور منافق مثل عورتوں کے ہے کہ کچھ کرتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اور یہ بھی  
 کہ کافر جہد دروغ کو ہے لیکن اپنے زعم میں راست گو ہے اور ہرگز اپنی جان کے واسطے جھوٹہ پسند نہیں کرتا  
 بلکہ اس سے تنگ و عار رکھتا ہے لہذا عقیدہ دلکا صاف بیان کرتا ہے اور منافق اسقدر خیس الطبع ہے کہ  
 دیرہ و دانستہ دروغ کہتا ہے اور اس جھوٹہ کو کمال اپنا سمجھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ منافق بہرہ او کفر اپنے کے شہر  
 اور فریب دینے کا جناب الہی کے قصد کرتا ہے اور کافر بے پردہ بہرہ بے ادبی نہیں رکھتا لہذا کفر منافق کا غلط تر  
 اور حجاب اسکا کیف تر اور حال اسکا مخفی تر ہے واسطے فضیلت اس کے کے تیر و آیتیں نازل ہوئیں اور بیان حال اسکا  
 ضرب المثل ہوا یہاں سے معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اسکی اوپر تقیہ کے ہوا اور مخالفت ظاہر اور باطن میں ہو بندہ  
 اس مذہب سے کہ صاحب کفار فاش کرے اسواسطے کہ اوپر احوال درونی صاحب تقیہ کے اصلاً اعتماد نہیں اور  
 اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیاناً صادق ہو کاذب معلوم ہوتا ہے لہذا علمائے لکھتے ہیں لا یقبل ثوبہ الذین یوثقون  
 قبول کی جاتی ثوبہ زندق کی اور معنی اس کلام کے یہ ہیں کہ آدمی کو اعتماد اوپر ثوبہ اس کے مستور نہیں ہوتا نہ  
 اسواسطے کہ بطریق اطلاع اوپر ثوبہ اس کے کے بھی اقرار زبانی اسکا ہے بس اور اقرار زبانی اسکا بنا برائے کہ قابل تقیہ  
 محل اعتماد نہیں اور معنی اس کلام کے یہ ہیں کہ اگر متذلل سے اور صدق سے نیت ثوبہ کرے تو بھی عند اللہ مرد  
 ہے اسواسطے کہ حق بجانب و نامائے نہان و آشکارے احوال دلکا جانتا ہے اور لوگوں کو علم بافی الصدور ممکن نہیں  
 مگر توسط اظہار زبانی سوال دوسرا بیان احوال منافقین کو اوپر بیان حال کافریں کے بطریق عطف لایا  
 اور بیان حال کافریں کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغیر اسلوب میں کیا کہ ہے حال انکہ اور مقاموں پر کلام اللہ  
 میں ان دونوں کو وہ احوال کو بطریق عطف لائے ہیں چنانچہ ان الایاد یعنی نعیم وان الفجار یعنی جہنم اور موا  
 قاعد اہل سعادت کے یہی جامع وہی کہ تضاد ہے درمیان دونوں کے متحق ہے کہ کفر ضد ایمان ہے اور جو جامع  
 اور تناسب کے عطف نہ ناخلاف آئیں بلاغت ہے جواب کلام سابق حمل میں بیان حال کتاب تھا کہ کتاب  
 سب ہدایت فلانے فلانے فرقوں کی ہوتی ہے پس ذکر کافر و کفار اور برائی الکی کہ مضمون ان الذین کفروا  
 ہے متبائن اس مقام کے ہے نہ مناسب اور جامع وہی کہ تضاد ہے درمیان مومن اور کافر کے اور ایمان اور  
 کفر کے ہے نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مستصفا کے کمال بلاغت ہے کہ متبائن مقام کو باوجود جامع



مقدم کرتے ہیں اعتبار میں اور بغیر عطا کے لائے ہیں سوال یہ کہ من بقول امنا باعدہ مبتدع اور من الناس  
 خبری اور خبری اللفظ چاہئے کہ مفید ہو اور منافقوں کا زمرہ آدمیوں سے ہونا ایک امر ہے کہ خبر دار ہونا  
 کچھ فائدہ نہیں رکھتا جواب من بقول میں من موصوفہ ہے پس مفاد کلام یہ ہے کہ جس آدمی کوئی سے طائفے  
 ایسے ایسے ہیں پس مدار فائدہ کلام اوپر وصف کے جس سے من الذین رجال صدقوا من کہا ہے اور ہو سکتا ہے  
 کہ ذکر من الناس کا واسطے ہو کہ اس فرقے میں سوا تحض ماہیت آدم گری کے کوئی چیز نہیں ہے صفات کا  
 سے کہ آدمیوں میں ہوتی ہیں مثل دنیا اور علم اور فہمیدگی چنانچہ اصطلاح علماء مصنفین میں لفظ من الناس کا ہی  
 اشاریے واسطے مذکور ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہیں من الناس من العلماء اور بعضے من نے کہا ہے کہ لفظ من  
 الناس کا بیان واسطے تعجب سامعوں کے ہے یعنی من جملہ آدمیان ایسے بے وقوف بھی ہیں پس بصورت الناسیہ  
 غرہ ہو جے اور اصطلاح علم و فہمیدگی میں کوشش کیجئے سوال چوتھا عذاب کافروں میں لفظ عظیم کالائے اور  
 عذاب منافقین میں لفظ الیم کا درمیان ان دو عذاب کے برائی میں اور درد و ہندگی میں فرق کس زیادہ ہے جواب  
 ہو کہ کافر کو موت جنگی اور کفر کے بعد رحی مطر و دان ازل میں کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینی سے انہیں محروم  
 رکھا ہے پس عذاب انکا برائی لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور کمال تکدر الواج اور اکاپنے کے شد  
 الم اس کا نہیں دریافت کرنیکے ماتہ حال عضویت یا معلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ اور سوال کے اقام الام  
 کو نہیں معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے شدت الام عذاب یافت  
 کرنیکے لہذا عذاب انکا نہایت مہول ہو گا اور یہ بھی ہے کہ کافروں نے اصلاً جلالت ایمان کی نہیں چاہی کہ نسبت  
 تلذذات ایمان کی باوجود حرمان کلی چندان خواہش نہیں رکھینگے بخلاف منافقوں کے کہ دروازہ تک اس  
 گھر کے پہنچ کر کچھ جلالت ایمانی بکام و زبان چکے کہ محروم لذت ہو ہیں اس واسطے فقدان لذت دیدہ و پشیدہ  
 حسرت انکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات و مانگے کھایا اور وطن سے دور جائے فقدان  
 میوجات سے زیادہ تر حسرت کھائے بخلاف ان لوگوں کے کہ ولایت کو دیکھا ہی نہیں لذت و مانگے میوؤں کی  
 ہی نہیں انکو اسقدر حسرت نہیں ہوتی سوال پانچواں نے قلوبہم مرض فرمایا قلوبہم مرضی کیوں نہ فرمایا جملہ ظریفہ  
 لائے میں کیا نکتہ ہے جواب تا معلوم ہو کہ مرض انکا عارضی ہے اصلی تھا لیکن باوجود عروض استقرار  
 اور رسوخ تام ہم پہنچا ہے لہذا مرض کو تنگی فرمایا ہے اور یہ معنی لفظ قلوبہم مرضی سے نہیں سمجھی جاتی تھی اور  
 کہ قلوبہم مرضی یا دلالت اوپر دوام مرض اور اصلیت کے کرنا یا اوپر عروض بے استقرار رسوخ کے اور حقیقت مرض  
 کی دلیلیں منافق کے ہر وقت پیدا ہوتی ہیں اور نزدیک محققین طب روحانی کے ہے کہ جو حیرت پرورش آتی ہے  
 اسے دو قسم لواح ضروری ایک جلالت عالم غیب کہ معدن اسکا عالم غیب ہے دوسری لوازم نشاء

دنیا کہ یہاں وارد ہوئی تھی پس سو مین مخلصین امر غیبی کو قطع نظر ثناء دنیا کے لواحق سے دیکھتے ہیں لی بحقیقت  
 کار لیجائے ہیں اور منافقین جو لوازم غیب کو اسکے ساتھ دیکھتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور جب لواحق دنیا ساتھ اسکے دیکھتے  
 ہیں انکار کرتے ہیں مثلاً سیر کا جب لوز و دلائل دیکھتے تھے کرم کرتے تھے اور جب محبت بزمان اور کھانا اور باران  
 میں پھر ناما حلقہ کرتے تھے پھر جاتے تھے چنانچہ کہتے تھے ماہذا الدسول یا کل الطعام و ہستی فی الایسوا اور باوجود اس  
 مرض کے کہ انکی ذات میں ہی طرفہ بہہ ہی کہ حقیقت مرض اپنی سے بخیر ہیں اور افعال ہیتمہ ایونکو سلمیہ جاتے  
 ہیں وَإِذْ أَقْبَلُ لَهُمْ لَاقِسِدُ وَإِنِ الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصَلِّونَ إِلَّا أَنْتُمْ هُمْ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ  
لَا تَشْعُرُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے اسکے یعنی کہتے ہیں مسلمان منافقوں کو مست فساد کرو چر زمین کے  
 ساتھ کفر اور معصیت کے اور فریب دینے ہونوں کے کہتے ہیں سو اسکے نہیں کہ ہم صلاح میں لایں وائے ہیں یعنی  
 سوار نیولے ہیں کام اپنا ساتھ طاعت اور خیر کے خبر دار ہوا ہی سننے والو تحقیق وہ منافق وہی ہیں فساد  
 کرنیوالے اور لیکن نہیں سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ پہلی آیت میں حق تعالیٰ  
 رشتہ منافیوں کے اعتقاد کی بیان فرمائی اس آیت میں برائی فعل کی لکھ ارشاد کئی قنادہ کہتے ہیں کہ نزول  
 اس آیت کا یہود کے حق میں ہی کہ فساد انکا کفر تھا اور تغیر نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رشوت لینا  
 اور پھر ادیا حکم کو ساتھ رشوت کے لیکن درست تیرہہ ہی کہ نزول اسکا منافقوں کے نتائج ہی اور فساد انکا  
 کیا تھا قصد ہلاک کر سکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانوں کو اور زمین  
 جھوٹے کھاتے تھے وَإِذْ أَقْبَلُ لَهُمْ امْنُوا حَا امْنُ النَّاسُ قَالُوا أَلَا نُؤْمِنُ كَمَا امْنُ السَّفَهَاءُ  
إِلَّا أَنْتُمْ هُمْ السَّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقوں کے کہ ایمان لاؤ ساتھ  
 دل کے جیس کہ ایمان لائے ہیں لوگ یعنی ہمارو انصار کہتے ہیں کیا ایمان لائیں ہم جیس ایمان لائے ہیں  
 بیوقوف جاہل یعنی جب مسلمان انکو ایمان لائے واسطے کہتے ہیں تو وہ یہہ جواب دیتے ہیں اپنے یارو نہیں  
 اپنے آپ کو برا جھٹلنا سمجھ کر اور مسلمانوں کو بے وقوف جان کر پس حق تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو الایفہم  
 ہم السفہاء و لکن لا یعلمون خبر دار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہیں بے وقوف کہ نظر عاقبت پر نہیں کرتے اور خدا حضرت  
 سے نہیں ڈرتے اور لیکن نہیں جانتے اس بات کو کہ ہم کچھ نہیں جانتے روایت کی ہے کبھی نے ابی صالح سے انکو  
 نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہ آیت بیچ نشان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبد اللہ بن سلام اور حجاب  
 اسکے کے نازل ہوئی ہے اور سمجھ لیجئے کہ پچھلی آیت میں ارشاد فرمایا لا یشتعرون اور اس آیت میں لا یعلمون  
 و مان لکے شعور کی نفی کی اور یہاں علم کی اسکی وجہ یہہ ہی کہ شعور اشیاء حسی میں متعلیٰ ہی ہی واسطے جو اس  
 کو مشاعر کہتے ہیں اور غیب ہونا اور تباہی کرنا منافقوں کا کفار و کراہت سے زمین میں مثل محسوس اور یہی تھا

زور یافتہ کرنے کی قیاس کے کو ساتھ بے شعوری کے بغیر کرنا مناسب تھا لہذا وہ ان لایستغرون فرمایا اور ترجیح نعمت  
 آنحضرت اور دنیا کے اور حقیقت طریقہ ایمان خالص اور طہالان طریقہ نفاق اور تقیہ ایک امر تھا استدلالی اور عقلی  
 سنا نیکو اسکے ہی مناسب تھا جو یہاں لایا گیا اور کیا اور ہو سکتی ہے یہ وہ وجہ بھی کہ ذکر صفحہ کا اس آیت میں  
 کہ نوع جہل سے ہی مقتضی ہوا کہ مقابلہ میں اسکے علم لایا جاوے یہ تجاہلہ درست ہو یہاں ایک شبہ اور واروہو  
 ہے وہ یہ ہے سوال منافق کفر اپنے کو چھپاتے تھے اور انھیں منجھاتا امن السفہاء صحیح کلمہ کفر ہے کہ منافق  
 نفاق ہے جواب یہ کلمہ حضور میں اپنے محرمون رازداروں کے کہ نفاق جنسی نہیں چھپاتے تھے واقع ہو  
 جواب دوسرا ہو سکتا ہے کہ یہ کلمہ محض ان کے ولیدین صادر ہوا ہو پس معنی قالوا کہ یہ ہیں کہ قالوا فی ظہر  
 حق تعالیٰ نے کہ عالم سر و خفیات ہے قول قلبی انجابر ملا اظہار فرمایا اور ابن عباس کرنے تاریخ اپنی میں ابن عباس  
 سے روایت کی ہے کہ انھوں نے امن النابیس کی تفسیر میں فرمایا کجا امن ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ  
 عنہم و اذ اتقوا الذین امنوا قالوا امنا اور جب دیکھتے ہیں اہل نفاق اور روبرو ملاقات کرتے ہیں ان  
 لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ایمان لائے ہم منافقوں کا دستور تھا کہ جب صحابہ نہ سے ملتے تھے تو انہیں  
 اپنے ایمان کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ایسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے ہیں چنانچہ اسباب  
 ترویل میں اس آیت کے لکھا ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق اور متبع ایک ایک روز حضرت امیر المومنین ابو بکر  
 صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر ازروئے خوشامد کے انہی تفریقین کرنے لگے حضرت  
 مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ فرمایا ای ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اسنے کہا یا اباجسن نفاق کی نسبت طر  
 ہمارے مت کرو کہ ہم مثل تمھارے نمون اور صدیق ہیں حق تعالیٰ نے خبر دی کہ یہ جب مسلمانوں کو دیکھتے  
 ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان رکھتے ہیں جیسے تم رکھتے ہو سمجھ لیجئے کہ جملہ فعلیہ ماضویہ لائے ہیں اور مبالغہ اور تاکید  
 اس دعوئے میں نہیں کرتے اس واسطے کہ جانتے ہیں مسلمانوں کو کہ سادہ لوح ہوتے ہیں گمان جھوٹے کا  
 کسی پر نہیں کرتے پس مجر و ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کر لینگے و اذ اخذوا الی شتاتینہم  
 اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف شیطانون اپنوں کے یعنی منافقان گروہ اپنے کے جو ان کے سردار اور یار ہیں  
 قالوا انا محکم کہتے ہیں ازروئے صدق تحقیق ہم بلاشبہ ساتھ تمھارے ہیں اور تمھارے دین اور آئین پر  
 عقیدے ہمارے ہیں حاصل یہ ہے کہ ہم حضور میں مسلمانوں کے واسطے جان و مال اپنا بچانے کے ظاہر  
 داری کرتے ہیں کہ ایمان اور انقیاد ظاہر کرتے ہیں حقیقت میں ہم ہمراہ تمھارے ہیں غرض منافقین جو یہ نوع  
 تاکید اور مبالغہ مرعی رکھتے ہیں کہ جملہ اسمیہ لائے ہیں اور پھر محرف تاکید سو کہ کرتے ہیں اور کجا سے انا کافرو  
 انا محکم کہتے ہیں تا دالات اور پراکتاد مرتبہ کفر کے کرے اس واسطے کہ معتقد ہیں کمال زیر کی اور فطانت کفار کی



ابتداء استہزا کرنا جہالت ہے چنانچہ اسی سورت میں آو کا قالوا اتخذناھزوا قالوا لھذا اللھ فاعلم ان کون من الجاہلین  
لیکن جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال الصاف ہے چنانچہ اس آیت میں واقع ہے خصوصاً جو کوئی کہی  
محبوب استہزا کرے اسکے انتقام میں محبوب کی طرف سے جواب استہزا کا دنیا عالم محبت میں واجب ہے اور  
اس آیت میں نظر اس مقصد پر کیجئے تو طہرہ جلالت شان موسیٰ خالص الایمان ہے کہ حق تعالیٰ کی حمایت  
اور کہ آپ جواب استہزا سے منافقین انکی طرف سے دینا ہی اور لغت عرب میں ج طرح کو وحشی کو عمی کہتے ہیں  
اس طرح کو روئی کو عہ کہتے ہیں اور یہ گروہ محل استہزا سے الہی کیوں نہ ہو حال ائمہ اس معاملے میں کہ ساتھ  
خال کے کیا ہے بحال سفاہت انکی ظہور میں آئی ہے اسوٹے کہ اولئک الذین استھزوا الصلوات باطدح  
یہ لوگ جنھوں نے سول کی گمراہی بدلے بدایت کے یعنی وہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ باہن صفت موسیٰ  
میں وہ لوگ ہیں کہ نادانی سے جنھوں نے خریدی ہی اور بدل کی ہے اور اختیار کی ہے گمراہی ساتھ بدایت  
اور تباہی ساتھ صلاحیت کے حاصل یہ ہے کہ بدلا ہی کفر کو ساتھ ایمان کے اور شک کو ساتھ یقین کے اور جہل کو  
ساتھ علم کے اور نفاق کو ساتھ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھ نجات کے اور دوزخ کو ساتھ بہشت کے اور بد  
کو ساتھ کثرت کے جو قوفی سے لچھے لچھے چمیریں دے کر بری بری چمیریں لیں ہیں اولاً اسم اشارت ہے  
اور کاف واسطے خطاب ہے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا مخاطب غیر معین اور یہ جملہ متعذر  
ہی مذمت منافقوں میں فما یکن تجار تصم پس سود کیا اور لقمہ فائدہ نہ پہنچایا تجارت انکی نے انکو سمجھ  
لیجئے کہ یہاں اسناد مجازی ہے اسوٹے کہ سود کرنے والا تاجر ہوتا ہے اور تجارت سب سود کی ہوتی ہے  
سود کرنے والی پس یہ معنی ہوی کہ تاجر جو اسی تجارت تم یعنی یہ ہر وہ نہو سب تجارت اپنی کے وہاں کا تو اہم مذہب  
اور نہ ہوئے وہ راہ پانولے بطریق تجارت شعر کفر و شک لیں چھوڑا ایمان و یقین کیونکہ ای رافت وہ  
ہوین بہتیں تکلم کثیر الذی استوفد نارا مثال انکی جیسے مثال اسکے ہے کہ چچ رات اندھیری گھنٹا  
پہلی لے بگل میں جلاوے اگ واسطے اسکے کہ راہ دیکھے یا جاسے قرار مقرر کرے تو کہ چوروں سے اور دشمنوں  
ورندوں گزندوں سے ایمن ہو فلما اضاءت ما حوله ذهب اللہ بنورہم پس جب روشن کیا اگ  
جو کچھ گرد اسکے تھا لیکیا اللہ تعالیٰ روشنی انکی و تترکھ فی ظلمات لا یبصرون اور چھوڑ دیا انکو جو اندھیر  
کہ کالی رات کالی گھنٹی نہیں دیکھتے ہیں گردا گرد اپنے سمجھ لیجئے کہ الذی استوفد میں کہ لفظ الذی کا واقع  
صالح ہے واسطے مفرد اور جمع کے جیسے لفظ میں کا اور افراد ضمیر استوفد اور ضمیر ما حوله باعتبار افراد لفظ الذی  
ہی اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ بنورہم کا اور ترکھم اور لا یبصرون کا باعتبار جمع ہے یہ تمثیل ہے انکی  
اگر نہیں لیکن یہ دنیا کے صمد خبرت ابتداء محذوف کی بتقدیر ہم صم یعنی وہ بھرے ہیں حق باتی سے



کہ قبول سخن نہیں کرتے بلکہ ہاگو گئے ہیں حق بات کہنے سے یعنی زبان انکی اقرار ایمان میں ساتھ داک  
 موافق نہیں پس گویا کہ بات کہتے ہی نہیں عجیب اندھے ہیں حق دیکھنے سے یا یہ کہ بہرے ہیں ہرگز سخن حق  
 نہیں سنتے اور اگر سنتے ہیں تو واسطے نذارت جان اپنے کے ایسی چیز کہ تب میں اصلاح انکی ہو جیسے اظہار  
 ایمان خالص اور عدم تقصیرات اپنے جناب رسالت مآب میں اور مومنین خالصین میں زبان پر لاویں سو  
 نہیں لاسکتے اس واسطے کہ گونگے ہیں غیر سے جو کچھ انکے دل میں ملوے غلبہ کفر سے نہیں کہہ سکتے اور تب  
 اور تحلف قصد گویائی بھی کریں لیکن جب دیکھیں جن ایمان اور قبح نفاق بجلائی ایمان کی اور برائی نفاق کی تو تب  
 ترک ظلمات نظر سے لکھنے غائب ہیں اس واسطے کہ وہ اندھے ہیں جس وقیح اشتبا کو نہیں دیکھ سکتے فہم لا  
 یزجعون پس وہ برحق قصد الہی اقلے کا آس معاملہ کی کریں لیکن نہیں پھرنیکے ان صفوں سے اور اپنے  
 بہرے اندھے گونگے اندھے اٹھیکے قیامت کے دن چنانچہ اور آیت شریفہ میں وارد ہے کہ و یحشر ہم یوم القیمہ  
 علی وجوہ ہم عبدا و بکاد و صما مثال منافقوں کی ہے کہ اندھیری رات گمراہی کی میں مسلمانوں کی تلواروں سے ذکر کر  
 اگ کلمہ شہادت کی روشن کی اور اس روشنی میں قتل سے بچ کر عمر گذاری لیکن بعد مرگ سب نفاق کے  
 وہ روشنی انکی عسہ بھیا کی ظلمات ندامت اور حسرت میں پڑے اور عذاب میں گرفتار ہوئے شعرین صدق  
 کے کس کام کا اقرار زبانی اقرار زبانی ہو بصدق خیالی بعضوں نے کہا ہے کہ ظلمات یہاں اس واسطے جمع  
 لائے کہ منافقوں کو بعد موت بہت طرح کی ظلمتیں احاطہ کرنیکی ظلمت کفر ظلمت مکرو فریب کہ بخدا مومن  
 کرتے ہیں ظلمت دروغ و افترا کہ اپنے آپکو مومن کہتے ہیں ظلمت طعن و تشنیع مومنین کہ انجو احمق بھرتے  
 ہیں ظلمت جہل مرکب کہ فساد اپنے کو صلاح جانتے ہیں ظلمت معاصی و شہوات کہ اسکے بند میں گرفتار  
 ہو کر پش نفاق کو حیلہ اسکے تحصیل کا قرار دیا ہے ظلمت گور اور ڈنڈہ کہ اصناف غضب الہی سے ہے اور ایک  
 کلمہ عجیب اس وقت تحریر کے سوچا ہے کہ برائی نفاق کی خود لفظ نفاق سے پیدا ہو پیدا ہے اس طرح سے کہ نفاق  
 میں چار حرف ہیں نون فی الف قاف ان چاروں سے معلوم کر لیجئے کہ مال منافق کا کیا ہے نون ندامت  
 کا ہے کہ آخر کار انکو ندامت ہے ندامت ہوگی اور فی فضیحت کی ہے قیامت کو کیا کیا فضیحت ہوگی اور الف  
 الام کا ہے کہ انکا انجام ہی اور قاف فہر الہی کا ہے کہ لکھے موجب تباہی کا ہے او کصیب من السماء یا مثال  
 منافقوں کی مانند مینہ کے ہے آسمان سے یا برسے کہ موسل و حار بہت تمام برسے سمجھ لیجئے کہ اگر صیب  
 مینہ اور آسمان سے ابر مراد ہو تو فائدہ نہ ماکا ناکید ہے واسطے احتمال باران غفلت کے جیسے فائدہ من منام  
 کا ہے اس عبارت میں واذا استبظ احدکم من منامہ اور خیر کا واطار بطیر بجا ہے اور اگر صیب میں مراد مینہ اور  
 سما سے آسمان ہو تو فائدہ دفع گمان کا ہے اس شخص کے کہ پانی مینہ کا دریا سے جاتا ہے چنانچہ بحر مروج میں

کثافت سے مشغول ہے بعض مغربین لکھتے ہیں کہ لفظ اوکا کہ اول واقع ہے واسطے ترک کے آتا ہے اور شک  
 اخبار باربعالی میں روا نہیں پس اوبمعنی واو ہے اور بعضوں نے جواب اس شبیہ کا یہ دیا ہے کہ گریہ چل کہہ  
 اوکا واسطے شک ہے کلام خبری میں لیکن جب کلام خبری متضمن تخیر اور تسویر کے ہو لفظ اوکو مجرور کے شک کے  
 لائے میں اور تسویر اور تخیر میں استعمال کرنے میں یہاں واسطے اس کے کہ یہ دونوں شبہ ہیں جو زمین پر ہیں  
 اس کلمے کو لائے حاصل کلام کا یہ ہے کہ حال منافقوں کا یوں کہو جب روای اور دون کہو جب بجای  
 چند بیچ اس باران کے یعنی وقت برسے مینہ کے یا بیچ ابر کے ظلمات اندھیری بین کالی رات گھا  
 چاہئے پہاڑ پر تے ہوئے سے ایک اندھیرا البر بنو کا کہ ہر طبقہ کا گویا تاریکی جدی لانا ہے دوسرا اندھیرا نجوم  
 قطرات کا تیرا اندھیرا رات کا اور بر خیزد رات کا صراحتہ نہیں لیکن مذکور برق کا اور کما اضاء لہم مشوفیہ واذا  
 ظلم علیہم قاسوا کا قریب بتقریب ہے کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع ہوتا ہے وَدَعَدُوا لَكَ كَرْجًا و برق اور بجلی  
يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ كَشِئْنِ النُّجُيَانِ اپنی فی اذ انہم بیچ کانون اپنوں کے مِنَ الصَّوْغِ کر ٹک سے حد ر  
 الموت ورموت کے سے کہ مبادا ساتھ اس آواز تند کے صدمہ دل کو پہنچے اور مخبر موت ہو مشغول ہے یا مفضل  
 سطق ہی فعل محذوف کا اسی یحذرون حد الموت یا حال ہے بمعنی خاذلین موہم یا طرف ہے وقت  
 حد الموت اور یہاں اصابعہم بجائے اناہم بطریق مجاز کہا ہے واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیاں کانون  
 میں گسالتے ہیں خوف مرگ کے کہ آواز کر کے کی سننے میں نہیں وَاللَّهُ يَخْطُبُ بِالْكَافِرِينَ اور خدا سبحانہ  
 محیط ہے ساتھ کافروں کے یہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان علم الہی کے ساتھ حال کافروں کے اور قادر ہونے اس کے  
 اور ہر اویسنے لکے کے محیط کی معنی گھیر نیولے کی ہیں يَكَادُ الْبَرْقُ يُخْطَفُ ابْصَارَهُمْ نزدیک  
 کہ بجلی چمکا رہے اوچک لیجائے آنکھوں انکے کو یعنی بینائی انکی کو یہ جملہ متعلقہ ہی جیسے ولے نے يَجْعَلُونَ  
اصابعهم في اذانهم سنکر کیا کہ ماذ ابکون حال البصار ہم تب ارشاد ہوا کہ يَكَادُ الْبَرْقُ يُخْطَفُ ابْصَارَهُمْ کما  
اَصَابَهُمْ مشوفیہ ہر گاہ کہ بجلی چمک کر روشن کرتی ہے راوا واسطے انکے چلتے ہیں ویچ روشنی اسکی  
 اور چہ قدم بجائے ہیں مہلکہ سے آپ کو وَإِذَا الظَّالِمُ عَلَيْهِمْ قَامُوا اور جب اندھیرا کرتی ہے اوپر لکے کھڑے ہو  
 رمتی ہیں سر اسیمہ ہو کر عطف اس جملہ کا اور پر مشوفیہ کے ہے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ و  
ابْصَارَهُمْ اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان انکے اور آنکھیں انکے یعنی منافقوں کے جیسا کہ اندھا باطن کانکو  
 کیا ہے ویسا ہی دیکھا سنا ظاہر کا بھی انکے لے لے إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق حق سبحانہ تعالیٰ پر  
 ہر چیز کے توانا ہے یہ جملہ تدبیر ہے ذیل میں جملہ سابقہ کے واسطے تاکید کے واقع ہوا ہے اس تمثیل میں  
 تشبیہ فرمائی حق سبحانہ تعالیٰ نے منافقوں کے ساتھ اس گروہ کے کہ اندھیری رات میں بیچ سیاں مہلکے

ہوں اور بیہوشت موسیٰ دھارا نیپر برسی اور کثرتِ رعد کی اور کثرتِ برق کی انگوسرا سیمہ کری پھر دہشت کے  
 مارے کا نوین انگلیاں رکھیں اور اس اندھیر میں راو انگونہ نظر آوے جسوقت کہ بجلی کے چمکاہٹ سے  
 روشنی ہو و قدم راہ چلین پھر ویسے ہی اندھا دھند گھڑے رہ جاوین سمجھ لیجئے کہ اسلام کو ساتھ میںہ کے تشبیہ  
 فرمائی ہے کہ سببِ حیاتِ قلوب ہی اور تکالیفِ شرعیہ کو مثلِ ترکِ ریاست کے اور جہادِ ساتھ افریکہ کے اور پیر  
 ادیانِ قدیمہ کے اندھیری راتِ موافقِ زعم منافقوں کے ارشاد کیا اور حدیثِ زائد ہیں کہ پیش آتے ہیں اور پیر  
 غنیمتین اور فتح تھی اور صواعقِ ڈراما ہے وعید سے اہل کفر اور نفاق کو پس منافق ظاہر میں اسلام قبول کرتے  
 تھے لیکن جب احکامِ جہاد اور قتلِ کفار کے نازل ہوتے تھے ڈرتے تھے کہ مبادا انکے بھی قتل کا حکم آوے  
 چاہتے تھے کہ قرآن شریف کے سننے سے کان بند کر لیں اور جب برق کثرت مال اور حصولِ غنائم کے انہیں  
 چمکاتے تھے دینِ اسلام کو پسند کرتے تھے اور جب تاریکیِ مجاہدات اور ریاضات کی لٹکے خیال میں گذرتی  
 تھی تو چلتے چلتے راہِ دین میں ٹھہر جاتے تھے حاصلِ کلام کا یہ ہے کہ جب اسیدِ بغمت کی ہوتی تھی تو وہ  
 اور مدح گو ہوتے تھے اور جب درخت کا ہونا تھا تو دشمن اور عیب جو رباعی احوال بنا فغان یہ ہے کہ  
 رافت ہیں تابعِ دولت و شریکِ راحت مطلب ہو تو دوست ہوں نہیں ہوں دشمن معلوم کر لیں تو بوقتِ  
 نکیت باقی رہے یہاں چند سوال جواب طلب سوال اول احوال کا فزون کا دنیا میں یوں فرمایا کہ اول  
 بھراں پھر گونگاں پھر اندھا پان بیان کیا کہ صم کیم عمی کہا اور آخرت کا انکے حال پر عکس ارشاد کیا سو وہ  
 بنی اسرائیل میں و مختصر ہم یوم الفیض علی وجہہ عبد اللہ و مکتہ اس تغیرِ اسلوب میں کیا ہے جو اب دنیا میں  
 حقائق الہیہ اور اخرویہ پر دو حجاب میں ہیں اور اکثر لوگ ان کے کوری رکھتے ہیں طریقہ دریافت کریں ان حقائق  
 کے یہی ہے کہ کہنے واعطون مرشدون سغبرون کے سے کہ یہ لوگ ان حقائق کا معائنہ کر رہے ہیں پہلے میں  
 جسکے معلوم کریں اور بعد سننے کے اگر شبہ اور خلجان باقی رہے کچھ تو تفتیش اور سوال اور تحقیق ان کے زبان سے  
 کی جائے اور بعد تحقیق اور تفتیش کے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہوں اور حجاب مرتفع ہو تو کوری  
 اٹھ جائے پس فقہانکو ان مراتبِ ثلثہ کے دنیا میں اسی ترتیب سے بیان فرمایا اور آخرت میں کہ حجاب اٹھے  
 ہوں میں کچھ پردہ اور میان میں نہیں جو ہی سودید پی واعط اور مرشد و مان کیا چاہئے کہ العیان لایحتاج  
 الی البیان پس طریقہ فقہان دریافت حقائق کا اس مقام کے بھی ہے کہ پہلے دیدہ حقیقت میں کو رہو بعد  
 اسکے آلاتِ سوال و تفتیش کہ حرف و صوت ہیں مفقود ہوں پھر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھ صداکان  
 نہ آئے تو محسوس ہو پس واسطے آخرت کے بھی ترتیب مناسب ہوئے سوال دوم بارانِ ابر سے بر  
 ہی نہ آسمان سے پس معنی او کصب من السماء کے کیا ہوئے جواب دفع اس شبہ کو بھیجے کر آئے ہیں

کہ سامنے مراد آسمان بھی ہو سکتا ہے اور ابر بھی اور اگر معنی حقیقی کہ آسمان کے میں وہی لیجے تو کہتے ہیں ہم کہ ہر چند  
 باران ابر سے برستا ہے لیکن تکوین ابر موقوف اوپر اوضاع اس مانی کے ہے پس کہہ سکتے ہیں کہ مینہ آسمان  
 آیا اور باوصف اسکے مراد آسمان سے جہت آسمان ہے نہ جہم آسمان اور ابر جہت آسمان میں ہوتا ہے اگرچہ آسمان  
 میں نہیں ہوتا سوال سیوم باران نہیں آتا اگر طرف آسمان سے پس فائدہ لفظ من السماء کا کیا جواب  
 وضع یہ حدیث بھی پیچھے ہو چکا ہے پھر تفصیل اس لیے کہ کبھی باران کو ہر چیز کثیر النفع میں استعمال کرتے ہیں  
 بطریق مجاز چنانچہ کہتے ہیں فلا تے مکائین نعمت برستی ہے یا فلا تے شہر میں زبردست ہے واسطے وضع  
 تو ہم اس مجاز کے اس لفظ کا زیادتی کرنا ضرور ہوتا کوئی لفظ صیب کو اور باران مجازی کے حمل نکرے چنانچہ  
 ذالینقذ احدکم من ضامہ میں کہا ہے کہ غرض زیادتی کرنے لفظ من منامہ سے وضع تو ہم کا ہے اور اس کے کہ  
 کوئی بیداری کو اور غلبہ کے خواب غفلت سے حمل نکرے علی ہذا القیاس لفظ جناحہ کا وکلا اثر بطریق مجاز میں  
 کہ کوئی طیران کو بطیران بہت تاویل نکرے یا ایھا الناس ای لوگو اعبدوا اور عبادت کرو ورنہ  
 پروردگار اپنے کے میں الذین تے و پروردگار کہ ساتھ قدرت کاملہ کے خلق کو پیدا کیا تم کو و الذین اور پیدا  
 کیا ان لوگو کو جو بھی میں قبل کہ تم ہو پہلے تھے تم سے لعلکم تنفون واسطے اسکے کہ شاید تم متقی ہو اور ہدایت فرما  
 کہ غضب متقیان ہر وہ پاد یا یہ معنی ہیں تو کہ تم بواسطہ پرستش بچو شتم الہی سے پہلے مذکور مومنوں اور کافروں  
 اور منافقوں کا جدا جدا اثر یا پھر یہاں سے بطریق عموم پیدا اور نصحت شروع کی اور درمیان میں لعلکم تنفون  
 یہ جملہ معترضہ لے آئیں ان فوائد عبادت میں اور بعضے لوگ پہلے اس آیت کی قل مقدر نکالتے ہیں اے قل  
 یا ایھا الناس اعبدا یعنی کہو اے محمد ای لوگو ورو اور عبادت کرو اور لعلکم تنفون میں بعضے لوگوں نے  
 اعتراض کیا ہے کہ لعل واسطے ترجی کے ہے اور ترجی امید رکھتا ہے اور امید متضمن شک ہوتی ہے پس  
 کلام الہی میں شک کیونکر کہا جاوے پس جواب اسکا یہ ہے کہ کلام عرب میں لعل واسطے تحقیق کے بھی آتا  
 ہے یہاں واسطے تحقیق کے ہے دوسری معنی امید سے مجرد کر کے بمعنی تعلیل محض بھی استعمال کرتے ہیں  
 لہذا فرماتے کہا ہے کہ لعل کلام الہی میں بمعنی کی ہے اور ہو سکتا ہے کہ لعل واسطے ترجی مخاطب کے ہو یعنی قل  
 یا ایھا الناس لعلکم تنفون اور داخل ہو مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے مفسرین نے کہ جس آیت  
 کے پہلے یا ایھا الناس ہے وہ کی ہے اور جس آیت کے پہلے یا ایھا الذین امنوا ہے وہ مدنی ہے یہ قاعدہ  
 اکثر یہی کلیہ نہیں اس واسطے کہ اسی آیت کے پہلے یا ایھا الناس ہے اور مدنی ہے اور یا ایھا الذین امنوا  
 قوا انفسکم واهلیکم نار کہ سورہ تحریم میں ہے کی ہے باوجود اسکے کہ پہلے یا ایھا الذین امنوا واقع ہے اور وہ  
 اس قاعدہ کی بہرہ ہے کہ میں بہت کافر تھے اور مسلمان تھوڑے ومان خطاب یا ایھا الناس سنا تھا

اور مدینے میں مسلمان بہت تھے اسلام نے قوت پائی تھی وہاں خطاب یا ایہا الذین امنوا ملائم تھا لکھا ہے  
فتح العزیز میں کہ معنی ملی اور مدنی کے کہ کلام علقمہ میں وارد ہے اور اسی بموجب مفسرین نے لکھا ہے وہ یہ  
ہنہن کہ مکے اور مدینے میں نازل ہوئی ہیں بلکہ مراد انہی یہ ہے کہ جس جگہ یا ایہا الناس آیا ہے خطاب بظاہر  
ہے کہ بیشتر ممالک ان مکہ تھے اور جس جگہ یا ایہا الذین امنوا ہے خطاب بمؤمنین ہے کہ غالباً مدینے میں تھے  
اس واسطے کہ اس وقت میں محل غلبہ کف نہ تھا اور محل غلبہ ایمان مدینہ باقی رہا یہاں ایک خدشہ وہ یہ ہے کہ  
عبادت غیر تقویٰ کی دیکر نہیں ہے پس لعلمکم تقوت بعد اجدوار یکہ کے کہنا اس طرح ہے جیسے کہیں عبد  
و بکم لعلمکم بعدون یا اتقوا بکم لعلمکم تقوا کہیں اور یہ کلام کمال نامناسب ہے جو اس سبب سے عبادت کی تصحیح  
نسبت عبودیت ہیں اور منہجی اس تصحیح کا الصاف بصفہ تقویٰ ہے پس عبادت اور تقویٰ باعتبار نہایت  
بہم اتحاد رکھتے ہیں اور باعتبار ہدایت اقتراق اور تفریق بیان کلام مشغور اور اعتبار ہدایت حال کے ہے اور محتمل  
ہے کہ معنی الفا کے یہاں موافق معہوم لغوی اسکے کے ہوں کہ پرہیز کرنے کی اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی یعنی  
عبادت پروردگار اپنے کی بجائے اپنے تین غضب اسکے سے نگاہ رکھو اس واسطے کہ انلاف حقوق موجب  
غضب الہی ہے اور ترک عبادت میں تین حق تلف ہوتے ہیں حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے حق نعمت  
کا اسکے کہ شکر میں اسکے لازم آتا ہے الذی جعل لكم الأرض فرأوا انکم بنیۃ ساعۃ حکمت بالغہ کے کیا اور  
نفع فائدے مختار کے زمین کو بچھونا کہ اس پر مقرر کروا دینا چلنا پھر ناسوا و السماء بناء اور اسے کو چھت  
نشاء انوار ملائکہ علویہ بناؤں مختار کے کو برہم مکرین و انزل من السماء ماء اور امارا اسے یا ابرہ سے پانی  
یعنی منہجے فاحج پس نکال دینا ساتھ اس پانی کے اس وقت کہ ساتھ خاک کے ملے من الثمرات فیلون سے  
رہن قالکم روزی واسطے مختار کے سمجھ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہے اور استعمال جمع قلت کا تین سے ترک  
آتا ہے اور حق تعالیٰ لاکھوں کروڑوں پھل منہج پر بار بار پیدا کرتا ہے وجہ کیا ہے کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا  
جواب اسکا یہ ہے کہ جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہے وہ اپنے بہت دینے کو ختور ہی جانتا ہے پس حق تعالیٰ نے کہ جو او  
کامل ہے اپنی عطاء کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہ سب میوے گوناگون بیج نظر مختار کے کثیر ہیں اور نسبت بحد  
وعطاء باری قلیل و حقیر اور من الثمرات میں من بتعصیہ ہے یعنی بعضہ سب سے واسطے روزی دینے مختار کے یا من  
بیانہ ہے اور امام زاہدی نے لکھا ہے کہ الف و لام عہد کا ہے اور معہود انواع ثمرات ہیں جن کے روایت ہے کہ  
حضرت آدم علی نبیا و علیہ السلام جنبت بہت سے زمین پر آئے حق تعالیٰ نے بہت سے میوے کے قسم یہاں زمین پر  
سید کر دئے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے ان دو آیتوں میں پانچ چیزیں اوپر بندوں اپونکے کہ دلائل وحدانیت  
اس کے کی ہیں شمار کئی ہیں اول خلقت مردم ہر وقت دوسری خلقت آباء انکے کی اور ان دو نعمتوں کو ایک جگہ



ذکر فرما کر آیت کو ختم کیا ہے تیسری پیدائش زمین کی چوتھی پیدائش آسمانی پانچویں جو چیز کہ مجموع زمین و آسمان سے  
 حاصل ہوئی ہے کہ آسمان سے پانی برسا یا اور زمین سے سبب اس پانی کے میوہ اوگایا اور رزق فرمایا  
 اور یہ تینوں نعمتیں اخیر ہیں دوسری آیت کے لئے آگئے وجہ اس تقریق کی اور اس ترتیب کی  
 کیا ہے جواب وجہ یہ ہے کہ دونو نعمتیں پہلی قبل نعمتہائے نفسی سے ہیں اور تینوں نعمتیں پہلی  
 سبجملہ نعمتہائے آفاقی سے ہیں انسانی نعمتوں کو مقدم فرما کر ایک جگہ لائے اس واسطے کہ اقرب اشیا طرف  
 شخص کے نفس اسکا ہے پھر اصول اسکا ابا و اجدات سے اور نعمتوں آفاقی کو ساتھ اس ترتیب کے  
 ایک جگہ لائے اس واسطے کہ زمین مکان اور مغربی آدمی قعود اور قیام اور لفظ اور منام اسکا اس میں  
 ہی اور کسی وقت میں اس سے غافل نہیں پھر جب نظر ملے کہ زمین آسمان کو دیکھتے ہیں کہ مثال ایک  
 فہم کے سر پر سایہ افکن ہے اور انوار اور اشعہ گوناگون اس سے روشن ہیں پھر مجموع سے اس صحن و  
 کے جو پیدا ہوئے ہیں وہ بیان فرمائے اس واسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بساط کے ہے ہیئت چون  
 فراغت از مفردات آمد وقت مشق مرکبات آمد اور یہ بھی معلوم کیجے کہ بعض کو نہ اندیش لفظ فی اشیا سے  
 استدلال کرتے ہیں اور پر اس کے کہ زمین بسجل کر نہیں اس واسطے کہ کر کے کو فراش نہیں کہا جاتا یہ استدلال  
 اسکا نہایت پوچ ہے اس واسطے کہ فراشیت زمین کی کو اوپر فراشیت فرشتہائی موقوفہ اپنی کے تو شک اور  
 مزا اور قالین اور شطرنجی کے قیاس کرنا محال غفلت ہی فرش کو کیا ضروری کہ سطح مستوی ہو کہ زمین با  
 وجود کرویت اور استدارت کی جو جرم کلاں رکھتا ہے اور اطراف اس کے باہم تباعد کلی رکھتے ہیں اور ارتفاع  
 اور انخفاض اسکا نظر نہیں آتا قابل فراشیت کے ہے بلاشبہ اور باوجود اس کے دلائل قویہ قطعیہ قائم ہیں اور  
 کرویت اس کے اور جو واضح تردلیل دلائل عقلیہ اس مدعا کی سے ہے وہ یہ ہے کہ طلوع اور غروب کو ایک  
 اوپر اہل مشرق کے مقدم اور پر طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہیں اور مابین شمال اور جنوب کے از دیوار ارتفاع  
 قطب ظاہر اور انحطاط قطب مخفی صحیح صورت دور جانے جانب شمال میں اور بالعکس جانب جنوب میں دلیل  
 صحیح اور کرویت اسکی کے ہے لہذا تحقیق فقہانی صحیح فتاویٰ کے لکھا ہے کہ اگر مقدار طلوع آفتاب دو برابر  
 مریں ایک چہن میں دوسرا اندلس میں ثانی وارث اول ہونہ بالعکس اس واسطے کہ طلوع آفتاب کا چہن  
 میں مقدم اور طلوع آفتاب کے کج اندلس کے ہوا ہے پس موت براور چہن کی مقدم اور موت براور اندلس کے ہے  
 چہن نام شہر ملک مشرق کا ہے اور اندلس نام شہر مغرب کا ہے اور اس پر واضح دلیل شرعیہ یہ ہے کہ  
 اوقات نماز کو اور اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہے ساتھ اس وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو کیجے اطراف اور جانب  
 زمین کے اقلیم مختلفہ میں رہتے ہیں عام و شامل ہو اور یہ معنی بدون کرویت زمین کے نہیں ہو اور صحیح

کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ رزق مخصوص بغلے نبی آدم نہیں بلکہ جو چیز کہ  
 اس کے انتفاع لیا جائے رزق ہے اس واسطے کہ بیچ مقام بیان عموم نعمت کے لفظ اور رزق تمیوز کے  
 کہ غذا آدمیوں کی بول اصل مناسب نہیں اور نہ بھی سمجھ لو کہ مفسرین ملت سے یوں منقول ہے کہ اب  
 باران آسمان سے آتا ہے نہ ابر سے اور واسطہ تھا نہ غریب کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب الفطمت میں  
 حضرت حسن بصری کی روایت کی ہے کہ ان سے پوچھا میںہ آسمان سے آتا ہے یا ابر سے فرمایا آسمان  
 سے ابر علامت کے سوا نہیں اور کعب اخبار سے روایت کی ہے کہ السحاب غریب المطر اگر ابر  
 نہوے پانی آسمان کا وقت نزول کے اس قدر شدت کرے کہ زمین کا فتنہ ہو جاوے اور ایسی ہی خالد  
 بن معدان سے روایت کی ہے کہ باران زیر عرش سے آتا ہے اور تہرتیب ساتوں آسمانوں سے گذرنا  
 پھر پائین آسمان میں جمع ہوتا ہے وہاں سے ابر سے جذب کر کے اپنے طرف کھینچتا ہے اور حکمرانہ سے  
 یوں نقل کیا ہے کہ اب باران آسمان ہنتم سے ہے اور خالد بن یزید سے روایت ہے کہ باران دو قسم  
 ہے ایک قسم آسمان سے ہے اور ایک قسم وہ ہے کہ ابر دریا سے نکل کر آتا ہے اور سب رعد اور  
 برق کے زمین پر گرتا ہے پس جو قسم دریا سے ہے وہ قوت روئیدہ کرنے کی بنین رکھتا ہے جو قسم کہ نہ  
 آسمان سے ہے طاقٹ اگلنے کی رکھتا ہے اور حقیقت ان اقوال کی یہ ہے کہ کون کون سحاب  
 بلاشبہ درمیان آسمان زمین کے ہے اور استحالہ اخبارات اور نجارات کا بھی وہیں واقع ہوتا ہے  
 لیکن بیشتر صعود و نجارات کا دریا سے شور سے واقع ہوتا ہے اس واسطے کہا جاتا ہے کہ دریا سے  
 پانی لایا ہے اور اصل اس کارخانہ کی اوضاع آسمانی سے اور افعال ملائکہ سفیہ آسمان سے ماخوذ ہے کہ  
 بحکم قضائے عرش تدبیر اس امر کی کرتے ہیں اگرچہ ظاہر میں اسباب ارضیہ منطیہ سے وابستہ رکھتا ہے لیکن  
 باطن میں تاثیر قضائے عرش ہے کہ ان اسباب کو فراہم لاکر مصروف اس کارخانہ کا کرتی ہیں نہ  
 خصوصاً خلقت زمین و آسمان اور جو کچھ ترکیب قوائے فاعلہ اور فاعلیہ ان دونوں کی سے نمودار ہوتی ہیں نہ  
 ۵ قضائے الہی کے سب کام میں نہ اسی سے سب آغاز و انجام ہیں نہ اسل تکمیل کے کمال میں جلوہ  
 جو دن رات ہوتا ہے شام و صبح نہ فلا تجعلوا اللہ ادا اس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک اور  
 ہمت و استقامت تعلمون اور حال یہ کہ تم جانتے ہو کہ اس کا مثل نہیں ہے اور نجاب ہے ہوا واسطے کہ کوئی نہ  
 سوا اس کے قادر نہیں ہے اور پر سدا کرنے مخلوقات کے وزن کثرت نیچے دبے افد اگر ہو تم سخت  
 کے عطف اسکا اور پر حملہ اعدو کے ہتھی کہ اس میں امر بعبادت خدا ہے اور اس میں بیان اعجاز قرآن  
 اور حقیقت حضرت مصطفیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم تمنا نزولنا علی عبدنا اس چیز سے کہ آماری

ہم نے اور بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس سوال پیچ کو بلفظ عجب نہ مذکور فرمایا اور نہ رسولنا اور نبینا کہا باوجودیکہ مناسب مقام تھا رسول کے نزول کتاب کا نہیں ہوتا مگر اور رسول اور نبی کے جواب مانا منصب رسالت اور نبوت خلوص بندگی اور کمال عبودیت سے جس نظم بندی کرنا کہ ماورے خواجگی نہ خواجگی دشوار ہے نہ بندگی نہ بندگی کی جس موجب خورسندگی نہ بندگی کر بندگی کر بندگی نہ پس جہت اظہار شرف عبودیت لفظ عجب نامناسب تر ہوا چنانچہ آیتہ انزل علی عبدہ الکتاب اور نزل الفرقان علی عبدہ میں اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا کا کلام نہیں محمد نے بنالیا جس فاقوا بسودۃ من مثیلہ پس آؤ تم کہ اہل فصاحت و بلاغت ہو ایک سورت کہ اقل کے تین آیتیں ہوں مانند قرآن کے صح فصاحت بلاغت کے اور چستی درستی الفاظ کے اور ہر ترکیب اسکی اور موقع کے واقع ہوئی ہو اور ہر شبہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ جس ولطافت اس میں متعل ہو اور باوجود اسکے تناظر اور حث کلمات سے اور تقصید کلمات سے سالم اور بری ہوتا معلوم ہو کہ یہ کلام بھی تالیف بشری اور سلیقہ شعری سے ہے اور یہ بھی سہل گیری کے واسطے کہا والا یہ کلام اور خبریں سو ان چیزوں کے بہت رکھتا ہے ایسے کہ اگر متبع ان کا تم سے چابین فاقہ نگ ہو جائے تم پر اول یہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسلوب کلام بشری جس خصوصاً مطالع اور مقطاع سور میں دوسری ناقض اور حثلاف سے مندرجہ ہے اقمیری مشتمل و پر اخبار عجب کے جس مقص ماضیہ قرآن گذشتہ کی اس میں بے مطالع کتاب اور مر جہت تو ارجح تفصیل تمام مذکور ہیں اور وقائع آیت بھی کہیں تلویح معلوم ہوتے ہیں اور مطابق واقع کے پڑتے ہیں پھر جو اس کلام میں تامل کیجے تو باوجود ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجہ نہایت پہنچی ہے یہاں سے دریافت ہوتا ہے کہ سو اس قادر چون کے کسے قدرت ہے کہ باوجود ان مواقع گوناگون کے اس کلام تصنیف کر کے اور بعض ان مواقع سے یہ ہے کہ فصاحت عرب کی اور سو اس کے فرق امام کی بیشتر وصف ان چیزوں کی میں نہ ہوتی ہے کہ دیکھی سینہ میں جیسے شرب غلام کثیر کزن فرزند بادشاہت وزارت جنگ نہ غارت اور اشمال ان کے اور اس کلام میں ان خبروں کا قدر قلیل مذکور ہے اکثر اس کلام میں مذکور اسے اشیا کا ہے کہ دیدہ و شنیدہ نہیں اور سان میں ان چیزوں کے رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور استعارات طبع کی ایسی ہے کہ مقدور کسی فرقے کا نہیں اور بعض مواقع سے یہ ہے کہ اس کلام میں رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت واقع ہے اور یہ ہمہ بس کلام نظم و نثر میں ہونے لطف ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے در شو میح و در فن او نہ چون کذب او بہت حسن او نہ اور بعض مواقع سے

یہ ہے کہ جو ناظم شرع اور شرفیوس ایک قصہ ایک مضمون مکرر مذکور کرتے ہیں تو کلام انکا مرتبہ ثانی  
 میں علوی رتبہ سے گریز کرتا ہے اور اس کلام میں چون چون تکرار کرتا ہے لطف زاید ہم پہنچاتا ہے اور  
 بعض موانع سے یہ ہے کہ کلام جب طویل ہوتا ہے رعایت فصاحت بلاغت کی کس میں دشوار  
 ہوتی ہے اور لابلے بعض مواضع میں درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اس کلام کے اور بعض موانع  
 سے یہ ہے کہ مضامین اس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام کرنا لذات اور مشتمیات  
 نفس کا تحریک مردم بزرہیچ دنیا کے اور بدل مال اور صبر مصائب اور یاد کردن موت اور توجہ باختر  
 ہیں اور ان امور کے بیان میں دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہے اور بعض موانع سے یہ ہے کہ کوئی  
 شاعر اور شرفیوس نہیں مگر سلیقہ ایک مضمون کے ادا کا اس کے کلام میں غالب ہوتا ہے بعض  
 بیان حسن میں معشوقوں کے قدرت تمام رکھتے ہیں بعض بیانی عشاق خوب باندھے ہیں بعض نرم  
 بعض رزم اور یہ کلام ہر فن میں نے نظیر ہے اور بعض موانع سے یہ ہے کہ یہ اصل علوم و تحقیق  
 مثل علم حمت اند اور مناظر باہل اویان باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا  
 علوم باریک اور اس قسم کے غوامض بیان کرتے ہیں راہ بلاغت طے کرنا مقدور نہیں اگر نہ شایع  
 کو فرمائش کرو کہ ایک دو مسئلہ منطق کے عبارت رنگین میں یا کوئی مسئلہ فرائض کا کلام بلیغ میں ادا  
 کرے ہرگز ممکن نہیں پس ان چیزوں سے یقین دریافت کرو کہ یہ کلام بشری نہیں کلام الہی ہے نہ  
 وَاذْعُوا الشَّهَادَةَ كَمَا أَوْكَارُ وَتَضَرُّعُ وَرَأَى الْكَرْمِ طَاقَتِ مَعَارَضِهِ كِيَانِهِ تَوْشَاهُ وَرَوْنِ سِنِي  
 کو یعنی حاضران مجلس کو کہ شعر اور خطبا میں یا بتوں کو پکارو کہ مددگار ہوں تمہارے شہداء جمع شہید کی  
 ہے اور شہید باوجود شہود سے ہے بمعنی حضور اور شہید ماخوذ شہادت سے بھی ہے اور  
 بتوں کو شہداء کہا موافق زعم کافروں کے کہ کہا کرتے تھے ہولاء ایشہدون لنا عند اللہ یا اور کوئی  
 جیسے سچو کہ مددگار ہو گا تمہارا ادا و تنضیع و زاری میں دُونَ اللہ سواہ کے اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر  
 ہو تم سچے اپنے قول میں کہ قرآن شریف کو کلام شہر کا کہتے ہو باقی رہے یہاں حیدر خدشہ وہ یہ  
 میں حدیث اول قرآن میں بعض آیتیں اوروں کے کلام سے نقل کر گئے ہیں پس اگر آیات استی  
 عبارت سے ان سے صادر ہوئی ہیں تو عجیب از قرآن کا مستحق ہوا اس واسطے کہ کلام بشر بھی اس  
 درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر باہین عبارت ان سے صادر نہیں ہوا تو خبر مطابق واقع کے نہوی اور عدم مطابقت  
 واقعہ خبر الہی میں محال ہے جواب حکایت کلام غیر کی دو طریق پرچہ اول یہ ہے کہ کلام اسکا بعینہ  
 نے تعمیر نہیں بلکہ گریں جیسے استفہامین احکام طلاق عشاق اقرار انکاری میں وصیت سے عبارت کسی کی لائے

میں یا حکام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہیں دوسری یہ ہے کہ نقل بالمعنی کرتے ہیں اور ان کے  
 معانی کو اپنے عبارت میں ترتیب دیتے ہیں جسے منشی احکام بادشاہی کے اور نوٹس دے  
 قبائلیہ و خطوط کے کسی پر عمل رکھتے ہیں حکایات اور قصص قرآنی قبیل ثانی سے ہیں کہ کلام غیر کا اپنی  
 عبارت میں نقل فرمایا ہے اس طرح بعض مقام پر زبان بند گان بوجہ تلقین و تعلیم ارشاد کیا مثل یا ک  
 نعبہ بہان مطابق معنی کے صدق خبر میں کافی ہے مطابقت الفاظ کی درکار نہیں ہے یہ حدیث  
 دوم وقوع شک و شبہ کافروں سے تحقیق قرآن میں لفظی تحارف شک کا کہ ان میں کیوں  
 لائے جواب واسطے وضوح دلائل عجیب از قرآن کے کہ شک کو خبر سے اُٹھ کر اس امر لفظی کو نہ  
 مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا حدیث سوم صاحب شک مدعی نہیں ہے حاجت  
 درخواست کریں اس واسطے کہ حجت مدعی پر ہے نہ منکر منکر کے مقابلے میں اپنے طرف سے حجت لائی  
 چاہئے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو منکر سے کس وجہ سے ہے جواب جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہونا  
 گویا دعویٰ کیا کہ تالیف مثل اس کلام کے مقدور نہ تھا اس دعویٰ ضمنی مطلب حجت مدعی سے ضرور  
 ہوئی حدیث چہارم جس کسی کو کہ کسی خبر میں شک ہوتا ہے اس کے خاطر میں کوئی حکم نہیں ہوتا اور صدق  
 اور کذب لازم حکم سے ہے پس درمیان تو ان کتنی فی ربیب اور ان کتنی صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہے  
 جواب ان کتنی صادقین و احتمال رکھتا ہے ایک یہ کہ مربوط ساتھ ان کتنی فی ربیب کے ہو اس تقدیر  
 یہ حدیث بہان وارد ہوتا ہے دفع اس کا یہ ہے کہ جو کوئی اعجاز قرآن میں شک کرے اس کو یا خبر دیتا ہے  
 کہ قرآن تالیف بشر کی ہو سکتا ہے اور اس کلام ضمنی میں کاذب ہے نظر اس کلام ضمنی پر کر کے ان کتنی صادقین  
 فرمایا دوسری یہ کہ مربوط ساتھ ادعوا شہداء کہ من دون اللہ کے ہو اور اس تقدیر مراد یہ ہے کہ  
 اگر تم اس دعویٰ میں صادق ہو کہ معبود تمہارے فریاد کو تمہاری پہنچے میں اور حل مشکلات کرتے ہیں پس اور  
 حدیث وارد ہی نہیں ہوتا اور بہان سمجھ لیجئے کہ ضمیر مشککہ کی بعض مفسرین نے عبد کی طرف پھرتی ہے اور  
 یہ معنی کہی ہیں کہ لاؤ تقدیر ایک سورت کے مانند اس بندے ہمارے کہ امی محض ہے مشق نظم و شعر کی اصحاب  
 کی ہے یہ تفسیر بھی بہان ہو سکتی ہے لیکن اور مقامات میں اور آیات فحالیہ اس تفسیر کے ہیں چنانچہ سورہ  
 یونس میں فاتوا بسورة من مثله اور سورہ ہود میں فاتوا البعشر بسورة من مثله اور سورہ نبی اس میں  
 قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظہرا  
 فانکم تقسموا اس جو تم معارضہ نکر کے زمانہ گذشتہ میں اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے ورنہ  
 تقفلوا اور ہرگز زمانہ آئندہ میں بھی معارضہ نکر کو کے فاتوا النار پس دروتم الک دوزخی سے الی وودھا



وَقَدْ هَمَّتْ الْفَأْطَنَةُ الْكَافِرِينَ اَلْكَافِرِينَ  
تیار کی گئی تھی واسطے کافروں کے سمجھنے کے یہاں حق تعالیٰ نے لگت دوزخ کی کا دو چیز ایسے ہیں فرمایا آدمی اور  
چیم آدمی بسبب اس کے کہ باوجود عقل ہوش کے ناکر ویدہ رہے اور قرآن اور معمر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب  
کے ہوئے اور چیم یعنی ست اور کبریت تھوں کو کہ کافر معبود اپنا جاکر تو جتنے ہیں واسطے تھیم کافروں کے انہیں  
دوزخ کا کیا اور کبریت کو کہ لگ اس کی صعب تر اور بڑے ناخوش تر ہوتی تھی واسطے تقدیب کافروں کے معتبر  
کیا بعضوں نے کہا ہے کہ اہل دوزخ جب دوزخ میں روینگے اور نالے کرینگے تو ابرسیاہ نمود ہوگا انکو امیہ  
برسنے کی ہوگی منہ کی جگہ پر سینگے لگ زیادہ تر سوزش حرارت سدا کرگی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعدت  
لک کافروں سے معلوم ہوتا ہے لگت دوزخ کی مخصوص ساتھ کافروں کے ہو اور غیر کافروں کے معذب نہیں  
اور اس سے لازم آتا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنے والا کہ نہ توبہ کرے وہ بھی کافر ہو کہ اس کے حق میں بھی عذاب آئی  
ہے چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہے کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اگر تیار  
دوزخ کی خاص واسطے کافروں کے ہے لیکن دوسرے کا جانا کچھ منع نہیں جیسے ایک شخص نے مکان  
خاص میں واسطے بنایا اور اس میں مہمان آ رہا تو کچھ قیامت نہیں ہے یا نہ چنانہ کہ خاص واسطے قیدیوں کے  
ہے اگر قاضی بدلوں کو یا اور کسی کو اس خوف سے کہ بھاگ نہ جاوے حکم قید کا اس میں کرے تو خیر کچھ مضائقہ  
نہیں ہے پس تمک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھ اس آیت کے کہ اہل کبار کفار ہیں اور اہل صغائر وہب انھوں  
لوح اور نے معنی ہے اس واسطے کہ صفت جنت میں اعدت للمؤمنین وار وہب اور حال انکہ صیان لڑکے اور عجائز  
دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت میں جاوے گے باوجودیکہ متقی نہیں ہیں کہ مکلف ساتھ امر اور نہی کے نہیں  
ہیں اور اعدت اس جگہ اور آیت وجہ عرضہا السموات والارض اعدت للمؤمنین میں کہ صیغہ ماضی کا ہے دلالت  
کرتا ہے کہ بہشت اور دوزخ زمانہ ماضیہ میں پیدا ہوئے ہیں اور نزدیک معتزلہ کے اور جمہیہ کے ہونے والے  
ہیں زمانہ مستقبل میں اور اعدت کو کہ ماضی ہے یعنی مستقبل مجاز کہتے ہیں وہ صریح غلط فہمی ہے اگلی کہ احادیث  
متواتر المعنی السین ناطق ہیں اور سوا کے معنی حقیقی آیت کی چھوڑ کر مجازی لینا کیا معنی مجاز و مان لیتے ہیں کہ کوئی دلیل  
قائم ہو یہاں کوئی دلیل قائم نہیں ہے اور بغیر دلیل کے حل و مرجاز کے درست نہیں سوال و میوں اور تھیموں کو  
بہیم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافروں کے تیار کیا پس معذب ہو کافر ہوے ایسے ہیں دوزخ کا کون سے  
آدمی ہوے جواب معمر بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہے چنانچہ جاوے زید فاکرنت الحائے جائے اور  
زید ایک ذات ہے پس کافر اور آدمی کہ ایسے ہیں ناسکے میں ماضی علیہ لکھا ایک ہے وکثیر الذین امنوا  
اور نحو شجرہ کے تان لوگوں کو کہ ساتھ توفیق الہی کے ایمان لائے ہیں خدا اور رسول اور قرآن پر و عملوا الصالحات

اور عمل کرنے اچھے فرائض اور واجبات اور سن اور مستحبات اور مضمون بشارت کا کیا ہے ان کلمہ بہرہ کے واسطے ان کے آخر میں جنات باغ ہیں کہ انھوں میں سب قسم کے میوے ہونگے سمجھ لیجئے کہ جنات جن جنات کی ہے کہ بمعنی باغ ہے اور جنتیں کلام اللہ سے جائز ثابت ہوئی ہیں کہ فرمایا ہے ومن دوحا جنان اور باغبان شہرت بہشت بہشت میں چنانچہ نام بھی ان کے وارد ہیں جنت فردوس جنت عدن جنت لولی دارالخلد دارالسلام دارالمنعم علیہ جنت نعیم علیہ لعل ہر لون معلوم ہوتا ہے کہ بہ اعتبار دروازوں کے اٹھ نام ہوں غرض واسطے مسلمانوں کے یہاں ہیں حسب مراتب ایمان اور اعمال ثبات سے باغ اور وہ باغ ہمیشہ سبز اور تروتازہ رہیں گے اس واسطے کہ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہیں نیچے درختوں ان کے کے یسے غرقوں اور منظر وں اُن کے کے نہرین لکھا ہے کہ بہشت میں چار نہرین ہیں پانی کی شہد کی دودھ کی شراب کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہر پانی کی ہے لیکن موافق خواہش کے تبدیل ہوگی وقت خواہش ب کے پانی کی ہوگی اور وقت خواہش کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ ایک نہر ہے کہ چار خاصیتیں رکھتی ہے زندگی کہ خاصیت آب ہے اور پرویش کہ خاصیت شہد ہے اور حلاوت کہ خاصیت شہد ہے اور شامکہ کہ خاصیت شراب ہے سب اس ایک میں موجود ہیں پس ایک نہر کو بہ اعتبار تعدد خواص کے ساتھ لفظ جمع کے ذکر فرمایا غرض بہر روش جاری ہونگی وہاں نہرین چنانکہ انہا حکمت ایمان باطن ان کے سے یہاں اور زبان ان کے جاری ہوئے تھے فیض اکا اُس عالم میں پہنچا اور جب یہ ان باغوں میں داخل ہوئے اور لذات اُن کی استعمال کریں گے معلوم ہوگا کہ سب یہ لذتیں گوناگون خیراتے ایمان و عمل صالح ہے تالذت بسبب اس جاننے کے دو بالا ہو کر قدر ایمان اور عمل صالح ذہن میں ان کے بڑھے اور اگر یہ معلوم نہ ہو تو مانند نعمتوں دنیا کے ان نعمتوں کو بھی نعمت ہے ابتدا ہی تصور کریں اور لذت دریافت خیراتے محروم رہیں اور دلیل اس جاننے کی یہ ہے تَجْرِي دُرٌّ قَوًا ہر گاہ روزی دے جاوے گئے بہشتی صِفَاتِ اِن دُرِّ جَوْن سے مِنْ شَرِّ مِیوَن سے دُرٌّ قَازِقٌ قَالُوا کَیْنِیْ هَٰذَا الَّذِیْ دُرٌّ قَازِقٌ قَبْلَ ہَہُ رَزَقَ خَیْرًا حَسْرَیْ جی کہ دی گئی تھی جو پہلے اس سے دنیا میں مقامات و احوال سے کہ ثمرات ایمان اور اعمال ثبات سے ہمارے تھے نہ وَاَوْتُوا بِمُتَشَابِهًا اور دے جاوے گئے مسلمانوں کو میوے بہشت کے سے ہر رنگ و ہم صورت باوجود تفاوت بلذت تالذت بہ تشابہ و تشابہ آئین ہوں گے لیکن ایک ہوں گے سحر رنگ کے اور فرہ علیحدہ ہوگا چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور سوا ان کے اور تابعین سے منقول ہے کہ میوے بہشت صورتیں یک رنگ اور لذت اور طعم میں مختلف ہوں گے بعضوں نے کہا ہے کہ تشابہ ہونے سے وجود کے لیے سب کے لیے سب اچھے ہی ہونگے روٹی برا ہوگا کوئی سمجھے لیجئے کہ اکثر

مفسرین نے ہذا الذی رزقاً کو حمل و نزوعیت اور جنسیت کے کیا ہے نہ جرات پر اسے اشکال قوی وارد نہ ہوتا  
اس واسطے کہ لفظ کلاماً مستوجب جمیع افراد رزق اور مراتب رزق ہے اور ظاہر ہے کہ اول بار یہ قول ہستون  
سے منظور ہو سکتا ہی نہیں اس واسطے کہ قبل اس سے گاہے رزق اخروی اینین عنایت نہیں ہوا تھا لہذا بعض  
مفسرین نے رزقاً من قبل کو حمل کیا ہے اور رزق دنیوی کے اور یہ بھی تفسیر نہیں ہوتا اس واسطے کہ اس صورت میں  
لازم آتا ہے کہ پہلے آخرت کے کوئی نعمت دوائے نعمت ہائے دنیوی نہ ہو اور حال آنکہ آیات بسیار اور احادیث سے قیام  
دلائل کرتی ہیں اور یہ کہ وہاں نعمتیں نا دیدہ و ناشنیدہ بھی ہو گئی اور بخلہ آیت فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من  
خزائین اعلین ہے اور حدیث اعددت لعبادی الصالحین ما لایحسب ولا یحصى ولا یدر ولا یظن  
علی قلب بشر اور واسطے ان دونوں اشکال کے بعض متاخرین نے رزقاً من قبل کو عام کیا ہے کہ دنیا میں ہوں یا آخرت  
میں یا راول رزق دنیوی کو یاد کریں گے پھر اور مرتبہ میں رزق اخروی کو لیکن یہ تو چہ بھی باوجود تکلف کے تطلق  
درست نہیں ہوتی اس واسطے کہ افراد ہستون کے مقابل اس کی اور یہ بھی ہو گئے ان کو دنیا میں بقدر حاجت باج  
الیہ سے زیادہ عنایت نہیں ہوا وہ نعمت ہست کی دیکھ کہ کوئی نعمت دنیا کو یاد کرنے کے لئے کوئی کچھ پہنچا ہی نہیں  
اور معہذا بار بار لکھیں ایک چیز کی لذت ناقص ہو جاتی ہے گو منافع اور طعم میں تفاوت ہو کہ مثل شہو ہے مصرع  
چو حلوا سبکیا خور و ندوبس نہ یس اصح ہی ہے کہ حمل ہذا الذی رزقاً من قبل حل خبر انجری علیہ نہ حل نوع  
کا اور فرد کے اور اتحاد کہ در میان خبر اور قحری علیہ کے فی الواقع متحقق ہے قوی تر ہے اس اتحاد سے کہ در میان  
فرد اور نوع کے یہ نظر ظاہر میں کے مدرک ہوتا ہے اس واسطے کہ خارج حقیقت کے ظہور خبری علیہ صرح لباس  
دوسرے کے اور دریافت کرتے ہیں اس کے کہ بہ نعمت ظہور اس عمل کے ہے کہ دنیا میں ہم سے صادر ہوا تھا وہ لذت اور  
لطف حاصل ہوتا ہے کہ خارج بیان سے ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ آدمی کو نسبت مالوفات سے ہوتی  
اور رحمت اور میلان طرف مالوفات کے محال کرتا ہے پس یہ اس وقت ہے کہ مزاج معاد اور قوت شہو سے  
اسی حالت اولی پر ہوا ہے مزاج بخت وسعت نشأ متبدل ہوا ہوا اور قوت شہو یہ سب محال علوی اینی کے ترقی  
کر گئی ہو یہ باند مالوفات اپنے کا اسے جانتا محال نادانی ہے چنانچہ فتح العزیز میں لکھا ہے اور بعض مفسرین نے  
لکھا ہے کہ جب ہستی سیوہ کھاتے کو توڑینگے تو اس دفعہ میں کہ ماتم سے دہن تک نہ پہنچا وینگے کہ میوہ دوسرا و سنجہ  
تیار ہو جاوے گا سمجھ لے کہ جو کس اور مطعم اور مشرب ہے تو لکھا باں خوبی بیان فرمایا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ یہہ لذتیں اور  
نعمتیں کو سب مقام خبر اور مکافات اعمال کے عنایت ہو گئی تاکہ امتیاج و سرور انکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہے کہ نصیران  
مواقع کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو کہ رہتی ہے چنانچہ کہا ہے اگر میں اپنے وہ جانان  
گلستان میں کیوں کہ زمانہ نہ لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تمہیں امتیاج و سرور ان کے کہ ہم تعجب موافق بھی

جاوئے و حکم فیہا اذ واج مطہرہ اور واسطے بہشتیوں کے سچ بہشت کے قبیلے بن پاکے گئے بول غافل  
 منیٰ جس استغاثہ سے تاکہ آب دہن اور آب مینی اور در دہر اور برص و جذام اور ذوق اور زکام وغیرہ ان میں نہ ہو گئے اور  
 حب نخل غل غل کینیہ غم اندوہ اور خضائل زداول سے باطن انگلیاک ہوگا اور بلا بر من انگا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہے اس  
 سے صاف ہوگا اور بدن انگا اس شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل شتہ مرورید کے نظر انگا اور اگر ایک ان میں سے  
 خضر اعنی اندھیری راتیں سح دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہو جاوے اور اگر آب دہن دالے دریائے  
 شور میں شیریں ہو جاوے اتنی حوریں بہشتیوں کو ملینگے اور حوریں دنیا کی انکی اگر بفضل الہی بخشی جاوے گی تو وہ الہی خوب  
 صورت ہوونگی کہ حوریں بایں جمال و جمال رشک کھاوونگی اس واسطے کہ حور وین صرف عطا ہے اور ان  
 عطا اور جبر جمع و ہم فیما خالدون اور بہشتی سچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ آیت مبطل قبول فرقہ جمیع  
 کہ فہم بہشت اور مار کا فیل ہے یہاں محققین نے فرمایا ہے کہ آدمی کو تین چیزیں دریافت کرنی ضرور ہیں  
 اول مبداء انما کہ کہاں سے آیا اور کہاں تھا میں دوم معاش انبی کہ کہاں سے گھاتا ہوں اور کس جا رکھتا ہوں سوم  
 معاد انما کہ آخر کامیر کیا ہے اس آیت میں حق تعالیٰ نے تینوں چیزوں کو یاد دلوایا ہے بیان مبداء میں توا  
 لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ نہیں اسکا دیکھا کہ زیادہ کثافت اس حقیقت کا غیر ممکن ہے اور بیان معاش میں  
 الذی جعل لکم الارض سے رمز قاکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اس واسطے کہ معاش انبی ہر یک کے حصہ لگایا  
 اور بیان معاد فریقین میں فاتقوا النار سے خالدون تک شیع تمام فرمایا اس واسطے کہ اس میں محتاج مان  
 کئے تھے لوگ اور جو ضمن میں اس کے اثبات اعجاز قرآنی دلیل اور محقق فرقان کی تصریح مذکور ہوئی تو کافی ہوا  
 ہو کر مقرر ہوئے کہ مقرر طاقت بشری نہیں کہ انیا کلام بناب کے لیکن شہدہ دوسرے کرنے لگے کہ ٹروئے کلام میں  
 بڑی بڑی چیزوں کا ذکر جا بے ذکر شہدہ ہیتہ سے بزرگ اپنے سخن میں اجتناب کرتے ہیں اگر یہ اللہ کا کلام  
 ہو تو اس میں ذکر انبیا و اشیاء خسیہ کا کھی اور مکرٹی ہے کیوں ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام اللہ  
 کا نہیں ہے حق تعالیٰ نے انکی رو میں اشارہ فرمایا ان اللہ لا یستجی فی تحقیق حق تعالیٰ نہیں شر مایا ان نصیر  
 بہ کہ بیان کرے مثلاً مآثال کوئی سے بعوضہ مجھ کی مآخوفیت پھر خواہ پر اس کے سے مثل کھی  
 اور مکرٹی کے سب ترول کا اس کے یہ ہے کہ یہود کلام اللہ میں مذکور کھی اور مکرٹی کا کہ وارد ہے چنانچہ مکرٹی اس  
 آیت شریفہ میں لن یخلصوا ذبا و ذبا و لو اجتمعوا لدوان یسلہم الذباب شتلا یتنفذ وہ منہ اور مکرٹی کا اس آیت  
 کریمہ میں مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کذلک الصکوت سنکر منستے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کیا مناسب  
 ہے ایسی ادنیٰ چیزوں کا ذکر کرنا یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اپنے ملاؤں اور گنہگاروں سے کہے ہیں ملاؤں کو خوب صورتی  
 ظاہر کی دی ہے اور گنہگاروں کے پیدا کرنے میں کیا جانے کیا کیا فوائد رکھیں ہیں جو ہم نہیں سمجھتے اس باغ جہان میں ہرگز کا

خالی حکمت سے نہیں سمجھ سکتے ذرہ ذرہ میں جیسا کہ تیری حکمت ہی نہ پتے پتے میں خود کھاتا تو عجب صفتیں  
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جانتے ہیں کہ قرآن کلام حق ہے فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ یہ جانتے ہیں یقیناً کہ یہ خبر ضرب المثل است درست سمجھ کر پروردگار ان کے سے وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا  
اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا کس کہتے ہیں ازروئی جنگ وجدال مازارہ  
لعن وعناد کے کیا جانا اللہ نے ساتھ اس کے مثال لانا اس جگہ وقف لازم ہے ایسا کافر نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ  
ساتھ عدل اپنے کے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا مِّنَ الْكَاذِبِينَ ساتھ اس مثال کے بہت کافروں اور منافقوں کو کربال  
نہیں کرتے اور حکمت کی نہیں مانتے وَجَدِي بِهِ كَثِيرًا اور ضل اپنے سے راہ دکھاتا ہے ساتھ اس مثال کے  
بہیون کو سمجھ لے کہ حق تعالیٰ نے اور جگہ آیات قرآنی میں ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ  
کثرت مذکور فرمایا وجہ یہ ہے کہ اہل ہدایت بھی بذات خویش کثیر ہیں اگرچہ یہ نسبت گمراہان قلیل ہیں اور دوسری  
یہ ہے کہ بخت غلبے کے یہ تھوڑے بھی بہت ہیں ان حزب اللہ ہم الغالبین باقی رہا یہاں ایک اور سوال آتا  
طلب وہ ہے سوال مذکور ہدایت یافتگان کا کیوں نہ مقدم فرمایا حال آنکہ شرافت اہل مقصدی تقدیم کے کی  
تھی چنانچہ اکثر مقاموں پر کلام اللہ میں مذکور نیکو کا مقدم ہے اور مذکور بدوں کے جواب سوق اس کلام کا بزد مقال  
کھاتا ہے کہ عجب از قرآن میں شرف و شہرہ کے زبان طعنہ کھول کر گمراہ ہوئے تھے پس اول احوال انکا بیان کرنا منظور ہوا  
لہذا اس کلام میں نسبت بکلام سابق کہ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا اور وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اہی صفت لفظ و نشر غیرت  
جستار فرمائی وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ اور نہیں گمراہ کرنا اللہ ساتھ اس مثل کے مگر فاسقوں کو الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ عِزَّةَ اللَّهِ  
مِّن بَعْدِ مِثْلِهِ وہ فاسق جو ٹوڑتے ہیں قول یہاں اللہ کا سمجھ مضمون اس قول کے مراد کنندگان عہد سے یہود  
ہیں کہ اوپر متابعت پیغمبر آخر الزمان کے عہد باندہ کر توڑا یا مراد گفتار و منافق ہیں کہ عہد نفاق کو بھلا یا وَيَقْطَعُونَ  
عَٰصِمًا اللہ یہ ان توصلہ اور کاٹتے ہیں یہ عہد شکن جو حکم کیا خدا نے ساتھ اس کے کہ ملا جاوے یعنی قطع رحم کرتے  
ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ دشمنی کے واسطے کہ کوئی قبیلہ عرب کا ایسا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جس کے ساتھ قرابت نہ ہو اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان آنحضرت کے اور ان کے بھت اخوت سمعیل اور  
اسحاق کے گالیت اور خوشی تھی وَيَقْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہیں وہ گروہ بیچ زمین کے ساتھ مخالفت  
حق کے اور متابعت نفس کے أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ یہ گروہ وہی ہیں تو تباہی و تالے بیچ دنیا اور عقبی کے سمجھ لے  
کہ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ گمراہ کرنا ہے ان لوگوں کو کہ جنہیں بہتین صفتیں ہیں ایک تو عہد شکنی دوسری قطع  
رحمی تیسری منفہ ناپا ہوس چاہئے آدمی کو کہ ان سے بچے کسی سے جو عہد کرے تو اس کو وفا کرے اور صلہ رحمی کرے



انے اقربا اور خوشون پر اور جس چیز میں کہ فساد ہو اس کو ترک کرے تاکہ گروہ خاص میں نہ داخل ہو یہ یارب  
ان افعال سے پہلو بجا نہ بنی ممدائیا تو تیری فیض دوسرا نہ کیف تکفروا باللہ وکنتم امواتا فاحیاء کم  
کیونکہ کفر کرتے ہو تم ساتھ خدا کی غرض کے اور حال یہ ہے کہ تھے تم مردے یعنی اسام تھے کہ اس کو حیات  
نہ تھی جسے نطفہ اور علقہ میں زندہ کیا تم کو یعنی تنوہ اعضا کر کے روح تمہارے بدلو میں بھونکی تم تمہیں کم بھرم دار لگا  
تم کو جب اصل سگی تمہاری تم بچیکم بچہ حلا و لگا تم کو باندہ دیگر اور میں نفیہ ضرور سے واسطے نشور کے تم الیکہ تو رجعون  
بچہ طرف اس کے تھیرے جاؤ گے تم واسطے جزا اعمال کے معلوم کر لیجے کہ یہ سورہ بقرہ متضمن ہے بہت آیات  
مسائل پہلی آیت مسائل سے کہ جس سے یہ مسئلہ کہ باہت اصل ہے بچہ اشیاء کے نکلتا ہے وہ ہے  
اسی طرح جس آیت سے جو مسئلہ نکلتا وہ پہلے اس آیت کے وہاں بیان کیا جاوے لگا انشاء اللہ تعالیٰ  
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَافِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَهُوَ خَالِقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِي خَلَقَ  
الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ وَإِنَّكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ رَاكِعُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي يَرْفَعُ الصَّوَابَ وَيُنَادِي السَّامِعِينَ وَيُظَاهِرُ الْمَوَدَّةَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ  
یعنی دانا ہے ہر چیز کا کیونکہ بنائی ہے اور واسطے کہ بنائی ہے باقی رہے یہاں دو خدشے سوائے سوا انکو مع  
لکھتا ہوں خدیشہ اول خلق لکم مافی الارض جمعاً دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ زمین میں ہے اس میں  
الانتفاع ہے حالانکہ تجریم المحرمات میں قطعاً ثابت ہوئی ہے جواب یہ کہ آتش سب چیزوں کی  
واسطے انتفاع کے دلالت نہیں کرتی کہ ہر چیز قابل انتفاع ہر ایک کے ہو بلکہ اس آیت میں مقابلہ جمیع مافی الارض  
کا ساتھ جمیع بنی آدم کے تقاضا کرتا ہے کہ افراد اول اور افراد ثانی کے منقسم ہوں پس جو چیز کہ معین تھی غیر  
ہوئی اور کسی سبب سے ملک میں کسی شخص کے الٹی انتفاع ساتھ اس کے بغیر اجازت صاحب حق کے روایت  
اور اس طرح انتفاع بنی آدم جمیع مافی الارض سے تقاضا نہیں کرتا کہ ہر ایک کو ہر چیز سے ہر نوع انتفاع روا ہو بلکہ  
یقیناً جو وہ انتفاعات میں رجوع بشرع چاہیگی مثلاً انتفاع حورو سے ساتھ وطی کے ہے اور انتفاع ماہی سے  
ساتھ شفت کے اور انتفاع پانی سے ساتھ پینے کے اور آگ سے ساتھ پکانے کے بلکہ لفظ لکم کہ لام نفعیہ  
اس میں موجود ہے دلیل صریح ہے اوپر اس کے کہ سب چیزوں کو نفع اپنے میں نہ ضرر اپنے میں استعمال کیا جائے  
اور ضرر دو قسم ہے دنیوی یا دینی ہے دنیوی کو اہل تجربہ جانتے ہیں اور دینی کو سوا انبیا کے نہیں سمجھ سکتا کوئی اس واسطے  
کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہے اور اس وقت کو کوئی دیکھ کر بھڑک نہیں سکتا تا تجربہ اس کا حاصل کیا ہو پس طریقیہ ضرر  
کا اس ضرر کے نہیں ہے مگر غمیہ دینی یا دینی سکرا کر کرنا خدیشہ دوسرا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ



خلقت اول چیز تو کی کہ بیج زمین کے ہیں مقدم اور خلقت آسمان کے ہو سطح سورہ حم سجدہ میں بھی تصریح تمام  
 مذکور ہے اور سورہ نازعات میں والا دض بعد ذلک دھوا لالت صرح کرتا ہے کہ دھوز میں نیچے عرض کرنا  
 اور سجھا ناز میں کجا بعد خلقت آسمان کے اور تویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کو الگ کے ہے اور بعد وجود دن رات  
 اور ظاہر ہے کہ خلق زمین اور جو کچھ بیج زمین کے ہے بدون دھوز میں ممکن نہیں پس مضمون آیتیں میں تعارض اور  
 تناقض ہوا جواب خلقی لکم مافی الا دض جیسا معنی قدر لکم ہے اور سطح سورہ سجدہ میں وجعل فیہا  
 وایسی من فوقہا وبارک فیہا وخذ فیہا تھو اس واسطے کہ خلقت جمیع مافی الارض کی بدون توسط حرکات  
 آسمانی کے واقع نہیں ہے پس تویہ آسمانوں کا متاخر نہیں ہو سکتا اور بعض مفسرین نے جو کہا ہے کہ دھوز میں  
 متاخر آسمان سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تویہ آسمان کا متاخر خلق زمین سے ہے یہ سب والی غفلت  
 کے ہے عموم مافی الارض جمیع سے اور آیتہ دفع سمکما خسوہا واغطش لیلہا واخرج ضحہا والا دض بعد ذلک دھوا  
 سے ثانی محمل ہے کہ اول زمین نہایت چھوٹی بنائی ہو اور آسمان وصول جمال اور حرکت انہار رکھ کر قوت حیوانات  
 اُس میں مقدر کیں ہوں پھر آسمان سات بنا کر گردشیں لاکر نور اور ظلمت شبان روزی عنایت کی ہو بعد اسکے زمین کو بھلا  
 فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب فایم بعض مفسرین نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہے کہ  
 قبل خلقت آسمان زمین کے ہو خیرین موجود تھیں عرش اور آب جب ارادہ الہی خلقت آسمان و زمین پر متعلق ہوا پانی  
 سے دھواں اُٹھا اور بسبب دھواں اُٹھنے کا بعض روایت میں یہ لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے باؤ کو سٹپ کیا باؤ کے  
 سبب سے پانی میں موج آیا حرکت امواج سے دھواں ظاہر ہو کر اور چڑھا اور بھی آسمان ہے کہ اور آیتہ میں اشارہ  
 اس کی طرف واقع ہے ثم استوی الی السماء وہی دھواں پھر قدرے پانی میں پس اور تجرید ہوا وہ مادہ  
 خلقت زمین ہے پس اول زمین کو قطعہ قطعہ کر کے ہفت زمین درست کیں پھر آسمانی طرف توجہ فرما کر  
 آسمان بنائے اور اس روایات میں خلقت زمین کو چار روز میں اس واسطے بیان فرمایا ہے کہ روزِ شنبہ کو اللہ  
 پیدائش دود کہ مادہ آسمان ہے اور طینِ سخن کہ مادہ زمین ہے واقع ہوئی اور روزِ دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا  
 اور روزِ شنبہ کو پہاڑ اس میں نصب کئے اور ہرین جاری کیں اور روزِ چار شنبہ کو درخت اُہیں لگائے اور  
 قوت جانور و کادانہ و کاه سدا گیا اور روزِ پنجشنبہ کو طرف آسمان کے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے  
 اور روزِ جمعہ کو ہر آسمان میں ستارے چڑھے اور گردش ہر ستارہ کی معین کئی اور طالع کو واسطہ کار و بار آسمان  
 مقرر فرمایا پس تمام خلقت عالم چھ روز میں باقی تفصیل واقع ہوئی چنانچہ حم سجدہ میں مفصل اشارہ فرمایا ہے  
 لیکن بیان ایک شکل ہے کہ درات طلوع و غروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہیں قبل خلقت زمین  
 آسمان کے کیونکہ مقرر ہوں بعضے علمائے اسکے جواب میں کہا ہے کہ مراد دنوں سے حقیقت دنوں کی

نہیں جس بلکہ مدت ذوقی ہی یعنی تمام حقت عالم کی اتنی مدتیں واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت مدت روز و شب  
 میں قیاس کریں چھ روز ہوں بصون نے کہا جس کہ نور عرش یعنی وقت منتظر ہوتا تھا یعنی وقت محنتی  
 اول کہ روز و شب کو شب قرار دیا ہی کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہیں موج جس معلق استادہ  
 اور آسمان دوسرے فقرہ سفید اور تیسرے آسمان چھاس یا بخوان زر حضا زمر و ساوان یا قوت سرج اور عرش  
 اور کرسی کا بعد اسونا دلیل قطعی سے ثابت نہیں جس مگر بالائے ہفت آسمان مناصدہ بسیار اور توسط انوار  
 بی شمار ایک جسم جس نورانی اسکو گاہے عرش کہتے ہیں گاہے کرسی اور وہ محیط آسمان و زمین جس  
 وسیع کو سب السموات والارض واللہ اعلم یہاں تک تمام دیونگو پیدا و نصحت فرمائی بطریق عموم خلیفہ تبارک و تعالیٰ  
 گذشتہ سے کہ یا ایہا الناس یعنی ظاہر و باہر جس اور یا بنی اسرائیل اذ کروا کہ گئے اوکیا بطریق ذکر خاص  
 بعد عام لائے اور در مابین قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ جس کے اور باب کے تھے جملہ متعذر مذکور فرمایا  
وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اور بارگاہ صحت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ آسمان پر  
 یا ان فرشتوں کو کہ زمین پر تھے یا تمام فرشتوں کو آسمان و زمین کے بعد قتل و زاجلا بنی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی  
الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ بدستی کہ میں بنانے والا ہوں زمین کے میں یا مطلق زمین پر عوض قوم جنوں کے اس شخص کو کہ عبادت  
 زمین پر خلیفہ تھا راہوا اور اعانت دین میں اور امانت میں خلیفہ میرا ہو خلیفہ سے کہتے ہیں کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے  
 اور نہج عنوان اس کا اختیار کرے یا بنی اسرائیل آدم خلیفہ فرشتوں کے ہیں کہ فرشتہ جو پرستش عبادت الہی میں  
 مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہو کر ان صفات موصوف ہوو یا خلیفہ وہ ہوتا ہی کہ کسی کے طرف  
 سے اوامر و اہی جن جن کو بتائے ہیں بناوے یا بنی اسرائیل معنی خلیفہ خدا ہیں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اجراء احکام  
 فرماتے تھے یا خلیفہ خلف سے ہی کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتوں کے واقع ہوا قَالُوا السَّعْلُ  
فِہُمْ مِّنْ یُّسُفِدُ فِیْہَا کہا فرشتوں نے کیا بنا ہی تو یوح زمین کے اس شخص کو کہ فدا کرے زمین میں و یسفک  
الدِّمَآءَ اور ڈالے لو ہو قتل کر کر مثل پسے کو بیرقی کے یہ خبر آئندہ کی کہ فرشتوں نے دی یا باخبر الہی تھی یا لوح محفوظ  
 پر لکھا دیکھا تھا یا ازراہ کشف تھی کہ مقصود صفات طہیت ہی یعنی اسے کو خلیفہ کرنا ہی کہ جو خون ریزی سے  
 نڈرے اور خانہ جنگیان کرے و کفی و کفی یحییٰ ک اور ہم یا کی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف تر کیے توقف و اعانت  
 تیری کے کہ موجب حمد ہی و قدس لک اور ذکر کرتے ہیں تیرا ساتھ پاکیزگی کے ہر ناشائستگی سے  
قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی بدستیں  
 اس کے حکمتیں ہیں کہ مجھ کو خبر نہیں تھیں نہیں و علم آدم والا سماء کھا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ بنا  
 انہیں سے ہی تمام ہر مخلوقات کے ثم عرض ہم علی الملائکہ پھر سامنے کیا انکو اور فرشتوں کے اپنے اپنے



کہ کو بیگیا جن سے واسطے نسل بھی اسکی ہوئی دو آیتوں کے جواب میں آگئے اور تیسری آیت کہ اس سے  
 خلقت اسکی ناری معلوم ہوتی ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو ناری ہو وہ جن سے جائز ہے کہ بعضے نے  
 بھی ایسے ہوں کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اول ہے چنانچہ شرع عقائد میں نفسا زانی نے اختیار کیا ہے  
 کہا ہے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیت کریمہ واذ قلنا للہم انکد اسجدوا لادم کے اور قول نبی ص  
 کہ یہ ہے واما المعنی اللہوی وھو التواضع کہ تواضع یا باخترت کہ نہیں ہے اس میں وضع جہہ کے اور پرزین کے  
 بنا برائے کہ کہا ہے معاملہ میں اور بھی اصح ہے اور یا وضع جہہ ہے اور پرزین کے اور ارم سابقہ میں آتا کیا  
 کرتے تھے ختم یا کیا ہے اس کو امام نے بیچ تفسیر کہہ کے اور امام تیسری نے اپنے رسالہ میں لکھا کہ حضرت  
 جنید سے پوچھا کہ تواضع کیا ہے کہا خفض الجناح ولین الجانب انتہی اور کلام اللہ میں اور جہہ واقع ہے وخفض  
 جناح المؤمنین اور وخفض جناح لمن ابغض من المؤمنین اور وخفض الجناح لربہما جہہ الذل کے معنی ہوتا  
 وخفض جناح المؤمنین کے لکھا ہے و تواضع لم وادف طہم اور تفسیر وخفض لہما جناح الذل کے معنی ہوتا  
 لکھا ہے تذلل و تواضع من تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث میں بھی وارد ہے عن عمر ابن الخطاب ر  
 قال وھو علی المنبر یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ وخصہ  
 فھو فی نفسہ صغیر فی اعین الناس کبر ومن تکبر وخصہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر فی نفسہ کبر اور تواضع میں  
 انخاج ہے پس سلام میں انخاج یہاں سے نکل سکتا ہے اور سوا اس کے معنی لغوی تواضع کے فروتنی میں اور فروتنی  
 کے لفظ سے جھک جانا سکتا ہے مگر یہ خطا نفس ہو اور دنیا ملحوظ ہو اور والدین اور سیر اور استاد کی تواضع بھی ہے  
 کہ مقتضائے ادب ہے اور باجور ہوگا عند اللہ کیونکہ لاجل رضائے اللہ ہے اور انخاج میں زیادہ تر تقبیل اقدام سے  
 تو منظور نہیں ہے اور وہ جائز ہے بلکہ ثواب چنانچہ زبان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں  
 لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع میں آئی ہے اور حضرت نے منافقت اس سے  
 لوگوں کو ہمیں فرمائی ہے جیسے صحیح ترمذی میں مذکور ہے حدیث ابو کریم حدیث ابن عبد اللہ بن ادریس و ابو اسامہ  
 عن شعبہ عن عمر بن حمرہ عن عبد اللہ بن سلمہ عن سفیان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی  
 ہذا البی فھا اصاحۃ یقتل بنی فابتاد رسول اللہ صلعم فسالہ عن شیع ایات بدنا فھا الطم لا تشر کو اب اللہ شہا  
 ولا تشر فوا ولا تشر فوا ولا تشر فوا النفس الی حرم اللہ الاباحی ولا متشوا بی بی الی ذی السلطان یقتل ولا تشر فوا ولا تشر فوا  
 ولا تشر فوا محصنہ ولا تشر فوا الفزاد یوم الذنوب وعلیکم خاصۃ الھود ان لا تعدوا فی السبت قال فقبلا وید بہ و  
 ربطہ و قالوا انتھد انک بنی ترجمہ حدیث کہ ہو کر پ نے کہا اے حدیث کی ہو عبد اللہ بن ادریس  
 اور ابواسامہ نے شعبہ سے اے عمر بن حمرہ سے اے عبد اللہ بن سلمہ سے اے صفوان بن عسال سے کہ کہا کہ



یہودی نے واسطے بارائینے کے کہا چل ساتھ میرے طرف اس بنی کے پس کہا یا ربکے نے ست کہہ بنی  
 تر آئے دونو غمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس اوجھا ان دونوں نے تو نشانیون روشن سے پس فرما یا حضرت  
 نے واسطے ان کے مت شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مارو اور نہ نفس کو  
 جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ جاؤ تم ساتھ حال شخص پاک کے نزدیک صاحب طہنت کے بطریق  
 چالی تو قتل کرے وہ اس کو اور نہ سحر کرو تم اور نہ کھاؤ تم ربا اور نہ گالی دو تم عورت نیک کو اور نہ منہ پھراؤ تم بھاگنے کو  
 دن لڑائی کے اور لازم ہے اوپر تمھارے خاص ایسی یہود کہ نہ تجاؤ نہ کرو تم حدود الہی سے بچ دن بھٹکے کے کہا  
 راوی نے پس جوئے انھوں نے دونو ساتھ حضرت کے اور دونو پاؤ حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق  
 تم بنی ہو اور شبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ قال اعرابی ان ذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک و  
 ودجلک فاذن له فقبل راسہ ودجلہ الحدیث اور سوا اسکے حدیثین آئین ہیں سبب طوالت کلام کے  
 یہاں نہیں لکھیں اور کتب فقہ میں بھی ہے چنانچہ منہ میں اور احیاء العلوم میں ہے واما قبیل البدو والاشحاء  
 فی الحدیث فهو معصہ لا عند خوف اولاد امام العادل او العالمہ او لمن یستحق ذلک کثرت دینی وفیہ ایضاً ان القیام  
 مکروہ علی بسبیل العظام لا علی بسبیل الا کو ام سبھ لہجے کہ تواضع کئی قسم ہے ایک تواضع بنی کی ہے واسطے  
 مومنین کے ایک مومنین کی ہے واسطے بنی کے یا علماء کے یا والدین کے ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے  
 اور مشائخ کی ساتھ مشائخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے چنانچہ مرتبہ ہے ویسی ہی موافق ہر ایک کے تعلق تواضع  
 ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انزل الناس منازلہم اور آیت میں کہ واحفض جناحک للضعفاء  
 ہے بغیر کو حکم کیا خفض کا اور خفض کے لغت میں مثلاً گر کرنا یا منہ مرتبہ سے ہے پس بغیر کو مومنین کی تواضع بھی  
 بہت تھی کہ ابتداً اسلام کرتے تھے اور مومنین کو بغیر کی تواضع تقبیل قدم بھی کم ہے اس طرح اور مراتب کے قیاس  
 کر لیجئے اور حدیث صحیح میں ہے انجما سے جو وارد ہے چنانچہ مروی ہے ان سے کہ کہا انھوں نے کہا ایک رجل  
 نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے تواخا واسطے اس کے گرے یا کرے فرمایا پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کرے تا آخر حدیث کہ مگروہ شریف میں ترمذی سے روایت کی ہے یہی لفظ بھائی  
 اور دوست کا ہے اس سے بھی نکل سکتا ہے کہ بنی انجما کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی  
 اور دوست ہے پس انکی ملاقات میں تواضع اور جھکنا چاہئے باقی ربے والدین اور سر اور استاد انکی حق میں ملغوظ  
 صریح حدیث نہیں انجما سے نہیں واقع ہوا ہے کہ یہہ اس بنی میں داخل ہو گئے کہ مرتبہ انکابر انکابر کا نہیں ہے انکابر  
 اور عظام ضرور ہے اگر انکی خبا میں اہل علم سلام با انجما تو بجز ہو سکتا ہے اور کیوں نہ جائز اور درست ہو کہ  
 صریح حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے حدیث الحسن بن حنبل قال حد ثنا ابو عبدہ یحیی بن عبدہ حد ثنا ابی جثون



ان سے بلند کرتا تھا کآب کا ہاتھ وہاں نہ پہنچا تھا جب درخت انحراس گئے تو اس نے ڈالی جھکا دی انھوں  
 نے اس کے برگ سے تر عورت کیا فاذا طمأ السیطن عھما فاخرجهما مما کانا فیہ پس لعنشی  
 آدم اور جو اوشیطان نے بہشت سے پس نکال دیا انکو اس جزیرے کے تھے بیچ اس کے سناور نکالنے کی شیطاں  
 کی طرف مجاڑا ہی کہ واسطہ نکلنے کا ڈرا ہی اور نکالنے والا اللہ ہی سمجھ لیجے کہ شیطاں نے کیونکر لعنشی  
 دی کاف میں لکھا ہی کہ ابلیس کو قتل سکیز میں پرچنیک دیا تھا زمین سے اس نے آواز کی حضرت آدم کو  
 حق تعالیٰ نے سنا دی بعضے کہتے ہیں کہ اگرچہ زمین پرچنیک دیا تھا لیکن ابد رفت بہشت میں رکھا تھا نصیحت  
 ہیں کہ شیطاں بائیں کے منہ میں گھاسا تانت طاؤس کے یاٹوں سے لٹا طاؤس اگر بہشت میں گیا پس  
 شیطاں نے بہشت میں جا کر حضرت آدم علیہ السلام کو بطریق ننگ خواہی کے کھایا آدم ہل اذ لک علی  
 شجرۃ الخلد و ملک ایلی اسی آدم رہنمونی کرو من تجھ کو اور درخت ہمیشگی کے اور ملک کے کہ کبھی نہ قبول کرے  
 جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے بنی واقع ہوئی ہی شیطاں نے کہا اسی جت سے  
 کہ کھانا اس کا سب ملک ابدی ہی غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ کھار دیا اس نے حضرت  
 حوا سے کہہ کر باہر انہیں کو کسی ڈھب سے سمجھا کر کھلا دیا بہشت سے حق تعالیٰ نے انہیں نکلا دیا وقلنا اھبطوا  
 بعضکم لبعض عدو وحق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کہا ہم نے آرو بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے  
 یہ خطاب اھبطوا کا کہ صیغہ جمع ہی آدم اور جو اور طاؤس اور مارا اور ابلیس کو ہی چنانچہ ابلیس اور مارا دشمن  
 کے ہیں اور طاؤس دشمن سانپ کا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اھبطوا جمع ذوی العقول کی ہی غیر ذوی العقول  
 کیونکر اس میں داخل ہونگے تو جواب ہکا بہ ہی کہ واسطے غلبے ذوی العقول کے کہ آدم اور جو اور ابلیس میں غیر ذوی  
 العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہی داخل کر دیا اور بعضوں نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور جو کو ہی ساتھ دیا  
 کہ شت آدم میں تھی اور دشمنی بعض کی ان کے ساتھ بعض کے بسبب کفر اسلام کے ظاہر ہی سوال درست آتی  
 اسوقت معلوم نہ تھی پس خطاب میں اشیاء معدومہ کیونکر داخل ہوں جواب خطاب مذکور معنی کو نوا ابلیس ہی اور  
 خطاب نگوں کا معدوم کو رو ہی نہ تکلیف کا اور بعضوں نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور جو کو تھا ہی اور  
 ان کلام بلغ میں متعلق ہوتا ہی چنانچہ کہنا عنکم مشاہدین کلام اللہ میں وارد ہی حضرت داؤد اور سلیمان  
 علیہ السلام کی شانیں و لکم فی الارض مستقر و مناع الی جان اور واسطے تمھارے اور درست تمھارے  
 کے صحرا میں کے ٹھکانا ہی اور منفعت فائدہ ہی ایک وقت تک یعنی مرگ تک فیکلفہ ادم من  
 رقبہ فیکلفہ فتاب علیہ پس یکھ لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھ سخن پس بھرایا اور اس کے  
 اور حق تعالیٰ نے قبول فرمائی تو بہ اس کی کہ جتنیہ ذنوب اور پوشندہ عیوب ہی اللہ ہوا الثواب الرحیم

تحقیق حق سبحانہ وہی ہے قبول کرنے والا تو بہ بند و بنی ہشت مار اور مہربان کہ گناہ بند و بنی ہشت باہی بار بار لکھا  
کہ آدم اتر کر آسمان سے کوہ سر اندیب پر دو سو برس سے پھر حق تعالیٰ نے کچھ کلمات کھائے حضرت آدم  
وہ پڑھے گناہ انکا بخشا گیا بعضوں نے کہا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی رہنا ظلمنا  
انفسنا وان لم نخفنا وتوحشنا لکن من لنا سیر اور بعضوں نے کہا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک بحمد ربک عملت  
سوء وظلمت نفسی فاعف عنی وانت جبر الخافین لا الہ الا انت سبحانک وبحمد ربک عملت سوء وظلمت نفسی  
فازجنی فانما ارجع الراحین اور بعضوں نے کہا ہے یہ تھی سبحانک اللہم وبحمدک وبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا  
عنک ظلمت نفسی فاعف عنی لا یغفر الذنوب الا انت وان محمد عبدک ورسولک اور بعضوں نے کہا ہے کہ باہن الفاظ دعا کی  
یا رب بجز محمد ان تغفر لے پس حرم بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت چاہی تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا  
ای آدم تو کیا جانتا ہے محمد کو جو وسیلہ مغفرت کروانا ہے حضرت آدم نے عرض کیا کہ ہشت میں جن حکمہ نظر  
کی میں نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا یا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا آدم نے کہ جب میرے بین  
روح پری میں نے انکھ کھولی ساق عرش تولا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالیٰ نے فرمایا ای آدم تو نے  
واسطہ ایک گناہ اپنے کے محمد کو شفیع کر دانا اگر گناہوں اہل آسمان اور زمین کے محمد کو شفیع لانا میں عفو کر یا سے گناہ  
بخش میری بھی رب انام نہی محمد علیہ السلام نہ اس مقام پر اعتراض جواب بتفصیل بحر مباح میں مذکور ہے جسکو  
منظور ہو دیکھ لے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھا کر زمین پر اترے زمین پر آپ نے حق کی وہ حق جس  
جانور نے کھائی اسکے دست میں یا پیش میں نہ ہو گیا اور وہ ان جو گیاہ روئیدہ ہوئی نہ بر ملی ہوئی قلنا اھبطوا  
منہا جعیمعا کہا ہم نے دوسرے بار اتر و ہشت سے سب زمین پر فاتما یا یتیم مرقی ھدی فمن تبع  
ھذا فلیک خوف علیہم ولا ھم یحزنون پس جو ابھی تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت سا کھا رسال  
رسال و ازال کتب کے پس جسے سیروی کی ہدایت میری کی پس نہیں ڈرا و پر ان کے اور نہ وہ غم کھا و بیشکے والذین  
کنوا اولکذا بوا یا یتا اولیک اصحاب النار اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹایا ثانیوں ہماری کو کہ قرآن  
ہی یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے ھم فیہا خالدون اور وہ سچ آتش و دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں  
سبحم لیجے کہ پہلے سب قصص کے حق تعالیٰ نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسوسطے  
کہ باب سب کے ہیں اور ارشاد کیا کہ میں نے سب ملائک کا آدم کو مسجود کیا اس میں حسان  
اپنا تمام لوگوں کو تجا یا کہ انکا مسجود کرنا گویا تمھارا ہی مسجود کرنا ہے کہ تم ان کے پشت میں جھٹی تھے علوہ  
ایکے حسان باب سے کرنا عین پیٹے سے ہے پس باہن حسان رجوع طرف میرے نہیں کرتے  
خلافت فرمان میرے کے کرتے ہو شرم نہیں رکھتے اور پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا امین

بہشت ارہ جب کہ آدم کو باوجود اس قرب کے اور مجبور ہونے لامکہ کے سبک نافرمانی بہشت سے نکال  
 دیا اور تم اور خلافت امر میرے کاکرو والاقیامت کو حبت میں داخل ہی نہ کرو لگا عرض یہ قصہ کمال عبرت  
 انگیز ہے لازم ہے سب کو کہ تا مل میں کرین اور جو کام نارضا مندی الہی کا ہو اس سے باز رہیں اور دوسرا قصہ  
 ابلیس کا اور ترسانندہ دلہائے مومنین ہے کہ باوجود اس قرب و متزلزلت کے سبک نافرمانی سبحانی  
 رائدہ درگاہ ہو اس پس ہر دم ہر لحظہ متوجہ جناب الہی ہوئے اور انفعال گناہان گذشتہ میں روئے اور مغفرت  
 بہر نیار مندی جناب خداوند کریم سے مانگئے کہ وہ بخشدہ ذلوب مومنان ہے اور پوشتہ عیوب بندگان  
 ہے یہاں قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام ہوا احسان ہے تھا کہ نہ اند اور نصیحت سب لوگوں کو بوجہ عموم  
 کی اور ہر ایک مقام سے موعظت مبنی اسرائیل کو بوجہ خصوص ذکر فرمائی اور نعمتیں اپنی یاد دلوائیں اور حسانا  
 جنائے کہ یا بنی اسرائیل اذ کروا نعمتی الہی انعمت علیکم اعم فرزند ان یعقوب یا دکر و نعمتیں سیری وہ  
 نعمتیں کہ فضل اپنے سے انعام کیں میں نے اوپر تمہارے لینے اوپر بایوں تمہارے کے بنی اسرائیل کے  
 تحقیق میں لکھا ہے کہ اس مرد کو کہتے ہیں اور ایل خدا کو لینے اے بیٹو مرد خدا کے اور مرد خدا سے مراد  
 یعقوب میں اور لفظ نعمت کا واحد ہے بمعنی جمع اور یاد کرو ان نعمتوں کو کیا معنی کہ ان کو فراموش نہ کرو  
 یا مذکور انکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتیں یہ ہیں کہ ان کے ابا کو کید فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے  
 پتھر سے جب وے نیا سے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من و سلوی بچھوایا اور بعضوں کو مملکت  
 دی تھی سلیمان علیہ السلام کو کہ نام روئے زمین پر متصرف ہوئے تھے علیہ القیاس نعلے بقیای  
 عنایت کیں اور نکی باپ سے گزرا عین بیٹے سے ہے کہ عزت باپ کی عزت بیٹے کی ہے  
 اس واسطے حق تعالیٰ نے یاد دلوائیں وہ نعمتیں کہ ان کے بایوں رکن تھیں وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ یٰۤاَیُّہَا  
 الْعٰہِدُ کُمْ اُوْر لوراکر و عہد میرا کہ سچ شان سپہ میرے کے کہ محمد بن صلی اللہ علیہ وسلم باندہا ہے میں نے  
 تم سے تورات میں پورا کرو لگا میں عہد تمہارا لینے خرافاداری کی تھیں نہجاؤ لگا وَاٰتٰی قٰرِہٖوْنَ اور  
 خاص مجھ سے ڈرو اور نقص عہد اور میں ان سکنی کرو وَاَصْلٰہَا اِنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا  
 کٰفِرِیْنَ اور میں ان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو آتا رہا میں نے لینے قرآن درآن حالیکہ سچا کر نوالا ہے  
 وہی قرآن لینے موافق اور مطابقی ہے پیچ اصول کے تو حید میں وعدے میں وعید میں خاص اس  
 خبر کو جو ساتھ تمہارے ہے لینے تورات اور مت ہو پہلے کافر ایل کتابوں میں سے ساتھ  
 اس کے لینے قرآن کے یا مثل اول کافروں کے کہ کافر ہیں مکہ میں یا مکراد کفر سے حق پوشی  
 ہے دیدہ و دانستہ کہ یہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہیں وَلَا تَشْتَرُوا بِآیٰتِیْ غَمًّا قَلِیْلًا اور مت



بدلے آتوں میری کہ قدرت جب مولیٰ تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود میں جسے کعب ابن شرف  
 وغیرہ کہ آیات تورات کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جھڑپتے تھے وہاں  
 خائف اور مجھ سے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض میں دنیا فانی کے مت میں بعضوں نے کہا ہے کہ علماء  
 یہود آئین تورات کی تحریف کر کر ایک صاع جو اور چار گزر کر پاس کو سج ڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھ لیجے  
 کہ اگر عوض میں تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی طاقت تھی کہ ہدفانی جب آور وہ باقی ہی اور بہہ تھوڑی ہی  
 اور وہ بہت ہی قلیل منع اللہ بنا قلیل ولا خوزہ جنہا انفق سمجھ لیجے کہ یہ آیت ہر چند ظاہر سند نبی اہل  
 جب لیکن حقیقت میں سرنش کی فروختی ہی اس مت کے کہ عوض میں آیات الہی کی قیمت قلیل لیتے ہیں  
 اور وہ نعت برباد کرتے ہیں فرقہ اول علماء بد قماش ہیں کہ دنیا داروں سے اور ظالموں سے احتلاط کرتے  
 ہیں اور واسطے لذات اور شہوات اُن کے کہ روایات نادرہ نکالتے ہیں دوسرا فرقہ فاضلان مری  
 اور منقیان نے پاک ہیں کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہیں اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس  
 اس کے قرار دیتے ہیں تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہیں اور امراء بیداوگر کہ داد مظلوموں کی نہیں دیتے  
 اور اعمال و مقصد یوں اور کار پر دازوں اپنے کا احوال نقص نہیں کرتے جو تھا فرقہ وزیروں اور مقصد یوں اور  
 کار پر دازوں و فقر والوں کا ہے کہ تحصیل اموال میں اور اخذ خراج میں رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر  
 میں نہیں لاتے پانچواں فرقہ علمائے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہے کہ اوپر تعلیم احکام الہی کے اور تبلیغ موعظ اور  
 نیک کے متاع دنیا درخواست کرتے ہیں اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہے تو متوجہ بحال سائل ہوتے ہیں اور توفیق  
 میں درستی اور خوشونت کرتے ہیں لیکن فرقہ معلم الصیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہیں اس زمرہ میں نہیں  
 ہیں اس واسطے کہ عوض تعلیم میں کچھ نہیں لیتے بلکہ لینا انکا اجورہ محنت انکی کا ہے کچھ سے ماست امت  
 گھر سے جدار بیت ہیں اور کتب معاش سے معطل ہو کر اطفال نے سروا کو کہ مانند گوسفندان رعم کردہ کے ہوتے  
 ہیں جمع کرتے ہیں اور بہت سیاد نگاہ رکھتے ہیں ان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پڑنے تختن مکانی نہ  
 اور زمانہ درخواست کرے اس زمرہ میں محبوب ہے اور اجرت لینے میں امامت کے اور اذان  
 کے اور خطبے کے التماثل علماء کا ہے بعضوں نے کہا ہے جائز ہے کہ اجرت اور نفیس عبادت کے  
 نہیں ہے بلکہ اوپر ادا اس عبادت کے ہے مکان خاص میں اور زمانہ خاص میں اور بہ خصوصیت داخل  
 عبادت نہیں ہے اور تحقیق یہ ہے کہ زمانہ سابق میں آمیہ اور خطبا اور موزن جتہ تہہ بہ عمل بجا لاتے تھے  
 چنانچہ قاضی اور مفتی اور محنت اور تحصیل کر نیوالے ضلع اور عشر اور لڑائی خدا باہر اعمال مشغول ہوتے تھے جب علماء راشدین  
 اور سلاطین عادلین نے دیکھا کہ یہ لوگ مصروف ہی عبادت میں تو انکی معاش کے واسطے مال میں سلیم سے کچھ نہ بچ

مقرر کیا نہ واسطے اجرات کے بلکہ بنا بر عانت رقتہ رقتہ بہ عینے عینے معاش کے ہو گئے اور اجورہ قرار ملا۔  
 زمانے میں یہ وجہ معاش مشکوک بلکہ قریب بھرت ہے حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہے چنانچہ فقہ  
 العزیزین لکھا ہے اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقتہ قرآن کی باجماع و نص جائز ہے چنانچہ احادیث صحیحہ میں کہ  
 صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے موجود ہے بخور فرمایا ہے اور محققین علمائے فاعہ مقرر کیا ہے کہ بہت  
 نافع ہے وہ بہت ہے کہ جو خردی کے حق میں عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت ہو کہ  
 ہو اس پر اجرت لینا جائز نہیں ہے مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور روزہ اور ملاوت اور ذکر اور بیج  
 اور جو خردی سے عبادت نہیں ہے اس کا محض ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں ہے مثل رقیہ کرنے کے قرآن  
 یا تعویذ لکھنے کے اور ہشال کے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَالْبَاطِلُ يَكْفُرُ بِالْحَقِّ وَانْتُمْ تَعْمَلُونَ اور بیج کو کہ نعمت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو رات میں لکھی ہوئی ساتھ جھوٹھ کے اور است چھاؤں کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہے کہ  
 تم جانتے ہو کہ یہ پیغمبر ہے برحق میں پھر جا بوجہ کے کیوں انہی انت صفت چھائے ہو اور اپنے آپ کو دوزخ کا  
 اندھن بناتے ہو معلوم کیجئے کہ دوسری آیت سائل کہ جس سے مسئلہ صفت صلوٰۃ کا اور زکوٰۃ کا اور رکوع کا  
 نکلتا ہے وہ یہ ہے وَرَأَيْمُوا الصَّلَاةَ قَائِمًا کرو نماز کو مسلمانوں کے ساتھ جسے بہڑھنے میں وَأَنفُوا الزَّكَاةَ اور  
 روز کوہ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَأَذْكُرُوا مَعَ الزَّكَاةِ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرتے والوں کے اگر کوئی کہ اس  
 آیت سے فرصت جماعت کی نکلتی ہے اور حال آنکہ نماز جماعت کی فرض نہیں ہے جواب سکا یہ ہے کہ ہر  
 اہل کتاب کو ہے کہ انہی نماز میں رکوع تھا حق تعالیٰ نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوٰۃ کے تاکید فرمادی  
 کہ رکوع میں بھی اہل اسلام کی موفقت کرو اور بعضوں نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہے اور صلوٰۃ  
 کی معنی لغت میں دعا کی ہیں پھر نقل کیا ایک سوچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور زکوٰۃ کی معنی لغوی طہارت کی  
 ہیں پھر نقل کیا یہ شرع کے طرف خبر و مقدر کے لصاب سے بشرط الفراغ والحول اور رکوع بیچ لغت کے انھا ہے  
 جسے سجود وضع جبہ ہے اور اس قدر فرض ہے نزدیک حنیفہ کے اور تعدیل واجب ہے چنانچہ کتب فقہ  
 میں مذکور ہے اور نماز جماعت کا اور نماز تنہا کے ستائیں درجہ ثواب زیادہ ہے اور نماز باجماعت شعار خصوصاً  
 اس دین کا ہے أَمَّا مَرْوَنَ النَّاسِ بِالْبِرِّ وَتَسْوَنَ النَّفْسُ وَأَنْتُمْ تَكُونُونَ الْكُتَّابَ یا حکم کرتے ہو لوگوں کو ساتھ چلائیے  
 اور قبول جائے ہو جانوں اپنی کو اور حال یہ ہے کہ تم ہڑھتے ہو کتاب تو رات سلاقی حال رائے کے بہرہ مثل ہے  
 آپ کو صفت غیر کو صفت یہ آیت بعضے ہو کی شان میں ہے کہ اپنے دوستوں کو جو ایمان لائے تھے  
 احکام شرعیہ محمدیہ پر غیب دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حال آنکہ جا کتاب الہی میں ہڑھتے  
 تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الہی کے عمل کرے اور قول اس کا مخالف عمل کرے کہ ہوستی و مال اور کمال ہے

چنانچہ تین گناہیں معافی کو اور شاہ فرمایا ہی اول یہاں دوسری آیت لم تقولون ما لا تفعلون میں  
 تیسری آیت ما ازیدان الخالفکم لما یظنکم من اور عاقل سے بہت بعید ہے کہ اصلاح حال غیر میں کو شش کر  
 اور ملاک نفس اپنے سے جزم و تکیہ کرے پس تیسرے تلاوت کلام الہی کرتے ہو اور بموجب اس کے مگر عمل میں نہیں ملتا  
 ہو اخلاک تعقلون ایس نہیں سمجھتے تم معنی کتاب ہے کی باقی اس کلام کا اپنے حال تکہ صریح عقل و ترقیاحت اس کے  
 کے دال ہے اس واسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے بہت ہے کہ اور لوگ سبذیر ہوں اور ضرر اپنے سے  
 اجتناب کریں اور ظاہر ہے کہ مصلحت فہمی نفس اپنے کی اور دفع مضرت جانشکا اپنے ضرورت ہے اور ان  
 اصلاح میں لانے سے اور دفع مضرت کرنے سے وَأَسْبِغْهُ بِالْغُصْبِ وَاللَّحْمِ اور مرد چاہو اللہ سے ساتھ صبر کرنے کے  
 بیح اطاعت کے اور ساتھ نماز پڑھنے کے یا ساتھ دعا کے صحیح حصول دعا کے یا بہ معنی میں کہ گناہوں سے بچنے  
 میں اور عبادت کرنے میں مرد چاہو اللہ سے ساتھ صبر اور صلوٰۃ کے سمجھ لیجئے کہ صبر میں قسم ہے اول صبر و مشقت  
 طاعت کے ہے جیسے اٹھنا سید سے واسطے نماز کے اور غل و فو کو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جا کر  
 میں اندھیر میں دوسری ضرورت گناہ سے ہے کہ نے اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہے تیسری صبر و مشقت  
 کے ہے کہ درد و امراض اور بلا میں خرچ خرچ شکایت حکایت سے اپنے آپ کو باز رکھے جو آدمی اس میں جان لائے  
 نفس اپنے کو ساتھ صبر کے جو کر کے یقین ہے کہ ہر حال میں مالک نفس اپنے کا ہو گا اور نفس اس کا مغلوب  
 اور عقل اس کی غالب ہو گی فرمایا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان نصفان نصفان الصبر و نصف  
فِي الشُّكْرِ وَدَامَ الْبُخْلُ فِي شَيْءٍ لَا يَمَانُ غِيَا نفس مرغوب گویا اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے کہ ایمان بمثلہ صحت کے اور  
 دوسروں سے حاصل ہوتی ہے پر ہیز اور دوا سے پر ہیز صبر ہے اور دوا شکر ہے اگر پر ہیز نہ ہو دو کچھ فائدہ نہیں  
 کرتی اور پر ہیز نہ ہوں دوا کے بھی مفید ہوتا ہے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 صبر کو جزو عظم ایمان کا قرار دیا ہے چنانچہ ابن شہینہ نے کتاب الایمان میں اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی  
 ہے کہ الصبر من الايمان من الجسد والايمان من الصبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت تخریص  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہے کہ کسی نے جو چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الايمان قال الصبر  
 یعنی صبر اور جو آخر دی شجاعت وَأَهْلُ الْكَيْفِ وَالْأَعْلَى الْخَنَاسِ اور تحقق وہ نماز البتہ بڑی دشوار کر اور عاقری  
 کرنے والوں کے کہ مؤمن میں اخلاص والے ایسے کہ عبادت اور ان کے کہ ان نہیں ہے ان کی صفت میں  
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہے الَّذِينَ يَبْطُلُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي سُلُوكِهِمْ وہ لوگ کہ یقین جانتے ہیں یہ کہ وہ ملنے  
 والے ہیں ساتھ جڑے پروردگار اپنے کے وَأَنْفُسَهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ اور یہ بھی جانتے ہیں وہ طرے کے  
 پھر جاتے والے ہیں واسطے جڑانے کے مَا بَيْنَ يَدَيْهِ أَلْفُ سَنَاتٍ أَوْ زَوْجَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ یعنی بیٹو یعقوب کے

یاد کرو نعمتیں میری جو انعام کین میں نے اور تمہارے مکر اور اس جملہ کا نتیجہ خرابی واسطے اظہار اہتمام کے اور عقاباً  
 کے جیسے تکرار یا آیت کا اس آیت میں یا آیت لم تعبدوا الا لی و لا یبصر ولا یفنی عنک شیئاً یا ابنا انی  
 اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فیکون للشیطان ولاء عرض اس جملے سے اور جو کہ نہ تھے کہ پہلے یا نبی ص  
 موصیٰ بنی اسرائیل ص اور اسی واسطے واو عاطفہ درمیان میں ملائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ص  
 وَاِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ ہ اور تحقیق میں نے بزرگی دی تم کو اور عالموں کے بہ خطاب بنی اسرائیل کو  
 ص کہ حاضر تھے بہ امت ہمارا اجداد اُن کے کہ اپنے زمانے میں افضل عالم اور اکرم بنی آدم تھے جیسے کوئی ہے  
 بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا میرا دشمنہ کو کہ دشمنی تجھے دی گئی حاصل یہ ص کہ تھے اے  
 فرماتا ہے کہ یاد کرو اس نعمت کو کہ میں نے فضل اپنے سے بزرگی دی ابا کو تمہارے تمام جہان پر یعنی  
 میں نے بہ احسان کیا اور تم کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے منعم کو جھٹھاتے ہو اور نعمت کو اُن کے پھرنے  
 ہو اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے ہو اَتَقُولُوا مَا لَا یُخْبِرُنَّیْ نَفْسٌ مِّنْ نَّفْسٍ شَیْئًا اور ڈرو اس دن سے  
 کہ جب دن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھ لینے کو بھی تم میں چاہئے کہ کسی کافر سے قیامت کو  
 کچھ عذاب کم کرو اسکے تو بہ نہ ہو گا وَا لَا یَقْبَلُ مِنْہَا شَفَاعَةٌ وَا لَا یُؤْخَذُ مِنْہَا عَدْلٌ وَا لَا کُمْ تَبْصُرُوْنَ اور نہ قبول  
 کی جاوے گی اُس نفس کا فرہ سے سفارش لینے کوئی عرض کر کے بخشوانہ کیگا اور نہ لیا جاوے گی اُس سے بدلا  
 لینے کا فرحانہ کہ کچھ فدیہ دیکر عذاب سے جھوٹ جاوے تو بہ نہ ہو گا اور نہ او مدد کئے جاوے رویت  
 ہے کہ یہود سمجھتے تھے کہ آیا ہمارے قیامت کو بہن بخشوانہ لینے کے رذم ان کے میں بہ آیت نازل ہوئی سمجھ  
 لیجے کہ شفاعت پیغمبر کی باؤں پروردگار اہل کبار کے حق میں مقبول ہے نہ کفار کے وَا ذُنُوبُکُمْ کَثِیْرٌ مِّنْ اَلْفِرْعَوْنَ  
 بِسُوءِ نَفْسِکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ اور یاد کرو اے بیوی یعقوب کے جب جھیا یا ہم نے تم کو لینے اجداد تمہارے  
 کو قوم فرعون سے کہ تمہارے پیچھے پڑے تھے پہنچاتے تھے تم کو بڑا عذاب وَا ذُنُوبُکُمْ کَثِیْرٌ مِّنْ اَلْفِرْعَوْنَ  
 فِیْ سَاءَ کُفْرٍ کرتے تھے بیٹوں تمہارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹوں تمہارے کو سمجھ لیجے کہ ان عزمان  
 بالذکر کو کہتے ہیں اور اس جگہ چھوٹے بیٹوں کی معنی میں آیا ہے مجازاً جیسے تسمیہ ص کا اعتبار ماثول الیہ ہو  
 لکھا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ ابھی ہے فرعون کو اور اسکے گروہ کو حلا  
 ویا ہے بتعیر کہنے والوں سے اسکی تعیر تو چھی کہا انھوں نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے سدا ہو کر  
 بجھے اور تیرے گروہ کو ہلاک کر لگا اُس دن سے اُن نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل میں جو بیٹا سدا ہو اسے یاد دلاؤ  
 اور جو بیٹا سدا ہو اسے جینے دو ہماری خدمت کو تا انکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضوں نے کہا ہے  
 ستر ہزار لڑکے مارے گئے پھر غلظ جمع ہو کر اس کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمہیں لڑکوں کا مارنا منظور ہے

تو جہان خراب ہو جاوے گا اور عالم تباہ ہو گا حکم کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال جھوڑ دو سال رہا نہیں  
 حضرت ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل میں حضرت موسیٰ علی نبیہما السلام متولد ہوئے بہا نام ربانی خوف  
 قتل سے ایک صندوق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بند کر دیا کہ نیل میں ڈال دیا وہ صندوق تباہ ہوا فرعون کے  
 محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھ کے ٹکڑا دیا دیکھا تو ایک لڑکا تھا حضرت اسیم نے کہ قبیلہ اسکی بھی کہا کہ یہ لڑکا  
 بنی اسرائیل سے نہیں جب خدا جانے کہاں سے آیا ہے ہمارے اولاد نہیں ہے ہم اسے پالیں گے کیا  
 کر کے حق تعالیٰ نے غیب سے غیبت فرمایا ہے عرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے  
 گھر ملو اگر نہیں کے ہاتھ سے اسے ہلاک کرو یا سبحان اللہ عجیب قدرت کاملہ اللہ جس کے لئے دوست کو ایسے  
 دشمن کے ہاتھ میں پرورش کی کہ جسے ہارون بخون کو ان کے گمان میں مارا تھا وَفِي ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ  
 عظیمۃ اور حج اسکے لئے مارنے میں بیٹوں کے اور واسطے خدمت کے بیٹوں کے جلانے میں آزمائش تھی  
 پروردگار تمہارے سے بڑی وَإِذْ قَرَّبْنَا بَٰكُمُ الْخِجْرَ فَاخْتِئْتُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب ہمارے  
 ساتھ تمہارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس جھڑا دیا ہم نے تم کو انداز اسکی سے و کفر و کفر  
الْفِرْعَوْنَ وَآلَهُمْ يَنْظُرُونَ اور دبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہ  
 ہے کہ قوم اسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابر وں کو جمع کر کے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل  
 کو مت چھوڑ یہ ہمیں بہت خبر بنی اسرائیل سکر مقرر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اگر عرض کی حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ وَاجْنَالِ موسیٰ ان اسر عباد ہے اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہو  
 عاشورے کے دن بس اپنے لڑکوں کو جمع کر کر چلے دریا پر چڑھتے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر انکا تعاقب  
 کیا حضرت موسیٰ نے بہ امر الہی عصا دریا میں مارا یہ بارہ گروہ تھے بارہ طبقہ سے دریا میں راہ شک ہو  
 حضرت موسیٰ معہ تمام قوم اوپر گئے فرعون نے خود دیکھا کہ اترے جاتے ہیں دریا سے وہ بھی اسی راہ متوجہ  
 گھا غرق ہو گیا قوم سمیت لکھا ہے کہ ہیرٹیل گھوڑے پر سوارا گئے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑے  
 کو دیکھ کر جا گھا سمیت قوم بھی اسکے چلی رخ دریا کے جا کر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ جان اپنا  
 بنی اسرائیل کو حق تقا لے لے یاد دلوا یا کہ میں نے یہ کیا اور تم پھر نافرمانی میری کرتے ہو بحر مواجین لکھا ہے  
 کہ ایک عورت مزدور وئی فرعون کے محل کی امنٹیں ڈھویا کرتی تھی اسنے مزدوری نہیں پائی تھی صحیح  
 کو پانی لینے دریا میں اسی ہاتھ دریا میں جو ڈال داری فرعون کی کہ مر صجوا ہر سے تھی اسکے ہاتھ میں لکھی  
 اس نے بال کھر کر جواہر ب نکال لئی صحیح کہ آخر ظالم نکولت ہو تا ہے اور مظلوم سگار ہو تا ہے وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ  
أَرْبَعِينَ نَجِيَّةً اور یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کو تو ریت کے دینے کا چالیں انکا



سمجھ لیجے کہ کدورات کا قریبا اور دن کو چھوڑ دیا اس واسطے کہ عرب میں شہر مارا تو لٹکا کرتے ہیں اور وہ یہاں  
 راتین و یقعد کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے تم اشد تم العجل من بعدہ و انتم ظالمون یہ  
 مکر تم نے گاٹی کے بچے کو ساتھ خدائی کے تھے اسکے یعنی بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ طور اور تم  
 ظالم تھے کہ اللہ کی عبادت کی جا بنے تھی غیر کی رویت جس کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات  
 پائی مصر میں تھے علی کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰ سے عرض کیا حضرت موسیٰ نے جناب الہی میں  
 مناجات کی تھی تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ طور پر آؤ چالیس روز میں تمہیں کتاب دینگے آپ کو طور پر جا رہے حضرت  
 مارون کو خلیفہ بنایا کہ قوم میں چھوڑ گئے تھے سامری تھے کہ گواہ رہا تھا اور بنیامین  
 اٹا تھا وقت پا کر لوگوں کو گمراہ کر دیا اس طرح سے کہ زرگری جاسا تھا سونے کی ایک گاٹی چھوٹی سی بنائی اور میں  
 خاک حضرت جبریل کے گھڑے کے سم کی ڈالی وہ گاٹی آواز کرنے لگی لوگ بوجھنے لگے لکھا ہے کہ جبریل  
 علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے جو خاک ہوئی تھی اسے گواہ روئیدہ ہو جاتی تھی سامری نے بہرہ و فتنہ  
 سمجھ لیا تھا کہ بس تیلے میں بہہ خاک رکھو لگاؤ وہ بھی آواز کرنے لگے اس واسطے وہ خاک اٹھا کر چھوڑی تھی  
 رکھ چھوڑی تھی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ شیطان اس گاٹی میں گھس کر آواز کرتا تھا کہ ان افاد بکم فاعبدون  
 میں پروردگار تمہارا ہوں اس عبادت کرو میری لوگ اس کو بوجھنے لگے گمراہ ہو گئے حضرت مارون چند  
 سنبھالتے تھے انکا کہا نہیں جانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح تورات لے کے آئے  
 بہرہ احوال دیکھ کر حضرت مارون علیہ السلام سے رنجیدہ ہوئے اور لوگوں کو ملامت کی سب نے توبہ کی باقی قصہ  
 سورہ اعراف میں اور طہ میں آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ ثم یعفو عنکم پھر معاف کیا ہم نے تم سے  
 متن بعد ذلک لعلکم تشکرون تھے توبہ تمہاری کی کہ ہلاک نہا ہم نے تمہیں بعد صادر ہونے ان سے کہ  
 عمل کے اور بہرہ عفو اس واسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اور نعمت عفو کے واذ آیتنا موسیٰ الکتب اور یاد کرو اس کو  
 جب دی تم نے موسیٰ کو تورات والفرقان لعلکم تمشدون اور مخیرے خوف فرم کر نیوالے تھے درمیان  
 حق اور باطل کے تو کہ تم راہ رست پاؤ اس کتاب اور مخیرون سے معجزہ وہ جس کہ جس کے سمجھنے میں عقل عاجز  
 ہو جسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہو جاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا اختلاف عقل جس واذ قال موسیٰ  
 لعلکم تمشدون اور یاد کرو اس کو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گاٹی کے بچے کو بوجھنے لگی تھی یا قہر  
 انکم ظلمتم انفسکم یا عبادکم العجل تم نے ظلم کیا جانوں اپنی رستہ بکڑے تمہارے  
 گاٹی کے بچے کو بچائے فتی بجاء الی اباریکم یہ توبہ کرو بتضرع اور زاری طرف پیدا کرنے والے اپنے کے  
 فاقولوا انفسکم اس بار جانوں اپنی کو ذلکم خیر لکم عند ربکم یہ بہت توبہ ہونا بہتر جس واسطے تمہارے

زندگانی دنیا سے نزدیک پروردگار تمہاریس کے بعد اس حکم کے جس نے کہ گوسالہ پوجا تھا صحران کو گئے اور سرخاک کر  
 ملے گئے ماریوں علیہ السلام بارہ ہزار آدمیوں کو توارین بندھوا کر لے گئے بچے سے دو ہر ایک ستر ہزار آدمیوں کو  
 قتل کیا پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم ہمارا انھون نے مانا خائب کیا ہے کہ تم انھوں نے کہتے تھے انھوں نے انھوں نے انھوں نے  
 پس توبہ تمہاری قبول کی خدا تعالیٰ نے تحقیق وہی عیب توبہ قبول کرنا والا لکھنا کر دئی اور مہربان اور توبہ کرنے  
 والوں کے سمجھ لیجئے کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کے فحش اور نفس کی معنی جان کے ہیں جب وہ جان  
 مارتے تھے توبہ قبول ہوتی تھی اور اس امت محمدیہ پر محال فضل سے حق تعالیٰ نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا  
 لیکن توبہ خواص کی اس بھی قتل نفس بارہ عیب پھر سوا میں لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہیں کہ کشتہ اور کشتہ  
 تن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے انہیں کو حکم کیا کہ گوسالہ سرخون کو مارو لیکن  
 یہ روایت لکھ کر دئی ہے کہ یہ صحیح نہیں اس واسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہ کہتے تھے ان قوم من لک  
 حتیٰ نوحی اللہ حصرة اور حسن بصری نے کہا ہے کہ گوسالہ رست اور غیر گوسالہ رست دو قسم تھے غیر گوسالہ  
 رستوں نے گوسالہ رستوں کو مارا سوال فاعلوا انفسکم سے بہت نکلتا ہے کہ لیتے آپ کو آپ قتل  
 کریں خاتمہ بعضوں نے یہی معنی لیں ہیں جواب منقاد ہوتا ہے قتل پرست قتل اپنے کا جس پرست  
 شخص منقاد اپنے قتل پر ہوا مجازاً اس نے اپنے ایک آپ ہی مارا دوسری بہت ہے کہ جنھوں نے مارا وہ بھی  
 تو خویش واقرباں کے تھے تو کہ یا میرے نفس ہی تھے وَاذْقُلْمُ مَوْسٰی لَنْ تُوْمِسَ لَكَ سَتْنٰی نُوْحٰی اللّٰہُ حَصْرَہ  
 اور یاد کرو اس دن کو جب کہا تم نے اپنے عیب باندھا ستر آدمیوں نے جو تمہارے قوم میں بڑے  
 تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے بعد سے کلام ربانی کے کہا کہ اے موسیٰ تم ایمان  
 لاؤ میں نے اپنے تصدیق تیری نہیں کرنے کے ہم اس کلام میں کہ آواز حجاب میں سے آیا ہے یہاں تک  
 کہ دیکھیں اللہ کو دیدہ سر سے ظاہر و بروائے فَاخَذْنَاكَ مِنَ الصَّاعِقَةِ سُبْحَاتُہم کو بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ  
 اور تم دیکھتے تھے اس بجلی کو آسمان سے آتش غضب اتری تھی لکھا ہے کہ اس بجلی کی میت سے کہاں  
 سب مر گئے حضرت موسیٰ امتحیر ہوئے اور کہا الہی میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دو گا جو وہ لو جنھوں نے  
 ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالیٰ نے زندہ کیا انکو خاتمہ فرمایا اَنْتُمْ بَعَثْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ مَّہرِہم خلا اتم  
 تم کو پیچھے موت تمہاری کے کہ میت صاعقہ سے آتی تھی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو میرا ساتھ  
 زندگانی پانچ کے کہ حیات اصول نجات ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو آسمان کیا ہم نے  
 اور تمہارے باطن کو تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہ کس وقت تھا کہ جب جنگل میں بہت تھے  
 اور تاربان کے ساتھ پیچھے ڈیر لکھتے تھے اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلٰو اور امارا ہم نے اور تمہارے من اور سلوی

من بعضہ کہتے ہیں ترجمین بھی بعضہ کہتے ہیں نان میدہ تھا بعضہ کہتے ہیں شہد تھا بعضہ کہتے ہیں اور  
 کچھ نعمت الہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلویٰ بعضوں نے کہا ہے پرندہ شاہ بلخ کے تھا انصوب  
 نے کہا ہے مانند کبوتر کے قریب تھا کہ باد سے فوج ہو کر پڑا اور آلاش مٹ کی دور ہو کر گرمی آفتاب سے بچ  
 بھٹا ان کے پاس تھا بعضہ مفسرین کہتے ہیں کہ زندہ جانور ان کے پاس تھا جس قدر بہہ جاتے تھے  
 حشری سے کاٹ لیتے تھے اور دوسرے دن کے واسطے اگر اس میں سے رکھتے تھے تو شہر جاتا تھا لکھا  
 کہ قبل اسکے کوئی کھانا رکھنے سے ڈرتا نہ تھا یہ اسکا ستر واجب ہی سے ہوا ہے تفسیر موضع قرآن میں  
 لکھا ہے کہ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر چلے جنگل میں ان کے خیمے بھٹ گئے تو سارا  
 دن ابر رہتا تھا دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ پونجا تو من و سلویٰ اترتا تھا کھاتے کو من ایک خیمہ تھی میٹھی دینے  
 کے سے دن رات کو اس میں رہتے لشکر کے گرد دھیر ہو رہتی صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق حق لانا  
 اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد نہارون جانور جمع ہوتے اندھیرا ٹرے پکڑ لیتے  
 کتاب کر کر کھاتے نہ تو ان تک ہی کھایا کئے اور جب کہ انکو دیکھو من سلویٰ اترتا تھا رات کو روشنی کے  
 واسطے نور پیدا ہوتا تھا کلو امن طیبان ماد منہ حکم کہا ہم نے کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ حشرین کہ دین ہم نے تم کو  
 یعنی جو کچھ کہ ہر روز تمہیں پہنچا ہے کھاؤ اور ذخیرہ کل کے واسطے کرو و ماطلو ذاولکین کافوا انفسہم بظلم  
 اور نہ ظلم کیا انھوں نے اس نافرمانی کرنے سے کہ ذخیرہ من اور سلویٰ کا کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اور  
 ہمارے اور لیکن تھے وہ از روئی نافرمانی اور جانوں اپنے کے ستم کرتے روایت ہے کہ جب فرعون نے  
 غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسیٰ کتاب لینے گئے پچھامری نے ان کے قوم کو  
 گمراہ کیا پھر آپ اُسے قوم نے توبہ کی پھر توبہ انکی قبول ہوئی بعد اسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جا کر غرا کر چوب  
 وٹان حضرت موسیٰ اسکا لشکر بھیجے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف انکی قوت دیکھ کر کہا یہ ہمارا کوڑ سے لپٹے  
 ہیں ہم ان سے کیوں کر لبر آئیں گے تم اور بھائی تمھارا ہارون ان سے لڑو ہم نہیں جنگ کرتے جاتے ہیں جنگ  
 وہ جنگل چھتیس چھتیس کوس کا تھا چالیس رستہ اسی جنگل میں سرگردان رہے روز اراہہ کرتے تھے کہ وہاں  
 نکلیں سارا دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے تو جس منزل سے چلتے تھے وہیں اترتے تھے ویر خیمہ کچھ تھا  
 گرمی آفتاب کیسے چلتے تھے اور بھوکہ کے مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسیٰ نے دعا کی تو  
 تعالیٰ نے انکی دعا سے ان کے سر پر سایہ برکایا اور کھانے کو من اور سلویٰ اتارا چنانچہ سجلی بیت میں مذکور  
 ہے بعد چالیس کے اس جنگل سے نکلتے اور اُس قریہ پر پہنچے کہ جب کے غدا پر مار مور تھے وَأَذَلْنَا أَدْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ  
 اور یاد کرو جب کہا ہم نے داخل ہو کر گاؤں میں نام اُنس گاؤں کھا ایلیا یا ارجا تھا وٹان جبارین رہتے تھے

لکھا ہے کہ بناء بیت المقدس اسی زمین میں ہے فکملوا منها حجتکم وخذوا من اسی  
 میوے اور طعام جهان چاہو با شراعت لیکن ابتداء تلبیس یا بنعت شکر بھی کمالا وواذخلوا الباب سجدا  
 اور داخل ہو تم دروازے میں اسی گاؤ کے سجدہ کرتے ہوئے شکر کرنے کا کہ اس قید سے چھوٹے اور ہم شکر  
 بدنی جب وقفوا واخلطوا فخرکم خطایکم اور کہو تو کہ توبہ اور شکر بانی ہی ادا ہو کہ درجہ است بقاء میں صلہ  
 اور جملہ کامد استغفار جب ان کے زبان میں معنی اسکی یہ ہیں کہ دور کر ہم سے گناہ ہماری اور جب یہ وہو وعلیٰ علیٰ  
 اور زبان ساتھ ندامت قلبی کے کہ رکھتے ہو جمع ہوئے توبہ تمہاری صحیح اور قبول ہوگی اس بخش دینکے ہم وہ  
 تمہارے گناہ تمہاری اور اس دروازے کو حکم کئے کا دینگے ہم تمہارے حق میں کہ طواف اسکا اور سجود  
 طرف اس کے مکفر گناہوں تمہاروں کا ہوگا اور کفایت گناہ بخشے پر حق گناہ گاروں اور ان معاصی تمہاری کے  
 وصیر بنی الحسنین اور البتہ زیادہ کر دینگے ہم ثواب بسبب ان دو عمل کے یعنی کرنیوالو کو جو گناہ سے پاک ہیں  
 اس واسطے کہ کفرات گناہوں کی جو گناہ نہیں پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہیں سمجھ لیجئے کہ اس امت  
 سے چند فائدے مستطہ ہوتے ہیں اول یہ کہ توبہ میں زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور  
 سجدہ کمالا نامتھم توبہ جب اور چند حقیقت توبہ کی کہ ندامت اور راضی کے اور ترک گناہ بیچ حال کے  
 اور عزم جرم گناہ کرنے کا اور تفرغ تمام معاصی سے بیچ استقبال کے جس سبب متعلق بدل جس لیکن صفت  
 دل کی جب قوت پکڑتی ہے جو ارجح اور زبان بھی موافق ہو جاتے ہیں لہذا حدیث شریف میں بھی صلوات  
 اور صیغہ استغفار کا وقت توبہ کے فعل نمہ یا جب دوسری یہ ہے کہ علمائے لکھا ہے کہ جو آدمی گناہ میں مبتلا ہو  
 جاوے تو اسکو لازم ہے توبہ باعلان کرے تاکہ لوگ اور توبہ اسکے کے مطلع ہو جاوے اور ساتھ استغفار لسانی کے اور استغفار  
 عدول اور ثقافت کے اور صدقات کے اور صلوات کے قیام کرے اور یہ اس واسطے نہیں ہے کہ توبہ بدول ان  
 چیزوں کے تمام نہیں ہوتی کیونکہ توبہ آخرش برجا ماندہ کی بھی مقبول ہے اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح رہیں  
 بلکہ واسطے اطلاع کرنے لوگوں کے ہے تاکہ سمجھیں کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت استقامت کی ہے نہ تبت  
 گناہ کی اس پر مکرر اور سونچن اور عیب اسکے سے باز رہیں اس طرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہو گیا ہو اسے بھی جائز  
 کہ جو لوگ پر گمان بد مذہبی کا کرتے ہیں ان کو رو رو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے انکو کہ مجھ میں یہ بات  
 نہیں ہے اور اگر ہو تو ان کے رو رو توبہ کرے تاکہ من بعد اتہام سے بچے تیسرے یہ ہے کہ بعض مواضع متبرکہ کہ  
 مورد نعمت اور رحمت الہی کے ہوئے ہیں یا بعضے خانہ اثبات قدیم مل صلح اور تقویٰ کے نے خاصیت پیدا کی ہے کہ توبہ  
 وہاں کرنے اور طاعت بجالانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی ہے اور اسی حکم سے مردودہ نے اوجہ  
 خداری سے حکایت کی ہے کہ میں کثرت عروین یا کسی سفر میں ہمراہ متخفرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی

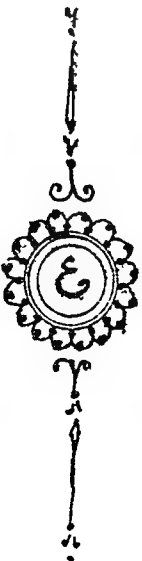
اور پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اسے دارالخلافہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت مقام  
 ویاہی ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطہ تنفروا کم خطایا کم  
 اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کہا ہے کہ انما مثلنا فی  
 هذه الامنة کسفینة نوح وکتاب حطہ فی بنی اسرائیل یعنی مثال اہل بیت نبوی کی کہ قیم خاندان نبوت میں  
 اور عامل سرار ولایت اور معرفت میں حج اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہے اس طرح  
 کہ نجات طوفان نفس و شیطان سے اور تصحیح توبہ اور تفسیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل و لٹا شدہ  
 کے ہے کہ منتہی ساتھ ان بزرگواروں کے ہیں چنانچہ ظاہر و باہر ہے کہ سلسلہ راہ سلوک خدا کے اور توبہ  
 اور انابت کے اسی خاندان عالیشان کو پہنچتے ہیں چودہ خاندانوں کے کہ اصل میں اور باقی فروع ان کے  
 ہیں وہ سب کے سب اہل بیت سے ہیں زمینیان اور عیاضیان اور آدمیان اور میریان اور حشمتیان  
 اور عجمیان اور طغوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جندیان اور کمازدنیان اور طوسکیان اور سہروردیان  
 اور فردوسیان اور فرخ اکی جیسے قادری اور نقشبندی اور غیر بہا قادری سقظیوں میں مل کر امام علی موسیٰ  
 رضا کو پہنچتا ہے اور نقشبندی بانی مدیون کو پہنچ کر امام جعفر صادق سے ملتا ہے اور جعفر صادق سے پہنچتا  
 وہ جارون خلیفہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہیں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت  
 خواجہ کیلن یا داور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل کی کتب صوفیہ میں مطبوعہ حضرت مجدد  
 مانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد ثالث کے مکتوب میں لکھا ہے کہ راہ وصول الی اللہ وہیں ایک تور راہ نبوت  
 ہے کہ اسمیں واسطہ درکار نہیں ایک راہ ولایت ہے کہ اسمیں واسطہ ضرور ہیں اس راہ میں سب کے ملنا  
 حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ میں مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہیں اور حضرت فاطمہ اور  
 حضرت حسین بھی اس منصب میں شریک ہیں کوئی کسی راستہ میں راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہیں پہنچا  
 بغیر عنایت ان کے کے قبل اس شہ غصری سے بھی انکی روح مدد کرتی تھی انبیائی ماقدم کے امت کو اور بعد ان  
 حضرت اربعہ کے یہی منصب مادوار ذہ آئمہ جلا آیا بعد کے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہو  
 بن بغیر توجہ ان آئمہ اطہار کے کوئی ماقیامت عبرتہ ولایت نہیں پہنچکا القیمہ بنی اسرائیل عہدہ تکرار نعمت  
 کے سے باوصف ہولیت نہ باہر کے بلکہ ایک گروہ نے انہیں تنہا کی اور سچائے توبہ اور استغفار  
 متحرک اور متحرک شروع کیا چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے فذلک الذین ظلموا اقوالاً غیر الذی قیل لہم  
 پس بدل اللہ جنہوں نے کہ ظلم کیا تھا اسے پر از روئے استہدایات کو سوائے کے جو کہا گیا تھا واسطے ان کے یعنی  
 حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو انہوں نے حطہ کہا خطہ کہہ دیں تو بہ کی جگہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ



دنیا اختیار کی باقی رہے یہاں چند سوال جواب طلب آؤں یہ ہے کہ اس سورہ میں واذقنا فرمایا اور سورہ آخر  
 میں واذا قبل لهم اسکو واوجہ کیا جواب اسکا یہ ہے کہ اس سورہ میں ابتدائی بنی اسرائیل اذکو وانغمی الی  
 میں واذا قبل لهم اسکو واوجہ کیا جواب اسکا یہ ہے کہ اس سورہ میں ابتدائی بنی اسرائیل اذکو وانغمی الی  
 انجنت علیکم سے افعال کو ساتھ ضمیر مکمل کے اضافت کرتے آئے ہیں نہایت ظاہر ہے یہاں بھی مناسب  
 ہوا کہ اس قول کو بھی ہر چند زبان موسیٰ علیہ السلام تھا ساتھ اپنے نسبت فرماوین تا کمال سوء ادب بنی اسرائیل  
 کا ظاہر ہو کہ کہنے ہمارے کو یہ تبخیر پیش ہے اور عوض میں اس کے چکھا جو چکھا کہ چکھا اور یہ سورہ اعراف کے  
 سوق کلام واسطے اس کے ہے کہ قوم حضرت موسیٰ کی دو گروہ تھی اسٹھ چھ دن باغی و برتعدلون وامنہ نالہ جاپہ  
 اور ساتھ اس تقریب دو قصے کے تفرق الکناج عہد کرامت مہد حضرت موسیٰ عم کے یاد فرمایا ہے ازجملہ قصہ  
 تفرق ان کے کا بھی صح مشارب اور عیون منجھہ کے پتھر سے کہ دلالت اور الثحاب اور تفرق ان کے کے گریہ  
 اور ازجملہ قصہ اختلاف حال ان کے کا بھی وقت داخل ہونے قریہ مذکور کے بعض موافق فرمان کے بحال لائے اور بعضوں  
 نے کمال نے ادنیٰ حتمیاری اور یہ اس غرض کے فرمانا خدا عزوجل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارتقا  
 معہذا ساتھ قرآن کے معلوم ہے کہ فاعل کن ہے اور نہ فرمایا کہ نے کہا پس ابہام رفع ہوا دوسرا یہ ہے کہ  
 یہ اس سورت کے ادخل فرمایا اور سورہ اعراف میں اسکو جواب اسکا یہ ہے کہ سیاق اس آیت کا سورہ  
 ذکر کھانے میں اور سلوی کا اور استبدال کے کا اس نعت کو ساتھ جواب اور غلات کے ہے اس مقصود بالذات  
 یہاں یہ بیان اسکا ہے کہ ہم نے انکو رو اگلی کھانے غلات اس دیہ کی دی اور دخول موقوف علیہ اور وسیلہ  
 اس مقصود بالذات کے ہے اور اذن باتھہ شی کے اذن ہے ساتھ اس خبر کے کہ موقوف ہے وہ اوپر کے لاجرم کو  
 دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس آیت کا صح سورہ اعراف کے تفرق اور الثحاب الکناج صح سفر اور حضر کے سفر  
 سفر کے مانی میں تفرق اختیار کیا اور حضر میں صح سکونت کے اور طریق ان کے کے اختلاف کیا اور یہ بھی ہے کہ اس  
 سورہ میں سکونت قریہ کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا اس واسطے کہ یہ ہے مہر اور سلوی کھانے سے  
 طالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آئے تھے اور دخول مقدم ہے اور سکونت کے صح  
 اس سورہ بقرہ کے کہ مقدم ہے سورہ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورہ اعراف میں سکونت کو تیسرا ہے  
 کہ یہاں فکلو ساتھ فے کے لائے اور وہاں سورہ اعراف میں وکلو ساتھ واو کے یہ فرق کس میں ہے جواب اسکا یہ ہے  
 کہ یہاں لفظ دخول کا مذکور فرمایا اور دخول دیکھ کا مقصود بالذات نہیں ہوتا مقصود بالذات کچھ اور یہی چیز ہوتی ہے کہ  
 اور دخول کے ہوتی ہے اور وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اس لفظ کا کہ متعز اور تربت کے ہو ضرور ہوا  
 اور یہ سورہ اعراف کے لفظ اسکو اکا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہے چنانچہ کہ کہ وسیلہ دوسرے  
 چیز کا یہ نہیں مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلات کو دیکھنے بطریق عطف مجرد ترتیب سے بیان فرماوین چوتھا یہ کہ بیان لفظ

زخدا کا زیادہ کیا اور اعراف میں اس لفظ کو ساقط فرمایا جواب کا یہ ہے کہ اس سورۃ میں مقصود بالذات ایامت  
 اہل جہاد اور غلات اور توسع زمین جس میں تاکید اس کی لفظ زخدا مناسب ہوئی اور اعراف میں سکونت مقصود  
 بالذات ہے اور اہل جہاد واسطے اس کے سکونت مستلزم ہے کہ جہاد ہو اور الضر و یفقد ریفدا الضر و یفقد ریفدا  
 بھی ہے کہ دنیوی باغ پر از میوہ مستلزم سیر ہو جس میں سے زمین جس کہ مقام اہل شرب سوا اس باغ کے ہوتا  
 اور سکونت ہی ایک مکان کے مستلزم سیر ہو طعام اس مکان کے ہے جس واسطے کہ سوا اس مکان پر اہل  
 اہل شرب کے نہیں ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا کہ صحاح آئین کے واقع ہے مقتضی ذکر اور حذف  
 اس لفظ کا ہے یا بخوان بہم کہ یہاں خطایا کم فرمایا اور وہاں اعراف میں موافق بعض قراء کے خطایا کم ہو  
 اسکا ہے کہ خطایا کم جمع کثرت ہے اور خطاب کہ جمع سلاست ہے صیغوں جمع قلت کے ہے جس سے  
 قول کو اس سورۃ میں ساتھ نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کے ہے جس  
 ساتھ ایک سجدہ کے اور ایک دعا کے گناہان شمار کو بخشے اس لفظ وال اور کثرت کے لانا مناسب ہوا  
 اور اعراف میں قول کی نسبت طرف اپنے نہیں فرمائی لفظ وال علی الکثرت ذکر کرنا ضرور تھا اور یہاں سے  
 منعمہ و سوا واسطے ذکر زخدا کے اس سورۃ میں اور حذف کے اس سورۃ میں واضح ہوا چھٹا یہ ہے کہ یہاں  
 دخول باب کو مقدم اور قول حملہ کے فرمایا اور اعراف میں بالعلیٰ بہ تغیر اسلوب کیوں ہے جواب کا یہ ہے  
 کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکو کو لائق ہے کہ عبادت اور طاعت کو مقدم کریں پھر توبہ اور  
 استغفار تفصیلات بجا لاویں تاہم نفس اور ازالہ عجب اور خود بینی ہو اور گناہگار کو سزاوار ہے بلکہ وہ جب  
 کہ اول صدق دل سے توبہ بوضوح بجا لاوے بعد اس کے قدم طاعت اور خضوع میں رکھے طاعت اور خضوع مقبول  
 ہووے اور یہ سورہ اعراف کے جو کچھ گنہگاروں کے حال کے لائق تھا رعایت کی کہ اس سورۃ میں شہرہ گنہگاروں  
 اعم ماضیہ کا ہے اور یہ سورہ کے جو مرتبہ کہ سزاوار حال نیکوین اور حسنات کے تھا مقرر فرمایا کہ اس سورۃ میں  
 غالباً صفات متقیوں کی اور نیکوین کی مبین ہیں اور یہ بھی ہے کہ اس سورۃ میں جو ذکر دخول کا سابق گذرا اس  
 مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کریں اور اس سورۃ میں ذکر سکونت کا ہے کیفیت دخول کا ساتھ  
 اس کے چندان تعلق نہیں ساتھ ان کے ہے کہ اس سورۃ کے وسغیرہ الحمدین زیادت لفظ واو آیا ہے اور سورۃ  
 اعراف میں سترید بخلاف واو بہ فرق نہیں ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اس سورۃ کے دخول باب  
 کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا اور قول حملہ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین ہے ہو کر جو  
 فعلین ایک چیز ہوئی اول زلالہ خطایا کی تائید کی من بعد کہ دخول باب آیا اور وہ قبیل عبادت سے ہے رفع درجات  
 اور مرتبہ ثواب اور کرامت میں مفید ہوا پس دونوں جزائیں اوپر دونوں فعل کے منقسم ہویں حرف واو کی گنجائش رہی

اور یہاں اور تختہ بھی ہے لفظی اور وہ بھی ہے کہ درمیان واؤ قلنا کے کہ صیغہ مکمل مع الفتح کا ہے اور مستمر کے  
 کہ یہ بھی وہی صیغہ ہے اتصال لفظی متحقق ہے پس عطف کو مناسب حاصل ہو ہی بخلاف اعراف کے کہ وہاں  
 واؤ قبل واقع ہے مستمر کا اس پر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہ تختہ منی اور اس کے ہے کہ مستمر مدی و فصحہ کم خطایا کم کے معنی  
 بنو وے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہے والا نزول کہتے اور مجزوم لائے کہ جواب امر کا ہونا آٹھواں یہ بھی کہ اعراف میں  
 جند الذین ظلموا انفسہم زیادت لفظ منہم فرمایا ہے اور یہاں منہم کو حذف کیا اس تغیر سبب میں کیا ہے  
 جواب اسکا یہ ہے کہ اعراف میں سابق گذرا ہے کہ ومن قوم موسیٰ امجدون بالحق و بعد لون و ان اکثر  
 تخصیص کو ظالم فرمائے منافی کلام کا ہونا اور اسی سورہ میں سچ ماسبق کے تیز اور تخصیص نہیں گذری تھی حاجت  
 لفظ منہم کی ہوئی نو ان یہ ہے کہ اس سورہ میں فائز لیا واقع ہوا اور اعراف میں فائز لیا بہ فرق کس وجہ سے  
 ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اس سورہ میں پہلے مذکور انزال کتاب تھا ہے اور یہاں ملک اکثر لفظ انزال کا مستعمل  
 ہوا چنانچہ نزدیک کے و انت لنا علیکم المن والستو گذرا ہے اس عذاب کو بھی بطریق حکم اسی وادی سے قرار  
 دیا ہے اور واسطے مشابہت انہوں کے استعمال کیا ہے اور سورہ اعراف میں پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہے  
 فلنسلن الذین نرسل الہم ولنسلن المسلمین بین سچ قصص اقوام ماضیہ کے اور سچ قصص قومون کے پس لفظ ارسال کا  
 کہ دلالت اور تلبیط کے کرنا ہے مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول تذو ث ہے اور لفظ ارسال کا  
 تلبیط عذاب کے اور ان کے اور اتصال نئے کے بالکل ہے پس سچ اس سورہ کے کہ مقدم اور سورہ اعراف کے  
 ذکر اول ترول عذاب کا مناسب ہوا اور سورہ اعراف میں سچ نہایت کار کے دسواں یہ ہے کہ یہاں بالکلیہ  
 بضغوث مذکور فرمایا اور اعراف میں بطیمون بجائے یفوقون ارشاد کیا اس فرق میں کیا تختہ ہے جواب  
 اسکا یہ ہے کہ یہ فعل کا علم تھا ان کے حق میں کہ معرض غضب الہی میں سبب کے داخل ہوئے اور فسخ حاجت  
 دس خدا اس دونوں سور تو میں دونوں صفت شیعہ اس فعل کے ہیں یا فرمائیں لیکن وجہ تخصیص کی اس سورہ میں ساتھ  
 ذکر فرق کے یہ ہے کہ علم انکایح ہی ان کے کے سابق غفر یہ اس سورہ میں گذرا ہے آیت واطلونا و لکن کانوا انفسہم  
 بظلمون میں اگر یہاں بھی یہی لفظ مذکور ہوتا مگر لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہاں وصف انکاسا تختہ ظلم کے  
 نہیں گذرا تھا افادہ اس منعی کا مناسب ہوا القصبہ منی اسرائل کو اور اس مستمر اور مستمر کے چشم نمائی ضرور تھی لہذا ان سے  
 درگزر نہ کیا ہم نے بلکہ منرا اس نے ادبی کی چکائی ہم نے فائز کنا علی الذین ظلموا رجرا من السماء پاکانو یفسقون  
 پس انا ہم نے اور ان کے جو ظلم کرتے تھے باعث تغیر قول کے عذاب آسمان سے بہ سبب اس کے  
 کہ تھے فسخ کرتے تھے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اتر کر سب کو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا کہ ایک دم میں  
 چالیس ہزار آدمی مر گئے بعضوں نے کہا ہے شتر ہزار صحیح مسلم میں اور صحاح ستہ میں وارد ہے کہ



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون زخمی اور قیدہ اس عذاب کا ہے کہ پہلے لوگ اچھے کے  
 معذب ہوئے ہیں پس جب یہہہ واقع ہو کسی شہر میں یا ملک میں اور تم اس شہر اور ملک میں مقیم ہو  
 نہ بھاگو اور اگر کسی شہر اور ملک میں وبا واقع ہے تو وہاں جاؤ بھی مت اس واسطے کہ صورت اول میں فرار  
 قضاۃ الہی سے اور مخالف توکل اور تسلیم کے ہے اور صورت ثانی میں جرأت اور عذاب الہی کے اور  
 اقدام اور غضب الہی کے ہے اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جب وبا کسی جگہ واقع ہو اور آدمی نہ  
 وہاں سے نہ بھاگے اور جگر نہ اور حق تعالیٰ سے اور کس جہل سے کہ متوقع اجر کے ہوں خدا تعالیٰ ان کو  
 مرتبہ شہیدوں کے پہنچانا ہے اگر یہ سلامت رہیں یہاں اکثر ظاہر منوئے خاطر میں نکال آج کہ فرار خطا اور پلٹ  
 سے بلاشبہ شریعت میں جائز ہے چنانچہ شہر ہے کہ الضر ما لا یطاق من سبب للمسلمین اور وبا اور طاعون  
 کہ اس وجہ سے یہاں سے فرار اس بلا سے شریعت میں ممنوع ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ اس کے ذمہ  
 ہیں اول یہ ہے کہ یہ صورت وبا اور طاعون کے اکثر اہل شہر خصوصاً قارب اور غائب اور اہل قریب ہوتے  
 ہیں اگر آدمیوں کو حکم جاری فرما دے کہ ان بیماروں کی بیماری داری کون کرنا سب کے سب خوف جان شیریں  
 اپنی سے بھاگ جائے بیمار نہ اجل مرتے یعنی حرج عظیم کھینچے پس اس وقت میں خدمت بیماروں کی اور تکلیف  
 خاطر ان کی اور عاجزوں کی اور شکستہ ماٹوں کی کہ طاقت گزیر کی مطلق نہیں رکھتے ہیں حکم جہاد کا سدا کیا اور  
 صراحت مکاتیب میں صرف قتال میں موجب امر اور ثواب کا ہوا اختلاف اور بلاؤں کے کہ قحطی  
 اور خوف دشمنی کے کہ یہ مانع فرار سے وہاں متحقق نہیں بلکہ فقیر اور غنی مایہ اس وقت میں سب سے  
 بیش قدم ہوتے ہیں حج قرار کے یا ستغنی ہوتے ہیں اس سے کہ مال نہیں رکھتے تو کوئی حجام لگا کر  
 دوسرے بہ ہے کہ طاعون اور وبا آثار ارواح خبیثہ جلیان ہے کہ یکبارگی واسطے ایذا یعنی آدم کے مستعد  
 ساتھ اس نوع کے ایذا پہنچانے میں پس بھاگنا مقابلے ان کے سے دلیل ڈرنے کی ان سے ہے اور صبر  
 اور استقامت موجب ذلت اور انکسار بخوت ان کے کا ہے پس اس جہت سے بھی حکم جہاد کا اور صبر  
 فی الفت کا سدا کیا اور حدیث میں بھی اشارہ واقع ہوا ہے ساتھ اس معنی کے جہان فرمایا ہے طاعون  
 حق میں کہ فافہا واخذ اعدائکم من الحی یعنی بہہ طاعون زخم پہنچانا ہے دشمن تمہارے کا جن سے اور جو تعداد  
 نعمائے الہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچیں اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہو میں بھٹن فارغ ہوئے  
 اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہر چند موجب کفران اور فحش کا ہو لیکن موجب تفرق اور اختلاف  
 اور جانب داری کا کہ یہ فساد اختلاف مذہب اور شراب کے ہی ہوئے اور وہ بہ ہے کہ جب بنی  
 اسرائیل نے حج سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوئے نکات کی حضرت موسیٰ سے کی آپ نے جناب الہی



میں واسطے رفع تشنگی انکی کے دعا کی خواہش فرمایا جس **وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَاءَ رَبِّهِ** اور یاد کرو اس وقت کو کہ دعا استسقی  
 کی گئی موسیٰ علیہ السلام نے اور یانی مالکا واسطے قوم امینی کے کہ بنی اسرائیل تھے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج یانی  
 پینے کے اور گرفتار تشنگی کے فقط قوم انکی تھی اور اس شخص میں اشارہ ہوا طرف اس کے کہ طریقہ پانی دینے کا  
 ان کے پتھر کے چشموں سے کیون ہوا مینہ آسمان سے کہ واسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقی یعنی آخر الزمان صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں اور سوائے ان کے انبیاءوں میں واقع ہوا تھا وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے  
 تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہے دیا اور حضرت موسیٰ نے خاص واسطے قوم  
 امینی کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے پیشے جاری کر دیا اور استسقی سنت ہو کہ سب پیغمبروں کی ہے کہ وقت  
 فقط کے آپ خدا سے چاہتے تھے اور حقیقت اسکی استغفار اور توبہ اور اظہار عجز اور احتیاج ہے اور طریقہ  
 مسنون اسکا کتب فقہ میں مذکور ہے پس اجابت کئی ہم نے دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی **فَقُلْنَا اخْرُجْ  
 بِعَصَاكَ** اچھڑا پس کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ بار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا درخت  
 اس کا تھا بہشت سے آیا تھا طول اسکا قدر دس ہاتھ آدمی کے تھا کہ برابر قد حضرت موسیٰ کے آتا تھا اور دو تین  
 پچیس سین کہ تاریکی میں مثل مشعل کے دو نور روشن ہوتی تھیں حضرت آدم کو بہشت سے آیا تھا اور بطریق قورث  
 انبیاء میں جلا آتا تھا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے بیٹے کو پہنچا اور ان سے بحمد واسطہ  
 حضرت شعیب کو پہنچا حضرت ثعلب نے حضرت موسیٰ کو عطا کیا اور اختلاف ہے اس میں کہ مراد پتھر ہے  
 غیر معین ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام بس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا تھا چنانچہ حضرت حسن  
 بصری اور وہب بن منبہ نے کہا ہے اور الف لام جبری ٹھہرا ہے یعنی الحجر جن جس پتھر کی مراد دیتے ہیں پس  
 اس سور میں بہہ معجزہ بواسطہ عصا فقط بغیر توسط ملک واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایات میں بھی ہے  
 کہ وہ پتھر معین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کر رکھا تھا وقت احتیاج کے اس سے کام نکالتے تھے بعضے کہتے  
 ہیں کہ بہہ وہ پتھر تھا کہ پیرے اُسے ٹکڑ کر قرار کیا تھا چنانچہ قصہ اسکا سورہ احزاب میں بطریق اشارہ منظور ہے حضرت  
 جبریل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اٹھا لو اور بہہ جیاد رکھو کہ بہہ کسی وقت میں منظر قدرت الہی اور  
 معجزہ عمدہ تمہارا ہو گا بعضے کہتے ہیں کہ بہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے اٹھا لیا تھا بعضے کہتے ہیں کہ بہہ  
 پتھر بہشت کا تھا ہمراہ حضرت آدم کے دنیا میں آیا تھا اور بطریق قورث حضرت شعیب کو پہنچا تھا انھوں نے ہمراہ  
 عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا بہر تقدیر پتھر تھا کہ در گز بسج کلعب کہ جہہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار اطراف  
 اور ہر کی بر سطح سے تین شیعے روان ہوتے اور بعضے اور مضمین سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے عصا کو  
 بارہ بار بارہ جگہ مارا ہر ضرب سے مانند سر پستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اولاً عرق آتا تھا ثانیاً ترشح ہوتا تھا ثالثاً



ہوتا تھا حضرت موسیٰ نے لشکر والوں اپنوں کو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ گروہ کھودو تو کہ باقی ان  
 خستہ لوگ ان میں جمع ہو پھر اسے پیو اور جب اس پتھر کو وقت کو ح کے اٹھالے تھے خشک ہو جاتا تھا  
 حضرت موسیٰ نے حکم الہی عطا پتھر پر ارفا فخرت مینہ اثناعشرۃ عینا پس ٹپٹ لکھے اس پتھر سے بارہ  
 اور روان ہوئے اور وہ پتھر چار روہ تھا ہر روہی سے تین شے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے  
 قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرِیْہُمْ تَخْفِیْجًا بَانًا ہر آدمی نے انہیں گروہ ہوئیں سے کھاٹ اپنا اپنے ارباب وقت  
 یہاں ایک سوال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس سورۃ میں فافخرت واقع ہوا ہے اور سورہ اعراف میں نہ  
 فافخرت اور الفجار روان ہونا شدیدی اور انجاس ترشح ہے بہ فرق کیوں فرمایا جواب اسکا یہ ہے کہ  
 سابق مذکور ہوا ہے کہ پہلے انجاس ہوا پھر الفجار اور اس سورۃ میں کہ مذکور استقاء موسیٰ کا ہے پروردگار  
 اپنے سے اور بہ قوی تر ہے استقامت سے کہ مغیر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ الفجار ہے اور ولت  
 اور حاجات اتم اور عنایت اتم کے کرتا ہے مناسب ہوا لہذا قلنا کہ مذکور اس قول صریح کا ہے اس سورۃ میں  
 اور سورۃ اعراف میں جو مذکور استقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہے ذکر اول حاجت کہ ترشح قلبی کفایت  
 ہوا اس واسطے وہاں لفظ واو جیسا کہ معنی اشارہ تھی لائے القصۃ ان سے اور اس نعمت کے شکر و اجتناب  
 معصیت کے پناہ اور فرمایا کُلُوا وَاَشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ کُلُوا وَشَرَبُوا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور یہ ہے  
 ان چیزوں سے پانی رزق سے اللہ کے کہ نے ریح و لقب تم کو دیا ہے وَلَا تَقْتُلُوا فِی الْاَرْضِ مُمْسِدِیْنَ  
 اور مت پھر ریح زمین کے فاد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ اثر اسکا سرایت کرے ریح زمین کے حال کہ  
 تم سبب نقصان اور اختلاف کے ہوے ہو فساد کرنے والے لیکن ہنوز بہ فساد تمہارا فحشی ہے دل نہیں  
 تمہارے اور اثر اسکا زمین کو نہیں پہنچا ہے اور فلولین تمہارے ہنوز نہیں کیا اگر احتیاط کرو گے تو ظاہر ہو کر عالم  
 کو خراب کر دیگا پس معلوم ہوا کہ نعمت الہی اے بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمہارے کے واسطے فساد  
 کے ہوئے ہیں بختیں اسی بہت سے سبب بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حال تمہارا لایحی فساد ہوا  
 باقی رہے یہاں دو سوال اول یہ ہے کہ لا تقولوا شتیٰ عتیٰ سے اور عتیٰ معنی مبالغہ فساد ہے  
 ذکر مفسدین کا بعد لا تقول کے تکرار ہے جواب اسکا یہ ہے لا تقولوا صیغہ فعل کا ہے دلالت اور حدوث  
 فساد کے کرتا ہے اور مفسدین کہ صیغہ اسم کا ہے دلالت اور ثبوت اس کے کرتا ہے پس حاصل کلام  
 کا یہ ہوا کہ لا تشدوا لبس الغنی الفساد حال کو نکمہ ثانی فی الافادت احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد  
 کرنے کے دوران حالیکہ ثابت ہو تم بیچ فساد کرنے کے گویا بہ ارشاد ہوتا ہے کہ احتراز تمہارا مطلق فساد  
 سے تو ممکن ہی نہیں اس واسطے کہ فساد درگ و ریشے میں تمہارے در آیا ہے لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد

زیادتی کہ جسے حد بالذکر نہ پہنچے سوال دوسرا یہ ہے کہ بحسب ظاہر ہون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت فخر  
عیون کو کہ تھیر سے چشمہ ہے تختے ہمارے تفصیل غلام اور اترال میں و سلوی کے مذکور فرماتے تازہ حسیاج انہی سفر میں  
ساتھ کھانے کے پینے کے سایہ میں بیٹھنے کے ایک جگہ ذکر ہو جاتی کہ سب ایک جنس سے ہے  
اس نعمت کو مستعمل کیوں بیان فرمایا اور تفصیل غلام کو اور اترال میں و سلوی کو ایک جگہ تمہ نعمت میں نجات  
عقوبت صاعقہ سے کہ واسطے داخل کیا تمہ اس میں کیا ہے جواب ایسا ہے کہ جو صاعقہ اٹھ جانے آسمان  
سے اور دریاں سے ابرسید کے کہ غلام نور تھا اگر تھیر سے تمہ نعمت کے نجات اس آفت سے مذکور کرنا سارہ فرمایا  
کہ ہم نے جو غلام کو کہ سب ہلاک تمہارے کا ہوا تھا اور جو آسمان کہ صدر اس آفت جان کا بنا تھا اسے ازراہ قلم  
اور عنایت ان کے تمہارے کام میں مسخر فرمایا یہاں تک کہ وہی غلام گرمی آفتاب سے متحین بجائے لگا  
اور وہی آسمان تم میں و سلوی برساتے لگا پس نجات عقوبت صاعقہ کو وہیں لانا مناسب ہوا بخلاف  
نعمت الفجار عیون کو تھیر سے کہ نعمت زمینی تھی نہ آسمانی اور ساتھ ہر اور آسمان کے کچھ تعلق نہیں رکھتی تھی اور  
یہ بھی ہے کہ یہ نعمت الفجار عیون اگرچہ بطاہر نعمت تھی لیکن باطن میں دلیل اختلاف اور تفرق دلہائے بنی  
اسرائیل تھی پس یہ واقعہ نقل تھا مشعر اور اس کے کہ اختلاف آرا اور تفرق دوامی وجود میں آو نیلے اور سب  
ان کے مصدر فساد ہونے کے بخلاف تفصیل غلام اور اترال میں و سلوی کے کہ اس میں سب شریک تھے کسی وجہ  
سے تفرق اور اختلاف نہیں رکھتے تھے لہذا اور ذکر اس نعمت کے تعداد نکالنا کو ختم فرمایا اور اسلئے مذکور قصور مستحق  
ان کے کا اور اختلاف ان کے کا اور انبیاء کے اور نافرمانیاں انکی اور دونوں نعمت اور میل بخل کہ ان کے سے بار بار سزا  
ہو تا تھا یہاں فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ نعمتہائے سابقہ انکی حق میں اس جہت سے سب کفر اور تفرق کے  
ہوئی تھیں کہ وہ لغائب امور کو مادیہ اور خالص غیبیہ تھیں انہیں صبر کرنا اپنے شاق اور گران ہوا اس واسطے کہ بالطبع میل  
ارضیہ بخلیہ رکھتے تھے اصلاً علو بہت سے پہلے نصیب تھا چنانچہ واسطے اشعار اس کے کہ چند واقعہ یاد  
دلواتے ہیں وَ اِذْ قُلْنَا مِیْکَیْ اَوْرَیْکَ وَاَسُوْفَکَ کہ کہاتم نے احمی موسیٰ اور اس ندا میں کمال نے ادنیٰ کی تم نے کیا  
پیغمبر اولو العزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہ تھا کہ یا رسول اللہ و یا بنی اللہ کہتے اور مضمون کلام تمہارے کا  
نے ادبانہ تھا اسلئے کہ کہاتم نے لَنْ قَصَبْتُمْ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اس طرح کا کلام دلالت کرتا ہے اور اس کے  
کہ صبر کر سکتے ہیں ہم لیکن اپنے اختیار سے نہ کرینگے وَالَا لَنْ یُسْطِیْعَ الصَّبرُ کہتے یا لایکن منہ الصبر کہ ہم میں طاقت صبر کی  
نہیں باہم سے ممکن نہیں کہ صبر ہو سکے عَلٰی اطْعَامٍ وَّ اِحْدَادٍ اور کھانے ایک جنس کے کہ آسمان سے آیا ہے ساتھ ہی  
وجہ کے اول یہ ہے کہ یہ طعام آسمانی نہیں اس واسطے کہ اگر زمین میں اصل میں شہم ہے کہ بیچ بعضہ طبقات ہوا  
طعمہ اور مزاج پیدا کر رہی ہے اور اگر سلوی ہے تو وہ بھی جانور پرند ہے کہ باد کے جمو کے سے ہمارے پاس

رہتا ہے اور ہم زمین سے مخلوق ہیں یہی وہ کھانا ہے کہ زمین کا غالب ہو دوسری بہت کم  
 مداومت سے اور کھانے ایک نوع طعام کے اشتہام جاتی ہے اور یہ قسم میں ضعف آتا ہے تیسری یہ  
 کہ یہ طعام غیر معتاد ہے اور طعام غیر معتاد دہر چند اعلیٰ اور نفیس مع چندان مرغوب نہیں ہوتا مثل طعام معتاد کے  
 ہر چند اونی اور حیرت انگیز ہو اسی سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور متلذذات حضور خوش نہیں آتی اور ان  
 سیر نہیں ہوتے بلکہ طریق تفکر اور تفکر ایک دوبار تناول کرین سوال میں و سلوی دو طعام تھے ایک کیونکہ  
 جواب مراد وحدت سے وحدت فردی اور جنسی نہیں ہے بلکہ وحدت تکراری ہے کہ ہر روز وہی طعام پاتا  
 کو دو جنس سے تھا اور عرف میں رائج ہے کہ طعام کرر کو اگرچہ بالوان مختلف ہوئے تھے اور تبدیل کے ایک طعام  
 کہتے ہیں اور اس وحدت اعتباری کو بجائے وحدت حقیقی استعمال کرتے ہیں اور بعض معنوں میں کہتے ہیں  
 کہ طعام ساتھ اوام کے ملکر ایک طعام ہو جاتا ہے مثل قلیہ خشک کے اور دال خشک کے اور شیرینج کے اور کباب  
 روٹی کے لیکن اس جواب میں خدشہ ہے اس واسطے کہ من و سلوی باہم استعمال میں انضمام نہیں رکھتے تھے بلکہ  
 کو طعام اور دو مہرے کو ادا م قرار دینا قصہ بنی اسرائیل کا ہے کھاتے وہ طعام بر سبیل دوام عارضے  
 اور کہا فادع لکنا بس دعا کرو اسے آسانی ہمارے کے دیکھ کر درود گارائے کو کہ اسے برکتیں ملیں  
 متوجہ تیرے حال پر ہے برکت تیرے ہمیں بھی برکتیں فرما دے اور ساتھ قدرت کا مالہ سنی کے پیچھے  
 لکنا کھالے واسطے کھانے ہمارے کے نے اسباب ظاہری جوتے بونے کھانے کے اس واسطے کہ  
 سفر میں اور سرگردانی میں اور کوچ میں یہ چیزیں ہم سے کہاں ہو سکیں گے چاہئے کہ بطریق خرق عادت نیچے  
 من و سلوی آسمان سے اتار دے تاکہ ایسے ہی جہاں شکر ہمارا اترے وہاں موجود اور مہیا ماون ہم محتاج نہ  
 الا دحض اس خبر سے کہ آگاہی ہے زمین نسبت اگلنے کی طرف زمین کے مجازاً ہے فی الحقیقت اگلانے  
 والا خدا ہے من بقلیہا ساگ اور سبزی ان کے سے مثل خرفہ اور سویہ اور بالک اور میٹھی کی اور یہ سبزی  
 دو قسم ہے ایک تو ایسی ہوتی ہے کہ کھا کر کھانا بھی اگل جائے اور متعارف ہے جسے دھنبا اور لودنا اور  
 تیرہ تیرک اور کندنا اس قسم کو احراز بقول کہتے ہیں دوسری ایسی ہوتی ہے کہ اسے پختہ یعنی لکا کر کھاتے  
 ہیں جیسے خرفہ وغیرہ جنہیں اول ذکر کرتے ہیں اور مانگتے ہیں سب سے پہلے انہیں کو طلب کرنا اس واسطے  
 کہ وقت نمایاں طعام میں سیراج النفع تمام نباتات زمینی سے ہی جنس ہے کہ بقبضہ کھائی جاتی ہے یعنی نظاً  
 غلے اور دانے اور میوے کے خصوصاً احراز بقول کہ محتاج بوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہیں ہوتا  
 سودائے نقد ہے وقتاً فیہا اور خیار اس زمین کے سے خواہ دراز ہو لکڑی کہتے ہیں خواہ خورد ہو  
 جسے کھیر کہتے ہیں اور یہ جس سب طرح سے کھائی جاتی ہے اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہے لکڑی کھانے

ہیں اور کیا کے ساگ کا روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں اور انتفاع عمدہ اس کا ساتھ ظاہر اس کے حق و فوہما  
 اور گہوہ اس زمین کے سے کہ انتفاع باطن اس کے سے ہی نہ ظاہر سے کہ محتاج پسے لکانے کا ہے اور غلہ  
 اور سور اس زمین سے کہ روٹی کے ساتھ کھا کر کھاتے ہیں اور یہ وہ محتاج تقسیم کا نہیں بلکہ لذت خیر مقرب  
 کے زیادہ تر مقرب سے ہی بخلاف اور خوب کے جسے ماش چنانکہ محتاج مقرب اور تقیر کے ہیں جو بھلا  
 اور سا اس زمین کے سے کہ ساتھ دوائے کے اصلاح سب ناخوش کی رہا ہے اور آپ بھی بجائے نان  
 خور تمہیں بتا رہے ہیں کہ مفسر ان صحابہ قوم کو معنی قوم کے لیے پس کے کہتے ہیں واسطے مناسبت  
 بصل کے کہ ساری ہے اور کہتے ہیں کہ اصل میں قوم تھا فاکوٹا کے بدل کر دیا ہے کہ قوم اصل میں ہے رکھا ہے  
 بمعنی گندم آیا ہے اور القضا ان سکا ساتھ سور کے اور انقصان سار سے بھی اسی پر دل ہے کہ گہوہ کے سور  
 میں ہو اور فے اصلی ہو لیکن قرأت میں عبد اللہ بن مسعود کے تو کہا جائے تو کہا آیا ہے بنا بر اس قرأت کے  
 پس ہی کے خون میں معین ہے ابو بکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ قرأت  
 قرأت مختار میری قرأت زید بن ثابت کی ہے مگر سورہ حرف میں قرأت ابن مسعودی ائمہ کہ کرنا ہو میں  
 از ان جہد ایک میں نقل کیا وقتا بہا و تو جہا ر تھا ہوں سمجھ لیجئے کہ سب ابن مسعود کے اس قرأت کو اختیار کرتے  
 سے قرأت کے ظاہر معلوم ہوا ہے کہ ایک شعبہ ہے کہ حضرت ابن عباس کے کس خاطر میں گذرا ہے اور  
 وہی شعبہ اکثر مفسرین متاخرین کے دل میں جایا ہے وہ یہ ہے کہ اخیر میں اس آیت کے الطعمہ مطلوبہ نہیں  
 اسرائیل کو دینی اور نہیں اور دینی فرمایا ہے پس ساگ اور لکڑی اور سور اور سارہ البتہ طعمہ ردیہ ہے لیکن  
 گہوہ جو ب اعلا سے ہے اسے طعمہ رویہ میں کیونکہ داخل کرن پس نہیں ہے یہاں مگر نے بدلنے  
 سے اور اصل کلمہ قوم ہے پس کہ معنوں میں کہ ردأت اور گندگی اتکل ظاہر ہے حال اس شعبہ کا ہے  
 کہ جو گندم فی نفسہ بلا شعبہ جو ب اعلا سے ہے لیکن جب ساگ یا سور کے ساتھ کھا یا جاوے  
 تو کیونکہ آپ ادنی ہو جاوے اس واسطے کہ نان گندم کی جودت اور ردأت اور نقصان اور خاست  
 تابع ناخوش کے ہے جسے سالن کے ساتھ کھاؤ ویسا ہی لہذا حضرت موسیٰ نے یہ جواب نبی اہل  
 کے قَالَ اَتَسْبِدُونَ الَّذِي هُوَ اَدْنٰی اَمَّا اَيًّا جابے ہو کہ بدل کرو اس چیز کو کہ بحسب واقعہ وہ ادنیٰ ہے  
 از روئی قدر و قیمت کے اور جہت منفعت کے اور سبب فرے اور لذت کے بھی بِالَّذِي هُوَ  
 خَيْرٌ مِّنْهُ مِّنْ اَسْخِرَ كَيْدٍ لِّقُلْ اَمَّا اَيًّا جابے ہو کہ بدل کرو اس چیز کو کہ بحسب واقعہ وہ ادنیٰ ہے  
 نفسہ مگر وہ شرعی نہیں ہے اس واسطے کہ تقویت خلق اپنے کی ہے لیکن میل باطن اور ذوق بہت ہے  
 آخر کو منجر ساتھ اس کے ہو گا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لو کے اور شریعت منوحہ کو حوض شریعت مقبولہ

اور علی بن ابی القاسم سر محل میں تفضل و تفضل بر خوگر ہو کر عالی ہمتی سے باز رہو گے پس میں جناب الہی میں  
 بہ مطلب عرض نہیں کرتا کہ قابل عرض کے نہیں ہیں اگر تمہیں باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق نہیں  
 اظہار دیکھو تو علاج اسکا یہ ہے کہ اھبطوا مصر اترو تم کسی شہر میں شہر تائے شام سے مراد  
 اس سے مصر فرعون نہیں اس واسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہے وہ غیر متصرف ہے تنوں پر  
 داخل نہیں ہوتی صح فرات عاصم رحمہ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہے الیس ملک مصر اور قلا دخلوا قصر  
ان شاء اللہ امنین اگر وہ موافق ہندی کے صرف اسکی بھی جائز ہے چنانچہ کتب نجومین مذکور ہے  
فان لکم ماسا لکم نس تحقیق واسطے تمہارے میسر ہو گا اس شہر میں جو کچھ کہ مانگا ہے تم نے  
 ساگ لکڑی کہیوں سویر یا زبیر حاجت دعا کے اور مجھے لائق نہیں کہ بہ سوال جناب الہی میں کروں  
 پس نبی اسرائیل کو ہمیشہ میلان تفضل و تفضل لائے اور مجھے لائق نہیں کہ بہ سوال جناب الہی میں کروں  
 رہے مثل حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت یوشع اور سوا ان کے انبیاء عالی قدر احکام آئے  
 غالب رہے ان کے تفضل و تفضل نے تاثیر معتدیہ نہ تھی جب وجود ان عالی ہمتوں کے ان کے درمیان  
 سے موقوف ہو گئے انکی بد بختی طبع کے اثر نے ظہور کیا جہاد اور قتال چھوڑ دیا رعیت گری اختیار کی اور  
 کرنے لگے مثل یاقین اور فرار عین کے کسک قدر ہو گئے اور اس واقعے نے بولت لیٹ جلاوت کے اور  
 بعد حادثہ بخت نصر کے اور ان کے غلبہ کیا وَضَرَبْتَ عَلَيْهِمْ الدَّكَّةَ اور ماری گئی اور ان کے لینے لازم کی گئی  
 اور ان کے جزائے کفران بخت میں خواری عاجزی کہ ہمیشہ زبردست مسلمانوں کے رہتے ہیں اور جزیرہ دیتے ہیں  
وَالْمُسْكِنَةُ اور فقیری سحار کی کہ ہر چہ تو گمروں لیکن اپنے آپ کو عالم من محتاج ہی بنائے پھر تنگی احکام مالکہ  
 بنجا کر دست تطاول دے کر ان اور بہرہ دلت اور فقر لگا مثل دلت اور فقیر مسلمانوں کے ہوا کہ صر کرنا اس پر  
 خوشنودی خدا اور رفع درجات ہونا اور سب تقدم بذخول بہشت اور تخفیف حساب ہونا بلکہ سب  
 اس دلت فقر کے زیادہ تر رضائے الہی سے دور ہوئے وَجَاؤْاْ اور باز گشت کی اس علم مرتبے سے کہ  
 بطفیل وجود نبی و صلی اپنے میں ہم بنجایا تھا طرف دلت اور فقر ذاتی اپنے کے جسے کوئی سفر سے  
 گھر میں پھر آئے يَغْضِبُ مِّنْ اللّٰهِ مَا تَصْنَعُ کہ جانب خدا سے غضب لگے ہوا کہ قبرنا انہیں  
 مسلط کیا لطف انسان سے ظاہر و باطن اٹھالیا اور کسی سبب کفر انہیں مسلط ہوا اور ایمان نے ان سے کنار  
 کیا اور بہرہ حالت قبیحہ انکی مجر دستبدال طعام زمینی بطعام آسمانی اور مانند اس کے گستاخان اور نے اوسیان کہ نہ  
 موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوتی تھیں نہیں ہوتی تھی بلکہ بعد مرور و مرور زمانہ نبوت سے بہ سبب بطلان  
 استعداد است و استعداد و اعمال قبیحہ اور جرائم عظیمہ حق اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہے ذَالِكُمْ بِمَا كُفَرْتُمْ





اناث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹوں پر چھلک رہے تھے اور یہاں پر رہتا تھا جب شہر میں پہنچے ہیں اترتے ہیں اور  
 اسباب اُتارنے میں پس بلندی سے پستی میں اترنا ثابت ہے اور دوسرے اس انتقال میں انکا مہبوط مغوی  
 تھا کہ انتقال علوہمت سے دلوہمت کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے بحفیض طعام زمینی نزول کیا پس  
 استعمال مہبوط کا یہاں بہا رحمان جب سوال تیرا ہے کہ اس سورۃ میں یقولون النبیین بغیر حق فرمایا حق  
 کو معرفت بالام لائے اور سورۃ آل عمران میں بغیر حق اُتار دیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اسکا ہے کہ حق  
 ہی معلوم نزدیکیاں جمیع اہل کتاب کے کہ موجب قتل ہی ایک ہے ان میں سے ارتداد یا قتل ناجائز یا زنا  
 بعد از احسان پس یہاں حق کو معرفت لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورۃ آل عمران میں بغیر حق مذکور لاکر  
 عرض ہے کہ کچھ حق نہ تھا نہ ہم حق معلوم نہ سوال کے اور حق ان کے زعم میں اور وجہ فرق کی یہ افادے  
 تخصیص کے اس سورہ میں اور افادے تعلیم کی اس سورۃ میں یہ ہے کہ سوق کلام یہاں واسطے امتحان اور اصلاح  
 افعال بنی اسرائیل کی جب خاصہ کہ یہ اہل کتاب تھے ان سے قبل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہے خلف  
 سورہ آل عمران کے کہ وہاں کلام خاص بغیر حق بنی اسرائیل نہیں ہے بلکہ بطریق عمومیہ لکھا گیا ہے اس جملہ قید  
 اور تخصیص ساتھ حق معلوم کے کچھ وجہ نہیں رکھتی تھی اور ہر چند اصرا اور کبار کے منکر کفر ہوتا ہے چنانچہ  
 فرق یہود کہ ہوا لیکن تصحیح ایمان نجدہ اور بروز اعتراف سب انواع کفر کو مجبور کیا ہے اور اگر عمل صالح بھی ساتھ ایمان  
 کے مقرون ہوں تو جمیع وجوہ خوف اور خزن کو ازالہ کریں پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو قبول ایمان اور توبہ  
 اپنے سے مایوس نہوایا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَحَقَّقُوْا جُلُوْکَہُمْ اَزْوَاجُہُمْ لَیْسَ لَہُمْ  
 اَیْمَانٌ لَّا سَیِّئَہُمْ زَہَانَہِیْ سَے اقرار کیا ہے کہ پیغمبروں اگلوں پر ایمان لائے وَالَّذِیْنَ ہَادَوْا اور جو لوگ کہ  
 موسوی ہوئے سمجھ لیجئے کہ قباح ان کے اعتقاد اور اعمال و اخلاق میں زیادہ حد سے ہیں چنانچہ ہر کفر کا اپنے ہم  
 کہ سہرت حق کو جب مانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہر چند حجت سے برابر لیکن تعلق  
 محسوس رکھتا ہے ہرگز نہ جہم نہیں رہتا جہم مثلے نورانی جب مانتہ شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہے کبھی نہ  
 مشرق اور لُقب ہونے واسطے اپنے تر شاہی کلام موسیٰ علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے  
 اور طلب رحمت کے بجناب الہی عرض کرتے تھے کہ اناھذا نالیک یعنی توبہ اور رجوع کرتے ہیں ہم طرف  
 تیرے وَالْخَصَادِیْہِ اور عیسوی ہوئی سمجھ لیجئے کہ اعتقاد اور عمل میں اس کے بھی نہایت جہل بھرا ہوا ہے اور  
 بہت جہل انکا کیفیت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور اتصال روح میں ان کے ساتھ بدن لکے  
 کے ہیں اور کیفیت صعود میں ان کے اور اتصال روح میں ان کے ساتھ عالم ملکوت کے ان دو کیفیتوں میں ایسا  
 کفریات کہتے ہیں کہ کان استماع ان کے سے تنفر کرتا ہے اور انصار کے کی اصل نضران تھی بمعنی ناصر یہ لُقب

ترسا یوں نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح وقت استراہ کے اوپر  
 ہووے کہ فرماتے تھے من الضاری الی اللہ اور عوارشین جواب میں کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ والصیدین اور  
 نے دین کہ کسی دین آسمانی پر عقیدہ نہیں ہیں اور خلاصہ مذہب کا ان کے یہہج کہ آدمی کو تحصیل سعادت میں  
 کسی پیغمبر اور مرشد کی احتیاج نہیں ہے روحانیات کہ بدر اقل اک اور عناصر اور مولید میں تکمیل اور تربیت ان کے  
 میں کافی ہیں اور اکثر صابین میں وقت نماز ٹھہرتے ہیں اور جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہیں  
 اور کھانا گوشت خمر کا اور سنگ کا اور سنجہ گیر خالو زبردہ کا اور شتر اور کبوتر کا اور سیاز اور باقل اور باہی حرام حاکم  
 میں اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہیں لیکن مستی اس کی حرام کہتے ہیں اور ختنہ حرام سمجھتے ہیں اور طلاق تعمیر حکم  
 کے درست نہیں جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہیں کرتے من امن بالله والیومہ آخر جو کوئی  
 ایمان لاوے تہہ دل سے باخلاص تمام ان گرد ہو نہیں سے ساتھ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر  
 کہ روز جزا ہے اور ایمان بخدا بدو ان ایمان لانے روز جزا کے تمام نہیں ہوتا اس واسطے کہ جو کوئی ایمان اس میں پر  
 نہیں رکھتا دوام ربوبیت اور عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل حق سبحانہ کا منکر ہے اور ایمان کیا یوں  
 پر اور رسولوں پر اور فرشتوں پر لانا لازم ان دونوں ایمانوں کا ہے اس واسطے کہ یہہ دونوں ایمان بغیر توسط  
 رسولوں کے اور کتابوں کے اور فرشتوں کے نہیں معلوم ہوے اس واسطے تصریح ساتھ ان تینوں ایمانوں کے  
 نہ فرمائی اور ایمان اور مباد اور معاد اور واسطے کے تاثیر عظیم رکھتا ہے لیکن واسطے نجات کلی کے اور خیر بھی  
 در کا ہے خاتمہ حق سبحانہ فرماتا ہے وَعَمَلْکَ صَالِحًا اور کام کر کے اچھے ساتھ اور عمل اچھے کرتے ہیں  
 ضروری کہ ناسخ کو اخذ کریں منسوخ کو ترک کریں اور احکام الہیہ کو سچ متقابلے مصالح عقلیہ کے ترجیح دے  
 پس ہر ایک اس فرق چہارگانہ سے کہ تصحیح ایمان کر کے اور عمل اور اس قانون کے سبب لاوے فلاح  
 اَجْوَدُ مِنْهُمْ خَيْرٌ عَلَيْهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس واسطے ان کے جس ثواب انکا نزدیک  
 پروردگار اپنے کے اور نہیں خوف اور ان کے تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان اجر ہو اور نہ  
 و غم کھاوے وقت عمر کے سبب فوت ہونے عمل صالح کے ایمان کفر میں اس واسطے کہ بغایت الہی  
 عمل لائق نے تدارک کا کیا حاصل یہہ ہے کہ پہلے کسی دین میں ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی واذ  
 اخذْنَا مِيثَاقَهُمْ اَوْ رِيَادُكُمْ رُجِبَ لِيَا هُمْ فِي عَهْدِنَا رَا سَاتُهَا مِتَابَعَتْ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَے اور تورات کے  
 احکام کے عمل کرنے پر اور تم نے جب دیکھا کہ احکام تورات کے بہت شاق ہیں اباکر نے لکے تم  
 ان کے قبل اس سے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بالحاج اور تاکید درخواست کی تھے کہ ہم شریعت اور  
 دین نہیں رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اس میں قواعد شریعت ہوں اور امین طاعت مفصل

مذکور ہوں تا سطاق اس کے عمل میں لاؤں حضرت موسیٰ علیہ السلام خوب تم سے عہد بیان کرتے کہ کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اسے قول سے اور عمل میں اس کے توقف کرتے گئے ہم نے بالکراہ تم سے قبول کروایا و دضعنا فوقکم الظن اور اٹھایا ہم نے اور تمھارے بہا طور کا لغت میں اس بہا طور کو کہتے ہیں کہ تنبرہ اور دخت رکھا ہو چنانچہ اس حرر نے اور اس ابی حاتم اور اس مردود سے حضرت ابن عباس سے روایت کی جب کہ الطور صامت من الجبال و ما لم یبک فلبس بطور لیکن بہان مراد کوہ معین جب کہ ثورات بہان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس بہار کو لا کر محاذی سروں شکر بنی اسرائیل کے بغا صلاہ قد آدم کھڑا کر دو اور شکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول میں ایک عرض میں اس وقت تھا اسی قدر بہا طور کا ثبان ان کے سر پر آنا انھوں نے ذکر کرجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی کی سنے نظر کرتے رہے طرف بہاڑ کے کہ مسادا سر پر گرے اسی واسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اسی وضع مقرر اور بعضے مغرب میں نے کہا سخت کہ بنی اسرائیل بعد نزول ثورات کے کہنے لگے کہ احکام اس کے بہت مشکل ہیں ہم سے عمل ہو سکے گا ہمیں نہیں قبول حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور اک اک جلتے لگی اور چھے ان کے ایک دریاے ذخار بنے لگا پھر انھوں نے اپنی گذر گاہ جب کہ میں نہ پاسی حیران ہو کر اذتھے گرے حق تعالیٰ نے فرمایا خذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ فَمَا يُؤْمِرُكُمْ بِهِ مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو ہم روز سے مستقیم ہو کر نہ ترک کرنے کا ارادہ دل میں نہ آئے وَاذْكُرُوا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو ہم ہمیشہ جو کچھ اس میں ہے ثواب اور عذاب سے تو کہ جو تم ناشائستگی اور مخالفت احکام الہی سے بیچ ہر زمانہ زمان ہر غمیر سے کہ اوں پر سیر کرو باقی رہا بہان ایک اشکال قوی وہ یہ ہے کہ نبائے تکلیفات الہی کی اور سخت یا ر بندوں کے حق اور اکراہ اور اخبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہے اس واسطے کہ مطلقاً تکلیف دینی احکام شرعیہ سے یہ ہے کہ تمہارے فرق مطیع اور عاصی میں ہو جائے اور جب کوہ طور پر کھڑا کرواؤ گے مارے سب نے حار ناجار قبول احکام کیا معلوم ہوا کہ کسے بطوع و رغبت قبول کیا اور کس نے بالکراہ اور خشت کہ جب خوف جانکا ہوتا ہے تو انسان سب کچھ قبول کر لیتا ہے اور اس طور کا قبول کرنا دین میں کچھ مفید نہیں کہ لا اکراہ فی الدین جواب اسکا یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے اپنی خوشی سے کتاب عمل کے واسطے منگوئی تھی اور عہد کیا تھا کہ مخالف اس کے نغمیکے پھر انھوں نے عہد شکنی کی تھی حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے سر پر کھڑا کر دیا تاکہ نقص عہد سے باز ہیں پس اگر ایمان اور دین میں نہ ہو بلکہ خوف اور فعل شیعہ ان کے واقع ہوا جسے کوئی شخص کہے کہ اس شادی میں جو تخرج ہو گا میرے ڈرتے پر ہی بعد شادی کے فرد خرج جب دکھاوین کہے

کہ اس قدر میں نے بین کیا تھا میرے ذمہ پر نہیں اس کو اس نقص عہد اور بد معاملے پر ڈراؤں نصیحت فرمیں  
 نے جو امین اس کے کیا ہے کہ غیر ذی اور معاملہ کو اگر وہ اور ایمان کے اور احبار اور اسلام کے جائز حق اور قتال کا ہوا  
 اسلام سے ساتھ اہل حر کے واقع ہوتا ہے سب اگر وہ اس خط میں آیت لا الہ الا اللہ فی الذین منہم منہ  
 آیت قتال کے تہ تو کیتم من بعد ذالک پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنی اعراض کیا تم نے ظاہر  
 اور باطنی قورات سے نہ احکام قورات کے یہاں آئے یہ متابعت کی مکیج کی اور اس میں پیغمبر کی حال کتب متابعت  
 ان دونوں کی مطو اباطنی قورات تھی تھی اس عہد کرنے کے یا بعد اس تا کی مدت طبعیہ کے اور مواثیق شدہ کے  
 کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر مل کتاب اور شرح سے مخالفت ان عہد کے قبیح اور نسیج ہے فلو کہ فضل  
 اللہ علیکم ورحمۃ لکتم من الخسیرین میں جو ہدیہ افضل اللہ کا اور تمہارے اور ہر باطنی اسکی ہرگز تو بہ تمہاری  
 قول نہ فرماتا اور ایمان تمہارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نکتہ تائیں البتہ ہو جاتے تم ٹوٹا مانے والوں سے  
 لیکن عنایت خداوندی ہے کہ ہنوز اور تمہارے باب تو بہ کا مفتوح رکھا ہے اور ایمان اور عمل صالح تمہارے  
 شانمان قبول کئے ہیں اس تہجد چلے گئے زمان کاری اپنی کو محقق کروا اور ہرگز نہ چھو کہ حالت کفر ساتھ اس  
 پیغمبر کے کہ الحال دوام میں تھا کہی منہ متابعت اس کے میں ہے مرد اور اگر تم ہمہ جہے ہو کہ ایک شخص کی متابعت نہ کر  
 سے خسران کلی اور حرمان ابدی میں ہم کو یہ گریہ کیا ہو گئے فضل اللہ ہی شان حال ہے ہمارے ہم بہت پیغمبر و پیغمبران  
 رکھے ہیں اور شرائع منوہ بسیار پر عمل کرنے میں تو ہم سب غلط فہمی ہی بخاری سمجھ لو کہ ایک فرقہ تمہارا کہ تم سے  
 درجے میں اعلیٰ تھا ایک حکم قورات کے ترک کرنے کے سبب سے کہ ہر اب تمہارا ترک متابعت پیغمبر  
 آخر الزمان سے خسران کلی میں اور حرمان ابدی میں گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جا مہ مسخ ہونا یا گیا ولقد علمتم  
 الذین اعتدوا منکم فی السبت اور البتہ تحقیق جانا ہے تم نے انکو جو حد سے نکل گئے تھے ساتھ شکار ماسیان  
 دریا کے تم میں سے سچ بھٹے کے کہ ہند میں پیغمبر کہتے ہیں قصہ اسکا مختصر یہ ہے کہ ایک فرقے کے لوگ  
 بنی اسرائیل کے شہر ایلیم کہ کنارہ دریا کے کنارے تھے اور قورات میں مامور تھے کہ بھٹے کے دن چھوٹا  
 شکار کریں اور دن شکار گھلتے تھے اس دن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے اور دن چھلیاں چپ  
 جاتی تھیں اس دن مانی پر ہزاروں تیراگرتی تھیں انکو مرغوب بہت تھی چھلیاں جی انکا لیجانے لگا اور مثل ہی بے آست کے  
 مڑنے لگا عقل مندوں نے ان کے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چمکے کہ وہ دوڑے اور ایک نالا دیا کہ چمکے تلک کر دوڑو نہ کہ  
 راہ سے یا نہیں چھلیاں جو چھو نہیں ابھرن پھراہ نہ کر دیا وہ دریا میں نکاس کیلئے شنبہ کے دن بلکہ اس حلیہ سے مدہم چھلیاں  
 بھٹے کو نہ کرتے تھے تو ان کو مدہم ڈال کر لکھاتے کھاتے تھے اور تھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم بھٹے کے دن شکار نہیں کرتے  
 لگا رکھتے ہیں دوسرے دن بلکہ تے میں کی شنبہ کو کہ حلال ہے کہتے ہیں کہ چالیس برس یا شہر بر سر تلک



بہ عمل رائج رہا تا آنکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام کا ہوا آپ نے اس احوال سے مطلع ہو کر کچھ منع فرمایا اور نصیحت کر گئے اور کہا کہ یہ بند کرنا تمہارا بھی شکار کرنا بھی رواج ہے اور نہ ہمارا یہ عمل غریب اور اگر کر کے تو بڑے عقوبتیں پڑو گے انھوں نے کہنا حضرت داؤد کا نام اس طرح حیلہ بازی کرتے رہے حق تعالیٰ نے ان سے انتقام لیا  
 خانیجہ فرمایا فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس کہا ہم نے انکو کہ تم نے خلاف امر ہمارا کیا ہو جاؤ تم بند زویل لکھا ہے کہ جو کوئی وسطے عبرت کے ان کے تماشکے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرنا تھا اور محالِ حشرت سے سہرا تے تھے اور دیکھتے تھے اخبار میں وارد ہے کہ لوگ اُس شہر کے وقت شیوع اس غلیج کے بہتین گروہ ہوئے تھے بعد بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ انکو اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور نہی منکر کا بجالانے تھے یہاں تک کہ درمیان اپنے اور محلے ان کے کے دیوار کھینچی تھی کہ نہ آپ جاتے تھے اور نہ انکو اپنے پاس لے دیتے تھے اور قریب شہر ہزار آدمیوں کے مچھلیوں کی شکار میں گرفتار تھے اور بعضے اپنے تھے کہ نہ یہ کار کرتے تھے اور نہ انکار کرتے تھے ساکت تھے پس واعظوں نے جمیع وجوہ نجات پائی اور یہاں شکار باہی سب منع ہو گئے اور ہلاک ہوئے اور اکثر انھوں کے حق میں اختلاف ہے سورہ اعراف میں باقی قصہ اولیٰکما انشاء اللہ تعالیٰ فجعلناھا سکا لا یابین بدلیھا و ما خلفھا وقو عطر للنفقین پس کیا تم نے اس قصے کو عبرت اور مانع گناہانِ عسی نکال حقیقی زنجیر مانع چلنے دوڑنے کے واسطے ان کے جو جانے تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو تھے ایک اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے ان کے قوم سے ہوں یا محمد بن رسول اللہ علیہ وسلم میں بدلیا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہے کہ روبرو اُس شہر کے تھے اور اُس زمانہ میں حاضر تھے اور مرکب گناہوں کے ہوتے تھے اور ما خلفھا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانہ اور گناہی رکھتے تھے اور مرکب گناہوں کے تھے اس واسطے کہ یہ واقعہ عمدہ سب ندرت کے جابجا پہنچا لوگ ہر مقام کے منکر عبرت کرینگے اور اُسے تواریخ اور وقایع عجیبہ میں ثبت کرینگے اور سافر اور تاجر دور دور شہر شہر وہ بدہ مشہور کریں تا سب عبرت عامہ ہو اور مو غلط واسطے متقین کے کہ بچتہ تقویٰ کے ارتکاب گناہ سے باز رہے ہیں لیکن نفوس ان کے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہیں جب اس واقعہ میں داخل کریں حد تقویٰ سے باہر نہ نکلیں اور یہ واقعہ انکو منبر لہ واعظ کے ہے کہ تحلیف اور ترمیم الٰہی سے جاوہ غیبت سے تفرش کریں اور فرق نکال اور مو غلط میں اس سبب سے منظور ہوا کہ نکال مانع فعلی ہے اور وعظ مانع قوی اور مانع فعلی قوی ہوتا ہے مانع قوی سے پس ہر گناہ گناہ کو بدون منع قوی کے باز رکھنا گناہ سے دشوار ہے اور متقین کو مانع قوی ہے جس جتنے کہ کہتے ہیں کہ غلام کو مارا اور میان کو کھنسا کافی ہے اور یہاں ایک نعمت ہے کہ محتاج بیان کا ہے وہ یہ ہے کہ قمرہ جمع غیر ذوی العقول ہے اور صفات غیر ذوی العقول

بصیغہ تائید آتی ہے خواہ مفرد ہو خواہ جمع پس موافق قاعدے کے قردہ مساسات کہنا درکار تھا تاہیں  
 کہ صیغہ ذوی العقول ہے کیونکہ ارشاد ہوا جواب کا یہ ہے کہ حاشین یہاں صفت قردہ کی واقع نہیں  
 ہوئی ہے تا مطابق اس قاعدہ کے تائید اسکی ضرورت ہوتی بلکہ حال ضمیر سے کہ گو تو میں ہے پس معنی ہوتی  
 کہ کو تو واقعہ حال کو نکم خاصہاں فی هذا لم یسج والبديل اور گزشتہ اسرائیل بعد سے اس قصے کے کہیں کہ اس  
 قسم کا اعراض عام الہی سے ہے اسلاف ہمارے سب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور سب  
 غلط فہمی کے ہوا تھا کہ اہل شرعی کو دلیل واقعہ جانکر حاجت مسجد کا حان کیا تھا اور کوئی ضمیر موجود نہ تھا کہ جسکے  
 پاس جانکر ازادہ شبہ کرتے حضرت داؤد علیہ السلام عابسانہ انکو کچھ خبر کچھ سمجھتے تھے وہ کچھ اور سمجھتے تھے اور علماؤ  
 اسکے پہلے واقعہ حضور کے لوگوں پر فرقہ ہمارے کے ہوا تھا تمام نبی اسرائیل کو جمع قلیل کے واسطے کیونکہ ان  
 کی جاوے قیاس کی فرقہ کا اور بعض کے نامناسب ہے کہتے ہیں ہم اعراض احکام الہی سے اسلاف سے  
 تمھارے چند مرتبہ بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ میں ان کے اور فرمانے آئے سے سچ ایک مقدمے کے دو  
 میں آیا ہے اس میں مقدمے کو یاد کرو وَاذْ قَالَتْ مَوْصٰی الْقَوْمِیۡہِ اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ السلام  
 واسطے قوم اپنی کے اس منگام میں کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادر زادے یا عم زادے اسکے نے کہ ہوا اسکے  
 اور جوارث کسٹ عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اس کے موت کی کھینچی تا بال موروث اسکے کے دفع فقرانا  
 کرے جب نہ ہوا تو آخر تنگ دل ہو کر مار ڈالا اور پھٹا کر اور محلے میں ڈال دیا وقت صبح کے فریاد کرنا ہو حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور لوگوں پر اس محلے کے دھوی خون بگا اس مقبول کے کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے  
 دست لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو ملا کر دیکھا انھوں نے انکا اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے نہ فرستہ کہ وہ  
 نہ دست ٹھہرائی جناب الہی میں دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہوئی تعالیٰ نے طرف ان کے وحی بھیجی  
 اور مضمین وحی کا حضرت موسیٰ نے رو سائی بنی اسرائیل کو جمع کر تبلیغ کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ  
 تَذْبَحُوْا بَقَرَةً تَحْقِیْقًا حَتّٰی تَعْلٰمُ فَرَمٰ تَاہِی تَمَّ کُوْکُوْج کُر وَاِیَّکَ کَاٹے کو اور ایک ٹکڑا گوشت کا اس گائے  
 کے مقبول بریا ہو وہ زندہ ہو کر تارے گا کہ قائل میرا فلانا شخص ہے اور یہ طریق اس واسطے اختیار کیا کہ اگر وہ  
 وحی سے نام قائل کا معین کرے کہہ دے تو یہہ جماعت نے بالک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمت کذب  
 اور اقرائی کرتی اور ورطہ کفر صریح میں پڑتی پھر انکو ساتھ عقوبت کے چشم نہائی ضرور کرنے پڑتی لہذا اسعجزہ  
 احمائے میت کہ سب مارنے حضور گائے سے اعضائے مردہ کو کہ علاؤ بیت اور بیت و بیان  
 ان دونوں کے کسی کے خیال میں نہیں گذرنا دکھا کر زبان مقبول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا اور دار خطر کو  
 دیکھ کر پھر البتہ صادق القول ہوتا یقین قائل کیا تھا بالقرن ان قائل کا انکار بھی کرے تو مقبول خود فی صبرنا غنیمت

سرگرم ہوا اور قرآن اور لوٹ سے ثابت کرے اور واقع میں وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہیں رکھتا تھا  
اور قاعدہ شرعی ہے کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہیں ہوتا اگر حضرت موسی علیہ السلام راہ  
وحی سے تعین قاتل معلوم کر لے گا اس کے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلاً ممکن نہ تھا سوال احیائی میت  
ساتھ مارنے پر گواہ گوشت کاٹنے کے جو شخص بفعل خدا تھا سوال وہ میت اور میت اس شخص کیون اس جانور  
کیا بیچ دینے کے ہوئی جواب اس واقعہ میں یہ بھی منظور تھا کہ سر مرد صابح کو کہ قتل فی امرائے کی نجد اگر کر جان  
سے کیا تھا اور سو گواہ سالہ کے کچھ میراث میں گواہ نہیں چھوڑی تھے نفع معتد بہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس سے  
وجہ عدلت کا سر انجام کر کے اور یہ بھی ہے کہ اس جانور کو کاٹے ہیں صحاحیات زمین کے اور نباتات  
اور اشجار کے ساتھ زراعت اور آب پاشی کے داخل تمام ہیں اور زمین کے قتل خلعت آدمی ہے اور نباتات  
اور اشجار اصل غذا اس کی اس جانور کی خصوصیت زاید ہم پہنچی اور علاوہ اس کے یہ ہے کہ میت میت بیچ ایسے  
کے جو کئی تمام رکھتا ہے میت میت غرض یہی اس اسرائیل نے اس حکم صحیح سے اعراض کیا اور کمال نے  
ادنی حضرت موسی کا لَوَا اَتَّخِذْ نَافِلًا لِّرَبِّکَ اَلَمْ یَکُنْ لَّکَ اَمْرًا اَنْ تَقُولَ لَیْسَ بِکَ مِنْکُمْ شَیْءٌ فَذَکَ اَلَمْ یَکُنْ  
نیان کیجے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال پر جواب میں کیا مناسبت ہے بچان کرنے ایک  
جاندار کے سے قاتل بچان دوسرے کا کیوں کر معلوم ہو گا سمجھ لیتے کہ یہ کلام انکا ساتھ حضرت موسی کے  
موجب کفر کا ان کے ہوا یا نہوا علما کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ کافر ہوئے بنا برکت کے کہ حج  
قدرت الہی کے اور اچھا ہے موسی کے صادر ہوا پس کفر صحیح ہے اور اگر حضرت موسی علیہ السلام کے قہر  
خیانت وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصرار یہ ہے کہ ان دونوں سے انکو کچھ خبر باعث اس کلام  
نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ زمین میں ان کے یہ بات نہ آئی قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْاَکْاْهِلِیْنَ کہا  
حضرت موسی علیہ السلام نے پناہ پکڑا تو نہیں ساتھ خدا کے یہ کہ ہو زمین جانور سے کہ جواب سوال کا جرتہ  
ندون اور بیان حق میں تہذیب کروں یا کام میں مجاہدے کے اور طلب قصاص کے کھلی کروں بلکہ اگر انبیاء سے تہذیب اور طلب  
واسطے اظہار تہذیب اور تصریح طبع کے واقع بھی ہوتا ہے تو غیر مقام تبلیغ احکام میں واقع ہوتا ہے چنانچہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کے مطالبات محمودہ منقول ہیں اور جس جہل اور نادانی کے سے نہیں ہیں  
اس واسطے کہ وہ موقع اپنے کے میں جہل وہ ہے کہ فعل اپنے کو متوقع ظہور میں لائے جو وقت انبیاء و تصریح طبع  
منظور نہ ہو قصد کرے القصد یہی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح میں کسی گائے کے کچھ خاصیت ہوگی کہ جسے  
مگرے مارنے سے مردہ زندہ ہو جاوے اور ہر قبرہ کو یہ خاصیت نہیں ہے اس تحقیق اوصاف میں گواہ  
عجیب کے دور دور دورے حدیث میں وارد ہیں کہ اگر نبی اسرائیل دنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا

لیکن انہوں نے اور اپنے سخت گیری کی حق تعالیٰ نے بھی ویسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت میں جناب اللہ  
 منظور آئے غیظہ سبحان تھا ایک گاہ کو اس واسطے بنی ہر شے کے دل میں ڈالنا کہ لانا دیکھتے ہیں لکنا  
 مٹا بھی کہا دیکھو کہ وہ واسطے ہمارے پروردگار سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت اس کا  
 اس واسطے کہ حقیقت متعارفہ کی نہ حاجت نہیں رکھتی نہ بقرہ وحشی کہ اسے نیل کا دیکھتے ہیں اور نہ گاؤں کی  
 کہ اسے سور کا دیکھتے ہیں بلکہ وہ بھی وہ گاؤں کہ نہ حاجت رکھتی ہے حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی حقیقت  
 اس اصناف کے لئے کو نام میں شریک ہوئے جسے کنارہ دشتی اور کنارہ باغی کہ ہر ایک خواص اور اہل اجداد  
 رکھتی ہے وہ سوال جواب میں اس مقام میں کرتے ہیں کہ سوال لفظ ما سے لغت عرب میں واسطے حقیقت چیز  
 ہوتا ہے پس یہاں جواب مطابق سوال کے نہیں ہوتا اس اندفاع اس سوال کا ہون ہی خوب ہوتا ہے  
 کہ انہوں نے جو بہت خاصہ عجبہ اس کا وکالت نہ تو گمان کیا کہ حقیقت اس کی بخیر حقیقت کا وان متعارف سے  
 ہوگی اگرچہ صورت اور نام میں شریک ہے اس واسطے بلفظ باہمی سوال کیا اس حضرت موسیٰ نے واسطے اس گناہ  
 اس معنی کے جناب الہی میں دعا کی تھی جناب الہی سے شان اس گناہ کا دریافت کر کر قال کہ حضرت موسیٰ  
 نے کہ وہ گناہی حقیقت ورائی حقیقت کا وان متعارف نہیں رکھتی اور نہ خاصہ عجبہ اس گناہے میں باعتبار  
 خصوص مامیت کے باعتبار صفت کے نہیں بلکہ اِنَّہ یَقُولُ تحقیق حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنھما تحقیق  
 وہ گناہی علم الہی میں معین واسطے دمج کے ہے بقدرہ ایک گناہی ہے جس گناہی متعارف سے  
 حقیقت علاحدہ نہیں رکھتی اور صفت نئی بھی صفات کا ملکہ ہے سچ کے کہ خیال تمہارے میں جو  
 اس خاصہ عجبہ کے ہو موجود نہیں ہے مگر یہ ہے کہ بہ اعتبار اس و عمر کے ایک بحال اس میں متحقق ہے  
 اس واسطے کہ کفار و ضلّٰی و کاذب و کاذب نہ ہو رہی کہ نہ سال ہے کہ بسبب ضعف کے کاربائے شاق و کان  
 سے معطل ہے اور نہ خود سال انہی ہو کہ ہنوز چم نہ جا ہوا یا مادے پرست نئی ہو غوان بہت ذالک  
 جو ان میانہ سال ہے کہ سچ و وسط حقیقی کے واقع ہے در میان بڑھانے اور کم کرنے کے یہاں کئی سوال جواب  
 طلب ہیں اول یہ کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا بعینہ مدلول عوان کا ہے پس حتماً ذکر عوان کا کیا ہے پھر  
 مدلول عوان کا اور مدلول میں ذالک کا بھی سخی فاحش ہے پس تکرار اور تکرار کے لازم آیا جواب اس کا یہ  
 کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہ ہے کہ نہ سیر نہ جو ان اور ہر معنی اعم میں اس سے کہ گویا نہایت صغیر  
 اور اس سے کہ میانہ سال ہو جس حاجت ذکر عوان کی واسطے رفع جمال کے متحقق ہوئی اور جو میانہ سال ہوتا ہے اعم میں  
 کہ وسط حقیقی مدلول واقع ہونا یا بین سیر یا جو ان کی واسطے رفع جمال یا قید کے اور بعد اجمال اول کے لفظ میں ذالک کا لانا لازم  
 ہوا پس تکرار کسی وجہ سے نہیں دوسری خواص لفظ میں کے سے یہ ہے کہ اوپر متعدد کے داخل ہوتا ہے

اور یہاں لفظ ذلک برداخل ہوا کہ متعدد نہیں ہیں جواب کا بہت ہی تعدد و مضاف الیہ میں کا اعم ہے  
تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہاں تعدد معنوی متحقق ہے اس واسطے کہ لفظ ذالک کا اشارہ طائف و وصف  
ہے فارض اور بکر کے تیسری بہہ گاؤ دو حال سے خالی نہیں ہیں نیز یہاں مادہ انکرز ہے تو کس طرح لایا  
اس کے حق میں معرف اور شخص ہو سکے اس واسطے کہ ہنر گاؤ لا بکر ہے کہ معنی بکر کے حیوانا نہیں جیسے ہوئے کے  
میں اور بطریق تقابل عدم بلکہ صلاحیت کو جسے مقتضی ہے اور میل اصلاً صلاحت جیسے کی نہیں رکھتا پس  
موصوف بہ بکر نہیں ہو سکتا اور علامہ ایک ہے کہ ضمائر تانیث کی کہ ابتدائہ قصہ سے انتہی تک نہ  
علی التوا ترکلام الہی میں وارد ہیں یا کرتے ہیں تسل ہوئے سے اور اگر مادہ یعنی گائے کہتے تو وصف لا بکر کا اور  
ضمائر بھی درست پڑتے ہیں لیکن کاذول تشریلاً دض و کاتسقی الحوت معرف اور شخص اسکا نہیں ہو سکتا اس  
واسطے کہ ہر گائے بچہ عرف اور عادت صلاحیت زمین جو ت نے کی اور آب کشی کی نہیں رکھتی گو یہ  
امکان عقلی ہے جواب اسکا بہ ہے کہ ظن غالب ہے کہ وہ گاؤ میل تھا اور تانیث ضمائر بنا لفظ بقرو کے ہے  
کہ تانیث لفظی مونث ہے اگر تے اس میں برائے وحدت کے کہتے نہ برائے تانیث مثل ثمرہ اور حاتمہ کے  
اور قاعدہ لغت عرب کا ہے کہ چونکہ کو ساتھ لفظ مونث کے ذکر کرتے ہیں ضمائر بھی مونث کی اس میں لائے  
میں جسے لفظ مادہ کا اگرچہ اس کے معنوں میں لاوین صغیر مونث ہی کی لاوین کے اور معنی بکر کے کہ نہ جتنی ہوا  
حیوانا نہیں سے اور ذکر ورن میں اس حیوان کو کہتے ہیں کہ مؤخر جہت اور مادہ کے نخی ہوا اور جسے مفسرین کہتے  
ہیں کہ وہ گاؤ مادہ تھی یعنی گائے تھی میل نہ تھا بلکہ تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم الطباق وصف لاوین  
اور لاتسقی الحوت میں جواب دیتے ہیں کہ عرف عادت بچہ ازمنے اور بلدان کے مختلف اور مشادات  
ہوتی ہے شاید اس میں اس میں اس شہر میں گائے کو ہی جوت کر پانی دیتے ہوں گے ہوں گا اور میرے نزدیک بھی  
ہی قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اول بھی ہو سکتا ہے لیکن ترجیح اس کی معلوم ہوتی ہے ہر  
حال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس شانہ کے فرمایا کہ تم نظر طرف خواص اور صفات  
اس گاؤ کے نہ کرو بلکہ نگاہ اپنی طرف انساں الہی کے متوجہ رکھو کہ اشیاء میں خواص و ولایت رکھے ہیں اس سے دیکھو  
فَاعْلَمُوا مَا تَتْلُونَ پس جلال و تمجید حکم کہے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب و ہمتہ مشیت  
اس کے کا ہے جس گائے میں چائے کہ نہ خاصہ علیہ مداکرے بنی اسرائیل کو باوجود انبیاء تبار نے حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کے اور سمجھانے کے نشی حاصل ہوتی پھر نقیض اس کے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قالوا  
کہا کہ کمال جانور کا جس سال میں ہوتا ہے ویسا ہی رنگ میں بھی ہوتا ہے ادفع لکنا دیک بک بکین لکنا  
مسا لکنا دغا کرو واسطے ہمارے بچہ جناب پروردگار اپنے کے تابیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے





محض وہ گائے جس کو کبھی کسی کام میں رام نہیں ہوئی اور ذلیل نہیں ہوئی اس کا تھکے کہہ جاتے  
 زمین کو یا بارش کرے ولا تفسد الخبز اور نہ پانی ملائی جس کو کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچی جس مسئلہ کو  
 سالم رکھی گئی جس اس سے کہ ماتھہ آدمیوں کا اسے پہنچے اور کام میں لا کر ذلیل کرین یا بدن میں اس کے سوانح  
 کرین یا داغ لگاویں یا اور کچھ تصرف اس معامل میں لاویں جسے اور جانوروں کو کرتے ہیں بعضوں نے کہا اس کا تھک  
 اٹھائے سب کاموں سے خوشی خوان چرتی پھرتی جس کثافت میں لکھا ہے مسئلہ کے تفسیر میں کہ سبھا  
 اللہ من العیوب سلامت رکھا ہے اسے حق تعالیٰ نے عدیوں سے کلا شیت فیہا نہیں داغ پیچ کے  
 یعنی مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہیں نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانوروں کی خلعت میں داغ نہیں  
 ہوتا لیکن سب عمل پر برداری کے داغی ہو جاتے ہیں اسے ذلت عمل کی نہیں کھینچی کہ رنگ بعضے اجڑے  
 بدن اس کے کا متغیر ہو قالوا الا ان کہا بنی اسرائیل نے کہ اس وقت اور ان اصل میں نام خبر وغیرہ منقسم  
 جس زمانے سے خواہ وہ خبر وغیرہ منقسم زمانہ گذشتہ میں یا آئندہ میں فرض کریں لیکن جب اسے معرفت  
 بلام عہد یہ کیا مراد اس سے خبر و مہود ہوا کہ مستحکم اور مخاطب اس کو پہچانتا ہے اور وہ نہیں جس گمخبر و حاضر  
 اور بعد از حال لام عہد یہ کے اس لفظ کو باندہ ظروف غیر ممکنہ کے استعمال کرتے ہیں اور ہمیشہ منصوب لاتے  
 ہیں حجت جائزہ لایا اس سخن درست کو کہ فی الحقیقت سب ایجاد اس صفت نادرہ کا پیچ اس کے ہی جس  
 اب تمام تردد ہماری زائل ہوئی اس واسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانیات میں اور انسان میں اولاً بروح حیوانی ہوتا ہے  
 عالم غیب سے اور بواسطے اس روح حیوانی کے اثر حیات جمیع اجزاء بدن گوشت اور پوست وغیرہ سے نہ  
 پہنچتا ہے اور حیوانات دو قسم ہیں وحشی اور اہلی حیات وحشی کی متعوی نہیں جس بلکہ لازماً ذات اس کے کی  
 جس اثر حیات اس کا انسان کو لڑکے انسان سے گریز اور تنفر تام ہے کیونکہ پہنچے پس وہ حیات کہ فیض لگا  
 انسان کو پہنچے اور اسے زندہ کرے ہوگی مگر حیات جانور اہلی کی اور جانوروں اہلی میں بھی حیات گنہ گار  
 توسط اسباب متعارفہ الفاٹے لطفہ اور تربیت رحمہ تعالیٰ نظر نہ رکھے نہیں جس مگر گائے کی کہ گوسالہ رام  
 خاک پائے جبریل علیہ السلام سے گویا ہوا تھا پس زندہ کرنا مردہ ہمارے کا بتوسط حیات فائضہ اور رب  
 گائے کے موافق حکمت الہی جس اور آدمی جو اسے تخیر تذلیل کرین سوانح کرنے میں داغ لگانے میں  
 تصرف کریں اور اپنے کاموں میں دوڑاویں تو صرف حیات غلبہ پس میں نہیں رہتے اور روح حیوانی  
 اس کی میں وہ صفا اور قوت نہیں رہتی کہ نا اسیائے میت میں واسطہ واقع ہو مگر پیچ پر وہ جوتنے کے اور  
 پانی دینے میں کہہوں گے اور جو گائے کہ نے مردہ واسطہ سحاح حیات غلبہ واقع ہو ضرور جس کہ اور اصل صفا  
 اور قوت اور صرف اپنے کے ہوا اور علاوہ اس کے ایسی گائے کہ زرد رنگ صاف ہو پیدائش میرا خدمت آدمیوں کی

سے اور ذلت اور تحارت سے بھی ہوا اور مغرور ہوا ساتھ غرور کے فرمایا کہ کسی کے نہ ایسی ہوشیاری ہو کہ  
 رکھتی ہے ساتھ گوشت لہ سامری کے کہ زرخاں سے بنا تھا اور اسے ساتھ کمال فقیہ کے لگا رکھا تھا اور وہ گویا  
 نظریں بند کر کے گویا ہوتا تھا اور آثار حیات غیبیہ اُس سے ظاہر ہوتے تھے پس موافق قضیہ حکم المسلمین واحد کے  
 ایجاد پس اثر کا اس قسم کا ہے میں خاطر نہیں ہمارا ہوا سوال حیات انسانی ساتھ حیات انسانی کے مناسب  
 قوی تر رکھتی ہے نسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے ہی پس بعض افراد  
 انسان کو پر بدن اس میت کے واسطے ایجاد اس خارقہ کا کیوں فرمایا جواب مارنا ایک انسان کا واسطے گویا  
 کرنے دوسرے کے اس قبیل سے ہے کہ بنایا محال اور دعایات ہر کہ مارنا انسان کا کسی وجہ سے نہیں ممکن  
 کے روا نہیں ہے بخلاف مارنے حیوان کے کہ بنام خدا و سبحان کرنا اسکا ایک نوع ہے عبادت کا اور جو نقل  
 حیات انسانی حکم شرع متعذر ہوئی تو ضرورت انتقال واقع ہوا ساتھ اُس حیوان کے کہ عالم غیب سے نشا  
 تمام رکھا ہے ساتھ انسان کے کہ مدت حمل اس کے کی ساتھ مدت حمل انسان کے برابر ہے اس واسطے دودھ کا  
 افضل ہے سب دودھوں سے القصبہ جو نبی اسرائیل نے موافق فہم اور قدر استعداد اپنے کے دریافت کیا  
 کہ حکمت الہی اس میں ہی تو گرم ہوئے اور سچا لانے اس کے کے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ باہر صف  
 موصوف ہو تمام شہر میں ایسی گائی نہایتی مگر ایک کے بہان تھی اور قصہ اُکالیوں ہے کہ نبی اسرائیل میں  
 صالح تھا اسکا ایک بیٹا تھا خور و سال اور اس مرد صالح کے پاس حوادث زمانے سے کچھ مال سباب باقی رہا  
 تھا مگر ایک گوسالہ تھا اسے گوسالہ کو کمر کر بنام خداے ابرام و اسحاق واسطے یعقوب پر در کے جنگل میں  
 خچوڑ دیا اور کہا کہ الہی میں نے اس گولے کو واسطے بیٹے اتنے کے سپرد تیرے کیا ہدایت میری جب اگر  
 بڑا ہو تو اسے پہنچاؤ تو یہ وہ گوسالہ صحرا میں پتے درختوں کے کھاتا تھا اور سرور شین پاتا تھا اور نصابت الہی شیع  
 اور درندگان سے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہاں آکھتا اور قصد کرنے کا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند کہ  
 قصد کرنے کا کرتے تھے نہیں ملتے تھے جب کمال جس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب نہ لڑکا  
 بڑا ہوا مثل باب کے بحال تعوی اور صلاح آ رہا تھا ہوا انکو متن حصہ کرتا تھا ایک حصہ میں مان کی خدمت تھا لانا  
 تھا ایک میں ہوتا تھا ایک میں نماز پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تہر اور رس لیکر حصہ کو جا کر لکڑیاں کاٹ  
 لاکر وقت شام بازار میں بیکر بن جتے ایک قیمت کے کرتا تھا ایک حصہ خدا کی راہ میں دیتا تھا ایک حصہ  
 آپ کھاتا تھا ایک حصہ مان کی نذر گذارتا تھا اس طرح عمری صرف کرتا تھا ایک روز مان نے اس کے کہا کہ تیرے  
 باپ نے ایک گوسالہ فلاں جنگل میں بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب کمال جوانی کو پہنچا ہو گا اسکو لاکر لکڑیاں  
 اسی پر لاد لایا کر بیٹے نے علامت اسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی گوسالہ مال غیر سے ماتھ لجاے

کہ ملاں نہیں جب وہ مان نے کہا علامت اسکی بہت کہ رنگ کا ایسا صاف زردی کہ اگر کوئی دور سے  
دیکھے تو سمجھے شجاع آفتاب پشت اسکی سے خورشان ہی ہوا سٹے نام اسکا ہم نے گوسالہ مذتب رکھا تھا  
اسنے نے کہا کہ مباد اور کیا بھی ایسا ہی گوسالہ ہو مان نے کہا دوسری علامت اسکی بہت کہ آدمی کو کھڑک  
بھاگتا ہی اور ہرگز رام نہیں ہوتا جو تو اسے دور سے دیکھے تو کہو یہ آواز بلند کہ اے گائے تمام خدا سے  
ابراہیم واسماعیل و اسحاق و یعقوب رام ہوا اور میرے پاس لڑکے نے اس علامت کو مار دیکھ کر صحیحین  
جوانے کسی دھب سے بلایا وہ چلی آئی پھر لڑکا موافق وصیت مان کے کہ اسنے کہہ دیا تھا کہ اسے سوار است چھو  
مباد کہ تصرف انسانی سے مستعمل ہو کر رکت اسکی جاتی رہے اس گائے کو کھینچ کر لانے لگا گائے باذن جلدی  
گویا ہوئی اور کہا اے جوان نیک بخت سوار ہو کہ بد سانی تجھے گھر پہنچاؤں یہاں سے تیرا گھر المکن کی راہ  
جی لڑکے نے کہا کہ مان نے میرے منع کیا ہی سوار ہونے کو گائے نے کہا واہ واثا بائیں جس جنت  
افرن صدفرن میں تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھے سوار ہو یا میں گر کر بھاگ جاتی رہے طاعت جنت پہنچے  
کہ تو طبع اپنے مالکا ہی اتناے راہ میں بلبش لعین مسافرین کر کے پاس آیا اور کہا اے جوان تو بہت  
نیک بخت ہی اور مجھے ایک حادثہ پیش آیا ہے میری مدد کر من گلہ کا وان اسطرف اس ہمارے چرا  
تھا قصائے حاجت کے واسطے ہمارا تختاب درویش میں اتنا اٹھا ہے کہ اسنے گلہ کا وان تک پہنچا  
کمال سوار ہی مجھے انہی گائے سوار کر کر وٹان پہنچا دے دو گائیں تخت اس گلے میں سے مجھے اجر تین ہلے  
دو لگا تیرا بھی کام ہو جاوے لگا اور میں بھی مراد کو پہنچو لگا اسنے کہا میری مان نے مجھے بھی منع کیا اسے سوار ہو  
تجھے کو نہ سوار کروں البتہ کہ لڑکے کو تیرے عقل نہیں تو تو بٹ مارا ہی سمجھو تو سہی اس میں کیا ضرر ہے تیرا  
گائے بلیگی قلع میں او بہہ گائے بھی کچھ خلیل بند رہو گی اسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہیں جی آخر طلب سے اسکا  
سیچا اچھوڑا اس تلک لیا ہر چند بہر منع کرتا تھا وہ نہیں اتنا تھا لاچار ہو کر اسنے بہ آواز بلند بکا راکہ اے خدا  
ابراہیم واسماعیل و اسحاق و یعقوب تجھے اس وقت سے جھڑک ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہو کر  
ایک کاناور کی شکل بن کر لڑ گیا گائے نے اسکی طرف دیکھ کر کہا کہ اے جوان کچھ سمجھا تو بہت طمان تھا چاہتا تھا  
کہ کس جیل سے مجھے سوار ہو کر رکت میری کھودے حق تعالیٰ نے مجھے تیرا کسے سے بچا یا القصہ وقت  
شام کے لڑکا گائے کو کھڑے ہونے اپنی ما کے پاس آیا اور بہر باخراے عجیب راہ کا اور گویا ہونے کا  
کا دوبار عرض کیا مانے کہا کہ ہر گئے ایسی نہیں جی کہ باکثی میں سے دلیل کریں بہر بہت ہی کہ اسکو بیچ ڈالیں کہ ہا  
اسکا ہمارا گردن رہ رہے اور قیمت اسکی سے تو بھی فائدہ مند ہو کہ چند مدت لکڑیاں لانے سے مجھے جب  
جمع ہوتی تو لڑکا گائے کو لئے ہوئے نکاس کو چلا لیکن ان سے پوچھا آیا تھا کہ کس قیمت پر بیچو مانے کہا تھا کہ

ان دونوں قیمت کاٹنی کی تین دینار میں کہ قریب چودہ ماٹھے طلای خالص کے ہوتے ہیں لیکن یہ گائے عجیب  
 جب جو کوئی تجھ سے خریدے تو تو بغیر مہرے پوچھے نہ بچو تھی سبحانہ و تعالیٰ نے واسطے یقین قیمت اس گائے  
 کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اس سے راہ میں ملا اور کہا اے جوان اس گائے کو کس قیمت پر چمکا اس نے کہا تو کیا دگا  
 کہا تین دینار اس نے کہا بشرطیکہ نامیری راضی ہو فرشتے نے کہا بہ شرط موقوف کر چھ دینار دو لگا اس نے کہا چھ  
 دیناروں کے ساتھ بھی یہی شرط ہے فرشتے نے کہا بارہ دینار دو لگا شرط کو چھوڑ دے اس نے کہا اے  
 خیر اگر منظور اس گائے کے سونا د لگا تب بھی بخیر رضامان کے نہ بچو لگا نا ہی کیوں درد سرد تھا ہے فرشتے نے  
 کہا میں آدمی نہیں ہوں فرشتہ ہوں واسطے امتحان تیرے کے آیا ہوں کہ کس قدر مطیع ہے اپنی مال کا ذاب  
 اس گائے کو اپنے پھر لیا باز لا میں کسی کو نہ دگا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ در پیش آیا ہے علاج اس کا حضرت  
 موسیٰ بن عمران نے فرمایا ہے کہ اس قسم کی گائے بیچ کر وہی اسرائیل تلاش کر رہے ہیں سو اس گائے کی  
 کوئی گائے یا بن صفات موصوف بہین ہے اگر تجھ سے مول لین تو ہر گز ان کے ہاتھ مت چھو یہاں تک  
 کہ طلا پوست میں اس کے بھردن کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت سے فراغت ہو اور آدمی چاہے کہ جو کوئی  
 عیال بنی کو بخند سپرد کرنا ہے حق تعالیٰ اس طرح سے پرورش اس کی فرماتا ہے اور جو کوئی مال نہایت البی میں  
 چھوڑنا ہے حق سبحانہ اس وضع پر اس مال کو نامی اور بار آور کرنا ہے عرض بہ لڑکا گائے کو لے ہوئے گھر آیا اور  
 اپنی ما سے بہ سب ماجر عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائے کی شہر میں شائع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خرد ہر  
 دروازہ پر اس کے حوم لائے اور ہر چند قیمت بڑھاتے تھے بہ لڑکا اور ما اس کی راضی نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ چھ  
 بہ قیمت کہ پوست اس گائے کا بعد بیچ کے زر سے بھر کر چوالہ گریں لڑکے نے اور مانے حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کو ضامن لیکر بنی اسرائیل کے ہاتھ بہ گائے سچی فد بخوٹھا پس بیچ کیا بنی اسرائیل نے اس گائے کو نہ  
 وَمَا كَاذِبٌ فَعَلُوا اور تردیک نہ تھے بنی اسرائیل کہ بہ کام کریں یعنی بچاتے تھے کہ بیچ کریں اس واسطے  
 کہ گران قیمت بہ گائے بہت تھی اس قدر زرد وافر دینے میں نخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ تباہ و امقوت  
 بعد زندگی کے نام کسی شخص کا لے کہ موجب فیضی کا ہو اور قصاص لینا اس سے دشوار تر ہے لیکن حق تعالیٰ نے  
 حارنا حاران سے بیچ کر وایا اور اگر بنی اسرائیل کہیں کہ اسلام ہمارے نے اس واقعہ میں اعراض وحی الہی سے  
 نہیں کیا بلکہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یقین قائل کا واسطہ ساتھ بیچ کرنے کاٹنی کے کیا اور مناسبت  
 درمیان ان دونوں امر کے نہ تھی راہ تعجب سے اس قدر توقف کیا تھا اگر پہلے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام میں یقین قائل کا فرما  
 اسلام ہمارے اعراض کرتے کہتے ہیں ہم بہ سب غلط ہیں اسلام ہمارے سے قصے سے اقرار روح الہی بہ کرتے تھے اور  
 مستبعد نہ تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ وحی کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک دو پہر



بہت خون کی نحر تے اور قاتل آپ اقرار کرنا اور اگر کسی کو باور نہیں رکھتے پس یاد کرو سر قصے کو واذ قتلتم نفساً  
 اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو کہ نام اسکا حاصل تھا اور ہر چند مارنے والا ایک تم میں سے تھا  
 جو بہت قتل درمیان تمہارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تصاعد کی گویا سب شریک قتل ہوئے اور کاتل ایک  
 گناہ قتل ہی کا صحیح تمہارے واقع ہوتا تم نے گناہ اور دوسرا سیر زیادہ کیا قاذرا تم قتل کیا اس اختلاف کی تم  
 نے سچ اس مقدمے کے لیے ایک تمہارے نے دوسرے کو واذالہتم قتل میں کہ فلا نہ مرکب اس کا کام  
 حق نہیں اصل اس صنفہ کی تدارا تم ہی نے کو بیچ دال کے ادغام کیا اور تدارا بمعنی تدافع ہے یعنی ایک نے  
 طرف دوسرے کے دفع کیا اور آپ سچ کر دوسرے کو گونے میں ڈالالیں تدارا گناہ دوسرا ہو کہ تمہت تہا  
 الحسن کی اور دلیل ہو سنی کہ مختص حضرت موسیٰ بروحی آئے کالیقین کامل نہیں اور مطلع ہونے ان کے کو نہ  
 قاتل ترست بعد جانتے ہو واکلہم حججکم تکتون اور اللہ لکھنے والا ہے پر وہ ستور سر اس  
 خبر کو کہ تھے تم حصائے حال قاتل سے اور نفاق اور ضعف یقین پسے سے لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 نصرا یا کہ نام قاتل بناؤں کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل تم چھوٹھی کھا جاوے کہ میں نے نہیں مارا اور مقدمہ  
 حصے کا حصا ہی رہتے ہی عادت مستمرہ الہی ہے کہ جو بندہ کسی خبر پر ملامت کرتا ہے خواہ وہ عمل نیک ہو  
 خواہ بد البتہ حق تعالیٰ اسے لوگوں میں ظاہر فرماتا ہے بخلاف ایک دوبار کے جو قصیر واقع ہو اور اس پر مذمت  
 کرے اور انھما میں اس کے کوشش کرے تو حق تعالیٰ بھی ستور رکھا ہے اللھم افعل لماذ فو بنا وانستزلنا  
 عبونا ایک سوال بخوی وارد ہوتا ہے کہ مخرج صنفہ اسم فاعل کا ہے اور ماکتون میں عمل کر کے مفعولیت  
 نصب دیا ہے حال آنکہ معنی ماضی ہے اس واسطے کہ اخراجات مکتونات بنی اسرائیل کو ہزاروں برس  
 گذرے ہن اور صحت عمل اسم فاعل کے میں اعتبار معنی استقبال شرط ہے یہاں کیونکہ تحقیق عمل کا ہو گا جو  
 اسکا بہت ہے کہ اخراج مکتونات بنی اسرائیل ہر چند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہے لیکن نسبت  
 وقت تدافع اور اختلاف کے مستقبل ہے اور اعتبار بمعنی استقبالی وقت خطاب کے ضرور نہیں ہے  
 نسبت وقت واقعہ سابقہ درکار ہے اور بہرہ حملہ مقترض ہے القسم ہم نے واسطے اطہار قاتل کے امر کیا  
 متھن کہ گائے بیچ کر و جب بیچ کی تم نے فقلنا اضربوه پس کہا ہم نے مارو اس مرد کو ببعضہا سائتہ کر  
 اس کا بیٹے کے نازندہ ہو کر قاتل کو اپنے تباوے اختلاف ہے اس میں کہ وہ عضو کوں کا تھا بعضے کہتے ہیں  
 زبان بختی اس واسطے کہ منظور زندہ کرنے سے گویا کرنا اسکا تھا کہ نام قاتل کا تباد کے اور بعضے کہتے ہیں کہ عجب  
 الذنب اس گلے کی بختی اور بہ نام ہے یکسٹھا لکنا کہ دم جانور کا اس سے چلتا ہے حدیث شریفین وارد ہے  
 کہ تار اور شرب اجڑے آدمی اور حیوانات کے رختہ اور کہنہ ہو جاوین گے مگر یہہ استخوان باقی رہ سکی

اور اسی سخوان سے خلقت معاویہ شروع ہوئی جس عباد بنی بھی سخوان ہے اور جسے کہتے ہیں کہ ران  
 رست اس گائی تھی کہ حرکت بیشتر سے شروع ہے اور جسے کہتے ہیں کہ پارہ گوشت دو نو موٹڑھونکے  
 درمیان کا اس گلے کے تھا کہ ہمارا گاہ روح حیوانی ہو جوالی قلب اور کبد میں مشرعی وہی ہے اور اصح یہ  
 ہے کہ کوئی اعضا معین نہیں ہے سارے بدن سے اس گائی کے کوئی ٹکڑا اس مقبول کو مارا جو زندہ  
 بقدرت کاملہ الہی ہوا اور ہوا کیا ہے کہ بعد از خلق کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے نیچہ کسی نے زبان کسی  
 نے دم کسی نے ران ماری ہو کہ جسکی کتہ بھی اس نے وہی لکھ دیا الفصد بعد مارنے گائے کے کمرے  
 کے وہ مردہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور خلق کی رگ سے اس کے فوارہ خون کا چھوٹا تھا اسے تیار کیا کہ مجھے قتل  
 شخص نے مارا ہی تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰ نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص  
 لیا جسے حکم شریعت کا یہ ہوا کہ قاتل میراث مقبول کے سے محروم ہے گو علاقہ بدری اور یسری اور زوری  
 وغیرہ رکھا ہو حدیث شریفین وارد ہے کہ ماورث قاتل بعد صاحب البقرة باقی رہے یہاں کے سوال جواب  
 طلب اور وہ ہمہ میں کہ مذکور اقرار کروا سکا حضرت موسیٰ کے قاتل سے اخبار میں نہیں آیا اور مقبول کے کہنے سے  
 قصاص نہیں لیا تا انکراہل فقہ نے جو اس سوال کا اس نوع سے دیا ہے کہ جو مقبول بعد موت کے زندہ  
 ہوا تھا حال برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھ آیا تھا قول اس کا بجائے دو شاہ معتبر بلکہ زیادہ تر اس سے حال  
 جب تک کہ مقبول نہیں ہوا اور حال برزخ کا معائنہ نہیں کیا احتمال صدق و کذب کلام اس کے میں ہے کہ ہاں اسکا  
 عقل قاتل میں معتبر نہیں ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ کے اس جو اس میں حدیث ہے قوی اس واسطے کہ ان کلام بحث  
 معجزات میں تصریح کرتے ہیں کہ اگر بعد جائے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت اور صدق نبوت کے یا کائنات  
 رسالت کے دے معتبر نہیں ہے بلکہ معجزہ اس پیغمبر کا نفس احیاء ہے شہادت اس کے کو موفقت ہے جو  
 نبوت میں با مخالف اس کے میں دخل نہیں ہے اس واسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال و رؤیہ و سہمی  
 کہ معجزات میں محل خلا ہے حاصل ہونے حکم اس کا حکم افراد انسان کا ہے کہ شہادت انکی کام نہیں آتی  
 اور اگر جائز یا مستح یا درجت دعا پیغمبر سے نطق میں آوے اور شہادت اور صدق دعویٰ نبوت کے دے  
 معتبر ہے اور اگر کذب کرتے تب بھی معتبر ہے اور امانات ہے مدعی نبوت کے حق میں مثل امانات  
 مسئلہ کذاب اور سخوان اس کے کے اس واسطے کہ نطق حادات اور حواہا کا تصنع خیال و سہمی سے نہیں ہے بلکہ نطق  
 غیبی ہے احتمال صدق و کذب کی گنجائش نہیں رکھتا پس موافق اس قاعدے کہ کلام مرد و یکا بعد جماعے عقل  
 صدق و کذب کا ہو کہ زور و روئے کلام میں شیوہ انسان ہے اور کہنا اسکا عقل قاتل میں معتبر ہوتا ہے جب تک کہ اقرار قاتل  
 درمیان نہیں ہے اب صحیح اسکا یہ ہے کہ جو حق تعالیٰ نے ان کو امر فرمایا بیچ بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اس کے سے مردہ زندہ

ہو کر احوال قاتل تباہ و گناہ حقیقت میں شہادت اور صدق خبر اس مردیکے بالخصوص بھی جناب الہی سے ثابت  
 ہوئی لہذا اس مردیکے قول بقصاص لیسارواہو بالغیر حاجت اقرار قاتل کے اور اس مردے کو اور مردوں پر  
 قیاس کیا جائے کہ یہ منصوص الصدق تھا اس خبر میں بالخصوص لواتسراما اور یہ بھی ہے کہ اقرار قاتل نے  
 بہ معجزہ باہرہ دیکھ کر کیا ہوا اور یہ بعد ہی ظن غالب بہہ ہی کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قائم مقام اقرار کے ہی  
 کیا ہو حدیث صحیح میں ہے کہ انصار کے لڑکے زبور تقری پہنے ہوئے کھیلے تھے ایک یہودی نے اسے  
 صخر میں لچا کر مار ڈالا اور زبور اس کا تار کر لے گیا اور انہوں نے اس لڑکے کے بڑی حست جو سے اس لڑکے کو زخمی  
 پایا کچھ رقیق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاسل نے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لو کہ فلا نے  
 نے مجھے مارا ہے یا فلا نے نے جب نام اس یہودی کا لیا اس نے سہلایا آنحضرت نے اس یہودی کو بلو کر  
 قصاص دلویا اور بعضے روایات میں آیا ہے کہ اس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتاج کہ اس قاتل نے بھی جسے  
 حضرت موسیٰ نے قصاص دلویا اقرار کیا ہو گا اور روایات میں مذکور اقرار کا اس کے ساتھ ہو گیا ہو گا اب حکم  
 مسئلہ کا صحیح شریعت ہمارے دریافت کیے اور شریعت حضرت موسیٰ کی بھی مطابق ہماری شریعت کے  
 ہے ثابت میں چنانچہ قرینہ مقدمہ ساتھ اس کے ناطق ہی مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی حکمہ بڑا ہو اور اثر قتل  
 اور جراحت کا اس میں پایا جاوے اور قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو ربک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اس محلے کی سے  
 یا اس دہہ کی سے کہ حسین مقتول بڑا ہے اور اگر صحرا میں ہے تو گاؤں جو اقرب ہے اس میں سے یا جس آدمی  
 صالح مقبرہ کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہم نے نہیں مارا ہے اس مقتول کو اور نہ قاتل اس کے تھے نہ ہی  
 ہمیں اگر قسم کھائی تو تمام اس محلہ کو یا دیہ کو دست لیکر چھوڑ دیا جائے اور اگر قسم کھانے میں یا کربن تو انہوں  
 جس میں کیا جائے تا قسم کھائیں یا قاتل کو تحقیق کر کے تباہ کر کے اس قدر جمع کثیر ایک محلہ کی مالک گاؤں کی نہیں  
 رہنے کی ایسا واقعہ بلکہ جو واقعہ ہو گا تو خبردار ہو ہی جاوے گا اور نزدیک امام شافعی کے تفصیل ہے اگر نہت  
 قتل کی اور جماعت کے اس محلہ سے یا اس دیہ سے ہو یا بن نوع کہ ظن غالب حکم کرے کہ انہوں نے مارا ہے  
 مانند اس دھب کے کہ ایک جماعت گھر میں یا صحران میں جمع ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کو شمشیر چھو  
 گئے یا اہل محلہ یا اہل دیہ اس سے عداوت رکھتے تھے اور عداوت الکافہ شہور تھیں اور اسے مقتول کہ جائے  
 کہ تعین کر کے ایک کا نام اس جماعت پنجاہ سے قسم کھا کر لے کہ فلا نام اسکا قاتل ہے بعد قسم کھانے کے ان  
 اس شخص کے میں سے دیت دلوائی جائے قصاص نہیں اور امام مالک اور امام احمد حنبل کہتے ہیں کہ اگر قتل  
 عمد کو مدعی قسم کھا کر ثابت کریں تو قصاص ہی باقی بطور امام اعظم علیہ الرحمہ قصہ حق تعالیٰ نے بعد فرمانے  
 دینے قبرہ کے اور مارنے اعضائے اس کے کو ساتھ مردے کے اور زندہ ہو کر مردے کے اور تباہیہ کے

کے قاتل کو اور پھر مردہ ہو کر گر پڑنے کے جماعت نبی اسرائیل کو فرمایا کذلک یحییٰ اللہ الموتی جس کے  
 مردے کو محض قدرت الہی سے اور تمھارے زندہ کیا اور کلام کا تم نے سنا ایسے ہی حال و گھاٹہ  
 مردہ کو تیرے ایک تصور کے یہ سب اس نفع کے نہ اور سب سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجر  
 قصاص کے اس واسطے کہ یہاں بھی سو اس اعضائے بقرہ مذکورہ کے ساتھ بدن میت کے کوئی سبب واقع  
 نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ میت سبب حیات نہیں ہے آئے جب عدل اور انتقام قاتل سے  
 منظور تھا اور مقبول کو تقبی بغیر اس کے حاصل نہ تھی ارادہ الہی متعلق ہوا اس پر کہ مرد کو زندہ فرمایا اور یہاں ہی  
 سے تعین قاتل کا اور دعویٰ قصاص کا کر لیا اور قاتل کو عوض اس کے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر میں واسطے  
 اقامت عدل عام کے اور انتظام تمام ظالم کے باعث قوی اور جیائے اموات کے ہے وَيُؤْتِيكُمْ  
إِيَّانَهُ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور دکھاتا ہے تم کو حق تعالیٰ انسانیان قدرت اور حکمت اور عدالت اسے کی ساتھ  
 زندہ کرنے مردے کے تو کہ تم سمجھو اور اندیشہ کرو بہ خطاب انھیں ہے جو مجلس احائے عامیل میں حاضر تھے  
 یا زمانہ تنصرت میں جو انکار شرع کا کرتے تھے سمجھ لے کہ اس قصہ کی آیاتین چند خبر کبار مدنی میں اول یہہ کہ ماریا  
 اعضائے میت کا اور اعضائے میت کے جب موجب حیات کا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ مؤثر ایجاد عالم  
 میں وہی ذات سبب کی ہے نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی جا ہے کہ فیض عالم حب اور اپنے  
 ما اور خاندان سے کے نازل کرے اس طریقہ اسکا یہہ کہ تقدیم روح اور قربانی کی اور میراث اور خیرات  
 کی کرے تا بزرگت اس کے سے وصول مطلب ہو تیری یہہ کہ سخت گیری انی طرف سے موجب سخت  
 گیری کے ہے جانب خدا سے اور سارعت امتثال و امر الہی میں فی الفور موجب ہولت اور آسانی ہے  
 چوتھی یہہ کہ غنیموں کو حق تعالیٰ امور و لطف اور رحمت اپنے کا کرتا ہے حکم تخلصو یا اخلاق اللہ مراعات حال  
 یتیمان اور حفاظت اموال کی ان کے کا فخر لائق تر لازم ہے یا بچوں یہہ کہ جو کوئی عیال نبی اور خدا کے چھوڑے  
 اور مال انہا حفظ الہی میں سپرد کرے حق تعالیٰ انہا نفع و نفع اسے بخش تا ہے چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی جو  
 نزول رحمت اور برکت الہی کے ہے تا وہ یہہ کہ جو خیر اللہ کی راہ میں دے اور طمع ثواب کا اس سے رکھے  
 وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جسے انھوں نے یہہ گائے دج کی اس واسطے آیا ہے کہ قربانی لاغر اور عیب دار  
 ہوا انھوں یہہ کہ جو کوئی اللہ کے کلام کر لگا مقصود کو اپنے ہنچا جائے نبی اسرائیل ہم آغوش مطلب  
 ہوئے تو یہہ کہ جو وقت کچھ مشکل بری پیش آوے اور حل ہونا اسکا دشوار ہو تو قربانی کرے حق سبحانہ حل فرماوے  
 گا دسویں سورتش کافرون کو سالہ برستوں کی کہ حکم یہہ معبود دینا جان کر وجہ ہیں وہ لائق دج کے ہے نہ قابل نہ  
 پرستش کے گیارھویں یہہ کہ دعا یا پ کی بیٹے کے حق میں مقبول ہوتی ہیں جسے یہاں ہوئی باقی رہے

یہاں چند سوال جواب طلب وہ ہیں کہ ذکر مارتے حاصل کیا کہ قصہ تھا مقدم اور بیچ بقبرہ کے کیوں نہ فرمایا  
جواب لطیف اسکا قصہ سابق میں گذرا ہے تامل سے نکال لو اور سوال کے اور مفسرین نے جو لکھا ہے وہ  
ہے کہ اگر یوں ہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل ہوتی ہواستے کہ غرض یہاں اس  
قصہ سے اس مقام میں پہلے بہرے کہ اسلاف تمہارے یعنی نبی اکرام کے حضرت موسیٰ کو تبلیغ عالم احکام  
الہی سے کہ وجہ حکمت اس کے کی فہم ناقص میں ان کے نہیں آتی تھی بہت بہتری کرتے تھے اور پھر مثال  
میں اس امر مقدس کے مساوت اور سرعت نہیں کرتے تھے بلکہ بار بار کجروی اختیار کرتے تھے اور نہ ولایت  
کرتا تھا اور اس کے کو حجتی واقع نہ تھی دوسری یہ کہ تم اس مرتبے میں پہنچا حال ہو کہ اسلاف تمہارے ان  
زمانے میں قتل نفس مجرمہ کرنا ایک دوسرے کو مستہم کرتے تھے اور کثرت ان واقعات میں کوشش کرتے تھے حالانکہ  
وحی نازل ہوتی تھی اور منہ اولو العزم درمیان ان کے موجود تھے پس تعیریں اس قصہ کی اور دو غرض کے موافق ترتیب  
کے ضرور ہوئی کہ استنباط کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہے یہ ہے کہ کوئی سبب ان دو واقعات کے ایک قصہ  
کو دو سمجھے اور غلطی میں پڑے علاج اسکا یہ ہے کہ ضمیر بعضہا کی راجح طرف بشور کے ہے گو یا تصریح با تھا و قصہ  
ہے اللہ اعلم با سرکار کلامہ بیان سمجھ لے کہ قاتل عمد اور خطا و دونوں مجرمات میراث مقتول سے باجماع اور ہر  
اس میں ہے کہ اگر قاتل و روح کے ہوا اور مقتول ناحی پر تو بھی حرام میراث کے تحقق ہے یا نہیں امام اعظم رحمہ  
ہیں کہ اگر عا دل باغی کو مارتے یا واقع صابیل کو اپنے حملہ کرنے والے کو قتل کرے محروم میراث سے نہیں ہوتا اور  
امام شافعی رح کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی محروم میراث سے ہوتا ہے سمجھ لے کہ قصہ بقبرہ کا اور جمیع باغی  
دنی کے ولایت کرتا ہے پس یہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہے علی الخصوص خلاصہ مطالب سورۃ بقبرہ کا  
تقصیل اس حال کی ہے کہ ہم عظیم دینی اثبات وجود صانع ہے اور وہ اس قصہ سے اس طریق سے متعارف ہوتا  
کہ زندہ ہونا اس شے کا اپنی ذات سے نکلنا واکا ہر شے زندہ ہو جاوے اور نہ اعضا سے بقبرہ مارتے سے تھا والہام  
اس عمل سے جی جادے پڑتا تھا مگر بعض قدرت الہی اور نہ ساتھ اس سبب کے بلکہ نزدیک اس سبب کے ہیں سے قدرت حق  
تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہے بلکہ حکمت اس کی ہے اسوئے کہ زندہ کرنا اس دے کا آگاہ فرماتا ہے اور اس کے دل ہر دو کو  
بھی ساتھ بیچ نفس بارہ کے کیا پائے دوسری بہر اثبات نبوت کی ہے اور بہرہ ہم اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہے  
اسوئے کہ یہ قصہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسیٰ علیہ السلام ثابت ہوئی نبوت جمیع انبیاء  
مستقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہو گئی کیونکہ تمام انبیاء و احوال سے خالی نہیں یا مصدق حضرت موسیٰ کے ہیں یا مصدق  
اور مصدق مصدق صادق کے دونوں صادق ہونے میں اور ضمن اثبات نبوت میں اس قصے کے اشارہ ہے نہایت  
مفید طرف اس کے کہ اطاعت انبیاء کی نصیحتیں جو حکم دینے والے کو ہے واجب ہے تا مؤمن نہ ہو اور فصیحت واقع ہوا ماند



گوندگان اتحاد ناہروا کے تسمی منقسم تھا۔ کی ہے اور یہ مطلب اس قصے سے باین نوع متفاو ہوتا ہے  
 کہ قاتل نے اس مقتول کے طلب و سنا کئی تھی دلیل ہو اس معلوم ہوا کہ طلب و سنا دلالت ہے اور طلب ماسوی اللہ  
 خطا جو تھی ہم مجاہدہ ہے اور یہ قصہ دال ہے اور مجاہدہ کے اور شہر انظار کے کی مثلاً جابے کے مجاہدہ ساتھ قتل نفس  
 امارہ کے زمان سیری میں ہوا اس واسطے کہ جب ہوائے نفسانی قوی اور جوارح کی رگ اور ریشے میں دوڑ کر کھجما  
 مذہب و جوارح کے تو قطع اسکا بہت دشوار ہے علی الخصوص وقت ضعف اور ناسا قوت میں کہ ضعف سے درخت تو  
 نہیں کھڑکے اور زمانہ مستی جوانی اور عقول شباب میں بھی ہوا اس واسطے کہ عقل اس وقت کم اور ذہن بھر ہوئی ہے  
 طاقت مجاہدہ ہوئی نہیں رکھتی غالب کہیں بھی مغلوب ہوا ہے اور شہر انظار مجاہدہ سے صفت کے صلاح بھی  
 ہے کہ تہہ الناطقین شان اسکی ہے اور سلامت رہنا بھی ہے مصروف ہے اعمال دنیوی سے مثل راحت اور  
 تجارت کے باوجود صحت کے بعد اور نہ دماغ ہوا جو ہر روح کا اور علی ہذا القیاس باجنوں میں مجاہدہ ہے اور یہ ہم بھی صرا  
 اس قصے سے ثابت ہوتی ہے اس واسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتل کے پھر آئی اور یہی باجنوں میں بن جلا  
 مطالب میں اس سورہ کی اور باقی مورجات مقدمات ان مورخگانہ کے میں تہرمت قلوبکم من بعد ذلک  
 صحت ہو گئے دل تمہارے اے یہود تمہارے لئے بعد زندہ کرنے عامیل کے فحی کا نیچا دے اواسد قلوبہ  
 پس وہ دل تمہارے ہیں مانتہ پھرون کے ہیں باز یادہ رنجی میں پھر سے بھی بن وان من ایحیادہ لما یفجر منہ الہم  
 اور تحقیق بعض پھرونین سے اللہ وہ ہے کہ پھٹ نکلتی ہیں انہن سے بہرہ وان منہا لما یشتق فیخرج منہ  
 الماء اور تحقیق بعض انہن پھرون میں سے اللہ وہ ہے کہ پھٹ جاتا ہے پس نکلتا ہے اسین سے پانی ہ  
 وان منہا لما یبیطین خشیر اللہ اور تحقیق بعض انہن پھرونین سے اللہ وہ ہے کہ گڑتا ہے اور سے  
 اللہ کے وما اللہ یغافل عما یعلون اور نہیں ہے اللہ خیر اس خیر سے جو کرتے ہو تم یعنی اے یہود دل تمہارے  
 پھرون کے مثل بھی نہیں کہ کبھی خیر محبت سے ایک انہو بھی بہایا اور کبھی خاطر میں تمہارے خوف الہی نہ  
 آتا ہے غی کرہ الفت ہے نہ کچھ روزش خشت ہ پھر سے بھی دل سخت ہے کم سخت تمہارا نہ بیان  
 سخن تحقیق طلب میں اول یہ کہ پھر کو ساتھ صفت خشت کے کہ معنی ترس اور ڈر کے ہے موصوف کیا ہے  
 اور تلک نہیں ہے کہ ڈرنا بدون حیات اور دانش کے نہیں ہوتا اور پھر ان دونوں سے عاری ہیں پس کیوں موصوف  
 خشت کا اینین ثابت ہو جواب اسکا یہ ہے کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے ہر ایک جمادات اور  
 حیوانات سے روح مجرد ہے کہ تفسیر سے ساتھ ملکوت کل شی کے مع آیت فیما ان الذی ید ملکوت کل شی  
 کے فرمائی ہے اور وہ روح مجرد ہے اور مشاعر اور اسکی ہے اور صلواتہ شی ہر جماد کی اور حیوان کی کہ منطوق کلام الہی ہے  
 بہت آیات میں مثل قد علم صلواتہ و تسبیحہ اور وان من شی الا یسبح بحمدہ و لکن لا تفقہون

کی تعمیر تھی اسی روح کی ہے لیکن اس روح کو عذاب و تصرف اور تیسیر کا بدلہ نہیں کئے گئے نہیں  
 اور نہ اس روح کا توسط روح حیوانی نہ تھا جب بلکہ مثل روح ملائکہ کے کہ ابدان اپنے میں بدولت و تصرف حیوانی  
 کے تصرف کرتے ہیں یہ روح بھی برتو اور تشعشع ان سے جسم خاص برتو الہی ہے اس وقت میں افعال شعور کے اس جسم  
 سے سرزد ہوتے ہیں اور یہ تعلق دائمی نہیں ہے تا سورت و تکلیف اور ثواب اور عقاب کے ہوں اور عالم  
 آخر میں جو انار اس روح کے ابدان میں ایسے دائمی ہو گئے اسی سبب شہادت و سنگ اور ماطی ہو گئے اور ان  
 اور میوحات بہشت کے لذت ہستی و نوحی سے محب ہو گئے اور بہان دنیا میں جو گاہ گاہ برتو انداز ہوتے  
 ہیں اس سبب سے اشجار و احجار نے انبیاء سے لکھ لکھ کر اپنے شہادت و اثبات امر و مثال حکم الہی کی خواہ  
 القرآن احادیث میں وارد ہے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں اس شخص کو کہ  
 اپنے میں قبل نبوت کے مجھے سلام کرتا تھا یا نبی جابر بن سمہ نے روایت کی ہے اور گویا یونان کرگ کا بھی حدیث سے  
 ثابت ہے کہ صحیحین میں موجود ہے اور ایسے ہی صحیحین میں بروایت متعدد وہاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور ابو جہر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کو ہر روز شریف رکھتے تھے شہر اس ہمارے بطور  
 زلزلہ کے ہلنے کے آنحضرت نے لکڑی ماری اور فرمایا کہ باادب ہو کہ شہر برتر ہے نہیں ہے اگر منعمہ اور  
 اور شہداء و فرما نے حضرت کے ہاڑ ساکن ہو گیا اور آواز کرنا ستون خانہ کا نسبت غارت آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے اس قدر مشہور ہے کہ حاجت بیان نہیں اور زونا اسکا اور جب آنحضرت نے نعل میں لیا تو سکوت  
 اسکی دلالت اور شعور اور حیات اس کے کرتی ہے اور ایست و انزلنا هذا القرآن علی جبل لودینہ خاشعاً متحججاً  
 من خشية الله اصرح آیات ہے اب میں دوسری یہ کہ اگر ادا اس آیت سے طعن کفار اور فجار سنگ دل و  
 سح سبب کے کہ و ام الہی شہر کالانے میں اور ڈرتے ہیں اور تم نہیں کالانے اور نہیں ڈرتے تو حدیث ہے ہر اسوا  
 کہ الہیات جملہ اور مقتضیات طبعیہ میں انسان باکرتا ہے نہ اشجار و احجار اور ادا و اہی شہر عہ کا اور تکلفات  
 دینیہ کا قبول کرنا اشجار و اشجار سے کہا ہے ثابت ہوا ہے کہ سب الزام کا ہو اور سب نہ قبول کرتے ان کے کہ ان  
 کافروں کو سخت تر تھم سے کہا جا جواب کا ہے کہ الہیات جملہ کے قبول کر نہیں ہر چند اشجار اور فجار سنگدل  
 مشرک ہیں لیکن کمال اشجار و غیرہ میں اس قدر کافی ہے کہ انشاء اللہ کا شہادتی ہے اور فجار سنگدل لو اس  
 قدر قبول کرنا کچھ نہیں ہے اس واسطے کہ کمال ان کا قبول احکام تکلف ہے کہ واسطہ شہر کے ہتھے میں پس  
 اپنے حاکم کو پہنچتے ہیں اور انبیاء اس ہام کا کہ لائق ان کے ہی کرتے ہیں اور فجار سنگدل حد کمال سے کہ نہیں  
 پہنچتے اور وہ الہام کہ لائق ان کے ہی نہیں کرتے پس سختی و دشمنی میں تھم سے سخت تر ہوے اور ہمہ مثال اسکی ہے کہ  
 تھم میں سال تابستان گرم تر زمستان سے ہے یعنی گرمی تابستان کی شدت اور کمال میں زیادہ تر سردی زمستان

سے ہے کہ مقتضائے اس موسم کا جب تیری بہرہ چھ مقام مصلیٰ قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تنہم  
تھمڑو کو مادہ فرمایا حال آنکہ ذکر اہل تم تھمڑ کا بھی یہاں کافی تھا وجہ اس اطمینان کی کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ذکر تن  
و تھمڑوں کے سے اشارہ ہے طرف تلوک اہل معرفت کے کہ ترویک اہل سلوک کے ملک کے میں تھمڑ  
میں اول قلب ہے کہ بحر نور الہی میں مستغرق ہو کر نابود ہو گیا اس سے نہرین معرفت کی جوش مارتی ہیں اور دلکشا  
مستشرقین مقصداں کو سنبھلاؤ اور شاو اب کر کے حیات تازہ عطا کرتی ہیں یہ قلب اہل اللہ کا اور سابقین کا ہے  
دوسرا قلب ہے حکم دینا مائے علم سے سیر ہو کر باعث نفع حال اُن کا ہو اب یہ قلب علماء اسخیں کا ہے تیسرا قلب ہے  
کہ بالقیام و سلام اور اطاعت موصوف ہے یہ قلب زراہ و عباد کا ہے اور احوال تھمڑ کا یہ حکم موصوفین  
خشیہ اللہ کرے کہنے القیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالیٰ نے اور اس کے حاکم کیا ہے اور وہ میل تھمڑ کی علی الشفا  
اور جب اس حد سے ترقی کر رہا ہے تو یا شکور راہ دینا ہے اور سام شک سب تکاف جوہر کے کے اس میں پیدا  
ہوئے ہیں اس راہ سے ترشح آب ہو رہا ہے اور جب اس حد سے بھی ترقی کر رہا ہے قوت احاطہ اور استحاطہ مرئی  
ساتھ پائے اس میں حادث ہونی ہے اور نشاء انہار ہو رہا ہے چوتھا قلب ہے غیر متاثر کہ محبت کمال تھمڑ اور تھمڑ کے  
بخوف و خشت یا ملین و رفق ساتھ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہیں ہوتا اور تن باطاقت نہیں دیتا یہ قلب  
کفار فجار کا ہے اور کوئی چیز جو اہر محوسہ ساتھ اس قلب کے مشابہت نہیں رکھتی حدیث میں وارد ہے  
کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہے شائبہ باران سیر کے ہے کہ زمین پر سے پس بعض قطع زمین  
کا تھما پاک و پاکیرہ اور نرم مانی نے گاہ اور ہمہ بیت اگیا سب نفع عام سواد و سر قطع نے کہ سخت اور شیبہ  
تھما پانی پئے میں جمع کر کر لگا رکھا اس سے بھی نفع پائی ہوا و میو کو کہ مانی یا کہینوں کو پانی و یا میو سبھی کو سیر کیا تھمڑ  
قطع کہ ہموار تھما نہ آب اسے یا نہر جمع کیا کہ کسی کے کام یا پینے کے یا کیا الکتی ہی مثال ہے کہ بعض نے ہدایت پھیر  
قبول کی اور علم پر ہار ہا اور بعض نے کچھ متمتع ہوئے اس سے اور بعض نے غصہ بن کے کہا ہے کہ میں تھمڑ میں تھمڑ کے اشارہ ہے  
طرف اس کے کہ حکم غیب نے احجار میں ظہور کیا ہے اس ان من الحجادہ لما یقھر منه الانہاد اشارہ ہے جس تھمڑ کی  
طرف کہ ضرب موسیٰ علیہ السلام سے طبع عیون اثناعشر ہوا تھا اور ان منہا لما شقی فیجرح منہا لما سے اشارہ ہے  
اُس تھمڑ کے ہے کہ اسے سبیل عزم کیا تھا حکم الہی چٹ کیا اور سبیل کے یا شکور راہ کھول دیا یا ملک باکو خراب کرے  
اور وان منہا لما یبسط من خشبہ اللہ سے اشارہ ہے طرف سبیل جیل کے کہ جو جو آسمان سے حکم الہی کرا  
اور قوم لوڈ کو زبرد کر رہا تھا جو بھی بہہ کہ کلمہ اوکا واسطے ملک کے ہے اور کلام عظام الغیوب میں جائے شک  
میں ہے بلکہ واسطے تھمڑ کے ہے یعنی سامع احوال کے میں مخیر ہے نظر اصل قنوت میں اس کے کر دلو کو نوا کے تھمڑ  
تھمڑ سے دے یا مثر تہ قنوت میں ان کے خوب غور کر دلو کو نوا کے قنوت میں زیادہ تر تھمڑ سے جاتے

اور تیسرے کو چھوڑ دے اور غمان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے اور اگر کوئی کہے کہ تیسرا  
 میں ہوئی ہے اخبارات میں نہیں ہوئی تو کہتے ہیں ہم کہ ہرگز ایک خبر ضمنی لازم ہے خاصہ خبر کو  
 بھی بلائی ہے کبھی بلغا بقصائے مقام نظر اور حال اس لازم ضمنی کے فرما کر ادعا کرتے ہیں اعتبارات کی  
 کیا لائق اس حال کے ہیں کرتے ہیں یا نہیں یہ بھی کہ اس قدر قہر کیوں کہا حال ان کے بنا اسم تفصیل کی ممکن ہے  
 کہ کسی کہتے ہیں اس جگہ ساتھ لفظ اس کے اور اکثر و زائد کی استعانت چاہتے ہیں جہاں بنا افضل التفصیل کی  
 ممکن نہیں ہوئی چنانچہ الوان اور عیوب میں جواب اسکا یہ بھی کہ دلالت کسی کی اور زیادت قنات کے  
 دلالت اجمالی ہے اور دلالت اس قدر قہر کی دلالت تفصیلی ہے اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان نہ  
 شاعت حال ان کی کے منظور ہوئی اور علاوہ اس کے ملول میں کسی کے اور اس قدر قہر کے فرق ہے دقیق اور  
 یہ بھی کہ کسی اور افراط قہر کے دلالت کرتا ہے خواہ حشیت کیفیت ہو خواہ حشیت کیت اور اس قدر قہر  
 خاص اور افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہے اور بیان منظور افادہ اس کی ہے اور بیان سے معلوم کر لیجے کہ جب  
 افادہ افراط کیت فعل منظور ہو اکثر و زائد کہا جاتے ہیں اور جب افادہ افراط کیفیت ہو اس قدر اور قوی کہا جاتے ہیں اور  
 افضل تفصیل عام ہے ان دونوں سے کہ متحمل افراط کیفی اور کمی مقام استعمال سککا و ان ہے کہ جہاں ایہ نام  
 منظور ہونہ تصریح ساتھ ایک کے دونوں جاستوں مذکور ہیں سے چنانچہ فتح الضربین لکھا ہے افضل معون ان لو معون  
 لکم ای تسلماو جانتے ہو قنات ان یہودی کی کہ جس قدر دلالت ان پر قائم کئے جاتے ہیں وہی یہی کہ  
 اور استکبار میں یہ دور دور جاتے ہیں پس طمع رکھتے ہو تم یہ کہ ایمان لاؤں جو باقی رکھتے ہیں یہ مختار کے زمانہ  
 میں مختار کے دلیلون پر اور اس قدر نصحت پر مختار کے وقد کان فریق منکم اور تحقیق تھا انک فرقا میں  
 سے زمانہ گذشتہ میں کہ شہور سغیمہ مختار امعوث ہوا تھا یسمعون حکامہ اللہ سنتے تھے کلام اللہ کا  
 کوہ طور پر تہہ جبر قوتہ ممن یجذو عاقلوہ مگر بدل دالتے تھے اسی کلام الہی کو سمجھتے اس سے کہ سمجھ لیتے تھے لگو  
 کہتے تھے کہ ہم نے سخن حق اور امر و نہی سے لیکن یہ بھی سنا کہ اذا استطعتم ان تفعلوا ہذہ الاشیاء فافعلوا  
وان شئتم ان تفعلوا فلا بأس اگر طاقت ہو تمہیں ان اوامر و نہی کے کرنے کی تو کرو اور نہ طاقت ہو تو نہ کرو کچھ پاک  
 نہیں وہم یعلمون اور وہ جانتے تھے کہ اگر کرتے تھے لکھا ہے کہ سغیمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انک دن  
 فرمایا کہ یہوداج سے مدینے میں نہ آؤں یہ اظہار اسلام کر کے آنے لگے اور خب جاتے اپنے پیار و مین تو کہتے  
 ہم تم میں میں چنانچہ حق الی فرماتا ہے واذا کفوا الذین امنوا اور جب ملتے ہیں یہود ان لوگوں سے جو  
 ایمان لاتے ہیں سغیمہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا وامننا کہتے ہیں کہ ایمان لاتے ہیں واذا اخلا بعضہم الی بعض  
 اور جب ایک دوسرے میں بعضے ان کے پھوٹے طرف بعضے بڑے ان کے کے جیسے کب وغیرہ قالوا

اَحَدٌ نَفْسُهُمْ بِمَا فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمْ كَتَبَ فِيْنِ وَهْ بَرُّ لَكُمْ كَيْفَ دِيْتُمْ هُوَ تَمَّ اصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَوْجُو كَهْلًا هِيَ اللهُ لَمْ يَزَلْ اَوْ تَحَارُّ كَلَامُ تَحَارُّ فِيْ بِنِ اِيْكَ رَوَيْتُ هِيَ كَلْبُ يَهُودِيٍّ بِنِ اِيْكَ  
 تَزَوَّلَ تَحَضَّرَتْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اصْحَابِ كَوْنَتِ اَوْ صَفَتِ اَحْضَرَتْ صَحِيْحِيْ جَوْدَاتِ فِيْ كَلْبِيْ تَحِيْ كَلْبِيْ  
 تَحِيْ رَوَا اُنْ كَلْبِيْ اَتِ سَلَامَتِ سَلَامَتِ اَكَا هُوَ سَرِزَتْ كَرْنِ لَكِ كَلْبِيْ تَحَضَّرَتْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبِيْ كَلْبِيْ  
 اِيْجَا جُو كَلْبِيْ غِنْدِ رَا تَكْمُ جُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ اَكَا تَحِيْ تَرْدِيْكَ رُوْرِدْ كَا رَا سَلَامَتِ كَوِيْ اِيْ  
 مَعْلُوْمُ هُوَ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَوْ جَانِ بُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ  
 مَلِكِيْ تَحِيْ اَتِيْ تَحِيْ تَحِيْ كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ  
 بَعْلُوْنِ كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ  
 بِنِ يَهُودِيٍّ اَوْتِ رَسُوْلِ خَدَا كَلْبِيْ اصْحَابِ كَلْبِيْ اَوْ جَانِ بُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 اَمِيْوْنِ اَوْ جَانِ بُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ  
 لَعْنَةُ نُوْبِ طَرَفِ اَمِ كَلْبِيْ اَدْمِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 لَا بَعْلُوْنِ الْكِتَابِ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 هُوَ مَوَاقِفِ لَقَا اِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 بِنَا كَلْبِيْ دَلِيْ فِيْ كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 اَكَا بَعْلُوْنِ اَوْ جَانِ بُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 بِيْرُ مَنَا قَلْبِيْ لَدَا تَوَكَلُوْنِ بِلَا اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 وَاسْطِ اَحْضَرَتْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 خَتْمِ مَيَا قَدِ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 اَوْ جَانِ بُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 اَبُو يَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 بَارُو اِيْ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 هِيَ دُوْرُ خَمِيْنِ كَلْبِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ اَكَا تَحِيْ  
 اِيْ اَمَّا مَعْدُوْدَةٌ اَوْ جَانِ بُو جُو كَلْبِيْ تَحِيْ سَلَامَتِ تَحِيْ





مقدار کئی دن گئے ہوئے کہ وہ سات دن میں ہر دن برابر برس کے ہیں کہ عمر تمام دنیا کی  
یا سال بس روز کہ ہمارے قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ اَتَعْبُدُونَ غَدَاةَ الْغَدَاةِ اِلهًا مِثْلَ مَا تَعْبُدُونَ اَللّٰهُ عَلٰی  
وَسَمِیْعٌ عَلٰی سَمِیْعٍ ثُمَّ تَرَوٰیكَ اَللّٰهُ کے قول کہ تمہیں زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نہ کر گا فلن یجْزٰی  
اَللّٰهُ عَمَلُکُمْ اِسْرَافٌ اَللّٰهُ تعالیٰ قول اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ اِلٰهًا عَلٰی مَا تَعْلَمُوْنَ تَاکْتَسِبُوْنَ  
اور اللہ کے جو نہیں جانتے ہو اور افراتے ہو اور اس کے جو نہیں جانتے ہو بے نیل اس جیسا کہتے ہو کہ  
مَنْ کَسَبَ سِیْئَةً وَّ اَحَاطَ بِهَا حَظُّهُ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمْ اُجْرٌ مِّنْ عَمَلِہُمْ اَللّٰهُ تعالیٰ سے ناراضی ہو کر خلاف  
اُس کے عمل میں لاوے گئے اس کو گناہ اس کی نے بہان تک کہ کفر مرزا فَاُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ ہُمْ فِيْہَا  
خَالِدُوْنَ کس بہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں وہ سچ اُس کے ہمیشہ ہو گئے لفظ میں کا مفرد صیغہ اور معنی جمع  
کے ہیں لفظ کسبت اور احاطت کا اور ضمیر یہ اور خطیئہ کی مفرد لائے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ  
اُولٰٓئِکَ اور خالہ دون کا جمع لائے واسطے رعایت معنوی کے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ہُمْ  
ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ کی طرف سے آیا اُس پر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ  
ہُمْ فِيْہَا خَالِدُوْنَ بہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں اور مستحق اُس کے ہیں وہ سچ بہشت کے ہمیشہ ہو گئے  
وَ اِذَا اخَذْنَا مِثَاقًا مِّنْہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ اِلٰہًا سِوَاکَ اَللّٰهُ اور یاد کر جب لیا ہم نے تو اُن سے قول نہی اِسْرَافٌ  
اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے وہی ہے وَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰخَصَّ اَوْرَاقًا مِّنْہُمْ  
اس ان کو باؤ ذی القربی والینا کی وَالْمُسْکِیْنِ اور قریب والوں سے اور یتیموں سے اور یتیموں سے سمجھ لے  
کہ ذی القربی کو مفرد لائے اور یتیمی اور مساکین کو جمع اسمیں ایک جمعہ صیغہ وہ یہ ہے کہ سب افراد ذی القربی  
کی محبت تناسل کے مثل ایک ہی کے ہیں بخلاف یتیمی اور مساکین کے کہ اُن میں بات نہیں مائی جاتی وَ قَوْلُہٗ  
لِّلنَّاسِ حُسْنًا اور کہو تم لوگوں سے بات بھلائی کی وَ اَقِمْوْا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو تم نماز کو اِنَّہٗ طَٰغُوْا الزَّکٰوةَ  
اور دو تم زکوٰۃ کو جس طرح سے مامور ہو تھے تو کیت مچھڑ گئے تم بعد اس حکم کے اور اور عہد اَلَا قُلٰیۃً مِّنْکُمْ  
تم میں سے اُس قول قرار رہے لکھا ہے کہ بعض اسلاف اُن کے شریعت پر تواریت پر قیامت رکھے تھے وَاَنْتُمْ  
مَعْرِضُوْنَ اور حال نہیں کہ تم منہ بھرنے والے ہو تواریت سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہے وَ اِذَا اخَذْنَا مِثَاقًا مِّنْہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ اِلٰہًا سِوَاکَ اَللّٰهُ اور یاد کر جب لیا ہم نے عہد تھا کہ متبیثلو ہو اور باؤ ذی القربی  
انے کا وَاَنْتُمْ حٰجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اور نہ لکھا لو ہم مذہبوں انہوں کو گھروں اپنے سے تمہارا قور نہ  
اِنَّمَا تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ بِمَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِہٖہٗنَّ اَللّٰهُ اور یاد کر وہ کہو کہ عہد تو رہا ہے مار ڈالنے ہو اِس میں انہوں کو وَاَنْتُمْ حٰجُوْنَ  
تم اِنہیں قتل کرو اَنْفُسَکُمْ بِمَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِہٖہٗنَّ اَللّٰهُ اور یاد کر وہ کہو کہ عہد تو رہا ہے مار ڈالنے ہو اِس میں انہوں کو وَاَنْتُمْ حٰجُوْنَ



صحیح کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمے میں زائد ہو جیسے اس آیت شرفین والوقت الساق  
 بالساق الی ربک بوصدن المساق صفت تخلص خط عبارت ہی آنے دو لفظوں کے سے  
 کلام میں کہ کتابت میں موافق ہوں اور لفظ میں بتائیں جیسے اس آیت میں وہم یحسبون انہم یحسبون  
 صنعا صفت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کے سے ہی کہ حروف ان کے کلمات میں  
 متقارب اور تجانس ہوں جیسے اس آیت میں فوج و دجآن و جنة بنعم صفت جمع موازنہ عبارت  
 ہی لانے ان الفاظوں کے سے کہ ہر ایک اپنے نظر کے موافق ہو وزن میں اور قافیہ ردیف نہ رکھے جسے  
 اس آیت میں وایتناہم الکتاب المستبین وھدینہما الصراط المستقیم صفت متقارب متونی عبارت  
 ہی آئے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی برجاوے اور ہمہ مشکہ بن قیام مقلوب ہی جسے اس  
 آیت میں ویک فکبر اور کل فی فلك صفت اعماق عبارت ہی لزوم مالا یلزم سے کہ بعض  
 الفاظ واسطے آرائش سخن کے اور تزیین کلام کے لے آویں جیسے اس آیت میں فاما الیتیم فلا تقهر واما السائل  
 فلا تمهر صفت متبع مطرف عبارت ہی واقع ہونے الفاظوں کے سے مقابل کہ متفق ہوں زوی  
 میں اور تحلف ہوں وزن اور اعداد حروف میں جسے اس آیت میں ما لکم لا تو جون لله وقاد او قد خلقکم اطوارا  
 صفت رد العجز علی الصدر مع شہ لا اشتقاق عبارت ہی آنے دو لفظوں کے سے مکرر صدر اور عجز میں  
 کہ ایک دوسرے سے نہ مشتق ہونہ متحد ہو جسے اس آیت میں وفادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک  
 انی کنت من الظالمین صفت عکس عبارت ہی لانے الفاظوں کے سے صح کلام کے کہ جزو مقدم  
 کا مؤخر اور جزو مؤخر مقدم واقع ہو جسے اس آیت میں تو ج الیل فی النہار و تو ج النہار فی الیل و تخرج الی من  
 المیت و تخرج المیت من الی اقول سے صفت تبدیل بھی کہتے ہیں صفت ارجاء عبارت ہی لانے  
 اسے الفاظ کے سے پہلے قافیے کا کو سکر سامع قافیہ ثانی معلوم کر جائے جسے اس آیت میں مکان اللہ یظلمہم  
 وکن کانوا انفسہم یظلمون قیام بدایع ضرب الکافی عبارت ہی آئے سے ثبات مطلوب رول  
 بطریق ال کلام جسے اس آیت میں لو کان فیہما الھد لا الھ لفسد قاتل صفت اشتقاق عبارت ہی آئے  
 صفات متعلکہ کے سے متواثر متوالی جیسے اس آیت میں یا ایہا النبی انا ارسلناک شاحدا و مبشرا و نذیرا و داعیا  
 الی الصیادۃ و سراجا مبینا جمع عبارت ہی جمع کرنے خبر کے سے ساتھ ایک صفت کے جسے اس آیت  
 میں المار والبنون ینذرا بحیوة الدینا جمع و تفریق و تفسیم عبارت ہی خبر میں جمع کرنے سے ساتھ ایک  
 معنی کے اور پھر تفریق کرنا و بیان اس کے اور پھر تفسیم کرنا جیسے اس آیت میں یوم یات لا نکلم نفسا الا بذکرہم شقی و سعید  
 فاما الذین شقوا ففی النار ہم فیہا زفر و تسلیق خال الدین فیہما ما دامت السموات و الارض الا ما شاء ربک

ان رب العالمین واما الذین سعد وافق الحجة خالد بن قنہما دامت السما والارض اما شاد وک عطا  
 غیر مجذوذ الثقات عبارت ہی تفسیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت  
 سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف مکہ کے اسطور پر اکثر کلام اللہ میں وارد ہی اور بعضوں نے کہا ہی  
 کہ الثقات وہ ہی کہ ایک معنی بیان کر کر ہر وجہ مثل دعا اتمام کر کے الثقات کیا جاوے خواجہ اس میں  
 قل جاء الحق وذهی الباطل ان الباطل کان زھوقاہ خبر منظور کیا تھا اور تفسیر کیا ہوا اب بیان کیجئے کہ  
 کہ مقصود بالذات ہی وہ کیا ہی یہ ہی کہ لکھا ہی کہ مدینہ منورہ میں ہود کے دو قبیلے تھے ایک قرظیہ  
 دوسرا بنی نضیر کہ یہیں تھا بلکہ کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے تھے کون کے بھی تھے ایک اس دوسرا خدر  
 بنی قرظیہ نے ساتھ اس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خدر کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ ہود کا ساتھ معاویہ غطفانے  
 دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبے کے اس کے خرابی میں کوشش کرتا آخر معاملہ یہاں تک پہنچا کہ غلبہ کو صلہ  
 وطن کرتے تھے اور کوئی جو اس سے ہوتا تھا اس کو بالفاق مذیہ دیتے تھے خواجہ حق تعالیٰ فرمایا ہی وَانِیَا قَوْمَکُم  
اَسَادِیْ سَادُوْکُمْ اور اگر کرتے ہیں تمہارے پاس نہ لو ان ہو کر ہی اس میں ہلاک تھے تھے ہوا کو مثل اگر کو  
 بنو قرظیہ سے بیچ مائتہ خدر حیون کے اس سے ہوتا تھا تو بنو نضیر کو خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور اگر بنی نضیر سے مائتہ میں  
 ان کے گرفتار ہوتا تو بنو قرظیہ اسے زبردستی خلاص کر دیتے تھے وَهُوَ خَصْرٌ لِّکُمْ عَلَیْکُمْ بِہِ آیت تعلق ساتھ آیت  
 ماقبل کے رکھتی ہی یعنی قوم ان کو ان کے گھروں سے باہر کرتے ہوا اور حال یہ ہی کہ یہ بات حرام کی گئی ہی اور  
 تمہارے حکم مطابق اِحْرَامُہُمْ نکال دینا ان کا یعنی ہم نہ ہو لکا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مد کرنا مے پر بطریق  
 اولیٰ حرام ہوا اور ان حیروں کو تو تم نے صرفہ عمل میں لائے ہو پس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے مطابق الہی برادر نقص کرتے  
 ہو بعضے مواثیق کا اَفْضُوْا مِمَّنْ وَّبَعْضُ الْکُفَّارِیْنَ و تکفرون بی بیض آ یاں ایمان لائے ہو تو ساتھ بعضے کتاب کے  
 یعنی بعضے احکام نورات پر کہ مذیہ اس میں ہی اور کم کرتے ہو ساتھ بعضے کے قتل اور اخراج ہی فَمَا جَزَاءُ مَنْ  
یَفْعَلْ ذَٰلَکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزِیً وَّ فِی الْحَبْشَةِ الدُّنْیَا پس نہیں سزا کی جو کرے نہ عید شکنی اور نافرمانی  
 تم میں سے ہود گر سوائی خواری سج زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قرظیہ کا ہی اور اجل بنی النضیر کا و یوم القیمہ یزدون  
اِلَّا اَمْسَدَ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھرے جاوین کے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہی اور  
 ایک علامات شدت اس کے سے یہ ہی کہ دوام ہوگا وَمَا اَفْلَہُ بِحَاظِلِ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خدائے غافل نہیں  
 اس خبر سے کہ عید شکنی کرتے ہیں امام تھخص لصنیعہ مخاطب پھرتے ہیں یعنی نہیں ہی اللہ بخیر اس خبر سے  
 کہ کرتے ہو تو ہی ہود مخاطب ہود میں یا خطاب عام کہتے اور اس واسطے قیامت میں سخت  
 ترین عذاب میں گرفتار ہوں کہ انھوں نے لکھتے ہیں اپنے خاطر منافع آخرت کے نہیں چھوڑے

اُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا النَّبَاَ بِاَلَاخِرَةِ هُم لَوَك هُم جنم ہونے سے عقلی سے مولیٰ ہاں  
 زندگانی پامال دوسا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اس کے پامال میں خلا یخفف عنهم العذاب من ہاں کیا  
 جاوے گا ان سے عذاب نہ دنیا میں کہ خرید ان سے کم ہو اور نہ آخرت میں کہ آتش و فرج سے نکلیں و لا ھم یخففونہ  
 اور نہ وہ مدد دے جاوے گے نہ دنیا میں کوئی ان سے دفعہ آفات کر سکیگا نہ آخرت میں تخفیف عتوبات اس  
 آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعض احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اس کے کہ واقع ہوئے ہوں  
 انکو قبول کرے اور بجا لاوے اور بعضہ کہ مخالف طبع اور عادت اس کے کہ ہوں انکو قبول میں حضور کرے  
 تو بہرہ موافقت اور بہرہ عمل کچھ کام نہیں آتا مثلاً کوئی شخص حج کہ شریعت کو واسطے فلاح اپنے کے مضر دیکھتا ہے  
 یا مخالف وضع خاندان اپنے کے یا ترک کرنا ہے اور یا مہمان مہمان عمل میں لانا ہے پس ترک شریعت  
 اس کے حق میں موجب ثواب نہیں ہے اس واسطے کہ ہمت اتباع شریعت واقع نہیں ہوا اگر مانتھا  
 طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسرے جانب سے ہے مخالف ظاہر کے عمل میں لاوے  
 تو بالنتیجہ اصلاح رسم کے فائدہ بخشے اس واسطے علما کو اس قسم عبادت طاعت میں اختلاف ہے بعضہ کہتے ہیں کہ  
 حرمی کہ سخت باجمہر فساد نہ بہتر طاعت کہ عجب وریا کہ نہ اور بعضہ کہتے ہیں کہ طاعت باریا بہر گناہ نے  
 تو بہر سے ہے اور مخالف میں الغریبین بہر ہے کہ درباب تہذیب و اصلاح نفس گناہ پامال است اور محال بہتر  
 طاعت باعجب وریا سے ہے اور درباب اصلاح رسم اور ترویج شریعت طاعت باعجب وریا بہر گناہ  
 ہے و لقد آتینا موسیٰ الکتاب و قنینا من بعدہ و بالقرآن لعلہ یحقی عطا کی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب  
 اور مجھے لائے ہم بعد حضرت موسیٰ سے پیغمبر لکھا ہے کہ بعد حضرت موسیٰ کے زمانہ عیسیٰ علیہ السلام و علیہما السلام  
 چار ہزار پیغمبر کم زیادہ پیدا ہوتے کہ عمل انکا اور ات پر تھا شریعت شع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان  
 اور الیساس اور ذکر کیا اور کئی علیہم السلام کے اور یہی شریعت موسیٰ پر تھے مقصود یہ ہے ان کے سے  
 جاری کرنا اس شریعت کا تھا کہ تحلیلات علما موسیٰ متغیر ہوئے تھے پس یہ رسول بنی اسرائیل میں مانند علماء  
 ربانین اور مجددان دین متین کے اس آیت کے میں جتنی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ان اھل بیعت طحاہ  
 علی راس کل مائتہ من یجد دھا دینھا یہ سمجھ لے کہ ایک مجدد ہر صدی پیدا ہوتا ہے اور  
 ایک بعد ہزار برس کے عسا کہ صدر ہزار کو تقویٰ ہے باعتبار اعدا کے دنیا ہے مراتب قرب الہی میں  
 اور درجات ایصال فیض مانند ای میں بلندی اور فوقیت ہے مجدد الف کواویر مجدد مائتہ کے ہی طور زمانہ اسال  
 انسا سے جلا آتا تھا کہ بعد ہزار برس کے پیغمبر اولو الغرم پیدا ہوتا تھا صاحب احکام جدیدہ اور کائنات جدیدہ اور زمین  
 انبیاء متبع اس کی شریعت کے ہوتے تھے واسطے ترویج دین اس کے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم





سبوت ہوئے کہ خاتم النبیین بن ختم ہو گئی نبوت اور نزول وحی حق تعالیٰ نے علما و اہل بیت کے نام پر تجلیہ فرمائی  
 متجلی اور باطن با نور حقیقت متجلی ہوا کہ مروج طاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے فرمائے اور بعد ہمارے  
 قائم مقام پیغمبر و اولو العزم کے محمد و آلہ ثانی کو ظہور میں لایا اور جمیع درجات و ولایات اور کمالات کے سے ہر  
 کبر کے ماحضائے دین متین اور با یمصال فیض حسان و نقین مشرف فرمایا ذلک فضل اللہ یؤئین من یشاء واللہ  
 ذو الفضل العظیم وَاٰتٰنَا عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ الْکِتٰبَ اَوَّلَیْنَ اور دئے ہم نے عیسیٰ کو کہ بیٹا مریم کا تھا معجزے  
 روشن جنے غیب کی باتیں کہنا اور مردوں کو جلانا یہ بھی روحی قول ہوا کہ اگر وہ کہیں کہ یہ پیغمبر اس قسم کے  
 معجزات قاهرہ نہیں رکھتے تھے جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس واسطے ہمارے اسلاف کو انہی نبوتین  
 اشتباہ پڑا تھا غلط فہمی سے مکذیب کی اور مارتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبروں کے معجزات قاهرہ بھی  
 ہم نے تمہیں دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے وَاٰتٰنَا نٰوٓءَ یُرُوْجَ الْقَدۡسِ اور قوت دی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام  
 کو کہ ساتھ جان پاک کے کہ جبریل علیہ السلام میں لکھا ہے کہ جبریل مام طفولیت سے ان کے مددگار تھے  
 اور شیطان سے نگاہ میں رکھتے تھے تا انکا کسمان جہارم پر لے گئے اور جبریل علیہ السلام کو روح اس واسطے کہا  
 کہ یہ روحی لاتے تھے اور روحی سبب حیات دین ہی جیسی روح سبب حیات جسم اور زندگی دین ہی جیسی  
 ہی روحی موجب قیام دین ہی اور اضافت اس کی طرف قدس کے ایسی ہی جیسی اضافت حاتم الجود دین خاتم  
 کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح القدس سے مراد اسم عظیم ہی کہ اس کے سبب اجائے اموات  
 کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ انجیل ہی کہ نازگی دل اور زندگی جان اس سے پاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں خود  
 جان پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی مراد ہے کہ استواری تن کی ان کے اسی سے تھی اَوَّلَیْنَ  
 جَاءَ کَذٰلِکَ مَرْسُوْلٌ بِمَا لَاقٰهُوْا اَنۡفُسُکُمْ اَسۡتَکْبَرُوۡۤا اَمَّا سِجۡبَہَا رِیۡطُ سَیۡدِیۡکُمۡ اَمَّا سِجۡبَہَا رِیۡطُ سَیۡدِیۡکُمۡ  
 ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جانتے تھے جی تمہارے تکبر کیا تم نے یعنی تعظیم کنی اور گردن ان کے فرمان پر نہ رکھی حق تعالیٰ  
 کَذٰلِکَ بَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰتٰنَا کُفۡرًا وَاٰتٰنَا کُفۡرًا وَاٰتٰنَا کُفۡرًا وَاٰتٰنَا کُفۡرًا وَاٰتٰنَا کُفۡرًا وَاٰتٰنَا کُفۡرًا  
 کے وَخَرِیۡقًا تَقۡضُوۡنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند ذکر یا اور بھی علیہا السلام کے سوال کذٰلِکَ بَشِّرِ  
 ماضی لائے اور تقضون مضارع سب کیا ہے جواب تقضون بھی یہاں گویا معنی قتلیم ہی بصیغہ ماضی  
 واسطے استحضار صورت شیعہ قتل پیغمبر ان صیغہ مضارع کالائے میں یا کذٰلِکَ بَشِّرِ ماضی کہا ہے اس واسطے کہ  
 ایک امر تھا کہ رفت و گذشت ہوا اور تقضون ازجہت ارادہ حال ذکر کیا ہے کہ یہ پیغمبر قتل فضل پیغمبر  
 تھے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی سعی کرتے تھے حدیث صحیح میں وارد ہے فرمایا پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے زہر دار کوشت بزرگ کا کہ خبر میں لکھا یا تھا میں نے ہر سال تراشکا عود کرنا ہے اور ہر

در دنگلو اور خفاق کا ہوتا ہے تا انکے سر تا پائین پاتا ہو نہیں کہ اثر اس کے سے رگ جان میری شکافہ ہوئی پس  
 حقیقت میں وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی انہیں کے قتل سے واقع ہوئی یہ بیخبر استاد کہ  
 اس آیت میں ملوک ہوا ہے طرف بلاغت کے کہ عمل میں آئی ہے گویا ارشاد فرمایا ہے  
 حق تعالیٰ نے کہ وصف رسالت نزدیک تمہارے مقتضی ایک کا ہے ان دو خبر سے نکلے کہ  
 یا قتل اور یہ نہایت جہالت ہے کہ ساتھ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کر دو قالوا اقلو ذلک  
 غلط اور کہا ہونے کہ دل ہمارے خلاف میں ہیں یعنی جیسے ہوے قہم سے اور بارز کہ ہوئے  
 قبول قول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میں غرض انکی یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ باتیں سن کر نا  
 امید ہوں ایمان لانے ان کے اسے ساتھ قرآن کے اور متابعت اسنی سے باہرہ معنی طوطی تھی انہیں کہ دل ہمارے  
 خلاف ہے علوم میں بند نصیحت اور فہمی سے مستغنی میں حق تعالیٰ رد سخن انکا فرمایا ہے یعنی انہیں  
 جب یہ کہتے ہیں قُلْ لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر ان کے کے یعنی  
 نظر لطف اور رحمت کی اپنے انہر سے اٹھالی اور راندہ درگاہ کیا حق تعالیٰ نے فَقَلِيلًا مِّمَّا يُؤْمِنُونَ پس  
 تھوڑے سے ایمان لانے میں ماشد ابن سلام اور اصحاب اہل کے کے اگر کوئی کہے لعنہم اللہ سے تو سب  
 ملعون اور مطرد معلوم ہوتے ہیں پھر تھوڑے سے ایمان لانے میں اسکی کیا معنی کہتے ہیں ہم قلت کتاب  
 عدم سے ہے یا لعنہم اللہ سے لعنت اگر مراد ہے امام احمد نے ساتھ سند صحیح کے ابو سعید خدری سے  
 روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جارہم دل میں حق دل میں حق  
 کہ انہیں حراغ روشن ہے اور دل میں خلاف میں چھپا ہوا اسیر دورا بندھا ہوا اور دل میں مشکو  
 مشکو دل میں اور دل میں دورنگ ایک صفحہ کا سفید دوسرا صفحہ کا سیاہ دل صاف دل میں مشکو کا ہے  
 اور حراغ روشنہ اس میں نور ایمان ہے اور دل خلاف میں دل کافر کا ہے اور دل مشکو دل مشاق کا  
 ہے کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہے اور دل دورنگ وہ دل ہے کہ جس میں ایمان اور خفاق دونوں  
 جمع ہیں وَمَا كُنَّا جَاءَ هُمْ كِتَابَ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ اور جب آئی انکے پاس کتاب یعنی قرآن شریف نزدیک  
 خدا کے سے مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنے والی واسطے اس کتاب نورات کے کہ ساتھ ان کے ہے  
 سچ توحید اور نبوت اور شر کے اور جو کچھ کہ اصول دین میں ان میں انہوں نے قبول نہ کی اور ایمان نہ لائے  
وَكَاذِبُوا مِّنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اور تھے پہلے اس سے یعنی قبل نزول قرآن شریف کے  
 سچ وقت عاجز کیے فتح مانگے ساتھ قرآن کے اور ساتھ اس شخص کے کہ جسے قرآن اترے اور انکے جو کافر  
 ہوتے مشرکان عرب سے لکھا ہے کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہودی

سے ننگ آتے تھے تو ماتھے اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ الہی نصرت چاہتے ہیں تم تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنی آخر الزمان حب الونعم اور بیعتی اور حاکم نے بہ اسناد صحیحہ اور طرق محدوده روایت کی ہے کہ یہودیہ کے اور یہودیہ کے جب ساتھ بہت پرستان عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی عطفان اور جہینہ اور عذرہ سے جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہو کر شکست کھاتے تھے تو باچار ہو کر دشمنوں اور کتاب خواؤ ایوں سے رجوع کرتے تھے وہ بہت تفحص کر کے یہ دعا اٹھو بادیتے تھے کہ اللہم ربنا انا نسئلك بحق احمد البیہ الامی الذی وعدتنا ان تخرجنا من احوالنا وبعثناک الذی تنزل علیہ اخروا مات نزل ان تنصرنا علی اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ قح یاب ہوتے تھے اور یہ سب محدثین مذکورین اور امام احمد اور طبرانی مسلم بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کہیں میں ہمارے محلے میں کہ محلہ بنی عبداللہ میں کتا ایک یہودی سکونت رکھتا تھا ایک دن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبداللہ میں کھڑا ہو کر باوریلند تجھنے لگا کہ اے اہل شہر کتے پر تو تم نہیں جانتے کہ بعد موت کے کیا ہو گا تم نے کہا کہ تبا کیا ہو گا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہو گئے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہو گئے اور حساب اعمال اور میزان منتھق ہو گئے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاو گی کہا ہم نے یہ کیا حرف متعذر کیا تو کہا اس نے قسم بخدا اگر مجھے اس کے عوض میں یہاں تنور کھان میں بند کریں اور وہاں کی آتش سے بچا دیں عین آرزو میری ہے کہا ہم نے دلیل راست گوئی تیرے کی کیا ہے کہا دلیل اس کلام کی بری ایک سفینہ ہے کہ غم غم طرف لے لے اور میں کے اولگا جو میں کہتا ہوں تم پر اسے ثابت کر دیکھا پھر اس یہودی نے جب بہشت نظر کر کر میری طرف اشارہ کیا کہ اگر اس فوجان کی زندگی دراز ہووے تو البتہ وقت اس سفینہ کا یا و لگا مسلم بن قیس نے کہا کہ چند روز بعد خبر غمہ آخر الزمان کی مشہور ہوئی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تشریف لائے ہم سب تشریف بہ ایمان ہوئے اور وہ یہودی نے یہی کفر جو دین با ہم سب نے اس کو ملاست کی کہ اے فلا نے کیا بلا ہوئی تجھے یاد نہیں رکھتا کہ ہم سے کیا کہا تھا تو نے کہا یا در کتا ہوں لیکن یہ شخص وہ منعمہ آخر زمان موعود نہیں ہے حاصل کلام کا یہی کہ یہودی کو قبل نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے احوال کلی دونوں کا معلوم تھا بعد ظہور دونوں کے بھی بوجہ خبری علم حاصل ہوا اب کہ معرفت اور شناخت اسے کہا جائے فلما جاءهم ما عذرخوا پس جب ایمان کے پاس جو بچا تھا انھوں نے کفر و ایہ کافر ہونے ساتھ اس کے کہونکہ ان کے کھان میں تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہو گا آپ بنی اسرائیل سے ہووے نہ مانا آپ کہ فلغنا و اللہ علی التکابرینہ پس لعنت ہے اللہ کی اوپر ان کافروں کے کہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں

بحر مواجین لکھا ہے کہ فی سبیہ اور بعد اس کے جملہ دعائیں واقع ہو اہی کفر انکا سبب ہوا انکی لعنت  
 کے دعا کا یعنی پس لعنت ہو جو خدا کی اور ان کا فرون کے کسما الشتر وایہ انفسہم بری ہے وہ خبر جو مول  
 لیتے ہیں یہ بدلتے اس خبر کے جانوں اپنی کو بحر مواجین لکھا ہے کہ پس افعال ذم سے ہے اور مانکرہ بمعنی  
 شیاء اور اشر و بمعنی باعواہی نے بری شی ہے کہ انھوں نے بجا ہے ساتھ اس کے نفسوں نے  
 کو اور وہ کیا خبر ان یکفر وایہ انزل اللہ یہ کہ کافر ہوتے ہیں ساتھ اس خبر کے کہ انارہی  
 اللہ نے لئے قرآن شریف بعینہ سرشی سے یا حد کی جہت سے ان یکنزل اللہ من فضله  
 علی امن کیشاء من عباده یہ کہ انارے خدا افضل ہے سے وحی اور کتاب اوپر ہم ایک کے جائزہ  
 نے سے کہ لائق اس کے ہوں قبا و اعضب علی اعضب پس بھرتے یہود ساتھ غصے خدا کے کہ انکار  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اور غصے کے کہ انکار عیسیٰ علیہ السلام کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواجین  
 لکھا ہے کہ غضب جو مجرور علی کا ہے اور تحریف تواریث کے ہے اور جو غضب مجرور نے کا ہے  
 وہ اور ترک ایمان ستمیوں کے ہے اور ہوشکتا ہے کہ غضب علی غضب سے کثرت مراد ہو  
 ولکفرین عذاب تمہین اور واسطے کافروں کے عذاب ہے دلیل کرنے والا ایمان سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ کافروں کو عذاب دلیل کرنے والا ہوگا اور مؤمنوں کو محض واسطے پاک کرنے نوٹ لگنا ہوں کے  
 ہوگانہ واسطے امانت اور تدلیس کے بدلیل قولہ تعالیٰ قل للہ العز ولسولہ وللمؤمنین پس عذاب مؤمنوں گناہ  
 گاروں کو صرف زجر اور توبیخ ہے جب یدرشق ساتھ ہر کے کرنا ہے واسطے منفعت اس کی  
 یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلک حمام کے ہے کہ واسطے پاک کرنے میل ورجح کے عمل میں ہو  
 واذ اقبل لکم امین وایہ انزل اللہ اور جو وقت کہا جاتا ہے یہودوں کو ایمان لاؤ ساتھ اس خبر کے  
 کہ انارہی اللہ نے انجیل اور قرآن سے فاکو او من کہتے ہیں ایمان لاؤں کے ہم عیا انزل علیک  
 ساتھ اس خبر کے کہ اناری گئی اور ہمارے یعنی تواریث ویکفر وینما وذلہ اور کفر کرنے میں ساتھ  
 اس خبر کے جو سوا اس کے ہے وھو الحق اور وہ سچ ہے یعنی انجیل اور قرآن مصدق قلوبا  
 معہم تسمی کرنے والا اس کو ہوا ساتھ کہ ہے یعنی تواریث اس مقام سے کفر ہو واکھٹا  
 اس واسطے کہ جنے ساتھ ایک خبر کے کفر کیا تو دوسری خبر جو موافق اس کے ہے اس سے  
 بھی کفر لازم لگتا قد فیکم یقولون انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مؤمنین کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو  
 میں ان کے کہ وہ کہتے ہیں ہم تو راست پر ایمان رکھتے ہیں پس کیوں مار ڈالتے تھے تم ستمیہ اللہ کے کو  
 پہلے اس سے اگر تھے تم ایمان رکھنے والے تواریث پر و لکھ جائے کہ موسیٰ بالبیتاقر اور البیتاقر

تمہارے پاس موسیٰ ساتھ دلیلوں کے ساتھ آئیں ثُمَّ اخذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر کرا تم نے پھر معبود تھے  
 اس کے کہ موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے وَاَنْتُمْ ظَالِمُوْنَ اور تم ظالم بنو گئے اپنی جان پر وَإِذْ اخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ  
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ التَّابُوتَ اور جب تمہارے ساتھ تھا اور اٹھایا ہم نے اور تمہارے ہمارے سبب تھا  
 ساتھ طور پر اس معمل کے حَذُّوْا مَا آتَيْنَاكُمْ يَتَّقُوْهُ پھر وجود یا ہم نے تم کو زور سے وَأَسْمِعُوا اور  
 سنو اور فرمانبرداری کرو وَقَالُوا لِمَتَنَا وَعَصَيْنَا کہا انھوں نے تمہارے لئے اور نہ مانا ہم نے لکھا ہے  
 کہ سمعنا کیا کر کہا اور عصنا آہستہ کہا یا سمعنا بالثال اور عصنا بالحال تھا کان سے سمعنا سے  
 عصیان کیا مان کے ابانے سمعنا کہا انھوں نے عصنا کہا یا بنی اسرائیل تو ہمت تھے بعضوں نے  
 سمعنا کے کہا بعضوں نے عصنا یا سمعنا دو قول دور مانوں میں کہ ایک وقت میں سمعنا کہا اور  
 وقت میں عصنا وَأَشْرَقَ فِي قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلُ بکفر ہم اور ملائی کی بیج دلوں کے محبت پھر کی  
 سبب گمراہی کے ملا نا ایک چیز کا دوسرے میں کنایہ عجیب محال متداخل سے اور نہایت آمیزش سے  
قُلْ يَسْمَعُوا يَوْمَ كَذٰلِكَ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بری حجب وہ ضرر جو حکم کرتا ہے نہ کہ  
 ساتھ اس کے ایمان تمہارا یعنی کفر ساتھ قرآن کے اور بنی آخر زمان کے إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانوالے  
 ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہو گا ایمان اس کا تعلیم کفر کی نہیں کر لگا اس کو اور ہو دو باوجود اس کی سبب  
 کے کہتے تھے کہ ہشت سو ہمارے کسی کو نہیں ملیگی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ إِذْ أَنْزَلْنَا کہ ای محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم صحیح جواب اس دعوے کے اگرچہ تمہارے زعم میں تمہارے واسطے گمراہی کا اور  
 لغت ہشت کی عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِّنْ دُونِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگوں کے فَمَنْ  
الْمَوْتُ پس آرزو کرو موت کی إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اگر ہو تم صحیح اس دعوے میں کہ ہشت تمہارے  
 واسطے ہے اور کوئی دُعا نجاتیگا سمجھ لیجئے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق تھا ہے جو کوئی ہو  
 مرنے کی کرے وہ مشتاق خدا ہے مَنْ كُنِيَ اس کی تلاش میں اگر جائے نہ تو پہلے بہ جائے  
 کہ مر جائے نہ وَلَكِنْ يَتَمَنَّوْنَ أَبَدًا اور ہرگز نہ آرزو کر سکیے وہ ہو دو موت کی بھی بِمَقَادِّمَتِ أَيِّدِيْهِمْ  
 سبب اس کے تو کہ بھی ہے يَا مَعْشَرُ النَّاسِ اور یہ لغت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِيْنَ اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ تم کرنے والوں کے اور جمعوٹھ  
 بولنے والوں کے وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيٰوةٍ اور البتہ بولگاتو ای محبوب میرے  
 ہو دوں کو بہت حرص والا لوگوں سے اور پرندگانی کے وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا اور ان لوگوں سے جو  
 شرک لاتے ہیں یعنی کفار عرب کے اور اصعب یہ ہے کہ اس جگہ مراد مشرک مجوسی ہیں



کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے تھے یہاں مخالفت میں تاخرین کے نزدیک درمیان حیوة  
 اور آخر کو ا کے لیکن وقف حیوة پر ادلی ہے یَوْمَ نَأْتِيهِمُ الْغَمْرُ الْفَسَادُ دوست رکھتا ہے  
 ایک انکا یعنی گمرون کا کاشل عمر دیا جاوے ہر ایک کی وَمَا لَهُمْ بِهِمْ خَرْجُهُ مِنَ الْعَذَابِ ان  
 یحییٰ اور نہیں وہ چھوڑنے والا اس کو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنی طول عمر کی دافع عذاب  
 نہیں وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں یہود اور جو اس اور سوال کے لکھا ہے  
 کہ نصی یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبریل ہیں اور وہی وحی لاتے ہیں  
 ہمیں اسے دشمنی ہے کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتیں آئے ہاتھ سے پہنچی ہیں اور اب اجداد ہمارے پر  
 بلا اور عذاب آ رہا ہے اگر جبریل علیہ السلام کی حکیمہ مسکائیل ہوتے اور وہی وحی لاتے تو تم لو اللہ قسم  
 پر ایمان لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِتِ فَقَدْ بَرَّكَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو کوئی یہود دشمن واسطے جبریل علیہ السلام کے اور یہ نام ہے عبرانی یا سریانی اور معنی اس کی عبد  
 اللہ کی ہے کہ اس خزان وحی ہے اور ڈرھا گیا ہے بہت طرح سے جبریل بوزن نصیب ہے اور جبریل علیہ  
 یا اور جبریل علیہ السلام ہمزہ و جبریل بوزن قندیل اور جبریل ساتھ لام شدہ کے اور جبریل بوزن خرمیل  
 اور جبریل بوزن جبریل اور یہ لفظ غیر مضر ہے بسبب معرفہ اور جحیم ہونے کے اور من اول من کان  
 میں جو ہے شرط ہے اور جواب شرط کا محذوف ہے من کان عدو الجبریل فانه عادی من یخلق  
 ان یعاد یعنی جو کوئی دشمن ہو واسطے جبریل کے دشمنی کی اسنے اپنے سے کہ نہیں لائق ہے جسے  
 دشمنی کرنی فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ پس تحقیق اسنے آیا ہے قرآن اور دل تمہارے پر بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ  
 حکم اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اور قرآن خالکہ قرآن سجا کرنے والا ہے اس خبر کو جو آگے  
 ہے یعنی تورات اور زبور و ہڈی و تشرای المؤمنین اور قرآن راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور خوش  
 خبری والا ہے واسطے ایمان والوں کے ساتھ نجات اور درجات کے فائدہ تزلہ سے یہاں تک پہنچلے  
 معترضہ درمیان میں واقع ہے اور اللہ کی صمیمہ جبریل کی طرف اور تزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے  
 اور مصدقہ قالمین بدیہ حال ہے ضمیر تزلہ کی ہے سوال اگر کوئی کہے کہ صمیمہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 مامور ہوئے بہ بات کہنے کے تو علی قلبی کیوں نہ کہا جواب صمیمہ صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہیں  
 ساتھ ذکر حلقہ شرطیہ کے من کان عدو الجبریل علیہ السلام اور دلیل اور شرطیہ کے بہ ہے فائدہ نزلہ  
 علی قلبک مؤمنین تک سب نزول میں اس آیت کے بحر مواجہن بہ روایت کی ہے کہ جب  
 صمیمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مدینہ میں تشریف لائے عبد اللہ ابن ضرہ یا کہ عالم یہود تھا اپنی بیٹی

حاضر ہوا اور چند باتیں پوچھیں آپ نے بکے جواب دئے ایک تورات کے سونے کا احوال پوچھا آپ نے فرمایا تمام عیسائی وہ بنام قلبی میری انجمن سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند مانے کے شبہ یہ ہوتا ہے یا آپ کے آپ نے فرمایا کہ ابوبی سے جس کا لشفہ غالب اور سابق ہوا اس کے شبہ مانا نہیں ہے پوچھا کہ طعام ہستیوں کا پہلے کیا چیز ہوگی آپ نے فرمایا کہ جگر یا ہی کہ زیر زمین جس بہت شوکا طعام تین چار ہوئے پوچھا کہ حضرت یعقوب نے اپنے اور کونسا طعام حرام کیا تھا آپ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض میں انھوں نے مذری حق تعالیٰ کی کہ اگر میں اس مرض سے شفا یافان تو جو کھا نا مینا کہ مجھے بہت مرغوب ہے اسکو ترک کروں اور اپنے پر حرام پھرن جب صحت پائی تو گوشت اور دودھ اونٹ کا اور اپنے حرام کیا اس صورت میں موافق تورات کے جواب دئے پھر پوچھا کہ تیرے فرشتہ کونسا آتا ہے وحی لیکر آپ نے فرمایا جبریل علیہ السلام اس صورت میں کہانا جبریل دشمن ہمارا ہے اگر وحی تم پر میکائیل یا جبرائیل لائے اور عداوت جبریل کے لئے کئی سبب ساکن کئے تاکہ یہ نہ فوت درمیان ہمارے تھی یہ جبریل نے غیر بارے کو دی دوسری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر کی تھی کہ ایک شخص ہوگا بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کرے گا ہم نے ایک مرد قوی تین کو واسطے شخص اس کے بھیجا کہ اسکو باوے تو مار ڈالو اس مرد نے ایک لڑکی ضعیف مسکین کو بخت نصر نام بابل میں لایا چنانکہ مار ڈالوں جبریل نے اگر کہہ لے کہ یہ وحی بخت نصر ہے کہ جس کے ہاتھ میں حق تعالیٰ نے تمھاری ہلاکت رکھی ہے تو اسکو تم ماری ہی نہ سکو گے اور اگر یہ اور ہے تو کو واسطے مانتا ہے مارے ہو اس شخص پر نہ کر قتل اسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کے واسطے اسے چھوڑ دیا چنانچہ کشف میں بھی یہہ دو سبب عداوت کے لکھیں ہیں کہ یہود کو جبریل کے ساتھ تھی پھر جبریل ہمارے حال سے متعلق ہو کر جس حکمہ کہ جانا ہے ہمارے خبر پہنچا تا ہے پس یہ آیت عبد اللہ ابن صورت کی شائین نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حال اس شخص کا کہ دشمن جبریل میں فرمایا اور بصوتوں نے کہا ہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو یہود کے کہا الزام نصیحت کہ تم کو یوں ہمارے دشمن برہمان لائے انھوں نے کہا کہ تمھارے پیغمبر جبریل ترے ہیں اور ان سے ہم سے دشمنی ہے اگر میکائیل وحی لائے تو تم ایمان لائے اس واسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہے اور انی تذرتی لانا ہے اور جبریل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہے سنھی اور لانا تا جبریل علیہ السلام سے دشمنی ہمارے اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ آیت نازل کی اور روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کریں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کیا کلمات کہتے ہیں انکو ورنہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم جنھیں دوست رکھتے ہیں ان سے نہ فرمایا میں بھی تمھاری دوستی ہی کی سبب یہاں آتا ہوں یہ نہیں کہ فضائل پیغمبر کے تمھاری کتاب میں دیجئے آتا ہوں انھوں نے فرمایا

جبریل سے ہم سے دشمنی ہے قدیمی اور جبریل کو میکائیل سے میکائیل کو جبریل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
 ازراہ نصیحت انہیں کہا کہ جو کوئی دشمن جبریل کا ہے دشمن میکائیل کا ہے اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہے  
 دشمن جبریل کا ہے اور جو کوئی دشمن دو لوگ ہیں دشمن خدا کا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جان  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاس حاضر ہوئے یہ آیت قبل کیے آنے کے نازل ہوئی تھی آن حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا کہ لقد واقعك ربك یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ بعد اس کے میں نے اپنے  
 آپ کو دین الہی میں اصل جہ سے دیکھا یعنی زیادہ تر مضبوط اور محکم یا خانہ کشف میں مذکور ہے  
 مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ فَإِنَّهُ عَدُوٌّ لِي وَرَبِّكَ عَدُوٌّ لَكَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ  
 وَمَنْ سُلِّطَ عَلَيْهِ غَمٌّ مِنْ أَسْلِحَةٍ أَوْ مِنْ جَبْرِئِلَ أَوْ مِنْ جِبْرِئِلَ أَوْ مِنْ جِبْرِئِلَ أَوْ مِنْ جِبْرِئِلَ  
 اور یہ اس لئے کہ بعد الف کے ہے اور حذف یا بھی آیا ہے اور بن عمر کے بھی پڑھتے ہیں اور یا اور غمر  
 دو بوجہ حذف کر دیتے ہیں خیاں یہ ہیں قرآن میں وارد ہے اور ذکر جبریل اور میکائیل کا بعد ذکر ملائکہ کے اور رسول کے  
 بطریق ذکر خاص بعد عام ہے اور یہ شخصیں بعد تعمیم واسطے اظہار شرف کے ہے فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ  
 پس حق اللہ دشمن ہے واسطے کافروں کے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبروں کے ہیں وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ  
 آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ وَأَوْفَوْا بِهَا وَإِنْ تَرَوْهُ مُدْبِرِينَ فَإِنْ لَمْ تَرَ بَيِّنَاتٍ مِنْهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ قَوْلُ الْكَافِرِينَ  
 یہاں الا الفاسقون اور نہیں کفر کرتے ساتھ اس کے گرد کار و کلام عاھد و اعدا بندہ فریق مشہور بل اکثر ہم  
 کہتے منون کیا جب کبھی یہود باندھتے ہیں عہد توڑ دیتا ہے اس کو ایک فرقہ انہیں سے بلکہ لکھنؤ کے  
 نہیں ایمان لاتے تو رات بر وقت آجاء ہم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم اور جب آتا ہے ان کے  
 پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنے والا واسطے اس کے ساتھ ان کے ہے یعنی تو رات  
 بیکہ فریق من الدین اوتوا الکتاب یحسبک ویا ہے ایک فرقہ ان میں سے جو سچی گئی ہے کتاب  
 تو رات کتاب اللہ ویرا وظہور ہم کتاب اللہ کی کو یعنی تو رات کو یا قرآن کو سچھے ٹیٹھ انہی کے گاہقہ  
 لَا یَعْلَمُونَ گو یا کہ وہ علماء ہود کے حسد نے والے کتاب کے نہیں جانتے کہ قرآن کلام الہی ہے اور محمد  
 رسول خدا ہیں وَاتَّبِعُوا مَا تُلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مَلِكٍ سُلَيْمَانَ اور یہودی کرتے ہیں یہ یہود اس چری  
 کہ پڑھتے تھے شیاطین سچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اسکا لون ہے کہ زبانیں حضرت  
 سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک آسمان کے جا کر بائیں فرشتوں کی منکر جا دو گروں سے کہتے  
 تھے وہ جا دو گروں بالوں کو انہی سحر کی کتابیں لکھ کر لوگوں جاہلون کو دکھاتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا علم  
 ہے کہ جس کے سبب سے یہاں منہر حضرت سلیمان نے سحر اس کتاب کو منکوار کر اپنے تخت کے نیچے

دفن کر دیا بعد امتعال حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہوشیا میں کہ اس جسد سے واقف تھے انھوں نے لوگوں کو  
بھڑکا کر دیا کہ یہ کفر کیا ہے سلیمان علیہ السلام کا رکھتے تھے اس واسطے جہاں ان کے تابع تھا اور وہ کتاب ان کے رُؤ  
نیت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکال دی کہ دیکھ لو اس میں سحر کی باتیں لکھی ہیں پھر ہر دست سحر کی  
حضرت سلیمان علیہ السلام کو کرتے تھے حق تعالیٰ نے ان کے رد قول میں یہ آیت نازل فرمائی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ  
اور ہرگز نہیں کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے اپنے سحر نہیں کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہیں ہوا اور یہ  
عمل ناشائستہ اور کاذب سندیدہ اس سے نہیں ہرزہ ہوا وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ  
اور لیکن شیاطین نے اس کے زمانے کے کفر کیا کہ کھاتے تھے لوگوں کو جادو سمجھ لیجئے کہ سحر اظہار معجزہ  
ہی اور حکم میں اس کے اختلاف ہی اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہیں تو سحر مرتد ہوتا ہی اور نہیں  
سب تدویر کے فاسق مقرر ہی امام زہدی نے تفسیر میں لکھا ہی کہ اگر سحر دعویٰ تطلب اعیان اور  
تغیر صور کا کرے جیسے انسان سے بکر بنادیا اور کچھ کہ خاصہ اومیت ہی یا قول فعل معجزات کے میں دم  
مارے جیسے ہوا پر اڑے یا ایک مہینے کی راہ ایک رات میں چلے کہ خصاص انبیاء میں کافر ہوتا ہی اور جو کوئی  
اس دعویٰ میں تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اولیائے بھی تو ایسی کرامتیں  
منقول ہیں تو جواب اسکا یہ ہے کہ وہ ان فعلوں کو اپنی طرف نسبت نہیں کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی  
کہ اللہ ہی اس کی طرف کرتے ہیں اگر فاعل اپنے ہی آپ کو کہیں تو دعویٰ مخالفت کا ہو جاوے کہ کفر ہی  
تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہی کہ افعال خارقہ عادت خواہ شیعہ بمعجزات منعمان ہوں خواہ جس دگر سب بہ  
ارادۃ الہی صادر ہوتے ہیں انے افعال اگر اولیاء سے ہوتے ہیں تو وہ بقدرت خدا کہتے ہیں یا نبیائے اسما  
اس میں شرک لازم نہیں آتا اور ساحرون سے جو وہ صادر ہوتے ہیں تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے  
اور خواص شتروں کے اور اسما ہنمام سے کرتے ہیں اور ان شتروں کو افریبتوں کے نام کو ٹرھٹھٹھ کر  
ان اعمال کو اپنی قابو میں لاتے ہیں اور انہیں سے درخواست کرتے ہیں پس شرک صریح ہی موجب کفر تھا  
ہوتا ہی وَمَا اَنْزَلَ عَلَی الْمَلٰٓئِکِیْنِ بَابِلَ هٰذَا رُوْتٌ وَّطَارُوْا اور دوسرے ہرود نے متابعت کئی اس خبر کی  
جو اتاری گئی سحر سے اوپر دو فرشتوں کے بیچ شہر بابل کے کہ نام ان فرشتوں کا ماروت و ماروت ہی  
اور وجہ سحر تارنے کی اور ان کے ہمہ تھی کہ اس زمانے میں ساحر دعویٰ نبوت کا کرتے تھے حق تعالیٰ نے انہی  
حکومت کے وقت میں قبل ان کے معصیت کے یہ علم سحر کا ان کے اوپر بھیجا اور بعض کہتے ہیں کہ الہام  
انکو کیفیت اس کی معلوم ہوئی تاکہ زرکون کو تعلیم کریں کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہو کر معارضہ بدعیان نبوت سے  
کریں یہاں ایک سوال جواب طلب وہ یہ ہے کہ جو تعلیم سحر کی فرشتوں سے اور تعلیم دیو نکا ان سے ثابت ہوا

تو در میان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم ان کے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین کے کیوں مذمت فرمائی اور موجب کفر  
 کروانا کہ کہا و لکن الشیاطین کفر و یعلمون الناس السحر اور بہ تعلیم موجب کفر کے نئی جواب اس سوال کا عین کفر سے  
 ظاہر ہو تا ہی کہ تعلیم شیاطین سے مقرون باعتبار تاثیرات باطلہ اور تحریف فی العمل تھی اور تعلیم فرشتوں کی  
 واسطے پرہیز اور احتیاط کے تھی اور مقرون بہ بھی اور نصیحت جناح کے اسیت میں تا ہی پس فرق واضح  
 ہی اور با وصف اس کے سحر ہو دو لکھا یا ماخوذ شیاطین سے ہی کہ عبد سلیمان علیہ السلام میں رائج ہو تھا  
 یا ماخوذ فرشتوں سے ہی کہ بابل میں تعلیم کی کرتے تھے اور یہ دونوں قسم بالبداتہ مذموم اور متروک  
 میں اس واسطے کہ حال شیاطین کا عداوت آدم میں اور اغویں ان کے معلوم خواص و عوام ہی ہیں ان سے ماخوذ  
 ہو گا وہ کیوں کہ محل اعتماد ہو گا اور فرشتے خود ساتھ نصیحت کے اس علم سے منع کرتے تھے قصہ انکا جو بحر مواجین  
 لکھا ہی اسکا اختصار یہ ہے کہ فرشتگان مذکور نے جو فرق خود را دیوں لکھا مشاہدہ کیا کہا الہی تو نے آدم کو  
 پیدا کر کر بالذات عطا یا مخصوص کیا اور بہ نافرمانی تیری کرتے ہیں اگر انکی جگہ ہم ہوتے تو کبھی خلاف تیرے  
 مرضی کے نہ کرتے تھی تعالیٰ نے انکو زمین را مارا اور اعضائے مخصوص آدمیوں کے لگا دی یہ ہر روز زمین پر  
 حکومت کرتے تھے شب کو آسمان پر چلے جاتے تھے آخر زہرہ نام ایک عورت تھی اس پر عاشق ہو گئے  
 وہ اپنے خاوند سے لڑ کر اپنے پاس آئی انھوں نے اس سے مطلب چاہا اس نے کہا کہ اسم اعظم بتا دو انھوں نے  
 اسم اعظم بتا دیا اسکی قوت سے ہم آسمان پر جاتی تھی ہم لوگ کہنے وہ پاک ہو کر دعوت اسم کی دیکر آسمان پر  
 اڑ گئی اور اسکی عورت منہ ہو کر ستار کی شکل ہو گئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہے ہم وہی ہے نصیحت کرتے  
 ہیں کہ یہ زہرہ جو سب ستاروں میں ہے ہم اور ہے اور وہ اور ہے پھر حق تعالیٰ نے انکی تہذیب کا  
 حکم فرمایا اور پھر کیا کہ چاہو دنیا میں عذاب قبول کرو چاہو آخرت میں انھوں نے مشورہ چاہا عذاب دنیا اختیار  
 کیا حق تعالیٰ نے چاہا بابل میں سج زمین کو نے کے انکو لکھا یا دم بدم عذاب ہو تا ہی ساحران یا س جاتے ہیں  
 علم سحر کی طلب کے واسطے ہمہ اول نہیں منع کرتے ہیں اور زبان ساتھ نصیحت کے کھولتے ہیں جہاں حق  
 تعالیٰ فرما ہی وَمَا يَعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ اور نہیں سمجھتے یہ دونوں فرشتے اسوقت کہ کوئے میں لٹکتے ہیں  
 کسی کو جادو یعنی قصد گمراہ کرتے آدمیوں لکھا نہیں کرتے اور تعلیم سحر میں کفر خالص منقطع نہیں رکھتے خیر شیاطین  
 کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہیں کرتے کسی کو تا کہ نہ دار نہیں کرتے اور قیاس کے اور نصیحت نہیں کرتے  
 حتیٰ یہاں تک کہ اپنے آپ کو بصفت تجارت موصوف کرتے ہیں یَقُولُوا إِنَّمَا أَكُنَّا نَجْنُو فَنُفِئْنَا  
 کہتے ہیں پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہیں ہی کہ ہم آزمائش میں خلق کی حق تعالیٰ کی طرف سے اس  
 واسطے کہ خلق ہم سے سحر سیکھ کر کافر اور عاصی ہو لی پس تیرے حق میں ہمتی کہ سبب کفر اور عصیان سے



باز رہے اور اگر مرگب اس سبب کفر کا ہوے تو فلا تکفیر میں مت کافر ہو تو باعتماد تاشیر کو اکب اور سیالین  
 اور ارواح خبیثہ اور سائنہ عبادت انہی کے اور قصہ روت و ماروت کا موافق اس کے کہ ابن حریر نے اور امام بن حاتم نے  
 اور حاکم نے اور سوا ائیکہ اور سفیر بن نے حضرت ابن عباس سے اور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہے اس طرح ہے کہ زمانہ حضرت ادریس اعمال بدنی آدم کے زمانہ  
 است مانیک صعود کر چکے تھے فرشتہ آسمانی نے قیل قال سخن بہت کیا اور حق بنی آدم میں بختہ اور انات تلوہ  
 نفیر اور لعن آغاز کیا حق تعالیٰ نے خطاب بھیجا کہ بنی آدم میں شہوت اور غضب ترکیب دی ہے جب ہم اس میں  
 سے مصدر معاصی ہوتے ہیں اگر تمہیں بھی زمین پر نازل کریں اور شہوت اور غضب میں مرکب کریں تم سے بھی  
 معصیت صادر ہو فرشتوں نے کہا کہ اے پروردگار ہم ہرگز رو عصبان کے نہ پھرن گے ہر خد غضب اور ہر  
 درسیان ہمارے ہوتی تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے گروہ میں سے دو شخص چیدہ و برگزیدہ نکالو تا حقیقت کار تمہیں آسکار  
 کریں انھوں نے ماروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت میں اور صلاح میں درسیان فرشتوں کے متماثل تھے  
 منتخب کیا حق تعالیٰ نے ان میں شہوت اور غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور درسیان آدمیوں کے  
 حکومت کرو اور موافق حق کے حکم کرو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع فرمایا اور کہہ دیا تا نام روز  
 زمین دنیا میں بہ شغل قصا مشغول ہو جب شام ہو تو اس غم غم ٹریہ کر مالائے آسمان صعود کو بھو بھوت  
 صبح کے نزول کرو تا ایک ماہ اس طرح آمد رفت انھوں نے رکھی شہرہ انکار میں رہت ہو کہ دو شخص بنیک  
 نہاد فلانے موضع میں ہیں کہ ہر واقعے میں حکم درست فرماتے ہیں اور قضا فیصلہ دیتے روئے وریا کرتے ہیں گا ایک  
 عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اس وقت کی سے حن اور جمال سے ممتاز تھی اور روایت امیر المؤمنین علی بن ابی  
 اکہ ابن فارس سے تھی لقب مشہور اسکا اس ملک میں تبدخت تھا بیچ لباس فاخرہ اور سیراہ مکلف کے انکے تال  
 اگر وہ شوہر اپنے کے دادخواہ ہوتی کہتے ہیں اصل اسکو شوق اسم عظم کہنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خور کا تھ اس مشرب  
 فاشی اور بھائی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل طلب کا کیا بہ حال بہہ دو نو فرشتے دیکھتے ہی اسکا حن اور جمال  
 فریاد پھر ہو گئے اور اس سے فعل شہی کی درخواست کی اس نے کہا کہ دن میرا اور تمھارا اور باوجود اختلاف دن کے معاملہ  
 نہیں ہو سکا اور یہ بھی کہا کہ شوہر میرا بہت غیرت دار ہے اگر میں لیگا کہ میری لاک تم سے لگی ہے مارڈ لیگا تو اول حاجے  
 کہ میرے ضم کو بچدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد کے تم سے صحت کرو گئی میں انھوں نے کہا معاذا اللہ کہ شرک اور قتل  
 نفس نصیر حق نہایت قبیح ہے ہم ہرگز کرینگے وہ عورت پھری لیکن دلوں کے تعلق اور اضطراب محبت اس کے کمال  
 علیہ کیا دوسرے دن انھوں نے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر میں آتے ہیں اس نے کہا ہر سو خیم مکان مہا کا اور اسے  
 آپ کو مزین کیا اور موافق عادت کے کتے شراب کے بھی حاضر کیے جب یہ اس مکان میں پہنچے تو اس نے کہا کہ میں

چار خیزون میں اختیار دیا ہے یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کرو  
 قح شراب کا پیو ان دونوں نے باہم مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونوں گناہ شدید ہیں اور ہم اسم اعظم اسم الہی حب  
 کسی سے نہ لے سکتے ہیں اور شراب پینا گناہ سہل ہے یہی اختیار کیا چاہئے بہر حال شراب پینے کے لئے عقل پہنچنے  
 حکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی لے کر اسم اعظم بھی اس عورت کو بتادیا اور بعض روایات میں آیا ہے کہ  
 وہ عورت اسم اعظم پڑھ کر بالائے آسمان گئی جتنا کہ اسکی کو ساتھ روح ستارہ زہرہ کے متصل کیا اور  
 بصورت زہرہ منہ ہو گئی یہ دونوں فرشتے اس کے ساتھ نجا کے اور اسم اعظم ان کی یاد سے بھول گیا جب مستی  
 شراب کی سے ہوش میں آئے افسوس و مذمت شروع کیا حق تعالیٰ نے فرشتہ ہائے آسمانی کو ان کے حال سے  
 مطلع فرمایا اور کہا کہ یہ دونوں فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غیبت نہیں رکھتے تھے اور شہود اتم نصیب  
 تھا نہ بسبب شعلہ شہوت کے اس معصیت میں گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہیں اور شہوت  
 طینت انہی میں مخرجی اگر مصدر معاصی ہوں کیا عجب بس فرشتوں نے اقرار ساتھ اپنی خطا کی کیا اور بعد اس کے  
 واسطے زمینوں کے مشغول باستغفار ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **وَلَمَّا لَكَتُ جِبْنًا مِّنْهُمْ وَاسْتَغْفَرُوا**  
**لِمَن فِي الْأَرْضِ غَرَضُوا** دونوں فرشتے احوال اپنا دگرگون دیکھ کر مضطرب و اضطراب اور پس کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق میں چاہی حضرت ادریس نے وعدہ کیا کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمہارا واسطے  
 جناب الہی میں عرض کرو گا جب جمعہ گزر گیا تو کہا اس جمعے میں نہ تھے تمہارے واسطے اجابت نہوی آئندہ جمعہ کے  
 منظر ہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمہیں اختیار دیا ہے اگرچہ ہو عذاب دنیا کا اور  
 اپنے اختیار کرو اور اگرچہ ہو عذاب آخرت کے واسطے تیار ہو انھوں نے اس میں مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب  
 آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہئے کہ منقطع ہو جاوے گا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالیٰ نے فرشتوں کو  
 حکم فرمایا کہ بزنجیر آئیں سر اور بدن انہی میں سر اپنا باندھو اور انکو سر گون کر کر سر تلے پائون اوپر اس کنوئ میں  
 کہ ساتھ آتش تیر کے شعلہ مارے ہیں لگا دو اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آئین مارنے میں قیام  
 کرو تا بہ انقضائے دنیا کہتے ہیں کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہے پھر بار دیگر اسکی نوبت نہیں آتی اور ہی فرشتہ پھر اگر لگاتا ہے  
 اور اوپر ان کے تشنگی ایسی مسلط کئی ہے کہ زبان انکی بسبب کمال عطش کے دہن سے باہر نکل آئی اور ایک بات  
 کے قدر آب خوش گوارا ان کے منہ سے رکتے ہیں اور ہرگز دہن انکا اسے نہیں بچتا العباد باللہ من عباده  
 یہ قصہ تفاسیر محدثین میں اور سنن بیہقی میں اور مسند امام احمد میں اور کتب حدیث میں بروایات مستندہ اور طرق  
 کہ بعض انہی سے صحیح میں مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیہا انکار اس قصہ کا  
 کرتے ہیں اور کہتے ہیں نظم قرآن میں ایسی چیز کہ مشربان قصہ ہو موجود نہیں ہے اور روایات ان کتابوں کی جو خلاف

اصول عقائد اور قواعد دین ہوں معتبر نہیں اور اس قصے میں چند وجہ سے مخالفت و معمول و قواعد سے لازم آتی ہے  
 اول تو یہ کہ فرشتے معصوم ہیں صدور مباحی کبیرہ ان سے منافق عصمت ہے دوسری ان دونوں فرشتوں کو باوجود  
 گرفتاری عذاب شدہ کے کہان فرصت تعلیم سحر کی اور آدمیوں کو ان سے کیونکہ اخیلاط سید ہوتا سلسلہ تعلیم و تعلم  
 کا درست ہونی سبب اس فاجرہ کہ باوجود اس خباثت کے کس طرح ممکن ہے کہ زبور اسم عظیم و جلالا آسمان کر کے  
 دعوت اسم الہی کو شراط بہت درکار ہیں بڑی شرط تقویٰ اور طہارت ہے جو تھی نسخ اور تبدل صورت ازنا  
 عقوبت ہے اور عقوبت کو چاہئے کہ متضمن تخییر و ایانت ہو اور جب اس زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بنا کر مالاک  
 آسمان جگہ دی کمال تعظیم کی ہوئی کہ صورت انسانی میں اس قدر عظمت متصور نہیں یا نچوین زیرہ ستارہ ہے منہور  
 معروف بمعہ ستارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہے اور روایت اس قصے کی سے لازم آیا  
 کہ بعد وقوع اس واقعہ کے سید ہوا ہے چھٹی سچ اس قصہ کے زبان فرشتگان سے نقل کی ہے کہ انھوں نے جناب  
 الہی میں عرض کیا کہ ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عسریان نہیں کر سکتے حالانکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہیں  
 بھی مانند آدمی کے شہوہ اور غضب سے مرکب کریں تم بھی مصیبت میں مبتلا ہو پس صریح مذہب اور تجلیل جناب  
 الہی کی لازم آتی ہے اور یہ عمل شیع منافی محض ایمان ہے چہ جائی ملکیت پس سبب نازل کرنے ان دونوں فرشتوں کا تھا  
 کہ علم سحر کا بھی علوم الہیہ سے ہے بقا اس کی ہر نوع انسان کے منظور نظر خداوندی تھا اور شان انبیاءوں کے سے  
 نہیں ہے کہ اس قسم علوم ضارہ کے تین کہ سبب اس علوم کے اعتقاد و تاثیرات مخلوقات ہو اور عظمت تاثیرات  
 سے دلیں جاہد کرے تبلیغ قرأتین مانند علوم فلسفہ کے ریاضیات اور طبیعیات کے کہ ضرر انکا زیادہ تر نفع ان کے  
 سے ہے انبیاء بیان نہیں کرتے اسول سے کہ حقیقت نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہے اور مبارک اور امان  
 ان کے طرف ملنا اعلیٰ کے متوجہ کرتے ہیں اور یہ علوم سحر اس غرض کے محل میں ہیں پس لا بد ان دونوں فرشتوں کو  
 واسطے تعلیم ہر نوع علوم کے نازل فرمایا ہے اور سچ تعلیم کے قیاحت نہیں ہے اسول سے کہ نہایت کام  
 سحر کا کیا ہے کہ کفر ہے اور جس جنس میں کہ بیان کفر یہ تعلیم کے میں پاک نہیں ہے مثلاً اگر ایک شخص نے  
 بہیمانہ کیا کہ پرستش ساری کی سے یہ تاثیر تھی ہوتی اور شیطان کی عبادت کہتی تو مطلب حاصل ہوتا ہے دوسرے  
 شخص نے نہ کہ اعتقاد و تاثیر سحر کا کیا یا شیطان کی عبادت کرنے لگا تو یہ اعتقاد اور یہ عبادت کفر  
 ہے اور گنہے والا کافر نہیں ہوا اور یہ ہے کہ علم سحر کا فوائد بہت رکھتا ہے انبیاء و نجات انبیاء میں اور کرامات  
 اولیاء میں اور سحر جادوگران میں اور طلسم شعبہ بازان میں اسے علم سے حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے بچتا ہے  
 ان خیر و بین فرق نہیں کر سکتے بلکہ سحر و ان اور شعبہ باز و کو مثل انبیاء اور اولیاء کے جانتے ہیں اور بعض اعمال سحر کے  
 واسطے بلا کثرت اعدائے اور ایتلاف و روحین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن رسمی میں اور یہ بھی ہے جو بعض

سحر کے جانکر استعمال کے سے محل ناپسندیدہ میں احتراز کر کے متحی مزید ثواب ہو گا کہ باوجود قدرت گناہ سے  
 باز رہا اور دلیل نازل ہونے کی یہہ علم سحران دونوں فرشتوں پر جناب الہی سے صریح لفظ قرآن میں ہے وما  
 انزل علی الملکین اور احوال بھی ان دونوں فرشتوں کا قرآن میں مذکور ہے وما یعلمان من احد حتی یفکرا  
 انما عنی فتنہ فلا نکفوا ویرہہ نہ اور نصیحت دلالت کرتی ہے اوپر اس کے کہ یہہ دونوں فرشتے خود بخود  
 تعلیم اس علم کو نہیں کرتے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محض انکو تعلیم ہی منظور نہیں ہے بلکہ تعلیم اور منع عمل سے  
 اب کیا ہاں سمجھ لیجئے کہ اگر متبع کریں روایات کا کہ اس باب میں وارد ہیں تو یقین دریافت ہوتا ہے کہ اس شخص  
 کی اصل حق اسوئے کے مرفوعہ اور موقوفہ اور اخبار اور آثار اور ہوا ہے اور جنھوں نے جو میں مخالف اس  
 قصہ کی ساتھ قواعد دین کے ذکر کی ہیں بحسب ظاہر مسلم ہیں لیکن جب نظر تعمق کی گئی جاوے تو ارجاع انھیں لھا گیا  
 ساتھ قواعد مقررہ دین کے ممکن اور محتمل ہے پس متوجہ طرف توجہ اس کی کے چائے ہو اور انکار روایات کثیرہ  
 بخیا جائے والا تکذیب قصہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد علیہما السلام کی بھی لازم آوے گی مثلاً کہتے حلال  
 کے جو امین عصمت ملائکہ کی معاصی اسوقت تک ہے کہ حریت نشاء ملکیت پر باقی رہن اور جب شہوت اور  
 غضب امن سد کیا جاوے تو حریت ملکیت سے باہر آون کے پس مقتضائی حریت کا کہ عصمت اور طہارت  
 تھی اسوقت ان سے توقع نہ رکھی جاتی اور مانند نفوس متعبدہ انبیا اور اولیاء کا باوجود نہرست معصومہ و طہرہ  
 میں سب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہے کہ جو نور منقلب ہو تو انقلاب اثر میں کیا استبعاد ہے اور  
 کئی خلل ثانی کے جو امین کہ تعلیم سحر کی حالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اور حوصلہ انسانی کے کریں تو المیہ  
 ہے لیکن سخن فرشتوں میں ہے کہ فرشتہ حق کے حوصلے کی تعلیم ہی جائز ہے باوجود صنوف عذاب کہ واز ہے  
 اور ابدان اس کے قوائی فکر اور منطقہ کے برقرار ہوں اور بار بار تجربے میں آیا ہے کہ صاحب ملائکہ ہر علم باوجود گرفتاری  
 اوضاع مولدہ اور مراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کر سکتا ہے بسبب مراد و اور عمارت کے العا اس علم کا  
 نہایت سبک اور آسان ہوتا ہے اور ساتھ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہے کہ اور امعان نظر میں نہیں  
 سکتے پس جائز ہے کہ ان دونوں فرشتوں کو القائے علم سحر میں اس قسم کا ملکہ ہو خصوصاً جب علم رکھیں کہ تروال انکا واسطے  
 تعلیم ہی قائم ہے تو جانب عین سے بھی ناپسندیدہ ہے حق میں پہنچتی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا ہوتا ہو گا اور جنت  
 آمینوں کا اسوقت مسلم ہے کہ واقعہ نہیں ہے لیکن جائز ہے کہ شیاطین اور جن و دیابلیں و سائر لطائف کے استفادہ  
 کے ہوں جیسا کہ قادمہ سے ہے کہ ہر سال میں انھیں شیاطین سے ان کے پاس جا کر تہارہ تہیکہ کر لیا کو نہیں منتشر کرتے بلکہ ان  
 سابق میں کہ ابتدا کا زمانہ تعلیم و تعلم کا تھا لوگ ان سے ملکر سحر سیکھ کر کیا بونہی لکھتے ہیں اور خلل ثالث کے جو امین کیا جا رہا  
 کہ ہر چند وہ زن فاجرہ تھی لیکن جو شوق سیکھنے سم عظیم کا رکھتی تھی اور سیکھتیں تھیں طالعین زنا سے کیا تھا پس اس فعل بد میں

حُسن و قبح مخلوط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اُس شخص کے کہ کوئی شے کو آب غضب سے سیراب کرے  
 یا اگر نہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت منع ہو گئی و دشمن نیت نے کام کیا کہ کوکب خشنہ سے متصل ہوئی اور  
 بجیس میں یہ ہے کہ اُس عورت نے حُسن و جمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الہی کیا تھا لیکن بجا اور بھل میں کو حُسن و جمال دائمی  
 باین رنگ غیبت ہو کہ روح زہرہ سے روح انکی مل گئی اور صدور ارواح کا اویسوں کے اوپر آسمان کے کیا تعجب  
 مسیح کہ ارواح موتی کی بونین سے آسمان ہنتم پر چڑھے ہیں خصوصاً شہد الکی اور خلل رابع کے جو امین کہا جاتا ہے  
 کہ ہر چند کوکب بہت اور خلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہے لیکن بہت انسان کے مقرر شخص ہیں پس تعظیم  
 بالنسبہ اور تحقیر بالنسبہ دونوں تحقق ہویں اور خلل خامس کے جو امین ہو کتابی کلام ملائکہ کا بیان بقیم عمر صرا  
 میں جی اور اطاعت اور عدم عصیان کے کہ تندیب و تجہیل جناب باری ہیں معنی کلام انکے کے یہ ہیں کہ ہم اپنی طرف  
 سے یہ غم مصمم رکھتے ہیں کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الہی سے بھی سمجھا ہو گا کہ شہوت اور غضب  
 بیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئے ہیں مستلزم صدور عصیان کے ہیں اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہو اور اپنی طرف سے عرض کیا  
 کہ ہم سے با اختیار صدور معصیت ہو گا پس مولین کلام میں میں تناقض کچھ نہیں جی تاکنیب و تجہیل لازم آوے اور  
 خلل سادس کے جو امین کہا جاتا ہے کہ معنی منع ہونے زن کے بصورت زہرہ یہ ہیں کہ روح اس زن کی ساتھ روح  
 زہرہ کے متصل ہوئی یہ یہ کہ بہت تارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کے لازم نہیں آئی اور زیرین بکار اور بن  
 مردویہ اور ملی نے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 پوچھا کہ صورتیں سب ہی کتنی ہیں فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزیہ اور مارہامی اور سوسمار اور ووطاط اور کرورم  
 اور دعووس کہ چھوٹا جانور ہوتا ہے پانچین دریا کے رہتا ہے ہندوستان میں اسے جولاہا کہتے ہیں اور عنکبوت  
 اور خرگوش اور بیل اور زہرہ کہا میں نے یا رسول اللہ سب ان کے منع کیا جی فرمایا فیل اکبر و تھا دو لہتمد سرکش  
 شوکر ساتھ واطت کے کسی امر کو بغیر فعل بد کئے نچھوڑتا تھا اور خرس اکبر و تھا سخت کہ اپنے تئیں مانند عورتوں کے  
 ارہتہ کرتا تھا اور مرد و نکو پنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعت نزول مائدہ کا  
 کفران کیا تھا اور بوزیہ یہودی تھے کہ روز شنبہ کو شکار چھلی کا کرتے تھے اور مارہامی اکبر و تھا دیوت کہ درمیا جو پوڈا  
 کے دلاکت کرتا تھا اور سوسمار دھتانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور ووطاط اکبر و تھا زبان دراز کہ کوئی زبان  
 اس کے سے سلامت نہیں رہتا تھا اور دعووس اکبر و تھا چل خور کہ سب چل خوری کے درمیان دوستوں کے  
 جدائی ڈالتا تھا اور عنکبوت ایک عورت تھی کہ خاوند اپنے کو جادو کر مار ڈالتا تھا اور خرگوش بھی عورت تھی کہ حیض  
 غل طہارت نہیں کرتی تھی اور بیل جو کیدار تھا میں کہ مرگرم کسی سے زور سے خیر لیتا تھا اور زہرہ بیٹی  
 بادشاہ کی تھی کہ ماروت اور ماروت کو مضنون کیا تھا فاعلمون منہم ما یفرقون ید بین المشرق و وجہ ط



پس سیکھتے ہیں اُن دونوں فرشتوں سے وہ خبر جو حدائی ڈالتی ہے یعنی حدائی ٹرٹی تھی ساتھ اس کے  
 درمیان مرد کے اور جو رواں سکی کے اور بہ حدائی دو طریق سے واقع ہوتی ہے اول حکم شرع کہ جب ایک  
 کو یہی شوم اور زن میں سے معتقد تاثیر سحر باطل ہوگا کہ فیروا الیہین نکاح منع ہو گیا و دوم بطریق کفر کہ سبب  
 اس اعمال کے حکم شرعان عادت الہی درمیان روحین کے بغض اور عداوت سے اس کو سحر سحر ہائی ہو اور  
 بہ حدائی ڈالتا کہ یہ خبر کہ موجب قطع نسبت صحیح کا اور مخالف موضوع شرعی کا ہے کہ حکم اس عقد کا اور الٹا  
 اس کے کافر یا یہی پس حکما حق تعالیٰ وصل مایہ اس کا قطع اور فصل کرنا کیا فصل شیعہ ہے اور اس میں ایک  
 نارضا مندی الٹا کی دوسری ضاد عالم وقوع زمانہ تیری قطع نسبت چوتھی ضرر پہنچا نا زان و شوہر کو اس قدر ضایہ  
 ہیں وَمَا لَهُمْ بِضَارَتَيْنِ يَدْرِيَنَّ مِنْ اَحَدٍ اَلَا يَذُنُ اللّٰهُ اَوْ يَنْهَىٰ عَنْهُ وَهُوَ ضَرَّرَ بِهَا فِي وَاللّٰهُ سَمْعُ كَيْسٍ كَرِيْمٍ  
 حکم الہی کے جو وقت کہ چاہیگا اعمال سحر کو تاثیر دے گا اور جب نہ چاہیگا تاثیر بند ہو جائیگی لہذا اگر اس امر چاہے کہ  
 ابطال افعال دائمہ سحر الہی کرے مثلاً منہ پر سے نروسے یا دانہ نہ اسے نروسے یا غیر فوج اور مشہد کے مالک  
 پر مسلط ہو جاوے یا لشکر کو برہم کرے کر سیکھا نہایت کام سحر کا ہے کہ نفوس ضعیفہ میں کچھ تاثیر کرے  
 پھر وہ تاثیر بھی دائمہ سحر نہیں ہوتی پس مرد یا ایمان کو کہ معتقد تاثیر واحد ہی کسی خبر سے سوا خدا کے نڈرا جاتا ہے  
 کہ جو خبری ارادہ الہی سے ہوتی ہے حقیقت میں سب طور فعل الہی ہی لوگ مقتضائے وہم و خیال سمجھتے  
 ہیں کہ قلاما قول قلاما نے خبر کے سبب ہو سبب وہی ہے اور اسباب اسی سے ہیں قطعاً سحر یا سحر  
 میں تیرے ہی ہیں سب قطع و موند اپنے تو نہ تو نے ہی چار اگر ایمان میرا تو نے ہی کیا نہ مر کہا تو مر گیا اور جی کھاتا  
 جی کیا نہ تیرے کھتے سے مواء تیرے کھنے سے جیا نہ تو ہی ہے میرا تو اسی سے کھتے سوا تیرے نہیں نہ  
 تو ہی ہے مالک تو جی بول جو کیا تو نے کیا نہ دل نہجایا ہوش اڑا یا عشق و کبر عقل ملی نہ روح نے نہ تیرے فوج دی  
 جب دل الہی ماتم دیا نہ انت مطلق انت مانع انت ممانع انت ضار نہ جو دیا تو نے دیا اور جو لیا تو نے لیا نہ جان  
 دل سے جگر سے چشم سے آنکھ میں نہ تیرے قربان جاؤں کہہ کیا را تعی رفت یا نہ پس پس الیہا کلام  
 گستاخانہ حضور معشوق حقیقی میں اگرچہ مقتضائے ولولہ و لولہ کی محبت اور لطمہ خون عشق ہے لیکن دور از ادب  
 ہے اب عثمان کیت فلم یا اختیار لا اور اس میں ایمان دور از قطع جبکہ اس مقام پر منظور ہے یعنی تحریر احوال  
 ہو کر کہ اوپر تو فعل سیکھتے انہیں دونوں سحر کے کہ مذہب اور معیوب ہیں القیاس میں کہتے تھے بلکہ اوقات اپنی  
 کو بچ تحصیل تھی جس کے اور چیزوں کے خلاف شریعت اور وحی نہیں صرف کرتے تھے و بتعلمون یا بصرکم  
 و لا یفعلکم اور سیکھتے ہیں ہو وہ علم حضور کرنا ہی انکو اگرچہ اور کو کفر کے اور نہیں نفع دینا انکو اگرچہ اور کو  
 دے پس عاقل کو چاہیے کہ ایسی چیز نہ اپنے آپ کو ضرر دے نفع نہ لے اُس سے اتنا کر کہ سمجھ لے کہ علم



اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِمْسِكُوْا بِنُصْرَتِ رَبِّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَوْ اَعْلَمْتُمْ كَيْفَ يَنْفَعُكُمْ اَعْلَانُكُمْ  
 کرتے ہوئے سمجھ لیجئے کہ راعنا کے دو معنی ہیں ایک تو زبان ہو دین گالی جب دوسری راعنا کی معنی رعایت  
 کرنا ہے تین پس یہود حضرت ص سے ہم کلام ہوتے ہوئے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض انہی گالی تھی اور پھر  
 دوسری معنی سمجھتے تھے یہ انکا قریب نہ جاتے تھے یہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت سے باتیں کرتے  
 ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقَدْ لَعَنَّا اَنْفُسَنَا اَوْ كَيْفَ يَنْفَعُكُمْ اَعْلَانُكُمْ  
 لَعَنَّا اَنْفُسَنَا اَوْ كَيْفَ يَنْفَعُكُمْ اَعْلَانُكُمْ اَوْ كَيْفَ يَنْفَعُكُمْ اَعْلَانُكُمْ اَوْ كَيْفَ يَنْفَعُكُمْ اَعْلَانُكُمْ  
 جو پیغمبر کی مذمت میں یہ کلمہ کہتے ہیں عذاب ہے اور دوسرے والا کہ ہرگز منقطع نہ ہو گا یہ سمجھ لیجئے کہ ہرگز نہ منقطع  
 حکمہ حق تعالیٰ نے اس امت کے مؤمنوں کو اس خطبہ اس خطاب کے شرف فرمایا یا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور یہ ص  
 اولیٰ ہی ان مواضع سے اور کہا ہے خطاب مؤمنوں کے طرف خاصہ قرآن مجید ہی کتب سابقہ میں  
 خطاب مصروف بامینا تھا کہ اہل امت کو پہنچا دین اور یہاں بلا واسطہ خطاب بالموافق اس امت کو فرمایا ہے  
 یہ بڑا شرف ہے اس امت کا کہ تبعیت افضل المرسلین حکم پیغمبر و کلام دیا ہے احمد رضا ہان سے معلوم کیجئے  
 کہ جب اس عالم میں لقب بایمان فرمایا ہے تو اس عالم میں بھی بایمان و امان رکھے گا و بشر المؤمنین بانہم من  
 اللہ فضلہ کثیرا منہما احمد بن اور شب الامان بدلتی کی میں اور کتب معتبرہ میں وارد ہے کہ بعض  
 عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا انھوں نے جب قرآن پڑھے تو اور لفظ  
 یا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا سننے تو فی الفور کان اُس پر رکھ اور متوجہ ہو کے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالیٰ بواستطاعت  
 خطاب فرماتا ہے اچھی خبر فرماتا ہے یا بری خبر سے منع کرتا ہے چنانچہ فقیر العزیز بن لکھا ہے اور سمجھ لیجئے  
 کہ راعنا نظر نہ خند و نہ متراوٹ ہیں لیکن لفظ راعنا کا مشتمل اور پند کے تھا اُس سے منع کرنا اور اس کی حکمت  
 دوسرا لفظ جو نہ کرنا مناسب حکمت ہوا اس لئے بعضے شافعیہ جو اس مقام پر طریق استدلال ذکر کرتے ہیں کہ جو بزرگ  
 کلمہ کی ایک مقام میں طرف سے شارع کے متعلم جو بزرگ کلمہ دوسری نہیں ہوتی پس اگر کوئی شخص سچائے اللہ اکبر  
 خدا بزرگ کہے یا اگر حمان نماز اس کی درست نہیں ہوتی بخلاف امام عظم کے مذہب کے یہ بات جو پیغمبر  
 نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہہر سن حکمہ بھی کہ کوئی مراد میں سے مشتمل اور منفردہ کے ہوا اور علما و اہل کے بعضے  
 حضروں نے تراوٹ کو بھی منع کیا ہے کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ مدلول تقویٰ راعنا اور نظر نا کی ایک معنی  
 میں لیکن مدلول عرفی میں ان کے کمال احد ہے دوسری راعنا باب فاعلت سے ہے کہ دلالت اور  
 مساوات میں الحاح طبع کے کرتا ہے گو یا یہہ معنی میں کہ تو رعایت ہماری کرتا رعایت سخن کی تیرے کمر  
 ہم اور اس طرح کا خطاب بظاہر رسالت مابین کمال نے ادنیٰ ہے تاکہ دلیل صحیحہ و ادعایہ و لو بدینکم

کدعاء بعضکم بعضاً یمیری اس خط میں نوع استعلا سمجھا جاتا ہے یعنی رعایت کرتے کلام ہمارے کی غافل مت ہو اس سے اور آخر میں مشغول ہو اور نظر میں سہل شفقت اور مہربانی ہے پس اور لفظ اس معنوں میں اشارہ ہے کہ شاگرد کو چاہئے کہ کمال توجہ اور التفات سے کلام استاد کا سنتے مانتے حاجت طلب اعلیٰ کا ہونہ

مَا يَوْزُ الدِّينَ كَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَبِيٍّ رُحِمَتْ رَحْمَةً مِنْ دُونِ لَوْكَ وَكَافَرِينَ هُوَ حَيَاتِي اہل کتاب سے

وَلَا الْمَشْرِكِينَ اَوْ رَنَدَ مَشْرُكَ اَنْ يَتَزَكَّ عَلَیْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ یہ کہ تماری جاوے اور تمھارے کیچھڑا

پروردگار تمھارے سے قرآن مجید سے وحی ہے اور قرآن کہ جامع ہے سب پیغمبر کا ہونہ میں حیاتی ہے کہ ال اسمعیل

میں نبوت آوے اور مشرکوں کو دیکھو یہ تھا کہ پیغمبری ولید بن مغیرہ اور نعمتی کو پہنچے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مَنْ يَشَاءُ اَوْ رَحْمَةً سَجَانًا مَخْصَصًا کہ تمہاری ساتھ نبوت اور وحی انہی کے ہے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے جسے چاہے اُسے نبوت دے فضل اس کا عروس ہے بِاللَّطْفِ

اسکا شمار ہے برتر معلوم کیجئے یہی آیت آیات مائل سے کہ جس سے مسئلہ حوازی قرآن کا نکلا ہے اور

یہ ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنسِهَا لَكُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ تَحْفَظُونَ کہ ہم آیتوں سے قرآن شریف کے سبب مصلحت

خلق کے لئے مقررہ زمانہ کے یا بھلا دیتے ہیں ہم اس کو دلوں سے سمجھ لیجئے کہ بعض آیات منسوخ ہیں اور

تلاوت انہی باقی ہے کہ مصحف شریف میں مکتوب ہیں اور صدور خطاطین محفوظ ہیں مثلاً آیت وَالَّذِينَ يَقُولُونَ

مَنْكُم مَّرْسُومًا وَاجِهُوا لَهُم مِّنَ الْجَوَابِ کہ حکم اسکا کہ وجوب کیا ہے ساتھ آیت دوسرے کہ تمہیں

وجوب عداوت چار مہینے دس دن میں منسوخ ہے اور انہی ہی آیت یا اے مومنین امنوا اذا نجاكم الرسول فقد نجاكم

بِذِكْرِ الْوَيْحِ كَذَبْتُمْ اُولَئِكَ كَانُوا فِي سَبِيلِ اُولَئِكَ اَوْ تَزَلُّوا تَبَاقِي کہ اور زبان ہر حافظ کے جاری ہے ایسی

آیت مصابرت کے جنگ کفار میں کہ ایک کو مقابلہ اس کے حکم فرمایا تھا منسوخ الحکم ہے اور وہ آیت سورۃ انفال

میں موجود ہے اور بعض آیتیں منسوخ التلاوت میں کہ ان کے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قراء سے بھلا دئے

ہیں یعنی الفاظ میں ان کے استنباط ہو گیا ہے کہ اصل مضمون یا وحی وہ دو قسم میں ایک تو ایسے ہیں کہ حکم الکا جاری

ہوئے آیت الشیخ والشیخہ اذا نزلنا فارجوہا التبتہ کا ملازمہ واللہ عز وجل الفاظ اس کے بخوبی یاد نہیں اسے لکھتے کہتے

ہیں آخر میں غرض حکم بعض کہتے ہیں کہ ان اللہ عز وجل حکما ہے اور ایسے ہی موضوع اسکا معلوم نہیں ہے کہ کوئی سورۃ

میں ایسا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بام حشر مثل تلاوت اس کی موقوف کئی تھی اور انہی بہر آیتیں کہ نوحوا فافادہ

تفریکم ان ترغبوا ان یا حکم والولد للفرش وللعاهر الحجر روایت کی ہے عبد اللہ نے سچ مہتمم کے حضرت عمر سے

اور جاہد و اکا جاہد ثم اول سورۃ روایت کی ہے ابو سعید نے عبد الرحمن بن عوف سے اور بلغوا قمتنا انا قد نفیما

وبنا فرضی عنا وارضا فاکہ زبان شہداء پر میر معونہ کے سے حکایت نازل ہوئی ہے رواہ البخاری و مسلم

اور لو کان لابن ادم وادمن ذهب لا یبغی الیہ ثانیاً ولو کان لہ وادیان لا یبغی الیہما ثالثاً ولا یملأ جوف ابن  
ادم الا الزب ویتوب اللہ علیہ قاب کہ اکثر محمد شین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہے اور مصحف ابنی بن  
کعب میں مکتوب بھی ہے لیکن بعض الفاظ اس کے مشتبہ ہوئے ہیں مثلاً یطین ابن آدم باجوف ابن آدم  
اور موضع اسکا بھی مشتبہ ہے کہ سورہ احزاب میں ہے یا سورہ بقرہ میں اور صدر اسکا بھی بھولا ہوا ہے کہ  
اما نزلنا المال الا قام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ تھا اور کچھ سیسی ہی آیتیں آیت ان اللہ سبوح و ہذا الذین  
برجال ملہم فی الآخرۃ من خلاف یا باقوم لا خلاف طم فی الآخرۃ رفاہ ابو عبیدہ و غیرہ عن ابی موسیٰ الاشعر و غیرہ و سہری  
السی آیتیں ہیں کہ حکم انکا بھی منسوخ ہے مثل عشر رمضان معلوم بخبر من کہ حد راوردیل اس آیت کا فراموش  
ہوا ہے اور موضع اسکا بھی نسخ ہوا اور حکم اسکا بھی موقوف ہو اور واہ البخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
اور ابو داؤد نے بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے اور یکتائی نے دلائل النبوت میں بروایت ابوالکلامین سہل ذکر کیا  
کہ ایک شخص انصاری راوند واسطہ تھے کچھ اٹھا احمد ڈرہ کے سورہ رخصت لگاؤ سورہ النبی سے ہو ہوئی کہ  
مطلق بغیر بسم اللہ کے اس کے زبان پر نہ آئی صحیح کو تخت کر کے اور اصحابوں سے پوچھا سب نے کہا کہ میں بھی  
اسے ہی بھول گئی تھی سب نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حضرت  
تجے فرمایا کہ حج کی رات وہ سورۃ منسوخ التلاوت بتوئی تھی کہ میں سے اور سب سے آدمی  
کے سے نکل گئی بلکہ جہان لکھی تھی نقوش بھی اس کے سٹ کے فاق بخیر قیلتا لاتے ہیں ہم ہتھراس سے  
اور آیت چنانچہ مصابرت ایک غایہ کے ساتھ دس تن کے تھی منسوخ کر کے ساتھ دس تن کے مقرر کئی اور مثلاً یا  
لاتے ہیں ہم ملندہ اس کے جبے قبلہ بیت المقدس کی طرف سے موقوف کر کے کعبہ کی طرف مقرر کیا پس  
فرمایا حق تعالیٰ کہ ہر حال ان دونوں طریق سے کہ منسوخ الحکم کر دین یا منسوخ التلاوت کر دین کہ صدور سے بخلا  
دن اور صحف سے مٹا دین لائے ہیں ہم ہتھراس سے یا منسوخ اس کے صحیح خوبی کے پس خیریت دونوں آیتیں نسخ  
و منسوخین موجود ہوتی ہیں لیکن نسخ میں بعض اوقات منسوخ سے رائد ہوتی تھی تفصیل اس حال کی بہرہ  
کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوئی تھی تو ناسخ اس آیت اور ہوئی تھی کہ حکم اور اس سے مستنبط ہوتا ہے اور وہ حکم  
سہل ہوتا ہے عمل میں جسے فاعلاً یا مفعولاً من القرآن کہ سہل تھی تم البذل الا قبلہ انقصدا وانقص منہ  
قلہ او من دعلہ و مثل القرآن ترتیباً سے یہ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق  
ترتا ہے جسے ان خفف اللہ عنکم و علم ان فیکم ضعفاً کہ عمل بھی سہل ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق  
نہ رہے کہ وقت کثرت افواج میں آدمی ضعف القلب بھی درمیان ہوتے ہیں اگر انکو بھی ماندا تو ما کے تکلیف  
مکابرات یک کس کے یہ مقابلہ وہ کس کے وہی جاوے تو انپر محال شاق واقع ہو اور یا مصلحت تامل کے موافق



ترتیباً ہے اس کو عمل میں کس ہولت نہ لگتا ہو جسے تین صوم ماہ رمضان میں کہنا منع تحریر کا ہو اور سیان فدیہ سونچے کے اور  
 اور روزے رکھنے کے بیچ اجر کے قرین تر ہوتا ہے گویا مصلحت عامل چندان اوفقی ہو اور عمل میں بھی پہل ہو جیسے اگر کسی  
 صدر اسلام میں منور تاج بہت نہ ہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل نہ ہو سکتے اور وہ ناسخ آیات  
 یہ وعظو کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخ کا مانند حکم آیت منسوخ کے ہوتا ہے ان امور میں کہ مذکور ہوئے اور اگر آیت  
 فراموش ہو ہووے پس عفو میں اس کے اور آیت اتنی تحریر کی جگہ سے ٹرھٹے ہیں اور ثواب حاصل کرتے ہیں  
 اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہے کثرت ثواب میں اور فصاحت الفاظ میں اور بلاغت کلام میں  
 جسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام اسٹیج اس آیت کی حکم میں ان ذات الدین عند اللہ الخیضۃ النجی  
 لا الہودینہ ولا النصیر اور بھی مثال کے ہوتی ہے مانند اگر سورہ بقرہ کے کہ عفو آیت منیہ میں میں یہاں بھیجے  
 کہ نسخ احکام شرعی میں مانند نسخ احکام کتوب کے جس اور ملا خطہ حال نظام کوئی الہی سے استبعاد کی نسخ نظام شریعی  
 کے سبب الٹا سبب کافران واقع ہوتا ہے بیان اسکا بہت ہے کہ احکام الہیہ جو لوح محفوظ میں ثبت ہیں خواہ  
 جن احکام کوئی سے ہوں خواہ شرعی سے دو قسم میں خاص میں یا عام میں اور خاص یا خاص یا شخص میں یا خاص زبان میں  
 وہ جو خاص یا مستثنیٰ میں یا بالخاص یا فی مرتبے میں پھر منسوخ ہو جاتے ہیں اور وہ جو خاص زبان میں وہ جب تک  
 زمانہ باقی رہتا ہے یا فی مرتبے میں بعد انقضائے زمانے کے بوقوف ہو جاتے ہیں خواہ زمانہ منقضیٰ قلیل ہو مثلاً حکام  
 منیہ خیر ان کے خواہ طول میں ہو مثلاً احکام شریعہ مائتہ م کے اور یہ تغیر تبدیل منافی ثبوت ان احکام کے جو لوح محفوظ کے  
 نہیں جس واسطے کہ وہ ان موت ساتھ نہیں آفات کے اور موصول ساتھ نہیں آجاتے ثبات ہیں مثلاً احکام  
 کوئی کے صحت اور مرض اور عفا اور قہر سے اور احکام عامہ صلا قابل نسخ کے نہیں تا ابد الابد باقی اور برقرار میں مثلاً  
 حکم انسان کے اور اسے تو اقامت اس کے بیچ احکام کوئی کے اور مثلاً حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سہو کے  
 بیچ حکام شرعی کے اس میں سے واضح ہوا کہ نسخ احکام کے کوئی ہوں خواہ شرعی ہوں تغیر اور تبدیل علم الہی میں نہیں  
 تغیر اور تبدیل کہ جس اذان حاضر ہمارے میں جس کہ مدت ہر حکم کی نہیں بجاتے ہم اور راہ غلط فہمی اسے ستم  
 جاتے ہیں ہم اور ہر چند بہ معنی احکام کو نہیں جاتے انکار اور محض شہ نہیں جس اس واسطے کہ ہر شخص ہی آدم تغیر صحت کا  
 ساتھ مرض کے اور عفا کا ساتھ قہر کے بیچ ایک شخص کے اور تغیر غلبے کا ساتھ مغلوبیت کے ایک قوم اور ایک فرد  
 میں اور حال ولایت اور سلطنت کا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف اور معموری اور خرابی ایک مکان کی اوقات  
 مختلفہ میں تا ابد کہ رہا اور اسباب حقیر اس تغیرات اور تبدلات کے عمل کرتا ہے لیکن احکام شرعیہ کفار اس  
 طرح کے تغیر تبدیل کو دیکھ کر شکر طعن کرتے ہیں ہی تعالیٰ واسطے وضع اس طعن اور طعن ان کے کے ہر سامان کو جو اب  
 طعن فرما کر خطاب کر رہا ہے اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیا نہیں جانتا تو نے تحقیق اللہ اوپر

ہر خبر کے قادیان میں خطاب منکر کونج کے ہیں یہ نسخ من مجاہد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شہرانی ہے  
 کہ ایک چیز کو مقرر کئی ہوئی چھوڑ دینا اور دوسری مقرر کرنا پھر خدا تعالیٰ کو روایت نہیں ہے غرض حکمت الہی اور مصلحت  
 باوٹا ہی سے کہ نسخ من ہے غافل تھے بہرہ نہیں سمجھتے تھے کہ حق تعالیٰ کا حکم حق ہے اور بنیامثال عطار کے ہیں اور  
 اسٹین ہندو کے ہیں جس حکیم موافق ہر موسم کے برعایت امر ہے نسخ لکھتا ہے ایسے ہی حق تعالیٰ ہر زمانہ میں بنی  
 لوگوں کے فراج کے موافق حسن مصلحت دیکھتا ہے وہی خبر مقرر فرماتا ہے اَلَمْ تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ  
 وَ الْاَرْضِ كَمَا نَحْنُ جَاہِلُوْنَ بِحَقِّقِ اللّٰهَ كَے واسطے ہے باوٹا ثابت آسمانوں کی اور زمین کی جو جاہل ہے سیکرے  
 وَمَا لَكُمْ مِّنْ ذَوْنِ اللّٰهِ مِنْ قُوٰیۡتٍ وَ لَا نَصِیْرٍ اُوْرَیْنِ واسطے تمہارے سوا اللہ کے دوست کہ دوستی کی  
 نفع پہنچا دے محض اور نہ مدد دے والا کہ تم سے دفع ضرر کا کرے اَمْ تَزِدُّوْنَ اَنْ تَسْکُوْرَ سُوْمُکُمْ لِمَا رَاَدُوْهُ کُرتے  
 ہو تم بہرہ سوال کرو تم ستمیہ اپنے سے گنا سئل موسیٰ مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسیٰ علیہ السلام پہلے اس  
 لیے جس قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل سوال کرتے تھے ویسے ہی تم ستمیہ سے سوال کیا جاتے ہو اور  
 وہ سوالات یہودہ ان کے بہرہ تھے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی حکام الہی سے بنی اسرائیل کو  
 پہنچاتے اور وہ حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع ران کے ہوتا مثلاً جہاد اور زکوٰۃ کے کہ ربع مال دنیا میں زکوٰۃ دینا  
 تھا اور امثال اس کے حضرت موسیٰ سے بالیاج کام عرض کرتے تھے کہ حق تعالیٰ سے عرض کر کہ حکم بدل لیجئے اس کے  
 عوض میں حکم سہل آسان سبک سہار واسطے لائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کثرت سوالات ان کے سے بہت  
 متکدل ہوتے تھے تاکہ نہ نکالت کی شب مواج من سمجھ سے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام نے کی اور تھے  
 بھی تاکید کی کہ جناب الہی سے قبل پہنچے امت تک تحقیق احکام کا سوال کر جنانچہ نماز کا اس وقت سے یاغ وقت کی تہرہ  
 اور ظہر ہے کہ درخواست تبدیل حکم الہی صمد صاعد حکم نسخ اور الزام منوع صرح کفر ہی اور مستلزم کفر اور فرائض کے  
 ہے اور خدا کے وَمَنْ يَّبَدِّلِ الْکُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ اور جو کوئی بدلیں کفر کو عوض ایمان سے  
 پس تحقیق گمراہ ہو کہ حدیثی راہ سے وَ ذَکٰثِرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ دوست رکھتے ہیں بہت اہل لورات میں سے جیسے  
 فخاص بن غازی اور امثال اس کے کو یَزِدُّوْنَ کَاش کے پھر دوین کو مراد اس سے حدیث اور عمار بن یاسر میں کہ فخاص اور  
 یار کے انھوں کو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہود جانتے ہیں کہ یہود یوں دل تمہارے  
 مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِ کُفْرٌ مِّمَّا نَحْنُ اِيْمَانِ تَحٰرَکے کفارا کا فر حسدا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ سے یہودیت جی اپنے کے  
 یعنی کہ مقلد طبع بنی الکفار کہ کسی کے کہنے سے مِّنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ کُفْرُ الْاَحْوِیۡہِ کے ظاہر ہوا واسطے  
 یہ بھی رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاَعْقُوْا وَ اَصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ  
 بامیرِ پس محاف کرو اسی ہو منوا اور گذرو ان کے قتل سے یہاں تک کہ لاوے اللہ حکم ان کے قتل پر یاخیر



کرنے زن و فرزند اللہ کے اور باطل کے میں اور نصاریٰ یعنی ترسا عیسوی سمجھتے ہیں انجیل سے کہ یہودی بہت  
 انکار عیسیٰ کے اور انجیل کے کافر ہیں لَکَا لَکَ اَلدِّیْنِ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اِسْطَحْ کَمَا اَنْ لَوْ کُنْ فَنَ کَرِیْمٌ  
 اور اہل کتاب نہیں ہیں جسے تجوس اور مشرکان عرب مانند قول یہود اور نصاریٰ کے لئے کفار بھی ان کے عقیدت  
 کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ حق پر نہیں فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْ خِلَافٍ اَللّٰهُ عَکَمَ کَرِیْمٌ  
 اُسے دن قیامت کے سچ اُس خبر کے کہ تھے سچ اُس کے اختلاف کرنے حق اور باطل سے سچ لکھے تھے سب  
 مذمت اہل کتاب کی حالی حق حاجت ایجاد نہیں جس کہ موجب تطویل کلام ہے پس حق تعالیٰ نے اہل کتاب اور  
 بُرائی ان کے ذکر فرمائی کہ کفار وہ ہیں مگر خرابی بیت المقدس کی بھی انھوں نے کی ہے اور یہ بہت برا فعل ہے  
 اور ظالم ہے معلوم کیجئے کہ چوتھی آیت آیات مسائل سے جس سے مسئلہ حرمت اہل نام مساجد اور حرمت  
 امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہے وہ یہ ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ یَذْکُرَ فِیْهَا اسْمَہٗ وَسُجِیْ فِیْ خِبَرِہَا  
 اور کون شخص حق بہت ظالم اُس شخص سے کہ منع کرے کہ باوجود مسجدوں اللہ کی کو یہ کہ ذکر کیا جاوے اُس کے پیچھے  
 خدا کا جسے چھوڑا کہ مسجدوں میں خدا نام لینے کو عبادت کرنے کو اور سچی لکھو کشش کرتے ہیں پیچ و پرازی اُس کی  
 اور بیت المقدس کو حق تعالیٰ نے بلفظ جمع ذکر کیا ہے واسطے قطعہ کے مابین موضع اسکا مسجد حق لکھے جائے  
 مسجد لکھا ہے کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونے کے انکا انتقال اس جہان سے ہو گیا  
 پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے مرمت کیا پھر یہود اُس پر قابض متصرف ہو گئے جب عیسیٰ علیہ السلام کو  
 آسمان چارم پر لے گئے تو نصاریٰ نے کہا یہودوں کو کہ تم نے حضرت عیسیٰ کو قتل کیا ہے غرض درمیان ان دونوں  
 ایک فتنہ عظیم برپا ہوا سوقت میں ایک بادشاہ تھا نصاریٰ اُس کے ساتھ مل گئے یہودوں سے لڑائی کی خوب  
 انکو قتل کیا اور زن و بچہ ان کے بکڑے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کئی اور بعضے کہتے ہیں سخت ضرر  
 بادشاہ جو جس تھا اُس سے مل کر بیت المقدس کو ویران و خراب کیا اَوْ لَیْکَ مَا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَدْخُلُوْہَا اَلَا کَافِرِیْنَ  
 یہ لوگ کہ منع کرتے ہیں ذکر اور لکھو کشش کرتے ہیں خرابی مسجد میں نہیں لائق تھا انکو یہ کہ داخل ہوں سچ اُس کے لئے  
 مسجد کے مگر ڈرتے ہوئے یہ صورت زمان دولت اسلام میں ہے کہ ترسیاوں کو قوت مسجد اقصیٰ میں جلنے کی کشتی  
 ہی مسلمانوں کے ڈر سے تھم فی الدنیا خزی واسطے اُن کے یعنی ترسیاؤں کے پیچ و پرازی کے رسوائی اور خوار  
 ہے اور خیرہ و نساؤ تھم فی الاخرہ عذاب عظیمہ اور واسطے اُن کے پیچ و پرازی کے عذاب بھڑکا معلوم کیجئے  
 کہ یا بچوں آیت آیات مسائل سے کہ حسین بیان ہے اُس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا تھا قبلے میں وہ بہت آیت ہے  
 وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اور واسطے اللہ کے ہے جگہ سورج نکلتی اور غروب ہونے کی فَاَیْمَا تَوَلَّوْا فَاَقْمُوا وُجُوْہَکُمْ لِلدِّیْنِ  
 پس جدھر منہ کرو تم پس وہی ہے منہ اللہ کا یعنی بہت طاعت کی اُسے ہی ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت نازل

ہوئی حج قبول قبلہ کے کعبہ سے طرف بیت المقدس کے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ باز پڑھتے تھے  
 طرف کعبہ کے محرم ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے پس یہ آیت نازل ہوئی  
 حکم اس کا منوع ہو گیا ساتھ آیت خود و جھک شطر المسجد الحرام کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نازل ہوئی  
 ہی یہ آیت پیچ حق صلاؤ مسافر کے اور راحلے کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکی بہ معنی ہیں کہ جب حضور  
 پھر اوقم واسطے دعا کے اور ذکر کے اور یہاں نہیں ارادہ کیا ہے نماز کا چنانچہ ہی عبارت مبارک کی ہی کہ اقلی  
 ہی گناہ سے لکھا ہے امام راہبی نے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی پیچ حق نجاشی کے کہ اسلام لا کر متوجہ  
 ہوا تھا طرف مدینہ کے راہ میں مر گیا حیرتل علیہ السلام نے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھتے اور  
 نجاشی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ صلا علی صاحبکم نماز پڑھو اور صاحب حج کے صحابہ  
 نے کہا کیونکر نماز پڑھیں ہم سب کہ وہ ہمارے قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھتا تھا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی  
 یعنی جطرف اس نے نماز پڑھی کچھ گناہ نہیں اس پر اور شریعت نہیں لازم ہوئی مگر یہ سماع اور اسے نہیں سنا تھا  
 وجہ معنی جت کی ہی یا قبلے کی یا یہ آیت اور مثال اس کے جو آیتیں میں مثلاً ہات میں نہیں سمجھتے ہم  
 کیفیت انہی اور امان لائے ہم انکی اصل حقیقت پر چنانچہ مذکور ہے حج تفسیر احمدی کے اور بعض تفسیر روشن لکھا ہے  
 کہ ایک جماعت نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں تھے بسبب ابر کے اور یاری کے سمت قبلے میں  
 اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے محراب بنانا نماز پڑھیں جب روشنی ہوئی خط محراب کی قبلے  
 سے منحرف تھی جب مدینہ میں پہنچے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ  
 نماز کی یہ آیت نازل ہوئی کہ بعد تحری کے حاجت اعادے نماز کی نہیں ہے کہ سب جہتیں اسی سے ہیں اور  
 سب طرف وہی ہے جس طرف کو منہ پھراویں وہ تصویر ہی بند عا نہ کھل گیا ہے راؤ ولیم رحمہ اللہ کا ہاں  
 پھر ہے ہی کہ گن دھو نہ عطا تو کرے ہے جو کہ یوں نکالو نہ وہی تو ہی جلوہ گر ہو گیا کو سمجھو ذرا لڑائی کا نہ لفظ تم کا نہ  
 واضح یار ہو گیا قرآن شریف میں ایک یہاں دوسری جگہ سورہ شہد من شیری دہرین چوٹی کو ربین رب اللہ  
 واسع علیہ وسلم تحقیق اللہ بڑی مغفرت والا ہے اور بہت عطا والا جانے والا احوال بون کے اعتقاد و نکاح و نکاح  
 معلوم کیجئے کہ چھٹی آیت آیات مسائل سے کہ حسین سید اثبات شہید اور حبشیت ولد والہ اور نفی طاقت حق تعالیٰ اعلم  
 لکھا ہے وہ یہ ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاریٰ نے اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے  
 اولاد یہود کہتے تھے عز علیہ السلام کو ان اللہ اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح کو ان اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے بلکہ یہاں  
 اللہ بن معاذ اللہ تعالیٰ سبحانہ پاکی ہے کہ اوڑنے عینی بلکہ مافی السموات والارض یہ آیت دلیل ہے اور  
 ان کے یعنی نہیں انیا جیسا یہ کہتے ہیں بلکہ واسطے اس کے ہے جو کچھ آسمانوں کے اور زمین کے ہے یعنی آسمان



اور زمین سے مخلوق اور ملک اس کے بن علی اور عزرا اور ملائکہ اس کے بندے ہیں اور حادثہ ہیں وہ قدیم صحیح  
 لیکن کہ بتایا جاتا ہے اور شاہ بابک سے ہوتا ہے اس میں کوئی شک اس کے بیٹے ہوں کہ یہ حادثہ اور وہ قدیم کل کے  
 قاتل توت سب جو کچھ زمین آسمان میں ہے واسطے اس کے ہے فرما رہا ہے میں بدیع السموات والارض ہی  
 ہی سید المرسلین اس کے لئے اور زمین کا واد اقصیٰ امر اقامنا یقول لہ کن فیکون اور جب مقرر کرتا ہے  
 کچھ کام اس کے نہیں کہتا ہے واسطے اس کے ہوتو اس میں ہوتا ہے وقال الذین لا یعلمون اور کہاں  
 لوگوں نے کہ نہیں جانتے خدا کو جاہل میں جسے مشرکان کہتے تھے لولا ینزلنا اللہ او قاتلنا ایہ لوگوں میں کلام کرنا ہم  
 سے اللہ یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی دینے پیغام اللہ کا کذلک قال الذین من قبلہم  
 مثل قولہم اس طرح کہتا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے ہود اور نصاریٰ سے مانند بات کی  
 تشابہت قلوبہم یکمان ہوئے آپس میں دل افاروں کے اور منکران الہی کے سچ کفر اور فساد کے اور کہوت  
 اور عداوت کے کہ جسے سوال از راہ تصب و عداوت کرتے تھے ویسے ہی بہہ کرتے ہیں قد بینا آیات لقوم  
 یوقون تحقیق بیان کہیں ہم نے نشانیاں اور توحید اور نبوت کے واسطے اس قوم کے کہ بعد ایل نے میں اور  
 رد اور بھگان کی طرف نہیں جاتے میں انا ارسلناک بالحق بئسیرا وندیرا تحقیق بھیجے تھے تجھے کو اچھے  
 صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ رہتی اور درستی کے یا ساتھ قرآن کے یا ساتھ دین اسلام کے خوش خبری دینے والا ملائکہ  
 کو اور ڈرنے والا کافروں کو ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اور نہ پوچھا جاوے گا تو رہنے والے جہنم کے سے کہا ہے  
 ایک روز آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک برگزیدہ اگر حق تعالیٰ ہود دروازہ عذاب کا گھوٹے اور اثر غضب  
 اس کے کا اہم ظاہر کرے تو غالب ہے کہ یہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم اوں حق تعالیٰ نے ہم پر  
 نازل کی کہ یہ اصحاب جحیم ہیں اور تم مجھے نہ پوچھو کہ کہہ کہ واسطے ایمان نہیں ملے تجھے براداری رسالت حق تعالیٰ  
 صاحب اہل صلاۃ وکن ترضی عنک الہم و لا تضادی اور برگزیدہ راضی ہوئے تجھ سے ہود اور نبی  
 حتیٰ تبیح ملتہم یہاں تک کہ سر وی کرے تو دین اس کے کی قل ان ھدی اللہ ھو الھدای کہ  
 اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ دین کی اپنے تعریف کریں کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی مافی  
 صلاۃ ہے حاصل ہے کہ ہو تم مجھے ہویت اور نصرت پر ملائے ہو یہ ہدایت میں صلاۃ بخاری  
 اللہ مجھے دین اسلام براہ دکھاتا ہے بہ عطاۃ نہیں ہدایت ہے وکن اتبعنا اھواءہم اولی اللہ  
 اگر سر وی کر لیا تو واپس نہ آئے کی بعد الذی جاءک من العلم مجھے اس چیز سے کہ یا تجھ کو علم سے کہ وحی  
 سچ حقیقت اسلام کے اور بطلان ملت اس کے میں مآلک من اللہ من قلیۃ ولا یضییرہ نہیں ہے واسطے تم سے  
 اللہ سے لینے عذاب الہی سے کوئی دوست چھڑانے والا اور نہ مددگار الذین ائینناھم الکتب یتلوا

حَقِّ تِلْكَ الْقُرْآنِ وَهُوَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ  
 نَوَاتِ حِی اور بہ آیت بیچ شان عبداللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے کے نازل ہوئی حِی کہ حضور نبی اکرم  
 اسلام یا مکر کتاب سے انجیل حِی بہ آیت بیچ شان اصحاب بنفہ کے گئی حِی کہ ملازمان نجاشی ساتھ جعفر  
 بن ابیطالب کے ویا حِی سے یہ بن اگر ایمان لائے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکر کتاب سے قرآن حِی الذین  
 انبیاء سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت ان قرأت اور انجیل میں اُن میں سے  
 والوں نے رغبت کی کہ اصحاب قرآن کیا حال حِی معلوم کیا جا ہے حق تعالیٰ نے بہ آیت نازل کی اُولَئِكَ  
 یُؤْمِنُونَ بِمِیہ لوگ ایمان لائے ہیں ساتھ کتاب کے اور احکام اسکے کے بغیر تحریف کے وَمَنْ یُکْفِرْ بِهِ  
 فَآؤ لَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور جو کفر کرے ساتھ کتاب کے اور احکام اسکے کو بغیر دے پس بہ لوگ وہی ہیں  
 لَوْ مَا یُنِیو ا لے یا بَنی اسرائیل اذْکُورُ الْغَمِیَّتِی الَّتِی اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ اُنِی شِیو یُصَوَّب کے یاد کرو تم نعمت میری  
 جو انعام کیا میں نے اور تمھارے پس تمھیں لازم حِی کہ فکر میں اُس نعمت کے بقدر اُس نعمت کے عمل کیا حِی لا اور اگر ملاحظہ  
 میں اور نعمتوں کے عاجز ہو تو ایک بہ نعمت کہ جامع جمیع نعمتوں کی حِی اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھیں جمیع فرق بنی  
 برائیاں حِی ہم نے وَکَیْفِی فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ اور بہ کہ فضیلت دی میں نے تمھیں اور تمام عالموں کے  
 اس واسطے کہ تمھارے فرقے میں چارہ ہر غیر معبود کے اور تورات اور انجیل اور زبور اور سوا اسکے اور صحف اللہ تمھاری  
 پر تمھارے ہاتھوں میں نازل کئے ہم نے اور بہت بادشاہ عادل اور عالم باعمل تم میں پیدا کئے پس تم جمیع فرقوں میں نبی ام  
 کے ساتھ اس شرف کے متساں ہو کے ہو کہ بطوحی الہی اور محسن کتب اسمانی اور دایا احکام شرعہ اور وقت او تضاع  
 انبیاء و انکم سوا تمھارے اس وقت یک فرقہ دو سرانہیں ہو اور تفصل تمھیں جمیع موجودات عالم پر اس وقت تک حاصل حِی  
 پس حق تعالیٰ حِی ابھی جو وقت ترو کتاب جدید حِی اور بہت سی کتابیں حِی تمھیں سب فضیلت لجا پہلے  
 ناصر اس دین کے اوسیع کتاب اور خاتم المرسلین کے تمھیں ہو بعضے غرض ظاہر مضمون اس آیت کے ہیں کہ مفید تفصیلی  
 اسر اسل حِی اور تمام عالم کے تردد رکھتے ہیں اور حال آنکہ جائے تردد کچھ نہیں حِی اس واسطے کہ اس وقت سے کہ فرقہ  
 اسر اسل کا وجود میں آیا وقت اس خطاب کے کوئی فرقہ اس فضائل میں ان کے شریک نہیں ہوا میں بہ مقرر حِی کہ جب  
 اسر اسل نے دعوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قبول لئی اور ایمان قرآن مجید پر نہ لیا اس منصب کے کر کے مثل سارا اس  
 ہو گئے اس وقت خارج مضمون کلام سے ہیں تفصیل نبی اسر اسل کی تمام جہان پر اس وقت میں اس آیت سے نہیں جو حِی  
 ماحول اشکال ہو اور فضل الکا اور تمام فرقہ فضاائل مرقومہ الصدرین قطع حِی کو بعضے نا اہل فضیلت رکھتے ہوں مثل  
 فاروق اور سامری کے اور تفصیل فرقہ کو درکار نہیں حِی کہ ہر فرقہ اسکا افضل اور بن سے بود اَنْتَو اَبُو مَا لَا تَحْزَنُ فِیْ غَضَبِ  
 عَنْ تَقْصِیْ شَیْئًا اور زور و عذاب اُس دن کے سے کہ میت اسکی سے نہ کفایت کر لیا اور نہ کام و لیا کوئی نفس کہ تم سے

کچھ ذرا بھی عذاب نہ دور کر سکا ولا یقبل منها عدل ولا تنفعها شفاعة ولا هم یبصرون اور نہ قبول کیا  
 جاوے گا اس نفس سے بدلہ کہ اسے تابع کی خلاصی کے واسطے دیکر عذاب سے چھڑا دے یا تخفیف عذاب کر دے  
 اور نہ فائدہ دے کہ شفاعت اور غفار بن کر اپنے منوالہ کے حق میں کرے اور نہ وعدہ دے جسے جاوے گی کسی مددگار  
 اور تحمل جس کہ صبر منہا اور تقویٰ کی راجح دوسرے ہو کہ گرفتار عذاب ہوا معنی اس کی ظاہر ترین یا قیاسی یہاں  
 انہی سوال جواب طلب سوال اول یہ آیت بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل میں گذری ہے اعادہ کیا یہاں اس غرض  
 کے واسطے ہے جواب ذکر اس مضمون کا صدر قصہ میں واسطے یاد دلوانے نعمتوں کے ہے تاکہ ان نعمتوں کی  
 سے اثر اور ذکر راہ شکر منہم اختیار کریں اور ذکر اس مضمون کا تتمہ قصہ میں یہاں واسطے دفع البطل دعویٰ بتبعیت  
 انکے کے اور درجہ است متابعت کے قیام کے لیے ہے اس واسطے کہ جب نعمت الہی کو اپنے حق میں یاد کریں انفضل  
 انما عالم برکھن تو سمجھیں کہ نشاء اور مبداء اس دعویٰ کا کچھ اور خبر ہے کہ ذاتی ہماری نہیں اور زور اور نسب نہیں ہائی  
 اور اگر ذرا آیت استیوالا آج کی آمد کو بنی نسب نسبت کام نہیں آوے گی بدون متابعت راہ حق چھٹا لایا ہوگا اور نصیب  
 نے لکھا ہے کہ صدر قصہ میں غرض اس آیت سے اجمال التبیان بنی اسرائیل کو یاد دلوانا ہے اور تتمہ قصہ میں تفصیل  
 بحج اوقات اور اشخاص کے سوال دوسرے اس آیت کے ثمر سے تین جزو کا تفاوت واقع ہے اول آیت  
 سابقہ میں لا یقبل منها شفاعة اس آیت میں لا تنفعها شفاعة ہے دوم وہاں کی یومئذ میں ہے اول آیت میں لا یقبل منها عدل  
 ہے یہاں لا یقبل منها عدل ہے یومئذ میں نفی شفاعت کو مقدم کیا ہے یہاں نفی فدیہ کو نکتہ اس تفاوت میں  
 کیا ہے جواب تخصیص آیت اولیٰ میں ساتھ نفی قبول کے اور اس آیت میں ساتھ نفی نفع کے اس جہت سے ہے کہ  
 سبق آیت اولیٰ میں ذکر کفر کا تصریح تھا کہ ولا تلوکوا اولہ کا خبر یہ اس نفی قبول وہاں مناسب ہوئی اور مابقی  
 اس آیت کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہے کہ اسے وسیلہ شفاعت متوجہ ہیں اور منوب الیہم انبیائے ہیں  
 پس نفی نفع کی یہاں چسپان ہوئی گو یا فرمایا کہ ہر چند شفاعت انبیاء کی اور اسلاف تمہاری کی ہے مابعد از ان کے حق میں  
 مقبول ہے لیکن باوجود کفر کے تمہاری حق میں نافع نہیں اور آیت اولیٰ میں جو نفی قبول شفاعت کی ساتھ گذری تھی  
 اور غالباً وہاں میں جب شفاعت قبول نہیں ہوتی تو غرض اختیاض ہوتی ہے اس کہن بلفظ اخذ نفی فرمایا تا بہ یوم  
 بھی دور ہو اور آیت میں جو نفی نفع شفاعت کی ساتھ نہیں گذری تھی غرض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہاں غرض دنیا مقبول  
 ہی نہیں ہے جیسے اخذ اس واسطے کہ اخذ بعد قبول ہے لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت اور غرض کی بہرہ کہ شفاء  
 میں شفاعت کو غرض دینی پر مقدم کرتے ہیں اور جب حادثہ امتداد اور استمرار آیا تو غرض دینی کو شفاعت پر مقدم کرتے ہیں  
 آیت اولیٰ میں ابتداء حادثہ تھا اور اس آیت میں امتداد و استمرار کا مہم معلوم کیے ساتوں آیت مائل سے کہ جس  
 مسئلہ عصمت انبیاء کا اور یہ مسئلہ کہ کافر صلیحیت الہی کی نہیں رکھتا نکلتا ہوں یہاں واذا ابتلی الیہم اور یاد

ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب حکم کیا ابراہیم کو لکھا ہے تفسیر احمد میں کہ ابتدا تکلیف امور شافعی اوامر اور نواہی  
 نہ آزمائش سے اس واسطے کہ آزمائش وہ شخص جسے جہل جو انجام کار کا اور اللہ متبرہ اس سے جس سے جہل پروردگار کرے  
 بیچکلات ساتھ کہے باتوں کے کہ وہ اوامر و نواہی تھیں یا مینا سب جج کے تھے یا اس چیز میں کہ جہل و فطرت کے علم تھے  
 میں یعنی خلق موئی سر اور مضبوط اور استباق اور مواک اور لبون کے بال النیا اور ماخن ترانے اور اکثر دینے بال نخل  
 کے اور زینا ف کے اور خندہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہ دس چیزیں فرض ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام روزِ جمعہ  
 میں خیاٹہ امام زاید نے لکھا ہے سچ تفسیر انبی کے اور تیسیر میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما و ملک التفسیر  
 قرآن فی المناہج فیما لکھا ہے طاعصام محشی مضامین تہجدیہ کہ خلق اس اور قصر و لون سنون ہیں مرد کے  
 حق میں علی اسمیل الخیر و عورت کو نہیں جائز کر قصر ایام حج میں خاص اور قصہ شاربے سنون حج بال لکے لب الخیر  
 اور مضبوط اور استباق اور مواک سنون ہے سب کو بر وضو میں اور سنون میں اکثر نے بال نخل کے اور خلق کرنے زینا  
 کے اور چھوڑ دینے چالیس روز سے زیادہ مکہ میں اور ماخن ترانے جمعہ کے روز متجب ہیں بالیک دن بقیہ میں اور  
 استنجا کرنا پانی سے سنت ہے جو نہ تجاوز ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہے اور  
 سنت مکرہ واسطے بحال کے اور توقف کیا ہے امام عظیم رحمہ اللہ نے اسکی مدینہ بعضوں نے کہا ہے کہ بارہ رخص  
 سنت ہے اور واسطے نا کے لایا ہے لکھا ہے فائز بن یزید اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے انکو اور قیام کیا ہے  
 اور بعضوں نے رفع ابراہیم کا اور نصب رہہ کا لکھا ہے چنانچہ قرأت امام عظیم ابو جعفر ح کی ہے کہ حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس لفظ پر ربی کی معنی دعا کی من اور وہ دعا ہے دینا و ابعت فیہم  
 عنہم ینلو اعلیہم ایا ناک و یعلمہم الکتاب والحکمہ و ینکیم انک انت العزیز الکریم اور امین کی معنی امین اللہ من لکن  
 مت ہورہ اولی ہے نصب ابراہیم کا اور رفع رہہ کا اور امین کی معنی ابراہیم کی طرف ہے قال لای جماع لک  
 لکن اسر اما ما فرما یحق تعالیٰ نے متابعت فرمان میرے کی گئی تحقیق میں کرنے والا ہوں تجھ کو واسطے لوگوں کے  
 بشواہ میں کہ سب ایک بعد تیرے اقتدا تیری کریں گے چنانچہ واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا  
 اتبع ملت ابراہیم اولیت اسکے ابراہیم اور جب حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو شرف بشرف الامت فرمایا کہ  
 عرض کیا ابراہیم علیہ السلام حق تعالیٰ سے و میں ذریعتی اور اولاد میری اسے بھی امام سید اگر قال فرمایا حق تعالیٰ  
 جواب اُنکے میں لایا کہ علیہ السلام نے پیچھا عہد میرا یعنی رحمت میری ظالموں کو اور معنی عہد کی قبول صحہ رسالت  
 یا امامت مسلمانان ہے اور ظالمین معنی کافرین ہے معتزلہ اسی امت پر سب کر کے کہتے ہیں کہ نہیں جائز امامت  
 فاسق کی اس واسطے کہ وہ ظالم ہے اور ظالم کی امامت منع ہے اور مہر امامت سے امامت کبریٰ جسے خلا  
 کہتے ہیں دل علیہ ماقال فی الکشاف اور مذہب اہل تشیعہ کا بھی یہی ہے کہ امام کو معصوم ہونا واجب ہے لایا

مثال عہدی الظالمین سے نکلتا ہے اور ہر گناہ ظالم پس لائق امامت کے گنہگار نہیں ہے اور کہتے ہیں معتزلہ  
 کہ ظالم امامت کے کسی طرح صلاحیت رکھتے کہ نہیں جائز احکام کا اور شہادت کی اور امامت کی اور مقدم ہونا  
 اسکا مازیں اور نہیں مقبول خبر کی تم کلامہ حاصل جو ابونکاح و اصل سنت جماعت نے اس فرقہ صالحہ کے دس میں  
 یہی ہے کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے ہو جسے خلافت کہتے ہیں تو موطا عالم سے کافر ہے اس واسطے کہ وہ ظالم  
 متعلق ہے اسکی خلافت نہیں درست اور گنہگاری کی خلافت درست ہے تو میں کیا شک ہے کہ خلیفہ کو معصوم  
 ہونا لازم نہیں ہے ابیہما کو عصمت لازم ہے اور انہی بھی عصمت میں بڑی بڑی گفتگوں ہیں بعضوں نے کہا  
 واجب ہے کہ ابیہما معصوم ہوں گناہ اسے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضوں نے  
 قبلہ بعد وحی کے لگاتاری ہے اور اس مقام پر میرے گفتگو کی ہے نقصان الی نے شرح عقائد میں اس قول کے  
 تحت میں روکا کہ کانوا عجز بنی مبلغین عن الله تعالى صلہ علیہما و علیہما السلام کہ ابیہما معصوم ہیں کہ نبی کے خصوصاً  
 اس خبر کے متعلق ہے کچھ شراح کے اور تبلیغ احکام کے اور شہادت کے لیکن عہد میں تو اجماع : علما کا ہے اور  
 سہو میں نزدیک اکثر کے ہیں اور عصمت انہی کام گناہوں سے یہیں بقیہ میں کفر سے و قبل وحی اور بعد وحی  
 بالاجماع معصوم ہیں اور ایسے عہد اکابر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہے شویہ کا اس میں کہ ایک فرقہ کا حصہ  
 اور سہو اکثر کے نزدیک نہیں معصوم اور صغائر سے عہد اجمہور کے نزدیک نہیں معصوم خلاف ہے جابائی کا  
 اجماع اس کے کا اور سہو یا بالاتفاق نہیں معصوم پس ابیہما کی عصمت میں ایسی گفتگوں ہیں تو امام کو معصوم ہونا  
 کہاں سے واجب ہوا اس ثابت ہوا کہ کافر لیاقت امامت کی نہیں رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت  
 شرط نہیں ہے چنانچہ امیہ المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہے باوجود انہما قطع  
 عصمت اس واسطے مذہب ہمارے میں جائز ہے فاسق کی ظالم کی جائز کی امامت واسطے سلطنت کے اور قضائے  
 جب حکم کرے ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلوٰۃ مع الکرہیت جیسی کہ تصریح کی ہے ساتھ اس کے نتیجہ ہوا  
 کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوت کرتے ہو تو ظالم انہی معنوں میں ہے جسے حضرت ابراہیم نے سوال کیا تھا کہ اپنے  
 اولاد سے میرے بنی ہوں خبر دی حق تعالیٰ نے کہ ظالم بنی نہیں ہوتے چنانچہ مدارک میں لکھا ہے اور ہر گناہ ظالم  
 اس واسطے کہ تجا و زحق سے ہوتا ہے اور اگر گناہ کو حق تعالیٰ نے ظالم یا سہو چنانچہ لا نقض باھذہ الشجرۃ فکونامن الظالمین  
 پس یہ دلیل ہے اوپر اس مسئلے کے کہ ابیہما معصوم ہیں کہاں سے کلمہ اقبل بعثت کے اور شوق پہلی دلیل بھی اوپر اس  
 مسئلے کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا سمجھ لیجئے کہ نہیں خلاف ہے کہ کسی گناہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ  
 وسلم میں مرکب ہو گیا ہو کہ اور نہ صغیر کے کسی میں بھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی کے چنانچہ ذکر کیا امام ابوحنیفہ نے حج فقہ اکبر کے  
 معلوم کیجئے کہ انھوں نے یہ آیت سائل سے کہ جسے تکلیف و احترام اور حکم اور احکام بیت اللہ کا اور ہوا اسکا اس نکلتا ہے



وَذَجَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَوْرَاكُم بِهِ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ  
 کے کہ حج کرنے والوں ہر سال اور ثواب حجاب لینے کو آئندہ ذائقہ مقام ابراہیم مصلیٰ اور کثرت و عبادت  
 اس کے کہ بزرگی حرم کی تم نے جانی ہے مقام ابراہیم کو جانے ماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہے کہ وہاں ایک  
 رکھا ہے اس میں نشان قدم مبارک حضرت ابراہیم کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم مسجد حرام اور بعض کہتے  
 ہیں کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل می جا رہا ہے مقام ابراہیم ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کام زمین کہ مقام ابراہیم  
 روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے دنیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ کیا رولوں کو کہ حج کرنا  
 اوس انھوں نے کہا کہ اس طرح آواز میری سنیں گے کہ تم آواز کرو میں سنے گا ان ایک پنچا دو لگا پھر حضرت ابراہیم  
 کوہانی قریب پر چڑھ کر ایک پتھر رکھ رہے ہوئے وہ پتھر دنیا کے پتھروں سے بلند ہو گیا اور حق تعالیٰ نے  
 تمام زمین مثل ایک دسترخوان کے ان کے گے پچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندائی کا اسی کو حق تعالیٰ نے پھاڑ  
 واسطے خانہ بنا کیا ہے آواز مارت کر اس کی اور چرخا لائیں جو کوئی کہ گشت اور شکم مادر میں تھا اسے آواز سننے اور  
 جس کو حق تعالیٰ نے چاہا اُس نے اجابت کی اور بکینیہ بجالایا یعنی بسک تا آخر کہا اس واسطے ایک کہنا سنت  
 جاجیوں کی ہوئی اور تاقیاست یہ عمل ہو گیا جس نے کیا ایک کہنا وہ ایک بار حج کر گیا جسے دوبار کہا وہ دوبا  
 کر گیا علیٰ القیاس موافق اس وقت کے نمبے کے طور میں آتا ہے بحر مواجین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے  
 جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو کہ انکی منکر چر تھی صندوق میں بند کر کے ساتھ لے چلے راہ میں تلاش  
 والوں نے روکا کہ اس صندوق کو بغیر دیکھے پھوڑ منکے آخر کھولا تو دیکھا کہ ایک عورت بکمال حرج و مال ٹھہری ہے  
 لکھا ہے کہ ہمارے تین ذریعے طور میں آئے ہیں کہ ان کے مثل اور نہیں ہوئے ایک تو یوزید بن ضئک مہو  
 کہ جب جہ سے لگاتے تھے دوسرے اور حضرت یوسف کا کہ جوفت کنوں سے نکلے تھے تیسرے اور سارہ  
 جب صندوق کھولا تھا غرض فی ذی سارہ کو بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن کا حیران رہ گیا  
 ہاتھ دراز کیا اس کا ہاتھ خشک ہو گیا پھر سارہ سے کہا کہ جانتا ہوں کہ تیرا پروردگار ہی اسکی توجہ عبادت کرتی  
 جس سے میرے ہاتھ کے واسطے دعا کر کے اچھا ہو جاوے پھر میں تجھے چھوڑوں گا اسنے دعا کی ہاتھ اچھا ہوا  
 پھر اسنے ہاتھ دراز کیا اور عبدانیا و فانیہ پھر ہاتھ خشک ہو گیا غرض تین بار خشک ہوا اور تینوں بار دعا  
 اچھا ہوا تیسرے بار انکو چھوڑ دیا اور ایک لوشی دی اور کہا ماجرک جب یہ س لوٹدیکو اپنے گھر میں لائیں گا  
 نا جرحہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو انکو بوجی یا کشف سے معلوم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے سارہ کو سلامت  
 رکھا اور اس کا فرائض اس نے اچھے سے نبھائے پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیم کا جرحہ کی طرف دیکھا تو جرحہ کو انہیں خوش  
 جب جرحہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکال دوں حضرت ابراہیم جرحہ کو لیکر کے میں آجہاں چاہے فرمیں

اُسے یہ حضرت ابراہیم باجرہ کو خد کے سردار کے شام کو سارہ کے پاس گئے باجرہ سے یہاں پہنچے علیہ السلام  
 سدا ہوئے اس مقام پر پانی نہ تھا باجرہ نے پانی کی طلب میں سعی کی حضرت اسمعیل نے پانچ دن مارا وہاں ایک  
 چشمہ جاری ہو گیا باجرہ نے کتنے پتھر گروا دیے رکھ دئے کہ پانی بہہ نجاوے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا  
 کہ اگر اسمعیل کی پانی کو نہ نہد کرنی تو اب تک وہ جاری رہتا جاوے فرم جسے کہتے ہیں یہ وہی چشمہ ہے کہ باجرہ کے  
 بند کرنے سے نہر سے گنوا ہو گیا غرض وہاں دیر نہیں باجرہ تھی اور چشمہ یا مینا جاری تھا دوسرے بعضے لوگوں نے دیکھا کہ  
 جانور اُدھر متوجہ ہوتے ہیں معلوم کیا کہ پانی ہی جب نزدیک اگر دیکھا تو مقرر چشمہ یا مینا سے وہاں دین وطن مقرر  
 کیا باجرہ وہاں دیر میں ٹہر گئی پھر آبادی ہو گئی جب حضرت اسمعیل علیہ السلام گئے ہوئے انگاہ کو دیکھا  
 مدت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دیکھنے کو آئے انکو گھر میں نہ پایا ٹھیلے لائے  
 انکا اعزاز کرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کہی جب انکو بہت دیر انتظار میں ہو گئی اور اسمعیل علیہ السلام نے  
 تو اپنے کہا میں جاتا ہوں اسمعیل کو میری طرف سے کہہ دیجو کہ آستانہ دروازہ اپنے کا بھر جب اسمعیل علیہ السلام  
 آئے تو انکی قبیلہ نے بہہ پیغام کہہ دیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے معلوم کیا کہ میرا باپ کی مرضی ہے کہ قبیلہ اور  
 کروں آخر شل اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم علیہ السلام شریف لائے پھر انکو گھر میں نہ پایا انکی قبیلہ بہت  
 آب کا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار بھاریا اور تعظیم کرم سے طعام کئے گے رکھا آب بہت خوش بو  
 دعا گئی اسکے حق میں اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمعیل کے گئے یہ کہہ کر اسمعیل آئے تو کہہ دیجو کہ اپنے شہا  
 محافظت لازم کرتے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قبیلہ نے بہہ سمجھا کہ بہت بات جاتے ہی میں تو کہا کہ آپ  
 یہاں جو کسی طرح نہیں جتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور سردھو اور غسل فرماؤ آب وعدہ سارہ  
 کر کے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اُتر لو لگا لٹھا اٹھاؤ وعدہ ایک پانچ دن اپنے اونٹ پر رہنے دیا اور  
 دوسرا پتھر رکھ کر سردھو یا اُتر یا لو لٹھا اس پتھر پر ظاہر ہو گیا وہی پتھر جہاں رکھا ہے وہی مقام ابراہیم علیہ السلام ہے  
 وَعَهْدُ نَا اِلٰی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَوْعٰہِدِہُمَا کہ ہم نے اپنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے  
 اَنْ طَہَّرَا بَیْتِیَ یہ کہ پاک رکھو تم گھر میرے کو بتوں سے اور نجاست سے اور نجاست سے اور نجاست سے اور نجاست سے  
 اور طواف جنب اور خالص اور نف کے سے اور اضافت خانہ کی طرف پہنچی واسطے تعظیم مضاف کے  
 لِلطَّافِیْنِ وَالْعٰکِفِیْنَ واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے وَالرَّکْعَ السَّجْدَ اور رکوع کرنے  
 والوں کے اور سجدہ کرنے والوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کے رکوع جمع ہے رکوع کی اور سجدہ جمع ہے سجدہ کی اور رکوع جمع ہے رکوع کی  
 کہ رکوع بغیر سجدہ کے سمجھ نہیں جاتا اور اب اشارت ہے کہ فرماں بھیجا ہم نے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کریں  
 گھر میرے کو کہ دل ہی اداس نعلقات کو نین سے لینے کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے دین رکھیں واسطے

طواف کرنے والوں کے کہ انوار میرے میں اور اعتکاف کرنے والوں کے کہ حالات نامناسبی سے منع ہیں اور  
 رکوع کرنے والوں کے اور سجدہ کرنے والوں کے کہ احوال موجب تشخص اور تذلل کے میں سمجھ لیجئے کہ دل جب تمام ہوا وہوس  
 پاک ہو تب قابل نزول انوار الہی کے ہو یا جس سے اول ربوب نہانہ درمیان طلب نہایت شوق وصال بری  
 طلعان طلب وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اے  
 کر اس جگہ کو شہر امن والیجئے دعا کی ابراہیم نے جناب الہی سے کہ اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنا یا اے میں نے شہر امن  
 قحط سے اور خوف سے اور منہ سے یا اے اہل شکی کو جو متعلقوں کے سے امن میں اپنے رخصتہ خاندان نزیق اہل کے رہیں  
 الثمرات اور رزق دے لوگوں ان کے کو میوؤں سے عیٰ تعالیٰ نے دعا کی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام  
 کو کہ ایک دہ دہات فلطین کے سے کہ بہت میوہ تھے اس میں ان سے اٹھا کر سات بار کعبہ کے گرد پھرتی رہیں  
 تھامہ میں پچہ گھر کے رکھ دو جبرئیل حکم جالائے اور اب اس دہہ کو بخت طواف کعبہ کے طائف کیے میں  
 میوے اہل کو دین کے کھائے میں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تخصیص کی رزق کی مسلمانوں کے واسطے اور کہا  
مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِلَهِ اللَّهِ وَآلِهِ الْيَوْمِ يُرْوَرَىٰ دَجْوَ تَوَاقِيًا یا اے انہیں سے یعنی اس شہر کے رہنے والوں میں سے ساتھ  
 اللہ کے اور دن پھر گئے فَادْخُلُوا مِنْكُمْ لَكُمْ وَمِنْكُمْ طَائِفَةٌ لَّهُمْ أَجْرٌ يُسَلَّمُونَ فرمایا عیٰ تعالیٰ نے جس کو نبی کفر کے گناہانہ انکار کو  
 تھوڑے دینا میں وَلَكُمْ ثَمْرٌ أَصْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پھر نے اس کو دیکھا اس کو خوف عذاب آگ کے  
وَبَلَدٍ آسَاطِرُ اور براہم جہت وَفَوْقَ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاعِدُ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ اور یاد کر جب اٹھائی  
 ابراہیم نے بنیا و خانہ کعبہ سے اور اسمعیل نے ابراہیم فاعل جن اور اسمعیل کا عطف جن ابراہیم پر کہ یہ بھی باکے ساتھ  
 رفعتوا احد میں شہ یک تھے اور یہ حکایت جن ارباب باضیہ سے اور حاصل مغنیہ یہہ میں کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام  
 بنیا و گھر کی اقداس معلول اور ہمان صیغہ مضارع کالائے میں واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خردایم سعی ابراہیم اور  
 اسمعیل کے سے حال تعالیٰ نے کی بعضے کہتے ہیں کہ بنیا و کعبہ حضرت آدم کے وقت سے تھی طوفان نوحی میں حرا  
 ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمعیل پھر بنیا و اس کے دیوار کی جہان پہنے تھیں نہایت جبرئیل بھی لکھا جبرئیل علیہ السلام  
 جب زمین پر آئے تو وہ انکا اساتیر تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح طائفہ  
 سنتے تھے اور عجائبات آسمان کے دیکھتے تھے انکو دیکھ کر جتنے مخلوق اس زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر یہ مبارک  
 انکا عیٰ تعالیٰ نے تدریج کرتے کرتے ساتھ گزرا رکھا تو تسبیح ملائکہ کی انھوں نے نہ سنی تو دعائی اور شکایت و حسرت  
 سے اسے کئی عیٰ تعالیٰ نے ایک کو طحیا قوت کا کہ دروازہ اسکا زمرہ کا تھا ہشت سے اتار کر جہان بعہہ جوں کھڑا  
 کر دیا اسے طواف گاہ آدم کا مقرر کیا حضرت آدم زمین میں سے چالیں بائیں کے طواف کے لئے گئے اور فرشتوں نے کہا کہ جبرئیل یقیناً  
 مانا نہ نوح علیہ السلام تک یہہ مطاف عالم بنا پھر طوفان نوحی میں کہ تمام زمین غرق ہو گئی فرشتوں کو حکم ہوا آسمان جہان

لے گئے اب وہیں جب اُسے بیت المعمور کہتے ہیں ستر فرشتے ہر روز اس کا طواف کرتے ہیں بحقیقت  
مک انکی نوبت نہیں آتی اتنے فرشتے اس کے گرد ہیں اور یہاں حضرت ابراہیم کے زمانہ تک وہ مکان خالی رہا تھا  
سے پھر حضرت ابراہیم کو فرمان ہوا کہ وہاں جان نہ بنا کرین اور حیرت لے کر ہو کہ حدود اس کی بتا دیں اور بعض کہتے ہیں کہ جس قدر وہ  
کوٹھا تھا اتنی جگہ سایہ ابر کا رہتا تھا حتیٰ تعالیٰ نے فرمایا جہاں سایہ ابر کا ہے وہی اس کی حد ہے حضرت ابراہیم کو  
خاک کیا اسی قدر گھبراؤ اس میں عبادت کرو عرض بہر تقدیر جس قدر عرض طول میں وہ کوٹھا تھا اور جہاں تھا وہیں ہی  
قدر لکھا چکا انھوں نے کوٹھا بنایا جبریل علیہ السلام پھر لکھے اسمعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمعیل علیہ السلام حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہ بتاتے تھے تاکہ تیار ہوا اور پھر اسمین بائج ہارون کے لئے طور سینا کے طور  
رہا کے طور لینا جو وہی کے حر کے اور حجر اسود جو اب کہتے ہیں لگا ہی ہمہ یا قوت سفید تھا جبریل علیہ السلام  
وقت طوفان کے پچھل پچھل کے پچھل کے چھپا دیا تھا ہارٹ ٹک گیا اور وہ یا قوت حضرت ابراہیم کو دیا حضرت ابراہیم  
نے خانہ کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا کافروں کے اور عورتوں حیض والیوں کے ماتھے لگانے سے کہ یا تم جاہلیت  
میں طواف کو آتے تھے وہ یا قوت سفید سیاہ ہو گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم کو وہ ابو  
قیس پر جاتے تھے کہ وہ نے آواز کیا کہ اے ابراہیم میری امانت میرے پاس رکھی ہے اسے اور دروازے میں  
خانہ کعبہ کے رکھنے سے لاکر جہاں حجر اسود اب ہے وہیں رکھ دیا مجھے ہا جس کام قصہ لکھا جبریل  
بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم کو انھیں نے دست تضرع اٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے ہمہ کام نیک تحقیق تو ہی ہے جس نے والا دعا ہمارے جانے  
والا امتین ہمارے رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَنَا رَبَّنَا اُمَّهٌ مُّسْلِمَةٌ لَكَ اے پروردگار ہمارے اور کر ہم دونوں  
کو مطیع مخلص موحّد واسطے منے اور اولاد ہمارے سے ایک جماعت مطیع واسطے تیرے وَانِیْضًا سَمِیْعًا  
وَبَتْ عَلَیْكَ اورو کھانم کو طرح عبادت ہمارے کی لینے مواضع کہ اسمین افعال حج بحال اور جس سے متع  
احرام اور عرفات اور مناسک اور پھر اور ہمارے لینے قبول تو بہر ہمارے اور درگزر ہم سے اگر کہ قصہ اور قصہ  
عمل میں واقع ہو اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تحقیق تو ہی ہے قبول کرینو الا لوتہ مقصرون کی اور  
واللّٰہُ اَبْکَرُ وَلَہٗ اَشَدُّ دَرَجَاتٍ اَبْعَثْ فِیْہُمْ رُسُلًا مِّنْہُمْ یَتْلُو عَلَیْہِمْ اٰیٰتِکَ اے پروردگار ہمارے اور بھیج بھیجے  
یعنی ذریعہ میری کے پیغمبر انہیں سے کہ زبان اس کی وہ سمجھیں تاکہ ان کو عزت اور شرف حاصل ہو نوبت پہلے  
رُفَّعَ اَوْرَانِ کے استین شمری وَیَعْلَمُ الْکِتَابَ وَالحِکْمَہُ وَتُرِیْہِمْ اَوْرَکَ اَوْرَکَ اَوْرَکَ اَوْرَکَ  
لینے معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کہ اسمین اور نبی اور حلال اور حرام ہے اور پاک کرے انا گناہ سے  
بسیب بیان شریع اور احکام کے اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تحقیق تو ہی ہے غالب تو انا و در او پر جانت دعا

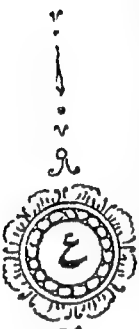
ہماری حکمت والا تعالیٰ نے ہمہ دعا انکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمعیل میں سے متو  
 کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ملایا ہوا ابراہیم کا ہون اس پر صرف اشارہ ہے وَمَنْ  
 يَتَّبِعْ عَنْ مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اَوْ كُونْ شَخْصٌ يَحْمِلُهَا هِيَ دِينِ اِبْرٰهِيْمَ کے اسے یعنی کوئی شخص نہیں پھر تا انا  
 مَنْ سَقَا نَفْسَهُ مَرْجِنًا نے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس ہے کو وَلَقَدْ اَصْلَحْنَاهُ فَاَلَدْنَاهُ اَوْحَشٰ  
 کیا ہم نے پسند ابراہیم کو جو دنیا کے ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوت کے یا عبادت کے عظمت  
 کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَرَفَعْنٰ فِي الْاٰخِرَةِ لِمَنِ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ سچ آخرت کے اللہ نیک ناموں  
 سے ہے اور فیروزی پلنے والوں سے ہے صحیح صلاح اور فلاح کے اِذْ قَاكَ لَهُ رَبُّهُ اَسْلَمَ يَدًا وَاُخْرٰى لَمْ يَلْمِ  
 کو پروردگار اس کے نے مطیع ہو یعنی اطاعت کر فرمان میرے کی یا تلمیم کر جو مجاری قضا و پر تیرے جاری تھیں  
 قَالَا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مطیع ہوا میں واسطے پروردگار عالموں کے جو چاہے وہ کرے  
 وَوَصَّي بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ بَيْنَهُ وَبَعْقُوبَ اَوْ رُوحِیْتُ لَکِی سَاتِحَ کَلِمَہِ اَسْلَمْتُ کے یا ساتھ ملت اپنی کے ابراہیم  
 نے بیٹوں انیوں کو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھ موافقت جدا اپنے کے اور مضمون نصیحت اُن دونوں کا پھر  
 یٰۤاٰیَّتِیْ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ اٰی بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہے واسطے تمہارے دین  
 شروع مامور بہ کہ اسلام ہے فَلَا تَمُوْنُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس نہ مگر اور تم مسلمان ہو مطیع  
 خدا یعنی اسلام پر ہمیشہ رہو یہاں تک کہ موت آئے تمہاری اسلام پر جس نبی ترک اسلام سے ہے  
 نہ موت سے چنانچہ بحر موج والے نے بہانہ اعتراض لکھا ہے کہ موت امور ضروری سے ہے منہی  
 عندہ کو نہ ہو کے پھر بھی جواب دیا ہے کہ یہی موت سے مگر در وقت اسلام ام باسلام ہے بوقت موت  
 اور معنی کو نہ مسلمان ہیں جین متوتوں یعنی اسلام پر ہو تم جو وقت مرواؤ یہ آیت رد قول یہود میں ہے کہ  
 وہ کہتے تھے مامات بنی الا علی الیہود دینہ یعنی نہیں ہوا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت کے فضل یہودیت کا  
 اسلام پر کرتے ہیں تعالیٰ نے انکو جھٹھلایا اور انہیں کام نادین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ میں  
 بھی ہے مَا کَانَ اِبْرٰهِيْمُ یھودِیًّا وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا اَمْ کُنْتُمْ شٰہِدَآءَ اَوْ اَدَّیْتُمْ یَعْقُوْبَ اللّٰہُ کیا تھے تم حاضر  
 جہت اسی یعقوب کو موت یعنی اسباب اور علامات اس کی یاد رکھتے ہو اَوْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ  
 مِنْۢ بَعْدِیْ حَب کہا بیٹوں انہوں کو جس خیر و عبادت کرو گے تم مجھے وفات میرے کہے قَالُوْا نَعْبُدُ اللّٰہَ  
 وَآلَہٗ اَبَآءَکُمْ اِبْرٰهِيْمَ وَاسْمٰعِیْلَ وَاسْحٰقَ کہا انھوں نے عبادت کریں گے ہم خدا تیرے کی اور خدا بالوں تیرے  
 ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق کی اسمعیل اس کے چچا تھے انکو بھی باب کہا اس واسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باب  
 کہتے ہیں اور حرمت اسکی برابر پائے لکھا ہے رکھتے ہیں اَطَاعُوْا وَاَحْبَبُوْا عِبَادَتَکُمْ کہیں ہم خدا کی کہ لگاتار اور کیا ہے



وَمَنْ لَّهُ مُسْلِمُونَ اَوْتَم واسطے اسکے فرمانبردار من قَلْبِ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ ہمارا ہم اور یعقوب اور  
 ولادائی ایک است تھی جس کی گزشتہ گئی طاماکبت و لکھو ماکبت واسطے اسکے ہی جو کچھ حکمایاں  
 اسطے تمہارے ہی جو حکمایاں تم نے یعنی موافق اعمالوں کے جزا دی جاوے گی وَلَا تَسْلُونَا اِنَّا كَانُوا اَعْلَمُونَ اور تم جو  
 اؤ کے اُس خبر سے کہ تھے وہ کرتے اس بیت شریف میں رد اعتقاد است ہوو کا فرمایا ہے ہوو کا عقیدہ تھا کہ  
 سینوں کو باکلی طاقت کا ثواب ملے گا اور ان کے کفر و معاصی ہونگے ہی تھا لیکن اس بات کو کیا کہ یہ تحقیق اعمال  
 اُنکے سے ثواب ہے اور نہ انہیں افعال تمہارے سے مواخذہ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارًا هُنْدًا اَوْ كُفَّارًا ہونگے  
 اہل اسلام کو ہو جاؤ تم موسوی اور کہا نصاریٰ نے ہو جاؤ تم عیسوی راہ پاؤ گے ثُمَّ قُلْ لِلّٰہِ اَبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا  
 کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسوی نہ عیسوی بلکہ یہودی کرتے ہیں ہم دین ابراہیم کی کہ مائل ہے سب حنین  
 سے طرف راست کے یا ابراہیم مائل تھا سب دینوں سے طرف دین اسلام کے اور جو مواجہن لکھا ہے  
 قُلْ بَلَّغُوا مِلَّةَ اَبْرٰہِیْمَ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ یہودی کرو ملت ابراہیم کی سوال مل حرف عطف  
 ہی اور اتبعوا ملہ مطوف ہے اور کونو اہود اور نصاریٰ معطوف علیہ ہے اور یہ نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ یہ قولہ  
 ہوو اور نصاریٰ کا ہے اور اتبعوا مقولہ نعمیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جواب عطف اور کلام غیر کے اور  
 وجہ یقین کے ہے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرَکِیْنِ اور نہ تھا ابراہیم مشرکوں سے قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ  
 اِلَی اَبْرٰہِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاسْحٰقَ وَیَعْقُوبَ وَلَا سَبَاطَ کہہ اے ابراہیم مائل تھا ابراہیم اعرض کر کے قول ہوو  
 نصاریٰ سے کہ وہ تم کو اپنے دین پر ملائے ہیں ان کے جو اہل یہ کہ ایمان لائے ہیں تم کا تھے اللہ کے اور ان  
 چیز کے کہ تماری کئی طرف ہمارے قرآن اور ساتھ اس چیز کے جو تماری کئی طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور یحییٰ  
 اور یعقوب کے اور اولاد اُنکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہیں نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے  
 تھے وہ ساتھ احکام صحف کے پس گویا وہی ان پر نازل تھے جیسے ہم قرآن وَمَا اُوْحِیَیْ مُوسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْحِیَیْ  
 اِلَی النَّبِیِّیْنَ مِنْ رَبِّہِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جو جزوی گئی ہے موسوی اور عیسوی کو یعنی تورات اور انجیل  
 اور تمام دلائل نبوتہ اور جو کہ دینی گئی نعمیہ و نوح کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لَا تَفْرِقْ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْہُمْ  
 نہیں جدا ہی دلتے ہم درمیان کسی کے ان میں سے بلکہ سب ایمان رکھتے ہیں وَمَنْ لَّهُ مُسْلِمُونَ اور تم واسطے  
 خدا کے مطیع ہیں اِن اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِہِ فَعَدِ اللّٰہُ وَاٰیْسَ الْاِیْمَانِ لَا وین ہوو اور نصاریٰ مانند اس خبر  
 کہ ایمان لائے تم ساتھ اسکے یعنی سب کہ انوں اور نعمیہ و نوح پر تحقیق راہ مائی اِن تَوَلَّوْا اٰمَنَّاھُمْ فِی شِقَاقِ  
 اور اگر خبر گئے پس ہوا اسکے نہیں کہ وہ بیچ اختلاف کے میں اور خداوکتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی انکی سے اندھا مالک  
 ہوو فِیْکَیْفَ کُھِمُ اللّٰہُ پس کتاب کفایت کر لیا کچھ کو ان سے اللہ یعنی باز لکھا کچھ سے شہر ہوو اور نصاریٰ کا

اللہ وہو السميع العليم اور وہی جس کے ساتھ والابا میں مودوں اور شہ کوئی قرار اور انکار بھری ہوئی اور جانے والا  
 اعتماد و دونوں گروہ کے بعد تروال ان آیتوں کے یہود نے متابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بلکہ یہ  
 اعراض کیا اور ترسیا یوں نے بھی طرح مخالفت کی ولی ساتھ مسلمانوں کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہاں صبیحہ  
 ہوا تو تمہارے نہیں اور صبیحہ الکاہلہ تھا کہ جس کے یہاں کچھ پیدا ہوتا تو ساتویں روز اسے زرد یا سفید غوطہ دیتے  
 تھے اور اسے آب معبود یہ کہتے تھے اور اسے اعتقاد میں سمجھتے تھے کہ اب ناک ہو گیا تھا کچھ کہتے تھے کہ صبیحہ  
 تطہیری کون کی اور حال کچھ دین سیاحین یہ بات تھی اور اسے قائم مقام تھان کے جانتے تھے حق تعالیٰ نے  
 فرمایا صبیحہ کے اللہ کہو اے مالوزنگ و یا اے ہم کو اللہ نے وَمَنْ أَحْسَنُ مِنْ اللَّهِ صَبِيحَةً اور کون جس  
 بہتر اللہ سے رنگ میں سمجھ لیجئے کہ لفظ صبیحہ کا کلام نصاریٰ میں بچ صحت تطہیر کے واقع تھا پس حق تعالیٰ نے  
 ہی لفظ صبیحہ صحابہ تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہ ہے کہ کہو اے مسلمانو ہم یہاں لائے ساتھ خدا کے  
 کہ آئے ہیں لوٹ کھڑے سے تطہیر یہاں پاک کیا اور کون نیک تر ہے اللہ سے پاک کرنے میں بعضوں نے  
 کہا ہے کہ فردا اس سے تھان ہے کہ تطہیر مسلمانان ہے وَمَنْ أَحْسَنُ لَهُ عَابِدُونَ اور ہم واسطے ایک عبادت  
 کر نیوالے ہیں اہل تصفیہ قلب کے نزدیک صبیحہ اللہ رنگ گوناگون ہے فضائل افعال اور صفات و اچھی کہ  
 بسہ لطفہ قلب میں ظاہر ہو کر دل عاشق کے ترکیہ پایا ہے اور اہل ترکیہ نفوس کے نزدیک اور صفات الہیہ  
 ہے کہ مالوان مختلفہ مشہور ہو کر آرزو مٹاتا ہے اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہے تجلیات و تہ  
 الہیہ کا کہ بعد تصفیہ قلب اور ترکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہو کر تمام بدن مشفقان وصال کا جلا تا ہے اور  
 اہل کمالات کے نزدیک ظہور تجلی دائمی دائمی کا ہے کہ برہیت وجدانی پر لافکن ہو کر احض خواص کو مثل عوہم  
 کے بناتا ہے اول فرقہ ولایت صغریٰ والا ہے کہ ولایت اولیا کی ہے دوسرا ولایت کبریٰ والا ہے  
 کہ ولایت انبیاء کی ہے تیسرا ولایت ملائکہ ملا اعلیٰ کی ہے چوتھا کمالات والا ہے کہ سب بالا ہے لکھا ہے  
 کہ ہو اور نصاریٰ ارزاہ نقیب کہتے تھے کہ نحن انباء اللہ و اعباء شرف دوستی اور عزت فرزند ہی یہاں  
 حق تعالیٰ سے ثابت ہے ہم سب اور ترین بھلا یوں میں مسلمانوں کی نسبت حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو فرمایا اَلَا اَنْتَا جَوْنُنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ کہہ جو امین ان کے کیا جھگڑے ہو ہم سب ہیچ دین خدا کے اور دعو  
 الہیت کے کہ نسبت اپنا ہی کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا اور جب  
 ربوبیت اسکی سب پر لازم ہے تو عبادت اسکی سب پر واجب ہے وَلَنْ اَعْلَمَ اَكُنَا وَكَمْ اَعْلَمَ اَكُنَا اور واسطہ ہمارا  
 ہے خبر عمل ہمارے کی اور واسطہ تمہارے ہی مکافات عمل تمہارے کی وَمَنْ لَّكَ مَخْلُصُونَ اور ہم واسطہ اسکی  
 افعال کرنے والے ہیں بچ اعتقاد اور عمل کے اَمْ تَقُولُونَ اِنْ اَبْرَاهِيمَ وَاسْمٰعِيلَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَلاٰ سُلَیْمٰنَ

كَانُوا أَهْوَادًا مُّضِلِّينَ كَيْفَ هُوَ قَوْمٌ يَهُودٍ وَأَوْصِيَاءُ يَحْقِيقُونَ اِبْرَاهِيمَ وَأَسْمَاءَ لِيُعْلَمَ أَنَّ هَذَا الْقَوْمَ يَحْقِيقُونَ  
 اولاد اسکی تھی یہودی اور نصاریٰ کے یہودی کہتے تھے نصاریٰ نصاریٰ قُرْآنِ اَعْلَمُ اَمْرُ اللّٰهِ کَیْفَ  
 کیا تم بہت جلد سے والے ہو یا اللہ کہ اسے انھوں میں پر مبعوث کیا وہ مَن اَظْلَمُ مَن کَم سَهَادَةٍ عِنْدَهُ  
 مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے کہ چھٹا ہے گواہی کو جو نزدیک ہے ثابت ہے  
 طرف سے اللہ کے یعنی بواسطہ کتاب الہی جاننا ہے یہ تعریفیں اہل کتاب کی ہیں کہ چھٹے تھے شہادت کو  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی حق میں کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہیں دیتے تھے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا  
 تَعْمَلُونَ اور تمہیں اللہ خبر اس چیز سے کہ تم نے نبوت کمان حق اور تکذب قرآن اور انکار نبی آخر الزمان صلی اللہ  
 علیہ وسلم تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ مِمَّ هُوَ جَعَلَ مِنْكُمْ اُمَّةً وَجَعَلَ لَكُمُ الْيَوْمَ الْآيَاتِ الْبَارِئَاتِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ  
 کسبت تم ولا تَسْلَوْنَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ واسطے ان کے تھا جو کچھ کیا انھوں نے اور واسطے تمھارے جو کچھ کیا تم  
 نہ پوچھے جاؤ گے تم اس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکہ کے ہے اس واسطے بغیر غلط  
 لائے لکھا ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب  
 مدینہ منورہ میں تشریف لائے فرمان الہی ہو کہ نماز طرف بیت المقدس کے پڑھو یہود اور عیسائیوں سے خوشنویس  
 اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ دین ہمارا نہیں رکھتے لیکن ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں  
 اور ایک روایت میں ہے کہ یہود کہنے لگے کہ ہم مرد اور اصحاب ایک منہ طرف قبلہ ہمارے کے لائے تھے  
 کہ خانہ ہماری نہ کیجی جہت قبلہ کی نہ بچانی خاطر مبارک ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے غول  
 ہوئی فرمان الہی صادر ہوا کہ منہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لاؤ یہود اور منافقوں نے یہودیوں کو کعبہ  
 زبان طعن کی کھولی تھی تو اسی نے اس حال سے خبر فرمائی سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَاذَا يَعْبُدُونَ اَمْ يَكْفُرُونَ  
 وقوف لوگو نہیں سے یعنی یہود اور منافقان مدینہ ماؤں کےم عن قِبَلَتِهِمْ اَلَّتِي كَانُوا يَعْبُدُكُمْ اَمْ يَكْفُرُونَ  
 قبلہ ان کے سے ہو تھے وہ اور اس کے یعنی بیت المقدس کے قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ الْكَافِرُونَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 واسطے اللہ کے ہے مشرق کہ خانہ کعبہ اس جانب ہے اور مغرب کہ بیت المقدس اس طرف ہے اَلَيْسَ بِجَدِيدٍ مِّنْ عِشْيَانِ  
 اِلٰى اَصْبَحَ اَطْمَقْنِيْمَ لَاهُ وَاَكْثَرُ مَا يَجْعَلُ بَيْنَهُمَا طَرَفٌ رَّاهٍ سِيدِ حُجٍّ كَمَا فِي دِيْنِ الْاِسْلَامِ اور کعبہ خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجے کہ لوں  
 آیت آیات سائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا جہت نکلتا ہے وہ یہ ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمُ اُمَّةً وَطَرَفًا  
 اس طرح سے کیا ہم کماؤمت ہتھ کی ذالک اشارت ہر طرف مضمون یہودی میں لٹاؤ کے یا طرف مضمون  
 یونانی ای تہت شائع کے کہ لشد المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہے حاصل معنی کا یہ ہے کہ جیسی راہ راست دکھائی  
 ہم نے تمہیں یاچہ سے قبلہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لائے ہم نے ہی کیا ہم نے تم کو امت فضل سے



امتوں سے وسط کی معنی افضل کی ہیں کہ افضل قوم کا درمیان ہو جائے تو اربع کے گرد کھڑے ہو جائیں با وسط مگر عدل  
 ہی کہ جب درست میل نہیں رکھتا یا وسط میانہ روی ہے کہ اس میں افراط اور تقصیر نہیں نہ افراط تضاری کا سہی  
 کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اس اللہ جتنے تھے اور نہ تقصیر یہود کے یہی ہے کہ نبوت عیسیٰ علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت  
 مریم رافقہ کیا ماتی قتل ایسا کیا پس یہ دونوں گروہ سب افراط اور تقصیر کے گمراہ ہوئے اور امت محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر الامور اوسطها لَا تَكُونُوا تَشْهَدُ اَعْلَى النَّاسِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ تَكُونُ  
 واسطے انسان کے اور لوگوں کے کہ سنکر ان نبوتین دن حشر کے وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہر دو کے سہمیرنے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمھارے گواہ دلیل ٹھہری جو اب منصوصہ ماتریدی نے ساتھ اس آیت کے اور یہاں  
 کہ اجماع حجت ہی اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے وصف کیا ہے اس امت کا بعدالت اور عدل اس میں جب جمع ہو  
 یہ اور ایک شے کے اور شاہدی دین ساتھ اس کے تو کیونکر حجت ہو قول الخا خا خا خا خا خا خا خا خا خا خا خا خا خا خا  
 اسی کے ہی میل قاضی بخیا اور ترک فخر الاسلام نزد و لکھا و ما جعلنا القبلة التي كنت عليها  
 اور نہیں کیا ہم نے قبلہ جو تھا اور یہاں کے لَا تَكُونُوا تَشْهَدُ اَعْلَى النَّاسِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ تَكُونُ  
 اس کو جو سیر دی گئی رہا ہے رسول گئی اس سے جو پھر جاتا جاوے دونوں اٹروں میں منی کے حاصل ہر جگہ محل کعبے کی کئی  
 ہم نے تو کہ تمہیں ہو جاوے درمیان سیر و اور غیر سیر و تیر کے وَإِنْ كَانَتْ لَكَبُيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِمَا كَانُوا  
 محل کعبے کی ٹہری اور گران کر اور ان لوگوں کے حور آہ دکھائی انکو اللہ نے انھوں نے محل کعبے کی حق جانی بخلاف یہود  
 کہ وہ ان کے شہر نے لگے اور ایک شہر بہ تھا کہ مسلمانوں پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ بحق کعبہ براہمی ہی حق جھوٹ  
 بیت المقدس کی طرف نمازین ٹھہریں اور قبل محل کعبے کے مگر کئے جسے اسعدین ذراہ اور نزارین مضرور رضی اللہ  
 عنہ چاہے کہ وہ گمراہ ہوں حق تعالیٰ نے رفع شہان کے میں فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ أُمَّةً أُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ اور نہیں جانتے  
 ضایع کرے ایمان تمھارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے ٹھہری ہے إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ  
لَعَدُوٌّ تَحِيْمٌ تَحِيْمٌ اللہ تعالیٰ ساتھ لوگوں کے اللہ شفقت کرے اللہ الہی مہربان معلوم کیجئے کہ دسویں آیت  
 آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت توجہ الی اللعبد کا لکھا ہے وہ یہ ہے قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ  
فِي السَّمَاءِ تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھر نامہ تیرے کا بیچ آسمان کے یعنی بطرف آسمان کے انتظار وحی میں یہ  
 آیت یا محل کعبہ نازل ہوئی ہے اور سب رسول کا اس کے بہرہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طویل رہتے تھے یہود  
 اس طعن سے کہ کہتے تھے ہم تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہے اس واسطے آذرور کہتے تھے کہ قبلہ براہمی کی طرف حکم  
 الہی آجاو گا کہ قدم قبلہ میں آؤ اس میں جبریل سے نبی کہا تھا جبریل نے یہ مقام رکھے تھے آپ ہر ساعت طرف اس کے  
 دیکھتے تھے یا بطاروحی کا گاہ جبریل آئے اور آیت لائے کہ ہم توجہ سمجھتے طرف آسمان دیکھتے ہیں فَلَوْلَيْسَ لَكَ قِبْلَةٌ تَرْضَاهَا

اس لئے پھر بیگے ہم تجھے طرف اُس قبلہ کے کہ پسند کرے اُس کو قَوْلًا وَجْهًا شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ میں پھر منہ  
اپنے کہ طرف مسجد حرام کے مُراد منہ سے تمام مہینہ نجا اور مسجد حرام مسجد با احترام ہے کہ خانہ کعبہ حج کے چاروں طرف دو  
مہینہ ایک ذی القعدة میں ہے مسجد اقصیٰ کہتے دو مہینہ العنبر ہے جسے مسجد حرام کہتے ہیں بنا کیا اُن کے حضرت یونس  
علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اُنہی کے بعد زمانہ نذران کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت  
داؤد علیہ السلام وغیرہ نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے  
تو مکہ میں بعد وحی پیرا جیسے ہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زائد مہینہ روایت ہے ابن  
عباس سے شہرہ جیسے کی اور انس بن مالک سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینہ کے اور ماہِ ربیع  
نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اس کی تجھے مذکور ہے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
بیشتر دو شنبے کے دن نصف ماہِ ربیع کے مہینہ دو ستر برس ہجرت کے مسجد نبی سلمہ میں طرف بیت المقدس  
نماز پڑھ کر جماعت مسلمانانِ اوافرائیہ تھے رکوع رکعت دو ستر کا تھا کہ یہ حکم نازل ہوا قبلہ صفا صفوئے تجھے لئے  
اور متوجہ طرف کعبہ ہوئے مرد و عورت کی صف کی صف تجھے تھی گئے ہوئے مرد  
عورت کوئی جگہ عورتیں مردوں کے مقام پر کھڑے ہوئیں دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی اپنے طرف کعبہ کے پڑھی اس  
مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہو گیا سمجھ لے کہ ذکر مسجد حرام کا فرمایا نہ کعبہ کا اس واسطے کہ غائب کو واجب ہے  
مراعات جہت کی نہ عین کعبہ کی اور تحقیق تصریح کی ہے بیچ لابی کے کہ مرد و مسجد حرام سے کعبہ ہے لیکن شاید اس کے  
واسطے عین کا بھی اور غائبین کے واسطے جہت اس کی ہے اور کعبہ نزدیک فقہاء کے ہوائے کعبہ اور عرصہ کا بھی  
نہ جدا اس واسطے جب ہندم ہو جاوے کوٹھا اس کا تو جائز نہی نماز طرف جہت اس کی کے اور دلیل ہے اوپر اس کے جو  
کہا ہے صاحب ہدایہ نے ومن صلی علی ظہر الکعبہ جازت صلواتہ خلافا للشافعی اس واسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہے  
زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے طرف بنا کے اسی واسطے اگر نماز جمیل اذی قلیب میں پڑھیں تو جائز نہی حال  
بلند ہے کعبے سے مگر یہ بھی کہ مکر وہ ہے جہت تنظیم کعبے کے اور جہت کعبہ کہ بعد ہجرت نماز میں منہ نہ کرنا فرض ہے  
وہ ہندوستان والوں کو میں المعمرین ہے جہاں سورج جاتا رہتا ہے دو تباہ اور جہاں گرمیوں میں دو تباہی ان دونوں  
درمیان ہے حناچہ تقیم احمد بن ابی شہاب الملوہ والدین سے نقل کی ہے روایت ہے براہین عاریہ  
کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بس نماز میں پڑھیں طرف بیت المقدس کے سوال جیسے پھر منہ  
بطرف کعبہ ہوئے حناچہ کثافت میں مذکور ہے بعد تحقیق خطاب کے واسطے تصریح عام حکم کے سب امت کو  
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَجِہَ مَا کُنْتُمْ قَوْلًا وَجْهًا شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہاں کہیں ہو تم کسی میں تری میں یا میں  
ویر زمین بوسٹائیں کو ہستائیں مشرقین و غربین اور چاہو کہ نماز پڑھو پس پھر و موہوں اپنے کو طرف کعبہ براہین کے

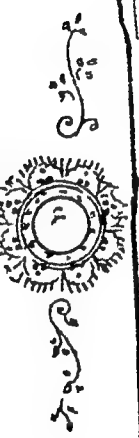




تیر کی طرف سے ہی اچھے صلی اللہ علیہ وسلم میں ہرگز نہ تو تم خطاب منعمیر کو ہی لیکن مراد امت پر شک  
 لانیوالوں سے اس بات میں کہ امر قبلہ کا غیر اللہ سے ہی بلکہ اللہ ہی سے ہی **وَالْحِجَابُ وَجَعَلَهُ مَوَاقِفًا** اور مری کو  
 ایک طرف ہی کہ وہ منہ نہ کرنا ہی اور ہر موبہا الصنف اسم فاعل ہی اگر صنف اسم مفعول کہے تو یہ معنی ہوئی  
 کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہی کہ وہ طرف کے ٹوہ کیا گیا ہی منعمیر ہوئی عاید ہی طرف کل کے حاصل ہی کہ  
 فرقہ ہر گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمت ہی کہ طرف کے متوجہ رہتا ہی کسی کی ٹوہ باسلام ہی کسی کا متوجہ  
 انعام ہی کسی کا مال و اموال کسی کا طرشت و جلال ہی کسی کی آنکھ نرن و فرزند ہی کوئی محسن حال یاں ہی کوئی  
 عبادت خدا مصروف ہی کوئی متابعت ہو مال و وقت ہی نہ ہر قوم راست راہی وہی و قبلہ کا ہی  
**فَأَسْتَقِمْ** الخیرات پس در وقت بھلائیوں کو لینے ہی مالا و سقت کہ قوم اور اور و نئے بیج نیکیوں کے کہ ایک ایک  
 توجہ کجہر ہی نے تحقیقت کجہ کہ عبادت اسوات سے ہی کہ مسود تمام مکملاتی ہی ہر خطہ و لمحہ کی طرف  
 متوجہ رہو کہ وہی کعبہ ہی وہی قبلہ ہی وہی معبود ہی وہی معبود ہی تمہارا منہ قبلہ شاہان ہی تاج و تخت کا  
 قبلہ اول و اول ہی خروجاہ نہ قبلہ لرباب و نیماں ہی نہ لمحہ طہ سے وہ خوشحال ہی نہ قبلہ خاق حویلا بارہ قبلہ  
 عارف جمال کرو گا نہ ایما نکو تو آیات بکمر اللہ جمیعاً جہاں کہیں ہو کے تم اور جس قبلہ کی طرف کہ منہ  
 لاؤ گے تم اہل کتاب کے اولیگا تاکہ اللہ سب کو جمع کر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے ماطل سے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ**  
**كُلِّ شَيْءٍ** حدیثیہ تحقیق اللہ اور ہر چیز کے احضار اور تمہارے قادی ہی **وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ**  
**الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** اور جہاں سے نکلے تو اسی مسجد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے منہ کے پس پھر تو منہ اپنے کو وقت نماز کے  
 طرف مسجد حرام کے **وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ مِنَ الرُّبُوبِ ذِكْرًا وَتَحْقِيقَ بَيِّنَاتٍ** قبلہ طرف کہے کے اللہ حق ہی آری ہی ہر دو کا پیر  
 و ما اللہ بغض غافل نماں اور ہر نبی ہی اللہ پیر اس خبر سے کہ گئے ہو تم یا کہ نے بین ہر دو اور اختلاف قریاتین کے کہ  
 تعلمون اور یقولون ہی بے صنف خطاب اور غیبت ہمہ جملہ متعذر ہی و اے عید اور تربیت کے کہ گا ہی قادی و مطلق حرام  
 مجرمان پر موجب ہر دو اور تشرید کے ہی **وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** اور ہر  
 مکان سے چر ما گئے باہر او کے تو اسی مسجد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ طرف مسجد حرام کے **وَجِبْتُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ**  
**لَنَلَا يَكُونَ** لکنائیں علیکم جہز اور جہاں کہیں ہو تم اسی مسجد صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر و منہ اپنے کو طرف کے کہنے  
 مسجد حرام کے تو کہ نہ ہو وے لوگو کو نے ہو و لو اور متحرک کرو اور تمہارا جہت ہے جہاں کہیں ہو و کہیں تھے محمد و بن ہار کا منکر اور قبلہ کا منشا  
 اور شر طعن کرتے تھے کہ اس کو کیا ہو کر منہ ہے اما کہ قبلہ سے پھیرا ہی ساتھ قبول قبلہ کے طرف کہے اور تمہارا جہاں کہیں  
**إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ** مگر جنہوں نے ظلم کیا ہی نفس کے ساتھ عمار اور فساد کے ان سے یعنی ہر دو ان میں اور رب پریشان  
 کہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے قریب و شطرف میل کر نیلے واسطے منہ طرف کے لائے اور شر طعن کرتے تھے



کہ فریقہ وار شیعہ ہوا جو بے مجتہد پر سب سے کہ نتیجہ دوام ذکر کا کمال عین حق اور مراد ذکر سے ذکر قویٰ جزئیہ و کلیہ  
 اصول سے کہ مداومت زبان سے نہیں ہو سکتی اور دل میں سب سے سب سے ہو گیا یہ تو ہر وقت جاری رہتا تھا کہ  
 خواب اور بیدار میں یکساں جاری رہتا تھا اور اس سے خاندان علی شان نقش بند یہ میں طلب کو اول یقین ہی ذکر قوی  
 کرتے ہیں جب دل اگر ہو گیا تو توجہ کرتے ہیں کہ دل میں ایک دیدہ بینا سید ہو کہ ہر دم ہر لمحہ حیران بجانب مذکور  
 رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ نہ کرے پس خدمت گزاری بجانب سنی اسم مبارک اللہ سید اموی تو اس کے ذکر و  
 یادداشت اس طریقہ شریف کہتے ہیں اور مرتبہ حال کا کہ تفسیر حلی حدیث شریفین کا فائز تراہ واقع ہے  
 عبارت اس میں حضور سے حقائق حصول اس مطلب کا ساتھ قطع کرنے قدم اولیٰ راہ الہی کے ہے باقی سیر و سلوک  
 نہایت ہے تفسیر کی یہاں لکھنی موجب تطویل کتاب ہے مگر ایک رسالہ حد امسی عبارت وصول اس معانی  
 معاصی نے تشریح مقامات اللہ میں لکھا ہے اور اس میں بتفصیل بتدای سے انتہا تک مقامات سلوک و  
 اور اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور اولیٰ اور اسرار اور کیفیات اور واردات اور مشاہدات  
 ہر جگہ کے جدا جدا بیان کئے ہیں اگر کوئی شائق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اس پر کافی ہے حضرت محمد و الصلوات علیہ  
 اللہ عنہ نے بحسب مکتوبین جلد ثانی کے لکھا ہے کہ ذکر عبارت دور کرنے عقلیت کی ہے پس جو  
 عمل کے موافق ہے شریعت غر کیا جاوے و داخل ذکر ہے اگرچہ بیچ اور شری ہووے پس نامی حرکات کائناتین رعایت  
 حکم عمر کی کتاب اور عبارت تمام و مراد اولیٰ کمال عقلہ امر و زامی ہو و دروم ذکر الہی حاصل ہو و دروم ذکر و یادداشت حضور و  
 قدس اللہ تعالیٰ اس سرگرم و متعلق محافل باطنی و بطنی ہر کوئی شامل ہے اگرچہ شیعہ ہے تو فقیہ و شیعہ اپنے لاشی کو اور سب  
 مسلمانوں کو اور برتالعت صاحب تربیت نے علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ و اشک و زلیٰ کا تکوین اور شکر  
 کرو واسطے میرے اور نہ کفر و جحیم سے لینے شکر انعام کا میرے کرو اور کفران نعمت متکبر و ہیبتی و شعب الایمان  
 میں بروایت ابن مسعود لکھا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چار چیزیں پائیں چار چیزیں  
 دوسری بھی ساتھ ان کے پائیں اور فقیر کی کتاب اللہ میں ہے جس نے توفیق ذکر الہی کی پائی اس نے  
 حق تعالیٰ بلاشبہ یاد فرماتا ہے کہ قرآن میں فا ذکر وین اذ ذکر کسما اور جس نے توفیق و عالی پائی اجابت پائی  
 کہ اذ عونی استجب لکما اور جس نے توفیق شکر کی پائی مہر نعمت بھی پائی لکن شکرت لازید نکم اور جس نے  
 توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ استغفر و ربکم انہ کان عظام اللہ کسی کتاب میں ہے بروایت خالد بن  
 عمران کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم اللہ کرے و اگر خدا ہی اگرچہ نماز روزہ و  
 تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کرے فراموش کند خدا ہی اگرچہ نماز روزہ و تلاوت قرآن بہت  
 کرے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اعتنا معاصی سے عمدتہ ذکر خدا ہی بمعنی کہ شریعت میں چند چیزیں واسطے



لو اسے شکر خیر نصرت کے متعزز و مابین میں شکر تو لے لے عقیقہ ہے اور راز موعے سر کے کے انصر و درن اگر کثرت  
کرنا اور شکر کھج و نیمہ ہے اور شکر سے کثرت سے ہیں نے کا بہر ہے کہ کہ نہ جانہ بنام خدا محتاج کو دے اور شکر الہی  
یہ روز عکاسہ صدف طہری اور تو لے اور تکلف اور ترن عذ فطر کے دن اور شکر و ادای حج کا فرمایا ہے عبد الصغریٰ کو اور  
اور ترن اس دن اور شکر کھاتے سے جانے کا ذکر اسانی ہے کہ ان اوقات میں ماور میں اور شکر مال کا بہر ہے  
کہ اپنے آئین اثر سے کھانا ہر کرے لباس خوراک محتاجوں کا ساز کرے اور شکر سواری اور جانوروں کا بہر ہے کہ کبھی  
کبھی محتاجوں کو دے کہ اس پر سوار ہو وین اور سکر مویشی کا بہر ہے کہ دو دھلیک جانور کا محتاجوں کے دیا کرے اور  
شکر زرعیت اور میوہ و لکھا بہر ہے کہ کبھی کو کھانے سے اس کے منع کرے مان اگر کوئی حبابے کہ کھانے کے لیا و  
تو فراموش ہو اور شکر ہر صفت کا بہر ہے کہ محتاج کی اس میں اعانت کرتا رہے خصوصاً مثل کتابت اور خطابت  
کے واللہ اعلم بالصواب يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ لو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو  
صبر کے اور نماز کے مراد صبر سے روزہ ہے کہ اس بند رکھنا نفس کا ہے کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے  
مراد جس نفس میں مطلق عبادت میں اور بعد اس کے ذکر و صلوات پر تخصیص ہے بعد تقسیم کے اور ہو سکتا ہے کہ مراد صبر سے کہ  
جس میں ہے اور ثبات رکھنے قدم کے پیچ جنگ کا فروغے جہاد و صبر ہو کہ جہاد و طہر ہے اور مراد صلوات سے  
کہ غبارہ ساتھ شیطاں کے ہے جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ فرمایا حضرت صلے  
اللہ علیہ وسلم نے رجعا من الجہاد الاضعف الجہاد کبر اور یا مراد صبر سے صبر اور مصائب اور طایا کے صلوات  
سے اشغال صلوات وقت مشکلات یعنی جب کچھ مصیبت اور طایا آوے تو صبر کرو اور جب کچھ مشکل پیش آوے  
تو مدد ساتھ نماز کے چاہو اور متضرع اور زاری سجدہ جناب بار میں کرو کہ اسان کرے گا اور بہرہ رنج و عذاب الہی  
کرنا و صلوات پر کمال ایمان کے بخلاف اس تقدیر پر جملہ تصورات ثنائیہ ہے کہ جو امتین ذکر شکر نعمت کا آیا تو میں  
نے چاہا کہ پوچھیں کیا کریں ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ اور جملہ ثنائیہ میں  
میں متعزز ہے واسطے بتیہ کے واقع ہوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والے ہے حافی ناصر  
گنجان کھرمو چین لکھا ہے ان اللہ اعلم باحوال الصابرين ناصر طہم معلوم کیجے کہ کیا رخصتیں آیت آیات میں  
کہ جس سے مسئلہ حیاتے شہداء نکلتا ہے وہاں ہے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ اور میت کہ وہ واسطے  
ان لوگوں کے جو مارے جاتے ہیں پیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہیں اموات بتدریج جہر محذوف کا ای نام  
اموات اور عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر ہے اور درمیان ان دونوں جملوں کے مناسبت تمام ہے  
کہ وہاں صبر اور مجاہدے کے کرنا ہی اور یہاں تارے جانا ہی راہ الہی میں اور اگر صبر سے صبر اور طایا کے  
مراد لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہی ظاہر اور اگر صبر سے مراد جس نفس شہوت لین تو بھی شہاد



ہی کہ جہاں اور صوم و فہر و شہن خدایں اور سب نزل آیت کا بہرہ کہ جہاں بعد حرب بدر کے مرتب  
 کرتے تھے شہداء کہ بیچاروں نے جان شیریں دی اور نعمت علت اور لذت نعم و نسا سے محروم رہے جن  
 تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں مروے مت کہ وہ اشیاء و لکن لا تشعرون بلکہ ہو جیتے ہیں درگاہ ہماری پہنچ  
 لیکن تم نہیں سمجھتے اس حیاتی اس واسطے اور ایک اسکا ساتھ عقل کے مشور نہیں جیتے والوں نے  
 بال حیات میں کرنا کہ کیفیت انہی حیات کی دریافت کریں ارشاد ہوا لکن لا تشعرون سوال حقیقت معنی  
 شہداء کو متحقق ہے کہ عورات انہی چھوٹ جاتی ہیں جو چاہے نکاح کر لے اور مال الخاٹہ جاتا ہے شہداء  
 میں پس کیونکر انہیں زندہ کہا جائے جواب یہاں انکی بوجہ قتل ہی جیسے کہتے ہیں کہ ولانے شخص  
 جو مجھے دیکھا کانٹا اسکی آنکھ میں کھکایا خون اسکی بدن میں نہ تو بہہ معنی ہوتی ہیں کہ نہیب کانٹا خلش ہوتا ہے  
 ہوا حیات خون خشک ہو جانے سے احوال ہو گیا ہی ہو گیا نہ تھک سیدی ہیں تو مرد و عورت ہی ہو سکتے ہیں  
 حیات مرزوق ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یہ نہ خون فرخیں بما انکم اللہ سے معلوم ہوتا ہے انکو حیات  
 حیات کا کیا جیسے ماہذا بشر ان ہذا الاملاک کبریم میں ہے حدیث میں آیا ہے کہ ارواح شہداء کی  
 شکم طور پر بن کر سوئے جنت کے کھاتے میں اور بانی نہروں کے پیتے میں پھر قندیل نور میں کہ معلق  
 بعرش ہے جارہے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہداء النار سے نہر سے قہر میں  
 ہونے میں سوئے بہشت کے کھاتے میں اور دن قیامت کے فرشتوں کو فرمان ہو گا کہ جاؤ طرف بہرین  
 خلایق کے اور عرصات قیامت میں حاضر کرو فرشتے کہیں گے الہی بہترین خلایق کون ہیں ہم انہیں کیونکر بچانے  
 فرمان ہو گا کہ شہداء میں کہ زن اور مال یا میرے کام میں کھو یا ہے اور جان اپنی خدا سے دین کی ہے  
 انھوں کو تلواریں کا ندھو غنائن طرے ہوئے لے آؤ اور جنت میں جو ان کے مکان ہیں وہاں لیجاؤ سوال آیا  
 روح شہداء کا قالب پرندگان میں یا ناسخ ہے اور ناسخ باطل ہے جواب ناسخ روح کا یہ  
 قالب سے دوسرے قالب نے روح میں آیا ہے اور یہاں قدرت کاملہ اللہ سے روح انکی پرندوں کی قالب  
 باروح میں آتی ہے وکنلو نکتہ اور اللہ آزماؤں کے ہم ہو گئے معالہ آزمائش کا کریں گے ہم والا ہمارے علم  
 کو ہی پھر چھی بہن ہے اور وہ آزمائش ساتھ کہ چہرے کے ہے شیخ ساتھ خیر اندک کے ہے شیخ  
 الخوف درستی و دشمنی کے والجوہر اور بھوکہ سے ساتھ خطا اور تنگی کے و نقص میں الاموال اور کمی  
 مالوں کی سے کہ حادثوں میں تاراج ہو و لا نفیس اور نقصان جانوں کی سے ساتھ بیماری کے یا ضعف  
 یا بڑھاپے کے و اکثرات اور نقصان میوؤں کے سے ساتھ آفت سماوی کے یا مرضی کے یا مگر اولاد کے کمزور  
 مانع جان میں سمجھ لیجئے کہ وجہ ترتیب میں ان مصائب کے ذکر کی یہ ہے کہ اول خوف کو لائے سوال سے کہ علالت

زندگی فی الفور برباد کرتا ہے پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہے پھر نقصان اموال کو نقصانی  
 گرسنگی ہوتا ہے اور مشہور وجہ خوف نقصان مال سے لچوق گرسنگی ہے پھر جہاد کو لائے کہ غالباً متحیر قبل  
 ہوتا ہے پھر نقصان ثمرات اور اولاد کو کہ معنوں میں موت ہے بلکہ بدتر از مرگ اس واسطے کہ آدمی بعد موت کے  
 ساتھ تعالیٰ قتل کے اپنے آپ کو باقی جانتا ہے تب اولاد زہری موت لسانی کی محقق نہ ہوے کو اگرچہ یوں  
 زندہ رہا و کثیر الصابرین الذین اذا اصابہم مصیبتہ اور ثبات و سہم محض صبر کرنا والوں کو جس کرامت کے  
 کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچی ہے انکو مصیبت کہا ہے کہ جو حادثہ مکر وہ کہ بنے رہتا ہے مصیبت ہے  
 اور وہ صبر کرنے والا کہ وقت مصیبت کے قالوا اننا لله وانا اليه راجعون کہ جس میں تحقیق ہم واسطے اللہ کے  
 میں ملوک راضی رضا اور فرمانبردار حکم قضا اور تحقیق ہم طرف کے پھر جانوالے میں اناللہ سے اقرار القیاد حکم  
 قضا نکلتا ہے اور اناللہ راجعون سے اعتراف بحث اور شورشتفا ہوتا ہے یہی من عبد اللہ بن عمر  
 روایت کی ہے کہ چار خیرین میں حسین جمع ہوں حق تعالیٰ اسکے واسطے بہشت میں گھڑیا کرتا ہے اولیٰ بہ  
 کہ ہر کاروبار میں انہی التجا بخدا کرے دوسری یہ کہ مروت جنت میں اناللہ وانا اليه راجعون کہ جسے تیری یہ  
 کہ جب لغت جناب البی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہ کہ جب گناہ سرزد ہو تو غفر اللہ کہے امام احمد نے  
 اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسن رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ اگر انسان کو مصیبت پہنچی ہو بعد رکنے اس مصیبت کو یاد کر کہے اناللہ وانا اليه راجعون حق تعالیٰ اس کو اجر اس مصیبت کا  
 تازہ عنایت کرتا ہے گویا وہ مصیبت آج ہی پہنچی ہے اور حکیم برندی نے روایت انس بن مالک حق لغت کہہ  
 میں ابو حمزہ زہری نے اس طرح روایت کی ہے اناللہ وانا اليه راجعون کی فضائل حدیثیں بہت وارد ہیں لای  
 کو چاہے کہ جب کچھ مصیبت اس سے ٹرے اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ اُولَئِكَ وہ لوگ کہ مصیبت میں ہوں  
 ساتھ کلمہ شرجاع کے کہتے ہیں اور ان کے حق اور درود پروردگار ان کے سے اور رحمت لکھا ہے کہ مراد رحمت سے بہت  
 ہے کہ امت شریفہ میں بھی جنت کو رحمت کہا ہے واما الذین ابغضت وجوہہم فی حقہ اللہ شاہ عبد الغیور نے  
 لکھا ہے صلوات میں بہم کی تفسیر میں کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار ان کے سے کہ اسب اس عنایت کے خوف مصیبت آخرت میں  
 نیک اور کوئی گناہ سبب عنایت کے تاثیر نیک اور صلوات حصہ میں نام اس عنایت خاصہ حضرت حق کا ہے کہ حضرت  
 مطلقاً ناموں کے لہذا مخصوص ہے اصلاً حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ اور اس گروہ کو بھی فائزے میں اس عنایت  
 جہنگ میں ایسا فرمایا ہے اور فرق یہ ہے کہ انبیاء کے حق میں یہ عنایت خاصہ جو رحمت گناہ ہو کہ گناہ  
 صادر ہی نہیں ہوتا اور اس گروہ کے حق میں سبب قصور استعدا کے کسی قدر تاثیر کرتی ہے گناہ کردہ ماکر وہ لڑکر پہنچی  
 لہذا زمین اور ان کے صحاح میں وارد ہے کہ تین زندان مال میرزا ان کو کلیتہت پر حکم اللہ ووز سے حاصل ہے

جب بعضے مردوں نے اور بعضے عورتوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو دو یا ایک فرزند ہو تو  
اُسے بھی بہہ متبہ ہوگا فرمایا میں قسم بخدا کہ جو نام ساقط ہو ابھی ماہی کو ناف سے کھینچ کر بہشت میں لجاویگا  
اگر نے جبری نکرے اور متوقع ثواب کی خدا سے ہو اور امام مالک نے صوطا میں اور بہت سی دے شعب الایمان میں  
بروایت ابو ہریرہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد یا ایمان کو مرنے کی بھان اور  
مال اور حیا اور اطفال کے کے مصیبت پہنچتی ہے تاکہ قیامت کو باخدا ملاقات کرنا ہے اور کچھ گناہ ہے  
اُس کے نہیں رہتا اور امام احمد اور اسحاق اور بہت سی اور حاکم نے بروایت مرفوعہ لکھا ہے کہ ایک شخص ان  
حضرت کے پاس آتا تھا اور یہ کہتا کہ اُس کے ساتھ ہوتا تھا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا  
کہ معلوم ہوتا ہے تو اسے بہت پتا تھا ہے کہ اپنے سے جدا نہیں کرنا اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا تمہاری  
قدر چاہتا ہے جس قدر میں اس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس میں حاضر ہوا آنحضرت نے لوگوں سے اُس کا  
احوال پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ پیر کا کام کرنا ہے بہت غم ہے حضرت خود وہاں تشریف لے گئے اور  
کہا کہ قیامت کو جس دروازے پر بہشت کے کہ لو جاویگا اگر اُس طرف سے دوڑ کر دروازہ کھول دیکھا اور بعضے  
روایات اس قصہ میں یہ بھی ہے کہ ہر دروازے پر دو زنج کے واسطے تیرے کھڑا ہو گا کہ مانع ہو گا وَاللّٰهُ  
ہم المثلذون اور یہ لوگ وہی ہیں راہ یانوالے برضا و تسلیم یا ساتھ کلمہ استرجاع کے کہ موجب ثواب عظیم  
ہے سعید ابن جسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اسی امت کو عنایت کیا ہے نہ نبی و رسول  
علیہ السلام وقت تقدان یوسف علیہ السلام کے بھی پڑھتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفیٰ یخفے باقی رہا ہے  
ایک نکتہ کہ بیان کرنا اسکا ضرور ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ ضلالتہ جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہے سمجھئے  
کہ نکتہ اس میں ہے کہ صلوٰۃ عبارت عنایت خاصہ حضرت حق سے ہے کہ بہت سے چاروں کو بخند توجہ  
عنایت ہوگی اول یہ کہ جو انہوں نے وقت مصیبت میں بہہ عمل کیا اور وہ نے بھی انہیں دیکھ کر بھی تیرہ ٹھپا  
کیا پس انہیں شکر کا رخانہ بنو تین اس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگوں نے انکی اقتدا سے راہ قربت یا مادہ دوسری  
بہہ کہ اعداء اہل شامت کے کہ بیشتر شیاطین اس وجہ اور حاسبین اور منافقین ہوتے ہیں ان سے بہہ کلمہ شکر  
ذلیل و خائب اور خاسر ہوتے ہیں اور دوسرے سے باز رہتے ہیں اس راہ سے بھی شکر امت صفت بنوت  
میں حاصل ہوئی کہ کام غمہ و نکاحی طرف نسبت کرتے شیاطین اور انکے کفار و منافقین کے چاروں  
حقیقت میں اہل جہاد اور حاصل خالص کیا ہے تیسری بہہ کہ ثبات غم انکا اور حدود جہاد انکا مدین  
الہی اور رضا بہ نقصان ساتھ مرتبہ اعلیٰ کے پہنچا اور یہ بھی میراث بنوت ہے پس کو باقی رہا ہے بہت چھٹہ  
درود کا کہ مخصوص ساتھ پیغمبروں کے ہی کرتے ہیں واسطے اشارہ تعدد اس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے

بجلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اسکا عام ہے اور جمیع اطاعت کے اور اس میں اختلاف نہیں  
ہر سجدہ کہ حکم الکی طاعت بہرنگ کہ بجالاتے مستحق اسکا ہوتا ہے حدیث صحیح میں حضرت امیر المومنین  
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قنبر بن اسامہ کے فرماتے تھے کہ صابرون کو تین خیرین  
موجود ہوتی ہیں عدلین یعنی دو بار شتر کہ باہر پر کر کے دو طرف ڈالتے ہیں اور علاوہ اسکے لقمہ خورد کہ اور کچھ  
رکھتے ہیں یعنی صلوٰۃ اور رحمت کہ قرن یکدیکر ہیں اور ابتداء کہ علاوہ اس پر بھی معلوم کیجئے کہ بارخون  
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کر سکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حج کے اور عمر کے نکلتا ہے وہ یہ ہے  
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ تَحْتَقِصُّ صَفَاً أَوْ مَرْوَةً دُوَّهَارَيْنِ مِنْ طَوَافِ الْكَأَنَاسِ يَوْمَ حَجِّ تَحَانَ  
الْحَجِّ كَيْ سَهٍ رَوَيْتَ هِيَ كَصَفَا أَوْ مَرْوَةً دُوَّهَارَيْنِ زُرْتُ بَيْتَ اللَّهِ كَيْ سَهٍ رَوَيْتَ مِنْ سَفَا نَامُ كَرِ  
تَحَانَ نَزِيلُ نَامُ لَيْكِ عَمْرٍ تَسَعِي مِنْ زَنَا كَمَا مَعَاذَ اللَّهِ عَصَبُ اللَّهِ سَيَّ وَهُ دَوْلُونِ سَخِ بُو كَرِ تَحِيرُ بُو كَرِ  
لَو كُونِ نَزِيلُ عَمْرٍ تَسَعِي مِنْ زَنَا كَمَا مَعَاذَ اللَّهِ عَصَبُ اللَّهِ سَيَّ وَهُ دَوْلُونِ سَخِ بُو كَرِ تَحِيرُ بُو كَرِ  
سَوَا كُونِ سَخِ تَرِ شَيْدَ مَا يَأُيُوجِي وَاسْطَ تَ تَحِيرُ لَيْكِ بَحِيرُ أَمَ جَابِلِيَّتِ مِنْ مَخْلُوقِ لَيْكِ بُو جَنِي كُو جَمِجِ بُو  
لَيْكِ جَبِطُ بُو بَرَامِ كَا بُو لَو كَرِ بَعَادَتِ خَدِ الْعَالِي مَشْغُولِ بُو كَرِ أَوْ رُو دَوْلُونِ بَارُونِ بِرِ سَيَّ بَحِيرُ  
مَتَظَامِ صَنَامِ مَنَاسِكِ الْهَلَامِ بُو بَحِيرُ نَعْفُ لَو كَرِ سَعِي كَرِ نَكُونِ دَرِ مَنَ صَفَا أَوْ مَرْوَةً كَيْ وَاسْطَ تَ شَبِہِ كَا فَرُونِ  
كَيْ سَفَا أَوْ زَنَا كُو دِيَانِ بُو جَنِي تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ تَحِيرُ  
نَشَانِيُونِ الشَّكْلِ سَيَّ مِنْ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ بِسَ حُو كُونِي كَرِ جَ حَانَ كَحِي كَا سَا تَحِيرُ اَعْمَالِ مَحْصُوصَ كَحِي جَ  
حَالَتِ اِحْرَامِ مِنْ بُو كَرِ بِيْنِ اَوَاغَمَرِ يَاعُمَرُ بِجَالَانِ سَيَّ سَا تَحِيرُ اَعْمَالِ مَحْصُوصَ كَيْ كَحِي عَمْرٍ سَيَّ مِنْ فَرَقِ دَرِ  
جَ اَوْ عَمْرٍ كَيْ بَحِيرُ كَحِي جَ كَيْ جَانَا عَرَفَاتِ مِنْ شَرَطِ هِيَ اَوْ بَحِيرُ آوَا نِ سَيَّ وَاسْطَ طَوَافِ خَانَا كَحِي  
اَوْ عَمْرٍ مِنْ عَرَفَاتِ جَانَا شَرَطِ بَحِيرُ هِيَ اَوْ عَمْرٍ كَرِ نَوَا لَيْكِ كَيْ بَاہِرِ سَيَّ اَيَا تَحِيرُ سَيَّ عَالِمِي مِنْ اَكْرَطَوَافِ كَرِ  
اَوْ اَكْرَسَا كَرِ كَحِي تُو وَ حَرَمِ سَيَّ بَاہِرِ كَحِي اِحْرَامِ بَانَا عَطَرِ طَوَافِ خَانَا كَحِي كُو مِلَا اُو كَرِ اَوْ بَحِيرُ هِيَ كَحِي جَ  
ہوتا ہے مگر ایک برس میں اکیس بار اسو سے کہ جانا عرفات میں روز عرفہ کو کہ نہم ذی الحجہ ہر طرح ہے اور یہ وہ  
ایک برس میں مگر نہیں آتا اور عمر ہر روز ہو سکتا ہے کوئی وقت اسکے واسطے مخصوص نہیں ہے نہ ہند  
فَكَجَنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوقَ بَيْتَهُمْ لَا يَسْتَحِلُّ لُحْمَهُمْ وَلَا يَسْتَحِلُّ لُحْمَهُمْ وَلَا يَسْتَحِلُّ لُحْمَهُمْ وَلَا يَسْتَحِلُّ لُحْمَهُمْ  
سَحِ صَفَا و مَرْوہ کے اور سعی کرے درمیان ان کے بعضوں نے کہا کہ حرف لا منضم ہے اس میں سے فلا جہ  
عليه ان لا يطوف بهما يعني ان لا يطوف بهما يعني ان لا يطوف بهما يعني ان لا يطوف بهما يعني ان لا يطوف بهما  
ازالہ نقصان کے وہ لازم ہوتا ہے چنانچہ زائد میں لکھا ہے وَمَنْ يَطُوقْ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اَوْ بَحِيرُ

کوئی خوشی سے کرے نیکی پس تحقیق اللہ قدیر و ان ہی جاننے والا جزا و مہندہ شک کو نیکو گان عبادت  
اعمال نیکو گان ہی سمجھتے تھے توحید خلافت مہد صحابہ کے اور نبی زبان کر امت نشان تابعدا کے سب سے  
صفا اور مرودہ کریمین اختلاف تھا نصیصہ صحابہ شہل بن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے اور نصیصہ تابعدا میں  
مجاہد اور عطا کے ساتھ تطوع کے قابل تھے اور یہی آیت شریفہ مشک تھا انکا اور امام مالک اور امام شافعی  
فرض کہتے ہیں اور حدیث ان اللہ کتب علیکم السجی فاسعوا تمسک رکھتے تھے اور نزدک امام غزالی  
کے وہاں تارک کے برود لازم ہی کہ صحابہ کے زمانہ میں اختلاف آئین تھا بعد ان کے اجماع رافع اختلاف  
ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع نسخ آیت کا کیا ہو آیت سے احتیاج نکلتا ہی اجماع سے وجوب ثبات  
کرنا کہ ماکہ منسوخ کرنا ہی حکم آیت کو تو جواب یہ کہ آیت میں ہم کہہ رہے ہی اجماع رافع حکم کتاب نہیں ہوتا لیکن  
تو رافع حکم کتاب نہیں ہی بلکہ اس کتاب کو اور مودکہ و وجوب کر دیا ہی رافع تب ہوتا ہی کہ حکم مودکہ  
اور منع حکم کتاب ان الذین یکتون ما انزلنا من البیتات تحقیق جو لوگ علماء یہود سے سب کے کہتے  
ہیں جو کچھ کہنا رہا ہی ہم و ملیون سے تو راہین جسے حکم رحم کا و لہذا اور ہدایت سے گفت اور صفت حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی من بعد ما نبینا للکنا فی الکتاب سمجھے کے کہ بیان کیا ہم نے انکو  
یعنی یہی کو واسطے نبی اسرائیل کے پیچ کتاب تورات کے یعنی ہم نے انکو کیا انھوں نے نصیبا اولئک  
یلعنہم اللہ ویلعنہم اللہ یعنون بہم گروہ لعنت کرنا ہی انکو اللہ اور لعنت کرتے ہیں انکو لعنت کرنا  
اولئک اشارہ ہی طرف گروہ کے کہ جیسا ہی حق کو اور لعنت کی معنی دور ہونا رحمت سے ہی اور نہ  
لاعنون سے مراد عام جن اور اس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ جو زمین پر  
بہان تک کہ سانپ بچھو مگر پیچھی ہی دعا لعنت کرتی ہی اور اس تقدیر پر اگر اجماع سلامت ہو  
تغلب ذوی العقول ہی اور غیر ذوی العقول کے لکھا ہی کہ کافر جب جواب منکر کرے سر عاجز ہوتے ہیں  
تو قریشے انکو گریزا رہتے ہیں اور اس گریزا رہنے کی اور کافروں کے چلانے کی سوا حق و ان کے سب سے  
ہیں اور جو اور استنا ہی لعنت بھیجا ہی کافروں پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ دوستان ہیں ایک دوسرے پر جو لعنت کرتے ہیں اور دونوں کو ہی مستحق لعن کا نہیں ہوتا تو وہ لعنت  
یہود پر واقع ہوئی تھی اور قاعدہ ہی کہ لعنت غیر مستحق سے مستحق ہی طرف جاتی ہی سے رافت وہاں  
بہان جن کہ گریہ دوست پر نہ چھینکے تو ہوتا نہ عدو کا دل و جگر نہ روایت ہے کہ یہاں انھوں نے صلیکین اور جس کے پاس نہ  
تو وہ یہود پر لعنت ہی صدقہ ہی جتنا نہ بھر جو میں نہ کو جس میں تمام یہ گروہ لائق لعنت کے ہیں ان الذین قاتلوا مرا  
جہنوں نے توبہ کی شریکے اور ایمان لائے یا توبہ کی پیہر کی لعنت چھپائے و اصلحو و یبقوا اور نیکی کی باصلح ایمان لائے



تباہ ہوئے کماؤں کو اور بیان کیا صفات نعمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جسارتے تھے فَاُولَٰئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ  
 پس یہ لوگ مکین سبب توبہ اور اصلاح کے پھر یا ہوں ہن طرف ان کے ساتھ رحمت کے وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور میں  
 ہوں قبول کرنے والا توبہ بندوں کی مہربان کہ جلدی نہیں کرتا ہی عذاب کرتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَانُوا مُّشْرِكِيْنَ  
 تحقیق بولگت کہ کافر ہوئے یہود سے بالکارت موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال کہ کافر  
 جس جھانے رہے اُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یہ لوگ وہ ہیں کہ اور ان کے لعنت خدا کی  
 اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی جلیں ہیں فَاِذَا لَاحِظُوْهُمُ الْحَرْبُ يُخَيِّدُوْهُمْ وَالْعِزَّ ابْ وَكَانَ يُنْظَرُ حَتّٰى يَمْسُوْا  
 سچ لعنت کے مایہ و فوج کے نہیں بلکہ کیا جاو لگا ان سے عذاب اور نہ وہ وحیل کے جاو ان کے یا نہوئے وہ منظور  
 اَنْظَرُوْهُمُ اللّٰهُ وَآٰلِهٖ وَرُسُلُوْهُمُ اَجْمَعِيْنَ اُولَٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ  
 کہ اصریح ذات اسمی کے اور واحد صیغہ صفات نے کشتی و لاہ صیغہ شبہ میں مہربان صیغہ  
 لقوت ارواح میں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَقِیْقًۢا لِّمَنْ یَّعْلَمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
 کے کہ تجھو ماہ صیغہ و اختلاف الیل والہما و اور انے جانے رائے اور ان کے درجہ اختلاف درازی اور  
 کو تباہی اور مفیدی و سیاری کے و اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ یَّجْرٰی فِی الْبَحْرِ مِمَّا یَنْفَعُ النَّاسَ و اُرْسِلْتُمْ فِی الْبَحْرِ  
 ح دریا کے ساتھ اس خبر کے جو نفع دیتی چلوں کو تجارت سے وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ لِّیَّ شَرِبُوْا  
 آسمان سے یا اسے آب باران فَاِیْحٰی بِہِ الْاَرْضُ بَعْدَ وَفَوَّحَتْ مِمَّا یَحْیٰیہِہُہَا مِمَّا یَحْیٰیہُہَا مِمَّا یَحْیٰیہُہَا مِمَّا یَحْیٰیہُہَا  
 پھر وہ گی کے وَبَشِّرْ فِیْہَا مَنِ مَّحَلْ دَابَّةٍ اَوْ رُكْحَةٍ دِیْنِے سے چ زمین کے ہر جانوروں سے ورنہ گرنے دوش و طہور اور  
 ان کے وَتَصْرِیْفِ الْیَمَاحِ اور پھر نے ہواؤں کے ہر طرف سے وَالتَّحْرِیْمِ الْمُسْحَرِ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور مابین  
 جو حکم کے ماندھے میں تابع امر الہی کے دریاں آسمان اور زمین کو کہ جدھر امر ہوا و جدھر جاوےن لَا یَنْتَ لِعٰوْمٍ یَّعْمَلُوْنَ  
 اللہ شانیاں میں واسطے ان لوگوں کے عقل رکھنے میں یعنی بہت کہ بیان کیا ہم نے لکھا ہے کمال میں ضایع حکمت  
 الہی سے اور بدیع قدرت نامتباہی سے واسطے اس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہوں نظر مابین طرف موجود کرنا ہی لفظ میں  
 کہتے تھے کہ میں سو ساٹھ بت ہیں ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہیں اور وہ سب ہمارے ایک ہر کا کام اور انہیں کہتے ہیں  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میرا ایک خدا ہی کہ کام عام عالم کا کرنا ہی اگر اس پر کچھ دلیل لاوےں تو ہم سچ جاہل کہتے  
 مذکورہ نازل ہوئی کہ کچھ نشانیاں ہیں اس قدرت الہی کی حدیث میں واردی کہوائے اور اس کی کہ یہاں بت رکھے اور  
 سچ کے فکر کرے لایات اسم ان کا ہی اَوْ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ مَا اَخْرَجَ مِنْہُمْ مَّقَدِّمٌ اور جب خبر مقدم ہوئی تحاق کی کام  
 پر تو لازم ماکہ کا اسم رکھے میں جسے وان من شیء لا براہیم و من الناس من یُتَخَدَّ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا اور  
 بعض لوگوں سے وہ جس کہ پڑتا ہی سوائے اللہ کے شریک نہیں بت عطف کے ہن حملہ کا اور پر حملہ والہم المر واحد کے ہی

در بیان من جمله معترضه ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہے یَجْعَلُہُمْ کَیۡفَ یَشاءُ محبت کرتے ہیں انہی جسی  
 محبت خدا کی وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِّہٖ پیہلا جملہ صفت انداز میں واقع جواہر بہ جملہ معترضہ بیان حال موثرین  
 میں لائے یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں زیادہ تر اور قوی تر میں محبت میں واسطے خدا کے اس واسطے کہ مشرک ہو کر  
 دیکھتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں اور تم میں اللہ کو نہیں دیکھتے اور دوست رکھتے ہیں اور امید دیدار پروردگار میں  
 عمر گزارتے ہیں دوسری محبت کفار کی فانی نفسانی ہے اور دوستی مومنوں کی باقی جاودانی اور حقیقت معنی  
 اس جملہ کی یہ ہیں کہ اول خدا نے انکو دوست رکھا کہ کچھ کہا پھر انھوں نے خدا کو دوست رکھا کہ بخود ہی یعنی دوستی  
 انہی خدا سے سبب دوستی خدا ان سے عبد اللہ الانضاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے بتاؤ یہاں کچھ نہ ہوتا  
 ہے کچھ دیکھو نہ سے ظاہر ہے کہ اللہ نے محبت ہوئے قادر ہے یہ اوس سے میل اموات اوس سے  
 دل بڑا ہے ترک کا پسے سبب ہی محبت مولانا وَذُوۡی الدِّیۡنِ عَلَیۡہِمْ اور کاشکے دیکھیں اور جانیں وہ لوگ  
 جو ظالم ہیں جسے ظلم کیا انھوں نے اپنے نفس میں ساتھ پڑے ترک کائے باری کا کہ واحد لا شریک ہے یا برابر کر نہیں  
 سکتے تھے کے پیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے واسطے تھی کے جواہر جواب تھی کا اور  
 باقی ہے ان جہت سے مضروب ہے اِذْ یُرَوۡنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہیں عذاب الہی کو دنیا میں پھر انہی  
 مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ فقر کے اور اسوقت میں متوقع امر او ان خبر دے ہوئے میں کہ اس کے کام نہ  
 اوس عذاب سے خلاص کرواویں اور اوس حسب توقع ان کی کے واقع نہیں ہو یا ان الفتوة لِلّٰہِ جَمِیۡعًا کہ یہ  
 قوت اور قدرت اور غلبہ واسطے اللہ کے سبب اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الْعَذَابِ اور یہ بھی جانیں کہ اللہ سخت عذاب  
 کرے یا اوس کے سبب ہر ائمہ جانیں ضرر اتحاد انداؤ کا اور ان میں انحراف جہات رب العباد کا اِذْ یُنَادِیۡ  
الَّذِیۡنَ اٰتٰہُمُ الْاٰیٰتِیۡنَ اَتَّبِعُوا اٰیٰتِیۡنِیۡ اور یاد رکھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ جب بنی اسرائیل وہ لوگ  
 تھے ان لوگوں سے جو سروی کرتے تھے سمجھ لیں کہ مشرک جن کے دنیا میں باج میں وہی ان سے قیامت کو نذر  
 ہوویں گے وَرَاۤءَ الْعَذَابِ اَۡلٰوۃٌ لِّمَنۡ یَّشَآءُ عذاب کو باج اور متبوع سبب وَنَقَطَ عَلَیۡہِمْ مِّنَ الدِّہۡنِ اور کٹ جائے  
 ان کے علمائے اور ربط کہ دنیا میں رکھتے ہیں عہد سے ایمان سے قربت سے لگا لگتے سے صحبت سے وفادار  
الَّذِیۡنَ اَتَّبَعُوۡا اور کہیں گے وہ لوگ جو سروی کرتے تھے یعنی باج جو بنی اسرائیل اپنے مشرکوں کی کو کھینکے تو کھینکے  
لَاۡنَ لَّکُمۡ لَنَاسِکَۃٌ کاشکے واسطے ہمارے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فَتَنۡبُوۡا عَنْہُمۡ لَّمَّا تَبَرَّوۡا عَنْہُمَا  
 بنی اسرائیل کہیں ہم ان سے وہاں جیسی بنی اسرائیل کی انھوں نے ہم سے یہاں کَذٰلِکَ یُتَنۡبِہُہُمُ اللّٰہُ اَعۡمَکَ لَہُمۡ اس طرح  
 یعنی مثل کھلانے عذاب کے کہ خرائے اعمال متخیر اور سزا پر کشش ضمام باطلہ ہوگا دکھاؤ لگاؤ اللہ عمل کئے جو  
 انھوں نے اپنے زعم میں نیک کئے ہیں جیسی حج اور عمرہ اور ضیافات اور شان سکون مبط کر کے تاکہ ہوں حسرات



کہتے ہیں معلوم کیجئے کہ تم جو ان آیت مائل سے جس سے مسئلہ صحت بنتے ایشاکا کہ اوپر ہمارے ہی  
 نکلتا ہے وہ یہ کیا آیت الذین آمنوا اکلو مما فی طیبنا ما رزقکم انھی لوگو کو امان لائے ہو کھاؤ یا کمنہ سے لینے حلال  
 اس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسی کا چر کے حصہ کے نکھاؤ و اشکروا لیلہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور شکر کرو  
 واسطے اللہ کہ حلال روزی دی تمہیں اگر ہو تم بصدق دل کی عبادت کرنوالے سمجھو لیجئے اس آیت سے دو چیزیں  
 میں خدا پرستوں کے کھانے میں رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ تو  
 حلال ہی شرع میں وہ طیب ہے اور جو حرام ہے وہ خبیث ہے پس حلال و طیب دونوں لفظ مترادف ہیں  
 کہ معنی ایک ہیں دونوں کی اور حلال لا طیباً طیب وہ ہے کہ کسب کا ساتھ معیت کے ہو جو سرور کو معنی طیب  
 طیب صفت کا شفع ہے حلال کی اور بعضے کہتے ہیں کہ طیب اخس ہے حلال سے پس حلال طیب وہ ہے  
 کہ کسب کا ساتھ معیت ہو جائے جو کچھ لو لکرنے لیا ہو یا اور منع جہ سے کسب ہوتا ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ حلال وہ ہے  
 کہ معنی شریعت قوی اور حلیت ان کے کے دن اور طیب وہ ہے کہ دن کے پاکیزہ گی ہو گواہی دے اور شکر ہو  
 چنانچہ حدیث شریف میں ہے دع ما یبیک الی ما لایر بیک جھوڑا اس خیر کو کہ شک میں ڈالے تجھے طرف  
 اس چیز کے کہ نہ شک میں ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہیں کہ حلال طیب وہ ہے کہ قدر  
 لابی ہو تو کہ فرمائے قیامت اس سے سوال نہوا رسی واسطے اگر اولیائے قدر ضرور گئے  
 اتقائی ہے اور نفس کو لذت اور خطا سے باز رکھا ہے کھانا اس قدر کھایا ہے کہ حیدر ادائے فرائض کی طاعت  
 ہو اور کثیر اتنا ہنا ہے کہ جس سے کثرت عورت ہوان کے احوال میں بہہ مطلع فقیر ہی سے خطوط و نمازیں  
 ہوا ہے کھانے کا اچھا سیدانہ کہ جسے برگ کہہ خورش کو کہا ہے خوش ٹوٹا سیدانہ اور ضروری ہے کہ معاش  
 لابی کی کتب حلال سے سید کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غریبی کے کفاروں سے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے  
 رفع احتیاج کرے بعد کے کسب تجارت ہے کہ جس چیز کی مسلمانوں کو احتیاج ہو وہ خرید کر لے ان کو پہنچا دے اور نفع کے  
 سے خود متمتع ہو بعد کے کسب زراعت ہے کہ واسطے کسب زراعت مسلمانوں کے محمولوں کے اور ان کے ضمن میں خود بار بار ہو  
 بعد کے کسب کتابت ہے کہ آیات قدسیہ اور اخبار نبویہ اور مسائل منیہ اور احکام نفعیہ لکھ کر عالم میں رواج دے  
 اور تجارت ان کی سے خود بہرہ یاب ہو بعد کے اور حرفتیں اور صنعتیں میں کہ شریعت میں حلال میں ان سے کسب  
 اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے سدا ہو وہ مال حرام ہے اور موجب وبال آخرت ہے اس سے پرہیز ضرور  
 ہے آیت گذشتہ میں ہی تعالیٰ نے امر تھا تھا سوال حلال کے فرمایا اب ان چیزوں کو اور شکر ادا کرنا ہے کہ جو حرام ہیں  
 ناحق تم علیکم البشہ سوال کے نہیں کرنا چاہئے کہ حرام کیا ہے اور تمہارے مردار اور وہ خنزیر کہ گوشت کھا حلال ہے  
 ان دو چیزیں کرنے پائے تم کہ مرنے والے والدہ اور بیوہ ہوا و ہم کھنجر اور گوشت سور کا اور تائب اہل ان کے کو یہ

سَمَاءُ اٰهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور جو جانور کچا ہو گیا جو بسمِ غیر خدا معلوم ہو کہ اگر لوگوں کو اس آیت کی معنی میں مضنون کے بہانے  
 کے شک پر تاجی سو ہم بیان اس کی تفصیل احقاق الحق میں سے کئی تفسیروں کی عبارت کے ترجمہ کے ساتھ  
 نقل کرتے ہیں تفسیر حلالین میں لکھا ہے مَا اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰی اَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ  
 کا نواب رضونہ عند اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ وقت بسمِ غیر خدا کا نام لیون وہ بھی حرام ہے اور اہل آل کے منکر ہونے  
 اور نام لکھنے کا کفار لوگ کچا کرتے وقت اپنے توں کا نام لیون کچا کرتے تھے اور چھری کھاتے تھے یہ  
 مازل ہوئی یعنی مردار خون خنجر کا گوشت اور وہ جانور جس کے کچا کرتے وقت غیر خدا کا یعنی کسی بت کا نام لیا جاو  
 یہ بت مانوں کو کھانا حرام ہے تفسیر حلی میں لکھا ہے مَا اَهْلُ بَدْوِ صَرَامِ کُرْدِ اَنُجْ وَاَزْوَارِ بَرْدِ بَانَ در وقت کچا  
 لغیر اللہ برائی غیر خدا تعالیٰ کا نام تیان یا یا بسمِ غیر ان بکشد تفسیر ضیاء و مہربان ہے ای دفع بر الصوت عند  
 ذبحہ للصنم انتہی یعنی کچا کرتے وقت بت کے نام سے آواز کریں اور اس طرح تفسیر کشف اور مدارک میں  
 لکھا ہے تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے مَا ذَكَرَ غَيْرَ اسْمِ اللَّهِ عِنْدَ ذَبْحِهِ لَيْسَ اللَّهُ كَيْفَ نَامُ كَيْفَ غَيْرَ كَيْفَ نَامُ  
 اس کے کچا کرتے وقت ذکر کیا جاوے تفسیر در المنثور میں لکھا ہے مَا اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ نَامُ كَيْفَ غَيْرَ كَيْفَ نَامُ  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے مَا اَهْلُ يَنْعِي مَا ذَبَحَ اور ابن جریج نے ابن عباس رضی  
 اللہ عنہما سے روایت کی ہے مَا اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰی اَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ  
 اور حاتم نے ابو حاتم سے روایت کی ہے يَقُولُ مَا ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمُ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی يَنْعِي مَا ذَبَحَ اور ابن جریج نے ابن عباس رضی  
 اللہ عنہما سے روایت کی ہے مَا اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰی اَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ  
 رفع الصوت وَتَكَوْنُ اَيْدِيْكَ جَوْالِطَةً يَمْضِيْنَ اَصْوَاتُكُمْ بِذِكْرِهَا وَقَالَ الْبَرَجِيُّ بْنُ اَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ عَلَيْهِ  
 انتہی یعنی جو جانور کہ بتوں کے نام سے کچا کیا جاوے اور اہل آل کی مضمی آواز لگا کر اور وہ کافر لوگ کچا کچا  
 کرتے تھے بتوں کے واسطے بت کا نام بکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور رفع بن اس نے غیر خدا کے کہا کہ اہل  
 بے لغیر اللہ یعنی وہ جانور کہ سپر غیر خدا کا نام ذکر کیا جاوے تفسیر احمد میں لکھا ہے قَوْلُهُ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ  
 معناه ذبح بسمِ غیر اللہ مثل اللات والعزى واسماء الانبياء وعنيد ذالک یعنی جو کچا کرتے وقت غیر  
 خدا کا نام لیا جاوے جب کہ بسمِ اللات والعزى باسم الميوس وغيره اور اس کی متن صورتیں ہیں پہلی یہ کہ غیر خدا کا نام  
 لیون کچا کیا یا یوں کہا کہ باسم اللہ و محمد رسول اللہ عطف کر کے بت کھانا اس کا حرام ہے دوسری یہ کہ کچا کرتے  
 وقت یوں کہا کہ باسم اللہ و محمد رسول اللہ بسمِ عطف کے تو کھانا اس کا حرام ہے اگر است سے تیسری یہ کہ کچا  
 کر نیلے اول غنیمت یا اولیا کا نام لیا یا دھیمہ کو گرائے اور باندھنے کے اول اس کے بعد تو وہ حلال الیہ ہے اور یوں  
 بھی تفسیر احمد میں صحیح لکھا ہے وَنَحْنُ عَلٰی اَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ وَنَحْنُ عَلٰی اَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالٰی وَالاَهْلُ اَرْضِ الصَّوْتِ



کہ نہ بد کو اسم جنس علیہا وقت الذبح و ان کا نہ پذیر و طہال یعنی یہاں سے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤں اولیا کو  
 نام سے تذکرہ کرتی تھی جس کا کہ سن یا سنن یا سنن رہم جس سو حلال طیب جس کیونکہ ذبح کے وقت اس پر کچھ  
 خدا کا نام نہیں لیا جاتا اگرچہ نام سے اس کو تذکرہ کرتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ خاص تذکرہ کے واسطے ثابت  
 جس اور عمر کے واسطے نہیں اس لئے ذبح اپنی اصل حلیت پر قائم رہا پھر جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا یعنی  
 بسم اللہ الہ اکبر کہہ کر ذبح کیا تو وہ مشک حلال جس اتنی اگر کسی نے ذبح کرتے وقت خدا کا نام نہ لیا  
 تو حنفی صاحب کے یہاں وہ ذبح ناجائز تھی اور شافعی صاحب کے یہاں حلال جس اور اگر کرم ہو اور ذبح کرتے  
 وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاثاق حلال ہے جانا چاہئے کہ تفسیر فتح الغفرین میں کسی حدیث الحاق کر دیا ہے اور یوں  
 لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منوب کیا ہو تو بسم اللہ الہ اکبر کہہ کر ذبح کرنے سے وہ حلال نہیں ہوتی  
 اور غیر کے نام کی تاثیر اس میں اتنی ہو گئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہیں  
 ہوتا سو یہ بات کسی نے ظاہر کیا ہے خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبدالغفر صاحب رحمہ اللہ صاحب رحمہ اللہ صاحب رحمہ اللہ  
 خلاف نہ لکھیں گے اور ان کے مرشد و استاد اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ صاحب رحمہ اللہ صاحب رحمہ اللہ  
 میں ما اھل کے معنی ماذبح لکھا ہے ذبح کرتے وقت جہانور رب کا نام لیون سو حرام جس  
 اور مردار کے جس پر بسم اللہ الہ اکبر کہہ کر ذبح کیا سو کیونکہ حرام ہوتا ہے یعنی نادان تو حضرت بنی خلیفہ  
 الصلوٰۃ والسلام کے مولدہ شریف کی نیاز حضرت پیران بھری نیاز اور ہر ایک شہداء اولیا کی نیاز فاتحہ کے  
 کھانے کو بھی حرام کہتے ہیں اور یہ آیت دلیل لاتے ہیں کہ غیر خدا کا نام لیا سو حرام جس واہ واہ  
 کیا عقل چاہتا کہتے ہیں اور پھر جاکر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہیں جن اضطراب پس ہو کوئی نے بس ہو  
 کسی کے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اس قدر کہ جانتا ہے اب اگر کھانا لگاؤ لگاؤ لگاؤ اور طعام حلال نہیں  
 مایا کسی مرض میں گرفتار ہو اور دوا سوان حیزون کے سوا کچھ یا حکمائے متدین اتفاق کر کے کہیں کہ اس مرض  
 کی ہی حیزون دوا میں حنا خضیق النفس کہ اگر اطفال کو لاقی ہو تا ہے اسے زبان بھری ہیں ذبح لیتے  
 میں علاج کشکان خون خرگوش جس بچہ باغ و کا عادی بیچ اس حالت کے کہ نہ حد سے کھنے والا ہو نہ کھانا  
 نوشنے کے یا ساتھ نہاوت کے امام سے یا ساتھ طلب معصیت کے یا ساتھ زیادہ کھانے کے لایق  
 اور نہ بیگانا مال کھانیو الا ہو یا نہ حصن نے والا ہو یا نہ شمشیر کھینچنے والا ہو امت محمدیہ پر یا تجاؤز کر نیوالا ہو حد  
 شرع سے فلا اثم علیہ تس نہیں گناہ اور اس کے کھانے میں ان حرام حیزون کے کہ مذکور ہوئی ہیں  
 امام شافعی رحمہ اللہ سے باغی باوشاہ کا اور عادی سے تعدی کر نیوالا اور رگدزون کے مراد لیتے ہیں ان  
 اللہ غفور رحیم تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے



گوشت کے اور شتر کے کہ مردار ہوں پاک ہیں کہ موت حلال نہیں کرنی بالوہن اور سواستہ کے اور جاور کے  
 جگا گوشت کھانا حرام ہے سوانوک کے اور ایک روایت میں بھی ساتھ گوشت کے ہمراہ ہی انکو اگر ذبح  
 کریں بخیر کھڑو گوشت اور دست انکا نزدیک امام عظیم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہے اور  
 ہی انتفاع اس سے مگر کھانا حرام نزدیک امام مالک کے مگر وہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک  
 ذبح سے حرام جاور پاک نہیں ہوتا اور دست آدمی کا واسطے زر کی حکم مالکی کا رکھا ہی کہہ کہ متحالی کریں  
 اور مال کے پاک ہیں اور جگا گوشت حلال ہی انکا نزدیک دست وغیرہ ذبح سے پاک ہو جاتا ہی  
 انتفاع اس سے روایت دوسری آدمی اور دم سے دم مفتوح مراد ہے جو وقت ذبح کے نکلتا ہی  
 ہو کسی حیوان کا ہو حرام ہی چنانچہ اور حکیمہ قرآن میں ہی اودما مسفوحا اور مالک کے بتفصیل شرح وقایہ  
 میں مذکور ہیں اور مدارک اور کثاف میں لکھا ہی کہ حلال ہیں دو سے اور دو دم دو سے تو مچھلی اور تیرہ ہی حلال دو دم  
 کلمے اور مختصر ہی چنانچہ حدیث میں ہی احدث لنا المیشان وولدان اما المیشان فالحلال والمجانا واولادها فالحلال  
 والطعام اور اس سے ہی ہمارے میں لکھا ہی ہے یہ راجع ہے جس سور کہتے ہیں حرام ہی مطلق نہیں جائز انتفاع  
 ساتھ کے سوائے بالون کے کے واسطے اس جماعت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہی ساتھ اس کے اور یہ  
 شریفین جو تھیں اس کے گوشت کی فرما ہی ہے تھوڑا کرنے کے واسطے کہ مقصود بالاکل ہی اور تھوڑا بالانفع  
 الہی یعنی وہ ضروری کاری جاو ساتھ نام غیر خدا کے وقت کے مطلق ہوتے نام پر ہو یا غیر ہون کے نام پر ہو ہی  
 جاور ذبح کرو ساتھ نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرنے وقت مشہور کرو تاکہ حلال ہو کھانا اس کا اور سمجھ لو کہ ذبح  
 اس چیز سے درست ہی اور ذبح کی کیا کیا شرطیں ہیں اور بذبح میں کیا کیا جائے چند مسائل غلامہ کر کے  
 لکھتا ہوں کہ فائدہ عام ہو مسئلہ شرط ہی ذبح مسلمان ہو غیر محمد مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اس  
 قدر رکھتا ہو کہ سمجھ جائے اور قادر ہو اور ذبح کے اگرچہ لگا اور یا غنیمت مسلمان درست ہی ذبح کیا ہی کا اگر  
 نام ہی کا وقت ذبح کے طے اور متولد نہ تھا ہی سے اور شتر کے سے حکم گناہی کا رکھا ہی اور وہ نہیں ہی  
 ذبح بہت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرد کا مسلمہ درست ہی ذبح کرنا اس چیز سے کہ کاٹے ساتھ شتر سے  
 اور خون ہووے جس چیز سے نکلا کی سی ہو یا تھوڑا ذبحی اور لگا ہو چنانچہ درمختار میں لکھا ہی ہے وائے  
 اور ناخن سے نزدیک آئینہ لٹکے کے جائز نہیں اور بقول امام عظیم جائز ہی مع الکراہیت اس وقت کہ بدن کے جڑوں  
 اور تیری رکھیں مسلمہ حکیمہ ذبح کی زکوۃ اختیار میں درمیان حلق اور لٹکے کے ہی لکھنا جاریہ خون کے کاٹنے سے حلال  
 ہوتا ہی ایک حلقہ دم کہ مری نفس ہی علی الصبح دوسری مری کہ مچھری طعام و شراب ہی تیرہ ہی نو  
 شہر لگن کہ مچھری خون ہیں اور اطراف کروں میں واقع ہیں لیکن امام شافعی رح اور امام احمد جنہل کے نزدیک گناہ

حلقوم اور مری کا شرط ہی اور دوشہر کو لکھا مسحت سحر اور نزدیک امام عظیم کے کاٹنا تین جہیز کا ان چاروں میں  
شرط ہی کہ اکثر کو حکم کل کا ہی اور نزدیک امام مالک کے کاٹنا چاروں کا چاہئے اور زکوٰۃ نہ طرز زمین زخم زدن یا  
چاہئے جن جگہ کہ فارہ تو کام بدن میں مسئلہ شرط ہی کہ وچ کر نیوالا اور وہ شخص کم معاون اسکا ہونے میں تسمیہ کے  
بل فاصلہ اور مدت تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہی شریعت خیر خیا پنجم بسم اللہ اللہ اکبر ہی اور البی ہی سبحان  
اور الحمد اللہ ہی بارادہ تسمیہ نہ بارادہ جواب عطیہ وغیرہ علی الاصح اور اگر بسم اللہ فتح الرسول کہا بغیر او عطف  
کے مکروہ ہی اور ساتھ واد کے حرام ہی اور البی ہی اللہم اعظم لی یا اللہم تقبل منی کہ کفر فتح کیا تو جائز نہیں سحر اور  
اگر قبل زچ سے یا بعد زچ سے اللہم تقبل منی یا اور الفاظ دعا تسمیہ کے اور وقت زچ کے تسمیہ کہ کفر زچ کرے جائز ہی  
اور مرد و فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہی یا اور امور مثل کھانے کے پینے کے جمین امر ہو جاوے اور حدیث  
ہی کہ دیکھنے والے دیر سمجھیں اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر میں ہی مسئلہ اگر گردن دو مکروں  
کی تلے اور برکھ کر ساتھ ایک تسمیہ کے زچ کرے جائز ہی اور اگر جدا جدا زچ کرے تو جدا جدا تسمیہ ہنسا دیکھا  
ہی مسئلہ تسمیہ ہی زچ میں بسم اللہ اللہ اکبر کہا بغیر او کے اور منہ زچ کا طرف قبلے کے کرنا اور چھری  
قبل زچ کے تیز کرنا اور مکروہ ہی بالعموم کے کرنا اور فحائے گردن سے زچ کرنا اور زیادہ چاروں کوں سے تسمیہ  
کا شمار سفید ہی کہ سحر استخوان گردن کے ہوتی ہی اور ہر تعذیب بل فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکثر  
کے قبل سر ہونے بذبح کے مسئلہ اگر زچ میں تسمیہ کرے بغیر ضرورت کے صحیح ہی اور اگر قصد ترک نیت  
کا ابتدا فعل میں کیا تسمیہ سے نیت اور تحریکی کرے تو صحیح نہیں اور مذبح حلال نہیں اور اگر تسمیہ محمد اکبر  
کیا حرام ہی نزدیک امام عظیم کے بخلاف امام شافعی کے اور اگر ناسیالیا بھول کے علان ہی نزدیک  
امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے بخلاف امام مالک کے رح مسئلہ بکری مریض اگر وقت زچ کے حیات اسکی معلوم  
ہو وے تو حلال ہی مطلقا اگر حرکت اور اخراج نہ لکھا ہو اور اگر حیات اسکی مدد نہ ہو وے تو باخراج  
خون اور حرکت حلال ہوتی ہی اور اگر خون اور حرکت بھی نہیں ہی تو دیکھا جائے اگر بعد زچ کے دہس یا پیچ  
کھلی ہی کھنا وے اور اگر نہ بکریں تو کھنا وے اور اگر نالو دیر میں تو کھنا وے اور اگر زخم کرے تو کھنا وے اور اگر  
بال پر مردہ میں تو حرام اور اگر قائم ہو گئے تو حلال اور اگر حیات کا وقت زچ کے ہی اگر چہ تھوڑی سی حیات  
مضی ہی تو حلال ہی مطلقا کھنا وے بہر حال فیہی حکم ہی کھا گھونٹے کا اور بوب زدہ کا اور اور سے  
گرے کا اور شاخ زدہ کا اور کھائے ہوئے درندوں کے کا اور کسی پر قوی ہی بدلیل قولہ تعالیٰ لا ما  
زکتم لکم لیس کا بیان آو لکنا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ قوسوں بیچ تیر کے نہ ہی کہ زانو باندھ کر کھڑا کرے  
اور گائے بکری کو پہلو پر زچ کرے باتفاق اور عکس کے مکروہ ہی نزدیک ایہ مثلث کے اور بقول امام مالک

حرام ہے اور بعض اصحاب اُن کے مکروہ کہتے ہیں نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ناقضہ نہ اویاست  
یا دیوانہ ہو کر مارتا ہو یا کنوے میں گر پڑے مثل گائے بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو میں اُس کے زخم کر کے  
کر دے گلا ہو یا اور جگہ ہو حلال ہے مگر گوشت خلاف امام محمد کا ہے سچ شہر کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر دوا  
جئے ناقضہ اندر ڈال کر اگر گلا پاؤ تو خیر نہیں تو جس عضو میں چارے کی زخم پہنچا و حلال ہے مسئلہ اگر چارہ پاہ کو ذبح کیا  
اور پچھلے سے مردہ نکلا اور خلقت اس کی تمام ہے حرام ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہے  
نزدیک صاحبین کے اور امام شافعی کے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زکوٰۃ الجنین زکوٰۃ امہ مسئلہ ایک شخص خلیفہ  
اپنی زندہ پاشی یا گائے بھی کہ قریب ہلاکت کے ہے اور وقت تنگ ہے اوپر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہیں پایا  
پس حلال ہوتی ہے ہاتھ جرحت پہنچانے کو نیچے ایک رویت کے یہ تمام مسائل در النہار میں مسئلہ  
اگر پیش یعنی بھیر یا بکریا سر کاٹ کے لے لیا اور زندہ ہی خون بڑھ جس موضع اُس کے سے کیا حلال ہو جاوے  
گی یہی مختار ہے اور اسی پر فتویٰ ہے جسے کہ خلاصہ میں لکھا ہے ان الذین یکتون ما انزلک اللہ من الکتاب  
تحقیق وہ لوگ علیا ہود سے جو چھپاتے ہیں واسطے اندر ثبوت کے جو آثار ہیں اللہ نے کتاب تورات سے  
اور احکام اُس کے سے ویسٹرون بہ ثننا قلیلا اور رسول اللہ میں بڑا ہے یعنی چھپانے کے مول تصور اولئک  
ما یاکلون فی بطونہم الا النار یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں سچ بیٹھوں کے مگر اگے یعنی یہہ رثوت نہیں کھاتے  
اگے کھاتے ہیں یا یہہ مراد ہے قیامت کو اگے کھاتے ہیں جسے اب دنیا میں رثوت کھاتے ہیں یا کیا  
ہے اس سے کہ اندر انکی اگے حسی باہر میں ہے اور ذکر شکم تاکید ہے سچ کھانے کے اور محاورہ میں  
کھانا غیر تناول میں بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ فلانہ شخص فلانے کا مال کھایا وقت تلف کر کے  
ایسے ہی یہاں بھی ہو سکتا ہے کہ اگے کھاتے ہیں یعنی سامان دوزخ میں جلتے کا کرتے ہیں ولا ینکلمکم  
اللہ یوم القیامۃ ولا ینکلمکم اور نہ بولیں اُن سے اللہ دن قیامت کے ایسا سخن کہ جس میں نفع رحمت الکو ہو اور نہ  
پاک کر لیا انکو خباثت اعمال سے یعنی گناہ انکی اگے سے جلا کر انکو پاک کر دے یہہ ہو گا وکلکم عند الیمہ  
اور واسطے اُن کے ہے عذاب دردینے والا اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی وہ لوگ ہیں کہ جنھوں  
ازروی جہالت کے مول لیا ہودیت کو کہ عین گمراہی ہے بدلے ایمان کے اور معرفت کے دنیا میں والعذاب  
بالعقرۃ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرت میں فما اصبرہم علی النار پس کتنا صبر کرتے ہیں وہ اُن کو کس کے پاس  
چیز نے شکیب کیا انکو اور پستش دوزخ کے کہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے ذالک یہہ عذاب الکو بان اللہ شہید  
الکتاب بالحق اس واسطے ہے کہ اللہ نے آثار ہیں کتاب تورات کو ساتھ حق کے اور انھوں نے حکم  
اُس کا چھپایا ہے اور نعمت کو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہے یا کتاب سے مراد قرآن





شریف ہے کہ اتار بھی اُس کو اللہ نے اور یہ متابع اُس کی نہیں کرتے **وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ**  
**لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدَةٍ** اور تحقیق جنہوں نے کہ اختلاف کیا صحیح کتاب تورات کے یا قرآن کے البتہ صحیح خلاف  
کے دور میں وفاق سے یا صحیح ضلالت کے دور میں ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہیں تو سب کتابیں  
منزلہ و خلاف اُن کے ہیں کہ بعضوں پر ایمان لائے ہیں اور ساتھ بعضوں کے کافر ہوئے ہیں پس یہ اہل  
اختلاف صحیح ضلالت کے ہیں دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم سچ شفاق کے  
اور ضلال کے نہیں ہیں بلکہ ایمان رکھتے ہیں ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہیں اور یہی نیکی تمام ہے حق تعالیٰ نے اُن کے  
جو امین یہ آیت نازل کی اور معلوم کیجے کہ چودھویں آیت مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ایمان مفصل کا  
اور احکام اسلام کا نکلتا ہے وہ یہ ہے **لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَوَلَّوْا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ** نہیں نیکی یہ کہ  
بھیر و تم مویوں اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے بیٹے فقط نماز میں غلبہ پھر اطراف مشرق کے مانند  
نصاری کے اور طرف مغرب کے مانند ہوں دیکھے یہ نہیں ہے ایسی نیکی کہ سب نیکیوں کو چھوڑ دیا کر کسی  
اقتدار کروا لکے **لَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ** لیکن بھلائی اُس کو جس کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے یا گمان  
اور یحساں سمجھ کر نہ مانند ہوں اور نصاری کے کہ عجز پر اور عیسیٰ کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہیں اور ایمان  
لایا ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہے یہ تعرض ہوں اور ترس کو ہی کہ بہت  
مخصوص اپنے واسطے سمجھتے ہیں **وَالْمَلَائِكَةُ** اور ایمان لایا ساتھ فرشتوں کے اور دوت رکھا انکو اور یہ  
برانا کہ مخلوق الہی ہیں گناہوں سے معصوم ہیں مرد ہیں نہ عورت ہیں نہ مانند ہوں دے کہ جبرئیل علیہ السلام دشمنی  
رکھتے ہیں اور نہ مثل اس فرقہ کے کہ فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے ہیں **وَالنَّبِيُّ** اور ایمان لایا ساتھ کتاب کے  
کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی جس حق ہے نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہیں اور  
بعضے پر نہیں اور وہ چار کتابیں ہیں تورات حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر اور فرقان  
حضرت خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور سو صحیفے میں پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس  
پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہیں اور ایک روایت میں بیس حضرت ابراہیم پر  
ائے ہیں نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقہ ابو الیث نے **وَالنَّبِيُّ** اور ایمان لائے ساتھ سب  
پیغمبروں کے نہ مانند ہوں دے کہ ایمان لاتے ہیں اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاری کے کہ ایمان لاتے ہیں اوپر عیسیٰ کے  
فقط اور تحقیق روایت اسی ہے صحیح حدیث کے بیان عدد ان کے میں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ایک  
روایت ہے دو لاکھ چوبیس ہزار کی چنانچہ شرح عثمان بن لکھا ہے اور اولی یہ ہے کہ ایمان لائے میں  
فصر کر کے اوپر اعداد ان کے کے بلکہ ایمان لائے میں کہ جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ حکام

کے حق میں اور رسول انہیں تنہا تیرہ ہیں علی ماوردیہ الاحادیث چنانچہ تفسیر احمد میں لکھا ہے اور لفظ نبی کا  
یہاں ذکر فرمایا نہ رسول کا واسطے کہ نبی عام ہے رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف الیحا  
بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہے کہ صاحب کتاب اور شریعت ہو اور نبی کو لازم نہیں  
ہے یہ ہونا پس نبی لانا ذکر ایمان یجمع میں اولیٰ بلکہ ضرورت تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہے  
اس سے اشارہ طرف اس بات کے بھی نکلتا ہے کہ نبی کلمہ مرد تھے عورت کو نبی نہیں ہوئی چنانچہ  
بعض کہتے ہیں کہ چار عورتیں بھی نبی ہوئیں میں نبی جوابی ساڑہ ام موسیٰ ام عیسیٰ اور اگر جمع باعتبار تغلیب  
کہنے تو استدلال کس پر نہیں ہو سکتا اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہ بھی آئی ہے قرآن شریف میں چنانچہ قصہ  
ردیاء یوسف میں ہے کہ کہا ان سے انی دینا احد عشر کوبک والشمس والقمر واسمہم لی ساجدین کہ  
شمس ہونٹ سماعی ہے اور داخل ہے جہین میں حال آنکہ یہ جمع مذکر سالم ہے اور اگر یہاں تاویل کہے  
کہ کوکب بھائی یوسف کے ہیں اور شمس اور قمر والدین میں بابا پاپ اور خالہ تو بھی ہی ہے مگر اور آیت سے  
نکلتا ہے انبیاء کے سب مرد ہی تھے وہ آیت ہی ہے وما دسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم  
اگرچہ سیاق کلام سے یہ ظاہر ہے کہ نبی کوئی ملک نہیں ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہے یہ بھی کہ  
کوئی عورت اس منصب مردانہ پر نہیں پیدا ہوئی یہ ایمان مفصل ہے کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو  
واسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا پیر ایمان لانا اور مقدم کیا ملائکہ کو کتابوں پر واسطے کہ وہ لائو لے میں وحی کے  
اور کتابوں کو مقدم کیا اور نبی کے واسطے کہ ان کے اوپر ازتر ہے میں تمام ہر تیب ذکر فرمایا اور ایمان تحمل  
استقرار کافی ہے کہ آمنت بالشد وجمع باجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والیٰ لک علی العجۃ اور دیا مال اور دوستی  
اللہ کے یا اور دوستی مال کے یعنی باوجودیکہ مال دوست ہے قطع دوستی کا کر کے براہ خدا صرف کیا ذوی القربی  
والیتامی والمساکین قربت والو کنوا یرتبون کو کہ بن باب کے خورد سال ہوں اور محتاجو کچھ کہ سوال نہ  
کریں والین السبیل اور مسافر و نوکو کہ جن کے پاس خرچ نہ ہو یا سہا نو کنوا والسائلین والیٰ لرقاب اور فقرو نو جو مول  
کریں اور پھرنے میں غلاموں کے یعنی غلام نو ندیان مول لے لے چھڑا یا مکاتب کو روپیے دکر آزاد  
کر دے یعنی کوئی کسی غلام ہو اور میان اس کا کہے کہ تو قدر روپیہ مجھے کما دے پھر آزاد ہے یہ شخص  
اس قدر مبلغ اُسے دیکر پھر اُسے وقام الصلوۃ والیٰ الزکوۃ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے ف  
ہونا جائز نہ رکھے اور دے زکوۃ مقرر کو کہ بیان اس کا فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے پہلے جو اتنی المال گذرا ہے وہ دینا مال کا  
بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہ بطریق زکوۃ ہے والموفون بعهدهم اذا عاہدوا اور پورا کرنا سوا عہد  
اپنے کے جب عہد کریں خدا سے یا بندوں سے والصبرین فی البساء والضیٰق والحر والیٰ البأس اور صبر کرنے والے

یح فقر فاقے کے اور رنج بیماری کے اور وقت لرائی کے کافروں سے اور صابرین منصوب ہی بتقدیر و اختص  
 من اصل البر الصابرین اور سب کو نصب علی المہج کہتے ہیں یعنی مہج کرتا ہو نہیں اور مخصوص کرتا ہو نہیں سب  
 بطلائی والو نہیں سے صبر کر نیوالوں کو بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے  
 اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت حرب کفار کے اور قرات و الصابرون  
 بھی آئی ہے اور المؤمنین یوں بھی آئی ہے نصب علی المہج چنانچہ کثاف میں مذکور ہے اولئک الذین  
صدقوا وہ گروہ موصوف ہیں ساتھ ان صفوں کے جنھوں نے سچ بولایا وفا سے عہد کیا یا اتباع حق کیا  
و اولئک ہم المتقون اور وہ لوگ وہی ہیں پر ہیزگار سب ناشائستگیوں سے لکھا ہے کہ کجالات انسانی بہت  
 ہیں لیکن مختصر میں ان تین چیزوں میں ایک صحت اعتقاد دوسری حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس سب سمجھ  
 لیجئے کہ صحت اعتقاد میں ایمان بوحثیت خدا اور برسات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو چیزیں کہ جن پر ایمان لانا  
 فرض ہے سب کیسے اور حسن معاشرت میں سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کرنا اور با  
 دوست سے اور تمام اہل اسلام سے سب اکیا اور تہذیب نفس میں اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ اور وفا سے  
 عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب اکیا پس جو صفات حسنہ ہیں وہ سب اس آیت شریفہ میں مندرج ہیں اور بہت جامع  
 کجالات انسانی ہے ابی شہرہ سے روایت ہے کہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے من عمل بهذا الا یتہ فقد  
 استكمل الایمان پس جس نے اس آیت پر عمل کیا اس نے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان میں باتیں ہیں وہ  
 سب اس میں ہیں معلوم کیجئے کہ نیندرھوں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا کھلتا  
 ہے وہ یہ ہے یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتل ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہے اور تمھارا  
 برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی میں بیچ مارے گیونکہ وہ قتل عہد ہو سبب ترول اس آیت کا یہ ہے کہ قبل اسلام  
 جو درمیان قبیلوں کے لرائی ہوتی تھی جو قبیلہ عالی نسب ہوتا تھا وہ قبیلہ اذل سے عوض غلام کے مینان  
 اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی اور  
 کشف ولے نے اور صاحب بحر موج نے لکھا ہے کہ درمیان دو قبائل عرب سے دعوے خون کا تھا  
 ایک نے اوپر دوسرے کے غلبہ کیا تھا اور سو گن دکھائی تھی کہ بدلے غلام کے خر تمھارا اور  
 بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کریں گے ہم پس محکمہ پیغمبر من حاضر ہوئے اور قصہ اپنا  
 بیان کیا یہہ آیت ان کی حق میں نازل ہوئی کہ قتل میں قصاص چاہئے یعنی برابری اور مساوات الحد بالحد  
العبد بالعبد آزاد اس لئے کہ وہ آزاد کے اور غلام اس لئے کہ غلام کے والانثی بالانثی اور عورت ساتھ عورت  
 عجز بن محمد الغیر اور حسن بصری اور عطاء اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم تمسک اس آیت پر کر کے بائز نہیں کہتے کہ قتل کیا

جاوے خریدے غلام کے اور مرد بے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور شافعی کا ہے نزدیک  
سعد بن المسیب کے اور شعبی کے اور شعبی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منوع ہے  
ساتھ ساتھ ان النفس بالنفس کے اور قصاص ثابت ہے درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انہی کے اور شک  
الکاح حدیث شریف میں ہے المسلمون تنکحوا ماؤھم اور یہی مذہب امام عطاء اور اصحاب ان کے کا ہے  
رحمہم اللہ عسی من عقیقہ کہ لیس فیہ شیء پس جو شخص نکاح کیا واسطے اس کے کہ قاتل ہے خون مجاہدی کے  
سے کہ مقتول ہے کچھ لیسے بعضے وارثوں نے بخشا یا تھوڑا سا خون تھا قصاص سا قسط ہو گیا فاقبلاً بالمعروف  
پس اور قاتل کے ہی بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرح کے یعنی خوشی اور عنت بیچ ویت دینے کے کاذا  
الیمہ یا حسن اور او اگر ناپاوت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرح جلدی خوش روئی سے  
نہ دیر میں بد خوئی سے ذالک تحقیقاً من ذلکم ورحمۃ بہم شما قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا اسانی  
ہی پروردگار تمھارے سے اور ہر بانی خدا کی طرف سے شہل ام میں اور تحصیل نفع میں فقی اعندنا بعد  
ذالک قلہ عند ابی الیمہ پس جو کوئی زیادتی کرے مجھے عفو کے لئے بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار دے  
یا جو قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے کہ ایک کو مار دیت دیکر دوسرے کو مارے پس  
اس کے آخر میں عذاب ہی درودینے والا و لکم فی القصاص حیوة یا اولی الاکلب لعلکم تتقون اور واسطے  
تمھارے پیچہ برابر کی زندگی ہی اسی عقل والوں کو کہ تم جو قتل سے ناحق کے لئے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کر  
اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اس کی جان بچے اور بہ قصاص سے امن ہو اس سبب قصاص سبب زندگانی ہے  
سمجھ لے کہ حق تعالیٰ نے مسئلہ قصاص کا بہت آسان ذکر فرمایا ہے چنانچہ سورہ مائدہ اور سورہ بنی اسرائیل  
میں آیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ لیکن یہ آیت گذشتہ جامع ہے واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیانیت  
علی العباد وغیرہم کے معلوم کیے کہ آیت سوطوں آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہے وہی  
یہ ہے کتباً علیکم و لکم لیا گیا ہے اور تمھارے لئے فرض کیا گیا ہے اذ احصیتم احدکم الموت حب  
ناضر ہو ایک کو تم سے موت یعنی سبب اور علامات موت کی مرض وغیرہ سے ان شرک حیرا اگر  
چھوڑ جاوے مال بہت استفادہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسی کے ہاتھ کے لائق ہوں الوصیۃ للوالدین  
والاقریبان بالمعروف وصیت کرنا واسطے باپ کے اور قرابت والوں کے ساتھ انصاف کے حقاً علی المتقین  
لکھی گئی یہ وصیت لکھنا کہ ساتھ حق کے اور راستی کے واسطے پرستگاروں کے ایام جاہلیت میں بابا کو اور قریبا  
کو وصیت رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھ ریا کے حق تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا اور فرض کیا  
دیت واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھ آیت موارثت کے منوع ہو گیا جسے میراث میں

مقرر ہو گئے اب وصیت کرنا اولیٰ ہے فرض نہیں کہ درویشوں کے واسطے کرے لیکن مال کے تیرے حصے میں  
 ہے زیادہ نہیں فَمَنْ بَدَلَ لَهُ مَالًا فَمَا سَجَعَهُ فِیْ سَوَءٍ فَاُولَٰئِكَ سَجَعُوا لِنَفْسِهِمْ پس جو کوئی بدلے لے لے اس امر وصیت کو یا قول وصیت کرنا لے لے  
 صحیح ہے کہ کتابی ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا بَدَلْتُم مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا سَجَعْتُمْ فَاُولَٰئِكَ سَجَعُوا لِنَفْسِهِمْ اس کے نہیں ہے کہ گناہ شدہ مال ہو اور ان  
 کو لے لے کہ بدلے لے لے من وصیت کرنا اولیٰ اس گناہ سے بری الذمہ ہے إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ جو تحقیق اللہ نے  
 والا ہے کمال موصی کا اور بدلے لے لے والوں کا اور جانے والا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا بَدَلْتُم مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا سَجَعْتُمْ فَاُولَٰئِكَ سَجَعُوا لِنَفْسِهِمْ  
 پس جو کوئی خوف کرے خوف کی معنی یہاں علی کی بن لینے جانے اور یا پورے وصیت کرنا لے لے سے کہے  
 یعنی میل طعن وارثوں کے ضرر کے قصداً یا غیر قصد أَوْ أَثَمًا یا گناہ عمدہ اساتذہ وصیت کے زیادہ تہائی سے  
 فاضلے بیکہ نام پس صلح کر دے درمیان وصیت لے لے کے اور وارثوں کے ساتھ ثلث مال کے کہ موافق  
 شریعت ہے اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہو اسے موقوف کرے یا حالت حیات میں وصیت کرنا لے لے  
 کسی نے دیکھا کہ بہ مخالف شرع کے وصیت کرنا ہے سمجھا اور درمیان وصیت کرنا لے لے اور وصیت  
 لے لے کے صلح کرنا لے لے فَلَا تَمُوتُوا عَلَيْهِ پس نہیں گناہ اور وبال ویرا کے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ تحقیق  
 اللہ بخشنے والا ہے کمال وصیت کرنا لے لے کا زیادہ ثلث سے وصیت میں ضرر و زیہ کا کر کے عاصی ہووے  
 اور مہربان ہے اور اصلاح کرنا لے لے کے کہ زیادہ ثلث سے وصیت میں ضرر و زیہ کا کر کے عاصی ہووے اور مہربان  
 ہے اور اصلاح کرنا لے لے کہ قدر نام شروع کو وصف شروع و عین لاوبے معلوم کئے تر عین آیت آیات  
 مسائل سے جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور میان صوم مرض اور صوم فراز صوم شیخ فاضل لکھتا ہے وہ ہے  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہے اور فرض کیا گیا ہے اور تمھارے روزہ  
 رکھنا لکھا گیا ہے عَلَى الَّذِينَ تَمَنَّوْا مِنْ قَبْلِكُمْ جب لکھا گیا تھا اور فرض کیا گیا تھا اور ان لوگوں کے جو اگے تم  
 تھے یعنی بہ عبادت شائق فقط تمھیں پر نہیں ہے بلکہ جمیع امم البتہ پر فرضیت اسکی تھی خانیچہ زمانہ آدم سے  
 اس دم تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جس پر روزہ فرض نہ ہو آدم علیہ السلام پر روزے ایام ہض کے فرض تھے اور قوم  
 موسیٰ علیہ السلام پر روزہ روز عاشورہ کا اس طرح سب امتوں پر روزے مقرر تھے پس تقدیر پر یہ ہے اصل روزہ  
 میں ہے نہ عدد میں اور اگر کہئے کہ علی الذین من قبلکم سے نصاریٰ مراد ہیں کہ ان پر یہ روزے ماہ رمضان کے  
 فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو انھوں نے نہایت حرارت سے سخت لے لے اور دیکھ کے  
 مینے کو بدل کر لیا جاڑوں میں چھوٹے دن دیکھ کر رکھنے لگے اور دس روز اول اور دس خراختہ دس روز میں  
 ملا کر چار دس روزے اس کے حیر میں رکھنے اختیار کئے پس تقدیر پر یہ ہے اصل میں اور عدد میں ہے روایت  
 ہے کہ نماز اسلام میں شریعت بتوین روزہ عاشورہ کے کا فرض تھا پھر اسکی فرضیت منسوخ ہو کر روزہ



لیا لی آیام میں کے فرض ہوئے یعنی تیرہوں جو دھوین بندھوں تیار بیچ کے پھر وہ منہج ہو کر روزے کا مہینہ  
 فرض ہوئے لکن کہ تفتون تو کہ تم پر بیگاری کرو لینے جو معاصی تھے اور ساتھ شروع چیزوں کے عمل کو صبح  
 روزہ کے ایام معدودہ دن گئے ہووے کہ روزے کا مہینہ رمضان کے مہینے میں روز اور بعض کہتے ہیں  
 کہ آیام معدودات سے مراد روزہ عاشور کے کا اور تین روزے آیام میں کہ ہر مہینے میں تین مہینے میں  
 اللہ علیہ السلام فرض تھے پھر منہج ہو گئے فرضیت رمضان سے اور ابتدا اسلام میں عشا کی نماز سے دو سہ  
 رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب کے نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا  
 سونے تک جب آیت کلو واشربوا حتی یبین لکم الخط الابيض من الخط الاسود نزل ہوئی تو وہ حکم کو منہج  
 ہو گیا اور حد روزہ کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے  
 تا خروج وقت عشا میں ہوا اور روزہ عبادت شاقہ ہے کہ باز رہنا ہے آدمی کا کافات طبع سے اور پو  
 شش اور بہت طبیعت پر دشوار تھا اسی واسطے حق تعالیٰ نے تسبیہ کھلے لوگوں سے دینی اور شکر میں معاملہ  
 ڈالا کہ شکر کی مشرکہ آسان ہوتی ہے طبع پر کم گران ہوتی ہے کہ عربی کی مثل ہے البلیۃ اذا عمت طابت  
 اور فارسی میں کہتے ہیں مرگ انبوه جشی دار و اور اسی واسطے آیام معدودات فرمایا کہ عرب و امم معدودات  
 قلت سے کرتے ہیں تو طبیعت رحمت قلت سے آسان ہو اور اس واسطے سفر میں اور مرض میں حضرت  
 افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو جن کا ان منکم مقرر بیضا و علی اسفر حیدۃ من انہم آخر یس جو کوئی ہو تم سے کہ  
 مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے سارا لیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے یا مرض اسکا روزہ رکھنے سے ریا  
 ہوتا ہے یا ویر سفر کے ہو پس گتہ ہی اور دنوں سے لینے اول دنوں افطار کرے پھر قضا اسکی اور دنوں میں رکھ لے  
 سوال مرضی او علی سفر کو مرضی اور سفر کا وجہ کیا ہے جواب استعمال علی کا اور استعمال کے آتا حوازی دلالت  
 کرتا ہے اور اس کے کہ سفر اختیار ہے یا اختیار حاصل ہوتا ہے بخلاف مرض کے کہ بہ اضطراری ہے اختیار  
 نہیں اس واسطے قرآن اسلام بزوی نے کہا ہے کہ سفر اور مختارہ سے ہی اختیار حاصل ہوتا ہے اگر مقرر عدا  
 رمضان میں سفر اختیار کرے کفار ت لازم آئیگی اس واسطے جو چہر اختیار بندہ حاصل ہو مطلق کفارہ کہ حق  
 شرع ہے نہیں ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر مادی ہے طرف سے حق تعالیٰ کے حادث ہوتا ہے مطلق کفارہ  
 کا کہ حق شرع ہے ہو کہتا ہے اور نزدیک امام عظم کے ہر سفر موجب رحمت کا ہے اور نزدیک امام  
 شافعی کے سفر معصیت ہے سفر یعنی اور قطاع الطریق کا موجب رحمت کا نہیں ہے اور مرض مطلق جیسے  
 روایت میں سب رحمت ہے اور بعضے میں وہ مرض کہ روزہ جس میں زیان کرے سب رحمت ہے  
 اور میں روزہ کچھ خلل نہ کرے اس میں رحمت نہیں اور نزدیک امام شافعی کے مرض کو اگر خوف ہلاکت کا

یا تلف عضو کا ہو تو رخصت افطار کی ہے والا نہیں و علی الذین یطعمونہ فذلہ طعام عینہن اور اور ان  
لوگوں کے کہ کچھ عذر افطار کا نہیں ہے طاقت رکھتے ہیں روزہ رکھنے کی اور چاہیں کہ ترکین پس بدلا ہے  
کھانا ایک فقیر کا یعنی ایک روزے کے عوض فدیہ ایک دن کی خوراک کسی درویش کو دینا پس جتنے  
روزے کھاوے اتنے روزوں کی خوراک درویشوں کو دینا باندازہ ہر روز نصف صاع کہوں اور  
ایک صاع جو اور خرمہ وغیرہ بقول امام اعظم صبح اور وزن صاع کا چار سیر و ہمانی کہ ہر سیر چالیس سے بھر کا  
بہ حکم ابتداء اب سلام میں تھا بعد اس کے منوح ہو گیا آیت اعلیٰ سے کہ فن شہد منکم الشہر فلیصمہ حق انصوب  
نے کہا ہے کہ یہاں لا مضمر بھی یعنی لا یطعمونہ وہ لوگ جو طاقت روزہ رکھنے کی نہیں رکھتے جسے شہر  
کہہ دیا طاقت ہو وہ فدیہ دے یاں تغیر حکم اس آیت کا منوح نہیں یعنی فقط خیراً و خیراً کہ  
جو کوئی زیادہ کرے بطوع اور رغبت کہ زیادہ مقدار فدیہ دے یا ایک کس سے زیادہ کو کھلاو  
یا جمع کرے درمیان صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہے واسطے اسکے اجر زیادہ ہے و ان تصوموا خیر  
لکم و اور یہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہے واسطے تمہارے فدیہ دینے سے ان کنتم تعلمون اگر ہو تم جانتے  
فضلت روزے کی معلوم کیے کہ تھا جوں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فریضہ صوم کا اور سان  
قضا صوم میں اور مسافر کا لکھا ہے وہ یہ ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن یہ روزہ رکھے جو کہے  
ہم نے مہینہ رمضان کی ہے وہ مہینہ جو آثار الگیا ہے بیچ اسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور  
اس جگہ سے آیت سورۃ سعیدت بوفیق مصالح نجدگان نازل ہوا سمجھ لیجئے کہ قرآن ابتداء خیر  
سے تا آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پیش برس ہوتے ہیں نازل ہوا ہے معینہ پر دنیا میں لیکن ابتداء  
نزول رمضان سے ہوا ہے اس اعتبار سے شخصیں رمضان کی کسی یا مرد نزول سے لوح محفوظ پر ہے کہ کل رمضان  
میں اتر چکیا پیچھے مذکور ہوا ہے بحر مواجین لکھا ہے کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی میں اترے ہیں تحف  
ابراہیم اول میں یا شب ششم میں اور تورات دوازدہم میں انجیل سیردہم میں زبور ہر دہم میں قرآن چہار دہم  
میں اور قرآن شریف کے سوائے قرآن کے چالیس نام اور ہیں کہ عن قرآن میں مذکور ہیں از الجملہ کتاب ہے  
ذلک الکتاب لا یدب فیہ کہ آغاز بقدرہ میں مطوری اور وجہ اس شہید کی طاہر ہے اور قرآن ہے کہ آیت  
بتبارک الذی نزل الفرقان میں مذکور ہے اور وجہ اس شہید کی دو ہیں اول یہ کہ فرقان تفسر کہ ماہی درمیان  
حق اور باطل کے دوسری یہ ہے کہ سچ نزول کے متفرق آیا ہے تیس برس میں آغاز سے باختم نہی ہے  
اور مذکورہ اور ذکری اور ذکر ہے کہ آیت و ان لندکۃ للشیقہ اور آیت و اذکوفان الذکوی تنفع المؤمنین میں اور آیت  
و ان لندکر لک و لتومک میں وارد ہے اور معنی مذکورہ کے اور ذکر کے اور ذکر کے یاد دلونا ہے یعنی قرآن احکام

الہی کو یاد دلواتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذکر بمعنی شرف اور فخر ہے اور تشریف ہے کہ آیت وانزلنا  
 سرب العالمین میں واقع ہے اور اس آیت میں کہ آیت نزلنا احسن الحدیث میں آیا ہے اور اس میں  
 یعنی نازل اور نصیحت کہ آیت یا ایہا الناس قد جاء تکم موعظہ منکم میں موجود ہے اور حکم ہے اور حکم  
 اور حکم ہے اور حکم ہے کہ آیت کذلک انزلنا حکما عربیا میں اور آیت حکمنا بالغنا تغنی الذین  
 اور بیش و القرآن الحکیم میں اور کتاب احکمت ایانہ میں مذکور ہے اور شفا ہے اور رحمت ہے کہ آیت  
 ونزل من القرآن ما هو شفاء ورحم للمؤمنین میں آئے ہیں اور ہدی ہے اور ہادی ہے کہ آیت ہدنا  
 للیقین میں اور انھیں انھیں بالیقی میں واقع ہے اور صراط مستقیم ہے کہ آیت وان هذا صراطی مستقیم  
 میں ہے اور جبل اللہ ہے کہ آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً میں آیا ہے یعنی قرآن اس خدا ہے کہ  
 کہ بام بلند سے لگاؤں تاکہ جو چاہے مائتہ میں نکر کر چڑھے جاوے اور ترقی حاصل کرے اور نعمت ہے کہ  
 واما بنعمہ ربک فحدث میں مذکور ہے کہ لغت کو ساتھ قرآن کے تفسیر فرمایا ہے اور مقصود ہے کہ آیت  
 وان هذا هو الفصیح الحق میں واراد اس واسطے کہ جو کوئی کہ مضہ بیان کرے یا غلبا لغو اور باطل کی اس میں پیش  
 ہوتی ہے سو اس کلام کے کہ سوا حق کے اس میں اور کچھ نہیں ہے یاں ہے اور بتیان ہے اور بتیان ہے کہ آیت  
 هذا بیان للناس میں ہے اور آیت وتبیان وکل شیء میں ہے اور قرآن میں ہے یاں ہے اور بصائر  
 یعنی جہتہاے روشن کہ آیت وهذا بصائر من ربکم میں واقع ہے اور فضل ہے کہ آیت انزلنا فضل  
 میں ہے اور نجوم ہے کہ آیت فلا اقم بمواقع النجوم میں ہے اور مشافی ہے اس واسطے کہ قرآن میں مقصود  
 انجاء اور وعدہ اور وعدہ کا ذکر فرمایا ہے کہ آیت مثانی نقشہ من جلود الذین یخشون ربہم میں مذکور ہے اور  
 ہے اس واسطے کہ ہر آیت کی نشانہ ہے دوسری آیت سے فصاحت میں بلاغت میں اعجاز میں لطف اسلوب  
 میں اور برہان ہے کہ آیت قد جاءکم برہان من ربکم میں ہے اور شہر ہے اور نذیر ہے کہ آیت قرانا عربیا  
 لقوم یعلمون بپشاور نذیرا میں ہے اور قیم ہے کہ اول سورہ کہف کے وارو ہے اور ہمیں ہے کہ وسط سورہ  
 مائدہ میں آیت مصداقاً لما بین ید ید من الکتاب و ہم یعلمون انہا آیت وانبعوا النور بالذی  
 انزل معہ سے روشن ہے اور حق الیقین ہے کہ آیت یا ایہا الناس قد جاءکم النور من ربکم میں ہے  
 اور آیت وانہی الیقین میں ہے اور عزیز ہے کہ آیت وانہ لکتاب عزیز میں ہے اور کریم ہے کہ آیت القرآن  
 کریم میں ہے اور عظیم ہے کہ آیت ولقد آتیناکم سبعاً من المثا و القرآن العظیم میں ہے اور مبارک ہے کہ آیت  
 کتبنا انزلناہ البک مبارک میں ہے اور روح ہے کہ آیت وکذلک اوحینا الیک روحاً من امرنا میں واقع ہے  
 اس واسطے کہ سب حیات ارواح ہے چنانچہ روح سب حیات ابدان ہے پس قرآن ہمارے روح ہوا اور تخصیص

روزے کی اس مہینہ میں کرنے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ اشارہ فرمایا حتیٰ لثانی یعنی کہ قرآن جو خدا کے باطن  
اور قوت ارواح میں پھیلے ہوئے ہے ان روزوں کے اشارے سے اس کا کروہی لکھتے ہیں وینت میں  
الحدیٰ والقرآن ہیچ اس حالت کے کہ قرآن راہ دکھانے والا ہے واسطے لوگوں کے اور دلائل روشن ہے  
حلال حرام سے اور حدود و احکام اور تمام شرائع و احکام سے اور جدائی کرنا والا ہے درمیان حق اور باطل کے  
مَنْ تَشْهَدُ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ لَنْ يَكُونَ عَلَى حَاضِرٍ يَوْمَئِذٍ مِنْ سِوَايَ مَكْفُوفٍ مَعْنَى كَوْنِهِ يَوْمَئِذٍ  
دلائل اس مہینے کا جس سے کہ روزہ رکھنے سے سمجھ لے جماع ہے اور پرانے کے روزے ماہ رمضان کے فرض عین میں  
اور سب مسلمانوں کے اور تحقیق روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور مستحق ہیں ایماہ ربیعہ کہ فرض عین  
ہیں اور میرے ہاں بالغ عاقل پاک مقام کے کہ قادر ہو اور پر روزے کے اور مستحق ہیں کہ حرام ہے روزہ رکھنا اور روزہ کا قصہ  
اور تفقہاء کے اور اتفاق ہے کہ قضا لازم ہے اور ان کے اور مستحق ہیں اور پرانے کے کہ مباح اور خستہ ہیں  
حاملہ کو اور زن شیر دہندہ کو روزے کی افطار کی آفتاب کی خوف ہو ان کو اپنے جانکا یا ولد کا اور روزہ اگر رکھیں پورے  
ہے اور اگر افطار کریں بعد نیت کرنے کے تو قضا اور کفارت لازم ہے عوض ہر روز کے اور قبول راجح اما شافعی  
اور اسی پر مائل ہیں امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہیں اور ان کے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں ایک  
ان میں وجوب کی ہے اور شیر دہندہ کے نہ حاملہ کے دوسری عدم وجوب کی ہے اور بقول ابن عمر اور ابن  
عباس وجوب کفارت ہے نہ قضا اور مستحق ہیں اور پرانے کے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہے رویت ہلال  
رمضان کے سے یا ساتھ کمال شعبان کے کہ تیس روز ہیں اور مختلف ہیں اور پرانے کے کہ جب ابریا سیر کی ہو اس ماہ میں  
یقیناً رات کو شعبان کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہیں روزہ رکھنا اور  
امام احمد سے دو روایتیں ہیں مختار ان کی اور اصحاب ان کے کی یہ ہے کہ لازم ہے نیت روزے کی اگر نازد  
حکم از روئے حقیقت اور اگر آسمان روشن اور صاف ہے پس حکم رویت ہلال پر ہے کہ ساتھ شاہد جمع کثیر کے  
واقع ہو نزدیک امام اعظم کے اور اگر میں ایک شاہد عدل کافی ہے زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالک  
دو شاہد عادل جابن اور امام شافعی کے دو قول ہیں اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ظاہر تر یہ ہے کہ قبول کیا  
چاہئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال میں ایک شخص کا قول منظور مقبول نہیں ہے اگرچہ عادل ہو اتفاق  
اور بقول ابو یوسف مقبول ہے جب ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایک شخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے  
اگرچہ قول اس کا مقبول نہیں اور ان کے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا کیلئے ایک شخص نے تو روزہ افطار کرے  
وہ مخفی اور ان سے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ بھی افطار کرے کہ قول اس کا قبول نہیں اور صحیح نہیں ہے روزہ  
شک کا نزدیک ایماہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد ہوا بیت شہورہ اگر آسمان روشن ہے تو روزہ مکروہ حائل اگر

ایزناک ہے تو واجب ہے اور اگر کسی نے چاند کیچا دیکھا تو وہ چاند شب آئندہ کا ہے نہ گذشتہ کا نزدیک آئندہ  
 ثلثہ کے برابر ہے کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہے تو ہلال شب گذشتہ کا ہے  
 یعنی حکم عید کا اس دن شریعت ہے اور بعد از زوال میں دو روایتیں ہیں اور متفق ہیں اس کے کہ جب دیکھا ہوا ہو  
 بیچ ایک شہر کے گناہہ اس کا راس تحقیق واجب ہو اور روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعض اصحاب امام شافعی کے لئے تصحیح  
 کی ہے کہ حکم روزے کا ہلال بلکہ قریب پر ہے نہ بعد پر اور بعد معتبر کیا ہے بنا برتجیح امام حرمین اور امام غزالی اور  
 امام رافعی کے مقدار اس مسافت کہ جس میں قصر درست ہے اور بنا برتجیح امام نووی نے ساتھ اختیار  
 مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد درگھتے ہیں اور متفق ہیں اس کے کہ اعتبار ساتھ معرفت حساب منازل  
 کے نہیں ہے مگر کچھ ابن شریح کہ ثلثہ شافعیہ سے ہیں اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص نماز تہجد میں اس کی  
 معتبر ہے اور متفق ہیں اس پر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست نہیں ہے نیت اور بقول امام قسطلانی  
 کہ اصحاب امام اعظم سے ہیں روزہ رمضان محتاج نیت کے نہیں ہیں اور یہی روایت کی ہے عطا سے اور مختلف  
 ہیں تعین نیت میں اس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد بتکباری نہیں ہے تعین نیت  
 سے اور بقول امام اعظم تعین نیت واجب نہیں بلکہ اگر نیت کئی مطلق روزے کی یا روزہ نفل کی جائز ہوا مختلف  
 ہیں وقت نیت میں اس بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد وقت نیت روزہ رمضان میں غروب آفتاب  
 طلوع فجر تک ہے کہ صحیح صادق ہے اور بقول امام اعظم نیت جائز ہے شب سے پس اگر شب کو نکی تو زوال وقت  
 تک درست ہے لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول آئمہ کا ہے وقت نیت صوم مذکور میں  
 اور نزدیک آئمہ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہے ہر ایک کو واسطے روزہ کے فردا فردا اور کہا ہے کہ کفایت کرتی  
 ہے نیت واحد اول شب اس طرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھو لگا اور درست ہے نیت  
 نفل روزے کی پیش از زوال نزدیک آئمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہے نہیں درست جیسی روزہ واجب کی اور اسی  
 قول کو اختیار کیا ہے امام قسطلانی نے اور اجماع ہے اور اس کے کہ صائم نے دران حالیکہ جنب تھا روزہ درست  
 ہے کا اور مستحب ہے کہ غسل کرے قبل صحیح صادق کے اور بقول ابو ہریرہ اور سالم بن عبد اللہ باطل ہے روزہ نہ  
 اس کا لیکن اس کا کرے اور روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن اگر تاخیر کرے غسل میں بغیر غرض تو روزہ کا باطل ہے  
 اور بقول امام حنفی اگر روزہ فرض ہے تو قضا لازم ہے اور متفق ہیں اس پر اس کے کہ دروغ کہنا اور عیبت کرنا اور سب  
 چینی کرنا روز میں مکروہ تحریمی ہے اور ایسا ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہے حکما اور امام اور اعمی سے ہے کہ روزہ  
 ان چیزوں سے باطل ہوتا ہے اور متفق ہیں اس پر اس کے کہ اگر کسی نے کہا یا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہو گیا یا  
 صحیح صادق طلوع نہیں ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان غلطی پر تھا پس اس کے قضا واجب ہے اس روزہ کی اور اگر کسی نے



حق کی قصد اس بقول امام مالک اور شافعی روزہ اس کتابہ ہو اور بقول امام عظیم تباہ نہیں ہوا مگر پیری دہن ہو اور امام  
 سے دور روایتیں ہیں مشہور ترائن سے عدم افطار ہی موجب حد سے گذر جاوے اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہ  
 ہی کہ روزہ تباہ نہیں ہوتا مگر جب قحی آب سے لاوے اور اگر قحی آبی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہیں ہوتا باجماع  
 اور جن سے روایت ہے کہ تباہ ہوتا ہی اور اگر باقی داتو میں رہ گئی کچھ حطرعام سے اور آب دہن کے ساتھ شکم  
 میں علی ایسی روزہ تباہ نہیں ہوتا اگر آپ سے نہیں لکھی اور اگر آپ لکھ لے روزہ باطل ہو گیا ایک جماعت کے  
 نزدیک اور بقول امام عظیم باطل نہیں ہوا اور اندازہ کیا ہے بعض اصحاب امام عظیم نے لغز خود کے اور حنظل کرنا  
 روزہ نہیں ہوتا امام مالک اور اسی کے قائل ہیں دار وادھر کچھ کھانا سوراخ کا نہیں یا مسجد زد کر میں منقطع خریط  
 امام شافعی کے اور اسی ہی ناک میں اور متفق ہیں اوپر کے کہ جماعت کرنا روزہ چھ خاتم کو منقطع صوم نہیں  
 مگر نزدیک امام احمد کے بقول کئے جماعت تباہ کرتی ہے روزے کو حاکم کے اور مجموعہ کے اور اگر کسی نے کھانا  
 طلوع صبح صادق میں بیک شک کے بیضر طہر ہوا روزہ باطل ہے باتفاق اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہے قصداً  
 لازم نہیں اوپر کے اور نقل کی ہے امام مالک کے قصداً لازم ہے صوم فرضیہ میں اور مکر وہ نہیں روزہ دار کو نہ  
 لگانا نزدیک امام عظیم اور شافعی کے اور بقول امام مالک اور احمد مکر وہ ہے بلکہ اگر یا مکر نہ سے کا حلق میں روزہ  
 تباہ ہو گیا نزدیک ان دونوں اماموں کے اور ابن لیلی اور ابن بکر سے ہے کہ نہ تباہ کرنے والا روزہ  
 کا ہے اجماع ہے اوپر کے کہ اگر کسی نے وطنی کیا حالت صوم رمضان میں قصد بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ کا  
 باطل ہو کفارت ہری سپر لازم ہے اور باقی روزہ اساک کرے اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہے اگر نہ ماوے  
 ہی دوری دو مہینے روزے رکھے اگر بہ بھی نہ ہو کے ساتھ آدمیوں مکیوں کو کھانا کھلاوے اور بقول  
 امام مالک کفارت دینے والے کو خاری اور طعام دینا ان کے نزدیک بہتر ہے اور بہ کفارت زوج پر  
 بنابر صحیح روایات مذہب شافعی اور احمد کے اور بقول امام عظیم اور مالک دونوں کفارت واجب ہے اس اگر  
 دور روزہ کی ایک ماہ رمضان میں لازم ہو میں نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے دو کفارتیں اور بقول امام  
 عظیم اگر کفارت وطنی قول کی نہیں دینی تھی تو ایک کفارت لازم ہے اور اگر کروز میں دوبار وطنی کیا وہ نہیں  
 کفارت دوسرا وسطے وطنی دوسرے اور بقول امام احمد اگر اول کی کفارت دی تھی تو دوسرے کی کفارت دوسری  
 چاہئے اور اجماع ہے اوپر کے کہ لازم نہیں کفارت سوا رمضان کے روزوں کے اور متفق ہیں اوپر کے کہ اس  
 زن پر کہ وطنی کی جاوے مکر وہ اور نہ مجنونہ پر کفارت مگر قصداً کہ معصوم اسکا تباہ ہوا ہے مگر بقول امام شافعی قضایا  
 لازم نہیں ہے اور لزوم کفارت میں دونوں کے امام احمد سے ایک روایت ہے اور اگر فجر طلوع ہو ہی اور حال  
 یہ جماعت میں مشغول تھا پس بقول امام عظیم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہے روزہ اور کفارت لازم نہیں ہے اور

اگر باقی رہا و طی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر مشغول  
 جماع میں کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولیٰ میں نہ قضا نہ کفارت اور صورت آخری  
 میں قضا اور کفارت دونوں ہیں اور بقول امام احمد دونوں صورتوں میں قضا لازم ہے مطلقاً نہ کفارت ترک  
 جماع کرے یا نہ کرے اگر صحیح صادق طلوع ہوئی اور اس کے منہ میں لقمہ تھا اسی وقت پھینک دیا پس یا جماع کرتا  
 تھا اسی وقت موقوف کیا درست ہے روزہ اسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے نزدیک تباہ ہوتا ہے اور  
 بوسیلہ نازن کا حالت صوم میں حرام ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اس شخص کو کہ شہوت اسکی  
 حرکت میں آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہے ہر حال اور امام احمد سے دور و امین میں اور اگر بوسلہ یا  
 مذی آلت سے باہر آئی روزہ اسکا تباہ ہو گیا نزدیک آئمہ ثلاثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھ  
 شہوت کے نظر کرے اور انزال ہو گیا تو روزہ تباہ نہیں نزدیک آئمہ ثلاثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہو گیا اور  
 متفق ہیں اوپر اس کے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا قضا یا حج اس حالت کے کہ صحیح ہے مقیم ہے بے عذر ماہ رمضان میں  
 دن کے وجہ ہے اوپر اس کے قضا اور مختلف ہیں بیچ و وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک  
 اوپر اس کے کفارت ہے اور بقول راجح دو قولوں امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہیں ہے اور  
 متفق ہیں اوپر اس کے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا کھولے سے روزہ اسکا تباہ نہیں ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اسکا فاسد  
 ہوتا ہے اور قضا لازم اور متفق ہیں اوپر اس کے کہ قضا رکھے اور اگر دو کھاوے تو دو دن کے علی القیاس تھتے  
 کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روز کے عوض دس رکھے اور بقول سیبہ ایک ماہ تمام کے روزہ  
 رکھے اور بقول تھنی کے ہر روز سے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا ہر ایک  
 روزہ کی بجائے لاس کیگا اگرچہ صائم التہر ہو اور اگر روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہے جیسے کھانا پینا بجا  
 فراموشی کی حالت میں نزدیک امام اعظم اور شافعی کے باطل نہیں ہوتا اور بقول مالک باطل ہوتا ہے اور بقول امام  
 احمد باطل ہوتا ہے جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور وجہ ہے جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے  
 اور اگر تمام روزہ سو یا درست ہے روزہ مگر نزدیک امام اصغر می کے کہ ایامہ شافعیہ سے بین قائل بطلان کے ہیں اور  
 اگر کسی کا روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر کی قضا میں جائز نہیں اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار ہو  
 اور قضا اسکی لازم ہے کہ ایک روزہ رکھے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہے اور بقول امام اعظم  
 جائز ہے تاخیر اور کفارت لازم نہیں اختیار کیا ہے سیکو مرنے اور اگر کوئی مر جاوے پہلے قادر ہونے  
 قضا سے روزہ کے سے تو گناہ نہیں ہے باتفاق عوض اور طاؤس اور قادیان کہتے ہیں کہ وجہ ہے طعام ایک  
 مسکین کا عوض ہر روز کے اور اگر بعد قدرت کے دے تو عوض ہر روز کے ایک رطل مسکین کو طعام و نزدیک

امام اعظم کے اور امام مالک کے نزدیک ولی پر وجہ نہیں کہ طعام دے مگر جب وجہ کر مرے اور امام شافعی کے  
 دو قول ہیں ایک تو مثل قول امام اعظم و سہرا قول قدیم مختار متفق ہے یہ ہے کہ ولی اس کے طرف سے روزہ رکھ لے  
 اور ولی اس حالت میں جو قریب ہے وہ ہے اور بقول امام احمد کے اگر روزہ نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر  
 رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہے کہ جسے روزے رمضان کے رکھے تو اپنے دس دن کے روزہ شوال کے  
 اور چھ یا تعاقب رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہیں اور اتفاق ہے روز میں ایام میں کہ مستحب ہیں  
 تیرھویں چودھویں پندرھویں ہر ماہ کے اور اختلاف ہے کہ بہترین اعمال بعد از ایض روزہ ہیں پس بقول امام  
 اعظم اور امام مالک اعظم ہے پھر جہاد ہے اور بقول شافعی نماز و اقل ہے اور بقول احمد جہاد ہے اور جو کوئی  
 کہ شروع کرے نماز بغیر با صوم نفل مستحب ہے تمام کرنا اسکا اور اگر قطع کرے تو قضا لازم نہیں اور بقول امام اعظم  
 اور امام مالک تمام وجہ ہے اور بقول امام محمد اگر کسی کے کہنے سے روزہ نفل توڑ دے تو قضا لازم ہے اور مکروہ  
 نہیں روزہ رکھنا جمعہ کے دن کا بطریق دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام محمد  
 اور امام ابو یوسف مکروہ ہے تعین کرنا روزے کا دن جمعہ کے اور مکروہ نہیں ہے مگر اک کرنا صائم کو نزدیک آئمہ  
 ثلاثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہے بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے  
 عدم کراہت ہے ومن كان مريضاً او على سفر فعليه ان يتركه من ايام اخره او جو کوئی ہو بیمار یا اور سفر کے اور اخطا  
 کرے پس اوپر اس کے ہے قضا ان روزوں کی اتنے ہی گن کر اور دنوں سے تخیر مقدم کہ آیت اولیٰ این مذکور ہے حکم اس  
 آیت کے سے منسوخ ہے اختلاف الائمہ میں لکھا ہے متفق ہیں اوپر کے کہ مسافر اور بیمار آیت کہ امید صحت  
 نہیں رکھنا مباح ہے اسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھیں درست ہے اور اگر ضرر ہو تو مکروہ ہے اور بقول اہل ظواہر  
 درست نہیں روزہ رکھنا غیر میں اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہے مطلقاً اور جس نے کہ نیت کی شب کو اور  
 صبح کو مسافر ہوا درست نہیں ہے اسکو افطار کرنا نزدیک آئمہ ثلاثہ کے اور بقول امام احمد جہاد ہے افطار اور اسکو اختیار  
 کیا ہے مرنے نے اور جب مسافر مقیم ہو یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہو یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ  
 پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو اساک باقی دیکھا کریں لازم ہے انیس نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے  
 اور بقول امام مالک اساک مستحب ہے اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہے اور اگر اسلام لایا ہے مرد و  
 ہے اس پر قضا ان روزوں کی کہ قدرت اور قوت ہوئی ہے حالت ازدواج میں نزدیک آئمہ ثلاثہ کے اور بقول  
 امام اعظم قضا ان روزوں کی لازم نہیں ہے اور متفق ہیں کہ کودک طاقت روزے کی نہیں رکھتا ہے اور  
 مجنون مطلق غیر مخاطب میں ساتھ صوم کے لیکن امر کیا جاوے کہ اس کے ساتویں سال میں اور بارہویں اوپر ترک روزہ  
 دیوں پر اس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہیں ہے روزہ کودک کا اور اگر ہو تو سیار ہو مجنون مطلق واجب

نہیں ہے اس پر قصا مافات نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہے اور امام احمد سے  
 دو روایتیں ہیں اور وہ بیمار کہ امید صحت کی نہیں رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ امید قوت کی نہیں رکھتا اور پر روز کی نہیں  
 اس پر روزہ بلکہ واجب ہے فیدہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہے مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک  
 امام اعظم کے فیدہ دیکھو ہر روز کے کا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرمہ اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل  
 ہے اور رطل چارم حصہ صاع کا ہے اور صاع پیمانے کو کہتے ہیں اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہے لازم نہ فیدہ  
 اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ خرمے سے یا جو سے اور ایک رطل  
 گیہوں سے يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ تمہارے آسانو بخا اور نہیں ارادہ کرتا  
 ساتھ تمہارے سختی کا اس واسطے کہ أَفْرَأَوَ مَرِيضٌ كَوَافِلًا رُحِصَتْ فرمائی کہ لَتَكُونَنَّ الْعِدَّةُ وَلَتَكُونَنَّ اللَّهُ عَلَى مَا هُمْ  
 اور چاہتا ہے تو کہ پورا کرو گئی تو کہ بقدر مرض اور سفر انکار کیا ہے یعنی جتنے روزے کھائے ہیں اگر کھ لو تو براہی رو  
 اس کی اوپر اس کے کہ راہ دکھائی گئی ساتھ روزے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کثیر سے مراد اللہ اگر کہنا ہے عبد فطر  
 کی راتیں چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَتَكُونَنَّ الشُّكْرُ اور تو کہ تم شکر کرو اور پر نعمت  
 تیسرے یا ایجاب ثواب رو کر پیراں بات پر کہ اس نے کمال فضل سے جزا روزے کی اپنا دیدار کیا کہ فرمایا الصوم  
 وانا اجزي به روزہ خاص واسطے میرے ہے اور میں جزا دیا گیا ہوں ساتھ اس کے وَاوَالِيَ میرے والی واہ وا  
 روزہ دار و ملو عجیب شہودہ دیا نہ تو ہو انکا تو پھر کیا رہ گیا نہ دونوں عالم ان کے ہیں ای کبریا نہ اور وہ دو جب کو کرے  
 لیکے کیا نہ انکا جو مقصود تھا سول گیا نہ سمجھ لیجے کہ روزہ شریعت میں عبارت ہے اساک سے کھانے کے پینے  
 کے جماع کے کہ بہہ خواہش بشیرہ ظاہر ہیں اور اس پر بہہ ثواب مرتب ہے وہی کہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھو  
 کر کہ جاہ اور علو اور کبر اور غرور اور تکبر وغیرہم ہیں اس کی طرف متوجہ ہوا اور بند کرے نفس کو ان سب آرزوں  
 سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہے امید ہے کہ وعدہ فردا امر و جلوہ آرا ہو نظم اگر بہان وہ دکھاوے  
 جمال کیا ہے دور نہ جمال جس سے عبارت ہے جو وہ دل کا حضور نہ حضور وہ جس سے کہتے ہیں شہود دل نہ شہود  
 وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل نہ الہی رافت عاصی کو بھی عنایت کر نہ یہی شہود و حضور اب روح پیغمبر دعا کو ان  
 کے میری کہ قبول ای مولی نہ ہے تو مجیب دعائے عالی و ادنی نہ قریب ہم سے ہے تو تجھ سے کچھ نہیں  
 دور نہ کہ سنتے ہی کہے قول قبول سے سرور نہ معلوم کیجے کہ انیسویں آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ  
 اجابت دعا کا نکلتا ہے وہ یہ ہے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ اور جب کریں سوال تجھ کو ای محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے تجھ سے یعنی صفت میری سے یا معاملے میرے سے کہ ان کے ساتھ  
 وقت دعا کے ہے پس تحقیق میں نزدیک ہوں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح

اللہ تعالیٰ کو ہم بلاوین اور بعضے کہتے ہیں کہ لیکنا عربی نے ہف ار کیا کہ یانی اللہ خدا ہم سے نزدیک رہی کہ  
 آواز آہستہ بلایون ہم یاد ورج کہ آواز بلند سے پکارین ہم یہ آیت نازل ہوئی کہ میں بندوں اپنے سے نزدیک  
 ہوں جس طرح سے کہنے آواز کریں میں سنتا ہوں مجھے کچھ چھپا نہیں جس کلام لکنا اُجبت دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا  
 جواب دیتا ہوں پکارنے کو پکارنے والے کے جب پکارتا ہے مجھے کہ اور حاجت اس کی رو کر تا ہوں میں جلدی یا  
 دیر میں جس میں صحت اور حکمت دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَيُخِشِعُوا اِلَيَّ لَعَلَّكُمْ يَرْشُدُونَ  
 پس چاہئے بندے میرے کو کہ قبول کریں حکم میرے کو اور چاہئے کہ ایمان لاوین ساتھ میرے کہ تمہاری حاجت کے  
 ہوں تاکہ وہ بھلائی پاوین بعضے کہتے ہیں کہ مراد ان بندوں سے اور پکارتے والوں کے روزہ دار ہیں کہ دعا انکی  
 قریب با حاجت ہے پہلی آیت میں مذکور ہے وَتُكْرَمُونَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اب حکم راتوں کا روزے کے بیان فرمایا اور مومن کہ اس  
 قول کا یہم جس کہ ابتداء اسلام میں شام سے نماز عشاء تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ  
 بواسطہ غلبہ شہوت صبر نہ کر کے وقت منع مرکب ہوئے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا  
 یہ کیت نازل ہوئی معلوم کیجئے کہ بیسیوں آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ مد صوم کا اور حرمت وطی کا  
 صحیح عکاف کے لکھا ہے وہ یہہم جس اجل لکم لیلۃ الضیاء والزفت الی سناء کم حلال کی گئی واسطے تمہارے  
 رات روزے کے رعبت ساتھ بیسیوں اپنی کے یعنی جماع اور مباشرت ہن لباس لکم و انتم  
 لباس لکم وہ پروہے میں واسطے تمہارے اور تم پر دے ہو واسطے ان کے لباس کنایت ہے کمال  
 اتصال سے چنانچہ لباس بد کو چھپاتا ہے عِلْمُ اللّٰهِ اَنْتُمْ لَكُمْ مَسْتَحَانُونَ اَنْفُسُکُمْ جانا اللہ نے ازل میں یہہم کہ  
 تھے تم خیانت کرنے جانوں اپنی کو اور تم رو رکھا اوپر اپنے ساتھ مباشرت کے غیر وقتین قتائب  
 علیکم پس رجوع کی اللہ نے ساتھ رحمت کے اور رخصت دی افطار کی روزہ کی راتوں میں وَعَقَابَكُمْ  
 اور معاف کی جس تم سے خیانت فالان باشرؤھن پس اب ملا کہ وہ جو راتوں اپنی سے روزے کی راتوں میں  
 وَاَبْعَثُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اَوْ رُدُّوْهُمْ حَتّٰمٌ کَیْفَہُمْ لَکُمَا اللّٰہ نے واسطے تمہارے لوح محفوظ میں اولاد و بھیجے  
 کہ عرض اصلی مباشرت سے طلب بقاے نسل جس نہ مجر و شہوت کشاف میں لکھا ہے وَاَبْعَثُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ  
 اَوْ رُدُّوْهُمْ حَتّٰمٌ کَیْفَہُمْ لَکُمَا اللّٰہ نے واسطے تمہارے لوح محفوظ میں اولاد و بھیجے  
 اور پیو روزوں کی راتوں میں یہاں تک کہ روشن ہو واسطے تمہارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روزے  
 جس ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہے صحیحین میں وارد ہے کہ بعضے صحابہ رض تا گا سفید اور  
 سیاہ باندھ کر افطار میں مشغول رہتے تھے یہاں تک کہ سفیدی و سیاہی میں فرق ظاہر نہ ہوتا وہیکہ نازل  
 ہو اَمِنْ الْفَجْرِ فَبَرِّسَ مَعْلُومٌ کَیْفَہُمْ لَکُمَا اللّٰہ نے واسطے تمہارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روزے  
 اور پیو روزوں کی راتوں میں یہاں تک کہ سفیدی و سیاہی میں فرق ظاہر نہ ہوتا وہیکہ نازل  
 ہو اَمِنْ الْفَجْرِ فَبَرِّسَ مَعْلُومٌ کَیْفَہُمْ لَکُمَا اللّٰہ نے واسطے تمہارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روزے



کرو روزوں کو رات تک کثاف میں لکھا ہے کہ فی صوم رمضان وعلى جواز تلخيص الغسل الى الفجر وعلى  
 نفي صوم الوصال یعنی سچ اسکے دلیل ہیں اور جو از نیت کے ساتھ دن کے صوم رمضان میں اور  
 اور جو از ناخبر غفل کے تحت تک اور اور نفی صوم وصال کے ولا تبأسوا منهن وانتم عاكفون فی المسجد اوتی  
 مباشرت کرو ان سے حالانکہ تم اعتکاف کرنے والے ہو سچ سجدوں کے امام مالک "لذرت مختلف پر حرم جا  
 ہیں محققوں کے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جائز ہے اور اور ذیابی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ  
 اعتکاف جس فعل اور خطا و ارج اور مراعات وقت ہی جب یہ شرط بجالاوے تو جس حکم کے ہو تو ثواب  
 اعتکاف یا نیگا نقل ہے کہ ایک شخص نے گھر میں اگر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہ نہ مار ٹریوں  
 خادم نے کہا جادل بنا سوئی اللہ سے پاک کر پھر جہاں جائے نماز پڑھے سمجھ لیجئے کہ متفق ہیں ائمہ کہ اعتکاف  
 مشروع ہے اور مستحب ہر وقت میں اور دس روز رمضان کے میں بہتر اور فضیل ہے واسطی طلب شد قدر کے  
 اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان میں اعتکاف بیٹھتے تھے ایسا ترک ہوا تھا سو قضا کیا اس سے  
 وجوب نکلتا ہے دوم فعل حضرت کا ثابت ہے اور درست نہیں اعتکاف مگر مسجد میں اور نزدیک ایام  
 مالک اور شافعی کے مسجد جامع بہتر ہے اور بقول امام اعظم درست نہیں اعتکاف مرد کا مگر اس مسجد میں کہ جماعی  
 نماز ہو اور بقول امام محمد درست نہیں اعتکاف مگر اس مسجد میں کہ جمعہ ہو یا ہو اور درست نہیں اعتکاف عورت کا  
 اس مسجد میں کہ گھر میں نبالی ہے نماز کے واسطے بنا بر روایت جدیدہ اصح مذہب شافعی کے اور یہی مذہب امام  
 مالک اور امام احمد کا ہے اور بقول امام اعظم اعتکاف زن کا سچ مسجد گھر کے کے بہتر ہے اور یہی روایت قدام  
 مذہب امام شافعی سے ہے بلکہ مکروہ ہے غیر اس مسجد سے جب اذان دے خاوند اس کا تو اسی گھر کی مسجد میں  
 اعتکاف بیٹھے پھر جو وہ کہے کہ تو اعتکاف تمام کر اور کھل بیٹو امام اعظم اور امام مالک کے قول پر درست نہیں  
 ہے اس کو منع کرنا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے اور متفق ہیں ائمہ کہ اعتکاف درست نہیں  
 ہوتا مگر بہ نیت اعتکاف اور اس میں اختلاف ہے کہ بغیر روزے کے بھی اعتکاف درست ہوتا ہے یا نہیں قول  
 ائمہ ثلاثہ درست نہیں ہوتا یاں روزے کے اور بقول امام شافعی کے بغیر روزے کے بھی درست ہے اور اگر کسی نے  
 نذر کیا اور اسے ایک مہینے معین لازم ہے فی درجی سارا مہینہ اعتکاف بیٹھے پس اگر درمیان میں حبل  
 ہو گیا ایک روز یا زیادہ اور اس کے قضا ان دنوں کی لازم ہے مگر روایت امام احمد سے ہے کہ پھر ترے سے چھٹا  
 بیٹھے اور اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینے کا مطلق اخیرین جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت میں  
 امام احمد کے کہ فی درجی کرے یا جہاں اچھا پس روزہ تمام کرے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے فی حق لازم ہے  
 اور امام احمد سے دورو ایسا میں اور متفق ہیں ائمہ ویرا کے کہ کسی نے نیت اعتکاف کی کہ ایک روز میں بیٹھو گناہ نیت

اسکی لازم ہے اور اس کے اعتکاف دن کا نہ رات کا مگر امام مالک کے نزدیک درست نہیں ہو تا جب تک رات کو ہمارے گھر سے اور اضافت شب کی دن کے طرف نہ گریے اور اگر تیر کیا اعتکاف دو روز میں کجا بھر رات کے ہی درجی پس نزدیک ایسے ثلاثہ کے لازم نہیں ہے اور اس کے اعتکاف رات کا کہ درمیان دو دن کے ہی اور بقول امام غنیم کے لازم ہو تا ہی اعتکاف دو دن کا اور دو رات کا ہی درجی بہ صبح ہی نزدیک ہی تھا امام شافعی کے اور اگر گھر خارج ہوا معتکف مسجد سے بغیر حاجت ضروری کے گھر وہ گھانا اور بنا اور غسل خباثت کا اور قضاء حاجت ہی پس اعتکاف اسکا شاہ ہوا باتفاق اور بقول امام ابی یوسف اور امام محمد باطل نہیں ہو تا اگر دو دن کے باہر رہے اور اگر زیادہ خارج مسجد سے رہے تو باطل ہو تا ہی اور خارج ہونا مسجد سے واسطے حاجت کے کہ لا جاری ہی خیر نہ مذکور میں پس درست ہی باتفاق و اجماع اور اگر معتکف ہو یا عمر مسجد جامع میں اور جمعہ کا دن آتا و جب ہی کہ خارج ہو مسجد سے بواسطہ نماز جمعہ کے باجماع اور اگر شہر کا کیا معتکف گئے بیچ اعتکاف کے کہ اگر کچھ عارضہ پیش آوے گا تو باہر نکلو گھا جنیسے سہار کے پوچھنے کو یا خیر اسکی ملا ڈھرنے کو جائز نہی کہ کھٹے اور اعتکاف ہکا باطل نہیں ہو تا ہی اگر مباہلت فاختہ کی معتکف بیچ فرج کے قصد باطل ہو اعتکاف اور روزہ اسکا باجماع اور کفارت لازم نہی اسواسطے کہ فرج برن میں آت کہ وہ داخل نہیں کیا چھوڑ حسن بصری اور زہری سے بہت ہی کہ اور اس کے کفارت نہیں ہے اور اگر وہ ملی یا غیر موشی باطل ہو اعتکاف نزدیک ایسے طہ کے اور بقول امام شافعی فاسد نہیں ہوا اور اگر مباشرت کرے غیر فرج میں شہوت تو اعتکاف اسکا باطل ہو گیا اگر انزال ہوا ہی نزدیک امام غنیم اور امام احمد کے اور نزدیک امام مالک کے باطل نہیں ہو انزال ہوا یا نہیں ہوا اور امام شافعی کے و قول میں صحیح ان دو قولوں سے بطلان اعتکاف ہی اگر انزال ہوا چھوڑ کر وہ نہیں ہی معتکف کے تین خوب ہو گا اور ہنا اچھے کمرے اور بقول امام احمد مکروہ ہی چھ بیٹھنا امام دن رات تک مکروہ ہی باجماع اور بقول امام شافعی اگر نذر کی اور اپنے خاموشی اعتکاف میں کسی شخص نے بات کئی کفارت میں اور اس کے نہیں اور مستحب ہی معتکف کے بیٹھنا نماز اور قرات قرآن سحر نماز کے اور ذکر باجماع اور اختلاف ہی سحر قرات قرآن کے اور حدیث کے اور فقہ کے بقول امام مالک اور امام احمد مستحب نہیں ہے اور بقول امام غنیم مستحب ہی قول امام مالک اور امام احمد کا ہی کہ اعتکاف جس کرنا نفس اور دل اور جسم بصیرت کا ہی اور تندر قرآن کے اور معنی ذکر کی اس خیر سے کہ پر کندہ کرے ہمت کی کو اور قرات حدیث اور فقہ کی ہمت اسکی پر کندہ کرنی ہی پس مناسب اعتکاف ولے کو شغل قلب ہی متوجہ طرف اللہ کے بیٹھا رہے شہر نہ بات غیر کی سن اور غریبہ جانب غیر نہ تو گوشت و خمر کو کربندی اس میں خیر نہ کلام ہو تو اسی سے ہو دھیان اسی کا ہو نہ خیال دل میں بایں ہر ان اسکا ہو نہ نہ اور ہو

کسی کی منزل میں خوش ہو نہ بھڑکتی جا میں شوق خدا کی آتش ہو نہ کنارہ کر کے تو کسرا یا سوئی اللہ سے بہنوٹھا  
 ہو تو لوگوں میں ٹھہر کر نہ جا کہہ سے نہ اس کا نام جب اس عکاف اسی رفت نہ نشان تجھ کو تباہ میں صاف انہی  
 تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ لَا يَجِدُ فِيهِ مِمَّا جَدَّ اللَّهُ بِهِ جِدَنِ اللَّهِ كَمَا يَجِدُ فِيهِ مِمَّا جَدَّ اللَّهُ بِهِ جِدَنِ اللَّهِ كَمَا يَجِدُ فِيهِ مِمَّا جَدَّ اللَّهُ بِهِ جِدَنِ اللَّهِ  
 نزدیک جاؤ ان کے ہمہ مسائل سے منع کے اور تجاوز کرنے کے سے اسوئے کہ جب قریب اس سے ہوگا  
 تو تجاوز کرنا ہو گا کَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِيَاكُفِّرَ عَنْكُمُ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اس طرح سے بیان کرنا یا اللہ تعالیٰ نے  
 نشان نشان اپنی امر اور نہی اور وعدہ اور وعید سے واسطے تمام لوگوں کے تو کہ وہ بحسن اور حدود سے نگذرین معلوم  
 کیجے کہ انہی آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ مرت اخذ مال غیر کا اور اکل شے کا نکلتا ہے وہ ہمہ ہی  
 وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَأَمْوَالُكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَأَمْوَالُكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَأَمْوَالُكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ  
 لکھا و مال ایک دوسرے کا ناشائستگی سے حوری کر کے جو اکل شے کے خیانت کر کے غضب کر کے جھوٹی قیامت کے  
 یا مال بنا نا شروع میں صرف مت کرو مثل شرب پینے کے اور زنا اور ابلع فوق کے ناح راگ وصول و حصول  
 مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْهَيْكَلِ الْحَكِيمِ وَأَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَأَمْوَالُكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَأَمْوَالُكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ  
 یا گو اسی جھوٹی سے اور حال نہ تم جانتے ہو کہ تم کرتے ہو سمجھ لے کہ حلال لکھا متعرض ہے اس بیان تحریر لکھ  
 ساتھ باطل کے ای و لاکھا اموال اخوانکم و اموال اهل دینکم بینکم بالباطل یعنی اموال مسکین اور حلال لکھا علف  
 اور تیرا کلو کے ہی ای و لاکھا تو بہا اور انتم تعلمون حال ہے حاصل یہ ہو کہ رمضان کی راتوں میں کھاؤ اور شواہ  
 مال مسکین کا در میان ہے ساتھ باطل کے مت کھاؤ یعنی اس طرح سے کہ جائز ہو شریعت میں نہ تو مثل غصت  
 خیانت وغیرہ کے یا کہ جیشہ سے جینی کب زانیہ اور ناحیہ اور غایت کے اور اس عمل سے کہ تم توجہ کر دے  
 ہی نہ اخذ کر دے دو شخصوں کا جھگڑا قاضی کے پاس گیا اور ایک کی طرف سے جھوٹی شہادتیں کرانے  
 لئے واسطے دوسرے کا ہی باطل کروادیا سو گند دروغ میں دلیری کر کے کچھ لے لیا ایسا لکھو بھر مو جس رویت لکھی  
 ایک شخص نے ایک شخص پر دعویٰ زمین کا کیا مدعا علیہ نے انکار کیا مدعی نے کہا گواہ نہیں میرے کہ حاضر و ان پیغمبر  
 اللہ نام نے فرمایا منکر بر سو گند ہی مدعی نے کہا اس شخص نے مال میرا لیا ہے قسم بھی لکھا جاو گا حضرت  
 علی اللہ علیہ السلام نے فرمایا سو اس کے تجھے نہیں پہنچا پیغمبر نے اسے قسم دی اسے قسم لکھا ہی چھوٹ  
 کیا اس کے حق میں بہت نازل ہوئی کہ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ معلوم کیجے کہ بائیں آیات  
 مسائل سے کہ جس سے مسئلہ بعض عادات جاہلیت کا بیج جج کے نکلتا ہے وہ ہمہ ہی یَسْئَلُونَكَ  
 عَنْ آيَةِ هَذِهِ سَوَال کرتے ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانوں سے کشاف میں لکھا ہے کہ معاذ

جبل اور تعلیم بن غم انصاری رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سب کیا ہے عیسیٰ علیہ السلام  
 پہلا بار ایک نکلنا جس میں تار کے پھروں بدن بھرا ہے اور روشن ہو جائے گا تاکہ تمام روشن ہو جائے  
 پھر کہہ دے ہوتے ہوتے باریک جیسا پہلے تھا وہی رہ جائے گا ایک حال پر نہیں رہتا حق تعالیٰ نے یہ  
 نازل کی اور فائدہ اس کی بیان فرمایا کہ بھی موقتاً للناکس کہہ کہ یہ وقت میں واسطے لوگوں کے لئے  
 کہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ عائد نشان میں وقتوں کی واسطے آدمیوں کے کہ معلوم کرتے ہیں اس  
 مدت عمر کی اور عدت عورت کی اور وقت جبل کی اور دودھ لانے کی اور وعدہ قرض کا اور وقت گہوؤں کا اور  
 تجارتوں کا اور سوا اس کے تمام کاموں کا اور ماہ رمضان کہ ماہ صیام ہے اور ماہ عید کہ شمار اسلام ہے اور وقت  
 اوائسہ زکوٰۃ کہ وجب ہے اور مانند اس کے اکثر امورات دنیا اور دین موقت بشہور سنین میں و انجی افد  
 واسطے ج کے لئے علم امت وقتوں کی ہے واسطے ج کے کہ موسم معلوم کریں سمجھ لے کہ سائل نے نسبت دینی  
 اور کی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب میں عرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اس واسطے کہ علت نقصان اور کمال  
 کی جاننا لے ضرورت میں کہ بہ قدرت قادر بخیر اور خیر خلق کردگار ہے پوچھنا اس سب کا کہ اصحاب  
 علمیت مد لکرتے ہیں اور متعلق ساتھ بعد اور قرب اقارب کے جانتے ہیں رائد الحاجت ہے اور عمل ساتھ  
 اس علم کے کہ دین میں محتاج الیہ ہیں جس نے فائدہ محض ہے پس دین میں محتاج الیہ تھی وہ بات بیان کی  
 اور اس طرح حکام عالمی میں جواب سوال آتا ہے وَلَبَّسَ الْبُرْیَانَ ثَاوُوا لَبَّسُوا ثَمَنًا لَّهٗمْ اَوْ نَبِیْنِ نَبِیْ  
 اس کے کہ اؤ تم گھروں میں بچھاؤ سے پہلی آیت لیسو لک عن الہم تھی پھر یہ آیت آئی درمیان میں ان  
 دونوں کے تطبیق یہ ہے کہ اس میں بھی سوال کئے بھر نے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی یہ بچھاؤ سے  
 انا کہہ کے عیث ہے کچھ اس میں نیکی نہیں غرض ان سے سوال میں فائدہ ہے نہ ان سے اعمال میں بھلائی ہے  
 وَلَٰكِنَّا لَنَبْرِئُکَ مِنْ اَنْتَیْ اَوْ لَیْکِنَّا لَنَبْرِئُکَ مِنْ اَنْتَیْ اَوْ لَیْکِنَّا لَنَبْرِئُکَ مِنْ اَنْتَیْ اَوْ لَیْکِنَّا لَنَبْرِئُکَ مِنْ اَنْتَیْ  
 جاہلیت سے سبب نزول اس آیت کے یہ ہے کہ زمان جاہلیت میں جو شخص حج اور عمرہ کا احرام باندھتا تھا  
 اس حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے نکلتا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چڑھ کر بچھاؤ سے کوٹھا  
 تھا یا دیوار گھری توڑ کر باہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے چھپرے سے نکلتا تھا اور اس عمل کو بہت  
 اچھا جانتا تھا اور جو کوئی اس کرتا تھا اسے فاجر کہتے تھے سب مگر جس کو کوئی کچھ نہیں کہتا تھا اور نہ وہ کہہ  
 بہ عمل کرتے تھے اور جس کی فقیہ تھے جسے قریش اور خدیجہ بنو عامر اور ثقیف کہ ان کو سب صلوات  
 کہ حج دین و آئین اپنے کے رکھتے تھے جس کے تھے ایک دن ایام احرام میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے  
 باہر آئے پیچھے آپ کے رفاعہ انصاری بھی دروازے سے نکلتے تھے سب انصار اور مہاجر نے انہیں فاجر کہا

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بوجھا کہ تم نے کیوں ایسی حرارت کئی کہ دروازے سے نکلے لو  
 نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اقدار آپ کی کئی آپ لنگھنے میں بھی لنگھا اپنے فرمایا کہ مجھے رواحہ دروازے  
 سے نکلنا کہ میں قریش جس سے ہوں تم نہیں ہو رفاعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو میں ہوں  
 اگر تم جس ہو تو میں بھی جس ہوں دن آپ کا دین میرا ہی اتنا آپ کا عین میرا ہی حق تعالیٰ نے بہت است  
 نازل کی اور بیوت نصبتین جمعیت کی جب بطریق عیب اور غیوب اور ہر واسطے بہت محال تھمتین کے  
 اور اتباع یا ہی کے کہ اخت کہت ہی ٹرہئے ہیں اور معنی دونوں قرآن کی ایک ہیں لیکن قرأت اخری میں  
 خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہے اور یہ خلاف ابنیہ عرب ہے مگر یہ کہئے کہ کسرہ عارضی کو مؤخر میں  
 رکھا اعتبار اصل کا کیا واثو البیوت من الواہبا اور آؤ گھر وہیں دروازوں ان کے سے عطف اسکا اور جملہ  
 سابقہ کے ہی سوال جملہ واثو البیوت حملہ ثانیہ ہے اور جملہ سابقہ خبریہ ہے عطف الثانیہ کا خبریہ کہ جو خبریہ  
 جواب جملہ خبریہ سابقہ مقول قل کا آیا ہے اور مقول قل تامل نہ اقول ہو کہ حکم مفرد ہوا اس میں وجہ عطف  
 مفرد کا مفرد پر ہوا عطف اشکا اور خبر کے اور ہو سکتا ہے کہ معطوف علیہ ثانیہ متحد و ف کلام ہو  
 بتقدیر فلما تاتوا البیوت من جہور واثو البیوت من ابیہا کے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے لو کہ تم  
 خلاصی پاؤ یعنی گھر وہیں دروازوں سے آؤ اور کھوڑے سے انا جو مقرر کیا بہ خلاف مرضی خدا ہے یہ خبریہ  
 تو کہ رستگار ہو معلوم کیے کہ تیسویں چوبیسویں پچیسویں تیسویں اٹھاسویں پہنچوں آئین باب ثانی  
 سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہے وہ یہاں سے شروع میں تین باب وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ  
يَقَاتِلُوكُمْ اور لڑو جو راہ خدا کے ان لوگوں سے کہ لڑتے ہیں تم سے عطف اسکا اور پر مضمون و لکن البتہ  
 من آمن بالله تاتوا آخر کے ہی امی افعلو ان الامور قالوا فی سبیل اللہ یعنی کرو یہ باتیں جو تجھے نیکو  
 ہوئی ہیں شروع رجب میں اور لڑو جو راہ اللہ کے اس واسطے کہ اس مقام میں بیان انواع عقائد اور اصناف طاعات  
 اور امداد امر اور نواہی تھا اور جہاں تک قسمی اقسام طاعت سے اور حکم ہی احکام شریعت سے ہو  
 اس سے ملا مالا نام ہی اور عطف اسکا اس کے نامناسب اسباب نزول کا اس کہ بہت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم ساتھ گروہ صحابہ بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ میں تشریف لیگئے تھے سفارے عرب اور مشرکان نے اونے  
 کے مجاہدے سے منع کیا حدیث میں واقع ہوئی اور یہ بات کے کہ گلے برس مسلمان کے میں آوین اور مشرکین میں  
 روز شہر سے باہر نکل جاؤں تاکہ بغیر اعت تمام اہل اسلام ہم طاعت برقیام کریں بس دوسرے برس آپ علی  
 قضائے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ عباد قریش اپنے قول سے بھر جاویں اور وہاں لڑیں تو ہم کیا کریں گے کہ فان حرم  
 شریف میں تو حرام ہے قتل کرنا حق تعالیٰ نے یہ نیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الہی میں ان سے جو تم سے لڑیں



وَلَا تَقْتُلُوا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ لَا يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور بت زیادتی کرو تم نے پہلے تم سے مار و جوب وہ قتل کر رہے  
 تم بھی قتل کرو ان کو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو حکم اس بات کا منسوخ ہے اس لئے کہ  
 سب کے واصل ہو گئے تھے اور بار بار ان کو بتاتے تھے انہوں کو یہاں بار بار داخل حرم میں لے کر  
 معنی وحدتواہم کی بنیاد پر صاحب کشاف نے لکھا ہے فَاخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ اخْرَجُوهُمْ كَمَا اور نکال دو تم ان  
 اس جگہ سے کہ نکال دیا ہے تم کو اپنے گھر سے خارجاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ میں یہاں  
 ایمان لانا تھا اسے نکال دیا تھا وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور تم ایک لانا بت کر سکتی کرنا سخت ہے  
 خون سے کہ تم ان کا حرم شریف میں کرو و لا قتلوا تم نے قتل کیا اور تم لوگوں کا فروع سے  
 نزدیک مسجد حرمت والی کی قرا اس سے نام حرم شریف ہے یہاں تک کہ لڑن تم سے یہ حرم کے لئے  
 جب ملک حرمت حرم کا کرین اور تم سے لڑن بتا تم بھی بار و قان قاتلوں قاتلوں ہم پس اگر لڑن وہ تم  
 یعنی اللہ تعالیٰ کرین پس لڑو تم ان کو کہ لَا تُحَرِّمُ حَرَمَ اللَّهِ حرم کی اٹھا دی کذا لکھنا ہے اس طرح  
 کافروں کی حرام جوع ہے کہ مشرک اور کافر کے لئے حرام ہے اور یہ حلال ہے حاصل ہے کہ مشرک اور  
 مذکور اور نہ لے سطور کے ناگرویدہ کان ہے فَإِنْ أَنْتُمْ هُنَا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ پس باز رہیں وہ شرک  
 پس تحقیق اللہ تعالیٰ بخش کرے یہو الاہم بان ہے کہ گناہ جو مانہ شرک میں کہیں میں بخشے اور مہربانی فرما کر  
 بہشت میں داخل کرے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ يُكُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور لڑو تم ان سے یہاں تک کہ رہے  
 کفر اور ہووے دن واسطے اللہ کے یعنی مشرکوں سے یہاں تک قتال کرو کہ اگر شرک کا زہ ہے اور  
 عبادت اللہ کی ہی ہو فَإِنْ أَنْتُمْ هُنَا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَإِنْ أَكْفَرُوا فَأَكْفُرُوا پس اگر باز رہیں وہ پس نہیں زیادتی کرنا  
 مکر اور ظالموں کے فان انتمو شمر طری محذوف الخبر یعنی فان انتمو اظلموا فظلموہم اور ظالموں کے  
 تعلیل کے ہے عدوان کا مضاف ہے انھی ظالموں کے اور یہ جملہ معترضہ واسطے نا امید کی کافروں  
 ہے حاصل ہے کہ اگر یہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانوں سے باز رہیں اور غیر خدا کے عزوجل کو الہ  
 بنجائیں اور شیطان اور بتوں کو داخل میں تو ان سے قتال مت کرو اور ان کے جہاد سے باز رہو وَالشُّهْرُ الْحَرَامُ  
بِالشُّهْرِ الْحَرَامِ مہینہ حرمت والا یعنی ولقعدہ اس برس کہ قصائے عمر کے کو حلی ہو بدلے مہینہ  
 والے کے ہے کہ پہلا ولقعدہ جو گذر گیا ہے یعنی اگر جنگ کرین کافر قوت ڈرو کہ انہوں نے تمہیں اس  
 حرام میں گئے سے نکالا تھا تم اس حرام میں قتل کرو انہیں وَالْمُرْتَدُّ قِصَاصٌ اور مرتد کا بدلہ ہے  
 ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلہ ہے ترک حرمت اس ماہ کی کہ انہوں نے کیا تھا سمجھو لیجئے کہ ماہ حرام  
 چار مہینے رجب ولقعدہ ذی الحجہ محرم انہیں لڑنا حضرت ابراہیم کے یہاں منع تھا اب اس میں مسلمانوں کو نہیں

لَرَمَانَعِ حَسْبُ كَافِرُونَ سَ لَرَمَانَعِ عِبَادَتِ حَسْبُ اَعْتَدَى عَلَيْنِمْ فَاَعْتَدَ وَاَعْلَمَ بِمِثْلِ مَا اَعْتَدَى عَلَيْكُمْ  
 پس جو کوئی تعدی کرے اور تمہارے بس تعدی کرو تم اور اس کے ساتھ برابر اس جہنم کے جوڑا دلی کئی ہو اور  
 تمہارے ہر لفظ پر سبیل مشاکلہ واقع ہے اور مردار اس سے بھی کہ خزانہ عدی اور ستم کی اسے ہنچاؤ نہ بہہ  
 کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہیں کرتے وَاَنْتُمْ اَللّٰهُ وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ اور دُور اللہ سے  
 اور زمین گاری کرو اور جانو تم کہ اللہ تم پر ہمہ گاروں کے ہے یا تم نصرت اور معاونت کے جب نصرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ قضا کیا اور گئے تھے ارادہ حلے کا فرمایا بعض لوگوں نے کہا خرچ راہ نہیں رکھتے  
 اور بخیر ستم ہی وہ دیتے نہیں حکم ہوا کہ وَاَنْتُمْ اِنِّیْ سَبِّیْلُ اللّٰهِ اور فقہہ کہ و تم ہی راہ اللہ کے لئے ہے  
 تو کرو خرچ کرو تم مال کو خرچ راہ اللہ کے اور بحر و احیاء لکھا ہے کہ عطف اسکا اور قاتلوں کے ہے اس واسطے کہ قتال  
 نے اتفاق نہیں ہوتا یعنی ہمہ کہ خرچ کرو مال بنا خرچ راہ خدا کے یعنی سبب جہاد اور خدا کے اور خریدنے  
 گھوڑے اور اسلحہ اور تیر اور کمان اور تیغ اور شمشیر کے اور زرہ اور کمرے کے اور چوڑے کھالے غازیوں کے اور دانتے کھالے  
 اونٹ گھوڑوں کے وَاَنْتُمْ اَبَا یَدِیْکُمْ رَاٰی اَلْکُفْرَ اَوَّلَیْہِمْ وَاَلْجَانُونَ اپنی کو طرف ہلاکت سے بامعین  
 بے زائد ہے اور ایدم معنی الفکم کے ہے اور بالفکم مخدوف ہے اور بواسطے استعانت کے ہے  
 اور تقدیر کا نام کی ہے کہ وَاَنْتُمْ اَلْفُکُمْ بامعین وَاَلْجَانُونَ اپنی کو ساتھ ہاتھوں کے طرف ہلاکت  
 کے یعنی ہاتھ استعانت ہاتھوں کے حاصل ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں سے ہاتھوں سے مت ڈلو  
 اس طرح کہ مال گھوڑے اور اسلحہ میں خرچ نہ کرو اور سادہ نے سلاح جنگ میں جاؤ یا مال سراف میں خرچ کر  
 فقیر ہو کے بیٹھ رہو کہ جہاد نہ کرو اور کھار غالب ہو جاؤ تو مال سے رفیقوں کو نہ دواؤ وہ تمہیں اکلا جائے  
 میں چھوڑ دین تمہارے ساتھ تنہا وہی نکرین اور ہلاکت کرواویں تو گو یا تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جان کو ہلا  
 کیا بخل کر کے مال دے نہ سکے پس انیا مسکت پنا اور بخل مت کرو کہ موجب ہلاکت ہے کہ بخیل لعین مردانہ  
 میں ختم و قریب من النار نظم بخل کے میں حرف میں رافت نہ سو برائی انہیں سے اس کی کمال نہ نے کی معنی  
 میں ہمہ کہ لعین نہ رہو ہر بخل کو ہر حال نہ خلی سے خوف عذاب و فرج ہے نہ صاحب بخل نہ بچ کمال نہ  
 اور سمجھو کہ بخیل لعین نہ کہ باطن نکتہ اسکا لام ہے دال نہ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور نیکی  
 کرو تم ساتھ غازیوں کے اگر غازی محتاج ہیں خرچ دواؤ سیدل میں سوار یاں دواؤ اگر خالی ہاتھ میں تمہارا تیار کرواؤ  
 تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو معلوم کیجے کہ انتیسویں آیت آیات مسائل سے  
 کہ جس سے مسئلہ تمام حج اور عمرے کا اور حصار حج اور عمرہ کا لکھا ہے وہ یہ ہے قَاتِلُوا الْجَاهِلِیَّةَ وَاعْمُرُوا  
 اور تمام کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسب اور حد وافر انصاف اور سن اس کے نامی بحال و واسطے خدا کے نہ مانند

کفار کے کہ طواف بیت تبون کے نام پر کرتے ہیں عطف اس آیت قتال برحی کہ ہر ایک متضمن ہے ہجر  
 اوطان کو اور فرقت زمان کو اور اولاد کو اور شایانہی صرف اموال و راتفاق کو سمجھتے تھے کہ حج اسلام و ہر  
 مذہب ابو خضر رحمۃ اللہ علیہ کے دور کن رکھتا ہے ایک تو وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیار  
 کہ حاجی ان دونوں کو پوجہ و شریعت ادا کرتے ہیں اور احرام شرط اسکی ہے اور نزدیک امام شافعی کے رکن ہے  
 اور افعال بعضے واجب ہیں بعضے مندوب کہ بیان انکا کتاب فقہ مندوب ہے اور عمرہ عبارت طواف اور  
 سعی ہے اور احرام اس میں بھی شرط ہے حج میں فرض ہے نہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 تائیت حج اور عمرہ کی حضور کے نزدیک یہ ہے کہ ثابہ حرمت نہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ قصد تجارت  
 اور طالب زوجہ یا بیت کسی امر کی سوا حج کے محفوظ نہ ہو سوال حج اور عمرہ دونوں سمجھے ایک خطاب کے واقع ہیں اور  
 دلیل میں ایک امر کے وارد ہیں اس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہاں سے نکلتا ہے چنانچہ مذہب  
 حنفیہ اور امام شافعی دونوں کو فرض کہتے ہیں وہ یہاں درست اور حجت معلوم ہوتا ہے جواب آغاز ہمارا  
 میں حج اور عمرہ دونوں مندوب تھے معنی صحیح اور امر واسطے مذہب کے تھا پھر آیت و اللہ علی الناس حج بیت  
 من استطاع الیہ سبیلا سے حج فرض ہو گیا اور عمرہ جب اس مندوب تھا اسی صفت پر باقی رہا چنانچہ ہجر موافق  
 لکھا ہے اور اختلاف الامم میں مذکور ہے کہ اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا کہ حج ایک رکن ارکان اسلام سے ہے اور  
 فرض ہے ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ نہ ہو اور توانا ہی رکھتا ہو اور اس کے تمام عمر میں ایک بار اور اختلاف ہے عمر میں  
 بقول امام عظیم اور امام مالک عمر سنت ہے اور بقول احمد فرض ہے جتنی حج اور امام شافعی کے وقول  
 میں صحیح تر ان کو نوہن یہ ہے کہ فرض ہے اور جائز ہے عمرہ بجا لانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہت کے  
 نزدیک امام عظیم کے اور امام شافعی کے اور امام احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کہ وہ ہے ایک برس میں  
 دوبار اور بقول بعض اصحاب اُنکے کے عمرہ کر کے ہر مہینے میں ایک بار اور باقی مسالاج کے تقیم و اللہ علی الناس  
 حج البیت میں لکھیں جو بنی اللہ تعالیٰ اِنَّا اخْرَجْنَاهُمْ مِنْ اَرْضِهِمْ لَئِنْ لَمْ يَخْرُجُوا مِنْهَا لَآتِيَنَّ السَّيْلُ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
 ماثوف کے یا کم ہونے قوت کے یا کم ہونے راحلے کے پس درمختار ہے جو میر ہوے قربانی سے  
 اونٹ یا گائے یا گوسفند واسطے ذبح کئے گئے میں بھی اور جب وہاں پہنچے تو قربانی کرو اور اس کو دم حصار کہتے  
 ہیں وَلَا تَحْلِلُوا ذُرْوَاهُ اسْمُکُمْ اَوْ دِمَکُمْ وَ اَوْ سُرُوکُمْ اِستے کو حتیٰ یتبلغ الھدیٰ تحجۃ یمین تک کہ پہنچے قربانی  
 حکمہ بنی کو کہ مناجی سوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عمرہ کو آئے تھے اور حدیبیہ میں اہل مکہ کے ہاتھ سے  
 مختصر ہوئے تھے کہ نوکوس ہے کہ سے وہیں قربانی کرتے تھے مناجیہ نہیں سمجھتے تھے اور آیت یبلغ الھدیٰ  
 محلہ سے پہنچنا ہی کا نکلتا ہے جواب حدیثہ داخل حرم ہے اور محلہ ہجر اس واسطے وہیں محل احصا

میں زج کر لیا تھا کہ ان میں سے جو کوئی ہووے تم میں سے ہمارا وقت احرام کے اوپر آدھی  
 من تراسید یا اس کو اندھا ہے اس کے لئے دردمند ہے یا جرحت ہے یا جو میں کڑکشی ہیں یا وہیں  
 اس سے ضرورت ہے اسے منڈوانے کی فقہانہ پس بدلا ہی لکھا ہے کہ جب بن عجز کے حق میں حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے سر میں جنوں بہت پرگین اور محرم تھی کہ سر پر اس اور کوسہ  
 درویشوں کو کھلا فرج کر لکھوں نے کہا کہ دست رس نہیں رکھنا حکم ہوا کہ وہ دے دے من صیام او صدقہ  
 او تسلیت روزوں سے یعنی نین دن کے روزے رکھنا صدقہ کر لینے طعام چھب کینوں کو دے نصف  
 نصف صاع گندم سے یا قربانی کر کے ادا کرے گا گو سفید ہے معلوم کیے کہ بیسویں آیت آیات میں سے  
 کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلا ہے وہ یہ فاذا امنتم من تمتع بالعمرة المبرکة پس جب امن میں آؤ  
 تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اٹھاوے عمرے سے ساتھ حج کے لینے جمع کرے وہیں  
 حج اور عمرے کے حج سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھے لیجئے حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہی کہ اول حج کا احرام باندھا لیجئے  
 احکام بحال حاجت حج تمام ہوا تو احرام سے باہر اگر احرام عمرے کا باندھا اور اس کے اعمال بحال یا نزدیک امام  
 مالک اور شافعی کے یہ افراد افضل ہیں اور یا بطریق قرآن ہے کہ حج ایک احرام کے لیک حج اور عمرہ کا  
 معا ہے اور اعمال حج پر اقتدار کرے کہ عمرہ اس میں مندرج ہے جتنی وضو غسل میں نزدیک امام عظم کے  
 یہ تم فاضل تر ہے اور یا جو تمتع ہے کہ جو موسم حج میں میقات کو پہنچے احرام عمرے کا باندھے اور اگلے  
 میں اگر عمرے سے فارغ ہو کر احرام سے باہر آوے اور خطرات سے تمتع ہووے پھر نئے میں احرام باندھ  
 حج کا امام احمد کا مختار ہی ہے پس جو کوئی کہ تمتع ہوفا استیسر من الہدی پس اور اس کے ہی جو یہ ہو قربانی  
 سے گائی یا گو سفید یا شتر اور اس کو دم تمتع کہتے ہیں شکرانہ ہے یہ توفیق پانے کا بیج جمع کرنے دو عبادت  
 کے امام عظم حج کے نزدیک دم قربت ہی ہر ناسک کو یعنی قربانی کرنے والے کو کھانا اس سے روا ہے اور  
 امام شافعی کے نزدیک یہ دم خیانت ہے کہ تعطلان حج اور عمرہ کے سے کہ سفر واحد میں جمع کر دو لوگو  
 بکھلا یا ہی کھانا اس کا ناسک کو ماروا ہے چنانچہ بحر مواجین کہا ہے اور اختلاف الایمہ میں مطور ہے  
 کہ متفق ہیں ایہ تلمذ کہ جائز ہے حج ہر وجہ و وجہ شہورہ سے کہ افراد تمتع اور قرآن ہے ہر مکلف کو علی الاطلاق  
 بغیر کربیت کے اور بقول امام عظم حج کی کو تمتع اور قرآن شہود نہیں کے حق میں مکروہ ہیں افعال کرنے سے  
 دونوں کے اور اختلاف ہے افضلیت میں وجہ تلمذ کے پس بقول امام عظم حج قرآن بہتر ہے بعد از ان  
 تمتع خارج والوں کو جو آئے ہوں باہر سے میقات احرام کے بعد اس کے افراد ہی اور امام مالک کے بقول  
 میں اصح ائین سے افراد ہی پھر تمتع پھر قرآن اور دوسری روایت میں قرآن بہتر ہے ان دو سے اور امام شافعی کے

بھی دو قول ہیں اصحاب ان سے افراد ہیں پھر مجمع پھر قرآن اور ترجیح دیا ہے کہ قول کو از روئے دلیل اور احتیاط  
کیا ہے اسکو تاکہ جماعت نے اصحاب ان کے سے اور جائز نہیں داخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنے  
واسطے عمرے کے اور داخل کرنا افعال عمرے کے اور حج کے اختیار کیا ہے اسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے  
وقوف عرفات سے اور منع کیا اسکو امام احمد نے مطلقاً اور امام شافعی کے دو قول ہیں اقول واجب ہے  
اور مجمع کے دم اگر ہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن بر اور وہ نہ ہے باتفاق ائمہ اربعہ اور بقول افراد  
قارن پر دم لازم نہیں ہے اور بقول امام شافعی اور قارن کے اونٹ ہے اور اختلاف ہے حاضران مسجد حرام  
میں کہتے ہیں پس بقول امام شافعی اور امام احمد جنبل جو شخص مقدار سفر شریعی کے کہ جس میں قصر صلوٰۃ ہو  
مسجد حرام سے اور حاضران مسجد حرام سے اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور دی طوی ہیں اور واجب ہوتا ہے دم پر  
مجمع کے حرم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک جنبل  
نہیں جیسا تک رمی جمرہ عقبہ تک ہے اور اختلاف ہے وقت جواز دہج میں اس کے پس بقول امام اعظم اور مالک  
درست نہیں ہے دہج کرنا اس کو آخر کے دن سے پہلے اور روزِ نحر روزِ عید ہے اور امام شافعی کے دو قول ہیں  
ظاہر تران و نوگاہ بعد فراغ عمرہ ہے اور اس وقت میں کہ یاوے ہدیہ واسطے دہج کے مکان دہج میں کہ پس  
روزے لازم ہوتے ہیں میں دن روزے کے حج میں رکھے اور سات روزے جب پھرے طرف اہل نبی کے خیانت  
فرمایا عن لم یجد فصیام ثلثہ ایام فی الحج وسبعہ اذا جمعتم ثلث عشرہ کا ملکہ پس جو کوئی نہاؤ  
قرمانی کہ یعنی اور اس کے قادر ہو پس روزے رکھے میں تین دن کے نبی درج صح ایام حج کے اور سات جب  
پھر جازم طرف طہج کے یہ ہونے دس کامل تین حج میں سات قرحت میں اور کامل واسطے تاکید ہے  
اور زیادتی ایام اس کے سمجھ لیجئے کہ لازم نہیں ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج  
نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور ایک روایت دوسروں امام احمد کے جب احرام  
باندھے ساتھ عمرے کے جائز میں اسے تین روزے اور ایام شریقی میں یہ روزے جائز میں یا نہیں امام  
اعظم کے نزدیک جائز نہیں اور امام شافعی کے دو قول ہیں ایک عدم جواز کا تھا دوسرا قول قدیم تھا جواز کا  
اور یہی مذہب امام مالک کا ہے اور ایک روایت امام احمد جنبل کی ہے اور فوت نہیں ہونے وہ روزے  
ساتھ فوت ہونے روزے کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ ان کے نزدیک قطع ہو جائے میں روزے  
اور ثابت ہوتا ہے ہدیہ ذبح اس کے پر اور بقول راجح مذہب امام شافعی کے روزہ رکھے بعد عرفے کے اور وہ  
نہیں ہوتا ساتھ تاخیر ان روزوں کے سوا قضا ان روزوں کے اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بعد عذر  
تو دم لازم ہوتا ہے اور بعد تاخیر کرے ایک سال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر اس کے ثابت نہیں







ملکیت نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ائمہ ثلاثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفہ کے قطع کرے اور حرام ہے  
محرم کو سر چھپانا کہ حرام اسکا سر پرنگی ہے اور ہنسنے سے کٹرے ہوئے جینی مقصود یا جامہ کلاہ قما سوزہ  
اور سینا کٹر و نکلا اور حرام ہے جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور سنگار مارنا اور خوشبو  
سو گھنی تروانیمہ مالکیت کے اور دور کرنا موسیٰ اور ناخن کا اور عورت سب احکام من مانند مرد کے ہی مگر کٹرے سے  
ہوئے پہنے اور سر چھپا وے اور طنہ کھلا رکھے کہ حرام اسکا اسنہن ہے اور مسائل حج کے بتفصیل کتاب فقہین  
مذکورہ میں دیکھ کر عمل کرے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھ لیجے تو انائی ہے اس شخص کی حق میں کیج کرے  
یا آپ قادر ہو اور ادا اسکے کے اور آپ قادر ہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط تو انائی کی حق اس  
شخص کے کہ بنفس خود ادا کرے تو نہ ہے اور بابررداری اور اگر تو نہ اور بابررداری نہیں لیکن سیدل حلنے پر قادر ہے اور  
گھیب آنا ہے کہ اسنہن رفع حلیج ہو سکتا ہے اس پر مستحب ہے باتفاق اور اگر محتاج ہے بطرف سوال کے تو مکروہ  
بخلاف امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہے سوال کا تو وجوب ہے حج اور اگر کسی کا مزدور ہو کر کیا تو حج ہو جاوے گا  
مگر نزدیک امام احمد کے نہ ہو گا اور اگر کسی کا مال غضب کر کے خرچ راہ کیا یا کسی کا دیہ غضب کر کے سوار ہو گیا اور حج  
کیا تو درست ہے حج اگر عاصی ہو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہیں حج اور لازم نہیں بیٹھا  
مگر حج واسطے حج کے باتفاق اور کسی کے یا اس اگر مال اس قدر ہے کہ حج کرے لیکن احتیاج ہے حج کے  
مسکن خریدنے کی تو جو ملی خرید لے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ائمہ شافعیہ سے ہے صرف کرے  
مال برای حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بھیجے اور نہ خریدے اور سوار ہو کر دریائے فلزم میں جانا حج کو  
بقول ائمہ ثلاثہ کے وجوب ہے اگر غالباً سلامت جائے آتے میں لوگ اور امام شافعی کے دو قول میں ظاہر  
ترانہ دو کا وجوب ہے اور عورت کو حج لازم نہیں جب تک کہ اسکا زوج یا اور محرم ساتھ نہ ہو بقول امام اعظم اور  
امام احمد اور اگر کوئی منصوب حاضر ہو حج کرنے سے مقصود بوسب جائیداد کی کے یا سیر کے یا سارے کے کہ امر صحت  
کی نہیں ہے پس کسی کو ایسا نائب کر کے بھیجا وے اور نائب کیا تو حج اسکے ذمے ثابت رہا تو تک ائمہ  
کے اور بقول امام اعظم لازم نہیں ہے اور منصوب کے حج اور سوا اسکے نہیں ہے کہ لازم ہے اور تو نکر کے طاعت  
رکھتا ہے بنفس خود ادا اسکے حج کرنے خاصہ اور جو احارہ کیا کسی کو واسطے حج کے توجہ ہو جائے گا باتفاق مگر  
بروایت امام اعظم حج کیا ہے جسے کیا اور تاجر کو ثواب فقہ کا ہے اور جائز نہیں نائب بھیجنا حج  
حج مفروضہ کے میت کی طرف سے باتفاق اور حج نقل من نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک  
شافعی کے دور و استثن میں اصحان سے منع ہے اور حج کیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب تک  
کہ ساقط نہ ہو وے ذمے اسکے سے حج فرض لینے اول اپنے ذمہ سے فرض ادا کرے بعد اسکے اور کی طرف سے

حج کرے اور اگر اور کی طرف سے کرے تو اس پر جو فرض نہاد ہے اور اس شخص کا ہوا اور ثقل امام اعظم حارثی  
 اس طرح سے بحکایت اور غیر حارثی حج نفل اس کسی کو کہ اس پر حج فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے  
 پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہو گیا طرف حج مفروضہ کے اور ثقل امام اعظم اور امام مالک کے  
 حارثی کہ حج نفل اگرے حال تہم اس پر فرض ہے اور منعقد ہوتا ہے احرام اسکا جب تک نیت کی ہے اور ثقل امام  
 عبد الوہاب مالکی حارثی نہیں ہے اس واسطے حج فرضیہ اور کرنا نزدیک مالکیان بالغوری پس وقت حج کا تنگ ہے  
 حاتمہ وقت اور نماز کا اور اجارہ کرنا اور حج کے حارثی نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے حکایت اور  
 منع کیا ہے امام اعظم نے اس سے مَنْ تَخَرَّجَ مِنْ فَيْهِنَّ اَتَجَّ لِيْنَ کوئی کہ مقرر کرے حج ان مہینوں کے اور نفل  
 کے حج ساتھ تلبیہ کے اور بھولنے قربانی کے مذہب امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا دَفْعَ  
وَلَا فُتُوْقَ وَلَا جَدَالَ فِي اَتَجَّ پس نہیں ہے رخت عورتوں کی اور نہیں گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا حج کے امام حج میں  
 قریش میں مجاہدہ کرتے تھے مینا میں اور کہتے تھے حج ہمارا تمام ہے حکم آیا کہ حدال سنت کرو وَمَا تَفْعَلُوْا اِنْ  
خِيَرْتُمْ بَيْنَهُ اِنَّهُ اور جو کرو گے تم بھلائی سے جائی اس کو اللہ و توفیق اور خرچ کیا کرو ایک قوم فافین  
 کے سے نے توشہ و زار اور احمہ قصد حج کا کرتے تھے اور طے میں اگر اطمینان تیار کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالیٰ  
 نے فرمایا لَوْ شَاءَ اُتَحَّا وَّمَا لَكُمْ لَوِ كُنَّ کے دلون پر گراں ہو فان خیر الزائد التقویٰ پس تحقیق بہر فائدہ خرچ کا بچا ہے  
 سوال سے اور ترک طمع ہے اہل مال و اموال سے سمجھ لے کہ نزدیک سالکان راہ الہی کے اشارہ توفیق سے  
 طرف توشہ راہ آخرت کے ہے اور بہترین توشہ زمین کاری ہے مصبت اور گناہ سے اور ترک تمنا و آرزو  
 ہے ماسوی اللہ سے کہا ہے اہل طریقت نے کہ دو چیزیں درست اور دو چیزیں شکستہ ہو جائیں اس راہ میں  
 ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک محبت نہ واقع ہو اور دوسرے یقین درست تو عہد ما الہی ایسا ہو کہ خیال  
 میں ہے کسی مخلوق سے نہ شامل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ جا ہے تمنا و آرزو کے دنیا سے فانی سے  
 دوسرا شکستہ جا ہے کہ واسطے سوال کے بجاوے اور اطمینان تیار کرنے کسی حاتم زمانہ سے نہ وہ سمجھے  
 جو ہووے ماہر نہ کیا فتح سگست میں ہے ظاہر نہ اور نزدیک جاننا زان راہ خدا کے اور سوچگان شوق کرلیکے  
 تقویٰ اجتناب بصیرت شاہدہ ماسوی اللہ سے اسکی شکل آتی ہے نظر ہر شکل میں رشتہ نہ نظر ہو  
 کہ نظر و من سما اسکو کہتے ہیں وَأَتَقَوْنَ يٰ اَوَّلِي الْاَلْبَابِ اور درو مجھے سے اسی صاحب عقل کے اور تقویٰ  
 انت مار کرو لیکن علیکم جناح اَنْ تَبْتَغُوْا فُضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ نہیں اور تمھارے گناہ یہ کہ دھو نہ ہو موسم  
 حج میں فضل یعنی تجارت پروردگار اپنے سے بعض عرب تجارت اور تجارت حج میں نہیں پسند کرتے تھے  
 بلکہ وہ بانی صورت آنا اسکا حج بعت نہیں جانتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سوداگری فیض حج سے ہے بہرہ نہیں







بہت لائی ایسی چیزیں تھیں کہ بھلائی اور کماہم کو عذاب الگ سے حسد و نہاد فوق طاعت روزی حلال ختم کیجی  
 ہونا ہی اور نہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاوانی بہشت کے جانا اور بعضے نے  
 کہتے ہیں کہ حسد و نہاد عیش باسعادت اور مردن با شہادت ہے اور حسد آخرت اٹھنا اور سے مردہ و مرمت  
 ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حسد و نہاد ایمان اور حسد آخرت ایمان ہی نیران سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا  
 کہ حسد و نہادین صلا ہی حسد آخرت جو حسد بدو اور عذاب ناز و وجہ شائستہ رشتہ نوحہ کو ہی رہا  
 زن جسے یہاں ملی ہے اسی رافت نہ بدو و شہد تسلیم ہوا اور دہین اسکو عذاب و فوج ہے نہ وقفا  
 رسا عذاب النار ہے اُولَئِكَ كُفِرَ فِيهِمْ فَاصْبِرْ يٰ كَسْبُوا وَاَللّٰهُ يَرْفَعُ الْحَظْبَ بِمُلْكٍ خَيْرٍ وَّنَا وَاخِرُ طَلَب  
 کی ہے واسطے ان کے حصہ ہے اس چیز سے کہ کماہم اور اسد جلدی لینے والا ہی بت ایک لمحے میں جہنم  
 تمام مخلوقات کا کر لگا بہر نعمت حساب اعمال با کثرت خلالتی اور بیماری اعمال دلیل ہے اور کمال قدرت  
 اس کی کے معلوم کئے کہ تفسیر میں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ تفسیرات تشریق کا اور زمی حمار کا لکھا  
 وہ یہ ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيّٰمٍ مَّعْدُوٰدَةٍ اور یاد کرو اللہ کو ساتھی تفسیرات کہتے ہیں کہ حج و لون گئے ہوئے  
 عطف ہے کما اور اوپر سابقہ کے ہے اور کماہم صاحب مدارک و حقیقہ نے لایام معدودات امام تفسیر  
 میں اور زامدین لکھا ہے کہ دوم خر اور ایام تشریق میں اور ایام معلومات عشرہ ذی الحجہ ہے اور آخر اس کے نام معلوم  
 میں اور مرد و ذکر سے کماہم ہے تھے کہ نہ مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجا عت اور وقت زمی حمار کے اور پھر نے میں  
 طرف خانہ کعبہ کے اور ایام سے لکھا ہے تفسیر احمد میں کہ اگر مرد و ذکر سے تفسیر او بار صلوة ہے تو امر و وجوب  
 ہے اور اگر تفسیر زمی حمار عقبہ کی پس وادی سے دوم خر اور زمی حمار ثلثہ بعد اسکے تین دن ہے تو امر و وجوب  
 کے ہے اس واسطے کہ ہر زمی حمار و وجوب ہے لیکن تفسیر کہنا وقت ہر زمی کے سنت ہے اور ایام تشریق میں  
 دن تین بعد روز عید کے اور تفسیرات وجوب میں بعد اس کا نہ مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجا عت نزدیک امام  
 اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز عید میں اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر  
 ایام تشریق میں بعد تیس کارون کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے موافق صحابہ میں حتیٰ کہ تفسیر  
يَوْمَئِذٍ فَلَا اَرْشَمَ عَلَيْهِ پس ہو کوئی جلدی کر کے حج و وزن کے قصائے مناسبات حج میں اور امام زمی  
 حمار میں یعنی دسویں اور گیارہویں پس نہیں لکھا اور اس کے قصائے مناسبات حج میں اور امام زمی  
 زمی حمار کو تا دور روز یعنی بارہویں اور تیسرہویں پس نہیں لکھا اور اس کے بعض اہل عرب جاہلیت میں تحویل کو نہیں  
 پس نہ کرتے تھے اور تاخیر بارہویں تیسرہویں تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے تھے اعمال جو کرتے  
 میں دور روز پہلے ہی کرتے تھے حتیٰ تعالیٰ نے درمیان تحویل اور تاخیر کے تفسیر دی اور دونوں کو مظنہ گناہ سے نکالا  
 سوال تفسیر درمیان دو خبر کے مقتضی توبہ کی اور موجب برابری کی ہوئی ہے اور کتب فقہ میں فضیلت تاخیر زمی  
 حمار تا دور روز آخر بیان لکھی ہے اور الویت پھر اسی ہے جواب تفسیر میں درمیان دو چیز کے لزوم توبہ میں



اس واسطے کہ مہاجر میان صوم و افطار مخیر ہو باوجودیکہ صوم افضل اور اولیٰ است لیکن انفق واسطے  
 کے جو پر مہر گاری کرے خیر ہے بجز افطار و فکاحی ذالک لمن اتقى اور یہ ہمہ مختصر ہے بیجاں اختیار  
 امور نہ کورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہے اور تقی نام کے بر سبب عموم حق متحمل اور مشاخر کے متقین  
 اس تعامل کی محرموا حق خوب لکھی ہے جسے منظور ہو دیکھ لے **وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْلُوا أَنْتُمْ إِلَهُكُمْ خَشْرُونَ**  
 اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو بہ کہ تم طرف خدا کے لکھے تھے جاؤ گے اور خراے اعمال فرمائے کرو اور  
 پاؤ گے سمجھ لے کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اس میں اشارہ کنایت  
 محبوبانہ ہے کہ اسے سنا فی منجانب محبت کے اور دلوں نے خفا نہ عشق کے سمجھے ہیں وہ بہ ہیں کہ حال سب لکھ  
 بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہ ہیں جو بیان فرمائے لیکن **یُولَٰئِكَ عَظُمَ ثَوَابُهُمْ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ**  
 ہے اس کے بجائے اور وہ کیا ہے کہ میری راہ میں آو بہر بندہ اور بار بندہ میرا نام لیتے ہوئے ایک کہتے ہوئے  
 صدقہ ہونے کو خانہ کعبہ کے کہ موردی تجلیات میرے کاسے فرض کیا ہے صوم و صلاؤ و زکوٰۃ اور  
 مال تو دنیا زکوٰۃ نہ لیک سوائے ہے ایک اور چیز نہ چیز وہ ہے جو اگر کسی تیر نہ خانہ کعبہ کے طرف آئے  
 ولولہ عشق بھی دیکھائے نہ شوق کے میدان میں دیوانہ وار نہ دوڑے کرتے ہوئے جی کو تیار نہ پھیرے  
 میرے نام کو لیتے ہوئے نہ جان میری راہ میں دیتے ہوئے نہ فرض ہے آخر کو ہی پوچھ لو نہ خاتمہ  
 اس بات پر کیا کرو نہ اور ایک نکتہ مؤخر لائے میں جہ کے بہ بھی ہے کہ جب نماز سے یک نیا زمیند اسوا اور  
 زکوٰۃ دے کر مال فری کیا اور صوم سے تمام بدن معصا ہوا است ارادہ حج کیا جائے کہ طواف نہ خانہ مارتے  
 طہارت تمام درکار ہے لیاقت وہاں کہ جانے کی کہاں ہے نہ عفا کی جا کر کیا کہاں ہے **وَمِنْ**  
**النَّاسِ مَنْ يَتُحِبُّكَ قَوْلُهُ** اور بعض لوگوں سے وہ ہے کہ خوش آتی ہے تجھ کو بات اس کی سب تر و  
 اس کے بہ ہے کہ احسن ثقی بر اللسان تھا تقریر فصیح اور شکل طبع کھلتا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 شریف میں حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا یا جامعیت اسلام کا حج گوش ارادت کے والوں اور غایہ  
 خدمت سیدنام کا اور دوش اطاعت کے رکھون اور ان باتوں کو مقصد ساتھ قسم کے کیا حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو یہ باتیں خوش آئیں جب رحمت ہوا تو شہر سے باہر جا کر کھیسوئے نمازوں کے علاوہ اور موتی کو قفل  
 کیا حق تعالیٰ نے بہ است نازل کی کہ بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ خوش لگتی ہے تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم اس کی بات کہ وہ کہتا ہے **فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا** بیچ مصالحہ زندگی کے **وَقَدْ هَدَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ مَنَافِي قُلُوبِهِ**  
**وَهُوَ الَّذِي خَصَّكُمُ الْوَحْدَ الْوَحْدَ** اللہ کو اور اس چیز کے کہ حج دل کے ہے کہ دل و زبان میری ایک ہے  
 اور حل بہ ہے کہ وہ بڑا جھگڑا ہے جھگڑنے والوں سے خصام جمع خصم کی ہے یعنی حساب جمع خصم کی  
 یا جمع خصم کی ہے کہ جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہے معنی فحاصمت گفتار اور اضافت اللہ کی طرف خصام  
 معنی فی ہے **فِي النَّحْوِ** واذا قوٰی سخی فی الکافض لیفسد فیہا ویهلك الحرث والنسل اور جب



اور مخلوق اس کا فرمانروا ہوئی پس اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ اس کا مالک ہے چنانچہ اگر تم میں سے  
 کچھ ایسا ہے کہ اللہ بن سلام اور اصحاب ان کے بعد قبول دین اسلام کے احکام نہ لیں اور نہ ہی ان کے احکام سے  
 اور نظم شکنی کی کرتے گوشت اور شہر شکر کا نہیں کھاتے تھے حق تعالیٰ نے ان کو فرمایا کہ داخل ہو اس اسلام میں  
 یعنی بعضے کو نبی کی بعضے اور دین کی امت کرو تو مخصوص ان کے حق میں اور مجموعہ مساوی سب مومنان مخصوص  
 پس ربط اس آیت پہلی سے ہو گیا کہ من الناس من یشری نفسه ابتغاءاً ہی کہ تم دویم ہی تقسیم دویم ہی  
 و ان غیب تھا یہاں خطاب ہی التفات غیب کے طرف خطاب کے ہی اور اگر خطاب اس آیت کا ہی ہے  
 منافقوں کے کہنے کہ منافق ایمان بہ ظاہر رکھتے تھے دل میں تصدیق نہ تھی انہی میں اس آیت اور فرمایا کہ داخل ہو اسلام  
 میں پس ایسے خیال یہاں سے اقرار کرتے ہو تو یہی تصدیق دل سے بھی کرو تو ربط اس آیت کا و من الناس من  
 تحب قولہ سے ہی کہ قسم اول ہی تقسیم دوم سے اور اگر اس آیت کا خطاب صحیح ہی اہل کتاب کے ہے  
 اور معنی کلام کی یوں ٹھہرے کہ یا ایہ الذین آمنوا کتاب و رسول و مخلوق اللہ و امنوا بحمد القرآن لوہم حمۃ بعد تمام  
 ذکر عبادات مومنان امتثال سے ذکر کفران ہی کشاف میں لکھا ہی کہ پڑھا ہی اعمش نے سنائی ہے  
 اور لام و کا یبقو اخطوا ان البطلان و است پیروی کر دو مومن سلطان کی اور احکام شوشہ پر قائم نہ کرو انہ لکم لکم و  
 یبطلون محض وہ سلطان واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر ہوا نہ لڑنے والا ہی و سو سے ڈال کر تمہارے  
 خاطر قرآن نہ لکھتے من بعد ما جاءکم الیقین فاعلموا ان اللہ عز و ج حکیم و پس اگر تعزیر میں او تم جاوہ شرع اور احکام  
 قرآن سے سمجھے کہ کہ تمہارے پاس دلیلین اور احکام حلال اور حرام جس جاوہ یہ کہ اللہ قادر اور غالب ہی اور  
 عذاب کرنے والا ہی ان کے اور محکم کار ہی انتقام لگا کر کس تعزیر ہی کہ ایک قاری نے بوقت تلاوت سنا  
 ان اللہ عز و ج حکیم ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہر قرآن نہ پڑھا تھا حکم کیا کہ وقت حلافت  
 سنا عداوتے و اس اور بیان حضرت اے کے میں غفور الرحیم کہنا کہ دہر کرما ہی اس طرح نہیں اور حکام خوف اور  
 کے عز و ج حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہی مناسب نہیں ہل یظنون ان ان یتاہم اللہ فی ظلیل من العمام  
 آیا انتظار کرتے کہ اس یعنی ہمیں انتظار کرنے کا فہم نہ کہ لاو کے ان پاس عذاب اللہ سچ سا یوں کے مادل غفور  
 سے چنانچہ قوم غیب پر یوم الظلمہ میں ظلمت جمہ ظلمت جسے حل جمہ ظلمت ہی واللہ لیکر و و قیض الامر اور ان کو  
 کہ ہو کہ میں اور عذاب کے اور کام کیا تاو کے کام ہلاک ان کے کا یعنی خراب شخص کی ساتھ اس کے پڑھا ہی  
 جانے و ان اللہ ترجع الامور اور طرف خدا کے یعنی طرف خرابی کے پھرے جانے میں سب کام  
 یا یہ کہ آج سلاطینوں کے حکم میں قیامت کو سب کے منقطع ہو جاوین کے امر فرمان سوائے ملک رحمان سرکا  
 و الامر یومئذ لیس لک بنی اسرائیل کہ اننا کھ من ایہ بیکہ ط سوال کر ہو و مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل  
 سے کہ مقصود فرماندان یعقوب سے ہیں کتنی عطا کیں یہ نے آبا ان کے کو نشانان روشن اور ستارہ مشک خج  
 شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا یوں خالص اور یہ بیضا اور امثال اس کے مثل میں و سلوی اخطاب





یغفر صلی اللہ علیہ وسلم یا جو کوئی صلحت خطاب کی رکھے وَمَنْ يَبْدُلْ نِعْمَتَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ نِعْمَتُ اللَّهِ  
شُكْرًا العاقبہ اور جو کوئی بدل ڈالے ہو وہ سے نعمت اللہ کی کو کہ نعمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے  
 اس کے کہ انہی اس کے پاس قورات پس تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عقوبت کرنے والا ہے يَكْفُرُ ہوتا ہے اس کے ساتھ قتل اور کھانا  
 اور آخرت میں ساتھ عذاب منشی کے وَيُنِزِّلُ لَكَ الْكِتَابَ وَالْحَيَاةَ الدُّنْيَا زِينَةً دی گئی ہے وَالْآخِرَةَ اور  
 کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اس پر فریبت ہوں اور غرور ہوں وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اور ٹھٹھا کرنے  
 میں ان لوگوں سے کہ ایمان لائے میں سب ترول کا اس کے یہ ہے کہ دو تہہ قریش کے فقیر اصحابوں رحبہ  
 بلال اور عمار تھے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان لنگالوں سے انتظام جہان کا کیا جا رہا ہے اور دنیا و آخرت  
 عرب کی کھیر اچھا ہے اگر دعویٰ کیا ہے ہوتا تو اشرف اور سادات عرب اس کے تابع ہوتے تو تعالیٰ نے  
 فرمایا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا أَجُورَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور بولوں کہ پرہیز کرنے میں شرک اور عصیان سے یعنی یہہ درویش اور  
 کہ جسے ٹھٹھا کرتے ہیں اور سر میں ان کے از روئے مرتبے کے جو ٹھٹھا کرتے ہیں دن قیامت کے لئے درجہ  
 مومنوں کے علی ہوئے فردوس برین میں اور کافر کے ہوئے سجدہ درجہ اسفل سجدہ کے وَاللَّهُ يَتَزَوَّجُ  
بَيْنَهُمْ اور اللہ روزی و شاہی جسے چاہے بغیر اندازے اور حساب کے وَاللَّهُ يَتَزَوَّجُ  
بَيْنَهُمْ باہوئی ہے باسط و زراف و مٹلی و تاب وَاللَّهُ يَتَزَوَّجُ ہاں انہی حساب ہاں وَاللَّهُ يَتَزَوَّجُ  
بَيْنَهُمْ لوگ امت ایک ہے آدم اور اولاد آدم ایک ملت پر بھی بعد کے مختلف ہو چکا  
 اللہ الیقین پس بھیجے اللہ نے پیغمبر علیہم السلام کھواجن لکھا ہے کہ آغاز اسلام میں زمانہ آدم علیہ السلام  
 سے زمانہ بعثت نوح علیہ السلام کے مابین وفات حضرت آدم اور بعثت نوح علیہ السلام سے تمام لوگ گروہ واحد  
 متصف بصفات اسلام تھے پھر مختلف ہو چکا ہے روایت ہے ابن عباس سے انکان بین آدم و بین نوح  
 عشر قرون علی شریعت من الخی فاختلعا یا بعد نجات اہل کشتی کے زمانہ صالح تک سب اسلام پر تھے پھر  
 مختلف ہو گئے بعض مسلمان رہے بعض کافر ہوئے پس تعالیٰ نے انہی مبعوث کئے اور زمانہ صالح علیہ السلام  
 سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام تک متفق کفر تھے اور بعض کتے ہیں کہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے سب جہان متفق  
 اور کفر کے تھا امت واحد پس بھیجے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کثاف میں لکھا ہے کہ کان الناس واحد متغفین علی  
 دین لا سلام فاختلوا فبعث اللہ الیقین کئے لوگ امت واحد مجتمع اور دین اسلام کے پس اختلاف کیا پس مبعوث  
 کئے اللہ تعالیٰ نے نبی یہ معنی موافق میں پہلی روایت بحر مواج کے اور آپ کو وجہ لکھا ہے اور دلیل اور بر تقدیر کر  
 فاختلوا کے اور آپ شریفی ہے کہ اس میں ظاہر ہے چنانچہ فرمایا ہے وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فاختلوا  
 اور مذہب بعضے کا کہ کثاف میں نہیں لکھا ہے کہ تقدیر کلام کی لون میں کان الناس امۃ واحدہ  
 کفار ابعث اللہ الیقین فاختلوا علیہم یعنی کئے لوگ امت واحدہ حالت کفر پس بھیجے اللہ تعالیٰ نے نبی  
 پس اختلاف کیا انھوں نے اوپر ان کے اور بعض تفسیر میں لکھا ہے کہ اجتماع عالم اور کفر کے کبھی کسی زمانہ میں نہیں







غرا کہ وہ جانتے ہو اور نیک ہی واسطے تمہارے دنیا میں بھی محبت فتح یابی اور حصول غنائم اور مقہورانہ  
 دین اور آخرت میں بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعم محل درجات علیین و عسی ان یجئوا شیئا و یسکھرو  
 شیئا لکم اور تائید کہ دوست رکھو تم ایک خبر کو از روئی کسالت نفس کہ وہ بجا ناسیجہ کا ہے اور حال کچھ  
 بری ہو واسطے تمہارے دنیا میں بسبب تحمل انداز کے علیہ عدا سے اور آخر میں محبت حرمان کے ثواب غریب  
 اور بعد درخت ہمارے واللہ یعلم و انتم لا تعلمون اور خدا جانتا ہی مصلحت تمہاری اور تم نہیں جانتے نہ  
 یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ سوال کرتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہیں حرام سے  
 لڑنے سے بچنے کے کثاف میں لکھا ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو ساتھ  
 اور اصحابوں کے جمادی الآخر میں دو مہینے پہلے عزوہ بدر سے بطین نکلے کو بھیجا اور مسلمان لڑنے اور قافلہ قریش کے  
 کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی عمر بن عبد اللہ الحضرمی اور بن آدمی ساتھ ان کے کفار سے قتل ہوئے شام  
 کے وقت چاند جب کا دکھلائی دیا معلوم ہوا کہ وہ دن تلخ جمادی الآخری کا تھا یا غرہ جب کا جب یہ  
 خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیاروں کو کہہ دیا کہ حلال ہے خون  
 ریزی اور فتنہ انگیزی کو سچ ماہ جب کے اور حال کچھ اس چاند میں حرام میں یہ باتیں مسلمانوں نے حضرت سے  
 عرض کیا یہ آیت نازل ہوئی یعنی اس سوال کا جواب فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قتل قتال فیہ کثیر لکم  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا ہی ان کے لڑنا ہے اس وقت میں قتال ماہ حرام میں حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ کیا  
 ساتھ آیت سفت کے و ضد عن سبیل اللہ و کفر بید المسجد الحرام اور نہ کرنا آدمیوں کو راہ اللہ کی سے لے  
 ایمان سے اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور کفر کرنا مسجد حرام کے یا نہ کرنا آدمیوں کو مسجد حرام سے ماننا  
 پھر نے سے سچ ان کے بعضوں نے کہا ہے کہ واو اور مسجد الحرام میں قسم کی ہے و اخرج اهلہ منہ اکبر  
 عند اللہ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کو یعنی بغیر علیہ السلام اور اصحاب ان کے کا مسجد حرام سے بلکہ کہ  
 کہ تم ہی اور مسجد کے بہت بڑا ہی نزدیک خدا کے قتال ہے اور عقوبت اس کی زیادہ تر ہے  
 قالفت اکبر من القتل اور کفر بڑا ہی قتل سے کہا ہے کہ مراد قتل سے عمر بن عبد اللہ حضرمی کا ہے  
 چنانچہ پھر ہوا جن لکھا ہے کہ زبردستی کرنی مسلمانوں پر اور بالکراہ ان کو دین سے پھر کر دینا کہ کافر کرتے تھے  
 بڑا ہی سچ کہتے براہی گناہ عصیان کے قتل عمر بن عبد اللہ حضرمی سے کہ عبد اللہ بن جحش وغیرہ اہل اسلام  
 کے ماتھے سے واقع ہوا تھا لام القتل میں عبد کا ہے و کذا لئن یقاتلوا لکنکم نحی یردوکم عن دینکم  
 ان استطاعوا ورنہ ملنگے مشرک استصابت اور عباد اور عباد کرتے جاوین گے تم سے اے مسلمانو ہاں کہ  
 کہ پھر دین تم کو دین تمہارے سے کہ اسلام ہے اگر کر سکیں اور قادر ہوں و من یرید دینکم عن دینہ اور جو  
 کوئی ..... پھر جاوے تم سے دین اپنے سے اور مرد ہو جاوے قیمت و ہو گا خیر پس مر جاوے اور  
 حال کچھ وہ کافر ہو یعنی حالت ارتداد میں مر جاوے قال لئن یقاتلوا لکنکم نحی یردوکم عن دینکم

لوگ کہوئے گئے عمل کرنے سے بچو ورنہ کے اور آخرت کے کہ وہاں میں ایمان نہ رہا قلیلہ عدا ہو مال گیا میرا شیخ  
 ہوئی اور عاقبت میں متقی ثواب نہ رہے وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور یہ لوگ میرے والے ہیں  
 وفتح کے وہ سچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں سمجھ لیجئے کہ کہوئے حاکم عمل کا اور زائل ہونا ثواب کا نزدیک  
 امام اعظم رحمہ اللہ بجز درتداد کے ہوتا ہی اگرچہ ہر سال لے لے لیکن ثواب عمل کا پھر نہیں آتا اور نزدیک  
 امام شافعی رحمہ اللہ بجز درتداد اعمال جہت نہیں ہوتے جب تک کہ حالت ارتداد مبنی نہ مرے اگر مرتد ہو گیا پھر اسلام  
 لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا یا و لگا اور اگر اسلام نہ لایا اور اسی حالت پر لغو ہوا یا نہ منہا مگر کیا تو ثواب اعمال کا  
 نہ یا و لگا اور تک الکا یہی آیت ہے اس واسطے کہ اس میں موت حالت کفر بشرط ہے جب بہہ ثبات  
 ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب پھر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کلام میں دو  
 شرطیں ہیں دو جزا ہیں ہر جزا اپنے شرط پر مرتب ہے ابطال اعمال مرتب ہے ارتداد پر اور خلود  
 مار مرتب ہے موت حالت کفر پر اور دلیل الٰہی یہ آیت شریفہ ہے وَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ سِوَمَا  
 صریح حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کفر کرے ساتھ ایمان کے یعنی مرتد ہو جاوے پس تحقیق جہت ہو جائے  
 میں عمل کے اس میں کچھ قید موت کی نہیں ہے مطلق ارتداد موجب ابطال اعمال ہے پس جہت ہونا عمل کا کہ  
 مطلق آیا ہے مقید موت کیونکہ ہوا اطلاق اور قید جمع نہیں ہوتی اور مطلق محمول پر مقید کے نہیں ہوتا  
إِنَّ الْكَافِرِينَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہیں بخدا و رسول و  
 جنہوں نے وطن چھوڑا اور محنت کی لڑے کافروں سے بچ راہ خدا لکھنے محمد بن حنفیہ اور یار اس کے رضی اللہ  
 یوجون رحمۃ اللہ یہ لوگ اسید وار میں مہربانی اللہ کی کے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا مہربان  
 اور مجاہد و لگا اور مجاہد و لگا ہے اور اس پر مہربان ہے معلوم ہے کہ یہ تیسویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے  
 مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما نکلتا ہے وہ ہمیں يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ جتنے ہیں جتنے  
 ہے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے فقہ اس کا یوں ہے کہ جب نازل ہوئی آیت  
 ومن ثمرات الخیل والاعناب سجدوں منہ سکرو اور زقا حنا تو مسلمان شراب پیار کرتے تھے اور یہ واسطے  
 ان کے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر بن الخطاب نے اور معاویہ بن جبل وغیرہما رضی اللہ عنہما حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتویٰ دوہیں سچ شراب کے کہ زائل کرنے  
 والی عقل کا ہے اور سچ جوئے کے سبب ضایع ہونے مال کا ہے بہتیں فرمایا حق تعالیٰ نے قُلْ  
فِيهِمَا ذَرْعٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ كَثِيرٌ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بچان دونوں کے گناہ بڑا ہے اور فائدے میں  
 واسطے لوگوں کے منافع خمر کے یا بدنی میں جیسے ہضم طعام اور نشانی حرارت عیزری اور یا خلقی میں جیسے تواضع  
 متکبران اور سخاوت و شرمسکان اور حرارت بیدلان اور یا مالی میں جیسی منفعت بیع و شراء میں اور فائدہ جو سکا کو بیچ  
 ہے اور پرورش و نشون کے کہ رسم جاہلیت تھے جو کوئی کچھ جہت تاب جوئے سے وہ مساکین کو لقمہ پر کرتا تھا بعد



تروال آیت کے بعض صحابہ نے چھوڑ دیا مینا اس کا اور بعضے مٹے مٹے بعد اس کے اگر و بعد الرحمن بن عوف نے  
 بی کر ایک جماعت صحابہ کی انست تھیں قل یا ایہا الکافرون نماز میں پڑھنا لا اعبد کی جگہ اعبد بغیر لائے طرحہ کئے  
 پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى بعد اس کے صحابہ نے وقت نماز کے اسکا مینا چھوڑ دیا نا  
 نقصوں نے وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پٹنے کا ایک مقرر کرکے ماکہ عثمان بن مالک نے اگر و  
 جمع کر کے لوگوں کو محفل شاطی اور ماوہ جاری لگی جب مدہوش ہوئے سب سعد بن وقاص نے حالت مستی  
 میں مخرج جو انصاری کی رہا انصار لون اسکا مارا اور زخمی کئے اور اید اپنی سہرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انصا  
 مذکور سے گمہ کو ہوئے حضرت عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ ین لنا فی الحمر یا ناسنا فیما یحرم وعا کی قبول ہوئی اور یہ آیت تحریر میں نازل  
 ہوئی انما الخمر والمیسر والایصاب والالزام حبس من عمل الشیطان فاجنبوه الخ کہ سورہ مائدہ میں او کی انشاء اللہ  
 تعالیٰ صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حق تعالیٰ نے اور بندوں کے کہ شراب یکبار حرام نکلی درجہ  
 بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگوں پر پہلے حلال تھی تو عادی تھی پھر فرمایا کہ اس میں تم حبس نہ حرمت پھر حرام فرمائی  
 وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اتم اسکا ثابت ہے اور حرمت اسکی  
 آیت جو سورہ مائدہ میں آوے گی اس سے ثابت ہوئی ہے سوال جب اسکا مینا اتم ہو تو پھر حرام ہے پھر  
 احتیاج طرف آیت مائدہ کے کیا ہے جواب پہلے حلال تھی پھر اتم جو اسکا بیان فرمایا مع منافع لو لوگ سمجھے  
 کہ حرام نہیں ہے یہہہ اگر اتم اس میں تصحیح وقت اور مال کا اور فوت صلوہ کا ہے اور یہہہ کہ شراب اسکا سبب ذوال  
 عقل ہے اس واسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے بقاء بیماری ہے اور حال النکاح حضرت صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ لم یجعل ثناء کم فیما حرم علیکم بس کیونکہ لو فقیہ ہو در میان آیت اور حدیث کے جو  
 بہ نفع اسکا جب تک تھا کہ مینا اس کا اتم تھا سبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورہ  
 مائدہ کی تو حرمت اسکی نہ دور کر دیا منفعت اس کے کو کہ للناس نفعی اور معلوم کر لیا ہے اس کے کہ حدیث حرمت  
 من واقع ہے بس مخالف آیت اور حدیث میں کہاں واقع ہوا سمجھ لیجئے کہ برویک امام ابو حنیفہ رحمہ کے شرہ  
 انکو خام کا جب آگ میں بکاوین اور بوش اگر کف اسکی اوپر کی دور ہو پھر مہوشی لائے وہ تو حرام ہے اسکا  
 نام شراب ہے اور صاحبین کے نزدیک بوش اگر کف دور ہو یا نہو خمر ہے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰؓ نے  
 نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوین من پڑے اور اس پر بنا بناوین تو واسطے بائک نماز کے قدم پس  
 منارہ زیر کھون اور اگر دریا میں پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس سپر او کے تو چار یا نو کو بخورون کہ عین خمر حرام نہ  
 قطع ہے اور طہ محض ہے خون چوک اور نول سب حلال کہنے والا اسکا کاویں تہور می بہت حرام  
 اور باقی تحقیق خمر کی اور تہر کی سورہ مائدہ میں لکھی جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ و اتممہا اکبر من نفعہما اور  
 گناہ شراب اور جوئے کا بہت ڈرا ہے فائدہ ان کے سے ویسکونک ما ذایفقون اور بوجہ یہیں سمجھ سے  
 ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خرج کرین عجزین جموح نے اول بار جو نفعہ کا کیا تھا تو جواب مصارف فقہین

نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھانسا میں نے کہ صدقہ دیا جائے لیکن نہیں جانتا میں کیا کرنا  
 دیا جائے ہے جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے لینے جو اہل عیال کے  
 خرچ سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ میں دواؤں حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت زکوٰۃ کے کہ سورہ توبہ میں  
 اُس کے گئی تھیں جو احسن لکھا ہے کہ ما ملتاہیں اور ذابغنی الذی ہے اور یتفقون صلہ کا ہے صمیم جو صلہ  
 کی محذوف ہے اے مال الذین یتفقونہ ما ملتاہیں نصیب میں ہے یتفقون کا معنی ای شیئ یتفقون نہ  
 کَذَٰلِكَ یَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یہ بیان ہے کہ فرمایا اس طرح بیان کرتا ہے  
 حق تعالیٰ واسطے تمہارے نشانیاں مہربانی اپنے کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کاموں اس جہان کے اور اس جہان کے لینے  
 دل اس جہان میں نہ باندھو اور اس جہان کو ماتم سے لکھو ملاجین و غظا نے لکھا ہے کہ سب نے کہا ہے کہ فکر  
 بیچ دنیا اور آخرت کی یہ ہے کہ سمجھے آدمی یہ دو نواطعان راہ میں فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نیا حرام علی اہل  
 الآخِرۃ وَالْآخِرۃ علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیا حرام ہے طالب عقبی کو اور عقبی حرام ہے طالب  
 دُنیا پر اور یہ دو نواطع ہیں طالب مولیٰ پر قطعہ عقبی میں وہ نہ مانگتا ہو جب کچھ نہ دنیا کی ہو پس پھر نہ کو ہو  
 کب کچھ نہ تو اس کو ملے تو سمجھے کو میں ملا نہ سمجھے ہے سمجھے کو تیرا رفت شب کچھ نہ عقل ہے کہ ایک  
 بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت آئے استقبال کو آئی مکان مہک کیا خوش بو سے لوگ خوش ہوئے  
 وہ روئے ہو چھا کہ سب گریہ کیا ہے حق تعالیٰ نے نہ غیبت کی کہ بہشت کو تمہارے لینے کو بھیجا کہا اسوئے  
 رونا ہوں کہ بہشت آئی چکا میں طالب ہوں اس نے جلوہ نہ دکھایا اور نہ ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہے عرض  
 کیا انھوں نے کہ میں سمجھے چاہتا ہوں پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکل گئی واہ عجب موت یا سئی الہی نیا ہی  
 مرنا مجھے بھی دجوت تیرے مشابہ میں جان تن سے جائے میری نہ الہی موت بھی دے تو الہی موت  
 میری نہ وَکِیْتُ لَوْ نَوَدَّ عَنِ الْبَشَآئِ اور سوال کرتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کو یتیموں سے لینے کس  
 طرح سے معیشت ساتھ یتیموں کے کر رہی سبب نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جو ملک تہمدید کھانے والے یتیموں کے  
 میں ساتھ نزول اس آیت کے ملا تفر لوال یتیم وارد ہے وہ لوگ کہ انکا کار بار کرتے تھے اور ان کے معاملت  
 میں تصرف کرتے تھے کٹارہ کش ہونے لگے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک میں  
 پہنچی حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَصْلَحْ فَخُتْمٌ خَيْرٌ مِّنْ کَہْمِ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوازنا اور مچا فطنت کرنی نہ  
 یتیموں کے مال کی واسطے ان کے بہتر ہے اجتناب کرنے سے بحر مواجین لکھا ہے کہ جب یہ آیت  
 نازل ہوئی ان الذین یا کلون اموال الینائی اظلموا انما یا کلون فی بطونہم نادا عبد اللہ بن روح الضاری نے پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر عرض کیا کہ یا رسول اللہ علیا حدہ اما خیر کرنا اور اس لکھا و شوارہ کس  
 طرح معاملہ کریں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ کھانا یتیموں کا جدا  
 لکھنے لگے اور ان کے چھوٹے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے فحاشی لکھنے ساتھ اس کے روارہ تھے

لکے اعراض کلجان سے کرنے لگے حق تعالیٰ نے فرمایا **وَإِنْ شَأْنُكُمْ فَاتَّخِذُوا آلَ زُكْرَانَ** کو اور طعم انسا  
 طعم ان کے کے خط کرو بس بھائی تمھارے میں بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھ ان کے رکھو خرچ اور وزن  
 انھی جس کا حساب میں رکھو اور زیادتی اور کمی کا شے کی برست خیال کرو **وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ**  
 اور اللہ جانتا ہی بگاڑنے والوں اور تباہ کرنے والوں کو ان کے مال کے سنوارنے والوں سے **وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَعَمِلْتُمْ**  
 اور اگر چاہتا اللہ اللہ محنت اور رنج و ستا تم کو اور تنگ کرتا تم کو ساتھ باب کے کہ مخالفت ساتھ مینوں کے  
 حرام کر دیتا **إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ** تحقیق اللہ تعالیٰ غالب ہی حکمت والا جو کرا ہی ساتھ حکمت کے کرا ہی  
 سوال **يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أُنْفِقُ إِلَّا مِمَّا مَلَكَتْ يَدَايَ وَمِمَّا رَزَقَنِي اللَّهُ فَذَلِكُنَّ**  
 کے درمیان سبقت تباعد معنی فصل کیا اور او اعطف کا درمیان نہ لا یا اور **يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ**  
 اور **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتِيمِ** عن الیتم عن المحض ان یتیمین بھی وہاں ہی تباعد معنی ہی پس انہیں کیوں  
 وصل کیا ساتھ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلے آیات تفسیر میں تھا یہاں بھی کرے جواب لکھا **يَسْأَلُونَكَ**  
 کہ سوال یتیموں پہلے کہ مفصولہ میں انہیں سے آخر کا سوال کہ **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتِيمِ** یہہ اور یتیموں  
 سوال سمجھلے کہ مفصولہ میں ایک وقت میں واقع ہوئے ہیں اتحاد وقت کا درمیان ان کے موجب وصل  
 اور یتیموں سوال پہلے اوقات مختلفہ میں وارد ہوئے ہیں اتحاد زمانی بھی انہیں مفصولہ ہی سبب فصل معلوم  
 کیجے کہ جو یتیموں آیت آیات مسائل سے کہ جس سلسلہ عدم جواز میں کہیں اور مشرکات کا ساتھ مؤمنین اور مؤمنات  
 نکلتا ہی وہہ بھی **وَكُلُّكُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ** اور مشرکات نکاح میں لاؤ عورتیں شرک والیوں کو یہاں  
 کہ ایمان لاؤں سبب نزول آیت کا یہہ ہی کہ معینہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرید عتویٰ کو کہ بڑا بہادر دلاور  
 مردانہ تھا مکے کو بھیجا تاکہ ضعیفی اہل اسلام کو کفار سے مخفی کر کے آوے جب مکے میں پہنچا تو ایک عورت  
 مشرکہ غماق نام نے کہ تعلق باطن ساتھ اس کے رکھتی تھی مکہ کے پاس اگر کہا کہ خلوت کرو والا فرماؤ کر تجھے اندھا  
 دلو آؤ گی اسنے کہا حرام من تجھ سے کروں یہہ محال ہی ہے کہ کہا نکاح کر اسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر کھلتے  
 اللہ علیہ وسلم کروں یتیری کیا محال ہی پس فرید نے بعد مر جبت کے احوال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 عرض کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور انہیں روز و رات میں عبد اللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنے لوندی کو مارا  
 وہ اگر معینہ خدا پاس داد خواہ ہوئی حضرت نے قہر بانی فرما کر عبد اللہ سے اس کا احوال پوچھا عبد اللہ نے  
 عرض کیا کہ تازہ پڑھتی ہی روزہ رکھتی ہی تصدیق آپ کے رسالت کا کرتی ہی لیکن با فرمان ہی حضرت  
 فرمایا کہ یہہ مؤمنہ ہی اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اسے آزاد کر نکاح کر لیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ان رواحہ نے کیر کیر  
 سے نکاح کیا اور عورت حسین خوبصورت شرک دینے تھے نہ قبول کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھی **وَلَا تَنْكِحُوا**  
**الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُفِيضُوا** اور اللہ نوندی ایمان الی تحجرات آزاد مشرک سے اگر چہ بیت میں لاؤ وہ عورت حرام مال ہنے سے ولا  
**تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُفِيضُوا** اور تم عورتوں مونا نکاح ساتھ مردوں مشرک کے یہاں تک کہ ایمان لائیں ولا

مؤمن خیر من مشرک ولو اجمعکم اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے عورت کافر اور مشرک لایموا لے سے  
اور اگر تم خوش کہے تم کو وہ مشرک ہو سہ صورت یا شرک اولئک یدعون الی الذرہ ہمہ شرک و اولئک شرک  
والہان ملائی میں تم کو طرف الگ کے یعنی طرف کفر کے کہ ارتکاب اسکا سب ہی دفع جانے کا واللہ  
یدعون الی الجنة والمغفرة یا ذنبا اور اللہ بلا مای تم کو بائیں طرف جنت کے اور بخشش کے  
یعنی وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہے کہ جسکے اوڑھے سے بخشے جاؤم اور بہشت میں پہنچو ساتھ قضا اور ارادت ہونے  
کے ویبیین ایاہ فیہ للتالیس لعلکم تبتدون اور بیان فرماتا ہے نشانیاں اپنی اور ظاہر کر مای احکام میں جلال  
اور حرام سے واسطے آدمیوں کے تو کہ نصیحت بخیرین وہ حاصل بہہ ہی کہ نکاح مومنین کا زن مشرک سے جنت  
کہ ایمان ملاو سے حرام ہے لیکن نکاح بہہ ہی کہ جائز رکھا فقہانے نکاح میں لانا زن کتابیہ کا باوجودیکہ مشرک  
انکا قرآن سے ثابت ہے کہ قالت البہود و عزیر بن ابی اللہ و قالت انصاری مسیح بن اللہ بن یسویہ  
لکھا ہی کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کر دیا اس آیت نے والمحصات من الذین آؤوا الی الکتاب  
کہ سورہ مائدہ میں ہے پس جائز ہو گیا نکاح اس سے اور کشف میں لکھا ہے کہ بہہ حکم منوح ہے ساتھ آیت سورہ  
مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مومنا لکھا ساتھ مشرکین کے آیت ولا تنکحوا المشرکین سے ثابت ہے اور نفی احسن  
لکھا ہے کہ ولا تنکحوا المشرکین میں لایتنکحوا بالضم ہی باب افعال سے عامتہ نہ بالفتح ملائی محروم سے بخلاف ولا تنکحوا  
المشرکات کے کہ اس میں دو لوقر آیتیں ہیں معلوم کر لیجئے کہ مفسرین آیت آیت سائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت  
مباشرت کا ساتھ زمان حالضہ کے اور حرمت مواطنت کے کان سے لکھا ہے وہ بہہ ہی ویستلکونک  
عن الجیض اور سوال کرتے ہیں مجھے کو اچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے نزول کا ایک بہہ ہی کہ بہود  
حالت حیض میں اپنی حوروں سے حد سے ہو جائے تھے اور نگاہ انکی طرف نہیں کرتے تھے کھانا طعام نہ کھاتے  
ساتھ حرام نہ جانتے تھے اور کرنا کلام ان سے منع سمجھتے تھے اور نصاریٰ برعکس کے کرتے تھے کہ حالت حیض  
میں کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت ان ابو حجاج نے حضرت سے پوچھا کہ عورت منکح سے  
حالت حیض میں کیا معاملہ کریں ہم جواب آیا کہ قل هو اذی کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض ناپاکی ہے کت  
طبع اور نفرت دل اس میں ہوتی ہے فاعترتوا النساء فی الجیض پس محوڑو و عورتوں کو حالت حیض میں لینے  
محاممت سے بچو اور کالت مواطنت محالط شوق سے کرو پھر حق تعالیٰ نے واسطے تاکہ کے فرمایا و تکلموا  
میں بہہ ہی اور مت ما ن و ان کے یعنی مباشرت بخروج حق تعالیٰ سے یہاں تک کہ پاک ہوں بطہرن بسکون طہ  
اور ضم نامام حیض کی قرات ہی یعنی جب خون آنا منقطع ہو بعد الکرام حیض اگرچہ غسل کیا ہو محاممت روا ہی اور اگر  
القطع دم کا ہو اقل مدت حیض میں تو قبل غسل کے وطی ناروا ہے حتیٰ قول نام غلطہ کا ہی اور غسل کرے  
بعد القطع دم تک وطی کرے بہہ نامہ ہستی شافعی کا ہی فاذا قطعہ من فاعلم ان حیض امم اللہ جس حساب نہ مالین  
بعد القطع دم پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا اللہ نے فرج ہے نہ غیر ان اللہ یحب التوا بیوت



وَيَجِبُ الْمُنْكَحُ حَتَّى يَتَّقِيَ حَقَّ تَعَالَى دُوسْت رُکھتا ہے تو بہ کر لے والو کو منہا ہی سے اور دُوسْت رُکھتا ہے تاکہ  
 سبھی کے آدمی سچ فحالت حاصل کیے افراط اور تفريط کرنے میں ترس لکھ حوض غمر حوض میں فرق نہیں کرے  
 وہی جامع خلطہ ہو جو حالت حوض میں بھی کرے تھے اور ہو اور منہا نکلی مار گئے تھے کچھ آمیزش کسی امر میں  
 ان کے ساتھ نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو راہ میا نہ روی کا عنایت فرمایا مضاجعہ اور مواکلہ اور مشارتہ  
 اور معانقہ جائز رکھا افسوس کرنا ناف سے تازہ حرام کیا چنانچہ ہی قول امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور امام  
 محمد میں غیر حرور رکھتے ہیں اور بدست حیض کی اقل تین روز میں اور اکثر دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ  
 میں تفصیل مذکور میں یہاں بیان کرنا موجب طوالت کتاب ہے لہذا محرم نہ ہوے سناؤ کہ حُرَّت لکھنی سنا  
 تمھاری کھنڈیاں میں واسطے تمھارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر تمھیں طرف سے محاسن کرے تو فزیرا جوں  
 سید ابوہامی لوگوں نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالیٰ نے نازل کیا کہ میں سنا  
 تمھاری کھنڈیاں میں کہ ان سے اشجار اطفال و زینبات بنات سید ابوہامی نے میں قاتوا حُرَّت لکھنی سنا  
 جاو کھیت ہے جس طرح سے چاہو یعنی جماع کرو ساتھ ان کے جس نہج سے کہ چاہو لٹا کے ٹھٹھکے اٹھا کے  
 لٹ کے لٹ کے موضع حرمت میں نہ محل فرث میں یعنی مقام جماع میں جماع کرو کہ قبل ہی نہ محل سرکدن  
 لوالت کرو کہ دُوسری سمجھتے کہ ان کی دو معنی الی ہیں من ابن کی چنانچہ اس میں ابی فلک ہذا اور کیف کی چنانچہ  
 اس میں ابی فلک ابی غلام بیان من ابن نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اس میں صفت نعمت مکان ہے اس میں  
 کی معنی ہو جاوین گی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دُوسرے چنانچہ بل روافض کہتے ہیں اور یہ معنی اس میں  
 کی بدست نہیں اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فی بیان تمھاری کھنڈیاں میں ان سے اولاد سید ابوہامی تمھاری  
 لئے کھیت کرو تو دو وجہ سے چاہو اور اولاد نہیں سید اکثر فی مکر جماع سے لوٹ سے اولاد کہاں ہوتی ہے بدست  
 وہ تمھارے جو مت بچل اولاد ہو نہ وہ کہ جس میں تم ضایع جاوے پس کسی طور سے یہ معنی اتنی کی ملتی ہے نہیں پس بیان  
 ابی معنی کیف چنانچہ کہ مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہے یعنی کیف شتم قائما و اوقاعدا و مضطجعا خانا محل اول  
 تقریر کر کے ہم وقد مؤلفہ أنفسکم اور پہلے صحیح واسطے جانوں اپنی کے خلوصیت سے اور اعمال ملک سے کہ تبلیغ  
 اور اور اجتناب انوہی ہے جماع حلال ہے اسے کرو اور لوٹ حرام ہے اس سے بچو ماہر کہ مقدم کرو نفوس اپنے  
 مرجع سے بلہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویٰ وین اور سبب تلبس امت سید المرسلین ہووے  
 وَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُنْقَلَبُونَ وَرَوَّاهُ اللَّهُ سچ فحالت امر کے اور مباشرت نہیں کیے جماع کا امر کیا چھوٹ  
 کرو لوالت کی نہیں کی ہے وہ مکر و اور جانوہ کہ تلنے والے ہو تم اس سے بچو پہلے سمجھا ہے اچھا مارا اچھا  
 لڑا چھ درجہ بہت میں طہین کے برابر ہے تو برسے و زخم دوزخین میں کے یا تلاقہ کی ضمن طرف اللہ کے ہے  
 یعنی ملو اللہ سے بے پردہ دیدار و رو دکار سے مشرف ہوگی یا تلاقہات سے عرصہ بندگان ہے احمد  
 عز وجل چنانچہ اور آیت تشریف میں واروہی و عرضوا علی ربک صفوا و کثیر المؤمنین اور خوش خبری کے آدمی



اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کو ساتھ بہشت اور دوزخ کے معلوم کیے کہ جھٹکوں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے  
مسئلہ قسمیت پر کھانے کا اور بہت قسم کھانے کا اور وقت اقام کا اور وجوب کفارت کا کھانا ہی  
وہ ہمہ جن کا لا تجعلوا اللہ عرضۃ لکم ایما کرم اور وقت کرو اللہ کے نام کو نہ دست اور ہانہ واسطے قسموں بنی  
کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے ہنوی سے کہ شر بن نعمان تھے مالوش ہو گئے اور قسم کھائی ام عظمیٰ کی  
کس سے بات نہ کرو لگا اور اس کے حق میں کچھ نیکی نہ ہو لگا اور اس کے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہو گا تو صلح  
مصلحت نہ کرو لگا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع ان بترافوا واتفقوا اس سے کہ نہ کرو  
ساتھ اقربا اور احبا کے اور برہنہ گاری کرو مروت بارون دوستداروں کے سے اور ان سے قطع کلام کرو  
وَتَصْلَحُوا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگوں کے وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ اسے والا ہی قسم بخاری جا  
والا ہی جوں میں قسم کھانے والوں کے ہو یا ہی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اس آیت شریفہ کے ہو  
دل میں ٹھہرایا تھا شر بن نعمان کے ساتھ عدم نیکی سے چھوڑ دیا اور شر سے بدتر مقام حسرت اور شفقت  
میں آیا یَا یٰۤاُوْاۤخِذْہِ کہ اللّٰہُ بِاللَّعُوْفِ اِیْمَانُ کہ نہیں پڑا تم کو اللہ کے ساتھ لغو کے بیچ قسموں بخاری کے کہا جس کا  
کشاف نے لا یواخذکم اللہ الی الا بما عکم بلغو الہین اور دوسری معنی کہتے ہیں کہ لا یلزمکم الکفارة بلغو الہین لغو بقول مام  
عظم رحمہ اللہ علیہ جس کہ منطہ رست پر قسم کھائی جائے اور وہ جھوٹے لکل و کے اور بقول مام شافعی لغو وہی  
کہنے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر بات میں کہے واللہ الی واللہ جاو لگا واللہ جھوٹ  
واللہ جھوٹا اور اسے اس قسم میں قصد قسم کھانے کا ہو خیر ہر تقدیر میں لغو کفارت نہیں ہی اور حق تعالیٰ اپنے  
مواخذہ نفر ما و لگا وَلَٰکِنْ یُّؤْخِذْکُمْ بِمَا کَسَبْتُمْ قُلُوْبُکُمْ اُوْرَیْکُمْ اور لیکن پڑا ہی تم کو ساتھ اس خبر کے کہ مائے ہن دل نہ  
تھمارے یعنی جو عہد اقم کھا و ارادہ کر دل میں ایک کام کا اور خلاف اس کے کر لو حاشا کہ ہو کے کفارت لازم  
آئیگی اور بیان کفارت میں کاسورہ مائدہ میں آوے گا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ تعالیٰ  
بخشنے والا ہی بندہ کو ساتھ قسم لغو کے اور بر دباری ہو گئے عہد امین بھی شہابی عذاب کر نہیں نہیں فرمایا بھی  
لیجے کہ اختلاف ہی بیچ میں غم جو کے غم کے معنی لغت میں نیچے لیجنا اور غوطہ کھانا ہی اور صراط اہل شرع میں  
میں غموس وہ ہے کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ میں کام کیا ہو اور قصد احسان بوجہ کے قسم کھائی جھوٹھی کہ  
میں نے نہیں کیا یا بالعکس پس بقول ام عظمیٰ ایک روایت میں امام احمد کے ہے کہ اسے کفارت نہیں ہی  
کہ اس کا گناہ بڑا ہی کفار سے نہیں بدل جاتا اور بقول مام شافعی اور ساتھ ایک روایت مام احمد کے کفارت  
اوپر سے اور اگر قسم کھائی کہ زمانہ آئندہ میں یہ کام نہ کرو لگا اور خلاف اس کے کرے یا بالعکس تو حاشا کہ ہو گا اور کفارت  
لازم اسے گا بالا جماع معلوم کیے کہ بیان سے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت میں شروع ہووے میں سنہین  
آیت آیات مسائل میں کہ جس سے مسئلہ اہل کھانا ہی وہ ہمہ ہی لَٰکِنْ یُّؤْخِذْکُمْ مِّنْ دِیْنِکُمْ مِّنْ دِیْنِکُمْ واسطے  
ان لوگوں کے کہ قسم کھاتے ہیں فی بیون ایچا سے جدا نیکی سے لیجے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ میں ایسا نہ

مشروح مفصل نہیں ہے جبلیا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہے کہ طلاق با حکامہ و با مدحی یا میں غلط  
 املا وغیرہم اور ایسے ہی عدت با حکامہ اور با مدحی کا ہے اور تمام یہ دو سو رو بہن بیان کیا ہے ایک  
 تو بہن سورہ بقرہ میں دوسری سورہ طلاق میں کہ آخر قرآن میں آوگی اللہ تعالیٰ اور بہن اس کے بھی  
 ساتھ مسئلہ طلاق کے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ یوں من کتابہم لکھا ہے امام زادہ ہی نے اور حنفی نے کہ سبب  
 نزول کا اس کے یہ ہے کہ جاہلیت میں جس مرد کو اپنی عورت سے میل ہو یا تھا اور عدت رکھتا تھا کہ اگر اس کو  
 چھوڑ دینا تو اس سے نکاح کر لیا تو قسم کھا لیتا تھا کہ اس سے روزوں اس سے مباشرت نہ کرونگا اس نے عدت وہ  
 جاری پالتہ دل ختمہ بھی رہتی تھی نہ بیوہ ہوتی ہے نہ سہاگن حق تعالیٰ کو یا نہ اندیشی یہ بات اور بہن  
 نازل کی اور یطیوں سے اس کی آیت سابق سے یہ ہے کہ اس میں مذکور میں کا فرمایا تھا اس میں حکم ایک صفت  
 میں کا کہ اس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی یہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا واسطہ بلا خطہ حال قول  
 لوگون کے کہ ایسی قسم کھاتے ہیں تو بعض اذبحۃ اشہر اشرار زنا جہنم کا فان فاق الله عقوبۃ من جہنم  
 پس اگر پھر لوگ سو گند کھانے والا طرف جورا سنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق سبحانہ تعالیٰ  
 شخصے والا ہے گناہ کنندگان قسم کا اور بہن ان کے کہ مباح کو نجاست قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی ہے  
 کہ شریعت میں یہ ہے کہ اگر املا والا جارہینے کے اندر رجوع کرے تو حائض ہو یا نجی کفارت لازم آتی ہے اور  
 نکاح ثابت رہتا ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے اور ایک قول امام عہد کا بھی ہے کہ اور بقول امام شافعی  
 رج اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حائض نہیں ہوتا اور اگر عدت چار مہینے کی گذری اور طہی نہ کیا اسے بغیر  
 عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتا ہے نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے کہ ان کے نزدیک سو گند  
 ہے چاہے طلاق دے جائے نہ دے اور سرکشی کرے اگر املا والا تو حکم کو چاہے کہ طلاق دلو اور کہ ہے  
 قول امام مالک اور احمد اور شافعی کا ہے اور امام احمد سے اور شافعی سے یہ بھی روایت ہے کہ شکی کی  
 استراکہ طلاق دیوے فان عزموا الطلاق فان الله سميع عليم اور اگر تعقید کرین طلاق کا پس حق تعالیٰ نے  
 والا ہے کلام دینے والے کا جاننے والا ہے جس کا ایک اختلاف ہے کہ اگر قسم کھائی کسی نے بغیر  
 اسم اللہ کے تو املا والا ہو گیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہے کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی عورت کے کیا یا اگر  
 ابتدا ورنہ کرنے کا اس کے کیا کہ دودھ پلانے والی ہے یا بیمار ہے یا قصدائے جان کے ضرر دفع کرنا کیا اور  
 نقص امام مالک کے مولی نہیں ہوتا اگر حالت غضب میں قسم کھائی یا ارادہ ضرر سانی کا ہو زوجه کا تو اگر  
 نکاحی اور سزا کاری کا یا اور نفع زوجه کا ہو تو مولی نہیں ہوتا اور بقول امام محمد قصد ضرر..... زوجہ  
 مولی ہو یا نہیں فقط اور امام شافعی کے دو قول ہیں صحیح تر ان سے قول موافق امام اعظم ہے اور اگر سہاگن قسم  
 کھا کر جارہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت با اتفاق لازم ہوتی ہے اگر قول قدیم شافعی میں اور کسی نے  
 وطی کرنا ترک کیا اپنی زوجه سے بغیر قسم کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہیں ہوتا

اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمدی میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے حدیث الامامی سند میں بقول مالک دو فیئہ میں اگر دہو جو روایت کی یا لوندی ہو اور امام شافعی کے نزدیک چار مہینے میں مطلق اور نزدیک امام عظیم کے اعتبار حدیث الامامی عورت پر ہے اور اگر جو روایت احمدی میں ہے اور اگر لوندی ہے دو مہینے میں خاوند کوئی ہو غلام ہو یا میان ہو اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق امام عظیم کے اور اختلاف ہے امام شافعی کے کافر میں بقول امام شافعی اور بقول امام مالک صحیح نہیں اور فائدہ صحت امام کا اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام لے آگیا اگر در میان چار مہینے کے وسطی کیا کفارت لازم آئی والا مولیٰ ہو معلوم کیجے کہ کٹھنوں است آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور میان صحت کا صحیح طلاق کے نکلتا ہے وہ بھی والکطقت یتربصن بانفسہن ثلثہ مخوفہ اور طلاق والیان انتظار کریں ساتھ جائون اپنی کے میں قمریت اور قمر لفظ مشترک ہے حائض ہونے کو زن کے اور پاک ہونے کو دوفو کہتے ہیں لیکن یہاں قمر نزدیک امام عظیم کے حض ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے بھر ہے اور امام محمد سے دو روایتیں ہیں اور اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اس وقت کہ عورت کو حض تیسرا شروع ہو کہ امام عظیم کے نزدیک مدت عدت کی پوری ہو جاتی ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضائے حض ثالثہ کے جو بھر پھر پور ہو پوری ہوتی ہے اور متفق ہیں ائمہ کہ عدت زن حاملہ کی مطلق بوضع حمل ہے طلاق دادہ ہو یا خاوند مر گیا ہو اور ایسی ہی بہ اتفاق عدت اس عورت کی کہ جسے حض ہوتا ہو بسبب بولڑھانی کے حض منقطع ہو گیا ہو تین مہینے میں اور ایک طرح سے حض ہوتا ہے حدت کی تین قمر وہیں بالفاق لیکن معونین قمر وہیں کے اختلاف ہے خاتمہ صحیحہ مذکور ہو گی بقول داود میں مہینے میں اور اگر کوئی عورت راندہ ہو جاوے کہ تے میں چلے تو بقول امام عظیم مدت عدت کی وہیں قامت کر کے پوری کرے چہ شہر کے ہو یا قریب ہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہو کالج کے تو عدت پورا جائے جس عین عدت میں نکل کر سفرت یا کرے اور جاد کرے اور اگر خاوند مر جاوے تو بقول امام عظیم اور بقول جدید راجع امام شافعی اور ایک روایتیں امام احمد کے حلال نہیں ہے اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت مالک کہ غالباً اس کی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدت کی نزدیک امام عظیم کے ایک سو بیس برس میں اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نو برس میں اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال میں سے نفقہ مایا کرتے ہمیشہ اور اگر دشوار ہو نفقہ اس کے میں سے پانا تو فح کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر و قول امام شافعی کے سے اور بقول امام مالک اور شافعی متاخرین اصحاب ان کے کا اور یہی روایت قوی ہے کہ حضرت عمر رضی نے کیا بخلی انکار نہیں کیا کسی نے صحابہ سے اور نزدیک امام احمد کے بروایت آخری یہ ہے کہ توقف کرے مدت ہمار سال کہ اکثر مدت حمل کی ہے اور چار مہینے اور دس روز کہ مدت عدت وفات زوج اس کے کی ہے پھر حلال ہے از دواج اور سے اور اختلاف ہے کہ نوے میں ہیں بقول جدید امام شافعی منعقود وہ ہے کہ معلوم ہوا کہ بیان کیا اور قطع ہو جاوے خبر کی اور غالب گمان ہوئے کہ مر گیا اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی

کہ ایک ہاتھ میں ایک دوسرے میں بائیں لیکر اٹھیں کسی نے سب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے عملات کو اور دوزخ کے  
 سمجھا نیو تاکہ دنیا میں عبادت خاص واسطے اللہ کے ہواب لوگ دوزخ کی خوف سے اور بہشت کی امید سے  
 عبادت کرتے ہیں اللہ کے واسطے کم کرتے ہیں قطعہ جان و تن برہ خدا شہادت وہ ہے انوار کے ہی دل  
 میں ہو سعادت وہ ہے نہ رافت وہ خوش ہو جسم عبادت وہ ہے نہیت میں خلوص ہو عبادت وہ  
 ہے نہ واللہ عنہ یوحیکم اور اللہ غالب ہے کہ عزیز کرنا ہے مردوں کو اور فضل دینا ہے عجز زون رحمت  
 والا ہے جو حکم کرنا ہے زندگان پر ساتھ حکمت کے کرنا ہے سمجھنے کے آدمی جار متہم میں ایک تو نامزد ہیں طالب  
 دنیا میں ایک کمزور ہیں طالب عقیقی میں ایک جوانمرد ہیں طالب عقیقی اور مولیٰ میں ایک فرد ہیں طالب  
 طالب مولیٰ میں دنیا و آخرت کو بھلائے مجھے میں مطلع گوئیں سے کام کیا رہا ہے نہ نقش تراویں میں  
 حصار رہا ہے نہ دنیا کی ہوس ہے اور نہ تواریش جہین عقیقی کی نہ نقوش ماسویٰ دل سے طماننا است کو  
 مجھے میں نہ معلوم کیے کہ انالیسویں آیت اور چالیسویں آیت مسائل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی  
 اور خلع اور غلیظ کا نکلتا ہے اور یہ دو آیتیں ہیں یعلیون تک الطلاق مکران طلاق شرعی کہ جہین جہت  
 ہے دوبارہ سمجھ لے کہ عرب میں آیام جاہلیت میں عدد طلاق کی مقرر نہ تھی اگر فرضا دس بار طلاق دیتے  
 تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ مجھے مذکور ہوا ہے ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس  
 ایک عورت اسی اور جو شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اس کے واسطے پھر مرحت کرنا تھا کیا  
 کئی یہ احوال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سماعت میں پہنچا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ طلاق رجعی  
 دوبارہ ہی تو جہہ مذکور ہے جتنی میں زائد آئیں مضایعین تلویح میں اور موافق ہے نہ سب امام عظم کے اور  
 شافعی کے اور ایک اور وجہ یہ ہے کہ موافق ہے نہ سب امام ابو حنیفہ کے فقط چنانچہ ختم ہوا  
 کیا ہے کو فخر الاسلام نے اور یہ مذاکر اور کشف میں لکھی ہے کہ طلاق یعنی بطلان ہے چنانچہ سلام معنی  
 تلبیس یعنی تطلق شرعی تطلق ہے بعد تطلق کے اور تفریق کے نہ جمع کے جس طرح مزارح البصری کہ میں  
 اسی کو بعد کر نہ کرتا آیتیں مرہ واحد اس واسطے الطلاق مران کہا الطلاق اثنان کما تم کلامہ اور بعد  
 دو طلاق کے فامسا لا بمعروف او تسریح باحسان پس بند کرنا ہے یعنی اپنے پاس رکھنا ہے ساتھ  
 کے یا نکال دینا ہے تھنکی کے یعنی عدت تک بچھوڑے پھر عدت کے اگر چاہے آپ نکاح تارہ کر  
 چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھ لے کہ شروع طلاق میں یہ ہے کہ جب کسی سے طلاق دے کہ طلاق انہی جو کو  
 دے تو پھر اسی طہر کے کہ جامع بنیاد ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر  
 کیے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے یا میں طلاق کے بدعت ہے اور مردہ اور اگر طلاق مذکور سے طلاق رجعی  
 مزاج ہے کہ بعد اثنان حق بردہ میں سے مفہوم ہوتا ہے تو معنی یہ ہووینکہ کہ طلاق رجعی دو طلاق میں چنانچہ متصل  
 ہیں کے یہ معنی لکھی گئی ہیں اور جب میں ہوں تو محل رجعت کا نہیں رہتا اور بائیں معنی مران سے تشبیہی مراد

اور اگر دوسری معنی مروا لے تو قرآن سے غرض تکرری ولا یحیل لکم ان تاخذوا اور نہیں جلال واسطے تمھارے  
 اسی مرد وہ کہ لے لو تم انتم وھذا سب خبر سے کہ دیا ہے تم نے جو روئے اسے کو شیخ کا کچھ چیز مان  
 طلاق میں طلب کر کے کہ ان بخاف الا یقینا حدود اللہ ہے کہ یہ کہ درین دونوں یہ کہ نہ قائم رکھیں کہ حدیث اللہ  
 کی بہرہ جملہ متعترضہ ہی بیان حکم میں در میان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہی کہ جملہ نبی عہد  
 اللہ انبی بن رسول منافق کی کہ نہایت جملہ بھی اور منکر نہایت بن سہم الضاری کی بھی اسے خاوند سے  
 کمال مان خوش رہتی تھی اور خاوند اسے بہت چاہتا تھا ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اگر اس جملہ نے  
 اسے خاوند کی کہ نہایت تھا شکایت کی اور جی جی جملہ میں جملہ بھی دنیا ہی نہایت محبت میں اس کے تھا  
 تھا اس نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تمام مخلوق میں تمھارے برابر کسی کو دوست نہیں رکھتا میں  
 اور بعد اب کے جملہ کے برابر مجھے کوئی دنیا میں دوست نہیں جملہ نے عرض کیا کہ بہرہ سچ کہتا ہے لیکن ایک  
 وہ میں خیمہ اٹھا کر دیکھتی تھی میں ایک گروہ میں لوگوں کے بہت نہایت جاتا ہے رنگ اس کا سب سے سیاہ  
 اور قد سے کوتاہ تھا جسے بہت مجھے ایسا زار معلوم ہوا ہے کہ کسی طرح نہایت اس کی دل سے میرے زائل نہیں  
 ہوتی اس کے حق میں بہت نہایت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا نہایت نے ایک باغ مہر میں جملہ کو دیا تھا وہ باغ میں  
 سے طلب کرنے لگا جملہ راضی ہو گئی بلکہ اس نے جانا کہ سوا باغ کے کچھ اور بھی اگر لے لے لیکن مجھے چھوڑ  
 نہایت نے دیکھا کہ باغ بھرنا تھا تاہی خلع بر راضی ہو گیا ہے کہ اول خلع اسلام میں نہایت اور جملہ ہی کا  
 واقع ہوا ہے اب مجھے سمجھے کہ یہاں ایک خیر شدہ واقعہ ہے وہ بہرہ ہی کہ اگر خطاب لاسل کم کا ازواج کے طرف  
 ہی تو خطاب ان ختم کا متصل اس کے مطابق نہیں ہوتا کہ وہ حکام کو ہی اور اگر بہرہ بھی حکام کو کہے تو  
 خطاب تاخذوا واما انتم تو میں کا موافق ہے اس واسطے کہ حکام دلوئے والے میں لینے والے تو نہیں جواب  
 اس کا بہرہ ہی کہ خطاب لکم اور ان تاخذوا کا اور انتم کا ازواج کو ہی اور خطاب ان ختم کا حکام کو اور اس  
 طرح سے کلام واحد میں ایک خطاب کسی کو ایک کسی کو تو باہی چنانچہ اس میں یوسف اعرض عن ہذا  
 واسطے غصہ لڑ نہایت اور ان کتب فی رب میں و بشر الذین تک اور بہرہ بھی ہو سکتا ہے کہ خطاب حکام  
 کو کہے اور ان میں کو بلا واسطہ سبب اور حکم مذکور طرف ان کے ٹھہرے تھے ان ختم اس کرڈر و نامی حکام  
 کہ امر خذ کا اور عطا کا تمھارے نامتھ میں ہی الا یقینا حدود اللہ فلا یجتاح علیہما فیما اقتدت بہ یہ کہ قائم  
 رکھیں کہ خاوند اور جو روحہ بن اور احکام اللہ کے کوں نہیں گناہ اور دونوں کے سچ اس خبر کے کہ بدلا دے  
 شوہر کے اور سب اس بدلے کے اپنے ایک شوہر سے چھوڑ دے جیسے نہایت کی جو روئے کیا فیک حدود اللہ  
 فلا یجتاح وھما یہ امور مذکورہ اور احکام مطبوعہ کہ طلاق اور محبت اور خلع ہی انداز ہائے الہی میں واسطے  
 مصلحت زندگان کے متعزز فرمائے بس مت گذر و ان حدود سے اور کجا و ان سے نکر و میں یقینا حدود اللہ  
 اللہ فاولئک ہم الظالمون اور جو کوئی تجاوز کرے انداز ہائے الہی سے بس وہ لوگ وہی ہیں ستم کرنے



والے نفوس پر بیان سمجھ لیجے کہ معتزلہ تک کرتے ہیں ساتھ اس آیت کے کہ جس نے تجاؤر حد اللہ سے کیا کی حکم  
 الہی میں کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہے اور ظالم معنی کافر کلام اللہ میں آیا ہے پس ترک گناہ کبیر کا کافر ہو اور خوب  
 الکافہ ہے کہ کلام اللہ میں ظالم کو مقابل مومن کے وارد ہے وہ بمعنی کافر ہے سب مقام پر مفسرین ظالم کو مفسر  
 کافر نہیں سمجھتے پس بیان بمعنی کافر ممنوع ہے اور ترک الکاف باطل ہے سمجھ لیجے کہ خلع عیالین کو ہے عیالین  
 میں مہر کے یا غیر مہر کے اور حکم کا مستعمل بالاجماع مگر عبد اللہ المذنی کے نزدیک حکم کا ممنوع ہے لیکن قول  
 عبد اللہ خیر معتبر ہے اور متفق ہیں ائمہ اربعہ کہ جو زن کہ شوہر اسکا مکروہ رکھے ساتھ نظر بد کرنے کے مانا خوشی پر ہے  
 ساتھ اس کے جائز ہے اس عورت کو کہ خلع کرے ساتھ اس کے اور اگر کہ خیر مخالفت کی ہو تو بھی خلع کرنا بغیر سبب  
 کے جائز ہے بلکہ اگر است لیکن زہری اور عطاء اور داؤد کہتے ہیں کہ خلع کرنا آتش حاکت میں صحیح نہیں اور خلع طلاق  
 بائن ہے نزدیک امام عظیمہ اور امام مالک کے اور ایک روایت میں امام احمد کے اور صحیح قول جدید راجح امام  
 کا مثل فعل امیہ ثلثہ ہے اور طاهر نزدیک امام احمد سے ہے کہ خلع فتح ہے ناقص نہیں کرتا عد طلاق کو یعنی  
 بعد خلع کے اگر کچھ نکاح کر لے تو زن مالک سے طلاق ہے اور خلع طلاق نہیں ہے قول قدیم قول شافعی کا ہے کہ  
 خلع حاکم اس کو بہت عیالوں ان کے لئے شرطیکہ لفظ خلع کا کچھ خبر نہیں ہے کہ طلاق ہو اور امامیہ خلع  
 کرنا زیادہت جملہ مہر سے یا نہیں پس بقول امام مالک اور امام شافعی مکروہ نہیں اور اگر باس از گاری مرد کی طرف  
 ہو تو مکروہ ہے لیکن خلع صحیح ہے بکراہت اور امام احمد کے نزدیک زیادہت مہر سے مطلق مکروہ ہے  
 اور اگر کیا تو صحیح ہے حنا خلع اختلاف الائمہ میں مذکور ہے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ پس اگر طلاق دے  
 مرد بعد طلاق ثانی کے تیسرا طلاق عورت آتی کو پس وہ عورت نہیں حلال ہوگی واسطے اس کے سمجھے طلاق ثلثہ  
 کے حلیف کا طلاق مردان پر ہے حتیٰ تنکح ذواتہا غیرہ ماں تک کہ طے جاوے سے سو اس کے یعنی  
 نکاح میں آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اس کے سے محفوظ ہو اور یہ اس سے ثلثہ  
 ہو چنانچہ حدیث علیہ کی کہ مشہور ہے مؤید اس معنی کی ہے کہ دختر عبد الرحمن قرطی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک  
 اور شوہر کے عقد نکاح میں آئی پھر اسے جاہا کہ شوہر اول سے اسے شادی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتیٰ تذوقی من عیلتہ و تذوقی من عیلتک فَإِنْ طَلَّقَهَا فَاسْأَلِ  
 طلاق دے شوہر دوسرا بطوع اور عیث نہ ساتھ کرے بعد مباشرت کے اس کو فلا جناح علیہ ما پس نہیں گناہ  
 اور شوہر اول کے اور اس سے مطلقہ کے أَنْ تَبْتَاعَهَا أَنْ تَبْتَاعَهَا حدیث میں کہ بدعویٰ کریں اس میں اس کا نکاح  
 جدید کے بعد مدت عدت شوہر ثانی کے اگر جا نہیں کہ قائم رکھیں گے احکام الہی کو اور حق ایک دوسرے کا نہیں  
يَسْتَعِينُ بِكَ اللَّهُ يَتِيحُهَا لِقَوْمٍ يَعْجَبُونَ اور یہ باتیں کہ سمجھے مذکور ہوں تحریر اور تفسیر سے اندازہ احکام الہی  
 میں کہ حق تعالیٰ بیان فرمایا ہے انکو واسطے ان لوگوں کے کہ جانتے ہیں سمجھ لیجے کہ اس آیت سے وطی کرنا شوہر  
 دوسرے کا نہیں نکلا مگر حدیث مشہور سے کہ عیلتہ کی ہے ثابت ہے لیکن بعض مفسرین نکاح مذکور سے

وطیٰ مراد رکھتے ہیں اور عقد نکاح زوج سے متفاو کرتے ہیں اس طرح سے اثبات وطی کا بھی کتاب سے ہو گیا ہے لیکن یہ تاویل بہت بعید ہے اولیٰ یہی ہے کہ نکاح کو حال و بر عقد کے کرن اور تسمہ زوج عتباً یاتون کے جانشین اور قدر و خول اور شتر طوطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھیں کہ کتب اصول فقہ میں مسطور ہے معلوم کیجئے کہ آیا لیون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رجعت کا بیج عدت کے طلاق رجعی میں نکلتا ہے وہ ہے اور یہ مضمون اکثر آیات میں وارد ہے چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہے **وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَلَيْهِمْ عِدَّةٌ** اور جب طلاق دو تم ہو تو کس بیٹھے لیکن مدت عدت اسنی کو فامسکوھن بمعزوف پس بند کر رکھو انکو ساتھ اچھی طرح کے یعنی مراجعت کرو تا نکاح ان کے اور نگاہ رکھو انہیں بطریق صلاح نہ تو اضراؤ **فَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَلَيْهِمْ عِدَّةٌ** یا چھوڑ دو انکو ساتھ اچھی طرح کے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جائے اور مالک نفسینے کے ہوں ثابت ابن یسار رضی عنہ اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت قدر تین تین روز باقی رہے پھر رجعت کی ساتھ ان کے پھر طلاق دی اس طرح نو مہینے میں تین مرتبہ طلاق دی اور تین بار رجعت کی حق تعالیٰ نے اس سے تین اثبات سے نبی فرمائی **وَمَا تَسْكُونُ لَهُنَّ خِصَامٌ** اور تندر گھوٹم گھوٹم اور رجعت نکرو ساتھ ان کے از روئی ایذا دینے کے اور بیچ بچانے کے تو کہ تم کرو نہ پھر ساتھ درازی مدت عدت کے **وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ** اور جو کوئی یہ کرے یگا کہ مسلمان کو ضرر پہنچا دے پس تحقیق ستم کیا اس نے اور نفسینے کے کہ غیر کو آزار پہنچا کر اپنے نفس کو معرض غضب الہی میں ڈالا اور طوق مقصضائے شریعت اسنی جان کو پہنچا کر حمت نامتناہی سے نکالامہ آزار نہ دیکھو سیکو نہ ملعون کیجئے اسے جی کو دکا تحذیر الہی **هَسْرًا** اور مت بکرو احکام الہی کو ٹھٹھا یعنی سہل جان کر اعراض مت کرو اور ہنسی سمجھ کر مستی ملاؤ بیچ عمل کے بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہے کہ وہ کہتے تھے نکاح اور طلاق میں کھٹے بازی اور کھٹے جی **وَإِذْ كُنْتُمْ أَنتُمْ خَلْقًا مِّنْ دُونِ الْمَلَائِكَةِ أَتَسْتَأْذِنُونَ لَئِنْ أَتَاكُمْ نَذِيرٌ لَّيْسَ بِكُم مِّنْ شَيْءٍ** اور یہاں شریعت محمدیہ میں علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات جاننی بیان کی گئی جاتر تین اور یونڈیوں کا کچھ شمار ہی نہیں اور پہلی شریعتوں میں بعد طلاق کے مراجعت جائز تھی اور اس میں روا ہے اور جب تک زن مطلقہ زندہ ہوتی تھی مرد کو درست نہ تھا اور قبیحہ کرنا اور یہاں حلال ہے چنانچہ زائد میں اور حنی میں مذکور ہے اور فقیر احمد بن مقولان سے مسطور ہے **وَمَا أَتَاكُمْ مِنْ النِّسَاءِ وَالْحُكْمِ** اور یاد کرو اس حد کو کہ آماری اور تمھارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اس کے سے **يَعْصَمُكُمْ بِهِ** نصحت کرنا ہے تم کو خدا ساتھ قرار دینے اور منع کرنا ہے ضرر پہنچانے سے اور انجا ذہرو سے **وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ** اور دروتم اللہ سے بیچ مخالفت احکام کے اور یہ حالو تم کہ تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے اعمال تمھارے سے بامصلحہ روزگار تمھارے سے دانا ہے معلوم کیجئے کہ آیا لیون آیت آیات مسائل سے کہ جہین مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہے



وہ بھی واذا طلقتم النساء قبل ان یجلن اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پنج ماہ میں رہتا ہے مدت عدت  
 نئی کو فلا تنصروا پس مت منع کرو انکو اور باز نہ کرو ان تکلیف آدو اجھن بہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندوں سے  
 بہ خطاب نہی کا عامی سب لوگوں کو کسی کو بچائے کہ منع کرے لکھا ہے تفسیر حینی میں کہ معتقل بن ساریہ  
 ابی عبد اللہ عاصم رضی اللہ عنہ نکاح میں دی تھی عبد اللہ نے اسے طلاق دی اور منور عدت تمام ہوئی تھی کہ کیا  
 ہوا انا کہ رجوع کر کے معتقل نے چھوڑا اور کہا کہ پہلے میں نے نکاح کر دیا تھا تو بے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہے لہذا  
 قسم خدا کی ہرگز نہ نکاحی تمہاری نے بہ است نازل کی کہ مانع ہو عورتوں کو رجوع سے طرف ازواج ان کے  
 کہ اذا نکحوا بینہم بالمعروف حب رضامند ہوں اس میں ساتھ نکاح حلال کے اور مہ جائزہ کے اور قبول حق  
 معاشرت کے ذالک بہ نہی کہ کئی تھی یو عطا فیہ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اسکے من کان منکم یؤمن  
 باللہ وایومر الا حیرہ جو کوئی کہی تم میں سے جوہ اخلاص ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے  
 کہ آخری دن ہے سب دنوں میں ذالکہ ازکی لکھو اظہر بہ باز رہنا تھا امارت کھنے عورتوں کے سے اور  
 ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے ازروء معاشرہ واسطے کہ یہ میان بی بی یا سہن جانے بجائے  
 میں رجوع ان میں نہی نکاح اور غیر کے ساتھ کرنے سے کہ وہ جان بچان نہیں اور بہت مال ہے یہ  
 بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے اور فحور کا خطرہ دل میں آوے و اللہ یعلم و انتم لا تعلموا اور اللہ  
 جانتا ہے کہ میان بی بی آپس میں خواہان ایک دوسرے کے ہیں اور تم نہیں جانتے بہ جملہ حال ہے اور یا  
 بہ معنی میں کہ نہ بچا جاتا ہے منافع اور مضار خیر و شر ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی ہیں جانتے معلوم کیجے  
 کہ قیالیوں نے است آیات سے کہ جس سے تمہارے رضاء اور وجوب نفقہ اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہے  
 یہ ہے واولاد اور ماہین یعنی وہ عورتیں جنہ والیان کہ جدائی ہو گئی ہو ان کے شوہروں سے ساتھ طلاق  
 کے اور کچھ مجھے سچی رہ گیا ہو خواہ طلاق سے پہلے سید ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم لکھا ہے کہ وہ یرضعن  
 اوکاکھن وودعہ ملاوین اولاد اپنی کو حیائین کا فلیکن دوسرے برس پورے ہیں اگر آذان بینم التوصلۃ واسطے  
 اسکے کہ ارادہ کرتے ہیں کہ کام کرے وودعہ ملاوین اولاد کو کاملین صفت ہو کہ وہ ہے حولین جگہ تاکہ طلاق حولین  
 محتمل کہ نہ ہو چنانچہ تک عشرہ کاملہ ہے اور جائزہ و متعلق رخصت کے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ لمن راو خبر متباد  
 محذوف کی ہوا ہے ہذا لمن اراد ان یم از جماعہ دون من اراد النقصان والربا وۃ اور بہ جملہ جواب  
 میں سوال مفرد کے واقع ہے کسی نے کہا کہ دو سال کامل کس کے حق میں ہیں جواب میں کہا لمن اراد ان یم الرضا  
 اور بہ حکم یعنی جب وودعہ ملاوین دو سال پورے واسطے باپ کے تھی کہ نہیں چاہتا اتمام رضاء کو اور مدت  
 رضاء کی میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل میں سب فرزندوں کے حق میں چنانچہ  
 اور است میں ہے وفضالہ فی عامین اور بعض کہتے کہ پوری مدت رضاء کی اسکے حق میں کہ مدت حمل کی  
 جس کے چھ مہینے ہوں دوسرے برس پورے میں اور جو سات مہینے ہوں پچیس مہینے میں اور جو نو مہینے میں سید

ہو اہو کس میں سے اور جو دل میں سے مٹ من رہا ہو مدت دودھ کی اس کے میں سے میں سے خانیہ است  
 شریفین واروی وحملہ وفضالہ ظنون شہ ہر اور بعضے میں سے یعنی ارمانی رس مدت رضائی کہتے ہیں خانیہ  
 مذہب امام عظم کا ہی ہے اور تمک انکا ہی امت ہے وحملہ وفضالہ ظنون شہ ہر کہ سورہ احتاف میں  
 واروی اور حمل کی معنی اٹھانا تھا میں واسطے دودھ ملانے کے کہتے ہیں وحملہ المولود لہ اور اس  
 شخص کے کہ لڑکا اسکا ہی یعنی اور بامکے کہ ولادت اسکی بہت سے واقع ہوئی حوزہ فقہ وکسوتہن باب المعزۃ  
 اٹھانا ہے دودھ ملانے والیوں کا اور پھنا ہے انکا حسب طلاق سے جدا ہو میں ساتھ الصاف اور عدل کے  
 کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھ لیجئے کہ ایسی فیض پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد ہیں جن میں  
 امہات اطفال کہ منکوحات ہیں والد است کہ جن میں است تجارہ وادان اطفال کا اور رضاع کے روایتیں اور  
 اگر طلاق سے اجنبی ہو جاوین تو اجرت لیکر دودھ ملانا درست ہے خانیہ مذہب امام عظم کا ہی ہے حواظ علاؤ  
 اس کے یہ ہے کہ کلام بیچ مطلقات کے ہے کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر  
 مطلقات رحمہ کا واسطے بیان حکم رحمت کے لئے پھر ذکر محملات کہ مطلقات مال میں فرمایا پھر حکم مطلقات  
 ثلثہ کا اظہار کیا پھر حکم مطلقات کا یہ ہنگام رحمت کے قرب العضا عدت میں مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا العضا  
 عدت کے ارتقاء فرمایا پھر اس آیت میں مذکور مطلقات کا کہ ولادت شرعاً رہکتے ہیں کسب سابق کلام کے  
 آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہیں اور تطبیق العا ط کو معافی سے ساتھ دوطرح کے دیتے  
 ہیں یا تو امر رضاع کا واسطے استجاب کے جانتے ہیں اس واسطے کہ منکوحات پر دودھ ملانا فرزندوں کا اپنے حق  
 نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ اس میں کفایت مال کی ہے اور قیام اولاد کا ہے اور یہ باپ پر واجب ہے نہ ماں پر  
 کہ اپنا مال خرچ کر کے پرورش اولاد کی کرے یا امر رضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہیں لیکن محمول اور تقدیر  
 خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہیں کسی صورت میں ان صورتوں میں سے یا دا بی دودھ ملانے والی نہیں ملتی یا  
 داعی طبی ہے لیکن بچہ دودھ اس کے پستان سے نہیں لیتا اس وقت میں جب ہی ماں کو دودھ ملانا باقی رہا  
 بہان ایک سوال جواب طلب وہ یہ ہے کہ مراد مولود سے باپ ہے اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر  
 تھا تعبیر کرنے میں اس سے ساتھ قول علی المولود کے کیا فائدہ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اٹھارہ کرنے میں لفظ  
 مولود کے بہت فائدے اور کثرت ہیں ایک تو میان عدت لزوم نفقہ ہے ساتھ ایک تعلق خاص کے کہ  
 وہ باپ ہی طرف اس کے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہی فرزند کی طرف باپ کے  
 نہ رکے تیسرے ساتھ لام لہ کے اشارہ ہے طرف ہی بلکہ اور تصرف کے مذکور ہنگام اضیاج میں بیچ مال  
 سر کے خانیہ واروی انت و مالک لاسیک لا تکلف نفس لک و سعتا نہیں تکلف دیا جاتا کوئی  
 نفس مطلقا اپنے کا حق جس کی کو تو مانتی ہے ہی تعالیٰ نے اسی اس کو تکلف فرمائی ہے کا قصداً  
 والدہ یولد لہا چاہئے کہ ضرر دے کوئی یا نہ سمجھتے شیر خوارہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جدا کر باپ کے ہونے



کرے یا چاہتے کہ نہ ضرور ہی جاوے یا یسب فرزند کے کہ اسے رضاع میں اگرہ کرین یا بعد قبول رضاع  
 اور کسوت سے نہ دن اختیار فعل معلوم اور مہول دو نور واپس دیکھ مولود کہ مولود اور چاہے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود  
 نہ یعنی باک تھپکے اپنے کے کہ اسے ایام شہر خوارگی میں مانگے جدا کرے اور چاہے کہ ضرر نہ پہنچا یا جائے  
 یا پھر اپنے فرزند کے کہ اس سے زیادہ کھانے پینے سے طلب کرین وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ اور وارث  
 مولود کے ہی جو مولود کہ مر گیا ہو مثل اس کے کہ اوپر مولود کہ تھا نفقہ اور کسوت بعد مضر اعطاف کا اور  
 علی المولود کہ ہے ہی حاصل یہ ہے کہ نفقہ اور کسوت دودھ ملانے والیوں کو اچھی طرح سے باپ پر عیون  
 مر گیا ہو تو وارث جو مال کا ہو اس پر ہی اور بعض وارث مذکور سے وارث بھی کے مر اور کسوت میں یعنی ان میں  
 کہ بعد مرنے جی کے وارث اس کے ہوں اس پر جب ہی جو باپ مر جاتا تھا اور اگر وارث بہت ہوں  
 نفقہ کو امیر اندازہ مراثی کے قسمت کر لیں مثلاً اگر باپ اور جد ہی تو نفقہ اور کسوت دینی کا ایک حصہ مادر دوسرے  
 جد برقان اگر داد افضا کس اگر چاہیں یا باپ دودھ چھڑا دوسرے سے پہلے عن ترکض قسماً وکشافاً رضاعی  
 سے آسمین اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ نہیں گناہ اور مانگے اس جہت سے وَأَن أَدَّ قَتْلًا  
تَسْتَرْجِعُوا أَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم ایام یا وہ کوئی جو محنت یا ہو یا رضاع بہ کہ دودھ پلو او دینی سے  
 اولاد سنی کو خواہ مولود دودھ ملانے سے منع کرو خواہ کمر و کج جناح علیکم کہ پس نہیں گناہ اور تم چاہے دینی  
 رکھنے میں إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ جب سو ب دو تم دینوں کو جو کچھ کہ دینا کہا ہی ساتھ نیکوئی کے اور  
 خوش خوئی کے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے حق تلفی نہ کرو اور مزدوری کسی مزدوری نہ دیا رکھو وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
تَعْلَمُونَ بصیرت اور جانو تم کہ تحقق اللہ ساتھ اس خبر کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصا ل اور کسوت رضاع سے دیکھنے والا  
 معلوم کیے کہ بوالیون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے سنگہ عدت کا عورتوں کے چکا خواہ نہ مر جاوے کھلا  
 وہ بہر ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اور جو شخص مر جاتے ہیں تم میں سے اور جو چھوڑ جاتے ہیں جو رو  
 اتنی کو تیر بچن یا نفسہ میں أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا چاہے کہ اسیار دس فی بیان جانوں انہوں کو چار عینہ اور دس  
 راتیں اگر چاہے ہوں اور اگر چاہے ہوں تو عدت انکی موضع حمل ہی اور عدت لمڈوں کی دوسرے پانچ بہر راتیں  
 میں عرب میں تاریخ کا شمار رات سے ہی اس واسطے یہاں بھی مدت عدت کی ساتھ راتوں کے بیان فرمائی اور  
 مذکور لفظ عشر واسطے تائید لیامی کے لائے کہ لیل ٹوٹ سماعی ہی اور دن راتوں میں داخل ہیں اور بعضے فقہ  
 کرتے ہیں کہ اگر لیل شہر و عشرت ایام چار مہینے اور دس دن میں خیانتہ کشف والے اقل ہی معنی لیل میں دس دن  
 بجاوے شب منظر رکھے ہیں اور اقل حذف مضاف کہا ہی کہ وازواج الذین یوفون منکم عن عورتوں کے شوہر جان  
 اور وہ راندین جو جان چاہے انکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کرین اور اتنی مدت کھر سے باہر نہ نکلیں  
 اور اپنے آپ کو نہ ابرائے کہ لباس پوشاک کے سے گو نہ کناری لے لے سے اور نہ مرن کرین زبور کھر کر نہ  
 کھلا کر مہندی چاکر خور مان ہیں کہ خوشبو لگا کر فاذا بلغن اجلھن پس جب پہنچیں راندین انہیں سے مدت عدت



اپنی کو فلا جہناح علیکم پس نہیں ہی گناہ اور تمہارے ہی امامو اور ممالو خانیہ کثاف والے  
 لکھا ہی اور یا ای وار لو اور اولیائے ازواج اور یا ای حکام خانیہ لکھا ہی بحر مواجین فیما فعلن فی  
 انفسہن حج اس خبر کے کہ کرتی ہیں وہ عورتیں رائدین حج حق جانوں اپنی کے پیغام نکاح سے یا رسول  
 تن سے یا نکاح شش شش سے کہ شوہر دھوٹھ لائے موافق طبع کے بالمعروف ساتھ اچھی طرح کے نفع و  
 شرع کے سمجھ لے کہ بعد عدت خاوند کے بہرہ امور مطور عورت کو منع نہیں جو واسطہ نکاح شرعی کے کرے اگر منع  
 ہوئے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہاں ایک حد شرع یہ ہے کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہی اور اس  
 مقام پر نسبت ماضی مضارع کی یا ہی وجہ کیا ہے جواب کا یہ ہے کہ یہاں ٹری بلاغت کلام حق جو  
 بمعنی فعلن کے آیا ہے اس لحاظ سے کہ یہ امر نکاح بیچ طبیعت عورت کے مستحق الوقوع ہے تعمیر تقبل کو یہ  
 ماضی کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مراد بالمعروف سے صیغہ محاب و قبول ہی اور حضور ہر وعدہ دل  
 والہ یمّا تعلمون خیر اور اللہ ساتھ اس خبر کے کہ کرتے ہو تم ہی مرد و اور خور و خبر دار ہی معلوم کیجے کہ یہاں  
 است آیات سائل سے کہ جس سے مسئلہ حوالہ لیا ہے ساتھ پیغام نکاح کے عین عدت میں نکلتا ہی وہ بھی و لا  
 جناح علیکم اور نہیں گناہ اور تمہارے ہی اراغبان نکاح فیما علمت منہ عن خطبۃ الشکاح اس خبر کے کہ مردہ  
 کیا تم نے ساتھ کے اور اشارت ہے کہ ایست میں خبر دی پیغام نکاح عورتوں کے سے یعنی پیغام اس نظام سے اوکھا کہ  
 آگاہ ہو گئیں عت نکاح تمہارے سے مثلاً اسطور سے کسی عورت سے عدت میں کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر  
 یا مجھے تجھے عورت چاہئے یا تو بغیر شوہر کے رہ سکی اور تصریح ساتھ نکاح کے کرے پس کیا ثابت  
 کرنے میں کچھ گناہ نہیں اور صرح پیغام نکاح دینا عدت میں کہ تشریف بنکام موجب اذا والام ہی اچھا نہیں بلکہ  
 لازم الا حرا ہی بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے منگی ہی اور ابن عباس نے کہا ہے کہ تعریف یعنی کیا  
 پیغام نکاح میں یہی کہ کہے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ بیاہ کروں اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ کہے میں عت  
 ہوں طرف تیرے او اکتتم فی انفسکم ما حصار کھو تم اس فریضے کو چاروں اپنے کے اور ان سے ظاہر کرو  
 علم اللہ انکم تستدکون و نفق جاسای اللہ ساتھ علم قدم اپنے کے یہ کہ تم تردید ہی کہ نہ کرو گے ان  
 عورتوں سے ساتھ ترویج کے بعد ترویج کے ولکن لا تواعدوهن سیرا اور لیکن مت وعدہ دو ان کو اس عمل کا  
 کہ جو چھائے ہو یعنی مباشرت کا حاصل یہی کہ کثرت مجامعت کا وعدہ کرو اور سب سے کثرت  
 نکاح کی ساتھ ذکر سب سناقب شامل جن جال اور نیکی و خصال سنی کے کرو بحر مواجین لکھا ہی ستر  
 بمعنی جماع ہی ان یقولوا قولاً معترفاً لمریہم کہو انکوبات نیک ساتھ زمرہ و از شارت کے نہ تصریح  
 عبارت سے خانیہ کہے کوئی کہ میں قوی تن ہوں بلکہ گلہ عورت نے نہیں کیا جک وہ میں ہوں جائز ہی  
 اور بہرہ شش قطع ہی اور بعض کہتے ہیں کہ بہرہ شش محذوف ہے ساتھ اس قدر کے پس کم الا ان یقولوا  
 قولاً معروفاً لا تعزموا عقدہ انکاح اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورت کا حتی یتبلغ الکتاب اچھا یہاں تک



کہ سچے کتاب وقت اپنے کو لینے کو کچھ کہ لکھا ہی خدا نے اور فرض کیا ہے تحت سے مدت کی پوری ہو جا  
 وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ أَوْ جَاءُوكَ تَحْقِيقَ الشَّهَادَاتِ جُوعٌ كَرِهَ لِدُونِ نَحَارٍ كَيْفَ عَرَّاهُ  
 س کام کے سے کہ جائز نہیں ہے پس درو اس سے اور جو عقاب اس کے سے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ ذَلِيلٌ  
 اور جانو کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہے کہ ڈرنا ہے عقوبت اس کے سے اور بر دباری کے عذاب سے تین جلدی نہیں  
 کرنا معلوم کیے گئے ہیں ایسے آیات سائل کے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اس کے کا اور بیان متعہ کا  
 سچ طلاق غیر دخول پہلے کے لکھا ہے وہ یہ ہے اَلْجَنَاحُ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ النِّسَاءَ مَا مَسَّوْهُنَّ وَأَنْتُمْ نَبِيْنَ كُنَاهُ  
 اور تم تھارے اگر طلاق دو تم عورتوں کو جب تک کہ نہیں لگایا نہیں حضرت امام عظیم خلوت صحیحہ کو موجب  
 مس کا جاتے ہیں ساتھ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے ہی جاتے ہیں لہذا بیواسطہ  
 خلوت التام مہر نہیں کرنے اور تَقْرُضُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ طلاق دینے میں عورتوں میں سے کسی کے  
 تک کہ نہیں فرض کیا واسطے ان کے فَرِيضَةٌ مہر مقرر طلاق دو وَتَعَوَّهِنَّ اور فائدہ انہوں کو لینے کچھ ضرور  
 لکھا ہے کہ ایک مرد انصاری نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا لکھا تھا اور قبل دخول کے طلاق ہو گیا  
 تھی یہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَتَّعْتُكَ وَلَوْ تَقَلُّتُكَ نَعْرَضُ عَنْكَ لَكُنْتَ  
 دیا جاتے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہے اَعْلَى الْمَوْسِعِ قَدْرُهُ وَ عَلَى الْمَقْتِرِ قَدْرُهُ اور مرد و عورت  
 کٹاؤں والے کے اور اندازہ طاقت اس کی کے ہے اور مرد و عورت کٹاؤں کے مقدار و تسلسل اس کی  
 اور تصریح کی ہے کہ اس کے ساتھ تین کیروں کے پیرا بن دامن چادر اور پیرا اندازہ حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہے اس میں  
 کہ لکھا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اعلیٰ اس کا اندازہ ہے اور اونی مقنعہ اور مینو کٹر سے زیادہ نصف مہر مثل سے نہوں اور امام  
 عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر تہ اور جاور ہے اور ورع ہے بکرب نصف مہر مثل اس کا اعلیٰ اس سے ہو تو قبل  
 دے لیکن کم مانع درہم سے ندے کہ قبل مہر کے دس درہم میں اور نقصان اس کے نصف میں نکلا جائے اور امام  
 شافعی کے نزدیک مفوض اور رائے حاکم شرع کے ہے جو حاکم کہے وہ متعہ دے مَتَّعْتُهَا بِالْمَعْرُوفِ فَاذْ  
 دینا ساتھ اچھی طرح کے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہے متاعاً تاکہ متعہ کی معنی متعہ ہے  
 کلام معنی تکلیف اور کلام معنی تکلیف حقاً علی المؤمنین حق ہوا اور پر نی کرنے والوں کے حق یا توصفت ہے متاعاً  
 کی نیغے متعہ واجب یا مصدر ہے فعل محذوف کا لینے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کر کے اور اطلاق  
 محنین کا شوہر و ن کر کہ اس متعہ واجب ہے قبل وقوع فعل کے باعتبار مال کے ہے جسے من قبل قبل اقلہ قبل  
 وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ أَوْ يُنْفِقُوهُنَّ  
 فَرِيضَةٌ اور تحقیق مقرر کر لیا ہے تم نے واسطے ان کے مہر فَرِيضَةٌ مَا فَرَضْتُمْ پس اور تم تھارے ہے اٹھا  
 اس چیز کا جو مقرر کیا ہے تم نے مہر سے پہلے تروا اس میں سے جو شخص اپنی عورت کو پیش نہ دخول

طلاق دیتا تھا مہر سے کچھ اور اس کے لازم نہ ہوتا تھا بلکہ مستعمل دیتا تھا جتنا ضرورہ اخراج میں مستعملین و مستعملین و وارث  
 جب یہ آیت نازل ہوئی تو حکام کا منسوخ ہو گیا اور نصف مہر لازم ہوا الا ان یتفقوا مگر یہ کہ معاف  
 کروں وہ عورتیں کہ اہل عفو ہوں عقل اور مال و عینت رکھتی ہوں اور یعفو الذی یتبذرو عقدہ النکاح یا معاف کرے  
 وہ شخص کہ بیچ یا تحفہ اس کے ہے ہی عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ مراد اس سے وہی ہے اس نکاح  
 کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام عظیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاوندی کے اس اختیار میں ہے چاہے تفضل  
 کرے اور اس لامہر اور اگر اس قول کے بقیہ است ہے کہ وان تعفوا اقرب للتقویٰ اور یہ کہ معاف  
 کرو تم کہ شوہر ہو اور کام مہر و ہمد اعطاء نزدیک تر ہے واسطے برتر کار کے بہ جملہ مقررہ ہے واسطے تفصیل  
 عفو کے اور یہاں اقرب من التقویٰ انما حال نکاح اقرب بضم تھما کہ مقصود یہاں اقرب عفو ہی تقویٰ سے کہ  
 تقویٰ عفو سے مستلزم قرب عفو تقویٰ سے ہے پس یہ عبارت اختیار کی نہ برعکس کے تاکہ مقصود و کتابتہ سمجھا  
 جائے نہ عبارت کہ کتابتہ بلوغ ترجیح صریح سے اور بلوغ ادنیٰ ترجیح تصریح سے اور یہ خطاب ازواج اور زوجات  
 انوش اہل ہے اور ان عفو کہ صنف جمع مذکر ہی برائے تلبیس واقع ہے اور عفو ازواج کا یہ ہے کہ زیادہ نصیب ہے  
 کہ مہر دیا ہو طلب نہیں اور عفو زوجات کا یہ ہے کہ اوہا کہ مہر واجب ہو اہی نلیں جن دنیا شوہروں سے قسط  
 کرن یہ بات قرین ترجیح تقویٰ سے اور تقویٰ کا یہاں بیان بطریق اجمال سن لیجے کہ یا رکھنا اس کا ضرور  
 تقویٰ کے میں مرتبہ مقرر کئے میں مرتبہ اول یہ ہے کہ اپنے آپ کو غدا جاوید سے بچاؤے اور یہ ادنیٰ مرتبہ  
 ہی تقویٰ کا کہ سب دور رکھنے سے ان کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہے اسی معنوں میں ہی است لرفع  
 والرفع کلمہ التقویٰ اور مرتبہ دوسرا اپنے آپ کو لکھنا ہوں سے دور رکھنا ہی اسی معنوں میں ہی ولوان اہل القری  
 امنوا والتقوا اور اصطلاح اہل شرع میں اس مرتبہ کا تقویٰ نام ہے اور مرتبہ تیسرا یہ ہے کہ شہادت سے بھی  
 اپنے آپ کو بچاؤے اور بعض مناجات کہ منہر بار کتاب لکھا ہوں ان کے پاس بھی بچاؤے اور باطن  
 اپنے کو میل اسوی اللہ سے خطر اوے اور بالکل طہر معبود حقیقی کے توجہ جمع عفا و جوارح لاوے اس مرتبہ  
 کو تقویٰ حقیقی اور مرتبہ ولایت کہتے ہیں انبی مرتبہ کی شارت ہے والتقوا اللہ حق لقائہ کہ کلام اللہ میں وارد  
 اب نظوری کسی علامات اور شرائط متقیوں کی کہ حدیث صحیحہ میں اور آثار صحابہ و تابعین میں وارد ہیں مذکور  
 ہوتی ہیں تاملی تقویٰ کی ذہن نشین ہو جاوین اس حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ آدمیوں کو قیامت  
 کے دن میدان فراخ میں بیٹھاویں گے پھر ایک ندا کرنے والا آواز کرے گا کہ متقی کہاں ہیں سنتے ہی بہ نہ استقی اٹھیں گے  
 اور یہ سرور دگار میں ان سے متصل مقام تجلی الہی میں جاویں گے کہ شان اس تجلی کی ایک لمحہ ان سے مستور اور محبت  
 ہوگی لوگوں سے تو چھالہ متقی کون سے لوگ ہیں معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ میں جو انواع شرک سے اور بت سخی  
 سے اپنے شہن بچاؤے میں اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجالاتے ہیں امام احمد اور ترمذی اور سوانح  
 محدثین معتبر نے عطیہ سعدی سے کہ صحابی ہیں روایت کی ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ زندہ اس درجہ کو پہنچنا کہ متقیوں سے کہہ جاوے گا کہ چھوڑو اسے ان یحزرون کو کہ کچھ ضرر نہ ہو جس میں نہ ہو  
 اس خوف کے وقوع حرام سے اگر وہ حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کسی نے کہ معنی تقویٰ کرنے والوں کی  
 کیا ہیں کہا انھوں نے کہ کبھی راہ برتار میں گیا ہی تو کیا اسے گیا ہوں کہا کیا کیا تھا تو نے کہا جہان کا سادہ بچا  
 میں نے وہاں سے کنارہ پر کر صاف کرتے ہیں جانے لگا کہا ہی حقیقت تقویٰ کی جب جب مفادات میں  
 میں ایسے ہی احتیاط کرے گا تو متقی ہو گا اگر اس حکایت کو ابن ابی الدنیاء نے کتاب التقویٰ میں روایت کی  
 ہے اور یہ بھی اسی کتاب میں لکھا ہے حضرت حن بصریؒ سے کہ مازالت التقویٰ بالتقین حتیٰ ترکوا کثیر  
 الحلال مخافة الحرام اور عبد اللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہے کہ کہا اگر شخص سو گناہوں سے بچے اور ایک  
 گناہ سے نہ رہے کرے متقیوں سے نہیں اور عون بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام تقویٰ یہ ہے کہ  
 آدمی جو مانے شرائط تقویٰ ہو اور وہاں استقامت کرے جسی حفاظت اور خالیف مرض ہو یا جسی حفاظت  
 الکتابین کہ امام مالک سے روایت کی ہے کہ وہ بن کسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک  
 شخص کے بطریق سند یہ عبارت لکھی ہے ابجد فان لام التقویٰ علامات یعرفون بہا و یعرفون بالفسیم  
 صبر علی البلاء و رضى بالقضاء و فکر للنظام و دل حکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ حضرت داؤد نے  
 حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ او تقویٰ آدمی کے تین علامتیں پرستار ہو سکتا ہے اعلیٰ حسن توکل کا  
 اور خدا کے موجود ہونے کے دوسرے حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسرے حسن زہد جو ضرورت ہو سکتی مغیری  
 نے کہا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے شاؤ کیونکر متقی ہوں قیلا  
 کہ ہمہ انہیات ہے ان میں ساتھ تمام دالینے کے محبت خدا کی بجا لا اور بقدر قوت اور طاقت انہی کے ساتھ  
 واسطے عمل کر اور انہی میں پرانی رحمت کر کر عیسیٰ نے جان پر کرتا ہے کہا انہی میں کون ہیں فرمایا کہ سب ہیں  
 آدم اور جس چیز کو کہ تو دوست نہیں رکھتا کہ ساتھ تیرے کر رہی وہ چیز کو کسی کے ساتھ نہ کر یہ کام کئے تو نے  
 تو تقویٰ تقویٰ کا سچا لایا ہم میں نہجائے کہ کیا کہ تقویٰ یہ ہے کہ زبان تیری ہمیشہ ذکر خدا سے تر ہے عون بن  
 عبد اللہ نے کہا ہے کہ تقویٰ کی ابتدا حسن نیت ہے اور اللہ سے توفیق اور بندہ کو درمیان اس بندہ اور  
 انہی کے مہلک اور شہادت بہت ہیں ان میں نفس ایک طرف سے اپنی ہے جانب کو کھینچتا ہے  
 کہ دشمن مکار ہے ایک آن غفلت نہیں رکھتا محمد بن یوسف قرطبی نے کہا کہ میں ایک در سفیان ثوری کو کہا  
 کہ تمام تمھارا لوگوں میں مشہور ہے کہ سب سفیان ثوری بچتے ہیں اور تمھیں دکھائیں گے کہ تمام رات سوتے ہو  
 فرمایا انھوں نے کہ خاموش ہو ورنہ اس امر کا اوپر تقویٰ کے ہے روایت ہے ایک حکماء عمر سے نزدیک  
 الملک بن مروان کے امامت الیہ اس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہے اس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہے جس  
 کہ خدا کو اور ترخص کے اور دنیا کو اور آخرت کے اختیار کر کر مطلق اللہ اور مطلق سے متعہ و طہو  
 دل سے ہر شے خالی رہے روح نظر کر کر متوجہ صرف اس فرشتہ کے رہتا ہے آدمی سوتے ہیں اور وہ علم ترقی میں رہتا

ہی تھا اس کی قرآن اور دوا کی سخن حکمت اور بندہ ہی دنیا کو عرض اس کے میں نہیں پسند کرنا اور کچھ لذت  
 ہوا اس کی نہیں جانتا حاضران مجلس نے کہ اگر تابعین تھے بات اس کی پسند کسی اور فائدہ سے مروی ہے کہ جب  
 حق تعالیٰ نے بہشت کو سدا کیا ارشاد کیا کہ کچھ بہشت نے کہا طوفانی الممتحن مالک بن دینار سے مروی ہے  
 کہ تمام قیامت شادی کچھ آتی متیمان ہی والدروا سے کسی نے بوجھا کہ سب شعر کہتے ہیں تم کیوں نہیں کہتے  
 انھوں نے کہا کہ میں بھی شعر کہتا ہوں لیکن قابل نہیں ہے کہ مجلس شعر میں پڑھوں اسے کہا کچھ تو مجھے شافعی  
 بہرہ دین پھر پھر شعر میرا المیران اعطی مہار ۲ ویانی اللہ الامار ادا ۲ نقول المعروف فانی وزخری ۲ و تقوی اللہ  
 افضل استغوا ۲ یعنی جانتا ہی آدمی کہ دے جاوے ارزو اس کی اور خدا نہیں دتا اگر اس قدر کہ آپ  
 پچھتا ہی آدمی کہتا ہے کہ ہر چیز میں بیفائدہ اور پس انداز میرا اور حال تک تقویٰ خدا بہتر بنانے ہی ابن ابی حاتم نے  
 معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مدار کار و بار بہشت اور جہار فرقہ کے ہے اول متقی دوسرے ستمگر گنہگار  
 میرے ڈرنے والے جو تھے اصحاب میں ابن ابی شیبہ نے اور ابو نعیم نے طلحہ الاولیاء میں سمون بن مہران  
 سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص متقی نہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا یہاں تک کہ ساتھ نفس اسے نفس کے پورے  
 محاسبہ میں نہیں کرنا تاں اس محاسبہ کے کہ ساتھ شہوات اپنے کے کرنا ہی تاکہ سمجھے کہ کھانا نہیں کھا  
 سے ہی اور دنیا میرا کس جگہ سے ہی حلال ہے ہی یا حرام سے ولا تشبوا الفضل بینکم اور مت قبول  
 جامہ بزرگی درمیان اپنے یعنی ترک تفصیل مت کروا میں مردانہ کر کے کہ عورت نکاح میں میرے اگر  
 محبوب ہو ہی اور وصال میرے سے محروم اور ماوس ہوئی ان سے تمام مہر و دیگر ثاوان کروا ہی  
 اور عورت لشکر کر کے کہ بہرہ مروی ہے کہ نہیں پہنچا اور وصال میرے سے بہرہ مند نہیں ہوا اولیٰ بہرہ کہ اس  
 سے کچھ نلون ان اللہ یما لعلون بصیرۃ تحقیق اللہ اس کے کر کے ہو تم عورت اور فضل سے دیکھنے  
 والا ہی معلوم کیجے کہ کیا ایسوں است آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وضعت صلوات حمہ کا اور قیام  
 کا ہی ان کے لکھتا ہی وہ بہرہ ہی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوۃ الوسطی محافظت کروا میرا بازوئے  
 جو قرین میں ساتھ وقوف ہائے کے اور حدود اور حقوق ان کے کے اور نماز ہی والی کے سمجھ لیجے کہ جا ہی اور  
 شریف میں تاکید اقامت صلوات ہی اور یہاں امر محافظت ہی اور اقامت ہی لعت کے ماخوذ قیام سے  
 ہی یعنی سیدھا کھڑا اور قاعدہ ہی کہ جب خبر کو سیدھا کھڑا کرو تو ہر خبر اس کے سے اور موضع مناسب  
 کے کہ موضع طبعی کا ہی رست اور درست بیٹھا ہی پس معنی اقامت صلوات کی بھی ہی ہو ہی کہ نماز کو ہر  
 محل اور کج سے محافظت کروا وہ کج اور صلوات کا کام ہو خواہ زمانہ خواہ جوارح اور اعضا کا اور بہرہ محافظت ہی وضعت  
 ہو یا بیچ شہر اٹھ کے یا سدن کے یا مستحبات کے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوات  
 اقامت رکوع اور سجود اور تلاوت اور شروع اور اقبال اور پھر اس کے اور بیچ اس کے ہی اور قیام دینے کہا ہی کہ اقامت  
 صلوات محافظت صلوات ہی اور حفاظت اور اوقات نماز کے ہی اور رکوع اور سجود کے ہی اور وضو کے



اتر دیکر خطا طاعت صلوٰۃ کے اور اقامت صلوٰۃ کے سوائے ادائے ارکان اور آب نماز کے بھی ہے  
 کہ شہر ایک کا دریافت کرے اور قصد کرے کہ اپنے آب کو ساتھ اس سر کے متعلق کرے اور دریافت کرنا  
 اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھ اس سر کے مختلف ہے باختلاف مراتب اور استعدا مصلی کے جو مناسب حال  
 بتدی ہے وہ بہان تحریر ہوتا ہے فرمایا ہے عرفان کہ طہارت نجاست حکمی سے کہ حدیث صفہ اور الکفر بنجا  
 حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور رم وغیرہم ہے اس واسطے نماز میں مقرر کی ہے تاکہ دلالت کرے اور تحصیل  
 طہارت کے علائقی دنیوی سے کہ سب تحاوت اور نوسید میں اور نوع حبث سے خالی نہیں تاکہ وقت توجہ کی ایک  
 مناسب ساتھ اس خباب منفرہ کے حاصل ہو اور قابلیت حضور کی بیج خباب مقدس کے اور قیام خدمت مامو  
 مسرور حنیے حضور بادشاہان میں بدون تقدیم تحاوت اور غسل اور استعمال خطرات اور تطہیف جامہ اور بن  
 نہیں جائے اور قیام انکی خدمت میں نہیں کرتے اور توجہ ظاہری طرف قبلہ کے کہ زمین اس بقعہ پاک کی  
 منشا جمیت آدمی ہے اس واسطے کہ تمام زمین اسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہے دلالت کرتی ہے اور پاک ہے  
 کو بھی توجہ بجناب حق کہ مشاء وجود آدمی ہے کیا چاہے کیا اور توجہ تخریم ساتھ رفع یدین کے اشارہ ہے کہ مصلی  
 کہنا ہے میں نے دو نو عالم سے ساتھ اٹھائے اور جناب حق تعالیٰ کو جمیع کوان سے بزرگتر جانا اور موبد اس عطاء  
 و عمارت افتتاح ہے کہ اور زبان کے جاری کرتا ہے اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہے اور برتقاست کے  
 بیج اس راہ کے اور قریش فاسحہ کی کہ متضمن ثنائے زبانی ہے اور زبان ترجمان دل ہے دال ہے اور اس کے  
 کہ دل میرا ملک طیف اس کے مال ہے اور اس سورہ میں الفاظ خطاب کے مثل ایاک بعد اور ایاک شفعین  
 میں اور تخصیص لعبادت اور استقامت دلالت کرتی ہے اور اس کے کہ سب بحال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدے  
 اور مخاطبے کا یا میں نے اور سوال ہدایت کا اور قرار راہ اہل غضب اور ضلالت کے سے دلالت کرتا ہے اور اس  
 کہ اب اور تقضال و میل دور نظرت میرا سب تابع جناب مقدس تیرے کا ہے پھر شروع دلالت کرتا ہے  
 کہ منشا ہدہ عظمت الہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہے کہ اس الیکار میں استقامت  
 کئی میں نے پھر سجدہ کہ حال تدلل ہے بعد ایلک الے اشارہ اور بحال تقرب کے کرتا ہے اس واسطے کہ تقرب  
 بمقدور شہر ہے کہ آخر انیون کو بہان ملک است کرے کہ ساتھ اصل نکالی اپنے کے ہوت کرے اور  
 سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہے اور دفع کسر کے بحصول قرب پھر موقوف اشارہ کرتا ہے بحصول اعزاز اور اکرام  
 جناب سے کہ حجر قبول ضرر و انکی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہے اور بیروجوع کے اس سفر باطنی سے  
 اس قدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا حاسے ہر موضع کو فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہیں قبول فرماتا ہے اللہ نماز بندگی کی تاک کہ نہ تہا ہدی دے بیچ نماز کے دل کا جیسا شاہدی دیتا ہے  
 بدن اسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہے اور نہیں لکھا جاتا دسوان حصہ اس کا جب دل غافل ہوتا ہے اور  
 حدیث میں ہے جب کھڑا ہوتا ہے مصلی نماز کو اٹھا لیتا ہے اللہ جناب درمیان سے اپنے اور کے اور

مؤمنہ اسکا بوجھ اللہ ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ بندہ جب نماز کو طہر ہوتا ہے تو وہ ہر درجن کے ہوتا ہے جب اور اگر طرف التفات کرنا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اسے ابن آدم کیا کوئی مجھ سے بھی بہتر ہے میری طرف متوجہ ہو حضرت جلیل القدر اسی نے فرمایا ہے کہ ہر جن کی ایک صفوت ہے اور صفوت خلوت کی تعمیر اولیٰ ہے اور کہا ہے بعضے اہل قلوب نے کہ اللہ ما اللہ من اللہ ای شایہ اللہ خالصہ اللہ صادرة من اللہ اور جب ماتھا اٹھاوے دنیا اور آخرت کو پر پشت ڈالے اور دل سے ماسو اللہ نکالے چنانچہ حدیث میں وارد ہے نماز پڑھتے ہی کہ جو دور کرے ہوا تیری اور خوش تیری عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے واسطے نماز کے بھاگتا ہے اس سے شیطان بیچ کنارہ زمین کے دور کر کے اپنے پیاری کئی دربار پروردگار کے جانے کی جگہ اپنے اللہ اکبر اللہ اکبر بڑا ہو گیا درمیان اس کے اور شیطان کے اتنا کہ سے دیکھتا ہے نہیں اور توجہ فرمائی طرف اس کے بلکہ حیار نے جب اپنے تعمیر اولیٰ کہی اپنے دیکھا کہ کوئی چیز اس کے دل میں بڑی بزرگ نہیں ہے مجھ سے کیا ہے کہتا ہے تو میں ہی اکبر ہوں بیچ دل تیرے کے جب کہتا ہے تو آخر حدیث اور کتب اللہ اکبر میں ہے کہ رکن ہر جن کی عظمت سے نکلے یا ترقی کرے پس اللہ اکبر کو ساتھ لیا کر پائے اس کے اس طرح کہے کہ آپ نے عوارف میں لکھا ہے حدیث سے کہ نماز میں جاریہ بیت اور جہہ ذکر میں قیام کر کے سجود و قنوت تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود و غیرہ حسین اور دوسرے ملائکہ کے متفقہ میں ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہیں پس مصلیٰ دو رکعت نماز میں لاکھ فرشتے کوئی عبادت کرتا ہے کہا ہے بعضے کہ اس کے کہ کار اصل جمیع عبادت بندگی ہے اس واسطے کہ شہر ہر جن طہارت اور استقبال قبلے کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ اصول عبادات زبان میں اور متحمل ہے اور معنی صوم کے کہ عبارت جس نیت سے ہے مثلاً شہیات سے بلکہ نماز میں نیت صوم کے زیادہ تسان بہت ہیں اس واسطے کہ کچھ کو بھی التفات غیر سے لگا رکھا ہے اور زبان کو بھی سوا ذکر نام کے کے اور تلاوت کلام اس کے کہ بند کرنا ہے اور پائون کو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے ٹھہرنا ہے اور ماتھون کو بھی وادو سے کھینچنا ہے علیٰ ہذا القیاس قوت خیال لہ اور فکر کو بھی محرومات سے بچانا ہے اور بے معنی صوم میں تحقیق نہیں اور اوپر معانی چ کے بھی مثلاً جس کی بیکہ تحریمہ اس کی بجائے احرام ہے اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف اور قیام بجائے وقوف عرفات ہے اور رکوع اور سجود اور حرکات دور یہ رکعات مثل سجدے کے کہ درمیان تنغا اور مردہ کے بجالاتے ہیں اور اوپر معانی رکوع کے بھی شامل ہیں اس واسطے کہ نذر لے کر گھر عورت اور تحصیل آلات طہارت اس میں واجب ہے اور وقت کو بھی اوقات میں سے خالی منافع سے کر کے مصروف حکم خدا رکھنا مثل خدا کرنے مال کے سے واسطے مصارف الہی کے اور متضمن عبادات جمادات کو بھی ہے کہ بیٹھنا ہے اور عبادات چرندہ کو بھی ہے کہ رکوع ہے اور عبادات جانوران پرندہ کو بھی ہے کہ ذکر اور تلاوت اللہ تعالیٰ بالہان خوش سے ہر فرغ لیتا ہے نام تیرا

اعتدالات تشریف اللہ مقام شیراز اور شریعت احسان عبادات حشرات کو بھی کہ بخود ہی اور عبادات اشخاص  
 و نباتات کو بھی قیام ہے اور عبادات جمع فرق ملائم کو بھی اس نام سے اور عبادت کو و ہن کو بھی ستر  
 شاہد ہے پس ان سب عبادات کو شامل ہے اس واسطے مرتبہ سب عبادات سے بلند ہے  
 کہ بہت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہے لہذا حدیث شریف وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اعمال سے افضل ہے فرمایا الصلوٰۃ لوقتها نماز وقت پر پھر عبادت و فخر نماز کا  
 صحیح صادق کے طلوع آفتاب تک ہے اور سخت نصف اخیر اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب کے  
 مشدین تک نزدیک امام عظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور بہ مثل اور مثلیں تک پہنچنا  
 ساری کا ہی ہوا ساری صلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے سے علی اختلاف المذہبین غروب  
 شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبت شفق کہ سفیدی بعد سحر کے ہے  
 مذہب امام عظم کا ہے موافق قول حضرت ابو بکر و عمر اور معاویہ بن جہل و رعاشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کا اور صاحب  
 کے نزدیک شفق عبارت سحر کے ہے اور یہ قول بن عمر و ابن عباس کا ہے اور وقت عشا کا اور نور  
 کا بعد غروب شفق سے علی اختلاف تابع صادق ہے مگر یہ کہ تقدیم و تخریج عشا پر جائز نہیں سب وجوب  
 ترتیب کے فروع خمسہ میں اب سمجھ لیجئے کہ صلوٰۃ خمسہ اس آیت سے کیونکر نکلتے ہیں حافظو اعلیٰ الصلوٰۃ میں کہ صلیفہ  
 جمع کا ہے استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہے جائز ہے کہ تین ہی ہوں تخریج اس مقام کی یوں ہے کہ صلوٰۃ  
 وسطی کا عطف اور جمع کے ہے اور عطف مقتضی مخالفت کا ہوتا ہے پس وسطی مل کر ساتھ جمع کے کہ خود  
 مخالفت جمع ہے چاہئے کہ مانج سے کم ہوا واسطے کہ اگر تین نماز میں جمع سے لیکر چوتھی وسطی اسمین ملا کر چار  
 ٹھہرے تو یہ عدد قابلیت ہی نہیں رکھتی وسطی کی اور اگر اس سے کم آئے تو مقرون جمع نہیں ہوتی  
 وسطی اس یہ آیت دلیل ہے کہ عدد نماز مبارک و زوری کی مانج سے کم نہیں باقی رہا یہاں ایک سوال جواب  
 طلب وہ یہ ہے کہ عطف ہر چند مقتضی مخالفت کا ہے لیکن اقتضائے اسکا نہیں کہ اگر کہ معطوف جمع کا  
 داخل جمع کے ہوا اس واسطے کہ بہت جگہ اس طرح وارد ہے جیسے اس آیت میں من کان عدو اللہ  
 و ملکته و رسولہ و جبریل اور اللہم صل علی محمد و آلہ و صحبہ کہ جبریل ملائم من داخل ہیں اور اصحاب اک من یہاں بھی  
 اس طرح ہو کہ حافظو اعلیٰ الصلوٰۃ و الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ وسطی کو داخل صلوٰۃ تین کہے ملکہ وسطی تو ثلث او  
 کی ہے اور اوسط افضل التفضیل ہے اور افضل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے ہیں تو بعض  
 اس سے مراد لیتے ہیں جیسے افضل القوم اور اکل الناس اس طرح ہر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی ہوا  
 چنانچہ کہتے ہیں کہ ہوالاء النعمہ و اولیہم اس نوع سے یہ آیت دلیل نہیں ہے کہ عدد صلوٰۃ

کی باج سے کم نہوں جواب کیا ہے جب کہ بہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ **وَسَطِی** کا جمع مذکور کی ہوئی  
اور اس میں داخل ہوتی جیسے چہرہ بل بلکہ میں اور اصحاب آل میں داخل ہیں بخلاف یہاں کے کہ صلوٰۃ وسطی  
داخل ہی نہیں جب ہی صلوٰۃ کے پہلے اور ہی نماز ہی کہ اوو عاظر لاکر ان نمازوں میں ملاو یا ہی اور اضافت  
افعل التفضیل کا جواب یہ ہے کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ میں کس ہی واسطے  
کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہاں ہو سکتے ہیں جو وسطی بہ نسبت مفروضات کے شد  
توسط ہوا اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہیں اور درمیان کی خبر فضل ہوتی ہے جس فاضل نماز  
نماز وسطی ہی اس واسطے محافقت میں خصوصیت اسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہے کہ اس میں کہ وسطی کون  
سی نماز ہے کہا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ  
اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا ان کے کابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہے اور امام عظیم کا بھی  
یہی قول ہے بموجب حدیث شریفیہ کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب میں  
شغلوا علی الصلوٰۃ الوسطی الصلوٰۃ العصر اور وسطی اس کے فرمایا کہ دو نمازیں دن کی ایک طرف اس کے میں ایک  
میں عصر دوسرے میں نہیں اور دو نمازیں رات کی دوسری طرف اس کے میں ایک طرح کی کہ نماز اور  
عشا کی ہیں ایک میں عصر دوسرے میں نہیں اور فضل اس نماز کو اس واسطے ہے کہ وقت نہ  
ادائیں اس کے شغل و میون کو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانے کا اور ملنے جلنے کا ہوتا ہے لہذا  
مالکدار اس کی فرمائی اور حدیث میں آیا ہے کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عمله اور بعضے کہتے ہیں صلوٰۃ عصر  
کی ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی اس کے یہ ہے کہ ہم  
نماز درمیان میں جب دو دن کی نماز دیکھ کہ ظہر اور عصر ہیں اور دو رات کی نماز دیکھ کہ عشا اور فجر ہیں یا یہ وجہ ہے  
کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہیں یا دو اور یہ درمیان میں ہے چار اور دو کے تین رکعات یا یہ وجہ ہے  
کہ درمیان دو نماز سر یہ کی کہ ظہر اور عصر ہی اور دو نماز جہر یہ کی کہ عشا اور فجر ہی واقع ہے اور بعضے  
کہتے ہیں نماز عشا کی ہے اس واسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہے تین رکعات مغرب کے اور عصر میں  
اور تین رکعات وتر اور عصر میں یا یہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز جہر یہ کا واقع ہے اور عصر مغرب ہی اور عصر  
فجر ہی یا درمیان ایسے نمازوں کے واقع ہے کہ جن میں عصر نہیں ایک طرف مغرب ہے دوسری  
طرف فجر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نماز فجر کی ہے چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابوامامہ  
رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ صلوٰۃ وسطی ہی ہے کہ درمیان سوا لیل اور ساض نہار کے واقع ہے درمیان  
دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہے یا درمیان ایسے نمازوں کے ہے کہ جن میں فجر واقع ہے عشا اور ظہر اور عصر

کہتے ہیں کہ نماز ظہر کی جب چنانچہ ابن عمر اور زید بن اسامت سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی یہ ہے  
 کہ آیت وسطہ تھاؤن بھرتے ہیں نماز میان میں صلوٰۃ تہارید کی کہ اور عصر ہے اور عصر ہے اور عصر ہے کہتے  
 ہیں کہ صلوٰۃ وسطی غیر معین ہے مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازوں کی کریں روایت ہے حضرت  
 عائشہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطی اور عصر اس سے معلوم ہوا ہے کہ وسطی ان چاروں  
 نمازوں میں سے ایک ہے کہ عصر کو اور اس کے واسطے فصل کے بیان فرمایاں نماز وسطی در میان انہیں پانچ نمازوں  
 ہے جیسے اسم عظم اسماء الہی من اور شب قدر لیالی من اور ساعت اجابت روز جمعہ من اور کیمیا کی بونی تہنات  
 من اور سنگ یارس احجار من کہ مقتضائے حکمت اس حکیم مطلق نے علی العموم فاشش نہیں فرمایا اس آدمی کو  
 چاہئے کہ مقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطی سمجھ کر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور  
 واجبات اور سنن اور محتبات اہل کی کرے اور ہر شروع اور شروع اور نزول و اہل اور عروج اور عروج اور عروج اور عروج  
 وقوموا للہ قانتین اور کھڑے ہوئے نماز کے واسطے خدا کے چلے یعنی اس حالت میں کہ چپکے لگ جاؤ خوف الہی سے  
 اور دیدہ ہاوشا ہی سے متک کر گیا ہے صاحب بدایہ نے اسی آیت کو اور قنوت قیام نماز کے چنانچہ  
 کہا ہے والقیام بقولہ تعالیٰ وقوموا للہ قانتین اور قانتین کی معنی تفسیر احمدی والے نے مصلین کے بھی ہیں  
 یعنی درجائیکہ دراز کرنے والے ہوں قیام کے تین بعضوں نے کہا ہے در حالیکہ زاری کرنے والے ہوں  
 بعضوں نے کہا ہے درجائیکہ ڈرنے والے ہوں بعضے کہتے ہیں طہین کی معنی ہیں بعضے کہتے ہیں قانتین  
 کی معنی ذکرین کی ہیں چنانچہ کشاف والے نے ذکرین کی معنی کہیں ہیں اور بحر مواجہن لکھا ہے کہ سجی بن کجی  
 باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم کلام کیا کرتے تھے نماز میں لوگوں سے  
 بہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمیں ساتھ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب کشف  
 نے حکمریہ سے روایت لکھی ہے اس میں اس صورت میں کہ قانتین معنی سالکین کی کہتے تو حرمت تکلم کی ناسخ  
 اس آیت سے لکھتی ہے بعضے کہتے ہیں قنوت سے مراد وجائے قنوت ہے حج صلوٰۃ صبح کے چنانچہ  
 بیضاوی میں اس سب سے روایت ہے اس قول پر مائید واسطے ان کے ہے جو دعائے قنوت نماز ظہر  
 میں واجب کہتے ہیں لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہو سکتا ہے کہ پانچوں نماز میں پہلے بیان فرمائی  
 پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہوئے نماز وتر کے بعد دران جائیکہ دعائے قنوت پڑھتے ولے ہو معلوم کیجے کہ  
 اخصایموسن آیت آیات متماثل سے کہ جس مسئلہ سقوط قیام اور سقوط وجہ الی الکعبہ وقت خوف کے  
 نکلتا ہے وہ بہہ ہے فان خفتہم فراجا اور کجا انکاس اگر دو قوم کسی دشمن سے آدمی کشندہ سے یا جانور ذر  
 گردہ سے پس تبین فرض اور پھر قیام اور توجہ قبلہ بلکہ ہو تم فخر در میان اسکے کہ نماز پڑھو سادہ یا سوار  
 مرکب پر فردی ساتھ اشارہ کے جس سمت کو کہ میر ہو قبلہ کی طرف رہو یا پشت ہو چنانچہ مذاکر میں ہے  
 اور یہی ہدایت میں ہے کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پڑھو سوار فردی حطوف چاہو یا تاجی رکوع اور سجود جب



قادر ہو طرف توجہ قبلہ کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہو گئی توجہ الی الکعبہ بضرورت اور لام محمد سبحی  
 کہ ٹہرے جماعت اور اختلاف ہی حال مباحثت اور مشی میں بس نزدیک ہمارے ہیں جائز اور نزدیک  
 شافعیہ کے جائز ہی ہمارے نزدیک رجائی معنی قائمین علی الرجلین اور امام شافعی کے نزدیک شافعی  
 علی الرجلین چنانچہ صاحبون نے تفسیر احمد میں لکھا ہے اور حاصل تفسیر حنفی والے کا یہ ہے کہ ٹھہرو نماز کا  
 خوف میں پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہرتے ہو یعنی مکان ہو قیام کا ایک مکان میں قبول امام عظمیٰ اور قبول  
 شافعی حالت مشی میں باوجود خوف نماز ٹھہرنا ممکن ہو یا نہ ہو اور سوار نماز ٹھہرنا جنگ میں جس طرح ہو  
 رو قبلہ یا پشت بکعبہ اور برجال جمع راجل کہہ چن سے قیام جمع قائم کی اور قیام جمع قائم کی اور حال منصوب  
 ہی ساتھ حال ہونے کے اور کرنا کا عطف ہی اور کہے فاذا اقمتم فاذا کروا للہ كما علمکم ما لم تکتونوا  
 قتلون پس جب اس میں آؤں یا ذکر و تم اللہ کو اگر صرف میں ذکر سے مراد نماز لیتے ہیں یعنی نماز ٹھہرو  
 سکھا یا ہی مکتوبہ میں لکھا ہے مراد ذکر سے شکر ہے جب اس میں ہو تو شکر اور اللہ کا جیسے  
 تمہیں تعلیم کر کے ہیں ادب اور شکر اللہ کے جو کچھ نہ تھے تم جانتے اس حلقہ شریعہ کا عطف اور شریعہ  
 پہلے ہی کہ ان ختم ہی اور خوف نسبت امن کے اندک ہی اس واسطے ان ختم میں ان کا استعمال کیا  
 اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت سے فاذا اقمتم میں اذالائے اور حاصل تعنون کا یہ ہے کہ  
 جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز ٹھہرو سطح تعلیم کی ہے تم کو اور تم نہیں جانتے تھے کیفیت اس کی ہے  
 نماز امن جیسے پہلے ٹھہرتے تھے خوف سے حالت امن میں کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا  
 یہاں ایک حدیث وہ یہ ہے کہ تعلیم اس چیز کی ہوتی ہے کہ معلوم ہوئے پس علم کے سے نکلتا تھا کہ قبل  
 تعلیم کے نہیں جانتے تھے پھر مکتوبہ اقلیوں کے لانے کا کیا فائدہ ہوا جواب اس کا یہ ہے کہ فائدہ  
 اس کا یہ ہے کہ اس سے کہتے ہیں کہ کلام میں فضیلت اؤن واسطے دفع ابہام ماسبق کے چنانچہ ہا  
 علم مکتوبہ اقلیوں است اور اگر تصریح کر دی ساتھ نہ جانتے کئے کے مثلاً تعلیم اور شرح فرما دی ساتھ  
 ان کے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی یہاں سے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجے کہ انجالیون  
 آیت آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ ان وصیت فقہ کا حدت والیون کے نکلتا ہے وہ یہ ہے والذین  
 یتوھون منکم اور جو لوگ کہ مر جاتے ہیں تم میں سے ویکذون اذواجاً اور جھوٹے ہیں جو روین عربین  
 پہلے رسم تھی کہ جو عورتیں راغب ہو جاتی تھیں تو ایک برس تک لباس کنہ میں بے ترنیں اور بختل اپنے کے  
 گھر میں بیٹھیں بیٹھیں اگر شہر والیاں ہوتی تھیں تو شہر میں وارث شوہر کے لکے واسطے مکان خلاصہ  
 بنا دیتے تھے اس میں سال تمام کرتی تھیں اور اگر بختل والیاں ہوتی تھیں تو نیمہ علاحدہ میں بسر کرتی تھیں ایک

برس تک باہر اُس سے نہیں نکلتی تھیں اور نفقہ اولیائے شوہر سے یعنی تھیں اور جب گھر سے باہر نکلتی  
تو نفقہ ساقط ہو جاتا تھا صاحبِ محترم صلیح مدنیہ منورہ میں تشریف لائے ایک دو مہینے مر گیا اور اس کی عورت  
اور اس اور ماہیاب رہ گئے انھوں نے ترکہ پسراؤ والدین پر تقسیم کر دیا اور جو رو کو کچھ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ اگر  
ترکہ میں سے نفقہ اُسے پہنچا دیں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم میں سے مرد جو روں اور جو روں کی  
رہ جاوین وصیۃ لہن ولا ذلکم فی حقکم وصیۃ کر جاوین واسطے فی ہواں اپنی کے وصیت منسوب علی المصدرة یعنی  
بفضل مخدوف اسی یوصون وصیۃ اور بعضوں نے منع فرمایا ہے اور مستند جہر مخدوف کا کہا ہے کہ  
فعلہم وصیۃ متاعا الی الخ ولا غیر الخراج فائدہ دینا ساتھ نفقہ اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے پہلے  
برس تک نہ نکال دینا مسکن مقرر سے اور اگر خود نکال جاوے قبل القضاے سال کے نفقہ اور کسوت انکا نہیں ہے  
فان خرجن فلا جناح علیکم ان کلن جاوین بعد ایک برس کے یا درمیان ہی میں برس کے نکلیں جاوین لیکن  
اُس سے عذر کے کہ سوا باہر نکھنے کے چارہ نہیں ہو پس نہیں گناہ اور تمھارے اسی اولیائے شوہر پر جناح نکلتی  
فی أنفسہن چیچ اس چیز کے کہ کیا انھوں نے بیچ جاوین اپنی کے ارادتگی اور نہ پیش اپنی لباس و زینت  
اور طلب شوہر سے من معروف اس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع و خواہش ہو جائے اور اگر غالب  
ہی انتقام لیا ہے جو کوئی مخالفت امرائے گری کے اور حکمت والا ہے جو فرمایا ہے ائمن حکمت ہوئی ہے  
حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عذین بیٹھانا ہی منوع ہے آیت  
میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہے کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہیں اگر یہاں کوئی سوال کرے کہ یہ  
جسے منوع کہتے ہوئے بھی ہے اور آیت ناسخ جسے ٹھہرتے ہو وہ پہلے مذکور ہے جہاں اربعہ اشہر وغیرہ ہیں  
پس کیونکر ہو سکے کہ منوع بھی آئی نہیں کہ ناسخ پہلے ہی آئی ہو اب یہ کہ کتاب مصنف میں منوع  
بعد ناسخ کے ہے اور نزول میں تقدیم منوع کی اور ناسخ کے ہے اور اعتبار ناسخ اور منوع ہونے میں نزول کا  
ہی نہ کتاب کا معلوم کیجئے کہ محاسن آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب نفقہ عدت مطلقات  
کا نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ لفظ طلاق متاع بالمرعۃ اور واسطے طلاق والیوں کے فائدہ دینا ہے آیت تھیں  
معمول شرع اور مقبول طبع ہے عطف اس آیت کا اور آیت والدین تو فون منکم کے ہے اس میں ساقط  
عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منوع ہے اور یہاں ساقط نفقہ عدت مطلقات ہے اور یہ حکم غیر منوع ہے  
بالاتفاق اور متاع کی معنی نفقہ کی ہیں اور یہی مختار ہے صاحب تدارک کا پس معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب  
ہی نفقہ مطلقات کا ازواجِ حرم تک وہ عدت میں ہوں اور عدت کی جارہے دس دن  
برابری کہ طلاق رجعی دیا ہو یا بین یا سوا اسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہے امام شافعی کا طلاق بائن میں

اور بعضوں نے کہا ہے کہ متاع سے مراد متعہ ہے جسینی آیت متعین علی الموسع قدرہ و علی المتعہ قدرہ متاعاً  
 بالمعروف سے مفہوم ہوا ہے یا اس معنی یہ آیت بیان متعہ ترجمہ میں ہے کہ یہ حق تمام مطلقات کے  
 ثابت ہے اور کمالی آیت شہا علی المتعین لزوم عقاد میں ہے والا استجابین لزوم کہاں اور یا یہ حق ان  
 مطلقات کے ہے کہ باقی میں مذکور نہیں پھر تقدیر آیت متعین وہ بیان وجوب متعہ میں بھی اور نہ بیان  
 استجاب متعہ میں نیز وہ ایک ہمارے حنفیہ کے ہے اور یا ہم یہ کہتا ہیں اور یا ہم کہتا ہیں کہ نزدیکی  
 مطلقات سے انعم ہے اور آیت محمول اور وجوب کے ہے جب کہ ایک دو قول اس کے کا ہی لفظ کہا ہے  
 صاحب بیضاوی نے مناسب تر ہے متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک  
 ان مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر دخول بہا ہے میر احمدی والے نے لکھا ہے کہ نہیں پوشیدہ جہان ترجمہ  
 متعہ کا اور ضعف تو حیمہ لفظ لہذا اختیار کیا ہے اس کو صاحب کتاب نے اور نہیں ذکر کیا اس کا لام زاید نے  
 اور فقر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجودیکہ حنفی فقہ بہتہ مسائل عدت اور طلاق کا ہے سورہ نصرون  
 مذکور میں اور باقی مسائل کے سورہ طلاق میں اس کے انشاء اللہ تعالیٰ الحقائق المتعین لازم ہوا اعتقاد کرنا  
 اس کا اور برسر کاروں کے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا اور برسر کاروں کے بعضے اس کو متصل ہمہ اوامر اور نواہی  
 باقی جتنے میں متعلق بیان استجاب متعہ کا نہیں جانتے ہیں اس تقدیر پر کمال مذکور وارو نہیں ہوتا اور  
 احتیاج اور لزوم عقاد کے حل کرنے کی طرف نہیں پڑتی حاصل معنوی کا اور تقدیر اول کے یہ ہے کہ ثابت  
 ہے یہ قول ثابت ہونا کہ اگر برسر کاروں اور خدا ترسوں کے کہ واجب کو واجب جانتے ہیں اور مستحب کو  
 اور حد و وحد سے تجاوز نہیں کرتے اور اپنے متین بدعت لای میں نہیں ڈالتے اور متوجہ حیرانی بہ معنی پر جا  
 کہ ثابت میں سب اوامر اور نواہی مذکورہ اور تمام تکلفات مسطورہ ثابت ہونا کہ اور برسر کاروں کے کذلک  
 یسین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تعقلون اس طرح جیسے یہ احکام بیان فرمائے روشن کرنا ہے اللہ واسطے تھا  
 احکام اپنے جن میں تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور قبول میں ان کے عقل کو کام فرماؤ اور حضور باطلہ تو ہم معلوم کیجے کہ  
 اکاؤن آیت مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم قرار کا و با اور طاعون سے نکلتا ہے وہ یہی آیت  
 تر لکی بالذین خو جوا من دیا رہم یا نہیں دیکھا تو نے یا نہیں جانا تو نے اور بنگاہ تعجب نہیں نظر کی طرف  
 ان لوگوں کے کہ کھلے گھروں اپنے سے وہم اوقت اور وہ ہزاروں فقہ حذالموت و موت کے  
 سے پہلے آیت سل بنی اسرائیل میں حکایت اور حکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیت میں حکایت اور  
 حکایت انہیں کی ہے اور درمیان میں دونوں کلام کے اتصال معنوی ہے حاصل معنوی ہے کہ حاصل ہوا  
 شاعت احوال و رقابت اعمال بنی اسرائیل اور جیلہ مقررہ درمیان کلام میں مناسب مناسب

موقع موقع پر واقع ہیں اور یہاں خطاب مخاطب غیر معین کو ہے کہ جس نے یہ قصہ سنا ہے بوجہ بولنے والی زبان یا اخبار یہود و نصاریٰ کہ جبار گذشتگان پڑھتے تھے ان سے معلوم کر رکھی ہے یہ کہانی اس وجہ سے تفہام واسطے تقریر کے ہے کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب ان لوگوں کو کہتے کہ ہمیں جانتے ہیں تو تقریر کا مقصد واسطے سخت ہے کہ نہ سنتا اور جانتا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہے اور ہم الوقت حال ہے اور حذر الموت مفعول نہ ہے خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ سکایون بیان فرمایا ہے کہ قریہ و اور دان میں کہ جوانی واسطہ میں واقع ہے طاعون ظاہر ہوتے بعضے جو نکل گئے وہاں سے اکثر ان میں سلامت رہے اور جو لوگ وہاں رہے اغلب انہیں سے مر گئے پھر دوسرے برس وہاں نے خود کیا تمام لوگ اس دہ کے کہ ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا تیر ہزار تھے بیکار کی تپ کے ب دینے سے نکل گئے مرنے سے ڈر کر جب وادی میں درمیان دو بہار کے پہنچے فقال لهم اللہ موتوا پس کہا واسطے ان کے اللہ نے مر جاؤ معالہ میں لکھا ہے کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلیٰ واد میں دوسرے نے اسفل وادی میں کھڑے ہو کر ان کی کہ مر جاؤ سب بیکار کی مر گئے لوگ اطراف اور جواب سے وفق کرنے کو آتے پس عاجز ہو گئے سب کثرت مردوں کے وفن کرنے سے آخر الامر ایک دیوار گردان کے کھینچ کر چلے گئے مدت گذر گئی انکو مرد ہوئے اور سو استخوان کے انکا کچھ باقی نہ رہا ثم احیاهم پھر زندہ کیا ان کو اللہ نے اور صوت کی دین ہوئی تھی کہ میر ذر قیل بن بوزی کہ تیسرے خلیفہ تھے موسیٰ علیہ السلام کے اور اس مکان کے گذرے اور تو وہ استخوان مشاہدہ کیا کہا الہی جیسا اثر بیت کا اٹھو دکھایا ہے نظر رحمت کی بھی ان کے حال پر فرما خطاب جناب الہی سے ہنجا کہ فلاں کلمہ کہ نہ کہ زندہ کرو من انکو حرقیل نے وہ کلمہ با حق تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا ان اللہ لکذا فضل علی الناس تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہے اور بندوں کے ولکن اکثر الناس لا یشکرون اور لیکن بہت آدمی نہیں شکر کرتے خصوصاً بنی اسرائیل کہ ایسے معجزے دیکھتے تھے اور متابعت نہیں کرتے تھے بعضے مفسرین نے قصہ اسکا اس طرح بیان کیا ہے کہ یہ قوم بنی اسرائیل تھی باؤشہ نے انہیں حجاز کو بھیجا تھا یہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مارڈالا ان کو اللہ نے اٹھ روز پھر زندہ کیا انکو اور الوف کے معنی بعضے متابعین کی کہتے ہیں اور الف کی جمع جانتے ہیں جنہ قاعدہ کی جمع مفعول اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی کہتے ہیں کہ وہ آپس میں الفت کرنے والے تھے اور موتوا کہنے میں کناہت ہے بارے سے اور اشارہ بغاوت و ملاکت پہچانے سے اور اماتہ اللہ بکھا تعبیر کناہت کیا کہ ملاکت ہے صریح ہے اور یہہ مارڈا اور ملاکت کرنا منیہ ہے واسطے ان لوگوں کے کہ موت سے بھاگتے ہیں تاکہ سبب جنہیں کہ مرگ سب جگہ پہنچتی ہے کہیں جائے بند نہیں اور بھاگنا اس سے مطلق سو مند نہیں

چنانچہ اور جگہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: ایمان کو لو ایدرکم الموت جہان تم ہوؤ گے پنجگنی گنہگار موت اور محل  
وہابی غازیوں کو اور دلاوری کے میدان جنگ میں اور محاربوں کو اور شجاعت کے عرصہ صاف میں  
ماگہ معلوم کریں کہ موت آنے والی ہے جہان ہو گے اگر کار خداؤ کے تو بہتر ہے اور جو رائی خدام سے تو  
خوشتر ہے مطلع ہوئے دلدار مر جاؤں جو مرنا ہو تو ایسا ہونا وہ گذرے لاش برحقے گذرنا ہو تو ایسا ہو  
سمجھ لیجئے کہ وہاں سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونوں منع ہیں چنانچہ مؤید اس حدیث شریف ہے کہ  
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار من الطاعون کفار من الزحف بھاگنے والا وہاں سے مثل بھاگنے والا  
کے جس حرب سے اس آئی ناکو غیرت مگر وَقَالَ لَوَاقِي سَبِيلِ اللَّهِ اور کارزار کرو سب راہ خدا کے واسطے نہ  
اشکارا کرنے دن کبریا کے وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور جانو بہہ کہ خدا تعالیٰ سنے والا ہے قول مخالفان  
جہاد کا کہ عذرنا پسندیدہ برتسک کرتے ہیں جاننے والا ہے مافی الضمیر کو ان کے سہ گنہ سے باز رہیں  
نندگان یہ ہے تعلیم نہ جگہ جگہ جو کہا ہے کہ ہوں سمیع و علیم نہ من ذی الذی یقرض اللہ کون حق  
شخص کہ تجلویس نیت قرقرن دے خدا کو یعنی نندگان در ماندہ خدا کو کہ قرقرن مالکین قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک  
یعنی قرض دینے میں تحصیل کرے یا منت نہ رکھے مایطلب عرص کی نہو حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لو آپ  
قرض دینے کا صدقہ سے زیادہ ہے اور بعض معنی میں نے کہا ہے کہ قرقرن سے صدقہ کی نسبت  
دی اس کو جو وقت فی سبیل اللہ واقع ہوتا ہے قرض کے لزوم خزا میں کہ نے شہر اعطاء عرص اسکا لازم  
پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہے کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے لقمہ کرے عیاض حرمہ اللہ  
علیہ من کو حمل اور معنی استفہام کے کرنا ہے یعنی ہی کوئی کہ قرض دے فِيْضًا حَسَنًا پس حق تعالیٰ آفرید  
کرے اور دو گنا کرے اجر اسکا لَهُ أَضْعَافًا كَثِيْرًا قد واسطے اس شخص کے میں زیادتیوں بزر ماورائے  
ہشت بیان بہم جوڑا ہے حق تعالیٰ نے مالک اضعاف کثرہ کو زیادہ جز شمار سے تصور کرے جب ہشت  
نازل ہوتی ہو وہاں تھپٹن کے کہنے لگے کہ مگر حق تعالیٰ کچھ چیز نہیں رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہے اور  
مسلمانوں نے ہو وعدہ الہی یقین لانیوالے تھے معاملے میں اتنے سے قرض کے مبارزت شروع کی اقل  
ابوالدھاح الضاری رحمہ اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے اور کہا یا رسول اللہ خدا تعالیٰ بہ قرض کو واسطے  
طلب کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہے کہ مختارے تین ہوا سے ایک ہشت  
میں لیجائے ابوالدھاح نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو باغ خرمنوں کے ہیں بہتر ان دونوں باغوں میں  
سے جو ہے اگر قبر من خدا دون میں تم ضامن میرے ہشت کے ہوتے ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ میں ضامن ہوتا ہوں کہ حق تعالیٰ آفرید اس سے بیچ ریاض ہشت کے مجھے کرامت فرما



عرض کیا اس نے کہ اے عالم صلح ساتھ اس شرط کے کہ فرزند میرے اور مالکی میرے ساتھ رہیں ہوں آخرت  
 علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہو گا میں تمہارا ک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر اس مانع کو براہ خدا  
 تصدیق کیا اور اس وقت دروازے پر تبتان خریدے کے آیا اور کہا اے ام الدجاج اس حدیث کو صدقہ کیا میں نے  
 اس شرط پر کہ دو چندان لو میں جنت میں اور تو اور فرزند میرے ساتھ میرے ہوں ام الدجاج نے کہا جی ہاں  
 سوداچی کہ گاتو نے باریک اللہ لک فہما الشریک اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میں نے  
 کہ عرف رواح و دار قیاح فی الجنة للی الدجاج واللہ یقبض ویبسط اور حق تعالیٰ اللہ کرنا ہی روزی ساتھ  
 اور حکمت میں کے اور بعضوں کے اور صلاح انکی ہوتی ہے اور کثادہ کرنا ہی رزق کو اور بعضوں کے ساتھ  
 تدبیر اور قمت پہنچانے کے اور مصلحت اور منفعت ان کی اس میں ہوتی ہے پڑھا ہی مبط کو ساتھ میں  
 حصص نے اور ابو بکر وغیرہ نے ساتھ صا و کے اور ہم کتابت میں ساتھ صا و کے ہی اور معنی دونوں کی  
 ایک میں ہمایت تنبیہ ہی اور اس کے کہ صدقہ دینا اور مال مصارف خیر میں خرچ کرنا موجب فحکما میں  
 ہوتا اور جب مال جانو لا ہوتا ہی اس کا اور بخلی سے نہیں رہتا کیا ہی جو آدمی دے کہ کم نہیں ہوتا  
 اور جو جاونے غم مت رکھ کہ نہیں آو لگا م راہ الہی میں تن و مال صرف نہ کر دے نصیحت کا ہی پس ہی  
 حرف نہ واکید تجھ کو اور طرف اللہ کے پھر جاؤ گے تم یعنی طرف حساب گاہ الہی کے عبور ہوتا ہی اور پھر  
 جزا اور سزا و ثواب ضرور ہوتا ہی پس چاہئے کہ مال کو اس حکم خرچ کرو کہ حساب گاہ میں سرسندہ نہو جاد میں  
 اور حج میں اور طلب علم میں اور سوائی ان کے انور خیر میں صرف کرو کہ وہاں موجب عز و عرونی کا ہو اور قافلہ  
 اور باسط کی معنوں میں سمجھتے ہیں کہ لیتا ہی مال غنیا سے تاکہ جان میں کہ لینے والا اللہ ہی اور منت اپنی اور فقر  
 نہ کھنڈن اور کثادہ کرنا ہی روزی اور فقر کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھیں کہ باسط وہی ہے اور منت اختیار ہی  
 نہ کھنڈن ایک عارف نے کہا ہے کہ اللہ قافلہ اور باسط ہی کیلئے ساتھ قفص کے زندان خود میں مقنا  
 کرنا ہی کسی کو ساتھ بط کے خودی سے لکا لکر انیا محرم اسرار کرنا ہی ہے کسی کو قافلہ کے پر تو سے  
 کیا ہی پابند دام غفلت نہ جہور باسط سے اور کسی کو چھوڑا سب سے بحکم الفت نہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے  
 کہ الہی جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں میں کہتا ہوں کہ مجھ سے زار تر کون ہی اور جب طرف تیرے نظر  
 کرنا ہوں کہتا ہوں کہ مجھ سے بزرگ تر کون ہی شعر آپ کو دیکھتے ہو تو ہوں نہ آپ کو دیکھتے ہو تو ہوں  
 سالک پر جب تجلی قافلہ کی وارد ہوتی ہے بند ہو جاتا ہی مقام میں اور حقائق روض ہو جاتا ہی باسط  
 اور فرج ظہور کرتی ہے یہاں سمجھتی ہے کہ قفص کی قید ہی کہ سالک کو پیش آتا ہی بسبب ارتکاب  
 مکرو مات شرعیہ کے ہوتا ہی یا بحیث ترک سن بلویہ کے ہوتا ہی یا خلافت اصر میرا رہ کر کے جو

مُتَشَدِّد سے صادر ہوا اس سبب قرض باطن میں آجاتا ہے ایسی طرح کا قبض تو بہ اور استغفار سے دفع ہو جاتا  
 اور طریقہ دفع کا اسکے دون جناب شہد ہمارے نے تعلیم فرمایا ہے کہ جب قبض باطن میں اوسے تو غل  
 کچھ اور دو گانہ ادا کر کے استغفار اور زاری جناب بار میں کرنا فیض نسبت باطن وارد ہو کر رافع قبض موجو ہو گا  
 لیکن قبض نسبت تجلی قافلہ کے وارد ہوتا ہے دفع اس کا بدون تجلی باسط کے ممکن نہیں اس کے واسطے  
 بھی ہی تضرع اور زاری ہے کہ موجب رت گاری ہے ابھی جھٹھون میں غم دوسرا سے ایسی رت  
 اگر ت کا ادھر التفات واقع ہو نہ اَلَمْ تَرَ اَیُّ الْمَلٰٓئِکَیْنِ بَنٰی اِسْرٰٓئِیْلَ اَیُّہَا نَبِیْنِ دیکھو تو نے اُنھی صلی اللہ  
 علیہ وسلم یعنی نہیں جانتا تو نے اور علم تیرا ہے یا تمہیں خبر سرداروں فرزند ان یعقوب کے نام کا اسرائیل  
 اور یعقوب اس واسطے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اور بہ مکے میں سے تو ام سید امی ہوئے تھے حضرت عیسیٰ  
 اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب ان کو بھی یہ یعقوب کیا اس واسطے کہ عقیق حضرت عیسیٰ کے سید  
 ہوئے اور معنی یعقوب کے لغت عبرانی میں بس آئندہ کے ہیں اور یہی نام ان کا جاری رہا ہاں تک  
 کہ قریب بچوانی پہنچے لیکن حضرت اسحاق کہ باپ ان کے تھے خلوت خانے میں تھے ان کو دروازے پر  
 خلوت خانہ کے ٹٹھا یا تھا تاکہ نامحرم اس وقت خاص میں نہ آوے اور مناجات الہی میں تشویش نہ لاوے  
 ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ الہی بصورت آدمی گئے ہو کر واسطے زیارت حضرت اسحاق کے آئے اور جانا  
 کہ خلوت خانے میں جاوین انھوں نے ان کو منع کیا اور ہاتھ پائوں پر گرائے وہیں روکا اس عرصہ میں  
 حضرت اسحاق خلوت خانہ سے باہر آئے دیکھا کہ انھوں نے دو فرشتوں مقرب کو روکا ہے اور غذا افرا  
 کیا ہے ان فرشتوں نے حضرت یعقوب کو تحین اور آفرین کئی فرمائے اور کہا کہ حق خدمت کا یوں ہی  
 بجالایا جائے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہے اپنے فرمایا یعقوب  
 فرشتوں نے کہا کہ ہمارے طرف سے اس کا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبان میں اسرائیل درگاہ  
 کو کہتے ہیں اور اہل خدا کو بہ فرزند تمھارا مرد برگزیدہ خدا ہے کہ اصلاً یا اس کسی کا نہیں کرتا سو ا خدا کے حب  
 سے ان کا نام اسرائیل جاری ہوا اس واسطے ہم نام شایع فرشتوں کے نام سے ہے جیسے اسرائیل اور  
 میکائیل اور جابجا کلام اللہ میں خطاب تمھارے نام کے ہے چنانچہ مجمعے بھی ملکہ مذکور ہوا ہے اور  
 یا بنی یعقوب نہیں فرمایا ہے اشعاری اور یہ کہ تم بیٹے اس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدہ الہی تھا  
 اور اوائے حق فرمان پیرائے میں پروا کسی کی نہیں کرتا تھا اور یا اس کسی حیر کا نہیں رکھتا تھا شخص  
 بھی چاہے کہ بچا ا ولد اسرائیلہ وفا کرنے میں ساتھ عہد خدا کے اور بجالانے میں فرمان کبریا کے پروا  
 نہ کیا جانے کی فکر اور زوال جاہ اور ریاست سے مڈروا اور اگر ان کا موہن تصور کرو گے خلاف طریقہ

تمھارے کا ہو لگا اور صحت نسب تمھاری میں خلل پڑے گا جا کم نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
 کہ نسب یا مذکورین اور مشہورین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود  
 حضرت صالح حضرت لوط حضرت شیب حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بہ بھی قتل کی ہے کہ کوئی شخص غیر ان سے نہیں ہے کہ واسطے  
 اس کے قرآن میں دو نام ذکر کئے ہوں مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسیٰ کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل  
 کہا ہے اور حضرت عیسیٰ کو مسیح بھی فرمایا ہے انتہی لیکن یہ استقامت ناقص ہے اس واسطے کہ حضرت  
 یونس کے تین دو النون بھی فرمایا ہے مگر یہ کہنے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب سے ہے نام  
 نہیں اور بیان اشباح اولاد حضرت یعقوب کا ہے کہ باپ ان کے حضرت اسحاق ساتھ دقت حضرت  
 لوط کے کتھا تھے اس قبیلے سے ان کے دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاق کا تو پ  
 پہنچی دونوں بیٹوں کو اپنے مسجد میں سجادہ نشین کیا اور مال نہا بھی درمیان دونوں کے نصف نصف بانٹ  
 دیا اور حضرت اسحاق حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوہر الی حضرت یعقوب کو دوست  
 زیادہ رکھتی تھی ایک دن حضرت اسحاق نے آخر عمر اپنی میں فرمایا کہ وقت خاص میرے میں حاضر ہوا  
 آواز کر تو کہ میں تیرے واسطے دعا کروں یہ بات زوہر نے اٹلی سن لی حضرت یعقوب کو لباس حضرت  
 عیص کا پہنا کر بھیجا اور کہہ دیا کہ آواز اپنی کو ساتھ آؤ اور حضرت عیص کے مکان کر ہیو کہ میں حاضر ہوں واسطے میر  
 دعا کے موعود فرماؤ اور حضرت اسحاق کو آخر عمر میں نصف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب  
 پہ اس شکل اور لباس کے حضور میں حضرت اسحاق کے حاضر ہوئے حضرت اسحاق نے واسطے انکے دعا کی  
 اور مضمون دعا کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نبوت کو اولاد تیری میں جاری رکھے بعد دیر کے حضرت عیص  
 اور طلب دعا کی کہ حضرت اسحاق نے فرمایا کہ وقت خاص میں آیا تھا تو دعا کی ہے میں نے حضرت عیص  
 نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہیں بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب نے تھے مشرف بہرکت دعا ہوئے  
 حضرت اسحاق نے واسطے حضرت عیص کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ بادرش ہوں کے میں نسل تیرے  
 سے کرے جب حضرت اسحاق کی وفات نزدیک پہنچی دونوں بیٹوں کو وصیت فرمائی لیکن سجد  
 اور سجادہ والے حضرت یعقوب نے کیا حضرت عیص مکر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاق کے تمام مال بر حضرت  
 عیص متصرف ہوئے اور سب آدمیوں نے بوجہ طرف عیص کے کہی اور حضرت یعقوب فقیر اور بیمار  
 رہ گئے حاق نے حضرت یعقوب کے جو حال اس وضع پر دیکھا حضرت یعقوب کو کہا کہ یہاں بود و باش  
 تمھاری مناسب نہیں میرے بھائی کے پاس جاؤ اس کی پیشانی بہت ہیں اور مرد مالدار ہے اس پر ایسا کر دو

ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہو جاؤ گے جب حضرت یعقوبؑ کے کاموں میں پہنچے  
 کہ انکا نام لایان تھا وہ ان کے قدم سے بہت خوش ہوئے اور انکی کاجھانی کا احوال پوچھا انھوں نے سب لہجہ  
 بیان کیا لایان نے کہا کہ بدسلوکی کاجھانی کے سے مت ڈر کہ وہ فرزند میرا ہی تمام امورات خاک کی بنے ان کے سر  
 اور ساتھ دھڑکلان اپنے کے کٹھن کیا جا رہی اس لڑکی سے میدا ہو رہا ہے اور رسول اور شیعوں اور لاوی اور ہود اور یحییٰ  
 لڑکی فوت ہو گئی لایان نے لڑکی دوسری اپنے سے انکی شادی کی دو لڑکیاں سے ہوئے پھر وہ مر گئی لایان  
 لایان نے تیسری لڑکی اپنی ان کے نکاح میں دی دوسرے اور ایک دختر اس سے ہو دیں پھر وہ بھی مر گئی تھیں  
 لایان نے پوچھی مٹی مٹی ان سے انہیں کچھ لایا اس کا نام راحیل تھا حضرت یوسف اور بن یامین اس سے میدا ہوئے  
 اس وقت میں عمر حضرت یعقوب کی چالیس پہنچی تھی انہیں وحی آئی کہ ہم نے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان اور وہاں  
 لوگوں کو طرف دین ابائے کے دعوت کہ حضرت یعقوب نے پہلے لایان سے انکا ر کیا لایان سجدہ کر کا کمال اور کہا کہ  
 بہت فراق تیرا اور فراق دختر کا مجھے کمال شاق ہے لیکن بنیامندی میری ہے اب جو چاہئے مال میرا ہے  
 حضرت یعقوب نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی احتیاج نہیں لیکن قبیلہ اور اولاد میری کو میرے ساتھ رخصت کرو لایان نے  
 اپنی بیٹی کو معہ فرزند ان رخصت فرمایا اور پانچ سو اس کو سفد اور پانچ سو اس کا اور پانچ سو اس کے سرور پانچ سو  
 اس پانچ سو اس کے سرور پانچ سو اس کے سرور پانچ سو اس کے سرور پانچ سو اس کے سرور پانچ سو اس کے سرور پانچ سو  
 انکو دیا جب یہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کہ خبر پہنچی اقل وحوش و خروشن بہت کیا اور مقابلے اور مقابلے  
 کو اٹھے آخر جن سلوک میں آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات ٹالٹہ گئی اور ساتھ اب تمام کے  
 ان اسندھا کی کہ حق تعالیٰ نے ساتھ ہوئے تھے بنیامین بزرگی کر امت فرمائی ہے مجھے پروا ہے میرے وہاں کہہ کر  
 میرے بھی پیغمبر پانچ سو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ انت تمھاری سے ایوب پیغمبر پانچ سو کا اور ذوالقرنین و شام  
 ننگ بخت مالک شرق اور مغرب ہو گا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوب اس میں رخصت ہوئے حضرت  
 یعقوب نے فقہ شہر کنعان کا کیا کنعانین راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بن یامین پانچ سو اور حضرت  
 یوسف دو سالہ تھے کہ راحیل نے فصلا کی لایان نے یہ خبر فوت کی خبر پانچ سو بنیامین کہ سب بیٹوں میں چھوٹی تھی  
 بہت سارے اعلیٰ خدمت میں تھے حضرت یوسف کو اسی نے سرورش کیا تمام فرزند حضرت یعقوب کے بارہ تھے ہر شے سے  
 سبط اعظم میدا ہوئے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبطین انہیں کی شکایت حکایت علیٰ فی حب اور یہاں حق  
 تعالیٰ فرمایا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھر حکایت ان کی حکایات سے کہ شامل شکایت ہے اعلیٰ شکایات  
 کہ کیا انہیں معلوم ہوئے قصہ سرداران بنی اسرائیل کا من بعد موسیٰ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اذ قالوا ربنا  
 ظم ابعث لنا جب کہا ان سرداران نے واسطے بنی اپنے کے کہ انکا تھا یہی دے لے لکھا ہے کہ قول صحیح





اور بنی مائین کی اولاد میں دونوں خیرین نہ تھیں وَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْمَالِكِ اور زمین دیا گیا اور خیر مال اور نیاسے  
 یعنی اگر نسبت رکھے سے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہو تاکہ خزانوں سے تباری لشکر کی اور نسبت اسباب جنگ کا کرنا  
 قاتل کہا پیغمبر نے خواب میں إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ خَلْقَهُ علیکم السلام تحقیق اللہ نے پسند کیا اس کو اور تمہارے وژادہ  
بِسُطَةِ الْعِلْمِ وَاجْتِسَادِ اور اقرون کیا اور زیادہ دیا اس کو پھیلنا اور کشت او کی تمام حرب میں اور بدین کتب میں  
 کہ دانا با مور سیاہ اور تہہ ہر مالک تھا اور مرد صاحب جمال اور سرگردن اہل مانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللَّهُ يُؤْتِي  
مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ اور ایش مالک الملک ہی علی الاطلاق دیتا ہی ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جانتا ہی ہے کہ  
 کہ صلاحیت ملک دار کی رکھتا ہے ملک وہ ملک تھان اللہ ہی ہر کار مخلوق سے خوب اگہ ہے  
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ کثرت عطا کرے تمام اقدار قبضہ اختیار کرے میں ہی دانا ہی مستحق کو خوب جانتا ہے  
 پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمیں بادشاہی پر طالعوت کے کچھ اور  
 بھی دلیل اور علامت چاہنا کہ دل بہارے فرما نہ داری ہر ایک کے رعب ہوں پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی تو تھا  
 نے علامت بادشاہی ہر ایک کے اعلام فرمایا وَقَالَهُمْ بَنِي إِسْرَءِيلَ اور کہا ان کو پیغمبر ان کے نے إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ ان  
يَأْتِيَكُمُ التابوت تحقیق نشانی بادشاہی ملو گی یہ ہے کہ آوے اور تمہارے صندوق لکھا ہے تصدیق اور  
 انبیاء اس میں کھتیں ہیں اور طول صندوق کا تیر گز اور عرض دو گز کا تھا بعضوں نے کہا ہے کہ چالیس گز کا طول چاہو  
 شتاوے سے نہ تھا فِيهِ سَكِينَةٌ میں تدبیر ہے اس کے اندر ہے پروردگار تمہارے سے بعضے کہتے ہیں  
 سکینہ ایک جانور تھا مقبرہ اگر یہ کہ دونوں لکھا ان کی تائید شعل کے چلتی تھیں یہ کہ دیکھنے کی سکے قوت نہ تھی ہر  
 المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ منبہ اسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ میں مالو  
 نکل کر مائدہ ہوا ہے تہ کے روئے اعدا حرت کر کہ نصف لشکر کو برسم ورم کر دیتا تھا اس وقت بنی اسرائیل ان  
 صندوق کو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةُ مِمَّا تَوَلَّوْا آل موسیٰ و آل ہرون دوسری اس صندوق میں  
 بقیہ ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں آل موسیٰ اور آل ہرون اور آل نعت میں نفس شخص کہتے ہیں چنانچہ اور  
 تمام برحق تعالیٰ نے فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ اور حدیث میں وارد ہے من فرمیرا  
 داؤد کہ فرادوست داؤد ہی علیہ السلام اس مجھے لے کہ بقیہ موسیٰ اور ہارون کا اس میں کیا تھا لکھا ہے مغرب میں  
 کہ نعلین موسیٰ علیہ السلام کی تھیں اور عمامہ ہارون علیہ السلام کا اور جام سلیمان علیہ السلام اور تکر اثر بخیر کا تھا جو کل  
 میں اُتار دیتا تھا اور زہرہ الواح تھے اور اس صندوق کو عالمظان سے چھین کر انی ولایت کو لیکھا تھا لیکن جہان  
 رکھتا تھا اس موضع برافق آتی تھی آخر فریلے میں دفن کروا تھا حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ وہ صندوق  
 نکال کر اس پیغمبر کے حوالہ کر دیا چنانچہ تَجَلَّىٰ الْمَلَكُ لَكُمْ اٹھا لاؤ میں نے اس صندوق کو فرشتے ان فی ذالک



اسکے قالوا الا حاقه کنا انیوم کہنے لگے وہ لوگ جنہوں نے خلاف حکم کیا تھا ہمیں عطاقت میں آجکے دن پہ  
 حاکم عطاقت لے لیا الیوم مقولہ قالو کا ہے اور ہر قول بعض کا ہے قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہے بجا آؤتے  
 و جنودہ ساتھ حالوتے اور لشکروں کے لکھا ہے کہ لشکر اس کا حصہ ہے ہزار کا ڈلہ یا پینتر اور عمار ہزار بار  
 اترے جب انہوں نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار حصہ سو شتر آدمی سیدل ہو کر ڈوبے کہنے لگے ہم طاقت  
 حرب جالوت کی نہیں رکھتے قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ اَنَّهُمْ مُّلاقُوا اللّٰهِ کہا ان لوگوں نے کہ یقین جانتے تھے  
 یہ کہ وہ عطاقت کر نیوالے ہیں ساتھ اللہ کے یعنی دیکھنے والے ہیں جزاء الہی کے اور یہ باقی تین سو تیرہ دلاوران میں ان  
 میں سے کہ تھا الہی کی امت کے تھے کہ مَنْ فَعَلَ فَبَلَدٍ غَلَبَتْ فِرْعَوْنُ یاد ذلک اللہ بہت ہو یا کسی حالت میں  
 مومنان مبارک کی غالب آئی ہے کہ وہ بہت کفار کے ساتھ نصرت اور مدد گاری اور حکم باری کے واللہ مع الصبیح اور  
 اللہ ساتھ صبر کر نیوالے تھے و سنے میں اور قوت بخشیے میں جب مخالفوں نے لڑنے سے کنارہ کیا اور مخالفوں نے اور کنار  
 ہر کے کنار کیا طاوت کے کہ وہ اندک سے متقابلہ میں لشکر حالوتے صف کھینچے بعضے معہ جنگ لکھا ہے کہ جالوت  
 ساتھ لاکھ آدمی سپاہی تھے حالاکہ بیچ تیر تیر سے درت تھا اور جالوت خود مقہ عظیم الجسمہ اور شہداء اللہ  
 تھا یہی و لے نقل کی ہے کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل وہ تھا ملک خود کے سر کا تین سو رطل کا تھا و لما  
 بنو داؤد اس وقت کہ مومنین ظاہر ہوئے اور نصف مدعی کھینچی واسطے قتل کے بجا آؤتے و جنودہ طاوت  
 جالوتے اور لشکروں کے کہ مومنین نے وَتَبَايَعُوا عَلَيْنَا صَبْرًا اس پروردگار ہمارے وال پر ہمارے صبر  
 و بتت اقدامنا اور بات اور گاہ رکھ ساتھ تاسد کے ہاں ہمارے میدان جریمین وَانْصَرَفْنَا اور باری کے ہمارے  
 تین علی القوم الکفرین اور قوم کافروں کے سمجھ لیجئے کہ ہر کے تین ساتھ دو کے کہ واسطے از اللہ ضعف اور تحصیل  
 اور سر اذن کے ہوئے تین اور واسطے دور ہوئے صراط اور حقان کے اور حاصل ہوئے از اللہ اور اطمنان کے استعمال کرنے  
 تین شہید دی اور بھڑائیات اقدام کی جلسہ کے معاد کہ جناب میں جنس ہوتی تھالی نے دعا لکھی قبول فرمائی اور صبر  
 اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ پس شکست دی مومنون نے کافروں کو ساتھ حکم اللہ کے  
 اور توفیق اس کے کہ وَقَتْلَ دَاوُدَ جَالُوتَ اور مار ڈالا داؤد علیہ السلام جالوت کو ساتھ شک و فلاخن کے لکھا ہے  
 کہ ایک تھو فلاخن کا انہوں نے اور خود اس کے مارا اس کا ڈٹ گیا مگر نکل آیا لشکر اس کا شکست کھا گیا اور طاوت  
 شطری تھی کہ جو کوئی جالوت کو مار لگا اپنی مٹی اس کے کھاح میں دو لگا اور بادشاہی میں شریک کرو لگا جانا پتا یہی کیا  
 کہ دختر ایسی حضرت داؤد علیہ السلام کو دیتی اور ادھی ملکات آنحوال کی بعد اس کے تمام ملکات حضرت داؤد علیہ السلام  
 کو پہنچی بھر ہو جن لکھا کہ واق و علیہ السلام لشکر طاوت کے ساتھ جاتے دامن میں جو پہنچے ایک تھو سے اواز بنا کہ مجھے  
 نے میں تر نے کام کا ہوں دشمن کو ترے زخم پہنچاؤ لگا حضرت داؤد اس کو ٹھالیا پھر دوسرے تھو نے بھی اواز کیا بھی









نوبت خطاب کی آپ پر آئی فرمایا اے نبی اور اے رسول اور اگر نام مبارک اسکا بھی فرمایا تو بطریق شلوہ و سحر  
بصفت رسالت اور ذکر نبوت ختم ہو گا محمدؐ رسول اور محمدؐ رسول اللہ اور وامنوا بما نزل علی محمدؐ اور ما کان  
من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین نقل جس کی قیامت کو سب امتوں کو ان کے انبیاء و ان کے نام پر ملا دینگے  
کہ یا امت نوح یا امت ابراہیم یا امت موسیٰ اور یا امت کو محمدؐ نبیا جاو گا بلکہ خطاب اسکا یا اولیاء ہی خاصہ جو محتاج  
امم سابقہ سے پیغمبروں کو نام لیکر نکارتے تھے اور اس امت کو جاتر نہیں کہ نام لیکر آپ کو بلا وین لا تجلو او عا  
الرسول بلکہ کہ عاصیہ کچھ خاصہ یا بخوان مخصوص فرمایا تھی تعالیٰ نے آپ کو جو امم الکملہ کو نبیت بجامع الکملہ یعنی  
کلام قلم اللفظ کثیر المعنی خاصہ جہاں اموال غنائم کو اور برکے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا کہ اور پیغمبروں کے لئے مانگین  
یوں حکم تھا کہ جو مل غنیمت لگتے تھے رو رو پیغمبر کے رکھتے تھے اس آسان سے اگر جلا دیتی تھی لہذا آپؐ فرمایا  
احلت لی الغنائم خاصہ ان تمام سلاطین کو مسجد اور مسجد واسطے آپؐ کیا اور خاک کو پاک کرتے ہیں جو پاک  
و یا بخلاف پہلے امتوں کے کہ اس دولت سے محروم نہیں مسجد اور مسجد ان کے معین قدم گاہ انبیاء کے کی اور تم کی ہرگز  
رخصت تھی چنانچہ فرمایا ہی آپؐ جلالت لی الارض مسجد اور باہر خاصہ اٹھوان مبعوث کیا اچوتی تعالیٰ نے  
اور برکات و خلائق کے جن انس سے اور پہلے انبیاء بطائفہ مخصوص مبعوث ہوئے تھے بھنے روایات ہیں جس کہ حضرت  
نوح علیہ السلام بھی اور برکات فرمایا کے مبعوث تھے بقیر نہ ملاکت تمام روزیں لیکن بر تقدیرت سلم اور انس ہی کے  
تھے نہ جن کے اور آپؐ سب پر چنانچہ فرمایا ہی بعثت الی الخلق کافہ خاصہ ان انبیاء و ان کو ساتھ وجود مبارک  
لے ختم فرمایا کہ بعد آپؐ کوئی پیغمبر نہ پیدا ہو گا چنانچہ فرمایا ہی آپؐ ختم نبی البیون اور حضرت عیسیٰ علی نبیائہ  
علیہ السلام کا آخر زمانہ میں واسطے اہل شریعت غیر نہیں ہو سکا بلکہ اسی شریعت کو اجر کریں اور مشائخ عالم کے  
ہونگے علی امت محمدیہ سے علی الصلوٰۃ والسلام خاصہ و سوال حق تعالیٰ نے آپ کو رحمت عالمین  
فرمایا کہ و اما رسلناک الارحمۃ للعالمین اور اس خاصہ میں لطائف بہت مندرج ہیں انشاء اللہ تعالیٰ التفسیر میں اس  
آیت کے تفسیر ہو گئے خاصہ کیا رھوان شمار فرمایا حق تعالیٰ نے آپؐ کو اور تمام پیغمبروں کے دس چیزیں اول یہ تھی  
کہ پہلے انبیاء اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط ان کے پھٹ جاتے تھے اور ازواج ان کی نکاح میں غیر  
آتی تھیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط قیامت مضبوط اور شریعت مضبوط اور دن مروط تا بہ  
القطاع و شمار کیا اور ازواج آپؐ کے کہ امہات المؤمنین ہیں دوسری یہ تھی کہ سب انبیاء طلب رضا خدا تھے  
چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا و جعلت الیک رب لرضی اور حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا طلب  
رضا مقدس ہو میں علی الصلوٰۃ والسلام و لسوف یعطیک ربک فرضی تیری یہ تھی کہ سب انبیاء اللہ کی رحم  
کھائی تھی اور اللہ تھا آپؐ ہی رحم کھائی تھی کہ فرمایا ہی لعمرک چوتھی یہ تھی کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام

کو فرمایا فقولا لا قولنا تاب سب کے تدارک غلطت کیسکا کرے اور لکھو کیا و غلط علمیت مائل فی رافت کے کی کرے  
 یا چون یہہی کہ تعظیم سب طرح سے آپ کے علم کی فرمائی جی کہ کسی انبیاء کی نہیں کہ قرآن سب انبیاء کو بنام علامت  
 یاد کیا ہے اور انکو بنام کرامت چھٹی یہہی کہ کسی خیمہ کی است کو خطاب یہ واسطہ نہیں فرمایا جی تعالیٰ انکو اور  
 اگر کو کچھ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پر خیمہ کو خطاب فرما کر کہا کہ تم یوں کہہ دو خاندان قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا  
 انالفریک فی ضلال میں تویی تعالیٰ نے طرف حضرت نوح کے خطاب فرمایا کہ جو امین ہے کہہ کہ یا قوم میں  
 بی ضلالتہ و لکنی اس طرح جس نے جس خیمہ کے جنبا میں کچھ الفاظ مانے اور بار بار طعن کہے اس خیمہ نے اس جواب  
 بتخلیل الہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچی تویی تعالیٰ نے جواب  
 طعن کو آپ کے آپ فرمایا خاندان ابوالنختری بن ہاشم نے جب لکھو کیا ما الطنک الا ضلالا تویی سبحانہ نے  
 قسم کھا کر نفی ضلالت اپنے حقیقت فرمائی کہ وبالجمہ اذا ہوئی ماضی صاحب حکم و ماعوی اور دوسرے جاہل جواب کو مجنون  
 تویی تعالیٰ نے قسم کھا کر سخن اس خطی جاہل کا باطل کیا کہ نون والقلم وما یسطرون مانت بغمت ربک بمجنون  
 کسی نے جواب کو شاعر کا بن کہا اس کے جواب میں فرمایا کہ وہاں ہوں قول شاعر اور ولا یقول کا بن پھر کسی نے جواب لکھا  
 تو اس کے رد قول میں لکھا کہ ان ہذا الاسحور و تر اور وہ ولید بن مغیرہ تھا جی تعالیٰ نے ساتھ دس نکت کے لکھی  
 مکتوبش فرمائی ولا تلح کل خلاف میں ہمارا ثناء ہمیں مناع الخیر معتد انہم عقل بعد ذلک زینم میرا کہ اسکو  
 مقطوع النسل اور ہر کہا جی تعالیٰ نے سورہ کو ترنازل کیا اور دشمن کو آپ کے ابر کہا اور نظر کے کلام اللہ میں  
 بن ساتویں یہہی کہ سب انبیاء دعا کے مشرف بظاہر ہوے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے مخصوص  
 اس شخص اس حال کے ہوئے وقت تمت سخن متمنا بنیم کے جو خیر عوالم عرشی فرشتی ملی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر  
 تھی آپ کو کرامت فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہی کہ حق تعالیٰ نے ہمارے سے جہت کعبہ کی کو انتخاب کر کر  
 خدا وقت محمدی فرمائی کہ قول و جہاں شطر النبی الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کر کر انکو محبت  
 کی لان محمد اعطی عطا من لایحیی الفافہ اور عبادات سے جہاد کو انتخاب کر کر انکو عنایت کیا و جہاد الکفار والنفاق علی  
 علیہم اور سعادت سے قصر قبول و حریم وصول کو انتخاب کر کر انکو شجاعتی ان شعیب ربک مقاما محمود اور ناموں  
 سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کر کر دیا و ما محمد الا رسول اور جانوں سے جام عشق و محبت و ماحبت  
 و محو نہ اور وزون سے روز جمعہ یا ایتھا الذین آمنوا واذنودی للصلوٰۃ من یوم الجمعہ اور انوں سے کتب قدر لیلہ القدر خیر  
 من الف شہر اور مہینوں سے رمضان شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور شہروں سے مکہ معظمہ لیلہ رام القریٰ و من  
 خولہا اور بوجہ لوگوں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ و الذی جاء بالصّدق و صدق بہ اور کہول عمر رضی اللہ عنہما یا ایتھا الذین حبک اللہ  
 و من تبعک من المؤمنین اور اغنیاء سے عثمان رضی اللہ عنہم ہوا فانت الناء اللیل ساجدا و قایما اور صفیاء سے علی مرتضیٰ

یَتَّبِعُونَ فُتُلًا مِّنَ الشَّجَرِ وَمَا أُوتُوا مِنْهَا شَيْءٌ يَخْتَفُونَ مِنْ خِطَابِ الْمَلَائِكَةِ الْكَاثِبِينَ  
 اِبْلِ الْجَنَّةِ الْخَالِدِينَ فِيهَا يَتُوبُ الَّذِينَ كَفَرُوا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْوَحِيدِ  
 عَلٰی اَزْدِیَّانِ سے دین جلیل کو ملت ایسکے ابراہیم اور ہارون سے صفا و مروہ کو ان الصفا و المروہ من شعائر اللہ اور  
 مکانات سے مساجد کو ان اللہ احد فلا تدعوا مع اللہ احد اور عالم ایمان سے تقویٰ کے لباس التَّوْحٰیٰیٰ ذٰلِکَ خَیْرٌ  
 اور جہان عرفان سے توحید کو واللہ الا واحد اور باغیوں سے بہت کو اَعَدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ اور کُتٰبًا لِّیُنْذِرَ فَرْدِوَسَیْ  
 کانت لہم حیات الفردوس نزل اور آیات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنیٰ اور غلبات سے حرم کو حرام  
 امناء و مختلف الناس من جوہم اور عورات سے نو عورتوں کو یا نسائہ النبی لستن کا حدیث اور ثوان سے صحابہ کو  
 فاجتہم سعۃ احوال اور کھانوں سے جو کوا الثغیر قوت الانبیاء اور دواؤں سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابوں  
 خواب صحابہ کو لقد صدق اللہ رسولہ الرویاء بالحق اور مانی سے چار انبار شہد کو فیہا انبار من ما غیر اس و انبار  
 من من لم یتغیر طعمہ آہ اور کرواروں سے نماز کو ان الصلاۃ یتغی عن العنثاء والنکاح و الفسارون سے ذکر لہ لا الہ الا اللہ کو و اذکر  
 اللہ ذکر اکثر اور قولہ اقوالا سید الصالحین علیہ السلام اور نبی آدم سے اس مت کو انتخاب کر کر اچھو دیا کہ تم خیر است  
 للناس اور ہر روز ہزار عالم سے اچھو انتخاب کر کر میں امت والو کو عنایت فرمایا لقد منّا اللہ علی المؤمنین اولئک  
 فیہم رسول غزل امام کل نبی محمد رسول برحق کبریا کا نہ درود ہی سلام مجید ہو کسیے نازل ہوا خدا کا نبی علی  
 رسول اکرم صلی صلیٰ علیہ وسلم عالم نہ زکیٰ ازکیٰ رفیق و بہیم ہمارا یہاں اور وہاں جزا کا نہ وہ سے ارفع وہ سے  
 افضل وہ سے اعلا وہ سے احمل نہ وہ سے اکرم وہ سے اجل وہ تاج ہی فرق انبیاء کا ہا کر کے باقی  
 شق قمر کو بلائے مضمونین وہ حجر کو نہ لٹائے اللہ مال نہ کو وہی جس بس فخر اسخیا کا نہ نہ رافت اب دلیلیں تو  
 خطر کنہ ترین میں تیرے تو ہی کیا یہ یقین میرے کہ ہو گا شفیع و یان تجھ سے بر خطا کا نہ آٹھویں یہہ ہی کہ ب  
 انبیاء کے حق تعالیٰ نے تفصیل و دلالت قرآن شریف میں پہلے ذکر فرما کر عطا اپنی ارث او کئی حق چنانچہ حضرت  
 آدم علیہ السلام کے حق میں وحی آدم ربہ تقویٰ کہ فرمایا تم جتنا رہہ قباب علیہ وہی اور حضرت موسیٰ  
 کے حق میں کہ فرمایا موسیٰ مقضیٰ علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فطہر لہ انہ ہو العفو الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے  
 حق میں کہا و النون اذہب مغاضبا بھیر عذر خواہی ان کی فرمائی فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحان  
 انی کنت من الظالمین بھیر قبول تو بہ اور اجابت دعا الٰہی اس پر مستخرج کی فاستجبنا لہ و نجاه من الغم اور حضرت  
 علیہ السلام کے حق میں کہا و ظن داود انما فتناء فاستغفر ربہ بھیر فرمایا فظفرنا لہ ذلک اس طرح اور انبیاء کے حق میں  
 قیاس کیے لیکن جب نوبت ہمارا سغیر صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی پہلے ذکر عفو کا فرمایا بھیر مذکر زلت کا عنی اللہ  
 عنک لم اذنت لہم بھیر مذکر زلت کا بھیر فرما کے خطائے ماقدم اور مآخر کو مت مغفرت و نزل فرمایا النبی

اللہ تعالیٰ من ذنوبک واما خروین بہرہی کہ مرتب بنویت کے پانچ میں اول صفوت ہی کہ حضرت آدم کو عیسیٰ  
 ہوا ان اللہ صطفیٰ آدم و سر اخلت ہی کہ حضرت ابراہیم کو دیا و اتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً تیسرا مرتب ہی کہ حضرت  
 موسیٰ کو بخشا و قربا بہ نجیاً چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہی کہ حضرت عیسیٰ کو کر امت فرمایا و اذکر نعمتی علیک و علی  
 والدک یا بخوان مرتبہ محبت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ علی جمیع الانبیاء و سلم کو اساتھہ کے مخصوص فرمایا  
 کہ قل انکم تم تحبون اللہ فان تعوبی بحبکم اللہ فاما پنچہ روایت ہی ابن عباس رضی سے کہ ایک دن چند صحابہ بیٹھے تھے اور  
 التین کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالیٰ نے مرتبہ صطفیٰ اعنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو بخشا  
 کیا اور حضرت موسیٰ کو نجی کہا اور حضرت عیسیٰ کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے  
 باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کلام تمھارا میں نے سنا ہے کہ آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ  
 اور عیسیٰ روح اللہ لیکن سچے لو کہ میں بلا فقر اور صفوت آدم کی تخریج بصیت نبوی و عصی آدم ربہ فغوی اور ظلت  
 ابراہیم کی مخلوط کجاست انہی واللہ فی طمع ان یغفر لی خلیفتی اور قربت موسیٰ کی معذرت سے علی رب انہی  
 ظلمت انفسی فاغفر لی اور نعمت عیسیٰ کی مقرون بہ تہدید و توحی قیامت ہوئی انت قلت للناس اتخذونی  
 ولی الہین من دون اللہ اور محبت میری شیخون بشاعت ہوئی عنی ان سعتک ربک متفاماً محموداً و اوسوں بہ  
 ہی کہ وجود تمام انبیاء کا آب و گل سے تھا اور پیغمبر ہمارے کا جان و دل سے زہرۃ الریاض میں لکھا ہی کہ جب  
 حق تعالیٰ نے فیض وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا مبارک کو کہ سرایا پردہ تسلطان عظمیٰ ہی  
 برکت سے تربیت دیا اور ختم نیک بن کو کہ دور و زان نور گذار اس قصر کے میں جیسے پیدا کیا اور کانون کو کہ  
 دیا و کا نہ ان کو شک رفیع الشان کے میں غیرت سے بنایا اور زبان کو ہر شان کو ذکر سے ناپا کر کیا اور لب  
 جان بخش کو بیچ سے تخلیق فرمایا اور چہرہ رشک معبود نما سے ترکیب کیا اور سینہ کفینہ کو انخلاص سے اول  
 مقبل کو رحمت سے اور خواہا و داد کو شفقت سے اور دونو کف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات بہل و خفا کو  
 نبات جنت سے اور آب و دان بابرمان کو شہد جنت سے قرب اور فریق فرما کر اس گلستان جنت و ملاحت  
 کو اور اس سرور نور کوستان وجود و سماحت کو راستہ و سیرتہ کر لاس جارمانا عالم کون میں بھجایا کہ قدر اس نعمت عظمیٰ  
 اور سعادت کبریٰ کی جا کر نہ کر اس انعام کا بالالاولین غزل کر ورت کر اس خدا کے جس نے کئے سینا النبی خباب  
 کہ جن کے باعث ہوا ہی ہم پر خطا سے راہ صواب پیانہ امام علی علیہ السلام قیام ارض و سما محمد نہ کر ہی  
 سجدہ کو جن کے ہرون جہنم نوافیاب سیدانہ نمود عالم کے وہ سبب ہیں وجود آدم کے میں وہ باعث نہ  
 ہوئے وہ نہ ہوتا ماہی سے لے کے ناماہتاب سیدانہ کرن نہ شکل کشائی کر وہ توروئی مقصود و ہمارے  
 نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا نہ وسیلہ ہم نہ عاصیو اگر وہ ہووین تو ہم پہ بیان و دان

عذاب برہو عذاب سید عذاب برہو عذاب سید ان کرم سے ان کے یقین حق شیطان بہتر ہے کہ شک نہ لا  
 سکے گا نہ کر لگا کر ایک سوال کر لو ہو گئے لاکھوں جواب سید ان گناہ میں حجاب رافت اگر چاہے نہ فکر  
 بہتر ہی نہ کر دے میں خدا نے ایسے شفیع روز حساب سید ان خاصہ بار خوان حق تعالیٰ نے فضیلت دی  
 انکی امت کو اور تمام اہم کے دس جزو میں اول شریعت میں کتب خیر امت اخرت للناس تا مرون بالمعروف  
 و تنہون عن المنکر و دوسری احیاء کو اس امت کے حجت قاطع کیا اور بہ بات اور امتوں میں نیکویتی و صلات  
 اور گزری سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایم علی الصلوات و حق اس امت  
 کو گو اہم سابقہ کا ٹھہرا قیامت کے دن و کہ الکت جعلناکم امت و سبط التکوین استھدا علی الناس یا بنحو ان  
 امت کو تمام امتوں سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم انما اکثر الانبیاء بنحو اہم القیامت  
 چھٹی میں جسے بہر امت ہوگی بہشت میں ایک حصہ اہم سابقہ چنانچہ فرمایا ہے انی لارہوان تھو لو اٹھا ان الحجت  
 ساتواں اس امت کو لفظ عام ملاک نہیں فرما دیا آٹھواں اس امت کو تمام عرق نمر لگا لو ان دشمن غیر امت  
 کے اس امت پر مسلط نہ ہو گا و دسویں لگا لکھ اہم سابقہ کی اس امت سے اٹھا وین و یضیع عنہم سرہم خاصہ شہرہوان  
 سید روز قیامت پیغمبر ہر ہو گئے اور بہرہ خاصہ بات اہم میں پہر فرما و لگا اول جو شخص کہ پہلے سر خاک لہے  
 لگا لگا وہ آپ ہی ہوں گے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من تنشق الارض و دوم مرتبہ شفاعت کا مخصوص ہے اس کو  
 ہو گا اور علما کہتے ہیں کہ اس امت و شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمیٰ ہے و میان اہل حق  
 کے چنانچہ حدیث میں ہے کہ خلائی سب انبیاء کے نامید ہو کر ملتی آئیں ہو گئے اور آپ شفاعت سب کی کریں گے  
 دوسری بہتر ہے کہ شفاعت سے اس بہت لوگ حجاب و عذاب بہشت کو جاویں گے اور بدولت تمنا  
 و لھا الہی شرف ہوگی بہتری جو لوگ کہ متوجہ دخول و دوزخ ہوں گے انکی شفاعت سے باہر آویں گے چوتھی جو  
 لوگ کہ سب معاصی کے دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے وہ بھی انکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آویں گے  
 یا بنحو ان جو لوگ کہ بفضل الہی بہشت میں داخل ہوئے ہوں گے انکی شفاعت سے ان درجات بلند ہوں گے  
 چھٹی شفاعت انکی بعضہ کفار کے حق میں بھی واسطے تحقق عذاب کے مقبول ہوگی چنانچہ ابطلاب کے  
 حق میں ساتویں شفاعت آپ کی مقہور ان مدینہ کے حق میں چنانچہ فرمایا ہے من سئل عن موت بالمدینہ  
 فلیت بہا فانما اشفع لہن موت بہا سیوم لو احم قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے میں جو گنا  
 چنانچہ فرمایا ہے کہ احم یومئذ بیدی اور دوسری روایت وار د ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القیامت  
 ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر و ما من بنی یومئذ آدم من سواہ الا ہو تحت لوائی اور سب سامعین اس لوائی ہو  
 گئے





کی سبب اہم سے بہت میں جلوگی احمد اللہ علی کل سالن خیم مالک جو فی کوثر آب ہی ہونے کے چنانچہ فیما بین  
 اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفصیل اس کی موجب تلوین کی کتب میں اس میں اس مقام محمودی کا لکھ  
 اس کے آپ ہی ہونے عیسیٰ ان معیت ربک تعلما محمود اللہ مفسرین اس مقام بہت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ  
 تفسیر میں اس آیت کے میں ہوگا ہفتہ وسیع اس کے آپ ہی کو عنایت ہوگا اور وسیع عبارت ایک درجہ  
 ہی کہ علماء درجات بہت ہی ابو ہریرہ رضی نے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 فی اللہ وسیع طلب کرو حق تعالیٰ سے واسطے میرے وسیع عن کہا لوگوں نے کہ وسیع کیا ہے فرمایا بڑا درجہ جنت میں  
 کہ اس درجہ کو کوئی نہیں پہنچے گا کہ اگر وہ اور امیر رکھتا ہو نہیں کہ وہ درجہ میں ہی ہوں سمجھ لیجئے کہ یہاں امید بہت خوب  
 ہے واللہ آپ ہی متعین ہیں ساتھ اس مقام کے بہت اور خاصے ایک یہاں لکھتے گئے بہت مختصر لکھ لایا  
 اور بہت خاص ہیں کہ بہت دفعہ گناہیں تحریر کی ہیں رکھتا اب بعض فضائل لکھے کہ اور انبیاء کرام کے ہیں تحریر ہو  
 میں غور سے سنئے اور تفصیل آپ کی اور حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہ ہے جی ان میں سے ایک وجہیں  
 تحریر ہوئی ہیں وجہ اول یہ ہے کہ حضرت آدم اب وکل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعویٰ کے  
 پانچ دلیلین میں پہلی دلیل یہ ہے کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپ کا نہ تھا اور یہ خصوصیت علی امت جان و دل  
 نہ صفات اب وکل دوسری دلیل یہ ہے کہ کتب تاریخ اور آپ کا ایسا روشن ہونا تھا کہ احتیاج حراغ کی تھی  
 تیسری یہ دلیل ہے کہ عروج آپ کا اطلاق سموات پر بقوت جان و دل تھا نہ بشوکت اب وکل جو بعضی  
 دلیل چہرے کی پیش رفت چپ مساوی دیکھتے تھے یہ بھی علامت جان و دل سے ہے پانچویں  
 دلیل یہ ہے کہ خواب اور بیدار میں ادراک آپ کا برابر تھا کہ تمام عینی و لایمان قلی یہ بھی علامت جان و  
 دل سے ہے وجہ دوم یہ ہے کہ تحمیل طینت آدم علیہ السلام اگرچہ سید قدرت الہی چالیس ہزار سال میں مرتب  
 ہوا کہ حضرت طینت آدم بیدی اربعین صبا حالیکہ نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سو پچاس ہزار برس قبل  
 خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے سدا کیا کہ نامن نور اللہ والمومنین من نوری وجہ سوم یہ ہے کہ حضرت  
 آدم کو آب جنت سے سدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وہاں اسلناک لایا  
 رحمۃ للعالمین وجہ چہارم یہ ہے کہ حضرت آدم کے حق میں فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق میں  
 ارشاد کیا وکذالک اوحنایک روحا من ارواح آدم من بدن ترتیب پانچویں اور روح محمدی روح  
 نشوونما میں الہی تجی وجہ پنجم یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اسماء العظمیٰ کہنے و علم آدم الاسماء کلہا اور ان حضرت علی  
 اللہ علیہ وسلم کو حقائق و فوائد اپنے کلام کے سکھائے اگرچہ علم القرآن وجہ ششم یہ ہے کہ آدم کو قبلہ  
 فرشتوں کا فرمایا اسجد و لا آدم اور ان حضرت کو مقدم اور شکران اور امام پیغمبر ان کیا اور سب کرامت بجا آئے

انحضرت فرمایا سبحان اللہ اس سرے بعبیدہ لیلیٰ وجہ ہنم بہیہ کہ آدم علیہ السلام کو روز اول کی سجدہ تھا  
 اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز آخر تمام محمود اور خوش مورود اور محض ہوا اور تھامے محمود ہو گا وجہ ہنم بہیہ کہ آدم  
 کا تخت عالی جنت اعناق لاکہ مرر کا اور سب کو تخت تخت لائے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت  
 کو عالم ہو گا کہ سب انبیاء و اولیاء سایہ میں اس کے نیچے آدم و من و دوزخ تخت لوائی وجہ ہنم بہیہ کہ آدم کو ایک مالو  
 سے گذر کر بہشت میں لے گئے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر تمام قدس پر خیراں کیا دلی قتل  
 فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ ہنم بہیہ کہ شیطان اور غیلان کر حضرت آدم کو زلت میں ڈالنا فوسوس لہما  
 الشیطان اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصرت پائے کہ شیطان ایک اسلام لایا اسلام شیطانی علی بدی جو  
 یازوہم بہیہ کہ آدم مثلاً نزلت ہوئے اور آوازہ عصا نکال ان کے عالم میں پہنچا یا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 نے صدور گناہ غفلت مغفرت اقطار و کفاف عالم میں تشریف فرما یا لطف لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر  
 وجہ دوازوہم بہیہ کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا پھر عفو و عسی آدم ربہ فغوی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھوپھو پہلے  
 پھر عتاب عطفی اللہ عنک ثم ذلت لہم وجہ ہنم بہیہ کہ آدم کو یک زلت بہشت سے نکالا اور انبیاء  
 گناہگار کو باوجود ہزار صغائر و کبائر جنت میں داخل کریں گے فانی عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا یظنوا من خیر اللہ  
 وجہ چہاروہم بہیہ کہ آدم کو یک زلت برہنہ کیا تیرخ عنہا لباس ہمالیہ ہما سواتہا اور جا کر ان گناہ گار کے کچھ ہوا  
 ہزاروں گناہوں کے پردہ پوشی کرنا ہی اور سوانہین فرما تا ما اصالحکم من مصیبتہ فیکست ایدکم ویفوا عن کثیر وجہ  
 یازوہم بہیہ کہ آدم کو دوسو برس دلا کر توبہ قبول فرمایا کہ توبہ کی گناہ دو صد سالہ ہو کر نہ ہو کہ اللہ نہ توبہ وجہ  
 شازوہم بہیہ کہ آدم کو یک لغزش حرم کعبہ میں بھیجا تا وہان توبہ قبول فرما دین اور کثرت کبھی سے گناہ گار ان امت  
 کو حاجت گم گھٹنے کی قبول توبہ میں نہیں مٹی قلت اسماءت اقول غفرت وجہ ہنم بہیہ کہ آدم علیہ السلام کو یہ  
 قیالب بشر کیا اور روز قیامت میں سب کو اس متن میں سے نکالا و اذا غدرک من جی آدم من یزور ہم وہ یتیم اور ان حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوالاواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور ان کے سے پیدا کیا کہ ما من اللہ والیٰ المؤمنون منیٰ وجہ ہنم بہیہ  
 ہی کہ زمان آدم میں غالب غالب اگر جان کو عالم پاک طرف ولایت نہ خاک کے کیخ لایا اجبتوا منہا جمیعاً اور  
 دوزخ و ش طور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے من جان غالب غالب پر ہوگی ولایت نہ خاک کے عالم پاک پر لے  
 گئی دلی فتنی افکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ نور ہنم بہیہ کہ وقت آدم میں فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا  
 انیٰ و استکبر و کان من الکافرین اور زمان سعادت نشان سید و وجہا بنین دیو ظلمانی فرشتہ نورانی ہوا اسلام  
 شیطان علی بدی اور فضیلت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ادریس کے ہمت وجہ سے ہی انہیں  
 سے پانچ وجہیں تحریر ہوتی ہیں وجہ اول یہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہیں چھرا اور پیغمبر

ہمارے کو آسمانوں پر لیکن اوردوان ممکن فرمایا بلکہ بلند تر اس سے مابہ مقام ادا فی پنجایا وجہ دوم یہ ہے کہ حضرت  
اورس کو بہشت میں لیکن انھوں نے دیکھ کر پسند کی وہیں رہنے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت میں داخل کیا کیونکہ  
ششم بھی آئے ملاحظہ فرمایا مازاع البصر واطغی وجہ سوم یہ ہے کہ اورس علیہ السلام کو معرفت سیر کوالب کی وہی  
اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کوالب پر رکھا وجہ چہارم یہ ہے کہ اورس علیہ السلام کو علم خیالیت کا دیا اور نبی  
ہمارے کو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہ ہے کہ اورس کو فن کتابت اور معرفت لوح و قلم دی حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح و قلم سے گذار کر کتابت سے محال کیا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور  
حضرت لوح کے بھی بہت وجوہ سے ہیں لیکن ان میں چھ وجہیں مسن کی جاتے ہیں وجہ اول یہ ہے کہ لوح عطا کو  
کشتی دی کہ برو آب روان تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیراق عنایت کیا کہ ہوا پر روان تھا وجہ دوسری  
یہ ہے کہ لوح علیہ السلام کو نجاست بخشی بلکہ طوفان سے کشتی میں تلقین لہم اللہ جبر ہوا و مرثا اور حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو لطف الہی اور فضل نامتناہی سفر معراج میں دستگیر ہوا کہ سبحان الذی اسری العجبدہ لیلۃ و سیرہی یہ ہے  
کہ لوح علیہ السلام کو سفینہ و کراں کو اور ان کے اہل کو غرق طوفان سے نکال رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سکینہ مرحمت کر کر ان کو اور آپ کے امت کو حرق سیران سے بچایا وجہ چوتھی یہ ہے کہ وہ سفینہ حضرت لوح کو بک  
نجات ہوا اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علوی درجات ہوا وجہ پانچویں یہ ہے کہ اگر کشتی لوح  
علیہ السلام پانی پر تیری تو کچھ پانی نہ رہتا عجب تر یہ ہے کہ حکمران صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت قبول یان معجزہ طلب  
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتا ہے عرض کیا کہ وہ اس کنا سے پانی پر تیرا وے اس کنار  
تک آئے اس پتھر کو بلایا پانی کر تیرا ہوا آپ کی طرف چلا آیا وجہ چھٹی یہ ہے کہ لوح علیہ السلام نے واسطہ قوم  
ایسے کے عذاب جانا کہ رب لا تد علی الارض من الکافر فی دبار اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قوم کی  
ہدایت طلب کی کہ انتم لہر تھو فی فائتم لا تعلمون غلط و دشمنوں کے عذر خواہی کی کہ یہ نہیں جانتے کہ یہ پتھر میرے ہا  
دانتوں پر رہا میں تو تو کٹر متبعہ میں ان کے دے سبحان اللہ جو دشمن سے ہر حال فرماوے وہ دوست سے کیا  
جانتے کیا کرے وہ دشمنوں سے بھی یہ کرنا ہو جو محبوب سلوک نہ دوستوں سے کرے کیا کس سلوک  
سلوک نہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیل الرحمن علیہ السلام کے بھی بوجہ کثیر ہے ان میں  
یس وجہیں یہاں ظاہر ہوئیں وجہ اول یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلعت عطا کی کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا  
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سرفراز کیا قال انکم تمحبون اللہ واتبعون حبیبکم اللہ اور تمہیں حبیب میں ہے  
ہی کہ وہ ان ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کہا یہاں چاکر ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب فرمایا وجہ دوسری یہ ہے  
کہ خلیل نے جو کیا برضائے الہی کیا ابراہیم قدر قدرت الرویا اور یہاں بلکہ تعالیٰ و تقدس جو کیا برضائے حبیب کیا

کہ دنیا میں فرمایا فلنولیک قبلہ ترضی ما اور عیسیٰ من ارشاد کیا ولوف لعلیک ربک قرنی وجہ تہی بہ  
 کہ خلیل الرحمن کو امام عوام نام کیا اتنی جا علیک للانس ما اور حسب اللہ کو نبی معراجین بیت المقدس میں  
 انیا کا اور بیت المعمور میں امام ملائکہ کا فرمایا وجہ تہی بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام کو قوت یقین دی اور حسب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت بالغین کہ فرمایا لی نزلت وقت لا یحیی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اور ملک  
 مقرب جبریل میں آئے یعنی مرسل سے ابراہیم علیہ السلام وجہ بانجوان بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام کو وہان پہنچا کہ تہی  
 نے کہا ہلک حاجتہ اور حسب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ترقی بخشی کہ جبریل نے کہا لو ذوات ائملہ لا وقت  
 وجہ چٹھی بہ ہی کہ اور خلیل علیہ السلام کے آتش فرو کو بروک الم کیا کہ مار لونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور سٹے  
 حسب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش فرو کو بروک الم فرما و لگا کہ خبر ما یوس فان ذرک اطفالہ لہی اور کیا یحیی  
 کہ تقدم خلیل اللہ من ذلہن افسر وہ ہوئی یحیی بہ ہی کہ آتش فرو حسب الہی تقدم مت محمدیہ علیہ السلام  
 و السلام یحیی جاک اور مار لونی بہ ہی کہ وہاں جب تک خطاب نہ آیا یا مار لونی بردا و سلاما گر وہ ہوے اور  
 یمان یحیی و یانوں رکھنے عاصیان مت مصطفویہ کے بغیر کہ کہ فرمان متوجہ ہو تمام منتی ہو جاوے گی جاک  
 ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ من اذ وضع قدمہ علی الصراط فجاء النار تحت قدمہ کما تجد الماء علی  
 البقی یعنی جو بندہ مؤمن وقت مرور برزخ و ذرخ قدم مل صراط پر رکھے آتش و ذرخ زیر قدم محترم اسکے کے نیچی  
 افسر وہ و یحیی بستم ہو کہ جنتی بہرستان ہر دین حرمی اور طہن کے وجہ ساقون بہ ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی  
 نظر اور آفتاب اور ماہ اور مارو کے تھی کہ فلما جن علیہ اللہ ائی کو کہا اور قدم مبارک ان حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا اور تیارک آفتاب اور ماہ اور ستاروں کے ہوا کہ وہو بالافق الا اھل وجہ آٹھون بہ ہی کہ ابراہیم  
 بواسطہ نظر آقرب و دست ہوے و کذا لک ثری ابراہیم طکوت السموات والارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 بواسطہ تقرب و دست بھی دی افتدلی مکان تاب قوسین او ادنی وجہ روان بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے رتھا  
 کئی کہ ولما تحرقی یوم القیامہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنے خواست ارشاد ہو ا یوم لا تحرقی اللہ البنی وجہ وسوین  
 بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے دروازہ ہو کہ کہا جی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت دروازہ کی اللہ  
 سجانہ نے کہا حبیب اللہ وجہ کیا رہوین بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ منجی یاسین ما یوسن اتنی و باب  
 الی ربی سمیدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ اپنی طرف بلایا سجان الہی ہر می العبدہ  
 لیسلا وجہ بارھوین بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سمیدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناخوش  
 ہدایت فرمائی و سمیدیک صراط مستقیم وجہ تہی بہ ہی کہ خلیل علیہ السلام کہا الہی بندوں کو اپنے  
 کہ کہ تہا میری کریں و جھل لی سان صمدی فی الاخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہنوز



تو نہ تھا کہ تباہی مری کہتے تھے وہ خدا لک ذکر کرتے تھے جو دعویٰ یہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے اُس رات کہ  
ملکوت اُہنیں دکھایا یا ملک عامین چاہے کہ کہا اللہم اٰلہکم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شب کہ اُنکا  
کبریا مشرف ہو رحمت اور مغفرت گناہگاروں کی درجہ رسالت کی کہ ہوا و عاف غما و اغفر لنا وارحمنا و ہر بندہ رسول  
یہ ہے کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے و اذن فی الناس بالحق اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
منادی ایمان اور احسان اور عرفان رہنا اُنکا سمعنا منادیا منادی للایمان وجہ سوطیون یہ ہے کہ خلیل علیہ  
کہا میں مطیع کو چاہتا ہوں نہ عاصی کو منیع فانی منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس رات کہ میں پہلے  
عاصیوں کو چاہتا ہوں شاعری للعلیٰ کہا میں امتی وجہ ترہویں یہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب  
امیرا کہ اوم تو من اور نہ اصیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت اُمیرا تھی کہ امن الرسول باآمر الہیہ من ربہ و حجۃ  
یہ ہے کہ واسطے لیس خلیل کے کہ مغیرہ تھا ایک گوشت فدیہ بھیجا اور واسطے پر حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سو گوشت فدیہ باوجودیکہ بایں مرتبہ تھے قربانی فرما دی وجہ انبیوں یہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم  
حق منجانب ہے فاقہم عدوی الارباب العالمین اور اللہ نے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا ہے خلیل  
لما اہلرت الربوبیۃ اور وجہ بیوں یہ ہے کہ روایت ہے قیامت کے دن جو شخص ہر ایک مردان امت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو اور تریس یوں کو تسلیم کریں گے اور کہیں گے ہذا فدیہ لوک من النار سے نار خرد  
ہوئی باغ خلیل حق پر نہ سننے کے اس ذکر کو یہاں کہ اُچھینا ہو گا نہ مجرموں کے لئے و مان امت پیغمبر کی نہ  
شعلہ آتش و زنج کل حمر ہو گا نہ شر کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا نہ یا یہودی ہو یا کوئی ترس ہو گا نہ نہ  
یہاں بفرزند خلیل ایک ہو ایش فدا بہ خیر و مان حسن یوم سے اپنا ہو گا نہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اور حضرت یوسف کے بھی بوجہ متعدد ہے انہیں سات وجہیں مکتوب ہوئی ہیں وجہ اول یہ ہے کہ  
یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تفسیر خواب انعام فرمائے و کہ ایک یحییٰ ربک و علمک من  
تاویل الاحادیث اور علما مان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل موارثہ اور تفسیر کتاب الکریم کی تھی اور ثناء  
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا و ہر دوسری یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تحت نجات اور قصہ مصر باہم  
سلطنت اور یہ حکومت دیا و کہ لک کتابا یوسف فی الارض یتوا منہا حیث یشاء اور جا کساران امت محمدیہ  
کو اور تحت نجات ہشت کسے میان قصہ مصر حبت یکے کہ ملک موبد اور دولت محمدیہ بتھا ما و اذراست  
ثم رایت یعماء ملکا کہ اوچہ تیری یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو جان یا کہ بیچ شایق پہنور کے کے عوارث  
لا انا مصر نے ناختم کاٹے و قطن ایدہیں و قطن جاش نشہ ماہ البشر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال اعزاز  
کیا کہ واسطے استعراق نور کے کہ اہل مومنات مدینہ نے زنا رتوبے و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ

[illegible]

یا یحییٰ بنی اسرائیل کہ موسیٰ علیہ السلام آپسے گئے ولما جاء موسیٰ لم یقاسمنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوا سے گئے نہ  
 سبحان الذی اسری العیسیٰ لیلًا وجہ چھٹی بہرہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام کیا و کلم اللہ موسیٰ  
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی روز رومدار پاک دیکھا میں قندلی افکان قارب کوسین اوادی وجہ سون  
 بہرہ کہ موسیٰ علیہ السلام چالیس بائزوز آب ومان نہ ویلجہ اس کے کلام کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 میرتب نوبی قدس سے باب ومان لہر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا بیت عند زنی وجہ طبعی  
 ولیقین وجہ آخون بہرہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز انتظار میں رکھا اور چالیس راتیں گجا یا جب طور  
 ان سے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے پر سوتے تھے کہ میرتب کے ماتھے براق بھیج کر لایا اور حضرت  
 العین من ومان پہنچا کہ ہمیشہ اور وہم ملک حوالہ اواح اس کے کوسین پہنچا وجہ نوبین بہرہ کہ موسیٰ علیہ  
 بہرہ تلمام عرض کیا کہ ازنی النظر الیک خطاب آیا کہ النظر الی الجبل اشارت بقدر گاہ نے بعد کلام ان کے کیا کہ  
 بلین رکھ لے تھا اور حضرت صلح کو وہ قدم گاہ دی کہ میرتب نے کہا لو دولت انک لا حقت وجہ سون بہرہ  
 کہ موسیٰ کو چوادی مقدس کے امر میں نعین آیا فخلع علیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر فرق فلک تلمام  
 نمی خلع نعین کی آتی کہ یا محمد لا تخلع علیک وجہ کیا رھون بہرہ کہ جب قرب موسیٰ کو یاد فرمایا موسیٰ کی  
 ستائش گئی ولما جاء موسیٰ لم یقاسمنا اور جب قرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمایا اپنی ستائش کی بحان  
 الذی اسری العیسیٰ لیلًا وجہ دلین بہرہ کہ موسیٰ کی صفات موسویہ میں اور لغزائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی صفات احدیت جلال علین وجہ بارھون بہرہ کہ موسیٰ کو بنام علامت یاد کیا جا موسیٰ اور حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعدہ لیلًا وجہ تیرھون بہرہ کہ موسیٰ کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا نعین  
 اس سے بصفت خود اور حضرت کو لے گئے بصفت حق یہاں عجب شہرہ کہ جواب جاو بار ماوے  
 یا نبیوے کہ اور جو بلایا جاو وہ ممکن نہیں کہ دخل بناوے کچھ لکھے کہ آئندہ طالب جس اور بردہ مطلوب اور وہ  
 مرہ اور بہرہ مراد اور وہ محبت اور بہرہ محبوب وجہ چودھون بہرہ کہ حضرت موسیٰ اگر تجلی کا کوہ طور پر دیکھ کر اپنی  
 صفت سے غامی ہوے وخر موسیٰ اصعقا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مقلمات انبیائے کرام کے اور چالیس  
 طعوت اور ملا اعلیٰ کے بلکہ انوار جمال و جلال حق مشاہدہ گئے اور جگہ اپنی سے نہ رہے یہ بھی دلین جس بطلان  
 موسیٰ کی سچ صفت پہنچنے کے اور تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفا سے حق تعالیٰ وجہ سندرھون بہرہ کہ  
 موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چار بار ہمار فی النظر الیک نہ دیکھا یا بنی اسرائیل اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھین  
 بند کین بازاع البصر واطاعی اللہ تبارک و تعالیٰ شہرہ کہ کا کیا الم تر انی رکب وجہ سولھون بہرہ کہ موسیٰ علیہ  
 السلام کو وہ مرتبہ کرامت کیا کہ امت ان کی دریا سے اتری اور زمین خشک انکا تر نہ ہوا اور قنابلم البحر اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا میت وہ ماہ صلی مرحمت ہو گا کہ امت اکی اور دوزخ کے گزرے گی  
اور وہ من تر الکائنات نبو کا خبر یا تو من فان نورک اطفا ہی و بہ ترحون یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دوبا  
مناجات جناب الہی میں کرتے تھے اور امت محمدیہ کی خاکسار ہر پانچ بار مناجات کرتے ہیں المصلیٰ حاجی  
ربہ وجہ اٹھا رھوں یہ ہے کہ واسطے موسیٰ کے اور قوم ان کے کے من و سک و بھیجا وانزلنا علیک المن والکو  
اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور کیفہ امارت ہو ان کی انزال کی کینتہ فی قلوب المؤمنین وجہ انہوں  
یہ ہے کہ واسطے امت موسیٰ کے پھر سے بارہ چٹے جاری کئے فالنحر منہ انشاء عتہ رت عینا اور  
واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان ان شہا حبیب الرحمان سے قوار حیات جس سے ہما الفجر المشرقین  
اصباحہ سے پھر سے جو ہون بہرین جاری قوجب کیا ہی نہ انگشت سے دیا کا ہنایا چنچا ہی نہ وجہ  
میں یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس روز قوم سے باہر رہتے تھے قوم کو سالہ رست ہو گئے تھے اور  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہ سویت برس ہوئے ہیں کہ قوم سے روپوش ہوئے ہیں اور ہر روز اعلیٰ اعظم شریعت  
محمدی اور نور والائت احمدی پیج ترقی اور تراند کے ہی احمد اللہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور  
حضرت داؤد کے بھی وجوہ متعبدہ ہے تین وجہن انہن محر رہے ہیں وجہ اول یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے داؤد  
کو خلیفہ بنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ دیا کہ حضور اللہ کو خلیفہ بنا  
کہا اللہ خلیفۃ من بعدی وجہ دوسری یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کے ماتھے میں لونا نرم کیا والنالہ الحدید اور حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست میں قلوب حکم باقادات کو کہ فی کالجہ اراۃ اولئہ فتوہ نشان کا ہی  
موم سے نرم کر کیا اور حتمہ من اللہ انت الہم وجہ تیسری یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کو نعمہ اور نوادیا کہ مرغان ہوا  
اور بابیان دیا اور وحوش صحرا ساتھ نعمہ سرائی ان کے کے فریقہ ہوتے تھے اور ہمار معاونت کے ہیں  
مباذرت کرتے تھے کہ یا حیا الوبی معہ والطیر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آواز دوما کہ منور علیہ  
کا نام نہ آدم کا نشان تھا کہ کوس دولت و شام اور نقارہ عظمت اور احترام انکا اور طارم عالم وجود کے کمال  
ما خلق اللہ نوری اور حسن و خاشاک ظلمات جہالت میدان نور نشان معرفت کے یمن مقدم تشریف کے  
کے دور کی کہ ان اللہ تعالیٰ اخلق خلقہ فی ظلمۃ رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت  
سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہے ان میں سوس و چہن بیان ہوئے ہیں وجہ اول یہ ہے کہ سلیمان  
علیہ السلام کو بادلوں کی سوار علی الرج غد و ما شہر و رواہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک منہ فرما  
یہ دو کم رکم تحت لاف من الملیکۃ مومنین وجہ دوسری یہ ہے کہ تحت سلیمان انکا ہرات اور ہرون ایک  
میں کارہ جاتا تھا غد و ما شہر و رواہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق ملک مومنین فرشتے سے

تاجر شکیا وجہ تیری بہی کہ سلیمان علیہ السلام کو مخرج سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سج  
 طیل طیل اپنے سر پر کرتے قرمات تھا الم ترالی ربک کیف مد الطل لک عند مکارون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا  
 اپنے میں تمام دیکھا کہ بتیظہم اللہ فی ظلمہ یوم الما طل لک عند مکارون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلطنت  
 روی زمین کی دی رب ہی الکا لا یمنع لاجد من بعدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ لو امن مملکت  
 عقبی کی واپس ملے ولو الحمد بعدی وجہ یا بخوان بہی کہ سلیمان علیہ السلام کی جن و شباطین فرما نہ دار کئی اور  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ متفرقین وجہ چھٹی بہی کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو تجارت دی اور ملکہ  
 امت محمدیہ کو علی صاحبہا الصلوٰۃ بہت میں برابر دس حصے اس مملکت کے دے کے واداریت شراست نعم  
 ولما کہ روچہ ساتویں بہی کہ واسطے سلیمان کے ایک روز آفتاب پھرا اور واسطے ایک ملازم حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن مطالب میں کرم اللہ وجہہ آفتاب پھرایا خانیہ قصہ کا مفصل حدیث میں وارد  
 وجہ آٹھویں بہی کہ سلیمان علیہ السلام کو تیری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ  
 نوین بہی کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شباط لک داخل ہو والقیہ علی کرسیہ جبہ اور حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو آیتہ الکرسی عنایت کی کہ شیاطین جاکیں استخرجت آیتہ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسویں  
 بہی کہ مخرج حضرت سلیمان بائیں کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو بار اور آہو اور شراور  
 طیار اور وحوش ہم کلام ہوئے چنانچہ تشریح اس کی کتابوں میں باب بحر اربعین میں ہے اور فضیلت حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی بوجہ مشکوٰۃ ج۱ سات وجہ میں ان میں نقل کی جاتی  
 ہیں وجہ اول بہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان چارم پر لے گئے اور وہیں رکھا اور دست کو انکی ضایع پھوڑا اور فرما  
 اللہ الیہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہاں لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم  
 انحرین اور خلعت رحمت اور معفرت سے ہمراہ از فرماوین و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری بہی  
 کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بن بلکے سدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کذلک آدم اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوسفہ نور احد  
 انی سے نکالا کہ انامن نور اللہ والمؤمنون میں وجہ تیری بہی کہ عیسیٰ علیہ السلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے  
 تھے حاجی المونی باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتا ہوا مردہ کو دم سے زندہ و فرخندہ فرماتے تھے او من کان مینا  
 فاحیاء وجہ چوتھی بہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسے سب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بروئے ہوا خرا مان ہوے وجہ پانچویں بہی کہ واسطے عیسیٰ  
 کے ماندہ اس کا انرا کہ جس میں چاہتا کو ناگوں تھے رہنا ازل علینا ماندہ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماندہ  
 پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ عالم تین و آخرین جہیں لایطوب ولا یابس الا فی کتاب مبین وجہ چھٹی بہی کہ ماندہ



عسی سب عذاب قوم ہو افاقی اعذب عذاباً لا اعذب احد من العالمین اور مائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب  
رحمت نبویہ ہوا و تشریل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للؤمنین و جب یوں یہ ہے کہ عسی علیہ السلام ما ہو مثلاً  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بن اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آخر زمان میں نزول فرما دیں گے اور موافق شریعت نبوی کے  
کام کریں اور مثال ایک عالم کے ہونگے علماء امت مصطفویہ سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمۃ اور حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمارا مورتین ہیں انکی متابعت پر لو کان موسیٰ صالحی و سبھا الا اتباعی اور ہی حال سب انبیاء کا بھی کوئی  
نئی آئے وقت میں ہو تا متابعت آپ کی کرنا جب یہ خصائص اور فضائل افضل انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ  
مطور ہوئے معلوم کر لیجئے تو سمجھ لیجئے کہ فرج بعضہم درجائیں فرما و بعض سے پیغمبر ہمارا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
بائن درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروز مند ہیں وَأَنبِئَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ الْبَتُّنَاتِ اور دئے ہم نے عیسیٰ ابن  
مریم کو معجزات جسے نکلے مہم اور احسانوں اور نبیائی کو اور شفاعی ابرص وَأَنبِئَا هَارُونَ فَطَحَ الْقَلْبَ اور قوت دی ہم نے  
انکے دشمن ساتھ جان مالک کے کہ جبریل علیہ السلام بن نقیر کی ہیلہ مذکور کر آئے ہیں وَكُتْنَا اللَّهُ مَا أَفْتَلُ  
الْبَنِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو تجھے انبیاء سے تجھے حق  
بعد ما جاءهم البیت بعد کے کہ آئیں ان کے پاس نشانیاں روشن اور نبوت اور پیغمبری کے لئے باتفاق  
ایمان لائے اور اختلاف اور افتتال میں نہ پڑے وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا اور لیکن اختلاف کیا و میان اسے ایک  
دوسرے نے پس بعضے ایمن سے وہ تھے کہ ایمان لائے اور دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت ہو فَتَنَاهُمْ فِي هَؤُلَاءِ  
پس بعضے ایمن سے وہ تھے کہ ایمان لائے اور دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت ہو فَتَنَاهُمْ فِي هَؤُلَاءِ  
ایمن سے وہ تھے کہ کافر ہوئے وَكُتْنَا اللَّهُ مَا أَفْتَلُ اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کے  
بلفظ افتتال ذکر فرمایا ذکر سبب ارادہ سبب کا کیا کہ وقوع قتال تبی خلاف ہی اور کفر ایمان و طے مالکیہ کے  
ہی باقی رہا ایمان ایک حدشہ وہ یہ ہے کہ جملہ مؤکدہ میں جہت کمال انصاف کے و او نہیں لائے یہاں جملہ مؤکدہ میں  
و او کیوں لائے جواب اسکا یہ ہے کہ اس مقام پر تک اس طرح ہے کہ جسے حارثی زید و ذہب عمر و ذہب  
عمر و مخلوف کو مالکیہ کیا ہے تاکہ کہ وہ جو عطف نہیں لائے وَلَكِنْ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اور لیکن خدا اگر چاہے جو  
چاہتا ہے لیکن اگر چاہے جو کچھ چاہتا ہے اتفاق اور اختلاف سے اور افتتال اور افتلاف سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ فِي تِجَارَتِكُمْ لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز سے کہ وہی ہے جو تم کو سمجھے لیجئے کہ خرچ کرنا مال کا  
شریعت میں ساتھیہ نفع کے عبادت ہی اول دائے نہ کوۃ مغر و ضہ کہ زرو سے بشرط بلوغ حد انصاف  
کہ چاند ہی میں نیچا و دو نیم تولیہ ہی اور سونے میں ساڑے سات تولیہ ہی اور گذرے ایک برس کے چاندیوں  
حصہ نکادینا واجب ہی اور مویشی میں اور اموال تجارت میں اور محصول میں و سوان حصہ چھ ایک کتب فقہ میں بطور

پنج واجب ہوتا ہے دوسرا صدقہ فطر ہے کہ نصف صاع جو تجارت چار رطل سے ہے اور وہ دوسرے  
 شایعہ نامی ہوتا ہے کیونکہ یا آٹا یا ستودہتی اور اگر خرین یا جو ہو وہیں تو ایک صاع و اگر بہرہ واجب ہوتا ہے  
 صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اس میں جائز ہے اور جواب اسکا صاحب نصاب پر ہے اپنی ذات سے اور فرزند یا  
 صغیر سے اور بونڈی غلام اپنے سے و اگر زوجہ اور سرکیر سے لازم نہیں مگر خیرات ہے کہ عبارت ہے دینے  
 ساتلوں کے سے اور ضیافت ہمالو سے اور اعانت یتیموں کے سے اور ضعیفوں کے سے اور قرضداروں کے سے اور  
 قدرز کوٹہ کے جو تھا وقف ہے جسے بنانا مسجد کا اور مدرسہ کا اور نال کا اور گنوے کا اور مہمان سہرا لگنا یا نجان مصرف  
 ہے خواہ اپنے واسطے خواہ اللہ مسلمان کے واسطے سامان دست کرنا سواری اور خرچہ راہ وغیرہ حصا مصرف جہاں  
 کہ بکدرم اس میں صرف کرنا برسات سودرم کے ہوتا ہے ثواب میں ساتواں ادائے نفقات وہی ہے اور وہ  
 نفقہ زوجہ کا اور اولاد و صغار کا ہے اور سوار کے اور محارم کا بھی ہے بشرط طاقت اس شخص کے ہے اور حجاج کے  
 کی بہرہ رات فتنہ میں نفقہ کی جب یہ سمجھ لیں تو معلوم کیے کہ آیات سابقہ میں قصہ حضرت داؤد کا اور طالوت کا  
 اور ذکر قتال و شجاعت کا بیان فرمایا تھا بیان اتفاق مال کا مذکور کیا کہ شجاعت جلال و صاف سے تھی و نبی  
 سخاوت بھی مکارم اخلاق سے ہے لیکن جہت تباہی مقام کے فصل کیا و او عطف لاکر وصل کلام میں فرمایا  
 اور امر کیا کہ نفقہ دو مہینہ قبل ان یتا قی یوم مہلے اس سے کہ اوے وہ دن کہ ہول و فتنہ سے اس کے  
 بیع فیہ و خلاۃ ہنہین خرید و منت چار دن کے کہ کوئی کسی کا عذاب مول لے لے یا بیچ دے اور کے ہاتھ اور نہ  
 مارا نہ کہ کوئی کسی حمایت کرے و لا شعاۃ و آؤ نہ سفارش کہ کوئی کسی سفارش کر کر عذاب سے بچاؤے  
 و الکفر و ان ظلموا و ان کافروا یعنی جو لوگ کہ کفران لغت کرنے میں اور مال کو مصارف و ہبہ میں خرچ نہیں  
 کرتے وہی ظالم ہیں کہ اپنے نفس پرستم کرتے ہیں کہ مال مقت حاصل کرتے ہیں اور اس سے بہرہ مند نہیں ہوتے  
 کثاف میں لکھا ہے کہ تارکان صدقات و ہبہ کو کافر کہنا اور نیز وجہ تعلیط کے آیا ہے لیکن یہ سخن محل نظر  
 ہے اس واسطے کہ مسلمان کو کافر نہ چاہئے اور انہی تعلیط مسلمان کے حق میں بیان فرمائی مگر یہ کہہ جاتا ہے کہ  
 کافروں سے یہاں فرار و کفران لغت کرنا لے میں چنانچہ پہلے ترجمہ میں ہم لکھتے ہیں معلوم کیے کہ یا و ان آیات  
 مسائل سے کہ جس سے مسئلہ توجہ دیا گیا اور صفات اس کے کا لکھا ہے وہ ہے کہ لا الہ الا اللہ و لا حول الا اللہ  
 نہیں کوئی معبود بحق لائق پرستش کے بجز و برین کام خلق کے تین مگر وہی کہ استحقاق عبادت کے ہوگی اللہ  
 بتا ہے اور لا اسم جنس کا ہے چاہتا ہے اسم اور خبر کو الہ اسم کا ہے اور موجود خبر کی محذوف ہے  
 اور یہ جملہ خبر مبتدئہ کی ہے اور است سابقہ میں امر باتفاق تھا اور کے است مثل الذین یثقفون یا آخر متضمن  
 فضل التعلق اور لوازم اس کے کے آویگی یہ جملہ درمیان میں اور چند جملہ اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ عرض مذکور

فرماتے اور ہر ایک کو بہ اعتبار کتب کے لائے ذکر اس جملہ متعزضہ کا واسطہ ثنائے خدا عزوجل کے ہے اور ذکر  
اور متعزضات کا اور تختوں کے واسطے ہے باقی رہے یہاں کئی خدشے جو اب طلب انہیں سے ایک یہ ہے  
کہ خبر لا کی موجود نکالی ہے اور یہہ متعزضہ عدم امکان الہ آخر کو نہیں ہے اس طرح سے کہ ایک بہ مخفی ہوئے ہیں  
کوئی الہ موجود مگر اللہ اس سے بہ معلوم ہوا کہ موجود نہیں ہے الہ دوسرا اور ہو تو ہو سکتا ہے ممکن ہے ہونا کا  
اور بہ باطل ہے اور اگر موجود خبر یہ نکالو ممکن نکالو شدہ دوسرا لای ہو تا ہے وہ ہنہ ہے کہ دلالت نہیں کر لیا  
وجود شئی کے اس واسطے کہ یہہ مخفی ہو کہ نہیں کوئی اللہ ممکن سو اللہ کے اس سے بہ معلوم ہوتا ہے کہ ممکن نہیں جب  
ہے بہ بھی باطل محض ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اختیار کرنے میں ہم شق اول کو یعنی خبر اسکی موجود نکالنے  
جیسے کہ شہور ہے اور منع کرنے میں نظر لان ثانی اس کے کو اور عدم امکان الہ آخر اگر وہ جہات عقائد ہمارے سے  
لیکن یہہ ضرور نہیں کہ وہ عقائد میں وہ سب سب کلمے سے نکلیں جائز نہی کہ یہاں اکتفا فرمایا ہو اور اس قدر دلالت کے  
کہ نہیں کوئی ہیچ وجود کے الہ سوائے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہے اور اگر کوئی کہیے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہے  
لغت بنی تمیز میں لا کے خبر کا ثبوت ہی نہیں جائز اس حاجت کے لکھا ہے جو جواب میں آئے کہتے ہیں ہم کہ خبر  
معمولہ ہے نزدیکی محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصل یہاں تبلیہ میں خیر  
مجدد الصبیحانی کے یہاں فرماتے ہیں اور ارشاد کیا ہے کہ جیسے حیران ہیں عقلی سو ذات اور صفات اللہ کے  
اسبب حاکم اور عظمت کے دینے ہے لفظ اللہ میں جو عکس ان انوار کا اور شعثان اور لمعان انکار تو اعلان ہے  
حیران ہو گئے ہیں وید ہستقرین اس اختلاف کیا ہے کہ بہہ ربانی ہے یا عبرانی ہم یہ یا صفت مشق ہے  
یا غیر مشق علم ہے یا غیر علم بعضوں نے کہا ہے اصل اسکی آتھ تھی ہمزہ حذف کر کے عوض اس کے الف لام  
ائے اس واسطے کہ ہم میں بالہ حالت ندایں ہمزہ قطعی جا کر حذف نہیں کرتے بلکہ ایک سوال وارد ہوتا ہے  
وہ بہہ ہے کہ بحث ان ہے اس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہے ندایں اور وصلی ہو جاتا ہے غیر ندایں یہاں  
اسکا یہہ ہے کہ تجوز کرتے ہیں الف لام کو عوضی ندایں اس واسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہیں تھی  
کہ تعریف بحرف ند متعنی ہے تعریف الف لام سے پس قائم تمام ہمزہ وصلی کی جا کر قطعی ٹھہرتے ہیں اور غیر ندایں  
میں جو حملو معانی تعریف سے بالکل نہیں تو وصلی بتاتے ہیں فافہم اور بعضوں نے اصل اس کے اللہ نکالی ہے چنانچہ پہلے  
معنی بسم اللہ میں مذکور آئے الحی و زندہ ہے پہلے سب کے زندگانوں سے اور زندہ رہیگا بعد فنا ہوئے  
سب کے ہمیشہ بہ بیان ہے صفت الہی کا اور جواب ہے اس شخص کا کہ سئلہ اللہ لا الہ الا ہو لوجھا کہ اوصاف کے  
کیا میں فرمایا الہی الایہ اور ذکر کرنا اس اسم کا ردی ان لوگوں کا کہ برتشتضام کی کرتے ہیں اور عبادات جمادات  
بجز انہیں میں دم بھرتے ہیں القیوم قائم رہنے والا ہے ذات و صفات اپنے میں یا قیوم ہے افاست اسور

خلائق میں اور مخلوقات میں ہر اسم روحی ان لوگوں کا کہ زندہ نہ پایا زندہ کو چھتے ہیں جسے حضرت علی  
اور حضرت عزیر کو اللہ جانتے ہیں بعضے کتب تفسیر میں لکھا ہے کہ اسم اعظم الحی القیوم میں سورہ میں سچ کلام اللہ کے  
مذکور ہے ایک تو سورہ بقرہ میں اس مقام پر دوسری آغاز سورہ آل عمران میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
سورہ طہ میں وَعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الْغُفَّارِ سورہ النجم میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سورہ النجم میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
حواس ظاہر ہے یہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کہ ہے اس واسطے کہ جو منکر اور گھنے سے سوتے ہو گا وہ مرنے سے فنا ہو  
سے بطریق اولی پاک ہو گا بعضوں نے کہا ہے کہ ستر گزنی کہتے ہیں جو سر میں ہوا اور نہ اسے نکل کر کہتے ہیں  
جو جسم میں ہوا اور نہ مرنے کو کہتے ہیں کہ دل میں ہو چنانچہ مدارک میں ہے لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ  
واسطے کہ ہے جو کچھ مالاں ہے مبدعات غلو یہ سے اور جو کچھ زمین ہے کائنات تعلیم سے  
یہ جملہ معلوم ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اس واسطے کہ جب سب کچھ ملک اور تصرف میں اس کے ہوا اور نہ اسے  
سونا اسے نام لائے کہ یہ وہ جو غفلت میں اور غفلت میں قیام تصرف نہیں ہو چنانچہ حدیث میں ہے  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْخَى ان تمام اہ اور ہو سکتا ہے کہ جملہ الامر الہی القیوم اور جملہ الامر الہی القیوم اور جملہ الامر الہی القیوم  
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ہر ایک مرفوع ساتھ خبر ہوئے مبتدا کے ہو چکر ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ روایت ہے کہ قوم  
حضرت موسیٰ کے نے جیسا ان اللہ جہر کہہا تھا وہی یہ بھی کہا تھا کہ آیا سو تھا ہی پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ  
موسیٰ دو شے ملو ہاتھ میں لے حضرت موسیٰ نے دو شے دونوں ہاتھوں میں لے لی ایک تو شے دو شے گر کر ٹوٹ  
گئے تیسہ نبوی انکو کہ اللہ منکر ہے خواب اور مقدس ہے اور گھنے سے اس واسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم  
کو کوئی نگاہ میں رکھے شجر خیال غفلت اور سے اگر تمھارا ہوا الہی معاملہ زبردست رہا رہا ہوا مَنْ ذِي الْقُوَّةِ يُتَفَقَّحُ  
عِنْدَهُ إِلَهٌ يَدْعُهُ كَوْنٌ جو غارش کرے انبیا اور ملکہ وغیرہم سے ترویا کہ روز قیامت میں یہی  
کر باجارت اس کے کہ یہ سب تمام ہے واسطے انکار کے اور یہ جملہ تر میل جملہ سابقہ ہے کہ ہوا ایسا ہو کہ تمام آسمان  
زمین و ما فیہا کالک ہو اس کے رو رو کہ کو طاقت شفاعت کی بدون حکم اس کے ہو اور یہ جملہ روحی دعو  
مشرکان کا کہ انعام کو شفاعت انہا جانتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں إِنَّا نَشْفَعُ عِنْدَ اللَّهِ لَهُمْ مضمون بحر مواجین اور زیادہ  
ہے اور مواجین اقوال کہہ کے لکھا ہے کہ لازم آتی ہے اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد از ان واسطے  
مؤمنین کے یہ آیت روحی اور متحرکہ کے کہ انکار شفاعت کا کرنے میں اہل کبار کے جس میں سمجھ لیجئے کہ شفاعت  
یعنی شفاعت میں نمایاں کئی طرح سے مشمول ہے ایک شفاعت بالوجاہت سے ہے کہ کوئی امیر و سرور کسی  
تقصیر واری کی تقصیر یا شاہ سے شفاعت کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہر چند سمجھے کہ قصور اس شخص  
لائق قتل کے یا زور و کوب کے ہو چاہے لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرما اور اہل وجاہت کے

سب گناہ کا بخش دیا یہ سمجھ کر کہ یہ رکن سلطنت ہی آذر و گی اسکی موجب تنہا ہی مملکت پر خاتم  
اسکی ضرورت پر دوسری شفاعت بالجہ ہے کہ محبوب بادشاہ کا کسی گناہ کی سفارش بادشاہ سے  
کر کر گناہ بخشا دے اور بادشاہ صریحاً جانے کہ کام اس شخص نے قابل تفریر کے کیا ہے لیکن باسباب مجرب سے  
سواف فرما یہ سمجھ کر کہ درگزر گناہ سے ایک شخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہے لیکن یہی  
اس رنج سے کہ محبوب کے روٹھ جانے سے ہوگا کہ یہ بڑی آفت ہے اسے ختم کیا یہی ہے آفت جان  
رافت نہ وہ نہ خیمہ ہو رنج اور جو کچھ ہو سو ہو نہ پس یہ وہ وقت کی شفاعت جناب حضرت مالک المملک  
مین نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ نہ کسی کے لگاڑے سے اسکا مالک بگڑے اور نہ کسی کے روٹھے سے رنج  
ہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہے کہ خود بادشاہ کی مرضی ہے کسی گناہ کے حق میں کہ اسکا گناہ معاف  
اگر وہ لیکن بہانہ چاہتا ہے کہ ظاہر اس سلطنت میں خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی درمست  
کر کر سفارش کرے کہ قصیدہ آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرمائے یہ قسم شفاعت سے اور جناب  
چنانچہ اس است شریفہ میں ہی قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہے اور وہ جو حصے منکرین شفاعت کے گنجی سے جیتے  
اس است کریمہ کے سمجھ کر اور سوا اس کے اور آئین کے بطریق عموم وارد ہیں اور آیات عدم قبول شفاعت کی اکثرہ  
کفار کے حق میں وارد ہیں اور یا مردان سے قبول شفاعت ہے کہ نفس شفاعت عقیدہ بالطلالہ سے برستل  
لائے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ درمیان تحقق شفاعت کے جناب پیغمبر پر گرد گناہان حق میں اور اس است اور آیات  
مین صلا القاض نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے خلیفہ میں  
نہیں لیکن ان کا برمد و ح کے حق میں اذن شفاعت کا دار دنیا میں متحقق ہے اور بر زمین بھی تار و قیامت  
باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق میں اور گرد گناہان حق کے حق میں خبر دی ہے کہ بہرہ کار و  
دنیا میں اور آخرت میں شفاعت اور دینی کرن گے اور خبر دنیا حضرت کا مجموعی ہے اس پر کہ حق تعالیٰ نے ایک کلام  
فرمائی کہ یہ کہر اذون شفاعت ہیں اور انکو دار رزخ اور آخرت میں اصباح اذن جدید نہیں اور حضرت نے جو فرمایا ہے  
بوحی فرمایا ہے و ما یطق عن الہوان ہو و حی لوی ایسے خواہش سے نہیں کرتے کلام وحی سے کرتے ہیں وہ  
بائین تمام صحیح بخاری میں ہے حدیثنا محمد بن شان قال حدیثنا ہشیم حدیثنا یثار ہو ابو الحاکم قال حدیثنا زید الفقیر حدیثنا ہار  
بن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمساً لم یعطین احد من الانبیاء قبلی البصیرۃ بالعرس ہرہ  
شہر و حلت لی الارض پہرہ و اے جل من امتی اور کتبہ الصلوۃ فلیصل حلت لی العیام و کان النبی معیت  
الامۃ خاصۃ و بعثت الی الناس کافۃ و عطیت الشفاعۃ الیہی صحیح مسلم میں لکھا ہے اور ابو یوسف میں صحیح  
اس حدیث کے مذکور ہے کہ الخ و منها الشفاعۃ العاصی لان الشفاعۃ الی صۃ جعلت لیسرہ فیضا اور قاضی



عیاض نے کہا ہے کہ المراد بها الشفاعة لا تروى عن ابن عباس عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع يوم القيمة ثلثة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء عاصيون کی شفاعت یہ ہیں باوجود  
خدا انبیاء یعنی وہ ہیں پھر علمائے کرام پھر شہداء یعنی نبی کریم جاتا ہے حق تعالیٰ جو کچھ کہے اہل سماں اور زمین کے  
ہی امورات اس جہان کے سے وما خلقهم اور جو کچھ سمجھے ان کے ہی علامات اس جہان کے یہ حکم  
دوسری تذیل ہے مفہوم کلام سابقہ کی سمجھ لیجئے کہ صفت حیات لازم ہے اور قدرت اور علم لازم ہیں  
پس ما فی السموات وما فی الارض من ذی الذی یشفع عنده الا باذنه من کمال قدرت بیان فرمائی اور علم بالکلیات ہم  
وما خلقهم من علم ارشاد کیا نہ کوران دونوں مزیوں کے سے لازم انکا کمال جملہ الحی القیوم ہے متحقق ہو گیا ولا یحیطون  
بشیء من عیله الا بما شاء اور نہیں گھیرے مخلوقات ساتھ کسی چیز کے معلومات اس کے سے مگر ساتھ اس کے  
جو وہ چاہے حاصل ہے کہ کوئی مخلوق چاہے کہ احاطہ علم خالق کرے نہیں کر سکتا مگر جس قدر وہ چاہے اس قدر محیط  
ہو سکتا ہے وسیع کر سکتا ہے السموات والارض وما لیاہی کرسی اس کے نے آسمانوں کو اور جو امن ہے اس کو اور  
زمین کو اور جو امن ہے کرسی نام فلک ششم کا ہے کہ محل ثوابت اجرام کا ہے سو شہادت کو الکیارہ کو اور  
مین اور سات فلک دوار کے اور اضافت کرسی کی طرف خواہ اسطے قویم مضاف کے ہے جیسے بیت  
اللہ اور ناقہ اللہ بعض مفرین کرسی کو یعنی علم کے کہتے ہیں کہ کرسی شہادہ علم کی ہوتی ہے اس اعتبار سے  
درمیان کرسی کے اور علم کے ملا تہ جاتے ہیں اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہیں اور بعضے عرش عظیم اور  
اس جملہ کو بیان عظمت اور قدرت الہی کے کہتے ہیں ولا یحیطون بہا اور نہیں ٹھکانی اس کو  
گنجائی ثلث دونوں چیزوں کی یعنی آسمان کی اور زمین کی اس جملہ کا عطف اور جملہ سابقہ کے ہے یا حال ہی کہ  
العلیٰ العظیم اور وہی ہے برتر اور نام سے اور نیز کہ اندیشہ افہام سے یا برتری صفت نقص اور زوال سے  
اور موصوف ہے ساتھ عظمت اور کمال کے ہر جملہ مضمین ہے صفات جلیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف و ثبوت  
سمجھ لیجئے کہ ہر آیت شریفہ کہ مسمیٰ بآیہ الکرسی ہے مثل ویرتوجید الہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باریہ  
اور کوئی ملول عظیم اس سے نہیں اور شرف عالم نہیں ہوتا مگر شرف معلوم اس یہ آیت ہوئی عظیم آیات  
و سور کلام اللہ کی اسطے اس کے حق میں باحادیث صحاح وارد ہے کہ جو کوئی اس آیت کو بعد نماز قیام  
کے پڑھے درمیان اس کے اور درمیان بہشت کے سوا موت کے حامل نہیں ہوتا اور نہیں موطبت کرنا اور  
اس کے مگر صدق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن میں رہتا ہے اللہ اور ہر ماہ اس کے اور ہر ماہ  
کے سمیہ کو اور گھر و نحو جو گردا گرد اس کے میں اور جس گھر میں یہ آیت پڑھی جاوے پس ایمن شیطان و مان نہیں  
آتا اور چالیس شب حروک کا عمل نہیں ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید البشر آدم علیہ السلام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مبین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صیب اور سید حبشہ طلال اور سید جمال اور سید  
 ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا میں نے حضرت علیؓ اللہ علیہ السلام  
 نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالیٰ الصبح کو شکر کرے اس کی طرف اس کے فرشتہ کہ گنہگار کرے  
 صبح تک اور فرمایا میں نے حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتیں شام کو محفوظ رکھتا ہے بلیات سے  
 سب سے محفوظ اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم البیہ المصباح اور فرمایا میں نے حضرت  
 اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآن میں آیت الکرسی ہے جو کوئی پڑھے اس کو بھتیجا ہے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے اور فرمایا میں نے  
 اللہ طرف کے فرشتہ کہ لکھتا ہے واسطے اس کے حسنات اور جو کرے یا چاہے شات جس وقت چھ دوسرے دن کے  
 اس وقت تک ہم سب روایات تفاسیر اور احادیث میں میں چنانچہ ملاحیوں نے سب نقل کیں مبین  
 تفسیر احمد اور حنی علی نے نقل کیا ہے کہ اس آیت کی زبان ہے کہ تقدس کرتی ہے حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک  
 ساق عرش کے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی آیت الکرسی بعد ہر نماز مضروبہ کے ایک بار اسے عطا کرتا ہے  
 حق تعالیٰ دل شکر کرنے والوں کا اور عمل صدیقوں کا اور ثواب انبیا و انکا اور کاشادہ کرتا ہے واسطے اس کے جہنم  
 اور ملاحیوں نے جو کچھ جنس کو دخول جہنم سے مٹا دے الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ معلومت کرے  
 اور اس کے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا نبی شخص کہ راضی ہو میں اس سے یا اس آیت کو اور اسے  
 کرے شہید ہو یا کافری سب اللہ رویت کی ہے یہ حافظ یعقوب بن صفیان نے اور مثال کے احادیث  
 اور آثار فضائل میں اس آیت شریفہ کے کتب اور ادب میں بسیار وارد ہیں تفصیل انہی موجب تطویل ہے لہذا اختصار  
 اور قصار اسے قدر کر کے تحریر ایک نکتہ عجیب کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آیت الکرسی ممتلئہ دل کے اس سورہ کے  
 ہے اور فی الواقع بعد مثال کے دریافت ہوتا ہے کہ جمیع مطالب اس سورہ بقرہ کے گرد اگر داسی آیت کے دور  
 کر رہے ہیں اور جو اس سورہ کا کہ ہنر نہ جان ہے وہ لفظ الحی القیوم ہے وہ اسی آیت میں واقع ہے اور تمام آیات  
 سورہ شہون و منطابہ اسی کلمے کے ہیں جسے کہ عام احصاء انسانی شیعوں و منطابہ جان پاک کے میں تفصیل اس مقلم  
 کی ایسی تطویل ہے کہ بہت تفسیر محل التجاں اس کی کیا نہیں رکھتی لیکن حکم مالا بدک کلمہ لا شریک کلمہ بطریق منوہ کچھ  
 لکھنا ضروری ہے خود سے سنئے جس چیز کا کہ فاضل اس سورہ میں منظور ہے وہ حیات اور قیامت باری ہے  
 کہ اور رنگارنگ ظہور کے عالم میں جلوہ گر ہو رہی ہے اول حیات ہر فرد انسانی ہے کہ ساتھ کتم اموات  
 فاحشام کے اثر فرمایا ہے پھر حیات اور قیامت تمام نوع ان کا ہے ساتھ کما والو الایا اور عطا کر دے مصیب  
 خلافت کے ان کو اور استقرار اور تمکین اس کے اور زمین کے کہ اذوالربک للملائکہ اتی جاعل فی الارض خلیفۃ ناکر قصہ  
 شرح اس کی ہے پھر حیات اور قیامت خاندان ہے خاندانوں اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے

کوئی خاندان عظمت اور وجاہت میں عند اللہ اور مائدار میں دوسرا تا وقت تروال بس سورہ کے موجود ہوگا  
 ابتدا شرح اس حیات اور قیام کی نے آغاز کو یابی اسرائیل اول سے تا انجام یابی اسرائیل تیسرے کے  
 کہ غریب یارہ میں واقع ہے امتداد کھینچی اور تمام کاموں حیات کے سے کیج اس خاندان عالیشان کے ظہور  
 فرمایا ہے اول اس قسم کو بیان کیا کہ بعد فرعون میں جو قصہ ازالہ حیات کا اس خاندان کے کیا تھا ساتھ فرج انسا کے اور  
 انکے کے پھر حیات مطلوب اس خاندان کے کا ساتھ دینے تو رات کے بوقت اسکے کہ جاہل اس خاندان کے  
 ساتھ گوسالہ پرستی کے فکر ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی  
 بصورت قتل اور عیسے اچھا خاندان تھا مانند عضو متماثل کے غصن میں اسکے فرمایا پھر جماعت کے لئے وہاں سوال اس پر  
 کا اگر حیات اپنی بریاد کی تھی ساتھ دعا موسیٰ علیہ السلام کے خلعت حیات نہروہنی پھر تمام مٹی اسرائیل جو  
 سب نافرمانی کے حضرت موسیٰ کہ صحران کو وودق میں گرفتار ہو گئے قریب تھا کہ مر جاوین جانب غیب سے  
 اول باب حیات اور قیام ان کے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من و سکون نازل کیا پھر وادی سے نشان  
 آبادی دیا پھر جسے آب روان کے پتھر سے بہا ماضورت حیات اٹلی برہم ہوا اور جب اس خاندان میں ایک  
 فرقہ بہت بڑا حرمت بہت سختی ازالہ حیات النسانیہ ہو کر حرم حیات خیمہ حیوانیہ جو ص میں خلعت حیات  
 طیبہ نائیہ کہ ہیں کر منج ہو گیا عنایت الہی نے شرابی کو سران اسے باز رکھا اور اس قصہ کو واسطے اور  
 حیرت کیا تاکہ آئندہ حیات اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے محفل ہو پھر قصہ بقرہ میں حیات عیسیٰ  
 غصہ بخوار فرما کہ دستور العمل واسطان کے لکھنا اور باوصف ان سب باتوں کے قوت قلب کی ان کے  
 اور قتال اور شہر انکا اور بسبب نفاق فہما میں کے نقص عہود و موثقی الہی کرنا اور بیخ فکر ازالہ قیام اس خاندان کے بنو  
 اور ہور عنایت الہی فی درجہ انکے دہوا تاکہ کلام متحیر ہو اساتھ بیان حرص اٹھنے کے اور حیات کے اور فرار ہونے  
 باوجود اسکے کہ باب حیات کو تجربے اکیڑے تھے اور دواعی موت کے ہر طرف سے اور پرانے جمع کر  
 تھے پس فعل انکا ناقص مع اس کے کا تھا اور عجیب ترین یہ ہے کہ باوجود حرص کے اور حیات کے اور قیام خاندان  
 اس کے ساتھ اس فرشتے کے کہ اور اس کلام کے موکل ہے اور حیات اور قیام بن خاندان با مدا اور اعانت  
 اسکے ہی دشمنی رکھتے تھے چنانچہ نیت قل من کان عدو الجبریل میں مذکور ہے اور بطریق تمام اس کلام کے  
 اشغال اس فرقہ کا ساتھ پھر اور دیگر کلمات کفر کے کہ فرمل حیات عینہ اللہ میں معرصل بیان آتا تاکہ قصہ اس  
 خاندان کا تمام ہو امن بعد بیان حی وقایم خاندان دوسرے نبی اسمعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا کے آیت و  
 اذ ابتلی الہم ربہ لکلمات سے آغاز کئی اول قیام خاندان اسماعیلی کا ساتھ نائے خانہ کو عظیم کے اور  
 بعا کا اس خانہ بجلی آشیانہ کے بیچ اس بقعہ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر اس استقبال اس خانہ کے بیچ عباد اور تعظیم

حرمت اس کے کی کہ جب قیام کا اُس خاندان کے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان جی اور قاضی ان دونوں خاندان عہد کے سے فراغت مائی چند قسمیں حیات سے کہ بظاہر منافی حیاتی معلوم نہیں اور حقیقت میں خلاصہ تمام حیات ہمیں بطریق تنبیہ اور فہمائیں انجملہ تنہا دت فی سبیل اللہ کے بعض اولا قولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياء ولکن لا تعلمون بہترین انواع حیات ہی لہذا اور اسباب اس نوع حیات کے تشبیح فرمائے اور دیگر کرامات اور ساتھ جبر کے اوپر مصائب کے وعدہ جبر جبریل کا کیا اور ثنارت عہد کا غایت فرمایا اور از انجملہ قصاص کہ بظاہر سلب حیات ہی قابل سے اور حقیقت میں ایک عالم کی زندگی کا سبب ہی اور انہیں سے ہی حیات معنوی ہر میت کے ساتھ الفاظ وصیت اس کے کی نے تبدیل اور تعمیر اور انہیں سے ہی حیات روح کے ساتھ گیر نہ اور شدہ رکھنے کی بدصوم میں اور انہیں سے ہی حیات دین کی ساتھ جہاد اور قتال کے کہ بعد اعدا دین ہو کہ آیت و قائلو انی سبیل اللہ میں تا آخر قصہ مذکور ہی اور ان میں سے ہی جی اور قاضی ملت کے ساتھ قامت شہداء حج میں حج اس مکان کے کہ شہداء اس خاندان عالی کا ہی پھر جی اور قاضی رہنما کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب بچنے سے حالت حیض میں کہ موجب الفاظ حیات حقیقتاً سادہ ہی اور منع اطفال حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کلاس کو عرفہ شرع میں اہل کہتے ہیں اور برورش بیٹوں کی اول کیفیت اتفاق کی اور اقرار کے بھی ضمن خانہ دار میں مذکور ہو پھر اگر نکاح کے ساتھ انعقاد عقد نکاح کے اور بروری خانہ دار کے واقع ہو کہ عرفہ شرع میں طلاق کہتے ہیں تو وہ طلاق کے آثار نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ دار کی محافظت حدت کی اور دنیا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقیہ قاضی ناجی اور قاضی اس عقد کی بلکہ یہ برہم ہو اور یہ مضامین "ما یتلوا الذین الذین خروا من ديارهم متدين اور جوان سب سے قدرت ہوئے چند قصہ عجیب جس درود حیات غلبہ سے نے اسباب ظاہر ارشاد فرمائے تاکہ معنی جی اور قوم کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اس کے کے اذان سامعان استقرار پذیر ہوں وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے تین وہ دو حصے ہیں پہلے قصہ حیات ایک جماعت کے کا ہی بنی اسرائیل سے کہ وہاں سے بھاگ کر گئے تھے پھر وہاں سے حضرت خضر قبل کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ حضرت شیوہ اور طالوت کا ہی کہ بعد نزول قیام خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد کے ساتھ میں باہوت کینہہ اگر قیوت اتم اور افرنی چہو کیا اور جو بعد نزول اس کلمہ کے میں وہ چند قصہ میں اور قصہ نروود کا ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہی کہ اچھا اور امانت الہی کو یہ سمجھا اور اپنے آپ کو جی بحیثیت قرار دیا دوسرا قصہ حضرت عزیر کا ہی کہ حیات اور قیام شہر ویران کا مستعد جائے تھے تاکہ اولاد سے اور سوار می سننے کی اعادہ حیات اور قیام کا سبب اس کے حق یقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ کیفیت اچھا مونی میں وقت

رکھتے تھے ہاں تک کہ ساتھ عبد القین کے کیفیت کی اور مرغان سر مریدہ و پرگندہ کے دیکھنے اور ہنسنے  
 ناسیت مثل الذین یفقدون ختم نبوت سے پھر نوبت ذکر جی اور قاضی اموال کے شروع ہوئی اور وہ خبر کہ موجب جی  
 اور قاضی اموال کے اذنان میں لوگوں نے ہی رہا خواری سے اور حقیقت میں موجب اطلاق اموال عنہ  
 مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس کے اتفاق اور صدقہ فی سبیل اللہ کہ اذنان مردم میں موجب تلف اموال  
 اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف کیا ہی تفصیل و اربابان ہوا اور واسطے جی اور قاضی اموال کے اور حاکم  
 مشروع میں مباحات اور ممانات سے دستور العمل پر باب کتابت اور شہاد کے عنایت کر سورہ  
 بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کی سبب شرح اور بطحا اور قیوم کے ہیں اور یہ کلمہ منبر لہ جائے  
 جی اس سورت میں اور آیت الکسی بمنزلہ دل کے ہی اور تمام یہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہی واللہ  
 اعلم اور واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور برائے حاجات اور آسان ہو سکھا  
 عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہی لیکن اجازت مرشد شرط ہی اور کتمان اس عمل میں ضروری کہ سر  
 عظیم ہی اور طریقہ اس کا یہ ہی کہ اول اور آخر درود میں تین بار پڑھ کر شروع کرے اس آیت شریفہ میں  
 دس وقف ہیں جب اللہ لا الہ الا ہو کہے حضور دست راست کو بند کرے جب الھی القیوم کہے تو منبر کو دست  
 راست کے بند کرے جب لا ماخذہ سنتہ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لا ما کسموات وما فی الارض کہے تو بٹا  
 کو اور جب من والذ کشف عنہ الایمان کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین یدہما وما خلفہما کہے تو حضور دست  
 چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شاء کہے تو منبر کو اور جب تسبیح کر یہ السموات  
 والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا تودہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ  
 کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک الکلی کھولتا جاو ابہام سے دست چپ  
 کے شروع کرے حضور تک پھر ابہام دست راست سے اس کے حضور تک بعد اس کے ساتھ اشارہ ابہام میں  
 کے آیت والہم لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الہ الا ہو الھی القیوم اور آیت لا الہ الا انت  
 صحیح کتہ الکی کت من الظالمین ہر ایک کو تین بار کہے بعد اس کے اللہم یا وایک اشارہ ابہام کے مانج  
 بار کہے اور دست راست کی انگلیاں بند کرنا جاو حضور سے بند کرنا شروع کرے پھر مانج بار اشارہ ابہام دست  
 کے اور دست چپ کے انگلیاں اس طرح بند کرے ہی طرح یا قیاح یا زراق یا عینی یا کافی یا بدوح یا حفظ یا لطف  
 یہ ساتوں اس عمل میں لاو بعد اس کے بے طمہ بندہ الایات و ہذہ المقطعات کہہ کر حاجت اسے دل میں بھیجے  
 سے جاو بعد اس کے بعض کلمات ابہام انگلیاں دست راست کی کھولے ہر حرف ہر ایک الکلی کھولتا جاو  
 اور اس طرح جمیع حاجت ابہام انگلیاں دست چپ کی کھولے بعد اس کے پس وہ تکرار کرے ساتھ ان عقد کے کہ



آیت الکرسی کے وقفوں میں عمل میں لایا جائے تو یوں مرتبہ سس والقرآن حکم سارا کہے اور انگلیاں مانتھیں کی سی  
 طرح بند رکھ کر دس بار سلام قولاً من ربہ الرحم وعنت الوجہ للعیون یاجی یاقیوم یا حافظ یا ناصر یا معین جنت  
 استغث کہے پانچ بار ساتھ اشارۃ اہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھ اشارۃ اہام دست چپ کے بعد  
 انگلیاں آگے قطع پر ہوں کہ لا اکرہ فی الدین قد انتن المرث من الغنی فمن کفر بالطاغوت واثمن بالہد فقد استغث  
 بالعرۃ الوثقی لا یفصام لہا واللہ سمیع علم اللہ ولی الذین آمنوا یحرم من الظلمات والنور والذین کفرو اولیاءہم  
 الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون شخصت بذی الملک والمملوک  
 وعصمت بذی العزۃ والیجوت وتوکل علی الذی لا یموت دخلت فی حذر اللہ وحفظ اللہ وعظم اللہ  
 وکف اللہ وکف اللہ وجواز اللہ پڑھے پھر بعض کفایتا کہہ کر انگلیاں دست راست کی بطریق مذکور کو  
 اور جمع کرنا کہہ کر انگلیاں دست چپ کی کھول کر دو نو ہاتھ جمع کر کر انگلیاں یکفیکم اللہ وہو اللہ سمیع العلم  
 بابنا تبارک حیطائنا ینسقنا لا الہ الا اللہ حصار نا محمد رسول اللہ قتل ومارہ وصالی اللہ علی اہل حلقہ محمد وآلہ  
 اجمعین پڑھ کر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الہی سے پھر ہاتھ منہ پر پھر اٹھے امید ہے کہ مقرون باہتمام  
 ہووے مجرب شاخ ہے لا اکرہ فی الدین ہمین زبردستی پیچ قبول کرنے دین اسلام کے لانے عربی  
 یعنی زبردستی نہ کسی کو یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور صابئین سے اسلام لائے بشرط قبول جزیہ اور بعض  
 مفسرین کہتے ہیں کہ حکم اس آیت کا ساتھ بیت وجاہد الکفار والمنافقین واعطا علیہم من فوجہم چنانچہ کثاف  
 میں مذکور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہاں کتاب کے حق میں ہے خاص انھوں نے اپنے نفقوں پر جزیہ ہی مقرر کر  
 لیا تھا ورنہ یہ کہ ابو الحسن الضاری کہ قبیلہ بن تلم من عوف سے تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دونوں نصرانی ہو گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے  
 یہ زبردستی کرنے لگا انہی کو قبول کریں دین بغیر اور تم کھائی آئے کہ واللہ نہیں چھوڑو لگائیں جب تک  
 اسلام نہ لاویں یہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا بن الضاری نے کہا یا رسول اللہ آیا دہل ہو بعض میراث  
 میں اور میں دیکھوں یہ آیت کے ثامن نازل ہوئی کثافہ کثاف میں مذکور ہے اور بحر مواجین اسکا قہم کرنا  
 نہیں بطور اور تینی میں یہ قصہ اس طرح لکھا ہے کہ ایک ترسا آیا تھا مدینہ میں شام سے اس کے دونوں لڑکے  
 بڑے اختیار کر کر اس کے ساتھ شام کو چلے ابو الحسن نے آنحضرت سے اجازت چاہی کہ جا کر اکراہ دین اسلام پر  
 انہیں لگا وہ آیت نازل ہوئی کہ لا اکرہ نکر واور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ حمار میں نہ ڈالو کام دین کا  
 بہت سارے مکلف اور رضا اس کے میں چھوڑ دو باقی رہا یہاں ایک خدشہ یہ ہے کہ قتال میں کوئی سبک کرنا  
 یہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہے کہ جہاد کرنا پیچ اور برچھی لگا کر واسطے قبول ہیں ہے اور معنی اکراہ کی یہی ہیں اور





اذ انما علیہم آیاتہ زیادہ ایمان میں اور آیات کثیرہ میں ارشاد فرمایا ہے اور طہر تہ زیادتہ اسکے کا یہ ہے جب  
 حجاب مرتفع ہوا اور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہاں تک کہ اوج بحال ہے کو پہنچا اور اس نور نے منبسط او  
 فرج ہو کر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اول الشرح صدر کا حاصل ہوا ہے اور اوپر خالق شہید کے مطلع ہوا  
 اور جنوب العتب اور مدار کے کے متعلق ہوا ہے اور ہر خبر کو موضع کے میں بجا تھا ہے اور صدق انبیاء علیہم السلام  
 سچ ہر خبر کے کہ فرمایا ہے انھوں نے کہ فرمایا ہے انھوں نے اجمالاً اور تفصیلاً وجدانی ہو جانا ہے بقدر نور کے  
 اور بقدر شرح صدر کے اور ارادہ دل کا یہی ہوا ہے کہ جو فرمایا ہے امر الہی سے وہ بجا لایا جا اور جو نہیں کی ہے  
 اجتناب کیا تھا اس حال میں اور اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھ نور معرفت کے  
 ہم ہو کر طہر و جہان شہستان ظلمات میں طبعیت ہمدرد شہوہ میں روشن کرتے ہیں خیال پر اسی معنویں تبارہ آیات  
 قرآنی فرمایا ہے کہ نور ہم یعنی میں ایم ہم و یا ایم ہم اور نور علی نور ہندی اللہ نورہ من شفاء اور وجود دینی ایمان کا مظہر  
 رکھتا ہے اول ملاحظہ و جمالی اس معارف متجلیہ کا اور جنوب مشکفہ بوجہ کلی کہ مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 ہے اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گردیدین اور باور کردن گتے میں دوسرے ملاحظہ تفصیلی ہر فرد کا افراد خوب  
 متجلیہ اور خالق مشکفہ سے ساتھ ربط کے کہ فہم میں رکھتا ہے اس ملاحظہ کو تصدیق تفصیلی کہتے ہیں اور وجودی لفظی  
 ایمان کا بیج صراط الشریع کی شہادتین کا نام ہے پس اور ظاہر ہے کہ وجود لفظی ہر خبر کا بدون تحقق حقیقت اس خبر کے  
 اصلاً فائز نہ ہیں رکھتا والا تشبیہ کو نام آب سیراب کرے اور اگر نہ کو نام نان تسلی شے مگر یہ کہ تعمیر یافتہ  
 الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور لفظ کے عالم شہرت میں امکان نہیں ناجار لفظ کو ساتھ کلمہ شہادت کے دخل  
 عظیم و یا ہے حکم ایمان شخص میں کہ فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی  
 وما ہم و اموالہم بالحق ما جہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہو کیفیت زیادتہ اور کمی ایمانی اور قوت اور  
 اسکا اور ہی واضح ہوا کہ جو حدیث میں وارد ہے لا یرئی الزانی جس نرنی وہو مؤمن اور الحیاسن الایمان اور لا یکن  
 احدکم حتی یأمن جارہ بالحقہ اور لا تؤمن احدکم حتی یحب لاجہ ما یحب لنفسہ یہ سب محمول ہیں اور بحال ایمان کے  
 سچ وجود یعنی اسکے کے اور جس نے نفی زیادت اور نقصان کی کمری ایمان میں مراد اس کی مرتبہ اول ہے و جو ذہنی  
 اتما نئے میں پس ترلع اور خلاف کچھ کہ اس میں ہیں ہے اور ایمان دو قسم ہے ایمان تقلید ہے اور ایمان  
 تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہے اول لالی اور کشفی اور ہر ایک ان دو قسم سے یا انجام رکھتا ہے کہ اس  
 حد سے تجاوز نہیں کرنا یا انجام نہیں رکھتا ہو انجام رکھتا ہے علم یقین کہتے ہیں اور جو انجام نہیں رکھتا وہ بھی  
 دو قسم ہے یا مشاہدہ ہے کہ مسمیٰ بعین البصیرین یا مشہود ذاتی ہے کہ مسمیٰ بحی البصیرین یا الذین کفروا  
 اور لیاہم الظا غوت یجربونہم من التور الى الظلمت اور جو لوگ کہ کافر ہو دوست ان کے شیطان ہیں





يَحْيَىٰ وَيُمَيِّتُ بروردگار مبراودہ ہے کہ قدرت کاملہ سے زندہ کرنا ہی اور عدم وجود میں لانا صرف اسی  
 اور منزلِ تعالیٰ سے بادۂ فنا کو پہنچانا ہی بعضے کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ جب بتوں کو توڑا اور وہ نے اُنکو قید کیا  
 بعد چند روز کے مجلس میں بلا کر بناد و مناظرہ شروع کی زمانہ فرود میں قحطاک دیدہ ہوا لوگ غلہ خریدنے کو اس کے پاس  
 جاتے تھے جو کوئی اس سے سجدہ کرتا تھا اس کو غلہ دیتا تھا جب حضرت ابراہیمؑ کی نوبت آئی اس نے سجدہ نہ کیا  
 لیکن کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو اپنے فرمایا کہ میں بغیر بروردگار اپنے کے کسی کو سجدہ نہیں کرتا اس نے کہا کہ  
 بروردگار تمہارا کون ہے کہا زنی الذی یحییٰ و یمیت فَاَنَّا اُنْجِی وَاھْبِیْتُ کہا فرود لعین نے میں جلاتا ہوں  
 اور تاربا ہوں پس ایک قیدی وہ جب القتل کو کہ رشتہ امید زندگی کا اس کے منقطع تھا بلا کر اڑا گیا اور کہا کہ ہنہ  
 دیکھ لو مرد کو چلا یا میں نے اور دو سہر بیگناہ کو مروا والا اور کہا کہ ہنہ کہ زندہ کو مارا میں نے حاکم اس نادان لعین  
 کی سوچو کہ اپنے اعتقاد میں احیا اور امات ساتھ عفو اور قتل کے جانی ہنہ نہ سمجھا کہ احیا اور امات نطق موت و  
 حیات ہے جس جہاد کے کہ خاصہ قادر مختار ہے یا جان و جہد کر خضار مجلسِ مطہر کے ہر نوع حضرت ابراہیمؑ علیہ  
 السلام جو سخن باطل اسکا مناظرہ اور دلیل روشن کے انشغال فرمایا چنانچہ حق تعالیٰ فرمایا ہے فَاَلَمْ یَاھْبِیْتُ  
 کہا ابراہیمؑ نے اسی فرود جواب باطل دیا تو نے اب ایک بات کہتا ہو میں کہ خاموش کر دیکھتے وہ ہنہ  
 کہ فَاَنَّا اَنْتَ یَا قِیُّ بِالْشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاَتِیْھَا مِنَ الْمَغْرِبِ تحقیق اللہ تعالیٰ لانا ہی سورج کو ہر روز مشرق سے  
 پس تو نے لا اس کو مغرب سے فَبَھِتَ الذِّیْ کَفَّوْا پس مہیوت ہوا وہ ہو کا فر تھا یعنی فرود اور جب ہو رہا  
 کہ جگہ دم مار کی نرمی مفرین لکھا ہے کہ اول ظلم جبار کہ جانی پیدا ہوا ہے اور کام عالم تحت تصرف ملان  
 دہیم روی ہر رکھ کر تے تن الہ عالم جانا ہے وہ ہی فرود تھا اور بادشاہت میں اس کے استبداد عجیبہ  
 نے ظہور کیا تھا چنانچہ شہر کہ تحت گاہ اسکا تھا اس میں جاؤر مودی حتیٰ کہ چھوڑ گئی زمین و خلیائی تھی اور اسے  
 مملکت میں ایک شہر کے دروازہ پر حوض بنایا تھا ہر برس میں ایک روز معین اہل مملکت اس کے نصیافت کرتا تھا کھانا  
 پکوانا تھا راگ سنوانا تھا اور خلق کو کہہ دیتا تھا کہ شرو بات سے جو کس کو میرو اور لے لو اس حوض میں  
 ڈال کے کوئی مانی کوئی دودھ کوئی شربت کوئی کچھ لانا تھا اور اس حوض میں ڈالتا تھا سب خمرین مل جل کر  
 نسخہ عجیبہ بن جاتا تھا بعد طعام و سرو کے سابقہ کو حکم کرتا تھا کہ جو جس کیے والا ہے وہی اس کے واسطے نکال  
 دوسا فی اس حوض سے یا ہی جن کے غیت پر پھرتے تھے جو جس کیے نے ڈالا ہوتا تھا وہ اس کے واسطے  
 نکلتا تھا نے امیر شہر حق غیر اور ایک شہر کے دروازہ پر لپٹا تھا جو کوئی کہیں سے سافر وارد ہوتا تھا وہ  
 بہ آواز بلند نکارتے تھے سب شہر و کوچہ ہوجاتی تھی دربان شکر اس عریضے باز پر بس کرتے تھے کہ کہاں ہے  
 آیا ہے تو اور کہاں جو جاو کا مقصود تیر کیا ہے اور مطلوب تیر کس جگہ ہے اور ایک شہر کے دروازہ پر ایک

طبل رکھتا تھا اس سے احوال پوچھا اور دریافت ہوتا تھا جس کسی کی کچھ خبر نہ ہو جاتی تھی وہ اس پر دنگا مارتا تھا اور اس سے  
 نکلتا تھا کہ پور کا تیرے نام یہ ہے اور خبر نہ ہوئی تیری اس جگہ تھی وہ وہاں جا کر لے لیتا تھا اور ایک تیرے  
 دروازے پر طبل سے صورت زن نقش کیا تھا کہ اس سے خبر غائب کی معلوم ہوتی تھی ایک دن معین تھا برسمین  
 یا جینے میں کہ جو شخص گم جاتا اور مکان اس کا معلوم نہ ہوتا تو اس سے اس دن اگر کو جھٹے تھے وہ مکان اور حال اس کا پتا  
 دیتے تھے قصہ اس طرح طلمات فرد کو بہت یاد تھے باوجود اس کے مقابلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے  
 متحرک کیا اور ظہر ہوا اور سفہا کا دستور یہ کہ حوجت سے عاجز ہونے میں تو عورت کی طرف میل کرتے ہیں  
 پس آت جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجیق میں بٹھا لگے میں ڈالا حضرت حق سبحانہ مار گزرا کر دی قصہ  
 اس کا کہ لگا انا اللہ تھا شاعر لطیف محبوب لکھ کر تو وہ افکن ہو جاؤ انش پھر کیوں وصل کا گلشن ہو جاؤ بعد اس  
 فرد و مرد و کا احوال سنئے کہ بھڑائی اور تباہی کی پناہ تک پہنچی کہ ملی خولیا ہو گیا پر لگندہ کی دماغ نے غلبہ کہنے  
 لگا کہ ملک تمام زمین لیا میں نے اب آسمان پر چڑھ کر کس طاعت لاء علیہ کہتے جا کر کس گرسندہ کو جارون یا لون  
 تخت کے سے باندھ کر تخت پر بیٹھ کر گوشت اٹھا کر کس بھوکے سے پھر پوائے گوشت سن ہوا ارادہ تخت  
 اس مجبور پر ہوا کہ ہوا پر لے جا بلندی پہنچا مکان کھینچ کر تیرا آسمان کو پھینکا تیرا اس کا بتدراج خون اوہ  
 روبرو آئے کہ کچھ گوشت کو پیچھے لٹکا یا لگس کرت نہ لاجار متوجہ زمین سے وہ مرد و زمین پر آکر اور لاف زنی کرنے  
 لگا قصہ جب کھڑا اور غور اس کا حد سے تنہا اور ہوا الفان الہی لکھنے نے ظہور کیا کثرت ہجوم اس کا انا تھا  
 افتاب جھب گیا آخرش اس کے تنک پر کر کر مارا ج کر دما گوشت کھا گئے خون پی گئے سو اسے استخوان کے کچھ سے  
 کسی شکر وے کا اسکے باقی نہ رہا آپ اکیلا بہ بھاکت کہ شہر میں گھا اور محل میں جا چھیا ناگاہ ایک شخص لنگر لنگر  
 ناگ میں گھس گیا اس نے حال اس کا بہانہ نکات پر شان کیا کہ کسی صورت آرام نہا سبحان اللہ جا رہو پس اس  
 استدراج عنایت کیا کہ بیت اس کی لو میں جاؤ ورنہ کے سماشی بہانہ نکات کہ شہر کا گاہ اسکے میں چھ پر ہین  
 مار لگتا تھا پھر لکھ میں جب گرفت کی تو لنگر لنگر زندگی سے بتگ کیا اور معاملہ بہانہ نکات اس تک  
 کیا کہ چودا مر کر اپنے سر پر آپ جو تیان لگو آئیں جب تک کہ کش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افادہ کی نظر  
 انی تھی چار سو برس اسنی حالت میں جتیار یا لیکن اس مرد و شہر کو نہایت نہ اتنی جب اعلان پہنچ خاک پر  
 لوستا تھا اور سر زمین سے پکٹتا تھا حتی کہ واصل ہونے پر اسے بھیجے کہ یہ قصہ تمہیں جانے والے سر کشوں کے  
 کہ عاقبت ظالم کون شرمساری ہے اور نہایت کسرتی خواری ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ  
 اور اللہ نہیں راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہیں لکھتا ملک سے کہ وہ تمکارون کو اوکا لڈی  
 مو علی آخرت جگہ یا مانند اس شخص کے کہ گزرا اور ایک گاؤں کے بحر مواجہد لکھا ہے کہ او حرف عطف معلق

کاف زائد ہی اور عطف الذی حاج ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا تو نے حال اسکا کہ مباحثہ کیا جسے ابراہیم سے  
یا حال اس شخص کہ گذرا ایک گاؤں پر وہی تھا و یٰٰنہ علیٰ عرشہا اور وہ گاؤں گرا ہوا تھا اور حصوں میں  
یعنی پہلے چھتین کرین تھیں پھر دیوار بن پھر مباحین لکھا ہی جملہ حال ہی قیر سے اور جاویدہ یعنی خالیتہ ہی اعلیٰ  
یعنی مع ہی اسی وہی خالیتہ مع عروث ہا یعنی لم یبق فیہا عرشہ ولا امیر حال یہی کہ وہ گاؤں خالی تھا ساتھ  
شخصوں کے کوئی سردار اور عیبت نامی تریا تھا یہاں بھی لکھے کہ وہ کوٹا گاؤں تھا اور گذرنے والا کون تھا بعضے کہتے  
ہیں کہ کنارے دجلہ کے ہر قلعہ نام ایک قیر تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ گاؤں تھا جہین ویا طری ہی اوس ہی کے  
تیس مرگ سے نکل گئے تھے سب کے سب مر گئے تھے بعد چند مدت کے بعد کچھ زندہ ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ  
المقدس تھا کہ بخت نصر نے اسے خراب کیا تھا شہر اراؤ میو کو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر رکھا تھا اور  
گذرنے والے میں بھی اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ کافر تھا اور دلیلین لکھی میں ایک یہی کہ بعد جانا اس نے  
زندہ کرنا بعد موت کے چاہا کہ کیا ہو کر جلاو گا اللہ بعد موت کے دوسری حدوث یقین ہے کہ فلاستین لہ قال علیہ السلام  
اللہ علی کل شیء قدير سے ظاہر ہے تیسری سلک غرود میں واقع ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہ حضرت علیہ السلام  
اور بعضے کہتے ہیں کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہی ہے نزدیک مفسرین کہ حضرت عزیر تھے علی بنیائو  
علیہ السلام اور ہم قصہ سلک غرود میں نہیں ہے اول ابراہیم علیہ السلام میں واقع ہے اور جملہ احرام اللہ  
علی کل شیء قدير اخبار ہی نوع علم سے کہ مقرر ہوا بہ اطمینان قلب ہی اور نبوت حدوث اطمینان منافی  
ایمان حقیقی نہیں ہوا چنانچہ حضرت ابراہیم کے قصہ میں ولیکن لطمین قلبی وار وہی غرض حضرت عزیر علیہ السلام  
کہ حافظ توریست تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس کے انکو اسیر کر کر بابل میں لے گیا تھا حق تعالیٰ نے قید  
کفر سے انکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو طے راہ میں ایک گاؤں میں پہنچے کہ وہ فرسخ شہر اہلیا سے تھا  
ویران ٹرا ہوا درخت میون سے کہ کھڑے چھوڑے تھے اس میں انکو ہوا وٹان کی پسند آئی بیٹھ گئے پھر پور  
کر کچھ کھائے کچھ نیل میں گھرے اور انکو تورا کر کچھ خور کر عرق نوش فرمایا کچھ شہر انکا متک میں بھر لیا اور  
دراڑ گوش خریس یسوار تھے اسے سامنے ماندھکرتے ہوئے اسے لگا کر اس دہیہ ویران کو جو نہایت خراب  
دیکھا قال کفیٰ یحییٰ ہذہ اللہ بعد موتہا کہا کہ تو خور اس طرح جلاو لگا یعنی آباد کر لگا اس کا پھر  
اللہ بعد موت اس کے کے یعنی مجھے خرابی اس کے کے یا اہل اس کے کے اور یہ کہنا انکا بطریق استعلاو نہ تھا بلکہ  
طلب اطلاع تھا کیفیت ایسا سوال اللہ فاعل بھی کا ہی احد ہذا معقول ہے پس تقدیم مقول کی اوپر فاعل کے  
کو واسطے فرمائی جواب سوال اس قدر کما متبا انکار تھا ہی کافر کے لئے لہذا استعجاب ہی مومن کے واسطے  
اس سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مقول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیر نے یہ بات کہی

فَاَمَّا نَفْسُ مِائَةِ عَامٍ پس بارڈالا انکو حق تعالیٰ نے بیچ وقت اس تامل اور فکّر کے سو برس اور گدھے کو  
ان کے بھی۔ ثُمَّ بَعَثَهُ فَيُخَرِّجُهُ زَنده کیا ان کو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے تھے لکھا ہی بعضے نے کہا کہ عمر  
حضرت عزیز کی چالیس برس تھی کہ یہ واقعہ پیش آیا حق تعالیٰ نے انکو اور ان کے کھانے پینے کو اور دراز گوش کو شکل و نظیر خلق  
جھسا دیا جب سو برس ان کے مرگ گئے تھے بخت نصیب لاک ہو گیا حق تعالیٰ تو شکست فارسی کو بادشاہ  
کیا تیس برس کے عرصہ میں اپنے ولایت بیت المقدس کی باد کوئی اور یہہ گانو جیسا پہلے باد تھا اس سے زیادہ  
ہو اس حضرت عزیز کو اللہ نے زندہ کیا وقت حاشت کے مارا تھا اور برس و روز گمراہ یا غروب آفتاب ہوا  
تھا نہ کچھ نہ تھے ہوئے جسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہی ہو کے تھے کہ فرشتے نے حکم الہی ان کے پاس کرنا  
قَالَ كَمْ كُنْتَ کہا انکو یہاں کتنی دیر رہا تو نے کتنے مدت مارا تو یا کتنی مدت سو مارا تو بعضوں نے  
امات کی معنی انا م کے لئے ہیں قال کہا عزیز علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ دیری میں یہاں امدن  
یا تھوڑے دن کے جب لیا گیا حضرت عزیز نے کہ وقت حاشت کے سو یا تھا اور قبل غروب کے اٹھا تو خیال  
کیا کہ ایک دن سو یا اور او بمعنی مباح بلکہ کم دن سے اور یہہ لفظ یا بمعنی اور جگہ بھی کلام اللہ میں واقع ہے چنانچہ  
الف اور عدون ای بل زیدون قَالَ بَلْ كُنْتَ مِائَةِ عَامٍ کہا اس فرشتے نے اتنا نہیں ہے  
جو گمان کرنا ہی تو ملکہ دیری تو نے بیچ اجمال کے یہاں سو برس اور ان سو برس میں مردہ تھا حضرت  
عزیز نے جو ہوش میں اگر نظر کی اوضاع اس کا تو کی اور بیچ پر یا چہ ان رنگے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلَى  
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ نہ نظر کر طرف کھانے پینے کے یعنی پھر کے کہ نہیں میں کچھ تھے اور پینے اپنے کے یعنی  
اُشْرِدْ اَلْغُورَ كَا اِسْتَنْتَ مِنْ جِهَتِكَ لَمْ يَنْتَسِنَ نَهْنِ اِسْتَسْنَىٰ تَعْمُرِي مِنْ جِهَتِ اس میں اصلی یا  
سکھ کی جب اور جو کوئی مانے سکھ کہتے ہیں وہ لم یس یا قاطب یا بھی پڑھتے ہیں اور یہہ حکم حال طعماک  
وشرابک ہے اور افرامیہ کی باوجود تعدد ذوالحال یا و بل کل واحد ہے وَانْظُرْ اِلَىٰ حَادِثِكَ اور دیکھ طرف  
دراز گوش نے کہ استخوان باقی رہ گئے ہیں اور اجڑا متفرق ہو گئے ہیں پھر خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ  
کیا ہی ہے امار قدرت سہار کی اپنے میں دیکھ وَلِيَجْعَلَكَ اٰیَةً لِلنَّاسِ اور تو کہ سن ہم تجھے کون سا فی اور پھر  
واسے لوگوں کے کہ حشر ہے اَمِنْ كَيْفَ تَنْ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیوں جاریہ کے کہ تو  
دیکھے تو بعد رت نے علت کيف نَشْرُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا كَيْفَ نَحْمِلُهَا تے ہیں ہم انکو بعضے کو اور بعضے کے ہڈیوں  
میں ہم نے گوشت حضرت عزیز نے استخوان جا رہے کو جو دیکھا نہ کسی کہ ای گوشت اور پوست اور اجڑا متفرق  
جمع ہو بعد رت کا لہ الہی سب جمع ہو گئے اور وہی صورت پہلی بن بنا کر جان پڑ گئی دراز گوش کھڑا ہو گیا اندر و ما  
ہوا بعضے روایات میں ہے کہ اول کے سر میں جان پڑی اٹھوئے پھر سر دیکھا کہ استخوان حرکت کر گئی اس میں

اسنے مقام برآ ہے اور بعضے میں لکھا ہے کہ حضرت خیر زندہ ہو کر دراز گوش پر سوار ہو کر اپنے گھر سے  
 مٹی اٹی مٹھو گئی تھی اور بہ وہی چل سالا تھے انکو کسی نے پہچانا انھوں نے ہر چند کہا کہ میں عزیز ہوں نہ مانا آخر کو صدق  
 و عجز و تسلط کئی ایک تورات حفظ تھی جب بادِ طغیٰ یقین کیا کہ یہ عزیز ہی ہیں اسوقت کہ کتاب تورات روا  
 ان کسی کو حفظ نہ تھی بعضے لوگ کہ عزیز اللہ کہنے لگے مگر اہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود در گاہ ہوئے  
 فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥۤ اَنَّ جِبْطًا هُوَ اَعْرَضَ رُكُوًا وَقَدَرْتَ اَللّٰہِیَّ سَاجِدًا مُّوْبِقًا لِّکُلِّ مَعَانِدٍ قَالَتْ اَعْلَمُۤ اَنَّمَا ہُوَ  
 مِنْ اَبْنَاءِ شَآءِہِ وَعِمَانٍ جِبْطًا سَاجِدًا لِّاَلِہِ مَا تَدُلُّ اَلْاَسَانُ اِنَّ اَللّٰہَ عَلٰۤی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فَتَحَقَّقَ اَللّٰہُ  
 بِہِ جِبْرِیُّہُ عَلٰۤی اَوَّلِ مَآرَئِہِ سَے قَادِرِیُّہِ اَوَّلِ بَصَیْہِ کہتے ہیں کہ احاطہ صغیر ہی خطاب سے انصر کو کیا ہے یا قافر تھے  
 انکو امر کیا یا ب خطاب اللہ کی طرف سے ہیں اول سے ہاں کتاب بیو طہ فرشتہ یا بوطہ فرشتہ وَاِذَا قَالَتْ  
 اِبْرٰہِیْمُۤ اَوْ یٰ اٰکِرَہُ صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ جِبْطًا کہتا ہے کہ ابراہیم بہ دوسرا جملہ معترض ہی بیان کمال قدرت خدا اور  
 اَللّٰہِ اَسْمٰوِیَّیْنِ رَجَبِ اَدْنِیَّ اِیْہِ پر اور دگر میرے دکھا مجھے قدرت کا ملکہ اپنی کیفیت تھی الْمَوْحِیَّ  
 کیونکر زندہ کر یا ہے تو مردوں کو بہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت اچھا کے یہ سب شک  
 قدرت اچھا موفی کے قَالَتْ اَوْ کَہُ تَوَّصِّیْتُمْ فَرَمٰی اِیْہِ تَعَالٰی نے کیا تو نہیں ایمان لایا کہ میں مردوں کو جلا تا ہوں یہاں  
 استفہام واسطے ایچا کے ہیچ ایمان رکھتا ہے تو اور قدرت کا ملکہ میرے کہ اچھے موفی ہی اور امانت اچھا ہے  
 کہ مردوں کو کہا تھارہی الذی ہی ویت قَالَتْ جَلَّیْ عَرَضَ کیا ابراہیم نے علی ایمان رکھتا ہوں میں کہ تو قادی  
 وَلٰکِنْ لِّتَطْلُبَیْنِ قَلْبَیْہِ اَوَّلِ لَیْکِنْ طَلَبَ کرنا ہو میں شاہدہ اور جاشا ہو میں معائنہ تاکہ آرام پاؤں میرا سمجھ لکھ یہاں  
 کئی حد سے ہیں انکو بطور سوال و جواب لکھتا ہوں سوال یہ اصول فقہ جہر متواتر کو جب علم یقین جانتے ہیں اور جہر  
 مشہور کو سب علم طمانیت اس سے صحیح معلوم ہوتا ہے کہ علم طمانیت فروتر ہی علم  
 یقین اسے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ طمانیت فوق یقین ہی جواب  
 طمانیت کہ اصول فقہ میں مذکور ہی طمانیت ظن ہی اور آرام پانا گمان سے ہی اور نہ  
 یہاں اطمینان اوپر یقین کے ہی کہ فوق یقین ہی سوال امیر المومنین علی مرتضیٰ  
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لو کشف الغطا ما زدت یقینا یعنی اگر دور کیا جا پر وہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین  
 غیبی میرا شاہدہ غیبی بر فضل رکھتا ہے پس جب ولی کو بہ مرتبہ میسر ہو حضرت جلیل اللہ کے حق میں کہ جملہ اشیاء  
 ہیں انتہائے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال یقین اسکا نام ہی کہ کشف غطا اور حصول شاہدہ  
 نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش شاہدہ مطلوب کرے اور حصول شاہدہ کہ برترین دلائل ہی آرام  
 دل طلب دلائل سے چاہے کہ اطمینان عبارت اس سے ہی کیا مضائقہ ہے حضرت محمد الدین ابن عربی



فتوحات مکہ میں لکھا ہے کہ کیا خلق متنوع ہے کسی ابتداء وجود میں لایا گئی کو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت  
 ابراہیمؑ سمجھا کہ کیا موتی وجود دینا بھی متنوع ہو گا عرض کیا کہ مجھے دکھا اس نوع سے زندہ فرماتا ہے تو تاوان  
 حصول اسے اس علم کے آرام پذیر ہو کر موعین لکھا ہے کہ ہر لون و نواں و ہر درود و ہر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام واقع  
 ہوا تو بعضوں نے کہا ہے کہ خمار مردہ کو آپ نے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اس کا کھاتے ہیں اور بعضے طیر و بوسان  
 اس کی لہجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ کوئی آدمی مر رہا تھا اودھا دریا میں اودھا خشکی میں ٹرا تھا ایک طرف سے  
 خشکی کے جانور گوشت اس کا کھاتے تھے دوسری طرف سے تری کے حیوانات تناول کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ  
 ایسے لعین نے کنارہ دریا کے ایک مردار بڑا دیکھا کہ جانور دریا کے اور حمار کے اسے چیرھا کر کھڑے کر کر چاہتے  
 تھے اپنے دل میں کہا کہ عجب حیلہ گراہ کر نکلو لوگوں کے ماتھے آیا ہے کہ نہ نظر و نہ قریب دو لگا کہ یہ اجرام متفرق  
 اور رنگ اور چھائی اور نہنگ کے بیٹو میں سے کون جمع کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مان  
 بھیجا کہ دیکھو میں نے کیا حال اضلال کا بچھا یا ہے اب جب وہاں پہنچے شیطان نے حیران ہو کر شہہ قائم کیا  
 کیا حضرت ابراہیمؑ فرمایا محل تھر کیا ہے حوان اعضا کو کتم عدم سے قصا تھر سے وجود میں لایا تھا وہی جمع کرنے پر اجرام  
 متفرق کے بھی قادر ہے کہ کوزہ کو ٹوڑ کر کوزہ نہ پھر بناوے تو ایسے قادر ہے جس نے پہلے بنایا ہی قوت  
 اس سے پھر کیا عجیب و نادر ہے نہ پھر حضرت ابراہیمؑ نے جناب الہی میں عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اس مردہ  
 ایمان رکھتا ہوں میں اور جمع ہونا ان اجزاء متفرق کا یقین جانتا ہوں میں لیکن یہ صورت عجیب کہ عین ایمان پھر  
 اگر مٹا دے کروں حجت عظیم ہو دکھائے کہ یہ بکھرتا ہے تو تاکہ یہ دشن من شرمندہ ہو اور دل سیرا اطمینان  
 نام پائے قائم فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اگر اس حال کے مشاہدہ کی ضرورت کھتا ہے تو کہ تَقِنْ أَوْ تَجْعَلْ الْعَبْرَاسَ  
 بکڑے حار جانوروں سے وہ حار جانور کو تر اور حروس اور زراع اور باوصی بعضوں نے کہو تری حکمہ بط بعضوں نے کہ کر کہا ہے  
قَصْرُوهِنَّ أَلَيْكَ پس جمع کر لو طرف سے اور ماتھے میں لیکر شکل صورت اکی خوب تامل کر کے یہاں رکھ دے تو  
 ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کر لے تا بعد زندہ ہونے کے مجھے شبہ نہ ہو یا مجمع کر اجزاء ابدان کے بعد ٹکڑے کر نیکے  
 اور کسے اپنے ماتھے میں رکھ کر أَجْعَلْ عَلَىٰ جِلْدٍ پھر وضع کر اوپر ہر ہار کے کہ ممکن ہو اور جزو اجزاء اسے  
 سے جس سے ہر ہار کے رکھ کے کہو کہ قسمت ان اجزاء کی اوپر جمع جبال کے متعذر ہے پس یہاں ابراہیمؑ عام بار اوہ  
 خاص ہی قہقہے جھوڑے اور مرقون پارہ پارہ لئے ہوئے باہم آمیختہ سے بکڑا حاصل رہے کہ جو ہر ہار سے  
 نزدیک ہوں انہیں مرغون کا بکڑا متفرق الحال ہسٹا کہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَحْمِلْنَ أَلْفَهُنَّ لے کر نکروہ  
يَا بَنِيكَ سَعِيًّا ایسے تیرے پاس دورے و اعلم أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اور جان ازروئی یقین کہ بھق  
 اللہ غالب ہے جو چاہے وہ کرے مردہ کو زندہ کرتا ہے زندہ کو مارتا ہے حکیم ہے مارتا اور چلا مارتا اسکا وہ حکمت

اور دو ٹولن اظہار قدرت ہے القصة حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرغ کو بیچ کیا اور انکا گوشت پوست ہڈی لیلی  
 رگ ریشہ پر یا تو بازو و دم سب کو ٹکڑے ٹکڑے قیمتی قیمہ کر ملا جلادہ ٹان دتے ہیں کوٹ کر کوفتے سے بنا کر چار  
 پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر بھینک دیا اور سران چاروں جانوروں کے اپنے ہاتھ میں رکھے پھر آواز کیا کہ اے کبوتر  
 اے اخی طاؤس اے اخی زراع اے اخی جروس اولے اپنے سر کے طرف پس بغیر ان الہی اجزا ہر ایک جانور کے  
 دوسرے سے جدا ہو کر آپس میں مل گئے اور بدن ہر ایک کا درست ہو کر طرف سے پر کے دوڑنے لگا اور زمین کے  
 اور بہ صورت ایلج ہی حجت میں اور دوہر ہی شہبہ سے اسوٹے کہ گز زمین پر نہ دوڑے تو تو ہم ہوتا کہ شاید  
 یاؤن آگے درست نہیں ہو گیا یہ مرغان پرندہ زمین اور ہی میں دوسرا اور کہ قوت باصرہ کیفیت مرغ میں زمین  
 چلنے میں زیادہ تیزی ہو پھر اوڑنے سے غرض ابدان جانوران میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دور دور  
 کر ہوا کر کے سروں کے متحمل ہو کر چاروں کے چاروں حصے تھے ویسے ہی زندہ ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کے ہاتھ سے اڑ کر مالائے کو بیجا کر اور جائیگی پھر آپ نے بلایا یا بت طام اڑاتے سمجھ لیجئے کہ اس میں بھی ہوا  
 اللہ ولی الذین آمنوا بخیر ہم من الظلمات الى النور کی اے کھلی طرح سے نکالا اللہ نے حضرت ابراہیم کو ظلمات عروض  
 و سوس سے طرف نور اطمینان بخشے عرفائے اس آیت شریفہ سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ جو کوئی چاہے نصیر  
 کو کجیات ابدی زندہ کرے ہمت کرے تو بدنی کو تیج ریاضت سے بہل کرے اور بعض کو ساتھ بعض کے امتیاز  
 دتے ماحولت انکی نکت ہو کر مفاد و مہون پھر بد عیہ شرعیہ ملا و نا بطریق کمال طاعت دور دتے اوس بعض  
 محققون نے کہا ہے کہ درج طور اور بعد میں اشارہ ہے طرف اس کے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگون سے انس و مہوت ہے تان بعض  
 رشتہ الفت خلق اور خروست کہ کہشت مان شہوت ہے درج کر لینے خواہش اور شہوت چھوڑا اور رنج کو  
 کہ منبع حرص ہے قتل کر لینے ماں باب و نیوی نہ جمع کر نہ خور اور طاؤس کو کہ مجمع مہوت ہے سہر بریدہ کر لینے  
 زیور آتش دنیوی چھوڑ لیج کوئی ان چار محققون کو یہ تیج مجاہدہ درج کرے حیات جاودانی یا بعضون نے  
 کہا ہے کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی میں ظاہر ہوتے ہیں درج کرنا انکا شمشیر خالفت لازم ہے اول  
 صولت کہ ہے کہ نتیجہ آتش ہے دوسرے و عیہ شہوت ہے لہذا ہوا ہے میسری لگاؤ سے حرص ہے کہ عدا  
 آپ ہے چوتھی تنگی ملک ہے کہ محنت خاک ہے حکیم تنہائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ با معنی فرمایا ہے  
 جہان مضمون ان آیات کا لکھا ہے قطعہ جار میں مرغ چار طبع بدن نہ بہرین سب کی تو از اردن نہ پھر  
 باہان و عشق و عقل و دلیل زندہ جار و نگو کر رنگ تحلیل نہ سمجھ لیجئے کہ بعد تصفیہ قلب اور ترکہ نفس کے کمال  
 سالک کا ساتھ اربع عناصر کے چار ہی فنا اے کہ عبارت دور ہونے خصال رزایل کے سے ہے حکاک  
 و سوا ہے اگر جذب عنایت غیبی نیکو فرما ہو اور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت و لا اعلیٰ

واقع ہو تو غما میرے لئے ہوا۔ حضرت خاک فہما ہو میں بھروان سے اگر کش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور میر  
 وسلوک سالک دائرہ کمالات بنویمین واقع ہو تو وہاں فہما لطیفہ خاک میرانی تھی اور بہ مقام بالا عتلا  
 ایسا کریم کا ہے علیہم السلام اور بہ تبعیت اور ورثہ ایسا جس کو حق تعالیٰ احاطہ نصیب فرماوا ولما آمنت محمد سے  
 علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التکلمہا احملا وذلک فضل التدیویمتہ من لیسوا اللہ ذو الفضل العظیم جس  
 بند لیکار عروج بہائتک واقع ہو کہ کمال ہان اور اطمینان اور ايقان اور حسان حاصل ہوا اسو سطر کے موافق مرقع  
 ہوئے اور حجاب اٹھ گئے حجت نورانی اور ظلمانی کہ مصداق ان اللہ تعالیٰ سبعین الف حجاب مرقع  
 و ظلمت شہر اکر عبارت کثرت سے ہے کچھ حجاب نورانی دائرہ ولایت صغریٰ میں کہ دائرہ ظلال  
 اور کچھ دائرہ ولایت کبریٰ میں کہ دائرہ اسما و صفات واجبی ہے دور ہو اور ضمن میں اس کے کہ نصفہ قلب کل  
 اور ترکیف کل ہوا کچھ حجاب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بحیرہ وسلوک دائرہ ولایت  
 علما اور کمالات نبوت تک اٹھ گئے رجوعت اور کبر کہ خاصہ اللہ تعالیٰ تھا کل کیا اور شہوت اور ارز و کہ خاصہ ہوا تھا  
 اڑ گیا اور حریص و آرا کہ خاصہ آب تھا پر گیا اور خست اور دناست کہ خاصہ خاک تھا خاک ہو گیا جس حجاب  
 نب اٹھ گئے کہ فنا انی عبارت اسی ہے اول ان حصائل رزائل کے جگہ حلیہ تحقق اور متا صل ہوئے کہ نقا اسکو  
 کہتے ہیں اگرچہ بہ معاملہ ولایتی فنا و بقا ہے کہ فنا و بقا اصطلاح اہل ولایات ہے لیکن حقیقت فنا و بقا  
 حاصل ہوتی ہے پس مراتب اربعہ عبارت کمال ہان و اطمینان و ايقان و ہان سے ہیں ہر دو و ہان  
 حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بعد فنا و بقا طہور اربعہ ظاہری بہ پنج کمال مجلی ہوئے تھے مشک الذین  
 نمونہ نفقہ کرنے کا ان لوگوں کے کہ نے شائبہ غرض اور دعیہ غرض بنفقون اموالکم فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں  
 حال اپنے کو سچ راہ خدا کے چنانچہ ہما و من اور طلب علم من اور دفع حوائج محتاجین من اور اموات خیر اور مقامات  
 نیک من مشک حبۃ جینسی مثال ایک لانے کی ہے کہ چھی زمین میں بووس اور وہ دم انبتت  
 سبج سنابل فی کل سبیلۃ مائۃ جبتہ اکاوس ساٹھ ہال پھر ہال کے سودے لئے ایک سو سے  
 سات سودے حاصل ہوں اور سنا دکانے کی طرف دانے کے مجازی ہے کہ طرف سے واقع ہے اور میں  
 اگانوالا اللہ ہے واللہ یصا عفا لمن یشاء اور اللہ تعالیٰ دونا کرنا ہے سطر جگہ کہ جانتا ہے نفقہ دینے  
 والوں سے موافق نیت ان کے کے واللہ واسع علیہم اور اللہ کائنات والا ہے کہ ایک کو سات سو لکھ  
 بلا کہ دو چند کرنا ہے اس سے اور جائز والا ہے نیت صدقہ دینے والے کی بہ جملہ جو اس میں ہے یا اہل الدن  
 امنوا الفقوا حمار زقنا کم کے جو پہلے مذکور ہو چکے تھے لے لے لے سے کھر کہا کیا نشان ہے نفقہ دینے  
 والوں کی ارشاد ہوا مثل حبۃ آہ اور درمیا میں محل معتبر نے مفید مفید واقع ہو اور غرض اس مثال سے عربی ہے

لوگون کو کہ ایک کاسات سو باکر متعول الصدقات ہوں سے خرچ کر مال کو نہ ہی رفت نہ اپنے نقص و نقص  
دنیائے صرف راہ خدا میں کر کہ تجھے نہ سات سو ایک کے عوض دیگا نہ اور جو جا میگا تو دو حید اسکے نہ تجھ کو کھٹکا  
فصل سے مولیٰ نہ اور نہیں ہی دو چند پر بھی حصہ دیگا یہی بھی واسع الاعطاف نہ امام نجفی نے ضحاک رضی اللہ  
عنه سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ایک درم مال اپنے میں سے صرف کر لگا حق تعالیٰ دنیا میں وہ درم سے دیگا صرف  
کرنے سے مال کما کہ نہیں ہوگا چنانچہ اور روایت میں بھی ہے کہ ایسی صدقہ مال میں صدقہ اور مراد درم آخر  
عنایت کر لگا اضافہ مضاعفہ یا یکاروایت کی ہے یہی بھی ہے پنج حسابات پانچ کے منقول صحیح ہے کہ ثواب  
صدقہ کا پانچ قسم ہے ایک یہ ہے کہ ایک کے عوض دس یا دیگا وہ صدقہ صحیح ہے کہ کو دنیا ہے دوسری  
یہ ہے کہ ایک کے عوض نو یا دیگا وہ اندھے اور یا نابینا کو دنیا ہے تیسری یہ ہے کہ ایک کے عوض نو سو یا دیگا  
وہ ذی قرابت اور محتاج کو دنیا ہے چوتھی یہ ہے کہ ایک کے عوض لاکھ یا دیگا وہ مان یا کو دنیا ہے پانچویں  
ہے کہ ایک کے بدلے نو لاکھ یا دیگا وہ عالم اور فقیر کو دنیا ہے شان نزول میں اس آیت کے بحر مواجہیں لکھا ہے عرف  
تبوت میں تکرار ملامت پر مبنی ہے تاکہ آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیوں کو کھانے کو ملتا تھا بعض اوقات ایک  
خیمہ لوگ وہ کا گروہ جو سن کے رہتا تھا اور سوار ہوئی بہ قلت ہوئی کہ ایک ایک تیرہ روغن سے مل دمی نبوت  
بہ نبوت سو اس وقت تھے اور پانچ مکتی تھی کہ اونٹ کو کھڑ کر کر گئے تھے ان کے کھڑ کر کر گئے تھے ہوا گرم تھی  
جب تشنگی سے ہلاک ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگاتار سنا کر کے پانی فوارہ کی طرح جاری  
ہوا اس نے پیادہ مرکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب رکھتا ہو  
میں اسباب تیار کر دوں اور جو خرچ رکھتا ہو اسے خرچ دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جہش  
العسرة فلما لجمتہ کوئی سانحہ کی شکر غمرت کی کرے اس وقت اسے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے  
سواونٹ رہنے بیخ جہاز سے درست کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گدائی بھرانے فرمایا میں  
پہریش العسرة فلما لجمتہ انھوں نے دو سواونٹ اور تیار کر کے حضور میں تسلیم کئے پھر اپنے پیٹ سے نازک ملامت  
کر کے فرمایا انھوں نے تین سو شتر اور حاضر کئے اور ایک روایت میں ہے کہ ہزار دینار اور لاکھ نذر کر مری آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کمال مہربانی فرمائی اور انکی تعریف لوگوں میں کی اور ارشاد کیا کہ ماضی عثمان ماعمل الیوم اولف مہربانی  
لکھا ہے کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار یہ لاکھ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جہاز ہزار دینار صرف لاکھ اور نذر کر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تحفہ شکر کے حق تعالیٰ اسے عظیم آیت ان دونوں کے شان میں نازل فرما  
اور جہانک کی سات سو تباہی بلکہ مضاعف صحیح اور بعض کہتے ہیں کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے  
ایک کٹوا خراب تھا اسے اپنے مال سے خرید کر درست کیا پھر براہ الہی وقف کر دیا حق تعالیٰ نے عمل کا

قبول کیا اور بہت ان کے حق میں نازل فرما دی کہ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ أَمْرًا لَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ و لوگ کہہ کر  
 کرتے ہیں مال اپنے سچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا يُتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مِمَّا پھر پیچھے نہیں لائے اس خرچہ کے کہ نفع کرنے  
 منت لینے خیرات کسی پر نہیں رکھتے صدقہ دینے میں کہ اس پر احسان یا نجات دہن یا اور سے کہیں فلاں  
 شخص یا مومن یا ان میں سے ہم نے اس سے بہت ملوث کیا اور بہت کچھ دیا و لا آذی اور نہ ایذا لینے بعد  
 دینے کے کسی فقیر کو آزار نہیں دے گا وَقَوْلًا أَوْفَعَالَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے کے جس ثواب صدقہ دینے  
 ان کے کا ترک ملک پروردگار ان کے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہیں ڈرا اور نہ ان کے ثواب کم ہوا  
 اور نہ وہ غمگین ہوں گے ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند شریعت اور قبول  
 طبعیت ہوتا ہے سے کرنا خیر کما نطر اور عیب سے بچنا اور عذر میرا قبول کیجے یا اب و سرس نہیں لھنا  
 میں کہ حق کے آئینہ کمالاؤن إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اس تقصیر کو توفیر بدل کر دے گا یا آپ نے مجھ پر کرم فرمایا یہ کیا  
 گھر ہی پھر شریف کا خدمت بجالاؤنگا علی بن القاسم اس طرح کا کلام کہ موجب ملال درویش نبی و معفوہ اور  
 عفو کرنا اور شش دنیا اس بخشش اور آزار کا کہ سائل سے بیکار سوال ورت شد یہ مقابل میں واقع ہوا ہوا اور دعا کرنا واسطے  
 اس کے بہ امرش خدا خیرا مین صدقہ وَيَتَّبِعُهَا أَذَى بہتر ہی واسطے سائل کے سچ نفع کے اس صدقہ سے کہ کچھ  
 اس کے ہوا یا لینے اس کا فعل یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور بخشش فقیر ہو جائے کہ اچھے شرم جابا اچھے شکر  
 اب فعل نہ محاذ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اور اللہ تعالیٰ نے روایں صدقہ سے ایسے لوگوں کے کہ شرب نفقات ساتھ  
 خرف خاشاک منت اور آزار کے مکر کرتے ہیں محض الاهی جلدی عتوبت منان و موعود میں نہیں فرماتا  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَطْلُبُوا أَصْدَاقَكُمْ اے لوگو جو ایمان لا ہو مت باطل کرو ثواب صدقہ سے کو  
 بالحق ساتھ منت رکھنے کے اور درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہی تمام مال و رقم نہیں ہو مگر حال اس جہاں  
 مال کا ہی وَلَا ذَنبِي اور نہ تباہ کرو صدقہ کو ساتھ انداز درویش کے بلکہ اسٹی سزیش کرو یا تریش رو موکر و یا حین  
 بحین و لکھیرات کرو گا کہ یہی مانند الطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہو کر یقیق مالا و نہ  
رِثَاءَ النَّاسِ خرچ کرنا ہی مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگوں کے وَلَا تَقُولُوا مَنَّا اللَّهُ وَالْيَوْمَ آخِرُ حَسْبِ  
 میں نہیں ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے واسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ ان کے واسطے تو  
 نہ واسطے اور نہ اور اگر اعتقاد رکھتے اور روز خیر کے تو عمل واسطے وہاں کے ثواب کے کرتے نہ واسطے رہا کے  
مَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانَ پس منونہ صدقہ اس منافق مرد کا مانند مثال اس کے ہی کہ خوارہ اور ہموارہ ہو علیہ  
تَرَابُتٍ اوپر اس کے مٹی ہو فاصابہ و ابل پس بھی اسل کو ماراں بزرگ قطرہ فترکہ صلا گنچھو  
 دے اس کو صاف یعنی خاک اس کی مانی سے بہ کچھ پھر صاف رہ جائے کچھ لے کہ سل مثل مباحی کے جو افسانہ



جو سر نموداری وہ فقہ اسکے میں جو براد میں جب باران عدل بحساب سنا سے رسا آثار تمام تقویٰ کا کئے  
موجود کر سنا بحاصل رہ جاوے اور تمام اعمال اہل رب کے ہی حال رکھتے ہیں اس مومنوں کو چاہئے کہ جو عمل کریں اس  
واسطے کریں کسی کے دکھانے کو اپنے لئے چھ کھلانے کو نگاہ میں رکھیں شعر خدا کے واسطے جو ہو ثواب ستمیں  
ہی حاصل ہے والا حاکم میں سب کام اور اس کا عامل ہے لا یقدر دُونَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوا  
نہیں قدرت مائیکہ بہہ فقہ کر نیو کے رائی اور ثواب کسی چیز کے اس سے جو تصدق کیا ہی براد و اللہ بہہ  
الْمُؤْمَرُ الْکَافِرِیْنِ اور اللہ تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا ہے غم بہت و لکن نہیں دالتا قوم کافر و کئے شین و مثل  
الذین اور مثال فقہ کرنے کی ان لوگوں کے کہ جو عباد اور اخلاص یتفقون اموالهم ابیخاء موصفت اللہ  
خرج کرتے ہیں اموال اپنے کو واسطے جاری صامندی خدا کے و تبتیتا من انفسهم اور واسطے ثبات و تقین کے  
کہ صادر ہو تقویٰ کے ساتھ مانے ثواب صدقہ کے کمال جنتہ برتو ہے مانند مثال موجات باغ کے  
کہ واقع ہو موضع بلند کہ باس اقبالی جلد رہنے اور ہو بہت تر کے اور اس سے تر و کمر ہو اور اوقات سیلاب سے دورانی زمین  
ایں باغ ہو اصابتھا و ابل پنہا است کو باران بزرگ قطرہ قانت اکلھا ضعیفین پس لا یسویہ اساد و  
جوا و باغ دوبرس میں سوہ لائے تھے وہ اس قدر ایک برس میں لا یاقان لہ ریجہا و ابل فضل پس اگر نہ پنہا اس  
باغ کو نہ بہہ موس و حار ہے تر بر لو نہ لگا پس بہار اور شبنم کافی ہے اثر باران کا اسے صلیع نہیں کرتا نہ بہہ تھوڑا سو  
بہت ہو چل لائا ہی مقصود اس مثال سے حصول خیر مخلصان ہی کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے  
تصدق کر سنا ثواب سکامائیں کے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت واللہ بما تعملون بصیر اور اللہ ساتھ  
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی درویشوں کو جو صدقہ برائے خدا یا از روی ریا نہا ہی مناسب ہر ایک کے  
خدا و لک ایوہ احد کمران نکون لہ جنتہ بہہ تفضل و سب سے صدقہ اہل رب کے ارشاد ہوئی کہ کیا چاہتا ہے  
ایک کوئی تم میں سے یہ کہ ہو و واسطے اس کے باغ یہاں استفہام انکاری ہے نہیں چاہتا من تجمل  
و اعتنا ہے پھر روئے اور الکورون مجتہی من تحتھا الا نفاد ہے ہوں نیچے درخون اس باغ کے بہر  
بانی کے لہ فہما من کل الثمرات واسطے مالک باغ کے ہو چ اسکے سینوں و اصابت  
الکبر اور حال کہ پہنچے صاحب باغ کو پڑھا یا ولہ ذریعہ ضعیف اور واسطے اسکے اسیری میں اولاد ہو  
ناتوان اور خورد و از معشت باکے اولاد کی بھی کستان موفقا صابھا اعصا فہی فاد و پنہا اس  
کستان کو بگولا ہو اگر م کا ہی کے لک مٹی فاحشر قت پس حل گیا باغ بواسطہ ہا و سوم آر گیا صاب  
باغ تھوڑا ہوم سمجھ لے کہ بہہ مثال عمل منافق ربا و لے کی ہی کہ باغ ربا کو صدقہ سے تیار کیا اور کیا  
سوم عدل الہی کے جھوٹے نے اگر عباد دیا نہ اشجار اسکے سے مٹا اور ثواب ہوا اور نہ انہار اسکے سے

سیر اور سیراب سے کہتے ہیں سیر تو کیا برق مساحت آویگی نہ کر کے عمل اعمال کا اسلئے مانع مانع حلال  
 کذلک یبئین اللہ لکم الایات لعلکم تتقون یہ طرح بیان فرماتا ہے حق تعالیٰ واسطے تمہارا نشان  
 الطاف وہاں ہے کہ تو کہ تم فکر کرو اور کسی عبادت میں ساتھ اس معبود واحد کے شریک کسی کو نہ کرو باقی سے  
 بیان کی خدشے خواب طلب سو وہ بطور سوال جواب لکھے جائیں سوال بوستان خرما و انگور میں سب  
 میوے کیونکر حاصل ہوں جواب اسکا میں طور پر دیا جاتا ہے ایک تو یہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہیں  
 نہ میوے دوسرے کہتے ہیں کہ سب ثمرات اس بوستان کے تمام میوے وہاں کے تیرے ہو سکتا ہے کہ  
 سب قسم کے میوے ہوں فرضاً اور نقض خرما و انگور واسطے بزرگی ہو سوال میں کل الثمرات میں من بعضہ منہا  
 مقام نہیں ہے کہ اور اگر زیادہ کہیں تو زیادہ اناس کا بقول شخص ضعیف ہے پس یہ کہس معنوی نہیں ہے جواب  
 ہو سکتا ہے کہ من ابتدائہ ہو بقدر خفا من کل الثمرات اور یہاں یہ بھی ہو سکتا ہے بتقدیر نہ منہا منافع من کل الثمرات  
 اور حل و سیر زیادہ کئے بھی جیتا ہی اور بقول صحیح ہے شاید کہا جاتا ہے اس واسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ سے ہو اگر وہ  
 مخالف قاعدہ کل نحو ہوں کے ہو یا جمہور کے ہو اسے شاید کہتے اور جو کلام بعد وضع قواعد سے ہو اور مخالف کل کے  
 ہو تو وہ متنع ہے اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہے معلوم کیجئے کہ یہ بیون آیت آیات مسائل سے کہ جس  
 مسئلہ کو تجارت اور غیر خارج اور جس معاون لکھا ہے وہ یہ ہے یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات  
 ما کسبتکم اعی لوگو جو ایمان لا ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے مال گزیرہ سے اس چیز کے کہ کیا ہے تم نے  
 سوداگری سے یا اور صفت حرفت سے و مینا اخرجناکم من اکادح اور اس چیز سے کہ نکالا ہے  
 واسطے تمہارے زمین سے غلے میوے لکھا ہے کہ غنما انصار واسطے فقر کے مہاجرین کے موسم خرما میں چھ  
 چھ خرما سجد میں نوکے کو نے میں چھا جھا کر رکھ جاتھے اگر وراثت مالدار دو سو صاع خرما دینا کا رتہ  
 ظاہر لایا اور درمیان اول چھ خرما من کے ملا گیا ارشاد ہوا کہ ولا یحتموا الخبث منہ تفتقون اور مت قصد  
 کرو خبث کا کہ بری روغن کی دوا میں سے کہ خرچ کرتے ہو و کستم بلحذیرہ اور حال آنکہ نہیں ہو تم لینے والے  
 اگر تمہیں دین تمہارے حقوق میں الا ان تعضوا فیه مگر یہ کہ لکھ خرما و بات تل جائے میں اس کے  
 واعلموا ان اللہ غنی حمید اور جانو کہ اللہ نے بروہی اس شخص سے کہ تصدق مال خبث کرے اور پھر  
 کیا کیا ہے ساتھ اس کے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہے سمجھ لیجئے کہ مراد طیب سے وہ مال حید ہے کہ  
 محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لن نثناو البہر حتی تقفوا ما تحبون سے ظاہر ہے اور مراد خبث سے مال مرو و طعم  
 ہے چنانچہ میوہ کندہ اور غلہ فکندہ اور ہی تمہارے مال کا کثری یا طیب سے مراد حلان ہے اور خبث سے صدقہ  
 علی الناس بہ القاضی اور تصریح کی ہے صاحب مآثر کے کہ انفقوا من طیبات ما کسبتکم دلیل وجوب نہ کو وہ ہے

اموال تجارت میں کہ کسب ہمارا تجارت ہے اور طریقیہ ادا کا اس کے اور مسائل متعلقات اس کے تمام شب فقہ  
 مطلق میں اور تخریج کی امام زہدی نے کہ ممانہ خیا لکم من الارض دلیل وجوب عشری اور کلام باقی مفسرین سے  
 نکلتا کہ ماخرضا خوب اور انار اور حاون وغیرہ میں اس وقت میں بہایت شامل ہے عشر خارج اور حسن معاون  
 سب کو کہ اس آیت فقہ میں مفصل مطلق میں معلوم کیے کہ جو نونیت آیات مسائل سے کہ جس سے مفصل  
 اتفاق کا عمل اس سے کہ فرض ہو ماقبل نکلتا ہے اور مفصل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہے وہ بہ ہے انشیطن  
 یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء شیطان وعید دیتا ہے کہ کو فقر دینے میں فقر کا اور ڈر دیتا ہے  
 کہ مال خرچ کیا اور لنگال ہو اور حکم کرتا ہے تم کو اس تمہ نخل و انساک اور منع صدقہ و اللہ یعدکم مخریہ  
 منہ و فصد اور اللہ تعالیٰ وعید فرماتا ہے تم کو اور صدقہ دینے کے بخش کا تمہارے گناہوں کے روز قیامت میں اور زیادہ  
 روزی کے کا دنیا میں دیا جائے کہ شیطانی وسوسہ دالنے سے صدقہ دینا موقوف نہ کرو واللہ واسع علیم  
 اور اللہ کشائش والا ہے جو کوئی اس کے راہ میں صدقہ دیتا ہے روزی اس کی گناہہ کرتا ہے سجا والا ہے ہم میر  
 واسطے دیتے ہیں یا اور کے اور ہجاء والا ہے متخو کو وسعت اور فضل اور مفسر کے یونی الحکمۃ من تیشاء  
 دیتا ہے حکمت اتفاق کی جسے جائتا ہے تاکہ جانیں کہ کیا دیا جائے اور کہ دیا جائے عطا کرتا ہے دانش  
 کہ درمیان انکار رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کر کے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرنے اور وعدہ رحمانی پر مدا  
 رہے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت  
 سمجھنے کے حق تعالیٰ نے مال و متاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھ خیر کثیر کے موجود  
 کیا کہ فقرا و غنی خیر کثیر اس عالم کو چاہئے کہ طارم خدمت اعلیٰ ہووے اور رہتہ علم کو کہ مضمین خیر کثیر کا طلب  
 متاع قلیل کے بھو وے شعر علم بھر دنیا کو چھوڑ اور پس وقار و کو تو دیکھ نہ کون ہے فوق السماء اور کون تخت  
 التک و مایدن کو الاول والا کتاب اور نہیں پندیر ہوئے ساتھ اس نصیحت کے کہ صاحب عقل کے باقی  
 یہاں ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہیں سوال کتب علم معانی میں قاعدہ بیان یوں کرتے ہیں کہ اصل استعمال  
 نفی اور استثنا کا وہاں ہے کہ جہاں سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہو اور اصل استعمال کا کہہ ہے کہ سامع منکر قصر کا بوجہ  
 اصرار ہو پس یہاں جو قصر کیا ہے نصیحت قبول کرنے کو اور پر اباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہیں  
 اس جگہ استعمال اس کا کس معنی سے ہے اور علاوہ اسکے یہ ہے کہ یہاں نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہے  
 اور دوسرے مقام پر اپنا فرمایا ہے کہ انما تذکر الاولیاء اباب ہے اس جمع حکم واحد میں والا اور انما کیونکہ ہو سکے  
 جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اسکا کہ قصر ہی نہیں ہے بلکہ مقصود یہاں تقریض مذمت کفار سے ہے  
 اس طرح سے کہ نصیحت قبول نہیں کرتے اولیاء اباب نہیں ہیں اور فرق مذکور والا اور انما میں یہ قصد

قصر کے ہی پس لازم نہیں کہ جو حکم صورت قصد قصر میں ہو صورت قصد تعزیز میں بھی ہو سمجھ لیجئے کہ تحقیق  
 مشک کیا ہے امام فخر الاسلام نزدیکی ساتھ اس آیت کے اور اس کے کہ علم داخل ہی فقہ میں اس واسطے کہ حکمت  
 لغت میں اتفاق علم عمل کہتے ہیں اور تقسیم کرتی ہے حضرت ابن عباس نے کہ حکمت علم لغت اور حلال  
 اور حرام ہی سچ کلام الہی کے کہ فرمایا ہے تو فی الحکمة میں یہ دلالت کرتا ہے کہ علم داخل ہو جائے جو فقہ کے تحت  
 اور حکمت فرمایا ہے اوع الی السبل بکتاب الحکمة والموعظة الحسنة اور اشارہ کیا ہے طرف کے صاحب مدارک  
 نے کہ کہا ہے حکمت قرآن اور سنہ اور علم نافع موصول الی رضا اللہ ہے اور عمل کرنا ساتھ اس کے ہے اور حکم اللہ  
 عالم حاصل ہے اور حکمت کو درمیان مسائل اتفاق کے ذکر فرمایا اس میں حکمت یہ ہے کہ ولالت کرے اور اس کے کہ گونا  
 فی العلم بھی واجب ہے غنی کو اور درس کہنا اس کا ضروری ہے کہ علم نے نفع خزانہ مدفون ہے یا یہ ہے کہ علم مسائل  
 اتفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا نیز واجب ہے اور تمام الاموال کے معلوم کیجئے کہ حکم نزات آیات مسائل  
 کہ جس سے مسئلہ فقہ کا اور مذکر کا نکتہ ہے وہ یہ ہے وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ مَرَجٍّ كَرِهْتُمْ لَكُمْ  
 نفقے سے ٹھوڑا بہت ظاہر یا نہان بطریق قرص یا طوع یا حل اس سے یا ریاسے خدا کے واسطے یا غیر کے  
 اَوْ ذَرْتُمْ مِّنْ دُونِ مَا مَنَعَتْ لَكُمْ مِّنْ مَّعْنٍ مِّنْ دُونِ مَا مَنَعَتْ لَكُمْ مِّنْ مَّعْنٍ مِّنْ دُونِ مَا مَنَعَتْ لَكُمْ  
 یَعْلَمُہُ پس تحقیق اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسکو اور فراموش نہ فرمایگا وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِّنْ أَنْصَارٍ اور نہیں ہے واپس  
 ظالموں کے کہ نفقہ برپا کرتے ہیں یا مذمہ معصیت میں یا مین یا منت طاعت میں مان کر وہاں نہیں کرتے مدد دینے  
 والوں کے سچ آخرت کے عذاب ہے چھڑاؤے انکو اس آیت سے وجوب ایفاء نذر غیر معاصی میں نکتہ ایچ ہو  
 میں لکھا ہے کہ من زاید ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہیں میں واسطے ظالموں کے یا ربی دوالے کہ عذاب الہی سے آخرت  
 بجاوین معلوم کیجئے کہ حصوں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور جہا کے دینے  
 کا نکتہ ہے وہ یہ ہے اِنْ تَبَدُّوا لِلصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ اَلَمْ تَرَ کَرُوْا خِیْرَاتِ کو وقت پڑنے کے پس  
 اچھا ہے کہ اور لوگوں کو رغبت ہووے کی اِنْ تَخَفُوْهُمْ وَتَوْتَوْهُمْ اَلْفَقْرَاءُ فَهُوَ خِیْرٌ لَّكُمْ اور اگر جہاؤ تم صدقہ کو  
 دوا کو درویشوں کو حصہ رہے جہا نہایت اچھا ہے واسطے تمہارے اس واسطے کہ صدقہ رہا اور جمعہ سے پاک  
 ہوگا اور فقیر لینے کی دولت سے بچنے کے حصے علماء صدقہ مخفی کو عام کہا ہے فرائض میں ہو یا نوافل میں صحابہ نہ  
 اتھرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچ اٹھا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقہ میں اور بعض کہتے ہیں کہ فقہ  
 متعلق ساتھ نوافل کے ہے اور فرائض میں اولی ظاہر دنیا ہے ناگھان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے  
 اور لوگ غنا دیکھ کر رغبت کریں صدقہ دینے پر اور اس میں دلیل مہارت با مہر خدا ہی ہے لیکن صدقہ نفل  
 میں ہر طرح اٹھا اولی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ نفل چھانے دینا ستر مرتبہ بہتر

ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہے پچیس درجہ جہا کے لئے ہے وَ يَكْفِرُ عَنْكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
 سَيِّئَاتِكُمْ اَوْ دَرَكْتَ لَكُمْ مِنْ لَيْسَ لَكُمْ اَنْتُمْ سَوَاءٌ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ  
 خیر کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا جہا کے خیر رکھنے والا ہے خیر اور لگا مواضع اعمال تجارت کے یکسر اور کفر ساتھ  
 تو ان کے دونوں میں اس میں لیس علیک ہذا ہم و لکن اللہ یقینی من یشاء میں اور تیرے محبوب میں  
 ہدایت کرنا یہود کا بلکہ اور تیرے دعوت ہدایت کی ہے فقط اور لیکن خدا ہدایت کرنا ہے ساتھ عبادت ہی  
 کے طرف ایمان کے جسے تجارت ہے کہ ایمانیت امیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ان کے نام کہ شہر کہ  
 تھی کچھ حال تھے وہ اس نے تجارت کفر نہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کیا یہ آیت نازل ہوئی  
 پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دوسب ادیان والوں کو ہدایت اللہ کی طرف سے جسے چاہے  
 کرے اور بعض کہتے ہیں کہ یا اس کی مدینہ آئی اور کچھ تھے اس کے واسطے لائی یہاں تجارت کفر کے اس کے لئے میں  
 توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجھ حضرت جبریل بہ آیت لک روایت اولی ساتھ ذکر صدقہ  
 مواضع ہی اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت یام میں مسلمان فقراء اہل کتاب و خیرت  
 دیا کرتے تھے بعد فوت اسلام کے دنیا موقوف کیا تھا واسطے تجوز صدقہ اور کفار کے ہمدرد نہ ہو سمجھ رہے کہ  
 اتفاق عدا صدقہ نفل دنیا غیر مکہ کو جائز ہی لیکن زکوٰۃ دینا نہیں درست بحر مواضع ہی کہتے ہیں کو کھانا  
 روایات وادھی کو مکرر دہا ہوا حدیث میں ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر حکم اللہ نے میں اجر مای دینے  
 کا اور سیراب کر نیکیا بات ہے غرض جس کو نفع تھا بہتر ہی وَمَا تَقْوُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا تَنْفُسُكُمْ اَوْ حُجَّجْ حُرُ  
 تم مال سے پس واسطے جانوں تجارت کے ہی کہ تو اب اس کا تمہیں ملگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمان کو وہاں توفیق  
 الایحاء وجر اللہ اور نہ خرچ کرو گے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الہی کی و ہر کی بھی  
 ثواب کے میں چنانچہ اور آئین وارد ہے کہ ما ویتیم من زکوٰۃ یرد من وجہ اللہ وَمَا تَقْوُوا مِنْ خَيْرٍ يَوْفَ إِلَيْكُمْ اَوْ  
 جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچا یا جاو لگا ثواب اس کا طرف تمہارا وَاَنْتُمْ لَا تَظْلُمُونَ اور تم نہ ظلم  
 جاؤ گے یعنی تو اس سے تجارت کے پس تم کچھ جز کم خرچ کے للفقراء الذین احصوہ فی سبیل اللہ یہ صدقہ اور  
 فقہ تجارت واسطے درویشوں کے ہی جو بندگی کے میں بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہو کر طاعت الہی میں مصروف  
 میں یا بچا و مالوف میں لَا يَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا بَعْضَ بَيْنِ كَرِهَتْ بواسطہ دوام طاعت کے باشتغال  
 غزائے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارت اور طلب رزق کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ جہا حرا ان قریب سے  
 سار سواد جی مانند مال اور عمار اور اس مسجد و غیرہم کے کہ خدا کے واسطے دینا چھوڑ کر شہر اللہ نوبت افرماؤ کر  
 گھر بار سے منہ پھریا کر مدینہ منورہ آ رہے تھے رات کو سونے کی جگہ تھی مسجد نبوی کے کونے میں پر رہتے تھے





قیامت کو دونوں کی طرح سے کٹے ہوئے ساتھ ہوش و ہوس مانتے اور اس کے معنی لغت میں جنوں کے بھی  
 میں ذالک بآفقم قالوا انما البیع مثل الزبوا بہہ سر یہ کہ ہونا انکا کہ عذاب الہی ہے اسوئے کی  
 انھوں نے کہا سوال کے نہیں کہ بیچنا مانند سود کے ہے انکار ایک درم کو ساتھ دودھ کے بچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ  
 نہیں ہے بیچ ہی فرق درمیان رہا اور بیع کی نہیں کرتے تھے وَاَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزَّوْجَ اَوْ حَالَ تَحْلَالِ  
 کیا ہے اللہ نے بیچنا اور حرام کیا ہے سود میں خجاءہ موعظۃ من ذمیر قاتلہ فی فلہ ما سلفت پس جو کوئی کہ آدمی کے پاس  
 نصیب ہو رو کا ایک سے کہ نہیں ہو سکتا پس باز رہا اور حکم خدا کا بجالایا پس اس کے لیے جو پہلے لیا ہے قبل چلے  
 جو سود لیا وہ اس سے نہ پھر جاوے گا یا مرد و ما سلف سے یہ ہے کہ انما ان گذشتہ مفسدہ ہو وَاَمَرَهُ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلَی  
 اس کا زمانہ آئندہ وہی آئندہ بارادہ الہی ہے چنانچہ نہ ثابت رکھے جائز کے وَمِنْ عَادَاتِ الْاَنْبِیَاءِ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ  
 فِہَا خَالِدُوْنَ افر جو کوئی بازگشت کرے طرف حلت رہا کے بعد نے حرام فرمایا پس وہ گروہ صحابہ و فوج کے  
 وہ بیچ اس آتش کے ہمیشہ رہنے والے ہیں سمجھ لیجئے کہ بالغت میں معنی فضل ہے اور مطلق فضل حرام نہیں ہے اسوئے  
 کہ مقصود بیع اٹھا نے بیع کے سے فضل ہوتا ہے اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف حاکم و فضل مقید ہوا ہے  
 کہ محمول ہے اور صحیح بیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم لہذا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ  
 وَالشَّعْبَ بِالشَّعْرِ وَالْمَرْبُومِ وَالْمِلْحِ وَالْقَصَّةِ وَالذَّبِّ بِالذَّبِّ مِثْلًا مِثْلًا بِدَائِدٍ وَالْفَضْلِ بِرُءُوسٍ  
 جھہ حیرت میں حدیث میں وارد ہیں کہ یہ جو حرمہ مکہ چاندی سونا اور مسائل کے کتب فقہ میں اور وجوہ اختلاف  
 ائمہ مفضل مطہر میں ہر سامان کو لازم ہے کہ دیکھ کر اس سے بچے کہ حرام طبعی ہے حدیث میں وارد ہے کہ لَنْ يَكُنْ  
 الرَّابِي وَالرَّابِي وَالْكَاسِبُ وَالشَّاهِدُ اَوْ لَقِيَ ابْنُ مَعْبُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ مِنْ رِوَايَتِہِ كِيْہِ كَمَا لَفِيْہِ وَالْاِجْرُ اَوْ  
 اَحْلَاؤُا اَوْ رِکَابُ اَوْ شَاہِدُ مَعْلُوْنٍ ہن او بر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حدیث میں وارد ہے قَسَبُ الْاَوْدِغِ  
 اللہ تعالیٰ ساتھ ایک قوم ملاکت کا ظاہر کرتا ہے بیچ ان کے رہا معاذ اللہ چنانچہ بحر احسن بہہ روایتیں لکھیں ہیں  
 یَحْجِی اللّٰهُ الرَّبْوَا مٹا ہے اللہ مال رہا کو یعنی ہر چند سود اور سود جو مال جمع کرے لیکن مال نقصان اور  
 حیران ہے یا غیر محل من خرج ہوتا ہے یا حادثہ من شاہ ہو جائے اور اگر مٹا ہے ہی تو وارث کے اس  
 متمتع نہیں ہوئے مال نامبارک ہے اور اگر اوارا ہے مال میں بڑے تو برکت اس کی بھی کھوٹا ہے حضرت ابن عباس  
 مروی ہے کہ اگر سود کے مال میں سے صدقہ دیا راہ حج میں خرچ کرے یا غرض قبول بنین ہوتا ہے بحال نقصان  
 وَیَنْبِی الصَّدَقَاتُ اَوْ رُطْبَا ہا ہے اللہ تعالیٰ خیرات کو بیچے ہر چند کہ ہو لواتے اس کا زیادہ عنایت فرماتا ہے  
 ہاں شک کہ صدقہ ایک خرچہ کے عوض مقدار ہمارے دینا ہے ہم بیچے کہ ذکر صدقہ انکا بعد ذکر سود کے قبل  
 ذکر صدقہ بعد صدقہ ہے کہ کوئی شے کی صدقہ کے سے معلوم ہوتی ہے جس صدقہ قباحت رہا ظاہر ہوتا ہے





یعنی اسے معاملہ کرنے والو تم امر کرو اور وہ لکھنے اور امر دوں اطاعت کا بتوں کے ہیں یعنی جب  
 ہر التماس کریں تو چاہئے کہ کاتب انکار کرے لکھ دے وَلَيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ  
 اور چاہے کہ مطالب لکھے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اس کے حق قرض اور زبان سے اپنے  
 قرار کرے وَلَيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ اور چاہے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ رو رو کر  
 اس کا حق ولا يَخْشَى مِنْهُ شَيْئًا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اس حق سے کہ دے نہ کرے  
 حق کچھ حسد اور معاملہ حسد ہی ویسا ہی لکھو اور کچھ جھوٹ نہ ملاوے فَإِنْ  
 كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ابلر ہو وہ شخص کہ اوپر اس کے حق جو عیوب جاہل  
 یعنی بالغ و بالغ اور مرد و مہوت اَوْ ضَعِيفًا یا عاجز ناتوان جسے تھم خرد سال یا بوڑھا عمر رسیدہ اَوْ لَا  
 يَسْتَبْطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ یا یہ کہ مطلق تو انامشی نہیں رکھتا اس کی مطلب کے وہ بیٹور یا بیکے یا بوسطہ مرض کے  
 لکنت زبان نہ چاہے زبان جو متعارف قوم میں نہ جانا قلیل مل وَلَيَبْذُرْ بِالْعَدْلِ لِيَسْجُلَ بِهِ الْوَالِي اس کا  
 ساتھ انصاف کرنے کے کم و زیادہ وَاَسْتَشْمَعِدْ وَاَسْتَهْدِ بِمَنْ رَجَا لَكُمْ اور شاہد کرو اور معاملے کے دو گواہ  
 مردوں اپنے سے یعنی مسلمان بالغ آزاد فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَارِجِلَيْنِ پس اگر نہ ہوں مرد گواہ اتفاق رہنے سے فَرَجَلْ  
 وَاَمْرًا تَانِ پس اگر دو اور دو عورتیں گواہ ہوں میں سے اور دو عورتیں اس واسطے مقرر فرما میں مِّنْ تَوْضُوءٍ مِّنَ  
 الشَّهَدَةِ اِمَّا نَ تَقْضِلْ اَحَدَهُمَا فَاَنْذَرِ الْاُخْرٰى اَمْ اَلَا تَعْلَمُ بِمَعْمُولٍ جاوے ایک اُن عورتوں میں جو گواہ میں نہ دو اور ایک  
 عورت دونوں عورتوں میں کی دوسری عورت کو سمجھ لیجئے کہ بھت غلبہ طوبت صفت کیدان کی عورت کو فرج  
 غالب ہے اس واسطے دو عورتیں قائم مقام اکم دے جاہل کہ ایک کچھ تو دوسری شاہد اور گواہی فقط عورتوں کی اخیر  
 مردوں کے بکارت اور ولادت اور عیوب نسائیں بیچ مواضع مشورہ کے متعجب حوائج ساتھ مردوں کے حدود و قصاص میں  
 تو مطلق مسموع نہیں ہوا اس کے حقوق ملی اور غیر ملی میں مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت و غیر میں  
 معقول ہے وَلَا يَأْبَ الشَّهَدَةُ اِذَا اَمَادَعُوا اور نہ انکار کریں گواہ جب بلا جا میں واسطے گواہی دینے کے  
 وَلَا تَسْأَلُوْا اَنْ تَكْتُوهُ صَغِيرًا اَوْ كَبِيرًا اور نہ کاتبی کرو اور نہ طبل ہو اس سے کہ گواہ اس حق کو یعنی قرض کو کا قند  
 میں دران حالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا لیجئے چھوٹا ہو یا بڑا یا خط صغیر ہو یا کسیر یہ مختصرا یا تطویل الی اَجَلِهِ  
 اَلْكَوْنِ تَلْكَ اَنْ تَقْرُرَ بِهٖا سَاْتَمَعُ اَقْرَارِ مَدُونٍ کے ذالک اَقْضَطَ عِنْدَ اللَّهِ یہ لکھنا قرض کا مختصر کہین بہت  
 انصاف والا ہے نزدیک اللہ کے وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور سدا کر نہوالا ہے اس واسطے گواہی کے کہ کتابت میں  
 مذکور شد ہو لکھا ہے وَاَذْنٰى الْاَكْثَرُ تَابُوْا اور بہت نزدیک ہیں کہ نہ ثبات میں نہ تو مقرر حق میں اور مدین کے  
 اور یقین شہود میں جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَجَادَّةً حَاضِرَةً مَّكْرَهًا کہ ہو معاملہ سودا گیک



ما تھون ما تھتد قروہما بینکم کہ پھر لے ہوا سکو در میان اپنے حال یہ ہے کہ جب معاملہ دست بدست اور نقد نقد  
 فلیس علیکم جناح الا تکتبوا فہا پس نہیں ہے اور پر تمہارے گناہ یہ کہ نہ لکھو اور اسے شہد و اذا ابتاعتم  
 اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھ نقد کے حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت فان اس بعضکم بعضا کے  
 ولا یضار کاتب ولا شہید اور نہ بچ بچا یا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنی کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھو  
 اور نہ کسی سے زور شاہد دلو اور یہ معنی جب ہیں کہ ایضاً کو فعل معروف کہو جیسی کہ قرأت حضرت امیر المومنین عمرؓ  
 کی ہے تو یہ معنی یہی کہ چاہے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کیسکو کاخذ درست لکھے حیثیت کثابت میں مکرے اور گواہ بھی  
 سچ بولیں گواہی نہ چھپاویں وقت طلب کے اور اگر عمر نہ چھتے تھیں وان تفعلوا فانه ضوق بکم اور اگر کرو  
 تم اسی معاملہ کو نہیو الوہہ چیزیں جو منع کیں ہیں ہمنے نکو احراز کتابت اور شہید کے سے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا  
 کہ کاری ہو گا لاحق ساتھ تمہارے واقفوا اللہ اور ذواللہ سے خلاف فرمان الہی نہ کرو فیکم اللہ اور سکا  
 ہے نکو خدا تعالیٰ شریع اسلام اور لوازم تقویٰ اور مصالح کارامی دنیا و حققی واقفوا بکلی شیء علیم اور اللہ تعالیٰ  
 ساتھ ہر چیز کے و ابھی اعمال تمہارے جانتا ہے نہ اور خبر موافق اپنے دیگا معلوم کیجئے کہ باب شہون آیت آیا  
 مسائل سے کہ جس سے مسئلہ میں اور عدم اس کا عند فقدان گات نکلتا ہے اور سان اولے شہادت ہے  
 وہ یہ ہے وان کنتم علی سفر اور اگر ہو تم حج سفر کے علی یہاں یعنی فی حق ولم یجد و اکاتب اور نہ یاؤم لکھے  
 والا یعنی ایسا شخص کہ حقوق تمہارے لکھے یا لکھنے والا تو نہیں یعنی دوات قلم کا غرض موجود نہیں فرحان مقصودہ  
 پس گروی ہے قبضہ کی ہوئی یعنی واسطے خاطر جمعی اور زوال تردد و تمہاری کہ یہ ہے کہ کچھ خبر اسکی اپنے مال کے حق  
 میں کر دی کہ لکھ لوسمجھ لیجئے کہ گروی رکھنا مشروع ہے مطلقاً قید سفر اور حضر کی نہیں ہے یہاں مفید بفر واسطے  
 عذر کتابتے فرمایا ہے اور ایسے کہتے ہیں کہ میں مخصوص بفری فان امین بعضکم بعضاً پس اگر میں سمجھے  
 بعض تمہارا بعض کو اور اس کی حیثیت سے بطبعی رکھے فلیؤدی الذی امن امانتہ پر چاہئے کہ او اسے وہ شخص  
 امین جانا کیا ہے یعنی مدیون امانت اس میں کے کہ یعنی قرض اسکا او اس کے سنی کا ملی در میان نکلا و سمجھ لیجئے کہ قرض  
 اگر مضمون امانت نہیں ہے لیکن یہاں واسطے رعایا لفظ امانت کے امانت ارشاد ہو نور یہ کمال خوبی عبادت کے اور ادا  
 بوجہ شاکت ہے والیق اللہ مرجعہ اور چاہے کہ درو پروردگار اپنے سے اور امانت میں حیثیت نہ کرو ولا تکتبوا اللہ  
 اور دست چھپاؤ گواہی کر کہ چھپا نا اسکا گناہ کیوہ ہے ومن یتکتمھا فانہم انتم قلوبہ ط اور جو کوئی چھپاؤ گواہی کو پس  
 تحقیق وہ گنہگار ہی دل اسکا سمجھ لیجئے کہ یہاں اضافت تم کی طرف قلب فرمائی ہے گواہی چھپائے کو گناہ و لکار شاد  
 کیا ہے امین تنبیہ ہے اور وہی شدید کی اس واسطے کہ جو گناہ متعلق بدل ہووے و سخت تر ہو تا ہی اس گناہ سے کہ متعلق ناجائز  
 ظاہر ہو اور ظاہر ہے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدکار جب بادشاہ پر بلا آوے تو رعایا خاک آرام پاوے اس پر جو صوفیہ تصنیف

دل مشہور رہتے ہیں کہ صفا اسکی موجب صفائی تمام بدن ہے اور کہ ورت اسکی سبب تکرت تمام جسم اور بھی  
 مقام مورد اسرار ربانی اور محیط الوارک سبحانی ہے بیت دل عجب چیز ہے جو ہوشیاری نہ چہرہ باریک نہ  
 صاف واللہ بما تعلمون علیہم اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم و اماں اظہار شہادت کو اور کتمان کو ای کو جانتے  
 والا ہے اس واسطے کہ اللہ ماس فی السموات وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہے جو کچھ ہے اسے مانو گئے ہیں کیا ستارے  
 اور کیا مریخ تھے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کیا معاویہ کیا موالید یا مانی السموات سے مراد عوام و روحانی ہے اور اصول لطائف  
 عالم امر کہ آثار ظلال افعال و اشیاء میں اور مانی الارض سے مراد عوام جسمانی ہے کہ مظاہر طکوس افعال سبحانی ہے و ان  
 تبد و ما فی انفسکم اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ بیچ حیوان متعارف گئے ہیں خدا اور نیت بدو تحفہ یا محسوس و اسکو  
 بحاسنکم بید اللہ حساب کیو گیتم سے ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ کہ و اماں شمار اور مطلع سہا رہے لکھا ہے کہ حق سبحا  
 قیامت کے دن اعمال بندوں کے سب سے سبب ظاہر کرو گیک کیا کفار زباناں اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشہ دل  
 فَيَخْفَرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَعَذِّبُ مِنْ شَيْءٍ پخت گاجے چاہے ساتھ فضل کے اور عذاب کر گاجے چاہے ساتھ عدل کے  
 واللہ علی کل شیء قدير اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہے جانتے چاہے عذاب کرے سمجھ لے کہ ترو  
 بعضوں کے یہ آیت ساتھ آیت لا یكلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہے اور بعضے کہتے ہیں حکم ہی اس واسطے کہ قول  
 اصح اصولیو نگاہ ہے کہ نسخ آیات احکام میں ہوتا ہے اخبار میں اور یہ خبر ہے پس منسوخ نہیں ہے تقدیر پر یہ آیت  
 ترتیب میں ہے آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ غم قلوب بذلوب نکلتا ہے سوال مافی انفسکم  
 شامل ہے کفر اور محصیت کو پس کفر پر بغیر لیس آیت کیونکر مرتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہیں ہے جواب کافر بغیر لیس  
 یشاء میں داخل ہی نہیں ہیں اس واسطے کہ نسخ حق میں غفران ثابت نہیں ہے چنانچہ اور جگہ فرماتا ہے حق تعالیٰ  
 ان اللہ لا یغفران لیشک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہے  
 اور ثبوت عذاب بھی کافر اور پکبیل و جوب کے اور بحق مومن فاسق اور پکبیل جواز کے باقی رہے یہاں تشریح اور  
 توضیح غم قلوب بذلوب کی کہ کس طرح محاسبہ ہے اور کس پر نہیں معلوم کیجے کہ خیالات فاسدہ و لکے کئی طرح کے ہیں ایک  
 تو یہ ہے کہ خیال بدایا اور کیا اقرار اور نکل پذیر نہیں ہے سے خطرہ کہتے ہیں یہ تعمیر اختیار آدمی کے آتا ہے اور قوت ایمان  
 سے دفع ہو جاتا ہے کس پر مواخذہ نہیں ہے اس واسطے کہ یہ امر اختیاری نہیں ہے نظر ازی ہے اگر اس پر مواخذہ کریں  
 تکلیف مالا یطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک بھی جائز نہیں دوسری حدیث نفس ہی کہ جسے فکر کہتے ہیں اعم  
 پرستیوں پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف میں وارد  
 کہ فرمایا عنہ خذ اصلہ اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے معاف فرمایا اس تیسرے سے مواخذہ حدیث نفس کا جب تک کہ نہ  
 عمل کریں اور نہ کہیں چنانچہ بجز مواج میں ہے تیسری قسم غم ہے کہ خیال بدی کا دل میں آیا اور قصد فعل اسکی کا دل میں

اس میں اختلاف عالم کا ہے بعض کہتے ہیں یہ داخل حدت نفس ہے اس پر بھی مواخذہ نہیں ہے دلیل آیت  
 ولقد بعثت به و ہم بہا غرم گناہ نہیں ہیں اور ہم جرمہ نہیں اس واسطے کہ اگر غرم گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ ہوا  
 ہوتا کہ نبی ماحصوم بن اور صحیح یہ ہے کہ غرم گناہ اس سیدہ کا نہیں بلکہ یہ غرم گناہ علامہ جلیل خدہ ہے  
 اور قاعدہ ہے کہ مواخذہ عمل پر ہے خواہ تن کا ہو خواہ دل کا ہو اور غرم عمل دل کا ہے حدت نفس ساتھ عمل کے علی گناہ  
 ہو گیا اگرچہ عمل تن کا ہو مواخذہ ثابت ہو اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ ثابت ہے چنانچہ ولان یؤاخذکم  
 ما کنت قلوبکم اور ظاہر ہے کہ کفر مجدد عمل دل کا ہے اور کفر آدمی ماخوذ ہے اور تصدیق محض نعتین دل ہے اس پر جو حدت  
 علامہ سیما ماحصوم بن گناہ سے چنانچہ حق تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے میں حضرت آدم کے کہ تم ہی مجھ پر  
 غواظی گناہ کی فرمائی ہے اور حضرت یوسف کے کہ تم نے میں جو لہذا مت بہ و ہم بہا وار د ہے اس کی یہ معنی نہیں کہ لڑا وہ  
 کناہ کا کیا حضرت یوسف نے اور غرم دفع کیا کیا حضرت یوسف نے ساتھ لڑنے کے نہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آدمی  
 بالجرم بالیستہ ماخوذ ہوگا اور ظہار اور نکاحات پر مواخذہ نہیں کہ خارج طاقت بشری سے ہیں آیت لا یکلف اللہ  
 نفسا الا وسعہا سے اور حدت مطہر سے ظاہر ہے لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضموں میں اس کے  
 نازل کر کر تمام سوئے اور حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل وغیرہم کے پاس  
 اگر التماس کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ تکلیف دی ہمیں  
 ایسے کام کی کہ قوت اس کی نہیں رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر کہ طاقت اجتماع اس کے کی نہیں رکھتے ہم حضرت علی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری اور وہ کوٹ اعلیٰ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دل ہمارا سخت بیمار میں  
 نہیں کبھی خطرہ معاصی کا جی میں آیا ہے کبھی کمر نہابی کا خاطر میں رہا ہے حالانکہ اس سے ہم نہ راجا ہیں قوت سے  
 فعل میں نہیں لائے ہیں اور حق سبحانہ فرمایا ہے یا ماسککم بالکرمین اس پر محاسبہ کر لیا سخت دشوار ہوگا ہم پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہ کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا و عینا اور بہت بلا میں تھے قول پر  
 شفعہ ہو میں نہیں کہو ہم سمعنا و عینا کلام حضرت صلعم کا شکر دل اصحاب کرام کے نے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا و عینا  
 و طعن امرہ برکت اس کہنے کے سے حق تعالیٰ نے دشواری انکی مبدل بہ آسانی فرمائی اور سبکیاری تمام ہٹ کے  
 بین آئین نازل کیں کہ آمن الرسول سے تا آخر سورہ میں اور اس میں فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا یہ شعر سبکبار  
 امن الرسول بما انزل الیک من ربک ایمان لایا پیغمبر صلعم ساتھ اس خبر کے کہ انار گئی طرف اس کے روئے  
 اس کے سے وہ کیا ہے آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع والکفر عنوا اور ایمان لا کفر ایمان است اس کے  
 لکن ایمان پیغمبر کا بہ مثل و تبلیغ ہے اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار و امتدین اور امت کو ساتھ پیغمبر کے جمع کیا واسطے  
 تنظیم کرم امت کے کل امن یا اللہ ہر ایک نے اور متابعون اس کے سے ایمان لایا یا اللہ اللہ کے

کہ واحد لا شریک لہ الہی ابدی حی و مملکۃ عبادہ و مملکتہ فرشتوں کے کہ مقرران بارگاہ الہی ہیں اور مخلوق کے  
 بن وحی لائے ہیں اللہ کی اور رسولوں کے و کتبہ اور ساتھ کتابوں کی کہ جو اللہ نے نازل کئی ہیں سب حق ہیں اور  
 کلام الہی ہیں غیر مخلوق و دُسلہ اور ساتھ رسولوں کے کہ سب پاک اور معصوم ہیں مورد وحی ہیں اگر کسی  
 اللہ کی طرف سے ایسی آئی ہے اور وہ اور وہ کو سکھاتا ہے میں اور راہ سیدھی بتاتے ہیں لا تضلوا فیہ  
 احد من دُسلہ اور کہتے ہیں نبی اور مومنین نہیں فرق کرتے ہم اصل مومنین درمیان کسی کے رسولوں کے سے  
 بلکہ سب پر ایمان لائے ہیں ہم بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ کسی پر ایمان لائے ہیں اور کسی کے منکر ہیں و قالوا  
 سمعنا و اطعنا اور کہا مومنوں نے سنا ہم نے قول اللہ تعالیٰ کا اور مانا ہم قرآن اسکا پس بطریق الثبات قیاس سے  
 طرف خطاب کے اگر کہا غفرانک ربنا و الیک المصیر بحث میں گئے ہم تیری ہی پروردگار سنا اور طرف تیرے  
 بازگشت ہے کی سمجھ لیجئے کہ اگر اس قول کو کہ سب رسول ہیں مذکور ہو جائے اعتبار کریں تو یہ نیت مدعی ہوں  
 اہل حدیث متفق ہیں کہ یہ تینوں آیتیں کی ہیں سولے شب معراج میں نازل ہوئی ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں بروایت ابن جریج  
 رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں میں چہرین حق تعالیٰ نے عطا فرمایا میں نماز عکائے اولیوم  
 سورہ بقرہ اور بخشش گناہان مت بشریکہ ترک تلاوین اور بیابح میں وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم معراج میں شرف بقرب الہی ہوئے حق تعالیٰ نے وصف میں فرمایا امن الرسول بانزل الیہ من ربہ غیر خیر  
 مناجات کہنی کہ الہی مجھے شربت اس کر امت کا بغیر مومنان امت کے کو اور انہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ  
 و المومنون کل امن باللہ الایۃ پھر حق تعالیٰ نے وحی کہ امت تمہاری قبول حکام میں کیا کہتی ہی غیر خدا نے عرض  
 کیا سمعنا و اطعنا الایۃ جناب باری کی طرف سے خطاب ہوا کہ میں نے بھی اسان فرمایا ائیر لا یحکف اللہ نفسا  
 معلوم کیجئے کہ پوسٹھوں آیت ایات مسائل سے کہ جس سے یہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندوں پر تکلیف لا لایطاق نہیں مانا  
 نکلتا ہے وہ ہمہ جیسے نہیں تکلیف دینا خدا سبحانہ کسی جان کو اور نہیں فرمایا کسی کو کچھ کام الا وسمعنا لہ بقدر طاقت  
 اس کے کہ خرچ نہ دے کو نہیں دینا اور عجز اور ناتوانی الی قبول فرماتا ہے ہمہ جیسے کہ بعضے جو اس آیت کو یہ حکم واحد سے  
 نظر سے کہ وان تبدوا فی انفسکم او شقوہ سے نکلتا تھا ناسخ کہتے ہیں چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اس میں کمال  
 قوی وار ہو جائے وہ ہمہ جس کے اس میں ہو جائے کہ جس کے حق ثابت ہو اور مواخذہ خطرات پر یہ  
 تکلیف لا لایطاق جب عند العقل متنع جب رجو حکم کہ عقل متنع ہو کہ نہ مانہیں جائز نہیں ہوتی پس نہ ثابت ہی  
 نہیں جس منوع کو نہ کہتے قبل ثبوت کے مرتفع کہیں ہر کے چہرے اور اگر کہتے کہ آیت وان تبدوا فی انفسکم  
 سے حدیث نفس مراد ہے اور مواخذہ سے مراد است والوئیر تھا اس امت سے اتحاد و توہید ہی بات نہیں مٹی  
 اسو کہ حدیث نفس وسیع میں داخل ہے لا یحکف اللہ نفسا الا وسمعا کیونکر ناسخ ہوا سکا ناسخ اسکی تو حدیث

ہی ان السجود عن امتی ماحشت به القہام القہام او متکلم علی کمال کمال کہ مراد ان تبدوا ما فی انفسکم  
 او تنخوہ او سے حدیث نفس ہی خطروہ کہ طاقت بشری سے باہری نہیں ہی اور وسع کبھی معنی طاقت کے  
 آتا ہی اور کبھی مقابل خرچ کے بیان مقابل خرچ کے ہی اور ظاہر ہی کہ تحریر کرتے ہیں حدیث نفس کی کڑوا  
 ہی پہلے لوگوں پر تھا اس آیت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا بقا فی رہا بیان  
 ایک سوال جواب طلب وہ یہ ہی جو پہلے طور پر آیت وان تبدوا ما فی انفسکم اخرا جزا جزا جزا  
 نسخ نہیں ہوتا جواب کا منہ ہی کہ خرچہ خیر خواہ سے متضمن حکم جو یہ تحریر کر کے اس سے اور جو خیر نہیں  
 بیان حکم کو تہ کتب علیکم الصیام اور کل مکر حرام نسخ اس میں واقع ہوتا ہی طماننا کسبت واسطے اچلنے  
 ہی جو کھایا اسے شکوے سے ویکلمہ ما اکسبتہ اور اس کے ہی جو کھایا اسے براہیوں سے بھیجے کہ لام وسط  
 نفع کے اور علی واسطے زبان کے کلام عرب میں بت آیا ہی بیان بھی اسی معنی میں واقع ہی اور ذکر کسبت کا لینی میں  
 اور کسب کا بد میں وال کمال الطاف پروردگار ہی کہ منفعت نیکی کی متعلق کسب کے اور زیان بد کا  
 متعلق ماکسب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہی پس شت معراج میں مخفی نہ ہو بالہام الہی دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تُخِزْنَا  
 اِنْ تَبَيَّنَا اَوْ اَخْطَا قَا اِی پروردگار ہمارے کرم کو عفو نہیں کے اگر بھول گئے ہم اور جو ایک فوت ہویم  
 یا جو ک گئے ہم اور بے ہوش گناہ سرزد ہو گیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا اِی پروردگار ہمارا اور مت رکھ اور ہمارا  
 بوجھ نہ رکھ عَلَی الدِّینِ مِنْ قَبْلِنَا حی کہ رکھا اس بوجھ کو اور ان لوگوں کے پہلے سے تھے یعنی ہو اور نقصا  
 کہ تکلیف نہ اس پر واقع ہوئی تھی رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ اِی پروردگار ہمارا اور مت اٹھو ہم سے  
 وہ جو کہ نہیں طاقت واسطے ہمارا ساتھ اس کے سمجھ لیجے کہ جن میں کے نزدیک ہر آیت بدنی ہی اور نہایت کمال  
 کی ہی تھے نزدیک مراد لا طاقت سے وسوسوں اور خطرات میں اقدو ملی کہتے ہیں تھے نزدیک مراد اس سے تیسرا  
 شیطان ہی بواسطہ غلبہ شہوت نفسی بالثبات اعدا یا جو خیر اللہ سے غافل کرے اور فرما نہرواری باری سبحانہ  
 بصون نے کہا ہی کہ لا طاقت لکنا ہمیں لانا قدم کا ہی مراد مستقیم سے وَاَعْفُ عَنَّا اور عاف کر ہم خطا اور  
 فراموشی ہماری وَاَعْفُ زَنَا اور بخش کر دے ہمارا گناہ ہماری وَاَرْحَمْنَا اور رحم فرما ہمیں ساتھ قبول طاعت کے آیت  
 مَوْلَانَا اور دوست کا رسل اور مددگار ہمارا ہی فَاَنْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ اور وہ قوم کو اور فتح مند کر دے اور پر قوم  
 کافروں کے لکھا ہی کہ معافین جس نے اللہ معہ بہ سورہ ختم کرنے تھے امن کہتے تھے اور حدیث میں وارد ہی کہ  
 پیغمبر خدا علیہ السلام بہ دعائے معراج میں جو پڑھتے تھے اَلَا اَمِنْ کَیْتُمْ تھے اور حق تھا قبول فرماتا تھا خاتمہ  
 اس سورہ کے صفت تشابہ الاطراف ہی اقدوہ اُسے کہتے ہیں کہ ختم کیا جاوے گا تمام ساتھ ان خیروں کے کہ مناسب ہیں  
 ساتھ اللہ کے پس آغاز سورہ بقرہ میں مذکور مومنوں اور کافروں کا ختم بھی اس کو مذکور مومنین اور کافروں کیا سمجھ لیجے









اور فیض محبت کے کا دو ذہباً بنی خاص جو کس حاصل ہے وہی لائق پرستش کے ہے لا الہ الا وہو بہن کوئی معبود  
 مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھ لے کہ نصاریٰ نے غمخیز خدائیں اللہ علیہ السلام سے اگر مناسطہ کیا تھا قصہ انکا اسباب  
 نزول میں گذر چکا وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ بعضے ثالث ثلثہ  
 کے قائل تھے حق سبحانہ اس تین توحید اپنی سیان فرمائی اور روان کے اعتقادات کا کیا کہ اللہ یعنی وہ ذات پاک  
 کہ جو جمیع صفات کاملہ کی ہے اور مندرجہ تمام نقصان اور زوال سے ہے لائق پرستش کے وہی ہے بیکاری  
 پاک ہے بن و فرزند سے اور نولش و سود سے ایچی القیومہ زندہ ہے کہ حیات ہر زندہ کی اسی سے جاری ہے  
 کہ قیام ہر ایک اس سے ہے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاجی ماقیوم کہہ کر مردہ کو زندہ کرتے تھے  
 سمجھ لے کہ جو شخص دعوت اس ہم عظم کی مجال و اس سے اپنے ہی تاثیرات اچھے ظاہر ہوئے لیکن دعوت سماوی  
 کو شہر الطائفتہ میں از بخار کل حلال و رصداً مقال ہے تَوَكَّلْ عَلَيْكَ الْكَفْكُ بِالْحَقِّ ہماری اور تم سے  
 کتاب یعنی قرآن ساتھ دینی کے پیچ اخبار کے اور اسی کے پیچ دلائل کے مَصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ درجہ الیکہ شاکر نے  
 والی ہے یہ کتاب ان کتابوں کو کہ الہی کے ہیں تو رات اور انجیل و زبور اور سوا ان کے صحیفے مانی رہا یہاں تک  
 حد نہ وہ یہ ہے کہ میں بدیدہ سے پیشی مکانی نکلتی حریف یہاں پیشی زمانہ مراد ہے یہ کیونکر ہو جواب کا یہ ہے  
 کہ پیشی نزول میں مکان مستلزم پیشی زمانہ ہے وَإِنْزِلَ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ مِنْ قَبْلِ آتَارِی اور انجیل پہلے  
 مجھ سے یا پہلے نزول قرآن سے هَدَىٰ لِلنَّاسِ رَاحَہً وَبَیِّنَاتٍ واسطے ہی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دونوں  
 کتابوں میں نفی معبودیت ماسوا اللہ کے مذکور ہے اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عمرؓ کو مٹا اللہ کا کہتے  
 ہیں اور جھوٹ نصاریٰ کا کہ حضرت عیسیٰ کو بعضے ان کے مٹا اللہ کا کہتے اور بعضے اللہ کہتے ہیں اور بعضے ایک  
 تین میں کا کہتے ہیں بعضے جانتے ہیں کہ الوہیت ہی ہوئی ہے تین شخص میں کہ اللہ ہے اور جبریل ہے اور  
 عیسیٰ ہے ثابت ہوتا ہے وَإِنْزِلَ الْفُرْقَانُ اور ہماری سب کتابیں کہ فرق کر دیو لی ہیں در میان جھوٹ  
 اور سچ کے مثل صحیفوں کی کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیمؑ اور سوا ان کے انساؤنہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ماریل  
 کی کہ ان سب میں سیان توحید ماری ہے اور نفی معبودیت غیر اللہ ہے ذَکُرْ أَنْزَلَ الْفُرْقَانُ کا بعد ذکر قرآن اور  
 اور انجیل غمخیز بعد تخصیص ہے اور غمخیز کہ میں لکھا ہے کہ فرقان معجز ہے میں کہ ان سے دعویٰ جھوٹا سمجھا جا رہا ہے  
إِنَّ الْبَیِّنَ کُفْرًا بِآیَاتِ اللّٰهِ تَحْقِیْقًا وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانوں قدرت الہی کے اور آیات  
 قرآنی کے اور معجزوں کے عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطے ان کے جہنم ب سخت اور عقوبت صعب ہے  
 وحید نصاریٰ حق میں سب کفر کے کہ ساتھ دین الہی کے رکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو آل وراثت اللہ کہتے ہیں نہ  
وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَانْقَلَبُوا اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر کافروں کے بدلے والہ

کافرون ان الله لا يخفى عليه شيء تحقّق اللہ تعالیٰ میں بھی اور اس کے کوئی خیر سا جہان فی الارض و  
 لا فی السماء بیچ زمین کے اور نہ ہی آسمان بلکہ علم اس کا پورے سب پر سمجھ لیجے کہ یہ آیت بھی روحی عقائد و  
 کما عیبی کو الہ کہتے ہیں کہ علم عیبی کا جہان پر جانیں ہی کچھ عیب کی باتیں روحی سے معلوم ہیں  
 لائق خدا ہی کے نہیں خدا وہی اس کے کچھ خیر بھی نہیں ہوا الذی بصوۃ رکھ فی الارض کما یفشیاء وہ کہ علم  
 ہر کام کا سب سے پہلے کہ صورت میں بنانا ہی پھر عیبی بیچ رحمن ماون مختار کے جس طرح سے کہ ثابت  
 دراز کو ماہ مرد و عورت کا لئے گورے ناقص کامل جو بصورت بد شکل بخت بخت اور عیبی علیہ السلام کو بہت رت تھا  
 جس کے اس شکل پر رحم مہم من اللہ بنائی تب سید مونس موصور اور خالق سب کا اللہ ہی لا الہ الا هو  
 نہیں کوئی معبود و مکر وہ مگر اس آیت کا واسطے روزِ غم نصاریٰ کے ثالث ثالثہ کے قابل تھے العزیز الحق حکم کہ کہ  
 ہی حکمت والا ہے ہر مباحی ہوا الذی انزلک لعلیک الکتاب وہی ہی کہ سنے ماری اور ترے اچھے  
 کتاب قرآن شریف منہ آیت و محکمات بعضے کی شانیاں روشن ہیں اور آیتیں مفصل میں ہیں لفظوں  
 معنوں میں کچھ شکل نہیں ہی ہن ام الکتاب وہ آیتیں اصل کتاب میں و آخر و مشاہد اور دوی  
 آیتیں آیتیں یہ ہیں ایک دوسرے کی ظاہر میں سمجھ لیجے کہ آیات مشابہات وہ ہیں کہ جنکے کئی کئی معنی ہیں کچھ  
 صحیح کچھ غلط کسی کے سمجھ میں کچھ آتی ہیں کسی کے سمجھ میں کچھ خلاف آیات محکمات کے کہ انہی ایک ہی معنی ہوتی  
 ہیں اور شیخ ابو منصور مائتدی نے کہا ہے کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہو سکتا ہے اور مشابہ کا لغو نقل کے  
 نہیں ہو سکتا جسے مد اللہ قرآن میں واقع ہوا وجہ اللہ اور سوال کے معنی کی اور خرابی اور احاطہ اور توفی  
 عرش پر یہ سب مشابہات ہیں کہ انہی معنوں میں عقل حیران ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ مشابہات حروف مقطعات ہیں اوّل  
 سورۃ بقرہ وار ہیں یہود اور نصاریٰ ان کے عددوں پر دت اسلام کی سمجھتے تھے لیکن مقطعات غیر مکررہ عددوں میں  
 تفاوت بہت رکھتے ہیں خاتمہ الم کے الہ عدد وہیں اور اصل کے ایک کو سمجھ اور الم کے دوسرے ایک اور  
 الم کے دوسرے ایک سب سے آئینہ شبہ ہوئی مدت کہنے کے کہ ہم اپراہان نہیں کہتے ہی تو لگائے فرمایا  
 کہ فاما الذین فی قلوبہم ذیغ یفہو لوک کہ بہت تقلید اور نصیب کے بیچ دلوں کے کہی اور یہاں ہی جانشین  
 حکام الہی ہی قیتبعون پس یہ روی کرتے ہیں ما مشابہ اس پر کسی کہ شبہ والی ہی لفظ کے لفظ  
 میں کے شکل میں منہ قرآن شریف میں ابتغاء الفتنہ واسطے چاہئے فتنے کے کہ شرک ہی یا چھٹا  
 قرآن شریف تھا ہی یا مکرہ کرنا جاہلوں کا جس طرح یہود کہتے تھے کہ ہم حساب مختلف ہمہ شبہ ہی عرض  
 انہی بہت تھی کہ جاہلوں کو اپنے قوم کے شک میں ڈالیں و ابتغاء تاویلہ اور دوسری یہ روی کرتے ہیں مشابہتی  
 واسطے چاہتا ہیں اس کے کہ موافق اپنے مدعا کے پھر الذین مخالف دلائل عقلیہ ہوو سٹے فتنہ انہی کی جیا یہ مقررہ لگا



رویت کا کہ تم میں اور اس آیت کو کہ الی ربنا طرہ ہی تاوولی بشیر کرے ہیں اور جب کہ قائلین صحیح ہیں  
 یہی آیتوں سے کہ یہ اللہ اور وہ اللہ اور فی جنب اللہ من اللہ منہ مقدس کو جہانی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے  
 قرآن میں موافق ہے یہی اللہ ہی خواشوی معنی آیات متشابہاتی ٹھہرتے ہیں اور یہی کو دور دوری بناتے ہیں اور یہی  
 کہ وہ لفظ ہے جس سے آیتوں کے حصہ میں لیا ہر صفہ جمع کا ہے انما نحن تر لنا الذکر وانا له حافظون اور انا لموجون اور نعم  
 التابہون اور سوا ان کے میں شک کر کے ثالث ملنے کے قائل ہیں میں معاذ اللہ وما یعلمہ کا ونبیہ الہ  
 اللہ اور نہیں جانتا حقیقت اس کی جو کچھ کہ متشابہی اگر خیرہ اعزواج میں وقف لازم اور وقف حرام اور وقف  
 متزلج پس چاہئے کہ الہ اللہ بروقف کر کے تار استخوان علم کہ ان کے مذکور ہونے کے حقیقت متشابہاتی جانتے ہیں  
 داخل ہوں کہ سوا اللہ سچا ہے کوئی حقیقت اس کی نہیں جانتا بہ حاصل تفسیر معنی کا تھا جو مطور ہوا اور تحقیق اس کے  
 تمام آیت کے سامان ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ والواستحقاق فی العلم اور ثابت قدم یعنی مضبوط لوگ سچ علم کے  
 مکلفان عالم باعمل میں یتوون امانیہ کل من عند ربنا کہتے ہیں ان کے ساتھ متشابہ کے کتب و کلمات  
 اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارے سے ہیں ومابند کوہ الہ اولو الکتاب اور نہیں نصبت کرے ہیں  
 ان چیزوں کے جو بیان ہوئیں مگر صاحب عقل کے سمجھ لے کہ علماء اس میں حقیقت آیات متشابہاتی جانتے ہیں ان میں  
 اس میں اختلاف ہی بعض کہتے کہ نہیں جانتے اور وہ الہ اللہ بروقف کرے ہیں اور واو والبر اسخون کا استیفاء  
 ٹھہرا کر اسخون کو مبتدا اور مقولون کو خبر کہتے ہیں لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ہم سب سوال  
 وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہے جب مقرر اس متشابہاتی کلمہ کے فہم میں اسی فائدہ ترویل اس کے کیا ہوا  
 متشابہات ہر اقرائی اور اور قرانی میں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل میں پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہی  
 وہ سمجھے سمجھا میں اور وہ سمجھے سمجھے سے خلاف وضع کلام کی نہیں ہوتی اور بعض کہتے ہیں کہ والبر اسخون میں  
 واو واطفر ہی الراسخون معطوف اور لا اللہ معطوف علیہ ہے علم تاویل متشابہات علماء کے اسخون کو ثابت  
 ہے اور اگر کوئی کہے کہ اس لفظ تاویل متشابہات میں مشغول نہیں ہو تو کہتے ہیں ہم اور وہ الہ اللہ بروقف نہیں  
 کرتے کہ اس میں فحاشی نہیں تھے حلیہ کے ذکر کرنے کی کیا ہے اختلاف اس زبان کے کہ فحاشی بہت ہے  
 لازم ہے کہ متوجہ تاویل ہوں اور رد متک مخالفون کا کہیں اور بعض کتب اصول فقہ میں لکھا ہے کہ یہ اصول  
 غیر یقین کا ہے اعتبار ظاہر ہی حقیقت میں کچھ اختلاف نہیں ہے اس واسطے شعور و طرہ کا ہوتا ہے یقینی  
 اور غیر یقینی اور دو طرح میں قول تمام کا ایک ہے کہ سب کا اتفاق ہے بات پر کہ علماء اس میں کہ متشابہات لکھا  
 عائشہ ہی نہیں جانتی اتفاق ہے سب کا کہ تاویل میں اور اجتہاد کے متبع نہیں باقی ہے تفسیر اس میں کی ہو  
 اسے کیا بیان یہ ہے کہ ظاہر کا اختلاف ہی بعض کہتے ہیں کہ راسخ وہ جو ثابت اور عام کے ہوتے ہیں

علم کے کرے لغزش سے کچی سے بچے اور بعض کہتے ہیں رسوخ وہ چو ثبات اور علم کے ہونے موافق علم کے  
کر کے لغزش سے کچی سے بچے اور بعض کہتے ہیں رسوخ وہ چو ثبات اور علم کے ہونے موافق علم کے  
ہونا محرم سے پرہیز کرے قی ثبات دست اور نہ کرے اور بعض کہتے ہیں رسوخ وہ چو ثبات اور علم کے ہونے موافق علم کے  
اور زیادہ ہو لگا کر اور بعض کہتے ہیں کہ رسوخ وہ چو ثبات اور علم کے ہونے موافق علم کے  
اور ساتھ نفس کے مجاہد ہونا اور تحقیق اس مقام کی پہنچ کر رسوخ وہ چو ثبات اور علم کے ہونے موافق علم کے  
ہو اور باطن کا منور ہونا اور حقیقت شریعت ہونے علما کے رجحان وہ ہیں کہ جن کے شان میں العلماء فرماتے  
الانبیاء وار وہی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ تاسرہ از الہامی نے مکتوب مکتوب مکتوب مکتوب  
دوسری جلد کی اٹھا دیوں مکتوب میں لکھا ہے کہ علم شریعت کی ایک صورت ہے ایک حقیقت صورت  
اسکی نصیب علما کو ہے شکر اللہ تعالیٰ سیدم کہ تعلق ساتھ محکات کتاب اور سنت کے رکھتی ہے اور  
اسکی نصیب علما کو ہے شکر اللہ تعالیٰ سیدم کہ تعلق ساتھ محکات کتاب اور سنت کے رکھتی ہے اور  
الرحیمہ امات کتاب میں لیکن نتائج اور ثمرات ان کے تشابہات میں کہ مقاصد کتاب میں امات رسوخ  
سائل کے نہیں لب کتاب تشابہات میں اور محکات کتاب قشر میں اس کے تشابہات میں  
رسوخ اور اشارے بیان اہل کرتے ہیں اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دہی علماء اور سچین قشر اور لب کو  
جمع کر کے مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہیں ان زرگواروں نے شریعت کو مثال شخص  
تصور کیا ہے کہ قشر اور لب کا صورت اور حقیقت سے ہو علم شریعت اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہے  
اور علم حقائق اور اسرار حقیقت شریعت کی پہچانی ہے اور بعض بصورت شریعت گرفتار ہیں اور حقیقت  
شریعت سے انکار کرتے ہیں اور سر اور مقصد انسا سو ابدیاء نردی کے نہیں جانتے اور بعض دوسرے ہر چند  
گرفتار حقیقت شریعت ہیں لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہیں جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی  
میں قصر قصر سمجھتے ہیں اور قشر کمان کرتے ہیں اور لب کو واسطے تصور کرتے ہیں انھوں نے بھی حقیقت اس حقیقت  
کی سے آگاہی نہیں پائی اور تشابہات سے نصیب کئے نہیں ہو اس علما ورا سچین ہی وارث انبیاء ہیں  
بیچ حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من فہیم معقنی آثار ہم اور کہتے ہیں وہ علما ورا سچین و تبتا لا تترغ قلوبنا  
اچی پروردگار ہمارے پھر کردون ہمارے کو دین سچے سے بعد اذہد یتنا جیسے اس سے کہ راہ سچی  
دکھائی ہم کو و تبت لنا من کذک و حجة اور بحث ہمارے تین اپنے پاس سے رحمت لے لے ثبات  
کی اور ایمان کے یا نعمت و نول جناب کی اور حصول رضوانی یا ہر رحمت اور نعمت انک انت الہکتاب تحقیق  
توئی نبی پند والہ عظیمہ کا سوا اثرے کون ہے کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر موج میں لکھا ہے کہ عبد بن سلام

اور اصحاب کے لئے رضی اللہ عنہم جب لمان ہو احوال مارون انہوں کا کہ جو اس نعمت سے محروم ہو گیا وہ سب گناہات  
 اس نعمت کے خلاف اللہ کے وعائے اور رحمت الہی نہ ہو ڈھونڈ بھی بہت آیت بیچ حکایت مثال اس کے کہ انزل  
 ہوئی وَبَنَّا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا يُفِيْدُ فِيْهِ سُبْحَانِ یہ بھی داخل ہے مقولہ شیخ ابن تینے اسی پر ورو گاہ ہر  
 تحقیق تو لکھا کہ رسول الہی سب لوگوں کا بعد موت کے اس دن کہ نہیں کچھ شک ہے اس کے کہ بحر موجوں میں امام کی معنی  
 فی کی لکھ میں تینے سچ اس دن کے اور جن میں جناب محذوف لکھا ہے تینے واسطے حاس کے سمجھ لیتے کہ بعد موت  
 حق سبحانہ تعالیٰ سب کو حلا و کا واسطے حساب کے کہ جو دنیا میں انھوں نے عمل کئے ہوئے اس دن حاکم کر لگا دینا  
 ان کے جس چیز میں بہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کر لگا حق اور باطل الکا اور ظاہر کر لگا جھوٹ جھوٹوں کا  
 اور سچ حق کا اور دفر و مال و ملک باطلہ مذہب و التو کی اور ان لوگوں کی کہ کفر اختیار کیا ہے اور شرک میں  
 قدم ڈھرا ہے تو کو سجدہ کیا ہے یا میل تلمی جائد سورج لگا جہنا گت یا سیکو بوج یا حبسی کو اس اللہ کہا ہے  
 یا اللہ سبحا ہے یا ثالث ثالث مقرر کیا ہے یا اور کسی پر شہید امام امام زاد کو اللہ نے خاص کاموں میں فدا دیا ہے  
 یا کسی جن بری بھوت جنت کو انما شکل کتاب سبحا ہے ان سب کو وہ مالک الملک وحدہ لا شریک  
 جھوٹا کر لگا اور بہت مرندہ ہے اور ان سے کچھ جواب نہ بن آسکا پھر ان سے لالکا اور نہ کو نہی و لگا اور شک کا ان  
 موحدون مخلصون انہو کو خیر نیک و لگا ان اللہ لا یخلف الہی عا د تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں خلاف کر یا وعدہ  
 سن نقص سمجھو کہ بعد مرنے کے سب کو اٹھا کر جمع کر لگا اور حساب لگا ہے جانیکا عذاب کر لگا ہے  
 جانیکا معاف فرما و کا بعضوں کو ہمیشہ دوزخ میں رکھے گا بعضوں کو کچھ عذاب کر کر کچھ لگا بعضوں کو عذاب بہت  
 میں ہنچا سکا شعر کہ ان میں مجھ کو بھی داخل افضل اسی و باب نہ بہت کو چلے جائیں کے نحر حساب نہ ان  
 الذین یؤت کفوفا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ہو دی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جن میں منعم خلیفہ  
 اللہ علیہم کے الفاظ نے اور با حثارت آمیز کہتے تھے کہ درویش میں اور سنا نہیں کہتے اور اسنا قمر ساتھ مال اور  
 اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے سچ میں ارشاد فرمایا لَنْ تَغْنِي عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَا اَوْلَادُهُمْ مِنْ لَدُنْہِ  
شَیْئًا نہ کفایت کریں گے ان سے مال کے کہ جنہ نازان ہیں اور نہ اولاد اعلیٰ کہ حشر دان میں عذاب الہی  
 کچھ لے کر بھی نہ دنیا میں عذاب کے بچا سکیں گے نہ آخرت میں جہم اسکیں گے وَاُولٰٓئِکَ ہُمْ وَقُوْدُ النَّارِ  
 اور ہمہ لوگ وہی ہیں آئندہ جن کے کہ دوزخ میں ہمیشہ حملیں گے اور عادت ان مشرکوں یا یہود و نصاریٰ  
 سچ چھٹا نے منعم خلیفہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اَبِ اِلْ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگوں یا بعدارون فرعون  
 سچ سچ مذہب موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان لوگوں کے کہ انہوں نے  
 فرعونوں سے تھے جیسے عا و اور ثمود و کذ بوا یا یثیسا جٹ یا انھوں نے لٹا یوں ہمارے کو فَاَحْزَنَہُمْ اللّٰہُ



آرزو کو نفس کی زین فعل مجهول ہے اور فاعل اس کا اللہ ہے کہ خالق افعال ہے اور ترین وہی امتحان ہے  
 حوائج بعضے کہتے ہیں کہ فرشتہ شیطان ہے کہ آیت کریمہ ہے انکابونین شیات ایلے بہان شہا کو شہوت و ہوا کی  
 معلوم کو علم اور مخلوق کو خلق کہتے ہیں من النساء عورتوں سے کہ بدترین دم شیطان ہیں و التین اور بیون  
 کہ محبوب طبع والدین ہیں و القناطیر للقصور و الخراف و الخناطیر جمع قنطار کی اور عبارت حضرت مال سے  
 اور قنطار میں خنطار ہے بعضے کہتے ہیں کہ قنطار رومی دست کا وہی دینار و دم سے اور بعضے کہتے ہیں کہ قنطار و روم  
 یکمروہی اور بعضے کہتے ہیں کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ روم و روم نقرہ ہے من الذہب  
 و الفضة سے اور حاندی سے و الخیل المسومة اور گھوڑے شان سے ہونے لفظ کا اور قنطار کے بعضوں نے کہا ہے  
 کہ ہر آدمی کو گھوڑے آٹھ توش شکل مغرب میں بعضے کہتے ہیں کہ ابی مراد میں کہ ابی مراد کو بھان میں و الانعام و الحیوان  
 اور جاریہ اوت کا گو سفند اور کستی ذالک متاع الحجۃ الدنیا یہ جو بیان کیا نظر کفار میں آرا سے کہنے کے فائدہ  
 ہے زندگانی دنیا کا و اللہ عندہ حسن المآب اور اللہ یہ جانے کہ معبود بھی نزدیک ہے اچھی طرح  
 جاننے کی سمجھ لیجئے کہ جناب و رب الارباب ہے شمر کر کے پھر تاجا بجا تو بصدہا خطراب ہے نہ پاس کے جا  
 کہ عندہ جن المآب ہے فقل او یبشکم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دوں میں تمہارے تین ایسے نشان صحابہ  
 خیر متین ذالکم ساتھ ہر یکے متاع دنیا سے بھیجیے کہ خیر ذکر عبارت ہے جناب مسطور سے کہ لذیذ جنہم  
 جنات بیان کیا ہی باقی رہے یہاں کئی جگہ کہ جنکو مفسرین بیان کیا کرتے ہیں وہ بطور سوال جواب کے حاکمین سوال  
 متاع دنیا ذکر فرما کر جناب ارشاد کیا کہ بہتر ہے متاع دنیا سے پھر آگاہ کرتے ہیں کہ مضمون ابونکاحم خیر منکم ہے  
 کیا خیر حاصل ہوئی جواب و اللہ عندہ جن المآب میں خبر اس خیر سے کہ بہتر متاع دنیا پر دلیل احوال حوائج ہیں  
 تین اور تفصیل کی ہے سوال ابونکاحم خیر منکم و کم سے تین جناب ذکر کی مقصود ہے اور مضمون معبود ہے  
 خیر کو علم عہد ذکر کیا ہوتا کہ کہوں لا جواب تمام عہد میں وہی فائدہ تعظیم کے تیکہ مناسب ہو لایزین انھما  
 عند ربکم جنت و ان کو کہے کہ پرہیزگاری کریں مگر کہے کہ خامہ سلمان میں باریہ معاصی کرنے میں کہ خاص  
 لوگ میں باریہ متاع دنیا سے کرتے ہیں چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار ان کے کہ بہشت میں کہ تھوڑی  
 حکمہ و مال کی بہتر ہے دنیا اور جو دنیا میں ہے اس سے چنانچہ حدیث شریفین وارد ہے بہر حال صفت ان بہشتیوں  
 فرماتا ہے ان تعالیٰ یجزي من الجنة ما لا یحصى من نعمہ مکا لون اسکے کے یا نیچے درختوں اسکے کے بہرین خلدین  
 فیہا ہمیشہ رہیں کہ بہشتی ہی اسکے سمجھ لیجئے کہ ذکر خلود کا اسوئے فرمایا کہ نعمت دخول کی سب خوف متقطع  
 منحصر ہو و ان واج مطہرہ اور فی بیان جس جور کی سے اور انسانی سے پاک ہونے کا ذرات سے ہونے  
 دنیا کو ہونا یا کیا کہہ خلق اور خلق میں و رضوان من اللہ اور رضا مندی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ بہشت اور



پشت سے بہتر ہے اس کی رکاوٹ و مزاح سے بھی بدتر آفت رافت ہے نہ اور رضا کا نظر میں عین  
 ریاض حنت ہے نہ رضوان کبر اور نعم دونوں کے ہیں اور تکبیر رضوان کی واسطے تعظیم کے تھے رضوان عظیم میں تہ  
 وَاللّٰهُ جَبَّارٌ عَلٰی الْعِبَادِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے اور احوال بندوں کے الَّذِیْنَ یَقُولُوْنَ  
 رَبَّنَا اِنَّا اٰمَنَّا بِکَ لَا شَکَّ لَکَ مِنْ شَیْءٍ وَہم جو کمال نماز میں ہی کہتے ہیں ہر روزگار  
 ہمارے تحقیق ہم ایمان لا سکتے ہیں کہ قَاطِعًا لِّدَعْوَانَا اِنَّا کُنَّا مِنْکَ شَکَّ لَکَ ہمارے گناہ ہماری شہر خطا کو خطا کس کس  
 بخشش کرے کہ ہم سے فرما کر ہم پر نہ آتے رہے ہوا ہوں مجھ پر تو رحم کر اس رحم پر نہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہاں  
 قیامت کے دن عذاب و فوج کے سے یہ احوال گفتار انہی کا تھا کہ اس آیت شریفہ میں ہی تعالیٰ نے بیان فرمایا  
 اب احوال کرو اور انہی کا ارشاد کیا ہے کہ الصَّابِرِیْنَ اَوْ صَفَتْ مُتَّقِیْنَ کیا ہے کہ صبر کرنے والے ہیں اور  
 ادا قرآن اور سن کے یا اور ترک محرمات اور شبہات کے ماقبہ آفات اور ملامت کے اور یہاں یہ معنی ہیں کہ  
 مرا ہمارے مقین سے وہ لوگ ہیں کہ صبر کرنے والے ہیں وَالصَّادِقِیْنَ اور سچے ہیں سچ تو کہے اور فعل کے اور نہ کے  
 وَالْقَانِطِیْنَ اور فرما نہ داری کہ تیرے ہیں خدا کے حکم کی ظاہر اور حسی وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اَوْ خَرَجَ کَرِیْمًا لِّیَ حَالِی  
 مستحقون کے برائے خدا نہ محبت رہا وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ یَا لَکَ شَکَّ لَکَ اور بخشش مانگنے والے ہیں سچ سمجھیں کہ وہ وقت  
 دعا کا ہے یا نماز پڑھنے والے میں ملت آخرت میں جہانچہ سعید میں جہ اور مجاہد اور منی کا اور قیادہ ہے اللہ عظیم  
 کہا ہے اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِاللَّسَانِ یا ادا کر نیوالے ہیں نماز کی جماعت یا نماز میں اس کے کہا جوق جبر  
 بن محمد صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحا  
 سمجھیں کہ تحقیق کے نزدیک متقی وہ لوگ ہیں جو صبر کرنے والے ہیں اور جو اٹھانے میں ریاضت کے اور سچے ہیں سچ  
 راہ ادا کرتے اور فرما نہ داری میں سچ سلوک بالی اللہ اور شرارت کے لئے حضور و قیور اور خراج کر نیوالے ہیں صفات اور  
 ذات اپنی کو محبت الہی میں ادا استغفار کر نیوالے ہیں ذنوب قلوب کے کہ التفات اور توجہ ہے بغیر حق نیجا نہ اول  
 انکا بہرہ اس شعر کے ہے شعر نہیں ممکن کہ خطا غیر کا دل میں کہتی ہے نہ اس کے ماو میں سب کچھ ملامت کو کہیں  
 باقی رہا یہاں ایک حدیث وہ ہے کہ اگر مرد صبر اور ترک محرمات اور شبہات کے لیتے ہو تو استغفار کر نیوالے  
 ساتھ صبر کر نیوالوں کے کیونکر جمع ہوئے کہ استغفار صد و چتر ہو تا جب قریب گناہ کے نہوے تو استغفار کس لئے  
 کرن کے جواب اسکا یہ ہے کہ صابر ان ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماقدم کا کرتے ہیں یا استغفار رحمت  
 ترقی میں اور بعض کہتے ہیں کہ استغفار انکا واسطے توبہ کے نہیں ہے بلکہ استغفار خلل و نقصان کے ہے کہ فافع  
 ہونے میں سچ ملامت اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس آیت شریفہ میں متقیوں کے مانج مائے بیان فرمایا کہ مقتدا  
 ان کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اصحاب کرام ان کے اول مائے صابرین ہیں کہ طاعت انکی صریح یہ ہے

طائفے کے پیغمبر کا بن علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اور سچا ائمہ کے حضور ہاتھ دوسرے اطائفہ صادقین کا بھی اس درجہ  
 اس کے امیر المؤمنین ابو محمد صدیق بن علی رضی اللہ عنہ ائمہ اطائفہ فاضلین کا بھی کہ امام اس کے امیر المؤمنین عمر فاروق بن خطاب رضی  
 اللہ عنہ جو تھا اطائفہ متقیین کا بھی سرگروہ اس کے امیر المؤمنین عثمان بن رضی اللہ عنہ یا سخاوان اطائفہ متقین بنی لاسی کا  
 کہ مشواہد اس کے امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ وہ بہ مرتبہ ختمہ بالترتیب بنی نقالی نے اس کا ذکر کیا اس کا  
 نزول میں کہ دو شخصوں کا نام بدینہ منورہ میں آئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ اور بزرگتر  
 شہادت کلام الہی میں کون سی چیز ہے آیت نازل ہوئی کہ شہدا لله ان لا اله الا الله کو الہی دہی اللہ نے  
 یا ختم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا ہر کہ وہ بھی خدا ہی کہ از روی تحقیق نہیں کوئی معبود حق لائق پرستش کے مگر وہ نہ  
 والمملکۃ اولہ کو الہی دہی فرستوں نے بھی اسی طرح سے واولوا العلم اور علم والوں نے کہ مومنان اہل کتاب میں جمع  
 وبار اور انصار میں با علمائے سید الارباب میں تھا یا القیسطہ وراں حالیکہ ہر ایک علمائے اہل کتاب میں جمع  
 سمیٹے کہ شاہد ہی اللہ کی نصب و لا ایل الا اللہ ہو جو خدا اور کو الہی طاہر کی اور ابو حدیث ہر اہل شہادت علمائے اہل  
 لانا اس اور حجت پھر یا سا ائمہ اس کے بھی فضیلت علمائے اہل کتاب سے معلوم کیجے کہ شہادت اہل حق مقربین کا حق  
 شہادت حق کے لا اله الا الله العزیز العظیم ہر اس جگہ کا واسطہ تاکہ اور ضرورتاً تمام کے بھی چاہنا تھا  
 وحدیث کے اور نفی شرک کے یعنی نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہی حکمت والا سمجھنے والے کے توحید ہی  
 موحدی اور وصف کئی صفت کا ہے نہیں ہر جگہ مگر وہ کہ مامور لکھنا توحید میں اور حکم حق تھا والہ کو الہی موحدا  
 کی حضرت ان عباس بن علی نے تقسیم میں اس آیت کے فرمایا کہ شہدہ لنفسہ و شہدہ من خلقہ کو الہی دہی اللہ نے اور کئی  
 اس نے کے اور فرمایا بندوں کو کہ کو الہی دہی اس کا حق لکھنا لکھی کے جنہی حمد لنفسہ و شہدہ من خلقہ اور اہل بیطرح سے  
 شہدہ کی یا بنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تشریح کریں اس کی جانتا تھا فرمایا سبحان اللہ اور اس میں کلمہ بہر  
 کہ ما شہادت اور حمد اور تسبیح عباد و خلاف و وجہ است اس کے واقع ہوا اور قیام بالقطرین نصب علی الخاف  
 یا علی المدح اور صفت اللہ تعالیٰ کی ہی نہ صفت اولو العلم کی الرصفت اولو العلم کی ہوئی تو قیام میں ہوتا مگر جو کی  
 اہل علم سے ہو سکتی تھی چنانچہ پہلے لکھئے بن عمر ان البغنی عند الله الاسلام تحقیق دین پسندیدہ تروید  
 اللہ تعالیٰ کے اسلام ہی نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وما اختلف البغنی او تو الکتاب اور میں مختلف کیا اس میں  
 کہ دین اسلام حق تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر حق ہیں ان لوگوں نے کہ دی گئی کتاب تورات نہ  
 الا من بعد ما جاءهم العلم مگر صحیح ہے کہ ان کے پاس علم تحقیقت امر یعنی قرآن شریف نازل ہوا کہ نہ  
 موافق حق سچا کرنے والا آخری کتاب کا اس وقت نہ خلاف آغاز کرنے لگے بغیا بنہم ازواج کے  
 یا جو کہ کہ در میان آ رہی یا کبھی یا میل یا سب کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ

سہریج الحیثہ اور جو کہی کہ کفر کرے ساتھ نشانوں اللہ کے کہ قرآن اور معجزات نعمہ آخر زمان میں پس تحقیق اللہ کا  
جلدی لینے والا کا جہنم موت کے حساب کے لیکر نہ ان کے کفر اور انکار کی بھی کیا قاتل کا جو کہتے ہیں اگر محمد کرے  
تجھ سے احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو درین کے مقدمہ یا نصار یا واسطہ عیسیٰ علیہ السلام بعد ازاں است جت کے قتل اسلمت  
و جہی اللہ کہ جو ہم جہنم کے منہ تیار یعنی ذات اپنی اور قول و فعل و ارادہ اور نیت اور حال اور  
دل و طے اللہ تعالیٰ کے ومن استعین ط اور جس نے مروی لینی میری کہنے بھی ہی کہ **وَقُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابُ وَالَّذِينَ**  
**عَمَّا اسلمت اور کہہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگوں کے کہ دئے گئے ہیں کتب جسے ہی ہو اور نصار اور ان**  
**ٹھہرو کہ کتب نہیں رکھتے جسے مشرکان عرب کیا اسلام لائے کہ اسلام لائے ہم یہاں تنہا معنی امر جیے اسلام لائے**  
**ثم قاتلوا فقتلوا اسلمت واسطے اسلام لائے اور اللہ کا حکم مانیں پس تحقیق راہ مائی اور گمراہی سے چھوٹے**  
**مقصود کو پہنچے دنیا میں قتل سے بچے آخر قتل عذاب دائمی سے دفع کے بکات مائی **وَإِنْ تَوَلَّوْا فَمَا عَلَيَّ****  
**الْبَلَاءُ** اور اگر پھر جاؤں اور اسلام لائے تو کچھ مجھے ضرر نہیں جس اس واسطے کہ سوا اسکے نہیں کہ اور تیرے بچاؤ کا  
معام کا اور تانا جی کا کس واسطے بقیہ بالعباد اور اللہ دیکھنے والا جس تجھ بندوں کے تصدیق اور کذب  
انکی دیکھتا جس **إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ** بایں اللہ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ نشانوں اللہ کے کہ قرآن  
اور نبی آخر زمان میں یا ساتھ دلائل روشن کے کہ او بروحد نیت حق تعالیٰ کے انکی کتاب میں واقع میں **وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ**  
**حَتَّىٰ** اور مار دالتے ہیں نعمہ و ن کو مائی سمجھ لیتے کہ قتل نبی کا سچی ہوا ہی نہیں ان واسطے تالیف کے بغیر حق فرمایا کہ وہ  
بید جاتے ہیں کہ بغیر حق کے مارتے ہیں اور بہ صورت قبیح تر جس سے حق سمجھ کر قتل کریں رویت حق کہ غیر خدا  
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ٹھہر فرمایا کہ مئی اسراہیل نے تنہا یس نعمہ و کو اسکا عثمان اول روز قتل کیا پھر بارہ  
ادوی زائد عابد منع کرنے لگے آخر ذرا کو بھی قتل کیا جانا حق تعالیٰ فرمایا جس **وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْعَدْلِ**  
**مِنَ النَّاسِ** اور مار دالتے ہیں ان لوگو کو بھی جو حکم کرتے ہیں ساتھ عدل و انصاف کے آدمیوں کے سوا انہی کے  
**فَيَسِّرْ لَهُمُ الْعَذَابَ** ایسے جس خسروے انکو ساتھ عذاب و درنا کے لینے وعید و کثارت **أُولَٰئِكَ الَّذِينَ**  
**حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** وہ لوگ وہ مین نے شہدنا یہ ہو عمل انکے کہ کہتے ہیں ہم حکام و رات طے  
ہم اور شریعت کو ہی بر عمل کرتے ہیں چر دنیا کے کہ کوئی انکو اچھا نہیں کہتا اور جی آخر کے کہ ثواب اپنے مرتب نہ ہو گا  
و کلام من تصاویر و اور نہیں طے و دینے والا کہ قیامت کو عذاب ہے تجھ اور سے من ناصر من من را اللہ  
**أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ آوَوْا فَصِيبَا مِنَ الْكِتَابِ** کہانہ و کھا تو طرف ان لوگوں کے کہ دئے گئے ایک تجھ کتاب و رت  
لئے تورات سے لینے تھوڑی سی خبر تورات سے ملاتے ہیں **يُذْعِنُونَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ** لیتے کہ بتھمہ  
بلائے جان میں طرف کتاب اللہ کے لینے تورات کے تو کہ حکم کرے تورات و میان ہے اس جن میں کہ یہہ خلاف کرتے ہیں

اور جو صفت اس سے لکھا ہے جو خواہیں کہ اس کی تفسیر نصیحا کی سب سے عظیم ہے جس بمعنی نصیحا عظیم اس واسطے کہ یہ کہہ  
 عہد ہو کہ جس کی خطا الفاظ اور فہم معانی تو راہ میں رنج بہت اٹھائے تھے اور خط لفظ اور درک معنی اس کی نصیب  
 وافر رکھتے تھے باوجود اس کے حکم تو راہ سے پھرتے اور درگزرانی کی چنانچہ حق تعالیٰ فرمایا، **حیٰ** **ثُمَّ يَنْتَهِ** **عَنِ** **خَيْرِ** **بَرٍّ** **مِنْهُمْ** **وَهُمْ** **مُعْرِضُونَ** یہ پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ امن سے اور وہ ہمیشہ سے منہم پھرتا ہے اس میں حق سے لکھا جس  
 بحر و منہم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت ہو کہ وہ دعوت اسلام کی فرمائی ایمان بنائی آئی تھی کہ کہا کہ حق تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے اس کے علم کی حضور میں منظر کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خبر تو انکا احسانیت  
 اور صفت اس کی بھی تھی لاکر حکم میں حاضر کرو یہ ہے قول سے پھرتے اور تو راہ نہ لاکر حق تعالیٰ نے احوال انکا اس  
 است شریفہ میں بیان فرمایا اور جو خواہیں کہ اس کی تفسیر نصیحا کی سب سے عظیم ہے جس بمعنی نصیحا عظیم اس واسطے کہ یہ کہہ  
 تو راہ کا زانی کے حق میں محض رحم تھا اسے رشوت علیا کو دی تاکہ حکم بدل دالین علیا یہودیہ شروع طرف سے یہ خبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے کہی شاید انکی شریعت میں کچھ اور حکم ہو اسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رحم کا فرمایا انھوں نے قبول  
 کیا اور کہا یہ حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو راہ میں بھی ہی حکم ہی لافو کچھ تو انھوں نے تو راہ لگائے  
 کیا اور انھوں نے کہا کہ تو راہ لاجی اور اس صورت کہ برا عالم انکا تھا پھر بھی جہاں حکم رحم کا تھا وہاں سے اعراض کر گئے  
 بن سلام رحمہ اللہ نے کہہ دیا کہ تو راہ سے اور اسلام شرف ہوئے تھے کہا کہ اگر یہی صورت حکم رحم کا کیوں جہاں جہاں تو راہ  
 باطل میں کیوں کوٹ کر تباہی پھرتے تھے اس کے کتاب چھین کر پڑھ کر مجلس میں پڑھ دیا اس صورت اور جماعت  
 سب شریعت ہو کہ اور حق ظاہر ہوا حق تعالیٰ نے ان کے حق میں بہت نازل فرمائی باقی رہا یہاں ایک حدیث کہ بعض  
 لکھتے ہیں اسے وہ یہی کہی لی اور اعراض دونوں ایک ہیں فائدہ دو عبارتیں لایا گیا ہے جو اسے کہا بہ حکم ہی لایا  
 بصیغہ شکر و خیر تھے پھر حال انکا اور ہی کہ بعد ازاں کے طرف کتاب کے واقع ہوا اور ہم معوضوں جہاں اعراض بھی حق اور  
 صواب سے کہ پہلے ہی انکے اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے حق و حادوث اور مجدد حق و اعراض حق و صواب سے جو  
 من ابراہی ثابت اور تم بھی خلیا یہ لفظ ہم سب سلام ہی **ذَٰلِكَ بِمَا نَحْنُمْ قَاوِلُوْنَ اِنَّ عَسَا نَاْ اِلَآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً**  
 یہ اعراض حکم ہی سے انکو اس واسطے بھی کہ انھوں نے کہا ہرگز نہ لگے گی اگر ہم کو دوزخ کا مگر کئی دن گئے ہو کہ سات ماہ میں  
**وَعَسَا نَاْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَا فُوْا** ایضاً **وَنَافِرُوْنَ** اور فریب دیا ہی انکو یہ حق کے ان باتوں نے کہ تمھے مانڈھتے چنانچہ  
 کہتے تھے غدا کہ ہمارا جو باپ دادا شریعت کیوں بنے کہ **فَلَيْكُفْ اِذَا جَعَلْنَاهُمْ لِّیَوْمِکَ رِیْبًا** **فِیْہِ**  
 پس یونہی ہو گا حال انکا کہ ان کے ہم انکو واسطے خواب کے اس دن کہ نہیں نکٹ سچ سے اس دن کے وقت  
**کُلَّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ** اور پوری دی جاو گی ہر نفس کو خیر اس کی جو کچھ کیا حق اور وہ نہ ظلم کئے جاو گے  
 ساتھ نقصان نہایت اور زیادت نہایت عمر میں خوف ہے اللہ غفر نے روایت کی ہے کہ غفرہ اخبار میں کہ خدو

تھے سنگ سخت نمود ہوا اور ہر چند تھوڑے تھے تو ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تھی وہاں ایک نئے ست مبارک  
 سے ایک ضرب کی کچھ وہ پتھر ٹوٹا اور اس برق درمیان سے سنگ تو اس کے ظاہر ہوئی کہ روشنی میں سے لنگرے اور ان  
 کمری کے نظر سے پھر بار دوم ضرب کی اس سے بھی چمکا لائے نمود ہوا کہ عمارت یمن کی حاضران مجلس دیکھ لیں پتھر سے  
 بار جو ضرب فرمائی ایسا لمحہ پیدا ہوا کہ تصور دوم ظاہر ہو گئے صحابہؓ کہا متعجب ہو کر اللہ اکبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ قریب اچان میری ملائین نظر فرما اور میں کو تصرف میں لگا اور دوم اور قسطنطنیہ میں سلام سلام کا رسول  
 سکر بہت خوش ہوئے اور شکر الہی سجالا اور منافق اب نہرا کرتے تھے اور طعن کی راہ کہتے تھے کہ عجب معاملہ ہے  
 ہم مرد خوف سے جنگ شمرکان عرب کے خندق کھود رہا تھا قتل مقابل کی شرافت سے نہیں جاتا اور بارون کے کو  
 ثارت فتح دوم اور فارس اور یمن کی دستاویز تھی تو لگے بہت نازل فرمائی کہ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي  
 الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ كَيْدُ مِحْصِيٍّ صَلَّى اللہ علیہ وسلم مالک ملک کے دیتا چاہے جسے  
 اور چھین لے لیا ہی ملک جس سے چاہے تو مالک ملک کا ہے اگر کیا ملک یمن اور فارس اور دوم کا اہل شکر  
 سے چھین کر اہل سلام کو دے تو کوئی منع کر سکتا ہی اللہم منادی ہے حرف مذاخرف ہے مہم نہاد و عین  
 اس کے سدا ہی بخیر مضمر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سلطنت ظاہری ہے اور بعض محققین کہتے ہیں کہ ملک باطنی ہے  
 بحر و اجمین لکھا ہے کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند ان کے لینا مناسب موروث نہیں  
 لیکن بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ملک توفیق جس کی عطا کیا غیر روزوں جہان کا ہوا اللہ امحمد کہا ہے کہ ملک قبول تھا  
 ہے کہ دل سب کا بقضہ اقتدار ہو جسے چاہے مقبول قلوب فرماو اور نظر غایت صاحب دلوں کی سے شرف  
 کرے اور سے چاہے دل و شوئے دلوں سے کرے اور دوم و دوا دہی فرماو و تفرق من تشاء و تدل من تشاء اور عزت تباہی  
 ہے چاہے ساتھ سلام اور ایمان یقینی کے مثلین معارف متابعان پیغمبر کے اور دولت دیتا ہے چاہے ساتھ کھڑا اور بددستی کے ساتھ چل  
 وغیرہ کے یا فرماو اس سے عزت اس کی ہے ساتھ فتح عرب عجم کے اور دولت اہل فارس اور دوم وغیرہ کی ہے عزت  
 مؤمنین کی ساتھ فتح کے چاہے داؤد نصارہ اور دولت یہود اور نصاریہ ساتھ ضرب اور قتل کے یا عزت رسول  
 جاور دولت بحرصہ استعانتاوت فقر کو صدر نشین عزت کرنا جاور استیلا حرص تو بخیر و کوصف افعال  
 سخاک مذلت ڈالنا ہی نقل جس کے سلطان خود غزوی امام مقرر غزوی کی خدمت حاضر ہوا کہ وہ درویش صاحب کمال  
 تھے اور صف افعال میں مہذب کھڑا ہو کر استعانت و تدل من تشاء کی معنی یوحییٰ کہ رسید کیا نکتہ تھی انھوں نے کہا کہ رسول  
 و جہ ہی دیکھ کر کچھ سے بادشاہ کو کچھ سے گدائے کلمہ پوش کی حضور میں لاکر صف افعال میں لکھ لیا اور کچھ سے فقیر کو کچھ  
 سے سلطان عالی شان بر ملک قناعت سے عزت تھی اسے رات جو قناعت سے تباہی نہ منصور تھوڑے تھے ہی  
 اور حرص میں چمکوتی تھی ہی نہ معبود تدل میں تباہی نہ یسید لکھ لیا چاہے ساتھ ہر جہاں ہی الخیر تباہی اور



سیدک خبریں اور الف لام استخراق کا ہے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اور امر نری کی ہے اگر تم میری  
 جیسے حصہ لینا ملک کا اور ذلیل ملک کا اور ذلیل کرنا کسی کے نصرت سے ہے لیکن یہاں تخصیص خبر کی مقتضا  
 مقام کی تبت ترول سے معلوم ہوا ہے کہ کلام واسطے بشارت اہل باج واقع ہے ساتھ وعدہ فتح اقبال اور کثرت عظام کے  
 یا التفتا کیا احد الضدین کہ اس سے ضد و دوسری معلوم ہوتی ہے جیسا کہ سر اسما لفظ الحیر عاست کی دینی خطا میں جیسا کہ یہ  
 علیہ السلام فرمایا و اذا مضت فہو یقین سمجھ لے کہ حقیقت یہ ہے کہ شرخا لعل عالم میں ہیں جیسا کہ یہ لفظ بھی  
 کہ نسبت بعض کے میں جیسا کہ مولانا روم نے فتوح میں کہا ہے سو بدست باکستان راہم بدان بدست بی سلطان  
 بنات در جہان نہ زہر باران مارا باث حیات نہ نیش با و گران با شد مہات نہ باخیر و جود و جہاں شہر عدم  
 اور عدم کو ساتھ وجود کے آمیزش نہیں ہوا اس شخص صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ائمہ نورہ میں فرمایا کہ لیسہ سید ملک  
 والیہ لیسہ لیسہ سو خاصہ جیسی دکا خیرات نہ خاصہ جیسی دکا نقصانات نہ لیسہ جیسی سے جیسی جیسی و کمال  
 اور جیسی سب اس شخص نقص و زوال نہ اسی باعث رسول برحق نے نہ واقف از کائناتوں نے نہ کہا لیسہ سید ملک  
 للکن لا یعود لیسہ نہ ائذک علی اکل شیء قدین وہ تحقیق تھا و برحق کے قدرت والا ہے جیسا کہ  
 دے جسے جیسا کہ جسے خاکوت دے جسے خاکوت عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہے ساتھ رضا  
 شیر کے اور سید الشہداء شہر کی و سب سے ساتھ قضا کے تہ الہی کریمہ از سب سے متمم نہ عزیزم کن عزیزم کن عزیزم  
 قویج الیقل فی التہارڈ بیٹھا یا جیسی جیسی دن کے یعنی وقت کم ہو یا مہر دہی سے تا زمانہ کمال گرمی کے اخراجات کے  
 و میں نہ چل کر رہا ہے جس قدر شب گھٹانا ہے اس قدر روز بڑھانا ہے و قویج التہارڈ فی الیقل اور بیٹھا یا جیسی دن کو  
 بیچ رات کے لئے کم ہو مگر کہہ سکتے ماکمال تام سر باخرا دن کے رات میں ڈرنا یا جیسا دن گھٹانا یا جیسا ہی رات بڑھانا  
 جیسا ہی جیسا ہی بیان کمال قدرت الہی میں ہے اور ماکمال جیسا ہی لیسہ کی کہ حوقا در بود لا نہیں را کو بیچ دن کے اور کو بیچ رات کے  
 اور بدل کر نہیں ظلمت کو ساتھ نور کے اور نور کو ساتھ ظلمت کے پس کیونکر بدل سکے وہ عزت کو ساتھ ذلت کے اور ذلت  
 کو ساتھ عزت کے سمجھ لے کہ وہ مقام کلام اللہ میں تقدیم نہار کی اور پس کے وارو جیسی توو الصبحی واللیل فی اس جیسی میں  
 دوسری والنہار اذا جلیہا واللیل اذا غشیہا میں اور باقی جمیع مواضع میں خلاف کے خلاف یہاں مقدم کیا ہے  
 یس کو اور نہار کے اسوے کہ ظلمت اصل ہے اور نور عارض و تخریج اچھی من المیت اور کائنات جیسی کہ مر دے  
 جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور ظہور کو صف سے اور تمام حوانات کو لطف سے زمین سے اور نباتات کو لطف سے و تخریج المیت  
 من اچھی اور کائنات جیسی کہ مر دے کو زبانی جیسی نئے مرغ سے اور نہ نباتات سے اور لطفہ حیوانات سے ماکمال  
 جلیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مؤمن اور مؤمن سے کافر اور نادان سے دانا اور دانا سے نادان اور نادان سے  
 عالم اور عالم سے جاہل اور طالع سے صالح اور صالح سے طالع و قویج من تشاء و بغیر حیوانات اور ذرق دیا ہے

جاسے بشمار یعنی اس قدر کہ خلق عدد اور مقدار کا نہیں جانتے یا بغیر حساب پہنچا کر کے لایمُتَدِّ الْمُؤْمِنُونَ الْكَفَرَاتِ  
 اُولَئِیَاءُ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِیْنَ خاتمے کہ نہ کثرین مسلمان کافر و کونو دوست سوا کا لون کے یعنی دوست اور متولی کا  
 مؤمنوں کے مؤمن شاہوں کہ دوستان خدا میں کافر و دشمنان خدا میں سمجھ لیجئے کہ بعض الضار بعض نفعی ہوں یا ان کا کیا تھا  
 حق تلکے اُس سے اپنی فرمائی اور از رو بہدراشاو کیا کہ وَمَنْ یَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللَّهِ شَیْءٌ اُوہو کوئی کرے  
 بہم دوستی تھم دشمنوں کے پس نہیں وہ شخص دین خدا سے پہنچ کسی چیز کے یعنی دین حق کچھ نہیں رکھتا الا ان تتقوا  
 مِنْهُمْ تَقَاتٌ مگر بہم کہ جو کچھ ان سے یعنی ضرر کا فرج تھے تھے بجا کر سمجھ لیجئے کہ نفسہ کہ بندہ اسلام میں قبل حکام اور  
 دین کے محاب رحمت نفسہ کی سوا اور الہی کے نہیں وَیَحْیٰ ذَٰلِكَ اللَّهُ نَفْسَهُ اُوہو رانا جی تم کو اللہ تعالیٰ سچا کتاب  
 مناسبتی کے محاب ذات اپنی سے یعنی اس کتاب کے صادر ہو محض صفت قہارہ اللہ سے ہو سطحہ عمر اور نفسہ  
 حقیقی سے اور حقیقت اور ہوت اس کی سے وَاللّٰهُ الْخَبِیْرُ اُوہو طرف خیر الہی کے یہی محاب کافل  
 اِنْ شَکَّوْا فِی صِدْقِیْ وَرَکِّبْہُمُ الْحَمْلُ عَلَی اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَکْرَحًا وَاَنْتُمْ تَحْجِیْہُمْ بِیْہُمْ سِیْنُوں تمھاری ہی دوستی کفار سے  
 اَوْ یَبْذُرُوْہُ یَا طٰہِرُ کُرُوْا سَکُوْنِیْہُمَا فِی الضمیر سے کہ یَعْلَمُ اللّٰہُ جَانِّہُمَا سَکُوْنِیْہُمَا وَیَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ  
 وَمَآ فِی الْاَرْضِ حَیْثُ اُوہو جاتا جی کچھ حاکم لون کے ہی اور جو کچھ بہر دین کے ہی وَاللّٰہُ اُوہو اللہ تعالیٰ الہ علمانی  
 اَسْکَانَ سَبْرُ حَیْثُ عَلٰی اَکْلِ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اُوہو ہر چیز کے قدرت والی ہی سچ کہ تم کرنے ہو وہ حالنا  
 بدل اُس کا دلگا وروا سے اُوہو فرمائی اُس کی مت کرو یَوْمَ یَخْجِذُ کُلَّ نَفْسٍ بِسَکُوْنِہَا وَلِیْکُمْ ہَلَسَ عَمَلُ کُنُوْلُوْکُمْ  
 سے مَا عَمَلَتْ مِنْ خَیْرٍ تَحْضُرُوْا جُوْکَہُ کیا ہی بھلائی سے حاضر کیا ہو اُوہو ایک ہی حق یعنی صحیحہ نمازے وَمَا  
 عَمِلْتُمْ مِنْ سُوْءٍ اُوہو جو کچھ کیا ہی بُرائی سے تُوْذُرُوْا اَنْ یَنْہَا وَیَنْہَا اَمَّا اَبْجِدُ حَامِکَ اُوہو نفس بہم  
 کہ در میان اُس نفس کے اور در میان اُس بُرائی کے ہو دوری یعنی بجا ہکا کہ مطلق ہے علم ہو کہے وَیَحْیٰ ذَٰلِكَ اللّٰہُ نَفْسَهُ  
 اُوہو رانا جی کئی اللہ ذات مبارک اپنی سے بکرا اسکا و ہلے بخد کر کے حیا و تامل کہ اُوہو غلط کے سچ وعدے کا و ان پر  
 دُنیا کے واسطے حیا و یہاں آخر کے واسطے فتوحات مکہ میں لکھا ہی خدا و رانا جی سے کہ فکر اسکی دہن کرو  
 مَلَلْتُ رَبِّیْ رَبِّیْ اَلارباب رَبَّیْ دیکھیں سے ہُوہ اس لقا سے حیا ہو مخلوہ نما ہی اس ادا بھی ناہ جو بد  
 میں وہم میں گمان میں اُوہو اُسے ورا ہی ملور سے بھی وراہ وَاللّٰہُ دُوْفٌ بِالْعِبَادِ اُوہو اللہ تعالیٰ نفقت کرنا ہی  
 ساتھ بندوں کے کہ مبالغہ فرما ہی سچ خدراں ان کے لیے نظم لوحہ رفت موضع خدراں میں نہ سہر جہم رفت  
 بھرے تقریر میں نہ یعنی ہلال سے بندوں کو ڈرا بھر دکھایا راہ سوئے رجا نہ تاکہ خمت کے بھی ہوں مہدوا  
 مرنہ جاوین خوف سے سب اکبار نہ جان لین بہ بھی کہ وہ ہی مہربان نہ لطف ورا و لگا ہم نہ ناگہان نہ مہر ہی  
 فرمایا کہ وہ خوف نہ نا امید اس سے ہی جو ہی ہو خوف نہ ہو خود اپنے کیا ہی شا و شاو نہ کہہ و اللہ و بالعباد



ازاو کیا قبل تعلقات دنیا سے تا خاص تجھی کو پر تش کرے اور خدمت مسجد شری کی کرے اس وقت خدمت  
 بیت المقدس کی بزرگ جانتے تھے اور فرزندوں کو واسطے اس کام کے تدر کر تے تھے اور شریعت انہی میں ادا کرنا  
 اس نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہ سکر خضہ سے عمران نے کہا و حکمت یہ کیا ہے کیا تو نے  
 شاید تیرے بیٹے میں بیٹی ہو پھر وہ خدمت مسجد کی کو نہ کر لایا کی خضہ کی زبان سے جاری ہوا فَقَبِلَ مِنِّي اِنَّكَ  
اَنْتَ التَّيْمِيعُ الْعَلِيمُ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ میں نے نذر کیا ہے تحقیق تویی تو نے والہا تھا کہ نذر کے حق میں  
 کہی جس میں نے جاننے والا قصد یہ کہ سوار خضہ کے نہیں جا یا میں نے سمجھ لیا کہ یہی آیتیں بزرگ کی آل عمران کی اولاد  
 کی اور اس آیت میں قصہ آل عمران فرمایا اور عمران خلائف ہیں کو ان سے عمران تھے اگر عمران باب حضرت موسیٰ کے کہتے  
 تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ ان کے ہیں جس سے ترجمہ میں گذرا ہوا اگر عمران کے کہتے تو درمیان ان عمران کے  
 اور حضرت موسیٰ کے باب کہی عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ انکھارا اٹھ رہے کا مفاد صلہ جس میں  
 عالمین سے مراد عام ہیں اور آل کی آٹھ معنی آتی ہیں بالعون کی خوشی فرزند کی اطمان کی اہل دین کی مراب کی چوب پیمری  
 قَلَمًا وَضَعَهَا لَنَسِبِ جَنَاسِ كَوْصِمِ طَرَفِ نَذِيرِ كَيْ يَاعَايِدَ طَرَفِ مَافِي لَطْفِي كَيْ يَبْتَاعُوا بِلِ تَمِيهِ يَابِ قَبْتَارِ تَانِثِ  
 حَالِ قَالَتْ رَبِّ اِنِّي وَضَعْتُهَا اُنْثٰى كَمَا عَلَّمْتُ اَوْ رَحْمَتِ سَعِ اِی پروردگار میرے تحقیق میں جینی ایک کو لڑکی  
 وَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ خدائی قرات میں وضعت ہے بسینہ مستحکم و لکس  
 اَلَّذِیْ کَرَّمَكَ لَا اُنْثٰى کَمَا حُشِنَے اور نہیں مرد کہ مالک تھا میں نے واسطے خدمت مسجد کے شعل عورت کے کہ دی تو نے و اِنِّیْ  
 سَتَجِدُنَهَا مَرْثٰیہ اور تحقیق میں نام رکھا اس کا مرعہ معنی قوم کی انہی زبان میں مہرہ اللہ کی میں یعنی نوٹ دی خدائی  
 وَ اِنِّیْ اَعِیْذُ هَآیْکَ اور تحقیق میں نے سیاہ دی تیرے کو ساتھ تیرے وَ ذَرِیَّتُکَآ اور اولاد کی کو مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ  
 و سب و دوسرے کش راہ ہوئے کے سے یا مسٹ بیان رحم کے سے رکت دعا خضہ سے حق تعالیٰ نے مراد اور علی کو  
 مسٹ بیان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص پیدا ہوا ہے شیطان اسے مس کرتا ہے وقت ولادت  
 کے اس پر سٹہ وہ روتا ہے مگر مراد عسی کو نہیں کہ کیا قتل ہوا د بھا یقبول حسن پس قبول کیا مراد پروردگار کے  
 ساتھ قبول مجھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَ اَنْتَ هَآیْکَ اَحْسَنَ اور اگلا اس کو یعنی نشوونما و یا نشوونما کیا  
 کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح اور خدمت کے لکھا ہے کہ جب نو برس کی ہوئیں عبادت میں سب مرغالب ہو گئے سمجھ  
 لے کہ جب حضرت مرعہ پیدا ہوئیں تو انہی مائے زمین بیت المقدس لیجا کر زمان کے اختیار سے کہا کہ لو اس نذر کی گئی  
 کہ خدا نے چاہا کہ جی بزرگوار نے ان کے قبول کر زمین رغبت کی ہر ایک پھا تھا کہ میں یا لون اور اسے پر  
 بوجھ اس کے پرورش کا لون آخر عمر والا نام ذکر یا علیہ السلام حضرت ذکر یا رکھالت مرعہ مقرر ہوئی وَ کَفَّلَهَا ذَکَرِیْآ  
 اور سوئی دی حق تعالیٰ نے مرعہ رکھا اور کفلا تھا تحقیق بھی قرات ہے اس تقدیر پر فاعل ذکر یا جیے کر لایے

تریت اکی اور اپنے لیس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور ان کے دو دھندلے کوداٹی مقرر کی جب کہ کہیں سے  
 نکلیں مسجد میں لائی اور بالائے بنا کر اس میں رکھا جب خبر گیری اُنہی سے فارغ ہوئے تھے تو بالائے کو منتقل کر گئی  
 اپنے پاس کھٹے تھے اور خطابت میں آئے نہایت کوشش کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت مریم مری ہوئیں اور  
 انوار ولایت کے اور صفحات احوال کے کے لایچ ہوئے کجا دخل علیہا ذکر کیا الخراب وجد عندھا  
 ریز قاجب جاننا اور مریم کے ذکر بالائے میں پاتا تردیک اس کے رزق جاڑو نکامیوہ گرمی میں اور گرمی کا جاڑو نہیں  
 جب کہ بارہہ معاملہ دستھا قال غیریم ائی الٹ ہند اکہا زکریا نے اسی مریم کہا ہے آیا واسطے تیرے  
 بہہ مسوہ خلاف موت کے قالت ہومن عند اللہ نہ کہا مریم نے بہہ رزق کہ دیکھا اسی حق تردیک کے  
 اللہ کے ہی ان اللہ یورق من یشاء یعیر حسا یحق اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہی جسے چاہے نے شمار نہایت کہ  
 یا بخر استحقاق مرزوق بحر موجب لکھا ہی کہ مکام قحط میں ایک دن حضرت فاطمہ علیہا السلام کو خبر پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی بہہ بہت گریہیں اور دو قرص نان اور بارہ گوشت طبق میں رکھ حضور نبوی میں پہنچیں  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہ کے گھر چلے گئے فاطمہ نے جو خوان کھولا  
 نان اور گوشت سے بھر دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا فرمایا کہ اسی بیٹی میری جانتی ہی کہ بہہ طعام کہاں آیا ہی فاطمہ  
 نے عرض کیا بہہ تردیک اللہ کے سے ہی تحقیق اللہ رزق دیتا ہی جسے چاہتا ہی بیٹھا لیئے وہی جواب دیا  
 جو مریم نے زکریا کو دیا تھا پیغمبر خدا نے کہا الحمد للہ شکری اس خدا کو کہ کیا تجھے شاہد سیدۃ النساء بنی اسرائیل کے  
 پیغمبر خدا امیر المومنین علی اور حسن اور حسین کو بلا ماری اللہ علیہم اجمعین سب اس طعام سے سیر ہوئے  
 اور وہ قدر تھا انسا ہی رہا بعد اس کے حضرت فاطمہ نے ہمسایوں کو بانٹ دیا ہذا لک دعاء ذکر کیا دیکھ  
 اس جگہ کہ ذکر کرنے مسوکار دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق انکو فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے سرور دگلا اپنے کو  
 اسی بالائے پر نہایت عبارت حال سے ہی یا مکان سے یعنی تردیک اس حال کے یا اس جگہ کے پکارا  
 قال رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ کہا اسی سرور دگلا میری بخش واپس سیر تردیک اس سے  
 اول واکرہ الائن گناہ سے انکے سمیع الدعاء تحقیق تو کرم سے سننا ہی دعا اور اجابت کرتا ہی اسی  
 فنادتہ الملائکہ پس پکارا اسکو فرشتوں نے کہتے ہیں کہ ندا کرنے والے فقط حیرت میں تھے واسطے تعظیم  
 بصنعہ جمع لائیں وہو قائم تصدیع فی الخراب اور حال تک زکریا علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے سچ  
 محراب کے لئے بالائے خانے کے کہ مریم کو جہاں رکھا تھا اور پکارا بہہ تھا کہ ان اللہ یبشیرک یحییٰ تحقیق اللہ  
 تعالیٰ بشارت دیتا ہی تجھ کو ساتھ فرزند کے کہ نام اسکا یحییٰ ہی سمجھ لیجے کہ یحییٰ مشتق یحییٰ سے یا ماخوذ  
 حیات سے کہ نام پدر کا ان سے زندہ ہوا یا دین پدر زندگی باپنی رویت ہی کہ یحییٰ علیہ السلام کی عصمت



ہاں شک نئی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر کئے غالب نہیں ہوئی اور جب تک عقل مغلوب نہیں ہوتی  
گناہ نہیں سرزد ہوتا اور یہ پیغمبر تھے کتنا علم میں ورع میں صلاحیت میں بعضوں نے کہا ہے کہ کبھی کسی اور علیہ  
کی مادیوں بہنیں تھیں امام زاہدی نے کہا ہے کہ حدیث میں آیا ہے جب حاملہ ہو میں بائیں کی ساتھ کھڑی  
اور عیسیٰ کی ساتھ عیسیٰ کے تو ایک روز ایک موضع میں دونوں مقابل ٹھہری تھیں پس سجدہ کیا کبھی نے سجدہ  
میں بائیں طرف عیسیٰ کے پھر ام کبھی نے بھی ہی عمل کیا ساتھ ام عیسیٰ کے اور کہا کہ شارت ہو چکے تھے  
سیت میں جو چوہ افضل ہے اس سے جو میرے سیت میں ہے اس وقت میں سجدہ بخت کا شروع تھا اور سجدہ  
عظمیٰ کے مصلیٰ قابِلِ کَلِمَہِ تَمَنِّی اللہ و لا خالیک یہ فرزند ماننے والا ہے اور ایمان لا انوالا ہے ساتھ عیسیٰ کے  
کہ کلمہ ہے اللہ سے لکھا ہے کہ اول حضرت عیسیٰ پر ایمان حضرت یحییٰ کے لکھے تھے اور صفت یحییٰ کی یہ ہے  
کہ وسید اور حصو اور برادر ہی علم میں علم میں تقویٰ میں طہارت میں اور بندہ حقوں سے یا باز رکھنے والا ہے  
اسنے نفس کو ہوا اور حب سے امام شافعی اس آیت کے لکھتے ہیں کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہے کجائے  
کہ اللہ تعالیٰ نے صفت یحییٰ میں حضور فرمایا ہے اور امام عظیم صاحب کے طرف سے جواب یہ ہو سکتا ہے  
کہ مدح ساتھ ایک چیز کے منافی فضیلت غیر کی نہیں ہوتی چنانچہ کوئی علم ظاہری تعریف کرے تو فضیلت کا  
علم ظاہر نہیں ثابت ہوتا یا مدح غنیاء متعلم فضل فقرا نہیں ہوتی فسادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ والدین  
تھے وہ علم میں اور عبادت میں اور ورع میں اور امام معین نے بھی کو مخصوص بنام سید فرمایا اس واسطے کہ ہمیشہ سید  
وہ اپنے فضل پر کہ ان سے کبھی زلت نہیں ہوتی بخلاف اور پیغمبروں کے چنانچہ حدیث میں ہے اور اس طرح  
ہمارے پیغمبر سے بھی ہرگز نہیں ہوتی و ما یطق عن الہوی ان ہو الا وحی کو و یبیک من الصلیحین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ بات دادا کے صالحین میں جب زکر علیہ السلام کو الے فرزند کی شارت دی قال رب انی یتو  
بی غلام کہہ زکر کے اے پروردگار میرے گونہ ہو گا واسطے میرے لڑکا وقد بلغنی الیک اور تحقیق یہی ہے  
مجھے کوڑھا و امراہی عاقبت اور نبی میری اشاعہ با مجھے ہے پس میں جو ان کر لگا یا اسی ٹرھا سپاہی لاد  
وے کا قال کذلک اللہ یفعل ما یشاء کہا اللہ نے یا حیر شیل نے بامر اللہ اس طرح اللہ کوڑھا ہو گیا  
موافق عادت کے اور خلاف عادت کے اسی پر میں اولاد لگا تھیں قال رب اجعل لی آیتہ کہہ زکر  
ای پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا ہوا حاصل اشاعہ سے معلوم ہو قال ایتک الہ  
تکلم الناس کہا حیر شیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرمایا ہے کہ نشانی سیری ہدی کہ نبول کے لوگوں سے  
ثلاثة آیات اول من امن دن رات مگر شارت سے چشم و برو کے واد کوڑکے کثیر اور یا کوڑکے پروردگار  
کوہت و سیح بالعیسیٰ و لا یخارافہ بیچ کہہ کسی شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکر علیہ السلام کا سورہ مریم میں دیکھا

ان الله تعالى واذا قالت الملكة اور ما وكره محمد صلى الله عليه وسلم اس وقت کو کہ فرشتوں نے یا جبریل نے  
 اور جبریل کو بھیج دیا اس واسطے کہ یہ سب کچھ بیان کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اذ انزلنا من قبل  
 یدہ ومن خلفہ رعد الی علم غیر ان الله اصطفیٰ اسی مریم تحقیق اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا تجھ کو واسطے عبادت  
 یا قبول کیا تجھ کو ساتھ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھ عصمت کے واسطے شرف اور پاک کیا تو  
 شرف سے یا ان قاصدات سے کہ عورتوں کو بیوی میں مثل حیض اور نفاس کے یا خضائل زیمہ سے اور عادت  
 قبیحہ سے واصطفیٰ علیٰ انبیاء العالمین تکرار واسطے تاکہ کہ جس نے اپنے شہدہ برگزیدہ کیا تجھ کو اور نبیوں  
 صالحوں کے کہ تجھے بغیر توہم کے فرزند دیا اور ساتھ نفع جبریل کے مخصوص کیا نیز بعد اقبیٰ لوبیک واسجدتی و  
 اذ کعبی مع الراءعین اسی مریم فرمانبرداری کیا کہ واسطے پروردگار اپنے کے اور سجدہ کیا کہ اور رکوع کیا کہ رکعت  
 رکوع کرنے والوں کے سمجھ لے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجا لے کر چھین ساتھ اخبار بیت المقدس کے  
 ذلک من انباء الغیب نوخسنا الیک یہ چیزیں کہ ان آیات شریفہ میں مریم اور ذکر کیا اور بھی کے بیان میں  
 فرمائیں اخبار غیب سے ہن کہ واسطے اظہار معجزے تیرے وحی کرنے میں ہم کو طرف تیرے و ما کنت  
 لک یہم اور نہ تھا تو محمدی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ترویک اخبار بیت المقدس کے اذ یلقون اقلامہم جب تو اپنے  
 تھے فلم یوں اپنے کو واسطے قمر کے جوئے ارون میں تاکہ جانیں یا ہم یکفل مزیدہ کون امن سے ہالے مریم کو ہا  
 و ما کنت لک یہم اذ یخضعون اور نہ تھا تو باس نے جب جھک رہے تھے واسطے ہالے مریم کے سمجھ لے کہ  
 جب مریم کو انی بیت المقدس میں ملا کر ذکر گنہگاروں کو سب بزرگ و مان کے اسمیں جھک رہے تھے ہر ایک جانتا  
 تھا کہ میں ہالوں آخر کو قمر ڈالا اس طرح سے کہ ہر ایک نے اپنے اپنے رکھنے کی فکر کہ جسے تواریت لکھا کرتے  
 تھے ہا کر کنارہ نہروں کے دریا میں ڈالے اور کہا کہ اس کی قلم بانی پر تیرے وہی ہالے حضرت زکریا کی قلم تیرے لگی  
 انھوں نے مریم کو واسطے پرورش کے لیا اذ قالت الملكة یرئیر ان الله یشیرک بکلمۃ قنہ و دوسرے یا وکر  
 محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہا فرشتوں نے یا جبریل نے اسی مریم تحقیق اللہ تعالیٰ جو شجرہ دیتا ہے  
 تجھ کو ساتھ پاکت ہائے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسیٰ میں اور انکو کلام واسطے کہا کہ ساتھ  
 کلمہ کن کے پیدا ہوئے نے پد اور اگرچہ تمام عالم نبی آدم بواسطہ اسی کلمے کے پیدا ہوا لیکن بہ سب متعارف  
 کہ ہن ہائے ہوں مفقود ہی اس جہت سے انھی جن میں یہ کلمہ اتم اور اکمل ہے اسمہ المسیح عیسیٰ ابن  
 مزیمہ نام کا مسیح عیسیٰ نام مریم کا ہے سمجھ لے کہ مسیح لقب ہے اور عیسیٰ اسم اقدابن مریم نسبت اور  
 تقدیم لقب کی اسم واسطے تعظیم کے ہے اور مسیح زبان عبرانی میں مسحا کے معنی میں ہے یعنی مبارک اور  
 کہتے ہیں کہ مسیح کو مساحت سے ہی واسطے کثرت مساحت کے مسیح انکو کہا بعض کہتے ہیں کہ فیصل معنی فاعل ہے

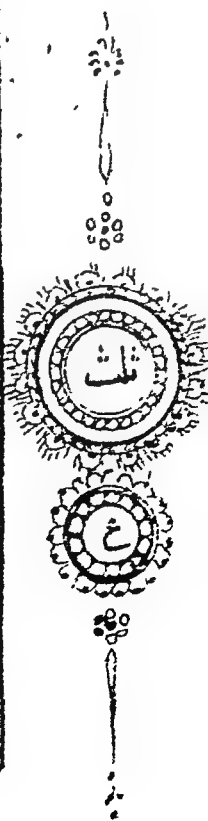
یہاں بخلاف وجہ کے کہ مسیح بمعنی مسوح ہی وہاں اسی مسوح احمد العینین و جیحنا فی الدنیا والاخرہ فرمودہ  
 بیچ دنیا کے اور آخرت کے سمجھ لیتے کہ وہ جاہت دنیا کی بہ اعتبار طاعت کے ہی یا نبوت کے ہی یا نبی کے  
 پیدا ہونے کے ہی یا آسمان پر جانے کے ہی یا واسطے نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمان کے یا متصل حال  
 ہی اور وجہ جاہت آخرت کی بہ اعتبار شفاعت ہی یا علو درجات و من المشرقین اور مرقسین مکرث  
 خدا و یحکم الناس فی المہد اور بائیں کر لگا یہ فرزند لوگوں سے بیچ کو دستیر کیے کہ مقررہ جھولے کے ہی یا  
 جھولنے کے و نون میں بیچ جھولے کے یعنی یحییٰ میں دکھلا اور اس وقت کہ اوہم ہو گا یعنی بائیں کر لگا حالت  
 کمولت میں تبلیغ شریعت و من الصالحین اور انبیاءوں سے ہی صالح اسم انبیاء ہی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا  
 کل من الصالحین قالت رب کہامرکم فی الذرونی استغفام بالطریق استغفام ہی پروردگار میرے  
 آئی ای کوئی بی و لکد کس طرح ہو گا واسطے میرے بچاؤم یستسئی بسترط اور بحال ہی کہ نہیں ہے  
 لگا یا مجھ کو کسی آدمی نے اور بہ خلاف واسطے ہی کہ بغیر شہر کے عورت سے بچاؤ قال کذا لک الله یسئلون  
 ما یشاء کہا جبریل علیہ السلام نے اسی طرح کہ تو ہی بغیر میں لے مرو کے اللہ سدا کرنا ہی جو چاہتا ہی  
 اذ اضنی امرافا یما یقول کہ کن فیكون جب مقرر کرنا ہی کچھ کام کو پس سوا اس کے نہیں کہ کہتا ہی واسطے  
 اس صبر کے کہ علم میں اس کے ہی ہو پس ہو جاتا ہی زائد میں لکھا ہی کہ جہاں کہیں کلام اللہ میں ہمہ است ہی  
 اروہ کیا ہی ساتھ اس کے خلق ندی تھا یا ایجاد قیامت کو نہ غیر اور مغیر میں لکھا ہی کہ یہ لفظ اخبار ہی  
 سرعت لکوں اشیا سے ساتھ توں کے یعنی ایک پل میں سدا کرنا خلق کا اس پر کچھ و شوار نہیں تھا کہ  
 وہ قادر ہی اشیا کے پیدا کرنے پر ساتھ اسباب اور مواد کے و شہابی وہ قدرت والا ہی کہ نے اسباب  
 اور مواد کے سدا کر کے اسباب و مواد ہی کیا صبر نہ لے آہ نہائے ہی و سو قہ و یعملہ الکتاب  
 اور کھا و لکھا اللہ کو لکھنا و الحکمۃ اور علم حلال اور حرام کا حکمت شریعت ہی قالوا لہ اور تعلیم فرما و لکھا  
 اس کو ثورات و کتب و انجیل تخصیص ان دو کتابوں کی واسطے فصلت کے ہی و دسوا الی بی  
 اسرائیل اور کر لگا اس کو بغیر طرف فرزند ان یعقوب کے لکھا ہی کہ اول نیما سے بنی اسرائیل سے و نہ سے  
 اور آخر علی علیہ السلام پس کلام کر کے عیسیٰ علیہ السلام ساتھ بنی اسرائیل کے آئی قد جنتکم بایۃ من ربکم  
 یہ کہ تحقیق میں تحقیق آیا ہو نہیں تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے اور وہ نشانی کو اسی میری  
 تمہاری ہی سمجھ لیتے کہ مرآت نشانی سے جس میں نہ فردا واسطے کہ نشانیان بائیں مذکور ہیں اول نشانی آئی  
 اخلق لکم من الطین طینۃ الطیر فیکون طیرا یا ذل اللہ یہ کہ تحقیق میں بنانا ہوں واسطے تمہارے مٹی سے  
 مانند شکل مرغ کے پس جو تمہا ہوں بیچ اس کے پس ہو جاتا ہی وہ مٹی کا پتلا بنانا ہو جانور زندہ آواز کندہ ساتھ حکم

خدا کے سمجھنے کے حکم پر بہ مٹی کے بنائے تھے اور اس میں چھوٹے تھے زندہ ہو کر آسمان کو اڑ رہے تھے اور  
 جب نظر سے لوگوں کے غائب ہو جاتے تھے تو مگر زمین پر گر کر ٹپکتے تھے اور دوسری نشانی یہ ہے اور وہی اللہ  
 اور جیگا کر یا ہونے سے کہ اندھے کو اور تیسری نشانی یہ ہے کہ وہ لاکھوں اور آٹھ لاکھ یا ہونے سے وہ سفید ہے اور  
 جو تھی نشانی یہ ہے اور اسی الموصیٰ اور زندہ کر یا ہونے سے کہ وہ لاکھوں اور آٹھ لاکھ یا ہونے سے وہ سفید ہے اور  
 واسطے دفع تو ہم الوہیت کے ہے اس واسطے کہ مردے کا جلا نا اللہ ہی کا کام ہے مگر میں نے لکھا ہے کہ علی علیہ السلام  
 نے حار مردے کے جلا سے ایک امان سے سامن نوح تھا کہ قریب چار ہزار برس کے اشکی مونگو گزرے تھے  
 اور نشانی با یحییٰ ہے اور اُنہم یما قاتلکون وما ندّٰ خودن فی نبوتکم اور خبر دیا ہونے کو اس کے ساتھ اس خبر  
 کہ لکھا ہے تو تم اور جو کچھ دیکھ کر رہے ہو تم پر گھروں سے کہ اِنَہِ ذَالِکَ تحقیق سچ اس کے لئے سچ ان با یحییٰ  
 لایہ لکم ان کُنتم مؤمنین اللہ نشانی ہے واسطے تمہارے اور دلائل اور صدق دعا میرے کہ تو تم ایمان والے  
 اس خبر پر اور میرے پیغمبر پر وہ مَصَدِّقًا لِّمَا بَیِّنَ بَیْدِی مِنَ التَّوْحِیْدِ اور ایمان اس تمہارے سچے کہ تو ایمان والے  
 اس خبر کے کہ آگے میرے ہے تو اے موسیٰ علیہ السلام سے اور میں تم پر کریموالا شہادت لکھا ہوں کہ لا حول  
 لکم و بعض الذی حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اور دوسرے واسطے یا ہوں تو کہ حلال کرو میں واسطے تمہارے بعض وہ حرام نہ تھے  
 موسیٰ میں حرام کی گئی ہے اور تمہارے جیسے چرنی اونٹ کی اور گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور لکڑی  
 اٹھا دوں و حَرَّمَ ذِیَابَیۃً مِّنْ رِّجَمٍ اور یا ہوں تمہارے پاس ساتھ نشانی کے پروردگار تمہارے سے مواظبت  
 سے معجزات اور دلائل میں اور لفظ واحد کے لانے میں تیس ہے اس پر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم الٰہی است کا  
 رکھتے ہیں فاتقوا اللہ پس ڈرو اللہ سے سچ مخالفت میرے کہ وہ کلمہ اور کہا نا تو میرا دعوت حق میں اِن  
 اللہ رَجِیۡ وَرَتِّبْکُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پس عبادت کرو اس کو ہذا  
 صراطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ہے راہ سیدھی پہنچانیوالی مثل مقصود کو سمجھنے کے جب خبر سننے میں نبی مریم کو اشارت  
 دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور نبی مریم نے کہا کہ کیونکر ہو گا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نہیں کیا تو حیرت سے کہا کہ  
 اس طرح خدا کا ارادہ ہے جو چاہتا ہے پھر خبر سننے میں ان کے گریبا میں بھی لکھا کہ بہر حال وہ یسین حضرت زکریا  
 کے دیکھا جنہیں مجھے کی آنکھ سے نہ معلوم کی دورے اور امینی نبی سے کہ کہا کہ بڑی بدنامی ہے میری حال  
 ہو گئی انہی نبی نے کہا اے یہاں لے اور حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے جب مریم اور نبی حضرت  
 زکریا کی ایک جگہ بیٹھیں تو زکریا کی نبی نے مریم سے کہا کہ قرآن میرے سپرد کا قرآن تیرے سپرد ہے کہ  
 سجدہ کرنا ہے تو بہتر ہے عورتوں میں اور حمل تیرا افضل حملوں سے ہے تجھ پر اتنا خطا ہے پھر میں نے  
 حضرت زکریا کو خبر کی حضرت زکریا نے کہا کہ سوامیرے اور کوئی اس پاس نہیں جاتا تھا میں ڈرتا ہوں کہ

شہت مجھ نہ آئے القمۃ جب مریم کو دروزہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئیں اور مارے شرم کے کہتی تھیں کہ  
 کاشکے پہلے اس سے مر جاتی تاجر مباحین لکھا ہے کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماثان حجاب کی مٹی مریم کی مٹی  
 اور عیسیٰ کی مٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی جانا کہ مارڈالین فرشتے نے اگر کہا کہ مریم  
 بغیر شوہر عیب سے حاملہ ہوئی ہے اور روح پاک میں پھنسی ہے اسے نگاہ رکھ بصر بھی بہ اس ارادہ سے نہ  
 نہ کہے تا کہ حضرت عیسیٰ زبردست خرمائے خلقت پیدا ہوئے چیریل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ  
 میوہ تر کرے گا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھوڑا کہ جب چالیس روز گزرے اور عجائبات  
 قدرت خدا متاہدہ کئے تو قوم میں لے آئی لوگوں نے دیکھ کر کہا کہ اتنی مریم باب تیرا بدکار نہ تھا اور مان شیریں  
 مطلق بدکارہ نہ تھی تو نے یہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف پچھے کی کہ اس سے بوجھ لو حضرت عیسیٰ  
 گویا ہو کہ اتنی عبادت الہی کتاب و جعلی نبیا و جعلی مبارک انما کنت و اوصانی بالصلوٰۃ و الزکوٰۃ ما وبت جہا  
 الی قولہ و یوم البت جہا پھر چپ ہو گئے بن کر بعد اسکے جس ریس کی عمر میں تبلیغ وحی فرمائی معنی و لکھم الناس لہ  
 و کہلا کی اس سے عبادت ہو لکھا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی خوش فہم نہ تھا کہ اس زمانہ میں کوئی خوش فہم نہ تھا کہ اس  
 مکتب حائنین انکو پڑھنے کے واسطے بٹھایا معلم نے کہا ہم تو انھوں نے کہا اللہ اس نے کہا الرحمن تو انھوں نے کہا  
 الرحمن عرض جو وہ پڑھتا اس کے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا اجد تو انھوں نے کہا معنی اجد کی کیا ہیں  
 معلم نے کہا میں نہیں جانتا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ الف ا ل خ ا و ا ب ا ہائی خدا اور ہم حلال خدا اور وال دوام خدا  
 ہی معلم نے حیران ہو کر کہا کہ جو مجھ سے زیادہ ہوا سے کیا پڑھاؤں بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسیٰ کو مکتب  
 میں بٹھلائے تو رکھو اسے کہا پھر حضرت عیسیٰ وہاں بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھاتے کھتے وہ بتا دیتے تھے  
 اور جو مائیں ان کے واسطے ذخیرہ کھاتے وہ بتا دیتے تھے پھر جب کھانا سال ہوئے تو اور پھر بے ظاہر ہوئے  
 چنانچہ پیچھے مذکور میں وہ سب ظاہر ہونے لگے اور میں برسی عمر میں دعوت خلق کو فرمانے لگے فلیا احسن  
 عیسے منہم الکفر پس جب دیکھا حضرت عیسیٰ نے یہود سے کفر سمجھنے لگے کہ کفر انکا یہ تھا کہ جب وہ  
 کرنے لگے حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام تو مشورہ کیا یہودوں نے کہ انکو مارڈالین یہہ ولاست شام سے  
 مصر کو چلے گئے کنارہ دریائے نیل کے ایک جماعت صیادوں کی دیکھی کہ مچھلیاں پکڑتے تھے انھوں  
 نے کہا کہ اس سے بہتر صیادی کریں صیادوں نے کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ دم توجہ  
 کا لچہ توجہ میں ڈالیں کہ یہہ شکار باہی ہے اور وہ شکار بحال ہے پس کنارہ جو ہو کیوں یہاں نہ ہو  
 باہی دام میں نہ لاؤ اسی صیاد و عرفان الہی دام میں نہ معاملہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اوما لکھو  
 صید کریں صیادوں نے کہا تم کون ہو انھوں نے کہا میں عیسیٰ بن مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہوں



وہ ایمان لائے پھر بعد اس کے عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے قال من انصارتی کہا کون جس مدد سے ملا  
 مجھے تو تم میں سے اے اللہ طرف کا رخ کر کے تا وقتیکہ نصرت الہی نہ تھی قال الخواریفون کہا خوار یوں نے  
 یعنی مسیادوں نے کہ ایمان لائے تھے سمجھتے تھے کہ خوار یوں عرب ہیں سفید چہرے دماغ کو کہتے ہیں جسے سفید  
 کپڑا یا سفید مسدہ کہ اور کچھ اس میں نکلا ہو اس واسطے دھو سوں کو کہتے ہیں اور یہاں فرما دیا کہ ایمان میں کہ مسیاد  
 تھے تھے دھوئے دھوئے دھوئے تھے کہ میں اور باخلاص خدا و رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوں  
 میں انھوں نے جواب عیسیٰ علیہ السلام میں کہا کہ نحن انصار اللہ ہم میں مدد دینے والے دین خدا کے امت کا  
 یا اللہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے و اشھد باننا مسلمون اور تو اسی عیسیٰ علیہ السلام شاہد رہے ساتھ اس کے  
 کہ ہم مطیع ہیں دین خدا کے پھر دعا کی انھوں نے رَبَّنَا آمِنَا مَا اَنْزَلْتَ وَابْتَغْنَا لَكَ الْحَيَاةَ بِرُوحِكَ الْكَرِيمِ  
 لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی تو نے یسے انجیل و رسیروہی کی ہم نے رسول کی یعنی عیسیٰ کی فَاكْتَبْنَا  
 مَعَ الشَّاهِدِينَ پس لکھ ہم کو ساتھ قلم کرم عہد کے پھر حیدہ حسان قدیم کے ساتھ گواہوں کے یعنی جمع کر رکھے  
 ان لوگوں کے کہ شاہد ہیں وحدانیت تیرے اور تظہیر حق کی جس پیغمبر دن کی تیرے فرما شاہد ہیں امت  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی دعا خوار یوں کی یہ ہیں کہ میں اور امت محمدیہ کو جمع کر کرکت پیغمبر آخر زمان  
 امت انکی افضل تمام انسان کے اور وہ پیغمبر اور اول میں کہ آخر پھر خوار یوں کے سچ جس کے حکم میں الاخرین انھوں  
 صلوات علیہم سب سے پہلے اول میں سب رسول کو مان جو ہووے خوب تر نہ امت اس کی کیوں نہ ہو جو ہووے  
 و مکرر اور مکرر کیا انھوں نے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھتے تھے کہ مکرر انھوں نے اس طرح سے کیا کہ لوگوں کو  
 و زعلان کر بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام جہان میں فریب مار ڈالو انھوں نے اگر حضرت عیسیٰ کو پھر قید کیا رات کو  
 جہے میں بند کر کے تمام رات گروا کے چوکی دیئے رہے صبح کو مہر اپنے کو کہ ہو دانا نام تھا کہا کہ حجرے  
 میں جا کر عیسیٰ کو نکالو وہ جو اندر گیا حضرت عیسیٰ کو نہ پایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو انکو اس مان پر بھیجا  
 تھا یہ تمام حجرے دھوٹہ صحر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ اس کی شکل مشابہ عیسیٰ کے کر دی جب باہر آیا لوگوں  
 نے مار ڈالا ہر جہد کہتا رہا کہ میں یہود ہوں عیسیٰ مجھے نہیں ملے مگر یہی نے نہ مانا دار رکھنے کہ تہران کیا و مکرر اللہ  
 اور خیر مکرر دی اللہ نے کہ انھوں نے مارا اور کس دروازے کو کس خوار ی اور زلت مارا و اللہ خیر المذکورین اور خدا  
 ہر خیر دینے والوں کا ہی مکرر نبیوالوں کو اذ قال اللہ یا عیسیٰ اخرجی منہ فیک یا دکر اسی محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم جو وقت کہا اللہ نے اسی عیسیٰ تحقیق میں لینے والا ہوں تجھے کو پھر دنیا کے و اذ فُحِّلَ لِيْ اَوْرَاقُ  
 والا ہوں طرف سے یعنی بلا آسمان مقبر لایم و مَطْلَعُ قُرْآنٍ مِنَ الدِّينِ كَقَرْنٍ اَوْرَاقُ کہ نوالا ہوں تجھے کو اور بحالت و  
 ہوں تجھے کو ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے یعنی قصے اور مکران کے سے جو کافر ہوئے تجھ سے و جَاعِلُ الدِّينِ اَتَبَحْوَدُ



اور کرتے والوں ان لوگوں کو کہ مروی کریں تیری یعنی امت تیری سے فوق الذین کفروا الی یوم  
القیامہ اور ان لوگوں کے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنی زبردست کرونگا تیری امت کو ہودیر  
تا قیامت سمجھ لیجے کہ کبریا ہودیر غالب رہیں گے قیامت تک ثم اٰلِیٰ مَوْجِہِکُمْ مِّمَّہِمْ میری مالکیت  
تھارے سب کی یعنی عیسیٰ کی اور تابعین اور منکرین اس کی فاحکم بینکم قیامت میں تمہارے مخالفین کو  
کہو گنگا ساتھ رہتی کے درمیان تھارے سچ اس خبر کے کہ تھے تم سچ کے اختلاف کرتے سمجھ لیجے کہ ہودیر  
کے مقتدین اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین اور نصاریٰ عیسیٰ کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی  
علیہ وسلم نہیں ایمان لا اور ثالث ثلثہ کے فاعیل میں اور مؤمنین کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہی اور موسیٰ اور عیسیٰ  
اور حب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامہ خدا میں ساتھ ہی کے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ موافق ان کرو ہوئے  
کافر و کفار فاما الذین کفروا فاعذ بہم عند ربکم عند ربکم عذاب جہنم کہ کافر ہوئے میں یعنی ہود اور نصاریٰ اس  
عذاب کرونگا ان کو ہود انواع عقوبت عذاب سخت فی الدنیا سچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرنے کے  
اور یہ وہ بنانے کے اور جہنم ولوانے کے والاخوہ اور سچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابوں کے اور عیسائی سچ  
دوزخ کے و ما کم من ناصرین اور نہیں واسطے ان کافروں کے مدد والوں سے سچ موقوف کرنے عذاب  
یام کرنے کے و اٰل الذین امنوا و عملوا الصالحات اور جو لوگ ایمان لائے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل  
کئے اچھے موقیفہم اجر دہم پس پورا دوزخ کو ان کو ثواب انکا پورا دوزخ انکا اجر انکی سچ دنیا کے ساتھ نیکی کے  
اور آخرت میں ساتھ درجات جہان کے اور مدار مردگار کے واللہ لا یخفی الظالمین اور خدا نہیں دوست رکھتا  
لما لو کوذ الیک تتلوہ علیک من الایات یہ باتیں جو بھیجے مذکور ہوئیں تھے انبیاءوں کے پڑھتے ہیں ہم کہ  
اور سترے علامات نبوت سے اور دلالات رسالت سے واللہ لا ینکرم اور ذکر حکمت دلی کے سے سمجھ  
لیجے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ نبی اور ذکر ما اور عیسیٰ اور مریم کے ہی اور مرآیات سے معجزات میں اور ذکر  
الحکم سے قرآن مجید ہی لکھا ہی کہ بعد بیان قصہ عیسیٰ علیہ السلام کے نصاریٰ موقوف اعتراض کرنے لگے کہ اے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم تم کہوں عیسیٰ کو گالیان دے ہو اور نبی کا نام پیر رکھتے ہو غمخدا نے فرمایا کہ عیسا دا بائد جو نام  
عبد اللہ کے سے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہی خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہی انکا کیا ہوا نصاریٰ بہرے منکر اور غضب  
ہوئے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن بائے پیدا ہوا ہی حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی  
مثل عیسیٰ عند اللہ مکمل اذہ تحقیق مثال یعنی صفت اور شان عیسیٰ کی سچ پیدائش کے ترویک اللہ  
تعالیٰ کے یعنی سچ عام اور قدرت اس کی کے کہ انسانوں میں باب پیدا کرنا نہ صفت آدم کے ہی اور تم سچ جاہور  
کہ آدم بن مان بائے پیدا ہوا تھا اور حال النحہ اس کو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے ہو پس جو شخص بغیر پاکے پیدا ہو وہ کیونکر

اللہ کا بیٹا ہو واجب بغیر ان باب والا خدا کا بیٹا نہ ہو امان والا کس طور سے خدا کا بیٹا ہو سمجھ لیجئے کہ بہشتیہ حضرت  
عسیٰ کی ساتھیہ حضرت آدم کے ایک طرف تھے ہی کہنے پدہ ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرما رہی  
اللہ تعالیٰ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی خلقہ من تراب ہمدانیا اللہ تعالیٰ نے قالب کے کوٹھی سے  
نمہ قال لہ پھر کہا اس قالب کو کہ حکم میرے سے کئی ہوزندہ ساتھ روح کے ہو کون ہو گیا  
وہ مثل خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجئے کہ تہ فرما رہی تھی بجا نہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو ہو گئی وہ ہی  
باد کو حکم کیا ہم نے کہ عسیٰ ہو ہو گئی الخی من ربک فلا تکن من الممتنعین یہ خبر جو حضرت عسیٰ کی گئی  
درست اور تھی ہے پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ بہت تاکید ہے واسطے  
زیادتی یقین کے اور ثبات کے اور پرت کے اور صحیح بہہ ہی کہ پھر بہ خطاب اگرچہ بطام بنعمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے  
لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہیں جسے اسی مثل آدم تم ست ہوان لوگوں سے جو شبہ لائن بھیج  
عسیٰ کے کہ مثل آدم کے ہے اور گمان نمر و مانند نصاریٰ کے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہیں اور ثالث ثلث کے قابل ہیں  
کہ جھوٹے ہیں اور گمراہی میں ہیں من حاکمک فیہ من بعد ما جاءک من العلم لعل کوئی جھگڑے مجھ سے بھیج  
حق عسیٰ کے پیچھے کے گناہ تیرے پاس علم سے عسیٰ کے کہ بندہ بھی گیا اللہ کا ہے فقل تعالوا نذکر  
ابناءنا وابتناءکم پس کہہ اؤ کہ اؤ واسطے مہلے کے تلاون ہم مٹوں گے اور مٹوں گے کو وفسناء قانہ  
و فسناء کہ اور ذی بیون اپنی کو اور ذی بیون تمھاری کو و انفسنا و انفسکم اور جانوں سے کو اور جانوں تمھارے کو مارتو  
کو بیون کو اور تردی کو تمھارے کو یا مردانہ سے مسلمان میں چنانکہ سب اور حکم المؤمنون کنفس واحدہ کے مقام  
اتحاد میں ہیں چنانچہ اور حکم بھی کلام اللہ من انفس بمعنی اہل دین آیا ہے کہ علیکم لفظ کم اہل دین تمہیں  
فجعل لکن علی الکاذبین پھر التجا کرن یا جہد کرن تصحیح من اور دعائیں یا طلب لعت کرن اور پرت  
دوسرے پس کرو یون ہم لعنت اللہ کی اور جھوٹو گئے یعنی کہیں اللہ من کان کا ذبا منافا لعنہ سمجھ لیجئے کہ جب  
یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کو بلا کر کہا کہ جہد ہم دلائل وحدانیت خدا پر  
لائے ہیں تم خنوا اور فاد اور منارعت میں سرگرم ہوئے ہو اور حضرت عسیٰ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین  
میں کہنے سے باز نہیں آئے اور مباہلہ کرن تاکہ جھوٹا سچا معلوم ہو جاوے اور حق باطل کا راجو جاوے نصاریٰ  
اس بات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دو سر روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدہ کے  
اسی وقت اسی مکان کو حلیے دہنے طرف امام حسن بائیں طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور  
حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور ان سب کو فرمایا کہ میں دعا کروں گا تم آئیں کہ پو تر سا یون دیکھ کر نہ  
ہست کھائی اور عالمون نے ان کے کہا کہ اچھا یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نہ کیجیو فقیر جانیو کہ اگر اس نے بہ



جھگڑتے ہو تو پیچ و پلٹ کر ابراہیم کے سمجھنے لگے کہ مگر یہاں یہودی تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور تیرا کہتے تھے نصرانی  
 حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کیوں با حق دین ابراہیم میں مجاہدہ کرتے ہو اور اس کو یہود اور تیرا ٹھہرتے ہو وَاَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ  
 اور حال یہ ہے کہ نہیں اناری گئی تو اُن کے یہود اور شریعت اس کے عمل بخیرین وَاَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ اور نہ پھیل کہ نصاریٰ  
 حکم اس کا اگر ان رکھیں اَوَّلَ مَنْ بَعْدَهُ مگر بعد از ابراہیم کے سے سمجھنے لگے کہ ابراہیم علیہ السلام یہودی سے تھے نہ ہر  
 برکت اور دونہا برکتیں قبل عیسیٰ سے تھے پس ان دونوں سعیدوں سے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور اُن  
 انہی مقدم ہوئی تو اسناد ہوویت کی اور نصرت کی انہی طرف کس طرح لیاوے کہ یہودیت موسوی میں  
 اور تیرا اپنے نصاریٰ امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہیں سمجھتے اور سوچ اپنی باتیں نہیں کرتے ہا اُنہم  
 هُوَ لَا عَاجِزٌ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عَلِيمٌ اَن تَمُوتُوهُ شخص ہو کہ جھگڑے تم پھر اس خبر کے کہ واسطے تمہارے ساتھ اس کے  
 علم سے نصرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اُن اور پھیل میں تم نے پڑھی اور اس کو تیرا دیا فلم تَحَاجُّوْنَ  
 فِيمَا اَلَيْسَ لَكُمْ بِهِ عَلِيمٌ پس کیوں جھگڑتے ہو تم پھر اس خبر کے جو نہیں ہے واسطے تمہارے ساتھ اس کے علم سے  
 قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمہاری کتاب میں نہیں ہے کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور  
 خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمہارے کسی کے دین پر نہ تھا اور تم نہیں جانتے حقیقت حال اس کے کی صَاحِبِ اَنْزِلَا اٰهِيْمُ  
 يَهُودِيًّا وَاَوْ نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَقِيْقَةً تَحَا اٰهِيْمُ عَلِيْمٌ اَلَمْ يَكُنْ تَحَا اٰهِيْمُ عَلِيْمٌ اَلَمْ يَكُنْ تَحَا اٰهِيْمُ  
 عَقْلًا بَاطِلًا سے فرمانبردار و صَاحِبِ اَنْزِلَا اٰهِيْمُ عَلِيْمٌ اَلَمْ يَكُنْ تَحَا اٰهِيْمُ عَلِيْمٌ اَلَمْ يَكُنْ تَحَا اٰهِيْمُ  
 رکھتے ہیں ساتھ اعتقاد کرنے الوہیت عیسوی اور غزیر کے اِنْ اَوَّلَى النَّاسِ بِاٰهِيْمِ لَلَّذِيْنَ اٰتٰهُمُ  
 لوگوں نے ساتھ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہیں کہ یہودی کرتے تھے اس کی اس کے زمانہ میں وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ  
 اٰتٰهُمُ اور یہ نبی ہے کہ اُن کی برکت اور وہ لوگ جو امان لائے ہیں سمجھنے لگے کہ بعض اہل کتاب مسلمانوں سے  
 جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھ طہیت ابراہیم کے نہ راو تر ہیں کہ وہ یہودی اور تیرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا  
 کہ میں منسوب ہوں بہ ایت نازل ہوئی اور اصح یہ ہے کہ یہ ایت موافق قول نجاشی کے تری  
 اور قصہ اس کا مختصر یہ ہے کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت مسلمانوں کے ملے سے حجت کو  
 ہجرت کر گئے تھے قیرثون نے عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن رستم کو کھنڈے و کمر نجاشی پاس بھیجا تاکہ مسلمانوں کو  
 نکر کر ان کے حوالے کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر بن کا ساتھ عمر و اور عبد اللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر  
 مناظرے میں عمر و اور عبد اللہ نے الزلم کھایا نجاشی نے ان کو کہا کہ تمہیں قسم ہے اس خدا کی کہ جس نے عیسیٰ علیہ السلام  
 نازل فرمائی ہے سچ کہو کہ درمیان عیسیٰ کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا انھوں نے کہا کہ ہوگا ہم نے اپنی کتابت  
 میں پڑھا ہے کہ عیسیٰ نے نبوت دی ہے اس کے پیدا ہونے کی اور کہا ہے کہ جو کوئی اس پر ایمان لایا مجھ لایا



اور نے اس سے کفر کیا مجھ سے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم کچھ کلام  
جو تمہارے پیغمبر نے نازل ہوا ہے پڑھو انھوں نے پڑھا و اذ اس عواما انزل الی الرسول تری اعینہم تفضیل من اللہ مع  
مما عرفوا من الحق تبتے ہی کے سب روٹے نجاشی نے کہا کچھ اور پڑھو انھوں نے سورہ بنی اسرائیل اور  
سورہ طہ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر بہ کلام الہی ہے کیا طاقت ہے کسی کی کہ ایسا ناس کے اہل طاقت  
جو وہاں بیٹھے تھے حیران رہ گئے القصد نجاشی ایمان لایا اور بتس عالمون راہبون انہو کو حضور نبی بھیجا  
وہ مدینے میں پہنچ کر مشرف باسلام ہوئے اور یہاں نجاشی نے کہا جعفر رضی اللہ عنہ کو کہ مت ڈرو کوئی خرب ابراہیم خراب  
نہیں ہو گا عمرو بن قحاص نے کہا کہ خرب ابراہیم کون میں نجاشی نے کہا یہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو ان کے پاس  
آیا ہے عمرو کو یہ بات ناخوش آئی اور دعویٰ کیا کہ ابراہیم سے تمہا ہم خرب ابراہیم میں حق تعالیٰ نے موافق قول  
نجاشی کے کہ جثہ میں کہا تھا مدینہ میں بہت نازل فرمائی کہ سراوار تر ساتھ ابراہیم کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
ہیں اور اصحاب کے میں وَاللّٰهُ وَرَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اللہ تعالیٰ دوست اور کار ساز ہے مسلمانوں کا لکھا ہے کہ ابراہیم خند  
مدینہ کے چیر ٹیل نے اگر خبر وفات کی نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آگے یہاں مدینہ منورہ  
میں اصحاب کے فرمایا کہ اے یارو نجاشی ایمان لایا تھا اور تم سے اسان کیا تھا کہنے اب وہ مر گیا ہے اسی کے  
جنازہ کی نماز پڑھیں پھر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ جثہ میں مواتھا اور پیغمبر خدا مدینہ  
میں نماز پڑھ کر حضور جنازہ لے کر پڑھیں تو جواب اسکا یہ ہے کہ پیغمبر خدا کو بطریق معجزہ حجاب درمیان ہے ساتھ  
گئے ہونگے یا یہ خصائص پیغمبر سے ہے وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ کَوْنِیْلُوْکُمْ اور دوست رکھا اہل گروہ نے  
ہیود سے کاش کہ گروہ دین تم کو سمجھ لے کہ یہ خطاب ساتھ خلیفہ اور عمار رضی اللہ عنہ کے ہے کہ یہود ان کو اپنے دین کی طرف  
ترغب دیتے تھے خما تھ قصہ اسکا سورہ بقرہ میں گذرا ہے اور چاہتے تھے کہ راہ دست پر لوں وَمَا یَصْنَعُونَ  
اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہیں گمراہ کرتے مگر جانوں یعنی لو کہ وہاں گمراہی کا نہیں برعاید ہے اور نہیں سمجھتے  
کہ زبان آپ نے پر لائے میں يَا اَهْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَنفَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ گروہ یہود اور نصاریٰ  
کیون کفر کرتے ہو تم ساتھ شانیوں اللہ کے کہ قرآن اور لغت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حال یہ ہے کہ تم  
شادی دیتے ہو کہ ویرات اور بخیل حق میں اور دونوں کتابوں میں لغت اسکی موجود ہے يَا اَهْلَ الْکِتَابِ  
لِمَ تَقْبَلُوْنَ الْحٰجَّ بِالْبَاطِلِ اہل کتاب کے کیوں ملائے ہو سچ کو ساتھ جھوٹ کے تو انکی آیات کو کفر  
کرتے ہو یا جھپٹتے ہو اس اقرار کو جو قبل لغت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ساتھ انکار کے  
کہ بعد حث کے رکھتے ہو وَتَقْبَلُوْنَ الْحٰجَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیوں جھپٹتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ہے اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہ حق ہے یا یہ جانتے ہو کہ ہم سے چھپاتے ہیں انھوں نے

کہا ہے کہ یہ معنی ہیں کہ جس نے جو اور جانتے ہو چنانچہ اس سبط کے جو جہان الہی ہے جو نہایت کسی کھج  
 والے کے کتب کھجنا ہے کہ شکر یا دیگر جہان نے لے لے ہر شمع خورشید کو کھجنا ہے کہ وَقَالَتْ طَافَتْ  
 مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ۖ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھ لیجے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ انھوں نے  
 آسمین مشورہ کر کے مقرر کیا کہ اول روز تو انہیں ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہیں کہ ہم نے اپنی کتاب میں  
 دیکھا اور علماء سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہ ہیں جن شاید اس خلیفہ سے مسلمان پانچویں پھر جاوین  
 تیرہویں اگر حق تعالیٰ نے مومنوں کو اس گھر سے آگاہ فرمایا اور ہم آیت ماننے کی کہ آسمین ان بارہ آدمیوں نے یہ  
 مشورہ کیا ہے کہ اَمْنُوا بِاللَّهِ اَنْزَلَ عَلَى الْبَيْنِ اَمْرًا وَاجِبًا اَلْهَادِ وَالْكَفَرُ وَالْخَوْفُ اِيْمَانُ لَا اَوْسَاقَ لَكُمْ اَسْخَرَكُمْ  
 کہ تار ی گئی ہے اور ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں قرآن اول دن کے اور کافر ہو جاؤ آخر دن کے یعنی انکار  
 کرو آخر روز اس کا جو اول روز قرار کیا تھا لَعَلَّكُمْ تَرْجِعُونَ شاید کہ وہ مسلمان بسبب انکار تمہارے کہ بعد ازاں  
 واقع ہو نہ کہ میں پھر جاوین دین اپنے سے سمجھ لیجے کہ یہودوں نے خبر کے دینے کے یہودوں سے ہاں یہ مشورہ کیا  
 پھر یہ خبر والوں نے سمجھ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام بظاہر ہو گیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَكَاتِبُوا بِالْاَلَمِينَ  
 تَبِيعَ دِينَكُمْ اور مت صدق کہ وہ مگر سبط اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمہارے کی کہ یہود تھے  
 قُلْ اِنْ اَهْدَىٰ هُدًى اَللّٰهُ ۖ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہے کہ اسلام ہے سمجھ لیجے  
 کہ یہ جملہ متعرضہ درمیان سخن یہود کے سچ رد قول کرنے کے ارشاد کر کر پھر تمہارے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا انھوں نے  
 کہ صدق مت کرو تم سوا ہم دینوں سخن کے اور باور کرو ان یُؤْتِيْ اَحَدًا مِّثْلَ مَا اُوْتِيتُمْ ہم کہ دیا جاوے کوئی شخص  
 اس کے کہ دے گئے ہو تم عمل اور فضل اور حکمت سے اُوْتِیَاجُوْا کُوْنُوْا عِنْدَ رَبِّکُمْ یَا ہِمَّ لَمَّا جَعَلَ اَلْکَرْنَ تَمَّ سَبْعَ  
 پروردگار تمہارے اس واسطے کہ دین تمہارا درست تر ہے اور حجت تمہاری قوی تر اور روشن تر ہے سمجھ لیجے  
 یہود کا یہاں تمام ہوا اب حق تعالیٰ فرماتا ہے پیغمبر خدا کو ان کے رد جواب میں کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيْدِ اللّٰهِ کہہ  
 تحقیق بڑی اور بہتری یا اقربانی علم اور حکمت میں سچ ماتھے اللہ کے ہے یعنی تصرف میں اس کے ہے یُؤْتِیْہِ  
 مَن تَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ کثرت اللہ والہی دانا ہے اہل استحقاق کو جانتا  
 اور انہیں بفضل عطا فرماتا ہے یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن تَشَاءُ خاص کرتا ہے ساتھ رحمت الہی کے اہل  
 ہی یا قرآن ہے یا نبوت ہے جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ صاحب فضل بزرگوار  
 اور مومنوں کے وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَن اِنْ نَّامَنَهُ بِقِطَارٍ یُّؤَدِّہُ اِلَیْکُمْ لَیْسَ اِلَیْکُمْ اِلَّا رِیَاضٌ وَّ  
 اَنْ تَکُوْنُوْا قِطَارًا وَّ اَلْکَرْنَ تَمَّ سَبْعَ لَیْسَ اِلَیْکُمْ قِطَارٌ لَّغْتَ مِّنْ اَسْ قَدَرِیْمًا لَّیْسَ اِلَیْکُمْ اِلَّا رِیَاضٌ وَّ  
 بھر کر گائی کا ہو اور یہاں کہ یہ طرف قرار ہے کہ ہی اور اس طرف عبد اللہ بن سلام رحمہ اللہ عنہ کے ہی

کہ ایک فرس نے ایک ہزار دوسری اوقیہ زبر کے انگوامنت پر دکتے تھے اُنھوں نے اول کئے اذواقہ  
بضم اول اور کسراف چالیس درم کو کہتے ہیں وَفِيهِمْ مَنْ اِنْ تَامَنَهُ يَدَيُّنَا لَا يُؤَدُّهٗ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ  
قَائِمًا اور بعضے ان میں سے وہ شخص ہی کہ اگر امانت دے اُس کو ایک دینار نہ ادا کرے اس کو طرف  
سیرے مگر بتلک کہ رہے تو اور اُس کے کھراحت تقاضا سمجھ لیجئے بہ اشارہ طرف فخاص بن عازر  
ہی کہ ایک انبار سے کسی شخص نے امانت دیا تھا اُس نے خیانت کی اور بعضے معمر بن نے لکھا ہے کہ  
فتم اول عبارت نصارے سے ہے کہ بہر شہر دیانت میں تھے اور قسم ثانی عبارت یہود سے  
یہ منوب بخیاں تھے ذَالِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اَلَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاَمْتِنِ سَبِيْلٌ اَمْ يَهْتَابُ اَمَانَتِ اَمَانَتِ  
یہود کے واسطے ہے کہ کہا اُنھوں نے نہیں اور یہاں پر بیچ ان ٹرمیوں کے کچھ رام یعنی گناہ اور عقوبت  
آخر میں سمجھ لیجئے کہ معتقد یہود کا یہ تھا کہ جو کوئی تورات بخائے وہ اُمی ہے اور مال مٹی کا اور اسے حلال جانتے  
تھے اور کہتے تھے کہ تورات نے روار لکھا ہے ہمیں کہ ساتھ فحشوں دین کے خیانت کرین تم نہ  
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہیں اے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے جھوٹے واسطے کہ کوئی  
دین اور ملت نہیں ہے کہ حسین اوائے امانت کا حکم نہ اور حال یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ خیانت حرم  
تلی امن اَوْفِ بِعَهْدِهِ وَاَتَّقِ اِنَّ اللّٰهَ يَحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ اہ نہیں ان کہ تم عہد کر کے ہو بلکہ تم سے عہد  
لیا ہے کہ خیانت نہ کرو اور حکم یہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ نے ساتھ اُس کے مقرر فرمایا ہے  
بیچ فوراً کے ساتھ اوائے امانت اور ترک خیانت کے اور برہنہ گاری کرے حلال و حرام میں اس اللہ  
تعالیٰ دوست رکھتا ہے پر ہر گارون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تَحْقِيقَ وَهٗ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُوْنَ  
بے عہد اللہ کے یعنی عوض اس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہے وہ کیا ہے ایمان ہے یا محمد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِيْمَانِيْهُمْ اَوْفِ بِعَهْدِهِمْ اور تم اپنی سے کہ جھوٹی جھوٹی تعبیر کر کے صفت پیغمبر خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کے کھاتے ہیں ثَمَّ اَقْبَلْنَا مَوْلًى مِّنْهُمْ لِيُجِيبَ لَكُمْ نِیَّاتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ کہ کئی صاع جو اور کئی کر کر پاس کس بن  
اشرف سے آئے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس سے اقرار جھوٹی قسمیں  
عوام کے رو برو رکھاتے تھے ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ اُولٰٓئِكَ لَا اخْلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ بہرہ کہ وہ تورات  
والے عہد کے اور کھاتے ولے جھوٹی قسموں کے نہیں حصہ واسطے ان کے بیچ آخر کے تواتر سے  
وَلَا يَكْفُرُ اللّٰهُ اَوْ زَنَہٗ لَوْ لِيْكَ اَنْ سَے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہوں وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور میں  
دیکھے گا نظر رحمت سے طرف ان کے دن قیامت کے وَلَا يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ اُورَنہ ماک کر لگا اُنکو لوٹ گناہ  
سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے ان کے عذاب ہے درودینے والا وَاِنْ مِنْهُمْ لَعَزِيزٌ اَوْر

تحقیق بعضے ان یہود میں سے ایک فرقہ بھی مانند کعب اور ابویاسر اور حتی کے کہ ناراستی سے تعلق  
 الیستہم بالکتاب مورتے ہیں زبانوں اسی کو ساتھ ٹھہنے کتاب کے تحسبہ من الکتاب تو کہ حال  
 تم اس کو کہ یہ ٹھہرتے ہیں کتاب تورات سے وما هو من الکتاب اور حال یہ ہے کہ یہ وہ کتاب تورات  
 ویقونون ہونے عند اللہ وما هو من عند اللہ اور کہتے ہیں وہ جھوٹے مفسرین وہ نزدیک اللہ  
 سے ہیں یعنی کلام خدا کا ہے اور حال یہ ہے کہ یہ وہ نزدیک خدا کے سے ویقونون علی اللہ  
 الکتاب وہم یعلمون اور کہتے ہیں وہ اور خدا کے جھوٹے کہ اس کا علم نہیں اور اس کا کلام کہتے ہیں اور حال  
 یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹے کہتے ہیں سمجھ لیجئے بعد بیان تشریف یہود کے ذکر اقرارے نصاریٰ کا فرمانا ہے  
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہتے ہیں کہ انھوں نے دعویٰ الوہیت کا کیا اور امت امینی کو اپنی عبادت  
 فرمائی پس رد قول میں حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ ما کان لبشر ان یؤتیه اللہ الکتاب ہرگز نہ تھا  
 اور ہوگا اور نہ ہی سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسیٰ ہوا اور کوئی ہو یہ کہ لوے اس کو اللہ تعالیٰ کتاب والحکم  
 والنبوة ویکتبت اور حکمت اور نبوت ثم یقول للناس کو تو اعباد الہی من ذون رحمہ کہے واسطے لوگوں کے  
 ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سو اللہ کے ولکن کو تو ادبائیتین اور لیکن کہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ  
 سچے دین میں اور اچھے امین میں بما کنتم تعلمون الکتاب اس واسطے کہ ہو تم اخلاص سے کھاتے ہو  
 کتاب کہ اللہ کی طرف سے اتری ہے اور ویکو ویکما کنتم قد رسون اور واسطے کہ ہو تم ٹھہرتے کتاب  
 سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے کہ علم رکھتے اور ٹھہرتے اور ٹھہرتے اور ٹھہرتے  
 الخفہ نے دفن کے روز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کہا کہ آج مر گیا ربانی اس امت کا اور بعض اہل معرفت  
 نے کہا ہے کہ ربانین مردان خدا میں تجرید تقرید والے قدم میدان توکل میں کر رہے ہوئے کو میں سے ہاتھ بھا  
 ہوئے بلکہ امینی آپ کو گھمائے ہوئے سو ایک دوست کے سب کو بھلائے ہوئے صفات قصائد  
 سے منہ بھرتے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولیٰ کے لئے ہوئے یہ یاد کے میں  
 جی گامٹھے میں ہر سب کچھ چیز دوست کی بھلائی میں نہ جیسے کہ قدم رہ محبت میں رکھنا نہ رافت دو  
 جہان سے ہاتھ اٹھاٹھے میں نہ لطائف قشیرہ میں لکھا ہے کہ ربانین دانا میں بخدا اور بردبار مولیٰ قائم  
 باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے میں سنا انکاح سے ہی اور کہنا انکاح سے ہی ہوا اس سے  
 ستر میں وہ اس سے کہتے ہیں ولا یامرکم ان تتخذوا الملئکہ والنبیین ادبیا اور نہیں لائق ہیں پیغمبر کو  
 کہ تم کہے تم کو یہ پیر و فرشتوں کو اور پیغمبر و نبی سمجھ لیجئے کہ تخصیص فرشتوں کی اور نبیوں کی اس لئے ہے کہ  
 فرشتوں کو پوچھتے تھے اور یہود اور نصاریٰ پیغمبروں کو کہ عیسیٰ اور عزیز میں باقی رہا اختلاف قرآین کا سو

اس کا بیان یہ ہے کہ ولایام کریمین رضی اللہ عنہما کے درمیان میں دو اور قرأتیں ہیں اگر پیش پڑھتے تو عطف کا بقول کر کے بعد لکن کے محذوف ہے اسی لکن بقول کو نوربائین اور لاہیان زریا نہیں ہے یعنی کوئی پیغمبر کو میوٹو نہیں کہ کوئی عبادی میں دونوں اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہو علم اور کہنے کہ کچھ و فرشتوں کو اور پیغمبر کو معبود اور اگر برسر عطف ہے اس کا اور تم بقول کے اور لازماً ہی تھا کچھ مانع ان لایستحیہ میں اور لا اقسام میں اسی تم بقول ولایام کریمین ان تخذوا للہما یتیم والیتیمین ارباباً یا امیرکم یا لکفر بعد اذ انتم مسئلو کیا حکم کے گا وہ پیغمبر تمہارے تین ساتھ جھانے حق کے اور شرک لانے کے سمجھے کہ ہوتے مسلمان و اذ اخذ اللہ ميثاق الیتیمین اور یاد کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم حوق لیا اللہ نے عہد پیغمبر لکھا اور امتیں عہد لینے میں تابع پیغمبروں کے ہیں پس انہی جب عہد لیا تو امتوں سے بطریق اولیٰ ہوا اور بحر مواجین لکھا ہے الاضافت ميثاق میں کہ طرف پیغمبروں کے ہے کئی وجہ میں ایک تو یہ ہے کہ عہد طرف عہد کرنے والوں کے ہو جاوے دوسری عہد طرف عہد لانے والوں کے ہو کہ پیغمبر سے عہد لانے والے ہیں تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہ اولاد نبوی ہیں بر تقدیر بر طرف مضاف کا ہے اسی اخذ اللہ ميثاق اولاد النبیین کہ بنی اسرائیل میں پیغمبر لکھے کہ عہد ہے یہ کہ حق تعالیٰ نے پیغمبروں سے اور امتوں سے پیغمبروں کے لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں تو ایمان آئے لا یتوسس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہے کہ لَمَّا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تم کو کتاب سے اور فہم سے لینے کتاب اناروں اور سمجھنے بھی اس کی دونوں جماعاً تم رسول مقصد و قیام معکم بحیرہ آوے تمہارے پر پیغمبر میری طرف سے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سچا کر نوالا اس جنہ کو جو تمہارے ہی کتاب اور حکمت سے لَتَوْا مِنْ يَدِهِ وَكَتَبَتْهُ الشَّاهِدَانِ لَالِیْتُمْ ساتھ اس کے اور اللہ مدد و حمایت کو ساتھ اپنے حق کے اگر تمہارے زبان میں آوے والا صفتین اور توبیان اس کی جو توبیان کیجو اور نصیحت کیجو کہ زبان میں آوے وہ ہر ایمان لاؤ اور مدد و گاری میں اس کے حی کیا وے قال کہا اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو بعد اس کلام کے اَقْرَضْتُكُمْ وَاحِدًا ثُمَّ عَلَيَّ ذَالِكُمْ اُضْحِیْ کیا اور کیا تم نے اور کیا تم نے اور اس کے کہا میں نے بھاری عہد میرا اس طرح سے کہ پورا کرو قالوا اَقْرَضْتُنا کہا پیغمبروں نے اور کیا تم نے اور عہد قبول کیا تم نے قال فاشھدوا کہا اللہ تعالیٰ نے پس شاہد ہو بعضے اور اور بعضے کے مابین کہ کو فرمایا کہ تم شاہد رہو اور انہما بر و اقام معکم من الشاہدین اور میں ساتھ تمہارے کو ہوں سے ہوں اس اقرار حق تو کی بعد ذالک فَاُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ پس جو شخص کہ پھر جائے ہر ایمان لانے سے اور اس کی مدد کرنے سے پیچھے ہے عہد و توبیان کے پس وہ لوگ بصرے ہوئے وہ میں نہ کار کھلے ہوئے دائرہ ایمان سے یا مقام عہد و توبیان سے اُخْرِیْ دین اللہ یتجنون کیا ایمان شکن پس غیر دین اللہ کے چاہتے ہیں دین دوسرے کو اور قرأت ہفتون ساتھ



خطاب کے بھی آئی ہے لیکن جنس کی قرأت یغنون ہے ساتھ غیب کے وَلَهُ اسْلَمٌ مِّنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو بیچ مانون کے ہے اور بیچ زمین کے ہے طَوَّعًا وَكَرْهًا وَخُشْيًا  
 رغبت سے اور ناخوشی سے نفرت سے یعنی چاہیں یا نہیں سزاوارہ حکم سے اللہ کے باہر نہیں نکال سکے  
 اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اہل اسمان تابع فرمان ہیں ساتھ غنیمت کے اور اہل زمین بعضے غنیمت بعضے بکرمیت  
 سمجھتے ہیں کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسمان کے گھر سدا ہوئے یا خود اسمان کے دلائل اس دین کے  
 معلوم کر اور حقیقت اس دین کی سمجھ کر وہ غنیمت والے ہیں اور جو کافر مانون کی زبردستی سے ایمان لائے  
 اور جو غلام اہل اسمان کے اپنے مالکوں کے خاطر سے دین قبول کرتے ہیں وہ کرمیت والے ہیں وَالَّذِينَ يَرْجُونَ  
 اور طرف اس کے پھر جانیں گے اور ترجیحوں بھی ساتھ خطاب کے قرأت بھی قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا  
 کہہ رہی تھی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہم اور متابعت کرنے والے ہمارے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس  
 جز کے کہ اناری گئی اور ہمارے یعنی قرآن شریف وَمَا اُنْزِلَ عَلٰى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ الْاَحْبَابِ  
 اور وہ جز کہ اناری گئی اور ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اولاد اس کے کے سمجھ لے کہ کتاب  
 انکی وہی صحیفہ ابراہیم کے تھا اسی پر عمل ان سب کا تھا وَمَا اَوْفٰی مُوْسٰی وَعِیْسٰی الْبَنٰیوْنَ مِنْ نِّبٰتِہِمُ اور جو دینی  
 گئی موسیٰ کے تو رات ہی اور عیسیٰ کے بچپن ہی اور سب بنی ماندشت اور ادیس اور داود اور حقون اور شعبا  
 اور شعیب کے پروردگار ان کے سے سمجھ لے کہ بعد ذکر موسیٰ اور عیسیٰ کے مذکور بنین کا ذکر عام بعد خاص ہے لا یُضَرِّقُ  
 بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَغَیْرِہٖ مِّنْہُمْ وَلَہٗمْ اٰیٰتٌ مُّکْرَمٰتٌ بہِیْنٌ جَدِیٰتٌ وَلَہٗمْ دَرِیٰمٌ اَیْکَ کے انہیں سے کہ بعضے ایمان  
 لائیں اور بعضے نہ لائیں مانند ہود اور نصاریٰ کے اور ہم واسطے کے فرمانبردار میں پیغمبر اور نبی کے باقی رہا اس آیت  
 شریفہ میں ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہیں وہ یہ ہے سوال سورہ بقرہ میں یہ آیت مذکور ہے اٰمَنَ  
 وَمَا نَزَّلَ الْبَنٰیوْا اِلٰی اِبْرٰہٖمَ وَاِلٰی عِیْسٰی وَمَا نَزَّلَ عَلٰی اِبْرٰہٖمَ حَتّٰی یُخْرِجَہٗ مِنْہِمْ کَیْفَ ہُوَ  
 یہاں لفظ قل کا اول آیت میں مذکور ہے اور یہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور وحی وارد ہونے  
 پیغمبروں پر اس آیت میں اہل انبیا بمنزلہ ورد علیہا ہے علی اپنے محل پر واقع ہے اور وہاں بقرہ میں کہ قولوا وارثو  
 اور یہ خطاب مومنون کو ہے اور ورو دوحی مومنین پر نہیں بلکہ وصول و بلوغ وحی ہے طرف ان کے  
 پس انزال انبیا بمنزلہ وصل النبیاء الی اپنے محل پر واقع ہے لیکن اس جواب پر ایک اور حدیث واقع ہوئی  
 وہ یہ ہے سوال علی بن ابی طالب کا کہ ہر مقام پر کلام اللہ میں وارد ہے چنانچہ مبلغ ما انزل لیک من اور ما انزل الی  
 ابراہیم من اور امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا میں جواب سورہ بقرہ میں انزال النبیاء من اور ما انزل الی  
 اور علی اپنے یعنی اصلی میں واقع ہے اور مقام نبی کریم کے معنون میں استعمال ہوا جو مجاز تو کیا منقطع

جس طرح سے کلام عرب میں بہت آماجی ومن یتبع غیر الاسلام دینا قلن یقبل منه وهو فی  
 الآخرۃ من الخیرین اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہیں قبول کیا جاوے گا اس سے اور وہ  
 واسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والوں سے جس سمجھ لیجئے کہ یہ آیت تہدید و سلطان سب کے  
 جس جو طالب غیر دین اسلام میں اور ان لوگوں کی شاہین کہ بعد وصول شرف اسلام مرتد ہو جاوے حق تعالیٰ  
 فرماتا جس کہ کیف یمدنی اللہ قومًا کفرًا و بعد ایمانہم کیونکہ ہدایت کرے اللہ یہاں استغناء معنی لغی جس  
 لئے نراہ دکھاوے اللہ اس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان انہی کے وشہد وان الرسول حق و تجاء ہم  
 البیتا اور گواہی دی ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچ جس اور قول کا صادق جس اور امن  
 ان کے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہیں واللہ لا یهدی القوم الظلیم اور اللہ نہیں تاہ  
 دکھاتا قوم مستم کہ نبیوں کو کہ ایمان کی جگہ کفر رکھا جس باقی رہا یہاں ایک حدیث کہ مفسرین لکھتے ہیں وہ یہ  
 سوال اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا جس لغی ہدایت مرتدون اور ظالموں کی علی الاطلاق اور حال کتبہ بہت  
 ایمان لائے ہیں اور ہزاروں ظالم ظلم سے باز رہے ہیں اور لاکھوں کافر مسلمان ہوئے ہیں جواب یہ آیت خاص  
 ایک گروہ کی شان میں نازل ہوئی جس کہ بعد اسلام لانے کے مرتد ہو گئے تھے اور اہل مکہ سے مل گئے تھے حق  
 تعالیٰ نے ان کو ہدایت نصرا میں اور حالت کفری میں رہنے کی تفسیر بینی میں لکھا جس کہ وہ بارہ آدمی تھے جن کی حق  
 میں یہ آیت نازل ہوئی حارث بن سواد اور طلحہ بن ابی رواق اور مقیس بن خیامہ وغیرہم اور بعض کہتے ہیں  
 کہ یہ آیت ہوئی شاہین اتری جس کہ حق تعالیٰ نے علم ازلی اپنے میں حالت ارتداد و مرتد لکھا معلوم کر فرمایا جس  
 اور ارتداد لکھا ہے تھا کہ قبل لعنت سمیعہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لغت اور صفت لکھی دیکھ کر ایمان رکھتے تھے  
 جب اب تبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ اسے لوگوں کو اللہ نہیں ہدایت فرماتا اولئک جزاؤہم ان  
 علیہم لعنۃ اللہ واللعنۃ للناس اجمعین یہ لوگ نہ ان کی بہت کراہی پر ان کے لعنت جس اللہ کی اور فرشتوں  
 کی اور آدمیوں کی سب کی سمجھ لیجئے کہ لعنت اللہ کی دور ہونا رحمت سے جس اور لعنت فرشتوں کے سزا میں جس  
 ان کی اسے اور لعنت آدمیوں کی مذمت کرنا جس خالد بن ولید لا یمحق عنہم العذاب ولا ہم یظنون ہم  
 رہیں گے پیچ کے یعنی لعنت کے ماثر لعنت کے کہ عقوبت جس نہ ملے گا کیا جاوے گا ان سے عذاب و سزا کا  
 اور نہ وہ ہلکت رہے جاوے گے واسطے رجوع کے طرف و نہا کے پیچ تاخیر عذاب کے ایک وقت سے دوسرے وقت  
 الا الذین نبوا من بعد ذالک واصبحوا فان اللہ غفور رحیم کہ پھر اسے طرف اللہ کے چھپے کہ  
 کہ مرتد ہوئے تھے اور صلح امن لائے اس جز کو کہ جہنم دیکھا تھا جس تحقیق اللہ تعالیٰ سختی والا مہربان جس تو یہ  
 کرنیوالوں پر چھپے کہ یہ آیتیں حارث بن سواد کے بھائی نے ایک امین کی ماتحت حارث کے پاس لکھی ہیں

حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ میں نے ہرگز کچھ سے جھوٹ نہیں سنا اور بھائی میرا بھی رسول خدا پر اقرار نہیں  
 کر گیا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹ نہیں باندھنے کے اور اللہ تعالیٰ اس سے سچا ہی پس میں کیوں ناامید ہوں  
 پس توبہ کر یا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقتِ بروج کے ان گیارہ آدمیوں سے کہ جن کا یہاں  
 تھا احوال کہا انھوں نے توبہ سے ابا کر اور جواب دیا کہ ہم توبہ کے میں ملے تھے انتظار مغلوب ہونے ان کے کا کرنے میں  
 اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو ہوا اور اہلِ دین اسلام قبول کر لیوں گے توبہ ہماری بھی قبول ہو جاوے گی تو اللہ  
 نے انکی شان میں فرمایا اِنَّ الدِّينَ لَقَوْلُ الْبَعْدِ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ اِذَا دَاوُدُ الْفَرَّاكُنْ يَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ حَتَّىٰ يَحْشُرَ وَهُ لَوْ كَانَتْ  
 ہوئے صحیحے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر میں یعنی ثابت رہے کفر یا ساتھ ساتھ توبہ کے بھی کافر ہوئے  
 ہرگز نہ قبول کی جاوے گی توبہ انکی وَ اُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ اور یہ لوگ کہ قائم رہے کفر وہ ہیں گمراہ طریقِ ہدایت سے  
 سمجھتے تھے کہ یہاں ایک بڑا خدشہ واقع ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی ہر اطر سے مرتد ہو جاوے لیکن جب ثابت  
 ہو گا توبہ اسکی قبول ہی اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد کھتی ہے یہ کیونکر کہنے جواب دفع اس خدشہ  
 کا شانِ نزول میں آیت کے مذکور ہوا ہے کہ یہ آیت خاص ایک گروہ کی شان میں نازل ہوئی اور کھر موچین  
 لکھا ہے کہ یہ آیت یہودی کی شان میں آئی ہے کہ بعد ایمان کا موسیٰ اور قوراثہ پر عیسیٰ اور یحییٰ سے کفر کیا اور  
 پھر زیادہ ہوئے کفر میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر بھی ایمان لائے مابود و پہلے ہی کتابیں  
 نفلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ کر مان رکھتے تھے جب آپ سدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی  
 حجت کے سب سے کفر اختیار کیا اور طرح طرح کی اندائیں دین اور فساد محاشے حق تعالیٰ نے انکو مردود اور مطرود کیا  
 اور ورطہ دوام کفر میں ڈالا ہرگز نہ توبہ طرف ایمان کے نہو گے اور نفی قبول توبہ سے ہی انکا قبول توبہ  
 ثبوت توبہ نہیں ہوتا اِنَّ الدِّينَ لَقَوْلُ الْبَعْدِ اَوْ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا فَمَا كَانَ لِقَبْلِهِمْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اُولَئِكَ ذَهَابُوا وَافْتَدَبِ  
 تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر رہے یعنی کفر میں رہے پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا کہ اسے ایک  
 ان میں سے ہرگز نہیں کے سونا اور اگرچہ بدلاوے ساتھ اس کے یعنی کافر اگر اس قدر سونا دے کہ زمین مشرق سے  
 مغرب تک پہنچاوے واسطے دفعِ غدا ب دوزخ کے سفاکدہ ہے قبول نہو گا اُولَئِكَ هُمُ عَدُوُّ اِلٰهِمْ  
 وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرٍ يِّنْ يٰہ لوگ کہ کافر میں واسطے ان کے ہے غدا ب درودینے والا اور نہیں اس  
 ان کے کوئی شخص مدد کر نہوا لہذا سے کہ غدا ب ان سے دفع کرے کھر موچین لکھا ہے کہ وہاں میں ناصرین میں  
 من زائد ہے یعنی نہیں واسطے ان کے مددینے والے سمجھتے تھے کہ ناصرین جمع قلت ہے اور جمع قلت  
 کے لانے میں یہ نکتہ ہے کہ واسطے کافروں کے تصور ہے بھی مددگار نہوں گے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا  
 مِمَّا تَحِبُّونَ ہرگز نہ پہنچو گے تم نیکی کو تو کہ سب اس نیکی کے بہشت میں جاؤ یہاں تک کہ خرچ کرو اور صدقہ



اس خبر سے کہ دوست رکھتے ہو تم نظم لن تناوا البتہ تحقیق سنا اسی رفت عمل کر سہ تو نہ لینے اس شی سے جو ہووے دوست رہا واسطے اللہ کے خیرات کرنا مال سے ایسا ب سے اجناس سے نہ صرف راہ حق کرا پاس سے نہ نقد ہو تو نقد دے اسی باخبر نہ جلس ہو تو جلس دے زر ہو تو زر نہ گنہ ان اشیاء سے تیرے پاس تو فحی ہو کچھ نقدی نہ کچھ اجناس ہو نہ صرف تن کو تو بطاعت اس کے کر نہ جتنی ہو طاعت عبادت کی کر نہ دلو ست جب خدا میں صرف کر نہ الفت کو نین کا حک حرف کر نہ جانکو اس کے رضا چھوڑ دے نہ کام اسب خدا چھوڑ دے نہ آرزو و خواہش اسب بھلا نہ کچھ سے خوش ہو و لگا رفت سب خدا نہ خوشین جب اپنی سب چھوڑ لگا تو نہ رشتہ سب سے جب تو لگا تو نہ بت ملگا کچھ سے وہ مولیٰ تیرا نہ اسکا تو اور ہوگا وہ پیار تیرا نہ سمجھ لیجے کہ نظم اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہ ہے کہ آیت ماقبل میں ارشاد کیا کہ اگر کافر فری زمین کے نو مادیں ہرگز مقبول نہ ہوگا اور اس آیت میں مؤمنوں کو غربت و لو اسی ساتھ فقہ کرنے کے سبحان اللہ و تمکو جو خیر قبول ہی نہیں دوستوں سے خواہش کی کہ کریں وہ ماقبول فرما دیں سب بعد از اول سب سے ابوطحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ خدائی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باغ نہایت خوب ہے اور مجھے کمال مرغوب ہے اسکو خدا کی راہ میں دینا ہوں میں جہاں چاہوں وہاں صرف کرو سمعہ خدائے درمیان اقربا اس کے کہ تقسیم کرو یا وما تفتقر من شیء فان الله به عليم اور جو خرچ کرو تم کسی خبر سے خواہ چھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب خواہ اشیاء مردود سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ تمہارے اس کے وانا ہی موافق ملتوں تمہارے تمہیں اجر و لگا کل الطعام کان حلالا لینی اسرا وکل تمام انواع طعام تھے حلال واسطے نبی اسل کے کچھ لیجے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ فبطم من الذین ما و اخرنا علیہم طمات احلت لہم یعنی شوخی طم و طمیت ہو و ان کے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائے اور بکری وغیرہم کے اور ان کے حرام کتے ہم نے یہ بھیہ آیت نہ کر کہنے لگے کہ واہ بہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالیٰ نے رد قول اس کے میں فرمایا کہ سب کھانے اولاد لیسو پر حلال تھے الا ما حرم انہرا یل علی نفسہ کہ جو حرام کیا تھا یعقوب نے اور جان بیک کے سمجھ لیجے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مراض ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی نذر مانی کہ اگر میں اس مرض سے اچھا چکا ہوؤں تو جو خرچہ کھانے کی تجھے بہت مرغوب تھی وہی ترک کروں جب حق تعالیٰ نے انہیں اس بیماری سے شفا بخشی تو انھوں نے گوشت اور دودھ اونٹ کا کھانے پینے میں بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا ہو و بھی انکی متابعت سے اس سے سیر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ حکم تو رات یہ حرام ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یون نہیں ہے بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اور اسے حرام کیا تھا من قبل ان تنزل التوراة پہلے اس سے کہ اتاری جاوے تو رات اور اگر یہ نہیں ہے تو قل قاتوا اب التوراة فالتوراة ان کتم صیدین کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں لا و تم تو رات صحیح کو پس نہ ہو

یعنی جن آئین بہ جہنم حرام لکھے ہیں رجب کو اگر سوئے سجے سجھ لکھے کہ ہو دینہ تو رات کے اسے لکھا گیا ہے نہایت انکسب خاص عام پر  
 ظاہر ہو گیا کہ افری علی اللہ الکنب من بعد ذلک فاولئک ہم الظلمون جو کوئی یہاں باندھ لے سو سکے اور اس کے حصے  
 حج حلال و حرام کے چیمے کے کہ جان لیا کہ تحریر اسرائیل سے جس خداوند جلیل سے جس بہر لوگ وہ بین عالم اور کوئی طے  
 انصافی سے بدتر نہیں ہے قل صدق الله ما سئلوا ائنا اہم جنتنا کہ یہ صحیح صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اللہ  
 تعالیٰ نے معاملہ کیا تھا ویسا بیان فرما دیا اور ہو دھوئے ہیں اس متابعت کرو دین ابراہیم کی کہ مستقیم ہے اور  
 اسلام کے اور نیز اربو دینے سے حنیف بیان حال ابراہیم ہے اور معنی اس کی خالص کی ہیں وما کان من المشرکین اور تھا  
 ابراہیم کہ ان اول بیت وضع للناس تحقیق کہ اول گھر اور زمین کے مقرر کیا گیا اور بنا گیا اور  
 آدمیوں کے تازیارت اس کی کریں للبنی بیکہ مبدا دگا وھدی للعلین وہ کہ ہے اس کے چمکے کے واقع ہے برکت والا  
 اور ہر بیت واسطے عالموں کی راہ دکھانے والا ہے مسلمانوں کو طرف بہت کے سمجھ لکھے کہ بجا اور کہ دو نو طرف  
 میں نام اس شہر کے کہ جہنم خانہ کعبہ واقع ہے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے گویا کہ کیا  
 گھر واسطے عبادت کے بھی بنا فرمایا کہ نہیں ہاں اس سے بھی عبادت بنانے تھے لیکن بہ اول وہ گھر ہے جس نے تعالیٰ نے  
 مبارک کیا اور آدمیوں کے تازیارت اس کی کو سب رحمت اور بدست کا کہ دانا چنانچہ خود مبارک گا وہ بتلخاں  
 فرمایا ہے اور برکت اس گھر کی یہاں تک ہے کہ نظر کرنا طرف اس کے نے طواف و نماز برابر عبادت کے ہاں ہے کہ  
 گھر میں واقع ہو جو جہنم لکھا ہے کہ مسجد حرام اول مسجد ہے کہ بنا بیت المقدس کی چالیس برس بعد اس کے واقع ہوئی  
 اور بعضہوں نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر لگے اول گھر ہی بنایا ہے اور بعضہوں نے کہا ہے کہ بہر عبادت  
 سرخ کا تھا آسمان سے اتر طواف آدم کے واسطے بھر طوفان نوحی میں ہی تعالیٰ نے اٹھوا لہ آسمان چارم برکت ہو  
 بیت المعمور کہتے ہیں کہ طواف گاہ ملائکہ ہے پھر کعبہ کی جگہ بنایا گیا اس کعبہ معظمہ المقابل بیت المعمور کے ہے کہ اس کے  
 چہریت المعمور سے گراوین توجہت پر کعبہ شریف کے کرے فید الیت بیتات مقام ابراہیم چچ اس گھر کے حرم  
 کے نشانیاں ہیں ظاہر ایک ایمین سے مقام ابراہیم ہے اور وہ پھر ہے کہ اتر قدم حضرت ابراہیم کا اسے چاقول ہیں  
 بھی نشانی فقط نہیں ہے بلکہ کئی معجزے اس سے ظاہر ہیں ایک تو نرم ہونا اس کا دوسرے درانا یا تو کا ایک تاکب سے  
 باقی رہنا نقش پا اس مدت دراز تک چوتھی محفوظ رہنا اس کا باوجود درحکم کے اور ایک نشانی یہ ہے کہ  
ومن دخلہ کان امنًا اور جو کوئی داخل ہوا اس گھر میں ہوتا ہے امن میں قتل اور غارت سے یعنی جو کہہ گا کہ  
 بکڑے والا ساتھ اس جائے مبارک کے پناہ کا ہے جب تک وہ اس گھر میں ہے دست تعرض اس سے کوتاہ ہے اور  
 کہا ہے کہ جو شخص داخل ہو حرم میں واسطے اس کے حج اور عمرہ کے امن ہوتا ہے عقوبات اور مکانات جزا  
 کہ قبل حج کے مرکب اس کا ہوا ہے اس واسطے کہ بقول صعہ مغفور ہے الوالحج مغفور نے کہا ہے کہ لکرت کعبہ



طواف کرتا تھا میں اور وقت صاف رکھتا تھا میں عرض کیا میں نے کہ الہی تو نے فرمایا ہے ومن دخلہا کان منہا  
داخل حرم کس چیز سے امن میں ہے ہاتھ چمکے اور دیکھا کہ آیتیں ان الفاظ سمجھ لیجئے کہ جنہوں نے مقام ابراہیم کو ایک  
آیت لکھا ہے اور امن کو داخل حرم دوسری آیت وہ کہتے ہیں کہ مجموعہ آیات مینات سے یہاں دو ذکر فرمائیں  
میں اور باقی کو چھوڑ دیں میں تاکہ دلالت کریں کہ آیتیں بہت ہیں مذکور انکا حد و شمار سے متجاوز ہے اور مفت  
نے بعضے ان آیات سے ذکر کریں ہیں میل قلوب کی طرف کعبہ کے اور خاص ہونا اسکا مسئلہ اور کعبہ  
اور جو قصہ کرے اسکے خراب کرنا کا وہ مخدول ہوتا ہے اور کوئی رینہ اور جھٹ کعبہ کے بہین بیٹھتا اور بہتر  
کعبہ نے طواف کنندہ نہیں رہتا اور جو کوئی اس نظر کرتا ہے البتہ شکار ہو جاتا ہے اور اولیائے شریف جمعہ  
گرد اسکے حاضر ہوتے ہیں اور روحانیان اور جنیان ساتھ طواف اسکے کے مائل ہوتے ہیں علیٰ ہذا الصواب  
اور بہت آیات ہیں کسی کے وصف میں تھک جائیں کو شمار سے ہم نہ یہ کہہ سکیں گے نہ ایک حصہ  
بھی ہزار سے ہم نہ بعضے عارفوں نے لکھا ہے کہ قرآن کے سینہ انسا لکھا ہے اور اول گھر جو اس میں بنا یا جو  
دل ہے کہ واسطے منظوریہ بمصداق و لکن بنظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام حصہ و آخر اسے وجود و رکت  
دل کے سے راہ ہی پاتے ہیں اس واسطے کہ جب اشعہ لامع نظرات تجلیات رہا اور دل کے جلوہ گر ہوئے  
ہیں تو انوار اسکے تمام وجود میں شریعت کر جاتے ہیں اور دل جب بصفت صفت کہ لکن یعنی قلب عبدی ہے  
مستغنی ہوتا ہے تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھ اور کے اوہی ہو جاتے ہیں رباعے کہتے ہیں اسی سے دیکھتے  
ہیں تو وہی نہ غیر اسکے وہم میں بھی رہتا ہے کوئی نہ دیکھتا ہے جسے سو طرح کے جلوے نہ نے یسیر رفت  
اور نے بصر بھی نہ اور اس غائے دل میں علامات روشن ہیں کہ طالب سب ان کے سراغ مطلوب پاتا ہے  
از بخلاف مقام ابراہیم ہے کہ مقام شریف ہے کہ مقام ابراہیم مقام حلت ہے اور یہی  
تحقیق حضرت محمد و الف لانی اور مستحسن کی ہے جو کوئی اس مقام میں داخل ہوا تمام قوتوں سے نجات  
پا لے اور امن ہوا اور سبے بڑا فتنہ فراق یاری سوا اس کے وہ پیغم ہوا اس طرح سے کہ پہلے سے سالک پر لیا  
اور استیادہ و نوہم ہی گاہے تجلی رقی ہوئی تھی گاہے نہ ہوتی تھی اب واسطے تجلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور  
اور نبی بارانہ کامل نظر و مہمان ماؤا بارانہ است نہ کہہ من شیدایم و جانانہ است نہ ربطا دارم من از و یو  
نہ من نہ یون خلیل اللہ منت کشن نہ و لیک علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً اور واسطے خدا کے حوا ہے  
آدمیوں کے حج کرنا حانہ کعبے کا جو کوئی پاسکے طرف کے راہ حج ساتھ زہر اور زہریم کے دولوی معنی زیارت بیت نہ  
اللہ کے کرنے کے ہیں سمجھ لیجئے کہ استطاع متضمن زرا اور زہریم حاکم اور صحت کے ہے اور امن طریق بھی شرط ہے  
مذہب امام عظیم کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک زرا اور حاکم ہے اور امام مالک کے قول پر صحت بدل اور

قدرت اور مہرشی کے ہی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور جو کوئی کافر ہو اور نہ گرویدہ ہو بضر صریح جس شخص  
 اللہ سچا نہ بنے پرواہی عالموں سے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَكْفُرُوا بِالْآيَاتِ اللہ کہہ چکا تھا صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسی اہل کتاب مُراد کتاب سے تورات ہی کیوں کفر کرتے ہو ساتھ ساتھ انہوں اللہ کے کہ سچ و حوب حج کے بھی  
مَنْ وَاللَّهِ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ اور حدیث باری اور اس خبر کے کہ کرتے ہو تم حق چھاننے سے اور کفر کرنے سے  
 ساتھ ساتھ انہوں اللہ کے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَصْذِقُوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَن کہہ لیں اہل تورات کیوں نہیں  
 ہو تم راہ اللہ کے سے اُس شخص کو کہ ایمان لایا ہے مُراد اس سے عمار یا سر میں کہ یہود انگوٹھے میں کی طرف  
 کھینچتے تھے تَجَوُّوا عَوَجًا جاتے ہو واسطے اس راہِ راست کے سچی یہود سمجھ لیتے کہ یہود کا لوگو کہتے  
 تھے کہ تمھارے دین میں کچی جس شخص کی کہ تم متابعت کرتے ہو یہ وہ پیغمبر موعود نہیں ہیں اور لغت اور  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اُسے ہوئے سنا تھے حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ جاتے ہو تم واسطے دینِ اسلام  
 کے کچی وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اور حال یہ ہے کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہی تم نے  
 کہ راہِ راست اور دینِ درست اسلام ہے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور ہمیں اللہ تعالیٰ غافل اس خبر سے کہ  
 ہو تم یا ایہا الذین آمنوا إِنْ تَطِيعُوا اسی لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہنا مانو گے تم بہ خطاب جماعت انصار کہ  
 رضی اللہ عنہم فریقاً مِنَ الذِّينِ اؤْتُوا الْكِتَابَ اُنْکَ فرقہ کا اُن لوگوں سے کہ قرآن سے کہیں کتاب لے کر ہو کہ  
 شاس بن قیس اور اصحاب اُنکے میں يُودُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کافرین پھر دین تم کو پیچھے ایمان تمھارے کافر  
 یعنی اگر متابعت شاس اور اصحاب اُنکے کی کرو گے تو تمھیں قتل کر دیں گے سمجھ لیتے کہ یہ شاس یہودی خودی تھا  
 عیب جوئی بدگوئی مسلمانوں کی کرتا تھا اور جانتا تھا کہ مجمع انصار میں تقریر دالے اور بہ دو قیلے تھے اوس خراج  
 اور جاہلیت میں درمیان کے حرب اور قتال دائم قائم تھا جب کہ ان ہوئے وہ دشمنی تبدیل بدوستی ہو گئی  
 شاس نے سمجھ لیا کہ وہی طریق عداوت کا درمیان اُن دو فرقوں کے تازہ ہوا ایک شخص کو سکھا دیا کہ اس  
 میں جوانوں اوس اور خراج کے بیٹھے اور بچھے فصع ان کے ذکر کرے اور اپنی عداوت اُس شخص سے جا کر  
 فدا کیا اور قصیدہ کہ نام جاہلیت میں اُسے جو میں خراج کے کہا تھا طَرَحَا الْقَصِيدَ اور یہاں تک  
 کہ مجاہد سے تمام گذر کر صانے کو پہنچا اور دو فرقہ اوس اور خراج صفین یا ندھہ کر لڑنے لگے اُس وقت جب رسولِ مال  
 ہوئے اور بہ آئین لا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معرکہ میں شریکے گئے اور درمیان دو فرقوں کے  
 کھڑے ہو کر فرمایا کہ باوجود اُنکے کہ میں تم میں موجود ہوں تم رسوم جاہلیت سے باز نہیں رہتے حق تعالیٰ نے تمھیں  
 مشرف بالام فرمایا ہے طریقہ و سیدار کا مت چھوڑو کہ حق تعالیٰ کیا فرماتا ہے پس یہ آئین رہیں اُنکو  
 اُنھوں نے توبہ کر کے پھیرا اُنارے اور رو کر اپنی میں مل گئے اور سمجھ لیا کہ یہ یہود کا کہا ہے کہ ایمان جانا ہی کافر ہو جاتا

پس حق تعالیٰ انکو اس وجہ سے خطاب فرمایا کہ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُنَادُوا لِلَّهِ أَنْتُمْ لَكُمْ رَسُولُهُ  
 اور کہو کہ کفر کرو گے تم اور حال یہ ہے کہ تم ہی جانتی ہو اور تمہارے آئینہ اللہ کی اور درمیان تمہارے بنمہ  
 وَمَنْ يَعْصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هَدَىٰ إِلَىٰ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ اور جو کوئی محکم کرے اللہ کو یعنی دین حق کو یا کتاب اللہ کو  
 پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ اے لوگو جو ایمان لا  
 ہو اور اس اور خرچ سے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا سمجھو یعنی کہ نزدیک اکثر عمار کے بہت است نفوس حق  
 اس واسطے کہ تقویٰ الہیہ کہ حق تقویٰ کا ہے کسی سے نہیں ہو سکتا اس غایت الہیہ نے بار اس مرتبہ  
 اس امت سے اٹھایا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت پہنچی کہ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ مگر گاری  
 اس قدر کہ مقدور تمہارا ہے وَلَا تَعْتَوْنَ رِجَالَكُمُ الْمَوْتِ مَرَّةً وَاحِدَةً اور ہرگز نہ مروت مگر تم کمان ہو سمجھو یعنی کہ لفظ نبی کا موت  
 واقع ہے لیکن حقیقت میں امر ہے باقامت اسلام نامسلمانی بر مرین وَاغْلِظْ صُورَاجَ اللَّهِ جَمِيعًا اور محکم کرو تم  
 انصار الہی اللہ کی کھٹے یعنی سب تم سمجھو یعنی کہ جل اللہ یہاں قرآن شریف ہے یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ہے کہ عتصام مذہب تابعت سید امام ضرط مستقیم اور دین اسلام حق قطعہ سمجھو گاہا یہاں نہ خست  
 مجبور و کوئی نہ وہاں مانگا نہ خست موعود و کوئی نہ بیچ ہے کہ نہ متابعت بدسل نہ بیچے کبھی قتل مقصود و کوئی  
وَلَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَكُمْ مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ تَصَدَّقَ مِنْهَا بِالْخَيْرِ اور نہ قریب ہو تم خدمت الہی سے خدمت انکی اپنی عظمت کا پختہ خدمت کو نہ خست  
 جانے نہ واد کرو انجہ اللہ علیکم اور یاد کرو تم نعمت خدایا جو اور تمہارے افاضہ کنی ہے اوہ کیا ہے  
 اسلام حق اور قرآن حق اور بعد ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں اذ گنتہم نہ  
أَعَدَّ آخِزًا لِّكُلِّ بَيْنَ قَلْبٍ وَبَيْنَ قَلْبٍ ان کو یاد رکھو کہ جو وقت تھے تم آئینہ دشمن کہ کدہ حرب کر رہے تھے  
 پس الفت ڈالی درمیان دون تمہارے بسبب برکت اسلام کے اور معیت خدمت سید امام کے فاصتہم نہ  
 بے غمترہ اخواناں ہو گئے تم ساتھ نعمت کے کے بھائی آئینہ و گنتہم علی شفا حفرہ من النار فاقعدتہم مہما  
 اور تھے تم بواسطہ مثلالت اور جہالت کے اور کینارے ایک گھر ہیکلک دفع سے یعنی قریب کرنے  
 کے تھے دوزخ میں الراسخالت میں مر جاؤ دوزخ میں جاتے پس جو ایام اللہ نے اس سے منہا کی ضمیمہ خبری  
 ہے یا نار کی طرف گدازت یسیر اللہ اس طرح میان کرتا ہے حال تمہارا فقر قدیمی اور الفت محمد سے  
 اللہ روشن کرتا ہے لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ واسطے تمہارے نشانیاں و ہدایت اپنے کی انکو راہ  
 یا اور ثابت رہو اور طریقہ ہدایت کے وَلَنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ اور ہر آئینہ چاہئے کہ ہو تم میں  
 ایک جماعت کہ وہ بلا وین آدمی کو طرف بھلائی کے سمجھو یعنی کہ مراد بھلائی سے اسلام حق یا فقہ و نہایت  
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ بلائے والے مؤذن میں کہ لوگو کو طرف نماز کے بلائے میں وَيَا مُرُؤْنَ بِالْمَعْرُوفِ و نہایت





بغیر گناہ کے عقوبت نہیں فرماتا عالمین سے مراد جن واس میں وَلِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے جو کچھ  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور فرشتوں سے وَمَافِی الْاَرْضِ اور جو کچھ پھر زمین کے جس کا ان اور موالد سے  
وَالِی اللّٰهُ تُرْجِعُ اَلْاُمُوْرَہ اور طرف خدا کے پھرے جاتے ہیں بت کام کہتم خیر اُمۃ اخر جت  
للتاس ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہیں واسطے لوگوں کے یعنی تم بہترین امت ہو پہلے سے علم الہی میں  
یا لوح محفوظ میں یا لیب انبیاء میں یا روز مشاق میں کہ سچ جواب الت برکت کے جلدی کی تھی سمجھ لے کثرت  
اس امت کی اس واسطے ہی کہ افضل پیغمبران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہان رکھتے ہی نہ اصل  
پیامبروں میں جو پیغمبر پھر افضل ام ہوں ہم امتی عنون کرنا اور حق تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں کو تین صفوں کے  
ساتھ متعارف فرمایا ہے ان کو بیان فرمایا ہے تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ یہی کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے  
سمجھ لے بھلائی وہ ہے کہ جو شرع میں مستحب ہے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور دوسری منع کرنے ہو برائی سے  
کہ جو شرع میں برائی ہے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور تیسری ایمان لانے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ خدا کے سمجھ  
لے کہ ایمان لانا خدا پر مضمین سب ایمانات پر ہی کہ ایمان لانا تو ثابت ہو تا ہی رحمان پر جو ایمان لائے گئے ہیں  
وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ الَّذِیْ لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ اور اگر ایمان لائے اہل کتاب قرآن پر کہ اتر ہی پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہر  
واسطے ان کے وہ تصدیق اور اقرار انھار سے مِنْہُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ و اکثر ہُمْ اَفْسَقُوْنَ یعنی انہوں سے ایمان لائے  
میں جنہیں عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اہل کے اور اگر ان میں سے فاسق ہیں لَنْ یُّخْزَوْکُمْ اِلَّا اَدْنٰی بر گزشتہ ضرر  
پہنچاؤں کے تم کو مگر نہ بچھوڑا کہ کفر کی طرف بلاؤں گے یا ہتھان پتھر لگاؤں گے یا قاتل سے ڈلاؤں گے نہ  
وَاِنْ یَّقْنٰی لَوْ کَرِہُوْا کَہَ الْاَدْبُوْرَ اور اگر راستی کریں گے تم سے پھر دیوں گے تم کو مٹھہ اور شکست کھاؤں گے  
لَا یُصْخَرُوْنَ بِہِمْ مدد سے جاویں گے نہ مخلوق سے نہ خالق سے خَرِیْتُ عَلَیْہُمْ اَلَّذِیْ لَکَ اٰیٰتٌ یَّقْنُوْنَ لا یجیل  
مِّنَ اللّٰهِ وَحَبِیْلٍ مِّنَ النَّاسِ ماری گئی اور ان کے علامت خواری جزیرہ دینے کا جہان باجاویں مگر حق  
ناہ کے اللہ سے اور نہاہ کی لوگوں سے یہاں اشارہ منقطع ہے خواری لازم ہے انہی ذات کو مگر جس کا  
ساتھ عبد الہی کے قبول جزیرہ ہے اور ساتھ عبد مسلمانوں کے کہ بعد لینے جزیرہ کے ہے وَبَسَّ  
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور پھرے ہو وہ ساتھ غضب کے اللہ سے یعنی سزاوار غضب الہی ہوئے وَضَرَبَتْ  
عَلِیْہِمْ الْمَسْکَنَۃَ اور ماری گئی اور ان کے نشانی فقر کی ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ کَانُوْا یُکْفِرُوْنَ یا یات اللہ  
بہ خواری اور فہری اور انا غضب الہی میں اس واسطے ہی کہ تھے وہ اندوے عناد و کفر نے ساتھ شایانوں  
اللہ کے کہ قرآن ہی اور احکام قرآن یا یہاں سے پیغمبر کے معجزات وَيَقْنُوْنَ اَلْاَنْبِیَآءُ بِغَیْرِ حَقِّ اور مار  
ڈالتے تھے پیغمبر کو بے حق سمجھ لے کہ اگر نہ مارنا انبیاء کا حق تھی تو باحق لیکن یہاں ان کے اعتقاد کے موافق اشارہ



کیا کہ ان کے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت بُرا ہی اور قتل بے ہودہ منہ سے واقع ہوا تھا لیکن ضرر نہ  
 اُنھی بھی ہوئی اس سب سے اُنکو بھی قاتلون سے کہنا ذالک بما عصوا وَاَوْكَانُوا یُعَذِّبُوہُمْ کفر اور قتل سوا  
 ہی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہی کہ جب عبد اللہ بن سلام اور ان کے جنے  
 ثعلبہ فرس اور اسید اور سوا ان کے مشرف بہ ہلاک ہوئے یہود طعن کر فتنے لگے کہ ہمارے قوم کے اشرافوں  
 خلاف نے اسلاف کو کیا اور ہم سے راہ مخالف کا لیا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لَیْسُوا سَوَاءً  
 نہیں ہیں ان اہل کتاب برابر کافروں کے مِن اٰھْلِ الْکِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ لِّعَلَّی اٰتٰیہُ الْکِتَابِ سے ایک  
 جماعت ہے قائم دین اسلام نہ کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے مِن یَتَّبِعُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِنَّہٗ اِلَیْہِ  
وَاٰتِیْہِمْ سَبْحًا رخصتے ہیں قرآن اوقات رات کے میں یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ بھی  
 کرتے ہیں تلاوت کا یا نماز پڑھتے ہیں اس وقت اور مشہور نماز عشا ہی کہ مخصوص ساتھ اس امت کے ہے سمجھ لیں  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث کی بازگواری لوگ منظر پیش تھے نے نکل کر حجرہ مبارک سے فرمایا کہ  
 سمجھ لو کسی دین میں کوئی گروہ اس وقت خدا کو یاد نہیں کرتا سوا اُنکے یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ اور  
 امت قائم کی فرمائی حق تعالیٰ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ خدا کے وَرِدْنَ قِیَامَتِ کے وِیَا مَرْزُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ  
وَنَہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ و یَسَارِعُوْنَ فِی الْخَيْرَاتِ اور حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھ بھلائی کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی ہے یا سب مامورات شرع اور منع کرتے ہیں بُرائی سے کہ مذہب پیغمبر کی ہے یا تمام مہیات جمع  
 کی اور جاری کرتے ہیں صحابیوں کے اور بائیسے میں میراث کے وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور یہ لوگ  
 میں یعنی امت قائمہ و صورت صفات مذکورہ صالحین سے وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفِرُوْہُ اور جو  
 کچھ کریں گے بھلائی سے پس ہرگز نئے جائنگے ناقدری اسکی یعنی ثواب اعمال میں نقصان ہوگا اور عمل  
 اس امت قائمہ کا ضایع نہ کریں گے سمجھ لیجئے کہ نقصان ثواب کو یہاں کفران فرمایا ہے جیسے توفیر ثواب  
 کو نہ کہ اس آیت میں وکان حکیم شکور وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ اور خدا نے تعالیٰ جانبا ہی پر سرکاروں کو  
 یعنی ان کے احوال سے آگاہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ یَّغْنِیَ عَنْہُمْ اَمْوَالُہُمْ وَلَا اَوْلَادُہُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا  
 تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمان کے وہ کعب بن اشرف اور مارشک تھے  
 ہرگز نہ کھاسیت کریں گے ان سے مال ان کے کہ رشتہ میں غمناک و سیتے ہیں یا آپ ایسے بیچ قوم سے  
 لیتے ہیں اور نہ اولاد ان کی کہ آپ پر ہمنہ کرتے ہیں عذاب اللہ کے سے کچھ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ  
ہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ اور یہ لوگ کافر بننے والے و زنج کے گک کے ہیں اور وہ بیچ اس کے  
 ہمیشہ رہنے والے ہیں مِثْلُ مَا یَفْعَلُوْنَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اسکی جو خرچ کرتے ہیں یہود بیچ

اس زندگانی دنیا کے سمجھنے والے کہ یہاں مراد ہو وہ ہیں کہ عالموں کو اپنے رشوت دیتے تھے یا اوصیاء اور اصحاب  
 اس کے ہیں کہ حرب احدین کفار کے لشکر کی مدد و خرچ کی تھی یا مشرک ہیں کہ عید و منن ثون رائے تھے  
 تھے یا منافق ہیں کہ ریا اور دکھانے واسطے نفقہ کرتے تھے کثیر دینج قہاصیر اصابت حرث قوم ظلموا  
 انفسهم قاتل کتھ ما تہ مثال اس باؤ کے ہے کہ ہووے حج اس کے سردی سخت پڑی کیے  
 ایک قوم کی کو کہ ساتھ مشرک اور معاصی کے ظلم کیا انھوں نے جانوں اپنے کو بس ہلاک کیا اس  
 باؤ نے کھیتی اس کے کو و ماکلہم اللہ و لکن انفسہم یظلمون اور نہیں ظلم کیا ان کھیتی والوں کو ساتھ باؤ  
 کر کھیتی کے خدائی تعلق نے اور لیکن وہ ہیں کہ جانوں پر اپنے ظلم کرتے ہیں اسے عمل کرتے ہیں جو سب  
 عذاب کے ہوں سمجھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے تشبیہ دی اس مال کو کہ نے موقع نفقہ کرتے ہیں عدم شفاع  
 میں اس کھیتی سے کہ بالامارت ہوگا کہ کسی کو اس سے نفع نہ پہنچے کہا ہے بعضوں نے کہ نفقہ مال ہندو  
 الکائن کے ہلاک کرنے میں آیا ہے یعنی باؤ مملکت کھیتی کے جملانے میں یا ایہا الذین امنوا لا  
 تتخذوا ابطانہ من دُونکم ای لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر دوست دلی سوال سے کہ مسلمان  
 ہیں انہوں نے جنس تمہارے سمجھتے ہیں کہ بعض صحابہ منافقوں سے دوستی رکھتے تھے اور ہو و دل سے دشمنی  
 حق تعالیٰ نے منع فرمایا ان کے ہم نشینی سے کہ بگائے ہیں لگائے نہ ہوں گے لایا تو انکم مخبا لا میں  
 ملی کرتے تم سے تباہ کرنے میں و دوا ما عیتہم دوست رکھتے ہیں بہ کہ ایذا میں ٹرو تم قد بدت  
 البغضاء من اخواہم تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنی علامت ناخوشی منہوں ان کے سے سمجھتے  
 لیجے کہ ہو و ہمتیہ عرب جوئی مسلمانوں کی کرتے تھے اور منافق پیمر کی جناب میں بائیں قنہ انکیر کہتے تھے  
 و ما تحفی صدودہم اکبر اور جو کچھ حصائے میں اپنے ان کے عداوت اور بغض سے بہت برا  
 اس سے کہ زبان بر لائے ہیں قد بیننا انکم الایات ان کنتم تحفلون تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے  
 تمہارے نشانیوں کو اشدناؤں اور ہنگاموں کے اگر ہو تم از روئے الضاف کے سمجھتے مواقع  
 نفع کے کہ دوستان جانی ہیں اور موار د ضرر کے کہ دشمنان نہانی ہیں دوست میں ہیں نہ  
 قسم ای رافت نہ جانی ہیں اور زبانی و نانے نہ یار جانی سے جی کا کہہ احوال نہ کہ تیرا دوست ہے  
 وہ درہ حال نہ اور زبانی جو میں انھوں سے تو نہ صرف رکھ ظاہری ہے گفتگو نہ اور جو مالت و قسم ہو  
 مان نہ دے کے بس مال سے فہم نہان نہ ہا انتم اولاء خبر وایہ ہو تم وہ لوگ ہو سمجھتے ہیں کہ باخبر  
 تہیہ کا ہے اور خطایاروں کے کہ اغیاروں سے یاریاں کرتے ہیں پس بیان خطا کافر مائا ہی یوں کہ  
 یحبونہم ولا یحیونہم دوست رکھتے ہو تم انکو اور چاہتے ہو کہ اچھی خبر کو وہ پہنچیں کہ اسلام ہے اور

نہیں دوست رکھتے وہ تم کو اور چاہتے ہیں کہ بری سے بری چیز کو تم پہنچے کہ کفر سے بدی وہ تم سے  
 کریں جسکے خیر خواہ ہو تم نہ مہرجیف کہ پھر ان کے چوہا ہو تم نہ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ اور ایمان رکھتے ہو تم  
 ساتھ کتاب ساری کے بخلاف ان کے کہ یہ بعض کتاب پر اپنے ایمان رکھتے ہیں اور بعض کے  
 منکر ضابطہ نعت منعمہ آخر زمان برکہ ان کی کتاب میں لکھی ہے ایمان نہیں لانے وَإِذَا الْقَوُودُ قَالُوا أَصْنَاؤُ  
حِبِّ مَلَائِكَاتٍ کرتے ہیں تم سے کہتے ہیں ایمان لانے ہم بھی مثل تمہارے وَإِذَا أَحَلَّوْا عَصَا عَلِيكُمْ  
الْأَنفَالِ مل میں العیظہ اور جب اکیلے ہوتے ہیں اور آپس میں ہم خلوت کرتے ہیں کاٹتے ہیں  
 اُردو شنی تمہاری کے انگلیاں نہایت غصے اور کینے سے قُلْ مَوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ کہہ اے محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان کینے والوں کو کہ مر جاؤ تم ساتھ غصے اپنے کے سمجھتے تھے کہ یہ امر واسطے توخ کے  
 ہی إِنَّا اللَّهُ عَلِيمٌ ذَاتُ الصُّدُورِ تحقیق خدا تعالیٰ جانتا ہے سینہ ولے کینے کو سمجھتے تھے کہ امر دقائے  
 بد کا منعمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے پس حاصل معنوں کا یہ ہے کہ خدا نہ مارے تم کو مگر اسی حد کی غصے  
 رشک بران تمسکم حسنہ قسوتهم اگر لگے محض یعنی ہوئے محض بھلائی حی قح مندی اور مال  
 غنیمت کا خاتمہ جنگ بدر میں ملا تھا ناخوش اور دل ننگ کرتی ہے ان کو وَإِنْ تَصِيبْكُمْ سَيِّئَةٌ یفرحوا  
 بہا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنی غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد میں اتفاق ہوا تھا خوش دل اور فرحناک  
 ہوتے ہیں ساتھ اس کے اور یہ علامت کمال عداوت کی ہے کہ غم سے کسی کے شاد نہ ہونا اور شادی  
 سے غمناک نہ ہونا وَمِنْ شَادَانِ اور شادی سے عین ہو کوئی ہو نہ دشمن اسے پھر زیادہ کون ہے  
سَوْجُودٌ وَإِنْ تَصِبْ رُؤَاوُ تَقْوَا الْبَصِيرَةَ كَيْدُهُمْ نَشِئًا أَفَلَا يَصْبِرُونَ وَمِنْ مُؤْمِنُونَ اور رخائے ہونے کے  
 یا کید منافقین کے یا ازرا کفار کے اور رہبر کرو ملنے جلنے دشمنوں کے سے نہ ضرر کرے تم کو مگر اور حیلان کا کچھ  
إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ تَحْقِيقُ اللَّهُ أَسَاطِيرَ أُولَئِكَ مَنْ كُفِرْتُمْ بِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَاطِرًا عَلَيْكُمْ  
وَإِذْ عَدُوَّتُ مِنْ أَهْلِكَ أَوْرَادُ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبٌ صُحْبٌ كُلُّهُ تَوَكَّلْ مَكَانَ جَانِبِهِ رَضِيَ  
 اللہ عنہا کہ اہل تیری ہی سمجھتے تھے کہ وہ دن بعضے کہتے ہیں کہ خراب کا یا بد رکھتا تھا اور صحیح تر اور مشہور  
 تر روز احد کا تھا کہ پانچ سو سال کی مدت سے بریں ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اس کا مختصر  
 یہ ہے کہ ابوسفیان نے لشکر جمع کر کر ارادہ دینے کا کیا تین ہزار سوار اور سادہ اور سات سو ذرہ  
 پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لے کر گواہ احد کے پاس آکر دیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 چاہا کہ مدینہ سے نہ نکلیں اور شہر ہی میں ان سے لڑیں بعضے اصحابوں نے کہ حرب بدر میں حاضر تھے  
 حضرت کو سمجھایا کہ کھل کر لڑے حضرت نہ راہوان لیکر قباجر اور انصار سے واسطے قتال کرنے کے متوجہ



ہوئے راہ سے عبداللہ بن سلول نے تین ہونہا فقوں کو لے کر اسلام کو لپٹ کر رحمت کیجی  
 نعم خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیوں سے متجاہلہ لشکر اعدا کیا اس دن کے صبح کو حق تعالیٰ  
 نے ارشاد کیا ہے کہ اب اپنے سے باہر لاؤ تَبَوُّیَ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ عَلَيْهِمُ دِیْنِہِمْ مَا کَانَ  
 حَکْمَہِ عَطِیَہ کی واسطے لڑائی کے اور یہ صورت اس طرح تھی کہ سیمئہ لشکر زبیر بن عوام کو دیا تھا اور سہ  
 مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہداء حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کو اپنی ملازمت شریفہ  
 میں متعین فرمایا تھا اور عبداللہ بن حنیس کو محاسن آدمی تیر انداز دیکر رختہ کو وہاں کہ بظرف اُختھا مقرر کیا تھا کہ  
 وہاں سے جنبش کریں وَاللّٰهُ سَمِیعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ نے والاہی قول بھارا کہ دینے کے توقف میں اور  
 لکھنے میں کہتے تھے اور جاننے والاہی یقین بھاری ساتھ عاقدیم کے اذہمت کَافِیْنَ مِنْکُمْ حَبِ  
 قصہ کیا تھا دو فرقوں نے تم میں سے کہ مسلمان ہو بنو حارثہ اس کے اور بنو سلمہ خزیج سے اَنْ تَفْشَلَا بِہِ  
 نامردی کریں اور بھرجا میں لڑائی سے جوقت ابن ابی بھر تھا وَاللّٰهُ وَلِیُّہِمْ مَا وَاوَحَالَہِمْ لَیْسَ کُلُّ طَرَفٍ یَّحَکُّ  
 اور بھرتے اور حال بہت ہی کہ اللہ مارا اور مددگار تھا اُن دو فرقوں کا وَعَلٰی اللّٰہِ فَلَیْتُ کُلِّ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر  
 خدا کے نہ اور غرارت کے بچانے کے تو کل کریں ایمان لے لو کہ اللہ نصرت دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرِ  
 اور تحقق نصرت اور مدد دینی تم کو اللہ نے سچ اس حکم کے کہ اس کو بدر کہتے ہیں اور وہ جاہلی فوج بہ بدر  
 کلمہ وَاَنْتُمْ اَذَلُّہُ اور حال آنکہ تم تھے دلیل و شہدوں کے انھوں میں سب کشتی کے فَاتَّقُوا اللّٰہَ یَا اُولِیْ  
 اور بہت تر الشکر شہ کو لکھا دیکھ کہ ہر اس ان ہوا اور ہونا فقوں کے پھر نے سے دہشت نگر و لعلکم تَشْکُرُوْنَ یا  
 کہ توفیق ماؤ تم کو دے کر و تم کو نعمت اور نصرت اور تمھارے زیادہ ہو سمجھ لیجئے کہ بعد نصرت مسلمانوں کے کہ ہر  
 بدر میں ہوئی بھی خبر دیا ہے اللہ اور فرمایا ہے کہ یاد لراہی مُحَمَّدٌ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ  
 جوقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانوں کے اُسوقت کہ درماندہ تھے اَنْ یَّکْفِیْکُمْ اَنْ یَّمِیْدَ کُمْ رَبُّکُمْ کیا نہ گھات  
 کر گاتم کو یہ کہ مدد کر گئی تم کو رور و مددگار تمھارے نے بِثَلَاثَةِ الْاَفْرِ مِنَ الْمَلَائِکَةِ مُنْزَلِیْنَ ساتھ میں ہر اسو  
 مشرکوں سے امارت ہوئی عالم بالا سے اور بعض کہتے ہیں کہ وعدہ میں ہر افرشتے امارت کا احد کے دن کیا تھا اللہ طہر  
 تعویٰ کے حنا خد فرمایا ہے بکے احباب ہی بعد تھی سے یعنی مدد کنی تمھاری اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوا اَلَا یُرِیْکُمْ  
 لڑائیں دشمنی کے اور ہر ہر گاری کرو تم یعنی جو ستم کے کہنا نہ ماننے سے ہو مقدمہ میں لڑائی کے کہیں سمجھ لیجئے  
 کہ صبح اور آت بہرہ کہ تہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حق تعالیٰ سے مدد مانگے تھے حق تعالیٰ نے پہلے ہر افرشتے  
 بھیجے پھر تین ہزار کو لپٹ پیٹھی پھر آریخ ہر امارت فرمایا ہے وَاِذَا تَوَلَّوْا فَاُولٰٓئِکَ اُولُوْا اِلٰہِہُمْ اَوَّلَیْنَ اُولٰٓئِکَ  
 اور تمھاری سے کہ انکو ہی فوراً اولین و ہر کریں ہٰذَا اَیْمِدُ کُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ الْاَفْرِ مِنَ الْمَلَائِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ

یہی کہ مدد گریا ہی تم کو درودگار تمھارا ہاں تمھیں مانج نہار سوار کے فرشتوں نے فی واللہ سمجھ لیا کہ عمار  
 تمھیں سب بہادروں کی کہ لڑائی میں کچھ شانی اپنی بری اپنے رب پر رکھتے ہیں اس فرشتے جو اترے تھے  
 روزانی شانی بہ تھی کہ پھٹے بندھے تھے درمیان دو موٹے ٹھون کے چھوٹے تھے ماضوف سحر شانی پر اور  
 دین گھوڑوں کی بندھی تھیں وَمَا جَعَلَ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَأَوْزَيْنَ كَيْدَ الْإِنْسَانِ لَمَّا كَانَتْ أُمَّةٌ لَّيْلَى  
 يَأْسُ أَوَّلُ الْفَرِشْتُونَ كَيْدَ الْإِنْسَانِ لَمَّا كَانَتْ أُمَّةٌ لَّيْلَى يَأْسُ أَوَّلُ الْفَرِشْتُونَ كَيْدَ الْإِنْسَانِ لَمَّا كَانَتْ أُمَّةٌ لَّيْلَى  
 وَلَظْمَتِ قُلُوبُهُمْ بِمَا كَانُوا يُفْعَلُونَ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَأَوْزَيْنَ كَيْدَ الْإِنْسَانِ لَمَّا كَانَتْ أُمَّةٌ لَّيْلَى  
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور نہیں مدد گزرتا کہ اللہ غالب حکمت والے سے کہ کسی سے مغلوب نہیں ہوتا اور  
 فتح دینا اور شکست کھانا مادہ لو اسکی مضمین حکمت ہی اور بدر کے لڑائیں تھیں فتح مند کیا یقطع طوقاً  
 مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ لَمَّا كَانَتْ أُمَّةٌ لَّيْلَى يَأْسُ أَوَّلُ الْفَرِشْتُونَ كَيْدَ الْإِنْسَانِ لَمَّا كَانَتْ أُمَّةٌ لَّيْلَى  
 کہ کافر ہوئے سمجھ لیا کہ اس واقعہ میں واقعی یہی شکست عظیم ٹرے ٹرے رہیوں کو قریش کے پہنچ رہی تھیں  
 گئے اور ترقید ہوئے اَوْ يَكْبِتُنَّكُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ یا یہ کہ عمار اور کونسا کرے انکو پس پھر عمار اور کونسا کرے  
 کھاؤں یا مراد اور نہ بہرہ اور نہ امید فتح سے سمجھ لیا کہ بدر کے لڑائیاں کو جنگ احد کے سامنے اسو اسو  
 کیا کہ صحابہ صراور شکردوں کو حال اور ان احد کے لڑائی کی ہمت پر صبر کریں اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر  
 شک کریں اور قصہ حرب احد کا تحمل یہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیوں سے صفیں بن کر  
 کوہ احد کو لٹ پر لے اور تیس کو سارے چھوڑ مہر طرف مدینہ کے کر مقابلہ کیا عمار بردار شکست کے بہت شد  
 ہوئے اور فوج بچ گئی کھایا لشکر اسلام کا اکر اور لوٹ میں مشغول ہوا اور وہ سیر اندازہ محافظت  
 رختہ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہاں فرمایا تھا کہ ہم غالب ہوں یا مغلوب تم اس مقام  
 سے نہ ہٹو وہ بھی مال غنیمت کے ہوس میں وٹان سے دوڑے ہر چند عبد اللہ بن جہر نے منع کیا کسی نے  
 نہ مانا مگر اس آدمیوں سے بھی کچھ کم ان کے ساتھ رہ گئے اور باقی سب لوٹنے کو مال کے جلے لئے تھے  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی کشت نافرمانی کے سب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن  
 ولید اور عکرمہ بن جہل نے کہ ہرمت کھائی تھی دیکھا کہ رختہ کوہ خالی ہی ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر علیہ  
 بن جہر دوڑے اور انکو اور ان کے ہمراہیوں کو شکست دیا پھر لشکر اسلام پر آئے وہ فتح کے لشکر  
 اسلام کی بوی بھی شکست سے بدل گئی معاملہ مغس ہو گیا کفار و ناپسند علیہ کی خبر منکر مرعت  
 گئی اور کچھ جمع ہو کر یہاں کو گھر لیا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کو کتنے اصحابوں سمیت شہید کیا بعض مسلمان  
 ہٹ گئے اور بعض حضرت کی رکاب سعادت میں قائم رہے القصہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ درج



لعل ابد و زندان سید نما رنگ بدگوہران کھار سے آرزو ہوا قلم و رندان سہیل آسانے سنگ کے رنگ  
 لعل کا بخت نہ سنگ ہونے پہاڑ کے اسی رافت سنگ دم میں عقیقہ رنگ ہوا نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہایت ایذا پہنچی اور حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تراندہ ہوا بعض صحابہ ایک کوہ احد کی طرف  
 لائے کھار نا پکا رہت کر کے کی جانب روانہ ہوئے اپنی خاطر شریف میں گذرا کہ تیر نفرین اہل ضلال کے نشانہ  
 حال پر لگاؤین حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَکُم مِّنْ اَمْرِ شَیْءٍ مِّنْہُمْ وَاَسَیْءٌ مِّنْہُمْ اِسْکَامُ  
 کہ نفرین کھار کی ہے کچھ چیز یعنی تیرے اس کام سے کچھ فائدہ نہیں اَوْتِیْتُوبَ عَلَیْکُمْ مَکْرَہٌ مِّنْہُمْ کہ خدا تعالیٰ  
 توبہ دے اُنکو اور بمعنی الایس اور بعض کہتے ہیں کہ واو عطف کا توبہ سے عطف لیتے ہیں اور حاصل  
 معنوی کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نصرت دے اُنکو ساتھ ایک کے ان چار چیزوں سے یا شکستہ ہو کر کن دولت اُنکا بقیل ضلالت  
 قریش یا نہر بیت پادین وہ شکر اسلام سے یا یہ کہ توبہ دے اُنکو تاکہ جو مسلمان ہوں اَوْتِیْتُوبَ مِّنْہُمْ فَاتَّخَذُہُمْ ظَالِمُوْنَ  
 یا عذاب کرے اُنکو جو اپنے کفر قائم رہیں پس تحقیق وہ ظالم ہیں کہ عبادت کرتے ہیں مجھے وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ  
وَمَا فِی الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ زمین کے ہے یَخْفِیْہُمْ لَیْسَ شَیْءٌ  
وَلَیْعَذِبُ مَنۡ یَّشَآءُ نہایت تباہی سے چاہے اور عذاب کرے جسے چاہے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا  
 دوستوں انہوں کو مہربان ہے بندوں پر یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ وَاَسْوَءُ مَا یَاْتِیْہِمْ  
 ہوت کھاؤ تم مال سو کا وونا وونا کیا ہوا لکھا ہے کہ اضعاف درہم میں ہے اور مضاعف اجل میں لوگ  
 ایام جاہلیت میں مال اپنا برباد دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل میں بربادے بربادے مدیون کو کھوڑے  
 روز و نہیں تباہ کر دیتے تھے حق تعالیٰ نے منع فرمایا اُس سے وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ با  
 اُنکو منع کیا ہے تو کہ تم چھکارا یاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ اور وراس ال سے یعنی پرہیز کرو اسلام  
 کہ تمہیں آگ میں ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے سمجھ لیجئے کہ آگ دوزخی واسطے کافروں کے ہی  
 بالذات اور عاصی لہکارونکے واسطے بالعرض ہے یا یہ کہ کافروں کے واسطے آگ تعذیب کی ہے اور مومنان فاسق  
 کی واسطے تاویب کی وَاطِیْعُوا اللّٰہَ وَاطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُنْحَمُوْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماؤ اور رسول کی  
 جو ارشاد کرے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب میں نہ پڑو وَسَادِعُوْا اِلَیَّ الْمَغْفِرَۃَ فَمَنْ ذَرَبَکُمْ اَوْ جُلِدَیْکُمْ اَوْ حُجِرَ  
 کے کہ سبب بخشش کی ہو تمھارے پروردگار تمھارے لیے سمجھ لیجئے کہ مساعت طرف مغفرت کے اناست لازم مقام مومن  
 میں ہے اذ یہ واسطے شوق دلانے اپنے بندوں کے ہی طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہے یا ادا کے فاضل  
 ہے یا تکیہ اولیٰ ہے جماعت یا صف اول میں کھڑا ہونا ہی نماز جماعت میں یا باخلاص ہجرت حق سے از فتح کلمہ یا نسبت  
 سنت ہے یا استغفار ہے یا چہاؤ ہے کہ مقتضائے مقام ہے اس واسطے کہ یہ آیت خلاصہ احد میں نازل ہوئی ہے

اور محقق کہتے ہیں کہ یہ جلدی بقدم کل نہیں بلکہ بیائے دل ہی جیت آپ بجائے محبوب کو پیائے بیت ان  
 پاؤں سے پہنچنے کے لیے راوند یا میان کو جو جان سے جاوے گا پاؤں کا ہونا کو نہ بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ درویش راہ  
 میں ساتھ قدم تقویٰ کے کہ ترکہ یقین ہے اخلاق حیوانی سے اور سواران قدموں کے جانا مقام قرب میں اور حجت  
 وصال میں کمال محال ہے نظم جو اپنی ہو اور آرزو کو دیکھا نہ اور عیش و طرب نہ تخم غم دل بکشت جان ہو دیکھا نہ بالآخر و  
 رکھیا نہ دل نہ دل کی خواہش کے اور نہ غیر از جانان نہ دور اور محبت میں روان ہو دیکھا نہ کراہت ہر دھب و جندہ عرض  
 السموات و الارض اور جلدی کرو طرف اس عمل کے کہ پہنچاؤ سے تجھیں جنت کو کہ چوائی اسکی آسمان اور زمین  
 سمجھ لیجئے کہ صفت عرض بہشت کی اس واسطے فرمائی کہ طول اسکا وہم بہترین نہیں سمانا تفسیر کہ میں لکھا ہے کہ اگر  
 آسمانوں اور زمینوں کو طبقہ طبقہ کیجے اور ہر طبقہ برابر برابر رکھ کر پھیلائے تو عرض بہشت کا ہو اعدت للمتقین  
 تیار کی ہے واسطے پرہیز گریوں کے شرکے الذین ینفقون فی السراء و الخفاء جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں  
 آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تو گری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ازرائی کے سمجھ لیجئے  
 کہ مراد اس سے تمام احوال ہے کہ انسان کسی حال میں خالی نہ رہے یا سرگرم نہ ہو تا و الکواظین الغیظ اور  
 اور بندہ کر نیوالے عرصے کو باوجود قدرت کے نقل ہے کہ کسی نے حضرت امام عظیم رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ مارا امام نے  
 کہا کہ میں بھی طمانچہ تھما مار سکتا ہوں لیکن نہیں مارتا اور قدرت رکھتا ہوں کہ خلیفہ سے شکایت کروں لیکن  
 نہیں کرتا اور قادر ہوں کہ جناب الہی میں جفا تیری عرض کروں لیکن نہیں کرتا اور ہوسکیگا کہ قیامت میں اسکا  
 عوض لوں لیکن نہ لوں گا بلکہ اگر میں بخت آجاؤں گا تو تجھے بخشاؤں گا اور بن تیرے قدم بہشت میں نہ دوں گا حدیث میں  
 وارد ہے کہ لیس الشدید بالضرحة انما الشدید الذی یلک لفسد عند الغضب یعنی نہیں پہلوان ساتھ شے کے کہ پہلوان  
 دوسرے کو بچا کرے ہوا اسکے نہیں کہ پہلوان وہ ہے جو مالک ہوش اپنے کا وقت عرصے کے کہ قادر ہوا اور نہ کرے بیت  
 صف شکنی سے نہیں چھ پہلوان خود شکنی چاہئے رفت یہاں و العافین عن الناس اور معاف کر نیوالے لوگوں  
 سے یا بندگان از خرد یگان سے واللہ یحب المحسنین اور خدا دوست رکھتا ہے لسان کر نیوالوں کو سمجھ لیجئے کہ بہتر  
 قسموں احسان کے سے یہ ہے کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسے بدی کہی ہو اس سے نیکی کرے تیسری میں ہے  
 کہ حضرت امام حسین کے گھر کئی مہان آئے تھے اپنے لٹکے واسطے کھانا سنگوایا خادم کاٹھ اس گرم لایا بہت اور  
 رعب امام کے سے پاؤں نے اسکے لغزش کھائی وہ کاٹھ اس گرٹر اس مبارک پر امام کے اپنے آرزو تا دیب ناز  
 طریق تعذیب اسکے طرف دیکھا اسنے پڑا الکاظین الغیظ اپنے فرمایا کہ غصہ میرا ہو گیا اسنے کہا العافین عن الناس  
 اپنے فرمایا میں نے معاف کیا اسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین اپنے فرمایا میں نے اپنے ملکیت سے تجھے آزاد کیا  
 نظم ہو سکے رفت تو بھلائی تو کر دیکھ کسی سے نہ برائی تو کر نہ تجھے برائی بھی کرے کوئی بد میں نیکی ہی تو کر اس کے بھی

نیکی سے پاویگانہ ہرگز نخل نہ یاد رکھ اس بات کو اور کر عمل نہ والکذبتین اور وہ لوگ سمجھ لیجئے کہ یہ معطوف ہی الدین  
 ینفقون پر اور مضمون کلام کا یہ ہے کہ متقی دو گروہ ہیں ایک تو لفقہ دینے والے اور حل اور عضو اور احسان والے  
 ہیں دوسرے ثنائیت غیر مصرین انکابیان بہہ ہے کہ شامت نفس اپنے سے اذاعلوا فاحسنه اوظلوا انفسهم جب  
 کریں بڑا گناہ یا ظلم کریں اور یقینوں اپنے کے ساتھ سبائت معاصی کے سمجھ لیجئے کہ بعض کہتے ہیں فاحسنہ کام بڑا  
 اور ظلم کلام بد یا فاحسنہ کہا ترین اور ظلم صغائر یا فاحسنہ خطا ہے اور ظلم عدا یا فاحسنہ زنا ہے اور ظلم مقدسے زمانہ کے جیسے دیکھو  
 اور یا ماکھ لکنا اور لپٹا اور بوسہ لیا غرض یہ تقدیر بعد فاحشہ اور ظلم کے ذکر والہ اللہ یاد کریں اللہ کو بغیر عقوبت  
 خدا کو یا عتاب اس کے ساتھ سوزناستے کہ کیوں بہنے یہ فعل کیا یا تذکرہ یوں وعدہ معفرت کے کہ موقوف ساتھ  
 استغفار کے ہے فاستغفروا الذنوب ہمیں بخشش پاوینکے واسطے گناہوں اپنے کے ومن یغفر الذنوب  
 الا اللہ اور کون شخص بخشش گناہوں کو یہ استغفار معنی نفی ہے کوئی نہیں بخشنا گناہوں  
 بندوں کے مگر اللہ وہ یغفر و اعلم ما فعلوا وہ یغفر اور نہ استاوی کریں اوپر اس گناہ کے بعد استغفار کے کہ  
 کیا اور وہ جانتے ہیں کہ عقوبت استادی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہے عذاب گناہ سے شان نزول میں اس آیت  
 لکھی ہے کہ ایک شخص حر یا فروش تھا اس کے پاس ایک عورت جو صورت حرام سے خریدنے کو آئی اس نے اچھے خرچے  
 دینے کے بہانے سے اسے گوشہ میں لیجا کر اس سے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسہ کے اس عورت نے کہا  
 کہ التی اللہ واللہ سے اور واسن پاک میرا تودہ بلوث حرام مت کرو وہ اپنے حرکت سے پشیمان ہو کر حضور نبوی میں  
 حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا اپنے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان میں اور تم ایسے کام کرنے ہو پس حق تعالیٰ نے تاکید  
 امیہ معفرت میں یہ آیت نازل فرمائی اور بعض کہتے ہیں کہ البویس کے شاہین حب یا بہلول بناس کے یا تعجب  
 الضاری کے حق میں اتری کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا اولیک وہ گروہ متقیوں کی کہ ستم اور  
 دوسم کے حتی جواؤہم معفرة من ذنوبہم بدلا انکابش حب پروردگار ان کے سے وجہ تجری من تخینہا  
 الانہم خالدين فیہا اور ہشتین میں کہ چلتی ہیں نیچے مکانوں یا درختوں اس کے کہ ہر س ہستہ رہنے  
 والے ہیں بچ اس کے ونعم احسن العاریلین اور اچھا ہے ثواب ثواب عمل کہ یوالو نکا کہ معفرت ہو اظہر ہشت  
 قد خلقت من قبلکم کثرت تحقیق گذرین میں پہلے تم سے راہین یعنی واقعی درمیان جہان کے شادی اور غم سے  
 اور راحت اور محنت سے یا راہین شریعتوں کی یعنی امتیں کہ سب تکذیب پیغمبروں کے ہلاکت ہوئیں نہ  
 خیر وافی الا دھن لیں جاؤ اور سیر کر وچ زمین کے اور دیکھو عدا کا بلا و اور تود کا شہر اور لوط کا جگہ فانظروا کیف  
 کان عاقبة الذلکذبتین پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیوں مکرہوا آخر کام چھٹا نیوالو کا ہند  
 کلام کہ قصہ میں احد اور بدر کے گذرایا یہ شرح کہ پہلے امتوں کی اور واقعات زمانے کی کوئی بیان لکھنا پس

سب ظاہر کرنے سخن حق کا ہے واسطے عام لوگوں کے وَهْدَىٰ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اور نصیحت ہے  
 واسطے پرہیزگاروں کے لکھا ہے کہ حرب احدین علیہ کافر وکاذب کچھ کر مسلمان ہر اسان ہوئے حق تعالیٰ نے  
 انکے تسلی کے واسطے یہ آیت بھی کہ وَلَا تَقْنُؤُوا وَلَا تَحْزَنُوا اور تم نہ سستی کرو اور مت غم کھاؤ  
 زخمی ہو سکا یا مصیبت پائی کا یا مال غنیمت نہ مانتا آسکا اور حال انکے ہی ہو بلکہ یعنی غالب بحسب مکان یا ارادہ  
 محاربہ کہ بدر میں فتح یاب ہوئے یا یہ کہ محاربے مرد جتنی ہیں اور انکے دوزخ میں یا یہ بشارت ہے مومنوں کو  
 کہ تم غالب اور فتح یاب ہوو گے إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِالْآيَاتِ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہے إِنْ جِئْتُمُ الْعَالَمِينَ  
إِنْ يَنْقُصْكُمْ قَرْحٌ أَوْ رَحْمٌ فَغَدْغَدْ مَسَى الْقَوْمُ قَرْحٌ مِّثْلُهُ پس تحقیق لئے ہیں قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم  
 تھار کے یعنی جنگ بدر وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَضَاوَاتِنَا اور یہ دن کہ مدار زدگانی کی ہے اور لکے باری  
 باری سے پھیرنے ہیں ہم انکو درمیان لوگوں کے کوئی دن خوشی کا آتا ہے کوئی غم کا کوئی عشرت کا کوئی عسرت کا  
 نظم بھی عیش و عشرت بھی رنج و درد بھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد بھی فرج و جرح بھی فرج و جنگ  
 زمانے کے یہ دیکھ کر رنگ و صفت نہ سمجھ لے کہ کرتا ہے ہر تہی وی ہی ہے وی ہی ہے وی ہی ہے وی ہی ہے  
 اور یہ مدار ولہ اس واسطے ہے کہ يَذَرِيَهُمْ پس پند پذیر ہوں وَيُعَلِّمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ دیکھے اللہ صبر ان لوگوں کا کہ ایمان  
 لائے ہیں وَيَتَّخِذُ مِنْكُمْ شَحَدَةً اور تو کہ پڑے تم میں سے گواہ یعنی گواہ ایک دو پیکر ہوں کہ کون معرکہ  
 جہاد میں قائم رہا اور کون بھاگا اس نے جان فدا کی اور کس نے جی چرایا وَاللَّهُ لَا يُغِيثُ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہیں  
 دوست رکھتا ظالموں کو کہ مشرک ہیں وَلِيُخَيِّضَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگوں  
 جو ایمان لائے ہیں یہ فائدہ دوسرا ہے مَدَاوِلَهُ کا سمجھ لیجئے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مصیبت کہ مسلمانوں کو بھی  
 ہی گناہ انکی گھٹائی ہے وَيَمْحُو الْكَافِرِينَ اور مٹا دے کافروں کو أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ کیا تم نے  
 یہ کہ داخل ہو بہشت میں وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ اور ابھی نہیں دیکھا اللہ نے ان لوگوں کو  
 کہ جہاد کرتے ہیں تم میں سے وَيُعَلِّمُ الصَّابِرِينَ اور نہیں دیکھا صبر کرنے والوں کو اور فرمانے رسول کی یا شہر نے  
 والوں کو وقت آئے مصیبتوں کے سمجھ لیجئے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہیں پہنچا کوئی مطلع جان  
 دے تاکہ مانے جانان کو کھو کے سر دیکھ کر عرفان کو وَلَقَدْ كُنْتُمْ اور تحقیق تھے تم کہ أَشْتِيَاقُ مِنْكُمْ  
تَمَنُّونَ الْمَوْتَ آرزو کرتے موت کی یعنی شہادت کی مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو  
 مشاہدہ کرو اسباب اس کے کہ حَرْبٌ ہے فَقَدْ دَافَعْتُمْ عَنْ أَنْفُسِكُمْ تَنْقُذُونَ پس تحقیق دیکھ لیا تھے اس کو  
 طلب کرتے تھے لڑائی کفار کے سے اور حال انکے تم دیکھ رہو یا رول اور بھائیوں اپنوں کو کہ مارے گئے یا  
 نظر کرتے ہو غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ انکو لڑائی میں چھوڑ کر اپنی جان بچانے میں کوشش کرتے ہو

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم لگا کر شتوین پہاں ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ لا  
 ان محمد اذ قتل اکا وہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے یہ ہنر صغفائے اسلام نے چاہا کہ عبد اللہ علی  
 طرف رجوع کریں کہ وہ ابوسفیان سے خط امان لپوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے انکو ملاست فرمائی انھوں نے عرض کیا کہ آپ کی شہادت کی خبر سکریم ہر اسان ہوئے اور نہایت حق  
 سے نہ بھرنے کے حق تعالیٰ انکے دفع عذر میں یہ آیت نازل فرمائی کہ وَمَا تَحْمِلُ الْاَوَّلُونَ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ  
 علیہ وسلم مگر بھیجا میری طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الْاَوَّلُ تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر  
 اَفَا نُنْفِثُكَ عَلَى اَعْقَابِكُمْ پس لگ کر مچا وہ پیغمبر یا مارا جاو کیا پھر جاوے گئے تم اوپر اڑیوں پتھار پتھر  
 یعنی ترک جہاد کر دو تم بامرد ہو جاؤ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبِهِ اَوْ جُوعُوْهُ پھر جاوے اوپر دونوں اڑیوں اپنی کے  
 ساتھ ترک کرے جہاد کے یا ارتداد کے فَانْ يَصْطَرِّفْهُ اللهُ شَيْئًا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھر نپولے اپنے پھر  
 جانے سے اللہ کو کچھ کہ ورو و مضار اور منافع کا اوپر اڑے روا نہیں وَيَسْجُرْ اِلَى اللهِ الشَّاكِرِينَ اور کتاب  
 جزا دیگا خدا تعالیٰ شکر کرنے والوں کو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ اور نہیں لائق کسی نفس کو  
 یہ کہ مر جاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور لکھا ہے خدا نے یہ حکم لوح محفوظ میں کِتَابًا مَّا تَوْجَدُ لَكُنَّا اَكْرَمًا  
 اُسکا سقر کیا گیا کوئی پہلے اُس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھ لیجئے کہ کس آیت میں حرص دلانی  
 مسلمانوں کو اوپر جہاد کے اور دیکر ناہی مومنوں کو لڑائی میں اوپر اہل عداوت کے اسوئے کہ جس کسی نے  
 سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہیں ہوتی ہے اسکا وقت معین معزز ہے وہ دلیر ہوگا معرکہ جنگ میں رباعی تقدیر خدا  
 یہ چونکہ اپنی کرے وہ جنگ و حوادث میں کاہیکوڑے جسکی کہ نہیں ہی موت رافت یہ سمجھ کاٹے سے نہ وہ  
 کئے نہ مارے سے مَرَمَنْ يَزِدْ ثَوَابَ الدِّينِ ثَوَابًا فِيْهِ مِثْلُهَا اَوْ جُوعُوْهُ چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرنا ہے ثواب  
 دینا کا دین کے ہم اُس کو دینا سے جو کچھ کہ مقرر کیا ہے مَرَمَنْ يَزِدْ ثَوَابَ الدِّينِ ثَوَابًا فِيْهِ مِثْلُهَا اَوْ جُوعُوْهُ چاہے  
 بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دین کے ہم اُسکو آخرت سے جو کچھ کہ چاہے سچ بہشت کے وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ  
 اور کتاب جزا دیگے ہم شکر کرنے والوں کو اوپر نعمت جہاد کے وَكَانَ مِنْ نَّبِيِّ قَاتِلٍ مَعَهُ رِجَالٌ كَثِيرٌ اور کئے پیغمبر  
 سے تھے یعنی بہشت پیغمبر تھے کہ سچ راہ حق کے لڑے ساتھ ہوانے خدا کے لوگ بہشت سمجھ لیجئے کہ ربی نہ سنے  
 ربانی ہی لیجئے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور انصاریا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہے ہزار  
 سے زیادہ ہوا اور عین المعانی میں دس ہزار لکھ ہیں فَمَا وَهَنُوا پس نہ مست ہو یہ پیغمبر اور اصحاب  
 اُنْجِيْنَا اَصَابَهُمْ وَاَسَاطِرُ اَكْبَرُ جو پہنچا انکو محنتوں سے فِيْ سَبِيلِ اللهِ سچ راہ اللہ کے جہاد و کفار میں نہ  
 وَمَا صَعَقُوا وَاَمَّا اَشْكَانُوا اور نہ صغیف ہوئے بہت لڑائیوں سے اور نہ لڑائے و شمنوں سے سمجھ لیجئے کہ یہ





ویسے کس مقام پر نہیں کئی بعض لوگوں نے اس بات کا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ میں کتاب اللہ سے  
 کہتا ہوں کہ فرمایا ہے کہ وعدہ نصرت میرا ساتھ تمھارے سچا ہوا اذ تَحْشَقُوهُمْ بِأَذْنِبِهِمْ حَقَّتْ کہ مارنے تھے تم  
 کافروں کو ساتھ حکم خدا کے یا معنوت اس کے کہ دن فتح تمھارا تھا حتیٰ اذ أَقْبَلْتُمْ بِهَا تُكْرَهُ کہ حق نام دہی تھے  
 وَتَنَادَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ أَوْرَجَلًا لِيَا تَنْصُرُنَا اللَّهُ مَعْ عَصِيَّتُمْ أَوْرَا فَرَمَانیکی تھے عبد اللہ ابن حبیب کی کہ میرا تھا  
 اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہو گئے تم مَن بَعْدَ مَا أَرْكَبْتُمْ أَتَجِدُونِ پیچھے اس کے کہ دکھایا تمھارے پس جو جاتا  
 تھے تم نصرت اور عنیت منکم مَن يَزِيدُ الْكَفَرَ بَعْضُكُمْ مِنْ سِوَاكُمْ کہ اروہ کرتا تھا دنیا کا یعنی لوٹ اور نام آوری کا اور وہ  
 طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پانون نکال کر عنیت کی واسطے دور اذِمْكُمْ مَن يَزِيدُ الْكَفَرَ اور بعض میں سے  
 وہ تھا کہ اروہ کرتا تھا ثواب آخرت کا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ کہ وہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر ثبات رہا اور شہرت  
 شہادت کا چکھا تھے صَرَخْتُمْ بَيْنَكُمْ پھر باز رکھا تمھیں خدا نے اور منہم تھا را پھر دیا نے یعنی قتل  
 کافروں کے سے بعد علیہم تھا کہ انہ کو کہ ازماوے ٹکویں یعنی معاملہ آزمائش والوں کا کہے تو کہ صبر تمھارا ظاہر ہو جاوے  
 وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ اور تحقیق معاف کیا تم سے کہ برائے مخالفت کے سے تم سب کو نہ ہلاک کیا وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى  
 الْمُؤْمِنِينَ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل کا ہی اوپر ایمان والوں کے سمجھے لیجئے کہ یہ بھی اس کے فضلوں سے ایک  
 فضل تھا کہ تم سب کو ہلاک نہ فرمایا اذ تَحْشَقُونَ حَقَّتْ کہ چرھے جاتے تھے تم ہمارے پرچ شکست کے وَلَا تَلْوُذُنَّ  
 عَلَى أَحَدٍ اور نہ مور کھڑے ہوئے تھے تم اوپر ایک آدمیوں کا یا نہ دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلے اللہ علیہ  
 وسلم تھے وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ اور پیغمبر بکارتا تھا ٹکویں پچھاری تمھاری سمجھے لیجئے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ  
 وسلم فرماتے تھے کہ اے عباد اللہ اے عباد اللہ اے رسول اللہ میں کیر فہ الجہنہ او طرف میرے ای بندگان خدا او  
 طرف میرے ای بندگان خدا میں ہوں فرستادہ خدا جو شخص کہ باز رہ گیا جگنے سے پس واسطے اس کے جنت  
 فَأَنبَأَكُمْ عَنْ مَا تَعْمَلُونَ پس دوبار دیا ٹکویں ساتھ غم کے سمجھے لیجئے کہ غم ہلاک است کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کے  
 کہ اس غم میں شکست اور موت اقرباؤں کی سب بھول گئے اور یہ مکافات دی ٹکویں کہ صبر نہ چھوڑو مصیبت اور ہلا  
 ہیں اور دوسرے لکھا کہ تَحْشَقُوا عَلَى مَا فَانَكُمْ تَوَكَّلُوا کہ غم کھاؤ اوپر اس پیغمبر کے کہ جو گئی تم سے فتح اور عنیت سے نہ نہ  
 وَلَا مَا أَصَابَكُمْ اور نہ اندویشیں ہو جو پہنچے ٹکویں اور صرح اور نہ رہے وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ تعالیٰ خبر دار ہے  
 ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مَن بَعْدَ الْغَمِّ اَمْرًا نَّعَاسًا يَعْنِي طَائِفَةً مِّنْهُمْ اور تمھارے  
 پیچھے غم کے ان چین اور وہ کیا تھا او نگہ تھی کہ وہ نہ تھی تھی لیکت کہ وہ کو تم میں سے کہ مومنان حقیقی تھے سمجھے لیجئے کہ تفسیر  
 یہی ہیں تبیان سے منقول ہے کہ یہ خواب سب ساتھ آدمیوں پر پڑی ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی  
 حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص مہاجر و مدین تھے اور حارث بن حمہ اور سہیل بن صہب الصارونین اور بعضوں

زیر کو داخل کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ ہے کا نازہ ہونا وقت کا اور دور ہونا کمال طلال کا تفسیر بیضاوی میں  
 حضرت طلحہ سے روایت ہے کہ وہ انک لیا ہوا مکہ نے میں لڑائی میں ہانتک کہ کرنی تھی تلوار سے ایک کے ہم  
 سے پس پکڑا تھا اسے پھر کرنی تھی پھر کڑا تھا وظایفہ قد اھتم انفسہم اور ایک گروہ دوسرا تھا جسے مقت  
 بن قیس اور اصحاب اس کے منافق کہ تحقیق فکر میں والا تھا انکو جانوں انکے نے بطلون باللہ غیر الحق ظن  
 انجاھینفیکان کرتے تھے ساتھ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسرا کھان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا جوئی تمام ہوگا یقولون هل تسامین الامر من شیئی کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے رسول انکار یعنی نہیں واسطے  
 ہمارے کام فتح کے ہی کہ وعدہ کیا تھا کچھ چیز یعنی طمع غلبے کی ہم رکھتے تھے ابوسفیان کے لشکر رسول ہوا اور ایک  
 قول یہی کہ ابن ابی کے تین کہا کہ مارے کئے بنو خزرج اسنے جواب میں کہا کہ ہل لنا من الامر شیئی یعنی ہمارے  
 انکے کام میں کچھ اختیار نہیں ہی ہم نے کہا تھا میں سے باہر مت جاؤ ہماری بات نامی قل ان الامر کلہ للہ  
 کہہ کہ تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اس کے پر رہا ہی ابو عمر و اور یعقوب نے کلمہ  
 ساتھ پیش لام کے چنانچہ بیضاوی میں لکھا ہی یحفظون فی انفسہم ما لا یتبدون لک ما چھپاتے ہیں  
 منافق بیچ جانوں اپنے کے شکست شہوں سے وہ چیز کہ نہیں ظاہر کرنی واسطے پیرے دہشت کے سب سے مسلمانوں  
 تلواروں سے یا اس در سے کہ پردہ فاش نہ ہوے احوال تھی اور نبات فاسدہ انکے ظاہر ہوں یقولون لو کان  
 کنا من الکافر شیئی کہتے ہیں خلوت میں ایک دو لیے اگر ہوتا واسطے ہمارے کام اپنے سے کچھ بہرہ اور نصیبہ یا اگر ہوں  
 ہمارا ہی ہوتا ما قیلنا ہفتا نہ مار جائے ہم یہاں یعنی ساتھ ہمارے کتہ ہو اور شکست ہم کھا قل لو کنتم فی بیوتکم کہہ اگر  
 ہو تم ہی منافق تھے کہہ ول اپنے کے اور نہ جاہا باہر نکلتا ہمارے ساتھ کبریا الذین البتہ نکلے ہو تم میں سے وہ لوگ کہ کچھ ال  
 کتب علیکم القتال الی مضاجعہم لکھا گیا ہی اور انکے مارے جاناطرف جا کہہ پڑنے اپنے کے تفسیر بیضاوی میں لکھا ہی  
 الی مضاجعہم تفسیر میں الی مصارعہم لیس خطاب ساتھ مسلمانوں کے فرمانا ہی کہ بعد اس علم لکے کہ رکھتے ہو اس اور آرام میں  
 تاکہ انکے وعدہ پر مضبوط رہو ولیمبیکل اللہ ما فی صدودکم اور لو کہ انما وے اور ظاہر کرے خدا ان چیز کو جو چہ سینوں تمہارے  
 ہی انشیون ولیمبیکل ما فی قلوبکم اور لو کہ خالص کرے اس چیز کو جو چہ ولون تمہارے ہی بیٹوں اور ارواح اللہ  
 علیکم وذا الذلک اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور نہان ہے سمجھ لیجئے کہ اس آیت شریفہ میں تمام  
 قرآن مجید میں ہر حرف میں سب موجود ہیں عامل اس آیت کو آیت قطب کہتے ہیں کہ در در لکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت یا ماری  
 ان الذین یقولوا انکم تحقیق وہ لو کہ پیغمبر وی تم میں سے اور نہ میت کھا کر چلے تو ما لقی الجنحان اسدن کہ ملے دو کرو  
 یعنی مسلمان اور کافر لڑائی میں انما استبرکم الشیطان سو اس کے نہیں کہ لغزش دی انکو شیطان نے یا شیطان نے طلب کی انکے  
 پس نا انھوں نے کہا اسکا بعض ماکسوا لب ثامت بعضے اس چیز کے کہ کی تھی یعنی محالمت حکم پیغمبر کے نہ

بسم اللہ



یہاں





کہ حق تعالیٰ کی طرف سے حسین حکم جرم صادر نہیں ہوا یعنی کہتے ہیں کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربت کی و لڑائی  
 لڑائی کی قیادت کرتے ہیں جب قصد مقرر کرے بعد مشورت کے فتوحاً علی اللہ پس بھر و سا کر اور اللہ کے نہ اور مشورے  
 ان اللہ حبیب المؤمنین یحقق اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرینو الو تو سمجھ لیجئے کہ متوکل حقیقی وہ ہے کہ سوا خدا کے  
 نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے بیت رافت خدا کے عشق میں جو دل دین میں امید نہ کسی سے اُسے اور نہ تم  
 ان یتضرکم اللہ اور مدد کرے تمہاری اللہ جیسے کہ حرب بدر میں واقع ہوئی فلا غالب لکھتے ہیں کہ غلبہ  
 آیا ہوا اور تمہارے وان یخذلکم اور اگر چھوڑ دے تم کو خانیہ جنگ امدین واقع ہوا ان ذی الذی یبصرکم  
 پس کون ہی وہ شخص جو مدد کرے تمہاری پیچھے چھوڑ دینے کے علی اللہ فلیقو کل المؤمنون اور اگر کرم اللہ کے پرچہ ہے  
 کہ توکل کریں ایمان والے وما کان لنبی ان یتعلل اور نہیں لائق کسی بنی کو یہ کہ خیانت کرے غنیمت میں سمجھ لیجئے  
 کہ اصحاب بعضے جو پہلو ابواب دروں میں گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت میں سے  
 ہمیں حصہ بہ نسبت اور ضعیفوں کے زیادہ عنایت فرماویں یہ آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت ہائے  
 میں روا نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اموال غنیمت میں سے کچھ حیرم ہو گئی تھی بعضے کیا باطل سبب اتفاق  
 نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموماً تمام انبیاء  
 خیانت دور فرمائی کہ کوئی پیغمبر خیانت نہیں کرتا ومن یغفل اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت میں نہ  
 یات بما غفلے آویگا اس حیرم کو کہ خیانت کی ہے یا پاویگا گناہ اس حیرم کو کہ ب میں خیانت کی ہے  
 یوم القیامت دن قیامت کے اور فضیلت ہوگا اور برو اس حاجت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھ لیجئے کہ حدیث میں  
 آیا ہے کہ ایک شخص بعد قیامت غنیمت کے ایک رس کہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جو پہلے قسیم اٹھائی  
 تھی آپ نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھ تو قیامت کو اسے تو تم نے حق میں کھلی نصیب کسب نہیں اور دیا جاویگا اس دن ہر جا  
 کو بدل اسکا جو کچھ کھایا ہی نیکی سے اور بدی سے وہم لا یظلمون اور وہ نہ ظلم کئے جاویں گے وقت جزا کے  
 ان یشعرون ان اللہ کیا پس جس شخص نے پیروی کی شہودی خدا کی چچ ترک کے خیانت ہو یا ہو گئی یا  
 بسخط من اللہ ہوویگا مانند اس شخص کے کہ پھر آیا ساتھ غصہ اللہ کے سبب خیانت و قادیانہ جھگڑ اور  
 اس کی دوزخ ہے و یبش المؤمنون اور بری ہے جگہ پھر جانکی دوزخ معاذ اللہ ہم دوزخات یہ لوگ یعنی  
 انبا اور اہل امانت صاحب درجوں کے ہیں یا انکو میں بیچ اس جہاں کے مرتبہ عند اللہ ترویج خدا کے  
 و اللہ بصیر بما یعملون اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے ساتھ اس حیرم کے کہ کہے ہیں لوگ امانت داری اور خیانت  
 گداری سے لڑنے اللہ علی المؤمنین تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اوپر مائون کے اذیت میں نہیں  
 دعو لا من انفسہم جسو شہید در میان انکے پیغمبر پس انکے سے یعنی آدمیوں کی تلو اعلمہم ایا کہہ پڑھنا



اور ان کے آئین قرآن یا نشانیاں تو حید کی دین گئی ہیں اور پاک کر رہی انکو اور اس مقتضیات طبع سے  
برائیاں نیا بیع احکام شرعیہ یا اصطلاح میں لانا ہی کام ان کے یا گواہی دیتا ہی اوپر پاکی ان کے کے وسیع  
الکتاب اور سکھاتا ہی انکو قرآن یا معارف شرعیہ و الحکمۃ اور حدیث یا معارف عقلیہ ان کا واقعی قبل  
لہی ضلّ مبین اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجے پیغمبر سے سچ گمراہی ظاہر کے نہ تھے جانتے تھے نہ باطل  
پہچانتے تھے اور انکا اصابت کیا جو وقت پہنچی تو مٹھبتہ نصبت نکلتے اور قتل سے اور حال یہ  
لقد اصبتُم مّتیلاً ما تحقیق پہنچا یا تھا تھے دو برابر ان کے کہ انھوں نے جنگ احد میں ستر آدمی تم میں سے شہید کیے  
اور تم نے جنگ بدر میں ستر آدمی انہیں سے مارے اور ستر کو قید کر کے آئے باوجود ان کے قلّتم لکھنا ہائے  
عجلیں ہو کر کہاں سے ہوا یہ اور ہم سلمان ہیں اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہیں قلّتم کہہ لی محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم یہ جو تم کو پیش آیا میں عند انفسکم ترویک جانوں تمھارے ہی کہ نافرمانی کئی اور مدینہ سے باہر  
آئے یا ترک مرکز کر رہے طلب غنیمت لائے ان الله علی کلّ شیء قدیر وہ تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے  
فتح اور غنیمت قتل اور ہر شے قادر ہے وما اصابکم و اور جو کچھ پہنچا تم کو اور طبیعتوں تمھارے کا قیود  
النفی الجمعان آمدن کہ ملی دو جا عین اور ابو سفیان سپاہ مومنین سے مقابلہ مکر کا قیادہ اللہ پس  
ساتھ حکم اللہ کے تھا اور رضا و قدر ان کے ولعلکم المؤمنین اور تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہا مسلمانوں کا لڑائی  
میں اور ظاہر کروے ولعلکم الذین کافروا اور تو کہ ظاہر کروے دشمنی ان لوگوں کی کہ منافق ہو وقلّ طعن  
تعالوا اور کہا کیا واسطے اس لڑائی اور اصحاب ان کے جو وقت پھر سب وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ او اور لڑائی  
سے مت پھر و اور کوشش تمام قاتلو ا فی سبیل اللہ لرو کا فروں سے سچ راہ خدا کے او اذ فعوا یا دفع کرو و شر  
انکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینہ والوں کے رکھے ہیں قالوا لو تعلم قتلنا لآتبعناکم لگے اگر ہم دُعب قتل  
جانتے لڑائی کا اللہ ساتھ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ ومان لڑائی ہو لی اللہ ساتھ چلتے لیکن لڑائی اور بکلا  
ہیں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقرباؤں سے صلح اور ملاپ کر لیں کہ لکھتے یومئذ یومئذ یومئذ یومئذ یومئذ  
لایؤمنون یہ منافق طرف کفر کے آمدن کہ یہہ بائیں کرتے تھے ترویک ترھے انہیں سے طرف ایمان یا ساتھ  
اہل کفر کے ترویک ترھے مدد کرنے میں یا اہل ایمان یقوتون یا فو کھیم کہتے ہیں ساتھ منہہ آپ کے ماکس  
فی قلوبہم جو کچھ نہیں سچ دلون ان کے کہ یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہیں کہ ملاپ ہو جاویگا اور ولین جانتے ہیں  
کہ لڑائی واقع ہوگی واللہ اعلم بما ینتمون اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ چھپاتے ہیں منافق مکر اور فریب  
اور حسد اور عداوت سے الذین قالوا یہہ منافق وہ ہیں کہ ہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلوں کے کہا لایؤمنون  
واسطے بھائیوں اپنے کے یا استمال اور اقربا اور ہم شیون اپنے کے کہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے وقلّوا اور

یہ ہے کہ یہ کہنے والے بیٹھ رہے تھے گھر و میں اپنے بچ کر مرنے مارے کو اٹھاؤ تا اگر کہا مائے وہ بجائی ہمارا  
 ہمارا گھر و میں بیٹھے رہنے میں اور بجائے میں بچ لڑائی کے ماقبلہ مارے جاتے جیسے کہ ہم نہیں مارے قتل  
 کہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا مختارے مائے میں عفا ذرؤا عن أنفسکم الموت ان  
 کہ تم صدیقین سادو جانوں اپنے سے موت کو اگر ہو تم سے کہ دردافع قدری کشف میں لکھائی کہ چہ  
 سنا فقون نے یہ بات کہی ستر آدمی انہیں سے مر گئے تھے ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله قتلوا اور مت  
 گمان کر ان لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بچ راو اللہ کے مرے اس عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا اصحابوں کو کہ بجائی مختارے جو جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں حق تعالیٰ نے جانیں انکی مرطبا  
 سبز مال کے پیٹھ و میں ڈالیں میں کہ ہوا ہشت کی کھائیں طوبی کی ستا خون پر اشیائے بنائے جو بار فردوس سے  
 سیراب ہوں اور قنادیل زرین سایہ عرش میں لٹکائیں ہیں کہ اگر چاہیں تو واسطے استراحت کے خواب گاہوں مان  
 مقرر کریں اور وہ کہتے ہیں کہ الہی کون خبر دے ہمارے بھائیوں استخاؤ بخواس دولت کی کہ ہمتے پائی ہر مالک  
 رغب انکی طرف جہاد کریں زیادہ ہو حق تعالیٰ نے انکی تعریف حال میں یہ آیت نازل فرمائی یا پیر جابر  
 الضاری رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالیٰ سے چاہا کہ میں پھر زندہ ہوؤں تا شربت شہادت بار  
 دیگر چکیوں فرمان ہو کہ حکم ازلی یوں نہیں ہے کہ رجوع مرنے سے طرف جہنم کے ممنوع ہے عرض کیا  
 کہ اس سعادت حال اود نعمت بے زوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہے سیر یاروں کو آگاہ کر یہ آیت نازل  
 ہوئی کہ شہید و بخود سے مت جان بل اجماع عند ربکم بلکہ جیتے ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیتے  
 کہ حیات انکی اس معنوں سے ہے کہ ہر برس لو اب غزوہ کا انکو پہنچتا ہے یا بدل انکے خاک نہیں کھائی یا خیل  
 نہیں دیتے انکو جیسے اور مرد و بخود دیتے ہیں یا جواب سلام کا دیتے ہیں یہ زیارت کر نیوالوں انہوں کو مثل  
 زندوں کے یوترقون فی جنت بئنا انہم اللہ من فضلیہ رزق دے جاتے ہیں آج میوں بہت کے سے بچ اس  
 حالت کے کہ خوش ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیایں انکو اللہ نے فضل اپنے سے اور وہ دولت خوشنودی حق تعالیٰ  
 کو کوئی عطا فرمت رسان زیادہ اس سے متصور نہیں تفسیر کہ میں لکھائی کہ آفتاب الوار الہی جلوہ گر ہو کر درہ درہ انکو  
 حضور کرتا ہے یزقون اشارہ طرف اسکے ہے پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہیں فرجین جبارت اس سے خوشی  
 کوئی خوشی زیادہ تروصال مطلوب ہے اور کوئی سرور فرزون تر دیدار جمال محبوب سے متصور نہیں سکر فرج عاشق  
 جمال جانان ہے دیدہ جانان کمال ایمان محراب شرف و یاکنن کم یلحقوا ربکم اور سرور ہو میں ساتھ خوشی  
 یا شادی کرتے ہیں ساتھ ان لوگوں کے کہ ہوز نہیں ملے ساتھ انکے من خفیمہ ہے آگے سے اور امید رکھتے ہیں بہت  
 میں ساتھ انکے پیچید اور بچ کر اسکے ساتھ انکے شریک ہوں یا خوشی انکو اس سے ہے کہ احوال آخرت کا انکے معلوم کر

بستن جائے الا خوف علیہم یہ کہ نہیں کچھ ڈر اور نہ اس چیز سے کہ بیش آئی انہیں ولا ہم یخشیونہ اور  
 نہ یخشیونہ ہونگے اور مفاہت دنیا کے جو کچھ چھوڑ جاویں یَسْبِقُ شَرْقُکَ بِتَعْمَرٍ مِّنَ الْاِثْمِ اور شادمانی کرنے میں ساتھ  
 رحمت کے کہ فاضل ہوئی ہے اللہ کی طرف سے اُسے یعنی ثواب اعمال و فضل اور زیادتی کے اور اس نعمت کے  
 جقدر کہ سخت ہوں وَاِنَّ اللَّهَ لَا یُضِیْعُ اِجْرَ الْمُؤْمِنِ اور دوسری خوشی رکھتے ہیں شہید ساتھ اس کے کہ اللہ تعالیٰ  
 نہیں ضائع کرتا ثواب ایمان والو و موحدون اور مجاہدوں کا الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ جن لوگوں نے کہ صدق  
 دل سے اجابت کئی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اس کے کے اس وقت کہ کلینکا مدینہ سے حکم کیا سمجھے لیجئے  
 کہ صفہ انکالوں ہے کہ جب ابوسفیان حد پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر اس وقت کہ ہفتہ تھا شہر ہویں  
 تاریخ شوال کی مدینہ میں تشریف لائے صبح کو انوار کے فرمایا کہ شکروا اے احد کے پیچھے و دشمنوں کے جاویں اور جو کوئی  
 سحر کہ احد میں تھا وہ آب بھی نہ چاک و صحابہ نے اطاعت امر کی کئی اور باوجود اسکے کہ ضعیف اور زخم خورہ تھے  
 انکے کو چلے سیر کی رات حمراء اس منزل کر گراگت بہت جلانی کہ بہت اور دہشت انکی قابل عرب پر ظاہر ہو اور سمجھیں  
 کہ عجز اور انکار نہیں ہے انکو حق تعالیٰ نے اس آیت میں تعریف فرماتا ہے انکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا  
 مِّنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَحْطُ یعنی اسکے کہ پیچھے انکو زخم للَّذِیْنَ احْسَنُوا مِنْهُمْ واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں  
 انہیں سے بوفائے عہد و اتقوا اور ڈرتے ہیں غضب خدا کے مخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِیْمٌ ثواب ہے بڑا  
 یعنی بہت سمجھے لیجئے کہ لکھا ہے کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ ہو کر عزم کیا تھیں لشکر اسلام عود فرما  
 نا گاہ جب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسدین سے ہر اسان ہو کر پھر جانب مکہ پھر اور قافلہ تجارت کا  
 مدینہ کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگوں کو اس قافلہ کے خوب سمجھا یا کہ محمد جس جگہ میں ہماری طرف سے انہیں فرمایا کہ  
 ابوسفیان نے لشکر اترتے کر مختارے قتال اور جدال کو باز گشت کی ہے بلکہ مکر مختارے ستائے کو باندھی ہے  
 جب قافلہ حمراء اسدین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات ہوئی تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت  
 ازلی شامل حال مسلمانوں کی تھی مطلق ہر اسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور توکل پر رہے کچھ خوف  
 نہ لکھا یا الَّذِیْنَ قَاتَلْتُمُ النَّاسَ قبول کرنے والے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہیں کہ واسطے ڈرائے کہا انکو  
 لوگوں نے یعنی تجارت نے یا اعراب اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا کُمْ یہ لوگ یعنی ابوسفیان اور اصحاب اسکے تحقیق  
 جمع ہوئے ہیں واسطے قتال مختارے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اُن سے کہ تمہیں طاقت مقابلہ کی لگتے نہیں  
 فَرَّادَهُمْ اِیْمَانٌ پڑا یہ کیا اس بات نے مسلمانوں کا ایمان یعنی تصدیق اور یقین اور توکل قَاتِلُوا احْسِنُوا اللہ  
 و نِعْمَ الْوَجْدُ اور کہا مسلمانوں نے کفایت ہے بہو اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا اور اچھا کارساز ہے سمجھے لیجئے کہ بڑا  
 بعضوں کے یہ آیت کہ گدزی اور بعد اسکے کہ ہی غزوہ بدر صفر میں نازل ہوئی ہیں لکھا ہے کہ ابوسفیان



روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر میں کسے اپنے قبول کیا  
 صاحب وعدہ کے دن قریب آئے تھیں ان ہو کر نعیم بن مسعود کو مدینہ میں بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور سہل  
 جا کر سمجھاؤ کہ کوئی مسلمان حرب کے واسطے بدر میں نہ آوے نعیم نے مدینہ میں اگر ہر چند خوف دلایا اور کثرت  
 لشکر کفار کی اور ہتھیاروں کی کہی اور اتفاق انکا بتایا لیکن سوا جواب حسنا اللہ و نعم الوکیل کے نہ سنا اور  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ محاربوں احد کے اور سوائے ان کے اور لوگوں کو لیکر سب سے آدھیوں سے بدر کو  
 گئے آجہ روز وہاں رہے بازار کالو کو کھجور تین منفعت بہت ہوئی کفار ڈرے اہل اسلام کے وہاں نہ گئے  
 حق تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پھلی آیت میں گذرا ہے جسکی معنی تجارت کی  
 لکھی ہیں یہاں نعیم سے عبارت ہے اور ناس دوسرا دو تو تقدیر پر عبارت ابوحنیان اور اتباع اسکے ہے  
 اب سنئے تتمہ حال مومنوں کا ہے کہ قافلہ بکراں بھرائے بقول اول حمراء سے اور بقول ثانی موضع  
 بدر سے بِنِعْمَةِ مِّنَ اللّٰهِ وَخَصْلِ سَاحَةِ عَافِيَةٍ یا ثواب اللہ کی طرف سے اور زیادتی حرصت کی یا فروزی مال تجارت  
 کی لَمْ يَمْسَسْهُمْ شَيْءٌ نہ لگے انکو برائی قتل کی اور جرح کی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکراست پھر  
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور یہو کی رضا مندی اللہ کی ساتھ فرمانبرداری رسول کے وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ اور  
 اللہ صاحب فضل شریکا ہے دفع کرتا ہے شر شر کو کھانا مومنوں سے اِنَّمَا ذَاكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاءَهُ  
 سوا اسکے نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ ڈراتا ہے تمکو دوستوں اپنے سے یعنی جو کچھ اعراب یا اہل قافلیہ یا  
 کہتے ہیں وہ شیطان کے سکھائے ہوئے ہیں کہ منافقوں کو ہر اس میں وَالْكَرَّ شَرٌّ مِّنْهُ اور صورت شک  
 کی مسلمانوں پر لاوین فَلَا تَخْضَعُوا خُفُوفَكُمْ وَخُفُوفُكُمْ ان کہ تم مؤمنین پس تم اسی مسلمانوںت درو دوستوں  
 شیطان کے اور درو مجھ سے بچ مخافت حکم میرے گروہم ایمان رکھنے والے وعدہ اور وعید میرے دلا  
يَخْرُجُكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ اور چاہئے کہ نہ ٹھہریں کہیں تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں بچ  
 مدد کرنے اہل کفر کے مازن ابی اور تابع اسکے کہ جنگ احد میں تحلف کر گئے تھے لَنْ يَضُرَّ وَاللّٰهُ  
شَيْئًا حَقِيقٌ وہ ہرگز نہ ضرر کریں اللہ کو یعنی دوستان خدا کو کچھ سبب سارحت کے بچ کفر کے يُؤَيِّدُ اللّٰهُ الْاٰمَنَ  
يَجْعَلُ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ارادہ کرتا ہے خدا یہ کہ کفر سے یعنی نڈیوں سے واسطے انکے کچھ حصہ بچ آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ  
عَظِيمٌ اور واسطے انکے عذاب بڑا یعنی بہت اور يَسْتَفِئِ اَنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرُوا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ جو لوگوں  
 مول لیا کفر بدلے ایمان کے لَنْ يَضُرَّ وَاللّٰهُ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر کریں گے اللہ کو کچھ سبب خرید کفر کے بلکہ ضرر انکا نہیں  
 طرف پھر رہے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ اور واسطے انکے عذاب درد دینے والا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور نہ کمان کریں  
 لوگ کہ کافر ہوئے ہیں يَهُودَ اَوْ نَصَارَىٰ اور مشرکوں اور منافقوں اِنَّمَا يَمْلِكُ طَعْمُهُ یہ کہ جو میل دیتے ہیں تم انکو لیزدادم





ہونگے تیرمی تندی زہر کے سے اور دو نقطے سیاہ نیچے انگہوں انکے کے ہونگے کہ یہ سب ایک سب ہوں سے  
 بیت نہ جمع کرے تجھ کو دیکھا درخت نہ یہ مال مارا ہو اور گنج اژدہا کہ وہ ملک السموات  
 و الارض اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں اسماون والے اور زمین والے سمجھ لیجئے کہ سب اہل  
 آسمان اور زمین مر جاویں گے اور تمام بے دعویٰ مدعیان اور بے رنج ساز عاں اُسے واحد لا شریک کو رہ جاویں گے  
 الملک الیوم بعد الواحد القہار محققوں نے کہا ہے کہ میراث حقیقت میں اُسے کہتے ہیں کہ ایک نئی حیرت ملک میں  
 اُسے کہ قبل اسکے ملک ہوئیں یہاں میراث حجاز اقرامایا ہے کہ بعد ملک السموات والارض اللہ کو واسطے ہے  
 ملک آسمانوں کا اور زمین کا نصف میں اور دس عاریتہ ہے جب یہ مر جاویں گے جسکی عاریتہ ہے اسکو بھیجی  
 اسات میں عجب اشارت ہے کہ خیل کا نفس لامرین مال نہیں ہے مال سب اللہ کا ہے پس مال غیر میں بخل  
 کرنا ناسبت بدبخشی ہے نظم بخل بہرہ شکر خاک ہے معنی وارد کرنا اسنا بھی نہ اور اک چہ معنی وارد ملک تو ہے  
 جو تیرے پاس ہے دے در رہتی غیر کے مال میں اساک چہ معنی وارد کہ اللہ تعالیٰ نے چھوڑا اور اللہ تعالیٰ اس  
 اُس چھیرے کے کرتے ہو تم اتفاق سے اور اساک مال سے خبر دار ہے جیسا کرو گے وہاں کے لفظ سمیع اللہ  
 قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَنَحْنُ اَغْنِیَا حَقِیْق سنا اللہ تعالیٰ نے کہا ان لوگوں کا کہتے ہیں تحقیق اللہ فقیر  
 اور ہم دولت مند ہیں سمجھ لیجئے کہ جب آیت واقضوا اللہ قرضاً مانا نازل ہوئی ہو وہ کہا خدا محتاج ہے کہ ہم سے  
 مانگا ہے اور یہ کہنا اعتقاد سے نہ تھا ٹھٹھے بازی سے محتاج تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور ارادہ تہدید فرمایا نہ  
 سَنَنْکَبُ مَا قَالُوْا جَلَدَ لَکُمْ ہن ہم یعنی کرنا کاتبتیں کو فرماتے ہیں کہ لکھیں جو کہا انھوں نے نسبت فقر کی ہمارے  
 طرف کری اور نسبت دولت نہی اپنے طرف و قَدْ لَکُمْ الْاَنْبِیَاءُ بِغَیْرِ حَیْثُ اور ماروا لانا انکا پیغمبر و نوحا بھیجے  
 یہ بھی لکھتے ہیں کہ انکے اسلاف یہ حرکت بری ہوئی وَ تَقُوْلُوْا اُوْرَکِیْہِ ہم وقت مارنے کے یا وقت اٹھانے کو  
 اَوْ تَقُوْلُوْا عَذَابُ الْاٰخِرِیْنِ جیہو تم عذاب جلن کا ذلک بما قَدَّمْتِ اَیْدِیْہِ یہ عذاب تمہیں ہے بدلے اس چیز کے  
 کہ کہے پہنچایا یا محضون تمہارے نے سمجھ لیجئے کہ ذکر ماضی کا واسطے تحقیق فعل ہے و گر نہ فاعل وہ ہیں اور افعال  
 انکے قتل انسان اور عبادت گو سالہ اور مثل اسکے تھے وَاَنْ اللّٰهُ لَیْسَ بِظَلِیْمٍ لِّلْعَبِیْدِ اور تحقیق نہیں الظالم کر نوالا  
 اور پندہ و ناپسند کے جو سختی عذاب ہے انکو اور وہل معذب کر اے الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَجْزٌ اَلِیْسَ  
 دوسری سنا کہنا ان لوگوں کا کہ تحقیق اللہ نے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنی امر کیا ہے اَلَا تَوَدُّوْنَ اَنْ  
 یہ کہ نہ ایمان لاؤں ہم اور نہ ہم کسی پیغمبر کو بھیجے یا آیتیں بفرما دے یا نہ کہ لاؤ ہمارے پاس قرآنی کتاب  
 اَلَمْ نَزِّلْہَا وَاَنْتُمْ اَسْکُوْا اگے سمجھ لیجئے کہ پہلے دین نبی اسرائیل میں کھانا قربانی کا حلال تھا قربانی کوں چھتے گھیر  
 رکھ دیتے تھے اور پیغمبر اس زمانے کا درمیان گھر کے گھر ہو کر سناجات بیج جناب و اسب عطیات کے کرتا تھا اور بڑے



بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید ہے دو دودھ آسمان سے ساتھ  
 آواز مہیب کے اتر کر اس قربانی کو جلا دیتے تھے پس یہود کہتے تھے کہ تورات میں لکھا ہے کہ سو اس پیغمبر کے  
 کہ جو قربانی اس طور پر کرے ایمان نہ لایو حتیٰ تعالیٰ نے ان کے الزام دینے کے واسطے فرمایا کہ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ  
 مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر پہلے ہو  
 میرے ساتھ معجزوں روشن کے مانند عیسیٰ علیہ السلام کے وَبِالَّذِي قُلْتُمْ اُورُوا کُتُبَکُمْ اُسے تھے ساتھ  
 اس چیز کے کہ کہاتے تھے یعنی قربانی موافق مدعا تمہاری کہ کرنا والے میں ذکر یا اور بھی کے علیہم السلام فَاَمَّا  
 قُلْتُمْ فَهُمْ لَيْسَ بِکُمْ مَارِءٌ اَلَا سَمِعْتُمْ اَنَّهُ لَوْ عَلِمَ ذُرِّيَّةُ اسْرِیْ اَنَّ لَکُمْ اِسْرَافَیْکُمْ اَوْ اَنَّ کُمْ لَکُمْ  
 صَدَقَیْنِ اَلَا رَہُوْا کُمْ سَجَہٌ کہ متابعت پیغمبر صاحب قربانی کی چاہئے فَانْ کَذَّبُوْا فَقَدْ کَذَّبَ رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ  
 پس اگر جھٹلاؤں میں جھٹکوا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول مت ہو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت  
 پہلے تم سے ایسے پیغمبر کہ وہ جَاؤْا بِالْبَيِّنَاتِ آئے تھے ساتھ معجزوں روشن کے وَالَّذِيْ اُورَہُمْ  
 کتابوں کی وَالکِتَابُ الْمُنِیْمُ اور کتاب روشن کرنا والی حلال اور حرام کے کُلُّ نَفْسٍ مَّا رَزَقْنَاهَا لِمَوْتٍ  
 ہر جان چھنے والی ہے موت کتاب ہی کہ سب تم جھٹکناؤ اور سچا جانے والو یہ شرت چھو کے وَرَہْمَا  
 تَوْحٰوْکَ اَجْوَمٰکُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ اور اس کے نہیں کہ پورا دے جاؤ گے تم بدلے اعمال اپنے کے وَنَ قِیَاسِ  
 فَمَنْ زُجِرَ عَنِ الذَّنْیِکُمْ جِزْیٌ کَوْفٍ وَّوَرِیْکُمْ سَہٌ وَّاَدْخِلْ الْجَنَّةَ اُوْرَاحِلَکُمْ کَیْ لَا یَبْغِیَ مِنْ قَبْلِکَ  
 پس تحقیق پہنچاؤ اور کو وہ الْجَنَّةُ الدِّیْنِ اَلَا مَتَاعُ الْعَزْوٰرِ اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اٹھانا مایاں  
 سمجھ لیجئے کہ زندگانی دنیا کو ساتھ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنے والا غرور میں آوے مراد یہ ہے  
 کہ زندگانی دنیا کی لوگوں کو فریب دیتی ہے اگر کچھ بھی حقیقت اسکی معلوم کر لیں تو جانیں کہ سچ ہی ہے  
 یہ دنیا سچ ہے رافت غرور سچ میں مت اندیہہ دیتی سچ ہی ہرگز تو اس کے سچ میں مت اَلْکِتَابُ وَنَ قِیَاسِ  
 اَمَّا اَلِکِتَابُ اَللّٰہِ اَزْمَانٌ جَاؤْ گے تم سچ مالوں اپنے کے سمجھ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے مسلمانوں کے کہ سے طرف دیگر  
 مشرک کے مال اسباب انکا جو کچھ میں رہ گیا تھا اس پر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ میں مل جاتا ہے لوٹنے  
 مارنے لگے حتیٰ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہو گئے اے مسلمانو سچ مال اپنے کے نقصان نہ ہو میں اور ضائع نہ ہوں  
 وَ اَنفُسُکُمْ اَوْ سِجِّیْنَ حَالُوْنَ اُسے چھوڑ کر نہ میں اور مرضیٰ میں نہیں وَلَسَمِعَ عَنِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ اَوْرَ اللّٰہِ سُبُوْکَ  
 اُن لوگوں سے کہ دئے گئے ہیں کتاب میں قَبْلَکُمْ پہلے تم سے یعنی یہود اور نصاریٰ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اور دوسرے  
 سب کے اُن لوگوں سے کہ مشرک کرتے ہیں اَذْکٰی کثیر ادا بہت یعنی باتیں کہ موجب سچ اور ایذا کا خطرہ ہوں پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تمہارے وَ اِنْ نَّصِرْنَا وَاَوْرَ اَصْبَرُ کرو تم اور ایذا اس گروہ کے وَ تَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو







بجو ساتھ نیکوں کے شکوہ اٹھانا مآ و عذنا علیٰ امّ سَلَمَہ اسی تدبیر کر نیوالے کام ہمارے اور دے ہو جو وعدہ کیا ہے  
 ہم سے اور رسولوں اپنے کے نعمتیں جاودانی ہیں یا جو پیغمبر کوئی زبانہی وعدہ فرمایا ہے فتمنّٰ کہ اس سالوں کے  
 یا بخشش بڑی طلب کرتے ہیں ہم جو انبیاءوں کو کہا ہے کہ بخشش مومنوں کی چاہو چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام  
 دخل بیتی موسیٰ و لیسٰ و یونس اور ہمارے پیغمبر کو امر فرمایا کہ و استقر لذنبک و للمؤمنین و لا تخفنا یوم القیامہ اور  
 رسول کریم کو دین قیامت کے لَآ تَخْلِفُ الْبَیْعَہُ تَحْقِیْقُ تو نہیں خلاف کرتا وعدہ اپنے کو سمجھ لیجئے کہ بعض مفسرین نے  
 نقل کیا ہے کہ دعائیں یا پچھون کہ سچ ان آیتوں کے مذکور ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں یاروں آپ  
 سے واقع ہیں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتبہ یہودیوں دعا فرمائی ربنا ما خلقت هذا باطلا  
 اور حضرت ابوبکرؓ نے مقام خوف میں کہا ربنا انک من لدخل النار فقد احرسنا اور حضرت عمرؓ نے تصدیق تحقیق  
 اپنے سے خبر دی کہ ربنا اننا سمعنا دیا میا دی اور حضرت عثمان علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدوں کے لہجہ  
 میں عرض کیا ربنا و انما ما وعدتنا پھر جناب حبیب الدعوات سے مردہ اجابت کا یوں صادر ہوا کہ فاستجبت لکم و ہبتم  
 پس قبول کیا دعاؤں انکے کو پروردگار انکے نے اس طرح سے کہ ارشاد فرمایا اِنِّیْ لَآ اُصْنَعُ یہ کہ نہیں صنایع کرتا  
 علیٰ عاملہ منکم عمل کسی عمل کر نیوالے کام میں سے مین ذکر آؤ انہی مردے یا عورت سے بغض کم مین بعض بعض  
 تمہارے بعض دوسروں سے حاصل کام کا یہ ہے کہ تمہیں ثواب میں ایک حکم جو کوئی عمل کرے گا ثواب پاوگا  
 کچھ مرد عورت پر موقوف نہیں کوئی ہو حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سول  
 کیا کہ ہجرت کرنے میں مردوں کے مناقب بہت وارد ہیں اور عورتیں ہجرت کر نیوالیاں اس سے بے نصیب ہیں یہ آیت  
 شریفہ نازل ہوئی کہ میں عمل کسی عمل کر نیوالے کام صنایع نہیں کرتا مرد یا عورت سے فَاَلَّذِیْنَ هَاجَرُوا پس جو لوگوں  
 شرک چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاخْرَجُوا مِنْ دِیْنِهِمْ اور نکالے گئے گھروں اپنے سے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکوں نے مکے سے نکالا وَاُوْدُوْا اِنِّیْ سَیِّئٌ اور ایدادئے گئے سچ راہ طاعت میرے مراد اس سے  
 پہلے مسلمان ہیں جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال رہے اور حبیب کہ کچھ نقصان اموال رہے وَاَقْلَبُوا  
 اور اڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد میں یہ عام مہاجرین لَآ کُفْرَہُمْ عَنْہُمْ سَیِّئَاتِہُمْ البتہ دور کرو گناہیں  
 برائیاں انکی وَاَدْخَلْنٰہُمْ جَنَّۃً تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا اَنْہَا مِنْ عَذَابِ الْبَیْہِ وَاَعْلٰی کُفْرَہُمْ سَیِّئَاتِہُمْ البتہ دور کرو گناہیں  
 نیچے درختوں یا نیچے محلوں اسکے کے بہرین اور بدلا دو گناہیں اَللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَاب دینا کرتا عید اللہ عزوجل  
 اللہ تعالیٰ کے سے سمجھ لیجئے کہ وضع منظر کی موضع ضمیر میں دلیل ہے اور عظیم ثواب دینے والے کے اور اوصاف  
 ثواب کی طرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ دلالت اور ذات مجموعہ صفات کے کرنا ہی بہ نساہت پیغمبر  
 ثواب عظیم الشان بیت سچ ہے کہ خدا سب بزرگسکے فائق ہو دیو گناہوں یا سب کے بے لائق وَاَللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ



اور اللہ تعالیٰ نزدیک اسکے ہے اچھا ثواب اہل تقیر لکھتے ہیں کہ مشرکان مکہ معظمہ ساتھ فراخی اور عسرت کے  
 رہتے تھے اور فقراء مومنان ساتھ تنگی اور عسرت کے اوقات کاشت تھے لکھتے ہیں کہ اگر کہ بیت لعجب ہے جو بیت  
 یوحنا میں انکو نماز و نعمت ہے ہمیں اس حق پرستی میں بلا اور بوج و محنت ہے نہ حق تعالیٰ نے واسطے تسلی انکے  
 کے ساتھ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد و رویش است کے میں لا یغترنک ثقلب الذین کفروا فی الیوم  
 چاہئے کہ نہ فریب میں دلے تجھ کو جانا آنا کا فروغ کا بیج شہر کے واسطے تجارت کے کیوں کہ یہہ آمد و رفت انکی متاع  
 قلیل فائدہ ہے بخور اجلد جانا ہر کجا ثمرہ ماؤنہم جہنم و پھر بعد موت کے آخرت میں جگہ رہنے انکے کی دوزخ  
 ہے و یبئس المہاد اور نبراع بچھونا دوزخ لیکن الذین اتقوا دہم لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں عذاب پروردگار  
 اپنے سے اور فائدہ دنیا کے پر مغرور نہیں ہوتے تھم جنت تجرعی من تحتہا الانہما واسطے انکے بہشت میں  
 اس روش کی کہ جاری ہیں نیچے و رختوں یا مکانوں انکے کے ہرین پانی کی دو دھ کی شراب کی سیر کی  
 خالیدی فیہا ہمیشہ رہنے و لیکن اسکے نزلا من عند اللہ بیچ اس حالت کے کہ بہشت میں جہانی میں نزدیک  
 اللہ کے سے سمجھ لیجئے کہ ترل سے کہتے ہیں جو اچھی نفس چیرین بہت منزل جہان میں حاضر کریں واسطے اسکے  
 بزرگی کے لے زبان ہندی میں جہانی کہتے ہیں بیت القوالون کو جنت میرہانی چاہئے ہم سے سونو کو لقا  
 یار جانی چاہئے و ما عند اللہ خیر لا یزید الا اور جو کچھ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے الطاف خفیہ سے بہتر ہے واسطے نیکی  
 کرنوالوں کے فائدے و نیا فانی سے و ان من اهل الکتاب لمن یؤمن باللہ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے جو شخص  
 ہے کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے و ما انزل الیکہ و ما انزل الیکہم اور ساتھ اس چیز کے کہ آماری گئی  
 طرف تھارے کہ قرآن شریف ہے اور ساتھ اس چیز کے کہ آماری گئی ہے طرف انکے کہ توزیت ہے اول یا باخیل سمجھ  
 لیجئے کہ مراد ابن سلام ہے اور اصحاب اسکے یا نجاشی اور اتباع اسکے خاصہ یعنی اللہ بیچ اس حالت کے کہ ورنہ اول  
 میں یا عاجزی کرنوالے ہیں واسطے خدا کے لا یشرؤن یا بیت اللہ ثمن قلیل کہ نہیں مول لیتے بد نشانوں  
 اللہ کے کہ احکام تورات میں یا لغت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھو را مثل علمائے یہود کے کہ رشوت خوار تھے  
 اولیکہم احوہم عند ربہم لوگ ڈرنے نو کے وینار واسطے انکے ہے فیہ رکھا ثواب انکا نزدیک پروردگار  
 انکے کے ان اللہ سیر نع الحسب تحقیق خدا تعالیٰ جلدی لینے والا ہے حساب آسانی سے اور امتیازی سے جا  
 مونسو نکا کر گیا یا انہما الذین امنوا اصبروا ای لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر داسے فرائض کے یا اوپر جہاد  
 کفار کے یا اوپر فرمانداری احکام شریعہ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ معنی اخیر کی خوب تر ہیں کہ شامل ہیں سب طاعتوں کو  
 وصبر و اور شکیبائی کرو لڑائی میں دشمنوں کے اور پاؤ مضبوط رکھو میدان جنگ میں یا پھانسی رکھو ایک دو تیر  
 بیچ لڑائی کے ویرا یطو اور تیار ہو جنگ اعداء خدا کو یا مستعد رکھو اپنے تئیں بیچ عبادت کے سمجھ لیجئے کہ مراد بطریق ہے

کہ مجاہدین گھوڑے اور مختار اپنے تیار رکھیں کہ انڈ کفار کی مسلمانوں پر نہ آنے دیں اور بعض کہتے ہیں کہ مرابطہ تھا  
 کرنا نماز کا ہی بعد نماز کے **وَاتَّقُوا اللَّهَ** اور درو خدا سے اور پرہیزگاری کرو **لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ** تو کہ تم چھکارا پاؤ  
 بیت القامین ہے فلاح دو جہان یاد رکھو کہ تم اسی مومنان نہ بعضے محققوں نے اس آیت شریفہ کی پہ  
 معنی بھی ہیں کہ اسی مومنو صبر کرو اور مجاہدہ نفسوں کے ساتھ بچنے ہوئے شیطان کے اور بچالانے طاعت رحمانی  
 کے اور ثابت مضبوط قدم کاری بچے بچائے پتھے تھمائے ہو ساتھ تسلیم کے بلا میں اور رضا کے احکام قضائین  
 اور تیار رہو واسطے توڑنے تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطروں اور وسوسوں سے جو سوا خدا  
 اور ولیمین آئے ہیں اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف اللہ کے رکھو تو کہ چھکارا پاؤ تم تجابوں سے جو درمیان ہمارے  
 اور اللہ کے ہیں اور مرتبہ تہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور احسان کا حاصل ہو میت ہر گھڑی ہر دم نظر کرنے  
 لگے نہ سامنے جلوے وہ دکھلانے لگے نہ سور و نہ مدنی ہی ایک سو چھتر آیتیں ہیں ایک ہزار نو سو پچاس  
 کلمے ہیں سولہ ہزار تیس حرف ہیں فواصل اسکی لوٹا ہیں اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ آل عمران  
 کے پہلے ہی کہ ختم اس کا ساتھ امر القہ کے ہی اور شروع اس کا بھی بامرتقوی ہے

سورة النساء مدنية وحی  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مائتہ و ست و سبعین آیت  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ ائِ  
ساختہ محض قدرت اپنی کے پیدا کیا تم کو باوجود اختلاف رنگوں کے اور شکلوں کے اور زبانوں کے مَن نَفْسٍ  
وَاحِدَةٍ اِيكٍ بَنَ سَہ کہ وہ آدم ہے وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَدَا ائِ اِيكٍ بَنَ تَنہا سَہ جوڑا کھا کہ خواہ  
اور اصح یہ ہے کہ خواہ کو آدم کی بائیں جھلی سے پیدا کیا وَبَتَّ مِنْهُمَا ائِ اور پھیل ائِ اور خطا ہر کئے آدم اور خواہ  
بواسطے نوالہ اور ناسل کے دجالا کثیرا اَوْفَسَا مروہت اور عورتیں بسیار وَاتَّقُوا اللَّهَ ائِ اور ڈرو مخالفت ائِ  
خدا سے ائِ وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے اِيكٍ دوسرے نَسَا ائِ کوئی یہ حاجت  
مانگتے ہو اور تم دیتے ہو ساتھ ائِ وَلَا تَحَامَ اور ڈرو قطع رحموں سے ائِ میں ساتھ اِيكٍ دوسرے بیونہ  
مہر کرو اِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَیْكُمْ بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی اچھا اور بھوکا اور پر تجارے نگہبان سب اقوال افعال تمہارے  
جانتا ہے سمجھ لیجئے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جائے اُسے چاہئے کہ بیٹھے اٹھنے میں احتیاط رکھے کہ اللہ دیکھتا  
کچھ ایسا کام صادر ہو جس میں شرمندگی اپنی اس جناب میں ہو نظریہ یہ سمجھا کہ نگہبان ہر خطا دیکھتا ہے ہر اور  
بھلا پھر بھلا کیوں کہ بُرائی کیجئے ہو کے جتنی بھلائی کیجئے وَاتَّقُوا ائِ ائِ ائِ اور دوسریوں کو ائِ و لیسو و صیونہ  
مال ائِ جو سب وصیت اور والائے تصرف میں لائے ہو لکھا ہے کہ اولیائے یتیموں کے مال میں تصرف بالائِ کر دیتے  
جیسی اپنی بکری ذیلی یتیموں کے بکریوں میں ملا و پھر موٹی بکری اِيكٍ پکڑ لے اور کہا کہ یہ بکری ہے عوض میں بکری کے حق ائِ



نفعات دنیا فاس کے اور سوائے کے طرح حکم خیرات کی وَاَذْنُ قَوْلِهِمْ اَوْ رُكْعًا اَوْ بِمُقَوِّفُونَ کو یعنی ان کے کھانے  
 واسطے ہر روز کچھ مقرر کر دو چہا اُس مال میں سے قدر احتیاج ان کے کے وَاَكْتَسَوْهُمُ اَوْ بِمُقَوِّفُونَ اور پھر پھر ان کو  
 بعد حال وَقَوْلُهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو بعد کھلانے پھر ان کے واسطے ان کے بات لکھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو  
 یہ مال یتیم ہی ہے ہم غریبی تیرے ہیں جب تو بڑا ہو گا تیرے حوالے کرینگے اور خور تو نکو بھی و بعد کہو کہ  
 دل انکا خوش رہے وَاَبْلَوْا اَلَيْتُمْ اَوْ اَزْمَا یَا کر و یتیموں کو اگر مرد ہوں تو ساتھ عقل تمہارے بیچنے میں خریدنے میں  
 مال کے اور اگر عورتیں ہوں تو اسور خانے میں عقل انکی دریافت کرو حتیٰ اِذَا بَلَغُوا اَلْبُلُوْغَ ہاں تک کہ جب  
 پچھنیں صلاح کو یعنی بالغ ہوں قَاتِلِ اَنْفُسَكُمْ تَمْتَمُ رُشْدًا پس اگر یا تو تم بعد بلوغ کے انہیں سے ہتھاری  
 دین دنیا کے کام میں قَاذِفُوْا اَلَيْتُمْ اَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو تم طرف ان کے مال ان کے جو تمہارے پاس تھے  
 وَلَا تَاْكُلُوْهَا اَوْسَتْ کھاؤ اسی وصیو مال یتیموں کے اور ضایع کرو اسرافا از روئے زیادت کے حد سے یعنی  
 زیادہ اس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہے وَرِیْدًا اَوْ رُكْعًا کہ نہ ضایع کرو مال یتیموں کے از روئے بھلہی کے  
 اَنْ تَبْکُروْا وَخَوْفِ اِسْ بَاتِ کے سے کہ بڑے ہو جاؤں یعنی شتابی یتیموں کے مال کھانے میں نہ کرو خوف کر  
 اسکا کہ بڑے ہو کر یہ ہم سے لے لیونیکے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اَوْ جَوْنًا ہو وصی اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَغْفِرْ  
 پس چاہئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا اَوْ جَوْنًا ہو ان لوگوں میں سے کہ مال یتیم کا جبکہ ہاتھ میں  
 فقیرا درویش محتاج قَلِيْلًا کُلْ بِالْمَعْرُوفِ پس چاہئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ الضاف کے یعنی  
 بقدر حاجت کھانے پینے کے یا مقدار اجرت سعی اپنے کے قَاذِفْتُمْ اَلَيْتُمْ اَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو طرف  
 یتیموں کے مال ان کے قَاَشْرَهُمْ وَاَعْلٰهُمْ پس گواہ پکڑ لو اور پر اقرار ان کے کے ساتھ قبض مال کے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہ ہو  
 وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ گواہ اور پر بندوں کے یا جزا دینے والا اور اعمال ان کے کے یا حسبت  
 کر نیوالا یح روز جزا کے سمجھ لیجئے کہ عرب والوں کی ایام جاہلیت میں عادت تھی کہ عورتوں کو اور لڑکوں کو میرا  
 نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنوں سے قتال کر کے جب حضرت مدینہ میں  
 تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہاں تک کہ ام کہنے آپ کے اگر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول  
 کر کر سوا ہی اوس سے تین لڑکیاں رکھتی ہوئیں اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہے چچے زاد بجائی اسکے کہ  
 متصرف ہیں مجھے اور لڑکیوں کو محروم رکھتے ہیں حضرت نے انکو بلا کر پوچھا انھوں نے چاہا کہ وہی قانون  
 جاہلیت جاری رہے اور طریق بیداد جو چلا آتا ہے ابا جاد سے نہ بدلے حق تعالیٰ نے یہ بہت نازل  
 فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُونَ واسطے مردوں کے بڑے ہوں یا چھوٹے حصہ  
 اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُونَ اور واسطے

عورتوں کے یہی حصہ ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں مان باپ اور قرابتی مماثل مہنتہ اوکثر اس  
 چیز سے کہ تھوڑا مال گذشتہ سے یا بہت ہو حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے واسطے اُنکے نصیباً مقرر و مضافاً  
 حصہ باندازہ یہ کیا ہوا اذ اخضر القسمۃ اولوا القربی والیتیم والسکین اور جب حاضر ہوں بیچ وقت بانٹنے میں  
 کے قرابت والے جنکا میراث میں حق نہیں اور یتیم کہ بچے ہیں اور فقیر قانز قوہم مہنتہ پس دو اُنکو کچھ ایمنے  
 جو بانٹا جاتا ہے تاکہ دل اُنکے خوش ہوں سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس میں بانٹنے کے وقت  
 اُنکو بھی بطریق صدقہ کچھ دیا جائے اور کہا ہے مفسرین نے کہ یہ امر بر بیل وجوب تھا جب آیت ہوا  
 اور وصایا کی نازل ہوئی منسوخ ہو گیا و قوہم قانز قوہم مہنتہ قانز اور کہو اس جماعت کو یعنی قرابت والوں  
 اور یتیموں اور فقیروں کو بات اچھی کہ جس سے وہ خوش ہوں وَلِیُخْشِیَ الَّذِیْنَ لَوْ کَرِهُوا لَمْ یَخْلُقْهُمْ اَوْ رِجَاسٌ  
 ورنہ وہ لوگ جو چھوڑ جاویں پیچھے مرنے لینے سے ذریرۃ ضعیفا اولاد عاجز ناتوان خافوا علیکم ہم ورنہ  
 اور اُنکے بیواہی سے اور ضایع ہونے سے یعنی دارتوں کو چاہئے کہ ضعیفوں اقرباؤں پر اور یتیموں پر اور  
 فقیروں پر نظر مجلس تمت میں نظر رحمت شفقت کی کریں اور خیال کریں کہ اگر اُنکی اولاد ایسی عاجز ہو کر ایسے  
 مقام پر آئی تو آپر بہ رحم کریں یا نہ کریں پس جو اپنی اولاد پر نکر سکیں وہ اپنے بھی نہ کریں کہ بیت جو اپنی جان پر  
 نہ روا رکھو دوستوں نہ وہ چاہئے کہ اور یہ بھی مت روا رکھو فلیتقوا اللہ پس چاہئے کہ ورنہ عذاب خدا سے  
 وَلِیُتَقِیَ لَوْ اَقْرَبُ سَدِیْدًا اَوْ رِجَاسٌ کہ ہمیں ساتھ حاضران مجلس تمت کے بات محکم درست و راست یعنی عذرہ  
 خوشخوئی اور وعدہ بہ نیکوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَا کُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتِیْمِ ظُلْمًا حَقِیْقٌ و وہ لوگ کہ ہرات کر کے کھاتے  
 اور ضایع کرتے ہیں مال یتیموں کے بہت ظلم استم سے اِنَّمَا یَا کُلُوْنَ فِی بَطْنِکُمْ لَمْ یَا کُلُوْا اِلَیْکُمْ کہ نہیں کہ کھاتے ہیں  
 یتیموں اپنے کے اک الوار میں اپنی پردہ سے نکل کر کھا لیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
 ایک قوم کو روز قیامت میں اٹھاویگا قبروں سے اور اُنکے منہ سے شعلے نکلنے اصحابوں نے پوچھا کہ وہ کون سے  
 لوگ ہیں فرمایا کہ نہیں دیکھا تم نے جو حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَا کُلُوْنَ فِی بَطْنِکُمْ لَمْ یَا کُلُوْا اِلَیْکُمْ میں مذکور ہے  
 کہ قیامت کے دن یتیموں کے بال کھانے والے عرصات میں آویگے اور اُنکے پیٹ میں بھری ہوئی شعلے مارنے  
 ہوئے دیوان مہنتہ سے اور ناک سے اور کانوں سے اور اُنکو نئے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے  
 کہ یہ کھانیوالے مال یتیموں کے ہیں سمجھ لیجئے کہ بموجب ان روایتوں کے حمل آگ کھانیکا ظاہر پر مناسب ہے  
 وَیَسْخَرُوْنَ سِیْفًا اَوْ رِیْبًا جاوینگے یہ کھانیوالے مال یتیموں کے دوزخ میں سمجھ لیجئے کہ یصلون بصیغہ معلوم  
 اور مجہول دونوں میں اہم فی قرأت بصیغہ معلوم اور جنکی قرأت بصیغہ مجہول ہے وہ یہ معنی کہ یہ کھانیوالے جو کہ اُن  
 یُحْشِیْکُمْ اللہ فی اولادکم فرماتا ہے لکھو اللہ تعالیٰ کچھ کام اولاد تمہارے مقدار میراث میں اُنکے یا عرض کرتا ہے ساتھ حکم



بی بی

بی بیوں کے ہیں جو تھائی اس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہوں سب جو تھائی میں  
 شریک ہوں اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَّلَدٌ اَکْرٰہُوْا سَلٰطَیْمَکُمْ اگر نہ ہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ  
 رائے خواہ اور سے فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَّلَدٌ فَلَهٰی السَّئِمَۃُ مِمَّا تَرَکْتُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جو طرح سے کہ ہو  
 پس واسطے بی بیوں کے ہیں اٹھواں حصہ اس مال میں سے کہ چھوڑ جاؤ تم من بعد وصیتہ تو صوبہ ہوا اور  
 پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھ اسکے یا پیچھے او اگر نہ قرض کے جو تم پر ہو وَ اِنْ کَانَ دَیْنٌ یُّؤْتٰی کُلَّکُمْ  
 اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہیں اسکے کلالہ یعنی اولاد اور والدین ترک ہوا یا عورت ہو کلالہ  
وَلَوْ اَنَّکُمْ اَوَّحٰتُمْ اِلٰی سَلٰطَیْمَکُمْ اس مرد کے اور عورت بھی اس حکم میں داخل ہر بھائی یا بہن مادری  
 ہو یعنی ماں و لون کی ایک ہو اور باپ و بہن وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السَّئِمَۃُ پس واسطے ہر ایک کے ان دونوں  
 بھائی بہن میں سے چھٹا حصہ میراث کلالہ سے اور مذکر اس صورت میں ساتھ مونت کے یکساں ہے  
فَاِنْ کَانَ کَثْرَتُ ذٰلِکَ فَاِلٰی سَلٰطَیْمَکُمْ اگر ہوں اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو فقہ  
 پس وہ سب کے سب مرد ہوں یا عورتیں ہوں یا سب جملے عورت مرد ہوں شَرَّکًا فِی السَّئِمَۃِ سب بھائی بہن  
 برابر بھائی کے نہ مرد کو زیادتی نہ عورت کو کمی اور یہ میراث انکو پہنچی ہے مِّنْ بَعْدِ وَصِیَّتِہِ تَوْصِیٰیہَا  
 پیچھے جاری کرنے وصیت کے کہ وقت مرنے وصیت کیا جائے ساتھ اسکے اور دین غیر مضاد یا پیچھے او  
 کرنے قرض کے دران حالیکہ میت نہ ضرر پہنچا پیوالا ہو وارثوں کو وصیت میں اور قرض میں سمجھ لیجئے کہ ضرر  
 وارثوں کا وصیت میں یہ ہے کہ تھائی مال سے زیادہ وصیت کرے اور ضرر وارثوں کا قرض میں یہ ہے  
 چکا قرض واقع میں ہو اس کا اپنے ذمہ میں نہ مان مرے وَصِیَّتِہِ مِّنْ اَمْرِہٖ مقرر کیا گیا اللہ کے طرف سے  
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے یقیناً تمھارا نفع ضرر میں محل کر پیوالا ہے گناہگاروں کو  
 عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا ہے اور توبہ سے گناہ بخش تاہی تَلَکَۃٌ بِہِہٖ اَحْکَامُہٗ پہلے گذرے امور  
 سامی میں اور عہدات نکاح میں اور قسمت موارث میں حَدُّوْا اَقْلٰہُ حدیں ہیں حکم خدا کے کہ اس سے تجاوز  
 نہ کیجئے وَمَنْ یُطِیعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اس کا ان حکموں میں یُدْخِلْہٗ جَنَّتٍ  
 میں مِنْ تَحْتِہَا اَنْہَارٌ داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں چلتے ہیں نیچے اسکے نہرین خَالِدِیْنَ فِہَا دران  
 داخل ہوں بِجِ انْہٰی ان بہشتوں کے ہمیشہ وَاِلٰی السَّعٰدِۃِ الْعَظِیْمِہِ اور یہ داخل ہونا مطیعوں کا بہشت بالہا  
 کہ ہمیشہ رہیں مراد یا تاہی بِرَّآؤِہِ بعض اللہ وَرَسُوْلَہٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی  
 مانہ عیسین حصین قراری کے کہ سامیراث دینے عورتوں کے اور لڑکوں کے راضی ہو اور کہنے لگا کہ میں میراث اسکو دے گا جو پست  
 مرک پر مقابلہ کر گیا حق تعالیٰ نے یہ آیت بھی کہ جو کوئی کہا مانے اللہ اور رسول کا وَبِیْعَہٗ جَدُّوْہُ اور گذر چاؤ سے



حدوں اسکے سے کہ حلال اور حرام اور میراث اور تمام احکام میں مقرر ہوئے ہیں يَدْخُلُونَ فِي الْكَلْبِ فِيهَا  
اَللّٰهُ تَعَالٰی داخل کر گیا اسکو آگ میں دران حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہو گا بیچ اسکے سمجھ لیجئے کہ مذہب صحیح یہی ہے کہ  
خلود بہشت استعمال محرمات ہیں وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے اس خاص محل کے عذاب ہی ذلیل کرنے والا  
وَاللّٰہِیَ بَآئِنِ الْفَاحِشَةِ اور وہ عورتیں کہ بہت متابع ہو نفس کے آتی ہیں بے جانیوں کو اور نرکب برے  
کام کے ہوتی ہیں مِنْ قِسْطٍ كُتِبَ لَیْہِمْ اور اس سے محضات ہیں یعنی خاوند والیان فَاسْتَشْہِدُوْهُ  
عَلٰیہِمْ پس تم اسی صاحب احکام شریعت شاہد مانو اور پر کام برے ان عورتوں کے اَرْبَعَةٌ مُّشْكِرَةٌ چاروں  
عاقل بالغ اپنے میں سے یعنی مسلمانوں میں سے تاکہ اگر وہی دین فَاِنْ شَہِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ  
پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دے دین پس بند کر دو ان عورتوں کو بیچ گھروں کے سمجھ لیجئے کہ اصح اقوال یہی ہے  
کہ اول اسلام میں حکم عقوبت زنا زنا کار کا یہی تھا کہ گھروں میں بند کریں حتیٰ یَتَّقُوْهُنَّ الموت ہانتا  
کہ اٹھالیوے انکو موت یا ملک الموت اَوْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِيْلًا یا پیدا کرے اللہ تعالیٰ واسطے انکے کچھ راہ کہ جس  
مخلصی پائیں پھر یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو مجھ سے قد جعل اللہ لہن سبیلًا تحقیق مقرر  
کردی اللہ نے واسطے انکے راہ صحابہ متوجہ ہو کہ وہ کوئی راہ ہی فرمایا کہ جن نے خاوند نہ دیکھا ہو انکو سو کوڑے  
اور جن نے دیکھا ہو انکو سنگسار کرنا ہی پس اسکا بیوت موقوف ہوا اور شہاد اور استہاد باقی رہا نہ  
وَاللّٰہُ اَنۡ یَّاتِیَآ فَاَمْسِکُمۡ اور جو مرد اور زن غیر محض آوین دونوں حیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہو فاذوہن  
پس ایذا دو انکو ساتھ زبان کے اور سرزنش اور ملامت کرو ان عباس رضی فرمایا کہ ماتھ سے بھی ایذا دی جائے  
فَاِنْ تَابَا وَآصَلَا پس اگر توبہ کریں اس فاحشہ سے اور نیکی پر آویں فَاَغْرِضُوْا عَنْہُمَا پس مٹھ پھیر لو تم ان سے  
اور دست بردار ہو انکے ایذا سے یہ حکم بھی منسوخ ہے ساتھ حکم کوڑے لگانے کے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا تحقیق  
اللہ ہی توبہ قبول کرے والا بندوں سے چہر بان اوپر توبہ کرنے والوں کے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلٰی اللّٰہِ سوال کے ہیں کہ توبہ  
قبول کرنا اور اللہ کے ہی نہ بطریق وجوب بلکہ موافق و حدیث کے کہ خلاف اس میں متصور نہیں اور وعدہ  
قبول توبہ کا لِذَیْنِ یَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بچھا لے واسطے ان لوگوں کے ہیں کہ کرتے ہیں برائی ساتھ نادانی کے  
ثُمَّ یَتَوَقَّوْنَ مِنْیَ قَرِیْبٍ پھر توبہ کرتے ہیں جلدی سے سمجھ لیجئے کہ جملائی عبارت ہی پہلے حضور موت سے یا پہلے  
دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان حشر سے یا پہلے اس سے کہ دوستی کناہ کی ولین کھ جائے اور اصح اقوال کا یہی ہے  
کہ پہلے مرگے سب زمانہ قریب ہی اگرچہ لچک ہو تفسیر میں لکھا ہے کہ جو کوئی ایک مہلے موت سے توبہ کرنا ہی شریعت اسکے  
کہتے ہیں بطریق احسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب ثباتی کی توبہ اور مؤید اس قول کا یہی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَہَ عِیْدٍ مالم یتغیر عنہ سے بندگی قبول ہی کری حقیقت نہ جنتک دم واپس نہ ہو اسکا نہ زکوٰۃ نہ

فرمایا جس کے آدمی کو وقت مرے گا اپنے معلوم ہے پس چاہئے کہ ہر ایک دم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نہ  
 میت ہر دم وہ نیکون رفت با در و زدم ہوئے عمر اپنے کا جو سمجھے ہو کہ مذم ہوئے قاذلک پر ہم  
 لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہیں يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ تَوْبَةً قَبُولُ كَرَامَةٍ اللہ تعالیٰ اور بخیر  
 ساتھ مغفرت کے اور پرانے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا جَلِيمًا اور اللہ تعالیٰ جانتے والا توبہ کرنے والوں کی توبہ کا حکم  
 کرنے والا کہ توبہ کرنے والوں کو عفویت ہوگی وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ اور نہیں قبول توبہ واسطے  
 ان لوگوں کے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہیں برائیاں حتیٰ إِذْ حَضَرَ أَكْثَرَهُمْ أَثَمَاتُ کہ جب خبر ہوئی  
 ہے ایک کو انہیں سے موت قاکا يَتَبَتَّ أَثَمَاتُ کہتا ہے تحقیق میں نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہنا قتل  
 کے توبہ کا بیان ہے اور توبہ اپنی اسلام ہے بحسب باطن پس یہ اسلام لانا انکا وقت معانہ مر کے مقبول  
 نہیں وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہے واسطے ان لوگوں کے جو مرتے ہیں اور حال انکہ  
 وہ کافر ہیں یعنی کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہیں اس واسطے کہ یہ ایمان پس  
 ہے کہ سود نہیں رکھتا فلم ایک پیغمبر ایمانہما را اوباسنا یعنی پس تھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا  
 انہوں نے عذاب ہمارا أُولَئِكَ یہ گروہ کہ منافق ہیں اور یہ جو کفر بر مر ہیں لَعَنَدْنَاكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا  
 تیار کیا ہے جسے واسطے انکے آخرت میں عذاب درد دینے والا کہ تحقیق اور القطاع نہیں رکھتا سمجھ لیجئے  
 کہ رسم تھی جاہلیت میں کہ جو کوئی مرتے تھا اور جو روئی روحانی تھی تو بتا اس میت کا جو اور جو رہتا تھا  
 یا اور کوئی اقرباؤں اسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا اس پر اس عورت کے وال بتایا  
 اور اس عمل سے اسکو اپنے تصرف میں لانا تھا یا تو اسی مہر میراث کے نکاح میں لانا تھا یا کسی سے نکاح باندھ کر  
 اسکا مہر محل اسکا اپنے لیتا تھا یا اسے نکلنے نہ دیتا تھا قید رکھتا ہے یہاں تک کہ جو میراث کہ میت سے اسے پہنچی ہوتی  
 تھی اپنے لیتا تھا یا وہ مرتے اور اسکا مال اسکا اسکے پاس رہ جاتا اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی  
 اپنے اہل میں حلی جاتی تو وارثوں کو میت کے کپڑے وستر نہ دیتا تھا اور اسلام بھی اسی قانون کی رعایت کرتے  
 تھے یہاں تک کہ ابوقیس الضاری مر گئے جو روانی کیشہ نام رو گئی بیٹا ابوقیس کا کہ اور جو رہتا تھا اس  
 لگا کیشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب  
 الہی سے کیا حکم آتا ہے کیشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کے جو اسی بلا میں مبتلا تھیں خدمت نبوی میں  
 حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں کہ ہم سب مثل کیشہ کے اسی دام الام میں قید ہیں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یا ہتھ  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَوَارَثُوا النِّسَاءَ کڑھا اس لوگو جو ایمان لائے ہو نہیں حلال واسطے تمہارا یہ کہ وارث  
 ہو جاؤ عورتوں کے زیر دہی سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت یہ نکلا کہ میراث ملو مگر است اور لو تو لو بطوع و خیر توبہ







عرب مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اس کو مفت کہتے تھے یعنی دشمن رکھا گیا و  
سواء تہیکم لکھ اور بری ہی راہ سمجھ لیجئے کہ مراتب قبیح میں ایک قبیح عقلی ہے فاحشہ اشارت طرف اسکے ہے  
دوسری قبیح شرعی ترک مفت کنایت طرف اسکے ہے تیسری قبیح عرفی ترک و ساء بیلارہ و کھانیوالا طرف  
اسکے ہے حق مت علیکم اثمہا تکم حرام کی گئیں اور پر تمھارے مائیں تمھاری اور سہمین داخل ہیں مائیں اور  
واویان اور جو عورات کہ تمھاری جھڑپیں و بنت شکم اور بیٹیاں تمھاری اور سہمین داخل ہیں نواسیاں اور  
پوتیاں ایک درجہ میں ہوں یا زیادہ یعنی وہ عورتیں جو شاخیں ہیں تمھاری و اثمہا تکم اور بہنیں تمھاری  
سکی ہوں مان باپ یا سوتیلی ہوں مان سے یا باپ و عمتا تکم اور پھوپھان تمھاری ایسی ہی سکی ہوں یا سوتیلی  
یعنی جو باپ اور پاپا ہیں بشرطیکہ بواسطہ ملتی ہیں اور بواسطہ ملنے والیاں حلال ہیں جسی جسی کی بیٹیاں  
و خالائکم اور خالائیں تمھاری سکی ہوں یا سوتیلی یعنی جو مان سے اور ملتی ہیں اس شرط پر کہ بغیر واسطے کے  
ملتی ہیں کیونکہ واسطے سے ملنے والیاں حلال ہیں جسی خالائوں کی بیٹیاں و بنت الکحل اور بیٹیاں بھائیوں  
جنہیں بھتیجیاں کہتے ہیں جس طرح کہ نانا بھائی کا ثابت ہو گا مان باپ ہو یا فقط مان یا ایکلے باپ سے اور  
بھتیجیوں کی اولاد کی بیٹیاں اور اولاد کی اولاد کی بیٹیاں تا آخر یہی حکم رکھتی ہیں و بنت الکحل اور بیٹیاں  
بہنوں کی بھانجیاں انکو بھی مثل بھتیجیوں کے سمجھ لو و اثمہا تکم اللہ کی امر ضعیفہ اور مائیں تمھاری جنھوں نے  
دو وہ پلا یا تمکو یہاں واسے کو مان کہا واسطے حرمت کے و اثمہا تکم یعنی التضاعف اور بہنیں تمھاری و دو وہ  
یعنی دو وہ پچیس تک ہیں سمجھ لیجئے کہ دو وہ کے دو مانے فرمائے مان اور بہن اشارت کی کہ ساتون نانے  
اس میں بھی حرام ہیں جو پہلے مذکور ہیں اور حکم دو وہ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے طرح  
ثابت ہے مکتولہ یعنی یا بہت اور نزدیک امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم یا پنج بار متفرق ہونے سے ثابت ہیں  
اور دو وہ پینا وہ معتبر ہے جو اس عمر میں پیسے بری عمر کا پینا اعتبار نہیں رکھتا و اثمہا تکم النساء و اثمہا تکم اور مائیں  
بی ہوں تمھاری یعنی جہڑبی ہوں تمھاری میں مان ہو یا دوسی یا نانی یا اور آپ کے اور یہی حکم دو وہ کا ہے  
و ربائبکم و اللہ کی جو کہ اور بیٹیاں جو ر و ن تمھاری کو بیٹیاں کہیں پرورش پائی اور متولد ہوئی ہیں  
مؤن قسنا تکم اللہ کی دخلتمہ یعنی بیوں تمھاری سے جو صحبت کی ہے سے ساتھ اس کے فان لکم نیکو تو اذ خلتمہ بہن  
فلا جناح علیکم پس اگر نہیں ہوئے تم داخل ساتھ انکے پس نہیں گناہ اور پر تمھارے نکاح رہا یہیں سمجھ لیجئے  
کہ سسرال کے چار نانے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے  
کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے اور اگر مرد کو سسرال کا نانا یا دو وہ کا اپنے لونڈی  
سے ہو تو اس کی صحبت بھی حرام ہے یوں ملک میں را کر سے رضا تھ نہیں و حدیث میں آتا ہے کہ ان میں سے صلا کی

اور جو زمین میں تھارے کی وہ بیٹے جو پستون تھارے میں یعنی لے پالک کو مینا سمجھو وہ کسی حکم میں  
 مینا نہیں سمجھے کہ زید بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کالے پاک تھا اس نے زین کو طلاق دی پھر  
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو عقد نکاح میں لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی حورو آپ کر لی  
 حق تعالیٰ نے آیت نازل کی لیجئے جو رو اس بیٹے کی حرام ہے جو پست سے ہونہ کر لے پالک کی و آن یجمعوا  
 بین الخنثین الا فاقد سکت اور حرام ہے یہ کہ انکھار و تم در میان دو بہنوں کے ایک نکاح میں مگر جو کچھ گذرا  
 یعنی پہلے نہی اور تحریم سے کہ وہ معاف ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ماقد سکت حضرت یعقوب  
 ہیں کہ انھوں نے جمع کیا تھا دو بہنوں کو یہود کی ماں اور یوسف علیہ السلام کی ماں کو ان کے دین میں حلال تھا سمجھے  
 کہ جمع کرنا دو بہنوں کا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ ساتون نالو نکاح جمع کرنا حرام ہے اور کس سال کے  
 نالو میں جمع کرنا حرام ہے ان الله كان عفواً غفوراً ایما تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے ایمان والوں کا کہ ایام جاہلیت  
 میں ترک اس عمل کے ہو گئے ہیں ہر باں ہے انہی کہ اسلام میں یہ عمل کیا پھر توبہ کی سکو و بخشنے ایک دم کے ہی  
 مذم سے جرم صد سالہ جو عذر ان ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو و انحصرت من النساء اور حرام کی کنین اور  
 تھارے بیای ہوئیں حورو تو میں سے الا فاملکنا ایما نکمہ مگر جبکہ مالک ہو جاوین دلہنے ماتھ تھارے یعنی  
 جن کو کافروں کے ملک میں سے چھین لاوین خاوندوں ان کے سے سمجھے لیجئے کہ ابو سعد خدری نے نقل کرتے  
 ہیں کہ جنگ جین میں کہ او طاس مال بقیاس رکھتا تھا غنیمت میں وہ حجاب دون کے ماتھ آیا اور بیای ہوئی  
 عورتیں بہت آئیں ایسی کہ ہم حب لب ان کے پہناتے تھے لیکن حرمت خاوند والی عورتوں کی ہم سمجھتے تھے اور  
 حل حرمت میں ہم ان کے متروک تھے اگرچہ ہمارے قبضہ ملکیت میں آگئیں تھیں یہ حال ہم نے پیغمبر خدا صلے اللہ  
 علیہ وسلم سے عرض کیا یہ آیت نازل ہوئی کہ عورتیں کفار کی اگرچہ بیایان خاوند والیان ہوں لیکن اس  
 اور اسیری کے ملک میں تھارے ہوں تو تصرف ان میں حلال ہے اس شرط پر کہ اخرج انکا دار الحرب  
 بے ازواج ان کے ہو یہ قول امام عظیم کا ہے اور باقی ایما بجز وہی کے حلال جانتے ہیں کنت اللہ علیکم  
 لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے یا کتاب مصلد سو کہ ہے یعنی لکھا خدا نے لکھنا کر اوپر تھارے حرمت میں داخل لکھ  
 اور حلال کیا گیا واسطے تھارے یا حلال کیا واسطے تھارے اصل میں دو لو فراتین میں امام حفص کی فرات بصیغہ  
 جہول ہے اور اوروں کی بصیغہ معلوم کا و ذالک جو کچھ کہہ سوا اس حرمت مذکورہ ہے اور حدیث سے  
 بھی حرمت ثابت ہیں جیسی نکاح عورت کا چا اور ماموں اور بیٹی اور بھانجی اسکے سے اور نکاح مطلقہ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح  
 معتد کا اور نکاح باچول اور نکاح ملاعہ کا اور نکاح ہست باز او چنانچہ کتب فقہ میں تفصیل مذکور ہے اور جو حق تعالیٰ نے  
 حلال حرام بیان فرما دیاس چاہئے تم کو ان بتبعوا اباؤکم کہہ کہ طلب کرو تم عورتوں کو کہ غیر حرمت ہیں یعنی نکاح میں



لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھ مالوں اپنے کے مُحْصِنَاتٍ غَيْرِ مُسَاغِفَاتٍ دران حال کہ ساتھ اس نکاح کے قید میں رکھنے والے  
ہونہ پانی دالنے والے یعنی نہ بدکاری کرنیوالے سمجھے لیجئے کہ جو عورتیں حرام فرمائیں انکے سوا سب حلال ہیں  
لیکن چار شرط سے پہلے شرط پہرہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب قبول درمیان او سے دوسری  
پہرہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسری پہرہ کہ قید میں لائیکے طرح ہوستی لگانے کی ہنوبہشہ کو وہ عورت اس  
مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑے کے بغیر نہ چھوٹا حاصل پہرہ کہ مدت کا ذکر نہ او سے کہ مہر نہ نکاح یا برکت  
جیسے متعین ہوتا ہے کہ وہ محرم ہے چوتھی شرط سورۃ ماندہ میں فرمائی ہے اور یہاں بھی لوندیونکے نکاح میں  
لگے آویگی کہ چھپی باری ہو یعنی لوگ نہ ہوں کم سے کم دو مرد یا ایک مرد و عورت فَمَا اسْتَمْتَحْتُم مِّنْهُنَّ  
فَاتَوْهُنَّ اجڑو ہن فَمَا فُضِّلَ پس جو مال کہ فائدہ اٹھایا تھے بدلے اسکے عورتوں سے سبب نکاح پس دو لوندی  
مہر انکا موافق مقرر کے کیونکہ مہر مقابلہ میں فائدہ کے ہی سمجھے لیجئے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع  
ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت سے مرد چھوڑ دے تو او مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جس  
نکاح تو ت جاوے تو سب مہر اتر جاتا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاوُاْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ الْفَرْسِغَةِ اور نہیں لگناہ اوپر  
مختار ہے سچ اس چیز کے کہ رضا منہ ہو ایک روئے ساتھ اسکے پیچھے مقرر کر نیکی یعنی بعد مہر مقرر کر نیکی جو دو لوندی  
بی بی اپنی خوشی سے بڑاویں یا گھٹاویں وہ بھی معتبر ہے اور بعضوں کا کہ ہے کہ تراویں نفقات میں ہے یا  
صحبت اور مفارقت میں إِنْ أَدَّاهُ كَانَ حَلِيفًا حَكِيمًا تحقیق اللہ تعالیٰ ہے جانتے والا بھلائیوں بندہ  
محکم کارہات نکاح میں لگے وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ اور جو کوئی نہ سکے تم سے تو انکا  
اور تو انگری یہ کہ نکاح کرے بی بیوں ایمان والیوں کو فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ فُتَيَا تِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ پس  
چاہے کہ کرے اس چیز سے کہ مالک ہوے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے لوندیاں مختاری ایمان والیوں سے  
وَأَلَّاهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہے ایمان تمہارے کو بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعضے تمہارے بعضے سے  
میں یعنی سب مشترک ہو ایمان میں یا تم آپس میں مشترک ہوں سب میں کہ باب تمہارے سب کے حضرت آدم  
علیہ السلام میں فَانكِحُوهُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو ساتھ حکم مالکوں انکے کے کیونکہ یہ ملکات اور کی ہیں  
وَاتَوْهُنَّ اجڑو ہن بِالْعَرَفِ اور دو ان لوندیوں کو جسے نکاح کیا ہے مہر انکا ساتھ اچھی طرح کے سمجھے  
لیجئے کہ مہر دینا لوندیوں کا مالک کے اذن سے چاہئے مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسَاغِفَاتٍ اس حالت میں کہ یہ لوندیاں  
قید میں رکھنے والی ہوں شرکا و اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہوں ظاہر وَلَا مُتَّخَذَاتٍ اخذ ان اور نہ بیکرنیوالی  
بار چھ فَإِذَا اخْصَنَ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس جب نکاح میں آویں پس اگر کرین بھائی بدکاری فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ  
مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ پس اوپر انکے ہی لازم آوے اس چیز سے کہ اوپر بی بیوں تو ہر رکھنے والیوں کے

عند اسے یعنی نبی بے شوہر کو سو کوڑے ہیں ایسے ہی میان کچھ اور حد غلام اور لونڈی کی خواہ سیاهی بیوں  
خواہ بیوں کچاس کوڑوں سے زیادہ نہیں ذَلِكَ مِنْ حَقِّكَ مِنْكُمْ یہ نکاح لونڈیوں سے واسطے اس  
شخص کے ہی کہ ذرا ہی بدکاری سے تم میں سے کہ مجر د ہو جو رو نہیں رکھتا ہو و ان تصبروا حیران اور اگر کسی کو  
تم نکاح کرنے سے لونڈیوں کے بہتری واسطے تمہارے کہ اولاد بخاری داغ علامی سے بھگی و الله عفو و رحيم  
اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اسکا کہ صبر نہیں کر سکا لونڈیوں کی نکاح سے مہربان ہے کہ رخصت و بند  
ایمن يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيسَ اِرَادَهُ كَرَاهِي اللہ تعالیٰ یہ کہ بیان فرمائے واسطے تمہارے احکام حلال اور  
حرام کے و يَهْدِيَكُمْ سَبِيلَ الذِّنِّ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ہدایت کرے راہیں ان لوگوں کی جو تھے پہلے تم سے یعنی حضرت  
ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ و يَتُوبَ عَلَيْكُمْ اور پھر آوے اور تمہارے ساتھ بخشنے والا ہو  
اور پہلے کرنے احکاموں کے و الله عليم حكيم اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے و الله يَزِيدُ اَنْ يَتُوبَ  
عَلَيْكُمْ اور اللہ جانتا ہے یہ کہ پھر آوے اور تمہارے یعنی توبہ دین تکو یا وہ چیز سکھاو کہ سبب تمہارے  
کی ہو و يُزِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ اَنْ يَمْلِكُوا مِلَّةَ عَظِيمَةٍ اور ارادہ کرتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں  
خواہشوں کی یہ کہ جھگڑاؤ تم سیدھی راہ جھگڑا جا یا پر اجب آیتہ تحریم کی ہیں بجائی کی اولاد کی انہی یہودوں  
چاہا کہ مسلمانوں کو ہکا کر دیں سے پھر او میں کہنے لگے کہ ہنی خالاک کی بیٹیاں حلال ہیں باوجودیکہ خالاکین اور بیٹیاں  
حرام ہیں پھر ہیں حرام ہی تو اسکی بیٹی کیوں حرام ہو وہ بھی چاہئے کہ حلال ہو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ  
چاہتا ہے کہ تمہیں توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہیں کہ تمہیں دین سے پھر او میں یزید اللہ انا  
يُخَفِّفُ عَنْكُمْ ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ہلکا کرے تم سے احکام نکاح میں یا ائصال عبادات میں و خُلِقَ  
اَلْاِنْسَانُ صَغِيرًا اور یہ کیا ہے انسان ناتوان اور عاجز بنا رکھیا اٹھانے سے اسواسطے کہ پرک کیا وہ  
مہربانی ہے اس مالک کی کہ بڑا کو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت میں تقصیر واقع ہو تو عذر ساتھ ضعف ہے  
کہ کرے اور دوسری جگہ ظلو ماہر و لا اوار ثا و فرمایا ہے وہ بھی اسی شفقت پر وال ہے کہ ضعف اور جہاں سے  
نصو رہ واقع ہونا محال ہے شعر ناتوان خلعت میں ہیں اور جہل انہی ندیم حقو تقصیرات و فاضل سے تو یا اگر  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اسی لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپس میں  
ساتھ ناحق کے کہ شرع میں حلال نہیں ہیں جیسے چھین کر لینا اور چیر کر لینا اور سود لینا اور جوے میں جیت نا اور  
خیانت کرنا ہی یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹے دعوے کر کر یا بیع فاسد کر کر لینا ہی یا سب طرح کے  
مال مت کھاؤ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ مگر یہ کہ ہو سوداگری رضا مندی تمہاری جیسے آپس میں دین  
رکھتے و لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ اور مت مارو آپس میں انہوں کو یعنی مسلمانوں کو کہ حقیقت میں سب مسلمان ایک ہیں یا مت



ہلاک کرو اپنے نفسوں کو جیسے بت پرست بتوں پر جان اپنی قربان کرتے ہیں یا جیسے زمان ہند اپنے خاوند پر  
پرستان ہوئی تیں یا ایسا کام نہ کرو کہ حسین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مبت ہلاک کرو گناہ کر کر یا حرام کھا کر یا او  
ایسا عمل کر کر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالیٰ کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا تحقیق اللہ عز و جل ساتھ تمہارے ہی  
مسلمانو مہربان جو ام اور بنی فرما تا ہی مہربانی سے فرما تا ہی وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عَدُوًّا ظَلَمًا فَنُصِيفُ  
نُصْلِيْهِ نَادًا اور جو کوئی کرے یہ چیزیں کہ منع کیں ہیں از روئے لغوی کے اور تم کے پیش کتاب داخل کر نیگے  
ہم اسکو لگ دو رخ کے میں وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَىٰ اَقْلَمٍ يَسْبُرًا اور ہی یہ لگ میں والہا اور اللہ کے آسان اِنَّ يَسْبُرًا  
کناؤ ماتہم ہون عند نكفرت عنكم سبنا تم؟ اگر پہلو تھی کرو اور پچھم گناہوں بڑے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے  
دور کر نیگے ہم تم سے گناہ چھو تمہارے ایک ناز سے دوسری ناز تک ایک جہت سے دوسرے جہت تک ایک  
سے دوسرے مصلحت تک وَتَذَكِّرُكُم مِّنْ ذُنُوبِكُمْ اور داخل کر نیگے ہم تم کو جگہ عزت کے میں کہ ہشت حاصل ہیں  
ہی کہ جو کبیروں سے بچکا صغیری اسکے خشتے جاو نیگے بطریق جواز نہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہے اگر  
چاہے کبیروں کو بخشتے اور صغیروں پر عذاب کرے اور صغیروں کو بخشتے کبیروں پر عذاب کرے اب سمجھ لیجئے کہ کبیروں  
کو نے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ جس سے ہنی واقع ہوئی ہے وہ کبیروں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس حق میں دخول  
نار یا غضب یا لعن یا عذاب یا نخل ایسی وہ کبیروں سے ہے یضلع النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا  
اور باقی سب گناہ صغیری ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس حد شرع میں مقرر ہے یا وجہ صریح واقع ہے یا دلیل  
قطع سے ثابت ہے وہ کبیروں اور استی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجود پر ہیں کہ فرمایا اگر پرہیز کرو گے  
تم کیوں نہ کہ اثبات اور اقرار بوجہ دین ہی تو تحفو کر نیگے ہم سیات متحاری کہ تلویثات بطور نقس اقلہ قلب ہیں  
جو کر مرتبہ بکین کو پہنچا و نیگے اور داخل کر نیگے مدخل کریم میں کہ مرتبہ جمع ہے کمائی تا ویلات الکاسی شعیر غیر حق  
نظروں سے جب زائل ہوا نہ تفرق سے جمع میں داخل ہوا نہ اور تفرق عبارت غیر ہے ہی اور جمع ارتفاع خیریت  
اور شہود وحدت اور کثرت ہے شعیر عالم تمام نظروں میں آتیہ خانہ ہی نہ ہر آئینہ میں جلوہ کا وہ بچانہ ہی نہ لواج  
میں ہے کہ تفرق پر لگدی دل ہی بواسطہ تعلق امور متعددہ اور جمیع ان سب چھوٹ کر جو ہوتا ہی ہر مشاہدہ  
واحد شعیر چھوڑ کر سب کو ایک پر رکھ دھیان نہ تفرق دلکاس ہے ہی ایمان نہ اور معنی آیت کی بطور صوفیہ حدود  
پر ہیں کہ اگر پرہیز کرو گے تم کبائر سے کہ خطرات غیر ہیں غیر کر نیگے ہم سیات متحار سے یعنی تلویثات قلب جو کر کر کر  
پہنچا و نیگے کہ مرتبہ حضور اس کی شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہیں اللہ اعلم بالصواب سمجھ لیجئے کہ حضرت  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف بہا ور کتے ہیں اور عورتیں اس قربان سے محروم  
اور مرد باوجود غنیمتیں لینگے اور اموال کسب کر نیگے میراث میں دوناصہ پاتے ہیں اور عورتیں باوصف صفت اور کثرت



احتیاج کے آدمی حصہ مردوں سے پانچویں افسوس ہے کہ ہم بھی رجولیت میں اگر داخل رکھیں تو ثواب جہاد حصہ میراث سے فائدہ اٹھائیں یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَمْنُوا فِتْنَةً وَأَصْلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَوْرِثُوا زَكَاةً  
 اُس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اس کے بعضے تمہارے کہ مرد ہیں اور بعض کے کہ عورتیں ہیں لِلزَّكَاةِ الْفَصِيلِ  
 فَمَا أَكْتَسَبُوا واسطے مردوں کے حصہ مقرر ثواب اُس چیز کے سے کہ کماتے ہیں مثل جہاد اور اعمال خیر  
 وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبْنَ واسطے عورتوں کے حصہ مقرر ثواب اُس چیز کے سے کہ کماتے ہیں مانند عفت  
 اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرا دیا ہے دوسرے کا حصہ کیوں مانگیں وَاسْأَلُوا  
 اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ اور سوال کرو اللہ سے فضل اس کے سے تا مراد تجارتی برکات اِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا تحقیق اللہ  
 ساتھ ہر چیز کے دانہاں جو کچھ چاہے وہی اس کو دیتا ہے شعر افلاس و نو نگر می ہم عمر نہ سرور نہ دانہاں  
 مصلحت کا تیرے تجھ سے نہ سمجھ لیجئے کہ زمان جاہلیت میں فی مالک کو میراث میں وارثوں کے ساتھ داخل کرتے  
 تھے اُس سے بنی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيًّا مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور واسطے ہر ایک  
 شخص کے مقرر کئے ہیں ہم نے وارث کہ اپنا حصہ لیں اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی سمجھ لیجئے کہ  
 دوسری یہ بھی رسم تھی کہ آپس میں قسم کھا کر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث میں میں لوں اور میری میراث تو لے اور تیرا  
 دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چٹا حصہ میراث میں سے اُسے دیتے تھے جب آیت میراث  
 کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں یہ مقرر ہے آپ آیت جو میراث  
 کی آئی ہے اس میں اس حصہ کا کچھ بیان نہیں ہے یہ آیت اُتری وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاقْتُولُوا بِمِثْلِ مَا  
 اَقْرَبْتُمْ لَكُمْ لَوْ كُنَّ كُفْرًا بَانْدَا ہوں مانتے تمہارے نے پس دو تم انہیں حصہ انکا کہ چٹا میراث سے ہے حکم اس آیت کا یہ  
 اولی الارحام سے منسوخ ہے اور اسناد و گروہ باندھے نیکی ساتھ مانتے کے بطریق حجازی اور اس اسناد کا ہے  
 ہے کہ مانتے پکڑ کر یہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا اہ تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے  
 حاضر ہے عہد اور پیمان جانتا ہے لکھا ہے کہ حبیبہ زوجہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یا حبیبہ زوجہ ثابت بن قیس  
 نے بد خوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طمانچہ اس کے منہ پر مارا وہ اپنے باپ کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات  
 میں حاضر ہو کر یہ احوال کہا حضرت نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپ کو لے ہوئے قصاص لینے کو مسجد دروازے  
 طرف چلی حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اَلْجَالِدُ قَوْلًا اٰمُوْنَ عَلَى النَّسَاءِ مرد قائم رہنے والے ہیں یعنی حاکم  
 اوپر عورتوں کے اور ان کے امور معیشت اُسے قائم ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پکارا کہ پھر آؤ میں نے کچھ چاہا  
 اللہ نے کچھ کیا جو اللہ نے چاہا وہی جبر ہے اور اس سے فضل مردوں کا عورتوں پر نکلتا ہے کہ یہ حاکم ہیں محکوم  
 بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ سبب اُس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی اللہ نے بعض ان کے کو کہ مرد ہیں

اور بعضوں کے کہ عورتیں میں سمجھ لیجئے کہ فضل مرد و نکاح بکمال محال علم اور عقل اور فہم کے ہی اور کمال صوم اور صلوٰۃ اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور احکامات اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص اور زیادت میراث کے ہی اور بڑا فضل انکاح یہ ہے کہ انبیاء اور امام امین ہیں وَمَا آتَقُوا مِن مَّا وَطِئُوا بِجُنُوبِهِمْ فضیلت دی مرد و نکاح عورتوں پر بسبب اسکے کہ بچہ کرتے ہیں عورتوں پر بالوں اسبچے سے ہمیں کیا اور نصیب کیا فَالصَّلٰوةُ قُنْتُ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ پس نیک بخت عورتیں فرمان بردار ہیں خدا کی اطاعت میں شوہروں کے نگاہ رکھنے والی ہیں بچہ عائشانہ کے شوہروں کے پس غیبت صحت سے رہتے ہیں ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا ہی اللہ نے والہ لاتی متخافون نشوؤھن فحفظھن اور جو عورتیں کہ ڈرتے ہو تم بد خوئی اور نامرمانی انکے پس نصیحت کرو انکو ایسے کلمات سے کہ دل اٹھانے ہو جاؤ یا تعلیم کرو انکو تعلیم شوہروں کی وَالْهَجْرُ وَهِيَ الْمَصْلِحَةُ اور چھوڑ دو انکو بچہ خواب گاہ کے یعنی انکے ساتھ مت سویا انکے طرف سے کرواٹ لے لو یا خبر دوھن اور مارو انکو ایسا کہ کوئی غصہ نہ لٹے یعنی ختوری ایذا دو بعضوں نے کہا ہے کہ خوف نشوز میں وعظ ہی اور ظہور نشوز میں جبر ہی اور تکرار نشوز میں ضرب ہی فَاِنْ اَطَعْتُمْ فَاِنْ اَطَعْتُمْ فَلَا تَبْعُوْا عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا پس اگر کہا مان لیں بھٹھا اور اور جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آؤں پس مت ڈھونڈو اور انکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا كَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی بڑا تر اس سے کہ ظلم کرانکے راضی ہو بڑا کریم ہی اس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ شِقَاقٌ بَعْدَہَا اور اگر دروٹم اسی حاکموں شرع کے یا اسی وارثوں جو روا اور خاوند کے خلاف اور ناساز کاری سے درمیان بی بی کے فَاَتَّبِعُوا احْکَامًا مِّنْ اٰھْلِہٖ وَاحْکَامًا مِّنْ اٰھْلِہَا پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگوں میں سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رعبت ہی یا نفرت اور ایک منصف عورت کے لوگوں میں سے تاکہ جس کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا نفرت اِنْ تَرٰیۤ اِذَا جَاۤءُوْا فَوْفَ اللّٰہِ بَیِّنًا مِّنْہُمْ سَاءَ اَکْرَارًا وہ دو نو منصف صلح کرو انامیان بی بی میں توفیق دیکو اللہ تعالیٰ درمیان بی بی کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبر دار مقاصد حکیم سے وَاعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تَشْرَکُوْا بِہٖ شَیْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شرک لاؤ ساتھ کسی چیز کو جنم وغیرہ سے وَقِیْاۤ لِّوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا قَوْلًا وَّیَدًا وَبِالنَّحْلِ وَالْمَسٰکِیْنِ اور احسان کرو ساتھ مان باب کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والوں کے صلہ رحمی کے اور ساتھ یتیموں کے دلنوا اور کار سازی سے اور ساتھ مسکینوں کے صاف اور زکوٰۃ سے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ ہمسایہ قرابت والیکے شفقت اور رحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروّت کے اور حد ہمسایگی چالیس گھنٹہ مقرر کی ہے اور مطلقاً حق ہمسایوں کا یہ ہے کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا انکے

حدیث مسلم میں ہے لایدخل الجنة عبد من لای آمن جاره بوالصدق سمجھ لیجئے کہ جب ہم سایہ میری مستحق احسان  
ہوئے تو ہم سایہ درونی کہ قلب ہے بطریق اولیٰ سزاوار احسان کے ہوا اور اس سے احسان کرنا ہے  
کہ خطرات ماسوائے پاک کر کر متوجہ بخدا رکھئے اور مرتبہ احسان پہنچائے کہ جس کے تفسیر میں کائنات تراہندہ  
نبوی میں واقع ہے اسکو اس طاقت علیہ نقشبندیہ میں حضور کہتے ہیں اور کم ہونے کو خطرات کے جمعیت  
شعور و لکھو جمعیت ہوا اور ہوئے حضور نہ واپس نہ حاصل ہے پھر کیا کیا سرور و الصاحب یا الخبیب و ابن السبیل  
اور نیکی کرو ساتھ صحبت رکھنے والے کرو ت کے لئے ہمیشہ اور صحبت کے اور ساتھ مسافروں اور مہمانوں کے  
سمجھ لیجئے کہ مراد صاحب جب اور ہمیشہ سے زن ہے اپنے شوہر کی یار فوق سفری یا ہم سبق ہے یا ہم  
طبق ہے یا ہم نرم ہے یا ہم کس ہے یا ہم بھائی ہے کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہے اور اس سے احسان  
کرنا حق صحت کی رعایت کرنا ہے وَمَا مَلَكَكُمْ اِيْمَانُكُمْ اور جسکے مالک ہو ہیں واسطے ساتھ تمہارے  
یعنی نائے نیکی کرو جو دست تصرف میں تمہارے میں لونڈی غلام ان الله لا يحب من كان مختلجاً في الحق  
اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے نگہ کر نیوالا مان باپ سے اور باپ سے بیایوں سے مہمانوں سے  
لونڈی غلام سے اترائے والا کہ حق اللہ کا ادا کرنا ہے احسان ان سب لکھا ہے کہ بعض یہود انصار کو کھینچ  
کرتے تھے کہ اپنا مال بیعیمہ کو اور یاران مہاجر کو لے کر مت دو کہ چند مدت میں یہ محتاج ہو کر حاضر ہو جاویں اور  
انکا معلوم نہیں کہ کیا ہو یہ آیت نازل ہوئی الَّذِينَ يَخْلَوْنَ وَاَيُّهَا النَّاسُ بِالْجَلِّ وَيَكُونُونَ مَا  
الَّتِي كُنْتُمْ اللہ من فضلیہ وریست نہیں رکھتا خدا ان لوگوں کو کہ بخل کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں آدمیوں کو ساتھ  
بخلی کے اور چھپاتے ہیں خلق سے وہ چیز کہ دی ہے انکو اللہ نے مفصل اپنے سے لغت یا لغت حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کہ تورات میں لکھی ہے وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا اور تیار کیا ہے واسطے یہود کہ عطا ہے  
یا لغت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہیں عذاب خوار کر نیوالا کہ عذاب ووزخ سے الَّذِينَ يَنْفَقُونَ  
اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ اور واسطے ان لوگوں کے بھی کہ خرچ کرتے ہیں مال اپنے دکھا نیکو لوگوں کے یہ آیت کفار کے  
حق میں ہے کہ پیغمبر کے دشمنی میں لشکر جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقوں کے حق میں کہ ریا اور  
سمعہ میں مال دیتے تھے یا یہود کے حق میں ہے بھرت اغراض تقصہ کرتے تھے وَلَا يُوَفُّونَ بِاَللّٰهِ وَلَا  
بِالْيَوْمِ الْآخِرِ اور نہیں ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہے وَمِنْ تَكْنِ الشَّيْطٰنُ  
لَهُ قَرَبًا فساء حسرت نگاہ اور جو کوئی کہ ہو سے شیطان واسطے اس کے ہمیشہ پس برابری ہمیشہ اور جو  
بیان دنیا میں نہیں ہے تو آخرت میں بھی ساتھ ہو گا فرمایا اللہ تعالیٰ فَبَسَّ الْقَرْنِ بیت اس میں کو چھو کر کہ  
ہمیشہ ہے شیطان لا فائز اریس القرن فَقَادَ اَعْيَالَهُمْ کو اموات بِاَللّٰهِ والیوم الآخر و انفقوا مآذمهم اللہ

اور کیا زبان ہے اور کافروں کے گمراہان لاوین ساتھ اللہ کے اوردن قیامت کے اور صرح کریں براہ خدا  
 بے ثناء رہا اس جہیز سے کہ وہی ہے اللہ نے انکو وکان اللہ یرحم علیہما اور جس اللہ ساتھ لنگے اور اقول افعال  
 احوال لنگے کے جانتے والا خبر انکا ان اللہ لا یظلم ممتکاف ذوق تحقیق اللہ نہیں ظلم کرتا برابر ذوق و ذہن پیوستی  
 چھو نئی کو کہتے ہیں کہ بہت عورتیں آوے اور مشہور ذوق و ذہن کے شعاع آوے کہ روزن دریں حکیمانے اور جو ماتھے میں  
 تو کچھ معلوم نہیں ہوتا یہ سب بالغ یعنی ظلم میں وانی فک حسنة یضاعفها و یوت من لکذا جوا عظیما اور  
 اگر جو نیکی عملنا میں مسلمان کہ برابر ذوق و ذہن کے دو گنا کر کیا ثواب اس کے کو اور دیگر زیادہ ثواب عمل اس کے سے اپنے  
 پاس سے ساتھ فضل اور محبت اپنی کے ثواب بڑا کیف اذ اجننا من کل امة فیمید پس کوئی نہ ہوگا حال کافرو  
 ظالموں کا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے ایک گواہی دینے والا و پیغمبر انکا ہوگا کہ اقول افعال میں اپنے  
 امت کے گواہی دیکھا و جننا یدک علی اھل لائیم فیمید اور لاوینگے ہم تجھ کو اوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم او پر اس گروہ  
 امت تیرے گواہ کہ مومنوں کے ایمان پر گواہی دے قطعہ واہ جیسے شفیق رحمت میں ہو ویسے ہی وہ شہید امت میں  
 یوں کر نیکی و اشہادت کو نہ کہ زبان و اکریں شفاعت کو تو مبین توذ الذین کفروا و عصوا الذین سئلوا  
 نسوخی یرحم اللہ ارض ابدن کہ گواہی انبیا و نبی جسدن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہی آرزو کر نیکی وہ  
 لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی پیغمبر کی کائنات کہ برابر لجا و ساتھ لنگے زمین یعنی خاک میں اگر جاوین  
 اور پھر نہ اچھین یا خاک ہو کر زمین کے برابر ہو جاوین ولا یتکون اللہ حدیثاہ اور نہ چھپا وینگے یعنی قدرت  
 چھپا نیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایک بات کی یا ایہا الذین امنوا لا تقر بوا الصلوة و انتم سکتوا انی لو کو جو ایمان  
 لائے ہو خدا اور رسول پرست نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہ ہے کہ تم مست ہو شراب سے اور مسکرات سے یہ  
 ہنسی نماز سے نہیں کوئی نہ ذوق فرض میں ہے بلکہ ہنسی شراب پینے سے ہے کہ آداب فرض کے مانع ہیں ایکن  
 چنا اصحاب عبد الرحمن بن عوف رنے گھر میں شراب پیکر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اٹھتے  
 امام نے قلیا پڑھی بیوشی میں حرف لا چارون جگہ چھو گیا یہ آیت نازل ہوئی کہ طلبہ سکین نماز کے  
 نزدیک مت جاؤ حتی تعلموا ما تقولون یہاں تک کہ جانو اس جہیز کو کہ نماز میں پڑھتے ہو محققون نے کہا ہے کہ یہ  
 خطاب ایمان شہودی والوں کو ہے کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل میں حالت مستی میں غفلت  
 اور شہوت کے یہاں تک کہ مستی سے ہوش یار ہو اور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو قطعہ تاکہ مستی میں  
 اس مستی کے تو نہ غفلت و شہوت کی پینائی صوبہ نہ مت نماز قربت نزدیک ہو نہ المصلی وان یناچی ربہ ولا  
 جنبنا الاعمار یحبید اور مت نزدیک جاؤ نماز کے دران حالیکہ جنب ہو مگر گزریو لے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمہارا ساتھ  
 پانی نہ ہو تو تیمم سے نماز پڑھو اور کسی طرح سے حالت جنابت میں نماز پڑھنا درست نہیں حتی تعلموا یہاں تک کہ نہا





اور نہ مانا ہم نے امر تیرا عینا بکار کر کہتے تھے عناد سے بعضوں نے کہا ہے کتابہ بر اطن عینا کہتے تھے اور یہ  
 کہ زبان مقال سے معنی کہتے تھے اور لسان حال سے عینا واسمع غتر مستمع اور کہتے تھے سن اس حالت میں  
 کہ نہ سنا جاسو کہ یہ کلمہ ذو وجہیں ہے مدح اور ذمہ دو نکلے ہیں مدح تو یہ ہے کہ اسماع کالی دینا ہی پس  
 یہ معنی ہوئی کہ سن در انا لیکہ کالی دیا گیا نہ ہو جو اور ذمہ بہ ہے کہ اسماع سناتا ہے پس یہ معنی ہوئی  
 کہ سن در انا لیکہ غیر سنا گیا ہو یعنی ہر ابود معنی مدح کو پروردہ لقا ق کر کر ارادہ معنی ذمہ کا رکھتے تھے و مراعات کا  
 اور کہتے تھے راعیا یہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہے مدح کے اور ذمہ کے مدح بہ ہے کہ مراعات سے کہے یعنی نگاہ  
 رکھہ ہو اور ہماری طرف دیکھہ اور ذمہ بہ کہ رعوت سے کہے پس یہود نسبت رعوت کی کرتے تھے اور بعضوں نے  
 کہا ہے کہ یہود با شباع کہتے تھے راعینا یعنی اسی چرواہی ہمارے ایکو نسبت بکریوں کے چرواہے کی کرتے  
 تھے لیسوا یکنہم شیخ دیکر سخن کو ساتھ زبان اپنی کے یعنی جو فعل کہ مراعات سے ہی لغت عرب میں اسے  
 رعوت کی طرف پھرتے تھے یا بچو کا ارادہ کر کہ با شباع راعینا کہتے ہیں و طعن فی اللہین اور طعن دیکر شیخ  
 دین کے یعنی وہ کیا دین ہے کہ جنگاہی چرواہا ہوا اور حال آنکہ حضرت موسیٰ کے شبانی پر اقرار کرتے تھے و لو انہم  
 قالو اسمعنا و اطعنا و اسمع و انظرنا لکانت خیر اھم واقوم  
 اور اگر وہ کہتے شہا ہم نے سخن سنا اور مانا ہم نے امر تیرا اور سخن سخن ہمارا اور دیکھہ ہم کو نہ  
 البتہ یہ کفار ہوئی بہتر واسطے انکے ذم سے سید نام کے اور طعن سے دین اسلام اور راست تر ہو تا یہ سخن انکا  
 و لکن لعنہم اللہ بکفرہم فلایؤمنون الا قلیلا اور لیکن لعنت کی ہے انکو اللہ نے بسبب کفر انکے  
 پس نہیں ایمان لانے مگر خوراکہ ضعیف اور غیر معتبر ہے کہ بعضی کتب اور رسل پر ایمان لانے ہیں اور بعضی پر  
 نہیں لانے یا نہیں ایمان لانے مگر خوراکہ ان میں سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ  
 عنہم لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علمائے یہود کو مانند ابن صوریہ اور کعب بن اسد کے بلا کر  
 فرمایا کہ احاسے دروا اور اسلام لاؤ میں تم لکھتا ہوں خدا کی کہ تم جانتے ہو کہ یہ کلام اور احکام جو میں  
 جناب الہی کی طرف لایا ہوں حق ہیں اور تمہیں تورات میں میرے احوال سے خبر دی ہے اور مجھے ایمان  
 لانے پر وعدہ لیا ہے انہوں نے عناد سے کہا کہ ہم نہیں سمجھیں جانتے ہیں تمہاری لغت کو نہ قرآن کو تو حق تعالیٰ  
 یہ آیت نازل کی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا اِنَّا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ تَطْلُغُوْا وُجُوْہَکُمْ  
 فَنُرٰکُمْ عَلٰی اَدْبَارِہَا اٰی لو جو دئے گئے ہو کتاب تورت ایمان لاؤ ساتھ اس چیر کے کہ تیری ہے  
 اپنے بند پر اور وہ قرآن ہی دران حالیکہ بجا کر نوا لایا واسطے اس چیر کے جو ساتھ تمہارے ہے یعنی تورت پہلے اس  
 کہ مساؤلین ہم ہو جو کہ نشان انکے جو ان ناکت ہوئے دین کا نہیں تر ہے پس پھر دین ہم اول ہو جو اور پھر

انہی کے یعنی منہ کو پس کر نکال کر دین یا انکھ ناک وغیرہ ادھر متا ادھر لگا دین تیسری میں کہ یا تحہ یا لون میت  
 پیٹھ سب اپنے گلہ ہونگے اور منہ کنکے کے چھپے ہونگے اور یہ سب بحال رشتہ اور رسوائی کے شرعاً منع ہیں  
 کما لعننا أصحاب السبت یا لعن کرین ہم انکو یا سح کرین ہم انکو جیسا کہ لعن کیا ہمیں یا مسح کیا ہم  
 یا رہنے والوں کو کہ ہمارے مخالف فرمان کے ہفتے کے دن شکار مای کرتے تھے وکان امر اللہ مفعولہ اور  
 کام یا وعد اللہ کا کیا کیا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء الحق اللہ نہیں شکیا کہ  
 شرک لایا جاوے ساتھ اسکے وجود میں اور عبادت میں اور بحث تہا ہی اس گناہ کو کہ سو اسکے جسے چاہتا  
 بفضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زہدی نے کہا ہے کہ بحث تہا ہی قبل عذاب جسے چاہتا ہے  
 اور بعد عذاب سب گناہگار و کج بحثیگا ومن قسیرک یا اللہ فقد افرأنا عظیمہا اور جو کوئی شرک یا  
 ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اسنے جھوٹ بڑا کہ سب اسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کے سے  
 کہ مشرک معذور نہیں گو سالہ پرستوں اور غیر پرستوں کو کہ یہود تھے و عید اور ہندو شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوئے  
 کہ ہم مشرک نہیں بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہیں ہمارے باپ انبیاء ہوئے ہیں اسواسطے ہم مکرم ہیں حق تعالیٰ نے انکی معجزہ  
 پس کی اور فرمایا انہ تفرأنا انہ یزکون انفسہم کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ کتبہ سے پاک کہتے ہیں جانوں  
 اپنے کو کہ نحن انباء اللہ و احباؤہ چنانچہ منقول ہے کہ بحیرن عمرو بن لغان بن اوفی اور حب بن زید اپنے لڑکوں کو  
 حضور نبوی میں لائے اور کہا کہ ان بچوں پر کچھ گناہ ہے آپ فرمایا کہ یہ بچے گناہ ہیں انہوں نے قسم خدا موسیٰ کی کھا کر  
 کہا کہ ہم بھی بچے گناہ مثل انکے ہیں کہو کہ گناہ رات کی ہماری دیکھو بحث دیتے ہیں اور گناہ دینی ہماری رات کو  
 حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا اپنے آپکو پاکیزہ کہنا اعتبار نہیں رکھنا بل اللہ یزکی من یشاء بلکہ اللہ پاک کرنا  
 جسے چاہتا ہے اولاً لائق اسکے جانتا ہے ولا یظلمون فیئلاہ اور یہ لوگ کہ اپنے آپکو پاک کرتے ہیں کہتے ہیں ظلم  
 کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ درمیان خرمیے ہوتا ہے عرض یہ ہے کہ اپنا کیا پاؤنگے کچھ ظلم ہوگا انہ نظر کیف  
 یفسرون علی اللہ الکذب دیکھ ان یہود و نیکو کہ عباد سے کیونکر باندھتے ہیں اور اللہ کے جھوٹ کہتے ہیں دن  
 رات کی گناہ ہماری بحث تہا ہی و کفی بہ اثمنا میںنا اور کفایت ہے یہ جھوٹ اسکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہیں سکتا  
 لکھا ہے کہ ہی انصر کے یہود و نیکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہوج حکم الہی کے انکے گمروں نے نکال یا عبادہ  
 چاہنے کو قریش پاس آئے پس آدمی تھے اشراف قوم انکے کے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے انسے پوچھا کہ  
 بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانوں کی انہوں نے خوش آمد سے کہا کہ تمہاری راہ اچھی ہے ابوسفیان نے کہا کہ تمہارے  
 کہنے پر اعتقاد نہیں جیتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے ہو نیکو سجدہ کرو انہوں نے وہی کیا حق تعالیٰ نے انکے حال سے خبر دی انہ  
 ترک الہین او تو انصیبا من الکتاب یؤمنون بالبعث والطافہ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ دیتے کہ ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ رب العالمین  
 ص ۳۴۳



کہ ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض امین سے وہ شخص کہ باہر رہا  
 جزا عیاض سے ازواج کے مقدمہ میں اور باور نکاح سے یارو کردانی متاعبت پیغمبر سے و کفر بچہ ہم سبغیا اور  
 کفایت دوزخ جلانے والا کافرو نکوان الذین کفرو ابانتا سوف نصلیہم نار جہنم وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ دلیلوں  
 وحدایت ہمارے یا آیون قرآن کے یا معجزات پیغمبر کے ثواب داخل کرینگے ہم انکو اک میں کما نصبت جلودہم  
 بد کہ ہم جلودہم غیر کھالینہ و قوا العذاب پس کل جاوینگے چمڑے لٹکے بدل دیوینگے ہم انکو چمڑے سوا اسکے تو کہ عین  
 عذاب کو اور چمڑا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعت میں سو بار جس بصری رضی اللہ عنہ سے  
 منقول ہے کہ دن رات میں ستر ہزار بار چمڑا بدل لیا یا اسی چمڑے کی سوختگی دور کر کر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر  
 پھر کر جلادینگے اور یہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا اس واسطے ہے کہ پوست تازہ پر زیادہ معلوم کریں ان کہ اللہ کان عنہ  
 حکماء تحقیق اللہ ہی غالب کہ کوئی اسکو کفار کے عذاب دینے سے منع نہ کر سکیگا واما عذاب دینے پر دوزخوں  
 سواقی حکمت کے والذین امنوا و عملوا الصالحات سندخلہم جنت مجربین من تحتھا الانہر خلدین فیہا ابدًا  
 اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک ثواب داخل کرینگے ہم انکو بہشت توہین کہ چلتے ہیں نیچے درختوں محلول  
 لٹکے کے نہر میں دریا محال کہ مدام ہونگے یہ مسلمان بیچ لٹکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تاکہ ہم فیہا ازواج مطہرات  
 وندخلہم ظلل ظللہ و اسطے مومنون کے بیچ بہشت توہین کی بیان ہوگی پاکیزہ حیض سے بلکہ سب پلید  
 مکروہ چیزوں سے اور داخل کرینگے ہم انکو سایہ پائندہ میں کہ آفتاب اسے دوزخ کے عرب میں حرارت بہشت  
 سایہ کو بری راحت سمجھتے ہیں پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہے اور وہ خدشہ بھی اس نکتے سے دفع  
 جو کہتے ہیں بہشت میں آفتاب نہیں ہے کہ حرارت اسکی ایذا پہنچاویگی پھر سایہ کا فائدہ کیا ہے اور تحقیق کہتے  
 ہیں کہ ظل ظلیل اشارہ بحامیت الہی ہے کہ سر بہشتوں کے ہمیشہ رہیگا لہذا غایت ازلی نور و انوار  
 فی اسے نہ اسے استقلال ہے ان اللہ یأمر کہ ان یؤدوا الامانات الی اهلہا تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ملکوپہ کہ بخدا  
 امانتوں کو بطرف صاحبوں انکے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنی کعبہ شریف کی عثمان بن مظعون  
 سے لاؤ عثمان کی مان سلامہ تھی اسکے پاس کنی رہتی تھی عثمان نے مانگی اسنے ندی اور کہا کہ عبدالدار کے وقت سے  
 یہ بہن ارث میں پہنچی ہے حضرت نے مسجد حرام میں بیٹھ کر انتظار بہت کیچنا جب کنی کے آنے میں دیر ہوئی ابو بکر  
 اور عمر کو سلامہ کے گھر بھیجا عمر نے آواز بلند سے پکارا کہ اخی عثمان جلد کنی لا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منظر میں عثمان  
 بہار شدت اپنے مان سے کنی لیکر حضرت کے پاس آیا اپنے ماتھے دار لایا کنی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اٹھکر  
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ سقاہ زفرم میرے سپرد ہے یہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنی ندی پھر حضرت نے  
 مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اسنے ندی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو مجھ کو



اسنے آپ کے حوالہ کی آپ خرم سے نکلے کچی لئے ہوئے حضرت مرتضیٰ علی نے مانگی جبریل لائے اور یہ بیت لائی  
کہ خدائے امر کرنا ہی ملکویہ کہ پہنچاؤ امانتوں طرف اہل اسکے کے آپ عثمان کو بلا کر کچی خنایت کی اپنے اپنے  
بھائی شیبہ کو دی امانت وہ شیبہ کی اولاد میں چلی آئی تہا اکر یہ بیت مخصوص اس امانت پر اتری عین  
سب امانتیں اس حکم میں داخل ہیں اور امانت جو ذکر میں بعد ظل کے یہ اشارہ ہے کہ ظل جسے امانت آفتاب  
اور اسکے نکلے ہی محو ہو جاتا ہے ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہی حوالہ کرو یعنی اپنے  
انجونیست و نابود کرو بیت آپ کو کہ کر تو بشوق خدا نہ جسکی امانت لائے دلائل احکامہ بین الناس ان  
تخکو ابالغداد اور دوسرے امر کرنا ہی ملکویہ صاحب حکم کرو تم درمیان آدمیوں یہ کہ حکم کرو ساتھ الصاف  
ان الله نغيا يعظكم به تحقيق الله خوب چیزیں جو نصیحت کرنا ہی ملکویہ ساتھ اسکے یعنی ادائے امانات اور  
الصاف بجکومات ان الله كان بمنعاصي تحقيق الله ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اسنے کہا لو امانت کو دیکھو ولا  
بتھاری کچی حوالہ کرنا اسکے یا ہما الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم لوگو جو ایمان لائے ہو  
فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضوں میں اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتوں میں اور اطاعت کرو صاحبوں حکم کی تم  
میں سے یعنی امراء اسلام کی لکھا ہے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو امیر لشکر کا کر بھیجا اور عمار یا سر کو ساتھ کر دیا  
لوگ ومان کے بھاگ گئے ایک شخص رہ گیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں سب لوگ میرے  
قبیلہ کے بھاگ گئے ہیں میں اکیلا رہ گیا ہوں جو امن دو تو رہوں نہیں تو میں بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤ  
عمار نے کہا بھٹکوا میں ہی صبح کو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والوں نے جو اگر دیکھا تو ومان کو بھی  
تھا پھر ایک شخص تھا اسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اسکو میں امن دی ہے خالد نے کہا کہ بے  
مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہے یہ قصہ حضرت پاس آیا آپنے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اسکو امن ہے  
لیکن چاہئے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہ بیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا  
کہ الوال امر ابو بکر اور عمر میں کہ اقتدا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر انہی ثانیین وارد ہے ابو بکر و راق نے کہا ہے کہ  
خلفائے اربعہ میں اور بعضوں نے سب صحابہ کو کہا ہے اور بعضوں نے فقہاء اور علما کو کہا ہے اور بعضوں نے الوال امر راہ  
لکھے ہیں ایک پادشاہ حق میں رعیت کے دوسری باب حق میں نبی کے تیسری شوہر حق میں زن کے چوتھی مالک  
حق میں لونڈی ظلام کے پانچویں عالم حق میں جاہلون کے اور صوفیہ کہتے ہیں کہ الوال امر مشایخ طریقت ہیں کہ باہان  
راہ الہی کی ترتیب کرتے ہیں فرمانبرداری انکی لازم ہے بیت منزل مقصود کو چاہئے اگر پہنچاؤ لا سہل فرمان  
ست پیر و الشیخ پیرا فان تذا نعم فی شیخ فزودہ الی اللہ والرسول ان کتمتم فی حق اللہ والرسول فاما خیر پس اگر  
جھکڑو تم چچ کسی چیز کے امور میں سے پس پھیر دو اسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی میں انکے اور طرف





ست رسول کے بعد وفات اُنکے کے اگر سو تم دل کے اخلاص سے ایمان لائے مسلمانہ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا  
 قیامت بھی چاہتا ہے کہ جس بات میں تمہیں کچھ شبہ ہو اسے خدا و رسول کی طرف رجوع کرو ذلک خیر و احسن  
 تائید یہ خدا و رسول کی طرف رجوع بہتر ہے مگر اور نیک تر ہے اگر وہ عاقبت کے لکھا ہے کہ ایک  
 یہودی بن اور منافق بن جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ حکم نبوت میں چل منافق کہتا تھا کہ کعب بن اشرف کے پاس  
 چل آخر کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوٹو آئے سواقی مذہب یہودی حکم صادر ہوا جب دو ٹوٹا لے کر  
 منافق نے ماتھے یہودی کا پکڑ کر کہا کہ میں حکم پیغمبر پر راضی نہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم دو ٹوٹ کھڑے رہو میں التفصیل  
 تمہارا خوب کر دیتا ہوں یہ دو ٹوٹ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم میرے لیکر آئے اور سر منافق  
 کا اور دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کہ راضی ہو سو اس کی ہی ہے سیدنا حضرت فاروقؓ انکولت دیا اور انہ  
 یہ آیت اُماری اَلَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نَزَّلَ إِلَيْكَ وَمَا تَزْعُمُونَ قَبْلَكَ يُبْدُونَ أَن يَتَحَكَّمُوا إِلَى  
 الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِفْظَكُمْ فَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالنَّبِيُّ نَزَّلَ الْوَحْيَ  
 یہ کہ وہ ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ اُماری گئی ہے طرف تیرے یعنی قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اُماری گئی  
 پہلے تجھ سے یعنی اور پیغمبر و نبی کتاب ارادہ کرتے ہیں یہ کہ حکم لیا وہیں طرف سرکشوں کے یعنی کعب بن اشرف کے  
 کہ بڑا طاعنی باغی ہے اور حال انکے تحقیق امر کئے گئے ہیں یہ کہ کفر کریں ساتھ حکم طاعوت کے و يُؤَيِّدُ الشَّيْطَانَ  
 يُضِلُّهُمْ صُلَا لَا يَجِدُ لَهُمْ سَبِيلًا اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ کفر کرے انکو جو طاعوت کی طرف مائل ہیں گمراہی دور  
 کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھریں وَاذْأَقْبِلْ لَهُمْ تَحَاوُلًا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتُ لِلْفَقِيقِ يَصْلُحُ  
 عَنْكَ صَدْرًا اور جب کہا جاوے واسطے منافقوں کے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اُماری اللہ نے کتاب ای ہے  
 اور طرف اس حکم کے کہ فرماتا ہے رسول دیکھتا ہے تو منافقوں کو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہیں تجھ سے ہٹ رہا  
 فليغدا إذا أصابتهم مصيبة مما قد بُدئهم بها ليس ليهيئوا له عذابا عظيما کیونکہ ہو گا جب پہنچے انکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور اعراض  
 یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت فاروقؓ کے ماتھے سے بسب کے کہ آگے پہنچا ہے یا محضوں انکے نے یعنی  
 طاعوت کا حکم مانتا تم جادو کہ یخلفون بالله پھر آئے ہیں تیرے پاس عذر کرتے ہوئے میں کھاتے ہیں ساتھ  
 اللہ کے اور مضمون قسم کا انکے یہ ہے کہ ان اذنا الا احسانا و توفيقا نہیں چاہتا تھا ہمنے تمہاری مجلس حکم  
 عدول لکھ کر یا عمر کے پاس جا کر مکر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنی میں اللہ موافقت ہو اذلک الذین  
 يعتمر الله ما في قلوبهم یہ لوگ منافق اور جھوٹے قسم کھاتے والے وہ ہیں کہ جانتا ہے اللہ جو کچھ کہہ دلوں  
 انکے کے ہے نفاق سے قاعرض عنہم وعظمهم وقل لهم في انفسهم قولا بليغا پس منہ پھیر لے لے یعنی عذر انکا  
 مست قبول کر اور نصیحت کر انکو کہ جہالت میں نفاق اور دروغ چھوڑیں اور کہ واسطے انکے خلوت میں بیچ حق نفسوں

ناپاک اُنکے کے بات کہ اکثر کرینوا ط ہوئے دلو تین اور وہ ہتھ دیکھتے ہیں یا اور ایدہ بھی ہے اگر توبہ نہ کریں مَما  
 اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر اپنے بندوں پر مگر واسطے اسکے  
 کہ فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اَدْرَكُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاوَزْكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرْ  
 لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّ وَاللّٰهُ تَوَّابٌ اَلَا اَرٰى اَنَّكُمْ كُنْتُمْ اَوَّلَ الْاَوَّلِ اگر یہ منافق جو وقت کہ ظلم کرتے ہیں جانوں اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے  
 ساتھ مانتے حکم طاغوت کے آپین تیرے پاس پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اُنکے  
 رسول البتہ پاویں گے اللہ کو توبہ قبول کرینوا الا مہربان معالمن لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعین  
 جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک پیر سے دو لون اپنے کھیتوں کو دیتے تھے حضرت کے پاس یہ قصہ آیا اپنے فرمانا کہ اسی  
 زبیر نے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصہ ہوا اور بے ادبی سے ایسا کلام کیا کہ جس  
 کھانا تھا کہ آپ طرف داری کرتے ہیں زبیر کی یہ آیت نازل ہوئی فَلَا دِرْیَکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُجْکُوْا فِیْ شَجَرٍ  
 بَیْنَهُمْ پس نہیں جھگڑت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہیں یہ قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لایا وینے  
 یہ ایمان جھٹکتی یہاں تک کہ حکم کریں بجگوج اس چیز کے کہ جھگڑا ہے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا  
 یُجَدُّ وَاِیْنَ اَنْفُسُهُمْ حَرَجًا مِّنْ اَصْحٰبِ الْبَیْتِ یَسْتَلُوْا اَسْلَمًا پھر نہ پاویں بیچ نقسوں اپنے کے تنگ یا دلو تین اپنے تنگی  
 اس چیز کے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع کا اُنکے ہو اور مان لیویں فرمان تیرے کو مان لینا اگر ظاہر باطن میں ہے  
 اعراض اور مخالفت لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب حکم نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ عنہ لئے اے اور پوچھا کہ لکھے واسطے  
 حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے چچے زاد کے واسطے اور مونچھو کو ماؤ دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی و مان حاضر تھا اپنے  
 کہا مارے اٹھو اللہ یہ عجیب لوگ ہیں کہ گواہی رسالت کی جسکے دیتے ہیں اسکے حکم کو مہتمم کرتے ہیں قسم خدا کی ہوسکے  
 وقت میں بنی اسرائیل نے گناہ کیا تھا اور موسیٰ نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ بھاری قبول نہیں جیتک کہ ایک دوسرے کو  
 مارواہوں نے حکم مان کر ایک دوسرے قتل میں مشغول ہوئے تھے یہاں تک کہ ترمزرا آدمی مارے گئے تھے اقلہ  
 اپنے پیغمبر کو مہتمم کیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یا سر اور ابن مسعود جو یہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرماویں کہ اپنے ایکو مارو الومارو الین ہم حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا کُتِبْنَا عَلَیْہُمْ اَنْ اَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ  
 اَوْ اَوْحُوْا اِلٰی دُوْیَرٍ مِّنْکُمْ فَعَلُوْهُ اَلَا یَنْتَہُوْنَ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر اُنکے کہ دعویٰ ایمان کا کرتے ہیں یہ کہ مارو الومارو  
 اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جائیں ماریں بھین یا نکلو گھروں اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے مگر یہ بہ  
 مگر چھوڑے انہیں سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِہِ لَکَانَ  
 خَبَرٌ اَلَمْ یَاۤءِ اَلْاَیُّ اَلْاَیُّ اَلْاَیُّ اگر یہ منافق کریں جو چھیت دے جانے ہیں ساتھ اُنکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے وَاسْتَدْرَکَ  
 تَبٰیثُ اَوْ لَیْزَادُ تَرْمُوْا اَلْزُرُوْا تَصْدِیْقُ کے اور ثابت رہنے ایمان اُنکے کے وَ اِذَا اَلَا یُنٰہِمُ مِنْ لَّدُنَا اَجْرًا عَظِیْمًا

اور اس وقت اللہ دیتے ہیں انکو اپنے پاس سے ثواب بڑا کہ نعمتیں بہت سی ہیں تو طہارت انہیں صراط مستقیم  
اور اللہ دکھائے ہم انکو اور اس میں بھی کہ اس سے مقصود کو پہنچ کر بہشت میں داخل ہونے کے ثواب ان کو مولیٰ حضرت علی  
علیہ السلام کے ایک دن حضرت کے پاس آئے رنگ روغیر تھا آپ نے پوچھا ای ثوبان ما غیر لونک کسی چیز نے تغیر کیا  
رنگ تیر کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہو گیا ہے عرض کیا کہ جیت لیکھے جمال باحمال کی زیارت نہیں کرتا بقیار ہوتا ہوں  
اب یہ اندیشہ ہے کہ جو اجل میری آئی اور مر گیا تو آپ کو کہاں دیکھو گا اگر میں دوزخ میں گیا تو آپ کہاں اور  
میں کہاں اور جو بہشت میں گیا تو مرتبہ آپ کا بلند میرا سپت ہو گا تو بھی دیدار سے محروم رہو گا اور بعضوں نے کہا آپ  
کہ عبد اللہ الضاری نے یہہ اگر عرض کی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مردود وصال سے  
مست بخش و من تطیع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصید یقین واللہ ہدای

والصالحین وحسن اولئک رفیقاً اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی امر اور نبی میں  
اور رسول کے احکام اور حدود میں پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ انعام کیا ہے اللہ اور اس کے  
پیغمبروں سے اور صدیقیوں کے سب سے پہلے صدیق انبیاء کی ہیں اور شہیدوں کے کہ براہ خدا جان دی ہے وہ  
شہداء احد میں یا عام میں سب شہید اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہہ لوگ رفیق لفظ یقین کا واحد اور جمع  
اطلاق کرنے میں یا ہر ایک ان سے اچھا رفیق ہے معاملہ میں ہے کہ مراد میں سے ہمارے پیغمبر ہیں اور صدیقین  
سے ہر ایک اور شہداء سے عمر اور عثمان اور علی اور صالحین سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور جاصل آیت  
کا یہہ ہے کہ جو کوئی آج کے دوست رکھتا ہے فردائے قیامت وہ اسکے ساتھ ہو گا المرء مع من احب ثم جبکہ جو  
چاہے اسکے ہے وہ سات نہ دن قیامت کے یعنی بعد موت نہ ولین جب خدا و حب رسول نہ جیل ہو کہ وہ مرد  
ہے مقبول نہ رہتا ہے یہاں بھی وصل سے سرور نہ و مان بھی بعد از وصال ہے پر نور نہ یا الہی محبت ایسی د  
اور محبت رسول کی اپنے نہ اسی الفت میں مجھ کو رکھے یہاں و مان نہ دین و دنیا میں حوزم و ثواب ان ذالک  
الفضل من اللہ یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے و کفی باللہ علماً اور کفایت ہے اللہ جاننے والا مقصد و ان  
نیتوں کو یا انہما الذین امنواخذواخذ رکھ اسی لوگوں کو ایمان لائے ہو پھر و صلاح اپنے کو یعنی تیار ہو کر  
واسطے فانی و ثبات و انفس و اجمیعاً پس مخلوق و دشمنوں کے قتال کو مستغرق کئی طرف سے یا کھلو کھٹے ایک  
طرف سے و ان منکم لمن کیبطئن اور تحقیق بعضے تم سے وہ شخص ہیں کہ دیر کرتے ہیں نکلنے میں جہاد کو اور  
اس سے ابی اور اصحاب اسکے ہیں کہ روز احد میں خلف کیا تھا فان اصابتکم مصیبة قال قد انعم اللہ علی راذ  
کہ ان معہم شہید ہیں اگرچہ اسی مالوں کو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنے والا  
سناقت تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر میر جس وقت کہ ہوا میں ساتھ مسلمانوں کے مخرج ہو کہ قتال میں





کو اور عبد الرحمن بن عوف اور مسور بن وقاص اور سدا بن اسود وغیرہ رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت  
 پاتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کریں کہ انہی اید سے جنگ آئے ہیں سو انکو حکم الہی کہا گیا کہ ابھی جہاد کرو  
 نماز پڑھو زکوٰۃ دو جب حکم الہی آویگا تب جہاد بھی کیو قلا کتب علیہم القتال اذا خربتم منهم یخشون  
 الناس خشية الله واستد خشيته پس جب مدینہ میں آئے اور لکھا گیا اور جواب ہوا اور انکے لڑنا کفار  
 ناگہان ایک فرقہ انہیں سے ڈرتا ہی جنگ مشرکوں سے جیسا درجائے اللہ سے یا زیادہ درنا سمجھ لیجئے  
 کہ یہہ درضعف بشریت سے نہ کراہت امر خدا سے وقاوا وابتالہ کتبت علیک القتال اور کہتے ہیں اب ہر روز  
 ہمارے کیوں واجب کیا اور ہمارے لڑنا کفار کا قولا آخرتنا الی اجل قسبت کیوں میل دی ہو نا اہل کم نزدیک  
 جس کے سمجھ لیجئے کہ یہہ سوال اگر منافقوں سے صادر ہوا ہے تو کچھ عیب نہیں اور اگر مومنوں سے وقوع میں  
 آیا ہے تو خوف سے کہا ہو گا پھر توبہ کرنی ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ بعض لوگ نزول آیت قتال کے منافق ہو گئے  
 اور جہاد سے پھر گئے یہہ اٹکی ثنائین ہے افصح یہہ ہے کہ سوال کو متنائے تحف تکلیف پر محمول رکھئے  
 انکار قبل متاع الدنيا قليل کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا بخیر ہے بیت والبتول  
 متاع سے دنیا کے مت کرو نہ بہت آخرت میں نہایت قلیل ہے والاخرة خیر من الدنیا اور آخرت بہتر ہے دنیا سے  
 واسطے اسکے کہ پرہیزگاری کرتا ہے شرک سے یا سب گناہوں سے ولا تظلمون فنیلاہ اور نہ ظلم کئے جاؤ گے تم  
 مجاہد یعنی ثواب مختار سے جہاد کا کم کر نیگے معذرتا گے کہ وہاں ضرر نہ رہے پس امید وار ثواب کے رہو اور ہوتے  
 مت درو کہ اس سے کہیں چھکارا نہیں ایمانکو تو اید رکم والموت ولو کنتم فی بؤوج مشبدہ جہاں کہیں  
 ہو تم خواہ مکہ میں خواہ مدینہ میں یا نیو بگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم سچ قلعوں حکم کے یا حملوں بن کے یا برہوں  
 دوازہ گانہ فلک کے حاصل یہہ ہے کہ کسی حالت میں کسی جگہہ موت سے رہائی نہیں انظم رخصہ کے دل انما لو  
 کو نہ مرگے بغافل ایک آن ہونہ پائیگا کب رہائی تو اس سے کہ بروج مشبدہ میں چھپے نہ باربعہ آسمان و فطر  
 زمین نہ سب کا ایک ہی اسکے تئیں نہ تو جہاں ہو وہیں یہہ جاوے گی نہ مہلت لیکدم نہ پھر دکھاوے گی  
 وان تصبہم حسنة یقولوا هذہ من عند الله اور اگر پہنچتی ہے منافقوں کو بھلائی جیسے نعمتیں یا دشمنی  
 فتح جیسی جنگ بدر ہوئی تھی نکلتے ہیں یہہ نزدیک اللہ کے سے وان تصبہم سيرة یقولوا هذہ من عندك  
 اور اگر پہنچتی ہے انکو برائی جیسی تنگی اور محظا یا شکست جیسی جنگ احد میں ہوئی کہتے ہیں یہہ نزدیک تیرے ہے  
 اہی محمد اور تیرے تیرے ہے کہ درست نہ پڑی اور الوار میں ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت  
 کر کر مدینہ میں تشریف لائے اس سال سوہ کم ہوا اور غلے کی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر قدم  
 سے یہہ سختی آئی حق تعالیٰ نے انکو چھٹا یا اور یہہ فرمایا کہ قل کل من عند الله کہہ کہ سب قبض اور بطل اور



اگرانی اور ارزانی اور عنیت اور ہر میت نزدیک خدا کے ہے اور ارادے کے سے قال ہولاء القوم  
لا یجادون بفقہ ہون حدیثائیں کیا ہیں واسطے اس قوم منافق اور یہود کے نہیں نزدیک کہ سمجھیں بات کو  
کہ مثل ہے انکے نصیحت پر یا نہیں پاتے بات کو بہائم کے طرح کہ سنتے ہیں سمجھتے نہیں اور نا فہمی انکی سے ہے کہ  
کہتے ہیں مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْ اِلٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ جو پہنچا ہے تجھ کو عنیت اور فتح سے پس  
فضل خدا سے ہے اور جو پہنچا ہے تجھ کو ہر میت اور قتل اصحاب سے پس تیرے سے ہے اور بعضوں پر یہ معنی  
کہی ہیں کہ اسی انسان جو پہنچا ہے تجھ کو بھلائی سے وہ کرم خدا سے ہے اور جو پہنچا ہے تجھ کو برائی سے وہ شقا  
گناہ تیرے سے ہے سمجھ لیجئے تشریح اس معنی کی یہ ہے کہ حقائق ممکنات کے عبادات ہیں اور وجود جو انہیں آیا ہو  
ہی اسما و وجود و صفات و ایسی جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہی کیونکہ مقابل وجود کے ہے اور  
وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہے پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہے ناشی ہے عدم کہ حقیقت اسکی ہے  
اور جو بھلائی کہ اس سے سرزد ہوتی ہے ناشی سے وجود سے کہ ظل اسما و صفات حق سبحانہ ہے لہذا فرمایا  
مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْ اِلٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَاَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا  
اور پہنچا ہے تمہے تجھ کو واسطے سب آدمیوں کے پیغام پہنچا پنا لا یہ کہ اسناد برائی اور بھلائی کی تیرے طرف کریں  
وَكُنْ بِاللّٰهِ شَهِيدًا اور کفایت ہے خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر شعر جب خدا شاہد ہو چکر کی شہادت  
چاہئے نہ پھر نہ برمان چاہئے اور پھر نہ حجت چاہئے مَنْ يُّطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا  
پس تحقیق کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرمانا ہی باہر خدا پس فرمانبرداری اسکی فرمانبرداری اللہ کی  
ہوئی بحر الحقائق میں کہ حضرت بوصف فنا فی اللہ اور لقبا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہو اللہ خلیفہ اللہ  
پس خلافت حضرت کو ثابت ہے ہر معاملے میں کہ خلق سے کرتے تھے و مار میت اور میت و لکن اللہ ہی خلیفہ  
تھے ہر معاملے کہ خلق ساتھ انکے کرتے تھے ان الذین یا بعونک انما یا بعون اللہ پس طاعت اللہ خلیفہ  
کی اللہ طاعت مستحلف کی ہے بیت جسے طاعت انکی کی کی اسنے طاعت اللہ کی نہ اسنے پھر جو حق سے پھر  
وہ بات یہ ہے سیدھی راہ کی و مَنْ تَوَلَّیْنَا اَرْسَلْنَاكَ عَلَیْہِم حَفِیْظًا اور جو کوئی پھر جاو فرمان تیرے سے  
پس نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اوپر انکے نگہبان کہ انکو گناہ کرنے سے بچاوے بعضے علما اسکو ساتھ آیت سے  
منسوخ کہتے ہیں وَ یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ اَوْ کِتٰبٌ مِّنْ سُلٰطٰنٍ تَبِیْرٌ حُضُوْر میں کام ہمارا فرمان برداری ہے نہ  
فَاِذَا بَرَأْنٰمِنْ عِبَدِكَ بَنَیْ طَائِفَةٌ مِّنْہُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ اِنَّیْ جِبْرِیْلٌ مِّنْ رَّبِّیْ جِبْرِیْلٌ مِّنْ رَّبِّیْ جِبْرِیْلٌ مِّنْ رَّبِّیْ  
صلحت کرتے ہیں شب کو ایک گروہ انہیں سے ہوا اس جبر کے کہ کہتا ہے تو و اللہ یکتب مَا یَشِیْخُوْنَ اور  
اللہ لکھتا ہے لوح محفوظ میں یا لکھتا ہے کتابیں لکھتے ہیں اللہ کے حکم سے جو جو یہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہیں بات کو



بد صغریٰ میں واقع ہوا کہ ابوسفیان ذکر موضع بدر میں نہ آیا چنانچہ سورہ آل عمران میں گذر ادا اللہ اشک بنا  
 واشتد تشکیلا کہ اور اللہ سخت ترحم بہت میں قریش سے اور سخت ترحم عذاب میں لکے من قسفع  
 شفاعۃ حسنہ یکن لک نصیب منھا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہو اور کسی کو نفع پہنچے  
 اور ضرر رفع ہو گا واسطے سفارش کرینوالے کے حصہ تو اب اس کے سے ومن یشفع شفاعۃ حسنہ یکن لک کفل  
 منھا اور جو کوئی سفارش کرے سفارش پڑی کہ حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہو گا واسطے  
 اس کے حصہ وہاں اس کے سے وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا اور اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار و اذ احییتہم خیر  
 فجو ایا احسن منھا اور جب تحت دے جاؤ ساتھ سلام کے پس تحت کرو تم ساتھ بہتر کے اس کے  
 اگر وہ السلام علیکم تو تم اس کے جواب میں کہو و علیکم السلام و رحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ ہے تو تم برکاتہ زیادہ  
 کرو اور دُعا یا پھر وہ اسی تحت کو یعنی جواب میں السلام علیکم السلام کہو اس قدر فرض ہی اور اول جو کہا  
 وہ اولیٰ حق اور یہ مسلمان کی جواب میں ہی اور کافر کے جواب سلام میں علیک ہی ان اللہ کان  
 علی کل شیء شہیداً تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سے اوپر سلام اور جواب سلام  
 حساب کر گا اللہ لا الہ الا اللہ ہی بے شبہ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لیجھتکم الخ یوم  
 القیمۃ لا یتنب فیہ البتہ جمع کر گیا ہر طرف دن قیامت کے نہیں شک چ اس دن کے یا بیچ جمع کے نہ  
 ومن اصدق من اللہ حدیثا اور کون شخص بہت سچا ہی اللہ سے بات میں یعنی کوئی نہیں کہو نہ کذب کو  
 وعدہ اور قبول میں اللہ دخل نہیں سب اسدق ہی ارفا اللہ نہ کذب کو اس کے قول میں نہیں راہ لکھا  
 کہ بعض لوگوں نے اس کے سے حیرت کی جب کچھ اور نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے سینے میں کہلا  
 بھیجا مسلمانوں کو اس کے حق میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا موسیٰ بن بعضوں نے کہا منافق حق تعالیٰ  
 نے یہ آیت نازل کی فَاَلَمْ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْمَنَافِقِیْنَ فِیْہِیْنَ پس کیا ہی واسطے تھا اس کے چ نشان منافقوں کے  
 کہ متفرق ہو سکے ہو و فرقة اور بعضوں نے کہا ہی کہ کتنے مہاجر یہاں نہ کر کہ ہو اندینہ کی انکو سوائے نہیں خیر سے  
 اجازت لی دیہات کی طرف گئے وہاں سے مکہ گئے مشرکوں میں بل گئے صحابہ کو ان کے اسلام میں نزو ہو اب یہ آیت  
 اتری کہ کیوں تم دو فرقہ ہو اس کے کفر اتفاق کیوں نہیں کرتے واللہ اذ کہ ہم ہمہ اکبر اور حال یہ ہے  
 کہ اللہ نے رو کیا انکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور اسیر کر نیکی سب اس چیز کے جو عمل کیا انھوں نے کہ مسلمانوں سے  
 پھر کافروں سے اُرِیدُوْنَ اَنْ تَہْدُوْا وَاَمِنْ اَصْلَ اللّٰہِ نہ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ راہ پر لاؤ اسکو کہ راہ  
 کیا اللہ نے ومن یضلل اللہ فلا تجد لہ سبیلا کہ اور سکو کہ راہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاؤ گا تو واسطے اس کے راہ نہ  
 حق کے و دواؤ تکفروں کما کفروا فاکفروا سوا فلا تجدوا منهم اولیاء حتی یجوزوا



او کیا گیا طرف وارثوں مقتول کے کہ ہانت لیں کہیں مثل میراث کے مہربہ کہ خیرات کر دیں وارث مقتول کے  
 قاتل پر اور معاف کر دیں خون بہانہ والے اہل بیت کا عباس بن زریعہ کے ستائیں جن کہ اقربا سے چھپ کر اسلام  
 لایا تھا ایک رات کو بھاگ کر مکہ سے مدینہ کو چلا مان اسکے فراق میں رونے لگی ابو جہل اور حارث کہ یہ  
 برادران مادر سی عباس کے تھے مان کا روناس نہ کر عباس کے پیچھے گئے اور قریب مدینہ سے کچلے لائے مان  
 پانوں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا حارث بن زید ایک دن اُدھر گذر رہے تھے لگا اسی عباس بہہ کیوں ابدا  
 اٹھا تاہم اسلام سے گذرنا اور خوش رہنے اپنے اپنے دفع کے واسطے جو اس سے کہلویا کہا پھر دوسرے  
 بار حارث نے اگر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو تو کیوں پھر اور جو باطل تھا تو پہلے کیوں اختیار کیا تھا  
 عباس غصے ہوا اور تم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کروں گا پھر عباس نے ہجرت کر کر تجدید اسلام  
 کی اور حارث بھی مدینہ میں اگر اسلام لایا عباس اسکی بیعت اسلام کے وقت حاضر تھا ایک دن محلہ قبا میں  
 اکیلے حارث کو جو عباس نے پایا مار ڈالا صحابہ نے عباس کو ملامت کی مسلمان کو ناحق قتل کیا تو نے  
 قیامت کو کیا جواب دیا کہ عباس شیمان ہو کر حضرت کی خدمت میں آیا اور سب حصہ عرض کیا اور کہا  
 کہ میں اسکے اسلام لانے سے آگاہ تھا انجانے میں مجھ سے یہ امر واقع ہوا جو اسکی سزا ہو میں حاضر ہوں  
 یہ آیت اتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر ہوا اِن کَانَ مِنْ قَوْمِ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ عَدُوٌّ لِّكُمْ فَبِمَا تَعْبُدُونَ تَكْفُرُونَ  
 مقتول اس قوم سے کہ دشمن ہیں واسطے تمھارے یعنی کافر اور حال یہ ہے کہ قاتل مسلمان ہی پس اوپر  
 قاتل کے ہی آزاد کرنا ایک کروں مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جو ان ہو اور مسلمان اور خون بہا اسکے  
 وارثوں کو نہ دے اِن کَانَ مِنْ قَوْمِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ حَبِشَاتٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اٰهْلِهِ وَخَيْرٌ لِّكُمْ رَقِيَّةٌ مُّؤْمِنَةٌ  
 اور اگر ہو مقتول اس قوم سے کہ وہ کافر ہیں درمیان تمھارے اور درمیان انکے عہد ہے با فمی حکم اسکا  
 کفارت اور دیت میں حکم مسلمان کا ہے پس قاتل پر خون بہا ہی اور کیا گیا طرف اہل اس مقتول کے آزاد کرنا ایک  
 کروں مسلمان کا فتنہ نہ بچد فِصْبًا مِّنْ شَهْرٍ مِّنْ مُّسْلِمَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کر سکا پس  
 روزی رکھتے ہیں دو مہینے کی یا توبہ اللہ کی طرف سے اور توفیق اسکے سے وَاَنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ  
 جانتے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنا لا دیت اور کفارت کا سمجھ لیجئے کہ قتل خطا کا خون بہا سا ویت  
 میں پانچ قسم کے بیس ایک سالہ نہیں ایک سالہ مادہ بیس دو سالہ اور بیس سہ سالہ اور بیس چار سالہ اور خون بہا  
 قتل خطا کا زرے ہزار دینار ہیں اور فقر سے دس ہزار درم اور خون بہا زر کا ادما ہی مرو سے اور مسلم اور  
 ذمی زمین برابر ہی اور خون بہا غلام کا قیمت اسکی دینا ہی اسکے مالک کو اور دس درم کم دئے اگر  
 دس ہزار درم کو قیمت پہنچ جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی میں بھی دس کم دئے اگر پانچ ہزار کو



قیمت بیع جاوے لکھا ہے کہ مقیس نے اپنے بھائی شام کو حملہ بنی التجار میں کشتہ پایا حضرت سے اگر کہا آپ نے  
 زہیر قہری کو اس کے ساتھ کر کر بنی التجار کے سرداروں پاس بھیجا کہ شام کے قاتل کو اگر جانتے ہو تو مقیس کے حوالہ  
 کرو والا دیت ہو جب شریعت کے دو بنی التجار نے یہ پیغام سنا سو انٹ مقیس کو دئے وہ لیکر مدینہ کو چلا را  
 میں زہیر کو مار دالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص میں ایک جان کو مارا میں نے اور دیت تجھے نفقے میں ملی  
 اور کہہ کر چلا گیا یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَدًّا فَحِرَّادُهُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا اور جو کوئی مار دالے  
 مسلمان کو جان کر اور حلال جانے اس کا قاتل پس سزا سکی دوزخ ہے وَمَنْ يَقْتُلْ مُّسْلِمًا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَكَفَّ أَسْفُوفًا اور جو شخص مسلمان  
 اللہ علیہ ولعندہ وعدہ لہ عذاب عظیم گناہ اور غصہ ہوا خدا اوپر اس کے اور لعنت کی اسکو اور تیار کر رکھا  
 واسطے اس کے عذاب بڑا سب کرنے اس گناہ کے لکھا ہے کہ قوم کفار میں مرد اس قدر کی نام ایک شخص مسلمان تھا  
 جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہ گیا اور اپنے مویشی کو  
 لیکر لا الہ الا اللہ کہتا ہوا پہاڑ سے اتر کر مسلمانوں میں السلام علیکم کہتا ملا مسلمانوں نے جانا کہ یہ کافر ہے ڈر کر سلام  
 علیک کی ہے اسامت بن زید نے اسے مار دالا اور اس کے مویشی کو لوٹ لیا یہ خبر حضرت کو پہنچی آپ عکس ہوئے  
 اور کہا کہ اے اسامت اسے مارا تو نے کہ جو شرک سے سیرا تھا اور وحدانیت کا اللہ کے اقرار کرتا تھا اسامت بہت  
 یسنان ہو کر کہا یا رسول اللہ میرے واسطے بخشش مانگو اپنے یمن میں بار فرمایا فلیکف قتل من قال لا الہ الا اللہ  
 اور ایک روایت میں ہے کہ اسامت نے کہا یا رسول اللہ مرد اس نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپ نے  
 فرمایا تو نے دل اسکا حیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَيْنَوْا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ كَسْتُمْ مُؤْمِنًا  
 اے لوگو جو ایمان لائے ہو جبوقت صفر کرو تم سچ راہ حق کے یعنی جہاد کو جاؤ پس تحقیق کرو اور مت کہو واسطے اس  
 شخص کے جو دے طرف تمہارے سلام علیک نہیں ہے تو مسلمان بلکہ دوسرے ہمارے تو نے یہ کلمہ کہا ہے  
تَبَشَّرُونَ عَرَضَ الْجَنَّةِ اللہ بنا چاہتے ہو تم اے مجاہدو اسباب زندگانی دنیا کا مرد اس سے غیبت اور مویشی  
 مرد اس کے یہیں اور اگر تم غیبت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَائِمٌ کثیرہ پس نزدیک اللہ کے میں غیبتیں بہت  
 تمہیں دیگا مسلمان کو مال کے واسطے مت مارو وَكُنْ لَّكَ كُفْرًا قبل اس طرح تھے تم پہلے اس سے  
 یعنی اول کہ اسلام میں داخل ہوئے تھے جان اور مال کے اس کو واسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ کرنا تھا يَا  
اللَّهُ عَلَيَّكُمْ فَبَيْنَوْا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمہارے کہ تقامت دی تمہیں دین میں پس تحقیق  
 کرو اور قتل میں آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کر کے کہ وہ بال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کمر ہے ایک مسلمان کے  
 مارنے سے إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا تحقیق اللہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبر دار



یہ نہیں پہنچائے راہ مدینہ کی قَاوَلِیْکَ عَسَىٰ اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُو عَنْهُمْ پس یہ لوگ شاید خدا یہ کہ معاف کرے اُنسے  
لفظ عفو کا ایسا کرنا بھی کہ ترک ہجرت امر خطیر تھا یہاں تک کہ ضعف بھی اس سے ایمن نہیں ہو سکے وَاَنْ  
اللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِیْمٌ اور جس اللہ معاف کرے اور لا سزا دے اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے پیچ راہ اللہ کے پاس پیچ زمین کے بلکہ بہت  
بُحْدٌ فِی الْاَرْضِ مَرَاغِبًا کَثِیْرًا اَوْ سَعًا اَوْ رُجُوًا کوئی وطن چھوڑ جاوے پیچ راہ اللہ کے پاس پیچ زمین کے بلکہ بہت  
اور کثرت اور ریزی میں یا فراخ اظہار دین میں اور اعلائے کلمہ میں عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی کہ  
مکہ میں بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہیں رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت  
پر نازل ہوئی اور نوشتہ اسکا متضمنان مکہ کو پہنچا جند بن ہمزہ نے بیٹوں کو کہا کہ میں اگرچہ بیمار اور پیر  
ہوں لیکن متضعفوں سے نہیں ہوں نخل سکنا ہوں اور راہ مدینہ کی جانا ہوں ورتا ہوں کہ اگر مر جاؤں  
تو ترک ہجرت کے سبب ایمان میں خلل نہ آوے مجھے چار پاسے پر دالے ہوئے لچلے بیٹے لے چلے جب منزل نعم  
میں آئے انار موت کے ظاہر ہوئے جند بن ہمزہ نے اپنا دست راست دست چپ پر رکھا اور کہا خدا یا یہ ماتھے تیرے  
اور یہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہوں میں تجھ سے جیسی کی بیعت کی جس رسول تیرے نے تجھ سے یہ کہہ کر کیا  
یہ خبر مدینہ میں پہنچی بعض صحابہ نے کہا کہ اگر ان پہنچا یہاں تو اسلام اسکا کامل تر ہو تا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی  
وَمَنْ یَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَی اللّٰهِ اور جو کوئی نکلے  
گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ اور رسول اس کے یعنی واسطے اللہ اور رسول کے پھر بالیوے سکونت  
راہ میں اور ہجرت کا ہاتھ نہ ہنچے پاسے پس تحقیق ثابت ہو انواب اسکا اور اللہ و کان اللہ عَفُوٌّ رَّحِیْمٌ  
اور جس اللہ بخشنے والا گناہ ماحیر کا کہ ہجرت میں ہوئی مہربان ثواب دینے میں اسباب نیک نیتی کے نہ  
وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اَوْ رُجُوْا سَفَرًا وَّمِنْ حَیْزٍ زَمَیْنٍ کے پس  
ہمیں اوپر تمھارے گناہ یہ کہ کوٹا کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پر ہو ان خَشْمٌ اَنْ یَّقِنَکُمْ الَّذِیْنَ  
کَفَرُوْا اگر دو تم یہ کہ مار دالیں مکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے یہ شرط باعتبار غالب کی ہے کیونکہ اس وقت مدینہ کے  
گرو دشمن بہت تھے اور اب بغیر در کے بھی مصرع اِنَّ الْکَافِرِیْنَ کَانُوْا الْکُفْرُ عَدُوًّا وَاصْبِرْ اَنْ تَحْشَرَ  
میں واسطے تمھارے دشمن ظاہر و اذا اَکْثَرْتُمْ فِہُمْ فَاَقْمُوا الصَّلٰوةَ فَلَقَدْ طَافُوا مِنْهُمْ مَّعَکَ وَلَیَّا حَنْدًا  
اسلختہم اور جو وقت کہ ہو تو در میان انکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو واسطے انکے نماز شکر  
اپنے کو دو قسم کریں چاہئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت انہیں سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہئے کہ بیویں  
ہتھیار اپنے قَاذِیْجِدُوا فَاَلِیْکُمْ تَوَّابٌ اَمِنْ وَاَنْتُمْ اَمِنْ وَاَنْتُمْ اَمِنْ پس چاہئے کہ بیویں  
وہ پیچھے تمھارے مقابل دشمن کے یعنی جب یہ ایک رکعت پڑھ لیں تو دشمن کے سامنے کھڑے ہوویں

وَلَتَأْتِيَنَّ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يَصَلُّوا أَفَلَمْ يَلْعَنُوا مَعَكُمْ وَآلِيَ أَخَذُوا وَاحِدًا رَّهْمًا وَأَسْأَلُكُمْ عَنْهُمُ  
 جماعت دوسری کہ انھوں نے نہیں نماز پڑھی اور گہبائی کرتی تھی پس نماز پڑھیں ساتھ تیرے  
 ایک رکعت دوسری اور چاہئے کہ لے لیوں ساتھ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسی دمال اور خود  
 اور زرہ اور تیار اپنے جنگ کے جیسی تلوار نیزہ تیر کمان و ذالذین کفر و التو تعفلون عن اسلحتکم و امرتکم  
 دوست رکھتے ہیں وہ لوگ کافر ہوئے کاش غافل ہو تم ہتیاروں اپنے سے اور اسباب اپنے سے قہیدون  
 علیکم مئیکہ و احدہ پس جھک آویں اور پتھارے جھک انا کی بارگی اور جو پاویں لجاویں لکھائی کہ پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ تیر تھیلے گئے تھے دمان مشرک صف باندھے قتال کو کھڑے تھے اپنے  
 بھی حکم فرمایا کہ لشکر اسلام صف باندھ کر مقابل ہو وقت نماز میں کیا آیا اور سوارات کفار کے درمیان ساڑھ  
 مومنوں کے اور قبلے کے حایل تھے حضرت نے صحابہ ساتھ نماز جماعت کی پڑھی کفار کو عجزہ انکا دیکھتے رہے  
 جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز میں انہیں کیوں نہ جا کرے ہم ایک کافر نے کہا کہ اور بھی  
 نماز کا وقت لگے آتا ہی اس وقت انہیں حملہ کر لیا بھی وقت عصر کا نہیں آیا تھا کہ حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیج کر نارخوف  
 ایک کو تعلیم کر دی اور کیفیت اسکی کتب فقہ میں تفصیل مذکور ہے و کجناح علیکم ان کان یکم اذی من مظلوم اور نہیں  
 گناہ اور پتھارے اگر ہو نہ لگو ایذا میں سے کہ بوجھل کر دے ہتیاروں کو او کنتہ مرضی یا ہو تم حیار اور  
 ناطاقت ہتھیار اٹھانے سے ان قضاوا اسلحتکم ہم کہ رکھو ہتیاروں اپنے کو وخذ ذلحد ذلک اور ہر طرح لے لو لا  
 بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تیر نہ دوڑے ان الله اعد للکافرین عذابا مہینا تحقیق اللہ نے تیار کیا  
 واسطے کافروں کے عذاب رسول اکرم والافاذ قضیم الصلوۃ فاذا کروا اللہ قیاماً وقعوداً علی جہنم جس وقت  
 کہ حکم تو نماز خوف کو پس یاد کرو اللہ کو حالت قیام میں کہ تلوار مارو اور حالت قعود میں کہ تیر لگاؤ اور اگر روٹو  
 اپنے کے جب زخمی ہو کر گرد غرض ہر حال یا د حق سے غافل نہ ہو بیت ذکر سے محبوب کے رفت زبان کو شاگرد  
 کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کرنے بعضوں نے کہا ہے کہ ذکر معنی خوف ہے یعنی درو اللہ سے قیام  
 یعنی وقت تصرف کے اس میں وقعود یعنی وقت کھانے پینے کے اور لوگوں میں بیٹھنے کے و علی جنہم یعنی وقت  
 سونے کے نظم لا تحافوا مردہ ہی اس خوف کا جو ذرا حق سے نڈر ہے ہوا ورنہ اسے رافقاہ دم بہر ان آیتوں  
 ہی دم میں دم اور جانیں جان فاذا اضلنتم فاقیموا الصلوۃ پس جو وقت آرام پاؤم اور خوف سے بے غم ہو پس سیدھی  
 کرو نماز کو ساتھ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے ان الصلوۃ کانت علی التین کنا با موقوفات تحقیق نماز میں اور  
 مومنوں کے فرض وقت ستر کئے ہوئے یعنی وقت اسکے ستر کر دینے میں اپنے باہر مکر و لاف و اغواء و بغواء القوم  
 اور مت سستی کر بیچ دھونڈنے کافروں کے اور اپنے انکے کے یہ آیت عروہ حمراء الاسدین نازل ہوئی ہے







واسطے و خود نے رضا مندی اللہ کے پیش کتاب دیکھے ہم اس کو ثواب بڑا دینا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے  
 بَیِّنَ لَہُ الْاٰہْدٰی وَ یَتَّبِعْ خَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو گا واسطے  
 اس کے راہ پیچھا اور پیروی کرے سوار اور سہلانوں کے اعتقاد اور عمل میں یہ آیت طعمہ کے ثنائیں ہیں کہ قطع دیکھ کر خود  
 بھاگ کر ملے کو گیا اور مرتد ہو گیا وہاں ایک شخص کے کہ کو سرخ دیا دیوار کر رہی وہ گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے  
 نکالا چا گیا ماروا لیں لوگوں نے کہا کہ یہہ مدینہ سے بھاگ کر یہاں پہاڑ پر نکل آیا ہے مارنا مناسب نہیں آخر کہ  
 نکال دیا تجارت قضا کے ساتھ تمام کو گیا ایک منزل میں جو آخر لوگوں کو غافل دیکھ کر کچھ اسباب چکر کر بھاگا آخر کہ  
 کرنگسا کر کیا مدت تک جو اوپر گزرتا تھا ایک پتھر اس پر مارتا تھا ایک تیلہ پتھر و نکالتے مدفن پر ہو گیا اور ایک  
 قول یہ ہے کہ جد سے ویرا میں بیٹھا ایک دینار کاشتی میں چرایا لوگوں نے معلوم کر کر ویرا میں بھینک دیا یہ خدا  
 دینا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالیٰ فرماتا ہے نُوَلِّیْ مَا تُوَلِّیْ مُتَوَجِّہِ کرینگے ہم اس کو آخرت میں جد ضرر ہو  
 ہوا ہے وہ دنیا میں بھیجے یہاں کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہاں بھی کافروں مرتدوں میں اتھا دیکھے ہم و فضلہ  
 جَحَنَّمَ اَوْ رُوْغُلْ کرینگے ہم اس کو دوزخ میں و سَاءَتْ مَصِیْرُہٗ اُوْہِیْ ہے جگہ پھر جا بیلی دوزخ اِنَّ اَللّٰہَ لَا  
 یَهْدِیْ اَنْ یَّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یَحْیِیْ اَللّٰہُ ہٰہُنَا بخت تا یہ کہ شرک لایا جاوے ساتھ اس کے  
 اور بخت تا ہی جو سوال کے ہی واسطے کے کہ چاہتا ہے لکھا ہے کہ پیرو تھا اس نے اگر خیر سے عرض کیا کہ یا رب  
 اللہ گناہوں میں غرق ہوں لیکن جسے اللہ کو چاہا ہے شرک اسکا نہیں لایا میں اور گناہوں سے شرمندہ ہو کر  
 توبہ کر رہا ہوں آپ پاس آیا ہوں میرا کیا حال ہو گا اس کی ثنائیں یہ آیت نازل ہوئی کہ سوا شرک کے سب گناہوں کی  
 بخشش کی ہے وَ مَنۢ یَّشْرَکۡ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا عَظِیْمًا اور جو کوئی شرک لادے ساتھ اللہ کے پس خشت  
 گمراہ ہوا حق سے گمراہی دوزخ ہے نہایت گمراہی میں حال مشرکوں کا فرماتا ہے اِنْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلَّا اَنَا اَنَا  
 نہیں بکارتے یعنی نہیں عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتوں کی سمجھ لیجئے کہ بڑے عورتیں کہتے تھے ناموس کی  
 تائید کے سبب جیسے لات اور منات اور عزی اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اسکو کہتے تھے ورنہ ہاں  
 اور قسیر میں ہی کہ عورتوں کی شکل بتوں کو تراشتے تھے اور یا مردانہ سے فرشتے ہیں کہ انکو پوچھتے  
 تھے اول خدا کی سیٹان کہتے تھے وَاِنْ یَدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مُّہْمِّدًا لِّلّٰہِ اَللّٰہُ اور نہیں عبادت کرتے مگر شیطاں  
 سرکش کھا کہ لعنت کی ہے اسکو اللہ نے کیونکہ شیطاں پہکا ہوا ہے مشرکوں کو کہ انکی عبادت کرو و قَالَ  
 لَآ تَحْنُوْنَ مِنْ بَعْدِہٖ لَہٗ نَصِیْبًا مِّمَّا فَرَغْنَا وَاُرِیْہَا شَیْطٰنًا مِّنۡ اَمْرِہٖ یُزَوِّلُ عَنْہُ شَیْئًا یَّحِبُّ اَیُّکُمْ حَمْدُ مَعْرِزِہٖ کیا کہ اسے  
 لعنت النار کہتے ہیں حدیث میں ہے کہ ہزار آدمیوں میں نو سو نماز لعنت النار ہوئے وَاَلَمْ یَخْلُقْکُمْ وَاَلَمْ یَنْبِئْکُمْ  
 لَا مَیْنَتَکُمْ اَوَّلَ اَمْرِہٖ مَرُوْکُ وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ اَوَّلَ اَمْرِہٖ وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ اَوَّلَ اَمْرِہٖ وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ اَوَّلَ اَمْرِہٖ



یا انکار قیامت یا انکار دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب و لا مؤمنتم فلیبتنکم اذان الانعام اور اللہ حکم کرو  
 میں انکو پس البتہ چیر نیکی کان جالوزوں کے اور جو خدا نے حلال کیا ہے اسے حرم کرنے کے یہ اشارہ بحیرہ  
 اور سائبہ اور وکیلہ و غیرہ پر جس کہ عرب و اہل کیا کرتے تھے سورہ مائدہ میں مذکور ہوگا و لا مؤمنتم فلیبتنکم خلق اللہ  
 اور اللہ حکم کرو گائیں انکو پس پھر والدین کے پیدائش اللہ کی صورت میں یا صفت میں جیسے جو خبر کیا اور تیز کرنا  
 و انتونکما اور الواسطہ اور سختی اور کند و مانع اور سب مانتے اور یا نوحا یا مر او فطرت الہی کا تعویذ یعنی اسلام کا یا نوحی  
 کا اور جو ارجح کا استحال بد کاموین ہیں و من یخون الشیطان و لیاقن دؤن اللہ فقد خسر خسرانا مبینا  
 اور جو کوئی پرکھے شیطان کو دوست سوا اللہ کے اور اسکا کہا مانے پس تحقیق تو پایا یا ظاہر کہ عمر ماتہ سے گئی اور فانی  
 نہ ملا یا تو یہ ہے کہ بہشت ماتہ سے گئی اور دوزخ ملی بعد ہم و ہمیں ہم وعدہ دیتا ہے انکو شیطان اس چیر کا  
 کہ وفانکرے آرزو میں و النہی انکو ایسے چیر کے کہ بچائے و ما یعدہم الشیطان الا عذابا و لاہ اور نہیں وعدہ دیتا  
 انکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنی نفع ظاہر کرتا ہے اس چیر میں کہ ضرر سے بھری ہے اولئک ما فائتم جہنم بہ  
 لوگ کہ بتو کو پوجتے ہیں اور شیطان کا کہا مانے ہیں جگہ انکی دوزخ ہے و لا یجذون عنہا حیصا اور نیا نیکی  
 دوزخ سے گزرنکی جگہ کہ جہان بھاگ جاوین و الذین امنوا و عملوا الصالحات سندخلہم جنت بحیرہ  
 من تحفہم الا تمہر خالید بن فہما ابد اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کتاب داخل کرنے کے ہم ان کو  
 بہشت میں لے چلتے ہیں بچے و رشتوں انکے کے بہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے جس اسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدا کا لکھ  
 و عند اللہ حقا وعدہ کیا اللہ نے سچ و من صدق من اللہ قیلاہ اور کون بہت سچا ہے اللہ سے بات میں  
 لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ مسلمانوں سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمھارے پیغمبر سے ہو اور  
 کتاب ہماری تمھارے کتاب سے پہلے اتری اور بہشت میں نہ جاوے گا مگر یہودی اور نصرائی مسلمانوں نے جواب دیا  
 کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیاء ہے اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمھارے کی ہے ہم سزاوار نہ بہشت کہ میں ہم آیت  
 اتری لیتیں یا ماریتہم و لا اماری اہل الکتاب نہیں ہوا آرزوون تمھارے اسی مسلمانوں اور نہ موافق آرزو  
 اہل کتاب کے کہ کہتے ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں مگر وہ شخص ہوگا یہودی یا نصرائی یعنی ثواب ملنا اور بہشت میں  
 جانا آرزوون سے نہیں حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہی محنت کر اور عمل نیک بجا آیت ریاضت سے ریاضت  
 فروس ملتا ہے باب دیدہ و خون جگر یہ پھول کھلتا ہے من یعمل شوع یمجوبہ جو کوئی عمل کرے براجزا و یا  
 جاوے گا ساتھ اسکے جلدی یا دیر میں یہ حکم عام ہے عمل کرے یا نوحا یا مر او فطرت الہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اصحاب  
 علیکین ہوئے امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کہہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہذہ الایۃ کیونکر چکا  
 بعد نزول اس آیت کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہیں پس تحمل انکی سزا کا کہ ہے حضرت نے فرمایا کہ یہاں نہیں

ہوتے تم اور مصیبت اور بلا نہیں آتی ہے فرمایا یہی سزا ہے تیسیر میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بعد اس کے فرمایا کہ اے ابوبکر بنحو اور اصحاب اور سلمانوں کو سزائے گناہ دنیا میں دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے  
سیکناہ اور اوروں کی گناہوں کی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے  
کہ عمل سوء شرک ہے اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يَجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا يَصْنَعُ الْفُلُوكَا  
حامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوء اللہ کے دوست کہ مرد اسے پہچاؤے اور نہ یار کہ عذاب سے چھتاوے

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَبْذِرُهُ اور جو کوئی  
بجالاتے بعضے اعمال صالح سے کیونکر سب عمل نیک کرنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے مرد سے ہو یا عورت سے  
در انحال کہ وہ ہو ایمان والا پس یہ لوگ داخل ہونگے بہشت میں یا داخل کئے جاوینگے بہشت میں بدخلوں  
بھی قمرات ہے بصیغہ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے نواب عمل اپنے میں کچھو کے تاکے کے برابر یعنی کچھ ثواب  
انکام ہو گا وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہے از روے دین کے اس  
شخص سے کہ خالص کرے جان اپنی کو واسطے اللہ کے یا مطیع کرے منہ کو واسطے سجود خلیفے اور حال اللہ

وہ ہے نیکی کر نیوالا اور بدی چھوڑ نیوالا وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا اور پیروی کی دین ابراہیم کی در انحال کہ  
ابراہیم یا یہ پیروی کر نیوالا جھکا ہے سب دینوں سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا اور کرا  
خدا نے ابراہیم کو دوست لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبیا وعلیہ السلام کے وقت میں مخط پر لوگ ہمیشہ سے  
حوال خلیل سے بہرہ مند تھے شدت جوع سے اولہ بھی رجوع لائے انھوں نے جو کتاب صرف کیا جب  
غلہ نہ ملتا تو مصر میں ایک دوست تھا انکا معتبر اسکے پاس لگتے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام تمام کو لاوین

اسنے انکا پیغام سنکر کہا کہ میرے ولایت میں بھی مخط ہے اگر لنگے کھانے کو درکار ہوتا بھیج دیتا وہ  
فقر کے باشندے کو منگوائے تھیں غلہ نہ دیا اور قیمت پر بھی نہ ملا وہاں سے اونٹ خالی آئے راہ میں سارا ٹوٹا  
نے کہا کہ خالی اونٹ لیجئے شرم آتی ہے محتاج راہ دیکھتے ہوں گے کہ غلہ آتا ہے ریت شلیتوں میں جھک  
لے آئے حضرت ابراہیم بہ حال دیکھ کر مسجد کو چلے گئے نبی نبی سارہ روجہ انکی جو سونے سے انھیں سکتے  
بھرے دیکھ کر خوش ہووین ایک کا منہ نہ کھولا تو اسمین سفید آتا تھا نکال کر گونہ کر گیا یا عیال اطفال کو  
اور درویشوں کو کھلایا جب حضرت ابراہیم گھر میں آئے بوٹی نان و ماغ میں بھی پوچھا کہ کہاں سے یہ طعام آیا  
سارہ نے کہا دوست مصری کے پاس سے انھوں نے کہا کہ ہمیں یہ دوست حقیقی کے پاس آیا کہ اللہ

اللہ نے اس سب سے انکو دوست پکڑا اللَّهُ مَنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو  
کچھ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ زمین کے ہے پس جب کو چاہے ساتھ دوستی کے قبول فرماتے

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور اللہ ہی ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنے والا ساتھ علم اور قدرت کے وسیع و بڑے  
 فی النساء اور فتویٰ پوچھتے ہیں تجھ سے بیچ حق میراث عورتوں کے یعنی بیٹوں کے چنانچہ تفسیر میں کہ  
 یوسف علیہ السلام کے گداز کہ عتبن بن حصین کہتا تھا ہم میراث نہ دیکے مگر اسکو کہ لڑائی میں جلتے اور ضحیت لائے قرآن  
 یقیناً کہ یہ فتویٰ دیتا ہے مگر لفظ حکم انپا بیان کرنا ہی بیچ حق انکی کے وکاشی علیکم فی  
 النکب اور دوسرے فتویٰ دیتا ہے وہ جو بڑھا جاتا ہے اوپر بتا رہے بیچ قرآن کے بیچ تمام النساء الیہ  
 لا توتونہن بیچ شان یتیم عورتوں کے وہ عورتیں کہ بن دیتے تم انکو ماکتب طعن جو کہ فرض کیا گیا ہے واسطے  
 انکے میراث و ترغیبون ان تنکحون اور عبت کرتے ہو یہ کہ نکاح کر لو اگر خوبصورت ہوں اور مال انکا  
 کمال و المستضعفین من اولاد اور فتویٰ دیتا ہے قرآن بیچ حق ناتوانوں کے لوگوں سے کہ انکو میراث نہیں دے  
 ہو وان تقوتوا لیس فی البسط اور حکم کرنا ہی قرآن یہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیموں کے بیچ اور میراث انکے  
 کے ساتھ انصاف و ما تفعلوا امن خیر فان لشکانہ علیما اور جو کچھ کرو کہ تم بھلائی سے بیچ حق یتیموں اور  
 لڑکوں کے اور سوائے انکے اور کے پس تحقیق اللہ ہی ساتھ اسکے جاتے و لاجرا اسکی دیگا لکھا ہے کہ ایک شخص  
 بہانہ و صورت دیتا تھا کہ اپنے زن کو طلاق دے اور زن اسکی سبب اولاد کے راضی نہیں ہوتی تھی اور کہتی تھی  
 تو چہاں چاہئے جالین طلاق مت دے بعضوں نے کہا ہے کہ محمد بن مسلم کی بی بی تھی رافع بن خدیج اسکا  
 خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دے وہ کہتی تھی کہ میں نے اپنے نوبت بھی تیرے اور جو روں کو بخشی لیکن جدا کرنا  
 حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وان امراء خافت من بعلہا نشوزا و لیسوا فاکتساح علیہما ان  
 یصلیا الیہما صلیا اور اگر عورت دے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہ پھرنے سے پس نہیں گناہ اور ان  
 دونوں کے یہ کہ صلح کر لیں دونوں درمیان اپنے کچھ صلح اسطرح سے کہ زن کچھ عہد اپنا پیش کرے یا اپنی نوبت  
 اور جو واسکی کو بخش دے اور مرد بھی حقوق خدمت کی نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا کرے و الصلح خیر  
 اور صلح بہتر ہے حضور سے اور مفارقت سے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دہت  
 زمرہ کو راضی ہوا اللہ نے طلاق دیا و وراہ میں آپ کے آبیٹھیں جب آپ کے اٹھوں نے عرض کیا کہ یا رسول  
 اللہ رجوع کرو طرف میر و اللہ مجھے خواہش مرد کی نہیں لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کو آپ کے ازواج  
 میں اٹھوں اور دن اپنے نوبت کا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت عائشہ نے رجعت فرمائی اور  
 نوبت کے روز حجر و عائشہ میں تشریف رکھتے تھے یہ آیت انکے قصہ میں نازل ہوئی و احضرت لافنس  
 اور حاضر کئے گئے ہیں جانیں بھلی پر وان تحسنوا و تتقوا فان الله کان بما تعملون خیر و اور اگر احسن  
 کرو تم بیچ زندگانی کے اور پر سیر کرو تم بد خوئی سے اور خفا سے پس تحقیق اللہ ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے



جو ہم احسان اور جنسیت سے خبردار و تون تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء اور ہرگز نہ کر سکو کہ تم میں سے  
لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہ کہ عدل کرو درمیان عورتوں کے اس واسطے کہ عدل ہو جس کے ہرگز کیا  
جانب میلان واقع ہو اور وہ مشکل ہے لہذا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج  
طہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے خدا یا برابر اس چیز میں بین کرنا ہوں کہ جبکامین مالک ہوں جسے صحبت  
اور نفقہ اور جہ کا تو مالک ہے اس چیز میں مجھے مواخذہ مت کیجئے کہ میرے اختیار سے باہر جس جہتی  
بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وکو حصہ فلا تمیلوا اکل المیل اور اگر صرف  
عدل کرنے پر اور قادر ہو اس پر اس مت جھک جاؤ تا م جھک جا نا طرف اس کے کہ مرغوبہ ہے صحبت اور نفقہ  
یعنی میل قلب کو ساتھ میل فعل اکھا نہ کرو اور اگر ایسا کرو گے فندز وھا کالمسلک فیہ پس چھوڑ دو اس  
دوسرے کو جیسی لگتی ہوئی یعنی ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوند والی و ان تھلجوا و انتھوا فان الله  
غفوراً رحیماً اور اگر اصلاح میں لاؤ اس چیز کو کہ خزانہ کی معاملہ میں بی بیوں کے زمانہ گذشتہ میں اور پرہیزگاری  
کرو ایسے کاموں سے زمانہ آئندہ میں پس تحقیق اللہ بخشنے والا کنا مان گذشتہ کا اور جہاں ہے اور  
توفیق دینے کے زمانہ آئندہ میں و ان یتقوا فایمن الله کل من سعه اور اگر حد ہے ہو جائے و لو غنی کر لو  
اللہ ہر ایک کو کشائش اپنی سے و کان الله واسعاً حکماء اور جس اللہ کشائش کر نیوالا اور بندہ کے حکمت  
والایح افعال احکام کے و لله ما فی السموات وما فی الارض اور واسطے اللہ کے جس جو کچھ ہے اس کا نون ہے  
اور جو کچھ زمین کے ہے و لقد صینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایا ان تعالوا البتہ تحقیق وصیت کیا ہے  
اور فرمایا ان لوگوں کو جو وٹے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور کلو بھی وصیت کرنے میں تم اقد فرماتے ہیں یہ  
کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی جیسے جو شرک سے و ان یتقوا فان الله ما فی السموات وما فی الارض اور اگر کفر کریں  
تحقیق واسطے اللہ کے جس جو کچھ ہے آسمانوں کے جس اور جو کچھ ہے زمین کے جس سب مخلوق اور ملک  
اس کے ہیں پس کفر اور معصیت سے تمھارے اسکو کچھ ضرر نہیں جیسے آیان اور طاعت سے تمھارے اسکو کچھ نفع  
ہے و کان الله غنیاً حمیداً اور جس اللہ ہے پر و مخلوق سے اگر اسکا حکم نائیں تعریف کیا گیا حمد کی کہیں  
یا نہیں سہ خود وہ محمود جس حمد اسکی کہیں یا نہ کہیں نہ لانق حمد جس تعریف کریں یا نہ کریں و لله ما فی  
السموات وما فی الارض اور واسطے اللہ کے جس جو کچھ ہے آسمانوں کے جس اور جو کچھ ہے زمین کے جس  
و کفی بالیہ و کفلاً اور کفایت ہے اللہ کا ساز بند و نکاح ان یشاء یدھبکم ایھا الناس و یات بالآخرین اگرچہ  
خدا بجاؤ اور فانی کرے تمکو ای لوگو اور لے آوے اور میرا کرے اور بنحو کہ فرمانبردار تر ہوں جس پہ بہت نازل ہوئی  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پست مسلمان فابی پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اسکی قوم میں

فارس والے وہاں اللہ علی ذاللقدر اور جس اللہ پرست اور مست کرنے کے فی درمیں کائنات میں توحید  
 الدینا فحند اللہ ثواب الدینا والاخرة جو کوئی چاہتا ہے ثواب دینا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد کرنا  
 کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے جس ثواب دینا کا کہ جس جس ثواب آخرت کا کہ شریف  
 جس جس میں کو طلب کر کر شریف کو کیوں چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو جس جس خود آجا ویا  
 کہ تابع اس کے جس مثلاً جو کوئی اللہ واسطے جہاد کر گیا ثواب آخرت کا اسکو اتنا ملے گا کہ دینا اس کے آگے کچھ حیر نہیں  
 اور دینا کی غنیمت بھی اس کے ماتھے آویگی پس صل کو پکڑے فرج خود جو دخل جائیگی وہاں اللہ سمیعاً بصیراً اور  
 اللہ سے والا کفار کا دیکھنے والا کروا کر آیا انہما الذین امنوا کونوا حقو امیناً بالتسطیع لو جو ایمان لائے ہو  
 ہو جاؤ تم رہنے والے ساتھ الصاف کے شہداء اللہ ولو علی انفسکم کو ابی دینے والے سچی واسطے اللہ اور  
 اگرچہ اوپر قصوں مختار کے ہو گو ابی اپنے نفس پر یہی کہ جس کا حق اس کے ذمہ میں ہو بیان کر دے لکھا  
 کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہے اور میں شاید  
 ہوں اسکا لیکن افلاس کے سبب باپ کو ابی نہیں دیتا یہ آیت نازل ہوئی کہ گو ابی کو مست چھپا کر  
 مختارے قصوں پر ہو آواؤ الدین یا مان باپ پر مختارے والا قریبین اور قرابت والوں پر مختارے  
 ان یکن غنیاً او فقیراً قالہ اولیٰ ہینا اگر ہو وہ حقہ غنی یا فقیر یعنی غنی کا حق اس کے سبب احترام مت کر اور  
 فقیر پر افلاس کے باعث ترحم کر پس اللہ بہت مہربان جس ساتھ ان دونوں کے اگر وہ جانتا کہ شہادت کی  
 حق میں بری جس حکم نقر ما فلا تدعوا الحق ان تعدوا ایست پیروی کرو جو یا نبیہ نفس کی یہ کہ یہاں کہ  
 حق سے وان تلووا او تعوضوا فان اللہ کان بما تعملون خیر اور اگرچہ دوزبانوں اپنا نولو ابی راستے باہر  
 کرو گو ابی دینے میں اور چھپاؤ پس اور جو یہ جس ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عدل اور صل سے خبردار اور اس  
 جزا و گناہ انہما الذین امنوا ای لو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانوں کو یا منافقون یا مومنان اہل  
 کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تم پر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسیٰ اور عزرا  
 تورات پر اور کسی معیر اور کتاب کو ہم نہیں مانتے مسلمانوں کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لا آؤ  
 ثابت رہو اور منافقون کو کہ ایمان لائے ہو زبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتاب کو کہ ایمان  
 لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہیں خطاب جس کافر و نیکو کہ ایمان لائے ہو  
 اور غری پر ایمان لاؤ یا اللہ و رسول اللہ کے ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کہ محمد بن صلی اللہ علیہ وسلم والکتاب الذی  
 نزل علیٰ رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل اور ایمان لاؤ ساتھ اس کتاب کے جو نازل کی  
 اوپر معیر اپنے کے یعنی قرآن اور اس کتاب کے جو اماری پر ہے قرآن سے سمجھ لیجئے کہ معنی اس آیت کی محققون نہیں

کہ جس کو جو ایمان لائے ہو ویکھو دلیل اور برہان ایمان لاؤ برہیل کشم اور حیان یا ایمان لائے ہو اور  
تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ خواجگان مریم دہانے درمند خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی  
میں سے منقول ہے کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا امنوا اشارہ ہے کہ برہیل نقشبندی اپنے وجود کی اور اشارہ  
واجب الوجود کا کیا چاہئے نظم انچونیت کرانے کرہست نہ نقی واثبات ہی یہی اسی مست نہ ہو کہ خود براہ  
حق کرہست نہ کہ خود ہی ہے اور خدا سے میر نہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی میں  
یا ایہا الذین آمنوا امنوا کے فرمایا کہ چاہیں برس سے ایمان بیچ ایمان کے لایا ہو نہیں اور ہوز ایمان تازہ کرے  
میں ہوں نظم ایک دم ہے حق گندما ہی گناہ نہ ہو تا مشغول آپس میں کھڑا نہ خود پرستی کھڑا نہ رفت سمجھ  
اپنی ہستی کھڑا نہ رفت سمجھ نہ چھوڑے ہستی کو کہ جس ایمان ہی نہ خود نہ تو تو حق کا ہے عرفان ہی نہ تیرا نام لایا

اللہ کا نہ ایک یہ تخت ہی میں اس راہ کا وہ من یکفر بآلہ و ملیکینہ و کنبہ و رسلہ و انہوم الا خضد  
خل خلا لا یجندہ اور جو لوی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتوں کے اور کتبوں سنی کے اور پیغمبروں  
لکے کے اور دن قیامت کے پس تحقیق کما ہو لکرم ای ہایت دور مقصود ان الذین امنوا تحقیق وہ لوگ  
جو ایمان لائے ہو علی السلام رہتے ہو و تہ کفر و کفر کا فرہوئے پھیر ہو تہ امنوا پھر ایمان لائے  
اور توبہ کی تہ کفر و کفر کا فرہوئے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور ان کے مارنے کا قصد کیا تہ اذداد کفر  
لم یکن اللہ یغفرکم ولا یہدیہم سبیلہ کہ پھر زیادہ ہوئے کفر میں ساتھ انکار ہی آخر زمان صلے اللہ علیہ وسلم  
کے ہرگز نہیں اللہ کے غم کو گنو کر اعتبار ہر کام کا ختم ہوئی اور اللہ جاتا ہے کہ انکا خاتمہ کفر ہی اولیہ یہ  
کہ راہ و کھلاوے اللہ وہ راہ کہ طرف حق کے ہیں بئیر المنافقین بان لہم عندنا ایما بشارت وہ منافقوں  
ساتھ اسکے کہ واسطے لکے عذاب دروینے والا لفظ بشارت کو اجل حکم ہے یا خبر کر جانے بشارت  
ان الذین یخذون الکفر فی اولیاء من دون المؤمنین منافق وہ لوگ ہیں کہ پکڑتے ہیں کافر و کفو دوست سوا  
مسلمانوں کے ایبتغون عندہم العزۃ فان العزۃ للہ جہی حاط آیا چاہتے ہیں ثرویات کافروں کے دوستی  
انکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے جس اور جب عزت پہنچی ہے اسی سے پہنچی ہے اولی وہ دوستوں کو  
اپنے عزت دیتا ہے و اللہ العزۃ و لرسولہ و للمؤمنین وقد نزل علیکم فی لکبت اور تحقیق خدائے امار اور کھتا  
ای مسلمانوں بیچ قرآن کے سمجھ لیجئے کہ مکہ میں حق تعالیٰ نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوف کر نیوالوں اور  
ہنسے والوں قرآن کے نشست و برخاست مت رکھو اور وہ آیت یہ ہے کہ و اولیت الذین یؤمنون بالآیۃ  
سویاں دینے میں اسکا مذکور فرماتا ہے اور یا دلو اما تر کہ خدائے قرآن میں امارا تھا ان اذا سمعتم آیت اللہ  
یکفر بہا و یسہم فرہا کا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیبیہ کہ جب سنو تم آیتوں کو اللہ کے قرآن مجید سے

کہ فرمایا جاتا ہے ساتھ لکے پس مت بیٹھو ساتھ کافروں تھمتھ کر پیوالوں کے یہاں تاک کہ بحث کریں اور شروع کریں بیچ بات کے سوا کسی کے انکم اذ اسلھتم تحقیق تم اسوقت کہ بیٹھو گے لکے پاس ہاتھ لگے ہو گے گناہ میں کیونکہ اٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے انکی صحبت پر راضی ہوں اللہ جامع المنفقین والکفرین جھٹکتا ہے جتنا تحقیق اللہ جمع کر پیوالا ہے منافقوں کو اور کافروں کو سچ و دوح کے سب کو ان اللہ بنی بتر تصدیکہ فان کان لکم فتح فمن الله قالوا لکم انکم تکتون معکم و اولک کہ انتظار کرنے ہیں ساتھ تمھارے خرابی کا پس اگر واقع ہو و واسطے تمھارے فتح اللہ کی طرف کہتے ہیں منافق بلکہ کیا تھے ہم ساتھ تمھارے ہمیں بھی حصہ جنس پر سچ و دوح کان للکفرین نصیب قالوا لکم فتح و علیکم و معکم من المؤمنین اور اگر یہ دوس واسطے کافروں کے کچھ نصیب حرب سے فیض مسلمانوں پر غلبہ کرنا کہتے ہیں منافق کافروں کو کیا نہ غالب آئے تھے اور پھر تمھارے تمھیں چاہتے تو مار دالتے لیکن نہ مارا ہم نے اور باز رکھا ہم نے تمکو مسلمانوں سے کیونکہ ہم نے سستی کی اور مدد مسلمانوں کی نہیں تمہیں گئے اب ہمیں بھی لوٹ میں شریک کرو قالہ جھٹکتا ہے تمہیں فتح القیمۃ پس اللہ حکم کر گیا اسی مسلمانوں درمیان تمھارے اور منافقوں کے دن قیامت کے سوا اس کے کیونکہ جو حکومت کا نہ ہو گا وکن یجعل الله للکفرین علی المؤمنین سبیۃ اور مر کر تمکرا اللہ واسطے کافروں کے اور مسلمانوں کے دن قیامت کے جت کہ جس سے مسلمانوں الزام دیوں یا دنیا میں تمکرا انکو اور مسلمانوں کے دسترس ان المساکفینین یخادعون الله وهو خادعهم تحقیق منافق فریب دیتے ہیں دوستان خدا کو اسلام ظاہر کر اور کفر چھپا اور اللہ جزا دینے والا ہے انکو فریب لگنے کی اس طرح سے کہ قیامت کو انکو بھی نوز دیگا جیسے مسلمانوں کو دیگا جب صراط پر قدم رکھیں نوز مسلمانوں کا باقی رہیگا اور انکا بچہ جاویگا اندھیرے میں انفرش کھا کھا دوزخ میں کریں و اذ اقاموا الی الصلوة قاموا کسالی اور جسوقت کھڑے ہوتے ہیں منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہیں کالی جیسے کوئی کچھ کام کر رہتے کرے اور جو کوئی صحابہ دیکھتا ہے تو پڑھتے ہیں انہیں تو ترک کرتے ہیں یواؤن الناس ولا یدکون اقلہ الا قلیلہ دکھاتے ہیں لوگوں کو تاکہ جانیں کہ یہ بھی اور نہیں یا دکرے خدا کو مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگوں کے سامنے نہ خلوت میں یا ذکر زبان سے کرتے ہیں یہاں رنبتہ ذکر الہ و وہ تھوڑا ہی یا ذکر انکا تھوڑا اس واسطے کہا کہ خیر خالص ہے طمع دنیا کے ساتھ ملا ہے اور دنیا اور جو دنیا میں ہی انکے اور ذکر اللہ کا سب سے برا ہے ولذکر اللہ اکبر اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہیں اولد یا کرتے ہیں قد ید بین بین ذلک وھو کہے میں ہیں درمیان کفر اور اسلام کے لا الہ الا اللہ و لا الہ الا اللہ نہ طرف مسلمانوں اور نہ طرف کافروں کے ومن یصلل الله فلن یجذلہ اور کمرہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پوچھا تو واسطے اسکے راہ طرف حق اور صواب کا اپنا الذین امنوا لا یخفون والکفرین اولیاء من دون المؤمنین اسی لوگوں جو ایمان لائے ہو



مت پر کو کا فروغ دوست سوا مسلمانوں کے یہ خدا کے دشمنوں کو دوست پکڑنا منافقوں کا کام ہے اور نبی ﷺ  
 اَنْ يَّجْعَلُوا لِلّٰهِ حَلٰلَكُمْ سُلْطٰنًا قٰبِلًا اَيَا يٰ اَيُّهَا سَيِّدِيْكُمْ يَوْمَ تَمُوتُ يَوْمَ لَا تَمُوتُ يَوْمَ لَا تَمُوتُ يَوْمَ لَا تَمُوتُ  
 ظاہر اور وہ دوستی کا فروغی ہے کہ موجب عذاب ہے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي الدَّرَجٰتِ السَّعٰدٰتِ مِنَ النَّارِ حَقِيقٌ  
 منافق بیچ بچے کے بین دوزخ سے پس عذاب انہی کا فروغ زیادہ ہے اس واسطے کہ یہہ دل سے کافروں  
 اور کفر کو بکرو فریب ساتھ مسلمانوں کے جمع کیا ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ جب منافقوں کو حکم  
 ہوگا کہ دوزخ میں والودرکہ اول میں لیجاوینگے وہاں کی آگ کیسی کہ میں انکو نہیں جلائی کیونکہ حکم میرا زبان پر  
 اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلیمن انکے تھا پھر درکہ دوم میں لیجاوینگے وہاں بھی یہی حال ہوگا یہاں  
 تک کہ درکہ ہفتم میں لیجاوینگے وہاں کی آگ کیسی کہ لاؤ حکم میرا دل پر ہے نہ زبان پر وہ دلیمن انکے دیکھی گئی تو  
 سوا شرک سے نپاویگی پس جلاویگی ایسا کہ اب الا باذنت صورت خلصی کی مذکھاویگی وَ لَنْ يَّجِدَ لَكُمْ فَصِيْرًا اَوْ رِزْقًا  
 نہ پیاویگا تو واسطے انکے مدد دینے والا کہ اس سے درکہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب میں ہونگے لَا اَلَدِيْنَ  
 يُبُوْا وَاَصْلٰحُوْا وَاَعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنََهُمْ لِلّٰهِ ۝ مَكْرُوْهُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَلْحٰقُ بِمَا  
 میں لائے فساد اپنے کو اور جگہ مارا ساتھ دین خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خلاص کیا دین اپنے کو واسطے  
 اللہ کے یعنی طاعت عبادت واسطے رضائے الہی کی ہے فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس یہہ لوگ کہ ساتھ  
 اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوفین ساتھ مسلمانوں میں یہاں بھی وہاں بھی دَسُوْق  
 بِرُحْمَةٍ اَللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا اور ثواب دیوگا اللہ مومن کو ثواب بڑا اور یہہ بھی انکے شریک ہونے  
 مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَبْدٍ اَيُّكُمْ كَمَا كَرِهَ اللّٰهُ سَاحَةَ عَذَابٍ مُّتَخٰرِكَةٍ يَعْنِيْ تَخٰوُّفِ عَذَابٍ كَرِهَ اللّٰهُ اِنْ شَكَرْتُمْ اَزِيدْكُمْ  
 کرو گے تم اسکا ساتھ فرمانبردار کیے وَ اَنْتُمْ اَوْ اِيْمَانٍ لَا اُوْكُ تَمَّ سَاحَةِ وَ حِدَانِيَّتِ اسکی کے یا ایمان لاؤ گے  
 تم ساتھ اس کے کہ نجات تمہاری کے فضل پر ہے نہ شکر روگنا اَللّٰهُ شَكَرًا عَظِيْمًا اور اللہ ثواب دے والا شکر  
 کرنیوالو نہ حقوق شکر کا نظم شکر بر آن حق کا کرافت نہ ان شکر تم کو پڑھے کے بھول تو مت نہ شکر ہی دافع عذاب  
 خدا نہ جبکہ ایمان سے ہم یہہ ہوا نہ کیونکہ ہی نص میں پڑھے کے دیکھ لو تم نہ ان شکر تم کے ساتھ امنہ نہ شکر ایمان  
 جنہیں ہوں یہہ دو نہ کیوں نہ دوزخ سے ہونجات انکو نہ کہ ہی اللہ شاکر اور عظیم نہ اجر و پیا انہیں بفضل عظیم نہ  
 یا الہی کروڑ شکر میرے نہ تیری درگاہ میں میں سو جان سے نہ بلکہ کرتا ہوں شکر میں اتنا نہ کہ نہ جسکا ہی  
 حد نہ ہی احسان نہ بدلے ہر ایک تیرے نعمت کے نہ جو کہ تو نے عطا کئی ہے اَللّٰهُ اَجْمَعُ بِاللّٰهِ عَمِّنَ  
 اَلْقَوْلِ اَلَا مَن جَلَّمَ نَبِيَّ دُوْسْت رَحْمٰتِ اللّٰہ کا کر کہتا بڑی بات ہے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اسکو درست ہے کہ ظلم کو بڑا  
 اور شکایت اسکی ظاہر کرے لکھا ہے کہ ایک شخص ہوا ایک قوم پر گذرا طعام مانگا کینے اسکو نہ یا جہان وہ کیا اسے





[illegible]

[illegible]

شک کے بن قتل اسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار کو دار پر چڑھایا عیسیٰ سمجھ کر پھر سردار کو دھونڈنے لگے جب  
 کچھ بتا اس کا نہ پایا تو تردد ہوئے کہ یہ عیسیٰ ہے پس سردار ہمارا کہاں ہے یا شیخ میں عیسیٰ کے جو مارا تھا پھر  
 مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کر کر کہنے لگے الوجہ وجہ عیسیٰ والہ لہذا بدن صاحبنا بیت منہ عیسیٰ کا بدن اسکا  
 ہے اپنے یار کا نہ بعد سولی کے عجب نقش ہے اس سردار کا لَهُمْ بِهِمْ عِلْمٌ إِلَّا أَتْبَاعُ الظَّالِمِينَ جس واسطے  
 یہودی کے ساتھ عیسیٰ کے اور قتل اسکے کے کچھ علم مگر سیروی کرنا گمان کی وَمَا تَقْلُوهُ يَفْقَهُ ابْنُ رَفَعَةَ اللَّهُ  
الْيَسَّ نہیں مارا عیسیٰ کو یہ یقین بلکہ أَخْلَا لِيَا أَلَسْوَ اللَّهِ نے طرف محل کر امت اپنے کے وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 اور جس اللہ غالب حج رفع عیسیٰ اور انتقام یہودی کے حکم کرنے والا ساتھ لعن یہودی کے یا حکمت  
 والا باہام عیسیٰ كَانَ مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ قُلُوبُهُمْ اور نہیں کوئی اہل کتاب ہے مگر اللہ ایمان  
 لاویگا ساتھ عیسیٰ کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہے جو ایمان یا س کہتے ہیں وہ کچھ فائدہ  
 نہیں ہے یا ایمان لاویگے سب عیسیٰ کے جب وہ آسمان سے اتر کر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب لٹنے  
 جائینگے یہ معمر ہیں اور وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم میں کوئی دین نہ رہے گا سوا اسلام کے چالیس  
 برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شریعت مصطفوی پر کریں گے پھر وفات پاویں گے مسلمان لٹنے جنازے کی نماز  
 پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن کرینگے وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا  
 اور دن قیامت کے ہوگا عیسیٰ اور اہل کتاب کے گواہ یعنی گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹاتے تھے اور نصاریٰ ابن اللہ کہتے  
 تھے فَقُتِلَ مِنَ الدِّينِ هَذَا وَاحِدٌ مِّنْهُمْ عَلَيْهِمْ طَبَايَاتٌ اُحِلَّتْ طَهْمٌ نہ پس یہ سبب ظلم کے کہ واقع ہوا ان لوگوں  
 کہ یہودی ہو و حرام کین منے اور لگے پاکیزہ حیز میں جو حلال کی گئی تھیں واسطے لگے پرندوں اور تمام حیوانات سے  
 تفصیل کی سورہ النعام میں آویگی وَيَصَدِّقُهُمُ اللَّهُ بِكَلِمَاتٍ اور یہ سبب بند کرنے کے کہ راو اللہ کی سے  
 بہت لوگوں کو کہ حکم نوزیت کا پھر اگر اور نصیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپا کر لوگوں کو راہ راستے باز رکھتے ہیں  
 یا یوں لوگوں کو بہکا تے ہیں کہ اپنے ایمان نہ لاؤ پیغمبر موعود یہ نہیں ہیں وَأَخَذَهُمُ الرِّبَا وَقَدْ هَمُّوا عَنَّهُ اور یہ  
 سبب لینے لگے کے سود کو اور حال اللہ لکھے گئے ہیں اس سے نوزیت میں وَأَكَلَهُمْ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ اور  
 سبب کھانے لگے کے مال لوگوں کا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غضب اور تمام طرق حرام داخل ہیں و  
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا منے واسطے کافروں کے بنی اسرائیل سے عذاب درد دینے والا  
لَكِنَّ الْوَاسِعُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ لیکن مضبوط لوگ حج علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب لگے  
 وَلَكِنْ مِّنْهُمْ مَّنْ هَاجَرَ إِلَى النَّصَارَةِ فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قِبَلِكِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
 اس حیز کے کہ ماری گئی طرف تیرے یعنی قرآن اور ساتھ اس حیز کے کہ نازل کی پہلے تجھ سے یعنی اور کیا تیرے



انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے اور کوئی گواہ رکھتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ گواہی نہیں دیتے لکن اللہ  
 یشهد بما اتوا لک انما لک علیہ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اناراہی طرف تیرے کہ  
 قرآن ہے اور معجزہ دال نبوت پر تیرے اناراہی اسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل اس کے کوئی اہل بلاغت نہیں  
 لاسکتا ہے حاجر جو عقل عقلا کی و الملک کہ یشہد و ان اور مرتے شاہدی دیتے ہیں اور نبوت تیرے کی و کوئی  
 باللہ شہید گاہ اور کفایت ہے اللہ شاہدی دیتے والا ان الذین کفروا اصعدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضللاً بعیداً  
 تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیرے کے یعنی یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا لوگوں کو راہ اللہ کی  
 سے لغت پیغمبر کی چھا کر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہو اور اور و ملکہ گمراہ کیا لے کیوں نہ گمراہی نہایت ہو  
 پھر اسکی رافت نہ جمع رہیں کہ یہ دونوں ضلال و ضلال ان الذین کفروا و اولئک الم یکن اللہ لیغفر لهم ولا  
 یہد یہم طوعاً تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنی چھپا یا حق کو کہ نبوت ہے اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوت کا کر کر  
 یا لوگوں پر راہ حق سے باز رکھ رہیں ہیں اللہ کہ جسے انکو اور نہ ہدایت کر گیا انکو راہ الا طوبیٰ بحکم حالہ الذین  
 فیہا ابداً مگر راہ ووز علی اور ووز جنیں جا کر ہمیشہ رہیں گے پیچ اس کے ہمیشہ و کان ذالک علی اللہ یشہد گاہ اور  
 یہ ووز جنیں پہچانا اور ہمیشہ رکھنا اور اللہ کے اس ان یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم  
 فامضوا خیراً لکم اسی لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ شہادت ہے یا قرآن پروردگار تمہارے  
 سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمہارے وان تکفروا فان للہ مافی السموات والارض اور اگر کفر کرو  
 پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہیں گے اسے مانو گے ہے اور زمین کے پھر تمہارے کفر سے اسکو زبان ہی ایسی ہی  
 تمہارے ایمان سے لے کچھ قطع نہیں ہوگا ان اللہ علیما حکیم اور جس اللہ جانے والا احوال تمہارا حکم کرنا والا تمہارے  
 حق میں یا اهل الکتاب لا تعقلوا فی دینکم ولا تقوٰوا علی اللہ الا الحق اسی یہود اور نصاریٰ مت زیادہ کوئی کرو  
 تمہیں دین تمہاری اور مت کہو تم اور اللہ مگر سچ یہود حضرت عزیز کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو  
 سو منہ فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو کہ عیسیٰ اور عزیز اللہ کے بیٹے نہیں ہیں انما المرسلون من عند ربکم رسول اللہ و کلمتہ  
 سوار کے نہیں کہ سچ عیسیٰ بیٹا مریم کا رسول خدا کا ہے اور حکم اس کا ہے مرا و کلمہ سے بشارت ہے انکے پیدا  
 ہونے کی بغیر باب کے الفہما الی صوم و روح متینہ دال دیا اس کو طرف مریم کے یعنی بشارت ہی مریم کو اور عیسیٰ  
 روح اللہ کی طرف سے کہی وجود میں آئی بواسطے اسباب فاصنعوا یا اللہ ورسولہ پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے  
 اور پیغمبروں اس کے کہ ولا تقوٰوا ثلاثاً اور مت کہو کہ خدا تین ہیں یہ نصاریٰ کو ارث و فرمایا انکا اعتقاد تھا  
 کہ خدا تین ہیں اللہ اور عیسیٰ اور مریم انہو خیراً لکم باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمہارے انما اللہ  
 اللہ واحد سوار کے نہیں کہ اللہ سخی عبادت کے کیلا ہے سبحانہ ان یتکون لہ ولد و لدی پائی



[illegible]



الغلام من مكر وحشي جانور و نكوت كار كرنا حالت احرام من حرام من ان الله يحكم ما يريد حيون انك  
 كرتا ہي حلال اور حرام من جو كچه چاہتا ہي يا انہما الذین آمنوا و عملوا الصالحات و اللہ و انہما الحرام ای لو جو ایما  
 لائے ہو مت یحرمی كرت شایون اللہ كی كوئیے مناسك حج كو كرت انہا ی دین حق میں اور نہ نبیہ حرام  
 یعنی اس میں حلال مت جانو قتال كو لكھا ہي کہ حطم كندی ایك شخص حطمیج اس كا نام متاعرب میں ہے  
 باك مشہور تھا وہ حضرت كی خدمت میں آیا اور کہا کہ آپ است كو كس چیز كی دعوت كرتے ہو آپ فرمایا کہ  
 خذوا كلكم جانیں اور میری رسالت مابین اور نماز پڑھیں اور زكوة دین اسنے کہا کہ اچھی بات ہے یہ میں  
 اپنے یاروں سے مشورہ كر لون پھر گر ایمان لاؤ كچا پھر اٹھ كیا اور اونٹ اور سوا كی مدینہ كے لوت كرتے كیا اور آپ  
 اسنے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایك شخص كا فرار كیا اور غار جاو كچا پھر حضرت جب عمرہ صفا كو تشریف لے گئے  
 تیغ میں پہنچ كر اواز بلند كیا حاج یا مدہ كی منی و كچا تو تعظم كندی وہی اونٹ جو مدینہ سے لوت كرتے كیا تھا قارہ  
 كر لونین انكے دلے ہوئے ہدیہ كعبہ كے واسطے بنائے ہوئے لے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اسے چھین لیں حضرت  
 نے فرمایا کہ قارہ كعبہ كے واسطے اسنے دلے میں پھینك دینا لائق نہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ حیرت مت كرو  
 مناسك حج كو اور حلال مت جانو ماہ حرام من قتال كو و اللہ كی اور ان جانور و نكوت ماہر و كعبہ كے ہوں  
 و لا القلائد اور نہ بیٹے والوں كو یعنی جن جانوروں كے گلے میں یہ ڈالكر كعب كو لجاوین و لا ایمن البیت  
 الحوام اور نہ قصد كرنیوالوں كے حرمت ولے كو کہ مكہ معظمہ میں بیٹھون فضا كین و یقہم و یرضون انما چاہن  
 قصد كرنیولے زیارت كعبہ شریف كے زیادتی ثواب كی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت كا اور رضامندی شد  
 كی بہت مانو كھا احوال ہي اور كا فر زیادتی روزی كی اور اصلاح معیت و نیلكی فقط چاہتے ہیں تبیان  
 میں لكھا ہي کہ رضوان حج ہي واذ احللكم فاصطادوا و حب حلال ہو تم یعنی احرام كھولو پس شكار كرو اگر چاہو  
 سمجھ لیجئے کہ یہ امر واسطے اباحت كے ہي اور امر میں قسم ہي واسطے وجوب كے جیسے اقموا الصلوۃ اور واسطے  
 مذنب كے جیسے فكاتبوتم اور واسطے تادیب كے جیسے كل باليك اور واسطے ارشاد كے جیسے استشهدوا اور واسطے  
 اباحت كے جیسے یہاں واصطادوا اور واسطے ہمدید كے جیسے اعلموا ما شیئتم اور واسطے انداز كے جیسے قل متعوا  
 فان مصیركم الی النار اور واسطے امتنان كے جیسے كلوا مما رزقكم اللہ اور واسطے اكرام كے جیسے اوخلو بابا  
 آمین اور واسطے تسخیر كے جیسے كلوا قرد و خاسنین اور واسطے تعجیر كے جیسے فالتوا بسورة اور واسطے انا  
 كے جیسے كلوا حجارة اور واسطے تسویہ كے جیسے اصبروا و الصبر و اسواء اور واسطے دحل كے جیسے اللہم اغفر لی اور  
 واسطے التماس كے جیسے افعل واسطے مساو كے اور واسطے تمنی كے جیسے الا یا ایتہا باب ارجی اور واسطے ترجی كے  
 جیسے الا یا اللیل الا تجلی اور واسطے احتصار كے جیسے بل القوا اور واسطے تكوین كے جیسے كن فیکون اور واسطے

تجربہ کے جیسے فاضل جانتے چنانچہ مسلمان لکھا ہے کہ کچھ شتان قوم ان صدقہ و کثرت المسیحی الخوام  
 ان نعتہ اور نہ باعث ہو مگر دشمنی قوم افکار قریش کی اس واسطے کہ بند کیا تھا مگر حد میں طواف مسجد حرام  
 یہ کہ حد سے نکل جاؤم اور بدلہ اس کا چاہو سمجھ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہاں تک منسوخ ہے مگر شکار کرنا  
 احرام سے نکل کر وہی اور کافر و کونہدی اور قلا یہ سے امان نہیں وثقا و تو اھل البیۃ و التقویٰ اور مددگاری  
 کرو آپ میں اور بھلائی کے کہ اہل اور برہنہ کاری کے کہ نہیں ہے لیکن ارجحاً اور یہی ہے پھر وہاں ثقا و  
 علی الیم و العتد وان اور مت مددگاری کرو اور گناہ کے اور تعدی کے و اتقوا اللہ اور ذروا فرمانی خدا سے  
 ان اللہ شہد بئذ العتد تحسین اللہ سخت خدا کر نیوالا ہی نافرمانوں کو حرمت علیکم المینۃ والدم و تم تحیز و وما اھل  
 لعیر اللہ یہ حرام کیا گیا اور پھر سے مردار کہ بن و ج مراہو اور بھوتا اور گوشت سور کا امین سب اجزاء کے دل  
 میں اور جو کچھ کہ کھاراجا وے سو اللہ کے وقت و ج کے نیچے اور بنے یعنی اور کے نام پر و ج کرنے میں تفصیل کی  
 سورہ بقرہ میں مذکور ہوئی و المخبیۃ اور حرام کیا گیا اور پھر سے کلا کھوتے ہو جاوے کافر کا کھوت کر مارے میں  
 اور انکو کھاتے تھے و الموقودہ اور لا تھتی پھر مارے جاوے کہ مرے ہوں و المتروکہ اور اوپر سے گر کر مرے ہوئے  
 ماکوتے میں گر کر مرے ہوئے و النخیۃ و اور ایک گناہ مارے تھے جاوے مرے ہوئے و ما اکل السبۃ الا کما  
 زکیتہم اور جو کھا گیا و زکوہ اور گیا مگر جو و ج کر لوگ انہیں سے جیسے کو اتنی زندگی بھی کافی ہے کہ انکھاد و م میں حرکت ہو  
 و ما و ج علی المصبیہ اور جو و ج کی جاوے اور پھر و ن منسوب کے کہ گرویت اللہ کے میں سو ساتھ تھے جاہلیت میں  
 لوگ بھی عظیم کرتے تھے بعضوں نے کہا ہے کہ نصب مراد اصنام ہیں اس تقدیر پر علی معنی لام ہے حرام  
 ہے اس واسطے و ج کرنا و ان تستفتہوا بالاکلام اور یہ کہ قیمت معلوم کرو ساتھ تیروں کے سمجھ لیجئے کہ میں تیرے  
 بے پرو بیکان ایک پر امری ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور ہیل پاس رہتے تھے جب کچھ کھو  
 کام پڑتا تو مجاور ہیل پاس ہدیہ پچا تا و و خرطیہ میں ماتھہ و الکر ایک تیر نکالتا اگر امری ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہایت  
 ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خرطیہ میں ماتھہ و الکر اور نکالتا اور ان تیر و کو  
 ازلام اور افواج کہتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان تو کو و ج کر ازلام پر قیمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر  
 ہر چیز کے جہز جہز نکاح کے جہز احقان کے جہز ایسے ہر کام کے جہز جہز سوچتے تھے اللہ نے فرمایا کہ یہ قیمت  
 بھی حرام ہے مت کرو ذالکم فحش و یہ قیمت معلوم کرنا فق ہے اور دائرہ اسلام سے نکلتا ہے کیونکہ اللہ  
 افرای الیوم یبیس الذین کفروا من ذینکم ارج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ یا اسیدہ ہو و لوگ کہ کافر ہوئے  
 جھٹلے دین تمھارے یا تمھارے رجوع کرنے سے طرف دین لٹکے کے فلا تخشوہم و اخشونہ پس مت ڈرو  
 لٹکے اور ڈرو مجھ سے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن یہ آیت نازل ہوئی پھر صلی اللہ علیہ وسلم نا و تھنبا پران

بعد اے اکا سے روزِ نبیین رہے صحابہ اس آیت کے اُترنے سے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المؤمنین ابو بکر صدیق روئے لوگوں نے سب بپوچھا انھوں نے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہے کیونکہ جو اسے عالمِ دنیا میں تھے وہ کام پورا ہو چکا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آج کے دن پورا کیا یعنی واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اس کا منسوخ نہ ہوگا وَاَقَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي اور تمام کی میں نے اور تمھارا نعمت اپنی کہ حج کرو پیغمبر کوئی شریک تمھارے کا نہ شریک نہ ہوگا وَدَجِّنْتُ لَكُمْ الْاَسْلَافَ دینا اور پسند کیا میں نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینوں سے سمجھ لیجئے کہ بعد نزول اس آیت کوئی آیت احکام میں نہ آئی کلامِ کلام کے نہیں نازل ہوئی فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْصَصَةٍ غَيْرِ مُجْتَافٍ لِّرَبِّهِ جس کو کوئی بے بس ہو چھوٹ کے کھانا نہ ملنے کے سبب اور ان حرام چیزوں میں سے جو مذکور ہوئیں کھالیوے درِ احوال کہ نہ جھگڑے والا ہو طرف گناہ کے یعنی لذت کے لئے تمھارے اور نہ زیادہ سدرِ حق سے وَاِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے یہ گناہ مہربان ہے پس کہ اس قدر کھانے کی رحمت فرمائی لکھا ہے کہ عبد بن حاتم اور زید الجلی طائی نے کہ حضرت اس کا نام زید الجلی رکھا تھا حضرت نے اگر عرض کیا کہ ہم کو نکالا اور مرغو نکالا نکال دیتے ہیں بعض جانور جو کتے مارنے میں تو ہم دور کر انکو زندہ پاکر ورج کر لیتے ہیں اور بعض ہم سے پہلے ہی کتے تلف کر دیتے ہیں اور حق تعالیٰ نے مردار کو حرام کہا ہے پھر میں حکم کیا ہے یہ آیت اُتری يَسْأَلُكَ مَاذَا اَحَلَّ لَكُمْ قُلْ اَحَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ سوال کرتے ہیں تمھیں کھالو نہیں اسے کیا حلال کیا گیا ہے واسطے اُنکے کہ حلال کئی گز ہیں واسطے تمھارے پاکیزہ چیزیں کہ تمام خارج ہو وَمَا عَلَّمْتُهِنَّ فَمَنْ اَبْجَحَ آج اور حلال ہے شکار اس چیز کا کہ کھلاؤ تم زخم دینے والوں کو خواہ سباع میں سے ہو جیسے کتا اور چیتا خواہ طیور میں سے ہو جیسے باز اور شکرہ مِنْ تَحِلٍّ لِّكُلِّ شَيْءٍ اس حالت میں کہ شکار کرنا اُسے کھلائے ہو تم انکو اس چیز سے کہ کھلا دیا ہے كُلُوا مِنْهُ سمجھ لیجئے کہ کتے کی پانچ شرطیں ہیں اول یہ کہ آئینہ ہو یعنی کہیں پکڑے اور کہیں چھوڑ تو چھوڑ دے دوسری یہ کہ جہاں بھیے وہاں سے پھر نہیں پکڑی یہ کہ شکار نہ ہوے پکڑتے ایسا جانور کہ شکار اس کا نہ کیا جائے چوتھی یہ کہ زخم سے مارا ہو یا چوہن یہ کہ اس شکار سے آپ تمھارے میاں کتا بسم اللہ الکر کر کر چھوڑ دو تو اسکا شکار کھانا درست ہے اور ان میں سے ایک بات بھی نہ پائی جائے تو درست نہیں جیسے کہ فتاوے خلاصہ میں لکھا ہے فَكُلُوا مِنْهُ اَمْسِكُنْ عَلَيْكُمْ پس کھالو پاک اور حلال اس چیز سے کہ کڑکھن جانور شکاری اور پھر تمھارے وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر کے لیجئے وقت چھوڑنے جانور نہ شکار کیے بسم اللہ اللہ الکر کر کر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہے سمجھ لیجئے کہ یہ شرطیں مرغان شکاری میں نہیں ہیں کیونکہ انکی تعلیم مکمل ہے فَاتَّقُوا اللَّهَ اور وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللہ جلد لینے والا ہے حسابِ حلال اور حرام سے پوچھا الْيَوْمَ اَحَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ و طَعَامُ الدِّينِ اور الْكَيْبُ حل لکم



آج کے دن یعنی چ دن نزول اس آیت کے حلال کئی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں لیجئے جو بنام خداوندی ہوں یہودی نے کی ہوں یا نصرانی نے اور جو جو سی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہیں اور کھانا ان لوگوں کا کہ وہی گئی ہیں کتاب ہے یہود اور نصاری کا حلال ہے واسطے تمہارے وَمِنْ ثَمَرَاتِهِ خَلْطُ كَثِيرٍ مِّنْ نَّارٍ اور کھانا واسطے تمہارے عورتیں آزاد پاکدامن مسلمانوں سے آزاد واسطے اولویت کے کہا نہیں تو لڑکیاں مسلمانیاں بھی حلال ہیں اور پاکدامن سے یہ عرض ہے کہ جو عورت بدکار تھی اور توبہ کی تو نکاح میں آوے درست ہے اور جو پہلے نکاح میں تھی پھر بدکار ہو گئی تو نکاح نہیں تو بپا جو کوئی بدکار ہو اور اپنے کسب پر قائم رہے تو نکاح اسکا درست نہیں وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْبَنَاتِ اور پاکدامن وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْبَنَاتِ اور پاکدامن ان لوگوں سے کہ دئے گئی ہیں کتاب پہلے تم سے سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عطاقت ہیں حر اور لونڈی کتابی کجا برابر ہیں نکاح میں اور نام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہیں پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہیں اِذَا اَتَيْتُمُوهُنَّ اَجُورَهُنَّ فَخَصْنِهِنَّ غیر مستحقین ولا صحتہن اخذ لا جب دو تم انکو مہر انکی در احوال کہ نکاح میں لائیو لے ہو نہ بدکاری کریو لے ہو ناہر اور نہ پکڑنے والے ہو چھی اش نامی سے وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ جَطَّ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاُخْرَةِ مِنَ الْخَيْرِ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ واجبات ایمان اور شریع اسلام کے کہ حلال و حرام ہے پس تحقیق کھوئے گئے عمل کے اور رواجِ آخرت کے تو مایوسیوں سے ہے سمجھ لیجئے کہ مسلمان کے حق میں زنا یہودیہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح و زنت اب اور اور دین والی جب تک ایمان ملاوے نکاح کرنا اس سے درست نہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُمُ لِلَّهِ الصَّلَاةَ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ اسی لوگوں کو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دھو موہو ان اپنے کو حدِ منہ کی سے بالوں سے کہ اکثر لوگوں نے ہوتے ہیں اسفل فقس تک طول میں اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے ہاں عرضیں وَاذْكُمُ لِلَّهِ الصَّلَاةَ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ اور ماتھو کو کہیںون تک وَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ اور مسح کرو سروں اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام اعظم کے نزدیک چوتھائی سر کا جہر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جہر اطلاق صح ہو سکے بقدر فرض ہے وَاذْكُمُ لِلَّهِ الصَّلَاةَ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ اور دھو پاؤں اپنے کو نہ تو تک ار جلم مضروب ہے اور عطف اسکا وجوہ پر ہے اور بعضے قرات میں کہ مجرور واقع ہے جبر جوار ہے اور کہتیاں اور تحنین دھوئے میں داخل ہیں کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہے اور جو غایت جس معیار کے ہو تو اس میں داخل ہوتی ہے جیسے یہاں اور جو غیر ہو تو نہیں داخل ہوتے جیسے فائز لصباء الی اللیل میں وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا اور اگر ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَرْغَبِ میں الغا طہ اور المستم النساء فلم یجدوا الماء اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا نہ ہو ضرر کرے یا ہو تم اور سفر کے یا کوئی تم سے جائزہ سے یا سبقت کرو تم عورتوں نے پس نہاؤ تم پانی کو اور نکلیں یا پانی نہاؤ کی یہ ہیں نظر پانی ہو یک میل دور اور یا تم

برحقے کا اور نہ یا ہو شدت کما سر دی جانے یا جاوے گا مرنہ یا یقین رحمت کا ہو یا خوف حیوان و بشر نہ یا ہو خوف تنگی  
 نفس و یا ہو جانور نہ یا ہو دلو و رس یا زہر یا شے مثل اب نہ ہو کر ان یا جاوے چکا کہ خلف ای یا صواب نہ پھر نہ ہون  
 کہ عیدین اور جازہ جزولی نہ سارے ان شکوہ میں رحمت تیم کرنے کی فَبِمَا نَحْنُ بِطَائِفٍ قصد کریم  
 مئی پاک کا یعنی جو چیز کہ جنس نہیں ہو سکا کریم اس سے جو جس زمین سے ہو و چیز نہ یعنی پھنے سے ہونا  
 اور نرم ای عزیز فاسحو بِوَجْهِهِمْ و أَيَّدَ نِيْمَ صُنْدُ پس طو منہوں اپنے کو اور ماحول اپنے کو اس سے ساتھ دو  
 حربے ایک منہ کے ایک ماحول کے واسطے نظم کر کے نیت قصد خاک پاک کے کر رہا تھا نہ ضرب و دو کر ایک منہ پر  
 ایک ماحول پر پھر نہ دونو اعضا کا کہ اس تیاب کہہ شریں میں جان نہ توڑے کہے پر بھی جائز ہے تیم اسکو مان  
 نیت رفع جناب کر کے بہر غسل بھی نہ کر اسی دھبے تیم طور اسکا ہی ہی نہ میل ہے اربع ہر لڑکام شتر ہر قدم نہ دھیر  
 کر کا گروی جو پس انگلی کا نہ نہ وقت سے پہلے تیم کے ہی مذہب میں روا تہ اور برائے اکثر لڑکیت فرض بھی جائز ہوا نہ  
 جو وضو توڑے تیم کو بھی بس توڑے ہی وہ نہ اور قدرت آب پر زاید اگر حاجت سے ہو نہ جیکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر  
 تا وقت مستح یا تاکہ آخر وقت ہو نہ جیکو پانی تیم سے اگر نہ چھ لے نماز نہ تو مبتل کر عادیہ کا نہ پھر کچھ اسکے سارے  
 ہو گمان تو وضو پانی تا بہ یک پر تاب تیر نہ کرو وضو و غسل سے رنجی ہوں اندام کثیر نہ تو تیم کر کچھ اکثر ہوں تو غسل وضو نہ  
 کر کے باقی حضور رخے میں جو کمرس تو ہے وضوین احتیاط اور غسل میں جس معتبر نہ تا مینا اعضا کا کافی کتنے بہر را  
 یاد کر نہ جس تیم سے روا ہو ہو کر یہ اب نہ فقرات قرآن اس مسجد میں و غسل ای با صواب نہ مَا يُؤْتِيكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلٍ  
عَلَيْكَ مِنْ حَيْثُ تَشَاءُ وَلَكِنْ يَتَذَكَّرُ كَثِيرٌ مِنْ رِجَالٍ ارادہ کرنا اللہ تو کہے اوپر مختارے کچھ تنگی اور لیکن ارادہ کرنا ہی تو کہ  
 پاک کرے تو ملیدی سے یا گناہ سے ولیم بغتہ علیکم لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تو کہ پوری کرے نعمت اپنی اور  
 مختارے تو کہ تم شکر کرو کہ پوری نعمت تمیں عنایت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ ملیدی سے پاک ہوا اور حرج  
 وقت تیم کی رحمت دی گیا تیری اسانی کی میت الہی شکر تیرا ہو کسی زبان سے بیان نہ دین میں لال کر گیا  
 کہ اس بیان سے زبان نہ پھر الحقائق میں جس کہ معنی آیت بزبان اہل اشارت یہ میں کہ جب اٹھو جواب غلبے  
 واسطے نماز کے معراج تمہارا ہی اور جوع بمقام قرب پس ہوں آپ کو کہ ساتھ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہو و ہو و  
 ساتھ پانی توبہ اور استغفار کے اور ماحول تو پاک کرویدے علائق و درجہاں سے اور تعلق ماسوا رحمان سے اور مسح کرو کر و نکاح  
 یعنی سر راہ الہی دو اور پاؤں کو قیام امانیت سے دھو اور اگر تم کو جنابت پہنچی ہو التعمات ماسوی اللہ کے پس پاک  
 کرو نفسوں اپنے کو معاصی سے اور دلوں کو رویتہ طامات سے اور سروں کو ملاحظہ اخیار سے اور ارجح کو آرام بغیر یا  
 اور سر اسر کو لوٹ و بود سے کہ اس سے زیادہ اور ملیدی نہیں نظم تو ملیدی ہی انکو تو کہو نہ دور کر کرنا کو طہا ہو نہ  
 رافقا پھر ناسن طہارت دل نہ ہو تو شاید نمازی کامل فَاذْكُوا وَابْتَغُوا لَكُمْ وَمِمَّا قَدَّ الَّذِي وَافَقَكُمْ بِهِ اور یاد کرو

نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر بھاری سے وہ شریع اسلام اور احکام حلال و حرام ہیں اور یاد کرو عہد سکنا و جو  
قول لیا تم سے ساتھ اسکے مراد اس سے عہد روز الست کا ہے یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقیقین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اَوْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا جو وقت کہا تم سے ساتھ اسے قول تیرا اور مانا  
ہے امیر تیرا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے بیعت رضوان ہے کہ لیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی  
حدیث میں تفصیل ان دونوں بیعتوں کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَ اتَّقُوا اللَّهَ اَوْ رُدُّوهُ وَاللَّهُ يَجْعَلُ لِكُلِّ شَيْءٍ  
اَوْ تَوَرَّعَ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق اللہ بات والا ہے اپنے والی چھی بات کو ناپا تھا  
اَلَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَا تَعْدِلُوْۤا اِیُّ لَوْ  
جو ایمان لائے ہو تم قائم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والا ساتھ الصافات کے اور نہ باعث  
ہو جو تم کو دشمنی کسی قوم کی مشرکوں سے اور اس بات کے یہ کہ تم نہ عدل کرو ان کے حق میں اور ان سے عہد کر کر توڑو نہ  
اَعْدِلُوْۤا اَعْدِلْ كَرُوْهُمَا وَتَرْتَبِ لِلتَّقْوٰی کہ عدل بہت نزدیک ہے واسطے پر سر نگاری کے سمجھ لینے کہ عدل  
کفار سے جب اقرب برتر ہے تقویٰ ہے تو مومنوں سے کیا جانتے کہ کیا درجہ رکھتا ہے بیت عدل کر راقا کہ عادل  
مرتبہ ہے جناب حق میں بڑا اتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنے میں اِنَّ اللَّهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار  
ہے ساتھ اس خبر کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُهْرًا مَّغْفَرَةً وَّاجْرًا  
عَظِيْمًا و وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور کام کئے اچھے اور وہ وعدہ یہ ہے کہ واسطے ان کے  
بخشش ہے گناہوں کی اور ثواب ہے بڑا افضل الہی سے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَكِنْ يَّاتِيْنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْحُجْمِ  
اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور چھتیاں لاشایون ہماری کو بہ لوٹ رہنے والے دوزخ کے ہیں لکھا ہے کہ پیغمبر  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی عطفان میں حرب بنی ثعلبہ کو کئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ غوث نام تھا لیکر  
پہاں پر چڑھ گئے اس دن امینہ ہر رات حاضر تھیں اپنے لشکر سے جدا ایک درخت کے نیچے کپڑے کھانے کو  
بیٹھے تھے غوث تلوار کھینچ کر آپ کے سر پر آیا اور کہا کہ من مینک الیوم می کون ہے کہ حمایت کرے میرے میرے  
آج بخاری آپ فرمایا کہ اللہ طلع اور کافی ہے اسی وقت جبریل نازل ہوئے اور ساتھ کو غوث کے سینے پر بار  
تلوار اس کے ماتھے سے گر پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اٹھا کر فرمایا من مینک می ہر غوث نے کہا  
کوئی نہیں منع کر سکتا پس کلمہ شہادت پڑھ کر ایمان لایا اور اپنے قوم میں جابر بکو دعوت اسلام کئی یہ بیت  
نازل ہوئی یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا اللّٰهَ عَلٰیكُمْ اِذْ هُمْ قَوْمٌ اَنْ يَّبْطِطُوْا اِلَيْكُمْ اَيُّدِيْہُمْ اِیُّ لَوْ جَوَابًا  
لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر بھاری سے جو وقت کہا تم سے ساتھ اسے قول تیرا اور مانا  
اسکے یہ کہ دراز کریں طرف بھاری سے ماتھے اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ اَيُّدِيْہُمْ عَنْكُمْ پس بند کئے اللہ نے

ماتھ انکے تم سے اور ضرانکے سے تمہیں بجا یا بعضوں نے کہا جس کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نصیر میں واقع  
 ہوا جس کہ حضرت بیت عامر یونکے واسطے ومان گئے تھے سورہ حشر میں اسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور وَاللَّهُ  
كَفَرَانِ اس نعمت کا مست کرو وَعَلَى اللَّهِ قَلِيلٌ مَّا تَكْفُرُونَ اور وَاللَّهُ کے پس چاہئے کہ لوکل کریں یا ایل  
 بیت کہ اللہ نیکی رساندہ ہیں نہ بدی اور شر سے رماندہ ہیں وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ نہ اور  
 تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسیٰ امین اور جنگ قوم جبارین میں وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ  
نَقِيبًا اور کھڑے کئے بننے انہیں سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم میں کہ احوال اپنے قوم کا معلوم کریں  
 کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ گلیلیا  
 یا ریجایا تام ولایت تمام ہے ومان قوم جبارین تھی عاملتہ انکو کہتے تھے بقیہ قوم عادی سے تھے سب زبردست  
 قہاؤر اور ومانکے ہزار گانوں تھے ہر ایک میں ہزار باغ حضرت موسیٰ نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبر گیری  
 اپنے اپنے قوم کی رکھیں جب نزدیک ومان گئے تھے سردار و نکو احوال عاملتہ کا معلوم کرنے کے واسطے بھیجا انہوں نے  
 جاکر جبار و نمین ایک سے ملاقات کی کہ عوج بن عوف تھا تین ہزار تین سو تین تیس لڑکا اسکا قد تھا اور تین ہزار  
 برس کی عمر تھی اور آوروں کے بھی قدرے بڑے تھے آٹھ سو گرسے اسی گز تک تھے اور باغوں میں ایک ایک نہوتہ  
 انگور کا سفدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اٹھا سکیں اور انار لیسے تھے کہ آدھے چھلکی میں پانچ آدمی سما جاویں بعضوں نے لکھا  
 کہ یہ جو کئے تو انھوں نے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اٹھا کے اپنے بیٹھ میں اور اس کیا پھر چھوڑ دیا انھوں نے کہا  
 ایشیم کہ انکے بڑائی اور روز کا احوال حل کر اپنے لشکر میں بٹھنا کہ لوگ بد دل ہو کر فرمان الہی سے عدول کر کر مصر کو  
 پھر جاویں گے عرض ومان سے آئے اور موسیٰ اور مارون کو حقیقت حال سے مخفی خبر کئی دو سردار تو اپنے  
 عہد پر رہے کہ یوش بن نون اولاد یوسف سے اور کالب بن یوقا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر میں احوال  
 دیکھا تھا کہہ دیا لوگ ہر اسان ہوئے کہ ہم اُنسے کیوں کر لڑیں گے وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق میں ساتھ  
 تمہارے ہوں فتح دینے میں دشمنوں پر لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِوَسِيلِيَ وَسَمِعْتُمْ دَعْوَتِي اگر قام  
 رکھو تم نماز کو ساتھ شراطیک کے اور دو تم زکوٰۃ مستحقوں کو اور ایمان لاؤ تم ساتھ معینوں میرے اور تو  
 دو انکو اور حکم کو انکے بجا لاؤ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا یعنی راہ الہی میں  
 مال خرچ کرو لَا كُفْرَانَ عَنْكُمْ سبقتیکم وَلَا دُخْلَكُمْ جَنَّةٍ تجہر بی من تَحْتُمَا إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور اللہ دور کرو گناہین تم سے گناہ  
 تمہاری اور اللہ داخل کرو گناہین تمکو بہت تو نہیں کہ چلتے ہیں نیچے درخون لکے کے ہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ  
مِنْكُمْ فَعَذَابُ اللَّهِ سَاءَ السَّيِّئِلِ پس جو کوئی کافر ہوئے پیچھے اس سے تم میں پس تحقیق کہ راہ ہوا راہ سیدھی سے  
 بنی اسرائیل نے یہ عہد پورا کیا حق تعالیٰ نے فرمایا فَمَا نَقِضْنَاهُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعْنًا ہم نے سب توڑ دیے انکے کے عہد





انہیں سے ہی روشن زمین و زمان نہ زمین و زمان بلکہ نہ آسمان نہ بنوتے وہ تو یہاں نہ تو ناگوئی نہ نہشتا کوئی  
 اور نہ روٹا کوئی نہ عدم سے کوئی دیکھتا کب وجود نہ انہیں کے سب سے بچ سب نمود نہ انہوں کا نور اول آیا بطور نہ  
 ظهور حق کیا اول انکا ہی نور نہ امیر مہین ہر و ہر سلین نہ شہ آخرین معجز اولین نہ حجاب محمد علیہ السلام نہ  
 رسول محمد شفیع نام نہ امام جہان مقتدای رسل نہ قیام زمان رہائے تسلی نہ تہدیٰ بہ اللہ من اتبع رضوانہ  
 سئل السلام ہدیت کرتا ہی ساتھ اس نور کے یا کتاب کے اللہ اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی رضا مندی  
 اسکے کی ساتھ طلب کرنے راہوں سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو گئی ہی و معجز جہم  
 مِنَ الظِّلْمِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ اور کمالا ہی انکو اندھیروں سے کفر کے کہ شک ہی پا چل طرف روشنی ایمان کے  
 یاقین کے یا علم کے ساتھ حکم اپنے کے و تہدیٰ ہم الی صراط مستقیم اور راہ دکھاتا ہی انکو طرف راہ سیدھی کے کہ بڑے  
 تر راہوں کی ہی طرف حق کے لَفَذُ كَفَرَالَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ  
 جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہے بیامیر ہم کا یعقوب یہ ایک فرقہ ہی نصاریٰ کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے  
 اسکا رو ظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوئی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث الوہیت کے لائق نہیں اور دوسری  
 مان الکر ہوئی اور ولد صغر صغر الکر کا الکر ہو کر ہو قل من مملک من الله شیئا ان اذ ان مملک المسیح ابن مریہ  
 وَاَمَّةٌ وَمَنْ فِي الْاَدْنِ جَعَلَا یس کن اختیار رکھا ہی اور وضع کرتا ہی ارادہ اللہ سے کسی حیر کا یعنی کوئی  
 نہیں منع کر سکا اگر چاہے اللہ یہ کہ مالک کر دے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اسکی کو اور ان لوگو کو جو مسیح زمین میں  
 سار و لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَدْنِ وَمَا یَنْهٰی سمانہ اور واسطے اللہ پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو  
 کچھ درمیان ان دونوں کی ہی یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی اصل  
 اور بے مادہ پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزیں ان  
 زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی نہیں جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا  
 کرتا ہی کہ جنس اسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسی حوا اور زان مرد سے  
 بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسیٰ اللہ تعالیٰ شان ہی مولا کی میرے وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ہر چیز کے  
 قادر قادر مطلق ہی وہ ہر آن میں مالک ہر حق ہی وہ ہر شان میں وَقَالَتِ الْیَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ  
 وَآَحِبَّاءُ اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے ہم بیٹے ہیں اللہ کے اور پیارے ہیں اسکے سمجھ لیجئے کہ نوزت میں خطاب  
 تھا انباء اخبار ہی یہود نے پڑھا یا انباء اخباری اور انجیل میں الی ربی و ربکم نصاریٰ نے پڑھا الی الی اباکم قل فکم  
 یَعْبُدُکُمْ بِذُنُوبِکُمْ کہ پس کیوں عذاب کرتا ہی تمکو ساتھ گناہوں تمھارے کے دنیا میں ساتھ قتل اور قید کے اور  
 آخرین ساتھ آتش دوزخ کے تمھارے ہی قول پر کہ ایام معدودات ہی چند روز گنتی کے عذاب ہو گا پس اگر تم

ہیٹے ہوئے تو باب بیٹے کو رنج نہیں دیا اور دوست ہوئے تو دوست بھی دوست کو غم میں نہیں ڈالنا معلوم ہوا  
 کہ تم پھر ہونہ دوست بل انتم کثیر مخرج خلق بلکہ تم آدمی ہو اس چہیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیوں کی کیلی  
 ہر یکا بدلا لیگا یغفر لکم نیشاء ویعد ب من نیشاء و بخش تاجی اللہ جسے چاہتا ہے اور وہ مسلمان ہیں  
 اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ کافر ہیں واللہ ملک السموات والارض و بانیہما اور واسطے  
 اللہ کے ہے یاد تاجی اس مانو گئی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہے ذالینہ المصبر اور طرف انکے ہے  
 بارگشت سب کی یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبیین لکم علی فزقہ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر  
 ای یہو اور نصاری تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ حق پیچھے موقوف  
 ہو جائے پیغمبر وئے تو کہ کچھ تو نہیں آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرائیو والا عذاب  
 دوزخ سے فقد جاءکم بشیر و فزقہ پوس تحقیق آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرائیو والا واللہ علی  
 کل شیء قدیور اور اللہ اوپر ہر شے کے قادر ہے چاہئے پیغمبر پی و پئی بھیجے جیسے کہ ایک ہزار سات سو برس میں کہ  
 درمیان موسیٰ اور عیسیٰ کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے اور چاہئے یہ بھیجے جیسے چھ سو برس میں کہ درمیان عیسیٰ اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم و علی جمیع الانبیاء کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل سے اور ایک خالد بن سنان عرب سے اور ایک  
 بیت میں حق تعالیٰ نے احسان جتایا اپنا بندوں پر کہ جس زمانے میں وحی آتا آسمان سے موقوف تھا جسے پیغمبر بھیجا  
 بشیر و نذیر بیت جہاں تاریک تھا ظلمت کہ وہ تھا سخت کالا تھا نہ کہ وہ پردے سے کیا نکل کہ سب جاگہ اجالا تھا  
 وَاِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِهِ یَقُوْمُوْا اِذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلْکُمْ اَنْبِیَآءَ اَوْ یَادِیْکُمْ عَلَیہِ السَّلَامُ فَمِنْ وَّاسْطَہُمْ  
 اپنے کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمہارے جسوقت کہ تمہارے پیغمبر تو کہ تمہیں  
 بہایت کریں اور کسی است میں اتنے پیغمبر نہیں ہو جتنے تم میں ای بنی اسرائیل و جعلکم ملک و اسلحہ اور کیا تم کو  
 پادشاہ کہ فرعون کو غرق کر کر مصر تمہیں ہوئے متخلص یا تمہیں ملک وسیع دیا کہ اس میں نہرے جاری ہیں شل  
 منار ملوک کے یا تم ملوک فرعونوں کے تھے تمہارے نفس کا تمہیں مالک کیا و اتکم قائم یوت احد امن الغلین  
 اور دیا تم کو جو کچھ نہیں دیا کسیو عالموں سے کہ سن اور سلوی تمہارا اور یہ ابر کا کیا اور دریا کو پھارا یقوم اذ خلوا  
 الارض المقدسة التي کتب اللہ لکم ای قوم میری داخل ہو زمین پاک میں جو لکھی ہے اللہ نے واسطے  
 تمہارے لوح محفوظ میں کہ تمہارے جسے کی جگہ ہوگی اس شہر سے کہ قوم جبارین سے جہاد کرو سمجھ لیجئے کہ ارض  
 مقدسہ ولایت شام ہے باطرا اور گرداگرد اسکے ہے فلسطین ہے یا اور اصح یہ ہے کہ ارض اور المیاء کے الحال زمین بیت المقدس کی  
 ہے سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل نے طائفہ کا احوال نہایت دشت کھائی تھی کہنے لگے کہ اگر ہمارا کوئی سر کر وہ ہو تو مصر کو پھر جاویں  
 حضرت موسیٰ نے فرمایا اذ ترون ذلک فقلوبوا حاسرین اور تم پھر جاؤ اور پیچھے اپنے کے پیٹ جاؤ

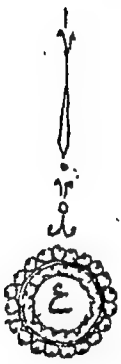


فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ست غم کھا اور قوم فاسقوں کے اور تبیان میں جس کہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جس کہ قوم موسیٰ کی سرگردانی پر غمت کھا کہ لبیب فسق کے ملعون موسیٰ کے تھے  
 وَ اَتْلُو عَلَیْهِمْ نَبَأَ ابْنِ آدَمَ الَّذِي ذَلَّ عَلَیْهِ اَوَّلَ بَآئِلٍ اَوَّلَ رِثْهٍ اور پڑھو اوپر اہل کتاب کے خبر دو میثوخی کہ اُنکے صلب سے تھے بائیل اور قایل  
 ساتھ حق کے اور قصہ اسکا مختصر یہ ہے کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی تو آدم پیدا ہوتے تھے تب جوان ہوتے  
 تھے تو حضرت آدم ایک بار کامیادوسے بار کی بیٹی بیکر نکاح کر دیتے تھے اقلیم قایل کے ساتھ پیدا ہوتی تھی اور  
 لیوڈا بیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنے شریعت کے اقلیم کا بایل کے ساتھ نکاح کیے لگے اور لیوڈا کا  
 قایل کے ساتھ قایل نے یہ حکم مانا اور کہا کہ میری بہن جو رحم میں میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت ہے  
 میں بائیل کو نہیں دینا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہے حضرت آدم نے فرمایا کہ ہم الہی ہوں میرا اختیار  
 قایل نے کہا کہ تم بائیل کو بہت چاہتے ہو مجھے ہے کہ اسے خوبصورت دیتے ہو اور تجھے بد شکل حضرت آدم نے کہا  
 کہ اگر میری بات تو باور نہیں رکھتا تو تم دو نو قربانی کرو جسکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیم کو لے وہ جنہر حق تعالیٰ نے دی  
 کہ اذ قُتِرَ بَاخْرَ بَاثًا رَجُوعًا نِیَارَ لَاسَے دو لو کچھ نیار بائیل نے ایک اچھی کو سفد لاکر پہاڑ پر رکھ کر کی اس نیت سے  
 کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیم کو میں نکاح میں لاؤں اور قایل نے دستہ ضعیف کہ دانہ گندم کا وہیں لاکر  
 دھرا بائیل نیت کہ میری نیار قبول ہو اور نہیں تو میں اپنی بہن بچھوڑ دوں گا فَتَقَبَّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا قَبُولَ کَی  
 قربانی ایک کھا ان دونوں میں سے کہ بائیل بٹھا اس طرح کہ آتش بے دود آسمان سے اتر کر اس کے کو سفد کو کھا گئی  
 وَ تَقَبَّلَ مِنَ الْاٰخِرِ اَوَّلَ رِثْهٍ قبول کئی گئی دوسرے کہ قایل بٹھا اگ لے پاس سے گذری اور نہ کھایا قایل نے  
 آتش غضب سے جل کر کہا قَالَ کَمَا بَايِلَ کُوَلَا قَتَلْتُكَ الْبَتَّ مَا رَدَّ لَوْ کَا مِیْنُ بَیْرٍ قَرْبَانِیْ مَقْبُولٌ تُوْشِی  
 اور میری مروود قَالَ اِنَّمَا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ کہا بائیل نے سوال کیا کہ نہیں کہ قبول کرنا ہے اللہ پر ہر کاروں سے  
 کہ قربانی میں نیت خالص رکھتے ہیں لَکِنْ بَسَطْتَ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَا اَنَا بِاَسَیْطِیْدِیْ اِلَیْکَ لَا قَتَلْتُکَ  
 اگر دراز کر کجا تو طرف میرا تھے اپنا تو کہ مار ڈالے مجھ کو نہیں میں دراز کر نیوالا تھے اپنا طرف میرے تو کہ مار ڈالوں میں  
 مجھ کو اپنی آخاف اللہ رب العالمین تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ پروردگار عالموں سے باوجود اس کے کہ بائیل قوی  
 تھا قایل سے لیکن اللہ سے ڈر کر قتل پر راضی ہو گیا اور بائیل نے کہا اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْعَ بَاثَیْ وَ اَمَّا کَ فَتَكُوْنُ مِنْ  
 اصْحَابِ الشَّکَرِ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ چھ جاوے تو ساتھ عذاب گناہ قتل میرے اور ساتھ بدلے گناہ میرے  
 کہ سب رو قربانی کے ہو اور یہ ارادہ بائیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہو جاوے تو ان دو گناہوں کے سبب  
 والوں دو رخ کے سے وَ ذَٰلِکَ جَزَاءُ الظَّالِمِیْنَ اور یہی جزا ظالموں کی کہ ناحق قتل کرتے ہیں فَطَرَعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ  
 قَتَلَ اِیْجِدَیْ عِثْ دَلَا ثِی قَابِلَ کُوْنُفْ اُسْکے نے بیچ مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہیں جانتا تھا کہ کیونکر ماروں

ابلیس آدمی کی شکل میں کر ظاہر ہوا ایک مرغ ماحقہ میں لئے ہوئے پس اس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا  
پتھر اس پر مارا وہ پھل کر مر گیا قایل نے دیکھا جب رات ہوئی اور یاسیل سو گیا تو سر اس کا ایک پتھر پر کھافتلہ  
پس مار ڈالا اسکو دوسرا پتھر اس کے سر پر مار کر فاصیحہ من الخیرین پس ہو گیا تو مارنے والوں سے دنیا میں اس طرح  
کہ جیتک جیامر و درما اور آخرت میں ظاہر ہے کہ ادا عذاب اہل دوزخ کا اکیلے اسکو ہوگا پھر قایل حیران تھا  
کہ کیا کروں چالیس دن اپنی پشت پر لئے پھر اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اٹھائے پھر اور نذرین  
علیہ کرتے تھے ہر وقت لاش کو یاسیل کے گرد لٹے تھے پھر پٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فبعت اللہ غراب یا حیث  
فی الأرض لیرید کیف یوادی سواۃ اجید پس بھیجا اللہ نے ایک کوئے کہ کہہ کر بلتا تھا بیچ زمین کے بیچ سے اور  
پانوں سے اور یا توئے تاکہ کر مار ہو گیا اور وہ کیوں کر بلتا تھا تو کہہ دیا یو قایل کو کہ کیونکر دانا ہے و لاش بھائی  
اپنے کی لکھا ہے کہ کوئے نے گز کیا اور ایک کوئے مردہ کو لا کر اس میں دھرا پھر اوپر سے خاک ڈال دی  
کہ وہ چھپ گیا قال یا یلتی اعجزت ان اکون مثل هذه الغراب فأودت سوفیجیہا قایل نے اے واعی جب مجھکو  
کیا تھا ہنوس کا مجھ سے یہ کہ ہوں میں اس علیہ علیہ مات اس کوئے کے پس دھاپ دوں میں لاش بھائی  
کی گز کیا ہو کر گاروی فاصیحہ من التادمین پس ہو گیا پش پانوں سے کیونکہ ایک برس اسکو اٹھائے لیا پھر  
اس واسطے شیمان ہوا کہ ماں باپ اس سے سیرا ہوئے اور تمام اس کا سیاہ ہو گیا اور آواز غیب سے سنا تھا  
کہ کن خایفا ابدا پھر قایل ج ک کو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مارنڈلے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ماتے مارا گیا من اجل  
ذلك پس سب اس قتل کے کتبنا علیہ بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغير حق و فساد فی الارض  
لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی مار ڈلے کسی آدمی کو بغیر ہد کے اسے کیونکہ مار ڈالا ہونا ہم  
فساد کے بیچ زمین کے جیسی راہ لوٹنا ہے یا مرد ہونا ہے یا زنا کرنا ہے بشرط احسان فکما تقاتل الناس حیثما  
ہیں گویا کہ مار ڈالا لو کون سب کو کیونکہ قتل ایک کا اور سب کا غضب خدا میں برابر ہے یا اس جس سے جنگ کے  
حرمت قتل کی ومن احیاءا فکما تہیأ احیاء الناس جمیعاً اور جس نے جلایا اسکو یعنی سب جلانے کا ہوا کسی جیسے قصا  
معاف کر دیا یا کوئی کسی کو قتل کرتا تھا اسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلادیا اسنے لو کون سب کو عرض اس کلام سے  
ڈراتا ہے کہ قتل ہے بچو اور رعبت دلا ما ہے کہ حمایت لو کون کی کرو و لقد جاءہم تأم و دسنا بالبشایہ اور  
تحقیق آئے ہیں بنی اسرائیل کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجون روشن کے یا آیتوں ظاہر شہزادہ کثیر  
منہم بعد ذلك فی الارض لم یسرفون پھر تحقیق بہت اہمیں سے پیچھے پختے رسولوں کے اور امارتے آیتوں کے بیچ  
زمین کے حد سے نکل جانے والے ہیں اوامر اور نواہی میں لکھا ہے کہ چھتے برس ہجرت کے کچھ لوگ مرنے لگے اسلام لئے اور  
حضرت صلعم کی خدمت میں رہے ہوا مدینہ کی انکو موافق آئی بنیارس ہو گئے حضرت دودھ اوٹو کا پلو ایا وہ اچھے ہوئے



صح کو پندرہ اونٹ حضرت لیکر اپنے قبیلہ کی طرف چلے یہاں حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر لنگے بیچنے گیا راہ میں  
ملکر لڑائی ہوئی آخر یہ لڑکے انھوں نے پکڑ کر ماتھے پاؤں کاٹے چہرہ اور زبان میں کانٹے چھوئے اور شہید کیا حضرت  
نے سکر کر زمین جابر کو پس سوار ساتھ کر لیا تھا ان سب کو وہ پکڑ لایا باندھ کر یہ آیت اتری اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِي يَتَحَادَّ  
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِمَّا جَاءَهُ مِنْهُ عَصْيًا وَكَفْرًا فِي الْاَرْضِ فَنَاسُوا اِلَيْهِمْ كَيْفَ يَكْفُرُوْنَ کہ سزا ان لوگوں کی کہ اترتے ہیں دوستانہ سے اور رسول  
انکے سے اور ڈرتے ہیں بچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہیں اور مارتے ہیں اِنَّ يَتَقَتَّلُوْا یہ کہ خوب قتل کئے  
جاوین اگر کسی کو انھوں نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ يُضْلَبُوْا یا سولی دئے جاوین اگر کسی کو قتل کیا ہو اور مال  
لیا ہو اَوْ تُقَطَّعْ اَيْدِيْہُمْ وَارْجُلُہُمْ مِّنْ خِلْفٍ یا کانے جاوین ماتھے انکے اور پاؤں انکے مخالف طرف سے یعنی دست  
راست و بائیں چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نہ کیا ہو اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنی قید رکھے  
جاوین کہ انکے اور مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچے اگر قتل اور غارت کیا ہو پس یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست  
و پاؤں کٹے قطع کر کے مسلمان انھوں میں بھیج کر سولی پر چھڑا دیا اِنَّ الَّذِيْ لَمْ يَخُنْ فِي الدُّنْيَا يَہْدِیْہِ حٰدِیْنِ جو مذکور ہیں  
واسطے انکے رسوائی ہے وَ لَہُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے انکے بچ آخر کے عذاب ہے بڑا کہ گناہ عظیم  
کیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَبَوَّءُوْا مِنْ قَبْلِہِ الْاٰمَنَیْنَ تَقَدَّرَ دَوَابُّہُمْ لَمَّا جُنُّوْا لَوْ کُنْ لَّہُمْ نُوْبَةٌ لَّکِیْ یُہْدُوْا اور انکے  
لڑنے والا مشرک ہے اور توبہ کی اسلام لا کر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدیں جو مذکور ہیں اس سے ساقط ہو گئیں  
نہ اسے ماریں نہ مال چھینے اور اگر مسلمان ہے اور پہلے قدرت پانے سے اسے توبہ کی تو مالک بن النضر کہتے ہیں  
کہ اس سے سب حدیں ساقط ہو گئیں کچھ اسکو بھینگے مگر کیا مال جو بعینہ اس کے پاس ہو گا تو صاحب مال کو دلو  
وینکے اور جو کسی کو مارا ہو گا تو وارث مقتول کے خون کا دعویٰ کریں گے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانے  
کے اور اس کے توبہ سے اللہ کی حدود ساقط ہو جاتی ہیں اور آدمیوں کے حق نہیں ساقط ہونے قَاتِلُوْا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ  
رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا لگنا ہو گا ہے ساتھ توبہ کے مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ  
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا الْوَسِيْلَہُ لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُوْنَ لوگو جو ایمان لائے ہو ذرو اللہ اور ڈھونڈو ہر طرف اس کے وسیلہ جس سے  
تم مقرب درگاہ الہی ہو مجھے لینے کہ وہ وسیلہ قرب الہی کا جالانا اوام اور نواہی کا لطائف قیصری میں ہے کہ وسیلہ تجرید  
اعمال ہے رہا اور تقرید احوال ہے عجب ہے اور تخلص انفاس ہے طلب حظوظ سے کشف الاسرار میں ہے کہ وسیلہ عابد کو  
ساتھ فضائل کے اور عالموں کا ساتھ دلائل کے اور عارفوں کا ساتھ ترک وسائل کے ہے عابد تو سل پکڑتا ہے ساتھ معاملے کے  
اور عالم ساتھ مکاشفہ کے اور عارف ساتھ معائنہ کے عابد فکر اس آیت میں کرتا ہے الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا  
عالم نظر اس آیت پر رکھتا ہے اولم یظروا فی ملکوت السموات والارض عارف عمل اس آیت پر کرتا ہے قل اللہم ذر ہم ذمہم بار  
خواہ عبد اللہ الصاری نے کہا الہی وسیلہ طرف تیرے ہی تو ہی ہے میت گر کسی طلبے پایا تجھے یا میں نے طلب بھی تجھے ہے



وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمِنْ حَتِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَمْرٍ إِذْ يَنْذِرُكُمْ لِتَلْعَقُوا نَارَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هُمْ يُرِيدُونَ ۚ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي الْفَجْرِ ۖ ذُرِّيَّتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأُنْثَىٰ بَعُوضُكُمْ أَكْثَرُ الَّذِينَ يَتْلُونَ الْآيَاتِ ۚ إِنَّكُمْ لَعِنَائِهِ ۚ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۚ

تم چھکارا پاؤ بسبب ان اعمال کے غفل سوچہ انی رافت کلام کرو کار نہ یعنی فرمائیں میں چیمیں اسنے چاہنہ رنگا  
حقیقی نہیں جس نہ ترک ان چاروں سے مت کر کوئی شے اول ایمان جس کہ دیتا ہے نجات نہ ترک سے اور نص سے  
ای نکت ذات نہ دوسری تقویٰ ہو عصیان سے بچا نہ مرضی اللہ دیتا ہے دکھا نہ تیسری جو میل کی طلب نہ  
ہیں رکھا اسنے ہی سرعہ نہ یعنی کل ناسوت کو کر کر فائدہ عالم لاہوت میں ہو جے بھانہ چوتھی فرمایا جہاد نفس کو نہ یعنی تو  
اپنی انانیت کو کھو نہ نفی کر اپنے وجود اور ذات کو نہ حق کو ثابت سوچ تو اس بات کو نہ جب رباح اور نہ توبہ جس مزاج  
درمیان سے صاف پردہ اٹھ گیا نہ دیکھ کر پیر و اچھر سے دیدار نہ ہو گیا دونوں جہان میں سنگار نہ رائے و مرئی درو پھر ایک  
جز خدا کو ہی نہیں ایم و نیک نہ ان الذین کہتوا انہم صلا فی الارض جمیعاً و علیہم تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے  
ہو نکو ہو جا کر اور کوسالہ کی پریش کر کے اگر ہو واسطے انکے جو چیزیں کے مال متاع اور مائدہ اس کے ساتھ اس کے یعنی جتنا  
زمین ہے اتنا ہی ہو نقد اور جس لیفتن ذابہ من عذاب یوم القیمۃ تو کہ بدل دینوں اپنے نفس کا ساتھ اس کے  
عذاب دین قیامت سے مانتھیل منہم نہ قبول کیا جاوے گا اسے و کھم عذاب الیمہ اور واسطے انکے قیامت کو  
عذاب درو دینے والا یُریدون ان یتخرجوا من النار و ہم یتخرجون منہا ردو کر نیگے یہ کہ نکل جاویں گے اسے اور نہیں  
وہ نکلنے والے اس سے و کھم عذاب مقیمہ اور واسطے انکے عذاب ہمیشہ کہ دور ہو گا و السارق و السارقہ قطعوا  
ایذیہم سماء اور جو مرد اور جو عورتیں پس کا تو مانتھ ان دونوں کے سمجھ لیجئے کہ دس دم کے قدر اگر چہ یا ہو امام اعظم کے نزدیک  
اور ربع دیار امام شافعی کے نزدیک اور تین دم امام مالک کے نزدیک اور زیادہ اس جو ہو لیکن اس سے کم ہر پختہ  
گناہانہیں بخیر آئے بنا کسبائے بدیہ کے جو کما یا ان دونوں کے مال ہوں میں ترک حرمت کی نکاحا حق اللہ  
عبرت ہے خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام کریں واللہ عزیر بن حکیم اور اللہ غالب ہے پس حکم میں حکمت جانتا ہے میں  
کہ حکم کرتا ہے من کتاب من بعد ظلمہ و اصلح پس جو کوئی توبہ کرے چھے ظلم اپنے کے یعنی چوری سے اوصلح میں  
لا وے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اسے راضی کرے اور آگے کو پھر تجھو و سقان اللہ یتوب علیہ پس تحقیق اللہ  
قبول کرتا ہے توبہ اسکی لیکن قطع ید یا قہ نہیں ہوتا ان اللہ غفور رحیم تحقیق اللہ بخشنے والا انکی گناہ کا تہربان  
ہے اوپر اس کے کہ قیامت کو رسوا کرے گا اللہ تعلم ان اللہ لہ ملک السموات و الارض کیا نہیں جانتا ہے یہ  
خطاب حضرت کو ہی اور مراد است ہے یہ کہ اللہ واسطے اس کے جس ملک آسمانوں کا اور زمین کا یعذب من یشاء و یغفر  
لمن یشاء عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے جسے چور کا مانتھ کسانا ہی اور بخشتا ہے جسے چاہتا ہے جسے چور کو بعد توبہ کے  
واللہ علی کل شیء قدير اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے عذاب کرے چاہے جسے یا اہم التو سؤل انی رسول  
یہ برائی کا خطاب ہے کہ یاد فرمایا اللہ نے ساتھ لقب کے اور انبیاء و نوحو ساتھ نام کے ذکر کیا ہے جسے یا آدم ابنہم یا نوح

یا ابراہیم اعرض فیما یرئیا یسوی الیٰ صلیٰ علیٰک یا عیسیٰ بن مریم ائت قلت اور ہمارے پیغمبر کی جب نوبت خطاب کی گئی  
فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول لا یخزنک الذین کفروا عن فی الکفر من الذین قالوا امنا باقوا اھم وعد کہ  
تؤمن قلوبکم ثم یمکن کرین کھلو وہ لوگ کہ سب عباد کے جلدی کرتے ہیں اور ڈالتے ہیں اپنے آپ کو سچ کفر  
ان لوگوں میں سے کہ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور یہ کہنا ہی ساتھ منہوں لنگے کے اور نہیں ایمان لاتے  
دل لنگے مراد اس سے منافق ہیں ومن الذین کفروا واسماعون الذین کذب اور ان لوگوں سے کہ یہودی ہو  
سنے والے میں قول تیرے کو واسطے جھوٹ سمجھ لیجئے کہ یہودی کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنا کر باہر نکل کر  
کہتے تھے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا اور حال اُنک وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ  
یہود مدینہ کے تھے سماعون لقوم الخزین کہ یا قوت سننے والے ہیں واسطے اس قوم دوسرے کہ نہیں  
آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر کے ہیں کہ یہود مدینہ کے انکو خیبر پہنچاتے تھے سب ترول اس آیت کا  
یہ ہے کہ خیبر کے اشرافوں میں ایک مرد اور ان سے زنا ہوا دو لوگ تھے تھے یعنی مرد بھی بیامانتھارن رکھتا تھا اور  
عورت بھی بیابھی تھی تا وہ نکلتی تھی اور حد اُنکے توڑت میں رجم تھا یہود نے وہاں کے کہا کہ کتاب میں اس شخص  
کہ یشرب میں پیدا ہوا ہے اگر تازیانی ہوں تو قبول کرو اور رجم سے انکو چھڑاؤ کہ اشراف میں آخر کئی یہود ان دونوں کو  
لیکر مدینہ میں آئے مدینہ کے یہودوں نے حضرت سے کہا کہ حدخص کے زنا کی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم ملو لوگوں  
انہوں نے کہا میں قبول ایک وقت حیرت میں حکم رجم کا لائے آپ نے فرمایا رجم کرو انھوں نے نہ مانا اور کہا توڑت میں چلے  
تازیانہ سیاہ کر کر مارے ہیں کہ پشت سیاہ ہو جائے اور منہ سیاہ کر کر اُتار دے پورا کر کر دشت کے پھر پھر  
حیرت میں نے حضرت کو کہا کہ یہ جھوٹ کہتے ہیں ابن صورت یا توڑت کا عالم ہے اسکو بلا کر بوجھ لورجم ہے حضرت نے  
فرمایا کہ فرک میں جوان ہے سادہ روی سفید پوست یک چشم ابن صورت یا نام یہود نے کہا مان ہی وہ بڑا  
عالم توڑت کا ہی آپ نے فرمایا اسے بلاؤ وہ کہدے سو مانو یہود نے کہا اچھا ابن صورت یا کو بلا یا حضرت نے فرمایا  
توئی ہی ابن صورت یا اسنے کہا مان آپ نے کہا قسم ہے مجھے اس خدا کی جسے توڑت موسیٰ پر نازل کی اور دیا  
پھاڑا اور تلو فرعون سے نجات دی اور من سلوی نازل کیا تمھاری کتاب میں حد زانی حخص کی رجم ہے یا نہیں  
اسنے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ توڑت مجھے نہ ملا وہے اگر جھوٹ کہوں اور تغیر دو نہیں تو اقرار کرتا میں بھلا تم  
تو کہو تمھارے یہاں کیا ہے آپ نے فرمایا رجم اگر چاہے شخص کو ای دین زنا پر حخص اور محصنہ کے ابن صورت یا نے کہا کہ  
توڑت میں بھی ہی حکم ہے لیکن علماء ہمارے ملاحظہ سے اشرافوں کے تازیانوں پر حکم دیتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ دو لوگوں  
رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے دو لوگوں کو رجم کیا اللہ تعالیٰ نے انکا احوال بیان فرمایا کہ یحییٰ قون الکلمہ من بعد  
مواضع بدل دلتے ہیں کلمو کو مبین رجم ہے پیچھے اس سے کہ اللہ نے وضع کیا انکو سچ جگہ لنگے کے اور عرض اس کے

جلد اور حکم لکھ دیتے ہیں یَقُولُونَ اِنْ اَوْفَيْتُمْ هَذَا فَاحْذَرُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَنُكَلِّمُنَّ مَنۢ بَدَّلَۤہُمْ اَوْۤ اَنۡزِلُۤمۡنَا سَآءَۃً مِّنۡ سَآءِۃٍ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیْمٌ  
یہ حکم صرف ایسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جلد کا حکم کریں پس لیلو اسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دے جاؤ تم بہ حکم اور  
رجم کا حکم کریں پس جو اور قبول مت کرو و مَنۢ یَّزِدۡ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ فَلَنُکَلِّمَنَّہٗ لَہٗ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ اَوْحِیۡنَا اِلَیْہِ مَا رَاوُہُ  
کے التکمر اور کرنا یا فضیحت کرنا یا ملاک کرنا اسکا پس ہرگز نہ مالک ہو گا تو واسطے اسکے اللہ کی طرف کچھ  
چیز کا کہ دور کرے اس فتنے کو اُولَئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ اِنَّ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ یُحِیۡمُوْنَ اَمَّا یَوْمَۃَ یُنۡزَلُ  
ازل کے نہیں ارادو کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرے کفر سے دلوں انکے کو طم فی الذنبنا جو فی واسطے انکے سے دین کے  
رسوائی آپ وَطَمَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے انکے سے آخرت کے عذاب جو برا کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں  
سَمَاعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکَاوُنَ لِلۡسُخْتِ یُہودیت سننے والے ہیں جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہیں حرام کو رشتوں  
راو سے حکم پھر آمین فَاَنۡ جَاؤُکَ فَاَحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ وَاَعۡرِضۡ عَنۡہُمۡ اِلَّا رَوِیۡنَ حُجۡجَہً مِّنۡ رَبِّکَ پاسبان حکم کر درمیان  
انکے یا منہ پھیر کے انکے اس بات میں حق تعالیٰ نے اختیار دیا حضرت کو حکم کرے ترکے میں وَاِنۡ تَعۡرِضۡ  
عَنۡہُمۡ فَلَنُیَضِۡرَّوْکَ شَیْئًا وَّاَ لَکُمۡ اَلۡمُحۡرَمٰتُ فَاَحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ  
بالتقصیٰ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان انکے ساتھ الصاف کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیۡنَ تحقیق اللہ دو  
رکھتا ہی الصاف کریں الوکو و کف ایسکونک و عِنۡدَہُمُ التَّوۡرَۃُ فِیۡہَا حُکۡمُ اللّٰہِ ثُمَّ یَقُولُوْنَ مَنۢ بَعَثَ ذَٰلِکَ  
اور کیوں حکم کریں بجھو اور حال یہ جو کہ میں انکے تو ریت ہی حج اسکے حکم اللہ کا ساتھ رجم کے پھر پھر جا ہیں پیچھے اسکے  
کہ تو حکم کرنا ہی موافق کتاب انکے کے وَمَا اُولَئِکَ بِالْمُؤْمِنِیۡنَ اور نہیں یہ لوگ ایمان لایں والے ہی  
کتاب پر یا تیرے حکم پر اِنَّا اَنۡزَلْنَا التَّوۡرَۃَ فِیۡہَا هُدًی وَّاَوۡرَۃٌ یَّحۡقِقُ بِہَا اَمۡرُکُمۡ تُو ریت حج اسکے پر  
جس طرف حق کے اور روشنائی ہے کہ تہ کے اندھیر کو دور کرے یُحۡکِمۡ بِہَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیۡنَ اسَلَمُوۡا  
حکم کرتے تھے ساتھ اسکے پیغمبر ہی اسرائیل کے وہ جو طبع تھے خدا کے لِلَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَّ الرِّبَّانِیۡنَ وَاَلۡجَارِ مَا اسۡخَرۡتُہُمۡ  
مِنۡ کِتَابِ اللّٰہِ اور واسطے ان کے کہ کہنے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہیں خدا کے لوگ اور عالم راہد ساتھ اس چیز کے  
کہ امر کئے گئے تھے محافظت کو کتاب اللہ کے سے کہ تو ریت ہی یعنی نگا ور کئے کا تو رت کے تعبیر تبدیل سے و کاتوا  
عِیۡنَہٗ شَہَدَآءُ اور تھے اور کتاب کے گو او کہ بیان اسکا حج کریں جیسے ابن صورا فَلَآ تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِیۡ  
درو لوگوں سے حق بات کہتے ہیں اور درو مجھ سے حکم حق مت چھپاؤ وَاَنۡ تَشۡتَرُوا۟ اٰیَاتِیَ مِنۡیَ اَقَلِّیۡدَکُمۡ اُو رت  
مول لوبد لے کاموں اور آیتوں ہمارے مول تھو را کہ مال رشوت جو من تم حکمکے ما اَنۡزَلَا اللّٰہُ فَاُولَئِکَ  
ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہ لوگ ہی ہیں کافر یہ ہو  
کو فرمایا کہ تو ریت میں کچھ لکھا ہے حکم کچھ کہتے ہیں وَاَنۡ کُنَّا عَلٰیہِمۡ فِیۡہَا اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ اور لکھا ہے اور

بنی اسرائیل کے پیچ تو ریت کے یہ کہ ایک جان ماریں بدلے ایک جان کے اور بنی نصیر اللہ کے خلاف عوض ایک  
تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہیں وَالْعَيْنِ بِالْعَيْنِ وَالْكَفِّ بِالْكَفِّ وَالْأَذُنُ بِالْأَذُنِ وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُودُ  
بِالْجُودِ قَطْعًا اَوْ اَكْحَمُ بدلے اکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخم بدلے  
فَنَصَدَّقْ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِّغَيْرِهِ جو کوئی غیرت کر لے ساتھ قصاص کے یعنی معاف کر دے پس وہ کفارت  
ہے گناہوں کے واسطے اسکے وَمَنْ لَّمْ يَجِدْكُمْ يَتْلُوكُمْ بِالنَّارِ فَالْإِيمَانُ هُوَ اَوْ جَوَ كُوْنِي نہ حکم کرے  
ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے وہ یہود ہیں کہ عوض میں ایک کے دو کو مارتے ہیں یہ لوگ وہی بنی ظالم  
وَقَبِيصًا عَلٰی اَنَّا رَهْمَ بَعِثْنٰی اِبْنِ حَرْمٍ مَّصْدَقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ اُوْرِجھے بھیجا ہے اور پڑھائیوں پیغمبروں کے  
عیسیٰ بن مریم کو در احوال کہ سچا کریو الا تھا اس چیز کو جو اسکے لگے تھی تو ریت سے وَاٰيَاتُهُ الْاِنْجِيلُ فَزِيْدُ  
وَتَوْرَةً اُوْرِجی ہمنے اس کو انجیل سچ اسکے ہدایت طرف توحید کے اور روشنی راہ حق کی ہُوَ مَصْدَقٌ لِّمَا  
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهَدٰى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اُوْرِجی کریو الی یہ انجیل اصول دین میں اس چیز کو جو  
اگے تھی تو ریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پر پیغمبروں کے وَلِيْعَكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيلِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فَبَيِّنْ  
اُوْرِجی ہے کہ حکم کریں انجیل ولے عالم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سچ اسکے مراد اس سے حکم کریں وقت  
میں کہ منسوخ نہیں ہوئے تھے وَمَنْ لَّمْ يَجِدْكُمْ يَتْلُوكُمْ بِالنَّارِ فَالْإِيمَانُ هُوَ اَوْ جَوَ كُوْنِي نہ حکم کرے ساتھ اس چیز  
کہ نازل کی اللہ نے مانہ یہود کے کہ حکم انجیل سے عدول کرتے تھے یہ لوگ وہی بنی فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے  
انکار کرتے ہیں وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مَصْدَقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ اُوْرِجی ہے کہ نازل کی اللہ نے سچ اسکے مراد اس سے حکم کریں وقت  
قرآن ساتھ حق کے در احوال کہ سچا کریو الی یہ اس چیز کو کہ لگے تھے اس سے کتب منزلہ سے اور نگہاں اوپر  
اس کتب کے کہ جو کوئی ان کتابوں میں سے بغیر دس قرآین معلوم ہو جائے یا گواہ صحت پرانے فَاَحْكُمْ بَيْنَهُمْ  
بِنَا اَنْزَلْنَا اللّٰهُ پس حکم کر در میان اہل کتاب ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سچ قصاص  
یہ آیت ناسخ نہیں حکم تخمیر کو کہ پہلی آیت میں گذرا وَاَلَتَّبِعْ اَهْوَاَھُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اُوْرِجی ہے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سچ قصاص  
کر خواہشوں ان کے کی ہرگز اس چیز سے کہ اپنی ہی تیرے پاس حق سے لیکر جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا  
واسطے ہر ایک فرقہ کے کیا ہے تم میں سے دن اور راہ کہ نص قرآن اور حدیث بنی آخر زمان ثابت ہے وَلَوْ  
شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فَمَا اَنْتُمْ اُوْرِجی ہے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سچ قصاص  
از ماوسے تکوین اس چیز کے کہ ائی ہے مختارے پاس شریعتوں مختلفہ سے مناسب ہر زمانے کے لکن والاظاہر ہو  
جاوے فَاَسْبِقُوا اِلَىٰ الْحَيٰتِ پس دوڑ کر لو بھلاؤ کو کہ اتباع شریع الی اللہ رَجِعْكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا لَكُمْ  
فِيْهِ تَخَلَّفُوْنَ طَرَفَ حَذٰلِكَ ہے پھر جانا مختار اس کا پس خبر دیا تو وقت جزا دینے کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم



چ کے اختلاف کرتے دین کے کاموئین وَاِنْ اَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ لَآتُوكَ اللّٰهُ بِهِ اور یہ کہ حکم کر تو درمیان ان کے ساتھ  
 اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اسکا یہ ہے کہ علمائے یہود نے اسی میں مشورہ کیا کہ حضرت کو چکر کچھ  
 فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاویں پھر آپ کے پاس اگر کہا کہ ہم بڑے اشراف ہیں جو ہم ایمان لائے تو اور سب  
 یہودی ایمان لے آویں گے ہم میں اور قوم میں کچھ مضبوطی اور مال کا بھی اگر تم حکم موافق رضا ہمارے کرو تو ہم رسالت  
 تمہاری مانتے ہیں حق تعالیٰ نے حضرت کو انہی بات قبول کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھ اس چیز کے  
 نازل کی اللہ نے وَلَا تَسْجُدْ لَهُمْ وَاحِدًا زُهْمَ اَنْ يَقْسُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اور مت یہودی کر کہ  
 خواہشوں ان کے کی اور ڈرنے یہ کہ ٹھکانہ دیوں تجھ کو بعض اس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَاِنْ  
تَوَلَّوْا فَاَعْلَمُ الْغٰیْبُ اللہ ان يُضَيِّعُكُمْ بَعْضُ ذُنُوْبِكُمْ پس اگر پھر جاویں حکم اللہ کے سے پس جان تو یہ کہ ارادہ  
 کرنا ہی اللہ یہ کہ میرے انکو ساتھ بعض گناہوں انکی کے دنیا میں اور باقی کے عقیقی میں وَاِنْ كَثُرَ مِنْ النَّاسِ  
لَفَاسِقُوْنَ اور تحقیق بہت یہودوں میں سے اللہ فاسق ہیں بعد نزول اس آیت کے یہودوں نے کہا ہم سیر حکم پر  
 نہیں راضی یہ آیت اتری کہ اَفَحُكْمَ الْجَاہِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہیں حد زنا اور قصاص میں حج  
 حکم روزیت اور قرآن کے راضی نہیں ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنْ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُوْنَ اور کون شخص بہتر اللہ  
 سے حکم میں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں لکھا ہے کہ عبادت بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ  
 جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ میرا یہود بہت مددگار اور دوست ہیں لیکن میں نے دوستی خدا اور رسول میں سلو چھوڑا خدا اور رسول کی  
 دوستی پس عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ حوادث زمانہ سے ڈرتا ہوں میں یہود کہ نہیں چھوڑ سکتا یہ آیت اتری يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ اس کو جو ایمان لائے ہوتے پھر یہود اور نصاریٰ کو دوست بعضہم  
 اولیاء بعض ان کے دوست بعض ہیں واسطے موافق ہونے ان کے کے تمہاری مخالفت میں وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ  
مِّنْكُمْ فَاِنَّهُٗ فَاِنَّهُمْ اور جو کوئی دوست پھر انکو تم میں سے پس تحقیق وہ ان میں سے ہی لَقَدْ يَمْنُنُ یہود و نصاریٰ کو دوست کر  
 کہ دوستی انکی بدایں شر یہ یہ کیا سخت تہدید واقع ہے جان نہ کہ انکا محب ان کے درمیان اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرنا قوم ظالموں کو کہ دشمنوں نے دوستی کر کر ایسے پر ظلم کرتے ہیں فَتَرَىٰ الَّذِيْنَ فِي  
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ مَخَشٰٓئِیْ اَنْ يُصِيبَنَا ذٰلِكَ پس دیکھا تو نے ان لوگوں کو کج دلوں  
 ان کے کے آزار چننا کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہیں بیچ دوستی یہود میں دینے ہیں ہم یہ کہ بیچ جاو ہمارے  
 زمانہ کی یعنی اسلام مغلوب ہو جاوے اور کفار غالب حق تعالیٰ نے اس اندیشہ کو ان کے باطل کر فرمایا فَعَسَىٰ اَنْ  
يَّآتِيَ بِالْفَتْحِ پس شتاب ہے کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنوں کے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہے یا  
 یہود کے مواضع جیسے فدک اور حنیہ وَاَمْرٌ مِّنْ عِنْدِ یہ بھی حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا

فَيَصْبُوْهُ اِلٰى اَمَّا اَسْرُوْا فِىْ اَنْفُسِهِمْ تَادِمِيْنَ ۝ پس ہو جاوین منافق اور اس چیز کے کہ چھپاتے تھے پھر دلوں اپنے  
 کے دوستی ہو کر یا تنگ ہو کر کام بغیر خدا میں پشیمان و یَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَهُوَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا اِذَا اللّٰهُ جَعَلَ  
 اٰيٰتِنَا مِنْهُمْ لَمَحْكُمْ ۝ اور کہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کیا یہی وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے سخت  
 قسم اپنی کہ تحقیق ہم ساتھ تمھارے ہیں اور اب پر وہ انکا فاش ہو گیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے تھے جَسَطَتْ  
 اَعْمَاطُكُمْ فَاصْبِرُوْا خَيْرِيْنَ ۝ پھر یہی عمل انکے پس ہو گئے تو پانپنولے کہ دنیا میں نصیحت ہوئی اور آخرت میں ثواب  
 محروم رہے یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يُّوَدِّكُمْ عَنْ دِيْنِهِ ۝ اس لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے گا تم میں سے  
 دین اپنے سے اس آیت میں اخبار غیبی وقوع اسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہو گئے مگر اہل مکہ اور مدینہ  
 اور سوا انکے جسے اللہ نے چاہا فَسَوْفَ يَاْتِیْ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّجِبُوْهُمْ وَّيُخَيِّدُوْنِیْمْ ۝ کتاب لاویگا المداہن قوم کو کہ پیار کرتا  
 ہی انکو اور وہ پیار کرتے ہیں اسکو اَذَلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْرِضْ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ ۝ نبی کریم ﷺ نے اپنے اور مسلمانوں کے  
 سختی کر نیوالے ہیں اور کافروں کو وہ اہل یمن یا اہل فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے ابو موسیٰ  
 اشعری کی طرف منہ کر کے کہا ہم قوم ہذا اور تیسیر میں ابن عباس اور حسن بصری کے ابو بکر صدیق اور اصحاب کے اور عمر  
 اور انصار ہیں کہ مرتد ہو کر مارا انکے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخَافُوْنَ کَوْمَ لَا اِیْمَانَ  
 جہاد کر کے سچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرنے کے ملاست کرنے سے کسی ملاست کرنے والے کے ذَلٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ  
 مَنْ یَّشَآءُ ۝ یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہی اسکو جسکو چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اللہ کشائش والا ہے اور خلق  
 اپنے کے جاننے والا ہے اسکو جو حق اسکا ہے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اپنے یاروں کو لیکر حضرت پاس آئے اور  
 عرض کیا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہیں لیکن بواسطہ اسلام کے انھوں نے قسم کھائی ہے کہ ہم ایک جگہ جمع  
 ہوں اور رشتہ داری رکھیں اور ہمارا مکان دور ہے ایسے اصحاب کے بھی مجلس ہم محروم ہیں ہم کیا کریں آیت  
 نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہیں تو کرنے دو اِنَّمَا وَلِیْکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَوَآءٌ ۝ یہاں  
 کہ دوست تمھارا ہی اللہ اور رسول اسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ابن اسلام نے جب یہ آیت سنی کہ ہمارا ضیاء  
 باللہ و رسولہ و بالمؤمنین اولیاء پھر صفت مومنوں کی کہ الَّذِيْنَ یَقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ ذٰلِکَ  
 وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور حال انکے وہ رکوع کر نیوالے ہیں اکثر تفسیر وغین لکھا ہے  
 کہ یہ آیت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تائید ہے جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت حجرؓ سے باہر  
 مسجد میں لوگوں کو دیکھا بعض رکوع میں تھے بعض قیام میں تھے اور مسجد دروازہ پر ایک سائل کھڑا تھا اس سے  
 آپ ﷺ نے پوچھا کہ تجھے کچھ خبر ہے نے دی ہے اسنے کہا ہاں یہ انکو تھی مجھے اس شخص نے دی ہے اور اشارہ علیؓ پر  
 کی طرف کیا آپ نے فرمایا کہ سوت اسنے کہا حالت رکوع میں آپ نے یہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا خوشخبری ہو تجھ کو





اِی علی کہ تیری شانیں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ  
 اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ اور جو کوئی دوست پکرسے اللہ کو اور رسول اس کے کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں پس  
 یحییٰ کروہ اللہ کے وہی ہیں غالب حدیث میں ہے کہ رفاعہ بن زید اور سید بن حارث یہودی اظہار اسلام کرتے  
 تھے آخر منافق ہو گئے بعض اصحاب سے اور ان سے دوستی بھی حق تعالیٰ نے یہ آیت اناری یا ایہا الذین آمنوا  
 لَا تَحِبُّوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارُ دُولِيَاءُ  
 اِی لو جو ایمان لائے ہوت پکرو ان لوگوں کو کہ پکرتے ہیں وہ دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل ان لوگوں میں سے  
 کہ دشمن گئے ہیں کتاب تو ریت پہلے تم سے اور کافر و کھود دوست و اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین اور رسول اللہ  
 جو ان سے منع کیا اُس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ مقصداً ایمان تھی یہ ہے کہ دشمنان خدا دوستی کرو  
 نبوت دینیست کیجے رافت عدو اللہ سے نہ کیونکہ واروہی ہے اللہ کی درگاہ سے وَاِذَا نَادَيْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ  
 اتَّخَذُوا هُزُواً وَلَعِباً اور جب پکارتے ہو تم لوگوں کو طرف نماز کے پکرتے ہیں اسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجئے کہ جب  
 مسلمان آذان سُکر نماز کو اٹھتے تھے تو یہود آپس میں بطریق استہزا کہتے تھے فاموالا فاموالا صلوا اور  
 رہتے تھے معالم التسلل میں ہے کہ ایک ترسا مدینہ میں تھا جب موزن اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا  
 تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ کہنے والا ایک رات خدمتگار کے ماتھے سے اس کے گھر کو اگ لگ گئی ووقع اہل  
 و عیال جل کر رہ گیا بیت آتش قہر الہی سے نہ جل جاوہ کیونکہ ایسے محبوب خدا جو کرے بے ادبی ذالک  
 بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ یہ ٹھٹھا انکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہے کہ وہ ایک قوم میں کہ نہیں سمجھتے اسانگو  
 کہ دین کی کام ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لانا ہے لکھا ہے کہ ابوہامیر بن خطاب اور رافع بن ابی رافع کئی یہودوں کو  
 لئے پھوٹے جھڑکے پاس آئے اور پوچھا کہ تم کس شریعت میں رہو میں نے ایمان رکھتے ہو آپ فرمایا کہ ایمان رکھا ہو  
 خدا پر اور جو عجیب نازل کیا ہے اور ما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ساری آیت پڑھ دی جب حضرت عیسیٰ کا  
 نام آیا انہوں نے ایک نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا کی ہمیں جانے ہیں تمہارے دین سے بدتر کوئی دین اور  
 تم سے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دونوں جہان میں یہ آیت اتری قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَتَّقُونَ مِمَّا لَكُمْ  
 اَمْنًا بِاللَّهِ وَمَا اَنْزَلَ الْبَيِّنَاتِ مِمَّا اَنْزَلَ مِنَ قَبْلُ کہہ اے یہود ہمیں عیب پکرتے تم سے کہ یہ  
 کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اناری گئی طرف ہمارے یعنی قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اناری  
 گئی پہلے اس سے مثل تورات اور انجیل اور تمام کتابوں کے وَاِنْ أَكْثَرُكُمْ فَاسِقُونَ اور یہہ واسطے ہے کہ  
 اکثر تمہارے فاسق ہیں قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَلِكَ مَثْوًى لَّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ کہہ کہ کیا خبر دون میں لکھو  
 بدتر کے اس جہاں ترویج اللہ کے یعنی تم کہتے ہو کہ تمہارا دین سب دینوں سے بدتر ہے اور تم سب

دین والوں سے بے نصیب زیادہ ہو اس سے میں بدتر دین والا ہر امین تروکت اللہ کے بتا دوں من لعنہ  
 اللہ وخصیبت علیہ وہ شخص ہی کہ لعنت کی اسکو اللہ نے اور حصے ہوا اور اس کے اور وہ یہود ہیں کہ اللہ  
 اپنی رحمت سے دور کر غضب میں ڈال اہی و جعل فیہم الفقرۃ اور کئے انہیں سے بندر صورت مسخ کر کے  
 اصحاب سبت و لکننا زینہ اور سورج سے مسکرا نہ عیسیٰ کے و عبد الطاغوت اور وہ شخص کہ بندہ کی کشتی  
 کی جیسے گوسالہ پرست یا مرد کعبہ اشرف ہی یا وہ ہی کہ معصیت میں فرمانبردار شیطان ہی اولئک ستم  
 مکنا و اصل عن سواہ السبیل یہ لوگ بدتر میں جگہ میں یعنی قیامت کو بری جگہ میں ہوں گے اور بہت  
 بہکے ہو ہیں راہ سیدھی سے و اذا جاءوکم قالوا امنا و قد دخلوا الکفر و ہم قد خرجوا سبہ اور جب  
 آئے ہیں بھگارتے پاس منافق یہود و غیرہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہو ہیں ساتھ کفر کے اور وہ  
 کل گئے ہیں ساتھ اس کے یعنی کفر کے ساتھ ہی دخول اور خروج میں واللہ اعلم بما کانوا ینکون اور اللہ  
 خوب جانتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ میں وہ پھیلے کفر اور نفاق سے و تری اکثر امنہم فیما دعون فی الایم  
 والعدوان و اکملہم النحۃ اور و بچا تو نے بہت منافقوں اور یہود و نصیب سے جلدی کرتے ہیں سچ گناہ اور بعد  
 اور بچ کھانے ان کے رشوت اور یا کو لیس ماکانوا یعلمون البتہ بڑی چوتھے وہ کرتے کو لا ینہضہم  
 الذبائین و لا جنار عن قوطہم الا ثمرہ و اکملہم النحۃ کیون نہ منع کیا انکو و لیون اور عالموں نے  
 بولنے ان کے سے جھوٹ کو اور کھانے ان کے سے رشوت یا یا کو لیس ماکانوا یصنعون البتہ بڑی جو کچھ کہ میں  
 وہ کرنے اور ہی اوس میں ان کے دریغ رکھتے ہیں لکھا ہی کہ ہجرت سے پہلے مدینے میں یہود کی پاس مال بہت تھا  
 و عثرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے انھوں نے انکار اور عناد کیا حق تعالیٰ نے برکت لکھے مال کی اٹھائی  
 اسباب معیشت میں نقصان آئے لگا کلام یہودہ بکنہ لگے ان کے احوال کا حق تعالیٰ خبر دیتا ہی و قالت  
 الیہود ید اللہ معنوا لہ اور کہا یہود مائتہ اللہ کے بند میں یہ کنایہ ہی بخل سے یعنی ہمیں کچھ نہیں دیتا  
 اور روزی ہم پر تنگ کرنا ہی قلت اید فیہم و لعنوا بما قالو ۱۱ بند کئے گئے ہیں مائتہ ان کے خیر سے اور  
 لعنت کئے گئے سب اس چیز کے کہ کہا انہوں کلام یہودہ بل ید اہ مفسد طمان یتفق کیف یشاء بلکہ دولو ما  
 ان کے کتادہ میں خرچ کرنا ہی بطرح چاہتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہ آیت متشابہات ہی ایمان ہمارا ہی اس پر  
 اور عقل سے ہمارے ورا ہی جیسا ان کے لائق ہی ویسا اسکا مائتہ ہی اور یہ کنایہ ہی کمال جود سے  
 دولوں مائتوں سے دیتا ہی یعنی کثیر الاعطای و ینزید کثیر امنہم ما انزل الیک من ربک طغیا  
 و کفروا ما اول البتہ زیادہ کر گیا بہت کو یہود میں سے جو کچھ انار الیا طرف تیرے پروردگار تیرے نافرمانی  
 اور کفر یعنی قرآن مسکرا نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہو گا اگرچہ قرآن دافع کفر و طغیان ہی لیکن انھی ان



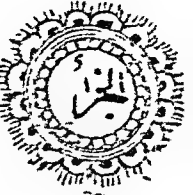
منقولہ نثر ہائیکہ جسے خدای لطیف سے صحیح کو قوت دیتی ہے اور مرض کو سب امرونی مرض ہوتی ہے  
وَالْيَسَاءُ لَهُمُ الْعَذَابُ وَالْبَعْضُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ إِلَى سَمٍّ دَرَسِيٍّ أُنْكَ يَعْزِيهِ فَرْقُونَ يَهُودُ كَيْسِي  
فَرْطِيهِ أَوْ لَصِيرِ عِدَاوَتِ أَوْ لَعْنِ رُوزِ قِيَامَتِ كَلَّمَ أَوْ قَدْ وَانَادَى لِحَرْبِ أَطْفَالِهَا اللَّهُ وَيَسْعُونَ فِي  
الْأَرْضِ فَسَادًا جَوَقَتْ جَلَانِي هِيْنَ الْكَ وَاسْطِ لِرَاسِي كِي سَاخِيهِ سَعِيمِ خِرَاصِيهِ السَّطِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ كِي بُحْجَاوَتِيَابِ  
اِسْكَوَالِدِ اسْطَرَحِ كِي اِپْسِيْن اِنْكَ پھوْتِ پَر جَانِي تِيْجِ اُوْر دُرْتِي تِيْجِ زَمِيْن كِي فَسَادُ كُو وَاللَّهُ لَا يَحِبُّ  
الْمُفْسِدِيْنَ اُوْر السَّوْسَتِ هِنِيْن رُكْطَا فَسَادُ كِرِنُو الْوَلُو كُو اَنْ اَهْلَ الْكِتَابِ اَمْتُوْا وَاتَّقُوا الْكَفْرَ نَاغِيْهْمُ  
سَيِّئَاتِيْمُ وَكَدَحَلْنَا هُمْ جَنَّتِ النَّعِيْمُ اُوْر اَلْكَرْحَقِيْقِ اِہْلِ كِتَابِ اِيْمَانِ لَانِي تِيْجِيْمِ صَلِي السَّطِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اُوْر پَر سِرْكَاري  
كِرْنِي كِنَا هُونِ سِي يَا هُودِيْتِ اُوْر اِضْرَا سِيْتِيْ سِي الْبَنِي دُور كِرْتِي تِيْمُ لَانِي بُرَا نِيَانِ اُوْر كِنَا هُونِ اِنْكَ اُوْر اَلْبَنِي دُور  
كِرْتِي تِيْمُ اِيْمَانِ تِيْمُ تَوْنِ تَعْمَلِيْ مِيْن وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرِيَّةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اَنْزَلْنَا اِلَيْهِمْ مِّنْ دَرِيْجِيْهِمْ  
اُوْر اَلْكُرُوْهُ قَائِمُ رُكْطِيْ اَحْكَامِ لُوزِيْتِ كُو اُوْر اِنْجِيْلِ كُو لِيْعِيْ اِسِيْ عَمَلِ كِرْنِي اُوْر جُو كِيْ اَنَا رَا كِيَا سِيْ طَرَفِ اِنْجِيْلِ پَر وِرْدِ كَا  
اِنْكَ سِي كِي قُرْآنِ تِيْجِ اِسِيْ عَمَلِ كِرْنِي لَا كَلُوْا مِنْ قُورْهِمْ وَمِنْ حَنْثِ اَرْجُلِهِمْ الْبَنِي كَلَمْتِيْ وَهُ رُوزِيْ اِنْبِيْ كُو  
اُوْر پَر لِيْنِيْ سِي اُوْر اِنْجِيْلِ پَالُو لِيْنِيْ سِي لِيْعِيْ رُوزِيْ فَرْخِ هُونِيْ اُوْر پَر سِي مِيْنِيْ پَر سَتَا نِيْجِيْ زَمِيْنِ مِيْن رُوزِيْ كِي  
هُونِيْ تِيْجِيْ اِسْطَلَا سِيُوْهُ هُونَا كِي دَرِخْتُوْلِ سِي اُوْر پَر سِي بِيْ لُوزِيْ تِيْجِيْ اُوْر اِنْجِيْلِ سِي زَمِيْنِ پَر كِرَا هُو اِيْجِيْ جِنْتِيْ قُرْآنِيْ  
اُمْتِيْ مُقْتَصِدِيْ لِيْعِيْ اُنْ يَهُودِيْنِ سِي اِيْكَ جَمَاعَتِيْ سِي رَا هِ كِي مِيَانِيْ رُوْجَلِنِيْ وَلِيْعِيْ سَعِيْمِيْ صَلِي  
عَلَيْهِ وَسَلَمَ اِيْمَانِ لَانِي وَكِيْثَرُ مَنَّهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُوْنَ اُوْر اِيْمَانِ سِي بُرَا سِي جُو كِيْ كِي كِرْنِي تِيْمُ  
يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ اِيْجِيْ سَعِيمِيْ بُنْجَا يَاتُوْنِيْ سِيْغَامِ اِسْكَ اِيْوْنِيْ كِي بَحْثِيْ كَا چِيْ نَا صَالِيْجِ كِرْنَا اِسْكَ جُو كِيْ اِيْكَ اِنْ  
پَر وِرْدِ كَارِ سِيْ لِيْعِيْ جُو اَحْكَامِ دِيْنِ كِي اُتَرِيْ مِيْن وَانْ لِيْعِيْ فَا بَلَّغْتَ رِسَالَتِيْ اُوْر اَلْكُرْ لِيْ لُوزِيْ  
اُوْر تَامِ اَحْكَامِ كُو نِيْ بُنْجَا وِيْ سِيْ بُنْجَا يَاتُوْنِيْ سِيْغَامِ اِسْكَ اِيْوْنِيْ كِي بَحْثِيْ كَا چِيْ نَا صَالِيْجِ كِرْنَا اِسْكَ جُو كِيْ اِيْكَ اِنْ  
نَا رَا اَلْكُرْ لِيْ كِرْ نَا زِيْنِيْنِ هُونِيْ وَاللَّهُ يَعْلَمُكَ مِنَ النَّاسِ اُوْر اَللَّهُ يَخْلُكُوْكَ لُوْكَوْنِ سِي كُوْنِيْ  
بَحْثِيْ هِنِيْن مَارِ سِيْ كَا اِنْ اَللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ تَحْقِيْقِ السَّطِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اِيْمَانِ هِدَايَتِ كِرْتَا قَوْمِ كَا فُرُوْكَوْا نَسِيْجِيْ  
مَنْقُولِ تِيْجِيْ كِي حَضْرَتِ كِي مَارِ سِيْ كِي كِرْتِي تِيْجِيْ جَبِ يِيْ اِيْتِ نَا زِلِ هُونِيْ اِيْجِيْ قُبِيْ اُوْمِ دُورِجِيْ كِي كِرْتِي كَالِ كِرْتِي  
كَا اِيْ لُوْكَوْ بَارِ سِيُوْ كِي حَذَرِجِيْ كِي كَا هَرُ كَا قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيْمُوا التَّوْرِيَّةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اَنْزَلَ  
اِلَيْكُمْ مِّنْ دَرِيْجِيْهِمْ اِيْجِيْ اِہْلِ كِتَابِ هِنِيْنِ هُوْتُمُ اُوْر كِيْ سِيْ حِيْرِيْ دِيْنِ سِي يِيْ اِنْكَ كِي قَائِمُ كِرْتُمُ كَرْتُمُ لُوزِيْتِ كُو  
اُوْر اِنْجِيْلِ كُو كِي اِيْمَانِ لَانِي كَا سَعِيمِيْ صَلِي السَّطِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ پَر وِرْدِ نُو كِيْ اِيْمَانِ مِيْن اِمْرِيْ اُوْر  
قَائِمُ كِرُوْا اُوْر اِمْرُ اُوْر نُو اِيْ اِسْكَ كُو كِي اَنَا رَا كِيَا طَرَفِ مَحْطَارِيْ پَر وِرْدِ كَارِ مَحْطَارِيْ سِي لِيْعِيْ قُرْآنِ







راہ سیدھی سے بعد لعنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و  
 عیسیٰ ابن مریم لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنی یہود اور زبان داؤد علیہ السلام  
 کے کہ اہل المیہ کو انھوں نے کہا اللہم العنہم اور زبان عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے اصحاب مائدہ کو یہی کہا  
 ذلک بما عصوا وکانوا یخذون بہ لغت انکو سب کے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد تک جانتے  
 کانوا الایقانہون عن منکر وعلوہ تھے وہ کہ انکے دوسر کو منع نہیں کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے انکو  
 لیس ماکانوا یفعلون البتہ براہی جو کچھ تھے کرتے اس آیت میں بہت عظیم برے کام سے منع کرنے پر  
 تری اکثر انہیں یتوون الذین کفروا دیکھتا ہی تو بہت کو اہل کتاب میں سے کہ مسلمان کے حد تک دیتی  
 کرتے ہیں ان لوگوں سے کہ کافر ہووے جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوہ بدر کبیر کے لوگیا اور مشرکوں کو مسلمانوں  
 جنگ پر حرص والا ہی لیس ماکانوا انفسہم ان یحط الله علیہم فی العذاب اب ہم خالدون البتہ براہی  
 جو کچھ کہ لگے پہنچا یا ہی واسطے انکے جانوں انکے نے اور وہ کیا چیزیں یہ کہ ناخوش ہوا اللہ اور انکے اور بیچ  
 عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وکانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء  
 اور اگر ہوتے یہود کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اس پیغمبر  
 کے نہ پکڑتے مشرکوں کو دوست کیونکہ موسیٰ کافر مان اور تورات کا حکم یہی کہ کافر و خود دوست نہ پکڑو یا فرما  
 اس سے منافق ہیں کہ اگر یہ ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر دوستی کرتے ولکن کثیرا  
 متیقن فاسقون اور لیکن بہت یہود اور منافقوں میں سے خارج ہیں دائرہ اسلام سے لیکن انشد  
 الناس عداۃ للذین امنوا الیہود والذین اشركوا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگوں سے عداوت میں واطن  
 لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور ان لوگوں کو کہ مشرک لائے ہیں یعنی بڑے دشمن مسلمانوں کے یہود اور  
 مشرک ہیں اب سب سے مخالفت میں تمھارے موافقت رکھتے ہیں ولتجدن اقربہم مودۃ للذین امنوا الذین  
 قالوا انا نضادی اور البتہ پاویگا تو نزدیک تر آدمیوں کا دوستی میں واطن ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں  
 ان لوگوں کو کہ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں کیونکہ دل انکے نرم ہیں یہود سے ذلک بان منہم قتیسین وذهبنا  
 وانیہم لا یشکون بہ نزدیک دوستی میں اس واسطے ہی کہ بغض انہیں سے دانا ایمان راست گو ہیں اور عباد  
 کرنیوالے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے حق کے قبول کرنے سے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب ان کے ہیں  
 کیونکہ نصاریٰ مسلمانوں کے قتل میں اور بلاد اسلام کے خراب کرنے میں یہود کم نہیں لیکن جتنے و نصاریٰ  
 کہ جعفر ابی طالب سے قرآن سکر نرم دل ہو گئے تھے اور نجاشی کے ساتھ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضوں نے  
 کہا کہ جب جعفر نے جتنے سے مراجعت کی نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت بنوی میں بھیجے جب آپ کے



پاس پہنچے اپنے سورہ میں پڑھی یہ بہت روئے اور احکام اسلام کے قبول کئے اور کہا اے حسین کہ قرآن مشابہ  
 تام رکھتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ عیسیٰ پر پڑی تھی مقصود قائلان انا نصاری سے وہ لوگ ہیں واللہ اعلم  
 واذا سمعوا ما انزل الی الرسول اور جب سنئے ہیں یہ جملہ اور عباد جعفر طیار سے یا بنی حجار علیہ السلام  
 وہ چیز کہ نازل کی گئی تھی طرف پیغمبر کے یعنی قرآن شریف تو انہیں ہم تقیض من اللہ مع جماعہ من الحق  
 دیکھتا ہے تو انکو ہوں انکے کو کہ نرمی دے دے سب جیسے ہیں انہوں نے اس چیز سے کہ پہنچا تھا انہوں سے  
 یقولون ربنا انما فاکبنا مع الشاہدین کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس  
 پیغمبر پر اس لکھ ہو ثامدون سے کہ شاید ہی وہ حقیقت پر قرآن کے اور نبوت پر بنی آخر الزمان کے یا ہمیں داخل  
 امت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شاید انیسائے ہیں قیامت کے دن حدیث میں ہے کہ جعفر طیار  
 لوگوں کو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہیں ہمیں مدت ہوئی کہ دعوت کرتے ہیں اور ہم  
 ایمان نہیں لائے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اس پر کہ نہیں دیکھا تم نے اسکو حق تعالیٰ خبر دیا  
 کہ انہوں نے جواب میں کہا وما لکنا الا نؤمن بالله وما جاءنا من الحق اور کیا ہے ہمو کہ نہ ایمان لاویں ہم  
 ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس حق سے یعنی کتاب اور پیغمبر و نظم مع ان  
 یدخلنا دیننا مع القوم الصالحین اور حال یہ ہے کہ طمع رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہمو پروردگار ہمارے  
 ساتھ قوم صالحوں کے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قاتلہم اللہ بما قالوا اجت تجری  
 من تحرقوا الاہم خلیفین فیہا پس ثواب دیا انکو اللہ نے بدلے اسکے جو کہا انہوں نے اخلاص اور اعتقاد سے  
 بہت تین کہ چلتی ہیں نیچے درختوں اور جویوں انکے کے بہرین ہمیشہ رہنے والے ہیں حج اسکے وذلک جزا  
 المحسنین اور یہی ہے بدلہ انکی کرنیوالوں کا والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیمہ اور جو  
 لوگ کہ کافر ہوئے اور چھپا پات شایین ہمارے کو یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں لکھا ہے کہ ایدن پیغمبر  
 حدیث اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ انہیں سے ابو بکر اور علی اور ابن  
 مسعود اور مقداد اور ابو ذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کر کر یہ  
 بات مقرر کی کہ باقی عمر و کوصیام رات کو قیام کیے اور کچھ ہوں نے پرسوئے اور گوشت اور حری نہ کھائے اور جب  
 عورتوں سے کیجئے یکم پوش ہو کر بیٹھ رہے اور اس عزم کو موکد بقسم کیا یہ خبر حضرت کو پہنچی آپ انکو کہا کہ  
 میں مامور اس کا نہیں جو سنئے تھے ابھی شہر تھارے نفس کا حق ہے روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور شب کو  
 سوؤ بھی اور جاگو بھی کہ میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں رکھتا گوشت اور حری کھاتا ہوں  
 عورتوں سے صحبت کرتا ہوں من رعب عن سستی فلیس منی پس جو شخص کہ پھر سے سنت میری سے پس نہیں

مجھ سے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا  
 اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اور پرہیزے پاکیزہ و وحیران کن حلال کیں ہیں اللہ نے واسطے تمہارے  
 اور مت نکل جاؤ حد سے اللہ کے کہ حلال کو حرام نہ کرو إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا  
 حد سے نکل جانے والوں کو وَكُلُوا وَشَرُّوا حَتَّىٰ تَرْضَوْا اللَّهُ حَلَّالٌ طَيِّبًا اور کھاؤ اور پیو کہ دی ہے تم کو اللہ در نخل  
 کہ حلال پاکیزہ ہو وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنے میں حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم  
 ساتھ اے ایمان لائے بعد نزول آیت کے ان دس شخصوں نے کہا ہے جو قسم کھائی اُسکا کیا علاج کریں یہ  
 آیت اُتری کہ لَا يَنْفَعُ اخْتِافُكُمْ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ نہیں بکریا تم کو اللہ ساتھ بے قصور کے سچ قسموں تمہارے  
 سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز اس گمان پر کہ جسے اور وہ نہ ہو اس پر مواخذہ  
 شرع میں نہیں اور امام شافعی کے نزدیک بے قصد جو زبان سے نکلے جیسے لا والله ولبی الله ولكني تخافونكم  
 بما عقدتم الايمان اور لیکن بکریا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ گمراہی سے تمہیں قسموں کی اور میں معتقد  
 وہ ہے کہ زبان سے قسم کھائی اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَكَفَّارَتُهُ اِطْعَامُ عَشْرَةِ  
مَسْكِينٍ پس کفارہ اسکی کھانا دس مسکینوں کا ہے مذہب امام اعظم نصف صاع جو اور گھون اور خرابا ہے  
 کہ دو پیروں ہوتا ہے پستالیں سے بھر کے میرے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اس قدر ہر مسکین کو طعام  
مِنْ اَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ اَهْلِيكُمْ اور کسوٹم در میان سے اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنی بہت اچھا  
 نہ بڑا یا سنا دس مسکینوں کا ہے ہر ایک کو ایسی پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جائے مذہب امام اعظم کسے اور  
 اور دل کے نزدیک سرعورت کے قدر کفایت کرتا ہے اور خیر بڑی قربت یا آراؤ کرنا ایک گردن کا پیر لٹے بندہ  
 آراؤ کرے سالم بے عیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہ مذہب حنفی ہے اور شافعی کے نزدیک ایمان شرط ہے  
فَنَ كَمْ يَبْعِدُ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ پس جو کوئی نہ پادے یہ کفارہ تینوں روزے رکھے تین دن کے پی در پی  
 اور شافعی نزدیک تین روزے شرط نہیں ذَالِكْ كَفَّارَةٌ لِّاَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہ ہے کفارہ قسموں تمہارے  
 کی جب قسم کھاؤ تم تو توڑو وَاحْفَظُوا اَيْمَانَكُمْ اور محافظت کیا کرو قسموں اپنے کی کہ کفارہ توڑ کر دیا کھا  
 کرو وَلَا يَنْفَعُ لَكُمْ اِنَّهٗ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ کفارہ تم کا بیان کیا اس طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے  
 تمہارے نشانیاں اپنے شرع کی تو کہ تم شکر کرو اس بیان کی نعمت پر سمجھ لیجئے کہ حشر کے حق میں چار آیتیں  
 نازل ہوئی ہیں اول آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّجِيلِ وَالْاَعْنَابِ تختوں منہ سکر اور زقا  
 حنا اور ان لوگوں میں حلال تھی دو سکر جب عمر فاروق اور معاویہ بن جہل نے حمر اور سب کے حق میں  
 پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب یہ آیت آئی کہ قل فيها اثم كبير ومنافع للناس لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ



طرف ائمہ کبیر کے ترکے اور بعضوں نے منافع للناس بلا حطلہ کر کئی فی سبے تیسری مہاجری میں عبد الرحمن بن  
عوف کے نماز شام میں امام قل یا ایہا الکافرون جار جلیہ لاجبول گیا آیتہ آتی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری الکھجاء  
ترک کی چوتھی عتبان بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پینے بعد بن وقاص نے  
حالت مستی میں جو انصار میں شعبہ رکھا ایک شخص نے سعد کے سب میں ضرب دی مجلس ساری اپنی ہو گئی  
سعد نے حضرت سے اگر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ماتھے اٹھا کر دعا کی کہ الہی میان کہ واسطے ہمارے بیچ خمر کے  
بیان شافی یہ آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا أَنزَلْنَا الْحَمْدَ وَالْمِيسِرَ وَالْأَنصَابَ وَالْأَدَامَ  
رَجْسًا مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو وہ اس کے نہیں کہ شراب اور جو اور تھان ہوں کی  
اور تیر فال کے پلید میں کام شیطانی سے میں سمجھ لیجئے کہ شراب میں سب مسکرات داخل ہیں اور جو  
میں نزد اور لعب وغیرہ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ پس پرہیز کرو اس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اور تاکو تیل الشیطان  
إِنَّ تَوَقُّعَ بَيْنَكُمْ الْعُدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمِيسِرِ وَبَيْعِ الْكَافِرَاتِ وَاللَّعْنَةِ  
سوا اس کے نہیں کہ ارادہ کر یا حبش طیان یہ کہ ولے در میان تمہارے عداوت اور بغض بیچ پیئے شراب  
اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یا دخل کے سے اور نماز سے فَقُلْ إِنَّمَا قُتِلْتُ پس کیا ہو تم باز  
پینے والے یہ استہنام بمعنی امر ہے یعنی باز ہو تم شراب پینے سے اور جو اکیلے سے کہ مجھیں لے  
عیبوں پر اطلاع کر دی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ایہ  
یارب باز رہے ہم اسی پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں دس دلیلین میں حرمت خمر کی  
اول یہ کہ خمر کو قمار کے ساتھ لائے وہ حرام ہے یہ بھی حرام ہوئی دوسرے پرستی کے ساتھ ملا یا کہ  
سحر امون کی ہے پس یہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے جس یعنی پلید کہا اور جو پلید حرام ہے  
چوتھی عمل شیطانی کہا اور جو عمل شیطانی کا ہے پانچویں حکم کیا اس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا  
فرض ہے وہ حرام ہے چھٹے چھٹکارا حج اجتناب اس کے کے فرمانا اور جس کے اجتناب میں چھٹکارا حج وہ حرام  
ہے ساتویں اس کے سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو در میان مسلمانوں کے سبب عداوت ہو  
وہ حرام ہے آٹھویں یہ باز رکھنے والی یا دخل سے ہے اور جو یا دخل باز رکھے حرام ہے نویں سبب  
مغ نمازی بیشک حرام ہے دسویں فرمانا یہ باز رہو اس سے یعنی ترک کرو اور جس کا ترک فرض ہے  
حرام ہے حدیث میں کہ مد من الخمر کعابد وثن یعنی مد من جمر مثل پرستہ بتان ہے بیٹ معاذ اللہ  
گناہ سخت شراب ہے راقت نہ خدا اپنے نقصان سے بچاؤے ہر مسلمان کو وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
وَاحْذَرُوا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پیئے شراب اور فرمانبرداری کرو رسول کی بیچ امر اور

ہنی اسکے کے اور درو مخالفت سے فرمان خدا کے قَاتِلْتُمْ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ الْمُنَافِقِينَ  
 پس اگر پھر جاؤ تم امر اور ہنی سے پس جانو تم یہ کہ اوپر رسول ہمارے پہچانا ہے ظاہر اور کچھ ہک پھر  
 نکلی جو مانو گے لکھا ہے کہ جب آیت حرمت خمر کی نازل ہوتی بعض صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعض  
 بجائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے اور اب نہ رہا اہل نوش کر گئے اُنکا کیا حال ہو گا یہ آیت اتری  
 لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُوا مِنْهُنَّ اَوْ يَرْنُ لَوْ كُنَ كَ جَوَائِمَانِ لَاسْهُ اَوْ  
 عمل کئے لچھے گناہ چھ اس چیز کے کہ کیا ہے انہوں نے اور انہیں حرام تھی پھر نہ گئے اور زندوں پر بھی  
 شراب پینے کا پہلے حرمت گناہ نہیں اِذَا مَا اتَّقَوْا وَاْمُنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَاْمُنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا  
 احسنو کہ جس وقت پر پیہر گاری کریں شرک سے اور ایمان پر ثابت رہیں اور عمل کریں لچھے پھر پر پیہر کریں  
 حرمت سے اور ایمان لاویں انکی حرمت پر پھر ثابت رہیں پر پیہر گاری پر اور نیک کام کریں وَاللَّهُ يَحِبُّ  
 الْمُحْسِنِينَ اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کاروں کو نظم منہ نہ نیکی سے پھر ایمر و دین ہر بول کے والسبب  
 المحسنین نہ مندرج ہے حب حق احسان میں نہ دوست رکھ احسان کو ہر آن میں نہ رافا ہر ایک سے  
 احسان کرنے صرف احسان اپنا مال و جان کرنے لکھا ہے کہ سال حدیبیہ میں شکاری جانوروں نے مسلمان  
 شکاریں غلبہ کیا انکے اسباب میں چلے آئے تھے اور یہ عمر کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھ کر غلبہ ہو  
 تھے یہ آیت اتری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمْ اللَّهُ بَشِيرٍ مِنَ الصَّيْدِ اِي لَوْ جَوَائِمَانِ لَاسْهُ ہوا البتہ  
 آزمائو گیا تمکو اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمہارے تَنَالَهُ اَيْدِيكُمْ وَدِمَاحُكُمْ کہ پیچھے ہیں  
 تَنَالَهُ تمہارے مثل چھوئے شکار کے اور پیہر تمہارے ہاں بڑے شکار کے اور یہ ازما نا اسو اسطے ہی  
 لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ نہ تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو کہ درتا ہے اس سے بن دیکھے تھیں  
 اَعْنَدِي بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ اَلِيمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اس آزمائش کے پر اسطے  
 اسکے عذاب ہیں دروینے والا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرْمٌ ط اِی لَوْ جَوَائِمَانِ  
 لَاسْهُ ہوسٹ مارو الو شکار کو اور حال اُنکے تم احرام میں ہو حج کے یا عمر کے سمجھ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور  
 یتوں مذہبوں میں سگ گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکاریں داخل نہیں  
 اِنکے مارنا درست ہے وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا اَوْ جَو کوئی مارو اے شکار کو تم میں سے جان کر کہ احرام میں  
 ہوں اور شکار مجھ پر حرام ہے اس سے مراد البالیہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ سال حدیبیہ میں گور خرنیز سے  
 مارا تھا یہ قصد اے قید اسکے واسطے ہی والا ہر حرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے قتل مَاقَتْلَ  
 مِنَ النِّعَمِ پس اس پر واجب ہے نہ لا مثل اسکے جو شکار مارا جا کر چار پاویں سے جیسے اونٹ اور گائی

اور بکری یعنی اس شکار کے عوض ان چار پاؤں میں سے دج کرے بریکے بدلے بڑا چھوٹیکے چھوٹا بچہ کرے  
 بِه ذَوَاعِدٍ لِّقَتْلِكُمْ حُكْمٌ كَرِيمٌ ساتھ اس کے دو صاحب عدالت تم میں سے یعنی دو مرد وانا کہہ دیں کہ اس  
 شکار کے برابر یہ چار پاؤں تیرے قیمت میں هَذَا يَابَالِغُ الْعَجَبَةِ در احوال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبہ ہو  
 یعنی کعبہ میں لجی کے دج کرے اَوْ كَقَادَةِ طَعَامِ مُسْكِنٍ یا اور اس کے کفارہ شکار کر نیکا کھانا مسکینوں  
 اَوْ عَدَلِ ذَلِكَ صَبَا لِيَذُوقَ وَبَالَ الْإِثْمِ یا برابر اس کھانے کے روزی رکھتے ہیں تو کہ چکھے شکار کر نوالا احرام میں  
 و مال کام اپنے کا سمجھ لیجئے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اس کے قربانی کرے پھر امام مالک اور تافعی کہتے  
 ہیں کہ خلقت اور میت میں مثل ہو جیسے شتر مرغ مارا تو اوت دج کرے اور گور حرام مارا تو گائے اور ہرن مارا  
 تو بکر اور امام اعظم کے نزدیک یہ ہے کہ جہاں مارا ہی وہاں اس کی قیمت جھیرالے اگر اس قدر قیمت ہے  
 کہ قربانی ضرر دیکر لگتا ہے تو ضرر دیکر حرم میں پہنچائے یا اس کا کھانا ضرر دیکر درویشوں کو کھلائے ہر کدین  
 نیم صاع گہون اور ایک صاع سوا اس کے یا عوض طعام ہر کدین کے ایک روزہ رکھ لے اور نزدیک امام تافعی  
 کے ہر درویش کو ایک مد طعام و عفا اللہ عما سلف معاف کیا اللہ نے اس چیز سے کہ گذر گئی یعنی شکار  
 کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کرے گا پھل  
 پس بدلہ لے گا اللہ اس سے وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہے حکم اپنے میں بدل لینے والا  
 ہے اس سے جو حکم اسکا مانے اَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَادَةِ حال کیا گیا  
 واسطے تمھارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا میں چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنواں داخل ہے  
 اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے کھانا دریا کا کہ جھیل یا نیکی اچھلکر کنارہ پر آ رہی اور مر گئی فائدہ ہے  
 واسطے تمھارے اور مسافروں کے وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اور تمھارے شکار  
 جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام میں وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي الَيْهِ تُحْشَرُونَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ  
 طرف اس کے جمع کئے جاوے جَعَلَ اللّٰهُ الْعَجَبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ کیا جس اللہ نے کعبہ کو کہ  
 گھر حرمت والا ہے باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے دین دنیا میں دین کا قیام یہ ہے حج اور مناسک  
 حج ومان میں اور دنیا کا یہ ہے کہ ومان ایمنی پر قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینہ حرمت والے کو  
 کہ تیاران حج کی کریں یا مردار سے سب جہینے حرام میں کہ ہنسی اٹھیں قتل اور عارت سے ایمن رہنا اور اللہ ہی  
 وَالْقَلَادِئِدَ اور قربانیاں اور کلمے میں پٹے والیاں یعنی یہ بھی تمھارے باعث قیام امور میں کہ شیر و لہ اور چورو  
 ماموں میں ذَلِكُمْ لَعَلَّكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا یہ جو مذکور  
 ہوا اس واسطے ہے تو کہ تم جانو کہ حق اللہ یا مآثر جو کچھ کہ حج است مانوں کے اور جو کچھ کہ حج زمین میں ہے اور یہ کہ

اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے جو کچھ مقرر کرتا ہے حلال حرام اپنے علم اور حکمت سے کرتا ہے اَعْلَمُوا أَنَّ  
 اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جانو تم یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے واسطے کہ جو مجرم ہو  
 کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اس شخص کہ محرمات سے بچتا ہے مَعَ عَلَى الرَّسُولِ أَلَا بَلَدٌ  
 نہیں اور رسول کے مگر ہانا احکام کا مکلفوں کو کہ عذر انکو نہ ہے قَالَهُ يَعْزِمُ مَا تَبَدُّونَ وَمَا تَكْتُمُونَ  
 اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو قُلْ لَا تَسْتَوِ الْخَبِيثَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ وَلَوْ اجْعَلْتَ لِكُلِّ خَبِيثَةٍ  
 کہ لای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں برابر ہوتا ہے پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو نہایت پلید کیونکہ اہل  
 اچھے برے کا ہے مٹور سے نہ بہت کا اور یہ حکم عام پلید آدمیوں میں ہو یا مالوں میں یا اعمالوں میں یا اور  
 چیزوں میں قَاتِلُوا اللَّهَ يَا أُولَ الْأَكْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْقَهُونَ پس ڈرو اللہ سے حلال جاتے ہیں حرام کے  
 اسی عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معاملہ میں اس عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگ حضرت سے  
 بطریق استہزا یہودہ باتیں پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باب اس شخص کا کون ہے کوئی کہتا تھا میرا  
 گم کیا ہے کہا ہے یہ آیت اُتری یا ایہا الذین آمنوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَمْنَاءٍ إِنْ تَبْلَغُوا شَوْكُمُوهَا لَوْ جَاءَ  
 لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزوں سے کہ اگر ظاہر کئے جاویں واسطے تمہارے جواب انکے ناخوش لگے لَمَّا وَانْ تَسْأَلُوا  
 عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدِلُ لَكُمْ وَأَوَّلُ السَّوَالِ كَرُوْكَ اَنْ حَمِرُوْنِ سَعْمِیْرَ سَاعِیْرَ سَاعِیْرَ سَاعِیْرَ سَاعِیْرَ  
 کیا جاویگا واسطے تمہارے عَقَبًا اللَّهُ عَنْهَا مَعَاذَ اللَّهِ دُنِيَ اُنْثَیْ یعنی مت پوچھو ان چیزوں سے کہ اللہ نے  
 معاف کیا انکو اور بندہ کو تکلیف انکی آدمی لکھا ہے کہ جب آیت فرضیت حج کی نازل ہوئی سراقہ بن مالک نے  
 کہا کیا ہر سال میں فرض ہوا حضرت نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہو جانا اور محضین طاقت انکے ادا  
 کی نہیں اس حضرت نے فرمایا فاسر کوئی ماثر لکم اور یہ آیت اُتری کہ حق تعالیٰ نے معاف کیا اور اس سوال پر  
 سواخذہ نیکاً وَاللَّهُ يُخَفِّقُ رَحْمَتُهُ وَاللَّهُ جَبَّارٌ عَلِيمٌ کہ معاف کرتا ہے اور بدیاری کہ عذاب کرنے جلدی نہیں  
 کرتا قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَخَسِبَ يَوْمَ تَجِیْزُ لِقَائِهِمْ قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكَ قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكَ قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكَ  
 طلب کیا تھا اور حواریوں نے ہانڈہ مانگا تھا اَصْبَحُوا بِهَا كَا فِرَانِیْتَ پھر ہو گئے ساتھ اسکے کا فر یعنی بھڑکے  
 معجزیکے ایمان نہ لائے عذاب الہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہے کہ عمر بن لُحی نے عرب کے ساتھ قبیلوں بڑوں کو  
 دین اسماعیل سے پھر کرت پرستی پر لگادیا تھا انہیں سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اسے بت پرستی کے لئے بت  
 بنائے تھے اور بحیرہ اور سایہ اور وصلہ اور حامی بٹھرائے تھے جس اونٹ کو بت کی بنیاد کر کے کان چیر دیتے تھے  
 بحیرہ کہتے تھے اور جس جاوڑے نام پر آراؤ کر کے ساندہ کر دیتے تھے کہ جہاں چاہے پھر اور بھائے اور اسکا کھانا  
 حرام کہتے تھے اُسے سائبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ نہ ہو تو بت کی بنیاد کر دے اور مادہ ہو تو میں رکھوں پھر



عزیز اور زیادہ دلوں کو پیدا ہوتے تو بھی مراد رکھتا اسے وصیہ کہتے تھے اور جس اوست کے دس بچے ہو لایم ایک  
 یوں اپنے کے تو اس اوست پر لاؤنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر سے نہیں گزرتے تھے  
 اس کو حامی کہتے تھے عمروں کی کمی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کرامت نشان تک ساتوں  
 قبیلوں عرب کے بہرہ ور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یوں نہیں فرمایا جس حق تعالیٰ نے انہی بات زدگی اور  
 یہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ خَيْرٍ وَلَا سَابِقَةٍ وَلَا وَصِيْلَةٍ وَلَا خَلَامٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَنْهَى الْقَوْمَ الْكَافِرَ بِمَا كَانُوا  
 عَنِ الْكَذِبِ ۚ نہیں مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور سابقہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہو جائیں  
 لیتے ہیں اور اللہ کے جھوٹ جیسے عمروں کی اور اس کے اتباع وَالْكَثْرُ لَا يَحْصُلُونَ اور اکثر گئے نہیں سمجھتے  
 حلال حرام کو اور تحقیق کرنے میں غور نہیں کرتے پہلے کمرہوں کے قدم پر قدم رکھتے ہیں وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ  
 تَعَالَوْا لِلْحَمْدِ مَا انْزَلَ اللَّهُ وَالْإِسْمُ قَالَ وَاحْسِنُمَا مَا جَدْنَا عَلَيْهِ اَبَاءُ اس اور حرام کے حکم اور اطراف پیغمبر کے بیان کرنا والوں  
 لکھے ہیں کہ اس طرف اس جہز کے کہ اتاری جس اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور اطراف پیغمبر کے بیان کرنا والوں  
 حکم میں کہتے ہیں کفایت ہے جو کچھ کہ یا اپنے اوپر اس کے بالوں سے کہ او کو کان اباؤہم لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا  
 وَلَا يَحْصُلُونَ کیا تعلیم کرنے میں اگرچہ تھے باپ لگے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پائے یعنی وہ جاہل اور گمراہ  
 لاکھ بیرونی میں فقہ نہیں ہیں بیرونی اس کی جانتے جو عالم اور رہنما ہو نظم بیرونی جاہل کی کرنا جہیز کیوں  
 وہ خود گمراہ و نااہل جس نہ راہ بتلانے کو عالم جانتے نہ حکم پر اللہ کے قائم چاہئے تو سچ کہ اس مولوی نے زلف  
 سوچ اس کہتے کہ یا فہم رسانہ دست برینا زنی امی براہ نہ دست و رکوری زنی امی بجایہ نہ یا ایہا الذین امنوا  
 عَلَيْكُمْ بِانْفُسِكُمْ اِی لوگو جو ایمان لائے ہو لازم مکیرو اور پرینے محافظت جانوں اپنے کی یعنی احکام الہی پر قائم  
 لَا یَصْرُفُ عَنْ خَلٍّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ نہ ضرر کر گئی تلو گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہو واجب راہ پاؤ گے تم لکھا ہے کہ  
 مسلمان کافروں پر حسرت کھاتے ہیں اور ان کے ایمان کی ارزو کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آپ سب جملے رہو  
 کافر و کفری گواہی مومنان راہ یا قہ کو خلل نہیں پہنچا قُلِ اِلٰی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَاُنْصِتُوا لِحُكْمِ اللّٰهِ تَعْلَمُوْنَ  
 طرف اللہ کے جس بازگشت تمھارے سب کی پس خبر دیکھا تلو ساتھ اس کے جو تھے تم کرنے لکھا ہے کہ عدی اور تمیم رضای  
 تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے لکھے ساتھ سلمان بن بیل نام عمرو عاص کا غلام کیا تھا وہ ومان بیمار ہو اور  
 اسباب اسباب جنس اور نقد ایک کا غذر لکھ کر اپنے اسباب میں لکھ لیا جب بہت شدید ہو مرض تمیم  
 اور عدی کو وصیت کی کہ میرے گھر پر اسباب میرا پہنچا یا پھر مر گیا انھوں نے سب اسباب اسکا دیے میں  
 اس کے گھر دیا لیکن ایک کتورہ یا نیچا کتورہ ہی نقش اس پر تھی وہ اس اسباب میں سے نکال لیا بیل کے  
 والوں نے وہ کاغذ لکھا ہوا دیکھا تو سب چہیزیں موافق لکھے کے پائیں لیکن وہ کتورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعویٰ



کیا اور اس قصے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے یہ آیت نازل ہوئی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اشْهَادُوا**  
**بَيْنَكُمْ** اِذَا خَضَعَ أَحَدُكُمْ لِلْمَوْتِ اِی لوگو جو ایمان لائے ہو کو اسی کی درمیان تمہارے جب حاضر ہو ایک کو  
 تم میں سے موت کی نشانی جتنی الوصیۃ انسان ذو اعدل تمہارے اور احوال میں غیر کے وقت وصیت کے  
 دو شخص ہوں صاحب عدل اور انصاف کے تم میں سے مسلمان یا اور دو سوا تمہاری یعنی ذمی اور ارباب حکم  
 منسوخ ہے گو اہی ذمی کی مسلمانوں پر باجماع درست نہیں ان انتم ضربتم فی الارض فاطاب انکم مقصیۃ الموت  
 اگر تم سفر کر ویج زمین کے پس پہنچے تمکو وصیت موت کی یعنی سفر میں اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانوں کو وصیت  
 کر گواہ کر لو محسنوہما من بعد الصلوة ہند رکھو ان دو لوگوں کو پہنچے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہے دعا  
 نیک اور بد اس میں زیادہ قبول ہے **فَيَقْسِمَانِ بِاللّٰهِ** یہ پس قسم کھاویں دو لوگوں ساتھ اللہ ان اذنتکم  
 اگر نیک رکھتے ہو تم سچ لگے اور مضمون قسم کا یہ ہو کہ لا شری فیہ ثمنا منول لیکے ہم بد اس قسم  
 کے کچھ مول لینے دنیا کی طمع کو اسے جھوٹی قسم نہیں کھانے کی تو کانہ اذرتکم اور اگر تم صاحب قربت  
 ولا نکتم شہادۃ اللہ اور نہ چھپاؤ نیکے ہم کو اہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمیں اقامت پر اس کے حکم کیا ہے **اِذَا اذالین**  
**الظالمین** تحقیق ہم اس وقت کہ گواہی چھپاؤ نیکے ہم کو اہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمیں اقامت پر اس کے حکم کیا ہے  
 البتہ ہو جاؤ نیکے گناہگاروں سے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم اور یتیم کو بعد نماز عصر کے منبر کے  
 پاس کھڑا کر کے قسم دی انھوں نے قسم کھائی کہ ہم نے بدل کا مال نہیں لیا یہ قسم ہم سچ کھاتے ہیں آپ  
 نے چھوڑ دیا پھر وارثوں نے بدل کے وہ کٹوڑا ایک سار کے پاس دیکھا اس سے پوچھا انے کہا میں نے یتیم اور  
 عادی سے مول لیا ہے پھر یتیم اور عادی جھگڑا کیا انھوں نے کہا یہ ہم نے بدل سے خرید لیا تھا اور ہمارا کتابہ نہیں  
 اس واسطے ہم نے اقرار نہیں کیا کہ پھر حضرت کے پاس قصہ آیا یہ آیت اتری **فَاِنْ غَشَرَ عَلَیْکُمَا شَيْخًا اِمْتًا**  
**فَاٰخِرَانِ یَقُوْمَانِ مَقَامَ الْمَمْنِ الَّذِیْنَ اسْتَقْبَلُوْکُمْ عَلَیْہِمْ الْاَوَّلِیَانِ** پس اگر خبر ہو کہ اوپر اس بات کے کہ ان دونوں  
 گواہوں نے کب کیا ہی گناہ کا سبب حیات کے پس اور دو شخص کھڑے ہوویں گواہی کو ملکہ ان دونوں  
 خاتونوں کی ان لوگوں میں سے جکا حق دیا ہے اوپر ان کے کہ احق اور اولی ہیں شاہدی دینے میں ان دو بیگانوں  
 کیونکہ اپنے نزدیک ہیں **فَيَقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَہَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَہَادَتِنِہِمَا** پس قسم کھاویں  
 ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے کی سچی ہے گواہی ان دونوں کے سے کہ ہم  
 جنھوں نے پہلے دی ہے **وَمَا اعْتَدٰنَا اِلَّا اِذَا الْمِنَ الظَّالِمِیْنَ** اور نہیں حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم جیسا کہ نیکے  
 البتہ ہو جاؤ نیکے ظالموں سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہ رکھیں پھر حضرت نے فرمایا کہ عمر و عاص اور مطلب بن وداعد  
 اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہ کٹوڑا بدل کا تھا اور انھوں نے حیات کی ہے پھر حضرت نے

وارثوں کو بدل کے ولو ایاذ الیک اذنی ان یتأویا لیسہا دة علی وجہہا اوتخافوا ان تردا جان بعد ایمانہم یہ حکم  
 جو کیا ہننے نزدیک تر ہے اس سے کہ لے آویں گواہی اور طرح اسکے کے یا نزدیک تر ہے اس سے کہ ورنہ یہ  
 کہ پھیری جائیگی میں اور مدعیوں کے پیچھے قسموں انکے کے کہ کھائی میں واثقوا اللہ اور درو اللہ سے  
 جھوٹی قسم کھانے سے واسمعوا اور خود کے حکم کو اور قبول کرو واللہ لا یہدی القوم الفاسقین  
 اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی دینے والے جھوٹے ہیں یوسف یجمع  
 اللہ الرسول فیقول ماذا الجیم یا ذکر وچہ دن کہ اکھا کر گیا اللہ پیغمبروں کو پس کہگا انکو کیا چیز اجابت کی گئی  
 تھی بچے تمہارے قوم نے کیا بات مانی تھی تمہاری جب تم انکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہ سوال  
 منکروں نے تویح کے واسطے ہو گا یا واسطے ادائے شہادت انبیاء کے ہو گا اور مسلمانوں کے قالوا لا علیہم لئلا یسئل  
 پیغمبر نہیں علم ہو کسی چیز کا تیرے علم کے لگے انکے انت علام الغیوب یہ تحقیق توئی ہے جا والا غیوب  
 پس تو جانتا ہے جو قوم نے میرے ظاہر کیا اور جو دلیں چھپایا اور جب چیز کی اجابت کی اور جب کا  
 انکار کیا اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم اذ کن نعیم علیک وعلى والد فکما وکرسوق کہگا اللہ اے عیسیٰ میرے  
 یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی میں نے اوپر تیرے اور اوپر مان تیرے اذ ایدتک بروح القدس جسوت  
 کہ قوت دی تجھ کو ساتھ روح پاک کے کہ جبریل علیہ السلام کے کہ جس سے مرد جلا تا تھا یا ساتھ انجیل کے  
 تکلم الناس فی المہد وکھلا بائیں کرنا تھا لو کون سے چچ جھوٹے کے اور جوانی کے یعنی بائیں تیری بچپن میں اور  
 جوانی میں از روے فصاحت یکسان میں سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے اترنا حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نکلنا ہے  
 کیونکہ بافتاق طما قبل اس کھولتے وہ آسمان پر گئے ہیں اور جس عمر میں گئے ہیں ایں میں اترینگے پھر میں  
 پر اگر کھولیت کی سن کو پہنچے اذ علیک النکت والحکمة والتوراة والا انجیل اور یاد کر اے عیسیٰ  
 جسوت سکھائی ہے تجھ کو کتاب یعنی کتابت اور خط اور فہم جزو کا اور معنی نوزیت کی اور انجیل کی واذ خلق  
 من الطین طیس الطیر یا ذنی اور یاد کر جسوت بنا تا تھا تو متی سے جیسے صورت جانور کا ساتھ حکم میرے  
 فسبح فہا فتکونی طیر یا ذنی پس چھوٹتا تھا تو بچ اسکے پس ہو جاتا تھا پر نڈا زندہ ساتھ حکم میرے وغیرہ  
 الائمہ والا برص یا ذنی اور جیکا کرنا تھا مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ ولے کو ساتھ حکم میرے واذ خرج  
 الموتی یا ذنی اور جسوت کالتا تھا تو مرد و نکو قبر و نئے زندہ ساتھ حکم میرے واذ کففت بنی اسرائیل  
 عنک اذ جنتہم بالبیتات اور یاد کر جسوت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو یعنی یہودوں کو تجھ سے  
 کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو انکے پاس ساتھ معجزوں روشن کے کہ مذکور ہو فقال  
 الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین پس کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل میں سے بہت

بنی یسرا



سحجر سے جو عیسیٰ دکھاتا ہے مگر جادو و ظاہر ہر پر و اذ او حیت الی الخ و یتین ان امنوا بی و یسئلونی قالوا  
 امنوا و اشہد باننا مسلمون اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت امر کیا ہے ظہر  
 حواریوں کے انکے پیغمبر کی زبانی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میر اور ساتھ پیغمبر کے کہ عیسیٰ ہی کہا انھوں نے ایمان  
 لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اسکے کہ ہم سامان ہیں اذ قال الخ و اذ یوسف بن مریم کھل یسئلونی  
 ان یتنزل علینا مائدہ من السماء یا و کر جو وقت کہا حواریوں نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کیا کر سکتا  
 پروردگار تیرا یہ کہ آمارے اوپر ہمارے ٹولن کھانے کا اس سامان کے قال الخ و اللہ ان کنتم مؤمنین کیا  
 عیسیٰ نے ذر و تہ سے اور ایسے سول مست کرو مگر ہو تم ایمان لانے والے اس کی قدرت پر اور میر نبوت پر قال  
 کہا انھوں نے عذر لا کر کہ ہم قدرت کاملہ میں اسکے شک نہیں رکھتے لیکن نؤید ان ناکل منها و قطین  
 قلوبنا و نعلم ان قد صدقنا و نکون علیکم فامین الشاہد یسئل ہ اور ارادہ کرتے ہیں ہم یہ  
 کہ کھا دیں ہم اس خواہن سے اور آرام ملیں دل ہمارے اور جانیں ہم یہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہم سے  
 کہ جو تم خدا سے مانگو گے دیکھا اقد ہو میں ہم اوپر اس خوان کے گواہوں سے جب تو ہم سے گواہی مانگے ابن  
 عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسیٰ نے کہا میں نے  
 روزے رکھو انھوں نے رکھے پھر کہا اے عیسیٰ جسکے واسطے ہم یہ کام کرتے وہ ہیں طعام دیتا ہیں اللہ سے  
 ہمارے واسطے خوان مانگ اور سامان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے ماندہ کا سوال کیا  
 حضرت عیسیٰ نے کہنبل اور حہ کرو عالی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا قال عیسیٰ ابن مریم اللہم کہ عیسیٰ  
 بیٹے مریم کے نے یا اللہ سمجھ لیجئے کہ اصل اللہم کی یا اللہ + تھی حرف نذا کو حذف کر کے میم آخر میں عوض  
 اسکے نے آئے اور یہ کلمہ اللہم برابر گواہی لکھا ہے کہ تمام اللہ کے ناموں سے اسکے میم میں رکھتے ہیں  
 بعضوں نے کہا ہے کہ جس نے اللہم کہا گویا اس نے سب ناموں سے اللہ کو یاد کیا اس واسطے حضرت عیسیٰ نے  
 اول دعا کے یہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی و بنا انزل علینا مائدہ من السماء لکون لکنا عید الاولینا و اخرنا  
 و ایتہ منک و اذ من قنا و انت خیر الترائین اے اے پروردگار ہمارے آمارا اوپر ہمار خوان اسماں  
 کہ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنی ہمارے زمانے کے اور تجھے آنے والے اس  
 خوان سے بہرہ یاب ہوں اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیرے اور صحت رسالت تیرے  
 اقد و زی وے تھو وہ خوان یا لوقیق شکر کی اسکے اور بہتر دینے والا ہے قال اللہ انی منذر لک انک فلیما  
 اللہ نے تحقیق میں آمارا سوال ہوں خوان کو اور تمہارے واسطے قبول کرنے سوال تمہارے میں یتکرم بعد منکم فلیما  
 اعدہ عند ابائنا اعدہ بہ احد من العالین پھر کوئی کفر کر گیا تجھے اترنے خوان کے میں پس میں مذبذب کرو گا و سئلوا







سید کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پید کیا اندھیر و نگو اور اجالے کو پھر وہی قول جو اس کا کہتے ہیں اللہ خالق نور کا ہے  
اور شیطان خالق ظلمات کا ہے سو اللہ نے فرمایا کہ دونوں کو میں نے پیدا کیا ہے یا مراء ظلمت اور نور سے رات  
اور دن ہے یا جہل اور علم ہے یا معصیت اور طاعت ہے یا دوزخ اور بہشت ہے یا ضلالت اور ہدایت ہے اور  
ظلمات کو جمع لائے اس واسطے ضلالتیں بہت ہیں اور نور کو مفرد لائے کیونکہ ہدایت ایک ہے واللہ اعلم بالصواب  
میں ہے کہ پید کیا آسمان و دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات پہنچی حیوانی اور اخلاقی سب  
شیطان سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ یَعْنِیْ لَوْ  
یَحْیٰ رَیْطٌ مِّنْ دَابِیْطٍ کے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے ہیں بتوں کو یا صدوں  
کرتے ہیں اسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ عَبَّدَ الْاَوْھٰی جسے پید کیا  
اب مختار کو کہ آدم ہے مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَاجَلَ مَسْمُوعٍ عِندَکُمْ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک  
اسکی ہے کہ اسے کوئی نہیں جانتا ہے وہ قیامت ہے ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم تنک کرتے ہو لغت میں  
الغیۃ بعد ثابت ہوئی کہ ابتدائے خلق اس سے ہے پھر تنک کیوں چاہتے کہ معاد خلق بھی طرف ایسی ہی  
وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ اور وہی ہے اللہ سچا مالک اور سچ زمین کے یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَیَخْصِرُ  
وِیَعْلَمُ مَلٰٓئِکَتِکُمْ سَبۡحَوۡتَہٗمْ جانتا ہے پوشیدہ مختار اور اہل کما امتحان لینے دل کی چھی بات اور منہ کا پکار  
کہنا سب اس کو معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ بکرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اپنے جزو اکیگا فتوحات  
میں ہے کہ سر اور چہرہ نسبت باطنی اور ظاہری ہے بحر الحقائق ہے کہ مراد سر سے سر خلافت ہے کہ انسان  
میں امانت رکھا ہے اور ہر صفت حیوانی اور احوال نفسانی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نظم آدمی کی شکل  
جسمانی سمجھ نہ اور معنی اسکی روحانی سمجھ نہ عالم خلق اس کا جسم خاک ہے نہ عالم امر اسکی روح پاک ہے  
سرم سے ہے اشارہ روح کا نہ جہرم سے جسم کا رتبہ کہا نہ نقد المخصوص میں ہے کہ انسان الہیہ دوریہ  
ایک طرف حضائض ربوبیت کے ہمیں پیدا ہیں دوسری جانب نقائص عبودیت کے ہو دیا جب حضائض ربوبیت  
دیکھتا ہے تو تب موجودات سے بزرگوار تر ہے اور جب نقائص عبودیت ملاحظہ کرتا ہے تو سب کائنات سے خوار  
بے اعتبار تر نظم جسم کہ تیرا دل میں اثر پاتا ہوں نہ افلاک سے بھی بلند پاتا ہوں نہ اور جبکہ خود نگاہ کرتا ہوں  
میں تو پھر نہ مٹی سے بھی جان پست تر پاتا ہوں نہ پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں حضائض مختارے پروردگار  
میں جانتا ہوں اور نقائص مختارے عالم شہادت میں پہنچاتا ہوں اور جانتا ہوں میں اعمال مختارے کہ سب  
ترقیات درجات الہیہ میں یا موجب تترلات درکات حیوانیہ پس آدمی کو لازم ہے کہ وہ کام کرے جو ترقی  
درجات الہیہ ہو وہ عمل کرے کہ موجب تترلات درکات حیوانیہ ہو نظم خواب خورین گذار کر سب عمر تو بہا

بھی نہ بدتر ہو نہ رافقا وہ صفات کریدار نہ کہ فرشتے سے بھی بری سر ہو نہ وہ ماکائے پیغمبرین آیت قرآن  
 اَلَا كَانُوا عَمَّاهُمْ مُعْرِضِينَ اور نہیں آتی کافروں کے پاس نشانی نشانوں پروردگار کے سے بے قرآن یا  
 معجزے جیسے شق قمر اور تسبیح حجر اور الفلّاح شجر مگر ہوتے ہیں اس سے منہ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا  
 جَاءَهُمْ پس تحقیق جہاں انھوں نے قرآن کو جب آیا انکے پاس فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ سَاهُونَ  
 پس البتہ آویگی انکے پاس خبریں اس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے طہوران خبر و نکاح عزت میں تو  
 کافروں پر ظاہر ہے اور دنیا میں وقت نزول عذاب کے اپنے ہوگا اَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتُنَا مِنْ قَبْلُ مِمَّنْ  
 کہانیں دیکھا اور نہیں جانا انھوں نے کہتے ہلاکت کئے ہیں ہم نے پہلے انے قرون سے یعنی گروہ کے اہل قرون  
 ستر یا اسی برس کا ہوتا ہے کہ اغلب عمر آدمی کی ہے پھر صفت کی اہل قرون کی جنکو ہلاکت کیا کہ مکتا ہم فی  
 الْأَرْضِ مَا لَمْ يَمُوتْ لَكُم مَعْدُورٌ مَآئِنِ الْكُلُوبِ ج زمین کے جو کچھ کہ نہ مقدور دیا مگر کہ عمر بری بال  
 قوت زیادہ بخشی تھی وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ الْقُرْآنَ بِالْبَيِّنَاتِ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْكَ الْبَيِّنَاتِ  
 انکے کے وَجَعَلْنَا الْإِنشَاءَ مِنْ خَلْقِهِمْ أَنْبَاءَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ الْقُرْآنَ بِالْبَيِّنَاتِ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْكَ  
 فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ پس ہلاکت کیا ہم نے انکو ساتھ گناہوں انکے کے اور  
 فائدہ کیا انکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہم نے پیچھے ہلاکت انکے سے گروہ دوسرا اس آیت میں کفار قریش کو  
 ہتھ دیکر ساتھ ہلاکت کے اخبار میں ہے کہ نصر بن حارث اور نوفل ابن حویلا اور ابن امیہ مخزومی حضرت کے  
 پاس اگر کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائے جیٹک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے لاویں اور گواہی  
 دیں کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے تھیں آئی ہے اور اس میں یہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہ آیت آئی  
 وَكُنْتُمْ كَافِرِينَ كَذَّبْتُمْ بِالْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَالْأَنْبَاءِ وَالْأَنْبَاءِ وَالْأَنْبَاءِ وَالْأَنْبَاءِ وَالْأَنْبَاءِ  
 انکو ساتھ مانتوں اپنے کے جب بھی آسمان سے اترنے کا شہرہ رہا لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا صَحَفٌ  
 البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں یہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہے مگر جاؤ و ظاہر سب پر و قالوا اَلَا نُنَزِّلُ  
 عَلَيْهِ مَلَكًا اَوْ كَمَا كَا فَرُونَ کیوں نہ امارا کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ تم سے کہہ دیتا کہ  
 پیغمبر ہیں وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ اَوْ اَلَّا تَارْتُمْ ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام انکا اور ہلاکت ہو جاتا  
 کیونکہ سنت الہی پر جاری ہے کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کریں تو ہلاکت لازم ہو جاتی ہے اَلَمْ  
 لَا يُنْظَرُونَ پھر نہ دھیل کی جاتی بعد نزول فرشتے کے پل پھر اور جب مشرکوں نے کہا کہ فرشتہ کیوں نہیں  
 ہمارے پاس آتا تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا اَوْ كَرْتُمْ ہم رسول کو فرشتہ  
 البتہ کہ تم انکو بصورت مرد کے جیسی جبریل کو وحی پہنچانے کی شکل پر کرویتے تھے اور بشر کی صورت پر کر دیا اسوا



پہلے بتو اے اس سے اور ہر گز نہ ہو تو شرک لا بیو الوہی لے قل انی اخف ان عصیت ربی عند ربی عظیم  
کہہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑیکے سے کہ قیامت ہی میں یصرف  
عنه یومئذ فقد رجعت وہ شخص کہ پھر اجاوے عذاب اس سے اور بعض قرأت میں یصرف بصیفہ معلوم ہے یعنی  
پھر سے اللہ عذاب اس سے اس دن پس تحقیق ہر مانگی اور اس کے وذلك القود المبین اور یہ ہے ہر مانگی اللہ  
کی مراد پانا ظاہر وان یمسک الله بصر فلا کاشف لہ الاھو اور اگر لگاوے تلو ضرر جیسے فقر اور مرض میں نہیں  
کھولنے والا اسکو مگر وہی وان یمسک یخیر فهو علی کل شیء وتبدیوہ اور اگر لگا دیوے تجھکو بھلائی جیسے  
عنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وهو القاهر فوق عباده اور وہی ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے  
وهو الحکیم الخیر اور وہی حکمت والا خبردار چھی باتو ناسب و لکھا ہے کہ بیوقوف فزیش کہنے لگے اے محمد صلوات  
ہم کیونہیں دیکھتے کہ تمھاری تصدیق کرے اور ہم نے علمائے یہود اور نصاریٰ سے پوچھ لیا ہے کہ اس شخص کی  
صفت کیا ہو نہیں لکھی ہے سب انکار کیا اب کیوں لاؤ کہ گواہی دے تمھارے رسالت پر اور قرآن کی حقیقت پر یہ  
آیت اتری قل انی شیء اکبر شہادہ کہہ جواب میں ان کے کون سی چیز برتری ہے گواہی میں قل الله شہید  
بینی و بینکم کہہ اللہ بڑا ہے شہادت میں گواہ و میان میر اور تمھارے یعنی گواہ حقیقت پر میر اور اطلال پر  
تمھارے وہ ہے و اوحی الی هذا القرآن لایذکرہ وہ و من بلع اور وحی کیا گیا ہے طرف میر یہ قرآن لے کہ  
ڈراؤ میں تلو ساتھ اس کے اور بکھپچے عرب اور عجم میں انسان ہو یا جن ہو سب کو ڈراؤ ٹالیں ساتھ قرآن کے  
اور اگرچہ قرآن میں بتا رہا ہے لیکن یہاں اکتفا احد الضدین پر کیا ہے اور مقابل رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ قرآن  
شریف جسکو پہنچا پیغمبر کے نزدیک ہیں ہیں سے ہے محمد کعب قرطبی رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلع القرآن فکان راعی  
صلی اللہ علیہ وسلم بیت پہنچا قرآن جسکو اے رافت نہ گواہ حضرت کی ہو گئی رویت انکم لتشهدون ان مع  
الله الہة اخری کیا تم گواہی دیتے ہو یہ کہ ساتھ اللہ کے معبود اور میں بت قل لا اشهد کہ میں نہیں گواہی دیتا  
قل انما هو الہ واحد و انی بری مما تشرکون کہہ سوال کے نہیں کہ وہ سچی عبادت کے کیدار ہے  
میں اس پر گواہی دیتا ہوں اور تحقیق میں ہزار ہوں اس چیز سے کہ شرک لاتے ہو تم بتو کو الذین انینہم الکبیر  
یخبرونہ کما یخبرون انباءہم وہ لوگ کہ دی ہے تم نے انکو کتاب پہنچانے میں پیغمبر خدا کو ساتھ اس علیہ  
اور صفت کہ تورات میں مذکور ہے جیسے کہ پہنچانے میں میںوں اپنے کو ساتھ علیہ اور صفت ان کے لکھا ہے کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآن میں  
فرمائی ہے کہ مثل معرفت فرزندوں کے ہے یہ کہ طرح ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں پیغمبر کی رسالت پر  
یقین زیادہ ہے صحت نسبت پر اپنے سے کیونکہ اسکو تورات سے معلوم کیا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ عورتوں نے

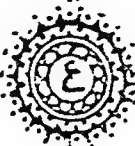
کیا کیا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا تو قیق رقیق تیری کرے اسی عبد اللہ سچ کہا تو نے الذین خسروا  
 انفسهم فہم لا یؤمنون بجنون نوٹا دیا جانوں اپنے کو مشرکوں اور اہل کتاب میں سے پس وہ نہیں ایمان  
 لائے ومن اظلم منی افتریح علی اللہ کذباً او کذباً یا یاتیدہ اور کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھ لیا  
 اور اللہ کے جھوٹ کہ فرشتوں کو اسکی بیٹیاں کہے اور بتوں کو اسکی درگاہیں شفع جانے یا جھٹا دیتے تھے  
 آیتوں اسکی کہ قرآن ہے اور اسے شرا اور کفر اور کہاوت ٹھہرائے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق نشان یہ ہے  
 کہ نہیں فلاح پائے ظالم ایسے کافر وہیوم محشر ہم جہنم تھوڑے الذین اشرکوا بالین شرکاً وکم الذین کنتم  
 تزنجیون اور یاد کر جس دن کہ اکٹھا کریں گے ہم انکو عابد اور معبودوں سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اور لوگوں کے کہ  
 شرک لائے تھے کہاں ہیں شرک بھٹارے جنکو تھے تم دعو کرتے کہ یہ ہماری شفاعت کریں گے تھوڑے تکی  
 ففنتہم الا ان قالوا واللہ ربنا ما کنا مشرکین پھر نہ ہو یگا بہانا انکا مگر یہ کہیں گے قسم اللہ کی کہ پروردگار  
 ہمارا ہی تھے ہم شرک لایں والے جھوٹ کہیں گے اور اس پر جھوٹی قسم کھاویں گے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن تعذیب  
 والوں کے بڑے مقام دیکھ کر کافر کہیں گے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کریں کتا بد ہم بھی نجات پاویں پس قسم کھاویں گے  
 کہ ہم مشرک تھے حق تعالیٰ انکے منہ پر چھ لگا دیگا اور سب اعضائے کفر پر گواہی دیں گے اَنْظُرْ کَیْفَ کَذَبُوا عَلٰی  
 انفسہم وصل عنہم ما کانوا یفترون کیونکر جھوٹ بولا انھوں نے اور جانوں اپنے کے اور کھویا کیا انے  
 جو تھے افتر کرنے کہ خدا کا شرک بنائے تھے لکھا ہے کہ البوسیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف  
 وغیرہ ایک جگہ مسجد حرام جمع ہو کر حضرت کافر ان شرک لیتے تھے پھر نصر بن حارث سے کہ فقہ حوالہ تھا  
 پوچھا کہ کیا ہے جو محمد کہتے ہیں اس لعین نے کہا میں نہیں جانتا کیا کہتے ہیں مگر سر ہلاتے ہیں اور قصہ پہلے لوگوں کا  
 بیان کرتے ہیں جیسے کہ میں کبھی تمھارے روبرو کہتا ہوں یہ آیت نازل ہوئی وہم من یتبع الکلیف  
 اور بعضے اومین سے وہ ہیں کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہے وجعلنا علی قلوبہم  
 اکنۃ ان یفہموا و فی اذانہم وقراً اور ڈالے ہیں ہمنے اوپر دلوں انکے کے پردے اس سے کہ سمجھیں اسکو اور  
 سچ کالوں انکے کے بوجھ تو کہ حق بات نہ سنیں وان یؤاخذ کل ایت لا یؤمنوا بہا اور اگر دیکھیں ہر معجزہ کہ  
 تجھ سے طلب کریں نہ ایمان لاویں ساتھ انکے کہ بڑا عناد رکھتے ہیں اور نہایت جھٹھاتے ہیں تجھکو حتیٰ اذا  
 جاؤک یجادونک یعوذ الذین کفروا ان ھذا الا ساطیر الا کلین یہاں تک کہ جب اوپر تیرے  
 پاس جھکریں تجھ سے کہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں نہیں یہ قرآن مگر کہاں یاں پہلوئی وہم یفہون  
 عنہ وینادون عنہ اور کافر منع کرتے ہیں لوگوں کو ایمان لانے سے پیغمبر راوردور رہتے ہیں اپنے آپ ہی  
 اُس سے یعنی نہ آپ ایمان لاتے ہیں نہ اور ول کو لانے دیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت سچ نشان ابی تھا





نیر تو دنیا میں بہت مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوتا ہوں اور آیت وہم محمولون اور اہم عبارت اسی  
 ہی الا سمعوا ما یؤتی من ربہ وارہو برب البوجہ لکنا ہو نکاحی جو کچھ کہ اٹھاتے ہیں وما الخیوة الدنیا الا لالعاب  
 وظکو اور نہیں زندگانی دنیا کی کہ یہ ہم آپ پر مغرور ہیں مگر کھیل لڑکوں کا اور مشغولی دیوانہ کی ولکذا اذا الآخرة خیر  
 للذین یتقون اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں سمجھ لیجئے کہ بہتر نہ  
 اس واسطے ہے کہ باقی ہے اولذین وما نخی بے زوال ہیں اولاً تعقلون کیا پس نہیں سمجھتے ہو تم اور تعقلون  
 بھی قرأت ہے نہیں سمجھتے ہیں کہ دونوں گھر میں کون بہتر ہے لکھا ہے کہ خمس بن شریک ابوہل  
 سے پوچھا کہ محمد بن عبد اللہ کی نشانیں کیا کہتا ہے اپنے دعویٰ میں یہ کہتا ہے یا جھوٹا ابوہل نے کہا کہ بچا  
 ہے جو ہمو بچا تھا اسمانی ہے شیطان لیکن ہم لکھتے ہیں پر اس کے اقرار کرنے کے تو شرافت لیت تو آل قصے  
 رکھتے ہی ہیں کہ سب چیزیں مسجد حرام کی ان کے متعلق ہیں اگر نبوت بھی انہیں ہوئی تو اور عزت زیادہ ہوگی  
 اور شرافت قریش اور لقبہ آل لوی محروم رہ جاوینگے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ابوہل نااہل ہے بالمشافہ  
 حضرت نے کہا کہ اے محمد بنے کبھی تجھ سے دروغ نہیں سنا اور تجھے ہم سچا جانتے ہیں لیکن اس دعویٰ نبوت  
 میں تجھے جھٹلاتے ہیں ہم حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی قَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ لَیْسَ بِکَ الدَّیْکَ یَقُولُوْنَ فَاَنفِمْ  
 لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلَکِنْ الظَّالِمِیْنَ بَايَتْ اِلَیْہِ یُحْذَرُونَ تحقیق جانتے ہیں ہم تحقیق عمالین کرتا ہے تجھ کو  
 کچھ کہہ رہے ہیں وہ بیچ جھٹلاتے تیرے پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے تجھ کو حقیقت میں اور تجھے سچا جانتے ہیں لیکن  
 وہ ظالم ہیں ساتھ نشانوں اللہ کے کہ انکار کرتے ہیں عناد کے سبب پھر واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت نے فرمایا  
 وَلَقَدْ کَذَّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِکَ فَصَبْرٌ وَاَعْلَامًا کَذَّبُوا وَاَوْدُوْا وَاحْتَمَلُوْا اَنَّهُمْ یُفْضَرُونَ اور تحقیق جھٹلاتے گئے پیغمبر  
 پہلے تجھ سے پس صبر کیا انھوں نے اور اس کے کہ جھٹلاتے گئے اور ایزادے گئے یہاں تک کہ آئی ان کے پاس مدد  
 ہماری اور وعدہ کیا ہے تمہیں صابرون کو مدد پہنچانے کا اور حکم کیا ہے مسلمانوں کے علیہ کا اوپر کافروں کے نہ  
 وَلَا مَبْدَل لِّحَکْمِیْ اَللّٰہِ اور نہیں کوئی بدلنے والا واسطے وعدہ اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان فرمایا کہ  
 وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَاتُنَا لِمَیْمُوْنَ اَنَّهُمْ لَیْسَ لِمَنْ یُّشْرِکُ بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ وَلَقَدْ جَاءَکَ مِنْ نَّبِیِّکَ  
 الْمُرْسَلِیْنَ ہ اور البتہ تحقیق آئی ہیں تیرے پاس یعنی خیرین پیغمبروں کی کہ انکی امتوں نے کیا کیا انکو رنج پہنچایا  
 اور انھوں نے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی وان کان کبر علیک اعراضہم  
 اور اگر ہو اے گران اوپر تیرے منہ پھر انا انکی دین قبول کرنے سے لکھا ہے کہ حضرت کو جو کمال خواہش تھی  
 ایمان لانے کی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ ہمہ چاہیں وہ حق تعالیٰ ظاہر کرے اور یہ طرح ایمان لاویں حق تعالیٰ  
 یہ آیت اتاری کہ اگر تجھ پر گران ہی انکا ایمان سے منہ پھر انا فان استطعت ان تبغی تعاقب فی الارض اوسلمانی

السَّمَاءِ فَتَالَيْهِمْ يَلَيْهِمْ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْخَلْقُ كُلُّهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَعْلَمُونَ  
 پس اے لوگو! اس کوئی نشانی دیکھو تو اگر یہ کہہ کر سکتا ہے تو کر دیکھو وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهَدْيِ فَلَا  
 تَكُونُ مِنْ الْجَاهِلِينَ اور اگر چاہتا ہے اللہ جمع کرنا انکو اور ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا ہے ہر گز نہ ہو  
 جاہلون سے اس مسئلے میں کہ کفر اور ایمان اپنی توفیق دینے نہ دینے میں ہے یہ خطاب صورت میں حضرت  
 کوئی اور معنوں میں است کو اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ سوائے ان کے نہیں کہ قبول کرتے ہیں دعوت  
 تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہیں سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردوں کے ہیں وہ کیا سیکے اور قبول کر سیکے  
 وَالْمَوْتِ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُرْجَعُونَ اور مرے جلاؤں کا اَلَا اَلَمْ نَكُنْ اَوَّلَ مَرَّةٍ نَّخْلُقُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ  
 طرف اللہ کے پھیرے جاویں گے سب جبر اور سزا دینے کو وَقَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اَوَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ  
 فِى قُرْآنِهِ آيَاتٌ لِّمَنْ يَهْتَدِى الْغَايَةُ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار انکے سے یعنی جو ہم طلب  
 کرتے ہیں اس سے قُلْ اِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَى اَنْ يُنْزِلَ آيَةً وَلَكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اور  
 اس کے کہ انارے نشانی اور لیکن اکثر انکے نہیں جانتے کہ اگرنا اسکا موجب بلا کا ہے کیونکہ حکم الہی یوں ہے کہ جو عجز و  
 طلب کریں اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نہ لائیں تو عذاب متصل اس کے آتا ہے جیسے قوم ثمود اور اصحاب ثانیہ  
 کے غارت ہو گئے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ يُجْتَاحِدُ اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور  
 نہ کوئی اُڑنے والا بیچ ہو کہ اسے ساتھ بازوؤں اپنی کے کلمہ بجا دے تاکہ اسے جیسے کہتے ہیں بعضے خیر نہیں  
 اُتھکے سے دیکھیں اور بعضے کان سے سنی یا سرعت سیر سے کہتا ہے اور حاصل کلام کا یہ ہے کہ کوئی چلنے والا  
 اور اُڑنے والا نہیں اِلَّا اَمْسَمَ اَمْسَمًا لَكُمْ مگر امتیں میں مانند تمہارے پیدا ہیں اور مارنے جلائے میں یا اللہ  
 کی شاکت ہے کہ ان میں شی الا بیچ مجھ کوئی چیز نہیں مگر بیچ کہتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے سب خلق کا  
 نوزب ہی اور شان ہے کیا بڑے مرغان بخوش الحامی کرتے ہیں تنائیمری مَا قَرَطْنَا فِي النُّبِيِّ شَيْءًا  
 نہیں کہ کسی پہنچے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شئی بلکہ سب انہیں ہی اِنَّمَا اِلٰى رَبِّهِمْ يَحْشُرُونَ پھر طرف پروردگار  
 کے اُتھکے کئے جاویں گے یہ امتیں تو کہ الصفات بعض کا بعض سے لیا جاوے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بآيَاتِنَا صُمُّوا  
 فِي الظُّلُمَاتِ اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو بہرہ بین کو یلین رویت کی نہیں سنتے اور کون کے  
 ہیں کہ اقرار وحدانیت کا نہیں کرتے بیچ اندھیروں کفر اور جہل اور عناد اور تعلیم کے ہیں مَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَفْضِلْهُ  
 جسے چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اَسْكُوْا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ توفیق ہدایت کی نہیں دیتا وَمَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
 اور جسے چاہتا ہے کرتا ہے اسکو ثابت اور راہ سیدھی کھنڈ اَدَايْتُمْ اِنْ اَنْتُمْ اَبَاءُ لِلَّهِ اَوْتَكْفُرُوا بِاللَّهِ  
 اَعْمَرَ اللَّهُ تَدْعُونَ کہہ انکو کیا دیکھا ہے اپنے نبیوں کے اور اے تمہارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے



زمانے کا فرون پر آیا تھا دنیا میں یا آوے ملک و قیامت اور عذاب آخرت کا کیا غیر اللہ کے کو بکار و گئے کہ عذاب  
 متعین بجاوے ان کنتم صلیقین اگر ہوشم سچے اس بات میں کہ بتوں کو خدا کہتے ہو قبل از یہاں مذکور ہو گیا  
 مائد غون الیہ ان شاء و تنسوف ما تشرکون ایسا نہیں ہے کہ بتوں کو بکار و بلکہ اللہ کو بکار و گئے اور  
 اسی کی جناب میں عاجزی کرو گئے پس کھول دیگا جو کچھ دنیا میں ملائے ہو طرف اسکے اگر چاہے اور بھول  
 جاوے جو کچھ شریک مقرر کرتے ہو ساتھ اسکے یعنی بتوں کو اپنے ولقد ارسلنا الی اہم من قبلك فآخذنا  
 بالاباساء والضراء لعلہم یتضرعون اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولوں کو طرف امتوں کے  
 پہلے تجھ سے اور وہ کافر ہو گئے پیغمبروں کو جھٹھانے لگے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھ فقر کے اور مرض کے تاکہ عاجزی  
 کریں اور شرک سے بچیں اور توبہ اور اعتقاد بحال آویں قولا لا اذ جاءہم باسنا تضرعون پس کیوں نہ جھوٹ آیا  
 پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور سنا زہار جناب میں لائے کہ ہم بلا دفع کر دیتے ولکن قست قلوبہم و ذوق  
 ظم الشیطان ما کانوا یعلمون اور لیکن سخت ہو گئے دل انکے کہ ترک عاجزی و کمی تھی سے ہیں اور زنت دی  
 واسطے انکے شیطان جو کچھ تھے وہ کرتے یعنی اپنے غمخوں پر کبہ کرتے تھے اور تکبر ملاک کر مایں سمجھ لیجئے کہ خود  
 سنی اور تکبر بہت بڑا ہی نظم و موجب صاحب دین کب ہوا نہ رافا خود میں خدا میں کب ہوا نہ خود پرستی  
 بت پرستی ایک ہی نہ غفلت حق اور مستی ایک ہی فلما استوا اذ کووا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیخ  
 پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ فقر اور مرض کے کھول دئے ہمنے اوپر انکے دروازہ پر حیر  
 نعمت اور راحت کے کہ یہ رنج نہیں تو پذیر نہ ہوئے شاید ش میں ہوں حتی اذ افرجوا بما اوتوا یہاں  
 تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس حیر کے کہ دی گئی تھی نعمتوں سے اور پھر بھی شکر جائز لائے نعمت میں  
 ہوئے شافل منعم سے رہے فاعل اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون پکڑا ہمنے انکو ناگہان بیکاری  
 پس ناگہان وہ عذاب دیکھ کر شیمان اور نا امید تھے فقطع ذابوا القوم الذین ظلموا پس کامی گئی تھی ان  
 قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنی دو بتوں کو اپنے نصرت دی ہمنے اور و سمنوں کو ہلاک کیا و الحمد للہ رب  
 العالمین اور ب حمد واسطے خدا کے ہے کہ پروردگار عالمون کا ہے اوپر ملاک کرنے ظالموں کو سمجھ لیجئے کہ ہلا  
 ظالموں کی سب خلاصی کا ہے لوگوں کے کہ انکے ظلم سے چھوڑا اور یہ بڑی نعمت ہی پس ملاک کر نیوالا لائق  
 شاکے ہوا قل اذایتہم ان اخذ اللہ سمعکم و ابصارکم و ختم علی قلوبکم من اللہ غیر اللہ یا تبکم یہ  
 کہہ کیا دیکھا تھے اگر لے لیں سے خدا تہا تھارا اور دیکھا تھارا کہ ہرے اندھے ہو جاوے اور مہر لگاوے پورولو  
 مختاریجے کہ فہم اور ہوش اس میں رہے کون سا خدا ہے سو اللہ کے کہ قدرت اور کرم سے لا دیوے ملکوت  
 جو لئے لیا ہے انظر کیف نصرف الایات دیکھ کہ کس طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو ایک ہیج سے ساتھ





آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کو اپنی صحبت سے منع نہیں کر سکتا انھوں نے کہا کہ ہمیں عار آئی تھی کہ ان کے پاس  
 بیٹھیں جب ہم آویں تب یہ اٹھ جائیں کریں تو ہم البتہ تمھارا حکم مانیں حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ رؤساء عرب  
 ہیں انکا کہا مانو شاید کہ ایمان لے آویں آپؐ فرمایا اچھا انھوں نے کہا ہمیں اس وعدہ کو کاغذ پر لکھ دو آپؐ  
 اس باب لکھ کا منگو آیا اور حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہ آیت اترتی ولا تطروا الذين يبدلون  
 دینہم بالغدا وہ والعصیة یؤیدون وجھتہ اور مت مانٹ مجلس اپنے سے ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں  
 پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہیں اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی  
 یا سبہ اسکا یعنی دیدار اسکا ایک بزرگ سے صفت مریدی پوچھی کہا یدعون ربہم بالغدا وہ والعصیة یریدون وجہ  
 سمجھ لیجئے کہ ارادت میں قسمیں ایک ارادت محض دنیا کی ہے کہ فرمایا یریدون عرض الدنیا اسکی نشا بان  
 دوہیں دنیا کے زیادتی پر ساتھ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانوں سے اعراض کرنا دوسری  
 ارادت محض آخرت کی ہے کہ فرمایا میں اراد الاخرة وسی لہا سعیا اسکی بھی دو علامتیں ہیں دنیا کے نقصان  
 پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشوں سے کرنا دوسری ارادت محض حق کی ہے کہ فرمایا  
 یریدون وجہ ان کا نشان دونوں جہان سے ماتھے اٹھانا اور اپنے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہے میت  
 جکا دید روئے جانان باعث آرام ہے نہ اسکو رنج و عیش سے کوین کے کیا کام ہے نہ ما علیک من حسیا ہم  
 من شیء و ما من حسابک علیہم من شیء نہیں اوپر تیرے حساب اعمال انکے سے کچھ اور نہ حساب عمل تیرے  
 اوپر انکے کچھ فقط وہم فتکون من الظالمین پس مت مانٹ تو انکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو مانگیا انکو پس  
 ہو جاوے گا تو ظالموں سے وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیسوا الاھولاء من اللہ علیہم من بیننا اور جب یہاں  
 سیری مجلس میں اسی رسول مقبول آزمایا ہم نے فقر کو ساتھ اغنیاء کے اس طرح آزمایا ہم نے بعضے دولتمندوں کو  
 ساتھ بعضے مفلسوں کے دین کے امر میں کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند قوی رہ گئے تو کہہ  
 دولتمند قوی کیا نہیں ہیں کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہے اللہ نے اوپر انکے ہم میں سے الیس اللہ باغلام  
 بالشیء کہیں کیا نہیں اللہ جاننے والا کس کر نبوالوں کو یعنی جانتا ہے جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہیں  
 واذ اجاءک الذین یؤمنون بالیننا فقل سلام علیکم اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لا  
 ہیں ساتھ نشانوں ہماری کے پس کہ اسلام اوپر تمھارے ہو مراد اس سے وہی فقراء صحابہ ہیں کہ جنگ  
 دور کرنے سے بھی فرمایا پھر جب وہ آتے تھے پہلے ان سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے تفسیر  
 میں ہے کہ ایک جماعت نے آپؐ کی خدمت میں اگر عرض کیا کہ ہم نے بہت گناہ کئے ہیں استغفار کس طرح  
 کریں آپؐ نے انکو کچھ جواب نہ دیا وہ ناامید پھر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گناہگار کہ



جانتا انکو مگر وہ پس جلدی اور دیر عذاب آنے میں اس کے حکمت سے ہے اور تعلق رکھتا اس کے مشیت سے  
 اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا قرآن عجب کے پانچ چیزیں ہیں کہ انہیں سوا خدا کے  
 کوئی نہیں جانتا پھر یہ آیت پڑھی ان اللہ عنده علم الساعة تا آخر تفسیر اس کی سورہ لقمان میں آئی ہے  
 وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہے اللہ جو کچھ جگہ کے ہے درخت اور حیوان اور جو کچھ دریا کے  
 ہے جو اہر اور جالور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرْدَةٍ إِلَّا نَعْلَمُهَا اور  
 اگر تاکوئی تیار درخت سے مگر جانتا ہے اللہ اس کو کہ زمین پر آئے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے  
 گرنے اور کتنے باقی ہیں عرض تمام جزئیات پر اس کا علم محیط ہے وَلَا جَبَّةٌ فِي ظِلِّهَا لَا تَرَى فِيهَا شَيْئًا وَلَا يَأْتِيهَا  
 إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ اور نہیں گرتا کوئی دانہ اندھیروں زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر سچ کتاب ہے  
 بیان کرنے والے کے ہے یعنی لوح محفوظ میں سب لکھا ہے اور مراد طب اور یابس سے چیزیں ہیں  
 جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا سبوت سے خالی نہیں یا رطب عالم روحانی ہے اور یابس عالم  
 جسمانی وهو الذي يتوفىكم بالتبلي اور وہ ہے خدا جو قبض کرتا ہے تمکو سچ رات کے بعد سلامت  
 رکھتا ہے یہاں توفی استعارہ ہے مرگ سے واسطے خواب کے سوا رافا سونا بھی ہونا فوت ہے  
 انس لئے النوم اخ الموت ہے نہ وَيَعْلَمُ مَا جَزَخْتُمْ بِالْهَقَا اور جانتا ہے جو کما تے ہو تم سچ دن کے  
 ثُمَّ يَجْعَلْكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اٹھاتا ہے تمکو غائب سچ دن کے جاگنے کو بعت فرمایا توفی کی  
 رعایت کے واسطے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا یعنی مرگ پہنچے ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا  
 كُنتُمْ تَعْمَلُونَ پھر طرف اس کے پھر جاتا ہے تمہارا العدم مرگ کے پھر خبر دے گا تمکو قیامت میں ساتھ اس حیر کے  
 کہ تھے تم کرنے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً  
 اور وہ ہے غالب اور پر بندوں اپنے کے اور بھیجا ہے اوپر تمہارے فرشتے کہ نگہبان ہیں تمہارے نہ  
 اعمالوں کے یعنی لکھتے ہیں عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو رہیں اور حکمت کرام الکاتبین کے  
 بھیجے میں ہیں کہ آدمی قیامت کے فیضیت ہونے سے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے اظہر راقا روز  
 قیامت یاد کر نہ بچ گندہ سے ذلت اس دن کے سے ڈر نہ جب خطاب اقر الگناہت آویگا نہ بت نہ کچھ ذرہ  
 چھپا یا جاوے گا نہ نیک و بد سے جو کیا ہو و یگا کام نہ نہ نہان فاش ہو و یگا تمام نہ و مان کی پھر بے حرمی  
 ہے سخت بد نہ بد سے بچ تا ہو نہ حسرت تا ابد نہ لطف تب ہے جب عمل نامیہ میں ایک نہ فعل بد ہو و  
 نہ خیر اعمال نیک نہ کام جو ہو وے رضائے حق کا ہو نہ شوق اور دلیل لقاے حق کا ہو نہ نیت اور نہ  
 اعمال سب ہوں بہر حق تو کے خدا اعمال کا الیا ورق حتی اذا جاء احدكم الموت توفته رسلنا وھم لا یفرطون

ہیئت تک کہ جب آتی تھی ایک کو تم میں سے موت قبض کر لیتے ہیں انکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور ساتھی انکے ہیں سمجھ لیجئے کہ جو فرشتے ہیں سات رحمت کے سات عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہیں سلامتی تو رحمت کے فرشتوں کو سپرد کرتے ہیں اور کافر کی عذاب کے فرشتوں کو حوالہ کرتے ہیں معالج النبوة میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسماں چارم پر عزرائیل کو دیکھا میں نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے تو زانی سبز پوش خوشبو خوشبو خوش رو دست راست کو کھڑے تھے اور ملک ظلمانی رو بہ لباس سیاہ درشت گویا خود دست چپ کو کھڑے تھے تیج کہتے تھے اگ انکے منہ سے نکلتی تھی مانتھوں میں حربے آتش کے تھے اور روبرو عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جبریدہ اور ماتھے میں لوح تھی پسندیدہ اسی پر نگاہ تھی اور ایک درخت عظیم سامنے کھڑا تھا طشت میں سے وسمہ کچھ چیر اٹھا اٹھا کر گاہی فرشتہ ہٹائے دست راست کو گاہی ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے انکے مشاہدے مجھے ایک ہر اس آیا اور لرزہ اندام میں میرے پر اجبرئیل سے پوچھا میں نے یہ کون ہیں کہا یہ عزرائیل نام الذات مفرق الجماعات ہیں جبرئیل نے بڑھ کر انھیں میرے احوال سے آگاہ کیا کہ اسی عزرائیل ہیں محمد ہیں پیغمبر آخر الزمان محبوب سبحان عزرائیل تبم کر کر میری تعظیم کجالائے اور کہا مر جا ہو مکوم تبم پیغمبر و نزدیک اللہ تعالیٰ کے عزیز تر اور بزرگ تر ہو اور امت آپ کی سب استوں سے بہتر ہے اور میں مختار سے امت پر والدین سے زیادہ تر رحم ہوں میں نے کہا اسی عزرائیل خوش کیا تو نے مجھ کو اب اس احوال سے آگاہ کر کہا بہ طشت مثال تمام دنیا ہے اور لوح اجل نامہ اور جبریدہ روز نامہ اور درخت نشانی زندگی ہے جانب میں کے فرشتے رحمت کے ہیں جانب یسار کے عذاب کے پتوں پر ایک طرف نام بند و نکاد و سر کھڑے سعادت و شقاوت لکھی ہے جب کوئی بیمار ہوتا ہے پتہ اسکے نام کا زرد ہو جاتا ہے جب اسکی اجل آتی ہے وہ پتہ لوح پر گر پڑتا ہے اور نام اکامت جاتا ہے میں اسے دریافت کر قبض روح کرتا ہوں اگر میت نیک بخت ہوتا ہے تو روح قبض کر کر دست راست کے فرشتوں کے حوالہ کرتا ہوں اور جو بد بخت ہوتا ہے تو دست چپ کے ملائکہ کو سپرد کرتا ہوں میں نے پوچھا کہ یہ فرشتے کتنے ہیں کہا گنتی انکی ہیں نہیں جانتا مگر ہر بندہ کی قبض روح کو چھ لاکھ فرشتے رحمت کے چھ لاکھ عذاب کے حاضر ہوتے ہیں پھر حیا مردہ ہوتا ہے ویسے ہی فرشتہ نو کو دیتا ہوں ہر روح کے واسطے اسقدر ملائکہ لئے ہیں اور تا قیامت اسطرح چلے جائیگے دوسرے بار نوبت نہیں آنے کی پھر میں نے پوچھا ہر روح بہتیں قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی زمین داخل ہے کہا جیسے مجھے یہاں بھجایا ہے میں یہاں سے نہیں اٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکر کش میرے ہیں ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتہ تو کائنات تابع ہے انکو بھیجا ہوں وہ سلام سے بدن سے روح کھچ کر

خبر میں لائے تین پھر میں ہاتھ دراز کر قبض کر لیتا ہوں پھر میں نے ملک الموت کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ایک بات  
 میری ہے اگر مانو تو کہوں انھوں نے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہے میں نے کہا کہ وقت قبض روح کے امت پر  
 میرے کھولتے ہو کہ ضعیف و بچہ ہیں قابض ارواح نے کہا کہ آپ بطلان اندیشہ کیجئے قسم ہے اس معبود کی  
 کہ جس نے خلعت خاتمیت انبیا و رسل مختاری قاست باستقامت پر حجت و درست فرمائی ہے ہر دن را  
 ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس است کے خود خطاب فرماتا ہے کہ اے عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی  
 اور سہولت کر کیوں واسطے میں ان پر والدین سے زیادہ ترقیق و رحیم ہوں بیت بخوف ترع رہیں کہوں  
 محیط عم من غریق نہ خدا رحم ملک ہر بان بنی ہیں شفیق و ھم لا یغیر حکم اور فرشتے نہیں نقصان دے اور  
 قبض روح نہیں تاخیر کرتے رَدُّوْا اِلَی اللّٰهِ مَوْتُکُمْ لَھُمْ الْحَقُّ پھر میرے جاتے ہیں لوگ پیچھے مرنیکے وقت  
 حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہے انکا اور حق ہے اَلَا لَھُ الْحُکْمُ وَ جَہَنَّمُ دَارُ مَن لَّھُ الْوَسْطٰی اس کے حق اس دن کہ کسی عالم کو  
 مجال حکم کی نہ ہوگی و ھو اسر سنج الخاصین اور وہ جلد تر حساب لینے والو کا ہے لکھا ہے مقدار دو ہفتے کو قدر  
 حساب کل کا کر لیا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملوں ان کے یہ دلیل بحال قدرت ہے  
قُلْ مَنْ یَّجْنِبُکُمْ مِّنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیروں جنگل کے سے اور  
 دریا کے سے سمجھ لیجئے کہ ظلمات جنگل کی اندھیرا رات کا اور بخار کا اور غبار کا ہے اور ظلمات دریا کی اندھیر  
 شب کا اور صحاب کا اور بخار کا ہے اور مراد اس سے سختی کشیدگی اور جنگلوں کی ہے تَدْعُوْہُ تَضَرَّعًا  
وَّ خَفِیۡۃً یَّجَارُ تہو تم نجات دینے والے اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر اور کہتے ہو کہ اِنِّیْ اَبْجُنَا مِنْ ھٰذِہٖ  
لَکُوْنَنَّ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ اگر نجات دیگا ھو اللہ اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنے والے اور نعمت نجات کے  
قُلْ اللّٰھُ یَجْنِبُکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نجات دیگا  
 دیتا ہے تمکو اندھیروں جنگل اور دریا کے سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہیں رہتے  
قُلْ ھُوَ الْعَادُّ عَلٰی اَنْ یَّجْعَلَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ کہہ کہ وہ جس کا اور پر ایک کہے پھر عذاب اور بھیاں  
 جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پھر قوم لوط پر سے آؤ منی تحت از جلاکم یا نیچے پانوں تمھارے جیسے قوم  
 ولے غرق ہو گئے اور فارون زمین میں دھس گیا او یلبسکم شیعا یا ملا دیو سے تمکو باہم کروہ کروہ  
 ہر کروہ کا مدد خلاف دوسرے کے تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو و یدق بعضکم باس بعض اور چھپاؤ  
 بعض تمھارے کو لڑائی بعض کی انظر کیف نصرف الایت لعلکم یفہقون وہ دیکھ کی طرح بیان کرتے ہیں  
 ہم اور پھر آئے ہیں آیتوں کو ساتھ وعدن و وعید کے تو کہ وہ سمجھیں و کذب بید قومک و ھو الحق اور  
 جھٹھایا عذاب کو یا قرآن کو قوم تیرے نے کہ کفار قریش ہیں اور وہ عذاب یا کتاب حق ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَیْکُمْ



یو کہیں کہ نہیں ہوں میں اور تمہارے واروعد کہ تمہیں تکذیب سے منع کروں یا تعذیب کر کے جزا دوں  
 لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٍّ وَّاسْطَیْ ہر خبر کے وقت ہی قرار پکڑنے کا یعنی ہر وعدہ اور وعید اپنے وقت واقع ہوگا  
 یا ہر عمل کی جزا یا سزا کی و سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور ثابت ہے کہ جان لو گے تم اسکو وَاذَاتِی الدِّیْنِ یُخَوِّضُوْنَ  
 فِی الْیَتِنَا فَاغْرَضْ عَنْہُمْ حَتّٰی یُخَوِّضُوْا فِیْ حُلْدٍ تَنْخِرُہٗ اُوْر جہ وقت دیکھے تو ان لوگوں کو کہ ساتھ تکذیب اور  
 استہزاء کے جھگڑتے ہیں بیچ آیتوں ہماری کے کہ قرآن میں منہ پھیرے اُنسے یہاں تک کہ تکرار  
 کریں بیچ بات کے سوا قرآن کے وَاَمَّا یَنْبَغِیْكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ اور  
 اگر بھلاوے جھگڑاٹھان منہ پھیرا نیکو اُنسے یہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد است ہے پس سب سمجھے  
 سمجھنا دانی کے ساتھ گروہ ظالموں کے کہ جگہ تصدیق اور تعظیم کے تکذیب اور استہزاء کرتے ہیں سب نزول  
 اس آیت کا یہ ہے کہ جب مسلمان مشرکوں کے پاس بیٹھے تھے وہ قرآن پڑھنے لگتے تھے اور  
 جھٹھٹھ لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی ہودیکو کفار قریش کو کہ قرآن کو جھٹھٹھتے ہیں اُنکے پاس سے اُٹھ آؤ اہل  
 اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کا کیا چاہیں اور مسجد حرام میں بیٹھا چاہیں اور کافر بھی  
 وہاں ہمیشہ رہتے ہیں اور قرآن اور مسلمان پڑھتے ہیں اور ہم انکی نہ مجلس چھوڑ گئے ہیں انکو غرض سے منع کر گئے  
 ہیں اس بات میں ہم گنہگار ہونگے یا نہیں یہ آیت آئی وَمَا عَلَی الدِّیْنِ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَیْءٍ وَلٰكِنْ  
 ذَکُرْ اُوْر نہیں اور ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں جھگڑنے سے حساب اُنکے سے جو جھگڑتے ہیں یعنی  
 گناہ اُنکے سے کچھ اور لیکن نصیحت دینا ہی جھگڑنے والوں کو کہ مت جھگڑو قرآن میں اور اسکی برائیاں بیان  
 کرتے ہیں لَعَلَّہُمْ یَتَّقُوْنَ تو کہ وہ بحسن اس کام سے وَذَرِ الدِّیْنَ اَتَّخَذَ وَاٰدِیْہِمْ لَعِبًا وَطَهٰوْا اُوْر چھوڑو  
 ان لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور ناشائسی ہوں کی عبادت کرتے ہیں اور بحیرہ اور سائبہ حرام  
 جانتے ہیں یا سمیرا نکاح میں پر بلا تا ہی اس پرستے ہیں وَغَرَّہُمْ الْحَیْوَۃُ الدُّنْیَا اُوْر فریب دیا  
 انکو زندگانی دنیا کے نے اس سببے حشر اور لعنت کا انکار کرتے ہیں وَذَکُرْ یٰۤاٰیْمٰنُ تَبَسَّلْ نَفْسٌ بِمَا کَسَبَتْ اُوْر  
 نصیحت کر ساتھ قرآن کے تو کہ نہ سو بیا جاوے ساتھ ملاکت کے یا نہ رسوا ہو یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا سبب  
 اُس جہیز کے کہ کیا یا ہی برائیوں سے لَیْسَ لَہُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فِیْہِیْ وَلَا شَفِیْعٌ بَیْنَہُمْ وَاَسْطَیْ اُس جی کے سوا  
 کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنی والا کہ جہرا وے عذاب نار سے وَاِنْ تَعْدِلْ کُلَّ عَدْلٍ لَا یُؤْخَذُ  
 مِنْہَا اُوْر بدالیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھٹے نہ لیا جاوے گا اُس سے اُولٰٓئِکَ الدِّیْنُ اُبْسَلُوْا اِیْمَا  
 کسبجا ہی لوگ ہیں کہ سوینے لگے ہیں فرشتہ تو لگو عذاب کے سبب اُنکے جو کماٹے ہیں بر فعل لَہُمْ شَرَابٌ  
 مِنْ جِیْمٍ وَعَذَابٌ اَلِیْمٌ اِیْمَا کَاوْا اُنکھڑوْنَ واسطے اُنکے ہی بیچ دوزخ کے پینا گرم پانی کہ اندر بدن انکا

جلاؤں سے اور عذاب ہے ورو دینے والا بس اس کے کہ تھے وہ کفر کرنے قل اذ دعوا من دون الله لالا  
 ينفخوا ولا يصعقون کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کریں ہم سو اللہ کے اس چیز کی کہ نہ نفع دے  
 ہمو اور نہ ضرر دے و تودعوا علی اعتقاد بنا بعد اذ هدانا الله اور کیا پھر سے جاوین ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے یعنی  
 مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگیں مجھے اس وقت کے کہ ہدایت کیا اللہ نے ساتھ اسلام کے اور جو دین تھی سے  
 پھر جاوین گے ہم تو ہو جاوین گے کالذی انتم قوم الشیاطین فی الارض حیوانات مانند اس شخص کے  
 کہ ذال ویامی اسکو شیطاں نے بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور راہ پر نشان لگا دیا اذ دعوا من دون الله  
 الی الهدی انتنا واسطے اسکے یار ہیں کہ شققت سے بکا رہے ہیں اسکو طرف ہدایت کے چلا آہمارک یاس اور  
 شیطاں اپنے طرف بلاتا ہے اور تیر و دہی کہ دھر جاؤں اگر شیطاں کا کہا مانے گا ہلاک ہوگا اور جو اٹھا اٹھا  
 سنگا نجات پائیگا وجہ تمثیل کی یہ ہے کہ جو مرتد ہو اوہ اس طرح ہے جیسے کسی شخص کو غول سیلابی کا روں  
 سے اٹھا لیا وین اور جنگل خطرناک میں بٹھا وین رفیق اسکے مسلمان راہ شریعت پر اسے ہلاتے ہیں اور بھوت  
 اسکو سیلابان ضلالت کے طرف کھینچتے ہیں اگر اس نے اپنے آپ کو کارواں میں پہنچا یا مسلمانوں میں داخل ہوا اور  
 بھوتوں پاس رہ گیا کفر میں ہوا قل ان ھدی اللہ ھو الھدی کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہی وہی دین  
 سچا اور سیدھا و اٰمن و النسل لرب العالمین اور حکم کئے گئے ہیں ہم کہ مطیع ہو وین واسطے پروردگار  
 عالموں کے و ان اقموا الصلوة و اتقوا اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ سے اسکے ترک کرنے میں  
 و ھو الذی الیہ تحشرن اور اللہ وہ ہے جو طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤ گے دن قیامت کے و ھو الذی  
 خلق السموات و الارض بالحق اور اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا ہاں مالوں کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے  
 حق کے بیت کیونکہ صنوعات ہی رافت دلیل نہ قدرت اللہ کی بے قال و قیل و یوم یقول لکن فی کون  
 اور یاد کر لیں کہ کو کہ ہیکل اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا پس ہو جاوینگی سمجھ لیجئے کہ وہ دن قیامت کا ہے  
 اس دن حکم فرمایا گیا مرد و نوحہ زندہ ہو اور اکٹھے ہو وہ ہو جاوین گے قولہ انتم یات اسکی سچ ہو کہ الملک  
 یوم ینفخ فی الصور اور واسطے اسکے ہی پادشاہی اس دن کہ چھوٹا جاوینگی صور کے عالم الغیب  
 و الشہادۃ جاننے والا ہی غیب کا کہ عالم ملکوت ہے اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہے و ھو الحکیم الخبیر  
 اور وہ ہے حکمت والا سچ اٹھانے اور جمع کرنے خلق کے خبردار طریق بعثت اور حشر کا و اذ قال ابراہیم  
 ربی افرأ یتخذ اصناما مآطیۃ اور یاد کر واسطے اہل ملک کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ یہ دعویٰ  
 فرزند ہی اسکے کا کرتے ہیں پس اولی یہ ہے کہ اسکی اقتدار کریں تو حید میں اور قصہ یہ ہے جس وقت کہا ابراہیم نے  
 واسطے باپ اپنے کے اور کو کیا پڑتا ہے تو ہونگا آپ ترانے میں معبوداتی اذ لک و قومک فی ضلال مبین



تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھ کو اور قوم تیرے کوچ گری ظاہر کے وکذا لک نری انہا ہم ملکوت السموات  
والارض اور جیسے کہ ابراہیم کو گری قوم کی ویکھائی اس طرح دکھائی جسے ابراہیم کو پادشاہی اس مانوئی اور  
زمین کی یعنی عجب عذاب عزاب اپنے لکھائی کہ ملکوت اس مانوں کے چاند سورج ہیں اور زمین کے درخت اور  
پتھر حق تعالیٰ نے ایک سل پرانکو کھڑا کر کے عرش سے تحت الثری تاک سب دکھا دیا تو کہ دلیل یکرین اور  
قدرت کاملہ حق کے ویکھتے ہیں الموقنین اور تو کہ ہووین یقین لایوالون سے علم استدلالی میں معاملہ ہے  
کہ مہرودین کنعان اور زمین کا پادشاہ تھا بابل میں رہتا تھا ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ ستار اور شہر  
شہر کے افق سے نکلا چاند سورج کی روشنی اس کے سامنے ناہود ہو گئی حکما سے اس کی تعمیر پوچھی انھوں نے کہا کہ  
ولایت بابل میں ایک لڑکا نیک طالع پیدا ہو گا تو اور ت کر تیرا اسکے ماتھے سے ہلاک ہو گا اور ابھی وہ مولود  
جب نہ حمل میں نہیں آیا مہرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنے جوڑے خلوت نکرے اور ایک نگہبان ہر ایک کے  
واسطے مقرر کیا اور بڑا مقرب مہرود کا تھا اس نے نگہبان سے چھپ کر اپنے اہل خانہ سے خلوت کی فوج حاصل کی  
کا ہوں نے کہا مہرود سے کہ اشب وہ لڑکا رحم میں آیا مہرود غصہ ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ جب وقت  
ولادت کے لڑکا ہو تو مار ڈالیں اور لڑکی ہو تو چھوڑ دیں ابراہیم علیہ السلام کی ماں پر کچھ اثر حمل کا تھا وقت  
وضع حمل کا بچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہو تو مہرود مہرود مجھ پر ہوگی مار ڈالے گا بہانے سے شہر سے نکل کر ایک غار میں جا کر لیٹی  
وہاں ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے میں انکو لپیٹ کر وہیں غار میں رکھ غار کا منہ بند کر کر بہتہ میں  
آئی اور آؤر اسے کہا کہ شہر کے باہر میں گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا میں دفن کر کر چلی آئی آؤر نے سچ جانا پھر دوسرے روز  
یہ غار کوئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیاں چوستے ہیں ایک سے دودھ ایک شہد نکلتا ہے خوش ہو پھر شہر کو آیا  
اور ابراہیم وہاں اللہ کی عنایت سے پلے تھے ایک قینے میں اہتر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس میں جب پیدر جسے کے  
ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضوں نے کہا کہ سات برس غار میں رہے بعضوں نے کہا کہ  
تیرہ برس بعضوں نے کہا کہ سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے آدمی نے آؤر سے کہا کہ خبر موت کی میں تیرے  
میں کی جھوت کہی تھی وہ چل دیکھ جوان ہوا ہے پس آؤر غار میں آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن و جمال کے سے  
بہت خوش ہوا اور آدمی سے کہا کہ اسکو غار باہر نکال کہ مہرود اس لیجاؤں میں آؤر لیتا آدمی نے انکو غار سے نکالا نماز  
شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریاں جمع تھیں ابراہیم نے ماں سے پوچھا یہ کیا ہیں اس نے بتایا آپ نے کہا کہ  
پروردگار ہو گا جس نے پیدا کیا اور رزق دیتا ہے پھر ماں سے کہا کہ کوئی مخلوق بن خالق کے نہیں ہے اور خالق کے تیری  
مخلوق پرورش پاتی ہے بتا میرا پروردگار کون ہے ماں نے کہا میں کیا نیت پروردگار کون ہے کہنا باتیں کہا خدا اسکا  
کون ہے کہا مہرود کہا مہرود کا خدا کون ہے کہا ماں نے چپ پہت کہہ میں بڑا خطرہ ہے اور مہرود نے میں نے بعض ستاروں کو اور

آفتاب اور آستار کو پوجتے تھے اور بعض بتوں کو اور بعض مژد کو ابراہیم علیہ السلام مان کے ساتھ شہر کی طرف چلے  
 فلما جئ علیہ اللیل ذاک کو کبسا پس جب چلپ لیا اوپر کے رات نے یعنی رات ہوئی اور اندھیر ہو گیا  
 ایک تارے کو روشن کہ زہر و یا مشتری تھا نزدیک کنارے معرب کے پس بعض ستارہ پر بتوں نے اوسط منہ کر کے  
 کیا قال ہذا آدتی کہا ابراہیم نے کیا یہی ہے پروردگار میرا بطور استغنام یا اس قوم کے زعم پر فلما افکر قال  
 لا احب الافلیت پس جب وقت کہ وہ ستارہ چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپا جانو الوں کو کو  
 پروردگار عالم کو زوال نہیں پھر گئے چلے چودھویں رات تھی کنارے پر آسمان کا چاند نمود ہوا فلما ارآہ  
 القمر بکا زغا پس جب دیکھا چاند کو رشتہ آواز بعض قوم بتوں کو طرف اس کے سجدے میں پڑے ہوئے قال  
 ہذا آدتی کہا کیا یہی ہے پروردگار میرا یعنی یہ نہیں فلما افکر پس جب چھپ گیا قال لکن لکم فی ہذا  
 دینی لا کونن من القوم الضالین کہا ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کرے گا تجھ کو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤ گا میں قوم کے کہ  
 پھر مانے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع ہونے لگا بعض لوگ اس کی طرف سجدہ کرنے لگے فلما ارآہ  
 الشمس باز غر قال ہذا آدتی ہذا اکبر پس جب دیکھا سورج کو روشن کیا کیا یہ ہے پروردگار میرا یعنی  
 یہ نہیں یہ سب ستارے ہی ہیں اور روشنی میں ہیں کہ کہتے ہیں آفتاب پرست کہ یہ پروردگار میرا  
 یہ سب سے بڑا فلما افکر قال یقوم ایتی بری مما تشیر کون پس جب چھپ گیا کہا ای قوم میری تحقیق میں  
 سیرا ہوں اس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں ایتی و جحت و جہی للذی فطر السموات والارض جہا وانا  
 من المرشدين تحقیق میں نے متوجہ کیا مٹھہ اپنے کو واسطے اس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا  
 آسمان کو اور زمین کو اور احوال کہ مائل ہو میں سب دیوں سے طرف دین توحید کے اور نہیں میں شرک لانے  
 والوں سے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم شہر میں آئے آواز نے انکو مژد دیا پس لے گئے مژد و دو بد شکل تھا  
 اور غلام و کنیرک خوش شکل اس کے تحت کے گرد و دست بستہ کھڑے تھے انھوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا خدا  
 سب کا کہا یہ گرد و تحت کے کون کھڑے ہیں کیا یہ بند اس کے ابراہیم نے ہنس کر کہا ای مادر یہ کہ یہ خدا ہے کہ  
 اپنے سے اوروں کو خوب صورت پیدا کیا یہی چاہئے کہ سب آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم بحیثیت بتوں کی  
 مذمت کیا کرتے تھے اور ان کے پوجنے والوں کو گالیاں دیتے تھے ان کی قوم نے جھگڑنے لگی چنانچہ حق تعالیٰ  
 فرماتا ہے و حجاجہ قومہ اور جھگڑا کیا اس سے قوم اس کے بیچ توحید کے قال انما جئنی فی اللہ و  
 قد ہدین کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑنے ہو تم ہم سے حج و حدائیت خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھ پر غلبہ کرو  
 اور حال یہ ہے کہ تحقیق اللہ نے راہ دکھائی ہے تجھ کو توحید کی پھر انھوں نے ڈرایا کہ ہمارا معبود پر تو ہستای وہ  
 تجھ پر آفت لاوے گئے حضرت ابراہیم نے کہا ولا اخف مما تشیر کون بیدہ اور نہیں ڈرا ہوں میں نہ میرے

کہ شریک لائے ہو ساتھ اسکے یعنی بتوں سے تمھارے میں خوف نہیں کرتا کہ وہ یک کیو ضر نہیں دے سکتے  
 اِلَّا اِنْ يَشَاءُ رَبُّكَ تَشِاٰلُكُمْ بِهٖ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ آفت پہنچا تا مجھ پر اے سب سے وسیع دیتی کل شے  
 علم اسماء لیا پروردگار میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت کرتے  
 تم اور درسیان عاجز اور قادر کے اور عالم اور جاہل کے تمیز نہیں کرتے تَمَّ وَكَيْفَ أَخَفْنَا مَا تُشْرِكُكُمْ وَلَا تَخْفَوْنَ  
 اَنْتُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا اَوْ لَكُمْ دُرُوْهُنِ اُس چیز سے کہ شریک لائے ہو تم اور نہیں  
 دُرتے ہو تم بہ کہ شریک مقرر کیا ہی تھے ساتھ اللہ کے اُس چیز کو کہ نہیں اتاری اللہ نے ساتھ اسکے اوپر  
 تمھارے کتاب اور دلیل قٰی اَلْقُرْاٰنِ اَحٰی اَمْ اَمْ اَلْاٰتِیْنَ کُنَّا دُوْنُوْنَ فَرَقُوْنَ سَوَّادُوْنَ اَوْ شُرَکُوْا مِنْ سَے  
 لائق تر تھے ساتھ اس کے بنا دوان کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ  
 دیتا ہے کہ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اٰیْمٰنَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّسْتَعْمِدُوْنَ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور  
 نہیں ملا یا انھوں نے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے یہ لوگ واسطے ایسے ہی اس روز جن میں ہمیشہ رہنے سے  
 اُوْر وہ ہیں راہ پائولے وَفَلَکَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنٰہَا اِبْرٰہِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ اُوْر یہ استدلال ابراہیم کا کو الگ ہے  
 چھپے پروان سے یہاں تک دلیل ہماری کچھ دلی سمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پڑے ساتھ اسکے اوپر قوم  
 اپنے کے تَوَقَّعْ دَرَجَتٌ مِّنْ شَآءِکَ لَمَّا کَرْتُمْ ہن ہم درجوں میں علم اور حکمت کے جس کو کہ چاہتے ہیں اِنْ دَرَجٰتُکَ  
 حٰکِمٌ عَلَیْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہے اپنی صنعت میں علم والا ہے اپنی خلقت میں دہبنا  
 لَہٗ اٰیٰتِیْ وَیَعْقُوْبَ اُوْر دیا سمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اسکا اسحق کہ باب پیغمبران بنی اسرائیل کا ہے اور  
 یوناب کا یعقوب کہ اسرائیل بن کَلَّا هٰذَا بَنَیْہُمْ اَبْرٰہِیْمَ کُوْلًا دُوْنُوْنِیْنَ سے ہدایت کی سمنے وَتَوَحَّاهُیْنِ  
 مِنْ قَبْلِ اُولٰٓئِکَ اُوْر نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم سے فَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوُدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاٰیُوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوسٰی  
 وَهٰرُوْنَ اُوْر ہدایت کی سمنے اولاد نوح کے میں سے یا ابراہیم کے میں سے لیکن اول اصح ہے کیونکہ یونس اور لوط  
 اس آیت میں مذکور ہیں اُوْر وہ ذرّیہ نوح سے بھی ہیں کہ ابراہیم بھی ذرّیہ نوح سے ہے دَاوُدَ کو کہ اولاد ہودا  
 ہے اُوْر سلیمان کو کہ پسر داود ہے اُوْر ایوب کو کہ پسر اسواص ہے اولاد عیص بن اسحق سے اُوْر یوسف کو کہ  
 پسر یعقوب ہے اُوْر موسیٰ اُوْر مارون کو کہ دونوں بیٹے عمران کے ہیں اولاد لاوی بن یعقوب وَکَذٰلِکَ  
 نَحْمِیْزِی الْحٰسِنِیْنَ اُوْر جس کی ابراہیم کو جزادی سمنے ساتھ رفع درجات کے اس طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان  
 کرنے والوں کو موافق استعداد ہر ایک کے وَذٰکِرْ تَاوِیْحِیْ وَعِیْسٰی وَاِلٰیٰسَ اُوْر ہدایت کی سمنے زکریا کو کہ اولاد سلیمان  
 ہے اُوْر یحییٰ کو کہ پسر زکریا ہے اُوْر عیسیٰ کو کہ پسر مریم ہے اُوْر الیاس کو کہ اولاد مارون ہے اُوْر جولوگ کہتے ہیں کہ مراد الیاس سے  
 ادریس ہے وہ نہیں بتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہے نہ اولاد سے اُوْر یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ نسبت مان کے







واسطے عالموں کے وَمَا قَدْ رَوَى اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ اَوْ رَنَ تَعْلِيمِ كِي يَهُودِي هُوَ اَتَقِيْمُ اُسْكَ كَشَفَ  
 الاسرار میں جس کہ نہ پہچانا اللہ کو جیسا کہ پہچانا اسکا جس مان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو  
 رب الارباب سے کیا نسبت ایک بزرگ سے معرفت الہی سے پوچھا کہا کل باخطر بآلک فهو علی خلاف  
 ذلک نظم دیکھیں اُسے ہی وہ اس لقا سے بھی ورا نہ ہو جلوہ نہای اس اول سے بھی ورا نہ جو دید میں وہم میں  
 گمان میں اول سے نہ وہ اُس سے ورا جس بل ورا سے بھی ورا نہ بعضوں نے کہا ہے کہ معنی اس آیت کی یہ  
 ہیں کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہے کہ مالک بن حیف کہ سر حلقہ اجیار یہود تھا حضرت کے پاس آیا آئے فرمایا  
 کہ تجھے قسم دیتا ہوں میں اس خدا کی جس نے تورت موسیٰ پر نازل کی ہے تورت میں دیکھا ہے تو نے کہ خدا  
 و الشہد فریہ کو دشمن رکھتا ہے اُس نے کہا مان یہ خبر تورت میں جس اپنے فرمایا کہ وہ قبر بت پرور خود پرست  
 تو ہی ہے وہ عصبے ہوا اور کہا خدا نے کوئی کتاب کسی پر نازل کی آیت اسی کہ نہیں وصف کیا انہوں نے اللہ کا  
 جیسا کہ وصف اسکا چاہئے اِذَا قَالُوا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ عَصٰی عَنْ حُوقْلَ کَہَا نَبِیْنِ اَمَّا اللّٰهُ لَیْ  
 اُوپر کی شہر کے کچھ چیز احکام شرع سے اور اس طرح صفت انزال کتب اور ارسال رسل کا انکار کیا قل مَنْ  
 اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَاءَ بِہٖ مُوسٰی نُوْرًا وَهُدًی لِّلنَّاسِ یَجْعَلُوْنَهٗ قُرْاٰطِیْنِ یُبْدُوْنَہَا وَتُخْفَوْنَ کَثِیْرًا کَہَا کَہَا  
 اتاری کتاب کو وہ جو آیا تھا ساتھ اس کے موسیٰ در احوال کہ ہے وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی  
 واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اسکو ورق ورق پر کندہ ظاہر کرتے ہو تم اسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے  
 ہو تم بہت کو او میں سے جیسی لغت اور صفت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیتہ رحم کی اور سوا اس کے  
 وَ عَلَیْکُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُکُمْ اَوْرَ سَکھائے گئے ہو تم اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے جو کچھ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمھارے امر اور نبی اور حلال اور حرام قُلِ اللّٰہُ کہہ اے محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہے یہ جواب اسکا ہے کہ تورت کہنے اتاری ثُمَّ ذَرٰہُمْ یُھْرَجُوْرَہٗ  
 یہودیوں کو تو کہ ہمیشہ فی حَوْضِہُمْ یَلْجَؤْنَہٗ بِحَاطِطِہٖ اُس کے گھلین شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ کہ کلمہ  
 قُلِ اللّٰہُ ذَرٰہُمْ لَیْسَ مَاسُوْمِ ہُوْسِ وَالْقَطْعُ النَّفْسِ شَیْخُ الْاِسْلَام نے کہا کلمہ قُلِ اللّٰہُ ذَرٰہُمْ اِسْبِطْرِفِ اُس کے  
 رکھتا ہوں اور غیر اُس کے کو ترک کرتا ہوں نظم اللہ ہی کی میں جس جو رکھتا ہوں نہ دو جا میں یہ آیت ازلو  
 رکھتا ہوں نہ مطلب ہی تو ہیں ماسوا اس کے اور نہ رفت نہ طلب نہ تک و پور رکھتا ہوں نہ شیخ شبلی نے  
 بعض اصحاب اپنے کہا علیک باللہ ودع ماسوئی نظم رفت تو تعلقات سر کو چھوڑ نہ سر رشتہ جب ماسوئی  
 دل سے توڑ نہ ہیں تفرقہ ولی کے باعث یہ سب نہ دل ایک سے ہیں لگا کے سب منہ موڑ نہ وَ هٰذَا کِتٰبُ اَنْزَلْنٰہُ  
 مُبْرَکٌ صَدِیْقُ الَّذِیْ یَمِیْنُ یَدِیْہٖ وَلِیْدٌ رَّامِقُ الْقُرْاٰی وَمَنْ حَوَظَہَا اُوْرَ یہ قرآن ایک کتاب ہے

کہ اُنارہیں سنے اسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اسی چیز کو جو کہ اسکے ہیں کتابوں سے  
اور تو کہ ڈراوے تو کمی کرنیوالو کو اور انکو جو گرد اسکے ہیں اور نذر ساتھ بڑے ہی یعنی تو کہ ڈراوے یہ کتاب  
وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَأُولَئِكَ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ آخرت کے ایمان لائے ہیں ساتھ  
اسکے یعنی پیغمبر کے یا کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہاں کے عذاب سے اور سمجھے کہ چھکار سوا عذاب  
پیغمبر اور قرآن کے میں نہ ہیں پس ایمان لائے ہیں انکے وَهُمْ عَلَىٰ صُلُوبِهِمْ يُحَافِظُونَ اور وہ کہ نبی اور  
کتاب پر ایمان لائے ہیں اور پر نازل اپنے کے محافظت کرتے ہیں کیونکہ نازل ایمان کی نشانی ہے اور دین کا ستون  
ہی لکھا ہے کہ سلیمہ کذاب اور اسود غنی نے دعویٰ نبوت کا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاطر عار  
پر زناٹ ملال اس دعویٰ دروغ سے حق تعالیٰ یہ آیت نازل کی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ  
أُوْحِيَ إِلَيَّ وَكَمْ يَبُوحُ إِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندھ لیا ہے اور اللہ کے جھوٹ اور  
کہتا ہے کہ میں پیغمبر اسکا ہوں یا کہتا ہے وحی کی طرف میرے اور نہیں وحی کی گئی طرف اسکے سمجھ لیجئے کہ سلیمہ  
جھوٹقی باتیں جو کر کہتا تھا کہ یہ مجھ پر وحی اتری اور اسود غنی کہتا تھا کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہے  
اور باتیں الفا کرے وَمَنْ خَالَ سَائِلٌ مُّنْزِلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۖ اور کون ہی ظالم تر اس سے جو کہتا ہے  
کتاب نازل کرو نگاہ میں بھی مثل اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے سمجھ لیجئے کہ یہ بات کہنے والا  
عبداللہ بن مسعود کہ کاتب وحی تھا ایک دن آیت ولقد طعنا اللات ان من سلالہ لکھتا تھا لفظ  
قدرت الہی کر کر کہ طرح حلقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہے بعد سننے کلمات ثم التناہ  
خلفا آخر کے بے اختیار تعجب اسکی زبان پر جاری ہوا فقبا رک اللہ احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ لکھ یہی نازل ہوا ہے وہ شک میں پڑھ کر مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم صادق ہیں مجھ پر بھی وحی آتی ہے جیسی اُنپر اور جو کاذب ہیں تو میں مثل انکے ۖ وَكَوْثُرٌ مِّنَ  
الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّتَوْسِتٍ وَلِلْمَلَائِكَةِ بَأْسٌ شَدِيدٌ اور کاش کہ دیکھے تو جب ہوں ظالم یعنی کافر بیچ شت تو ان ہوتے  
اور فرشتے عذاب کے کھولیں ہاتھ اپنے انکی روح قبض کرنے کو یا انکے عذاب کرنے کو اور اگر زاتین انکو مارے  
ہوں اور کہتے ہوں اَخْرِجُوا اَنْفُسَكُمْ نکالو اجانو اپنے کو تو ان اپنے سے جیسے کو توال کا پیادہ کسی سے عصبہ  
حیرت طلب کرے یا کہتے ہوں فرشتے کہ نکالو الفسوں اپنے کو عذاب کے اگر نکال سکتے ہو اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ  
الْحُوتِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ عَلٰی اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ آج کہ دن کہ وقت  
مرنے تمھارا کیا ہے ابد الابد تک جبرائیل جاؤ گے ساتھ عذاب رسوائی کے بسبب اسکے کہ تھے تم کہتے  
اور اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتوں اسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہیں کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْا فِرَادًا



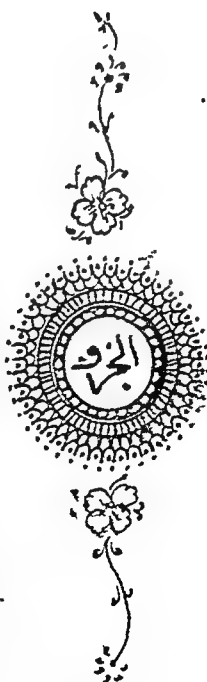
کہ سمجھتے ہیں وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور وہ جس نے آسمان سے پانی  
 فَاخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالیں ہم نے ساتھ پانی کے بوٹیاں سب چیزیں یہاں الثقات نصبت  
 طرف کلام کے جس افعول مجمل ذکر فرما کر اب مفصل ارشاد فرماتا ہے فَاخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نَخْرُجُ مِنْهُ حَبًّا مَتَرًا كَثِيرًا  
 پس نکالی ہم نے پانی سے سبزی کہ جس سے اولیٰ الخ اور شاخ پیدا کرتی ہیں نکالتے ہیں ہم اس سے بر سے دانے  
 ایک پر ایک چھڑ بھی یعنی خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِوَانٌ دَانِيَةٌ اور نکالتے ہیں ہم کھجور میں سے گلاب  
 اسکے سے خوشے جھکے ہوئے وَجَنَّتِ مِنَ الْأَعْنَابِ وَالزَّيْتُونِ وَالرَّيْحَانِ مَشْمًا اور نکالتے ہیں  
 ہم باغ انگوروں کے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکساں پسین سچ پتوں کے اور غیر یکساں سچ پتوں کے کہ  
 شیریں بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے نَظَرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب  
 پھل آوے کہ چھوٹا اور بڑا ہوتا ہے اور دیکھو طرف پکنے اسکے کے کہ جب پختگی کو پہنچا ہے کیا خوش شکل اور  
 مزہ دار ہو جاتا ہے إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق سچ اسکے کہ مذکور ہوا اشیائیں ہیں  
 اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ اور مقرر کرتے ہیں  
 کافر محسوس نعم میں اپنے واسطے اللہ کے شریک جنوں کو یعنی کہتے ہیں کہ خالق خیر کا اللہ بزدان اور شر کا  
 شیطان ابھرنے ہی وَخَلَقْنَاهُمْ اور حال یہ ہے کہ اللہ نے پیدا کیا ہے ان کبر و نخوت شیطان نے بلکہ شیطان  
 کو بھی ایسی بنیاد کیا ہے اور یہ احمق مخلوق کو شریک خالق کا ٹھہرنے ہیں وَنُحِيقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ  
 بغیر علم اور باندھ لیتے ہیں بعضے کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنی عزیز اور عیسیٰ اور بیٹیاں یعنی فرشتے وغیرہ  
 علم کے کہ اپنے گنہ کی بھی حقیقت نہیں جانتے سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ پاک ہے وہ اور بلند ہے اس  
 چیز سے کہ وصف کرتے ہیں اسکو شریک اور فرزند سے بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا  
 اور زمین کا أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً کیونکر ہو واسطے اسکے اولاد اور حال انکہ نہیں ہے  
 واسطے اسکے جوڑ اور اولاد جوڑ اور خاوندوں کے ہم ہونے سے ہوتی ہے اور کیونکر اسکی جوڑ ہو کہ  
 اسے جنسیت چاہئے اور اسکا کوئی جنس ہی نہیں وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہر چیز کو اور خالق کا ماننے ہیں  
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھ ہر شے کے جاننے والا ہے اور سوائے کے کیونکہ وہ دانائی نہیں پس کیا  
 مثل نہیں اور جس کی مانند ہوا کا ولد اور زوجہ بھرا ناسحق تھاں ہے کیونکہ محال ہے  
ذَٰلِكُمْ كَلِمَةٌ تَنْجُمُ بِهَا کہ ان صفوئے ساتھ موصوف ہے اللہ پروردگار تَحَارُ الْإِلَٰهَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں حق  
 عبادت کے مگر وہ خالق كُلِّ شَيْءٍ فاعبد وہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا پس عبادت کرو اسکی وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ  
 اور وہ اوپر ہر چیز کے کار ساز ہے لَا تَدْرِكُهُ الْبَصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْبَصَارَ نہیں پائے اسکو طریق





اور وہ پاتا ہی نظروں کو سمجھ لیجئے کہ اور اک کتہہ کے دریافت کرنے کو کہتے ہیں سو اللہ کے کتہہ ذات کو  
کوئی نہیں پاسکتا اور جو اور اک کے معنی رویت کے لیجئے تو تقدیر کلام کی یہ ہے کہ نہیں دیکھ سکتیں اسکو  
نظرین دنیا میں کیونکہ رویت عقیض قرآن اور حدیث سے ثابت ہے وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اور وہ بار بار  
میں خبردار بالاسرار نظم و ہی بار بار میں ہے اور ہمارے یگانہ سے یگانہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنۢبُتُ نہ نہ دیکھ  
کوئی جو وہ دیکھتا ہی نہ وہ ہمارے سب کے والست سے سوا ہی نہ قَدْ جَاءَكُمۡ بَصَآئِرُ مِّنۡ رَبِّكُمۡ فَتَحِثُّوا تَاۡمِيۡنَ  
تمہارے پاس نشانیاں روشن پروردگار تمہارے مِّنۡ اَنْفُسِكُمْ فَلَنَقۡسِبَ لَنۡنۡسِبَ پس جس نے دیکھ لیا فتنے اسکا  
واسطے جان اس کے ہے وَمَنۡ عَجٰی فَعَلٰہَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اٹکا اور جان اس کے ہے وَمَا اَنۡا  
عَلٰیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ اور میں میں اور تمہارے نگہبان کہ محافظت تمہارے اعمال کی کروں اور اس پر تھیں  
جزاؤں مجھ پر یہی ہے کہ پہنچا دوں حکم الہی اور پس حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے  
وَاٰتِیۡکَ نَصْرَکَ لَاۡتِیۡ وَیَقُوۡلُوۡا اَدۡرَسۡتَ اور یہ طرح جیسے آیات گذشتہ میں کیا پھر آئے ہیں ہم آیات قرآن  
کو خوف سے طرف رجاء کے اور وعدے سے طرف وعید تو کہ سننے والے خبردار ہوں اور تو کہ نہیں سننے والے پر رکھا ہے اور  
تعلیم لائی ہے اور سے کفار قریش کے زعم میں تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبر اور سار سے کہ دونوں علماء  
تھے روم کے بنائے میں آئے یہ کھل کر کہتے ہیں کہ وحی خدا نے مجھ پر بھیجی سو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آیتوں کو اپنے  
پھراتا ہوں ناسیان کریں ہم قرآن واسطے اس قوم کے کہ چاہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کا ہے تو کہ تم سمجھ لو کہ یہ کلام  
سعد و برسر سے باہر ہے وَلَنَبۡیۡنَہٗ لِقَعۡوِمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ اور پھر آئے ہیں ہم آیتوں اپنے کو تو کہ بیان کریں ہم قرآن  
واسطے اس قوم کے کہ باندھے ہیں کہ یہ کلام اللہ کا ہے لکھا ہے کہ جہاں کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
طرف دین آبا اپنے کے دعوت کرتے تھے وہاں یہ آیت اتری اَتَّبِعۡ مَا اُوْحِیَ اِلَیۡکَ مِّنۡ رَّبِّکَ پیری کر  
اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف سے پروردگار تیرے یعنی راہ توحید کی اور جان کہ لا الہ الاہو نہیں کوئی  
سحق عبادت کے مگر وہ وَاعۡیِضۡ عَنِ الشِّرۡکِیۡنَ اور منہ پھیر لے شرکاء کے بنوا لوں سے اور ان کے کہنے پر التفات مت کر  
وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ مَا اٰتٰہُمُ الرِّجَآءَ اور اگر چاہتا اللہ کہ یہ موحی ہوں ہرگز نہ شرکاء کرتے وَمَا جَعَلۡنَاکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا  
اور نہیں کیا میں تجھ کو اور کافروں کے نگہبان وَمَا اَنْتَ عَلَیۡہِمۡ بِوَكِیۡلٍ اور نہیں تو اور ان کے داروغہ لکھا ہے  
کہ جب آیتہ انما و ما تعب و ان من دون اللہ نصب ہم نازل ہوئی کفار قریش کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
ہمارے بتو کو برانگہو اور نہیں تو ہم تمہارے نازلہ کہیں یہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا  
آیت سیف کے وَلَا تَسۡبُوۡا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فِیۡسَبُّوۡا اللّٰہَ عَدۡوًا یَّعۡزِیۡرُہُمۡ اور مت برا کہو ان کو انکو  
کہ عبادت کرتے ہیں سوا خدا کے پس وہ مقابلہ برائے لیکن اللہ کو اور وہ ظلم کے نادانی سے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے یہی

وَتَنَامُ عَنْ شَخْصٍ كَوَيْتٍ وَتَنَامُ عِيَّ اسْوَابُكَ كَمَا مَقْلَبُ مَعْنٍ وَتَنَامُ تَوَاقُعُ هُوَ اسْكُو جَوَ كَمَا لَاقَ وَتَنَامُ نَهْنِ  
 كَذَلِكَ زَيْنًا لِكُلِّ امْتَدَّ عَلَيْهِمْ اَوْ جَاءَ كَمَا اَرَبَتْ كَيْفَا اَعْمَالُ كُفَّارُ كَوَيْتٍ حَرْجَ زَيْنَتِ دِي مَعْنَى وَجْهٍ هَرَاكَيْتِ فَرْقَهُ كَعَمَلِ اَنْفِكَ كَوَيْتٍ  
 نَيْتٍ هَوْنٍ يَابَدُ بَلْ حَرْبٍ يَابَدُ يَوْمَ فَرَحٍ تَمَّ رَأَى دِي تَمَّ مَرَجِعُهُمْ فَيَسْتَمُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بِحَرْفِ  
 رَوْدُ دُكَارُ اَنْفِكَ كَيْ هِيَ بَارَكْتَ اَنْفِي لِسْ خَيْرٍ دُكَارُ اَلْوَقْتُ خِرَا كَيْ سَاحَةِ اَسْ جَنَرِ كَيْ كَتَحَى وَهَ عَمَلِ كَرْتِ لُحَايِ كَيْ كَابَرِ  
 قَرِيضٍ بَعِيْرٍ خَاصِلِ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْ كَيْ لَيْ كَيْ تَمَّ تَسْ هُوَ سَوِيْ نَعْمَ سَاحَةِ يَحْيَى رَا اَبَا رَحْمَةً جَارِي هُوَ اَوْ  
 عِيْسَى مَعْرُودُ جَلَا يَمَّ تَحْيَى اَلْهِيَ اَعْجَزَ كَوَيْتٍ يَمْلُوكُ وَكُفَّارُ تَوَيْتُ اِيْمَانُ لَا اَوِيْنَ حَضَرَتْ قَرْنَا يَكَيْ كَيْ جَابَتْ هُوَ كَمَا  
 كَوَيْتٍ صَفَا سَوْنِ كَا هُوَ جَاوَيْتِ اَيْ كَيْ كَمَا كَا اَلْهِيَ كَوَيْتٍ اِيْمَانُ لَا اَوِيْنَ اَنْفُونَ لَيْ كَمَا لَا اَوِيْنَ اَوْ رَحْمَتِ قَرْنِ اِيْمَانُ بِرِ  
 كَحَائِنِ مَعَالَمِ مَعْنٍ اَيْ اَيْ دَعَا كَرْتِ لَيْ جَبَرْتِ اَيْ اَوْ اَللّٰهُ كَا بَعِيْغَامُ لَاسْ كَيْ مَعْنِ تَبَرِيْ دَعَا سَ اَيْ اَرْجُو كَوَيْتٍ كَا  
 كَرُوْ دُكَارُ لَيْكِنْ هِيَ قَاعِدَةُ هِيَ مِيرَا كَيْ جَوَابَتْ اَيْ سَعِيْرُ سَعِيْرُ مَعْرُودُ طَلَبِ كَرْمِيْ تَحْيَى اَوْ هُوَ عَجَزَ ظَاهِرُ هُوَ تَحْيَى وَهَ اِيْمَانُ لَاقِي  
 تَوَيْتُ اَوْ جَوَيْتُ هُوَ تَوَيْتُ مَقْصَلُ لَاقِي اِيْمَانُ اَلْهِيَ اَوْ جَابَتْ هِيَ عَجَزَ ظَاهِرُ كَرُونِ لَيْكِنْ جَذَابُ هِيَ اَبَدُ اَيْ اَيْ كَا اَوْ اَلْهِيَ  
 يَلْبَسُ جَوَيْتُ دِي اَلْهِيَ كَوَيْتٍ كَرْنِ حَضَرَتْ شَقِ دُوْ سَرِيْ اَخْتِيَارِ كَيْ هِيَ اَيْتِ اَيْتِ اَوْ اَللّٰهُ جَبَدُ اِيْمَانُ هُمْ لَيْكِنْ  
 جَاءَتْ هُمْ اَيْتِ لَيْكِنْ هُمْ اَوْ قَرْنُ كَحَائِنِ تَحْيَى اَنْفُونَ مَعْنَى سَاحَةِ اَللّٰهُ كَيْ رَحْمَتِ تَرَقُّمُونِ اَيْ سَاحَةِ اَللّٰهُ كَيْ اَوْ كَيْ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ a  
 نَسَا نِيْ جَوَيْتُ كَيْ اَلْهِيَ اِيْمَانُ لَا اَوِيْنَ اَنْفُونَ مَعْنَى سَاحَةِ اَللّٰهُ كَيْ اَيْتِ اَلْهِيَ اَيْتِ اَللّٰهُ كَيْ اَيْتِ اَللّٰهُ كَيْ اَيْتِ a  
 بَنُوْتُ كَيْ كَيْ عَجَزَ هِيَ مَعْنَى تَرَوَيْتُ اَللّٰهُ كَيْ هِيَ اَوْ هُوَ قَادِرُ جَوَيْتُ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ اَيْتِ a  
 لَاقِيْ مَعْنَى اَوْ كَيْ اَيْتِ مَعْنَى كَرَوَانِيْ تَحْيَى كَوَيْتٍ مَسْلُومًا سَاحَةِ اَللّٰهُ كَيْ كَا فَرُونِ صَادِرُ هُوَ تَحْيَى سَعِيْرُ جَبَر  
 اَوَيْتِ اَلْهِيَ اَوْ هُوَ دِي كَيْتِ اَيْتِ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 اَوْ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 لَاسْ تَحْيَى سَاحَةِ اَنْفُونَ كَيْ جَوَيْتُ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 جَوَيْتُ دِي هُمْ اَلْهِيَ كَيْتِ اَلْهِيَ كَيْتِ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 وَلَوْ اَنْتَا نَزَلْنَا اَيْتِ هُمْ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 لَوْ اَنْتَا نَزَلْنَا اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 نَحْيَى قَبْلًا اَوْ اَلْهِيَ كَرْتِ هُمْ اَوَيْتِ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 قَادِرُ مَقْلُوقِ كَيْ اَوْ بَنُوْتُ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 لَا اَوِيْنَ مَعْنَى هُوَ جَابَتْ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a  
 فَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَايِطِيْنَ اِلَافِيْنَ وَاجْنَحُوتٍ اَوْ جَبَرُوتٍ اَلْهِيَ اَلْهِيَ a



کئے بیٹے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے شیاطین الانس کا فریقین کے الیس  
کی طرح اللہ کی رحمت سے دور ہیں یوحیٰ بعضهم الان بعض جمیع دلتے ہیں وسوسے بعض شیطان  
جن کے طرف بعض شیطان انس کے یا وسوسے دلتے ہیں بعض جن جن کو اور بعض انس کو ڈخوف

الْقَوْلِ غَرُوبًا لَمْ يَكُنْ هُوَ بَاتِ جَهَنَّمِ فَرَسٌ دِينَ كُوُوُشَاءَ رَبِّكَ مَا ضَعَلَهُ فَنَدَّ زَهْرًا وَفَيْتَرُونَ  
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان اُنکے کو کرنے وہ دشمنی پیغمبر پر چھوڑ دے اُنکو اور ان جھوٹی چیزوں کے باندھے ہیں  
وَلَتَصْنَعُ اللّٰهُ اٰیٰتٍ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُقْتَرِفُوْنَ اور تو کہ جھلک طرف  
اُسکے دل ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لائے آخرت کے اور تو کہ پسند کریں اُسکو اور تو کہ کس کریں گناہوں سے جو کچھ کہ  
وہ کس کریں گے میں اَفْتَحِرَ اللّٰهُ اَبْتَحِيْ حَكْمًا وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ الْكِتٰبَ فَكُلُوْا مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ  
غیر اللہ کے چاہوں میں حکم کریں والا درساں اپنے اور تمہارے اور وہ جن سے ہماری طرف تمہارے کتاب  
مفصل یعنی قرآن کہ تم میں حق اور باطل تفصیل داریں وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مُنْزَلٌ مِّنْ

رَبِّكَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دیئے اُنکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاریٰ جانتے ہیں یہ کہ قرآن الہامی  
پروردگار تیرا ہی ساتھ حق کے فلا تَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس مت ہو تو شک لا یؤالون سے مخاطبت پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مراد است ہی دَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا لَا ط اور پوری ہو بات پرورد  
گار تیرا ہی اس میں سچ اخبار کے اور الاضاف میں سچ احکام کے لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ نہیں کوئی بدلنے والا  
واسطے اخبار اور احکام اُسکے کے جیسے تورات کو بدل دیا اس طرح قرآن شریف کو کوئی نہیں بدل سکیگا کہ  
اللہ خود نگہبان ہی اُسکا کہ فرمایا یٰ وَاٰلَہٗ لِحَافِطُوْنَ تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کریں گے میں

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور وہ سنے والا سب کی گفتار جاننے والا سب کے اسرار دانِ تَطْعَمَ الْاَشْیَءَ الْاَرْضِ  
اور اگر کہا یا مگانو اکثر ان لوگوں کا کہ سچ زمین کے میں کافر اور جاہل یا مراد زمین کے کی جس کہ اکثر اہل کے کا کرہا یا مگانو  
یُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَرُوْا کُرُوْا نَبِیُّکُمْ مَّحْمُوْرًا وَاَنْتُمْ لَا تَخْرُجُوْنَ مِنْہُمْ ہر وی  
کرتے وہ گروہ مگر گمان کی اور گمان انکا یہ تھا کہ اُنکے باپ حق تھے اور نہیں وہ مگر جھوٹ کہتے ہیں اللہ کہ اللہ تھے  
حلال کیا ہی بحیرہ وغیرہ اور یہ حرام بتاتے ہیں اور وہ پاک اور سنہ وریہ شرک اسکا عبادتیں پھرتے ہیں اور  
اُسکا فرزند بتاتے ہیں اِنْ رَبِّکَ هُوَ اَعْلَمُ مِّنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِہٖ تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہی اس شخص کو

کہ گمراہ ہوا ہی راہ اُسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُنْتَدِیْنَ اور وہی خوب جانتا ہی راہ پانیوالوں کو فکلو اَمَّا  
ذٰکُرَ اَسْمَ اللّٰهِ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ بَایٰتِہٖ مُّؤْمِنِیْنَ پس کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اور اُسکے دم و فح  
الکرہو تم ساتھ آیتوں اللہ کے کہ حلال اور حرام میں واقع ہیں ایمان لائیوں کے وَمَا لَکُمْ اَلَا تَاٰتُوْنَ اَمَّا ذٰکُرَ اَسْمَ اللّٰهِ

زنگ



نزویک اگر عہد ترک تسمیہ کیا تو حرام اور جو کہ ہو کیا تو حلال وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُوحِوْنَ اِلٰی اَوْلِيَآئِهٖم لِيُجَادُوْهُ  
اور تحقیق شیطان وسوسہ دلتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے کہ کافر ہیں تو کہ جھگڑیں تم سے اسی حال کو کہ جو آپ  
مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہے حرام ٹھہرتے ہو وَاِنَّ اَطَعْتُمْ فَاَنُكِرْكُمْ ثُمَّ لَا تَكُنْ اُولٰٓئِکَ  
مالو تم انکا حلال جائے میں حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم نہ مانا غیر کے منع کرنے سے شرکت ہے  
اَوْ مِّنْ کَانَ مِثْلًا فَاجِیْبْنَهٗ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّسِّرُ بِهٖ فَاِذَا نَسَّی کُنْ مِّثْلَهٗ فَاِذَا ظَلَمْتَ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا  
کیا جو شخص تمہارے کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلا یا اپنے اسکو ساتھ اسلام کے یا علم کے یا ہدایت کے  
اور کی ہننے واسطے اُنکے روشنی و دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہے ساتھ اس روشنی کے درمیان  
لوگوں کے راہ راست پر پس ایسا شخص عین یعنی نہیں ہے مانند اس شخص کے کہ صفت اسکی یہ ہے کہ سچ اندھیرو  
ہے کفر اور جہالت اور ضلالت کے نہیں ہے نکلنے والا اس سے کَذٰلِکَ دَرَجٰتٍ لِّلَّذِیْنَ یَّکْفُرُوْنَ مَا کَانَ لَیْسَ اَعْمٰوُنَ  
جس طرح مومنوں کے دل میں ایمان گوارا ہے کیا اس طرح سے زینت دی گئی واسطے کافروں کے جو کچھ کہتے  
وہ کرتے عبادت بتوئی یہ آیت حضرت حمزہ اور ابو جہل کی تائیں اُنتر ہی ہے ابو جہل نے جہل سے حضرت کی  
جناب میں بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ سنا رہے تھے واماں سے اگر یہ بات سنا کر فہرناک اُس ناپاک کے پاس  
گئے اور کہاں اسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے حمزہ میں اور ظلمات کفر میں گرفتار  
ابو جہل ناپاک میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت عمر اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی ہے دونوں نے اپنے  
پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونوں میں سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق  
کے حق میں قبول ہوئی پس صاحب نور عمر میں اور عقیذ ظلمت ابو جہل بیت کیسے نور ایمان سے مسور وہ بنا رہا ہے  
کیسے ظلمت کفر و معاصی میں پھا رہا ہے نہ محققوں نے کہا ہے کہ موت خواہش نفس ہے اور حیات محبت  
حق ہے یا موت نکارت ہے اور حیات معرفت بیت مردہ ہے وہ تجھ سے جو انجان ہے زندگی پیار ہے  
تیری پہچان ہے نہ کشف الایہار میں ہے کہ حیات معرفت اور ہے اور حیات سرشیریت اور لوگ حیات  
بشریت سے زندہ ہیں اور دوست حیوہ معرفت سے ایلان ہو گا کہ حیات بشریت منقطع ہوگی کل نفس ذالۃ الیوت  
اور ہرگز حیات معرفت منقطع نہ ہوگی فلنحیۃ حیوۃ طیبہ ہی معنی میں کہ المؤمنین حی فی الدارین بیت دم عرفان سیر  
جو کوئی ایمان بھرتا ہے نہ نکلتے سے وہ گستاخ نہ رہے مرنے نہ تھک کر مانی قدس رہے نہ تھکے نہ تھکے  
اوس کان میتا فاحییاہ اور کہا کہ ثانیان اس حیات کائنات میں خلوت سے عزت اور حق خلوت اور دوام کر  
زبان و دل سے نظم مخلوق سے رافا کنارہ جو ہو نہ ہر سوسے پھر کے دل حق کیسے ہو نہ رکھ دھیان کجا حی میں  
اور لب پر نام نہ تار زندہ اجاوید و وجاہت میں تو ہو و کَذٰلِکَ جَعَلْنَا فِیْ کُلِّ قَسْرَیۃٍ اَکَابَ مَجْرُمٍ مِّمَّا لَیْمَکُمْ وَاٰفِیہَا اَوْ جِیۡسَہٗ



کے میں بڑے لوگ کہنا کہ میں اب طرح پر ایک سہنچے چہرہ ہستی کے بڑے گہکار اس ہستی کے ٹوکے مکررین سچ لکے  
اور آدمیوں کو ایمان سے پھر انہیں جیکہ رئیس کے گے راہوں میں جا بیٹھے تھے جو کوئی انہو الا احوال حضرت کا  
پوچھا کہتے تھے کہ ساحر اور شاعر اور کامن ہیں وَمَا يَكُونُ إِلَّا بِنَفْسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہیں مکرر کرتے  
کافر مکرر ساتھ جانوں اپنی کے کیونکہ وبال اٹکا انہیں پر ہی اور نہیں سمجھتے کہ برائی مکرر کی صاحب مکرر پہنچتی  
والا حق المکرر الی الامالیہ لکھا ہے کہ البوجہل نا امل ہے اور اتباع اس کے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت  
رکھتے ہیں وہ ہم بھی رکھتے ہیں اب یہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے میری ہے کہ اپنی روحی اترتی تھی ہم راضی نہیں  
تاک کہ ہم پر بھی وحی نہ آئے یہ آیت اتری وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْ آلِ مَرْيَمَ نَذْرًا لَّهُنَّ أَنْ تَوَفِّيْنَ حَتَّى تُوَفِّيَ مِثْلَ مَا أُوتِيْنَ  
وَمِنْ آلِ عِمْرَانَ إِذْ أَخَذْنَا مِنْ آلِ عِمْرَانَ نَذْرًا لَّهُمْ أَنْ لَا يَمَسُّنَّ آلَهُمَا مِنْ أَجْلِ الْفِتْنَةِ سَوَاءٌ أُنْذِرْتُمْ أَمْ لَا  
میں ہرگز نہیں ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزہ پر یہاں تاک کہ دے جاوین ہم مانند اس کے جو دے گئے ہیں سے میر  
خدا کے یعنی جیسی اپنی روحی اور کتاب اترتی ہے ہم پر بھی اتری یہ محل احابت ہے چنانچہ حدیث میں ہے میں  
الجلالین فی الاصحاح دوم نام اللہ کے ہیں برابر آئے ہیں اور کہیں تمام قرآن میں نہیں اور مراد رسل اللہ سے ہے  
ہمارے سے میر میں تعظیم کی راہ سے جمع فرمایا ہے جیسے یا ایہا الرسل میں شرح لعرف میں ہے کہ الحق تعالیٰ مثال  
سب انبیاء کے اکیلے آپ کو عنایت فرمایا یا ایہا الرسل خطاب فرماتا نظم رافت میں بحال سارے پر ایمان میں  
کہنے کہ خوبیاں میں کیا کیا ہیں جتنے کہ خدا کے ہیں ہی اور ولی نہ سب میں جو ہی ہو وہ تنہا میں نہ لکھا ہے کہ  
ولید میں معیرو نے کہا حضرت کو کہ اگر نبوت ہی ہے تو میں سزاوار تر ہوں کیونکہ تم سے عمر میں بڑا ہوں اور مال  
زیادہ رکھتا ہوں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نبوت عمر اور مال پر نہیں بلکہ فضل اور کمال پر ہے اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ  
رَسُولَهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ ذُو الْإِلْهِ کہ کس حکم رکھے ہے میر پر ہے کو يُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا أَصْحَابُ  
وَعَدَ ابْنُ شَدِيدٍ كَمَا كَانُوا يَكُونُونَ تاب بخمگی ان لوگو کو جو وہ جو گہکار ہوئے ساتھ کفر کے ذلت اور رسوائی بڑی  
اللہ کے سے اور عذاب سخت سب اس کے کہتے مکرر کرتے ساتھ مومن کے فَمَنْ يَزِدْهُ اللَّهُ فَيُضِدْهُ يَضِدْهُ شرح صد  
لِلدِّسَاءِ میں جس کی کو چاہتا ہے اللہ یہ کہ ہدایت کرے اس کو کھول دیتا ہے سینہ اس کا واسطے قبول کرنے سلام  
وَمَنْ يَزِدْهُ اللَّهُ فَيُضِلْهُ يَضِلْ جہاں جہاں کا مٹا يُضِلْهُ فِي السَّمَاءِ اور جس کی کو چاہتا ہے اللہ یہ  
کہ گمراہ کرے اس کو کرتا ہے جیسے اس کے کو تنگ بند کو یا کہ زور سے چڑھتا ہے سچ امان کے یعنی بھگتا ہے قبول ہے  
اور چاہتا ہے کہ اس کو گمراہ کرے كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ جیسے کہ کافر کو دل تنگ  
کرتا ہے اللہ ناپاکی اور لعنت اور ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا اور یہ اسلام ہے  
راہ پروردگار کی سیدھی قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَةَ لِقَوْمِ رَبِّكَ كُونَ تحقیق مفصل بیان میں ہم نے آیتیں



وَهُوَ كَافِرٌ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ یہ بھیجا رسولوں کا واسطے ہی کہ نہیں  
 پروردگار تیرا مالک کر نہوالا اب تیرا ساتھ ظلم کے اور حال یہ ہے کہ لوگ ان بستیوں کے خاغل ہوں کہ کوئی  
 پیغمبر نہیں آیا ہوا اور انکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجئے کہ عذاب کسی قوم پر نہیں آیا مگر پہلے  
 وعید آئی ہے اگر یہ نہ ہوتا تو وہ حجت نہ ملے مگر اللہ کے لولا اگر سلت الینا رسولاً فسیع آیا ناک کیوں ہم یہاں  
 رسول بھیجے تو کہ ہم سرور کرے وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ عَمَلُهُمْ وَأَوَّاسٌ بِمَا كَسَبُوا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں ثواب میں اور  
 عذاب میں اس چیز سے کہ کیا ہے انھوں نے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ اور نہیں پروردگار تیرے جبر  
 اس چیز سے کہ کرتے ہیں لوگ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرے پرواہی عبادت بندوں کی  
 سے مہربانی والا ہے اُس پر مایہ نیاز ہے طاعت سے مطیعوں کے رحمت کر نہوالا ہے اور گنہگاروں کے اِنْ تَشَاءْ  
 يَذْهَبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مِمَّا يَشَاءُ كَمَا أَنتَ كَاذِبٌ مَنْ ذَرَيْتَ قَوْمًا آخِرِينَ اگر چاہے لیجاؤ گے اور  
 جاں نشین بھٹا کر کے چھپے تم سے جس کو چاہے بندوں اپنے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ باپ  
 تمھارے تھے یہ وعید ہے کے والوں کے حق میں اِيْمَانُ وَعُدْوَنَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ تحقیق جو وعدہ  
 دے جاتے ہو حشر نثر کا البتہ آئینہ الہی بیشک اور نہیں تم عاجز کر نہوالے اللہ کو اپنے بعث اور حشر میں قُلْ يَقَوْمِ  
 اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ کہیں محصلے اللہ علیہ وسلم ای قوم میری مراد اس سے کفار و شرک  
 میں عمل کرو اور جگہ اپنی کے یعنی جہاد نبوی کے اسافر اور عداوت پر رہو تحقیق میں بھی عمل کر نہوالا ہوں اور میرے  
 یہ امر واسطے ہندیدے فسوف تعلمون پس کتاب جانو گے تم من تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ اس شخص کو  
 کہ ہوگا واسطے اسکے آخر اس گھر کا یعنی انجام اچھا آخر سر آخرت کا اِنَّهُ لَا يَفْلَحُ الظَّالِمُونَ تحقیق نہیں فلاح  
 پانیکے ظالم یعنی کافر لکھا ہے کہ شرکان عرب اپنے کھیتوں میں خط کھینچ دیتے تھے او عدا کے واسطے اوہابیوں کے  
 واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چار یا پونین بھی بعضے اللہ کے بعضے ہونیکے نام زد کر دیتے تھے پھر خود کے  
 نام کے ہوتے تھے انہیں سے درویشوں اور محتالوں کو دیتے تھے اور جو بتوں کے نام کے ہوتے وہ تجانہ والوں کو نہ  
 بانٹتے تھے اور جو حصہ خدا کا بہتر ہوتا وہ بتوں کے حصہ سے بدل دیتے تھے اور جو بتوں کا حصہ اچھا ہوتا وہ بجا  
 رکھتے تھے اور جو خدا کے حصے میں مل جاتا تو اسے نہیں نکالتے تھے کہ خدا تو نکرے اس کی احتیاج نہیں رکھتا  
 اور جو بتوں کا حصہ کچھ خدا کے حصے میں مل جاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ فقیر اور محتاج ہیں انکا مال  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلُوا لِلَّهِ حُمُودًا مِّنْ اَخْرَجَ وَالْاِنْعَامَ بِصِيَابِهِمْ فَاتُوا هَٰؤُلَاءِ بِذُنُوبِهِمْ وَهَٰذَا  
 لَشَرٌّ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ بِآيَاتِنَا كَاثِرِينَ اور مقرر کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے کھیتوں سے ایک حصہ اور ایک  
 بتوں کے واسطے پس کہا انھوں نے یہ حصہ واسطے اللہ کے ہی ساتھ گمان اپنے کے اور یہ حصہ واسطے

شریکوں ہمارے ہیں کہ خدا کے پیدا کئے ہیں ہمنے فکا کان لیسر گا ہم فلا یصل الی اللہ پر جو حصہ  
 کہ ہو واسطے شریکوں انکے کے گمان میں ہیں ہمنے ہمتا طرف اللہ و ما کان اللہ فہو یصل الی اللہ ساء ما  
 یجکون اور جو حصہ کہ واسطے اللہ کے ہیں وہ ہمتا ہی طرف ہوں انکے کے یعنی ہر حصے کو اللہ بتو خود دیتے ہر حصے  
 کچھ کہ یہ حکم کرتے ہیں و کذلک ذین لیکیش من المشرکین قتل اولادہم شرکاؤہم اور جرح شیطان الی اللہ  
 دی ہے اس بابت میں اس طرح زیت دی ہے واسطے ہتوں کے مشرکوں سے مار دالسا اولاد انکے کا شریکوں انکے  
 یعنی شیطانوں یا خادموں بتانے کے اولاد کا مارنا مشرکوں کے انھوں نے لیا دیا ہے لیردوہو لیکیشوا علیہم  
 دینہم تو کہ ہلاک کریں انکو یعنی کہ لہ کریں اور تو کہ ملا دیوں اور جیسا دیوں اور انکے دین انکا کہ کیش سمعی و کو  
 شاء اللہ ما صلواہ فذلہم وما یفترون اور اگر چاہتا اللہ کرے مشرک یہ باتیں ہیں چھوڑو انکو اور جو  
 کچھ افتر کرتے ہیں و قالوا ہذہ انعام و حرث جحر لا یطعمہا الا من تشاء برعہم اور کہا انھوں نے یہ حصہ تو کھا  
 ہمارے جانور اور کھتی ہیں اچھوٹے نہیں کھانا اسکو کھڑکھو چاہیں ہم جیسے تجانی کے ساتھ کھاں اپنے کے بیدل و انعام  
 حرمت ظہور دھا اور کہا انھوں نے جانور میں کہ سلام کنی تھی ہر شے انکی ملا دے اور سواری کے یعنی سوار اور سوا  
 حوا و انعام لکن کون اسم اللہ عا یا انہ زاع علیہ نہ اور جانور میں ہونے کے قریب انکے نہیں یا کرتے نام اللہ کا  
 اور انکے بلکہ بتوں کے نام پر پوج کر رہے ہیں جب بت باندھو اور اللہ کہ اللہ فرمایا ہے سب سے بڑا کا نواقترون شایع  
 دگا اللہ انکو بے اس حیر کے کہ تھے باندھ لیتے و قالوا ما فی بطون ہذہ الانعام خالصہ لکوننا و حرمہ علی اذننا  
 اور کہا انھوں نے کچھ شکر من ان چار پائی کے یعنی بچہ اور سائبہ کے حلال ہے عوام ہمارے اور حرام ہے عوام جو رو  
 ہمارے اگر زندہ سید ہو و ان تھیں مینہ ہم قیہ شرکاء نہ اور اگر ہو کر مر جائے مر جائے مر یا سید ہو پس وہ سب کے  
 شریک ہیں یعنی زن اور مرد اس کے کھانے میں شریک ہوں سب سے بڑا کا نواقترون شایع و ضعفہم البتہ جراوگا اللہ کہنے لگے گناہ  
 خدا رجوت باندھتے ہیں حلال حرام میں انہ حکیم علیم تحقیق اللہ حکمت والا ہے حلال اور حرام کرنے میں جاننے والا  
 مصلحت بند و کئی حل اور حرمت میں قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم نہ تحقیق تو ناپایا ان  
 لوگوں نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو سو قوی سے بغیر علم کے معال میں ہے کہ ربیعہ اور مضر اور بعض عربیشوں کو زندہ کاڑ دیتے  
 تھے اس در کہ بھیں ہیں یکے قید میں نہیں کیونکہ قید اور لوت عرب میں عام تھی یا اس خوف سے کہ اگر یہ نہیں ہوں  
 تو انکے بیاہیں مال خرچ کرنا ترگا سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اولاد کو بھل سے مارے نہیں و حرموا ما درہم  
 اللہ افتراء علی اللہ اور حرام کیا اس حیر کو کہ دی تھی انکو اللہ نے یعنی بچہ وغیرہ رجوت باندھو اور اللہ قد صلوا  
 و ما کا نواقترون تحقیق گراہ ہوئے اور نہیں ہیں راہ یا بوا کے طرف حق کے و هو الذی انشأ جنات معرشت  
 وغیرہ معرشت اور وہ ہیں اللہ جس نے پیدا کیا باغ انور کے بیٹوں پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے ہوئے بعضوں نے کہا









حیروں کو کہ ہمارے بابوں نے حرام کیں تھیں آپ نے فرمایا کہ تمہارے بابوں کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی  
 عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہیں یہ ایت نازل ہوئی پھر آپ نے فرمایا کہ خدا نے ازواج مانیتہ والے کھانے اور قلع لینے کے  
 بیابانے میں پس تم جو کچھ اور سابقہ اور صلیہ اور حرام کو حرام کہتے ہو وہ تحریم کی طرف سے ہیں یا مادی عوف جب ہوا  
 اگر کہتا کہ سب شرکے ہیں تو سب حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت میں داخل ہوتے اور اگر کہتا مال  
 رحمہ سے کہتا تو سب ہر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم میں یا نہ ہوتا ہی یا مادہ پھر حضرت نے فرمایا کہ اس مال کا جواب  
 نہیں دیتا اس نے کہا کہ ہمتی کچھ بات کہو کہ میں سنوں حضرت نے یہ ایت پڑھی مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا  
 التماس بغیر علم پس کون شخص ہی ظالم تر اس سے جو باندھ لیکو اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گواہ کرے لوگوں کو بغیر علم مراد اس  
 سے انکے میں جو یہ باتیں مقرر کر گئے ہیں یا عمروں کی ہی کہ باقی اس قاعدہ کا تھا حضرت نے فرمایا کہ میں اسکو دو زمین  
 دیکھا دو زخمی بدلو اس کے سبب میں تھے إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم ظالم کو کہ دین  
 جاہلیت پر حکم میں مشرکوں نے جب یہ ایت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہو حرام کو سارے یہ ایت نثری قُلْ لَا أُجِدُ فِيمَا  
أُوْحِيَ إِلَيَّ شَيْئًا مَّا عَلَىٰ طَائِعٍ طَعْنَةٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ کہہ ہی محمد صلعم نہیں یا امین حج اس چیز کے کہ وحی  
 کی گئی ہے طرف سے حرام کیا گیا اور کسی کھانیوں کو کہ کھانا اسکو مگر یہ کہ ہو مردار اور دماغ مسفوفہ کا اور کچھ چیزیں  
فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ اہل بخیار اللہ یہ بالو ہو والا ہوا کو نہیں یا کوشت سور کا پس تحقیق وہ یسیر ہی یا لیا ہو اساقس  
 کہ نام یا لیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے اس کے یعنی بنام غیر خدا و حج کیا ہو اور اسکو فسق اسوٹے کہا کہ اس عمل سے  
 شخص فاسق ہوتا ہی مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ بَايَعَ وَلَا عَادِ فَإِنْ دَبَّكَ عَفْوٌ مِنْ رَبِّهِمْ جو کوئی بے بس ہو نہ چھینے والا ہو لوگوں کا  
 مال اور نہ حد گذرینو والا ہو کھائیں زیادہ ضرورت سے تحقیق پروردگار تیرا بھائی تیرا بھائی اسکا جو ضرورت کی وقت ان حرام چیزوں سے  
 کھاو مہربان ہے بسوں پر کہ انکو ان حرمت کی نصحت دی وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ اور اور ان  
 لوگوں کے کہ یہودی ہو گئے حرام کیا ہم نے ہر جانور ناخن والا جیسے شیر اور باربعضوں نے کہا ہی کہ حکمی منع اور ہم ہی وہ زمین  
 داخل ہے اور معام میں ہے کہ مراد شیر اور شتر مرغ اور لطی ہے کہ یہودی ہر حرام تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ  
شُحُومَهَا اور گامی اور گبری سے حرام کیں ہم نے اور انکے چربان انکی الْأَمَا حَلَلْتَ طَهُورَهُمَا مگر حوا تھا ہے ہوں سنا  
أَوَ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِحَنَمٍ یا انہرمان انکے یا جو ایت سے چربی ساتھ ہدی ذَلِكَ جَزَاءُكُمْ بیعہم وَأَنَا الصِّدْقُونَ  
 یہ تحریم ان چیزوں کی بدل دیا ہم نے انکو سب ہر کشتی انکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں خبر دیتے ہیں ہر چیز کے فَإِنْ كَذَّبُوكَ  
فَقُلْ رَبِّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ پس اگر جھباوین وہ جھکواں محمد صلعم حج چیز کے کہ میں نے بخیار وحی بھی ہی ہیں  
 پروردگار تمہارا صاحب رحمت کتا وہ کا ہی کہ تمہیں چھوڑ رکھا ہے أُولَٰئِكَ بَأْتُونَ باتوں پر عذاب جلد نہیں لا تا وہ يُؤَدَّبُ اسے عن  
 القوم الجرمین اور نہیں پھیرا جاتا عذاب کا قوم گنہگاروں نے کہ جھباوینوں نے میں حاصل کلام یہ ہے کہ مہلت عذاب سے



ہیں چھوڑنا عذاب نہیں میت دیکھ کر رافت یہ قوم مجرمین کا حال ہے رنج سے اٹھو نہیں اہمال کو اہمال ہی سیتو  
 الَّذِينَ اشْكُرُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اشْكُرْنَاهُ لَا آبَاءَ وَلَا أَوْلَادَ أَحَدٍ مِّنْ شَيْءٍ شَتَابَ كَيْفَ لَهُ وَلَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ  
 میں اس آیت میں ظاہر اعجاز قرآن ہے کہ پہلے خبر دی تھی کہ ترول آیت کی مشرکوں کے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور  
 نہ باب ہمارے یہ بات سچ ہے کہ پیر اللہ کے ارادے ہیں لیکن انکا اعتقاد یہ تھا کہ اس کے کہنے سے ہم شرک لائے  
 ہیں اگر وہ نہ فرماتا نہ شرک لائے ہم اور نہ حرام کرتے ہم کچھ تیر اور سائبہ غرض یہ ہے کہ انہی فرمانے سے کیا کذا  
 كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا آسَافًا جِئْتُمُوهُ لَعْنَةُ اللَّهِ لَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَعْنَةُ اللَّهِ لَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَعْنَةُ اللَّهِ لَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 کہ چھوڑنا عذاب ہمارا قل ہل عندکم تیسہ حکم خیر جودہ لست کہہ کیا ہی تمھارے پاس کچھ علم کہ اس سے اپنی باتوں پر دلیل لاؤ  
 پس نکالو اور ظاہر کرو تم اسکو واسطے ہمارا ان تبتعون الا الظن وان انتم الا تنصرون نہیں پیروی کرتے تم اپنی بات میں  
 لکھنا کی اور نہیں تم کہ جھوٹ بولتے قل فذللہ الحجة النبا لہ کہہ اس کے واسطے کہ اگر تمھارے پاس کوئی دلیل  
 نہیں ہی اپنی قول کی پس واسطے اللہ کو دلیل پہنچی ہوئی کہاں صحت کو فلو نشاء طہا کہ آجین پس اس پر ہوتا اللہ ہوتا  
 کرتا تھیں سب کو قل ہل عندکم الذین یشهدون ان اللہ حمم ہذا کہہ اوگاہوں کے کو وہ جو کو ای دیتے ہیں  
 کہ اللہ نے حرام کئے ہیں یہ محرمات تمھارے کہ حال اور کہتی وغیرہ میں فان شہدوا فلا تشہد معہم پس اگر کو ای لوین  
 واسطے اپنے پس کو ای تو ساتھ آئے یعنی انکی تصدیق تو اس میں تکرر ولا تتبع اھواء الذین کذبوا یا ایہ الذین  
 لا یؤمنون بالآخرة وہم بہائم یعدون اور پیروی کرو انہوں نے کی کہ جھٹھایا آیتوں ہمارا کو حلال اور حرام میں اور  
 ست پیروی کر انکی کہ نہیں ایمان لائے ساتھ آخر کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شرک لائے ہیں تو بنو قل تعالوا انزلنا  
 حکم ربکم علیکم کہہ آواز لوگ اور سوچو نہیں اور تمھارے جو حرام کیا پروردگار تمھارے سمجھ لیجئے کہ یہ آیت اور وہ آیتیں  
 آخر کی حکمت کتاب ہے پس حکم میں نہیں اور نہیں وہ کسی شریعت میں نسخ تھے اور ان میں سے ہی الا تشکر کو ایہ  
 شیتا یہ کہ نہ شرک لاؤ تم ساتھ خدا کے کچھ دیا لو الذین احسانا اور ساتھ مان باپے احسان کرنا سمجھ لیجئے کہ گوہر توحید  
 مرجا احسان الذین کو ایک رشتہ میں پر ویا سو واسطے کہ منظر ہمارا اور صفت ایجاد ہی اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والذین  
 ولا تقنوا اولادکم من املاق اور مت مارو اولاد اپنی کو اور افلاس سے مخنی و ذقکم وایاھم ہم روزی دے ہیں نکلو اور نکلو  
 جب ہم لڑق دیے وہ ہیں تمھارے اولاد کے بھرتہ کیوں ماتی قل کرتے ہو ولا تقربوا النوا حرم منہا وصا بطن  
 اور مت نزدیک جاؤ بھائیوں کے جو کچھ ظاہر میں ہے اور جو کچھ لکھا ہے کہ فاحش زنا ہی عیب و لوگوں نے نہما زنا کرتے تھے اور  
 بعضے اوباش نے پاک ظاہر کرتے تھے اسے منع فرمایا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظاہر خرم اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہی باطن نیت ولا تقنوا  
 النفس الی حی حرم اللہ الا با نحت اور مت مارو الو تم ہی کو جو حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ ہی کہ قصاص یا قتل مت  
 ہی یا رحم زانی محض ہی ذلکم و صکم یہ لعلکم تعقلون یہ چار تھا اور ایک امر جو بد کو اور ہی نصیحت کرتا ہی نکلو اللہ



ساختہ اسکے تو کہ تم سمجھو کہ راہ سیدھی بہرے ولا تفرقوا ما مال البیتہم الذی انزلنا من السماء حتی یصلحوا اشدہ اور نہ شریعت  
 جاؤ تم مال بیتہم کے اور نہ صرف کروا زمین مگر ساتھ نظر رکھو کہ وہ بہت اچھی چیز سی تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ  
 کھاؤ اور نہ کیسکو دو بہانہ کہ پیچیں دو بہت چوٹی اپنے کو و افوا الذیل والین ان بالقیسط اور پور کرو ناپ کو اور تول کو ساتھ  
 الضاف نہ کم و نہ زیادہ اور تول اس آیت پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم قادر نہیں ہیں اس پر کہ بلکہ از کو مال برابر  
 نہ بھجے یہ آیت نازل ہوئی کہ تکلف نفسا الا وسعها نہیں تکلف درہم کسی حی کو مگر موافق طاقت اسکے کے یعنی اگر  
 مائے تولنے میں بے قصد تجارت کے کچھ قصور واقع ہو اور بہت چرچا میں منظور الضاف ہو تو اسکو معاف کر نیگے ہم و اذ اقلتم  
 قاعدہ و اذ کو کان ذا قرابے اور جب کہ وہ حکم کر نہیں پا گواہی دینے میں اس الضاف کرو تم اور اگر یہ حکم کہ یا حکم علیہ  
 یا مشہورہ یا مشہور علیہ قرابت مختار و بعد اللہ و افوا اور ساتھ اللہ و فاکرو تم یعنی حکام شرع پر جلو اور جو نذر مال و اذ اگر  
 ذالکم و ضکم یہ لعلکم تذکرہ میں ام اور ایک نے بیان کی نصیحت کرتا ہے خدا کو ساتھ اسکے تو کہ نصیحت کیے کرو تم  
 وان هذا اور یہ کہ بیان کرتے ہیں ہم حکم دسوان اور وہ ہم جو ملک و مال تو حید اور اثبات اور احکام شرعی اس سزا  
 صراطی مستقیم راہ میری سیدھی بہت کوئی فاتیحوذ میں متابعت کروا کی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ  
 اور نہ پیروی کرو راہوں پر گندگی اور دینوں مختلفہ کی پس دور خصیصہ دینگے وہ تم کو راہ حق سے ذالکم و ضکم یہ لعلکم تتقون  
 یہ متابعت کرنا فرمانا ہے اللہ تم کو ساتھ محاطت اسکے کے تو کہ تم جو کہ لہی سے عبد اللہ ابن مسعود سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم  
 واسطے میرا کیٹے کھینچا پس فرمایا کہ یہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہے پھر اور خطیب و راست اسکے کھینچے اور فرمایا کہ یہ راہ میں ہیں  
 شیطانوں کی کہ ہر راہ پر شیطان کو کو ٹولتا ہے پھر یہ آیت پڑھی وان ہد صراطی مستقیم او اور صراط اسکی ہم پر راہ سیدھی راہ شریعت  
 ہے جلو پر اور چپ و راست کی راہ میں شیطان ہے جو ان کے ہر ایک پر شیطان کھڑا ہوتا ہے کہ او ہر آویہ راہ سیدھی ہے و کھو  
 اسکا کہانا میں اعجاز البیان میں ہے کہ احاطہ اللہ کا ساتھ سب اشیا کے ثابت ہے واللہ بکل شیء محیط اور وہ احاطہ وجودی یا علمی  
 باختلاف اقوال متباہر راہ اور ذات ہر سالک ہے چنانچہ فرمایا صراط اللہ الذی لمافی السموات و مافی الارض الالی اللہ تصیرہ  
 نظم جن کہ قدم دھرتی کو تھانہ جو کوشہ کو دیکھا تیرا ہو تھانہ کہتے ہیں لاف جو جانب غیر ہی ش میں توجہ بھر نظر اٹھائی  
 تو تھانہ ایبتا مؤسی الکتب تمام علی الذی احسن و تفصیلا لکل نبی و ہدی و رحمة لعلکم بلقاء ربکم یؤمنون  
 پھر پڑھو اور انک کہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب تورات واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اور اس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہے اسکے  
 احکام پر اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین میں کام آوے اور ہدایت اور رحمت تو کہ نبی ہر اسل ساتھ ملاقات جزا پروردگار  
 اپنے کے ایمان لاوین و هذا انزلنا مبادک فاتیحوذ و اتقوا اللکم تحبون اور یہ قرآن کتاب ہے کہ اتاری تھیں اسکو  
 کرت والی پس پیروی کروا کی اور جو مخالفت اسکے سے تو کہ تم جرم کئے جاؤ ان تقووا انما انزلنا لکتب علی انبیائنا من  
 قبلنا اور انما اوحی ہمنے قرآن کو اس واسطے تو کہ تم جو اہل عرب والو کہ سوائے نہیں کہ اتاری تھی کتاب پر و جماعت کے پہلے



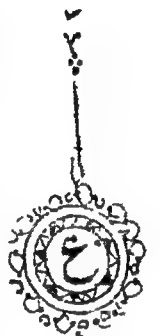
ہم سے یعنی ہود اور ضاری وان کنا عن داسہم لغافلین اور جس سے ہم شے کے سے خالص ہے ہود اور ضاری  
جو اپنی کتاب پڑھتے تھے تو ہم نہیں سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہارم میں تھی اوتقوا الوان انزل حکمت الکتاب لکن اھدی  
منہم اور قرآن سولے نازل کیا تو کہہ جو تم کہ اگر اناری جاتی اور ہمارا کتاب ہے ہود اور ضاری پر اترتی ع البتہ ہے ہم روپے  
اور ماہوں نے فقہ جاء کذبہ من ربکم وھدی ورحمۃ پس تحقیق اے تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے  
یعنی قرآن کہ تمھاری زبانیں اتر اور ہدایت کہ جسے تمھارے اسکی کی معصود کو پہنچا اور رحمت و اے مومنوں کہ یہ تینوں صفتیں قرآن میں  
اور بعضوں نے کہا عیسیٰ آخر زمانے میں اور عیسیٰ کے گواہی ہے حضرت گواہت میں اور ہدایت رحمت میں و سولے مہم ہوں کہ  
من اظلم من کذب بایات اللہ لیس کو ان ظالم تر اس شخص سے کہ جھجھا وایتوں اللہ کی کو وصدق عنہا سنہی الذین  
یصدون عن اللیتا سوء العذاب بما کانوا یصدون اور پھر ہے اے البتہ جزاؤں کے ہم ان کو کہہ پھر قرآن  
ایتوں ہمارے برا عذاب با شدت عذاب بس اس کے کہ تھے پھر ہے قرآن اھل یظنون الا ان تاتیہم الملائکۃ  
نہیں انتظار کرتے تھے و بعد تکذیب قرآن اور پیغمبر کے کہ یہ کہ اویں آئے پاس فرشتے روح قبض کر سکو انکی عذاب دے گوانے اویاتی  
و تکذیب یا اوسے عذاب پروردگار تیرے کیا یا اویں سب ایتیں اسکی مراد ان نساہوں سے علامتیں قیامت کی ہیں جسے نکھار دیا  
اور ایتہ الارض کا اور اتریا عیسیٰ کا اور ظہور حضرت مہدی کا اور ظاہر ہونا یا حوج لور یا حوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے  
اویاتی بعض آیات ربک یا اویں بعضے نشانیاں پروردگار تیرے کہ وہ تھے قیامت کے مقرر رکھیں ہیں یوم تاتی بعض ایت  
ربک لا ینفع نفسا ایمانھا جہنم اونیکی بعضے نشانیاں پروردگار تیرے کی نہ نفع کرے گی کسی نفس کو ایمان اسکا کہ  
کہ تھن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا کہ تھا ایمان لانا پہلے اس سے یا نہ کھائے تھے حج ایمان اپنے کے بھلائی  
سمجھ لیں کہ اکثر تفسیر ہے اس بعضے آیتہ کو طلوع مہس کہا ہے جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات اسدن کی برقی ہوگی لوگ غیظہ ہوں  
معلوم کریں گے کہ غیظہ اور وادیاں پر چلنے کے اور رات نہیں ٹیلی تو بہ اور استغفار کریں گے اور سمجھیں گے کہ کار عظیم خلوت خاتم  
عالم شہادت پر ظہور کیا جاتا ہے پھر آفتاب جنوب سے نکلے گا اور اسی میں روشنی ہوگی سب لوگ دیکھیں گے حج آسمان کے اگر پھر  
کی طرف مراجعت کر کر عروب ہو جاوے گا اسدن نہ کافر کا ایمان مقبول نہ اس شخص کا کہ ایمانیں نیکی نہیں کھائی اور یہ دلیل ہے اس  
شخص کے عمل کو ایمانیں داخل جاتا ہے جو عمل کو ایمانیں نہیں داخل کرتا ہے و تحقیق اس حکم کی اگر ایمانیں اسدن ہیں اور بعضوں  
نے کہا ہے کہ مراد اسکی سے اخلاص ہے جسے کافر کا ایمان نفع نہیں کرتا و یا ہی اسدن منافق ہوگا کہ اخلاص حضرت  
اس صبر ہی نے کہا ہے کہ جو کوئی پہلے اس سے طلوع مہس ہو مغرب ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترکے ہوں اور نیکیاں چھوڑے ہوں  
یہ نشانیاں دیکھ کر ایمانیں کرنے لگے اسکی مقبول نہیں اور عالم میں ہے کہ اسدن ایمان کا مرکا اور توبہ فاسق کی مقبول نہیں چنانچہ حدیث  
میں ہے کہ توبہ منقطع نہیں ہوتی ہی ہائیک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قل انظروا الی انما منظرون کہ اے محمد صلعم نظر ہو  
نشانوں کے ہم بھی منتظر ہیں جب ظاہر ہوں و اے عیسیٰ حال تمھارے اور و اے احوال ہمارے ان الذین فرقا دینہم



تحقیق جن لوگوں نے ٹکرے ٹکرے کیا دین اپنے کو کہ بعض پیغمبروں اور بعض کمالوں پر ایمان لائے اور بعضوں  
 کا کفر ہو سکے وَاَنْتُمْ شَيْعَاتٌ مِنْهُمْ جی شیعہ اور ہو گئے کروہ گروہ جیسے یہود اکبر شرفی اور نصاریٰ بہتر  
 فرقہ ہو گئے تھیں تو قتال لکھے سے پیچ کسی چیز کے یعنی وقت جنگ لکھے نہیں ہیں حکم اس آیت کا منسوخ ہے اس  
 آیت کے ساتھ یا م اور اس قول سے بدعت والے ہیں اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ نہیں ہیں تو انہیں سے پیچ کسی چیز کے کہ  
 تو لکھے ہیں اَرْبِ اِمَّا اَمَرُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يَتَّبِعْتُمْ مِمَّا كَانُوا يَفْعَلُونَ سو ان کے نہیں کہ حکم انکا طرف اللہ کے  
 ہی چاہیے عذاب کرے چاہے توفیق تو نہ کی دیکھ خبر ہو گا انکو دن قیامت کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے  
 دنیا میں مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امثالِهَا جو کوئی آوے ساتھ بھلائی کے پس واسطے اس کے دس برابر اس کے  
 ہیں امام مازیدی کے کہا ہے کہ نہ تو تعین عدد نہیں بلکہ اظہار تفضل ہے ساتھ زیادتی عنایت کے اور بحر الحقائق میں  
 ہے کہ جس سے ایک حسنه ہوا اس کے واسطے ہیں دس حسنه پہلے اس سے جب وہ اس ایک حسنه کو پہنچا ہے  
 ایک حسنه یہ کہ اس کو عدم سے وجود میں لائے دوسری خلعت حسن تقویٰ کی پہنائے تیسری تربیت کی چوتھی لائق  
 دیا یا پچوین پیغمبر بھیجے چوتھی کتاب اُماری ساتویں نیکی بدی بیان کر دی آٹھویں توفیق نیکی کی دی نویں اخلاص عنایت  
 کیا دسویں قبول حسنه فرمایا جب یہ دس حسنی وجود میں آئے تب بندوں سے ایک حسنه صادر ہوا اگر یہ دس نہ ہوتے  
 تو ہوتا مَن جَاءَ بِالنَّسِئَةِ فَلَا يَجْزِيهِ اَمثالُهَا وَهُمْ لَا يَظْلَمُونَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے پس نہیں  
 بد لا دیا جاوے گا مگر اس کے یعنی ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کر نیوالے نہ ظلم کئے جاوے گے ساتھ نقصان ثواب  
 اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنِّیْ هَدٰی بِنِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کہہ اس قوم کو اپنے کہ دین ٹکرے ٹکرے کیا ہے تحقیق  
 میں ہدایت کی ٹھیک روگردان میرے نے طرف راوی مدھی کے دِیْقَیْمًا مِلَّةَ اَبْرِ اَیْمَمٍ حَنِیْفًا دین ہوا کہ وہ  
 ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہے در احوال کہ ابراہیم سب دیون سے مایل تھے طرف دین توحید و ماکان مَن  
 الْمَشْرِکِیْنَ اور تھا ابراہیم شرک لایوں والوں سے قُلْ اِنْ صَلَاتِیْ کہہ تحقیق نماز میری و شُکْرِیْ اور قربانی میری  
 یا حج میرا و حِجْلَیْ اور زندگی میری یعنی وہ عمل کہ میں زندگی نہیں ہوں و مَمْلَیْ اور موت میری یعنی وہ  
 چیز کی جب پر مرنے ہوں میں ایمان اور اطاعت سے تَبَدَّلَتْ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرَّ لَکَ دُوَا سَطِی اللّٰہ کے ہی کہ پروردگار  
 عالمو کا ہے نہیں شرک واسطے اس کے یعنی میں عبادتیں کیوں اسکا شرک نہیں کرتا جیسے پرست کرتے ہیں اور  
 قربانی اس کے نام پر کرتا ہوں نہ غیر اس کے کے اور حج میں تلبہ اس کے واسطے کرتا ہوں غیر اس کے ساتھ نہیں بلکہ قربانیت  
 صلوة و سکون و حیات و ممات نہ خدا کے لئے سب ہی اے نیک ذات و بِذَٰلِكَ اَمُرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ہ  
 اور ساتھ اس کے حکم کیا گیا ہوں میں اعد میں اول مسلمانوں کا ہوں کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہے اسلام میں اس سے لکھا ہے  
 کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو پہنچ آیت نازل ہوئی



قُلْ اَعْرِضْ لِلّٰهِ اِنِّیْ بِنَبَا ذُوْبَدٍ کُلِّ شَیْءٍ کَرِهَ اِلٰهُ سِوَا اللّٰهِ کَ وَهُوَ یَذْهَبُ فِیْ سُبْحَانَ رُوْدِ دِکَا رِ  
 جِیْر کَ اِیْسِ مَاسُوْی سَب مَیْرِب اُوْر مَیْلِی اِسْکے ہوئے اُوْر مَیْرِب رِیو سِیْت کے لائق نہیں ہوتا وَاَلَا تَنْکَسِبُ  
 کُلِّ نَقِیْطٍ اَلَا جِلْکَہَا اُوْر نہیں کَہا تا کوئی جی کچھ برائی مگر وبال اسکا اوپر اُس کے عی و لیدین معیرو کتا تھا کہ اِس  
 سرور و عی مہیری متابعت کرو گناہ و تمہاری میری گردن پر حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَلَا تَزِدُّوْذِیْرَہٗ وَاَلَا تَزِدُّوْذِیْرَہٗ  
 اُوْر نہیں بوجہ اُٹھا تا کوئی بوجہ اُٹھا نیوالا بوجہ دوسرے کا یعنی ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کچھ کچھ کاٹنے لگا دیتے  
 مَوْجِعَکُمْ فِیْہِ تَخْشَعُوْنَ پھر طرف پروردگار کا مختار کیے ہر باز گشت تمہاری پس جنہر و کما کما  
 قیامت کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم سچ اُس کے اختلاف کرتے دنیا میں دین کاموں میں اُوْر سچ جھوٹ اُن کا ظاہر ہو جاوے گا  
 وَہُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلِیْفَ الْاَرْضِ اُوْر اللہ وہ جس نے کیا تم کو اِس مینو خلیفہ زمین کا بعد قوم جنوں کا یا تمہیں  
 اِی امّت محمدیہ کیا خلیفہ کرے ہو اَمْتُوْکَا وَاَفْعَ بَعْضُکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوْکُمْ فِیْمَا اَنْتُمْ اُوْر لید کیا بعض  
 تمہارے کو اوپر بعض کو درجوں میں تو کہ ازماؤ تم کو سچ اِس چیز کے کہ دی ہے تم کو مال اُوْر جاہ کے تاکہ شکر اُٹھایا ظاہر ہو اُوْر  
 سُبْحٰنَ اَنْ رَّبِّکَ سَبَّحَ الْعِیْبَ وَ اِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق پروردگار تیرا احل عذاب کرنے والا ہے شکر و کما  
 اُوْر تحقیق وہ بخشنے والا ہر ماں جس نے کر نیوالوں کو سورہ اعراف مکی ہے دو سو چھ یا پانچ آیتیں ہیں تین ہزار تین  
 پچیس کلمے میں چودہ ہزار تین سو پندرہ حرف ہیں فواصل اس کی مثل میں اُوْر نظم اُوْر تطبیق اس کی ساتھ سورہ  
 الغام کے یہ ہے کہ اُس میں ذکر حجت کا ساتھ کافروں کے والزام اُن کے کا تھا اُوْر وعدہ مومنوں کا اُوْر وعید کافروں کی  
 اِس سورہ میں نجات مومنوں کی اُوْر تعزیر کافروں کی بیان کی اُوْر یہ بھی ہے کہ آخر سورہ الغام میں ذکر عقاب کافران اُوْر غفران  
 اُوْر رحمت کامومنوں کے حق میں تھا اول اِس سورہ اعراف میں ذکر و اِس کا کافروں کے اُوْر پند و تہذیب کامومنوں کے ارشاد کیا



المّصّ یہ قرآن کا نام ہے یا اِس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسموں کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ اُوْر لطیف اُوْر ملک  
 اُوْر صبور ہیں یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہے کہ اگر اُم اُوْر لطف اُوْر مجد اُوْر صدق ہیں یا ایاہ طرف  
 الصبور کے یا بعضے حرف ایک دال طرف اسماء کے اُوْر بعضے طرف افعال کے ہیں اُوْر تقدیر یہ ہے کہ انا اللہ  
 اعلم و افضل میں اللہ یہوں کہ جانتا ہوں اُوْر بیان کرتا ہوں یا دانا تر سے ہوں اُوْر حق کو باطل سے جدا کرتا  
 ہوں یا الف اشارہ بذات احدیت اُوْر لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہے اُوْر میم کنایت جامعیت سے ہے  
 کہ حقیقت محمدی ہے اُوْر صاد صورت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بالف ازل کا ہے اُوْر لام ابدی اُوْر میم مابین ازل  
 اُوْر ابد اُوْر صاد اشارت بالانصال ہر متصل اُوْر الفضال ہر منفصل ہے اُوْر فی الحقیقت یہاں نہ انصال کی گنجائش  
 نہ الفضال کی نالیں نظم یہ ہوں ہے راہ فضل و وصل سے نہ کام باہر ہے یہ فرع و اصل سے نہ فی حق سے

من عبارت اس جگہ نہ فی کثایت من اشارت اس جگہ من بہان من عیان من بیان من  
 من بھی شک من وہم من یہاں گمان بات یہہ برتر من عقل وہم سے کیونکہ ہور یافت فکر وہم سے نہ  
 من حکم من ہی نظار یہاں جبر خمش کے نہیں چار یہاں راقاچ ہو کہ اولیٰ ہی سکوت سمجھے کیا تو تر  
 حی لایوت کتاب انزل البک فلا یکن فی صدقہ حج منہ یہ کتاب ہی کہ اناری گئی طرف تیرے پس چاہئے  
 کہ ہووے سے سیمہ تیرے کے تنگی اس سے یعنی اس کے پہلے میں دل تنگ ہو اور جھٹانے سے قوم کے غم نگر کہ  
 یہ کتاب تجھ پر اتری ہے لستہ تر بہ ذکریٰ لیس منہ یہ تو کہ در او سے تو کافروں کو ساتھ رکھ کے اور نصیحت کے  
 واسطے مومنوں کے ایتھو اما انزل الیک من ربک پیروی کرو اسی مخلص واس حسرتی کہ اناری گئی ہی طرف تھا  
 پروردگار تمھارے سے یعنی متابعت قرآن کی کرو اور اس کے احکاموں پر چلو وہ لیس جو اہل ذوق اولیاء اور مت  
 پیروی کرو سو کتاب خدا کے دوستوں کی مراد بت ہیں کہ کفار انکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین اس اور جن ہیں  
 کہ خلق کو گمراہی میں دلتے ہیں قل لا ماتذکرون تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہیں جبکہ متابعت غیر حق کرتے ہیں  
 وکم من قریۃ اھلکھا فجاءھا باسنا یا انا اوھم قائلو اور بہت اہل بیتوں کے ہیں کفار اور فجار سے کہ حکم ملا  
 کا کیا ہمنے انکے پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو سونے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے نہ  
 جیسے قوم ثعب علیہ السلام کی سمجھ لیجئے کہ تخصیص ان دو وقت کی اس واسطے ہے کہ وقت آرام کے ہیں توقع عذاب  
 انہیں نہیں پس بلانا کھانی بری ہوتی ہی ملت خبر ہووے اور آجاوے آفت اسی رافت نہ خدا بچاؤ ہر ایک  
 حی کو ایسی آفت سے فاکان دعوتہم اذ جاءہم باسنا الا ان قالوا اتاکا ظالمین پس تھا پکارنا انکا جب آیا انکے پاس  
 عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہنے لگے تحقیق ہمیں تھے ظالم اور پتہ اس اپنے کے کہ رسولوں کو جھٹاتے تھے سمجھ لیجئے کہ گناہ  
 کا اقرار کر نیگے اور انکے گمان میں یہ ہوگا کہ خلاصی عذاب اقرار کر نیگے سبب ہو جاوے گی اور حال انکے وقت نزول عذاب  
 تو بہ اندر استغفار فائدہ نہیں دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اسکا اور کیا انشاء اللہ تعالیٰ فلتسئل  
 الذین ارسل الیہم پس البتہ سوال کر نیگے ہم قیامت کو ان لوگوں سے کہ بھیجا گیا ہی طرف انکے پیغمبر اور  
 یہ سوال قبول رسالت کا ہوگا و لتسئلن المرسلین اور البتہ سوال کریں ہم بھی کیوں سے یعنی پیغمبروں سے اور یہ سوال  
 اسے رسالت کا ہوگا بہت وہ سوال عفت اور تعذیب ہے نہ یہ سوال شرف اور تقرب ہی نہ بعضوں  
 کہا ہی کہ استو نگو فرما نبرواری انبیاء سے پوچھنے اور انبیاءوں کو مہربانی ام سے سوال کر نیگے فلتسئلن علیہم  
 یعلمہم فما کتا غایبین پس البتہ بیان کر نیگے ہم اور پیغمبروں اور استون انکی کے اقوال اور افعال انکے ساتھ  
 علم لینے کہ جان لیا ہی ہو کہ ہر ایک نے کیا کیا ہے اور کیا آپس میں کہا ہی اور تھے ہم غایت اور بجز  
 کفار اور کڈرا انکے سے والوزن بومیدن الحق اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اسدن حق ہی لکھا ہی نامہ اعمال کو

تولینکے ترازو میں اسے ایک ڈنڈی اور دوپلے ہونگے سب لوگ دیکھیں یہ اظہارِ سعادت ہے تیان میں ان  
عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار سالہ راہ ہے اور بلہ اسکا ایک لوز کا ایک ظلمت کا  
ہے نیکیاں پلہ نور میں اور بُرائیاں ظلمت میں تو لینکے حق تعالیٰ نے مَوَازِنَہ فَاوْزَانِہ فَاوْزَانِہ کہ اس کی  
بھاری ہوئی تول اسکی پس بہ لوگ وہی ہیں فلاح پائے والے سبھی لیجے کہ موازن کو اگر جمع سوزوں کی کہتے تو یہ  
معنی ہوئے کہ عمل تلے ہوئے اس کے بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہتے تو تعدد وزن اور اختلاف سوزوں پر  
نظر کیے اور ہر طرح گرائی ترازو کی ساتھ طاعت کے ہے اور سبکی ساتھ مصیبت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِنُہ فَاوْزَانِہ  
الَّذِينَ خَسِرُوا انْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا بَاطِلُونَ اور جو کوئی کہہ لے کہ ہونے تول اسکی پس بہ لوگ وہ میں بخیر  
نہ ما دیا جان لیئے کو سبب اس کے کہتے ساتھ آیتوں ہمارے کے ظلم کرنے کے بچانے کی جگہ چھٹاتے تھے وَلَقَدْ  
مَكْنَا كَرِيْمًا اِلَى الدِّیْنِ وَجَعَلْنَا لَكَ فِیْہَا مَعَاكِرَ اور تحقیق قدرت دی ہم نے تم کو اسی اوسیر بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو  
یا خطاب قریش کو بیچ قدرت دی ہم نے تم کو اسی قریش بیچ زمین کے تو کہہ کر و شام اور زمین کو جائے گرمی میں  
اور پیدا کیا ہم نے واسطے تمہارے بیچ زمین کے اسباب معیشتوں کا کہ کب کرو تجارت کرو قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ خوراک  
کرتے ہیں باوجود تخصیص ان نعمتوں کے یا تھوڑے ہیں تم میں کہ شکر کریں بیت بہت نعمت ہے اور شکر کریں  
سپاس ہی کرے سو میں ہی بیت وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قَدْ كُنَّا اِیْہَا لَیْسَ بِمَعْلُوْمٍ تو میں باؤں کے  
بھر صورتیں بنائیں تمہاری رحمہمیں باؤں کے یا پیدا کیا ہم نے باپ تمہارے آدم کو پھر صورتیں بنائیں تمہاری اسکی  
بیت میں ثُمَّ قَدْ كُنَّا اِیْہَا لَیْسَ بِمَعْلُوْمٍ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قَدْ كُنَّا اِیْہَا لَیْسَ بِمَعْلُوْمٍ پھر کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے سجدہ کا تعلیم کرو آدم  
کو پس سجدہ کیا فرشتوں نے حکم تمہارے سے مگر ابلیس نے کہ راؤ مگر سے کہ لَیْکِنْ مِّنَ السَّاجِدِیْنَ ہوا سجدہ کرنے  
والوں سے آدم کو قَالَا صَٰمِعُكَ اَلَا تَعْبُدُ اِذَا مَوْءَاظُكَ کہ اللہ نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ نہ سجدہ  
کیا تو نے آدم کو جب حکم کیا میں نے تجھے سجدہ کا اس کے کو قَالَا اِنَّا خَشِیْمُنَا کہ ابلیس نے میں بہتر ہوں آدم سے  
خَلَقْنِیْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِیْنٍ پید کیا میں نے تو نے جھگڑاگ سے کہ جو ہر لطیف علوی نوزانی ہے اور پیدا کیا میں  
تو نے آدم کو کیچے سے کہ جب کشف سفل غلامانی ہے ابلیس نے اس صورت میں غلطی کی کہ فضیلت باعتبار صورت کے  
جلنے کہ عنصر سے بنی ہے اگر باعتبار فاصل کے کہ لما خلقت بیدي عبارت اس سے ہے اور باعتبار حقیقت کے کہ وقت  
فیہ من روحی اشارت اس سے ہے ملاحظہ کرنا دیکھا کہ بہتری آدم کو ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ خاک بہتر ہو  
نار سے کیونکہ آتش خالص ہے کہ جو اسے دھیمیت کر دیتی ہے اور خاک امین ہے جو کہ دگر و گاہ رکھتی ہے پس  
امین بہتر ہے خالص سے اور آتش متکبر ہے اور خاک متواضع تو اضع بہتر ہے تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہے  
چنانچہ نقش معرفت قبول کیا کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلالتی ہے چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا

ففسن عن امر دہ بیت خاک کا رتبہ عجب ہی ارجمند نہ پست ہی ظاہر میں باطن میں بلند قال فَاهْبِطْ مِنْهَا  
 خَائِبًا كُنُ لَكَ اَنْ تَنْكِبَ فِيهَا فَاهْجِرْ اِنَّكَ مِنَ الصَّغِيرِ كَمَا اَللّٰهُ نَبِيَّ اٰلِيس كُوَيْسِ اَنْتَ اَمَانُ سَ يَابِهْتِ سَ  
 یا مرتبہ بلند سے کہ طاعت کے سب سے بڑے تھا اور منزلِ پست کے واسطے معصیت کے بجائے ہوئی نہین لائق واسطے تیرے  
 یہ کہ تیرے توجیج اتماں کے کہ وہ جگہ فرشتوں کی ہے جو ڈرانے والے اطاعت کرنیوالے ہیں یا نچا ہے مجھ کو  
 کہ معصیت کر کے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالوں کا ہے پس نخل آسمان سے یا بہشت سے تحقیق توجیج ذلیلوں  
 سے ینایع میں ہے کہ نخل صورتِ ملکی سے اور مت وہ ملائکہ میں پس حق تعالیٰ نے بری شکل کردی اسکی قال اَنْظُرْنِي  
 اِلَى يَوْمٍ يَتَعَثَّرُونَ كَمَا اَلِيس نے جب مسخ ہو گیا اور نامہ امید ہو ارجمت سے ڈھیل دے مجھ کو اس دن تک کہ  
 قبروں سے اٹھائے جاویں آدمی قال اِنَّكَ مِنَ الْمُنْتَكِبِينَ كَمَا اَللّٰهُ نَبِيَّ اٰلِيس نے تحقیق ڈھیل دے گئے ہیں سمجھ لیجئے کہ  
 ابلیس نے چاہا تھا کہ میں زندہ رہوں قیامت تک سو حق تعالیٰ نے اسکی درخواست نہ قبول کی اور نفعہ اولیٰ تک  
 اسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہ فرمایا اِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ اِی نفعہ الاولیٰ حاصل آئیہ کا یہ ہے کہ تیرا وہ  
 گمراہ کرنے کا ہے لوگوں کے پس نفعہ اولیٰ تک کہ بنی آدم زندہ ہیں مجھے ڈھیل دی قال فَمَا اَعُوذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ  
 صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ كَمَا اَلِيس نے پس قسم ہے اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ بھوکھا میں واسطے آدمیوں کے اور  
 راہ تیری کے کہ سیدھی ہے یعنی دین اسلام کے اور اُنکو اس راہ سے پھرا دو گا کہ لَا يَتَّقُونَ مِنْ بَيْنِ  
 اَبْدَانِهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ پھر البتہ او نگاہیں اُنکے پاس لگے اُنکے سے یعنی امر آخرت کے اور کہو گا اُنکو کہ  
 اور شر اور بہشت اور دوزخ نہین ہیں اور پیچھے اُنکے سے یعنی کار دنیا سے اور اُنکی نظروں میں اسکو زینت دو گا  
 وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ اور او نگاہیں سیدھے اُنکے سے یعنی طرفِ حسنات اُنکی سے اور عجب اور بائیں  
 والو نگاہیں اُنکے سے یعنی جہتِ سیات اُنکی سے اور اُنکو دلوین اُنکے شیریں کرو گا میں سمجھ لیجئے کہ  
 شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرو گا میں لوگوں کو اللہ کی راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہین طاقت یہ کہ او  
 فوق اُنکے سے تو کہ نہ جاہل ہو درمیان بندہ کے اور اللہ کی رحمت کے وَلَا يَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ اور نہ پاویگا تو  
 کہ خدا ہی اکثر بنی آدم کو تکرر کر نیوالے یعنی کافر ہونے کے منع کو نہین پہنچانے کے قال اَخْرِجْ مِنْهَا مَذْ  
 مَدَّ حُوزًا كَمَا اَللّٰهُ نَبِيَّ اٰلِيس کو نخل بہشت سے یا آسمان سے بُرے حال سے راندہ ہو ارجمت سے لَمَنْ يَتَعَمَّكَ  
 مِنْهُمْ لَا مَدْرَاجَ لَكَ مِنْكُمْ اَجْمَعِينَ البتہ جو کوئی نیروی کر گیا تیری بنی آدم سے البتہ بھر ونگا دوزخ کو تم میں سے  
 سے یعنی تجھ سے اور تیری متابعت کرنے والوں سے وَيَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا  
 اور کہا میں نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے اِی آدم رو تو اور جو رو تیری کہ خواہی بہشت میں پس کھاؤ میوے  
 سے بہشت کے جہاں سے کہ چاہو یا جو کچھ کہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ اور ست نزدیکی جاؤ جس میں



درخت کے کہ گنہگاروں کو اور مست کھاؤ اگر کھاؤ گے پس ہو جاؤ گے ظالموں سے اور جان اپنی کے فوسوس طحا  
 الشَّيْطَانُ لِيُذَيِّبَ كَمَا وَدَّ يَ عَنَهُمَا مِنْ سَوَاقِطٍ اِيسَ وسوسہ کیا واسطے جو اور آدم کے شیطاں نے تو کہ  
 ظاہر کر دیوے واسطے لے جو کچھ کچھ پاپا تھا لے شرم گاہوں انکی سے سمجھ لیجئے کہ اہل بہشت کی چھپا دی تھی ایسی  
 سمجھا کہ نافرمانی سے یہ لباس ایسا دور ہو جاوے گا پس چاہا کہ انکو معصیت میں دلتے تاکہ لباس دور ہو کر فرشتوں میں  
 رسوا ہوں مارا اور طاؤس کی مدد سے بہشت میں اگر انکو اور علانا چنانچہ قصہ اسکا سورہ بقرہ میں مسطور ہوا ہے وَاَلَا مَآ  
 تُحْكُمُ اَرَبَكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ اَلَا اَنْ تَكُوْنَا مَلَائِكَةً اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخَالِدِيْنَ اور کہا شیطاں نے آدم اور  
 حوا کو نہیں منع کیا تم کو پروردگار تمہارے نے کھانے اس درخت کے سے مگر اس خطرے سے کہ ہو جاؤ تم دونو فرشتے  
 یا ہو جاؤ تم ہمیشہ رہنے والے بہشت میں یا ایسے زندے کہ مروی نہیں حضرت آدم نے باوجود اس وسوسہ کے کھانے  
 میں اس کے تامل کیا ایلیس پر تپس نے اور تدبیر کی وَقَالَتْ لَهَا اِنَّ الشَّجَرَةَ اَوْقَاتٌ كَمَا يَأْتِي الْبَلِيسُ اَوْ  
 اور حوا کے لگے کہ اللہ میں واسطے تمہارے خیر خواہوں سے ہوں اور شفقت سے کہا ہوں کہ یہ کھاؤ تو کہ نہ آدم علیہ  
 السلام نے کھاں کیا کہ کوئی اللہ کی قسم جھوٹہ نہیں کھا تا اس قسم سے فرشتہ ہوئے فَاَلَمْ يَكُنْ فَرِيسَ الْبَلِيسِ  
 نے کھینچ لیا اُن دونوں کو یعنی مرتبہ بلند سے گرادیا ساتھ فریب کے اور وسوسے کے فَاَلَا الشَّجَرَةُ حِدَّتْ  
 لَهَا سَوَاقِطٌ مَّا يَسَّيْسَ جب چکھا اُن دونوں نے میوہ اس درخت سے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہو گیا اُن  
 ان کے شرم گاہ میں ایسی کہ لباس تن سے گر پڑا رنگے رو گئے اخبار میں ہے کہ سو آپس کے اور کسی نے انکو نگاہیں نہ کیا  
 اور آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر شرمندہ ہوئے وَطَفْنَا بِخُضْفَانٍ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَفِ الْجَنَّةِ اور شروع  
 کیا اُن دونوں نے کہ دھانکتے تھے اور اپنے اپنے درخت بہشت کے سے اور وہ درخت اخیر کا تھا بقول اشہر  
 پتوں سے اپنا ستر عورت کر کر ادھر ادھر بھاگتے تھے وَفَادَاهُمَا بِمَا اَلَا لَهَا سَوَاقِطٌ اَلَا الشَّجَرَةُ اور کھارا  
 انکو پروردگار انکے نے کیا نہ منع کیا تھا میں نے تم دونوں کو کھانے اس درخت کے سے وَاَقْلَلْنَا لَكَ الشَّيْطَانُ لَكَ  
 عَدُوًّا مُّبِينًا اور نہ کہا تھا میں نے تم کو کہ تحقیق شیطاں ہی واسطے تمہارے دشمن ظاہر اور دشمنی اسکی وقت  
 کرنے سچ کے ظاہر سب فرشتوں پر روشن ہو گئی تھی لکھا ہے کہ وقت بھاگنے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے  
 مجھ سے بھاگتا ہے تو انھوں نے کہا نہیں بلکہ بھاگنا میرا ہی ہے تجھ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق تعالیٰ  
 سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہہ دوںوں نے رَبَّنَا اَلَا اَنْفُسُنَا اِنْ لَمْ تَعْفَ عَنْكُنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ  
 اے پروردگار ہمارے ظالم کیا ہم نے اور جانوں اپنی کے یہ نافرمانی کر کے اور اگر نہ بخش گیا تو ہم کو اور نہ رحم کرے گا تو ہمیں  
 البتہ ہو جاوے گے ہم نو مایہ والوں سے قَالَا اَصْبَحْ اَبْعَضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوًّا كَمَا حَقَّ تَعَالٰی نے آدم اور حوا کو اور سانس اور  
 طاؤس اور ایلیس کو اس وقت زمین میں بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں آدمی اور شیطاں اور مار اور طاؤس



پس میں ایک دروہ سے دشمن ہوں، وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ اور واسطے تمہارے چر زمین کے  
 جیسے قرار ہے اور فائدہ ہے ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السلام عکین ہوئے یہ نہ جان کر کہ پھر بہشت میں  
 نہیں آنے کے قائل نہ تھا تَجَوُّونَ فِيهَا مَا تَحْتَوُونَ وَمِنْهَا مَخْرَجُونَ فرمایا حق تعالیٰ نے بیج زمین کے بیوگے تم اُتر  
 زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاؤ گے واسطے جز کے مضمون اس خطاب کے سے حضرت آدم کی تسلی ہوئی  
 کہ پھر بھی بہشت میں آؤ گے یا نبی آدم قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ لُبَاسًا يَهَيِّجُ خَلَابَ عَامٍ عِیْ مِیْوَاوَم کے تحقیق انار  
 اوپر تمہارے پہنا واپھر اسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ تَوَارِي سَوَاتِکُمْ وَرَدِیْتُمْ اَوْحَاکُمْ اَی شَرِکَہِ تَحَارِی اور دوسرے  
 اُتار اپنا و ازینت کا اور جارے کا سمجھ لیجئے کہ پوش شرکاء و حاکم دہ لباس ہی اور ماورائے ریش ہی تفسیر لہام زلہ ہی  
 میں ہے کہ لباس رُیو کما کہ پیر ہی اور ریش ریش اور کتان اور پشم کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ریش متاع خا  
 ہے وَاللّٰهُ عَالِمٌ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَيْرٌ اور پہنا و بچا و کا یہ بہتر ہے یعنی جاہلے حرب جیسی زدہ اور چلنے  
 کہ اثر بیج اور تیر کا یہ پہنچے یا موتا کہ پیر بہتر ہے ہیں سے کہ شکست اور تواضع بخلتی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما  
 بلند اور ازاد خلیفہ پہنی ہے رسالہ انواع اللباس میں بیان اسکا تفصیل لکھ دیا ہے میں نے جس کی شوق ہو میں  
 دیکھ لے سمجھ لیجئے کہ محققوں کے نزدیک لباس تقوی اللہ کی یاد ہے کہ اُس سے عیب آدمی کا چھپتا ہے مگر  
 طاعت حق سائر ہر عیب یا لباس تقوی عفت ہے یا حیا یا ترس الہی یا التمس امر طریقت نیک اور بجز الحائق میں  
 ہے کہ لباس دو قسم ہے لباس فتویٰ اور لباس تقویٰ لباس فتویٰ مفوض بامر شریعت ہے اور لباس تقویٰ  
 متعلق بحکم حقیقت لباس فتویٰ سے بدن فائدہ اٹھاتا ہے کہ شرکاء اسکی چھپاتا ہے اور لباس تقویٰ سے ہر ایک دل  
 اور روح اور سر اور حتیٰ بہرہ پاتا ہے اور ساتھ ہر ایک ایک ایک چیز چھپاتا ہے بہرہ دل لباس تقویٰ سے صدق  
 ہے بطلب مولیٰ اور اُس سے پوشیدہ ہوتی ہے سوات دنیا اور مافیہا اور خوار روح لباس تقویٰ سے محبت خدا ہے اور  
 اُس سے مستور ہوتی ہے سورت تعلق بغیر مولیٰ اور نصیب سر لباس تقویٰ سے شہود اور لقا ہے اور اُس سے چھپی  
 ہے رویت ماسوا اور حصہ خفی لباس تقویٰ سے بقا اسکی ہے بہوت حق اور اُس سے پنهان ہوتی ہے سوات بہوتہ خلق  
 یعنی سب تعینات مضحل اور متکاشی ہو جاتے ہیں اور پردہ پندار چہرہ وجود تکبر سے دور ہو جاتا ہے اور مشاہد من الملک العوا  
 غفر وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہے نظم کل شئی مالک الا خدا فانی و معدوم ہے سب ماسوا کون ہے اسکے سوا  
 کوئی نہیں دین میں دنیا میں اور بائیں میں ہے احد کہ پگانہ لاشرک کوئی ہے فی حقانہ ہوا شریک ہے ہی اول  
 ہی آخر ولا ہے ہی باطن ہی ظاہر لا ذلک من آیات اللہ یہ لباس بھیجا تائینون رحمت اور فضل اللہ کے ہے  
 کہ شرکاء آدمیوں کی پوشیدہ ہو اور رختوں کے تے باندھنے سے چھپیں لَعَالِکُمْ یَذْکُرُونَ تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور قدر  
 اس نعمت کی پہنچیں یا نبی آدم لا یفینکم الشیطان اِی مِیْوَاوَم کے در سے نہ ہو کہ نہ ہو کا و مکر شیطان کا اخراج اَبُو بکر





ہاتھ زینت کنگھی کرنا ہے وارحمی میں امام قشیری نے کہا ہے کہ مراد زینت سر اس پر نہ آتش بجا ہر اور حقیقت یہ  
 ہے کہ ظاہر سر تر خورت چاہئے واسطے نماز کے اور باطن دل درکار ہے واسطے نیاز کے بیت وہ سجدہ کیا جو باجہا  
 آب و گل ہو نماز وہ ہے کہ حسین نیاز دل ہو و کلا و اشد و لا کثر فوا اور کھا و ایام احرام میں گوشت اور چربی  
 اور سب کھانے کی چیزیں اور پیو و دودھ اور سب پینے کی چیزیں اور ست حد سے نکل جاؤ کہ حلال کو کہ حرام مقرر یا پانا  
 بھوک سے کھاؤ بیت رامت اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کلو پر پہ کب تکو کہا ہے کہ کلو باہ کلو انہ لا یجوز الشرفین  
 تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانے والوں کو کہ زیادہ سیری سے کھاتے ہیں قوت الطوب میں ہے کہ ایک  
 میں دو بار کھانا بھی اسراف ہی عبد اللہ الضاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر رہیں درویش میں ذال دین اسراف  
 نہیں ہے اسراف وہ ہے کہ برضائے حق نہ ہو بیت رامت اگر کوئی کہے اسراف میں نیکی نہیں تو در جواب اس کے  
 اگر کہہ سکے تین اسراف ہے قل من حرم زینۃ اللہ الیٰ آخرج لجمادہ والطیبات من الترف کہ جس نے حرام  
 کی ہے زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی ہے یعنی طرح طرح پہناؤ جو کھائے بہن محض قدرت اچھا سے واسطے بندوں اپنے  
 کے بناات میں سے جیسے روٹی اور کتان اور حیوانات میں سے جیسے پشم اوریشم اور معان میں سے جیسے رزہ اور  
 خود اور کسے حرام کیں ہیں یا کثیرہ چیزیں رزق سے جیسے مکلف کھانے پینے گوشت بھی پلاؤ نان دودھ دی ماحول  
 چیزیں مانند بحیرہ و سائبہ کے قل ہی للذین امنوا فی البعۃ الذین کہ یہ زینت اور طیبات یعنی مکلف پونٹا کیں  
 اور پاکیزہ کھانے واسطے ان لوگوں کے ہیں کہ ایمان لائے حج زندگانی دنیا کے اور کافر اور فاجر انکی تبعیت سے شریک  
 انکے ہیں دنیا میں اور لیکن نعم جاودانی مسلمانوں کو ہوگی خلاصہ قوم الفیہ پاکیزہ اور بے شریک دن قیامت کے  
 لذلک تفصل الایات لعلکم تعلمون جیسے کہ بیان کئے ہم نے یہ حکم اس طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم  
 نشانیاں اور احکاموں کو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں قل انما حرم ربی الفواحش کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم سوائے کہ نہیں کہ حرام کیا پروردگار میرے نے گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہیں مافہم  
 منہا و ما یطہن جو ظاہر میں نہیں جیسے کفر اور جھپٹے ہیں جیسے نفاق و الاثم و البغی بغیر الحوق اور حرام کیا  
 گناہ صغیرہ کو جب پر حد مقرر نہیں اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہ تاکید ہے کیونکہ ظلم اور کبیرہ ساتھ حق کے  
 نہیں ہوتا و ان شئ کوا اللہ ما کم یزال یدہ سلطانا اور حرام کیا ہے یہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز  
 کہ نہیں اتاری اللہ نے واسطے اس کے دلیل و ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون اور یہ کہ ہو ساتھ جھوٹے کے اوپر  
 اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے جیسے کھیتی اور جانور و کھا حرام ٹھہراتا ہے اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالاتا ہے  
 و لیکل امۃ اجل اور واسطے ہر امت کے ایک وقت ہے مقرر انکے زندگانی کا یا ہر امت کے واسطے سوا ہر امت  
 ایک وقت ہے مقرر عذاب کا فاذا جاء اجلہم لا یسئلون ساعۃ ولا یسئلون پس جب آتا ہے وقت انکا



نہ سمجھے رہ جاتے ہیں اس سے ایک ساعت اور نہ آگے چلے جاتے ہیں ساعت سے مراد ان میں نہ ساعت بھلا  
 بیت پیش و پس پھر نہیں ہوتا جو اہل آتی ہیں راقا بن ایدم جان نکل جاتی ہیں یا بیتی آدم ایتا یا بیتی  
 دُسل فتکلم ایسی بیواؤم کے اگر آویں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے بعض کہتے ہیں یہ خطاب خاص ہے تم کو ان  
 عرب کو اور اصح یہ ہے کہ عام ہے بَقِصُونٌ عَلَیْکُمْ اَیَاتِی بیاں کریں اور تمہارے آیتیں کتاب میر کی یا احکام  
 شریعت کے قرآن فی واصلہ فلا خوف علیہم ولا ہم یخزنون کس جو کوئی پر میر کرے ترک سے اور جھٹکا  
 سے اور نیکی کرے پس نہیں در اوپر لکے اور نہ وہ عکس ہونگے وَالَّذِیْنَ کَذَبُوا بَاِیَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا اُولَٰئِکَ اَصْحَابُ  
 النَّارِ اُولَٰئِکَ لَوْ کَانَ مِنْهُمْ عَلَیْمٌ لَّکُنْ مِنْهُمْ اَشْرَکٌ اور ایمان نہ لائے پس یہ لوگ رہنے والے  
 آگ کے ہیں ہُمُ فِیْہَا خَالِدُوْنَ وہ حج اے ہمیشہ رہنے والے ہیں مَن اَظْلَمُ مِّنْ اَشْرَی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا وَّ  
 کَذِبًا بَاِیَاتِہِ پس کون شخص ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھ لیوے اور پسند کے جھوٹہ کہ زن اور فرزند  
 اور شریک اسکا ٹھہراوے یا جھٹکاوے آیتوں اسکی کو کہ اتاری ہیں اسنے اور اس میں انکا بنوت کا بھی ہے  
 اُولَٰئِکَ یَنَالُھُمْ بِضَیْفُھُمْ مِّنَ الْکِتَابِ یہ لوگ جھوٹہ باندھنے والے اور جھٹانے والے پھیکا انکو حصہ انکا لوح محفوظ  
 سے لینے جو انکی تقدیر میں لکھا ہے عذاب اور سزا وہ پھیکا یا جزا یا نیک جو کچھ کہ لکھا نامہ اعمال میں انکے حتی  
 اِذَا جَاءَتْھُمْ دُؤْلُنَا یَنفِقُوْاھُمْ ہاں تک کہ جب آوینگے انکے پاس بھیجے ہو تمہارے کہ ملک الموت اور  
 شکر انکا ہے قبض کرتے ہونگے روحوں انکی کو قَالُوْا اَیْمًا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مَن دُؤْلُ اللّٰہِ کَیْفَ فَرَسْتَ الْکُو  
 غَصَہ سے کہاں میں بت تمہارے کہ تھے تم جو تھے انکو سو اللہ کے لب آویں اور اللہ کا عذاب تم سے دفع  
 کریں قَالُوْا اَصْلَوا عَنَّا وَشَہِدُوْا عَلَیْ انْفُسِھُمْ اَھُمْ کَا تُوْا کَا فِرُوْنَ کَیْفَ کَا فِرْ کَھوئے گئے ہم سے اور کو اسی دینگے  
 اوپر جاؤں انہی کے یہ کہ وہ تھے کافر قَالُوْا اَدْخُلُوْا فِیْ اَمِّمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ مِنَ الْجِبِّ وَالْاَرْضِ فِی النَّارِ  
 فرماو گیا اللہ داخل ہو چا ان استوں کے کہ گذرے ہیں پہلے تم سے اور پر دین آیتیں تمہارے جنوں سے اور  
 آدیسوں سے ان میں مگر آویج آتش دوزخ کے کل ما دخلت اذ لَعْنَتْ اَنْھُمْ حَاجِبٌ دَاخِل ہوگی ایک جماعت  
 لعنت کریں گے ہیں اپنی کو لیختے جماعت دوزخ کو کہ ہم دین اسکی ہے اور ایک ملت پر عری ہے جیسے ہو  
 یہود کو لعنت کریں گے تر سائر کو گبر کو حتیٰ اِذَا دَاخِلُوْا فِیْہَا جَبَّحُوْا فَالْتَمَسُوْا لَہُمْ ہاں تک  
 کہ جب مل جاویں گے سچ دوزخ کے سب کہیں گے پچھلے انکے واسطے پہلوں ملنے کے رَبَّنَا ھُوْا لَءِ اَصْلُوْا فَاھُمْ  
 عَذَابُ خِصْفٍ اِنَّ اللّٰہَ اِیْ ہر دو گار ہمارے انھوں نے گمراہ کیا تھا ہم کو دے انکو عذاب دو گنا ہم سے  
 آتش دوزخ سے ایک انکی گمراہی کا ایک دوسرے گمراہ کر سکا قَالِ لَیْسَ بَصِغْفٌ وَلَکِن لَّا تَعْلَمُوْنَ فرماو  
 اللہ تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عذاب دو گنا ہے پہلوں کو واسطے گمراہ ہونے اور گمراہ کریں گے اور پچھلوں کو

واسطے گمراہ ہونے اور پیروی کرنے کے اور لیکن نہیں جانتے تھے اور ایک دوسرے کے عذاب سے خبر نہیں تھے  
 تھے اور بھلونے کا نتیجہ صیغہ غائب کے بھی قرأت ہی یعنی نہیں جانتے وہ وقالت اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَعْيُنٌ  
 عَلَيْهِمْ فَهُمْ لَا يَرَوْنَ اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَفْئِدَةٌ يَوْمَ يَعْبَثُونَ اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يَوْمَ يَعْبَثُونَ اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَفْئِدَةٌ يَوْمَ يَعْبَثُونَ  
 عذاب کی فذوقوا العذاب بما كنتم تكسبون پس جھوٹے عذاب کو بسبب اسکے کہ تھے تم کمانے کفر سے ان  
 الذین كذبوا باياتنا واستكبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء تحقيق جن لوگوں نے جھٹلایا آیتوں ہمار  
 کو کہ قرآن ہے اور سرکشی کیا ان سے اور فرمانبرداری انہی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے انکے دروازے  
 آسمان کے کہ اعمال انکے اور وحیں انکے جاوین بلکہ سمیں میں لجاوینگے کہ نیچے زمین ہفتم کے ہے اور  
 واسطے اعمال اور ارواح سومنون کے دروازے آسمان کے کھول دیوینگے اور انہیں علیین کو پہنچاویں گے کہ بالا  
 آسمان ہفتم ہے ولا تدخلون الجنة حتى یصلکم الجمل فی سیم الجبائط اور نہیں داخل ہونگے یہ جھٹھائیوا  
 اور تکبر کر نیوالے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو جاوے اور نہ تیج نام کے سوئی کے اور یہ صورت ہونے  
 والی نہیں پس کافر بھی بہشت پہنچانے والے نہیں وکذلک یجزي المجرمین اور اس طرح جزا دیتے  
 ہیں ہم گنہگاروں کو یعنی کافروں کو کھلم کھلم من جہنم مھا ذومن فوقہم غواش واسطے انکے ہی دوزخ  
 سے بچھو تاکہ اس پر ٹھیکے اور اوپر انکے سے بالا پوش ہیں اگ کے کہ اور ٹھیکے زبر و زبر کفار کو دوزخ سے بچھکا  
 نہیں ہے آتش کی توشیح ہے پچھی آتش کا بالا پوش ہے وکذلک یجزي الظالمین اور اس طرح جزا دیتے  
 ہیں ہم کافروں کو والذین امنوا وعملوا الصالحات لا نكلف نفسا الا وسعها اور جو لوگ ایمان لائے  
 اور عمل کئے اچھے مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کے اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سب کا  
 بجا لانا طاقت بشری سے باہر تھا اس واسطے فرمایا نہیں تکلیف دیتے ہم کسی کو مگر طاقت ایسی پر کہ جتنا  
 اُس سے ہو سکے یہ جملہ لا نكلف لقا الا وسعها در میان میں مبتداء اور خبر کے متعترضہ ہیں مبتداء والین  
 امنوا وعملوا الصالحات اور خبر اولیٰ انک احصاب الجنة یہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں ہم فیہا  
 خالدون وہ بیچ انکے ہمیشہ رہنے والے ہیں ونزعنا ما فی صدورہم من غل یجرئ من یخفئ الا نهار  
 اور کھینچ لیا ہم نے جو کچھ کہ تھا بیچ سینوں انکے کے کہیے اور سرد سے چلتے ہیں نیچے بھلونے انکے کے نہیں واسطے  
 زیادتی لذت اور سردی انکے کے وقالوا افد کینک بہشتی اپنے مقام دیکھ کر الحمد للہ الذی ہدانا  
 لهذا سب تعریف واسطے اللہ کے ہیں جس نے کمال فضل اپنے سے راہ دکھائی سہو طرف اسکے یعنی  
 اس مقام کے یا طرف اس عمل کے کہ جب سے یہ مقام ملا وما کنا لنهتدی لولا ان ہدانا اللہ اور تھی  
 سہو راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہم کو اللہ یہ شکر نعمت ہدایت کا ہے کہ بہشتی اور اگر نیچے کیونکہ بدو





توفیق الہی کوئی منزل مقصود کو نہیں پہنچاتا ظلم کہ بدرقہ لطف تیرا نہ کھائے تو تیری طرف کہہ کہیں کوئی نہ جائے کہ کو بار اے یہاں قدم دھرنے کا مان چاہے ہے کہ تو وہی تجھ کو پائے لَفْذُ جَاءَتْ وَنَسِلُ  
 رِبِّنا اِباحِثِ بہشتی کینگے تحقیق تے پیغمبر سرور دگار ہمارے کے ساتھ حق ہے انکی ارشاد سے ہے  
 راہ توحید کی پائی تھی وَنُودُوا اَنْ تَلْکُمُ الْجَنَّةُ اَوْ رِثْمُوْهَا اِنَّمَا کُنْتُمْ تُعْجَلُوْنَ اور پکارے جاوینگے بہشتی کہ ہم  
 بہشت جسکا وعدہ تھیں دیا تھا دنیا میں وارث کئے ہو تم اس کے سبب ان عملوں کے کہ تھے تم کرتے تھادنی  
 اَحْکَابُ الْجَنَّةِ اصْحَابُ النَّارِ اِنْ قَدْ وَجَدْنَا مَاعَدَدْنَا رِثْمًا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَدْنَا  
 وَتَلْکُمُ حَقًّا پکارینگے رہنے والے بہشت کے رہنے والوں کو دوزخ کے یہ کہ تحقیق پایا یا تم نے جو کچھ وعدہ دیا تھا  
 یہ کو سرور دگار ہمارے نے سچ پس کیا پایا تم نے جو کچھ وعدہ دیا تھا مگر سرور دگار ہمارے نے سچ یعنی عین وعدہ  
 ثواب کا فرمایا تھا سو ہم نے پایا اور تمہیں وعید عذاب کا تھا سو تم نے پایا قَالُوْا اَنْعَمْ کَیْکَ مَا نَ پایا ہم نے جو کچھ  
 اللہ نے کہا تھا فَاذْنُ مَوْحِنٌ بَلَّغْنَاهُمْ اَنْ تَعْتَدُ اللّٰهُ عَلَی الطَّالِبِ الْمُنِجِبِ پس پکار گیا پکارنے والا یعنی اس درمیان  
 بہشتیوں اور دوزخیوں کے یہ کہ لعنت ہے خدا کی اوپر کافروں کے کہ عبادت کی ہے غیر محل میں الذین  
 یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَیَسْعَوْنَ فِیْهَا عِوَجًا جَولَکَ بند کرتے ہیں لوگوں کو راہ اللہ کی سے اور جاتے  
 ہیں واسطے راہ حق کے کجی وَلَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ کَاخِرُ وَاوَّلِ اور وہ ساتھ آخرت کے کافروں کے ہیں وَلَیْسَ بِہَا حِجَابٌ  
 اور درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک پردہ جو گایا اہل بہشت اور دوزخ کے فاصلہ ہوگی جیسی تہ نہ پناہ  
 کہ دوزخی بہشت میں تہ حجاب کین چہاچہ اور جگہ فرمایا ہے فَضْرَبْ بَیْنَهُمُ بُورَہُ بَابِ اس حجاب کو اعراف  
 کہتے ہیں امام زادہ نے کہا ہے کہ اعراف مشک کا تیلہ ہے وَعَلِی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ کُلَّ رَیْسِمًا  
 اور اوپر اعراف کے مرد ہو گئے پہچاننے کے وہ ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھ چہرے لگے کے کہ بہشتیوں  
 کے مشید ہو گئے دوزخیوں کے کیاہ اور انہ تمام کو اسی واسطے اعراف کہتے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے عارف  
 ہو گئے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہداء اور کبرائے مومنان ہو گئے اور اعراف میں رہنا دلیل گئے  
 کراست اور فضیل کی ہے کہ وہاں سے اپنے مقام بہشت میں دیکھ کر خوش ہو گئے اور عذاب دوزخ دیکھ کر اس کے  
 رمانی سے سرور اٹھاوینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تقیہ امام ثعلبی میں منقول ہے کہ ابن  
 عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہے صراط سے اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہاں بیٹھینگے اور اپنے  
 دوستوں کو چائینگے ساتھ نازگی اور سفید روی کے اور دشمنوں کو ساتھ تیرگی اور سیاہ روی کے بعضوں  
 نے کہا ہے کہ اعراف پر وہ لوگ ہونگے جنکے حسنات اور سیئات برابر ہیں یا البون ہیں سے ایک راہی ہے  
 ایک نانش یا موعود مقصود ہے اس تقدیر پر اعراف میں انکار ہوا بہشت نقصان ثواب ہوگا بہشت میں نجانے سے





من الشیطان والشیطان من الرحمن نظم کام شیطان کا ہے تعیل اور شتاب خونی رحمان صبر اور  
 شتاب خلق تجھے دینے کے ہفت آسمان باوجود قدرت ایجاد آن پہنچ تعلیم سب تاخیر تجھ کو کھلا  
 اُسے تدبیر یعنی عجلت سے پکڑنا کام ہے صبر فرا صبر نیک انجام ہے ثم استوی علی العرش پھر قرار پکڑا اور  
 عرش کے بہت شایہات قرآنی سے ہی ایمان ہمارا ہے اس پر اور حقیقت اسکی اللہ ہی جانتا ہے جیسا وہ ہے  
 کیف ہے ویسا ہی استواء کا عرش پر بلا کیف ہے بیت اور اُس سے وراہ افہام سے ہے برتر دریا  
 سے سوا ہے او نام سے ہے برتر بعضوں نے کہا ہے کہ استواء معنی قصد ہے یعنی پھر قصد کیا اور سید کرنے  
 عرش کے واللہ اعلم بغشی البل النہاد بطلبہ چٹنا ڈھانٹ دیتا ہے السدرات کو یح دن کے وسطے  
اکفاح الصندیں کے عکس اسکا فرمایا والا ڈھانٹ دیتا ہے ایسے ہی دن کو سچ رات کے ڈھونڈھتی ہے  
 رات دن کو شتاب شتاب یعنی جلد جلد اسکے چھے آتی ہے والتشمس والقمر والنجوم مسخران بامرہ  
 اور سید کیا ہے سورج کو اور چاند کو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اسکے کے الاکہ المخلوق والاکم و خبر دار  
واسطے اسکے سید کرنا اور حکم کرنا یعنی جو کچھ ہے اپنے بنایا ہے اور وہی تصرف کر رہا ہے تبارک الله  
رب العالمین بہت برکت واللہ ہے اللہ پروردگار عالموں کا ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ پکارو پروردگار  
 اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر عاجزی نشانی احتیاج کی ہے اور چھپا کر دعا کرنی دلیل خلاص کی اور محتاج مخلص  
 امیدواری ہے بیت ناامیدی نہیں امید ہے یہاں کہ میں محتاج مخلص ہی یاران سمجھ لیجئے کہ اس آیت  
 میں صریح امر مذکر خفیہ ہے تفسیر امام نجم الدین میں معنی میں اس آیت کے لکھا ہے کہ ابو موسیٰ شعری رضی اللہ عنہ نے  
 روایت کی ہے کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تھکے تھکے  
 باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایہا الناس ادعوا علی انفسکم لستم تدعون اصم غایباً اللہ تم سمیعا یعنی ای لوگوں کو  
 رکھو جانوں اپنی کو یعنی غمرہ مت کرو ولین اپنے اللہ کو یاد کرو نہیں ہو تم بلاتے ہرے اور غائب کو تحقیق تم بلاتے  
 ہونے والے کو کہ تزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہے اور آیت واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخفیۃ ودون الجہنم  
الفرج بالغل والاصا تکون العافلون میں بھی صریح امر مذکر خفیہ ہے اور سو اُس کے جا بجا آیات اور احادیث میں امر مذکر خفیہ آیا  
 اور کہیں امر مذکر جہر صریح نہیں آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل وحی جو غار صرا میں خلوت کی تھی بقول صحیح  
 ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم ثم لا یجیب المحدثین تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا جد سے نکال جائے  
 والوں کو کہ دعائیں آواز بلند کرتے ہیں اور فریاد کرتے ہیں یا دعا ریا سے ملاتے ہیں یا دعائے بدعتی غن غیر مستحق کے کرتے  
 ہیں یا اللہ سے وہ مانگتے ہیں کہ جسکے لائق نہیں ہیں جیسے رتبہ انبیاء اور صمود ولا تقسدا فی الارض بغلما صلی اللہ علیہ وسلم  
 وادعوه خوفاً وطمعاً اور مست فساد کرچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اسکی کے ساتھ ایمان کے یا عدل

اور پکارو اللہ کو ڈر سے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے **اِنْ رَحِمَ اللّٰهُ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ** تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے سمجھ لیجئے کہ نیک کار اور بدکار سب اسیدوار رحمت الہی کے ہیں اور محسن اگر یہ بمعنی مطیعین ہے لیکن سب مؤمنین اس میں داخل ہیں بیت میں اگر یہ پر خطا ہوں کہ جو کام ہے جائز ہوں اسیدوار رحمت کہ وہ سب وفاق ہے تذکرہ قریب کی کہ بیان رحمت ہے واسطے اللہ کے ہے **وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَّاحَ کَثِیْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدِیْ رَحْمَتِہٖ** اور اللہ وہ ہے جو کہ بھیجتا ہے باؤں کو خوشخبری دینے والین کے آنے باران رحمت اس کے کہ **یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا** **ثُمَّ لَا تَقْنَطُوْا لِمَوْلٰی کُمْ لَیْلَۃٌ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَائِدًا فَاتَّخَذْتُمُ مِنْہَا رِیَّاسًا مِّثْلَ نَیْلِ اَمْرِہٖ** کہ جب اٹھاتے ہیں باوین بادل بھاری کو مائت نیابتے ہیں ہم اس بادل کو واسطے زندہ کرنے تہرہ روئے پس نازل کرتے ہیں ہم پانی کو سمجھ کیجئے کہ باد صبا بادل میں سے اٹھاتی ہے اور باد شمال سب کو جمع کرتی اور بادل جنوب پر سانی لگتی ہے اور باد دبور بعد تھمنے مینہ کے سب کو ستفرق کر دیتی ہے **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَاخْرَجْنَا بِہٖ مِنْ کُلِّ الشَّعْبِ اَیَّامًا مَّعْدُوٰثًا** پس نکالتے ہیں ہم ساتھ اس پانی کے ہر طرح کے بیوگ **کَذٰلِکَ یُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّکُمْ تَذٰکُرُوْنَ** جیسی زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہیں ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردے کو قبر سے اور احیائے زمین کی مثل احیائے اموات ہے بیان کی تو کہ تم نصیحت پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ **وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یُخْرِجُ نَبَاتًا بِاِذْنِ رَّبِّہٖ** اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لائق زراعت کے ہو نکلتی ہے کھیتی اسکی ساتھ حکم پروردگار اس کے **وَالَّذِیْ جَحَّتْ لَہٗ جَبَّتْ** اور جو زمین کہ ناپاک اور شورناک ہے نہیں نکلتی کھیتی اسکی مگر تھوری کہ اس میں کچھ نہیں یہ مثال ہوسن اور کافر کی ہے **وَلِیْسَ لَہُمْ کٰزِمِیْنَ طَیِّبٌ** اور دل کافر کا زمین خبیث پس جب باران عطا کلام الہی دل ہوسن پر برستا ہے اشجار طاعات اور عبادات اس سے روئیدہ ہوتے ہیں اور جب کافر اسماع سخن حق کرتا زمین دل اسکی تم نصیحت قبول نہیں کرتی اور کوئی درخت بارور اس سے نہیں **اَوْ کُنَّا عَلَیْکُمْ بَارِضًا** شوعت تم کا ہی گل ہے کہ خار خشک نظر آئے جائے سبیل ہے **کَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِیَ لِقَوْمٍ یَّشْکُرُوْنَ** اس طرح بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ تکر کرتے ہیں نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اٹھاتے ہیں ان مثالوں میں فکر کر **لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ لَیْقَوْمِ اَعْبُدُوْا اللّٰہَ مَا لَکُمْ بِاللّٰہِ عَجَبٌ** تحقیق بھیجا ہے نوح کو کہ پچاس برس کے طوفان قوم اسکی کے کہ اکثر اولاد قبایل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکی پس اسکا حکم مانو اور عبادت میں اس کے کسی کو شرک نہ کرو **اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ** میں در تار ہوں اور تمھارے عذاب دن بیکے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہے **قَالَ الْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ قَوْمِہٖ اِنَّکُمْ فِیْ ضَلٰکٍ مُّبِیْنٍ** کہا سرداروں نے قوم اسکی سے تحقیق دیکھتے ہیں ہم تجھ کو ای فوج سچ گراہی ظاہر کے کہ ہکواتے خداؤں کی عبادت پھر اگر ایک خدا کی عبادت پر لاتا ہے **قَالَ لَیْقَوْمِ لَکُمْ فِیْ ضَلٰکٍ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ** کہا نوح نے ای قوم میری نہیں تجھ کو گمراہی ولیکن میں بھیجا ہوں پروردگار عالموں کی طرف **اَبْلِغْکُمْ رِسَالَاتِیْ رَبِّیْ وَاَنْصَحْ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ**





مَا لَا تَعْلَمُونَ پہچانا ہوں تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیر خواہی کرنا ہوں تمہاری اور جانتا ہوں وحی اللہ  
 کی سے کہ مجھے پرائی ہے جو کچھ تم نہیں جانتے قوم نوح نے عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہیں نہیں سنا تھا اور نہیں  
 جانتے ہیں جب نام پیغام اور وحی کا سنا تعجب ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا أَوْحَيْنَا أَنْ جَاءَكَ ذِكْرُنَا عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْكَ لِيُؤْمِنَ بِكَ وَيُؤْمِنَ بِآيَاتِنَا وَيُؤْمِنَ بِمَا جَاءَكَ ذِكْرُنَا اور تو کہہ جو تم غیب خدا سے اور تو  
 رحمت کئے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب فَلَمَّا بَوَّأْنَا لَیْلِ لَّیْلٍ وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِيَانِ أَنفُسًا مِّنْ دُونِكَ مَّا یَسْمَعُونَ اور تو کہہ جو تم غیب خدا سے اور تو  
 وحی کی حق تعالیٰ نے حکم کیا تو کہ کشتی بنا کر مومنوں کو لیکر سوار ہو گئے پھر طوفان آیا سب کافر ہلاک ہو گئے اور نوح علیہ السلام  
 اور جو گئے ساتھ کشتی میں تھے سلامت رہے فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ الْفُلْكِ مِمَّا نَجَّیْنَا وَمَنْ جَاءَكَ ذِكْرُنَا وَمَنْ جَاءَكَ ذِكْرُنَا وَمَنْ جَاءَكَ ذِكْرُنَا  
 سے اور ان لوگوں کو کہ ساتھ اسکے تھے کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس نساء وَأَعْرَضْنَا الْفُلْکَ عَنْ بَابِئِنَّا  
 اور ڈوب دیا ہم نے طوفان میں ان لوگوں کو کہ جو گئے تھے نشانوں ہمارے کو کہ وحدانیت کی ہمیں یا معجزوں کو انہم کا تو اقرار  
 عجیب تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیاں ہماری نہیں دیکھتے تھے وَالْإِنشَادِ أَخَاهُمْ هُودًا وَأَوْفَرَ وَأَوْفَرَ وَأَوْفَرَ  
 کے بجائی گئے ہود کو سمجھ لیجئے کہ عادی کی طرف قبیلہ منسوب ہے وہ پدر چارم ہود ہے اور عاد بن عوص بن ارم  
 ارفخشذ بن سام بن نوح ہے اس قول پر ہود ابن عم قبیلہ عاد ہے اور قبیلہ عاد کے لوگ بڑے بڑے قذوائے تھے نما  
 روئے زمین میں مثل اس قبیلہ عظیم تھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتوں کو پوجتے تھے حق تعالیٰ نے ہود کو ان پر بھیجا  
 پس ہود علیہ السلام نے اگر طرف حق کے دعوت کی قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَکُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ کَمَا بَدَأَ  
 قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور اسکے یگانگی کے قایل ہو نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے اور بت لائق  
 عبادت کے نہیں ہیں أَفَلَا تَتَّقُونَ کیا پس نہیں ڈرتے عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ أَنِ  
لَنَنبَأَکَ فِی سَفَاطِنَہٗ کَمَا سَرَدَارُونَ نے جو کافر ہوئے تھے قوم اسکی میں سے کیونکہ لیجئے اشراف قوم اسکی میں سے مسلمان  
 بھی تھے جیسے مرد بن سعد اور تابعین اسکے لیکن کافروں نے کہا تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھ کو بیچ بیوقوفی کے کہ دین  
 قدیم کو چھوڑ کر روئے نیا اختیار کر رہا ہے وَأَنَّا لَنُنَظِّرُکَ مِنَ الْكَافِرِينَ وَأَنَّا لَنُنَظِّرُکَ مِنَ الْكَافِرِينَ وَأَنَّا لَنُنَظِّرُکَ مِنَ الْكَافِرِينَ  
 سے قَالَ یَقَوْمِ لَکُمْ فِی سَفَاطِنَہٗ وَلَکِنِّی رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ کَمَا بَدَأَ قَوْمَ مِیْرَی بَنِیْنَ مِیْرَی مِیْرَی  
 ولیکن میں رسول ہوں پروردگار عالموں کی طرف ابلاغکم رسالاتی دیتی وانا لکن صلیح امین پہچانا ہوں میں  
 تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور میں واسطے تمہارے خیر خواہ ہوں امانت والا سچا اور عجیب کہ أَن جَاءَكَ ذِكْرُنَا  
عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْكَ لِيُؤْمِنَ بِكَ وَيُؤْمِنَ بِآيَاتِنَا وَيُؤْمِنَ بِمَا جَاءَكَ ذِكْرُنَا اور تو کہہ جو تم غیب خدا سے اور تو  
 اور زبان الیکر کے تم میں سے تو کہہ ڈراؤے کہ عذاب الہی کا کہ أَذْکُرُ أَذْکُرُ أَذْکُرُ أَذْکُرُ أَذْکُرُ أَذْکُرُ أَذْکُرُ أَذْکُرُ



الخلق بسلطۃ اور یاد کرو نعمت خدا کو جو وقت کہ کیا تم کو جانشین بھیجے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تم کو  
 بدلتی کے بھلاؤ یعنی قدم تھارے لیے کئے لکھا ہے کہ چھوٹے قذوالا نکاحا ساتھ کر کا تھا اور برے قذوالا سوکڑا  
 فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ اِلٰهًا لَّعَلَّكُمْ تَقْنَعُونَ پس یاد کرو نعمتوں اللہ کی کہ تو کہ تم فلاح پاؤ قالو البجینا العبد للہ وحدہ  
 وخذوا کان یعبدا ابائونا کہا انھوں نے یہود علیہ السلام کو کیا آیا ہے تو ہمارے پاس اسوٹے کہ عبادت کریں  
 ہم اللہ کیلئے کی اور چھوڑ دیوں جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتوں کی ہم کسی طرح بتوں کی عبادت نہیں  
 چھوڑنے کے اور تو جو ہمیں عذاب سے ڈراتا ہے فَاَتَيْنَا بِمَا نَعِدُ نَا اِنْ كُنْتُمْ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ پس لے آہمار  
 پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہے بہو اگر ہی تو سچوں سے بیچ عذاب آنے کے قالو قد وقع علیکم من زکریٰ وجس  
 وغضب کہا یہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سے عذاب اور غصہ مذہب  
 الفجاء لَوْنِیْ فِیْ اَسْمَاءِ کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھ سے سچ کاموں ان ناموں کے کہ ہر ایک کا نام رکھ لیا تھا کسی کو  
 کہتے تھے اس گمان سے کہ میں یہی برساتا ہے کہ سیکو حافظ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر میں نگہبانی کر رہا ہے  
 رازقہ اور سالہ اور یہ اسم ہی تھے فقط بے مسمیٰ کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھ نہیں رکھتے تھے پس یہود علیہ  
 السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھ سے ان چیزوں میں کہ جہل کے سبب سمجھو ہا اَنَّمْ وَاَبَاؤُكُمْ قَانِزِلَافَ  
 بِہِمَا مَنِ سُلْطٰن رکھ لئے ہیں وہ نام میں اور بابوں تمھارے نے اناری نہیں اللہ نے ساتھ جابر ہونے  
 عبادت انہی کے کچھ دلیل اور جو حق ظاہر ہو گیا اور تم نہیں مانتے فَاَنْظُرُوا اِلَیَّیْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ پس منظر  
 رہو نزول عذاب کے تحقیق میں بھی ساتھ تمھارے منظر رہنے والوں سے ہوں لکھا ہے کہ میں برس میں  
 نہ برساتا تھا پیر اور اس زمانے میں دستور تھا کہ جب کچھ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کی طرف ہوتے تھے  
 جہاں اب کعبہ شریف ہے اور وہاں تھل رہا ہے سرخ کا تھا وہیں سلم اور شرک سب جاتے تھے اور دعا کر  
 تھے مطلب انکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد و سمر کو تیار ہوئی قبیل ابن عثر اور مرثد بن سعد ترومی اس قبیل  
 کے ساتھ لیکر بکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد علیق سے تھا اور وہ ان دنوں مکے کا حاکم تھا جا کر سے  
 جہانی کھائی اور اجارت چاہی کہ موضع معین میں جا کر دعا کریں مرثد کہ رؤسا عاد سے تھا اور یہود علیہ السلام  
 پر ایمان رکھتا تھا کہنے لگا کہ انہی دعا سے میں نہیں برسینا جب تک یہود علیہ السلام کی اطاعت نہ کریں گے  
 معاویہ سے کہا کہ مرثد کو بند کر رہیں رکھو موضع دعاین بنجانے دو اور قبیل ابن عثر قوم کو لئے ہوئے وہاں گیا اور دعا  
 کرنے لگا کہ الہی قوم عاد پر میں برسایا یہ چاہتے ہیں اس وقت میں ٹکڑے بادل کے ایک سرح ایک سفید لک  
 سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ اے قبیل ان تینوں میں سے جو انکار چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار  
 کر لے اسنے برسایا کہ بہت برستا ہے اور بکے سے ٹکڑا پیتا ہے ہر کو چلا جب وہاں پہنچا سب عادی خوش ہو کر اور

اپنے گھروں سے عذاب الہی ان پر نازل ہوا آئندہ دن رات باد صحر علی سب ہلاکت ہو گئے ہو علیہ السلام اور جو  
 ان پر ایمان لائے تھے سلامت رہے فاجحنہ والذین معہ یوحنا پس ثجات وی تہنہ ہو کو اور ان لوگوں کو جو  
 ساتھ اسکے تھے یعنی اس پر ایمان لائے ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے وقطعنا و ابو الذین کذبوا بایماننا  
 وما کانوا مؤمنین اور کات والی بہنے جرآن لوگوں کی کہ جھٹھاتے تھے نشانہ ہمارے کو اور تھے ایمان والوں  
 سے والی تمودہ اھاہم صالحا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ مشود کے بھائی انکے صالح کو سمجھ لیجئے کہ یہ ایک قبیلہ  
 عرب میں تھا کہ منسوب ساتھ مشود بن عاد بن ارم بن سام بن نوح کے تھا بت پرستی کرتا تھا اور درسیاں لایا جاز  
 اور شام کے کہ حجر کہ ایک جگہ تھی وہاں رہتا تھا اور حضرت صالح بھی مشود کی اولاد سے تھے سات واسطوں سے  
 قال یقوم لعبد اللہ ما لکم من الذی عنہ کہہا صالح نے اسی قوم میری عبادت کرو اللہ لا شریک کی نہیں  
 واسطے تمہارے کوئی عبود مستحق عبادت کے سو اسکے قوم مشود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت دا  
 تھے حضرت صالح کو جھٹھایا اور کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاویں انھوں نے کہا کیا کہا کل ہم بھی اپنے بتوں کو راستہ  
 کر کر نکالینگے اور تم بھی حکم کر کو علیہم پتے بتوں سے دعا کریگے تم اپنے خدا سے کچھ جی دعا قبول ہو اسکی  
 دوسرے متابعت کریگے دوسرے دن یوہن کیا انھوں نے بہتر سے بتوں سے دعا کی کچھ ہوا شرمندہ اور رسوا ہو کے  
 جنح بن عمرو نے کہ ان شراف قبیلہ مشود سے اتنا رہ طرف ایک پتھر کے کر کے کہ صحر امین اکیلا پرتا تھا کہا اسی صالح اس پتھر  
 سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شریح کے کمال سے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اسی قدرت کاملہ ایسا  
 ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہ ہم ایمان لاویں اور عبادت تیرے خدا کی کریں اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ  
 السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی وہیں پتھر حرکت میں آیا جیسی اونٹنی وقت جسے نہ مالہ کرنی اسی طرح آوارا کر کھٹ گیا  
 اور ناقہ کلاں موافق مدعا سے قوم کے نکل آیا اور اسی وقت اسے ایک بچہ پیدا ہوا اسی کے مثل سب نے دیکھا جنح ایمان لایا  
 اور باقی ان شراف قوم مشود کے انکار کرنے لگے اور گمراہی میں پھسے رہے پھر وہ ناقہ درسیاں قوم کے رہا پتھر چرتا تھا اور پانی  
 کنوؤں کا اکیلا درسیاں پیتا تھا بعد ظہور اس معجزے کے صالح علیہ السلام نے کہا اسی قوم میری قد جاء تکم بیکتہ وہ  
 من ربکم تحقیق ائی تمہارے پاس دلیل روشن پروردگار تمہارے سے کمال قدرت اسکی پر اور صحت نبوت میری  
 پر ہذا فاقہ اللہ بہرے اونٹنی اللہ کی اصافت واسطے تخصیص کی کہی کہ محض اسکی قدرت سے حجرہ کا شہ سے  
 نکلے تو کہہ لو کہ انہ فذروہا فاکل فی ارض اللہ ولا تمسوها بسوا فاحذروا عذاب الیم واسطے تمہارے نشانی اور پتھر  
 میری کے پس چھوڑ دو اسکو کہ کھاوے گیا بیچ زمین خدا کے اور مت مانعہ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے پس بکریا تمکو عذاب  
 درودینے والا سمجھ لیجئے کہ تمہارا عذاب بواسطہ صر ناقہ نہیں بلکہ رہنے لگنے کے کفر پر کہ بعد مشہود معجزے کے انکار  
 کیا اور کوچین مارنی ناقہ کی دلیل کفر انکے کی ہے واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد عاد اور یاد کرو غمہ کو



خدا کی جہت کیا تھے تمکو جانشین پیچ زمین کے چھ ہلاکت کرنے قوم عاد کے و بَوَاکُمُ فِي الْاَرْضِ تُخَذِّلُكُمْ مِنْ مَّوْطِنِمْ  
 فَصُوْرًا وَاَنْتُمْ تَخْلُوْنَ اَلْحَيَاةُ اَيُّوْتَا اور جگہ دی تمکو پیچ زمین حجر کے بنائیتے پیوزمین نرم اسکی سے محل گریوں کے واسطے  
 اور تراش لیتے ہو پچار کو گھر واسطے جازوں کے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْوُا فِي الْاَرْضِ مُعْسِدِيْنَ پس یاد کرو زمین  
 اللہ کی کہ تمکون کیا زمین پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مست پیر پیچ زمین حجر کے فساد کرتے ہوئے اُنھوں نے صالح  
 علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور مومنوں سے کہنے لگے چاہتے تھے تعالیٰ فرما تاہی قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ اسْتَكْبَرَ عَنْ اٰمِنِ  
 قَوْمٍ لِلَّذِيْنَ اسْتَضٰعُوا مِنَ اٰمِنٍ مِنْهُمْ اَلْعِلْمُوْنَ اَنْ صَلَاحًا مِّنْ مَّوْطِنٍ رَّبِّهٖ طَهَّرَ سَوَادُ  
 نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ السلام سے واسطے اُن لوگوں کے جو ناتواں کئے گئے تھے واسطے اُنکو جو ایمان لائے  
 تھے کیا تمھیں یقین ہے کہ یہ صالح بھیجا ہوا ہے پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہ بات تمھیں بازی سے کہتے تھے قَالُوْا  
 اِنَّا بِمَا اُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُوْنَ کہا اُن ناتواںوں نے تحقیق ہم ساتھ اس میں کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ایمان لائے والے  
 ہُنَّ قَالِ الْاٰمِنُ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا بِالَّذِيْ اٰمَنُمْ بِهِ كَافِرُوْنَ کہا اُن لوگوں نے کہ تکبر کیا تھا ایمان لانے سے خدا  
 و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اس کے کفر کر نیوالے ہُنَّ لکھا ہے کہ تمام لوگ قوم کے ناقص سے شک  
 آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پاپی کو نکال دیا جائے گا تو کیا جانے جانور یا سے رہتے تھے دوسرے تابستان میں یہ پہرہ وادی کو جاتا  
 تھا چار پائے تمام قوم کے در کرطن وادی کو نخل جاتے تھے اور ہرستان میں یہ پہرہ وادی کو جاتا تھا چار پائے خوف  
 لکھا کر نظر وادی کو بھاگ جاتے تھے ان باتوں سے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر غیرہ اور صدوقہ دو عورتیں تھیں ہوا کی  
 لکھتے بہت تھے اُنھوں نے قدر بن سائف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقص کے پانوں کاٹ دالین قصہ اسکا بہ  
 تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ پس ناقص کا مارنا سب نزول عذاب کا ہوا انہیں خیر خیر حق تعالیٰ فرما تاہی فَحَقَّرُوْا  
 النَّاقِصَ وَخَفَوْا عَنْ اَسْرِ رَبِّهِمْ پس پانوں کاٹے اونٹنی کے اور کبوتر کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا اَيُّ صٰلِحٍ  
 اٰتَيْنَا بِمَا لَقَدْ نَا اِنْ كُنْتُمْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا کھلی سے اسی صالح لاہارے پاس جو وعدہ دیتا ہے تو ہم کو عذاب  
 کا اگر ہے تو پیغمبروں سے فَاخَذْنَاهُمْ الرِّجْعَةَ فَاصْبِرُوْا فِيْ دَارِهِمْ جَاعِلِيْنَ پس پھر انکو سب مارنے ناقص کے  
 زلزلے نے بعد اسنے آواز ہولناک کے پس خبر لکھتے پیچ گھروں لینے کے اور مدھے مٹھہ مرے ہوئے فتوٰی اُنھوں نے  
 پس مٹھہ پھر ایا صالح علیہ السلام نے اُنسے جب اُنھوں نے ناقص کو مارا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قوم مٹو کو ساتھ  
 صحیحہ جبریل کے زلزلے میں ہلاک کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اٰتٰكُمْ دَسَالَةَ رَبِّيْ وَصَحَفْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَا تَنْتَهُوْنَ اَلَا جِبَابِ  
 اور کہا حیرت سے اے قوم میری تحقیق پہنچا دیا تھا تمکو میں نے پیغام پروردگار اپنے کا اور خیر خواہی کی تھی میں نے اور  
 تمھارے وقت دعوت کے ولیک بنیں تم دوست رکھتے خیر خواہی کر نیوالوں کو کہ تمھیں بہر مانی سے ایمان کی طرف بلاتا  
 اور متابعت کرنی تھی اور شیطان کی سے منع کریں وَكُوْطَا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ السلام بن

بن آزر بن ناخوڑ کو کہہ برادر زادہ ابراہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام بھی انکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے انکو پیغمبری دی اور موصفات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوم اور مامور اور داود اور عمو اور سعود اور ہر شہر میں چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوم میں آئے وہ بڑا شہر تھا اور انتیس برس وہاں رہے اور لوگوں کو دعوت طرف حق کے کرتے رہے نیکیوں کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک انکی فواحش سے لواطت تھی کہ حق تعالیٰ نے اس اُست کو مال کا رکنے سے خبر دی اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھ قصہ لوط علیہ السلام کا اذ قال الفجر انا انون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين جسوقت کہ انہ اپنے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوم میں رہتے تھے اور لوط علیہ السلام درمیان انہیں کے تھے کیا کرتے ہو تم یحیائی یعنی لواطت کہ نہیں پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالموں میں سے سنا انکم لاثانون الرجال سہو من دون النساء تحقیق تم کرتے ہو تم مردوں کے پاس شہوت سے سوا عورتوں کے کہ مباح کین ہیں تمہیں پس تم راہ حق پر نہیں ہو بل انتم قوم فاسقون بلکہ تم قوم ہوجد سے نکل جانو لے و ما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوهم من قریبتکم اور تمہا جواب قوم لوط کا مگر یہ کہہتے تھے بعضے سدوم کے لوگ بعضوں کو نکال دو لوط کو اور بیٹوں اسکے کو اور ان لوگوں کو جو اس پر ایمان لائے ہیں بستی اپنی سے یعنی سدوم سے اقم اناس بنظکسرون تحقیق وہ ایک لوگ ہیں بہت پاک رکھتے ہیں انکو یحیائیوں سے یعنی اس عمل لواطت میں ساتھ ہمار مستحق نہیں حق تعالیٰ نے جواب انکا یہ نہ کیا اور عذاب انہیں اتنا راجحانچہ تفصیل اسکی آوگی اور جو عذاب آبا فاجنبتا و اھلکہ دس نجات دی ہم نے لوط کو اور لوگوں اسکے کو الا امراۃ مگر عورت اسکی کو کہ وہ اہلہ نام تھا ظاہر اسلام رکھتی تھی اور دسین کفر اور کافروں کو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلائی تھی کا نث من الغائبین تھی بھیجے راہ جانو الی گھر میں لینے یعنی لوط علیہ السلام جو وہاں سے نکلے وہ ساتھ نہ گئی وہیں رہی اور سب قوم ساتھ ہلا ہوئی و اھلکنا علیہم مطرا اور برسا یا ہم نے اوپر گبار قوم لوط کے مینہ پھرو نکا فانظر کیف کان عاقبتہ و الجرمین پس دیکھ کیوں مکر ہوا آخر کام گنہگار و نکا و الی مدین احاکم شعب بن نصر بن مین تھا قال یقوم اعبدوا اللہ خالکم من اللہ عنبرو کہ شعب نے اسی قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی لائق عبارت کے سوال کے قد جاء تکلمتہ من ذککم تحقیق اسی تمہارے پاس دلیل روشن پروردگار تمہارے سے سمجھ لیجئے کہ معجزہ شعب علیہ السلام کا قرآن شریف میں کہیں مذکور نہیں اور نہ ظاہر حدیث میں ہے مگر آیات باہرات میں کہ معجزات انبیاء کے بیان کئے ہیں لکھا ہے کہ حضرت شعب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ وہ بلند پر ہن ہن کو پہنچے ہو جانا تھا آپ باسانی چڑھ جاتے تھے پھر وہ بلند ہو جاتا تھا اور قوم کے شعب علیہ السلام کے دو بیٹے رکھتے تھے





ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے یا وجود کفر کے خیانت کیل اور وزن میں بھی کرتے تھے حضرت  
 شعیبؑ انکو کہا میں تمکو طرف خدا کے بلاتا ہوں اور سچہ دکھاتا ہوں فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَاللِّبَانِ وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ  
 پس پورا کرو ایمان اور تول کو اور مت کم کرو لوگوں کو چیزیں انہی یعنی خرید و فروخت میں خیانت نہ کرو ولا تفسدوا  
 فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اسکی کے  
 کہ دنیا کے لئے سے اور کتابوں کے اترنے سے ہوئی ہے ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ یہ جو میں تمکو کتابوں  
 بہتر سے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لینوالے اور قوم شعیبؑ تول نام میں خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوتے تھے  
 سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ اقْدُونِ اور مت بیجا کرو ہر راہ میں واسطے لوٹنے کے کہ ڈرتے  
 ہو لوگوں کو لکھا ہے کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا اسے ڈرتے تھے اور منع کرتے تھے سو  
 حضرت شعیبؑ فرمایا کہ راہوں میں مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَقْعُدُوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ اَمِنَ بِهِ  
 وَتَبْعُوْهُمَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اسکو جو ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور چاہتے ہو واسطے اسکی کجی  
 وَاذْكُرُوا اِذْ كُنْتُمْ خَلِيْلًا مُّكَلِّمًا اور یاد کرو نعمت خدا کی کو جو وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا انکو اللہ نے کبریا  
 دی تمہارے مال میں اور اولاد میں لکھا ہے کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا  
 اُس سے اولاد بہت ہوئی اور تو مگر ہوئے شعیب علیہ السلام نے اُس نعمت کو یاد دلوا یا اور کہا وَاَنْظُرْ وَاَكْفُفْ کان عَاقِبَةُ  
 الْمُفْسِدِيْنَ اَوْزَارًا اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فدا کرنا انکو کھاپیلی استوں میں سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم لوط  
 تھے پس شعیب علیہ السلام نے مومنوں کو کہا وَاِنْ كَانَ ظَافِعَةً مِنْكُمْ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْ اَرْسَلْتُ بِهِ وَطَافِعَةً لَّيُؤْمِنُوْا  
 اور اگر حق ایک جماعت میں سے ایمان لائی ساتھ اُس چیز کے کہ بھیا کیا ہوں میں ساتھ اسکی اور ایک جماعت نہیں  
 لائی سمجھ لیجئے کہ قوم مدین سے بعضے ایمان لائے تھے اور بعضے نہیں ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت  
 ہمیں ہے نہ مومنوں کو پس حق ہماری طرف ہے اگر حق مومنوں کی طرف ہوتا تو چاہئے تو نکر دی ہوتے پس شعیب علیہ  
 السلام نے کہا کہ تم دو گروہ ہوے ہو فَاصْبِرْ وَاَحْصِ اٰتِيَّكُمْ اِنَّكُمْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ صَبْرٌ وَهَانَ تَكُنْ كَمَا كَرِهَ اللَّهُ دَرِيْمًا  
 دو گروہ کے وھو جزا الخ المکین اور اللہ ہے بہتر حکم کرنا والا ہی صبر عہ حکم میں اسکی رافق اسیل و مدابہ نہیں قاک  
 اَللّٰهُ الَّذِيْنَ اَسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهِ لِيَخْرُجَنَكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَوْمِنَا اَوْ لِنَعُوْذَ مِنْ  
 مِثْلِكَ کہاں ہماروں لکھنے جو تم کہہ کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت  
 اسکی سے البتہ نکال دینگے ہم تجھکو اسی شعیب اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے میں ساتھ تیرے بیٹی اپنی سے یا  
 پھر اُسکے تم سچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے قَالَ اَوْ كَذَّابًا رَّهِيْبًا کہا شعیب نے میں کفر کی طرف پھرتے ہو اور اگرچہ  
 ہو میں ہم ناخوش سمجھ لیجئے کہ حضرت شعیب کافر تھے کہ عود کرنے کو طرف کفر کے انکو کہا مگر یہ کہ مومنوں کے ساتھ



ما کر رہا ہے غیب کہا چنانچہ کتاب و لے لکھا ہے اس واسطے حضرت شعیبؑ نے جواب بھی اسی دیا ہے  
 پر دیکھ ہم کیونکر تمھارے دین میں پھر آؤں کہ ہم ناخوش ہیں اس سے پس اگر پھر آؤں ہم تمھاری ملت میں اور خدا  
 شریک پیدا کریں اور واقعہ میں نہیں یہی قَدْ اَفْرَبْنَا عَلٰی اللّٰهِ کِدَّ بَا تَحْقِیْقِ بَانْدَہ لیا پھینکے اور اللہ کے جھوٹے  
 لکھا ہے کہ قوم شعیب و لے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اب واسطے ملت کہتے تھے سو شعیب  
 السلام نے کہا کہ عود تمھاری ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا کہ اس پر رہنے کو اللہ نے کہا احترا ب السُّد پر ان عد دانی  
 مِلْنٰکُمْ بَعْدَ اِذْ بَخَسْنَا اللّٰہُ مِنْہَا اگر پھر آؤں ہم یعنی قوم و لے ہمارے جو ایمان لائے ہیں یہی سچ دین تمھارے تھے  
 اسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمھاری سے پس جھوٹے باندھے و لے ہوں اللہ پر و ما بکون لَنَا اَنْ نَعُوْذَ مِنْہَا اَلَا  
 اَنْ یَّسْأَلَ اللّٰہُ دَبْنًا اور نہیں لائق ہو کہ یہ کہ پھر آؤں ہم سچ ملت کفر کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا وسیع دُنْیَا کُلِّ  
 مَنَیْجٍ عَلَمًا سما لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو علم میں یعنی اسکے علم نے احاطہ کر لیا ہے سب چیز کو وہ جانتا ہے  
 آخر کام ہر یکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور اتفاق سے اور تمھارے ڈرنے سے کہ مومنوں کو نکال دینگے ہم نہیں  
 ڈرنے علی اللہ تو کَلْنَا اور اللہ کے توکل کیا ہے اور اپنا سب کام اس کو سونپا پھر شعیب علیہ السلام نے اُن سے  
 مِنْہُ پھر اگر جناب الہی میں دعا کی دُنْیَا اَفْنَحْ یَنْتَ اَوْدِیْنِ فَو مَیْنَا یَا لَیْحٰی وَاَنْتَ حَیْرٌ اَلْا فَا یُخْبِتُ اِیْیَیْہِمْ  
 حکم کر در میان ہمارے اور در میان قوم ہماری کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کر نیو الایہ وَقَالَ الْمَلٰٓئِکَۃُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا  
 مِنْ قَوْمِ لَیْحٰی اَسْمِعْتُمْ شُعْبًا اَ تَکْفُرُوْنَ اِذَا اَخْسَرُوْنَ اور کہا سرداروں نے جو کافر تھے قوم شعیب علیہ السلام  
 کی سے اور لوگوں سے اپنے جو ایمان لائے تھے اگر سیر دی کہ قوم شعیب کی سچ دین اسکے کے اور اپنی ملت کو چھوڑ دو  
 تحقیق تم اس وقت ٹوٹا پانیو لے ہو کہ اُن قدیم ترک کہ دین جدید میں آؤ اور اپنے باپ دادا کے روش سے منہ پھراؤ اور  
 سردار کافروں نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کرو گے زبان میں پرو گے کیونکہ تمھارا کفر تمھاری ہی  
 اور اس سے شعیب منع کرتے ہیں پس انکا کہا ناؤ اور کفر اور خیانت سے باز رہو فَا حَذَّیْہُمُ الذِّجَہُ پَسِیْکُمْ اَکْثَرُ  
 زلزلے نے سورہ ہود میں مذکور ہے کہ اہل مدین صحیحہ سے ہلاک ہو گئے اسکی تطبیق یہ ہے کہ آواز لائی زلزلہ پیدا ہوا  
 کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریح کے نہیں ہوتا حدیث میں آیا ہے کہ حیریل علیہ السلام نے فرما دی زلزلہ شہر میں پڑا  
 سب لرزے میں آئے فَا صَبَحُوْا اِیْیَیْہِمْ جَاۓمِیْنِ پَسِیْخَرُ لَیْسَ یُجِیْزُ لَیْسَ یُجِیْزُ لَیْسَ یُجِیْزُ لَیْسَ یُجِیْزُ لَیْسَ یُجِیْزُ  
 الَّذِیْنَ کَفَرُوْا شُعْبًا کَانَ بَخَسًا اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ اَفْنَحْ  
 کو ہلاک ہو گیا کہ نہ بے تھے سچ اس شہر کے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے  
 لکھا ہے کہ شعیب علیہ السلام عذاب آئے دیکھ کہ اس شہر سے نکلنے لگے فَو لٰی عَنْہُمْ وَاَقَامُوْا قَوْمًا لِّقَدْ اَبْلَغْتُمْ رِیْسًا لِّاٰی  
 رَبِّیْ وَنَصَحْتُمْ لَکُمْ پَسِیْ مِنْہُ پھر کافروں سے اور کہا اے قوم میری تحقیق پہچان میں نے تم کو پیغام پروردگار اپنے





دنیا کے کاموں میں ہوں کہ کھیل غافلوں کا ہے حاصل یہ ہے کہ پیغمبروں کے تین جھٹھا کر عذاب الہی سے نڈر نہ ہوں دن  
 رات اقامتوا مکر اللہ پس کیا نڈر ہو گئے جھٹھا نیوالے پر نے اللہ کے سے ناگہان مگر کتنا ہر پکڑنے سے اس طرح کہ  
 بجائے بندہ فلا یامس مکر اللہ الا القوم الخاسرون پس نہیں نڈر ہونے مگر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ سب  
 کفر اور نفاق کے زبان زد وہ جہان میں او کہ ہڈی للذین یثرون الا دخی من بعد اھلہا کیا نہیں راہ دکھلا  
 اللہ نے واسطے ان لوگوں کے کہ وراثت ہونے میں زمین کے بچے رہتے ہیں اسمین چھے ہلاکت ہونے اہل اس کے مراد اس  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار میں کہ پہلی امتوں کی بستیوں میں رہتے ہیں اور اللہ نے بیان کر دیا ہے  
 ان لوکشا اصبتاھم بد تو بھیس یہ کہ اگر چاہیں ہم پکڑیں انکو ساتھ جزا گناہوں انکی کے بچے اپنے بھی عذاب  
 انارین جیسا پہلوان پر امارتھا و تطبع علی قلوبھم فھم لا یسمعون اور ہر یکیں ہم اوپر دلوں انکے کے پس  
 وہ نہیں سنتے کیونکہ دلپر مہر ہے جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھیں بیت استماع قول حق کو گوش دل درکار ہے گوش آب  
 وکل یہاں رافت بدن پر بار ہے پس واسطے اسکی خاطر خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا فلیک القرآن  
 نفص عکبک من ابتا یہاں بیتان پہلے امتوں کی جیسے احصاف اور حجر اور موتکات اور سوالکے بیان  
 کرتے ہیں ہم اوپر تیرے بعض چیزیں انکی و لقد جاء فھم رسولھم بالبینات اور تحقیق آئے تھے انکے پاس  
 پیغمبر انکے جیسے ہوا اور صالح اور لوط علی نبیا و علیہم السلام ساتھ معجزوں روشن کے یاد لیلوں واضح کے قما کا نو  
 لیوموا بما کذبوا من قبل پس تھے کہ ایمان لاوین بعد آئے رسولوں کے ساتھ اس چیز کے کہ جھٹھا یا تھا پہلے  
 آئے رسولوں کے سے بچے ہمیشہ تکذیب پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہیں رکھتے تھے سب اس کے کہ کفر میں تھے  
 تھے اور دلوں پر انکے مہرین لکین یحقین کذا لک یطبع اللہ علی قلوب الکافرین جیسے ہر کفار گذشتہ کے دلوں  
 پر تھی اس طرح ہر رکھا ہے خدا اوپر دلوں کافروں کے مراد اس سے کفار قریش میں کہ اللہ جانتا ہے کہ ایمان نہیں لائیں گے  
 وما وجدنا لاکثرھم مٹ عھد اور نہ پایا ہم نے واسطے ہتھوں کے اہم مذکورہ میں سے قائم رہنا اور پھر دے کہ روز بقیات  
 میں کیا تھا یا بعد جو وقت در اور مضرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وان وجدنا اکثرھم لفاسقین اور  
 تحقیق پایا ہم نے اکثر انکے کو البتہ فاسق عھد شکن ثم نجسنا من بعدھم موسیٰ یا یا تنالی فرعون پھر بھیجا ہم نے پیچھے ان  
 سب پیغمبروں کے موسیٰ بن عمران کو ساتھ معجزوں کے جو عطا کئے تھے ہم نے طرف فرعون کے کہ نام اسکا قابوس تھا  
 یا ولید بن مصعب بن ریان فرعون لقب ہے مصر کے بادشاہوں کا جیسے فارس کے بادشاہوں کا اور قیصر روم کے سلطانوں کا  
 اور خاقان چین کے ملوک کا اور تبع میں کے شاہوں کا و مکیہ فظلموا بہا اور سرداروں قوم انکے کے پس ظلم کیا ہے  
 کا ہوں سے ساتھ ان معجزوں کے کہ رکھا کفر کو بجائے ایمان فانظر کیف کان عاقبہ المفسدین پس دیکھ کیونکر ہوا  
 آخر کام مفسدوں کا کہ دوزخ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو مصر سے نکل کر مدین میں شعیب علیہ السلام کی خدمت میں

بیچے اور سفور انکی بی بی کلاخ میں لائی تو پھر مصر کو آئے راہ میں واوی امین میں خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور پھر  
 عصا اور بیضا ماتھے لگے اور حکم الہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکرار سرکشی اور دعوا خدا سے  
 منع فرما موسیٰ آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وقال مؤمنی یا فرعون انی  
 رسول من رب العالمین اور کہا موسیٰ ہے اسی فرعون تحقیق میں رسول ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے تجھے پرورد  
 تیری قوم پر یا تحقیق علی ان لا اولیٰ لک الا الحق ثابت ہوں اور ہر بات کے کہ نہیں کہتا میں اور ہر بات کے  
 مگر حق راست قد جئتکم ببینۃ من ربکم فارسل معی نبی اسرا بیک تحقیق آیا ہوں میں پاس تمھارے ساتھ  
 دلیلوں کے پروردگار تمھارے سے یا ساتھ معجزوں کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ ہیں پس بھیج دے ساتھ میرا اولاد  
 یعقوب کو اور ان سے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس میں کہ لے آبا کا وطن ہے چلے جاوین لکھا ہے کہ فرعون  
 بنی اسرائیل کو ظلام اپنا جاتا تھا اور سب یہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد سمیت مصر کو آئے تھے  
 تو وہیں رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور بھائی انکے اس جہان سے امتحال کر گئے تھے  
 ملک ریان بھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ کافر فرعون تھا مگر گیا بیٹا اسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت کرنا  
 تھا جب وہ بھی مگر گیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلیٰ بنی اسرائیل نے اسکا دعویٰ قبول  
 کیا انکے کہا باپ تمھارا میرے دادا کا غلام زر خریدہ تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس انکو غلامی میں لے لیا ہوا  
 تک کہ حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے اور انھوں نے کہا اے فرعون بنی اسرائیل سے ماتھے اٹھاؤ ان کنت جئت با یرقات  
 یہاں ان کنت من الصادقین کہا فرعون نے اگرچہ تو آیا ساتھ معجزے اور حج کے لے آؤ اسکو اگرچہ تو سچ ہے  
 قال فی عصا ہ فاذا ہی ثعبان مبین پس والد یا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہاں وہ اڑو ماتھا ظاہر کہ کسی کو شک نہ تھا اور  
 ہے کہ عصا اڑو ماہو گیا منہ کھولے اب برابر کہ درمیان دو بول کے اسی گز کا فرق تھینچے کالب زمین پر اڑو اور پر کا کنگورہ  
 فرعون کے محل کے اور منہ تخت کی طرف کئے تھا سب دربار ولے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اتر کر  
 چھپ گیا اڑو حام خلوق کا یہاں تک ہوا کہ پیس نہرا آدمی ہلاک ہو گئے فرعون نے کہا اے موسیٰ تجھے قسم ہے اس خدا کی  
 کہ جب کار رسول ہے تو عصا کو اپنے ماتھے میں لے میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور بنی اسرائیل کو تیرے حوالے کرنا ہوں حضرت  
 موسیٰ نے گردن اڑو دھکے کی پکڑ کر اٹھا لیا عصا ہو گیا فرعون پھر تخت پر آ بیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ کچھ رکھتا ہے تو موسیٰ نے کہا  
 مان پس ماتھے اپنے گریبان میں زیر بغل والا ونج عید فاذا ہی بیضاء للناظرین اور نکال لیا ماتھے اپنا پس  
 ناگہاں وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والوں کے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سانولے تھے جب ماتھے گریبان میں ڈال کر نکالا  
 اسقدر روشن تھا کہ تلخ اسکی نور آفتاب پر غالب تھی بدارک میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ماتھے اپنا فرعون کو دکھا یا پھر گریبان  
 میں ڈال کر نکالا اسقدر نورانی ہو گیا کہ درمیان زمین و آسمان کے نور ہو گیا پھر گریبان میں ڈال کر باہر لائے جیسا اول تھا پھر





ہو گیا فرعون نے یہ سحر دیکھ کر اپنی قوم کے امیروں کو بلایا اور موسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں مشورت کی فَاذْكُرْ  
مَنْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اِنَّ هَٰذَا السَّاحِرُ عَلَيَّكُمْ کہا سرداروں نے قوم فرعون کے سے تحقیق یہ موسیٰ جادوگر ہے نہ  
 واما اسناد میں سحر کا کہ چوب کا اردو مار دیکھتا ہے اور دست گندم گون کو نورانی بناتا ہے يُتْرِكُ اَنْ يَّخْرِجَكُمْ مِنْ اَرْضِكُمْ  
 ارادہ کرتا ہے یہ ساحر یہ کہ نکال دے ملکوزمین تمہاری سے کہ ولایت مصری اور یہاں کی حکومت بنی اسرائیل کو دے  
 فرعون نے یہ بات سنا کر کہا اِذَا تَأَمَّرُوْنَ عَلَيَّ پس کیا حکم کرتے ہو جھکو تدبیر اسکی کیا کروں قَالُوْا اَرْجِهْ وَاَخَاوْ  
اَدْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ خَاسِرًا کہا انھوں نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ماروں کو یاد دھیل سے اٹھائے کام میں  
 شامی شکر اور بھیج سحر و جادو کے اٹھا کر بنوالے کہ وہ یہاں تک بیکل سنا حیر علی لے آوین تیرے پاس ہر جادوگر  
 وانا کو لکھا ہے کہ جتنے جادوگر حضرت موسیٰ کے قرن میں تھے اتنے کسی قرن میں تھے غرض فرعون نے لوگوں کو بھیجا جادو  
 گروں کے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے استاد اس فن میں جب ان کو فرعون کا پیغام پہنچا تو اپنے باب کی  
 قبر گئے اور پکارا جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹوں نے کہا مصر کے بادشاہ نے ہمیں بلایا ہے وہاں دو شخص آئے ہیں انھوں  
 بغیر شکر اور اصلاح کے بادشاہ کو حاضر کرو یا جس عصا کو ہاتھ سے ڈال دیتے ہیں اڑدماں جاتا ہے جو سامنے آتا ہے کھا  
 لیتا ہے اُنکے مقابلہ کے واسطے ہمیں طلب کیا ہے قبر سے آواز ہوئی کہ مصر میں تم بھیج کر معلوم کچو کہ جب وہ سوتے ہیں تب  
 بھی عصا اڑدماں رہتا ہے یا نہیں اگر رہتا ہے تو وہ جادو نہیں ہے کیونکہ سحر کا سحر خواب میں نہیں چلتا اُس سے  
 مقابلہ مت کیجو کہ کوئی اُس سے عالم میں نہیں آسکا قصہ وہ دونو بھائی اپنے شاگردوں کو لیکر بارہ ہزار آدمیوں سے لے کر  
 نے کہا ہے ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون میں جمع ہوئے وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون  
 پاس بعد طلب اسکے کے اور جب فرعون نے انکو دیکھا قَالُوْا اِنَّ لَنَا لَآلِهَةً اِنْ كُنَّا لَخٰثِرِيْنَ الغائبین کہا انھوں نے تحقیق  
 واسطے ہمارے کچھ بد لاجی اگر ہووین ہم غالب موسیٰ پر قَالَ لَعَمْرُؤُا اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُفْسِدِيْنَ کہا فرعون نے ناہی بلایا  
 اور تحقیق تم اللہ مقررہ سے ہو جب چاہو گے میرا پس چلے آؤ گے لکھا ہے کہ سرداران سب جادوگروں کے چار تھے وہ  
 وہ دونو بھائی تھے جو باپ کی قبر سے رخصت ہو کے آئے تھے ایک کا نام ساہور تھا دوسرے کا عا دور اور دو حطلہ اور مصفی تھے  
 اور لباب میں ہے کہ ان چاروں کا بھی ایک مہتر تھا سمعون اِسْمَاكَ نام تھا جب مصر میں آئے تو ساہور اور عا دور سے موسیٰ  
 علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب یہ سوتے ہیں تو عصا اٹھاتا ہو کہ چو کے دیتا ہے دونوں کے ولیمین دغدغہ پیدا ہوا  
 لیکن اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہاں تک کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو بلایا کہ جادوگروں سے مقابلہ کریں رسیا  
 اور سونٹے لیکر ستر ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور ایک طرف حضرت موسیٰ اور حضرت مارون  
 اور فرعون تخت پر خوش میٹھا اور تمام مصر کے لوگ تماشے کو آئے قَالُوْا يَا مُوسٰى اِمَّا اَنْ تَلْقٰى وَاِمَّا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمَلْفُوْنِ  
 کہا جادوگروں سے اسی موسیٰ یا تو ڈال لے عصا اپنی کو اور یا ہوینگے ہم ڈالنے والے رسیاں اور سونٹے اپنے تاک القوا

کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ تم سے کہ خلق انبیاء یحییٰ والو قلیا الفوا سحر و السحر الناس پس جب والالین جادو  
 کروں نے جادو کر دیا انکو پر لوگوں کے کہ حقیقت میں کچھ نہ تھا اور نظر کیا واسترھوہم وجاء الیہم عظیمہ نور و انما لوگوں  
 کو اور لائے جادو برائے لکھا ہے کہ رسیاں بڑی بڑی بست کر کالارنگ لگا کر اور لائیں بنی بنی درسیاں سے خالی کر  
 پارہ انہیں بکھر کر ڈال دی تھیں گرمی آفتاب کی جو انکو پہنچے سائون کی طرح بل کھائے لگیں اور تفسیر عین المعانی میں  
 کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھردی تھی یہ گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت آفتاب کی اوپر سے لگی وہ تلے لگیں  
 لوگوں کو معلوم ہوا کہ سب میدان سائون سے بھرا ہے و اوجنا الی موسیٰ ان افنصا لہ اور وحی کی ہمنے طرف  
 موسیٰ کے یہ کہ دال دے خصا اپنا پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اور دابن گیا مہنہ کھولے فاذا ہی تکلف  
 مایا فکون پس ناگہان دو گھل جاتا تھا جو کچھ کہ باندھ لیتے تھے اور قریب کرتے تھے اور وہ چالیس ضرور رسیاں  
 اور لائیں تھیں سب کو عصا نے نکل گیا پھر ظارے والوں کی طرف مہنہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ ابنوہ میں  
 ہلاک ہو گئے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا مانتھہ میں اٹھا لیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست کر دیا توقع لکھی و بطل  
 ماکنا و ابعثوا پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السلام کا اور ازل ہوا جو کچھ کہ تھے کرتے جادو کر جادو سے پھر السین ساحرین  
 نے کہا کہ اگر یہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ گما سکتا فغلبوا ہنا لک پس مغلوب ہو گئے جادو کر اور فرعون اور قوم  
 اسکی اُس جگہ کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہو و انقلبوا صاعین اور پھر گئے اُس مقام سے ذلیل اور ناسید و الف  
 الشکر ساجدین اور ڈال گئے جادو کر سجدے میں اللہ کے قالوا امنا رب العالمین کہا انھوں نے ایمان لائے تم سے  
 پروردگار عالمین کے فرعون نے کہا کہ مجھے پروردگار کہتے ہو انھوں نے کہا تو کون ہے رب العالمین کو کہتے ہیں نہ  
 رب موسیٰ و ہرون کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہے قال فرعون ائسم بہ قبل ان اذن لکم کہا فرعون نے  
 جادو کروں کو ایمان لائے تم ساتھ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کرو میں نکلوان ہذا لکم فکرموہ فی المدینۃ  
 تحقیق یہ عمل کچھ کمری کہ مکر کیا تھے وہ کچھ شہر مصر کے پہلے آنے سے وعدہ گاہ میں بیٹھے موسیٰ کے کچھ خفیہ سازش  
 کر لی تھی لیکن جو امنا اھلھا تو کہ نکال دو اس شہر مصر سے لوگوں اس کے کو کہ قبطی ہیں اور یہ ملک تجھ کو اور بنی اسرائیل  
 کو مل جاوے شسوف تعلقون پس البتہ جانو گے تم نتیجہ اس قضیہ کا کہ تم سے ترتیب دی ای یہ انکو جبرل ڈرایا پھر تفصیل کی  
 اور کہا لا تطعن ایہ یکم و ارجلکم من خلاف ثم لا یصلکم البتہ کاٹو گائیں مانتھہ متھارے اور پانو متھارے  
 مخالف طرف پھر بولی پر دو گام تک کہ تم قضیت ہو اور اورون کو عبرت ہو قالوا کہا جادو کروں نے کہ مرنے سے بہن  
 وراثت تو ہم تو آپ متناقی ہیں ہوتے کہ بسبب مرگ انا الہا ربنا منقلبون تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے پھر جانے  
 ہیں عیت کیونکہ نہ چاہیں ہوت کہ مر ت میں تو وصال ہے عشق کار ایتا ہی مرتبہ کمال ہے و ما یفتم قبرا الا ان  
 امنا بایات ربنا لکنا جاء شنا اور نہیں حسب کثر تا تو اسی فرعون ہم سے مکر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ تباہی

قدرت پروردگار اپنے کے جب ایں ہمارے پاس موسیٰ کے ماتھے پھر فرعون سے منہ پھر کر انھوں نے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا رَبَّنَا افْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا قَفْقَفًا سَلَامًا اے پروردگار ہمارے دل اور ہمارے صبر کہ اس بلا میں فرما دیکر ہم اور ہمارے سوا کسی کو نہ ہو اور اے پروردگار اللہ کے قوم فرعون انھیں فرعون موسیٰ و قوہ مدیفسدہ و اهل الارض و قبلہ و الجہنم اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اسکی کو تو کہ خدا کریں اے زمین مصر کے اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودوں تیرے کو لکھا ہے کہ فرعون لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم کرتا تھا اور آپ ساروں کو پوجتا تھا اور اصرح یہ ہے کہ اپنے صورت کے بت تراش کر لوگوں کو دیتا تھا کہ انکو پوجو تو قرب میرا پاؤ اسی سبب انارکلم الاعلیٰ کہتا تھا کہ یہ جھوٹے خدا ہیں میں براہوں الفصہ اسکے امیروں نے کہا کہ موسیٰ کو اور قوم اسکی کو مارو اور فرعون نے سمجھا کہ اسکی قتل کی مجھے قدرت نہیں قال سَنَقُولُ ابْنَاءُہُمْ کَمَا لَبِئَہُ قَتْلُ کَرِیْمٍ ہم بیٹوں کے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل انکی منقطع ہو جاوے و کَسَتْحٰی ہستاء ہم اور زینہ رکھنے ہم بیٹوں انکی کو تو کہ خدمت ہماری کریں وَاَقَافِقُہُمْ قَاہِرٌ ذَا فَتْحٍ ہم اور پھر کے غالب ہیں اور یہ غلو حکم کے میں ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈراوا اسنا غمزہ ہو کر بطریق استغاثہ منہ طرف موسیٰ کے کیا قال موسیٰ لِقَوْمِہِ اسْتَجِبُوا لِلّٰہِ وَاَصْبِرُوا کہاموسی نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو جو تم پر کریں اِن کَلَامٍ لِلّٰہِ بُورُہُمْ تَہَا مِّنْ مَّشَآءٍ مِّنْ عِبَادِہِ یَحْقِقُ زِمِیْنِ واسطے اللہ کے ہے وارث اسکا کرنا ہے جسکو چاہے بندوں اپنے سے اس کلام میں وعدہ ہی ہلاک ہو نیکا قطیوں کے اور بنی اسرائیل کے نصرت میں اس ولایت کے ایسا والعارفہ المبتیین اور عاقبت نیک یا فتح یا بہت واسطے متیقوں کے ہے بنی اسرائیل نے اس اشارت پر بشارت کو نہ سمجھا یہ شکایت شروع کی قالُوا اَوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِہِ اَنْ قَاتِلَنَا وَاَنْ یَّجْعَلَ لَنَا اٰیَاتٍ ہونے گئے ہم قطیوں کے ماتھے سے پہلے اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آوے دن اپنی خدمت میں رکھتے تھے ہکو اور آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام میں رکھتے تھے یا پہلے ایذا پہنچتی کہ قتل اسکا کرتے تھے اور پھر اسی پر تیار رہیں قال عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّجْعَلَ لَکُمْ اٰیَاتٍ ہوسے نے شکایت پروردگار تھا را یہ کہ ہلاک کرے دشمن مختار سے کہ فرعون اور قوم اسکی ہے و یَسْتَخْلِفُکُمْ فِی الْاَرْضِ اور خلیفہ کرے تمکو بعد ہلاک انکے کے بیچ زمین مصر کے یا ارض مقدسہ کے خلیفہ کیف تَعْمَلُوْنَ پس کچھ کیونکر عمل کرتے ہو تم کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا عصیت جو کرو گے اسکی جزا پاؤ گے حق تعالیٰ بعد وعدہ ہلاک دشمنوں کے مقدمات اسکے بیان فرمانا ہے وَلَقَدْ اَخَذْنَا مِنَ الذِّہْبِ مِنْ بَنِیِّنَیْہِمْ وَنَقَضْنَا مِنْ الشَّمَاتِ لَعَلَّہُمْ یَذَّکَّرُوْنَ اور پھر پکڑ لے منے قوم فرعون کو ساتھ قحط کے اور کمی میوے کے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر سے پھریں وہ نہ پھرے قحط اِذَا جَاہُمْ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا ہٰذِہِ پس جب آئی انکو کسی کہ فراخی اور ازانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہے یہ کہ ہم

سَمِعَ مِنْ وَانِ تَصْنَعُهُمْ بِسَبْتِ يَطْفِرُ وَاِمُوسَى وَمَنْ مَعَهُ اَوْفَرَ بِنَحْيِ اَنْكُورِ اَيُّ كِهْ بِلَا اَوْفَرَ كَرْنِي اَمِي قَالِ  
بِکَرْتِ سَاخْتِ مَوْسٰی کِے اَوْر جُو سَاخْتِ اُسکِے تھے مَوْسٰی سَوْنُوں سِے اَوْر کِہتے کِه یہ رِج اَوْر مَصِیْب اِنکِی شَاسْت سِے ہِم پَر اِنکِی  
اَلَا اَمَّا طَارُوْهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰکِنْ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خُبر دِارِ ہُو سَو اُسکِے ہِنیں کِه سَب سَبکی اَوْر بَر اِنکِی  
نَزوکیٹ اللہ کِے تھاکہ اَعْمَال بَد لُکے کَرَام کَاتِیْن مِے لکھکر بارگاہِ مَقْدِس کِبَر یَا مِیں بِنچائے تھے اِنکِی شَاسْت سِے اَوْر  
اُنہی اِنکِی اَوْر لَکِیْن اَکْثَر اُنکِے مِے نہ جَانا کِه یہ رِج ہَماری شَاسْت اَعْمَال مِے بَکُو دَکھائے وَقَالُوا مَهْذٰ اَقَاتِنَا بِهٖ مِنْ  
اٰیٰتِ کُنْیٰ فَاِیْہَا فَاِخْشٰی لَکِ اَمُوْصٰی اَوْر کَہا فِرْعَوْن مِے مَوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کُو بُو کُچھ لَا وِگِیا تُو ہَمارے پَاس اُسکو  
نَاسِیُوں سِے کِه تیرے زَعَم مِیں ہِیں وَہ عَجَز تِیر اِہُو گَامِشَل مَٹ اَوْر مَرَض اَوْر بِلَا کِے تُو کِه جَادُو کَرِی بَکُو سَاخْتِ اُسکِے پَر ہِنیں  
ہِم واسطے تیرے مَان تِے وَلے جَب قُطِیُوں مِے اِنکَار حَاصِرے زِیَادُو کِیَا فَادَسَلْنَا عَلَیْہِمُ الطُّوفَانَ بَحِیْا مِیں اَوْر اُنکِے  
طُوفَان اَوْر وَہ یہ سِے کِه طَواف کَرے مَکَانُوں تَحَا اَوْر اُن سَب کُو گھیرے جِیسے مِیْنِہ اَوْر سِیل وَانْجَاد وَالتَّقَاتِ وَ  
الصَّفَادِیْعَ وَالتَّامَّ اٰیٰتِ مَفْصَلَاتِ اَوْر بَحِیْن مِیں تَدِیَان اَوْر چَچِر یَا مِیں یَا حُجَیْن یَا کِہن اَوْر مِیْنَد اَوْر لُو ہُو دَر اَحَال  
کِه شَایَانِ فُزُرْت ہَماری کِی ہِیں جَدِی جَدِی جِیسے جِیسے کِے فَاصِلہ سِے ہَر اِیکِ نَشَا مِی اَتِی تھی اَوْر سَات دِل ہَر اِیکِ  
رِی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا تَجَرِبٰی اِنکِی پَر تَکِبَر کِیَا اُنھُوں مِے ہَمارے حَکَم مَاتے سِے اَوْر تھے قَوْم کُھنکار کُھنکار  
کِرِوَار کِه بَا وُجُو اِیسی شَایَانِ ظَاہِر دِیکھ کِر اِیْمَان نہ لائے وَلَمَّا وُفِعْ عَلَیْہِمُ الرِّجُزُ قَالُوْا اِمُوسٰی اَدْعُ لَنَا رَبَّکَ لِمَا  
عِجَدَ عِنْدَکَ اَوْر حَب اِنرَا اَوْر اُنکِے عَذَاب کِه مَذکور ہُو اَکھتے عَجَز سِے اِی مَوْسٰی دَعَا کَر واسطے ہَمارے پَر وُور دِکھائے  
سَاخْتِ اُس حِزب کِے جُو قَر اِکِیا اِی نَزوکیٹ تیرے یَعْنِے خُدا مِے وَحْدہ کِیَا اِی کِه جَب دَعَا کِرِیَا تُو قَبُوْل کِر دِکھائے کُھنکار  
عِنَّا الرِّجُزُ کُنُوْا مِیْن لَکَ وَکُنُوْا مِیْن مَعَلٰی بَنِی اِسْرَآئِیْل اِگر کُھول دِیو گِیا اَوْر دُور کِرِیَا ہِم سِے عَذَابِ اللّٰہِ اِیْمَان  
لَا وِیگِے ہِم واسطے تیرے اَوْر بَحِی دِیو گِے ہِم سَاخْتِ تیرے بَنِی اِسْرَآئِیْل کُو کِه جِہَان چاہے تُو لِیَا وے فَلَا کُھنکار  
عَنْہُمْ الرِّجُزُ اِلٰی اِجَلِ لَہُمْ بِالْخَوْفِ اِذَا ہُمْ یَسْتَكُوْنُوْنَ پَر جَب کُھول دیتے اَوْر وَفِع کَر تے ہِم اُن سِے عَذَابِ اِیکِ مَدَّت  
کِه وَہ بِنچے وَلے تھے اُسکو نا گِہان وَو تُو دُڑا لیتے تھے عہد کُو لکھائے کِه مَصْر مِیں سَات دِن رَات مِیْنِہ بَر اَوْر اَنْدَھِیر  
گِٹا کَا چَچَا یَا رَا اَوْر قُطِیُوں کِے گھُھ مِیں پَانِی بَھِر گِیا مَر دُوزَن کُھرے رَہے لَر کُون کُو بَلَنَدِی پَر بَٹھَا لِیَا جُو قُطِی گُھُھ مِیں  
بِیٹھتا تھا دُوبٹا تھا اَوْر بَنِی اِسْرَآئِیْل کِے سَکَان بَھِی اُس پَاس اُنکِے تھے اُنھیں اِیکِ بُو نَدِی پَر مِی قُطِیُوں مِے بَنگ اَلر  
فِرْعَوْن سِے کَہا اُس سِے کُچھ عِلَاج نہو گِیا تُو نا اَمِید ہو کِر حَضْرَت مَوْسٰی کِی طُور رُجوع کِی کِه اُسے خُدا سِے دَعَا کَر وکھ  
عَذَاب وَفِع ہو تُو ہِم اِیْمَان لائے تھیں حَضْرَت مَوْسٰی مِے دَعَا کِی وَہ مِیْنِہ مَوْقُوف ہو اِی پَانِی نَکَل کِیَا کُھتِیاں کُھل گئیں  
اَوْر اَسْفَر رَا نَاج ہو کِه کَہی نہ دِیکھتا تھا پَھر کُھز اَن نَعْمَت کِیَا اَوْر اِیْمَان نہ لائے حَقِّ تَعَالٰی اِی تَدِیَان اَتَا مِیں اَکْثَر کُھتِیاں  
اِنکِی کُھا گئیں پَھر مَوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سِے التَّجَالٰی اَوْر تَسْم کُھائی کِه اِگر یہ بِلَا وَفِع ہو وکھتا رہے خُدا پَر اِیْمَان لائے ہِم

حضرت موسیٰ صحر کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی طرف سب تڈپان اُن دو سمتوں کو اور گنہگار  
انہوں نے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتوں میں باقی رہا ہے کہا کفایت کرتا ہے اور تصدیق نہ کی حق تعالیٰ نے قلیل چھین  
جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گنہگار پھر انہوں نے طرف موسیٰ علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت  
موسیٰ نے بشرط ایمان لائے اُنکے کے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے اے موسیٰ یہیں متحقق ہو گیا کہ  
تو فن بحر میں استادی پھر حق تعالیٰ نے یندکین پیدا کیں کہ اُنکے کپڑوں میں اور کھانوں میں گرتی تھیں اُنسے عاجز  
اگر موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ بھی ہوئیں تو پھر اپنے قول  
سے پھر گئے حق تعالیٰ نے آب نیل کو اُنکے حق میں خون کر دیا کہ جب قطعی پانی لیتا تھا لوہو ہوتا تھا اور جب سطحی لیتا  
تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسیٰ سے اگر عیب کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور شہادت  
موسیٰ علیہ السلام سے پھر گئے فَاسْتَمْتَعْتُمْ فَأَعْرَضْتُمْ عَنْهُمْ فَانْهَضْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَاغْرَقْنَا اُولَئِكَ اِنَّ مِنْهُمْ لَبُغًا  
ہم نے انکو بیچ دریائے قلم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کی رہا فَانْهَضْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَاغْرَقْنَا اُولَئِكَ اِنَّ مِنْهُمْ لَبُغًا  
غافلین سب اسکے کہ وہ جھجھکاتے تھے نشانوں قدرت ہماری کو اور تھے وہ اُن سے غافل و کور شہادت  
الْقَوْمِ الَّذِينَ كَانُوا يَسْتَعْصِفُونَ اور وارث کیا ہم نے اُس قوم کو کہ تھے ناتواں یعنی بنی اسرائیل کہ قبطیوں کا ہاتھ  
عاجز آئے تھے بعد ہلاکت فرعونیوں کے وارث کیا ہم نے انکو مشارق الارض و مغاربہا الیٰی با درکافہا طرف مشرق  
زمین شام کے اور جہات مغربوں اسکیا وہ زمین جو برکت رکھتی ہے بیچ اسکے ازانی طالت اور کثرت محصولات سے  
یاسبب اقامہ انبیاء کرام علی نبیاء و علیہم السلام کے وَفْقًا كَلِمَةً ذٰلِكَ الْحُسْنٰی عَلٰی اَبْنٰی اِسْرَآئِیْلَ اور تمام  
ہوئے وعدہ پروردگار تیرکے وعدے نیک اور نبی اسرائیل کے کہ وہ فتح و شہنوں پر تھی اور تصرف اُنکے ملک پر  
بِمَا صَبَرُوا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا انہوں نے اوپر شدت اور محنت کے و دَمْرًا مَّا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ  
کَانُوا اِبْعَرَثُوْهُ اور ضرب کیا ہم نے جو کچھ کہ تھے بنائے فرعون اور قوم اسکی بناؤں سے اور جو کچھ تھے چڑھتے اور بلند  
کرتے غارتوں سے وَجَاوَزْنَا بَنِي اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَنَالَ اَعْلٰی قَوْمٌ یَّعْلِفُوْنَ عَلٰی اَصْنَامِهِمْ اور پارا تار دیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا  
سلامت پس آئے اوپر ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتوں اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاوروں کو اُنسے تنگد  
کے دیکھا قَالُوْا اَیَا مُوسٰی اٰجَعَلْ لَنَا اِلٰهًا کَاھُمْ اِلٰهًا کہنے لگے اے موسیٰ بنادے واسطے ہمارے معبود جسے  
واسطے اُنکے معبود ہیں قَالِ الْاَیُّھُمْ قَوْمٌ یَّحْمِلُوْنَ کہا موسیٰ نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت  
جائز جانتے ہو اِنْ هٰؤُلَاءِ اَوْسَطُ مَاھُمْ فِیْہِ وَبَاطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ تحقیق یہ لوگ بت پرست باطل ہیں جو دین کہ وہ بیچ  
اُنکے میں اللہ ہلاکت کر گیا اُنکے دین کو اور اُنسے بت ہم توڑ دیے اور باطل ہے جو کچھ کہ ہیں یہ کہتے عبادت بتوں کی  
قَالَ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ اٰیُّھُمْ اِلٰھًا وَھُوَ فَضَّلَھُمْ عَلٰی الْعَالَمِیْنَ کہا موسیٰ نے کیا سوا خدا کے چاہوں میں واسطے تمہارے معبود اور جاہل



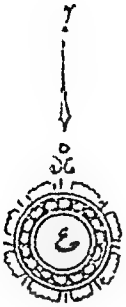




حق تعالیٰ نے ہرگز نہ کچھ سیکھا تو تجھ کو دنیا میں کیونکہ حکم الہی یوں ہے کہ جو بشر دنیا میں میری طرف نظر کرے گا میرا دیکھنا  
 مدارک میں ہے کہ چشم فانی سے مجھے نہ کچھ سیکھا بلکہ جمال بانی دیدہ بانی سے دیکھنا چاہئے اور وہ جنت میں ہوگا سمجھ  
 لیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی نزوت دلیل جو از رویت ہے کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی تو ہی طلب نہ کرتے کہ طلب  
 محال انبیاء سے روا نہیں صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ مقام موسیٰ علیہ السلام کا وقت خطاب لکن ترائی  
 کے عالی تر تھا اس دم سے کہ اُڑنی کہا تھا کیونکہ الہی کے وقت قیام مراد اپنے میں تھے اور لکن ترائی کے وقت صرف  
 مراد حق میں ہیست مراد یاری رافت مراد اپنے سے برتر ہے حذف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار کو ہے  
 سمجھ لیجئے کہ زخم لکن ترائی لگا کر مرحمت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھ گیا تو اس واسطے لکن  
 ترائی کہا و لکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف تنزلہ اور لیکن نظر کر طرف کوہ زمیر کے کہ ولایت مدین  
 کی سب پہاڑوں سے براہی اور قوت تحمل کی اسکو زیادہ ہے پس اگر قائم رہے جگہ اپنی پر وقت تجلی میری کے کہ  
 اس پر ہوس البتہ دیکھ سیکھا تو تجھ کو اور جو اس پہاڑ کو طاقت دیدار پر نہ تو توجھی اس تمنا سے دنیا میں مانتے اٹھانہ  
 ظلاً تجلی رقبۃ الجبل جعلہ دکا و نحوہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار موسیٰ کے نے یعنی ظاہر کیا  
 نور پایا نور عرش کا موسیٰ کے ناکے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور رویت اسمیں سدا کردے تو کہ  
 نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اسکو ریزہ ریزہ اور گرہے موسیٰ بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو پارہ پارہ دیکھا عشیہ  
 پنج بنہ روز عرفہ سے ناعشریہ روز جمعہ بیہوش رہے عین المعانی میں سہل ساعدی سے نقل کیا ہے کہ حق  
 تعالیٰ نے نور ایسا تر ہزار پر دو بیچ مقدار درہم کے ظاہر کیا اسوقت جو روئے زمین پر دیوانہ تھا ہر تیار ہو گیا اور  
 جو بیمار تھا ٹھاپانی تمام زمین سرسبز ہو گئی آب شور شیریں ہو گیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آتش پرست جو رکھی  
 بچہ گئی بتیان میں ہے کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہو گیا اور چھ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین پہاڑ احد  
 اور رقان اور صنوی مدینہ میں آئے اور تین پہاڑ ثور اور ثیر اور صرلکے میں آئے فلما افاق قال استخافک  
 پس جب بیہوش میں آیا موسیٰ کہا پاکی ہے تجھ کو اس سے کہ دنیا میں تجھے دیکھیں تبت الیک وانا اؤک المؤمنین  
 تو بہ کی میں نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کروں اور میں اول ایمان لایں والا ہوں ساتھ عظمت  
 اور جلال تیری یا اس بات پر کہ دنیا میں کیوں طاقت دیدار تیرے کی نہیں ہیست بھلا کس طرح ممکن ہو بشر کو اسکا نظارہ  
 دروں پردہ جبکہ نور سے ہو کوہ صمد پارا سمجھ لیجئے کہ تحمل رویت حق دار دنیا میں بدیدہ سر طاقت بشری سے باہر ہے  
 لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے دل پر ہے سبحان اللہ تعجب انرا ہے کہ کوہ بان عظمت محروم دیدار ہے اور دل  
 انسان کامل حکم و لکن بنظر الی قلوبکم سورہ الطارک و گار ہے اور نختہ اسمیں بہت ہے کہ کوہ پر نظر ہیست فرمائی اور دل پر نظر  
 رحمت لہذا وہ ویران ہوا یہ آباد اور وہ ٹھکین افویہ شاد ہیست آسمان و جیل کی کیا طاقت کہ اٹھا کوہہ بار بار رافت

دل انسان میں ہے یہ استعداد کہ باہر ہو بہت ہوا ہے شاد پس حق تعالیٰ نے واسطے تسلی دل موسیٰ کے اور فرغ  
غم کے کہ مایافت معصوم سے ہوا تھا تاکہ حق تعالیٰ انی اصطفتیک علی الناس برسالاتی ویکلا حی فرمایا اسی موسیٰ میں  
میں نے برگزیدہ کیا تجھ کو اور بنی اسرائیل کے پاس لوگوں کے کہ زمانے میں تیرے موجود ہیں ساتھ بیجا مون اپنے کے  
کہ خلق کو پہنچاؤ سے اور ساتھ کلام اپنے کے کہ یہ واسطے تجھ سے باتیں کہیں فخذنا آیتک وکن من الشاکرین  
پس پھر جو کچھ دیا ہے تجھ کو اور اور بنی سے اور اس پر عمل کر اور ہوت کر بنیوں سے اور نعمت اس عطیے کے کہ کتبنا  
کہ فی الاواح اور لکھا ہے یعنی فلم کو حکم کیا اس نے لکھا یا جبریل نے فلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے موسیٰ علیہ  
السلام کے سچ بخون کے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زوا المسیر میں ہے کہ بار دہ تھے تھے یہ ہوا حق قول اہل کتاب  
کے ہے اور طول ہر لوح کا بارہ یا دس گر کا تھا اور وہ تھے یا قوت سرخ کے یا سدرہ بہشت کے یا زمر و سبز کے تھے  
اور ان پر لکھا تھا من کل شیء مؤخر و تفصیلاً لکل شیء ہر چیز سے کہ دین میں احتیاج پرے نصیحت اور فیصل  
ہر چیز کی اور اور بنی سے فخذھا بقوة و امر قومک یاخذوا باحتمہا پس کہا میں نے موسیٰ کو پھر ان تینوں  
کو ساتھ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کریں ساتھ بہتر اس کے اس معنی میں ہے کہ الواح میں جو لکھا تھا اس  
تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ احسن عزائم ہیں اور حسن رخصتیں یعنی غریبت پر حمل کریں نہ رخصت پر زوا المسیر  
ہے کہ احسن جمع کرنا ہے درمیان فرض اور نفل کے سأریکم ذوالفکسفین شتاب دکھاؤ گناہ میں تم کو  
ای بنی اسرائیل گھر فاسقوں کا کہ دوزخ ہے یا تمہیں ولایت شام میں لجا کر پہلے لوگوں کے کہ دائرہ فرمان سے  
باہر نکلے تھے دکھاؤ گناہ یا مکانات فرعون اور قبطیوں کے مصر میں دکھاؤ گناہ کہ حزاب اور پیران پرے ہیں خالی  
مالکوں سے تو کہ تم عبرت پکڑو نظم چشم عبرت سے دیکھ اسی رفت میں بیات جہان حباب مثال کہاں فرعون اور  
کہاں شاد کہاں انکے وہ دعوائے کمال نہ وہ شمت ہے اور نہ شوکت ہے نہ وہ ہے جاہ اور نہ وہ حلال ہے  
خاک سر سے پانوں تک کچھ نشان بھی نہیں ہے انکا جمال مر گئے چھو کر تمام اپنے قصر وستان و ملک مان  
سناں پس جدا ہے ہو کے دکھو لگا اس سے جسکو فنا ونی عروال خالق و باسط و کریم حق واقع کرب و مالک  
مقال سأخبرف عن ایاتی الذین ینکرون فی الارض بجمیع الحق البتہ پھر دو گنا میں قبول کرنے آیتوں اپنی سے  
کہ قرآن ہے ان لوگوں کو کہ تکبر کرتے ہیں بیچ زمین کے سوا حق کے یعنی ہر گناہ دو گنا انکے دلوں پر تو کہ سخن حق سمجھیں  
ذوالنون مصری رضی سے منقول ہے کہ خدا نہیں چاہتا ہے کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت کریں  
لہذا قابلیت قبول انکے دلوں سے سلب کر لی وان تروا کلاً ابن لاپوء و منوا اور اگر دیکھیں یہ مشکبہ سب  
نشانیان صدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لالوں ساتھ اسکے عباد کے سب وان تروا  
سبیل الرشدا لیخجن ولا سبیل لادراہ اور اگر دیکھیں راہ بھلائی کی نہ پکیریں اسکو راہ وان تروا سبیل الخی یخذو

مَسْبُوكًا اور دیکھیں راہ گمراہی کی پکیر میں اس کو راہ اور پیروی کریں اُسکی ذلالت باقی نہ رہے کہ بولایا یا نیتنا و کاتونا  
 عنہما فلیتبین یہ پھیرنا دلوں کا لٹکے فہم آیات سے سبب اُسکے ہے کہ انھوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور تھے اُنسے غلام  
 کہا ہے کہ مراد غفلت سے غما و اور اعراض ہے نہ غفلت سبب اور چہل یعنی جاتے تھے اور تصدیق نہیں کرتے تھے  
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اور جنھوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے  
 آیات انہوں قدرت ہماری کو اور ملاقات آخرت کی کو ناپید ہو کر عمل اُنکے کہ اس جہان میں کئے تھے لَظَلَّ جُزْؤُنَا  
 مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ نہ جزا دے جاوے گی مگر جو کچھ کہتے دنیا میں کرتے وَالْخِزْيُومُ مَوْسٰی مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ جَلَدٍ  
 جَسَدٍ اَلَمْ يَجْعَلْهُمُ سَوَیًّا یَعْنٰی بنایا سامری اور پیرو اسکے نے پیچھے جانے موسیٰ کے طور پر نہ اُنکے سے کہ  
 قبطیوں کی لوث میں ماتمہ لگا تھا پھر اگائے تاکہ بدن بے روح تھا واسطے اسکے آواز تھی گاٹھ کی سے لکھا ہے کہ بنی  
 اسرائیل مصر سے نکلے اس واسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہ ہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعض فرعونوں سے جو آشنا تھے  
 اُنسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عروج دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیوں کے وہ کہنا اُنکے پاس رہ گیا جب  
 موسیٰ علیہ السلام طور کو گئے سامری نے مارون علیہ السلام پاس لکر کہا کہ وہ کہنا جو بنی اسرائیل پاس ہے اُسے  
 خرید فروخت کرتے ہیں اور صرف اسیں حرام کیونکہ اسوقت مال غنائم حلال تھا موسیٰ پر مارون علیہ السلام  
 نے کہا کہ سب وہ مال جمع کریں اور سامری سپرد کیا کہ امانت رکھ سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اسکا گلا کر  
 ایک گوسالے کی شکل ڈھالا اور اُن میں حکمت عملی کی کہ آواز گاٹھ کی کی سی نکلنے لگی لکھا ہے کہ سامری نے  
 وقت غرق ہونے فرعون کے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار اُنکے گھوڑے سم کے نیچے کی خاک اٹھالی  
 تھی وہ اُس کو سالہ کے دہن میں ڈال دی اللہ تعالیٰ نے اُس کو زندہ کر دیا اور اُنکے لگا بن عباس رضی اللہ عنہ نے  
 کہا ہے کہ جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سوچے میں گر پر سے اَللّٰهُمَّ اِنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمْ وَلَا یُجِیْبُہُمْ سَبَّحَ اَللّٰہُ  
 ذکرا انھوں نے کہ وہ گوسالہ نہ بولتا ہے اُنسے اور نہ دکھاتا ہے اَلْکُورَہُ اَلْمُتَخَذَہُ وَکَانَ اَصْلُ الْمَدِیْنَةِ بِکَرِیْلَیَا اُسکو ساتھ  
 خد کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع کی وَلَمَّا سَفَعَتْ فِیْ اَبْدِیِّ سَمٍ وَّرَاوَا اَتَمُّہُمْ قَدْ صَلَّوْا اَوْ رَجَبٌ وَّالِی  
 گئی پشیمانی بیچ ماتھوں اُنکے کے یعنی پاشی پشیمانی جیسے کوئی کچھ چیز ماتھ میں پائے اور یہ لفظ عرب میں کنایت  
 ہے شامانی سے حاصل یہ ہے کہ جب نشان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا انھوں نے یہ کہ وہ تحقیق گمراہ  
 ہوئے قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا حَسْبُنَا دُنْیَانَا وَنَعْمَ لَنَا کُنُوْتُ مِنْ اَلْمُکَاْمِرِیْنَ کہا انھوں نے نہ اُسے اگر نہیں ہم  
 لڑ گیا ہم پر رو دکار ہمارا ساتھ قبول توبہ کے اور نہ پشیمان ہو جاوے گی ہم ٹوٹا یا پیو الوں سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰی  
 اِلٰی قَوْمِہٖ غَضَبًا اَسْفَاطًا اور جب پھر آیا موسیٰ طور سے طرف قوم اپنی کے عقیقہ سے پچھتا ہوا لکھا ہے کہ اَللّٰہُ  
 تعالیٰ نے موسیٰ کو طور پر خبر کر دی تھی قَالَ لِّسَمَا خَلَقْتُمُوْہِ مِنْ بَعْدِیْ کہا موسیٰ نے بُری ہے جو کچھ جانشینی کی



میرے پیچھے میری آنجناب اُمّ الدرداءؓ کی تہہ حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اس صبر کیا کہ میں آؤں اور حکم خدا کو پہنچاؤں وَالْقَى الْأَوَّلَ اَوَّلَ دَالِ دُئِیْ مَوْسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ تھے جب تو تہہ لکھی تھی اور یہہ غصہ بھی اللہ ہی واسطے کیا بیابیع میں لکھا ہے کہ الواح پہنکے نہیں رکھ دئے مانتے سے اور جہوں سپر ہیں کہ تھی پھینک دی اور توت گئی چھ حصے اور جو انین مکتوب تھا آسمان پر لے گئے اور ایک حصہ سالواتان رو گیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصے سے تھی دال دی وَلَاحْذَرُوا اِسْوَابَ اِجْنِبَہِ الْبَدَہِ اور پکڑ اسر بجائی اپنے کا کہ ماروں علیہ السلام تھے کھینچا تھا انکو طرف اپنے غصے سے نہ امانت سے کیونکہ گمان ہوئی علیہ السلام کا یہہ تھا کہ ماروں علیہ السلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہیں کیا قَاکَ اَبْنِ اَمٍّ اَنَّ الْقَوْمَ اَشْطَرُوْا وَکَا دُوْا اِبْقَالُوْا نَبِیَّہِ کہ ماروں نے اسی بیٹے مان میری کے اگرچہ سکے بجائی ایک مان باب کے تھے لیکن اُن پر نرم کرنے دل موسیٰ علیہ السلام کے مان کو یاد کیا اور کہا کہ میں نے تقصیر نہیں کی تحقیق قوم نے نالواتان سمجھا جھکو اور تہہ تھے کہ مار دلتے جھکو میرے ہاتھ سے منع کرنے کے سبب فَلَا تَقْصِرْ بِي الْاَعْدَاءُ وَلَا تَجْهَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ پس خوش ساتھ میرے دشمنوں کو کہ امانت میری سے انکی مراد حاصل ہو اور مست کر جھکو ساتھ قوم ظالموں کے یعنی مجھے گوسالہ پرستوں میں مت شمار کر قَاکَ رَبِّ اَعْمُوْا بِيْ وَلَا تَجْنِبْنِيْ رَحْمَتُکَ کہ اس موسیٰ علیہ السلام نے ماروں کی ہدایتیں سکرائیں پروردگار میرے بخش جھکو اس عمل میں کہ برے بجائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوجین پھینک دیں اور بخش بجائی میرے کو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع میں گوسالہ پرستی کی اور داخل کر ہو کیوچ رحمت اپنی کے بیت رکھ بدینا پناہ و رحمت میں اور یعنی ریاض خبت میں وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اور تو بہت رحمت کرینو الا ہی سب رحمت کرینو الوان سے تم رحمت ہی ظاہر جس جگہ جس سے کہ اسی رفت یم رحمت انکے کرو یا سیرا ہی اسکو اِنَّ الْاٰدِیْنَ اَتَمَدُوْا وَالْاٰیْمَلُ مَسْنَاکُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّہُمْ وَذَلٰکَ فِی الْحَبْوۃِ الدِّیْنِ اَتَحْقِیْقُ حَبْوۃً لَّہِ اَنْ تَہٰلَتْ سَہِیْکَ اَیْچہرے کو ساتھ خدائی کے البتہ پہنچا انکو غصہ پروردگار انکے سے اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرما کہ ایک دوسرے کو قتل کرو اور ذلت ضروری وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُغْضِبِیْنَ اور جیسو سزا دی گوسالہ پرستوں کو اس طرح ضرورتیں ہیں ہم جو غصہ باندھنے والوں کو وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِہَا وَآمَنُوْا اور جنہوں نے عمل کے بد صغیرہ اور کبیرہ سے یا ترک لائے توبہ کی چھپے اسکے اور ایمان لائے سمجھ لیجئے کہ اگر کیا سے مراد گناہ ہیں سوا شر کے تو آمنوا کی سمجھ یہہ ہیں کہ تصدیق کی اسکی کہ اللہ تعالیٰ توبہ گناہ کاروں کی قبول فرماتا ہے اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِہَا لَعَزِیْزٌ مَّحْضَمٌ تَحْقِیْقُ پروردگار تیرے توبہ کے البتہ بخشینو الا ہی گناہ انکی مہربان ہی اپنے ساتھ قبول کرنے توبہ کے وَلَمَّا سَأَلْنَا عَنْ مَّوْسٰی الْعَصِیْبِ اَوْ حَبِیْبٍ کَاہُوْا مَوْسٰی سَیْ اُسے غصہ سکون کو یہاں تغییر ساتھ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہی کہ جب غصہ تھا اخذ الْاَوَّلَ لَیْنِ بَاقِی تَحْذِیْلِ اِنْ دِیْنِ تَحْذِیْلِ وَفِی شَفَعِہَا هَدٰی وَرَحْمَہُ







عذاب میرا بچا ہوں اس کو جسے چاہوں یعنی کفار کو وہ سچائی و سچائی کل شیخ اور رحمت میری نے مایا ہر چیز کو دنیا  
 میں مومن اور کافر کو ساتھ جان لے اور روزی دینے کے اور یہ بھی ظہور رحمت الہی ہے خلق پر کہ آئین ایک دوسرے  
 پر مہربانی کرتے ہیں یا رحمت توبہ کی ہے کہ علی العموم فایز ہے اور محققون نے کہا ہے کہ رحمت دو ہیں ایک رحمت ذاتیہ  
 جس کے اُسے رحمت مطلقہ کہتے ہیں وہ دنیا ہے سوال اور بے ثبوت استحقاق معنی کہ جسے وہود میں لانا اور تشریم  
 اور گوش اور عقل و ہوش غایت فرمانا دوسری رحمت وجودیہ ہے کہ اُسے مقیدہ بھی کہتے ہیں وہ بھی نتیجہ اسی رحمت مطلقہ  
 کا ہے جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استقامت و یکا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرنا ہے نظم ایک رحمت تہی تیری  
 وہ اے خدا مینستی سے تونے ہستی کی عطا رحمت فرمانے پھر اور اکٹ ہوش مینی و دزدان و لب اور چشم و گوش  
 بے سوال بے لیاقت سب دیا فضل سے تونے کیا جو کچھ کیا دوسری رحمت تیری بعد از وجود خلق استعداد ہے رب و دود  
 جس سے پانی بہنے ہی راہ ہدی و نہ گمراہی میں پرتے اسی خدا تو ہی راہ دین پر لایا ہمیں اپنا راستہ تونے دکھایا ہمیں  
 تیرے ہی رحمت کا ہے یہ سب ظہور اسی میرے سولی میر رب غفور اور رحمت وجودیہ کو مقیدہ اس واسطے کہتے ہیں کہ مقید  
 ساتھ کئی شرطوں سے ساتھ احوال اور افعال کے ہے چنانچہ فرمایا خدا کتبھا للذین یفہمون و یؤتوون الزکوۃ و الذین  
 ہم یأینا یتأویضون پس البتہ لکھو گا وہ رحمت واسطے ان لوگوں کے کہ بچینگے شرک سے اور دینیکے زکوۃ فرض  
 اور وہ لوگ وہ ہیں کہ ساتھ آیتوں ہماری کے ایمان لاتے ہیں قادیان کے کہ کما کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت  
 کی کر کر کہا کہ ہم بھی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور زکوۃ مال ادا کرتے ہیں ہمارے واسطے بھی رحمت ثابت ہو سکتی  
 ہے انحالہ تہ اسب قلم کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھ اسی امت کے اور فرمایا کہ مومنان پر میر گار کہ جسکے واسطے  
 یہ رحمت ہے الذین یفہمون الرسول الذین لا یحبون وہ لوگ ہیں کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے ہیں پیغمبر کی  
 بی بی ہیں ناویسندہ اور ناخواندہ اور یہ محال تقریف آپ کی ہے کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن سمجھے اور یہ  
 معجزات آپ کے سے جس بیست میر محبوب بن پڑھنے کے سب علموں سے ماہر ہے وہ اتنی ہی وکے علم و عالم  
 اسبہ ظاہر ہے بحر الحقائق میں ہے کہ عرب اصل اور منشاء کو ام کہتے ہیں جیسے مکہ کو ام القری کہتے ہیں کہ سب  
 شہر و نواح سب راہ اور منشاء ہے اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہیں کہ اصل سب کتابوں کی ہے ایسی ہی حضرت  
 بھی اُمی ہیں لیکن اصل موجودات ہیں کہ آپ ہی کے نور سے سب کا ظہور ہے لولاک لما ظہرت الربوبیت مومن اس سمجھنے کا اور  
 لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعویٰ کا ہے بیست اصل سب کے آپ ہیں جو اور ہے سو فرع ہے ناسخ  
 اویان انکا دین اور انکی شرع ہے الذی یحیی و نہ مکنو با عندہم فی التورہ و انجیل وہ پیغمبر چاہتے ہیں نام  
 اور تقریف اسکی لکھی ہوئی تزدیک لکھیجے نوزیت کے لکھا ہے احمد الضحک الصالح برک البعیر و بلیس السملة  
 ما آخر اور انجیل میں قول عیسیٰ علیہ السلام انی ذاب الی ربی و بکم و الفارق لبطا جاء تا آخر یا مہم بل المعروف و ہم



کرتے ہیں یہ آیت انہی شان میں نازل ہوئی ہے پھر حضرت حق تعالیٰ اخبار قوم موسیٰ کی اخبار فرماتا ہے **وَقَطَعْنَا لَهُمُ**  
**الْبَيْتَ عَشْرَةَ أَصْبَاطًا أَلَمَّا أَفْرَكَ** یعنی ہم نے قوم موسیٰ میں سے بارہ قبیلے جاغین بٹا کر دو لکھ کو کہتے ہیں مراد اولاد یعقوب  
 علیہ السلام سے اسباط بدل ہی انہی عشرہ سے اور ام بدل ہی اسباط سے **وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَمَ قَوْمُ**  
**الْبَيْتِ يَعْصِي الْكُفْرَ** اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے جب پانی لگا اس سے قوم اسکی نے یہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے  
 پتھر کو سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل وادی میں سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی بیاس نے غلبہ کیا حضرت موسیٰ پانی  
 مانگا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور وہ پتھر حجل میں ایکو مل گیا تھا اس نے اولاد کی تھی  
 کہ اے موسیٰ مجھے اٹھالے میں تیرے کام آؤنگا پس موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا **فَنَجَّسْنَا مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ نَجِيسًا** پھر  
 نکلے اس پتھر میں سے بارہ حصے موافق عدد اسباط کے **فَدَعَلِمَ كُلُّ أَقْبِسٍ مَشْرُوعًا** تحقیق جان لیا ہر شخص نے لگات  
**اِبْنًا وَظَلَمْنَا عَلَيْهِمُ الْعِمَامَ** اور سائبان کیا ہم نے اوپر انکے بادل کا کہ دھوپ ایذا نہ پاویں **وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ**  
**وَالسَّلْوَىٰ** اور آمارا ہم نے اوپر انکے من اور سلوی کھو امن طیبات **فَارْدَقْنَا لَهُمُ الْكُفْرَ** کھوایا کینو اس چیز کی کہ دی ہم نے کھو  
 اور ذخیرہ نکر و انھوں نے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من و سلوی اترنا سو قوت گیا **وَمَا ظَلَمُوا نَاوَلَكُنَّا نَاوَلَهُمْ**  
**يُظْلَمُونَ** اور نہ ظلم کیا انھوں نے ہم کو ذخیرہ کرنے میں و لیکن تھے نافرمانی سے جانوں اپنی کو ظلم کرتے **وَأَذِقْنَا لَهُمُ**  
**الْمَوْتَ** اور ذائقہ موت دیا **فَنَجَّسْنَا مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ نَجِيسًا** اور پانی کے بعد جنگ قوم جباروں کے اور فتح انہی کے  
 ہو تو اس سستی میں کہ ارجا یا الیہ سے یوں اور اناج جہاں جا ہو **وَقَوْلُوا احْطَرُوا وَادْخُلُوا**  
**الْبَابَ** سجدا **فَنَجَّسْنَا مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ نَجِيسًا** اور کھو دور کرنا و ہماری ہم سے اور داخل ہو اور واکر میں اس سستی کے سجدہ کرتے ہو یا عاجزی سے  
 جھکتے ہوے بخش دینگے مگر خطائیں تمھاری **سَتَرْتُ لَهُمُ الْخُصْبَ** البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرینو انکو  
**فَذَلَّلْنَا لَهُمُ الْكُفْرَ** اور غلبہ انکے **الَّذِي قَبْلَ هَٰذَا** پہلے **فَنَجَّسْنَا مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ نَجِيسًا** اور غلبہ انکے **الَّذِي قَبْلَ هَٰذَا** پہلے  
 سوا اسکے جو کہی گئی تھی واسطے انکے یعنی ظلم کی جگہ غلبہ کا طلب استعفار کو فرمایا تھا سو سخن اس سے اناج مانگا **فَارْدَقْنَا**  
**عَلَيْهِمُ رِجْزَ السَّمَاءِ** یا کھو ابطلو پس بھیجا ہم نے اوپر انکے عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا و ناباب اسکے  
 کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اسکے میں رکھا **وَأَسْلَمْنَا عَنْ الْفَرِيقِ الَّتِي كَانَتْ خَاضِعَةً لِلْبَغْوِ** اور رسول کریم محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہو کو سستی سے جو تھی اوپر کرنا سے دریا شور کے طرف ملک شام کے اور اس سستی کا نام الیہ تھا میں اور طور کے دریا  
 تھی یا تمھارا نام تھا درمیان مدین اور مدینونا کے تھی اور ثبوت پر وہاں عمل تھا تقسیم پیچہ کی انپر لازم تھی تنکار  
 مچھلی کا بدن کرنا اور دنیا کے کام میں مشغول ہونا منع تھا انھوں نے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام  
 سے ملعون ہو کر مسخ ہو گئے انکا احوال ظاہر کرنے کو حق تعالیٰ نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا  
 کہ یہود خبر اس سستی والوں کی پوچھو **أَفَعَدَّ عَذَابٌ فِي السَّبْتِ** اذ تبارک و تعالیٰ ہم جو ہم سبتنا ہم شرعاً قوم لا یستویون کا ہم



جب تعدی کرتے تھے پیچھے تھے کہ چھلی کا شکار منع تھا اور کرتے تھے جب آتی تھیں انکے پاس مچھلیاں جہاں ہفتہ کرتے تھے  
ظاہر اور جہاں نہ ہفتہ کرتے نہ آئیں انکے پاس یہ آزمائش تھی اللہ کی کہ ہفتے کے دن جو شکار منع تھا مچھلیاں پانی پر تیری  
پھرتی تھیں اور سو اہنت کے اور دن کوئی مچھلی نظر نہ آتی تھی كَذَلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ اس طرح آزمائش کرتے تھے ہم  
انہی سبب اس کے کہ تھے فسق کرنے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلیدولے ہفتے کے دن مچھلیاں بہت دیکھ کر لپکتے تھے کہ کب طرح  
پکڑیں لیکن اس دن شکار جو منع تھا وحی انداز ہوئے تھے آخر حیلہ کیا کہ حوض کھودے اور مالے دریا سے حوضوں تک  
لے آئے پھر ہفتے کے دن جو مچھلیاں دریا پر تیرتیں انکو گھیر کر ان مالوں کی راہ سے حوضوں میں لاکر راہ مالوں کی بند کر  
دیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے کئی بار جو یہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر ہوا لیر ہو گئے تعظیم بت کی ہو قوف کی  
اور وہ شہر ولے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہ فعل کرتی تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع کرتی تھی نہ یہ فعل  
کرتی تھی اور منع کر رہا ہوں کو ملاست کرتی تھی چنانچہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہے وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ يَعْطُونَ قَوْمًا  
يَنَالُهُمُ مِّمْلًا أَوْ هُمْ بَنِي آدَمَ بَلْ أَبَاسٍ يُدْأَرُونَ بِهِمْ اہل کتاب نے خبر لی کہ کہا ایک جماعت نے اس شہر  
والوں میں سے جو نہ فعل کرتی تھی نہ منع کرتی تھی انکو جو منع کرتی تھی کیوں نصیحت کرتے ہو اس قوم کو کہ اللہ ہلاک کر رہا  
ہے انکو دنیا میں سبب نافرمانی اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کر رہا ہے انکو آخرت میں دوزخ کا عذاب  
سخت قَالُوا أَمْعِدْ دَرَّةً إِلَى دَرَّةٍ کہا منع کر رہا ہوں نے کہ یہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنے کے ہی طرف  
پروردگار تمھارے کیے یعنی ہم پر امر معروف واجب ہے اس واسطے ہم انکو نصیحت کرتے ہیں کہ عند اللہ ہم معذور ہیں وَلَعَلَّهُمْ  
يَنْفَعُونَ اور شاید کہ وہ ہیں اس گناہ سے فَلَمَّا سَأَلُوا مَاذَا كَرَّمَاهُ لِبَنِي آدَمَ انہوں نے سوائے اس جب بھول گئی  
گروہ شکار کر رہا ہو چکے کہ نصیحت کئی گئی تھی ساتھ اس کے نجات دی سمجھنے ان لوگوں کو کہ منع کرتے تھے بُرائی سے اور  
نافرمانی سے وَإِذْ نَادَى الْبَنِي ظَلَمُوا أَعِزَّابِ بَيْنِي سَمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ اور پکڑ لیتے ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے یہ  
شکار کے کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے سبب اس کے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقعہ میں کہ نہ فعل کرتے تھے نہ منع تھا  
ہی کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف ان کے امر میں اولیٰ ہے پس عذاب اس گروہ کے سے ارشاد فرماتا ہے  
فَلَمَّا عَنَّ مَا يُمْسُقُونَ پس جب سرکشی کی اس چیز سے کہ منع کی گئی تھی اس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قَالَتْ لَهُمْ  
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ کہ کہا ہم نے انکو ہو جاؤ بندر ذلیل لکھا ہے کہ منع کرنے والے جب ناامید ہوئے نصیحت  
قبول کرنے ان کے سے تو واپس اور ان کے درمیان دیوار کھینچ لی نہ وہ ادھر آویں نہ یہ ادھر جاویں ملاقات پسین ہو گیا  
اپنے اپنے محلے سے ٹکڑ دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہیں آتا ملاش کی تو سب کو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت  
والے کے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہ ان کے جانے سے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے دن سب کے سب مر گئے  
وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ يَبْنَؤُا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور یا وکراہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم



پکار دیا پروردگار تیرے لئے البتہ پہنچا اور یہود کے ناروز قیامت وہ شخص کہ پہچاؤے انکو بر اعداب مانند قتل  
اور اجل اور ضرب اور جزیرہ کے کہا ہے کہ بخت نصرا علی نے پہلے قتل اور قید انکو کیا پھر فارس کے پادشاہ کرتے رہے  
اور تاج تخت چھینتے رہے یہاں تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا کہ متانکہ کروائے کہ  
اسلام لاوین یا جزیرہ قبول کریں یہ حکم تا قیامت باقی ہے کافروں کے حق میں ان ربک کہہ رائج العقاب تحقیق  
پروردگار تیرا جلد عذاب کریں والا ہی وَ اِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ اور تحقیق وہ التنبہ بخیر والا ہی توبہ کریں والو انکو اور مغفرت  
چاہئے والوں کو مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے نہیں پکڑتا وَقَطَعْنَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ اَمْثَالَ اور ٹکڑے  
کر دیا ہم نے بنی اسرائیل کو سچ زمین کے جماعتیں بری کوئی ولایت نہیں ہے کہ جس میں یہودی ہوں مِنْهُمْ الصَّاحِبُونَ  
بعضے انہیں سے نیک کار میں دین موسوی پر ثابت یا مرد اس سے وہ ہیں جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں یا وہ  
لوگ ہیں کہ شب معراج میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ اور بعضے انہیں سے  
سوائے کے مکار میں یعنی کافر اور فاسق وَبَلَّوْا نَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور آزار یا ہمنے ان  
ساتھ بھلائیوں کے مانند عیش اور عنا اور صحت کے اور برائیوں کے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے اور مال  
شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور مصیبت سے طرف طاعت کے انہوں نے نعمت میں بجائے شکر کھڑا نہ کیا کہ کہنے  
لگے ان الله ففرو ونحن اغنياء يعني الله فقير يعني نحن اور محنت میں صبر کی جا آغاز نالائو کلام کہا کہ یہ اللہ مغلولہ یعنی  
حق تعالیٰ کا ماتھے بتہ عریضے دیا نہیں کسی کو شئی فَلَمَّا مِّنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا  
الَّذِیْ وَفَّوْا سَبْعًا پھر گہر پر مٹھے لنگے پیچھے ان سے بر جاتیں کہ وارث ہو کتاب تورات کے یعنی سیکھا  
علم تورتہ کا آبا سے لیتے ہیں اسباب اس جہان کا جو ناقص عینے حرام رشوت ہے سچ حکم کے اور کہتے ہیں البتہ  
جاوگیا واسطے ہمارے انکار ہم میں یہ تھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشی جاتی ہیں اور وہ رشوت  
لینے کو گناہ نہیں جانتے تھے وَ اِنْ يَّاتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوْهُ اور اگر آوے لنگے پاس اسباب مانند اسکے  
لے لیوین اسکو حاصل بہرے کہ امید مغفرت کی رکھتے ہیں اور رشوت لینے میں اور حرام کھانے میں استدر سرگرم  
ہیں اَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِمْ مِّثْلُ الْكِتَابِ اَنْ لَا يَقُولُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَا الْحَقُّ کیا نہیں لیا گیا اوپر لنگے عہد تورتہ میں  
یہ کہ نہ بولیں اور اللہ کے مگر سچ انہوں نے جھوٹہ اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشی  
ہے اور جانتے ہیں کہ جھوٹہ باندھتے ہیں کیونکہ تورتہ لنگے پاس ہے وَدَّرَسُوْا مَا فِيْهِ اور پڑھا ہے انہوں نے  
جو کچھ پیچ اسکے ہے اور یہ حکم اس میں نہیں ہے وَالَّذِیْنَ اَخْرَجُوْا مِنْ دِيْنِهِمْ يَتَحَفَّوْنَ اور فلاح گھر نصرت کی  
بہترے اسباب دنیا سے واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیز کرتے ہیں حلال جاننے کی حرام کے اور جھوٹہ بولنے سے اور  
علام کے اَفَلَا يَعْلَمُوْنَ کیا نہیں سمجھتے تم کہ نعمت عقی بہتر مال دنیا سے اور یعقلوں ساتھ یا تختاریہ بھی قرأت

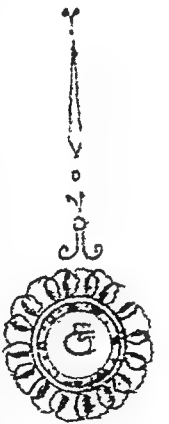
وَالَّذِينَ يُسْكِنُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَوْجَرُوا لَكَ الْحُكْمَ كَيْفَ تَشَاءُ هَؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْفَيْحَةَ مِنَ اللَّهِ فَتُحْصَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ فِي يَوْمٍ ذُو عِلَّةٍ  
کی باوجود اس کے کہ تم تک کتاب مثل ہی اور اقامت جمیع عبادات کے اس واسطے ہی کہ نازتوں میں ہی  
دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے عَنِ اَنَا لَا تُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِينَ تحقیق ہم نہیں ضایع کرتے تو اب نیکی کرنا لوگنا  
وَاذْنَعْنَا الْجِبِلَ مَقَامًا كَانَتْ ظِلَّةً وَظُلُومًا وَاقِعٌ فِيهَا اور یاد کر جب اٹھایا ہم نے پہاڑ اور ان کے گواہ وہ سائیا  
ہی اور جانا انھوں نے کہ وہ گڑبگڑ کا انیر اگر حکم تو ریت کا قبول نہ کیے کیونکہ خدا نے اس سے خبر دی تھی خدا کا  
انتباہ کہ نفیہ فاذا کروا ما جئہ لعلمکم تَقُولُ کہا ہم نے جو کہہ دیا ہے تم کو احکام سے ساتھ قوت کے  
اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ سچ اس کے ہی امر اور نہی تو کہ تم جو وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ  
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم  
سے پیٹھوں انکی سے اولاد انکی کو اور گواہ کیا انکو اور جانوں انکی کے اس اقرار پر جو کیا انھوں نے یا بعضوں کو اور  
بعضوں کے گواہ کیا اور کہا الْكُفْرَ بِرَبِّكُمْ قَالُوا أَتَجْعَلُ مِن بَنِي آدَمَ عَلَىٰ بَنِي آدَمَ كَافِرًا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار  
ہمارا حق تعالیٰ نے اولاد آدم کو نکال بعضوں کو پیٹھوں بعضوں کی سے اور یہاں ذکر آدم علیہ السلام کا فرمایا کہ  
کو معلوم ہے وہ کل بشر کے باپ ہیں حاکم نے ابو عبد اللہ نے اپنے صحیح میں روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما  
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے عہد اولاد آدم سے وادی لغمان میں کہ نزدیک عرفات کی  
لیا اسے لغمان صحاب کہتے ہیں یا بلن لغمان اور لباب میں ہے کہ وہاں میں ہے ولایت ہند میں وہاں عید  
اور حضرت آدم کے نکلنے کے بعد بہشت سے یہ واقع ہوا اور مارک میں ہے کہ جمہور مشرکین اس میں کہ بعد خلق آدم کے  
اور بعضوں نے کہا ہے قبل دخول بہشت کے میدان میں دروازے پر بہشت کے کہ عرض اس جگہ کی تپ ہزاروں  
راہ تھی اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کی صلب آدم سے نکالی مثل چون شیوں کے اور ان میں عقل اور گویائی پیدا کی اور چوچھا  
کہ میں ہوں پروردگار تمھارا انھوں نے اقرار کیا اور کہا شَهِدْنَا ہاں ہمارے ہم اپنے اقرار پر اور بعضوں نے کہا ہے فرشتے  
آدم نے اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا گواہ ہو انھوں نے کہا گواہ ہو ہم باوجود جناب الہی فرمایا ہے کہ  
اقرار فریت پر گواہ ہو ہم أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ایسا نہ ہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق  
تھے ہم اس اقرار سے غافل أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ  
الْبَاطِلُونَ یا کہو تم سوا ایک نہیں کہ شریک کیا اللہ کا باپوں ہمارے نے پہلے ہم سے اور تھے ہم اولاد سچے انکے  
انکی پیروی کی ہم نے کیا پس ہلاکت کر تہیں اور عذاب دیتا ہے ہم کو ساتھ اس خیر کے کہ کیا چھٹھوں نے بیٹھے باپوں  
ہمارے نے سمجھ لیجئے کہ یہ بات مشرکوں کی مسوع ہونگی کیونکہ عہد توحید کا ہر شخص سے لیا ہے تقلید دوسرے  
کی شرک میں عذر نہیں سمجھ لیجئے کہ عہد الت کا خیر بھول گئے ہیں اور بیدار دلوں کے کا تو نہیں نا حال وہی ندا ہے



بیت روز ازل سے یہ دل دیوانہ مست جب کا نوین اب تک وہی بانگ است ہے علی سہل صوفائی  
 قدس سرہ پہ چچا کہ روز بلی یاد ہے کہا مان کل تھا عبد اللہ الضاری رح نے کہا کہ یہ بھی سخن نقصان ہے کل کیا  
 آج ہے اس دن کی ابھی رات نہیں آئی صوفی کو وہی دن ہے بیت آج کل صوفی کا احوال ایک ہے ماضی و  
 مستقبل و حال ایک ہے نہ مضمون حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور محیب وہی تھا بیت خود الست اور خود ہے  
 اسنے کہا غیر کب تھا جو کہا اسنے کہا وکذا لک تفصل الآیات وعلیہم یرجعون اور طرح پر مثنوی کیا  
 کیا مینے اس طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم شایون کو اپنی قدرت کے تو کہ وہ پھر آوین تقلید سے طرف تحقیق کے  
 وَاَفَلَا یَعْلَمُونَ نَبَا الَّذِیْ اٰتٰنَاہُ اٰیٰتِنَا اَوَّلَیْرَہُ اِیْمٰنِیْہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ اور ترجمہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ  
 اس شخص کا کہ دیا مینے اسکو علم آیتوں اپنی کا یعنی کتابوں کا جو انارین تھیں مینے وہ امیہ بن ابی صلت تھا عرب و ملا  
 اسنے کتب سماویہ ترجمہ کر معلوم کیا تھا کہ یہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہو چکا ہے وہ جانتا تھا کہ میں ہی پیغمبر ہو گا باب  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حد سے آپ پر ایمان نہ لایا یا خلیفہ مینہا پس نکل گیا ان آیتوں سے  
 بواسطے کفر اور خدا کے جیسے سانپ کھلی سے نکل آتا ہے فَاتَّبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِیْنِ پس پیچھے لگا لیا اسکو  
 شیطان نے پس ہو گیا گمراہوں سے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ابو عامر اب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسکا فاسق لقب لگا تھا مسجد خضراء کے بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اسنے کتب الہمیں دیکھی تھی اور لگو چھاتا تھا  
 اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور استہر یہ ہے کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیوں اور جباروں  
 میں سے صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے دعوت اسمائین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 نے قصہ لرائی کا قوم جبارین سے کیا اسنے اپنی جو رو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بدو عاصرت کو کی حق تعالیٰ  
 نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اسکا لے لیا ملعون ہوا وَکُشِیْنَا الرِّضْخَانُ بَہَا اَوَّلَیْرَہُ اِیْمٰنِیْہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ  
 بسبب ان آیات صحف کے یا ان کلماتوں کے کہ مثل تھے اوپر اسم اعظم کے درجوں میں وَکُتِبَہُ اَخْلَدَ لَیْ  
 الْاَدْنٰی وَاتَّبَعَ ہُوْدُہُ اَوَّلَیْرَہُ اِیْمٰنِیْہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ وہ دونوں ہمتی سے کٹ کیا طرف زمین کے یعنی پست ہوا اور میر وی کی  
 آرزو اپنے کی کہ رشوت لی اور جو رو کی بات مانی فَتَّلَہُ مِثْلَ الْکَلْبِ پس مثال اسکی خست میں مانند مثال کتے  
 کے ہے اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْہِ بِلَہْتَ اَوْ تَنْشُرْہُ بِلَہْتَ اَلرَّجُوحِہُ رکھے تو یا حملہ کرے تو اوپر اسکے زبان لنگا دے یا چھوڑ دے  
 اسکو زبان لنگا دے غرض یہ ہے کہ کتے کا دو کارنا اور نہ دو کارنا یکساں ہے وہ اپنی صفت نہیں چھوڑتا بلعم  
 صفت کا بھی یہی حال ہے کہ دناوت اور خست اپنی سے نہ باز رہتا خواب میں اسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو عابد  
 مت کر اسنے مانا پیغمبر بن کر موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا کہ انہیں نفرن کرے گدھے نے اسکے سواری کے  
 کہا کہ دیکھ اس بات سے باز آتے بھی اسنے کچھ خیال نکلیا سچ ہے کہ باد تقدیر کیا کیا بولعجبی دیکھائی ہے اگر جانب

مفضل سے چلتی ہے تو مثل ہرام گبر کے ہزاروں کو راہ دین کا عشق بازی کرتی ہے اور جو جانب عدل سے چلتی  
 ہے مانند بلعم کے سیکڑوں کو اسم توحید سے پھر کر ساتھ رکٹ نہیں کے و مساز کرتی ہے بیت  
 کی کو عشق صمد وہ دس ہے صنم پرستی سے دل پھر کر بٹھائے بت خلتے میں کی کو حرم سے جی صاف بٹھاکر  
 ذلک مثل القوم الذین کذبوا بآیاتنا یہ مثل کہ بھی گئی مثل ہے اس گروہ کی کہ سب تکبر اور انکار کے  
 جنھوں نے جھٹھایا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے اور یہ گروہ کفار کے کی ہیں خافض صلی القصاص بیان کر  
 قصہ کو لعلکم تیفکرون تو کہ وہ فکر کریں اور سمجھ کر نصیحت قبول کریں بعض کہتے ہیں کہ مراد اس گروہ سے  
 یہود ہیں کہ تورات کی آیتیں جھٹھاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹھاتے تھے فرمایا کہ قصہ  
 بلعم باعور کا اٹکو ناشاید کہ وہ سپند پر ہوں ساء مثلا الذین کذبوا بآیاتنا و انفسهم کاوا انظلمون  
 بڑی ہے مثال اس قوم کی جنھوں نے جھٹھایا آیتوں ہماری کو جان بوجھ کر اور جانوں اپنے کو تھے ظلم کرتے  
 تقدیم مفعول کی دلالت کرتی ہے کہ بال ظلم کا انکے سوا انکے اور کو نہیں پہنچا من لہدی اللہ ھوالمہمذی  
 کہ راہ دکھاوے اللہ پس وہ راہ پانیوالا ومن تضلل فاولئک ھم الذین اسروا اور جب کہ گمراہ کرے  
 پس یہ لوگ وہی ہیں تو پانیوالے دونوں جہان میں و لکن ذرا فاجھنم کثیرا من الجن والانس اور تحقیق  
 پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخ کے بہت جنوں سے اور کو میوں کہ حکم الہی انکی سقاوت پر صادر ہوا اور علم قیوم  
 ہمارے میں انکا کفر رہنا اور شرک پر مڑنا چھاپہ نہیں ہے ھم قلوب لا یفہمون واسطے انکے دل ہیں کہ  
 مطلعاً نہیں سمجھتے ساتھ انکے بیت زنگار سے انکار کے آئندہ دل ہے کہ در کرتے نہیں صغیر سے مقصد کا  
 منہ کیا دیکھیں پھر ھم عین لا یبصر و نہ جھٹھاتا اور واسطے انکے آنکھیں ہیں کہ کسی وجہ سے روئے حق نہیں  
 دیکھتے ساتھ انکے بیت نہ کبھی انکھ اٹھا بضع خدا نظر اعتبار سے دیکھا و ھم اذان لا یتسمعون بھا اور  
 واسطے انکے کان ہیں کہ کی طرح سے سخن حق نہیں سنتے ساتھ انکے بیت وعظ قرآن اس بسم قبول  
 ورنہ کیا فائدہ کیا جو عدول اولئک کا لا نغام بل ھم اضل یہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ زیادہ گمراہ  
 ہیں کیونکہ چارپایوں پر تکلیف شرع نہیں اور یہ باوجود تکلیف شرع کے خواب و خور میں دینائے فانی کے  
 عمر صرف کرتے ہیں اور قدم راہ آخرت میں کہ نعمتیں و مانگی باقی ہیں اور لذتیں دائمی ہیں نہیں دھرتے  
 ہیں اولئک ھم الخافلون یہ لوگ وہی ہیں غافل اور غفلت میں اپنے کامل نظم آدمی میں مختل و شہو  
 ہے بھری روح ہے اور جسم ہے ای مولوی عقل گرت ہو یہ غالب اسکے آئے اور فرشتے سے بھی  
 بالا رتبہ پائے اور چوت ہو غالب اتنی عقل پر تو ہائم سے بھی گمراہ تر جو کہ شہوت نہیں آئے نخل  
 وہی کا لا نغام ہیں بلعم اصل م لکھا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا اسنے حق تعالیٰ کو ساتھ نام اللہ

یاد کیا پھر رحمن کے ابو جہل نے کہا کہ سغیمہ اور اصحاب ان کے کہتے ہیں کہ ہمارا ایک خدا ہے ایسی عبادت کرتے  
ہیں ہم یہ شخص دو خداؤں کو یاد کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا اور واسطے  
اللہ کے ہیں نام اچھے پس پکارو اس کو ساتھ ان کے مراد اس سے نودون نام ہیں کہ جب کے حق میں حدیث آیا ہے  
مناصہ داخل الجنة جہنم کے گھیر انکو یعنی یاد کیا ان ناموں کو داخل ہوا بہشت میں وہ یہ ہیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصُوْرُ الْغَفَّارُ  
الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَصَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمَذْلُومُ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ  
الطَّیْبُ الْحَنِیْفُ الْعَظِیْمُ الْعَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُفِیْضُ الْحَسِیْبُ الْجَبَلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْحَبِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ  
الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمُنِیْنُ الْوَلِیُّ الْمُجِیْدُ الْمُحِیْضُ الْمُبْدِیُّ الْمُعِیْدُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ  
الْوَاحِدُ الْمَلِکُ الْوَاحِدُ الْقَدُّوْرُ الْقَادِرُ الْمُقَدِّرُ الْمَقْدَمُ الْمُؤَخَّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الطَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُّ الْمُنْعَالِیُّ الْبَرُّ التَّوَّابُ  
الْمَغْنَمُ الْمَشْفُوعُ الْعَفُوْرُ الْوَدُوْدُ الْمَلِکُ ذُو الْجَلَالِ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الْمَقْشَطُ الْجَامِعُ الْعَقْلُ الْمَعْنٰی الْمَانِعُ الضَّارُّ الْبَاسِطُ  
النُّوْرُ الْحَادِیُّ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیُّ الْوَاقِعُ الرَّشِیْدُ الصُّوْرُ صَاحِبُ کُتَاتُفِ کہا ہے کہ واسطے اللہ کے صفات  
نیک ہیں مانند عدل اور احسان اور خیر اور رحمت کے پس انکی تعریف ساتھ ان صفات کے کرو اور کہا  
بعضوں نے کہ متعلق ہو ساتھ اخلاق ربانی کے اور مستصف ساتھ صفات حقانی کے وَذُرُوا الَّذِیْنَ  
یَلْبِذُوْنَ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْحَیوْرُوْا اور متابعی انکی جو کچھ راہی کرتے ہیں بیچ ناموں انکے کے چل سے یعنی جو  
نام کہ شریعت میں نہیں ان ناموں سے اللہ کو پکارتے ہیں جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ  
اور نصاریٰ یا ابا المسیح اور حکماء ملت اولی کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ احادیث متعلق اسمائے  
اصنام ہیں اسمائے الہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزیٰ عزیر سے اور منات منان سے بِیِّنْ وَرَکْنَا  
کَا نُوْا یَعْلَمُوْنَ اللہ عز و جل نے جاوینکے ملحد جو کچھ کہتے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر ان لوگوں کا کہ واسطے دوزخ کے  
پیدا کئے ہیں مذکور کر ذکر اہل بہشت کا فرماتا ہے وَمَنْ خَلَقْنَا اَمْ یَتَّخِذُوْنَ بِالْحٰیۃِ وَبِرَبِّہِمْ کَا نُوْا  
سے کہ پیدا کیا بنے واسطے بہشت کے ایک جماعت ہے کہ وہ راہ دکھاتے ہیں ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے  
عدل کرتے ہیں اپنے حکموں میں اور وہ جماعت ہماجر اور الضار اور سیر و انکے کی ہے رَضُوْا اَنْ یَّکُوْنَ  
اَللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَالَّذِیْنَ کَذَبُوْا اٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُہُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اور جنہوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو  
یعنی کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ کھینچنے کے انکو ہلاکت کی طرف اس طرح سے کہ نہ جانیں وہ یعنی جب گناہ کرتے ہیں  
تو نعمت انکو زیادہ دیتے ہیں تاکہ طغیان اور سرکشی میں زیادتی کریں امام قشیری نے کہا ہے کہ استدراج  
عطای بری اور انبیان شکر یعنی نعمت عطا کرتا ہے اور دل سے شکر بھلا یا ہے یہاں تک کہ مستحق عذاب ہوتا ہے







لَا تَأْتِيَكُمْ إِلَّا بَعْدَ مَا أَوْكِيَ شَيْءٌ قِيَامَتِ لَكُنَّا كِهَانِ هَسْتَوْنَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا سَوَالِ كَرْتِ هِنِ تَجْهَ سَ اِنْجَا  
 اُسْ كَ اُو ر و ق ت ك ا اُسْ كَ اِبْ طَرَحْ كَ كَ وَا ي ا ت و مَ ه ر ا نِ هِي اُو ر و س ت ر كْ شَا هِي س و ا ل اُسْ سَ اُو ر ح ا ل اُنْ كَ تَجْه  
 كَچھ ك ا م ہنیں اِس س و ا ل سَ ك یون ك م س و ا ل لہ ك ك م ك ی ك و ع ل م ا س ك ا ہنیں ہ ق د ا ن م ا ع ل م ا ع ن د ا ش ت و ك ر و س  
 ب ا ر ت ا ك د ا و ر م ب ا ل غ سَ س و ا ل ك ہنیں ہ ك ع ل م ق ی ا م ت ك ا ت ر و ك ی ت لہ ك ہن و ل ك ن ا ك ث ر ا ل ن ا س ك ا ب ع ل م و ن  
 ا و ر ل ك ن ا ك ث ر ل و ك ہنیں ج ا ت تے ا س ك و س و ا خ ل ك ك ك و ی ہنیں ج ا ت ا و س ط م ی ن ہ ك م ك و ا ل و ن م ن ك ہا ك د ا س م ح م د  
 ص ل ت لہ ع ل ی ہ و س ل م لہ ت ح ا ر ا ت ك و ك ی و ن ہنیں خ ب ر ك ر و ت ا ك م ن ر خ ع ل ك ك ا گ ر ا ن ی ا ر ز ا ن ہ و ك ا ك م ا ر ز ا ن ی م ن ك ر ك و  
 ا و ر گ ر ا ن ی م ن ی ی ج و ا ل و ت ا ك م ك و ن ف ع ہ و ہ ہ ا ب ت ا ت ر ی ق ل ا م ل ك ل ی ق س ی ن ف ع ا و ل ا ض ر ا ل ا م ا ش ا ا ل لہ ك ہ ہنیں ا خ ت ی ا ر  
 ر ك ش ا م ی ن و ا س ط م ج ا ن ا ب ن ك ك ع ك ا و ر ن ہ ض ر ك ا م ك ر ج و ج ا ہ سَ لہ ا و ر ج ہ ت ب ا د سَ و ك و ك ن ا ع ل م ا ل ع ب ل ا س ك ن ت  
 م ن ا ل ج ن ر ا و ر ك ر و ت ا م ی ن ك ہ بن ت ب ا ن ت لہ ك ك ج ا ت ا غ ی ب ك و ا ل ب ت ہ ت ل ی ا ج ل ا ی سَ سَ ك ہ م ا ل ا و ر م ص ف ت  
 ا و ر ف ت ا و ر غ م ی ت ہ م ا م س ن ی ا س و ا و ر ن د ل ك ت ی م ح ك و ب ر ا ی ك ك ف ق ی ر ا و ر م ر ض ا و ر ی خ ا و ر م ر م ی ت ہ ا ن ا ك ا ا ل ا ی د ی ن  
 و ب ش ر ل ق و م ی و م ی و ت ہنیں ہ ی و ن م ی ن م ك ر و ا ن ی و ا ل ا م ك ر و ن ك و ا و ر خ و ش خ ب ر ی د ی ن و ا ل و ا س ط م اُس ق و م ك  
 ك ہ ا ی م ا ن ل ا تے م ن ج ہ ہ ر ا و ر ج و م ن ل ی ا ہ ی و ن ا س ہ و ا ا ن ذ ج خ ل ق ك م م ن ن ف س و ا ل ح د ی و ج ع ل م ن ہ ا ز و ج ہ ا  
 ل ی س ك ر ا ل ہ م ا ل لہ ر و ہ ہ ج ہ ن ہ پ ی ك ی ا ت ك و ج ا ن ا ی ك ك ك ا د م ع ل ی ہ ا ل م ہن ا و ر م ی د ك ی ا ا س سَ ج و ر ا ل ك ا  
 ك ہ ح و ا ہ ی ن ت و ك ہ ا ر ا م ك ی ز ی ن ح ص ر ت ا د م ط ر ف ح و ك ك ا و ر ا ل ف ت ك ر ی ن ل سَ ف ل ا ت ا ع ت ہ ا ح م ل ت ع م ا ك ح ی ہ ا م ر ت ہ  
 ی س ج ب و ح ا ن ك ا ا د م ع ل ی ہ ا ل م م ن ح و ا ك و ی ع ی ن خ ل و ت ك ی اُس سَ ب و ج ہ اُ ح ا ی ا ح و ا ن تے ب و ج ہ ہ ل ك ا ی ع ہ ح ا ل م ہ ی و ی  
 ن ظ م ا د م ا ك ك ر ح م م ن د ر ا ی ا ی س ج ل ی ك ی س ا ح تہ اُس ب و ج ہ ك ی ع ی ن ا ت ی ج ا ت ی ح ت ی ف ل ا ا ت ق ل ت د ع و ا ل لہ د ع ا م ا  
 لَئِنْ اَتَيْتُنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ك ہ ب و ج ہ ل ہ ی و ی ح و ا ی ع ی ن ح م ل ب ر ہ ك ی ا د ع ا م ا ن ك ی ا د م ا و ر ح و ا ن تے ا ل ہ پ ر و ر د  
 پ ن سَ سَ ك ہ ا م خ د ا ك ر د ی ك ا ہ م ك و ف ر ز ن د ت ن د ر س ت خ ل ق ت م ی ن ح ی ت ص و ر ت م ی ن د ر س ت ا ل ب ت ہ ہ و ك ك ہ م ش ك ر ك ر ی و ا ل و  
 سَ ا س ن ع م ت پ ر ا ی ك ق و ل ہ ہ ہ ك ہ ج ہ ح و ا ح ا ل م ہ ی و ی ن ش ی ط ا ن ا ل ج ا ن ش ك ل ہ ن ا ك ر ا ی ا و ر پ و چھ ن ل ك ا ك م ح ا ر سَ  
 پ ی ت م ی ن ك ی ا ہ ح و ا ن تے ك ہا ت ج ہ س ع ل و م ہنیں ك ہا ك و ی و ر ن د ہ ی ا و ر چ ا ر ہ ی و ك ا ب ہ ر ب و چھ ا ك ك ہ م ا ن سَ ك ہ ی ك ا ح و ا ن تے  
 ك ہا م ی ن ہنیں ج ا ت ی ك ہا م ن ہ سَ ی ا ك ا ن سَ ی ا ن ا ك سَ ك ہ ی K ا ی پ ی ت ت ح ا ر ا ی چ ا ز ك ر ك ہ ی K ا ح و ا ر ی ن ا و ر ہ ہ ا ح و ا ل  
 ح ص ر ت ا د م سَ K ہا و ہ ہ ی ا ن د ی ت ن ا ك ہ ہ ی و چھ ا ل ی س د و س ك ہ ا ر ا و ر ك ل ہ ن ا K ر ا ی ا و ر ل سَ س ب ع م ك ا پ و چھ ا  
 اُ ح و ن م ن ہ ہ س ب ا ح و ا ل ك ہا ا ل ی س ب و ل ا K ك ہ ع م ن ہ ك ہ و ج ہ ا س م ع ظ م ی ا د ہ ی ا و ر س ت ج ا ب ا ل د ع و ا ت ہ ی و ن  
 ا ل لہ سَ د ع ا K ر و ك ا K ا س ح ل ك و م ث ل ت ح ا ر سَ ب ش ر د ر س ت خ ل ق ت پ ی د ك ر سَ ا و ر ا س ا ن ی سَ ہ ا ہ ر ك ا ل ی ك ی ن  
 ا س ش ر ط پ ر ك ہ ع ب ا ل ح ا ر ت ا س ك ا ن ا م ر ك و ا و ر ح ا ر ت ن ا م ا ل ی س ك ا ت ح ا م ر ت ت و ن م ی ن ح و ا ن تے اُس م ل ع و ن ك ف ر ی ہ ی ن ك ر



قبول کیا فلما انہما صلیا جعلا لہ شریکاً فیما انہما پس جب دیا اللہ نے انکو فرزند درست خلقت کیا انہوں نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اس چیز کے کہ دیا تھا انکو اور شریک کیا بیچ نام کے بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ کی جگہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کثاف اور قاضی میضائے کہا ہے کہ نفس واحد قضی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں جس حق تعالیٰ نے اسکو زوجہ اسکی جس سے عربی قرشی دی ان دونوں زن اور شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند ثاث تہ عطا کرے گا تو شکر اسکا کریں گے اللہ نے چار فرزند دے اُنہوں نے ناموں میں شریک اللہ کے سید کہے کہ عبد مناف اور عبد العزیٰ اور عبد قحیٰ اور عبد الہار نام رکھا حق تعالیٰ اللہ عمتا جیتر کوئن پس بلند جس اللہ اس چیز سے کہ شریک لائے ہیں قضی اور اولاد اسکی اور قول اول ضمیر مشرکوں کی شامل ہے سب مشرکوں کو ایشتر کوئن ما لا یخلق شیئاً وھم یخلفون کیا شریک لائے ہیں اللہ کی عبادت میں اس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتے کچھ اور قدرت بھی نہیں رکھتے پیدا کرنے کی اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں یعنی اللہ کے مخلوق ہیں اور مخلوق خالق نہیں ہوتا ولا یستطیعون کم تصرف ولا انفسہم یبصرون اور نہیں کر سکتے بت واسطے پوجنے والوں اپنے کے مدد کہ نفع پہنچا دیں یا ضرر دفع کریں اور نہ اپنی جانوں کو بد کرتے ہیں کہ کوئی انکو توڑے یا نجاسیت لگاوے تو مانع ہوں وان تدعوہم الی الھدی لا یبعوکم اور اگر ملاؤ تم اھی مسلمانو مشرکوں کو طرف ہدایت نہ پیروی کریں تمھاری سوا علیکم ادعوتکم ام انکم ضامنون برابر ہے اوپر تمھارے یا پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم جکے رہو سمجھ لیجئے کہ یہ آیت خاص ایک قوم کفار کی حق میں ہے جیسے الجہل اور میر واسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے ان الذین تدعون من دون اللہ عباداً امثالکم فادعوہم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقیین تحقیق کہ جبکو پکارتے ہو تم اھی مشرکوں خدا کے اور اللہ جانتے ہو بندے ہیں مثل تمھارے ملکوت اور مخضر فرمان الہی کے پس پکارو تم انکو پس جانتے کہ جواب دیں انکو اگر ہو تم سچے اس میں کہ یہ اللہ ہیں کیونکہ اللہ وہ ہے کہ اپنے عابدوں کی دعا اجابت کرے اللہم ادع لکم شئون یہاں کیا واسطے ان بتوں کے پانوں ہیں کہ اپنے کام کو چلتے ہیں ساتھ لنگے جیسے تم چلتے ہو ام طم اید یبطشون یہاں کیا واسطے لنگے ساتھ ہیں کہ چیزوں کو پکرتے ہیں ساتھ لنگے جیسے تم پکرتے ہو ام طم اعین یبصرون یہاں کیا واسطے انکھیں ہیں کہ دنیا میں دیکھتے ہیں ساتھ لنگے جیسے تم دیکھتے ہو ام طم اذان یسمعون یہاں کیا واسطے لنگے کان ہیں کہ عالم میں سنتے ہیں ساتھ لنگے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو کہ انکے نہ پانوں ہیں چلنے والے نہ ماتھے ہیں پکرتیوں لے نہ انکھیں ہیں دیکھنے والین نہ کان ہیں سننے والے پس تم اُنسے فاضل ہو کہ اور نہایت جہل ہے کہ فاضل مفصول کو پوجے سمجھ لیجئے کہ یہ آیت جہل کفار میں نازل ہوئی ہے بعد الزم کھانے کے کافروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہمارے خداؤں کی بڑائی مت کرو مبادا تم کسی افسانہ میں

جسوقت تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَدْعُوا اَسْمَاءَ اَسْرَافِکُمْ فَتَعْبُدُوْنَ فَا لَا تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلاؤ تم  
 شرکوں اپنے کو کہ اللہ کے سیدھے ہیں اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کر و تجھ سے جتنا تم سے ہو کے ہیں  
 دو وکیل تجھ کو میں قائم ہوں اللہ کی حمایت پر تمھاری مکر سے نہیں درنا بیت دو عالم کی عداوت سے ہی کیا اور  
 نگہبان ہے میرا اللہ کہ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهِ الَّذِيْ تَزَالُ الْکُفْبُ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہے  
 امارا اے قرآن اور وہی دوستی کر مابھی صالحوں کی وَالَّذِيْنَ نَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَفِیْعُوْنَ نَصْرَکَ وَلَا  
 اَنْفُسَہُمْ یَصْرُوْنَ اور جن لوگوں کو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سو اللہ کے نہیں کر سکتے مدد تمھاری اور نہ  
 جانوں اپنے کو مدد دیتے ہیں وقت توڑے نکارنے کے وَاَنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَی الْہُدٰی لَا یَسْمَعُوْا مِنْہٗ ۚ وَ اِنْ اَلَّکُمُ الرَّسُوْلُ  
 اے مسلمانو کا فروں کو طرف دین راست کے نہ خینے سمع قبول سے وَ تَرٰہُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ  
 اور دیکھا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ ظاہر میں آنکھیں کر رہے ہیں طرف تیرے اور حال یہ ہے کہ وہ  
 نہیں دیکھتے تجھ کو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہیں اور معنی تجھ سے غافل ہیں بیت حقیقت میں تیرے عارف  
 سے یہ سخت جاہل ہیں نہ سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ پوچھا کہ سر بہا  
 میں کیا ہے کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسے بائزید کو دیکھا آتش دوزخ اُسے حرام ہوئی اور حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق ایک دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس  
 دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر معلوم ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانے میں چند حضور  
 نے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہو گا اور وقت بائزید میں بھی تھوڑے لوگ جمال بائزید سے بیٹا ہوئے  
 بیت ناب نظر گہان دیدہ بچارے کو نہ چاہئے اور ہی دیدہ تیرے نظارے کو حِذِّ الْعَفْوَ کِرْ دُرْ کِذْرِ اِسْمِ  
 کو جامع اخلاق نیک سے فرمایا ہے اختیار کر عفو کو یعنی لوگوں سے آسانی چاہ مشکل بکڑنے سے ہو جاوے گی تباہ  
 یا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے گنہگاروں کے در گذر وَاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَاَنْہِرْ عَنْ الْکَافِرِیْنَ اور حکم کر  
 اوروں کو ساتھ بہتر اقوال و افعال کے اور نہ پھیر لے جاہلوں سے اور اُن سے مت جھگڑ بعضوں نے کہا ہے  
 عرف وہ خصلت ہے جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے ابو حمزہ بغدادی نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہے  
 لائق تر ہے اُس سے اعراض کرنا کثافت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا کہ  
 حقیقت اس سخن کی کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرمایا ہے کہ پیوند کر اُس سے جو تجھ سے قطع  
 کرے اور عطا کر اسکو جو تجھے محروم رکھے اور عضو کر اُس سے جو تجھے پرست کرے بیت جو تجھے زہر دے اسکو  
 جو کرے قطع اُس سے کہ پیوند سمجھئے کہ حقیقت میں اصول مکارم اخلاق ہی ہیں کہ اُس حکیم مطلق علی شانہ  
 نے فرمائے وَاِمَّا یَنْهٰی عَنْکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور اگر سوئے کہ سے تجھ کو شیطان کی طرف

وسوہ ڈالنے والا پس پھر ساتھ اللہ کے شرک سے باز آئے ہیں بعد ان شریک کے اور ترخ بمعنی نارنجی  
 اَنَدَبِمِيعٍ عَلِيمٌ حَقِيقٌ وَهَسَّ وَالْاِیُّ جُو تُو کُیے جانتے والا ہے جو تودل میں رکھے اِنَّ الدِّیْنَ اَشْوَدُ اِذَا مَسَّ  
 طَائِفَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ تَذَكَّرُوْا اِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ حَقِیقٌ جُو لُو کُ کہ دیتے ہیں اللہ سے یار پھر کرتے ہیں شرک  
 اور عاصی سے جب مس کرتا ہے انکو وسوہ شیطان پا کر لیتے ہیں خدا کو اور اسکی وعید سے اندیشہ کرتے ہیں  
 ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہیں راہ صواب کو اور خطرہ شیطانی کو دفع کر کر طریقِ رحمانی پر چلنے لگتے ہیں وَاِخْوَانُهُمْ  
 یَبْدُوْنَ لَهُمْ فِی الْاٰیٰتِ تَذَكُّرٌ وَّنَافَعٌ اَوْ بَحَیْ کَافِرُوْنَ کَی شَیْطَانِیْنَ مِّنْ کَیْخِیْطِیْنَ کَافِرُوْنَ کُوچ کمرہی کے پھیر  
 تھے کمرہ کئے جاتے ہیں وَاِذَا لَمْ تَنْفَعْ بِاٰیٰتِہِمْ قَالُوْا لَوْلَا جِئْنٰہُمْ بِاٰیٰتٍ اَوْ جِبْہِیْنَ لَانَا لَوْ اَنْتُمْ بِاٰیٰتِ  
 قُرْاٰنِ کِی وقت خواہش انکی کے کہتے ہیں کیوں نہیں کھینچ لانا اسکو کے ولے جب آیت طلب کرتے  
 اور نزول میں اسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریقِ استہزا کیوں نہیں بنا تا آیت جیسی اور آیتیں بنائی ہیں حق  
 تعالیٰ نے امر فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَا اَتَّبِعُ مَا یُوحِیْ اِلَیَّ مِنْ رَبِّیْ کہہ سوا اسکے نہیں کہ میں میری کرتا ہوں  
 اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے پروردگار میرے سے اور تصنیف کرنا قرآن کا نہیں ہے  
 هٰذَا بَصٰیْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَهُدًی وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یہ قرآن دلیلیں ہیں کہ جسے حق ظاہر ہے  
 ہو جاتا ہے نازل ہوا پروردگار تمہارا لیے اور راہ دکھایا اللہ ہی اور رحمت ہے واسطے اس گروہ کے  
 کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول پر اسباب نزول میں ہے کہ جو ان الضاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا  
 جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھ پڑھتا جاتا تھا یہ آیت اُتری وَاِذَا قَرِیْئَةُ الْقُرْاٰنِ فَاسْتَمِعُوْا کُلُّهَا وَانصِبُوْا  
 لَعَلَّکُمْ تَرْحَمُوْنَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز میں پس سنا سکو اور چکے ہو رہو امام کے ساتھ مست پڑھتے جاؤ  
 تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ سکوت لازم ہے جہاں قرآن پڑھا جاوے لیکن عامہ علما  
 خارج نماز کے مستحب کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد سکوت ہی وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل  
 ہوتا ہے آیات قرآنی کو وَاذْكُرْ ذٰلِكَ بِیْ نَفْسِکَ تَضَرَّعًا وَخِیْفَةً اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار  
 اپنے کوچی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے بیت امید فضل پر تیرے سب اپنی زاری ہے بخوفِ عدل  
 سداچی کو ترس گماری ہے وَدُّوْنَ الْجَہَنَّمَ مِمَّنْ الْقَوْلِ بِالْعُدُوِّ وَالْاَصْحٰلِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْخٰفِلِیْنَ  
 اور کم جہالت سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو خافلون میں سے ذکر خدا کے یہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد است  
 ہے اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض و وام ذکر ہے اور یہ وقت افضل اوقات شبانہ روزی ہیں اس واسطے  
 انکو ذکر فرمایا لکھا ہے کہ کفار مکہ مسجد سے جناب الہی کے نفرت کرتے تھے چنانچہ کہتے تھے لما قَامَ رَاوَدَہُمْ  
 نَفُوْدًا سَوْحًی تَعَالٰی نے فرمایا اے حبیب میرا اگر کافر مسجد سے میرے سرکشی کرتے ہیں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ







تو مناسب تر ہے حضرت اس بات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرتؐ فرمایا کہ میں گویا جنگ  
 گاہ دیکھ رہا ہوں یہاں ابو جہل مرا پر اہو گا اذ یہاں امیہ بن خلف اور یہاں فلانا اور یہاں فلانا اور جو آپؐ فرمایا تھا  
 وہی ہوا ایک قدم کی مسافت پر بدل اسوئی تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو بدر میں کہ نہر میت گاہ کفار ہی اللہ بخانہ لیا جو  
 کما لَفَرْحَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْنِكَ بِالْحَقِّ ج طرح سے نکال انھیں کو روگرد گار تیرے نے گھر تیرے کہ مدینہ ہی ساتھ  
 حق کے وَإِنْ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَادُھُونَ اور تحقیق ایسا کہ وہ مسلمانوں میں سے اللہ ناخوش رکھتے ہیں بدل  
 جانے کو بے اسباب اور بیخ سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب یجاد لَوْ ذَكَرْنَا الْحَقَّ بَعْدَ مَا بَيْنَ جھگڑا  
 اگر تیرے سے بیخ اختیار حق کے کہ جہاد ہے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوا انہیں کہ جہاد واجب ہے یا بعد اسکے کہ معلوم کیا انھوں  
 کہ تیرے بتانے سے کہ اعدا پر فتح تاب ہو گئے اور باوجود اسکے ایسے جاتے ہیں كَأَنَّمَا يَسْقُونَ إِلَى الْكُوفِ وَهُمْ يَمْشُونَ  
 گویا کہ مانگے جاتے ہیں طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہیں اسباب اور علامات موت کی اور یہ صورت سب  
 قلت عدد اور مدد کے اور کمی زاد اور استعداد لکھنے کے حتیٰ کیونکہ تمام شکر تین سو پانچ آدمی کا تھا اور ستر اوٹ تھے  
 اور دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلواریں يَوْمَ ذِي الْقَعْدِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا لَكُمْ وَتُودُونَ أَنْ تُخِشُوا ذَاتَ  
الشُّوْكَ تَكُونُ لَكُمْ اور یاد کرو جب وعدہ کرتا تھا کہ ایک دو جاعتوں میں سے کہ قافلہ اور شکر کفار ہی کہ وہ  
 واسطے مختار سے ہے اور دوست رکھتے تھے تم یہ کہ بن شوکت والا ہو یعنی قافلے واسطے مختار کے کیوں کہ بن  
 لیا تھا کہ قافلے میں چالیس سوار سے زیادہ نہیں اور شکر بنو سوچا پس مردوں کا ہی پس تم سب کھینچ  
 یابیل تھے وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ أَنْ يَخِيءَ الْحَقُّ بِكَلِمَاتِهِ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ آیتوں  
 اپنی کے کہ ذات شوکت کے لڑائی کے حق میں نازل کی جب یا ساتھ وعدوں فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کہے یا ساتھ  
 کلمات ازلی کے کہ قتل اور قیدی میں کفار کے لوح محفوظ پر لکھے وَيَقْطَعُ ذَا الْكَافِرِينَ اور کاتے جبر کافروں کی  
لِيَخِيءَ الْحَقُّ وَيَبْطُلَ الْبَاطِلُ وَذَكَرَ الْخَيْرُ مُؤْتٍ تو کہ ثابت اور ظاہر کرے دین اسلام کو کہ حق اور جہاد کے  
 اور گناہ کے کفر کو کہ باطل ہے اور اگر چہ چاہیں اور ناخوش رکھیں اس بات کو کافر اذ تَسْخِطُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَغْنُوا  
 لکم اور یاد کرو جو وقت فرما دیتے تھے تم روگرد گار اپنے سے اور کہتے تھے اغشایا غیبات المسخین وَأَنْصُرَ عَلِيٌّ  
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنون کو ہلاک کر گیا  
 اور کوئی ہو گا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمہارے إِنِّي خُذْتُكُمْ بِالْغَفْلِ مِنَ الْمَلَا ئِكَةِ  
مُزِدِّخِينَ یہ کہ مدد و گناہ کو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے سے اور لانے والے یہ ہزار ہزار شکر ملائکہ ہیں اور  
 پیچھے فوج ہے ان کے اور لقب بخیلی میں مجاہد سے منقول ہے کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اور نے قتل نہیں کیا اور آل  
 عمران میں کہ ثلثہ اور خمسہ گذرا ہمت بشارت تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار تھے پیچھے ان کے پھر ہزار تھے اس طرح پانچ ہزار



فرشتوں کو جو حکم قال کریگا ہوا تو یہ نہیں سمجھتے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی جاوے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر نہ  
 وَاخِذُوا مِنْكُمْ كَلْبًا نَارًا اور مارو انہیں سے ہر لڑی پر مارو اس سے ہر بندہ صاحب یا نام دست و پائی ذلک بانہم  
 شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ یہ ضرب انہیں سولے ہے کہ انہوں نے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اس کے کا ومن  
 تَشَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اس کی کاپس تحقیق  
 اللہ سخت عذاب کریں والا ہی مخالفوں پر دنیا میں ساتھ گرفتاری کے اور آخرت میں ساتھ تھواری کے ذالک  
 فَذَوْقُوا وَاتَّكُفُّوا عَذَابَ النَّارِ یہ بھی عقوبت ای کافروں چھو اسکو اور تحقیق واسطے کافروں کے  
 ہے عذاب ان کا یا انہا الذین آمنوا الذین کفروا وَاخِذُوا مِنْكُمْ كَلْبًا نَارًا لوگو جو ایمان لائے ہو جو حق  
 کہ ملاقات کرو تم ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے لشکر بازہ کہ واسطے حرب تمہاری پس مت پھراؤ لئے بیٹھوں  
 یہ حکم اول اسلام میں تھا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے پھر آیت آلان خفف اللہ عنکم سے منسوخ ہو  
 چنانچہ عقیقہ اوگامین بوجہ یومین ذلک لعلکم تَقْوٰی فَاخِذُوا مِنْكُمْ كَلْبًا اور جو کوئی پھیر دے لئے اللہ  
 بیٹھ اپنی مگر صرف کریں والا واسطے لڑائی کے کہ پیچھے ہٹ کر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہو اور پھر پھر مارا  
 یا جگہ پر نہ الا طرف جماعت مسلمانوں کے یعنی اوھر کے غول سے اوھر کے غول میں جاوے اور جو کوئی ہو  
 ان دو وجہ کی بیٹھ پھیرے اعدائے فَعَذَابُ اللَّهِ يَعْصِبُ مِنْ اللَّهِ وَمَا وَدَّ جَحَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھ  
 عَصَی کے اللہ کی طرف سے اور جگہ رہنے کی اس کے دوزخ میں وَبَشَّ الْمَصِیْبُ اور بری جگہ پھر جانے کی دوزخ  
 لکھا ہے کہ جب دو نو لشکر مقابل ہوئے مسلمانوں نے حملہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الہی  
 جو وعدہ کیا ہے وفا کر جبریل آئے اور کہا کہ مٹی کے اٹھا کر کافروں کی طرف پھینکو آپ نے شامت الوجہ کہہ کر  
 پھینکی انہوں میں کافروں کے پرکٹی وہ اکھیں ملنے لگے فرشتوں نے مارنا شروع کیا اور مومنوں نے ہتھیار لگائے  
 سرسردار عرب کے مارے گئے اور شکر گو گرفتار کر لے آئے بعد اسکے اہل بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا ہم نے  
 مارا دوں کہتا تھا ہم نے اسیر کیا ہی تعالیٰ نے آیت اناری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ پس  
 نہیں مارا تم نے انکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا انکو کہ تمہیں قوت دی اور غالب کیا وَمَا دَعَبَتْ  
 اُذْ دَعَبَتْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَحِیْمٌ اور نہیں پھینکا تو نے اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم شت خاک کو رو اعدا پر جو  
 پھینکا تو نے اور پھینکا تیرا اب انتھا کہ تمام لشکر کے انکو نہیں پر جاوے لیکن اللہ نے پھینکا تھا اسکو کہ ہر ایک کی  
 آنکھ میں پہنچ گیا اصناف فعل ساتھ عید کے کسب کی راہ سے ہے اور خلق کی راہ سے اللہ کی طرف صاحب  
 تاویلات کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے راہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھ فناء افعال کہ لئے سلب فعل کر کر اثبات  
 اپنے فرمایا کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام بقا اللہ کے تھے سلب کیا فعل



کہ ومارسیت اور نسبت دی فعل کی طرف لگنے کہ اور نسبت اور اثبات اپنے سے کہ و لکن اللہ دخی مما افادہ معنی  
تقصیل کرے جمع میں فیکون الذی محمد رسول اللہ ص بالہ بنفسہ مادہ ص اذ دینت پڑھ کے جان رتبہ پیغمبر آخر  
الزمان جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا پھر نفس کا لگنے تھا اس پر عبور یہیں سے مرتبہ اپکا اور اوپر پیغمبروں کا درجہ  
کہ و کہ داؤد کے فعل کی نسبت طرف واؤد کے کی کہ و قتل داؤد جالوت نہ اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے  
فرمائی کہ مادہ ص اذ دینت و لکن اللہ دخی برفرق ہی کہ بندہ کے فعل کے اضافہ طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور  
نثر و افات اور حوادث سے ہے بیت ایک با خدا ہی یک میں خودی کا نشان ہے اس میں اور اس میں  
فرق زمین آسمان ہے وَلَيْسَ الْكَافِرِينَ مِنْهُ بَلَاءٌ حَسَّاسٌ اور یہہ جو کچھ حق تعالیٰ نے کیا اس واسطے ہی  
تو کہ آزمائش کرے جو مسنون کو ساتھ نعمت کے اپنی طرف سے آزمائش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہے کہ بلائے حسن  
یہ ہے کہ اگر انکو نفوس اپنے سے فانی کر کر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام شیری نے کہا کہ بلائے حسن یہ ہے کہ  
مبتلائے مشاہدہ کرے کہ مبتلا کو عین بلا میں مشاہدہ ہے نظم اس کی طرف کے رنج و غم جان لیا نہ یعنی کہ جو دیکھ  
سوا یہ ہے و یا نہ رافت رحمت کو ہم نے رحمت سمجھا نہ جو در دل آیا راحت جان لیا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ  
سنے والا ہے فرماؤ اور دعا تمہاری جاننے والا ہے بیتین تمہاری اس واسطے دعا قبول فرمائی ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ  
کہ دیکھی وَإِنَّ اللَّهَ مُؤْتِنٌ كَيْدَ الْكَافِرِينَ اور یہہ بھی ہے کہ اللہ مست کر نیو الا ہی مکر کا فرو کا لکھا ہے کہ  
کافروں نے کے سے نکلے ہوئے کہبتہ رفیعین جا کر دعا کی تھی کہ الہی فتح دے ان دونوں شکرو نہیں ہے اس لشکر کو  
جو راویاقتہ تر ہی اور دین اسکا فاضل تر ہی اور ساتھ تیرے دوست تر ہی اور ابو جہل نا اہل نے بھی وقت جنگ  
دعا کی تھی کہ اللَّهُمَّ اضْرِبْ أَعْنَاقَ الْفُجَّارِ سبجانہ فرماتا ہے کہے والوں کو خطاب کر کر کہ إِنْ تَشْفِقُوا فَمَا لَكُمْ  
الْفَتْحِ اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہارے پاس فتح اس دین کی جو دوست تر ہی نزدیک سیر و ان تفتحوا  
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز رہتے ہو ای کافروں جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عمار پیغمبر سے پس وہ بہتر ہی واسطے  
تمہارے قتل دینا اور عذاب آخرت وَإِنْ تَقُودُوا وَأَنْتُمْ اور اگر پھرو تم ساتھ لڑائی مسلمانوں کے پھر آؤ نیلے  
ساتھ فتح انہی کے وَلَنْ تَغْنِبَ عَنْكُمْ فِيكُمْ شَيْئًا وَكُذِّبَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اور ہرگز نہ کفایت کر گی تم سے اب  
کافروں جو باعث تمہاری کچھ اور اگر رہتے ہو یعنی کچھ بلا و فتنہ مکر کی لگی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والوں کے حق پاری  
اور دعا گاری میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا  
کہ و اللہ کی اور پیغمبر کے کی اور مست منہ پھیر دس سے مراو آیت سے امر با طاعت پیغمبر ہی اور نہی مخالفت  
انہی سے اور ذکر طاعت ہی کا اس واسطے ہی کہ تا آگاہ ہوں کہ طاعت ہی با طاعت رسول ہی بیت جس نے  
طاعت انہی کی طاعت خدا کی اس نے کی نہ ماننا حکم انہی پس عین حکم ایزدی نہ پس حکم رسول سے مست عدول کر





ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر میں رعایت کر نیکی جہاد میں سستی لاؤ گئے و  
 اَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ اور جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے اس پر کہ ضرر ظلم کا اس کے  
 اور لوں کو پہنچے وَاذْكُرُوا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُونَ اَنْ يَّخْطِفَكُمْ النَّاسُ اور یاد کرو اس  
 مہاجر و جسوفت کہ تھے تم مٹھورے ناتواں گئے جاتے تھے چچ زمین کے پہلے ہجرت سے ڈرتے تھے یہ کہ  
 اوجیک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہ کہ جو کے سے بچنے کے مشرکان عرب تاراج کر نیکی نہ  
 قَاوَلَكُمْ وَاَيْدٍ كُمْزِبَصْرَةٍ پس حکمتہ تمکو اللہ نے مدینے میں اور قوت دی تمکو ساتھ مدد اہی کے یا انصار کو  
 مددگار کیا تمھارا یا فرشتوں کو معین کیا بدر میں وَاذْكُرْ لَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور رو  
 دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتوں پر حرام تھیں تو کہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام تغلبی نے کہا ہے کہ  
 بعض صحابہ مغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں اور وں سے کہتے تھے منافق شکر مشرکوں کو خبر کرتے تھے یہ کہ  
 اَيُّ لِيَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اِیُّ لُوگو جو ایمان لاتے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول  
 کی ظاہر کرنے میں بات کے اور ایک قول ہے کہ مغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار بنی  
 قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورہ کیا پوچھا کہ حضرت ہم سے کیا کر نیکی ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ کرو میں تمھاری یا  
 پھر سمجھا کہ میں نے خیانت کی وہاں سے مسجد نبوی میں اگر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہاں تک کہ توہ  
 انہی قبول ہوئی اور یہ آیت اُتری اور بعضوں نے کہا ہے خیانت مت کرو خدا کی ترک فراموشی میں اور رسول  
 کی ترک سنت میں وَخَوِّفُوا اِمَّا نَا تَكُمُ وَاَنْتُمْ تَغْلِبُونَ اور مت خیانت کرو امتوں اپنی میں کہ آئین رکھتے ہو  
 تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہے خیانت کا اور واجب ہے خطر رکھنا امانت کا وَاَعْلَمُوا اَنَّ اَمَوا لَكُمْ وَاَوْلا دَكُمْ  
 فَتَنَةٌ اور جانو یہ کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہے کہ ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ ہنیں از ما تمھارا  
 چاہئے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزندگی تمکو گناہ میں نہ لے بیت مال و ولد فتنہ ہیں فتنے سے دور  
 دور وای ہے اس پر کہ جو فتنے کا چاہے چلوں وَاَنْتَ اللّٰهُ عِنْدَهُ اَجْوَدُ عِلْمًا اور جانو یہ کہ اللہ نزدیک اس کے  
 احقر ہے پس طلب ثواب میں کوشش کرو اور جمع مال اور جب اولاد سے باز رہو یا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنْ  
 تَغْفُو اللّٰهُ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا اِیُّ لُوگو جو ایمان لاتے ہو اگر زہر پیڑ گاری کرو گے اللہ کی کر گیا واسطے تمھارے فتح کہ جس  
 مبطل اور حق میں امتیاز ہو جاو گیا بحر المعانی میں ہے کہ حق تعالیٰ بسبب تقویٰ کے افاضہ کر گیا تم پر پر ارجال  
 اور انکار گیا انوار جمال اپنے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور چچا تو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صفو  
 وجود یہ کہتے ہیں متقی وہ ہے کہ فعل کے افعال الہیہ میں فانی ہوئے ہوں اور صفات اسکی صفات حق میں کم  
 کہے ہوں اور ذات اسکی ذات مولیٰ میں نیست اور نابود ہو گئی ہو بیت رافت تو نہ پوچھ ہم سے اسرار وجود

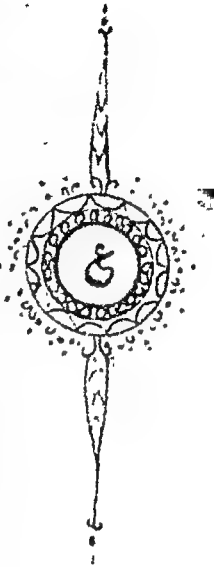


آئی تھی نظر نہیں ہیں اطوار وجود جو نیت ہو گیا ہو ضرور ہستی کی تائیں یہاں جس وجود اور نہ آثار وجود و کفر  
 عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور دور کر گیا تم سے برائیوں کی بخاری اور بخش گیا واسطے تمہارے  
 اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے لکھا کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو گئے سو ابوبکر اور علی رضی اللہ  
 عنہما کے کوئی حضرت کی خدمت میں نہ رہا قریش دار الندوہ میں جمع ہوئے ابلیس بیخ بخدی کی شکل بن کر آیا وہاں  
 مشورہ کر رہے تھے سب ایک کہہا پیغمبر کو محبوس کرو اور آب و نان مت دو آپ مر جاوینگے ابلیس نے یہ بات  
 نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اگر اہل مدینہ ایمان لائے ہیں یا رائے اکثر وہاں گئے ہیں اور بنی ہاشم اس شہر میں بہت ہیں  
 سب اتفاق کر کر تم سے لڑینگے اور انکو چھالینگے دوسرے نے کہا کہ انکو اس ولایت سے نکال دو جہاں چاہیں چلے  
 جاویں ابلیس نے کہا جہاں جاوینگے لوگ جمع کر کر تم سے مقابلہ کرینگے ابو جہل نے کہا کہ میں میرے مین تو یہ آتا ہے کہ  
 ہر قوم میں سے ایک ایک شخص جمع کر کر انکو مار دالیں جون انکا تمام قباہل میں منتر ہو جاوے بنی ہاشم سب نہیں  
 لڑینگے بالضرور دیت پر راضی ہو جاوینگے ابلیس نے یہ بات پسند کی ابو جہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک  
 شخص بلا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کریں حیرت میں اگر حضرت کو اس مشورے کی خبر کی حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو  
 اپنے بھوئے پر لایا اور صدیق اکبر ہمراہ لے فار کو گئے حق تعالیٰ وہ نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلوا تا  
 ہے کہ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيَتَّبِعُوكَ وَتَتَّبِعُوا أَتَيْنَاكَ آيَاتِنَا لِيَكْفُرُ بِكَ اور یاد کرو اسکو کہ جو وقت مکر کرتے تھے  
 ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو کہہ کر کہیں تجھکو یا مار دالیں تجھکو ساتھ تلواروں مختلف کے یا نکال دیں  
 کے سے وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ اور مکر کرتے تھے وہ اور جزا دیتا تھا انکو اوپر مکر کرنے کے اللہ و خیر  
 اَلْمَا كَرْنِ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہے مکار و نکاح اور جزا مکر کی یہ ہے کہ انکا مکر انہیں کبیرف رو کر تاج اور دیوا  
 اور کے کرنے کو کھود دیتے ہیں اللہ انہیں کو اس میں گرا تاج بیت اور کے کرنے کو جو کھود چاہے کیوں نہ  
 وہ خود گر پڑے اس میں تباہ لکھا ہے کہ نصیرن سارث ملعون تجارت کے واسطے فارس کو گیا تھا وہاں سے قصہ تم  
 اور ہند یار کا خرید کر لایا اور کہنے لگا کہ لو یہہ فسانہ شیریں تر لایا ہو میں کہا میں یوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے  
 جو ہمارے سامنے پڑھتے ہیں حق تعالیٰ اس کے عباد کی جزا دیتا ہے کہ وَإِذْ أَنْتَلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا فَأَوْفَدْنَا مِغْنًا  
لَوْثًا لَّكُنَّا لَوْ جَوْفَتٍ پر بھی جاتے ہیں اور نصیر اور متابعت والوں اسکی کے آیتیں قرآن ہمارے کی کہتے ہیں  
 تحقیق سناہنے اس کلام کو اگر چاہیں ہم اللہ کے لیون مانند اسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق تعالیٰ  
 نے فرمایا تھا عرب والوں کو فَأَوْفَدْنَا مِغْنًا لَّكُنَّا لَوْ جَوْفَتٍ من مثله تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اسکے بنا لینگے عدا  
 اور جھگڑا تھا اور دوسرے نے کہا مِثْلُ هَذَا ان هَذَا الاساطیر الْأَوَّلِينَ یہہ مگر کیا نیان پہلون کی اور ہم بھی ایسی کیا نیان  
 بہت جانتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سن کر فرمایا کہ واسے تجھ پر یہہ کلام اللہ کا اللہ کبیر





شرح لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہ آیت اتنی کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہیں فسیف قو ظائم تکون علیہم  
 حشر من یغلبون پس البتہ خرچ کر نیکی مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر لگے افسوس اور شیمانی کیونکہ مال  
 کیا ہوا ماحذ نہ لگیا اور معصونہ ملیگا پھر مغلوب ہوئے آخر کار یعنی فتح مکہ کے دن اور یہ معجزہ قرآن کا ہے کہ حشر آئندہ  
 کا دے والذین کفروا الی جہنم یحشرن اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے اٹھتے تھے جاوینگے اور یہ مغلوب  
 ہونا کافروں کا واسطے ہے لیکن اللہ الخبیث من الطیب تو کہ خدا ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے  
 کہ سو میں ہے ویجعل الخبیث بعضہ علی بعض فیرمکہ جمیعاً فجعلہ فی جہنم اور کرے ناپاک کافروں کو بعض  
 اسکا اوپر بعض کے پس تو وہ کرے اسکو اکٹھا پس کرے اسکو جہنم کے اولئک ہم الخاسرون یہ لوگ ملید  
 وہ ہیں ٹوٹا یا بھولے احوال اور اسوال اپنے میں قل للذین کفروا ان یتفقوا یتفقوا یتفقوا یتفقوا سلف  
 کہہ واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے ہیں جیسے یوسفیان اور اصحاب اس کے گمراہ آئین کفر سے اور عداوت  
 پیغمبر سے بخت عداوت واسطے لگے جو کچھ گذر گناہوں انہی سے وان یعوذوا فعد مضت سنۃ الذکرین  
 اور اگر پھر کریں عداوت اور مقابلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری ہے عداوت پہلوں کی کہ پیغمبروں پر لشکر حرکھالائے  
 تھے وقایلوہم حتی لا تلوک فتنۃ ویکون الذین کلہ اللہ اور لڑوایں سو منو اہل کفر سے یہاں تک کہ  
 رہے فتنہ یعنی ترک اور ہوو دیں تمام خالص کہ توحید ہے یا عبادت واسطے اللہ کے فان اتفقوا فان  
 اللہ یما یجملون بصیرت پس اگر باز رہیں کفر سے ساتھ ایمان کے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیہ کے پس  
 تحقیق اللہ ساتھ اس جزیہ کے کہ کرتے ہیں یہ دیکھتا ہے مناسب اس کے لڑوایگا وان تو کو افا علوا ان اللہ  
 مولکم اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز نہ رہیں لڑائی سے پس جانو یہ کہ اللہ دوست ہے تمھارا  
 نعم المولیٰ ونعم النصیر اچھا دوست اور یاری کہ دوستوں کو اپنے صنایع نہیں چھوڑتا اور اچھا مددگار  
 کہ موسنون کو مشرکوں پر غالب کرنا واعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسۃ وللرسول ولذی  
 القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل اور جانو تم ای موسنویہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافروں سے ساتھ قہر  
 کسی سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والوں رسول  
 کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں اور واسطے یتیموں کے کہ مسلمان محتاج ہوں اور واسطے فقیروں کہ مسلمان  
 ہوں اور واسطے مسافروں موسنون کے سمجھ لیجئے کہ جمہور علماء کہتے ہیں کہ ذکر اللہ کا یہاں واسطے تعظیم اور برکت  
 کے ہے اور غنیمت میں سے چار حصے مقابلوں کے ہیں اور پانچواں حصہ پانچ جگہ مستقیم تھا رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم اور ذی القربی اور یتیمی اور مساکین اور ابن السبیل میں حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانوں  
 کے کام میں لاویا امام کو دو یا ان چار حصوں میں جو باقی ہیں ملا دو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ



و سلم کے وفات سے حصہ آپ کا اور ذی القربی کا سا قاطع ہے سارا خمس باقی تین حصوں میں صرف کیا جاتا ہے اور  
امام مالک کے نزدیک امام کی رائے پر موقوف ہے جہاں ضرور ہو و مان صرف کریں اور ابو الحالیہ اور بیع منقر  
میں اس قول میں کہ خمس موافق آیت کے چھ قسم کریں ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت اور زینت پر صرف  
کریں اور باقی پانچوں جگہ جو مذکور ہیں بائیں اور سائل تقسیم غنائم کی کتب فقہ میں مذکور ہیں اس پر اتفاق خمس  
غنیمت کو موافق فرمایا ہے تقسیم کر وان کنتم ائمتہم بیا لله وما اتوا کنا علی عبد فایومہ الضیق ان  
یومہ النفع الجمعان اگر ہوتی حقیقت میں ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہوئے اور  
بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دن فیصلے کے یعنی دن بدر کے جس دن کہ ملے تین دو جا عین  
مسلمانوں اور کافروں کی وہ تاریخ سترھویں رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا واللہ علی کل شیء  
قدیر اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے بخورے مومنوں کو دن بدر کے اوپر پرے لشکر کفار کے غالب کر دیا  
اذا ائمتہ بالعدو والذینا وھم بالعدو والفضوی والربک اسفل منکم اور یاد کرو جو وقت کہ تھے تم کنار  
وادی پر مدینہ کے طرف ریت میں پاؤں کرتے تھے پانی تھا اور وہ دشمن تمھارے کنارے پرے مدینہ سے ہیں  
محکم میں اور پانی پر قادر تھے اور سو اکرار وان کے بوسعیان وغیرہ چھپے تھے تم سے تین فرسخ و کوٹوا علی  
اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنوں سے جو پرے کنارے پر تھے اور ان کے فوج کی کثرت اور ہتھیاروں کی زیادتی  
سے لا خذلکم فی البعاد البتہ اختلاف کرتے ہیج وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے اور بے سلاح اور وہ  
بہت تھے اور ہتھیار بند و لکن یقضی اللہ امر اکان مفعولاً و لیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے اور ان کے بغیر  
وعدیکے تو کہ تمام کرے اللہ اس کام کو کہ تمھارا علم میں اس کے وہ فتح دوستوں کی تھی اور شکست دشمنوں کی یہ  
لہلک من ہلک عن بینہ ویحیی من حی عن بینہ لفظ تو کہ ہلاک ہو جاو وہ شخص جو ہلاک ہونا چاہیے لیکن  
اور جیتا رہے جو شخص کہ جیاجی دلیل سے یعنی واقعہ بدر کا آیات عظیم سے جس نے دیکھا مایا حیا انکو حجت اور غلظت  
یا مراد میں ہلاک سے اہل کفر میں اور من حی سے اہل اسلام یعنی صدور کفر اور اسلام ان سے اوپر حجت واضحہ کے ہجج  
کافر ہو اطلال انکا ظاہر ہے اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اس کی روشن ہے وان اللہ لیسامع علمہ اور تحقیق  
اللہ البتہ سنے والا ہے اقوال ہوسن اور کافر کے جانے والا ہے احوال ان کے نقل ہے کہ اس شب کہ صبح کو جبکہ جنگ  
بدر واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعمیر فرمائے کہ دوست  
غالب ہونگے اور دشمن مغلوب مسلمان بہہ خواب اور یہ تعمیر نگر خوش ہوئے سوائے نعمت کا اللہ تعالیٰ مالک  
فرماتا ہے کہ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ یؤیکم اللہ فی منامک فلیلا جھوٹ کہ دکھاتا تھا جھٹکوا اللہ  
یج خواب تیرے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا وہ دیر ہو اور فتح پائے و لو انکم کثیرا لفسدتم و لشدتم

فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 الْبَيْتَ جَعَلْتُمْ تَمَاجِيعَ كَامِ لِرَأْيِ كَيْفَ لَرَّيْ يَجَاكُ وَلَكِنْ الشَّيْءُ سَلَامَتِ رَكَاةُ كَوَسْتِي سَيَ أُوذِرُوا جَعَلْتُمْ تَمَاجِيعَ  
 ضَرَّاعِلَ سَيَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 وَأُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 رَضَى الشَّيْءُ عَنَّا نَزَّ وَجَعَلْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 وَهُوَ نُوَسَّوْكُمْ بِسَاحِلٍ تَحْتَ وَجَعَلْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 شَرُوعَ هُوَ أَتَى تَعَالَى فِي مَوَسُّونَ كَوَلَطَرِينَ مَشْرُوكُونَ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 دَلَّ شَكْتَهُ هُوَ كَرْتَمُ كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 مَوَسُّونَ كَوَلَطَرِينَ مَشْرُوكُونَ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 مَعَالِمَ سَوَاسِطِهِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 نَزَّجَعُ الْأُمُورَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 أَذْكُرُوا اللَّهَ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 رَسُوْقَمَ سَيَالِ جَنَاتٍ سَيَ مَتَّحُوا أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 وَكَرْتَمِ سَيَ وَفَتْ تَلَوَّارَ مَرْسَلَةٍ يَابِدَ عَاكِرِي كَا فَرُونَ كَوَلَطَرِينَ مَشْرُوكُونَ  
 جَيَّ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 جَيَّ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 قَالِ مَن وَلَا تَأْذَنُوا هَفْشَلُوا وَفَتْ تَلَوَّارَ مَرْسَلَةٍ يَابِدَ عَاكِرِي كَا فَرُونَ  
 يَنْعَ دَوْلَتِ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 جَيَّ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ  
 وَاصْبِرُوا أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ يَبْتَغُوا وَرَاءَ النَّاسِ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ أُوذِرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُجَاهِلُونَ  
 سَلَامَتِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ كَيْفَ دَوَّلَانِ



منتشر ہو سو حق تعالیٰ مسنون کو فرماتا ہے کہ تم انہی طرح گھروں سے مت نکلو کہ وہ مکبر اور بابر کرتے تھے و  
بصدون عن سبیل اللہ اور بند کرتے تھے لوگوں کو راہ اللہ کی سے وَاللّٰهُ يَابْعَثُونَ مَجْطِطًا اور اللہ ساتھ اس کے کہ یہ  
کرتے ہیں عالم ہے اور ان کاموں پر جزا دیکھا ہے کہ قریش جب مکے سے نکل کر پاس منبرل کنانہ کے پہنچے  
وڑنے لگے کہ انہیں انہیں قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلیں ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل بنکر کہ سردار کنانہ کا  
تھا اُسے اگر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو میں صناسن ہوں کچھ پھین ضرر بنی کنانہ سے ہنہن پہنچا  
میں بھی تمہارا رفیق ہوں پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ لے انکے ہمراہ بدر کو چلا اس قصہ کی حق تعالیٰ  
خبر دیتا ہے وَإِذْ يَبْنِي كَعَمُ الشَّيْطَانُ أَخَاهُ لَهْمُ اور بابر کو جو بوقت زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے  
کو جو عداوت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وَقَالُوا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي لَأَكْفُرُ اور  
کہا ابلیس نے ہنہن غالب تم پر آج کے دن کوئی لوگوں سے کہ لشکر تمہارا بڑا ہے اور اس سے ہی اور میں حمایت  
کرنی والا ہوں تمہارا قوم کنانہ سے فَلَمَّا كَانَتْ أَفْئُتُ الْفِئْتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ پس جو بوقت نمودار ہوئیں دو لوگوں  
پھر گیا شیطان اوپر دو لوناڑیوں اپنے کے یعنی مکر اور جیلہ کر کر بھاگ گیا لکھا ہے کہ دن بدر کے فرشتے اترتے تھے  
شیطان دیکھ کر انکو بھاگنے لگا اسوقت حارث بن ہشام کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا اے سراقہ اس حال  
میں بھوکو چھوڑتا ہے شیطان نے ہاتھ اس کے سینہ پر مارا اور قَالَ إِنِّي بُرِيْتُ مِنْكُمْ اور کہا میں بنیرا ہوں تم سے  
إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ تحقیق میں دیکھا ہوں جو کچھ کہ نہیں دیکھتے تم یعنی فرشتوں کو کہ  
مسلمانوں کی مدد کو آئے ہیں تحقیق میں دیکھا ہوں اللہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جھوٹہ کہا اس  
وہ من خزانہ اگر خدا سے ڈرنا کام اسکا یہاں نکلتا کیوں پہنچا وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب  
کرنی والا ہے اسکو جو اس سے ہنہن ڈرنا نقل ہے کہ کفار بدر شکست کھا کر جو مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ یہاں  
لشکر کو تو نے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمہاری شکست سے تمہارے جانے کی خبر معلوم ہوتی ہے  
سے جانا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی شکل بن کر آیا تھا إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ یاد  
کر جو بوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے کہ بیماری ہے شک کی اور نفاق کی  
یعنی منافق مکے کے یا مشرک اور اصحاب ہر ایک کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا اور باوجود قدرت کے ہجرت سے محروم رہی  
اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ انکے ساتھ ہوتے یہ نیت کرتے جو لشکر بڑا ہوگا اطراف ہو جاویں گے وبال ترک  
ہجرت کا بدر میں اٹھو لایا اور مسلمانوں کو کم دیکھ کر کہنے لگے غَرَّكُمُ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تَكُونُونَ اس گروہ مسلمانوں کو  
انکے نے کہ باوجود قاتلے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکا جواب فرمایا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى  
اللّٰهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَجْزِلْ حَاجَتَهُ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا رسول

کی مدد فرمائی اور فرمائی اذنبوا الذین کفروا للذین کفروا انکم وکجه تو اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو وقت فیض کرتے ہیں روحوں کو ان لوگوں کے جو کافر ہوئے فرشتے ساقی مکہ کے جنگ بدر میں مرتے تھے انہی  
 حق میں کہا بعض یون وجوهکم وادبارکم میں فرشتے گراگ کے سوہوں انکے پر اور پیٹیوں انہی پر مدد فرمائی  
 عذاب الکوئی اور کہتے ہیں کہ چکھو عذاب جلے گا کہ مقدمہ عذاب ووزح ہی اور یہ بھی کہتے ہیں فرشتے ذلک  
 بما فذمت ابدیکم وان الله لیس یظلمکم تلعب بید یہ مارو عذاب ب ان عملوں کے جس کے لگے بھیجے  
 مائتوں بخارے مے لگنا ہوں اور ترک ہجرت سے اور بسب اسکے جس کہ اللہ نہیں ظلم کرنا والا واسطے بندوں کے  
 کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافروں پر عین عدل جس اللہ تعالیٰ پھر واسطے تلی حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے فرمائی کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے کد آب ال فرعون والذین من قبلہم بابت  
 عادت قوم فرعون کے ساتھ موسیٰ کے جس اور ان لوگوں کے جو آگے ان سے تھے یعنی عاد اور ثمود ساتھ پیغمبروں  
 کے اور وہ عادت یہ تھی کہ کفروا بائینہ اللہ فاخذہم اللہ من نوبہم ط کافر ہوئے ساتھ شایون  
 اللہ کے یعنی وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیاء کے پس کفر الکو اللہ نے ساتھ لگنا ہوں انہی کے ان اللہ قوی  
 شد بد العیب تحقیق اللہ اور آج سخت عذاب کرنا لا سکر وں پر اور جھٹھائیوں پر ذلک بان اللہ لم یکن معجز  
 نعمہ انعمہا علی قوم حتی یغیبوا ما بانفسہم یہ گرفت اور عذاب پہلو کا بسب اسکے جس کہ اللہ نہیں جھٹھائیوں  
 لغت کو کہ انعام کی تھی اور کسی قوم کے یہاں نہت کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھ کیج نفسوں انکے کے جس ساتھ بدر اسکے  
 کے سمجھ لیجئے کہ یہ ہتہد قریش کی جس کہ انہوں نے اپنے حال کو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عدا پیغمبر  
 اور تکذیب قرآن کے اور ایداسو منوں کے بدر کہا وان اللہ سميع عليم اور تحقیق اللہ سنے والا ہے کلام مشرکوں  
 کا جاننے والا ہے عتائد باطلہ انکا پھر دو کر بار فرمائی کہ عادت کفار قریش کی تیرے جھٹھائے میں کد آب  
 ال فرعون والذین من قبلہم مثل عادت قوم فرعون کے جس اور لوگوں کے جو پہلے انے تھے کد بوالایات  
 ربہم جھٹھایاں شایون پروردگار اپنے کو قاتل کھانہم ذنوبہم پس ہلاکت کیا منے انکو ساتھ لگنا ہوں انہی کے  
 یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر میں انکو قتل میں مبتلا کیا و اغرقنا ال فرعون اور ڈوب دیا منے قوم فرعون  
 وکل کانوا ظالمین اور سبے ظالم اور نفسوں اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے ان شر الذوات عند اللہ  
 الذین کفروا تحقیق بدر چلے والوں کے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص میں کہ کافر ہوئے مرو  
 اس سے معاندان قریش میں جیسے ابو جہل اور عتبہ اور مثل انکے یا مبارک بران جو میں جیسے کعب بن اشرف اور حمی بن ا  
 اور مانند انکے فہم لا یؤمنون میں نہیں ایمان لاتے اور دوسرے بدر میں دو اب الذین عاهدنا منہم ثم ینقضون  
 عہدہم فی کل مرقہ وہ لوگ ہیں کہ عہد باندھنے لے وہی قرطیہ تھے کہ حضرت نے ساتھ انکے عہد کیا چھپا تو دلالت



عہد اپنا تیاں ہیں لکھا ہے کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد کریں گے پھر روز بدر شرکوں کو ہتھیار سلاح  
 دے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دو سہ راہ پھر عہد کیا حرب خندق کے دن ابوسخیان سے ملکہ عہد توڑا تو ہم لا ینفون  
 اور وہ نہیں بچے عہد شکنی سے یا نہیں ڈرتے عقوبت عذر سے فاما تفتقتم فی الحرب فشر ذہبم من خلفہم  
 پس اگر باوے تو انکو بیچ لڑائی کے پس بھاگ دے بسب قتل کرنے لگے کہ ان لوگوں کو جو چھپے لگے ہیں دشمن سے  
 لعنہم پند گزوں تو کہ وہ نصیحت پکڑیں واما منافق من قوم خیالاند فانین الہائم علی سوائے اور اگر دے تو  
 اس قوم کے سے کہ تجھ سے عہد کیا ہے خیانت اور عہد شکنی سے لگے یعنی قرآن اور علامات کے مجھ کو معلوم ہو کہ یہ نصیحت  
 کریں گے پس بھینک دے طرف لے کر عہد اٹھا یعنی پہلے قتال کے اُسے کہہ دے کہ میں نے عہد تمہارا توڑا تاکہ تو اور وہ ہوں  
 برابر علم میں ساتھ عہد شکنی کے ان الله لا یحب الخائنین تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا خیانت کرنے والوں کو  
 ولا یحب الذین کفروا سبقوا اور نہ گمان کریں لوگ جو کافر ہوئے کہ وہ آگے نکل گئے عذاب ہمارے سے  
 انہم لا یجوزون تحقیق وہ نہیں عاجز کریں گے بلکہ عذاب اپنے سے یعنی کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہم انکے عذاب سے عاجز  
 مراد اس سے اگر چنانچہ بدایا شکستگان عہد میں اور تین ساتھ تاء فوقانی کے بھی قرأت ہے نمت گمان کر لے محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہیں عاجز کریں گے بلکہ عذاب اپنے سے واعدواکم  
 ما استطعتم من قوا اور تیار کرو اسی مومنوں واسطے کہ چنگان بدر اور شکستگان عہد کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے  
 یعنی اسباب اور آلات حرب کے لشکر اس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کہ مہر فرماتے تھے لا ان القوۃ الرمی بعضہ علما نے کہا ہے کہ تحقیق رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہے کہ تیرو  
 کمان قوی ترین سلاح ہے شیخ الاسلام نصر آبادی نے کہا ہے کہ اس آیت میں قوت رمی فرمائی ہے مان سچ ہے لیکن  
 رمی تین قسم ہے رمی ظاہر بہ تیرو کمان ہے اور رمی باطن بہ تیرو ہتھیار ہے کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی بہاں خطر  
 کو قوس دل سے پھینکا ہے اور توجہ بھی رکھنی اور القطاع ماسوی سے کرنا شیخ ابو علی رودباری نے کہا کہ قوت اعتماد ہے  
 اور حمایت کبریا کے افواہی ہوا ہے اور رعایت مہولی کے بھروسہ و تھکوا حرب سلاح و لشکر پر نہ کرم یہ اپنے خدا کے ہے  
 اعتماد مجھے بعضوں نے کہا ہے مراد قوت حصار ہے یعنی قلع تیار کرو واسطے دفع کفار کے ومن رباط الحبل ترہبون  
 بلعدو الله وعدوکم واکبر من دؤنہم اور باندھنے گھوروں کے سے یعنی اور تیاری کرو  
 رابطہ کرنے سواری گھوروں کی سے تو کہ دؤنم ساتھ اس استعداد کے دشمن خدا کے کو اور دشمنوں اپنے کو کہ کفار مکہ میں اور  
 اور کافروں کو سو کفار مکہ کے کہ لا تعلمون انہم نہیں جانتے تم انکو الله یعلمہم اللہ جانتا ہے انکو مراد اس سے یہودی ہیں یا تینافق  
 یا مجوس اور بد ارت میں ہے کہ کفر و جن ہیں کہ گھوروں کی دور سے ڈرتے ہیں واما تفتقوا من شیء فی سبیل اللہ یوف  
 الککم وانکم لا تعلمون اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدوں کے واسطے بناؤ یا نفقہ دوپور اپنا یا جاو



طرف متحارے ثواب اسکا اور تم نہیں ظلم کئے جاؤ گے ساتھ نقصان ثواب کے وَأَنْ جَعَلَ اللَّهُ لِلدِّينِ مَا يَفْخَحُ طَاعَتُهُ وَكَوْنَهُ عَلَى اللَّهِ  
اور اگر یہاں مشرک واسطے صلح کے پس چاہو تو بھی واسطے اُنکے یعنی وہ صلح کریں تو تم بھی صلح کرو اور تو کس کو اور یہاں  
یعنے مست در کہ مکر اور حیلہ کے واسطے صلح کے پس أَمَّا هُوَ السَّامِعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ سنے والا اقوال لوگوں کے ہائے  
والا جو سنے اور سچ اُنکا اگر مکر کرے گئے تھے گناہ کرے گا اور وبال مکر اُنکا انہیں پر الگ پانچ فرماتا ہے وَأَنْ يَبْدُوَ  
أَنْ يَخْدَعُكَ فَإِنْ حَسْبُكَ اللَّهُ اور اگر ارادہ کریں بہہ کہ فریب دین تجھکو ساتھ صلح کے جنگ کے پس تحقیق  
کرنوالا تیرا اللہ ہے هُوَ الَّذِي أَبَدَكَ بِبَصِيرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَالْفَالِقِينَ قَوْلُهُمْ جسے قوت دی تجھکو ساتھ  
اپنی کے ساتھ بھیجے فرشتوں کے اور ساتھ سب مسلمانوں کے یا ساتھ انصار کے اور الفت والی درمیان دلوں  
کے یعنی اوس اور خراج کے کہ ایکویں برس سے عداوت تھی اور مدام آپس میں لوت مار کھتے تھے تیری برکت سے  
اُنکے دلوں میں الفت دی لَوْ أَنْفَقْتُ مِائَةَ الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَتَى الْقَبْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ الْفَافِيهِمْ اگر خرچ  
کرنا تو جو کچھ زمین کے ہی سارا مال متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلوں اُنکے کے لیکن اللہ نے الفت والی در  
میان دلوں اُنکے کے اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا ہے جو کرنا ہی حکمت سے  
کرنا ہی لکھا ہے اسالیس آدمی تئیس مرد اور چھ زن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر  
ایمان لائے پورے چالیس ہو پہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
ای پیغمبر کفایت ہے تجھکو اللہ اور جنھوں نے پیروی کی ہے تیری مسلمانوں میں بنے ابن عباس نے بھی کہا ہے کہ  
سب ترول اس آیت کا اسلام عمر ہی اس تقدیر پر پہ آیت ملی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ غزوہ بدر میں قبل قاتل  
سے واسطے تقویت خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضَ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ای پیغمبر رغبت دے مومنوں کو اور لڑائی کفار کے إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ خَشْرَةٌ لَّنْ صَبْرُونَ بے غلہ ہوں  
اگر ہووین تم میں پس صبر کرنا میرا ان جنگ میں غالب آوین دو سے مشرکوں پر یہاں شطر مجھے امر ہے چاہے  
کہ ایک مسلمان تم میں سے دس کافروں سے لڑائی میں نہ جاکے وَأَنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَنَّا يَغْلِبُوا الْفَافِينَ كَفَرُوا  
یا تم قوم کو لا بھڑھوں اگر ہووین تم میں سے سو غالب آوین اللہ کی مدد ہر ار پر ان لوگوں سے جو کافر ہوئے اور یہ غالب  
اما تمھارا ان پر سب اسلئے ہے کہ وہ قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات کا فاضل  
ہو کر دم جنگ مسلمانوں کے سامنے نہیں ٹھہرے بعد ترول اس آیت کے مسلمانوں پر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے  
کر ان آیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو منسوخ کر فرمایا الْآنْ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا اب بہ  
حکم تم پر جاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے اور جانا بہ کہ سچ متحارے ضعف بدن ہے فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَنَّا يَغْلِبُوا  
میں تئیں پس اگر ہووین تم میں سے سو صبر کرنا میرا غالب آوینگے دو سو پر پہ شطر بھی مجھے امر ہے ایک مسلمان



دو کافروں سے نہ جاگے وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ تَغْلِبُوا أَلْفَيْنَ بِإِذْنِ اللَّهِ اور اگر ہویں تم میں سے ہزار غالب آئیں گے  
دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے بیاری اور مددگاری پس جو صبر کر لیا  
ظفر پائیکا لطم صبری موجب رضا خدا ہوگا صابر نوح پاویگا اصابر وں کے ہے ساتھ اعانت حق ناصر کرنا کہ ہو سکتا  
حق لکھا ہے کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر میں مسلمان بیکر لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ مشورت  
کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ سب آپ کے کنبہ قبیلہ کے ہیں فدیہ لیکر اٹکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کرے گا تو پھر  
ایمان لے آویں گے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امام کافروں کے ہیں حکم کرو کہ ہم سب کی گردنیں ماریں وَالْحَمْدُ  
کہ آپ فدے سے مستغنی ہیں اور گروہ الضار میں سے عبد اللہ بن رواحہ نے اور اصح یہ ہے کہ سعد بن معاذ  
کہا کہ جب سے عمر نے کہا تھا حضرت کو قول صدیق اکبر پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا یہ آیت اتری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ  
يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُفْخِرَ فِي الْأَرْضِ نہ لائق تھا واسطے بنی کے یہ کہ ہویں واسطے اسکے بنیوان اور انھیں  
فدیہ لیکر چھوڑ دے یہاں تک کہ بہت مارے انھیں سے چیزیں کے کیونکہ قتل کرنا سب قتل اور ذلت کفار  
کا ہے اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابراہیمؑ وَقَدْ عَوَّضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ  
سریع الزوال ہے وَاللَّهُ يُبْدِلُ الْأَخْزَارَ اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمھارے ثواب آخرت کا کہ بہت اور نعمت  
بے زوال ہے وَاللَّهُ يُعْزِزُ حُكْمَكُمْ اور اللہ غالب ہے دوستوں کو دشمنوں پر غلبہ دیتا ہے حکمت والا ہے جو مندوں  
کے ساتھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے كُلًّا كَبَدَّ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ سبق مکشکم فَمَا آخِذٌ بِكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اگر نہ ہو نا لکھا ہوا  
اللہ کی طرف کہ پہلے گذرا ہے یعنی لوح محفوظ میں مکتوب ہوا ہے کہ پیہی صریح عذاب نکرے یا ناتوانی پر ہواخذ  
نکرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوٹ کھار کی تم پر حلال کرے البتہ لگنا تلو اور پھینچا بیچ اس چیز کے کہ لیا تھا تھے  
فدے سے عذاب بڑا حدیث میں کہ حضرت نے فرمایا اگر عذاب اترتا سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ پچا کیونکہ یہ دونوں قتل کفار  
پر راضی تھے نہ فدیہ پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنا بدر سے مانتے کھینچے یہ آیت اتری کہ فَعَلُوا مَا عَمِلْتُمْ  
حَلَالًا طَيِّبًا پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت لی ہے تم نے حلال پاکیزہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر  
میں إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے عفو کی گناہ تمھاری مہربان ہے کہ مال غنیمت کا مشہر حلال  
کرنا اور استون پر حرام تھا اسباب نزول میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ کو کہ اسیر وں میں تھے  
کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دونو ہن جو نکاح عقیل بن ابی طالب اور بن نوفل بن حارث ہیں اور پیسے خلیفہ کا کہ عتبہ بن  
جہم ہی دو عباس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ تمھارا چچا لوگوں کے آگے مانتے پھلا کر مال جمع کر رہے  
حضرت نے فرمایا کہ وہ بدر رز کے کہ مکہ سے نکلے تھے ام فضل کو دے تھے اور یہ کہ تھا انھیں سے دو عباس نے  
کہا مجھ کو جسے خبر کی میں چھپا کر یہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا ہاں



اور فساد پر ایسے جو سوسن آپ میں بار نہ رکھیں اور ایک دوسرے کے بار اور مددگار نہ ہوں ہم انکی بے پروائی میں کفر  
 ظہور کریں فساد پر ابرہہ کو سمجھ لیجئے کہ تعاون اور توارث مہاجر اور انصار بیان کر کر اور ترک اس کے پر تہ  
 فرما کر ہر عزائے ہجرت اور نصرت لکھنے کی خبر دیا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا  
 اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگوں نے تصدیق اور تسلیم کی جگہ دی مہاجروں کو اور مدد کئی پیغمبر کی جنگ  
 مشرکوں میں یہ لوگ وہ ہیں ایمان والے ساتھ تحقیق کے هَمُّ مَغْفِرَةٍ وَزَنْفٍ كَرِيمَةٍ واسطے اسے بخت شین  
 اللہ کی طرف سے اور لذت ہے یا کراست بے بیخ اور بے منت وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا  
مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند البوصیہ اور البوجدل کے  
 اور جہاد کیا کفار سے ساتھ تھارے یکرس یہ گروہ تم میں سے ہے یعنی لاحق با سابق ایک ہے ایمان اور  
 ہجرت اور جہاد میں وَأُولَٰئِكَ الْأَرْحَامُ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ اور قرابت والے بعضے انکے زوا  
 ترین ساتھ بعض کے میراث لینے میں بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہ آیت ناسخ ہے توارث کی اس جگہ  
 کے کہ سب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے سوار  
 سے دانہا ہے یا حکمت جاننے والا ہے اسکی کہ پہلے میراث لینے میں ہجرت اور نصرت معتبر رکھے پھر رحم اور قرابت  
 کا اعتبار کیا کیوں اسے کام میں اور احکام میں دم مارنے کی جگہ نہیں نظم جو چاہے سو کرے سلطان ہے وہ  
 ماننے اسکو جو شیطاں ہے وہ ہمارے حق میں جو ہوتا ہے بہتر وہی کرتا ہے وہ رحمان ہے وہ سورۃ التوبہ  
 مدنی ہے ایک سو انتیس آیتیں ہیں دو ہزار چار سو نوے کلمے ہیں ایک ہزار اٹھ سو اڑتالیس حرف ہیں اور فواصل اسکی  
 ستر ہیں اور اس سورۃ کو ہرات اور فاختہ اور خرنیہ کہتے ہیں کہ اس میں سبب زاری کفار سے ہے اور فضیحت کرنیوالی  
 اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقوں کو ہے اور سورہ عذاب بھی اسکا نام ہے اور ترک بسم اللہ واسطے ہے کہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں ہی امر فرمایا ہے چنانچہ حاکم نے روایت کی ہے اور علی مرتضیٰ سے ہے کہ بسم اللہ  
 امان ہے اور یہ سورۃ دفع امان کے واسطے نازل ہوئی ہے ساتھ تلوار کے اور حدیث سے ہے کہ تم اسکا نام رکھو  
 توبہ اور حال انکہ یہ سورہ عذاب ہے اور روایت کہ بخاری نے کہ یہ آخر سورۃ ہے جو نازل ہوئی اور لکھا ہے میراث  
 کہ صحابہ میں اختلاف ہے کہ انفال اور توبہ ایک سورۃ ہے یا دو پس فرجہ در میان چھوڑا اور بسم اللہ نہیں لکھی  
 اور ان دونوں سورتوں کو قرینتیں کہتے ہیں عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کاتب خاتمہ یسلمو مات عن  
 انفال اور فاختہ براہ من اللہ کا میں تھا حضرت نے چالیس یا تیس آیتیں اوائل سورۃ براہ کی لکھو اگر البکر صدیق کو  
 اور اسیر حاج کر کے کوروا نہ کیا کہ وہاں لوگوں کے روبرو پڑھیں کئی دن کے بعد علی مرتضیٰ کو بلا کر ناقہ غضب پر سوار کر کے البکر



کے صحیحہ بھیا اور امر کیا کہ آیتیں اس سے لیکر آپ پڑھیں جو سب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ جبریل نے اگر کہا کہ ادا اس  
پیغام کو کر کے کوئی مگر تو یا وہ جو تجھ سے ہو پس علی مرتضیٰ ابو بکر صدیق سے جا ملے اور آیتیں لیکر دن عید نحر کے نزدیک  
جمہر عقبہ کے لوگوں کے سامنے پڑھیں کہ بِذَٰلَہٗ مِنْ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ اِلَی الَّذِیْنَ عَاہَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بیزاری  
ہی خدا کی طرف سے اور رسول اس کے کی طرف سے طرف ان لوگوں کے کہ عہد باندھا تھا تمہیں مشرکوں سے لکھا  
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشرکان عرب سے عہد کیا تھا سب عہد شکنی کی سو ابی حمزہ اور بنی کنانہ کے حق  
نعمانی نے یہ آیت اٹھائی کہ مضمون اسکا بیزاری ہی مشرکوں سے بسبب عہد توڑنے کے حاصل یہ ہے کہ جیسے  
انہوں نے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا انتقض عہد انکا کیا اور استاد ہوا پیغمبر کو کہ انکو کہہ  
فَیُخْرِجُوْا اِلَی الْاَرْضِیْنَ اَدْبَعَا شَہِدَہٗ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنی آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھ نقرض نہیں کر نیکی  
چار مہینے روز نحر سے کہ روز تبلیغ ہی دہم ربيع الآخر تک اور ایک قول یہ ہے کہ آیتہ اوائل شوال میں نازل ہوئی  
پس مدت اوآخر محرم تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ مدت بعض معاہدوں کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم بھی  
انکو مہلت چار مہینے کی دی تاکہ اپنی درستی کریں اور بعضوں کی چار مہینے سے زیادہ بھی انکو بھی چار ماہ پر اقصا کر کیا  
تاکہ سیرانی کر لیں اور جنہوں نے عہد اپنا نہیں توڑا انکو نقصانے مدت تک امان دی اور شکنگان عہد کو کہا  
وَاعْلَمُوْا اَنْکُمْ عِنْدَ مَعْجَرِی اللّٰہِ وَاَنَّ اللّٰہَ یُخْرِجُ الْکَافِرِیْنَ اور جانو یہ کہ تم نہیں عاجز کر نیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب  
سے ہر چند تم مہلت دی اور یہ کہ اللہ رسوا کر نیوالا ہے کافروں کو ساتھ قتل کے دنیا میں اور ساتھ جلائے کے  
عقیقی بن سبت حرق و قتل دین و دنیا را و لا للمشرکین بنض سے ثابت ہے کہ ان اللہ بخیر الکافرین واذان  
مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اور پکارنا ہے اللہ کی طرف سے اور رسول اس کے کی طرف سے  
لوگوں کو دن حج بڑے یعنی عید نحر کے حج اکبر اس واسطے کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دین ہیں جیسے طواف اور نحر  
اور خلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا وہ دن یا یہ کہ عزت مسلمانوں کی اور  
ذلت کافروں کی ظاہر ہوئی تھی پھر تقدیر مضمون پکارنے کا یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَرِیْ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُولَہٗ  
تحقیق اللہ بیزاری مشرکوں سے اور عہد شکنے سے اور رسول اسکا بھی بیزاری فَاَنْ تَبْلُغُوْا فَہُوَ خَبَرُکُمْ پس اگر  
توبہ کرو تم کفر اور عذاب سے پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے وَ اَنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاَعْلَمُوْا اَنْکُمْ عِنْدَ مَعْجَرِی اللّٰہِ اور اگر پھر جاؤ  
تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو یہ کہ تم نہیں عاجز کر نیوالے اللہ کو یعنی اس سے نہ بھاگ سکو گے وکثیر  
الذین کفروا بَعْدَ اٰیٰتِہٖ اور بجائے بشارت دہا ان لوگوں کو جو کافر ہوئے ساتھ عذاب درد دینے  
ولے کے آخرت میں سمجھ لیجئے کہ حکم عہد شکنی کا بیان کر کر بنی نصر اور کنانہ کے حق میں کہ حدیث میں عہد کیا تھا اور ثابت  
رہے عہد پر فرمایا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ عَاہَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ تم نہ بغض کرو کہ شہادت کرو وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تم نے



بنی عمرو اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اُسے فَمَا اسْتَقَامُوا لَكَ فَتَابْتُمْ إِلَيْكُمْ طیس حبیب سید  
 رہیں واسطے تمہارے سید رہو تم واسطے اُنکے یعنی وہ عہد نہ توڑیں تو تم بھی مت توڑو وَأَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ  
 تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہیں كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ  
لَا يَرْجُوا فِتْنَتَكُمْ إِلَّا أَدَمَتَهُ کیونکہ عہد پر رہے مشرکوں کے اور نہ مارے انکو اور حال یہ ہے کہ اگر غالب آویں  
 اور فتح پاویں وہ اوپر تمہارے نہ رعایت کریں سچ تمہارے قرابت کی اور نہ وفائی عہد کی يُؤْخَذُكُمْ بِأَقْوَامِهِمْ  
وَيُؤْتَىٰ قُلُوبُكُمْ خوش کرتے ہیں تمکو ساعتہ مومن اپنے کے ایمان اور طاعت کے وعدہ کر کے یا کلام شیریں  
 کر کے اور انکار کرتے ہیں دل اُنکے اُس سے جو زبان سے کہتے ہیں یعنی دل اور زبان الٹا ایک نہیں ہے  
 ولین بدی ہے اور میں کہتے زبان سے قول نیک اٹکا ہو اور اقا غلام جس کے زبان و دل ہوں ایک وَإِذَا كُنْتُمْ  
فَارِثُونَ اور اکثر اُنکے باہر ہیں دائرہ فرمان سے اور سرگشتہ ہیں قبول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب  
 عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہیں أَشْرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ عَنَّا قَلِيلًا سول لیتے ہیں بدلے آیتوں اللہ کے سول کو  
 متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکوں کو طمع دنیا کی دیکر مسلمانوں کے قتل کے واسطے جمع کیا انھوں نے کئی  
 قرآن کی اور لالچ میں پڑ کر اہل سلام کے لڑائی کو آئے فَصَدَّقَ عَنْ سَبِيلِهِ پس باز کہتے ہیں لوگوں کو راہ حج خانہ خدا  
 یا طاعت خدا سے أَفْهَمُ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق وہ مشرک برا ہی کام جو کچھ کہتے ہیں کرتے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس  
 یہود ہیں کہ عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات تورات کو تھوڑے سول پر سچ کر لوگوں کو متابعت دین  
 اسلام سے باز کہتے تھے لَا يَرْجُونَ فِي مَوْتِهِمْ إِلَّا ذِمَّةً ط نہیں رعایت کرتے یہود یا مائتضات  
 عہد سچ کسی مسلمان کے قرابت کی اور نہ وفائی کے عہد کے وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُخَذَّبُونَ اور یہ لوگ وہ ہیں حد نخل  
 جانیو لے شرارت اور سرکشی میں فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا أَعْيُنَكُمْ عَنِ الدِّينِ پس اگر لوٹ  
 کریں کفر سے اور قائم رکھیں نمازوں کو اور دیویں زکوۃ کو پس بھائی تمہارے ہیں سچ دین کے عہد تم یہ جو چاہتے  
 سولی اُنکے حق میں بھی ہوگی وہ اعطاء و تفصیل آیات لِتَعْلَمُونَ اور مفصل بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو  
 واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعْنُوا فِي دِينِكُمْ اور اگر توڑیں مشرک تین  
 اپنی تھے عہد باندھے اپنے کے ساعتہ تمہارے اور طعن کریں سچ دین تمہارے اور عیب نکالیں احکام اسلام میں  
فَقَاتِلُوا أَلَمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ پس لڑو مشرکوں کو کفر کے سے تحقیق وہ لوگ نہیں ہیں واسطے اُنکے حقیقت  
 میں کیونکہ سچی قسمیں ہوتیں تو نہ توڑتے پس مقابلہ کرو اُسے لَعَلَّكُمْ تُفْهَمُونَ تو کہ وہ باز ہمیں مشرک سے یا طعنہ زنی سے  
الْأَتَانِ لَوْ قَاتَلْتُمُو مَا تَلَكُوا أَيْمَانَهُمْ کیا نہ لڑو گے تم اس قوم سے کہ توڑا انھوں نے قسموں اپنی کو کہ تم سے کھائیں حقین حدیث میں  
 سمجھ لیجئے کہ قول و قرار جو درمیان حضرت کے اور قریش کے تھے اُنیں سے ایک یہ بھی تھا کہ ظفا ایک دوسرے کو نہ بتاؤ

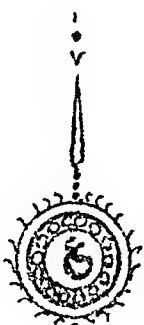
اور قتال پر ان کے ساتھ ایک دوسرے مدد کریں سو یہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفائے تھے سلاح سے اور جو ان کے  
مددوی تابی خراجم سے کہ خلفاء حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد کنون سے بنی قریظہ ہیں کہ  
احزاب کے دن ابوسفیان کی مدد کی وکھٹو ابا خراج الرسول اور قصد کیا مشرکوں نے نکال دینے کا پیغمبر کے  
لکے سے اور دار الندوہ میں مشور کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا الباب میں ہی کہ قریش نے حدیبیہ میں قصد کیا کہ حضرت  
کو اگلے عمریکے واسطے مکہ میں آنے دین پھر تباہی قوا عدائے پورین کر لیں تو خفیف کر نکال دیں یا مراد اس سے  
یہودین کہ مدینے سے نکال دئے کا حضرت کے قصد کیا تھا وہم بدو کم اذ کم فرما اور حال یہ ہی کہ انھوں نے ابتدا  
کی نقص عہد کی تم سے پہلے بار اتھکونہم کیا ورتے ہو تم لڑائی ان کے سے فاللہ احق ان تحشودہ ان کنتم  
مؤمنین پس اللہ سزاوار تر ہے یہ کہ ورتو تم عقاب اس کے سے ترک قتال کفار میں پس لڑو تم کافروں سے  
اگر ہو تم ایمان لایلو لے ساتھ عذاب الہی کے سچ ترک کرنے حکم اس کے کہ قاتلوہم یعد بہم اللہ بایدکم ویخرجکم  
وینصروکم علیکم لڑو ان سے کہ عذاب کرے انکو اللہ ساتھ مانتوں تمھاری کی تمھاری تلواروں کے تلے مرے پر  
ہوں اور رسوا کرے انکو مقہور مخلوب کر کے اور نصرت دے تمکو اوپر لکے وکشف صدق و مر قوم مؤمنین اور تمھارا  
دے سینوں قوم ایمان والوں کو یعنی بنی خراجم یا وہ جماعت کہ میں سے اگر مکے میں ایمان لائے تھے اور مشرکوں  
کے ماتھے سے بہت ایذا پائے تھے شکایت اس کی حضرت سے کی آپ نے فرمایا ابشر فان الفرج قریب و بدن ھبت  
عبط قلوبہم اور ورتو کرے اللہ بسبب فتح پائے تمھاری کفار پر عرصہ دلون انھیں کا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک  
وینوب اللہ علی من کذبوا ورتو توبہ دیتا ہی اللہ اور پھر تا ہی ساتھ فضل اپنے کے اوپر جب کہ چاہتا ہے  
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع میں آئی کہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور  
سہل بن عمرو اور سوار کے ایمان سے مشرف ہوئے واللہ علیکم حکیمہ اور اللہ جاننے والا ساتھ توبہ بعضوں  
کے حکم کر رہا لا ہی ساتھ قبول توبہ کے ام حبیبتم ان تشرکوا واما یعلم اللہ الذین جاھدوا وامنکم کیا گمان کرتے  
ہو تم اسی مومنو کہ قتال کفار سے کار ہو بعضوں نے کہا ہی خطاب منافقوں کو ہی یہ کہ چھوڑے جاؤ تم نہ  
کہ ہو اور حال انکے ابھی نہیں جانا یعنی نہیں ظاہر کیا اللہ نے ان لوگوں کو کہ بہادر کرتے ہیں تم میں سے سچ راہ اس کی  
ولم یجتدوا من دون اللہ ولا دسولہ ولا المؤمنین ولیجتہدوا اور نہیں پڑے سو اللہ کے اور بغیر رسول  
اس کے کے اور بدون ایمان والوں کے دوست ولی کہ اس سے مجید کہیں یعنی مجرود دعویٰ ایمان سے تمھارے  
ناحقہ تم سے نہ اٹھا و نیگے اور اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت مشرکان نہیں جانی واللہ جہدنا لعملاؤن اور  
اللہ خبردار ہے ساتھ اس حیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا ہے کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہو مسلمانوں نے انکو مشرک  
اور قطع رحم پر ریش کی انھوں نے کہا کہ میری نیکیاں نہیں بیان کرتے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھاری



کیا نیکی ہے کہا کہ میں ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کر رہا ہوں اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتا ہوں اور حاجیوں کو شہر  
 دیتا ہوں اور قیدیوں کو قید سے چھڑاتا ہوں یہ آیت اتری ماکان لکھتے ہیں ان یحرموا مساجد اللہ بنین  
 لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدوں کی کو مسجد حرام کو ملبط جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبائے  
 ہیں اور مشرکوں کو آباد کرنا مسجد حرام کا رواج نہیں شاہد بن علی انفسہم بالکفر والخال کہ گواہی دیتے  
 ہیں اور جانوں اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجد و اصنام ہیں یا تکذیب سید امام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی جمع  
 کرنا دو چیزوں مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت عبد اللہ ہیں درست نہیں اولئک حیطت انہم  
 یہ لوگ مشرک ناسید ہوئے عمل انکے بسبب شرک و فی التارخہم خالد و تہ اور حج اک کے وہ ہمیشہ رہے  
 والے ہیں کفر کی جہت کے انما یحرم مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر و اقام الصلوٰۃ والی  
 الذکوٰۃ فہم یحرمون اللہ والکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدوں اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور  
 قیامت کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور نہیں ڈرتے دین کے کاموں میں مگر اللہ سے فحش  
 اولئک ان ینکونوا امین المہتدین پس نزدیک ہے یہ لوگ کہ ہووین راو خجات پانیوالوں سے سمجھ لیجئے کہ  
 ایمان بخدا تمام نہیں ہوتا مگر ساتھ ایمان رسول کے اس واسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور خجات کو بصیغہ توقع  
 واسطے قطع طمع مشرکوں کے لائے یعنی ابتداء اس گروہ کی کہ جامع کمالات علمیہ اور عملیہ کے ہیں و ابرور میا  
 لعل اور عسی کے ہیں پس حال انکا کہ سب طرح سے ناقص ہیں ظاہر ہے کہ کیا ہوگا بیت شیران معرکہ کو جس  
 جاعتاب ہووے رو بادیر تو نکو و مان کیونکہ تاب ہووے اور دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اعتماد اعمال پر کیا جائے کہ جو  
 اپنے عمل پر مغرور ہیں فیض الہی سے محروم ہیں بیت اپنے اعمالوں پر جو مغرور ہیں شکل شیطان قربانی  
 سے دور ہے لکھا ہے کہ حرم واسطے ایام جاہلیت میں حاجیوں کو شہد اور تولا تے تھے حضرت کے زمانے میں  
 یہ منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارت مسجد حرام شیبہ بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ  
 اپنی بڑائی حضرت مرتضیٰ علی سے کرنے لگے عباس کہہ کہ میں ساقی حجاج یوں شیبہ نے کہا میں مقصدی عمارت مسجد  
 حرام ہوں حضرت علی نے ساتھ اسلام اور جہاد کے اپنا خیر کیا حق تعالیٰ نے تصدیق علی میں یہ آیت آماری  
 اجعلکم سقایۃ الخراج و عمارة المسجد الحرام من امن باللہ والیوم الآخر و جاهد فی سبیل اللہ  
 کیا کیا ہے پانی پلائیو الوکو حاجیوں کے اور خدمت کریو الوکو مسجد حرام کے مانند اس شخص کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اللہ اور  
 دن آخرت کے اور جہاد کیا ہے سچ راہ اللہ کے لا یتستون عند اللہ نہیں برابر ہووے وہ دونوں گروہ نزدیک اللہ  
 واللہ لا یجیدی القوم الظالمین اور اللہ نہیں ہدایت کرتا ہے گروہ مشرکوں کو کہ ساتھ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں  
 الذین امنوا وھاجروا و جاهدوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم و جھدھم و لوک کہ ایمان لائے



ان پیروں پر جو اللہ کی طرف سے آئین اور ہجرت کئی دیا اپنے سے اور جہاں کیا مشرکوں سے بچ راہ اللہ کے ساتھ  
 مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بڑے ہیں درجوں میں تزدیک اللہ کے ان لوگوں سے کہ پانی پلاتے ہیں  
 حایوں کو اور خدمت کرتے ہیں مسجد حرام کی اور یہ بائیں نہیں رکھتے وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ اور یہ لوگ ان  
 کمالات والے وہ ہیں مراد پانچوالے دونو عالم میں یکسر هُمْ دَبَّحَهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَاتٍ لَهُمْ فِيهَا  
نَعِيمٌ مُّقِيمٌ بشارت دیتا ہے انکو پروردگار انکا ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ  
 ہشتون کے کہ واسطے انکے سچ ان ہشتون کے نعمت پانچ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اور انحال کہ یہ گروہ  
 ہمیشہ رہیں گے سچ ان ہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہیں إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ تحقیق اللہ تزدیک  
 اسیکے ہی ثواب بڑا کہ جس کے آگے ناحیہ تمام نغم دنیا کشف الاسرار میں کہا ہے کہ رحمت واسطے نہ  
 حاصیوں کے ہی اور صنوان واسطے مطیعوں کے اور حجت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے  
 مقدم کیا کہ اہل عصیان نا امید ہوں کہ ہر چہ گناہ عظیم ہو لیکن رحمت حق اس سے عظیم تر ہے بیت  
 اگرچہ حد سے زیادہ گناہ گار میں ہم خطا و جرم سے ازب کہ شرم سار میں ہم ولے قرون ہی گناہوں سے  
 اپنے رحمت حق اسیکے رافت حاصی امیدوار میں ہم لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور  
 ہجرت ہوئے بعض صحابہ امر خدا کو محبت زن و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانان کر دینے کو گئے اور بعض کو الفت  
 اور ولد اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہ آیت اتری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْبَاءَ كُؤُوفًا  
أُولَٰئِكَ إِنِ اسْتَحْبَبُوا أَلْفًا عَلَىٰ أَلْفًا لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیڑ و پاپوں اپنے کو اور بھائیوں کے کو دوست گرا  
 دوست رکھیں کہ لو اور پر ایمان کے اور انکو ہجرت سے باز رکھیں وَمَنْ يَتَّخِذْكُمْ صُنْدًا فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو کوئی  
 دوستی کرے انہی پس یہ لوگ دوست رکھنے والے وہ ہیں ظالم کہ دوستی کو غیر محل میں وضع کرتے ہیں کہ چونکہ  
 دوستی مسلمانوں سے چاہئے نہ مشرکوں سے بعد اس آیت کے اترنے کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہتے تھے کہنے لگے کہ  
 اب ہم اپنے اقربا و عین میں اور تجارت کرتے ہیں جو ہجرت کرینگے سب قرابت والو کو اور مال اسباب کو چھوڑ مارینگے اسکیں اور  
 بے مال ہو جائیں گے یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاءُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَنِسَاءُكُمْ وَأُولَٰئِكَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَرُوهُمْ إِنِّي خَافُ لَكُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو روین تمھاری اور کنبہ تمھارا اور مال جو کمائے  
 ہیں تمھارے اور سوداگری جو کرتے ہو فائدہ مند ہو جائے گے سے اور گھر کہہ کرے تمھارا سوداگر طرف تمھارا اللہ سے  
 اور رسول اس کے سے وَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتُصَوِّدَ إِلَيْكَ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جہاں سے بچ راہ اللہ کی کہ پس  
 انتظار کرو یہاں تک کہ لاو اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللَّهُ كَافٍ بِكُمْ وَالْقَوْمُ الْمَاسِيُونَ اور اللہ نہیں راہ دکھانا گروہ فاسقوں



کو سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں تہدید عظیم ہے کیونکہ کم لوگ ہیں کہ مال اور فرزند سے دین کو دوسرے رکھتے ہیں اور دنیا سے لذات عبقی کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ مردانہ ہو کر ابراہیم کی شکل مانعہ دنیا سے اٹھا کر متوجہ بخدا ہووے اور صفحہ دل سے محبت غیر حق دھکوک اور جہت جوئے مولیٰ میں زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ کو بھی کھووے نظم تیرا لب خانمان کو کیا کرے خانمان کیا اپنے جان کو کیا کرے چاہتا ہے تجھ کو وہ تو اس سے مل بن تیرے دونوں چہان کو کیا کرے مشکوۃ میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی ان لا یحب الہ من والدہ وولدہ واللہ الناس لجمعین نقل ہے کہ احمد بن یحییٰ و شقیح ایک دن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے قرآن میں قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پرچا والدین نے کہا اے احمد اٹھ ہم نے تجھے براہ خدا چھوڑا یہہ وہاں سے اٹھ کر کعبہ کو گئے مدت وہاں رہے پھر دمشق میں اگر حلقہ درہلایا مان نے پوچھا کون ہے دروازے پر کہا میں احمد بن علی کہہ بیٹا اپنا تھا احمد اسے براہ خدا دیا ہم نے اب احمد اور محمود سے ہمیں کیا کام ہے بیت جو کچھ کہتا سو فدا کر دیا براہ دوست نہیں اب اپنی تمنا بجز ننگا و دوست لفظ نصر کہہ کر اللہ فی مواطن کثیر لا یومر حیثین تھیں یاری اور مددگاری کی تمنا کی اللہ نے اسی مومنین مقاموں بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احرام اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہے درمیان مکہ اور طائف کے وہاں لشکر و زن اور اذقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اسکا بطور اجمال یہہ ہے کہ بعد فتح مکہ کے یہہ دونوں قبیلے متفق ہو کر مسلمانوں سے لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مردوں کو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا ہہ لن تغلب الیوم من قلدہ نہیں مغلوب ہونگے ہم آج کے دن قلت لشکر کے سب یہہ بات حضرت نے سکرنا پسند کر اور اسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالیٰ ووضہ مسلمانوں کو یاد دلوانا ہے کہ مدد دی ہوگی وان حنین کے اذیجیتم کثر تکبر حوق خوش لگی تمکو ہتات تمہاری فلم تغن عنکم شیا وضاقت علیکم الارض بما رجت تم ویکتم مذیرین پس نہ کفایت کیا تم سے کچھ یعنی نہ دفع کیا تمہارے کثرت سے کچھ حذر و شمن کا اور سنگ ہو گئی اوپر تمہارے زمین اس وادی کی ساتھ اسلے کہ کثادو تھی پھر پھر گئے تم جنگ و شمن سے پیٹھ پھر کر لکھا ہے کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرت چار آدمیوں سے کھیت میں کھڑے رہے کہ علی اور عباس اور ابو بن حارث اور عبد اللہ ابن سعود رضی اللہ عنہم تھے حضرت اسدن اشتر پر سوار تھے اور با واز بلند کہتے تھے انا النبی بلای کذب اذا ابن عبد المطلب اور حملہ کر نیو و شمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابو سعیدان رکاب اور نگام پکڑے تھے یہہں چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کے استدلال کرتے تھے کہ تمہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہیں اور نسب اپنی بیاد فرماتے ہیں القصد جب حضرت کو حملہ کر نیو نہ چھوڑا اپنے فرمایا پکارا و اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز سے پکارا اصحاب کچھ کم سو جمع ہو گئے حضرت نے دعائے موسیٰ علیہ السلام کہ روز قلع بجزیرے تھے پڑھی کہ اللہم لک الحمد والبلک

المشیخ وانث المسنعان پھر بالہام الہی اُتر سے اتر کر مشیت خات اُٹھا کر شاہت الوجہ کہہ کر طرف الشکر کفار کی پھینکی  
 اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جس کی آنکھ میں نہ پڑی ہو سب آنکھیں ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانوں کے  
 دلوں میں آرام آیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پھر تباری اللہ نے  
 تسکین اپنی یعنی رحمت اپنی کہ سب سکون اور آرام قلوب میں اور پر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے جو عباد  
 رضی اللہ عنہ کے بلانے سے آئے تھے وَأَنْزَلَ جُودَ الْمَرْوَةِ اور اُتار اُتار کر کہ اپنے آنکھوں سے نہ دیکھا شے اُنکو  
 لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھتا ہوا پشت پر ابلق گھوڑوں کے سوار  
 پانچ ہزار یا چھ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے کہ بہت  
 مارے گئے اور چھ ہزار اولاد اور امالی اُنکے پڑے آئے اور پچیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ دیا گیا  
 ہزار سے گوسفند ضمیمت مسلمانوں کے ماتھے لگی وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اور یہہ جو واقع ہوئے جزا ہی کافروں کی نہ  
ثُمَّ تَوَكَّبَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى مَنْ تَبَيَّنَ پھر توبہ دیکھا اللہ کفر سے پیچھے اس لرزائی کے اوپر کہ چاہے اور  
 وقوع میں آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوا زان اور لقیف والوں میں سے حضور میں حضرت سید الثقلیں کے حاضر  
 ہو کر مشرف باسلام ہوئے وَاللَّهُ عَفْوٌ ذَكِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والوں کا مہربان ہے اُنہی کے بعد  
 کے مواخذہ نہیں کرنا یا اِنھیں الَّذِينَ آمَنُوا اللہ کے بخشنے والے لوگو جو ایمان لائے ہو سوائے انہیں کہ مشرک پیدا  
 ہیں بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہیں کرتے یا خجابت سے غسل  
 نہیں کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس العین میں کتے کی طرح فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بعد عامِ حج ہذا  
 پس نہ نزدیک آویں مسجد حرام کے پیچھے برس اُنکے کے جو یہہ ہی وہ نوان برس تھا ہجرت سے یا سال حجہ الوداع کہ  
 دسواں برس تھا امام اعظم نے کہا کہ مراد منع کفار حج اور عمرہ سے نہ مسجد میں آنے سے مسجد حرام ہو یا اور مسجد میں اور  
 امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے ہی ہے وَأَنْ خِفْتُمْ عَيْلَتَكُمْ اور اگر ڈرو تم اسی اہل مکہ فقرے  
 بسبب نہ آئے اُنکے کے کہ وہ موسم حج میں اگر لباس طعام خرید فروخت کرتے ہیں انہی تجارت موقوف ہونے سے  
 تمھاری سعادت میں خلل آوے گا فَسَوْفَ يُعْطِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ان شاہس البتہ دو تمہد کرے گا تمکو اللہ فضل اپنے سے اگر  
 چاہے گا سو یوہیں کیا کہ بلا دین میں سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے میں آتے تھے اور طرح طرح کے اطمینان  
 تھے اور سوائے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارت سے منافع دکھانے لگے إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ تحقیق اللہ  
 جاننے والا ہے احوال بند و نسا حکمت والا ہے ایک در بند کرنا ہی تو دوسرا کھولنا ہی نظم مانع رزق خلالتی  
 رازق مطلق نہیں ہے سبب دینا وہ روزی اور ہے اسباب ہی ایک دیکھو راقا کر رزق کے کرنا ہی بند کھولنا ہی  
 دوسرا وہ فاتح الابواب ہی سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ بعد مقابلے بت پرستوں کے ساتھ حاربے کتابی کے حکم فرمانا

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَكَلامِهِ الْآخِرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۚ  
 لائے ساتھ خدا کے یقینے یہود کہ تمہارے قاتل میں اور نصاریٰ تثلیث کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہیں  
 بہشت میں اکل و شرب نہیں اور نصاریٰ معاد و حائی ثابت کرتے ہیں پس یہ دونوں فرقے ایمان آخرت پر بھی حیا  
 کہ چاہتے ہیں رکھتے وَلَا يَجْعَلُ مَوْتَهُ حَرَامًا اور رسول اللہ ﷺ اور نبی حرام جانے اس حیرت کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے  
 اور رسول اللہ ﷺ نے یعنی جسکی حرمت کتاب اور سنت ثابت ہے وَلَا يَدْعُونَ دِينَكَ لِيُخْرِجَ مِنَ الدِّينِ أَوْتُوهُ  
الْكِتَابَ اور نہیں قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہے ان لوگوں سے کہ دے گئے میں کتاب تورات اور انجیل  
 یہ بیان الدین لا یؤمنون کا ہے پس لڑائی کرو ان سے اسی مسلمانوں کو يُعْطُوا الْكِتَابَ بِمِثْرٍ ۚ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الدِّينَ عَنْ النَّاسِ  
 یہاں تک کہ دیوبند جزیہ یعنی خراج جو جو ان سے مقرر ہوا تھا اپنے سے اور وہ دلیل ہوں یعنی جزیہ آپ ﷺ  
 ہوں اور جب تک نہ قبول ہو نہ بیٹھیں ظاہر اس آیت سے تخصیص جزیہ کی ساتھ اہل کتاب کے نکلتی ہے اور جو اس  
 طعن میں انھیں میں کہ مشابہہ لگنے میں اب سمجھ لیجئے کہ یہاں ائمہ کا اختلاف ہے اور ہر ایک دلیل میں کہ اپنے  
 اپنے مقام پر منظور ہیں امام اعظم ج کہتے ہیں کہ جزیہ سب مشرکوں سے لیا جائے سوائے مشرکان عرب کے کہ حکم انکا یا سچا  
 شمشیر کے ہے یا اسلام کے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ جزیہ سوائے کتابی کے اور سے نہیں اور امام مالک کہتے ہیں  
 سب کفار سے جزیہ ہے مگر مرتد سے نہیں کہ اسکو حکم قتل ہی ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ اور کیا یہود  
 عزیر بن اللہ کا ہے مصرعہ پاک ہی اللہ اس سے جو یہ کہتے ہیں پلید سمجھ لیجئے کہ عزیر اللہ کا شریک کے بیٹے نہ  
 یعقوب علیہ السلام کی نسل لاؤسکی اولاد سے ہیں چودہ واسطوں سے مارون بن عمران کو پہنچے ہیں جب بخیر  
 پیدا ہوا تورات جلا دی اور بیت المقدس کو ڈبا دیا اور علماء تورات کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے انکو کپڑے گیا  
 انہیں عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ تورات تھے لیکن حوزہ سالی کے سب انکو حساب میں نہ لایا جب یہ اسکے قید  
 بعد بیت چھوئے بیت المقدس کو چلے راہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک قریہ میں انکو مارا بعد سو برس کے پھر جلا یا  
 چنانچہ یہ قصہ سورۃ البقرہ میں مفصل گزرا ہے پھر جاپنے قوم میں یہ پہنچے ہر طرح سے کہتے تھے میں عزیر ہوں  
 کوئی نہیں ماننا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر تورتے کیا تقیر امام تغلبی میں ہے کہ پانچ قلیں دست راست کی  
 انجلیون میں باندھے دیں پانچوں سے یہ تورات یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگوں نے کہا ہم کیا جانیں کہ یہی تورت  
 ہے ہم نے نہ کبھی سنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے اور اسنے اپنی باپ سے سنا  
 کہ واقعہ بخت نصر میں تورت ایک طرف میں مضبوط کر کے غلام نے پھاڑ کی شکاف میں رکھ دی تورت لوگوں نے جو وہاں  
 جا کے دیکھا مقرر رکھی تھی لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اس سے مقابلہ کیا ایک حرف کافرق تھا حیران ہو  
 اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بعد سو برس کے عزیر کے دلیں تورت العا کی یہ اسکا بیٹا ہے معاذ اللہ

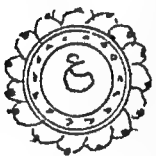






اللہ کے سوا کہ اسلام ہے واللہین بکیر و الذہب والفضہ ولا ینفقوا فی سبیل اللہ اور جو لوگ کہ حرص اور غفل کے سبب  
 جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اسکو حج راہ اللہ کے یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے سمجھ لیجئے کہ حدیث میں  
 مادی زکوٰۃ نہیں لیکن جسکی زکوٰۃ دی ہے وہ کسے نہیں یعنی کسے نہ دے جسے و عید مرتب ہے اور عید ہے  
 کہ فرمایا فبشرکم بعذاب اللہ میں بشارت دینا جمع کرنے والوں زکوٰۃ نہ دینے والوں کو ساتھ عذاب دردناک کے  
 یوم یسعی علیہما فی نار جہنم فتلکوا فیہا جاثیہم و جنوبہم و لکم جہنم جہنم کہ گرم کیا جاوے گا یعنی آگ لگائے جائے گی  
 اور خزانوں کے سچ آتش دوزخ کے پس داغ دے جاوے گیے ساتھ اس درہم و دینار سوزان مانتھے لکے کہ فقر کو  
 کہ جس میں نہ ہوتے تھے اور کروٹیں انکی کہ درویشوں سے پہلو تھی کرتے تھے اور پھینک انکی کہ مسکینوں سے پھرتے  
 تھے سمجھ لیجئے کہ اشرف اصناف ظاہر ہی تین ہیں کہ شامل ہیں تینوں اعضائے رب کہ کوہ دماغ اور دل اور جگر  
 ہیں پس یہ تینوں اس دن معذب ہونگے اور کبھی فرشتے ہذا ما کزتم لا نفسکم فذوقوا ما لکم تکذروا  
 یہ ہے جو جمع کیا تھا تنے واسطے منفعت اپنے کے دنیا میں اور زکوٰۃ نہیں دیتے تھے اور آج سب مضرت تمہارا کیا  
 ہوا اور تمہارے جان پر بلا لایا پس چکو تم وبال اسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھ لیجئے کہ ذخیرہ سپرد وبال نہ متفرع ہوا  
 صالح ہے اگر کوئی خیر مال کرے تو ذخیرہ اعمال کر اگر اور کوز اعراض فانیہ کی جستجو کریں تو زکوٰۃ اسرار باقیہ کی آرزو کرنا  
 ہیٹ ایک دانہ فقیر کو دنیا جمع سے غریبوں کے بہتر ہے سمجھ لیجئے کہ سال سے تین سو سو اسیں سٹھ دیکھا ہے تقریباً  
 پانچ بیسے اکیس دیکھے ایک اکیس کا چار تیس کے دو اسیس کے چنانچہ اس بیت میں مذکور ہیں بیت لاو  
 لا لب لا ولا لاش بہت تل کٹ و کٹ لاش شہور کو بہت اور سال قمری میں سو چوبیس دیکھا کم بیش تخمیناً  
 اور معتد ان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہیں تیس برس سال انکا تیرہ مہینے  
 کا ہوتا ہے اور حکم الہی میں بارہ مہینے کا ہر سال ہے سونا اعمال اہل اسلام کی شہور قمری پر رکھ کر احکام صوم اور  
 حج زکوٰۃ کے اس پر مرتب کر کر عدداً کافراً یا کہ ان عداً الشہور عند اللہ اثنا عشر شہراً فی کتاب اللہ تحقیق  
 گنتی مہینوں کی کہ پسندیدہ ہے نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہیں حج لوح محفوظ کے یا حج حکم کے کے اور لکھا ہے اللہ  
 نے اس حکم کو یوم خلق السموات والارض منہا اربعۃ حرط جسدن کہ پیدا کیا ات مانوں کو اور زمین کو  
 ان بارہ مہینوں میں سے چار حرام ہیں تین متصل ہیں ذی القعد اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہے رجب  
 ذلک الذین القیمو یہ ہے حساب درست مہینوں کے شمار کا فلا تظلموا فیہن انفسکم میں مت ستم  
 کرو حج ان چار مہینوں کے آپس میں لڑ کر اور بے حرمتی ان دنوں کی کر کر مہور علیا کہتے ہیں کہ خیر متقاتلے کی ان مہینوں  
 میں منسوخ ہے اور مرد و ظلم سے گناہ ہے اگرچہ ترک گناہ سب مہینوں میں لازم ہے لیکن تجھیں ان چار مہینوں کی  
 شرافت کے سبب کہ ان مہینوں میں گناہ کرنا ایسا ہی جیسا حرم میں یا حال احرام میں کیا و قاتلوا المسترکین

کافر کا یقیناً قتل نہ کافر اور شرمشکون سے اکٹھے ماہرہائے حرام میں اور غیر لنگے میں جیسے کہ لڑتے ہیں بہیم  
 سے اکٹھے واعلموا ان الله مع المتقين اور جانو یہ کہ اللہ ساتھ پر سیرگاروں کے ہے مددگار اور حفظ لکھتا ہے  
 کہ ایام جاہلیت میں لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل محل نہیں کر سکتے تھے ایک شخص  
 قلمش کنانی نے موسم حج میں پکار کر کہا کہ اے معاشر عرب اس سال میں اللہ نے محرم مہر حلال کیا اس کے  
 بدلے صفری حرمت کی سب نگر خوش ہوئے دو سو سال کہا اب محرم حرام ہے صفر حلال اس طرح کبھی  
 کوئی مہینہ حرام کر دینا کبھی کوئی جس ماہ حرام میں قتال منظور ہوتا اس کی حرمت اور مہینے پر ذال دینا پھر حضرت  
 اشہر حرم کا شمار دوا باقی رہے کہ سال میں چار مہینے کینے ہیں حرام ہیں اور اس عمل کو نسی کہتے تھے  
 یہ آیت اتری کہ ایما النبی زیادۃ فی الکفر سو اے کہ نہیں کہ نسی یعنی آگے چھپ کر لیا مہینہ بخار یا د  
 ہے حج کفر کے کیونکہ حلال جاننا اس کا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اس کا کہ حلال کیا اللہ نے کفر و کفر  
 کہ لنگے کفر میں مل گیا یصل بہ الذین کفروا یجھلونہ عاماً و یجھرونہ عاماً گمراہ کئے جاتے ہیں یا گمراہ کرتا ہے  
 انکو اللہ ساتھ اس عمل کے وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہیں نسی کو شہر حرم سے ایک  
 برس اور اس کی جا دو سو کو حرام کرتے ہیں اور حرام کرتے ہیں اس کو ایک برس اس کے بدلے دو سو حلال کرتے  
 ہیں اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اس کو دو برس حلال ٹھہراتے ہیں اور جب کو حلال کیا تھا حرام  
 ٹھہرا دیتے ہیں تکون اطواراً ما حرم الله یحکون ما حرم الله تو کہ موافق کریں اور تمام کریں کسی کو اس حیر کے کہ حرام کی اللہ  
 نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کریں واسطے موافقت عدد کے اس کو کہ حرام کیا اللہ نے بے  
 رعایت وقت کے رین کلہم سوۃ اعمالہم زینت دئے گئے ہیں واسطے لنگے برے عمل لنگے نیاطانی طرف سے  
 واللہ کا ھدی القوم الکفر بن اور اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم کافروں کو نظم جاہلان عرب مہینے چار نہیں دیتے  
 تھے خلق کو ازالہ اسی مسلمانو چاہتے تھو کہ کسی مہینہ میں دیکھ کہ کیونہ دو بیخ کی چھٹ نہیں ہے شرمہ بیخ باؤگے  
 کب یہی بہ تخم شرج نقل ہے کہ تیسرے برس ہجرت سے حضرت عروۃ بنوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک  
 سالی کے سبب مدینے والے بد حال تھے جب امر جہاد کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زوا اور  
 گرمی ہوا دیکھ کر ساتھ کر است طبعی کے سستی کرنے لگے یہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انضوا  
فی سبیل اللہ انا قلیم الی الاخری لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تمہارے کہ اعلائے کلمہ دین کے لئے  
 جو وقت کہ کہا جاتا ہے واسطے تمہارے نکلویج راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہو جاتے ہو طرف زمین کے  
 کابل اور سستی سے یا اپنے کیمتوں کو دیکھنے لگے ہوا رخیتم بالحبوۃ الذین من الاخرۃ کیا راضی ہو تم سا  
 زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فما متاع الحیوۃ الذین فی الاخرۃ الا قلیل نہیں فائدہ زندگانی دنیا کا



مقابل آخرت کے اور نعمت اسکی کے مگر چھوڑا اور کوئی حافل بری نعمت چھوڑ کر چھوٹی کی طرف نہیں مائل ہوتا اور چھوڑ کر باقی کو فانی کو لئے شیر کے بدلے تو پانی کو لئے یعنی وہاں کی نعمتوں کے بدلے تو یہاں کے عیش و زندگی کو لئے الْآنْفِرُوا بَعْدَ بَعْثِ ابْنِ الْكَيْمَا اگر نہ نکلو گے حرب کفار کو کہ ماسور ہوئے ہو عذاب کر گیا تکو اللہ عذاب دردناک کہ غلبہ دشمن سے یا اور کسی سبب تھیں کر دیا ہلاک وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا اور بدل کر گیا تکو ساتھ قوم غیر تمھاری کہ فرما نہ رہا ہوں جیسے میں اور فارس والے اور نہ ضرر کرے کو کے اللہ کو کچھ کہ بے نیاز ہی یا رسول اس کے کو کہ بنا عصمت میں اللہ کے ہی وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر تبدیل سے قادر ہے الْآنْفِرُوا فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذَا أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيًا أَذْهَمًا فِي الْغَارِ اگر نہ مدد دے پیغمبر اس کے کو پس تحقیق مدد دی ہی اسکو اللہ نے اور مستقبل میں بھی اسکو بن مدد نہ چھوڑ گیا جیسا کہ ماضی میں نہ چھوڑا تھا جو وقت کہ قصد نکالنے کا اس کے کیا تھا کافروں نے کئے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا درحال کہ دو سرداروں کا تھا اور مدد دی تھی اسکو جو وقت کہ وہ دونو تھے سچ غار ثور کے کہ وہ خار بہار کے اوپر جانب میں بکے کہے ہی شب پخت نہ غزوہ بیع الاول کو حضرت گھر میں ابو بکر کے آئے کو ساتھ لے وہاں رات کو رہے تھے رات ہی رات میں اللہ نے سر غار پر درخت سفیدان اگایا اور کبوتروں سے گھون لایا بنو کراڑا دلوایا اور پھر کمری سے جال اتوا یا صبح کو کفار ڈھونڈتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ زمر قدم گاہ کریں گے ہم کو دیکھ لینگے آپ فرمایا یا ظنک یا شہنشاہ عالمہ اؤ احوال اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَخْزَنَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْجَبَّارِينَ معنا جو وقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے متعمم تھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے مددگار فائز کہ اللہ سکینتہ عجب پس امارے اللہ رحمت اپنی کہ سب تسکین ہی اوپر رسول ہی کے اور اہل ہر بہر ہی کہ اوپر صدیق کے کہ بیعت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے فرو تانی تین إِذْ هَمَّ فِي الْغَارِ یعنی صدیق فخر صحب کبار بیت جن پہ نازل سکینہ تھی ہی دل انھو کا حزن نہ تھی ہی وَأَيَّدَهُ بِجُنُودِهِمْ تَرَوْهُمُ أَوْ قُوتِ دی اللہ نے پیغمبر اپنے کو ساتھ ت کفرستوں کے کہ نہیں دیکھائے انکو یعنی ان فرستوں کو کہ غار میں حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملا کہ ہیں کہ بدر اور احزاب اور حنین میں اترے تھے وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السَّفَلَةَ اور کی بات ان لوگوں کی جو کافر ہوئے تھی وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا اور بات اللہ کی وہی اونچی اور کافروں کی بات جو سب دعوت کفر ہی وہ حواز اور دلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت اسلام یا توحید یا نعمت شہادت ہے وہ مرتبہ اور قدر میں رفیع اور جلیل کی وَاللَّهُ يَرْزُقُ حَكِيمًا اور اللہ غالب ہے کو باہمی موحدون کو حکمت والا ہی دلیل کرنا ہی مشرکوں کو سمجھ لیجئے کہ معصود لائے قصہ غار سے اٹائے امر غزوہ تبوک میں یہ ہے کہ اگر تم اسی کاربان جہاد پیغمبر کی مدد کرو گے تو میں کرونگا جیسے غار میں میں نے مدد کی تھی

اور اتنے دشمنوں میں سے سلامت نکالا تھا پس نصرت میرے ہاتھ میں تھی وہ النصر الامن عند اللہ میت  
 چاہ تو مجھ سے مدد ہی مردوزن پائیگا نصرت وہی میں جس کو دون فتح مجھ سے چاہی لشکر سے تو آپ مجھ سے  
 مانگ کر رہے تو جسکی کی میں نے مدد برتر ہوا جس کو چھوڑا میں نے وہ ابتر ہوا انفسہ و اخفافا و ثقلا لکل واحد  
 غزوہ بنوک کے ہلکے اور بجاری یعنی سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش اور نوکر یا بے سلا  
 اور صلح یا کوارہ اور یا سہما و یلے اور سونے یا مسیان اور خدمت کا راسمی نے کہا ہلکے طاعت کر بنوکے ہیں اور بجاری  
 مخالفت کر بنوکے امام شیری نے کہا خفاف وہ ہیں کہ بندش ہو و ماسو سے آزاد ہیں اور ثقال وہ ہیں کہ بقیہ  
 تعلقات مفید ہیں بحر الحقائق میں ہے کہ خفاف مجذوب ہیں جو شش عیالیت حق سے براہ سلوک آئیں  
 اور ثقال سالک ہیں جو پرورش ہدایت سے مستوج مجذبہ خانی بنوئے ہیں یہ دونوں گروہ راہ پر ہیں لیکن یہاں  
 کشش پرواز کرتا ہے اور ایک ہائے کوشش راہ چلتا ہے جو پالمون سے چلتا ہے وہ ایک قدم میں عالم کو  
 زیر کرتا ہے اور جو بال اقبال سے اڑتا ہے ایک دم میں بساط مشاہدہ ماسوئے کو طی کرتا ہے میت عاری  
 جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھے کون و مکان کو دم میں طی کر اور ہی عالم دیکھے جب یعنی لوگ غزوہ  
 بنوک کے جانے سے کچھ کہہ رہے تھے کہ فرماں ہوا کہ عذر غیر مقبول ہے غزوہ بنوک کو جاؤ و جاہدوا  
 یا موالکم و انفسکم فی سبیل اللہ اور جہاد کرو ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے حج راہ اللہ کے ذالکم  
 خیر لکم ان کنتم تعلمون یہ نکلتا اور حرب کرنا بہتر ہے وسطے مختارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنے سے اگر ہو تم  
 جاتے تو اب جہاد کا اور عقاب تحلف کا لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو غزوہ بنوک کا  
 حکم کیا تین فرقے ہو گئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے حکم خدا اور رسول  
 کو مانا اگرچہ نفس پرانے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے یہ نے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے  
 انکی شان میں یہ آیت آئی کہ کوکان عوصا قریبا و سفر اقاصد لا تبعوا لکرسوا اسباب و نیا تروک ملے  
 کے اور سفر نیانہ آسان البتہ چلتے تیرے ساتھ وسطے طمع مال دنیا کے و لکن بعدت علیہم الشقة اور لیکن  
 دور کی اوپر انکے راہ دراز شقت سے قطع ہو سکی و سیر لہون باللہ لو استطعنا نحن جنبا معکم اور البتہ قسم  
 لکھا و نیگے ساتھ اللہ کے یہ معجزہ قرآن کا ہے کہ احوال آئندہ کا بیان کر دیا کہ جب تم غزوہ بنوک سے آؤ گے تو مخالف  
 بطریق اعتذار مختارے پاس اگر کہیں گے کہ تم اللہ کی اگر طاقت سفر کرنے کی رکھتے تم البتہ نکلتے تم ساتھ تھا  
 یعلو انفسکم لاک کرتے ہیں جانوں اپنی کو چھوٹی قسم لکھا کر یعنی مسخ عذاب کا اپنے آپ کو کرتے ہیں واللہ  
 بعلم انہم لکاذبون اور اللہ جانتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں عفا اللہ عنک معاف کرے اللہ تجھ سے  
 یہ دعا ہے اللہ کی طرف سے پیغمبر کو رو رو ہو جو ان پر اور سلام اور یہ دعا ہے لوگوں کی کہ دعا عفو اور جہاد کی



بے وقوع نہ کرتے ہیں جیسے پانی پلائیوں کے کہتے ہیں حضرت عبداللہؓ اور جواب عاقل حامدین کہتے ہیں کہ  
 اور بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہئے والوں کو اجازت تکلف کی دی تھی حق تعالیٰ  
 اسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہ خبریں اور بعضے یہ ہیں کہ معاف کیا اللہ نے تجھ سے کہ اذنت طعمہ کیوں  
 پروا کی دی تو نے انکو رہنے کی اور رہانے لکھے مانے تجھے چاہتا تھا کہ پروا کی میں جلدی نہ کرتا حتیٰ بقیتین لك الذین  
 صدقوا و نعلمہم الکاذبین یہاں تک کہ ظاہر ہوجائے واسطے تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہیں یہاں تک  
 والوں میں اور جان لیا تو چھوٹوں کو لا کسنا ذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان تجاہدوا بائو  
 و انفسہم نہیں پروا کی مانگتے تجھ سے وہ لوگ کہ تحقیق یقین ایمان لائے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے  
 سچ اسکے کہ جا کر ہیں ساتھ والوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے واللہ علیہم بالیقین اور اللہ جانتا ہے ہر ہر گارہ کو  
 انما کسنا ذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الآخر وارتابت قلوبہم فہم فی دہبہم یترددون  
 سوا اسکے نہیں کہ پروا کی مانگتے ہیں تجھ سے یہ تکلف کے وہ لوگ کہ نہیں ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن آخر  
 کے اور فسک میں ہیں دل لکھے کہ اسلام حق ہے یا نہیں پس بوجہ شک اپنے کی مترد ہیں و لو اردوا الخروج  
 لا عدوا للہ علیہم و لکن کرہ اللہ ان یخلف قبطہم اور اگر ارادہ کرنے نکلے کا منافق واسطے عروہ بتوک البتہ تیار کرنے  
 واسطے اسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اٹھنا انکا پس باز رکھا انکو اور دہشت اور کابلی دی وقیل  
 اقتعدوا مع القاعد اور کہا گیا انکو کہ بیٹھ رہو گھر وں میں ساتھ بیٹھنے والوں کے یعنی ساتھ عورتوں اور لڑکوں  
 اور بیماروں اور لنگڑوں اور لولوں کے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے سب بعضوں نے بعضوں  
 کہا لکھا ہے کہ جب لشکر اسلام عروہ بتوک کو چلا عبد اللہ بن ابی بکرؓ اور اس کے کوچ میں رہ گیا اور تکلف کر کے اپنے  
 لوگوں کو لیکر پھر آیا حضرت نے شکر فرمایا کہ اگر آپؐ میں خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا خان مانو کہ شر شرار سے بچ  
 حق تعالیٰ نے موافق قول حضرت کے آیت نازل کی کہ لو تخرجوا فیکم مازاد وکمہ الا خبالا اگر نکلتے ہیں ابی  
 وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادتی کرتے مگر گرفت اور تباہی و لا وضو اخلاکم یبعوکم الفتنہ اور البتہ گھبرا  
 دوراتے درمیان تمھارے ساتھ غازی اور فساد بازی کی چاہئے واسطے تمھارے فتنہ بغیر مخالفت درمیان تمھارے  
 ولتے یا تنگ آدمیوں سے نکو دراتے و فیکم مازاد وکمہ الا خبالا اور یہ تمھارے جاسوس ہیں واسطے لکھے کہ تمھاری  
 خبریں انکو پہنچاتے ہیں واللہ علیہم بالظلمین اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو لینے منافقوں کو لقتل البغوا الفتنہ میں  
 قبل تحقیق چاہتا تھا انھوں نے فتنہ پہلے اس سے عروہ احمد میں کہ تجھ سے پھر گئے تھے یا حرب حقد میں کہتے  
 تھے یا اہل یشرب لا مقام لکم و قیلوا الکم الامور حتی جاء الحق اور آٹ پٹ کیا واسطے تیرے کاموں  
 یہاں تک کہ اسی مدد الہی و ظہر امر اللہ وکم کارہون اور ظاہر ہو احکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے وہ

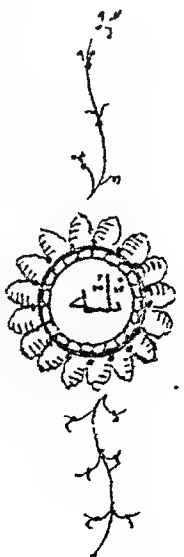


اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہے کہ اہل بیت کی تائید نہیں کرتی میت پر روانگی بھی اگر تیرے حکم کے مطابق  
 کیا ڈر اسے حاجب کا کیا خوف ہے اور بانگ لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بن قیس کو کہا کہ کیا  
 نہیں میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وہاں سے کثیر تکرار اور لوٹیاں خوب صورت کے جناب بن قیس نے کہا کہ  
 انصار رہتے ہیں کہ میں مشغول رہتا ہوں ڈرتا ہوں کہ زمانہ بنی اصغر کو دیکھ کر صبر کر سکوں گا فتنے میں پڑنا  
 یہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ اُذْنًا بِي وَلَا تَقْتَتِي اور بعضا اور نہیں ہی وہ شخص ہے کہ کہتا ہے  
 پروانگی دو واسطے میرے سچ تخلف اس غزو کے اور مت فتنے میں ڈالو جھگو الا فی الفتنۃ سقطوا خبر وار ہو وہ  
 فتنے کے گرے کہ انکے نفاق ظاہر ہو گیا وَاِنْ جِئْتُمْ بِجَیْشٍ مِّنَ الْکَافِرِیْنَ اور تحقیق دوزخ گھیرا ہے کافروں کو  
 اِنْ تَصْبَحُ حَسَنَةً فَسَوْفَ اَکْرِمُکُمْ تَجْعَلُوْا اِیَّیْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہیں کرتی ہے اور خوب سب سدی  
 رکھتے ہیں وَاِنْ تَصْبَحُ مُّصِیْبَةً یُّقَوِّلُوْا اَقْدَاخُنَا اَمْرًا مِّنْ قَبْلُ وَیَقُوْا اَوْ هُمْ فَرِحُوْنَ اور اگر اپنے جھگو مصیبت  
 جنگ میں صراحت اور شدت جیسی احد میں ہو کہتے ہیں تحقیق کڑی تھے ہمیں احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے  
 کہ دور اندیشی کر کے لڑائی کو نہیں گئے تھے اور پھر جلتے ہیں اور وہ خوش ہوتے ہیں قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ  
 اللّٰهُ لَنَا کہہ اے پیغمبر ہرگز نہ پہنچا ہوا ہو کہ جو کچھ لکھا اللہ نے واسطے ہمارے لوح محفوظ میں عنایت سے اور میرا  
 دولت سے اور کتب سے عشرت سے اور عترت سے ہُوْا مَوْلَانَا وِہی کار ساز ہمارا و علی اللہ فلیتو کل المؤمنون  
 اور اوپر اللہ کے چاہے کہ توکل کریں ایمان والے نظم توکل کرو اس پر کہ تجل مقصد کا پاؤں نتیجہ توکل کا  
 اے دوستو حصول مراوات ہے جان لو قُلْ هَلْ تَرٰکُمْ یٰ اَحَدُی الْحُسَیْنِ کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 انکو کہ تم نہیں مقرر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھائیوں سے کہ نصرت ہے اگر ماریں گے ہم اور شہادت ہے اگر  
 مارے جاویں گے ہم وَیَحْنُ نَزَّیْضَ بِکُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمُ اللّٰهُ عَذَابٌ مِّنْ عِنْدِہٖ اَوْ یَاْیْدِنَا اور ہم مقرر ہیں واسطے  
 تمہارے یہ کہ پہنچاؤے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ماتحتوں سے فَرٰکُمْ یٰ اَحَدُی اَنَا مَعَكُمْ مِّنْ نَّصْرٍ  
 پس منتظر رہو اس چیز کے کہ واسطے ہمارے چاہتے ہو سمجھ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے وہیں سے ایک  
 واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانوں کو ارشاد ہوا کہ کہو ہم بھی منتظر ہیں کہ تمکو ان دونوں میں سے ایک  
 ہو یا اللہ تعالیٰ ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کر کے جیسے پہلے مخالفوں کو کیا تھا یا ہمارے ماتحتوں سے تمہیں  
 قتل کر کر جہنم کو پہنچائے لکھا ہے کہ جناب بن قیس نے حضرت سے کہا کہ میں پروانگی رہنے کی چاہتا ہوں میرا جانا  
 حرب بنی الا صغر کو مشکل ہے لیکن مال سے اپنے مددگاری آپ کے شکر کی کرو گنا یہ آیت اتری کہ قُلْ اَلْفَتْحَا  
 طَوْعًا اَوْ کَرْهًا لَّنْ یَنْقُصَ مِنْکُمْ شَیْءٌ کہ اے پیغمبر جواب میں اس کے خراج کرو خوشی سے اور غمت یا ناخوشی  
 اور نصرت ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا تم سے الفقوا اتری بعضے خبر اناکم کُنْتُمْ فَوَاہِشِیْنَ تحقیق تم ہو قوم کلمے ہو وارہ

اسلام سے اور ثقہ کافر کا مقبول نہیں و ما منعہم ان تقبل منهم نفقاتہم الا انکم کفرؤا یا اللہ و بر سؤلہ  
 اور نہیں منع ایکو اس بات کہ قبول کیے جاوین نے ثقہ انکے مگر یہ کہ انھوں نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ  
 رسول انکے کے و لا یأتون الصلوۃ الا وھم کسائی اور نہیں آتے نماز کو جماعت پیغمبر میں مگر وہ کا علی کرنے ہیں یعنی  
 کسات اور کراہت سے آتے ہیں نہ صدق اور اراوت سے و لا یفقون الا وھم کارھون اور فخر کرتے ہر اراوت  
 مگر وہ ناخوش رکھتے ہیں کیونکہ دینے میں نہ امید ثواب رکھتے ہیں اور نہ دینے میں خوف عتاب فدا کا تعجبنا  
 امواکم و لا اولادکم پس نہ خوش لگے تجھ کو مال منافقوں کا اور نہ اولاد انکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد و مال ہی انکے  
 یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد است ہی انما یزید اللہ بعدہم بہا فی الحیوۃ الدنیا سوائے نہیں کہ اولاد  
 کرتا ہی اللہ تو کہ عذاب کرے انکو ساتھ ان حینوں کے سچ زندگی دنیا کے کہ مال کے جمع اور نگہبانی میں رنج اٹھایا  
 اور اولاد کے و روکھ میں مبتلا ہوں و تنہو انفسہم و ھم کافر و ن اور نکل جاوین جانیں انکی غم کھاتے کھاتے  
 اور الم اٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہوں یعنی کفر میں نہ مال انکا مانعہ بکڑے نہ اولاد فرما دیکھو پیچھے بیت اجل کا  
 جب ایدل پیام آئی ہی نہ مال اور نہ اولاد کام آئی ہی و یحلفون باللہ انھم یلکئکم اور قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ  
 کے یہہ کہ وہ تم میں سے ہیں یعنی اہل اسلام میں سے ہیں و ما کم منکم و لکنتم قوم یفرقون اور نہیں وہ تم  
 میں سے ولیکن وہ ایک قوم ہیں کہ دڑتے ہیں تم سے کہ انکو قتل اور اسیر نہ کرویں ساتھ تقیہ کے اظہار اسلام  
 کرتے ہیں لو یجئون ملجا او مغارین او مدخلا کو کو اللہ و ھم یحجون اگر باوین وہ جگہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ  
 یا غار پہاڑ کی یا سو راخ کھسنے کے البتہ پھر جاوین طرف اس کے تمھارے دڑے اور وہ دڑتے ہوں کہ کسی کے منع  
 کرنے سے باز نہ رہیں جیسے گھوڑا سرکش منہ زور کہ روکے سے نہ رکے لکھا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مال  
 عنیت تقسیم فرماتے تھے ابو الجواہر منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمھارے رواداروں  
 کو دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ ہم عدل کرتے ہیں یہ آیت اتری و منہم من یتذکر فی الصدقات اور بعض  
 منافقوں میں وہ ہیں کہ عیب کرتے ہیں تجھ کو بیچ بانٹنے خیرات کے بعضوں نے کہا ہی کہ یہ آیت بیچ شان ابن النضر  
 یعنی جعفر بن ابی ہاشم کے کہ سر خراج تھا آئی ہی کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف  
 قلوب نو مسلمانوں کے انکو مال بہت دیا تھا اس پر اسنے طعن کیا تھا اطلاق غیر خالص کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ  
 عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصوں کو اشرف عرب دیا اسنے کہا عدل کرو یا رسول اللہ حضرت نے  
 فرمایا کہ دلیری ہی تجھ پر اگر میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا اور حضرت نے اسکا اودا کے قوم کا مار قین لقب رکھا  
 اور بعضوں نے کہا ہی کہ معیب بن قثیر نے حضرت کے تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا اور عرض اسکی اپنا نفع تھا  
 چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فان اعطوا منھا صواہر اگردے جاوین خیرات میں سے جیسا وہ چاہتے ہیں خوش ہوں



انہیں ایسے ہی ام ولد کو اور غنی کو کر تین بندہ زادے کو نہ دے دینی کوئی اگر ہو فقیر تہی کفن فی قرض مردین  
 انکو خرچ ای امیر تہی بنا مسجد نہ پل نی لے غلام آزاد کر نہ ماسی کوئی مولیٰ انکے کو ای باخبر لکھا کہ عباس  
 اور اصحاب اس کے جیسے رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر میں ایمان لائے تھے اور سیدہ انکا حضرت کے کینے سے  
 بھرا تھا انکی شائیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر سخاں بہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو حضرت سے کہ تو تم  
 رسوا ہو گے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوار کہتے ہیں ہم قسم کھا لینگے تو وہ اعتبار کر جاوینگے یا بتل بن حارث ہمیشہ  
 حضرت کو برکتا تھا جب اسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہیں ہم جو کہتے ہیں وہ سکر قبول کر لیتے ہیں  
 یہ آیت اتری کہ وَمَنْ أَمَّ الذِّنَّ بُؤْذُونَ النَّبِيِّ وَهُوَ الذِّنُّ هُوَ أَذُنٌ اور بعضے انہیں سے وہ ہیں کہ ایذا دیتے  
 ہیں پیغمبر کو اور کہتے ہیں کہ وہ مرد خوش شنوا ہیں جو ان سے کہو سن کر مان لیتے ہیں قُلْ أَذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ کہہ  
 کہ سننے والا بھلائی کا ہے واسطے تمھارے یعنی جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہیں بلکہ قبول کرینو الا انکی  
 ہی يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحِمَهُ لَئِنْ أَتَوْا مُنْكَرًا يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ سَلَامًا اور باور کرینو الا  
 واسطے مسلمانوں کے اور قبول کرینو الا ہی باتیں انکی واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہی واسطے ان  
 لوگوں کے جو ایمان ظاہر کرتے ہیں تم میں سے یعنی یہ نہیں ہے کہ پیغمبر صدق اور کذب تمھارا نہیں جانتا بلکہ پڑ  
 پوشی تمھاری کرتا ہے اور اپنی رحمت سے مہربانی فرماتا ہے وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور  
 جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں پیغمبر خدا کو واسطے انکے عذاب ہی درودینے والا آخرت میں يُخْلَفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ  
لِيَرْضَوْكُمْ فَتَمُنَ عَلَيْهِمْ کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے واسطے تمھارے ہی مسلمانوں کہ ہم منافق نہیں تو کہ راضی کریں تم کو  
 سے وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْا مِنْكُمْ وَأَنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ اور اللہ اور رسول اسکا سزاوارتر ہیں اسکے کدرا  
 کریں انکو منافق اگر میں ایمان ولے سمجھ لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دالت اور ایک ہونے و نور ضاؤں کے کرتا ہے  
 یعنی رضامندی اللہ کی وابستہ برضامندی رسول ہے أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْخَازُ فِيهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَنَازِعُهُمْ  
جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا کیا نہیں جانتا انھوں نے یہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکی پاس سزاوارتر ہے  
 کہ ہو واسطے اسکے گت دوزخ کی در احوال کہ ہمیشہ ہو رہے والا یح اسکے ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ یہ ہمیشہ رہنا دوزخ  
 میں رسوائی بڑی ہی منقول ہے مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور متروک کرتے  
 تھے اور آپ کی باتوں کو بات تہرا داکرتے تھے بعضے انہیں سے متنا کرتے تھے کہ کیا ہونا کہ ہیں سو کوڑے مارتے  
 اور آسمان سے آیت نہ آتی کہ سب فضیحت ہماری کا ہوتی یہ آیت اتری يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمُ  
سُورَةٌ تَكْفُرُ بِهِمْ فِيهَا فِي قُلُوبِهِمْ دُوبَةٌ کہ منافق یہ کہ اناری جاوے اور یہ منوں کے ایک سورہ قرآن کے کہ نہ دلو انکو  
 اس چیز کے کیچ دلوں منافقوں کے ہی کفر اور نفاق سے قُلْ اسْتَهْزِؤْا إِنَّ اللَّهَ مُحْضِرُ رَجْزٍ مَّا تَحْذَرُونَ



کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو ٹھکرا کر وہہ امروا سٹے ہندید کے ہی یعنی مت ہنسو کہ جزا پاؤ گے اور جزا یہہ ہے کہ تم فضیحت ہو گے تحقیق اللہ نکالنے والا ہے اور ظاہر کر نیوالا ہے اس چیز کا کہ ڈرنے ہو ظاہر کرنے اسکے سے یعنی اخلاقی اور بد طبیعتی جو تمھاری ہے لکھا ہے کہ غزوہ تبوک میں ودعت بن ثابت ساتھ جاتے منافقوں کے آگے آگے حضرت کے جاتے اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہے ہن قلع شام کو لین اور قصور ملک میں رہیں یہہ بات آپ نے کشف باطن سے معلوم کر کر عار یا سر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ پوچھ اس سے کیا کہتا ہے اگر انکار کرے تو بتا دیجو کہ یہہ یہہ باتیں کہتا ہے تو عمار نے جا کر کہا و بعد کرنے کو حضرت کے پاس آیا کہ میں بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے کہ و اب رو گذر یونکا ہے کہتا تھا یہہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہیں گے سو اسکے نہیں کہ ہم مثل مافروں کے بحث کرتے ہیں ہر نوع کی باتوں اور کھیلنے ہیں قُلْ اِنَّ اللّٰهَ وَاٰیٰتِهٖ وَدَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ کہہ انکو بطریق توجہ کیا ساتھ اللہ کے اور آیتوں اسکی کے اور رسول اسکے کے تھے تم ٹھکرا کرے اور انے ٹھکرا کرنا گمراہی ہے لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بِعَدَّتِكُمْ بَلْ كُنْتُمْ عَادِرْ عَدَّتِكُمْ اور معض ہے تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنے سے چھپے ظاہر کرنے ایمان اپنے کے اِنْ تَعَفُّ عَنْ طَارِفَتَيْهِ مِنْكُمْ اَوْ رِغْمًا كَرِهْتُمْ لَكُمْ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَابْتَغِ الْوَعْدَ الَّذِي وُعدَ لَكَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ کہ وہ محشی بن ضمیر تھا کہ اسنے توبہ کی ہے اور دعا کی جناب الہی میں کہ شہادت پاؤں سوشہید ہوا حرب یا مہ میں نَعَدْتُكَ طَارِفَتَيْهِمْ بِأَفْتِهِمْ كَأَنَّهُمْ كَانُوا أَحْجَرُ مِنْ عَذَابِ كَرْنِيْكَ ہم گروہ دو سر کو سبب اسکے کہ تھے وہ گھٹا مصرا و پرتفاق کے الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مَنَافِقُ مَرَدُونَ سو تھے اور منافق عورتیں کہ ایک سو ستر تھیں بعض انکے بعضوں سے ہیں متساہ نفاق میں يٰۤاَمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اِنَّهُمُ الْمُحْسِنُونَ اَيَّدِيْكُمْ حُكْمُ كَرْنِيْ تھیں ساتھ ماعقول کے کہ کفر ہے یا سعیت یا مذنب ہے اور منع کرتے ہیں معقول سے کہ ایمان ہے یا طاعت یا متابعت پیغمبر اور بند کرتے ہیں ماعتوں اپنے کو خیر اور صدقات سے یا اٹھانے سے واسطے دعا کے یا بدوکاری سے حاجت مندوں کے سَوَالُ اللّٰهِ فَلْيَسْأَلْهُمُ بَحْوَ لَئِيْ اللّٰهُ كَوْنِ اَكْا کہانا مانا پس بھول گیا انکو کہ فضل اپنا اَعْطَا لِيْ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق سنا زن و مرد وہ ہیں فاسق کہ دائرہ ایمان سے خارج ہیں وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ وَالْكَافِرَاتُ الْجَاهِلَاتُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَعَدَ اللّٰهُ اللّٰہ نے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور کافروں کو مردوں یا زن آتشی دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اسکے ہے حَبَسَهُمْ وَهٖ اَكْ كَفَايَتْ هٖ اُنْكَو واسطے عذاب کے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہے رحمت دینے سے اُنْكَو اللّٰہ نے وَهٖ عَذَابٌ مُّقِيمٌ اور واسطے اُنکے آخرت میں



عذاب ہی دائم قائم کالذین من قبلکم کانوا اشد مسک قوۃ و اکثر اموالہ و اولادہ من افسوسہم  
 مانند ان لوگوں کے کہ تھے پہلے تم سے اہم ماضی میں تھے سخت تر تم سے قوت میں اور زیادہ مال میں اور اولاد  
 میں فاسق تھے و افسوسہم فائدہ اٹھایا انھوں نے ساتھ لینے کے آرزو ن فانی سے فاسق تھے و افسوسہم  
 کما استمتع الذین من قبلکم بخلافہم و خصتم کالذین خاصوا پس فائدہ اٹھایا تھے بھی ساتھ حصے لینے  
 لذتوں فانی سے جب فائدہ اٹھایا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے تھے تم سے ساتھ حصے لینے کے اور بحث کی تھے  
 جیسے بحث کی تھی انھوں نے اولئک حیطن اعماطہم فی الدنیا و الاھنۃ و ما بہر لوگ کھوٹے گئے عمل  
 بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد نے لئے و فاکھی اور آخرت کے کہ ثواب اٹھا ما بود ہو گیا و اولئک ہم الخسرون اور یہ  
 وہ ہیں ٹوٹا پائینوالے دو جہان میں الذین ہم قبلہم قوم نوح و عاد و ثمود کیا نہیں انہی  
 منافقوں کو کہ لذات دنیا نے فانیہ میں مغرور ہیں اور حاصل کرنے مرے نجات باقیہ کے سے مجبور ہیں خبر خدا  
 کی ان لوگوں کے کہ پہلے اُنے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوب گئے اور گروہ عاد کی کہ باد صحر سے ہلا  
 ہوئی اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مر گئے و قوم ابراہیم و اصحاب مدین و المؤمنین اور قوم  
 ابراہیم کی کہ انواع عذاب میں مبتلا ہوئی مژدہ و مردود کو پتہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والوں مدین کے کہ قوم  
 شعب تھے انہیں سے جو برادری میں سے لٹکے قلعے میں رہتے تھے وہ زلزلہ سے مرے اور تجارتوں کی طرح  
 جو جھل میں رہتے تھے انہیں لٹک برسی سب جل گئے اور رہنے والے بیتوں کے یعنی قوم لوط کے کہ زیر و زبر  
 ہو کر ہلاک ہوئے انہم دسکھم بالبینات اُنے لٹکے پاس پیغمبر لٹکے ساتھ ولیوں کے ہاں کان اللہ  
 بظلمہم و لکن کانوا انفسہم بظلمون پس تھا اللہ کہ ظلم کرے انکو و لیکن تھے وہ جاہلون اپنی کو ظلم کرتے  
 ساتھ کفر اور تکذیب کے تاکہ مستحق عذاب ہوئے و المؤمنون و المؤمنات بعضہم اولیاء بعضہم اور ایمان  
 والے مرد اور ایمان والی عورتیں بعضے لٹکے دوست بعضوں کے ہیں مرد و اور معاونت میں یا مؤمنون بالمعروف  
 و نہیہون عن المنکر و یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و یطہرون اللہ و رسولہ و حکم کر  
 ہیں ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہی اور منع کرنے ہیں برائیوں سے کہ کفر اور عصیت ہی اور قائم  
 رکھتے ہیں نماز کو اور دیے ہیں زکوۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی جمیع امور میں اولئک  
 سیر جمہلہم اللہ یہ لوگ کتاب رحمت کر گیا انہیں اللہ ان اللہ عز و جل جگہ تحقیق اللہ غالب ہی جمہلہم  
 کرے حکمت والا ہی برحق کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہے و عذ اللہ المؤمنین و المؤمنات جنات جنات  
 تجرئی من تحینہا الا نھا داخل الدین فیہا و مساکن طیبۃ فی جنات عذرت وعدہ کیا ہی اللہ نے ایمان  
 والوں کو اور ایمان والیوں کو جناتوں کا کہ چلتے ہیں نیچے و رفت لٹکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے

اور گھروں پاکیزہ کا بیج بہشت توں پائیدہ کے جنات عدن نام ایک شہر کا ہے بہشت میں کہ چشمہ تینم سین  
 ہی یا اعلیٰ درجوں بہشت کا ہے امام ثعلبی نے کہا ہے کہ نہری جنت میں کہ دونوں کناروں پر اس کے باغ  
 میں ورضوان من اللہ الکی اور رضا مندی ہے طرف سے اللہ کے بہت بری بہت سے اور نعمت ومان کی سے  
 نظم ہر ایک نعمت تیری ہے یوں تو بہتر و لے تیری رضا ہے سب کے اکبر رضا ہی منشاء جملہ کرامات  
 رضا ہی مبداء احسان و خیرات رضا تیری ہے بس مطلوب میری نہیں کچھ اور حق مرغوب میری اتنا  
 صحیح میں وار و ہے کہ حق تعالیٰ پکار گیا یا اہل جنت وہ کہنے لیکے دینا و سعد یک و الجفر فی یک پس فرما و گیا کہ  
 خوش ہوئے تم کہنے لگا ہے واسطے ہمارے کہ خوش ہوں ہم اور حال انکہ دیا ہے کہ تو نے وہ کچھ کہ  
 کہ کیو خلق سے عطا نہیں کیا حق تعالیٰ فرما و گیا کیا دو میں تکو فاضل تران عطا مائے بہشت توں کہنے لگے وہ  
 کیا چیز ہے کہ ان سے فاضل تر ہو خطاب ہو گا کہ آثاروں میں تم پر رضا مندی اپنی اور ہرگز نہیں کہ میں  
 یہاں سے معلوم ہو کہ رضوان الہی سے فاضل تر کوئی نعمت نہیں طیب سوا تیری رضا کے کچھ نہیں  
 درکار یا رحمان مجھے دے روضہ رضوان کہ ہے وہ موضع رضوان ذالک هو الفوز العظیم بہ خوشنودی  
 اللہ کی ہے مراد یا ناثر کہ تمام نعمات دینا سے بہتر بلکہ بغیر جنت سے فاضل تر ہے یا ایہا النبی جاهد الکفار  
 والمناہین و اغلظ علیہم اور پیغمبر جہاد کر کافروں سے ساتھ ملو اس کے اور منافقوں سے ساتھ الزام جنت کے اور اقامت  
 حدود کے اپنے اور سختی کر اور پرانے و ما و طم جھگم اور جگہ رہنے لسنے کی دوزخ ہے و بس للجنہ اور بری  
 ہے جگہ پھر جانکی دوزخ لکھا ہے کہ وقت تیاری کرنے غزوہ تبوک کے جلاس بن سوید گدھے پر سوار  
 قبا کی طرف سے مدینے کو آتا تھا لوگوں کو اس سفر سے نفرت دلانیو کہنے لگا کہ اگر جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 لائے ہیں حق ہو تو اس گدھے سے کہ سوار ہوں اس پر بدتر ہوں مصعب نے کہ اس کا رعبہ تجا بہ بات حضرت  
 سے کہی آپ نے جلاس کو بلا کر مصعب کے روبرو پوچھا وہ قسم کھا گیا کہ میں نے نہیں کہا مصعب نے دعائی کہ  
 الہی اپنے پیغمبر رایت نازل کر کہ صدق سخن معلوم ہو یہ آیت اتری یحلفون باللہ ما قالوا قم کھاتے ہیں  
 ساتھ اللہ کے کہ مطلق نہیں کہا اس بات کو و لقد قالوا کلمۃ الکفر اور تحقیق کہا انھوں نے کلمہ  
 کا کہ طعن کرنے لگے دین میں اور تک لائے لگے کلام بید المرسلین میں و کفروا بعد اسلامہم و ہوا  
 مما لہم لئلا کوا اور کافر ہوئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا اس چیز کا کہ نہ پہنچے اس کو سمجھ لیجئے کہ مقصود انکا  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مجاہدوں کا مدینے سے نکال دینا تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت  
 رکھ کر بادشاہ بنانا تھا و ما نقضوا الا ان اغنم اللہ و دسولہ من فضلیہ اور نہیں عیب کیا اور کہ نہ رکھا  
 پیغمبر کے اور مسلمانوں کے مکر سبات کا کہ دو لہتمذ کیا اللہ نے اور رسول اس کے نے فضل اپنے سے



اہل مدینہ مجلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غلام بہت ہمتہ لگیں غنی ہو گئے موجب عداوت کا  
 نہیں مگر تو نگہ جو جانا رکھا بعضے کہتے ہیں مولائے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بار و بار دردم دلوادے تو نگہ کر گیا  
 اور دو بار دردم زیادہ دیت سے اپنے فضل سے دلوادے تھے سو غرضاً فرمایا کہ سب کیسے کا نہیں مگر وہ غنا  
 فَإِنْ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَيَحْضُرَنَّ أَكْثَرُكُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَيَحْضُرَنَّ أَكْثَرُكُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَيَحْضُرَنَّ أَكْثَرُكُمْ  
 اَلَيْمَافِي الدِّينِ وَالْآخِرَةِ اَلَيْمَافِي الدِّينِ وَالْآخِرَةِ اَلَيْمَافِي الدِّينِ وَالْآخِرَةِ اَلَيْمَافِي الدِّينِ وَالْآخِرَةِ اَلَيْمَافِي الدِّينِ وَالْآخِرَةِ  
 دنیا کے ساتھ قتل ہونے کے اور آخرت کے ساتھ جلنے کے و مَا كُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ قَوْمٍ وَلَا نَصْبٍ  
 اور نہیں واسطے لنگے پیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب اُسے دور کر  
 منقول ہے کہ جلاس نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت میں سے ہے لکھا ہے کہ ثعلبہ الضاری زناؤ  
 صحابہ سے تھا حضرت سے ایک دن کہنے لگا کہ دعا کرو کہ میں تو نگہ ہو جاؤں آپ نے بہت سبجیا مانا آخر آپ نے  
 دعا کی گو سفزدون میں اُسکے استقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے میں جگہ رہنے کی نری جنگل کو گیا وہاں اقامت  
 کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے میں آتا تھا پھر وہ بھی چھٹ گیا جب حضرت عامل صدقات کو  
 ازکوۃ لینے کو اُسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمیں یہ سہمائی کہ زکوۃ نہ دے سکا کہنے لگا کہ یہیہ کہ ہم سے طلب  
 کرتے ہیں خبر یہ ہے یہ آیت اتری وَفِيهِمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهُ لَنْ اُتُوا مِنَ النَّاسِ مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونُ  
 مِنَ الصَّادِقِينَ اور بعض منافقوں میں سے وہ شخص ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے اگر دیا اللہ کو فضل اپنے سے  
 مال البتہ خیرات تو نیکی ہم اور زکوۃ نکالیں گے اور البتہ ہونگے ہم صالحون سے فَمَا اَتَاهُمْ مِنْ فَضْلٍ خَلَوْا بِهٖ وَخَلَاوْهُمْ مَخْرُجُونَ  
 فِي قُلُوبِهِمُ اِلٰی يَوْمٍ لَّيْقُوْهُمْ اُنْزُوْا دے گیا وہ نخل اور سنہ زکوۃ اُنکو نفاق کا کہ لکھے دلمیں سا گیا ہے زائل نہیں ہو گیا  
 اُن دن تک کہ ملاقات کر نیگے عمل اپنے سے یعنی جزا اُسکے سے طے لگے اور وہ دن قیامت کا ہو گا اِنَّا  
 اخْلَقُوْا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ سبب اُسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا  
 اُس سے اور سبب اُسکے کہ تھے جھوٹ بولتے اَلَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ  
 عَلٰمُ الْغُيُوْبِ کیا نہیں جانتے وہ خلاف یہ کہ اللہ جانتا ہے بھید انکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمیں لکے  
 بھری ہے اور مصلحت اُنکی کہ کہتے ہیں آپس میں کہ یہ زکوۃ جزیہ ہے اور یہ کہ اللہ جانتے والا ہے چھپی چیز و کما  
 اس آیت میں تہدید عظیم ہے نظم جانتا را فتہی تو یہ بات خوب یعنی ہے اللہ علام الغیوب ظاہر و  
 باطن کہہ سے کر عذر پیج معاصی سے جو ہے اللہ کا د سر و خوئی آشکارا ہے پیرا خطاب ہویدا  
 آپس لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مددگاری خرج لشکر توک کے ارشاد  
 کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مال اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لے آئے اور حضرت عمر فاروق مال



منع کرتے تھے غرامین جانے سے قل نادر جہنم استحق کہہ انکو کہ الگ دوزخ کی سخت تر ہے گرمی میں بہت  
 اس الگ کی اور انھوں نے جو مخالفت کی سختی جلنے کے دوزخ میں ہوتے کو کاؤ ایفہم ہون گھر ہوتے وہ سمجھتے  
 کہ آخر اس الگ میں جیلے فلیضکو اقلیلا و لیسکو اکثریلا پس چاہئے کہ نہیں تھوڑا اور چاہئے کہ رووین  
 بہت یہ خبر ہے کہ بصرہ امر وار دہوی تو کہ دلالت کرے اس پر کہ قیامت کو لازم ہے کہ نہ ناکھٹوڑا اور  
 رونا بہت ہوگا اور سو کہتا ہے کہ خذہ اور گریہ فرج اور غم سے ہو اور وقت کو حل عدم پر کریں یعنی انکو آخرت  
 میں غم ہوگا بے فرج اور اندوہ بے سرور جی اعمی کاؤ ایکسبون بدلے اس چیز کے کہ تھے گمانے نفاق سے  
 اور بد اخلاق سے فان رجعتک اللہ لا اطاعت منکم فاستاذنک للخروج پس اگر پھر بیجا وے بخلو اللہ تعالیٰ  
 مدینے میں طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف میں سے پس ان مانے بچہ سے واسطے نکلنے کے اور غزو  
 کے بعد غزوہ تبوک کے فقل کن نخرجوا معی ابد او کن تقابلوا معی عدا پس کہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے کھی  
 اور ہرگز نہ لرو میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے یہ خبر معنی نہیں ہے انکم رخصتم بالفعود او ک عرہ فافعد  
 مع الخالفین تحقیق کہ تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھ رہنے کے پہلے بارہمے غزوہ تبوک میں پس بیٹھ رہو پھر بھا  
 ساتھ پیچھے رہنے والوں کے کہ لڑائی کی قابلیت نہیں رکھتے جیسی عورتیں اور لڑکے جہاد کام مردان دلا اور اور  
 بہادران نڈر کا ہے بیت نامر و کیا لڑ کیا یہ کام مرد کا ہے یہاں چاہئے بہادر میدان بنو کا ہے لکھا  
 کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی کے عیادت کو تشریف لے گئے اسنے عرض کیا کہ اپنا پیراہن مجھے  
 کفن کے واسطے عنایت ہو اور دفن میں میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے پر میرے آپ پر چھین اور  
 بخشش طلب کریں حضرت پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازے پر جا کر چاہا کہ نماز پڑھیں امیر المومنین عمرؓ  
 نے اسکی برائیاں اور نفاق یاد دلوایا اور چاہا کہ نماز نہ پڑھیں حضرت نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے  
 کہتے ہیں کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ ولا تصل علی احد منہم مات ابد اور مت نماز پڑھہ او پر کسی کے  
 منافقون میں سے کہ مر جائے کبھی ابد اطراف لا تصل کا ہے یعنی کبھی نماز مت پڑھہ یا طرف مات کا ہے یعنی کوئی  
 کفر مرے ولا تقم علی قبرہ اور مت کھڑا ہو او پر قبر اسکی کے دفن کے واسطے یاد جا کے یا زیاتے انہم کفروا  
 باللہ و رسولہ و ماتوا و ہم فاسقون تحقیق منافق کا ضر ہوئے ساتھ اللہ کے کہ شرک لائے اور ساتھ رسول  
 اس کے کہ حکم نہ مانا اور مر گئے اور حال انکو وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے ولا یجک امولکم و اولادکم اور نہ جو  
 گئے بخلو کثرت مال منافقون کی اور قوت اولاد انہی بہ خطاب حضرت کو ہے اور مروا دست بخت یعنی متعجب مت  
 مال منافقون پر اگرچہ بہت ہے اور کثرت اولاد ان کے پر اگرچہ پھر ماہین انما یرید اللہ ان یعد بہم بہا فی الدنیا  
 سوائے نہیں کہ لادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ عذاب کرے انکو ساتھ مال اور اولاد کیسے بیچ دین کے کہ جمع کرنے میں اور گھبائی کرے



مال کے ہمیشہ بچ کھینچیں اور درستی اسباب معاش اولاد میں مدام محنت زدہ رہیں و تزهق أنفسهم وھم  
 کافرون اور نکل جاویں جانیں انکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہوں یعنی کفر پر رہیں ایک درویش نے کہا کہ  
 اغنیاشی الاشقیاء ہیں مال جمع کرے ہیں انواع انواع کی پریشانی اور محنت سے اور نگاہ رکھتے ہیں اقسام  
 اقسام کی محنت اور مشقت سے پھر آخر مر جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں لاکھ حسرت کے نظم کر نہ ایدل  
 جستجو سے جمع مال کیونکہ جب ازبکہ بد اسکا مال کام آنا کچھ نہیں بہہ ماندہ مان لٹانے میں جس اسکے فائدہ  
 دم کا یہ ساتھی جب بٹکے دم چھوٹھ جاتا ہی بعد افسوس و غم و اذا انزلت سورة ان اضربوا للہ  
 وجاهدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول معہم وقالوا ذنابنا کن مع القاعدین  
 اور جو وقت کہ اناری جاتی ہے سورۃ قرآنی تمام یا بعض یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر  
 اسکے کے پروانگی مانگتے ہیں مجھ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقوں میں سے اور کہتے ہیں  
 کہ چھوڑ دو کہ ہوں ہم ساتھ بیٹھنے والوں کے گھر و زمین رضویان تیکو لو اصع الخوالف و طبع علی قلوبنا  
 فھم لا یفقیھون راضی ہوئے ساتھ اسکے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر لگائی گئی اوپر دلوں  
 انکے کے نفاق کی بس وہ نہیں سمجھتے جہاد کی سعادت کو اور تحلف کے تفاوت کو لکن الرسول والذین امنوا  
 معہ جاهدوا با ما اولھم و انفسھم لیکن ہم اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے جہاد کیا انھوں نے ساتھ والوں  
 کے اور جانوں اپنی کے و اولئک ظلم الخیرات و اولئک ظلم المفلحون اور یہ لوگ واسطے انوکے ہی نیکیاں دیں جہاد کے اور یہ لوگ وہ ہیں  
 چھکارا یا پیوئے عذاب اور ملنے و درجات ثواب اعد اللہ لھم جنت تجری من تحھا الاہم خلیلین فیما تبارکس من اللہ و  
 انکے بہشت میں چلتے ہیں پیچھے مکانوں انکی کے ہرگز ہمیشہ رہنے والے ہیں حج اسکے ذالک الفوز العظیم  
 یہ ہے مراد یا نابرا و جہاد لعدو من الاعیاب لیوذن لھم و قعد الذین کذبوا اللہ و رسولہ  
 اور انکے عذر کریں لوگے گنواروں سے جہدم غزوہ بتوک کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے ہیں  
 ہم وہ بنی اسد اور عطفان تھے اور عذر اس واسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے واسطے انکے رہنے کا اور مجھے  
 رہے وہ لوگ جو چھوٹے بول گئے اللہ سے اور رسول اسکے سے حج اوعا ایمان کے مراد منافق ہیں کہ نہ آئے  
 نہ عذر کیا سیصیب الذین کفروا منھم عذاب الیم کتاب پیچھا ان لوگوں کو جو کافر ہوئے اعراب میں  
 عذاب دردناک ساتھ قتل کے دنیا میں یا جلنے کے آخرت میں لیس علی الضعفاء ولا علی المرضى ولا علی  
 الذین لا یجدون ما ینفقون حرج اذا انصوا للہ و رسولہ نہیں ہیں اوپر مال و انون کے اور  
 نہ اوپر بیاروں کے اور نہ اوپر ان لوگوں کے کہ نہیں پاتے وہ چیز کہ خرچ کریں اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم  
 جہنیہ و بنو عدلہ اور مرتبہ یعنی ان میں فزون پر نہیں گناہ جب خیر خواہی اور فرمان برداری کریں واسطے اللہ



اور رسول اُنکے کے سمجھ لیجئے کہ نفع اصلاح فعل ہی باخلاص نیت صَاحِبِ الْحَسَنِیْنَ مِنْ سَبِيلِ نَبِیْنِ اُوپر احسان  
 کرنا والوں کے کہ خیر خواہ ہیں کچھ راہ عتاب کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اسکا کہ بسبب عذر  
 غلط سے محروم رہا مہربان ہی معذروں پر کہ رخصت رہنے کی فرمائی تو کَا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْلُمَ  
 قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْلُمُ عَلَیْهِ اُوپر ان لوگوں کے کہ جسوقت در ماندگی سے آئے تیرے پاس تو کہ سواری  
 دے تو اُنکو کہا تو نے اسوقت نہیں پایا میں وہ چیز کہ سوار کرو میں تمکو اور اُسکے تو کَوَافَا عَیْنُهُمْ یَقِیْضُ مِنْ  
 الذَّمِّ مَعَ حَزْنِ الْاَیْمَانِ وَلَیْسَ یَقْضُوْنَ بِحَرْجٍ اور انھیں انکی ہی تھیں آنسوؤں سے بسبب غم کے کہ نہیں پاتے وہ چیز  
 کہ خرچ کریں اس سفر میں سمجھ لیجئے کہ اس قوم کو کجا میں کہتے ہیں وہ سات آدمی تھے بعضوں نے کہا یہی کہ  
 بشیر نام ایک شخص تھا وہ اپنے سات بیٹوں لیکر حضور نبوی میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ پیادہ ہیں ہم اور  
 ارادہ جہاد کا ہے اگر سواری بخایت ہو تو رکاب مبارک میں چلیں حضرت نے فرمایا ابو سواری حاضر نہیں  
 ہے ووروئے ہوئے مجلس شریف اُتھ کر چلے کہ اگر چارے پاس سواری ہوتی تو کیوں اس نعمت سے محروم  
 رہتے حضرت عثمان وغیرہ نے اُنکو خرچ اور سواری دیکر ہمراہ لے لیا پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح کے لوگ  
 اگر مختلف کریں تو کچھ حرج اور عتاب نہیں اِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَی الدِّیْنِ کَسَادُ نَوْمُكَ وَهَمُّ اَغْنِیَاءِ سَوَالِکِ  
 نہیں کہ راہ عتاب کی اور ان لوگوں کے ہے کہ اذن مانگتے ہیں تجھ سے اور حال اُنکو وہ دولت مند ہیں اور خرچ  
 اور سواری انکی تیاری رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَافِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ رَاضِیْ ہُوئے ساتھ  
 اس بات کے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر دلوں اُنکے کے پس وہ نہیں جانتے  
 مال کار اپنا جو اس نافرمانی پر بہتر ہے یَعْتَدِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْہُمْ عَذْلًا وِنِیْکَ مَنَاقِیْہِمْ  
 تمہارے اپنے خلاف کا جب پھر جاؤ گے تم بتوگ سے طرف اُنکے اور مدینے میں داخل ہو گے قُلْ لَا تَعْتَدِرُوْا  
 اَنْ تُوْحِیْنَ لَکُمْ قَدْ بَنَآ اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ کہہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم است عذلا و جھوٹے ہرگز  
 نہ باور کریئے ہم واسطے تمہارے کیونکہ تحقیق یہاں دین میں ہلکوا اللہ نے بعضے خبریں تمہاری کہ کیوں نہیں ساتھ  
 چلے تم خیر میں اور ارادہ تمہارا کہ تمہاری اللہ نے تمکو اور رسول اللہ نے تردیدوں اِلٰی اَعْلَالِ الْعِیْبِ وَالْاَسْهَادِ  
 جِیْسَکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور اب دیکھو اللہ عمل تمہارے اور رسول اسکا کہ تفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر  
 ثابت رہتے ہو پھر پھر جاؤ گے تم قیامت میں طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیکھا تمکو  
 اس خبر کے کہ تھے تم کرتے چھپاتے تفاق کے اور ظاہر کرتے وفاق کے سے اور وہ خبر دینا غصے اور عتاب  
 ہو گا سَبِّحُوْا بِاللّٰهِ لَکُمْ اِذَا اَنْقَلَبْتُمْ اِلَیْہُمْ لَعْنُ صَوَاعِقُہُمْ ثَابِتِیْنَ کَہَا وِنِیْکَ اللّٰہِ کِیُو اُسے تمہارے  
 جسوقت پھر جاؤ گے تم سفر سے طرف اُنکے تو کہ منہ پھر و تم عتاب اور سرزنش انکی سے سمجھ لیجئے کہ یہ

قرآن سے ہے کہ پہلے ہی خبر دی قسم کھانے کی بعض منافقوں کے اور یہ یوں ہی ہوا کہ جب بن قیس وغیرہ نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینے میں آئے مسجد میں آکر قسم کھائی کہ کلمہ پڑھا تھے سو حق تعالیٰ نے انکا جھوٹہ ظاہر کر دیا اور فرمایا فَاعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لو انہیں انہیں رجس تھے تحقیق وہ یلیدین اور غصہ اور ملاست کہ سب میل طرف توبہ کے ہے بیچ حق انکے بے فائدہ ہیں کہ جب انہی لائق طہارت کے نہیں وَمَا وَلَهُمْ جَهَنَّمَ اور جگہ رہنے انکے کی دوزخ ہے بِخَرٍّ أَمْ يَكُنَّا أَكْثَرُ عِلْمًا اس حیر کے کہ تھے کرتے کفر اور نفاق سے يَخْلَفُونَ لکہ لَا تَرْضَوْنَهُمْ قہیں کھاویکے منافق واسطے تھا تو کہ راضی ہو تم نے ابن ابی بنی بعد ائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک قسم کھائی کہ پھر کسی سفر میں آپ سے تخلف نہ کرو گا اور عبد اللہ ابن ابی اسح نے حضرت عمر فاروق رضہ کے رو برو اس طرح قسم کھائی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم انہی تمھاری رضا مندی کے واسطے ہے نہ واسطے رضا خدا کے فَإِنْ تَرَوْهُ عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْفَاسِقِينَ پس اگر راضی ہو گئے تم اسی مسلمانو منافقوں جھوٹوں سے پس تحقیق اللہ نہیں راضی ہوتا کہ وہ فاسقوں سے یعنی رضا تمھاری باوجود غضب الہی کے فائدہ نہیں تم سمجھ لیجئے کہ مراد آپ سے یہی مومنوں کو ہے کہ انہیں ہوں اور جھوٹے عذر انکے نہ مانے الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَكُونُوا أَحَدٌ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ لِكُنْزٍ اور بنو تمھ اور بنو اسد اور غطفان سخت ترین کفر میں اور نفاق میں کیونکہ گاہ میں رہے عالموں کے صحبت نہ پائی یا اسکا کہ سخت دل اور متوحش ہیں اور سزاوار ترین کہ نہ جانیں حدیں اس حیر کی کہ نازل کیں ہیں اللہ نے اور پیغمبر اپنے کے فرائض اور سن شرع سے سمجھ لیجئے کہ اعراب جو مذکور ہوئے وہی مراد ہیں یہ جمع خاص ہے نہ عام کہ سب کنواروں کو شامل ہو واللہ علیہم حَسْبُهُمْ اور اللہ جاننے والا ہے احوال انکا حکمت والا ہے کہ انکو چھوڑ رکھا ہے وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّبِعُ مَا يَفْقَهُوْا وَيَتَّبِعُوا بِمَا يَكُونُ اور بعض کنواروں جو منافق ہیں وہ شخص ہیں کہ پکڑتے ہیں اس حیر کو جو خرچ کرتے ہیں نفقے اور صدقے میں داند اور تاوان کیونکہ اس پر امید ثواب کی نہیں رکھتے اور انتظار کرتے ہیں ساتھ تمھارے کردشوں کا زمانے کے کہ تم اسی مسلمانو تباہ ہو جاؤ تو وہ نفاق سے چھوٹیں علیہم دائرۃ السوء اور انہیں کے ہو کر دوش برائی کی واللہ سميع علیہم اور اللہ سننے والا ہے جو وہ زبان سے کہتے ہیں جاننے والا ہے جو دلیں رکھتے ہیں وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور بعض کنواروں میں سے وہ شخص ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دین قیامت کے جیسے جنیہ اور مرید وَيَتَّبِعُوا مَا يَفْقَهُ قُرْبَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلُّوا اور پکڑتے ہیں جو کچھ کہ خرچ کرتے ہیں سچ راہ اللہ کے جہاد میں اور صدقات میں اسباب قربت کا تر و یک اللہ کے اور وسیلہ ساتھ دعاؤں پیغمبر کے الْأَنْبِيَاءُ قُرْبَةً طَهْرًا



ہو تحقیق وہ تھک کر ناٹھا یا دعائیں پیغمبر کی سب نرذیکی کا ہی واسطے لے کر بارگاہ عنایت الہی میں سید خدام  
 اللہ فی رحمۃ شتاب داخل کر گیا انکو البیچ بہشت اپنی کے محل نزول رحمت ہی ان اللہ غفور رحیم تحقیق  
 اللہ بخشنے والا ہی ان لوگوں کا جو اس کی راویں خرچ کرتے ہیں مہربان ہی انہیں جو اس کا قرب دھونڈتے ہیں  
 وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ اُوْیٰ پشیمانی پکرنیوالے پہلے یعنی وہ لوگ جو ایمان میں  
 سبقت رکھتے ہیں اور پر عام مومنوں کے ہجرت کرنیوالوں سے کئے طرف پیچھے کے وہ اہل بدر ہیں یا جو قبل  
 ہجرت کے اسلام لائے ہیں یا جنھوں نے طرف دو قبلوں کے نماز پڑھی ہے یا اہل معیت رضوان ہیں اور مدینہ کے  
 مدد دینے والوں سے وہ معیت عقبہ اولی والے ہیں یا عقبہ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ماتھے پر  
 ایمان لائے تھے قبل معیت عقبہ ثانیہ کے وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِلُحْظَائِهِمْ وَوُكُلُوهُمْ وَوُكُلُوهُمْ لَمْ يَكُنْ اُنْھیں  
 کے اور طاعت کے وہ سب صحابہ ہیں مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقوں کی کرتے ہیں بلکہ سب مسلمان قیامت تک  
 کہ پیروی پہلوں کی کرتے ہیں رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ رَاضِی ہوا اللہ ان سے ساتھ قبول طاعت ان کی کے رضا  
 میں سابق لاحق سب داخل ہیں اور راضی ہوں وہ اللہ سے ساتھ ان نعمتوں کے کہ دین اور دنیا میں انکو عنایت  
 فرمائیں وَاعْتَدَ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا اور تیار کیں ہیں اللہ نے واسطے لے بہشتیں  
 کہ چلتے ہیں نیچے درختوں ان کی کے بہرین ہمیشہ رہنے کے سبب اُن کے ہمیشہ بہتے تھیں خلود کی ہے ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ  
 مراو پانا بڑا اور جتن حوالہ کہ من الاعراب مُتَّفَقُونَ اور ان لوگوں سے جو گرد و ماتھا رے ہیں گوارا وں سے  
 ہیں جیسے اسلام اور شجع اور غفار اور ایک قوم جنہیہ اور مزنیہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہیں نماز روزہ کرتے  
 ہیں وَرَبِّ اَهْلِ الْبَيْتِ مَرْدُوْا اَعْلٰی الْفِقَاقِ اور بعض لوگ مدینہ کے بھی سرکشی کرتے ہیں اور بے فاق کے لَا تَعْلَمُهُمْ  
 نہیں جانتا تو ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ دلیمن چھپائے کہتے ہیں ظاہر میں سب انار ایمان کے انہیں با  
 جاتے ہیں سخن تعلیم ہم جانتے ہیں انکو کہ دانائے غیب ہیں سَعْدٌ بِمُؤْتَتِينَ شَتَاب عذاب کرن  
 ہم انکو دو بار ایک عذاب دینا میں ایک قبر میں یا دو نو دنیا ہی میں ایک اخذ کو او کا ایک تکلیف جہا دکاشتم  
 يَرْدُّوْنَ اِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيْمٍ پھر پھر سے جاوینگے طرف عذاب بڑے کے کہ آتش دوزخ کا ہی قیامت میں اور  
 حقیقت میں عذاب عظیم دوری ان کی ہے اللہ کی درگاہ سے اولہ مجوری ہے رویت لقائے اللہ سے بیت  
 گروصل ہو تو رنج نہیں کوئی شاق ہے سب بڑا عذاب عذاب فراق ہے لکھا ہے کہ دس سچے مسلمان  
 بھی مغزوہ بتوک سے رہ گئے تھے جب ہندیدین اللہ کی طرف سے متعلقوں کی حق میں نازل ہوئیں تو سکر انہیں سے  
 سات آدمیوں نے اپنے آپ کو بتوں مسجد سے باز رکھا دیا اور سب کو قسم دلوادی کہ کوئی نکھولے جب تک اللہ  
 کا حکم نہ آوے جب حضرت بتوک سے مدینہ میں آئے موافق حادث کے مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا

فرمایا کہ میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ جب تک امر الہی نہ آویگا کھو لوں گا یہ آیت اتری وَاٰخِرُوْنَ اَعْرَفُوْا  
بِذٰلِكَ نُوْهِیْهِمْ حَلَطُوْا اَعْمَالًا وَاٰخِرَسِيْئًا اَوْ اٰوْرُوْا لَوْ كُنْتُمْ مِنْ غَيْرِ مَنَافِقُوْنَ سُنَّے کہ حضور نبوی میں اقرار کرتے ہیں  
ساتھ لگنا ہوں اپنی کے ملا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزوے میں حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوہ تبوک  
سے رہ گئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّتُوْبَ عَلَیْہِمْ سَابِغِ السُّدُہِ کہ توبہ قبول فرمائے اِنِّیْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ  
ذٰحِیْمٌ حَقِیْقُ السُّبْحِ شَمْسِ وَاللّٰہِ توبہ کرنے والوں کا مہربان ہے انہیں سمجھ لیجئے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان  
ہونا اس پر دلیل روشنی دل ہے مہربانیاں کہ قباحت اس کی ت ہو ہوئی ہے والا ظلمت غفلت سے کوئی  
گناہ اسے بڑا نہ نظر آتا بلکہ سبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تم غدا ابی پسے واسطے  
تو تباہیت پشیمان ہو کے باز آنا لگنا ہوں سے سعادت ہے برائی کو بھلائی جاننا رافت شہادت ہے عرض  
بعد نزول اس آیت کے حضرت نے انکو کھلوا یا وہ شکر کرنے میں اس نعمت الہی کے مال اپنا آپ کے پاس لائے اور  
عرض کیا کہ اسی نے آپ کی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہ لیکر اللہ کی راہ پر صدق کر دو آپ نے فرمایا کہ  
مال لینے کا مجھے حکم الہی نہیں یہ آیت اتری کہ خٰذِ مِنْ اَمْوَالِہِمْ صَدَقَۃً تَطْہِرُہُمْ وَاَنْتُمْ لَہُمْ بِہَا  
وَصَلِّ عَلَیْہِمْ لَعَلَّہُمْ یَاْمِنُوْنَ اُنکے میں سے زکوٰۃ فرضیہ تاکہ پاک کرے تو انکو لگنا ہوں سے یا حب مال سے کہ تو  
عصیان ہے یا نجاست بخل سے اور پاکیزہ کرے تو انکو کہ ورات باطنی سے یا زیادہ کرے تو حسنات انکے سا  
اُس زکوٰۃ اور دعاء خیر بھیج اوپر انکے اور بخشش مانگ واسطے انکے اِنْ صَلَّوْاْ نَکَ سَکُنَ لَہُمْ حَقُّہُمْ حَقِیْقُ دَعَا  
تیری تسکین ہے واسطے دلون انکے کے وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ سنے والا ہے دعا تیری جائزے والا  
ہے مستحقوں کو دعا کے اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَاِذَا خَذَ الصَّدَقٰتِ کَمَا  
نہیں جانتے توبہ کرنے والے یا وہ لوگ جو توبہ نہیں کرتے یہ کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو بندوں سے  
سے اور قبول کرتا ہے صدقے انکے وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور یہ کہ اللہ وہ ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان  
توبہ کرنے والوں پر وَقُلِ الْعٰمِلُوْا فِیْہِ اللّٰهُ عَمَلُکُمْ وَاَسْئَلُوْہُ وَاَلْمُؤْمِنُوْنَ اور کہہ کہ عمل کرو اسی توبہ کرنے والے یعنی بعد  
قبول توبہ کے استقامت کرو اور یہ کہ ان لوگوں کو کہ توبہ نہیں کرتے کرو جو جاہو یہ امر تہدید کا ہے پس البتہ  
دیکھو اللہ عمل تمہارے اچھے اور بُرے اور رسول اسکا اور ایمان ولسے وَاَسْئَلُوْہُ اِلٰی عَالِیْرِ الْغَیْبِ وَاَلْمُؤْمِنُوْنَ  
اَلَمْ یَاۡدُوْا فِیْہِمْ مَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پھر بے جاوے تم ساتھ موت کے طرف واناے بہانے و اسکا کہ  
پس اگاہ کر گناہ کو ساتھ اس پیر کے کہ تھے تم کرتے اور انکی جزا دیکھا سمجھ لیجئے کہ ان دس مسلمانوں میں جو غزوہ تبوک  
کو نہیں گئے تھے سات نے اپنے آپ کو متون مسجد سے باندھا تھا باقی کے تین کہ کعب بن مالک اور ہلال بن  
امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے حضرت کے پاس آئے اور اپنی خطا پر قائل ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ کوئی ان سے ہم جنس



اور ہم کلام ہوا انکی نشان میں یہ آیت اتری وَأَخْرَجُوا مَن جُنَّ لَأَمْرِ اللَّهِ إِصْبَاعَهُمْ وَآفَاتُتُوبُ عَلَيْهِمْ أُولَئِكَ  
دوسرے کئی شخص ہیں کہ دھیل کئے ہیں واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کر گیا انکو اگر گناہ پر قائم رہے یا توبہ دیکھا  
انکو اگر ایمان اپنی گناہ پر ہوئے سمجھ لیجئے کہ تروید بندوں کے واسطے ہے والا عند اللہ تروید نہیں ہے  
وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لکھا ہے کہ بارہ منافقوں نے کہ ثعلب بن حباب  
وہ بنی بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور گروہ انکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائی تھی قصہ مختصر  
اسکا یہ ہے کہ ابو عامر راہب اشرف قبیلہ خزرج سے تھا علم توحید اور انجیل کا رکھتا تھا حضرت کی نعت  
بیان کر کے مدینہ میں اسنے لوگوں کو متاق آپ کا کیا تھا جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے لوگ  
حضرت پاس آئے لگے اسکے پاس جانا موقوف کیا اسے حیا حضرت سے دشمنی کرنے لگا اور بعد غزوہ بدر کے  
مدینہ سے ہجرت کر کے من کفار سے جا ملا اور حرب احد میں اسنے ساتھ ہو کر آیا اول تیرت کر اسلام پر اسنے لگا  
حضرت اسکا لقب فاسق رکھا پھر حرب خنین میں آیا وہاں سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم پاس گیا کہ لشکر جمع  
کر کر مسلمانوں پر لاوے وہاں سے نامہ منافقوں کو لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ایک مسجد بناؤ تو میں مدینہ میں  
اگر اے میں درس علم کا کہو گنا انھوں نے مسجد بنائی حضرت جب غزوہ تبوک کو جانے لگے وہ بنائیولے مسجد کے  
آئے اور اسے عرض کیا کہ ہمنے ضعیفوں بچاروں کے واسطے مسجد بنائی ہے عرض رکھتے ہیں کہ آپ اس میں  
نماز پڑھیں تاکہ آرزو ہماری برآورے حضرت نے فرمایا کہ اب تو میں غر کو چلا ہوں وہاں سے اگر دیکھو گنا جب حضرت  
پھر اسے اس غر سے اور نزدیک کے آئے تو پھر وہ اگر عرض کرنے لگے کہ چلئے حیرت میں آئے اور یہ آیت  
لَا يَأْتِيَنَّكَ الْمُتَكِبُّونَ وَلَا الْخَائِفُونَ وَلَا الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْكُفْرَ وَلَا الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْكُفْرَ وَلَا الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْكُفْرَ وَلَا الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْكُفْرَ  
وَسَوْفَ لَهُمْ قَبْلُ أَوْ حِينَ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ  
کفر کے اور جدائی دلنے مسلمانوں کے کہ مسجد قبا میں جمع ہوتے ہیں اور لکھا تھا لائے کو واسطے اس شخص کے کہ  
لڑا ہے اللہ سے اور رسول اسکے سے پہلے اس مسجد بنائے سے مراد اس سے بنو عامر راہب ہے کہ حرب احد  
اور خنین میں لڑنے کو آیا تھا وَلَيَجْلُنَّ عَنْ آيَاتِ الْكُفْرِ وَالْكَفْرُ وَالْكَفْرُ وَالْكَفْرُ وَالْكَفْرُ وَالْكَفْرُ وَالْكَفْرُ وَالْكَفْرُ  
مسجد کیوں بنائی کہ نہیں ارادہ کیا ہمنے اس مسجد کے بنانے میں مکر بھلا کیا کہ نماز ہے اور ذکر اور توسع  
وَاللَّهُ يَنْهٰهُمْ عَنْهُم لَكَادُفُونَ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ البتہ وہ جھوٹے ہیں اپنی قسموں میں لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا  
مت کھرا رہو تو واسطے نماز کے بیچ اسکے کبھی ہرگز مسجد اسس علی التقویٰ مِنْ أَوْكَلِ يَوْمَ الْبَتَّةِ وہ مسجد  
کہ بناور کھی گئی ہے اوپر پر پیڑ کاری کے پہلے دن سے مراد اس سے مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ہے کہ حضرت  
اول جو حوالی مدینہ تشریف لائے محلہ بنی عمرو بن عوف میں چودہ دن رہے وہاں مسجد قبا بنائی پہلے مسجد بنی

وہی بی بی ابن عمر سے منقول ہے کہ جب حضرت کسی غزوے کو جاتے تھے وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور روایت ہے کہ دو گانہ مسجد قبا میں اجر عمر سے کار کھتا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ مسجد بنا اسکے تقویٰ پر ہے

اِنَّ تَقْوٰی خَیْرٌ مِّنْ زَاوٰی رُجُلٍ یَّہْمُ بِہٖ کہ کھڑا ہو تو بیچ اسکے واسطے نماز کے ہِیْہُ رِجَالٌ یَّجْتَوْنَ اَنْ یَّنْطَلِقَ سَرَّوَا بیچ اسکے مزدین پاکیزہ طینت دوست رکھتے ہیں یہ کہ پاکی کریں سب پلیدیوں سے یعنی ہمیشہ طہارت پر ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ ناپاک نہ سووین منقول ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے اہل قبا سے پوچھا کہ کون طہری کہ اللہ نے تمھاری تقریف کی انھوں نے کہا کہ استحاجار سے لکر بانی سے کرتے ہیں ہم اور بعضوں کے نزدیک طہارت گناہ سے اور بری حصلتوں سے ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَہِّرِیْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنَیَانَهُ عَلٰی تَقْوٰی مِّنْ اللّٰہِ وَرِضْوَانٍ جَمِیْعًا مِّنْ اَسَّسَ بُنَیَانَهُ عَلٰی شَفَاہِیْنٍ ہمارا فائدہ دینے والا ہے نہ درجہ ختم آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور سرگاری کے خدائے اور طلب رضا مندی اسکے بہتر ہے یا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت امور دین اپنے کی اوپر کٹارہ دریا کے کہ کڑا زاپانی کے جھلکے بہتا ہو تو دیکھ کر نیچے پس وہ زمین گر پڑے ساتھ اس عمارت کے یا بنیاد کے بیچ الگ دوزخ کے سمجھ لیجئے کہ یہ مثل ان لوگوں کے واسطے ہے کہ بنیاد دین کی اپنے امور باطلہ پر رکھتے ہیں انجام کار انجاہنم ہے وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہیں راہ دکھاتا طرف مقصود کے قوم ظالموں کو لَا یَزَالُ بُنِیَانُہُمْ اَکْذٰبُ بَنُوْا دِیْبَہٗ فِیْ قُلُوْبِہُمْ ہمیشہ مسکی عمارت انھی جو بنائی انھوں نے اوپر اغراض فاسدہ کے بسبب شک اور نفاق کے کہ حج دلوں انکے کے ہی زائد اور شک اور نفاق کے کہ کھتے ہیں کہا ہے کہ مراد تحریب بنا انکے کا ہے کہ بعد رجوع تیوٹ کے انھوں نے چاہا کہ حضرت انکے مسجد میں آویں اور نماز پڑھیں آیت اَمْحٰی لَا تَقْمُ فِیْہِ ابد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس مسجد کو توڑ کر جلا دو اور وہاں مدینے کا گھوڑا ڈالو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ ہوگی جزا بنائے انکے کی واسطے زائد شک اور نفاق انکے کے یعنی دام غم اور حسرت اسکے خرابی کا کھانے رہنے کے اِلَّا اَنْ تَقْطَعَ قُلُوْبُہُمْ مَّکرَہٗ مَّکرَہٗ کَثُورَہٗ کث جاوین دل انکے اس حیثیت سے کہ قابلیت اور اک کی انہیں نہ رہے یا ساتھ قتل کے دل انکے پارہ پارہ ہوں یا ساتھ مرگ کے یا قبر میں یا دوزخ میں اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ساتھ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ اور اللہ جانتے والا ہے کہ انھوں نے کس نیت پر مسجد بنائی ہے حکم کرنا الہی خرابی اسکے کا ساتھ حکمت کے لکھا کہ جب لیلۃ العقبہ میں ستر یا پچتر آدمیوں نے مدینے کے حضرت سے بیعت کی عبد اللہ واحد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھ اللہ تعالیٰ کی اور اپنے واسطے آپ نے فرمایا کہ شرط اللہ کے واسطے یہ ہے کہ اُسکی عبادت کرو اور کبیکو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے واسطے یہ ہے کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جان کو



گھاؤ رکھتے ہو انھوں نے کہا کہ ہم اس پر قائم ہونگے تو خبر اسکو کیا ملے گی فرمایا کہ بہشت الضار نے کہا خرید فروخت  
 سود مند ہے پس اس بیع میں فائدہ اٹھایا ہرگز اقالہ نہ کرے گی حق تعالیٰ اس بیع و شری سے خبر دیتا ہے **اِنَّ اللّٰهَ**  
**اَشْرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّهْمُ الْجَنَّةُ يَحْتَقِقُ اللّٰهُ لَمْ يَلْبَسْ اِيْمَانٌ وَالْوَلَوْنَ جَانِبِ**  
 انہی اور مال انکے کہ جہاد میں جانے ہیں اور خرچ کرتے ہیں بدلے اسکے کہ واسطے لئے جنت ہے سمجھ لیجئے کہ یہ  
 تمثیل واسطے حقیقت مول لینے کے نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے  
 ہیں انکے عوض میں اللہ تعالیٰ انکو بہشت میں ثواب عنایت فرما دے گا کیونکہ بیع اور شری وہاں ہوتا ہے  
 جہاں دو شخصوں کی ملک ہو یہاں تو جان اور مال اللہ ہی کا ہے العبد و مالہ مملوۃ پس یہ شوق دلانا  
 جہاد کا ہے کہ اسے بند تو جان و مال میری راہ میں دین بہشت و دو گنا کفیر بایں اور شہر اور مال طغیان  
 و غرور ہے ان دونوں ناقصوں غیب والوں کو خدا کر بہشت باقی بے حیب کو لے لے کر گھر کو لے  
 ایدل خاک کے بدلے زر کو لے ایدل خانہ دو چار و نکا کر کر کرٹ پھر ہمیشہ کے گھر کو لے ایدل کشف اور عین  
 المعانی میں بقول ہے کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرت نے جو یہ آیت پڑھی انوار کلام الہی  
 کے اسکے دل پر چمک گئے کہنے لگا یہ کلام کہاں کا ہے کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ مینا تو کہن  
 جب ذرات و ذرات کو خطاب الست برکچم نہایت کہا واللہ بیع بہت سود مند ہے ہرگز اقالہ نہ کر و گنا جب  
 انقوس معیوب اور اموال فانی ہمارے کی عوض بہشت باقی مرغوب دیتا ہے ہرگز اس بیع کو بچھوڑو گنا  
 بلکہ جان و مال اپنے اسکی راہ میں دو گنا بہت میثاق میں شہری تہجیح سے کہ پیارے اس بیع میں  
 ہرگز میں اقالہ نہ کر و گنا ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی ظلام خریدے اور عیب پر اسکے دانا ہو وہ رو نہیں کر سکتا  
 اللہ تعالیٰ نے ہمیں خریدا اور ہمارے عیبوں پر مطلع تھا امید ہے کہ درگاہ اپنی سے رو نہ فرماوے لفظ رو نہ فرما  
 اسی رافت وہ فضل سے اسکے پھر رسائی مجھے دیکھ کر عیب میرا پالیا لطف نے اسکے خریدائی مجھے  
 بعد بیان خرید کے جس کے واسطے خریدائی اسکا بیان فرماتا ہے کہ **يَقْدِرُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ**  
 ہیں یہ مسلمان جنکی جانیں خریدی ہیں بیع راہ اللہ کے اور طلب رضا اسکی کے پس کبھی مارتے ہیں و شہر  
 کو اور کبھی مارے جاتے ہیں انکے ماتھے سے وعدہ اعلیٰ وعدہ دیا ہے اللہ نے انکو اور اس خرید فروخت کے  
 وعدہ دینا کر حقا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف ائمن نہیں ہے **فِي التَّوَدُّعِ وَلَا يَخِيلُ وَالْفَرَانِ سِجِّ تَوَارِكِ**  
 اور انخیل کے اور قرآن کے یہ آیت دلیل ہے کہ یہود اور نصاریٰ بھی مامور تھے ساتھ قتال کے **وَمَنْ اَوْفَىٰ**  
**بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ اَوْ كُنْ حَضْرًا** بہت پورا کر نوا اقول اپنے کو خدا سے کہ کرم خلاف وعدہ نہیں کرتا  
**فَاَسْتَبْشِرُوا بِنَبِيِّكُمْ الَّذِيْ بَايعْتُمْ فِيْهِ** پر خوش وقت ہو تم ساتھ سود اپنے کے جو سود گری گئی ہے تمہارے ساتھ

وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہ عرب مروا یا بڑا مدارک میں ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ انی  
 مومنو قیامت تمھاری بہنیں مگر بہشت پس مت بیچو اپنے آپ کو مگر ساتھ اسکے یعنی عوض متاع غور و دنیا فانی کے  
 اپنے آپ کو مت دو کہ قیامت تمھاری نفیم باقی جا دو انی ہی بیت بدینانہ اپنا شرف دیجئے گھر کے عوض  
 مت خذف لیجئے التَّائِيُونَ الْعَاكِدُونَ لِحَاكِدُونَ یہ توبہ کرنے والے ہیں گناہوں سے یا رجوع کرنیوالے  
 ہیں طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہیں ساتھ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھ شرائط خدمت کے تعریف کرنیوالے  
 ہیں خدا کی یا پہچاننے والے ہیں ہر لحظے اور لمحے نعمتیں کبریا کی التَّائِيُونَ رُزْدَہ رکھنے والے ہیں یا سیر کرنیوالے  
 طلب علم ہیں یا آپسے جاننے والے ہیں شوق تقائے جانقراءے مولیٰ ہیں بیت چھوڑے جو خودی خدا کو پاتے  
 اس سر کو نہ سمجھتے تانہ سر جاو التَّائِيُونَ رُكُوعَ کرنیوالے ہیں نمازیں یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیازین  
 التَّائِيُونَ سجدے کرنیوالے ہیں خلوت میں با قرب طلب کرنیوالے ہیں درگاہ رب العزت میں نہ ہن  
 التَّائِيُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرنیوالے ہیں ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت اور مت جناب رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہی والتَّائِيُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرنیوالے ہیں ناسعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب بدت  
 ہی سمجھ لیجئے کہ یہاں او تمانیہ ہی یا واسطے تضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے ثبات و ابکار یا بھرت  
 اتحاد امر اور نہی کے کہ گواہی واحد ہیں ایک دو سر میں ضم ہوئے ہوں وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ اور نگاہ  
 رکھنے والے ہیں احکام الہی کو یا نگاہ رکھنے والے ہیں او امر حق کو ساتھ جوارح کے اور اسرار حق کو ساتھ قلوب کے  
 وَكَثِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ اور ثبات دے مومنوں کو حسین یہ صفیت ہیں وضع منظر موضع مضمین دلیل ہی کہ  
 ایمان اس صفات کو پہنچاتا ہی اور خذف مبشر یہ اشارت ہی طرف تعظیم اور تکیہ اسکے کے لکھا ہی کہ پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں ابو طالب کے بعد نامید ہوئے ایمان اسکے سے وعدہ کیا تھا کہ شہر  
 واسطے مغفرت طلب کرو نکاح جنیک کہ مجھے ہنی نہ آو گی سو بعد وفات اسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہ بات  
 معلوم کر کر کہا کہ ہم کیونہ اپنے آبا اور اقربا کے واسطے استغفار کریں کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے  
 کیا ہی اور پیغمبر ہمارے ابی طالب کے واسطے کرتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
 أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا اَوْلِيًّا فَبِمَنْ لَّا تُقَاتُونَ لَاتُقَىٰ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَاتُقَىٰ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَاتُقَىٰ  
 ہیں کہ یہ بہ بخشش مانگین واسطے مشرکوں کے اور اگرچہ ہو وین صاحب قرابت کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْآيَاتُ  
 احکام ابیجیمہ پیچھے اسکے کہ روشن ہو واسطے لکھے یہ کہ شرک لاینبوالے رہنے والے دوزخ کے ہیں نہ  
 وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لَابِيهِ الْاَعْنِ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاكَ اور تمھارا بخشش مانگنا ابراہیم عم کا  
 واسطے چچا یا باب اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدہ اپنے کے کہ وقت مناظر کی وعدہ کیا تھا باب اپنے سے کہ ہاتھ اساتغفر

لکھ رہی بیابان میں جب کہ باپ نے حضرت ابراہیم کے وعدہ کیا تھا کہ میں ایمان لاؤں گا اور ابراہیم نے وعدہ کیا تھا کہ میں اس ستارہ کو لگاؤں گا۔ اس واسطے جو تو ایمان لاؤں گا فلا یقین کہ اِنَّهُ عَدُوٌّ قَبِيْضٌ پس جب ظاہر ہوا واسطے ابراہیم کے یہ کہ باپ اسکا دشمن ہی واسطے اللہ کے یعنی کفر پر موقوف ایمان کی نہ پائی یا وحی معلوم ہو کہ آذر ایمان نہیں لایں گا نیز اس سے اور اس ستارہ موقوف کیا اِنَّ اٰبِرٰهِيْمَ كَاذِبٌ كَلِيْمٌ تحقیق ابراہیم بہت آپس بھرنے والا بردبار تھا یعنی نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجئے کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبیا وعلیہ السلام کا یہاں تک تھا کہ آذر انکو کہتا تھا لا رجمت اور وہ جواب دیتے تھے ساستغفرک سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں عذر پیغمبر کا اور اس لانا لوگ نمایاں فرمایا ہے کہ انھوں نے قبل منع سے جو ستارہ لایا اس پر مواخذہ ہوا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُخْلِقَ قَوْمًا يَّعْبُدُوْا هٰذَا لَمْ يَكُنْ لِيَّ بَيِّنٰتٌ لِّمَنۡ يَّتَّقُوْنَ اور نہیں ہی شان اللہ تعالیٰ کی کہ اگر وہ چھراوے کسی قوم کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی ہے انکو ساتھ اسلام کے یہاں تک کہ بیان کرے واسطے ان کے کہ کس چیز سے بچیں بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کی شان میں ہے کہ پہلے تجویز کعبے سے ہوئے یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پایا تھا کہ ان پر مواخذہ ان فعلوں کا نہیں اِنَّ اللّٰهَ يَكُوْنُ لِيَّ بَيِّنٰتٌ لِّمَنۡ يَّعْبُدُوْا تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر کے سے دانایا اِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ اس کے ہاں پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اسکا مانع مزاحم نہیں بچھی ویمیت زندہ کرتا ہی مردوں کو اور مارتا ہی زندو بخو و مَا لَكُمْ مِّنۡ ذُرِّيَّةٍ مِّنۡ وَّرَثَةٍ لَّا يَضْرِبُهَا اللّٰهُ سَبْعًا مَّوَارِثًا سو اللہ کے کوئی بار آور نہ مددگار ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اس کے تمھارا کوئی یاری کہ عتاب اس کے سے بچاؤ اور نہ مددگار ہے کہ عذاب اس کے سے چھراوے لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلٰی النَّبِيِّ تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر ہی اپنے کے کہ منافقوں کو اور تلخ کا دیا تھا یا تیرہ بیان کرتا ہی اللہ پیغمبر کے گناہوں سے جیسے لیغفرک اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر میں یا ترغیب توبہ پر دلاتا ہے کہ محتاج توبہ کے سب ہیں یہاں تک کہ پیغمبر اور اصحاب اس کے کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہے کہ مادیوں اسکا بہ نسبت اس کے ناقص ہو گا پس توجہ کرنا ساتھ مادیوں کے کہ توبہ اس سے توبہ لازم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دانی لاسغفر اللہ کل يوم سبعین مرة اشارت اس طرف ہے اور محققوں کے نزدیک یہہ معنی مناسب مرتبہ پیغمبر کے نہیں کیونکہ توبہ انکی بغیر حق غیر مقصور ہے سلمیٰ نے کہا ہے کہ فکر توبہ کا پیغمبر کے واسطے تو کہ مقدمہ موت کے توبہ کا ہو اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے بہر تقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبر سے واللہ بحری و الاضار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرة اور وطن چھوڑیوں اور مدد دینے والوں مدینے کے جنھوں نے پیروی پیغمبر کی پیچ و سختی کے سمجھ لیجئے کہ لشکر توبہ کو پیش العسرة کہتے ہیں کہ بری زمین اور سختی تھی سوار یوں کی یہہ قلت تھی کہ



دس شخصوں میں ایک اونٹ تھا اور کھانسی بہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گدراں کرتے تھے اور پانی کی بہ  
 سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سوار یوں کے اونٹ کو دھک کر کے الالیش پست کی اور انٹروین کی سے اپنے دس کو  
 تر کرتے تھے اور سوا ہنایت گرم تھی پس اللہ تعالیٰ صفت انہی فرماتا ہے کہ اس سختی میں متابعت پیغمبر کی کر  
 ہیں من بعد ما کا دین یغفلون فیہم ثم کتاب علیہم پیچھے اسکے کہ ترویگ تھا سختی سے کہ کچھ ہو جاوے  
 دل ایک گروہ کے انہیں سے پھر پھر اپنا اوپر انکے یعنی ثابت رکھا اللہ نے ایمان انکا اور توبہ قبول کی اذہ بہم  
 روف رحیم تحقیق اللہ ساتھ انکے شفقت کرنا والا ہے جو توبہ کی انھوں نے مہربان ہے ساتھ تفصیل کے  
 اُسپر و علی التلذذ الذین خلفوا اور توبہ دی اور بخشش کی اور ان میں شخصوں کے کہ پیچھے چھوڑے گئے تھے عرو  
 سے اور انکا معاملہ موقوف تھا حکم الہی پر چنانچہ پیچھے گذرا ہے کہ لئے کوئی ہم مجلس ہم کلام ہو وہ کعب بن مالک  
 اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے لئے بعد چالیس دن کے فرمایا کہ اپنی عورتوں کے دور ہوں اور زن ہلال کی  
 بیچ خدمت اپنے شوہر کے کہ نامزد ہو تھا گئی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حتیٰ اذا صاف علیہم  
 الارض بما رحبت ہاں تک کہ جب تنگ ہوئی اوپر انکے زمین ساتھ اسکے کہ کثادہ تھی بہہ کثا  
 کمال پریشانی پر و صاف علیہم انفسہم اور تنگ ہو گئے اوپر انکے جانبین انکی شدت غم سے و ظنوا  
 ان لا یلجأ من اللہ الا الیہ اور جانا انھوں نے یہ کہ نہیں پناہ غضب الہی سے مگر طرف ایکے اور بخشش  
 مانگی گرم اسکے سے ثم کتاب علیہم لیتوبوا پھر توفیق توبہ کی دی اللہ نے انکو توبہ کی انھوں نے اور حق کی  
 طرف پھرے بیت سچ ہے کہ جنک توفیق توبہ وہ عنایت کرے شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست  
 نہ پڑے بیت گر ہو و کیری توفیق رفیق بحر عصیان کے نکلیں نہ غریق القصہ بعد چپاس دن کے یہ آیت انہی  
 اور توبہ انکی قبول ہوئی ان اللہ هو التوائ التوجیم تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنا والا ہے مہربان ہے توبہ کرنے  
 والوں پر یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدیقین ای لوگو جو ایمان لائے ہو و اللہ سے مخالفت  
 اسکے امر میں مت کرو اور ہو تم ساتھ چوں کے سچ اقوال کے جیسے ان تینوں نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن  
 اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ کہہ دیا اور عذر چھوٹے نہ لائے اور بسبب راستی کے کہ من صدق نجای سے دست نجات  
 پائے ثم صدق ہے موجب نجات ایل صدق سے دیکھ رہ نہ تو غافل راست گو کو ہمیشہ راست ہے  
 اور چھوٹے کو رنج و رحمت ہے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب یہود اور نصاریٰ کو ہے کہ ای ایمان لائے والو  
 ہوسا اور عیسیٰ پر درو اللہ سے مخالفت پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ہو ساتھ صدقوں کے  
 کہ اصحاب اخبار اور امت بزرگوں حضرت سیدالابرار میں ماکان کھل المدینہ و من حولہم من الاعراب  
 ان یخلفوا عن رسول اللہ نہیں واسطے مدینہ والو کے اور ان کو گئے جو گروائے ہیں گنوار ہیں یہ کہ پیچھے جاوے



سغمیر خذ اصلہ اللہ علیہ وسلم کے سے یہ بھی ہے بصیغہ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قر کے ہی اور جانے  
 اُس کے کہ جس خروج سغمیر صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف غزوہ تبوک کے وکایون غنوا یا انفسہم عن نفسہم اور نہ یہ کہ رغبت کرن  
 حج آرام جانوں اپنی کے چھوڑ کر جان اس کی کو یعنی نہیں لائق کہ حضرت ریح سفر کھینچیں اور یہ آرام کرین اپنے گھر  
 تیغے لکھا ہے کہ بوخشمہ انصاری رضی اللہ عنہ رہ گیا تھا کئی دن کے بعد اپنے گھر میں جو گیا دیکھا کہ دونوں جو روین اس کی  
 تختوں پر بیٹھی ہیں اور سر دبا ئی گرم کھانا اسکے واسطے تیار کیا ہے اسکو حضرت یاد آئے کہا اسے کہ سغمیر ہوائے گرم  
 میں صعوبت سفر کھادین اور میں بیٹھا بہ عیش کروں قسم خدا کی یہ کھانا پیانا کھاؤں ہوں گا جتنا کہ حضرت کی یاد  
 سے مشرف ہو گا پس بخود اس اخرج راو لیکر حلا مثل تبوک میں آپ کے جا ملا ذلک باقہم لایصہم طاقوا  
 انصبا وکے تخصیصی سبیل بہ عیش اور آرام چھوڑ کر سغمیر یاس جانا اس واسطے ہی کہ وہ جو ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ  
 کے ہوں نہیں بخجی انکو یاس اور نہ محنت اور نہ بھوکھیں راہ اللہ کے ولا یطون صوطا یغیظ الکفاد اور نہیں ملتے  
 کسی مکان میں مکانوں کفار کے سے ساتھ ہم آپ کے یاکف شتر کے یا پاؤں اپنے کے چلنا ایسا کہ غصہ میں لاؤ  
 کافرو کو ولا یتاکون من عدو تیل الا کتب لہم وہ عمل صالح اور نہیں لیتے دشمنوں کے کچھ لینا یعنی کیلیج  
 کی آفت کہ مار جاوین یا اسیر ہوں یا شک کھائیں یا زخمی ہوں مگر لکھا جاتا ہے واسطے اُن کے بسبب اس کے عمل نیکی یعنی  
 کچھ اُن چیزوں میں سے جو کفار کی طرف سے انکو پہنچے سختی ثواب کے ہوتے ہیں اس عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو اس  
 دشمنوں سے دلیں اُن کے آوے ستر حسہ نامہ اعمال میں اُن کے لکھتے ہیں ان الله لایضیع اجر الحسنین تحقیق اللہ  
 نہیں ضایع کرنا ثواب نیکی کرنیوالو کھاتے مجاہد وکھا وکے یفتون نفقۃ صیغۃ اور نہیں خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا  
 جیسے ایک صاع کھجور بن البوقیل کی ولا کبیرۃ اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ  
 عنہما نے مال بہت دیا تھا ولا یقطعون وادی الا کتب طم اور نہیں کاشتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہے  
 واسطے اُن کے ثواب اسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہے لیکن یسّم اللہ احسن ما کانوا یعلمون تو کہ جزا  
 دیوے انکو اللہ بہتر اس چیز سے جو راہ حق میں تھے کرتے اور جو اس جزا دینا تو خیرے حق بھی دیکھا واسطے تو قیر  
 اور نیکو ثواب کے یا بیع میں ہے کہ اگر مثلاً غازی بنی ہزار طاعت ہے اور ایک تلبسیر ہی اللہ تعالیٰ اسکا ثواب  
 بڑا دینا اور نو سو نو داؤد جو باقی ہیں اس ایک کے طفیل انہیں بھی قبول کر گیا اور ہر ایک کا ثواب ایک برابر عبادت  
 فرما دینا تو کہ مرتبہ مجاہد وکھاس پر ظاہر ہو عبادت ثواب واجر دینا غازیوں کو جو وہ جو وقت افضل ہو تو ایسا ہو  
 عبادت ہو تو ایسی ہو لکھا ہے کہ طرح کے دواوے جو تخلصون حق میں اترے اور آیات ہتدایت کی نازل  
 ہو میں مسلمانوں کے دلیں بھان لیا کہ جب آواز و جہاد کا ہو گا سب ہم تیار حرب کے واسطے ہوو گے یہ آیت نازل ہوئی  
 وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِنَفْسِهِمْ وَأَكَافَةً أَوْرَئِهِمْ سَارِحًا وَلَا يَكُونُ خَلْفًا وَلَا يَكُونُ جَانِبًا

فَاُولَٰئِكَ نَفَرٌ مِّنْ كُلِّ قَوْمٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّبَفْظِهِمْ فِي الدِّينِ كَيُونِ سَكَلِ بِهَرِ قَرْعَتِ سَ اِيَكْ جَاعَتِ جِهَادِ كَوَاوَرِ بَانِي بِنِ  
 تَوَكَّلَ سَمِجْهَ سَكِينِ بِيَجْ دِيَجْ اَوَرِ قَهْرُ بَحِينِ اَوَرِ عِبْدِ الرِّزَاقِ ابْنِ سِهَامِ سَ مَرُوِيْ جِ كِهْ مَرَادِ اصْحَابِ حَدِيثِ بِنِ وَ لَبْنَدَرِ  
 قَوْمُهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ اَوَرِ تَوَكَّلَ دَرَاوِيْنَ فَعَقَرَا قَوْمَ اِنِيْ كُوْجِبَ بَحْرِ جَاوِيْنَ عَرُوْ سَ طَرَفِ  
 اُنْحَ شَايِدْ كِهْ وَهْ بَحِيْنِ اُسْ حِيْرَ سَ كِهْ جِسْ سَ وَهْ دَرَاوِيْ جَاوِيْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَقْلَبُوا الَّذِيْنَ يَلُوْكُمْ مِّنْ  
 الْكُفَّارِ اِذْ لَوْ كُوْجَاوَا اِيَانِ لَّاسْتَيْسَرُوْا لَّوْكَوْنِ سَ جَوَاپَسِ تَحَارَ سَ بِنِ كَاْفِرُوْنِ بِنِ سَ جِيْسَ يَهُودِ كِهْ رُوْمِ  
 كِهْ بِنِ يَا اِهْلَ رُوْمِ كِهْ وِلَايَتِ شَامِ مِيْنِ بِنِ اَوَرِ شَامِ مَدِيْنِ كِهْ تَرْدِيْكَ جِ وَ لِيْعِيْدُ وَاِفِيْكَ كِهْ غَلْظَةُ اَوَرِ جَاوِيْ كِهْ  
 يَاوِيْنَ كَاْفِرِجِ تَحَارَ سَ سَخِيْ بَ نَسَبِ لِيْ سَ يَغْنِ قَتْلُوْمِيْنِ پِلَ قِتَالِ سَ يَابِصِرِ مَقْلَ پَرِ يَابِجَاعَتِ وَ قِتِ حَارِبِ كِهْ  
 وَ اعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اَوَرِ جَاوِيْهَ كِهْ اللّٰهُ سَاَحْجَ پَرِ يَزِيْغَارُوْنِ كِهْ حِفْظِ اَوَرِ اَعَانَتِ اَوَرِ لُصْرَتِ مِيْنِ فِتُوْحَاتِ كِهْ  
 مِيْنِ جِ كِهْ حَقِ تَعَالٰی قِتَالِ كَفَارِ اقْرَبِ فَرْمَاوِيْ اَوَرِ كُوِيْ دُشْمَنِ نَفْسِ اِمَارَهْ كَاْفِرِ سَ بَدْرِ تَرْهِيْنِ اَوَرِ تَرْوِيْ كِهْ تَرْشُمَانِ  
 جِ سَاَحْجَ تِيْرَ كِهْ اَعْدٰی عِدُوْكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ مِيْنِ سِ قِتَالِ مِيْنِ اُسْ كِهْ جِهَادِ اَكْبَرِ جِ مَشْغُوْلِ يَهُوْ اَوَلِيْ اَوَرِ  
 اَنْبِ جِ لُظْمِ وَ شُمَانِ بَرُوْنِ قَتْلِ كِيَا وَ شُمَانِ اِنْدَرُوْنِ كُوْ كِيُوْنِ جُجُوْرَا اُسْ كَا جِيْ كِيَا كِهْ اَسْتِيْصَالِ لَازِمِ  
 فَرْضِ عِيْنِ جِ يَتَقَالِ قَدَرِ جِنَامِ اَلْجِهَادِ صَغِيْرَ اَقَابِ اَلِيْ جِهَادِ كِيْرَ صَفِ تَكُنِ جِ يَهُوْ دَرَاوَانَا خُوْدُ تَكُنِ جُوِيْ  
 جِ مَرُوَانَا مَرُوْدَانِ يَهُوْ كِهْ تَا يَهُوْ فَرُوْ اُسْ جُو كِيَا وَ يِ جِ مَرُوْدِ نَفْسِ كُوْ جِيْسَ خَوَارِ كِيَا جِ خَوَارِ كِيَا بَلْ كِهْ مَارِ كِيَا جِ  
 يَابِيْ اُسْ جِ يَزِنْدَا كَانِيْ جِ زِنْدَهْ كِيْ وَهْ كِهْ جَاوَدَا نِيْ جِ طَالِبِ حَقِ جِ تَوَعَّلِ تَوَكَّرِ مَرُوْ اَوَرِ قِبَلِ اِنِ تَوَكَّرِ مَرُوْ  
 پِلَ جُو كُوِيْ جِ يَهُوْ وَ يِ شَادَا نِ حَالِ حَقِ سَ يَهُوْ اِذَا اَمَّا اِنْزِلَتْ سُوْرَةُ فَيَقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْ هٰذِهِ اِيْمَانًا  
 اَوَرِ جِبِ اَنَارِيْ جَاتِيْ جِ كُوِيْ سُوْرَتِ قُرْآنِ سَ پَسِ بَحْثَ مَنَافِقُوْنِ مِيْنِ سَ وَ مِيْنِ كِهْ كِهْتِيْ مِيْنِ كَسِ كُوْتَمِ مِيْنِ سَ  
 زِيَادَهْ كِيَا اُسْ كُوْ اِسْ سُوْرَتِ اِيْمَانِ يَغْنِ مَنَافِقِ اِنْحَارِ اَوَرِ اَسْتَهْلَ سَ دُوْ سَرِ مَنَافِقُوْنِ سَ كِهْتِيْ مِيْنِ يَابِصَفَا  
 مَوْمِيْنِ سَ كِهْتِيْ مِيْنِ وَهْ تَخْضُ كُوْنِ جِ كِهْ اِسْ سُوْرَتِ اُسْ اِيْمَانِ زِيَادَهْ كِيَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا فَاَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا  
 وَ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ سِ جُوْ لُوْكَ كِهْ اِيْمَانِ لَاسْ مِيْنِ صَدَقِ دِلِ سَ پَسِ زِيَادَهْ كِيَا اِسْ سُوْرَتِ اِنْحَالِ قِيْنِ اَوَرِ شَبَاتِ  
 بَا مَرُوِيْنِ اَوَرِ وَهْ خُوْشِ يَهُوْ تِيْ مِيْنِ اُسْ كِهْ تَرْوَلِ پَرِ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ  
 اَوَرِ جُوْ لُوْكَ كِهْ يَحْ دِلُوْنِ اُنْحَ كِهْ بِيَا رِيْ جِ تَنَاقُ اَوَرِ نَفَاقِ اَوَرِ بَغْضِ اِسْلَامِ كِيْ پَسِ زِيَادَهْ كِيْ اِسْ سُوْرَتِ اِنْحُوْجَا  
 سَاَحْجَ نَجَاسَتِ اُنْحِيْ كِهْ يَغْنِ تَنَاقُ سَاَحْجَ تَنَاقُ كِهْ پِهْلِيْ سُوْرَتُوْمِيْنِ تَنَاقُ رَكِهْتِيْ تَحْتِ اُسْمِيْنِ جِيْ تَنَاقُ لَاسْ اَوَرِ كُفْرِ  
 اَوَرِ كُفْرِ كِهْ زِيَادَهْ كِيَا وَ مَا فُوْ اَوَرِ مَرُكَّ اَوَرِ وَهْ كَاْفِرِ تَحْتِ يَغْنِ وَ مَرُكَّ تَا كِهْ كَاْفِرِ مَرُكَّ اَوَرِ كَاْفِرِ مَرُكَّ  
 اَوَرِ مَرُكَّ اَنَّهُمْ يَنْفُسُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَمُوتُوْنَ وَلَا هُمْ يَدْخُلُوْنَ اَكْثَرُ وَ تِ كِهْتِيْ تَحْتِ  
 مَنَافِقِ پَرِ كِهْ وَهْ بَلَاوِيْنِ دَلِ جَاتِيْ مِيْنِ قُحْطِ اَوَرِ مَرَضِ وَ خِيْرَ سَ يَالَفَاقِ اَوَرِ جُجُوْ تَحْتِ اُنْحَا سَلَامُوْنِ پَرِ نَظَامِ مَرُجَاتِ

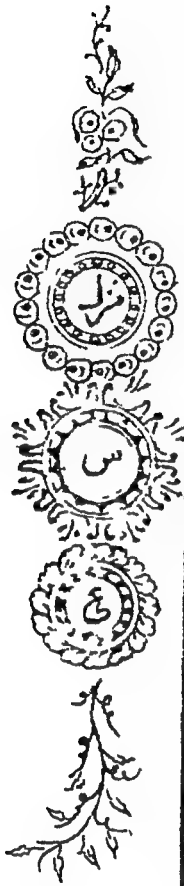


سچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار پھر نہیں تو نہ کرتے اور نہ وہ نصیحت کرتے ہیں وَاِذَا مَا اُنْزِلَتْ سُورَةٌ تَنْظُرُ بَعْضُهُمْ  
 اِلَى بَعْضٍ وَاَوْجُوهٌ نَّازِلٌ لِّیْ جَانِبِیْ کُتُبِیْ سُوْرَتِیْ قُرْآنِیْ کِی کہ جس میں ان کا عیب ہوتا ہے نظر کرتے ہیں  
 بعض ان کے طرف بعض کے یعنی انھوں سے اشارے کرتے ہیں آئیں انکار اور متحیر اس سورت کے یا غصے کی  
 راہ سے اپنے عیب سنکر اور باہم کہتے ہیں ہاں ہاں کہہ من احدیثم انفسہم کیا دیکھتا ہے کوئی ایک مسلمانوں کے  
 نیکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھ جائے نہیں تو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں پھر پھر جائے نہیں مجلس مبارک پیغمبر  
 اللہ علیہ وسلم کی سے صرف اللہ فلو یصمہ پھر ویا اللہ نے دلوں ان کے کو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے  
 یا سب نیکوں سے کہ یہ کلام خبری احتمال دعا کا رکھتا ہے پھر اداے اللہ دلوں ان کے کو سب نیکوں سے  
 یا فہم قوم لا یفہموا سب اس کے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے حق کو لفظ جاء کہ رسول من انفسہ کہ  
 تحقیق آیا ہے اسی آدمی کو تمھارے پاس پیغمبر ساتھ حکم الہی کے جس تمھاری میں سے یعنی بشر تو کہ جنس کے  
 مخالفت کرو اور فائدہ اٹھاؤ یا آیا ہے اسی امر کو تمھارے پاس پیغمبر مکمل تمھاری لغت پر یا قبیلے تمھارے  
 سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قبیلہ تمھارے میں مگر حضرت کی قرابت اس سے تھی اور قرأت تلاوت  
 فی الفی کم ہر سے بھی ہے یعنی نفس تر اور شرف تر تم من سے نسب اور حسب میں عزیز علیہ ما عینہ  
 شاق ہے اوپر اس کے یہ کہ رنج میں پروتم سب اس کے اور بعضے عزیز رو قف کرتے ہیں اور صفت پیغمبر کی ہر  
 میں اور علیہ ما عینہ کی یہ معنی کہتے ہیں کہ اوپر اس کے وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنی تارک اس کا دل قیام  
 کے وہی کر نیے ساتھ شفاعت کے بدت گناہ میں حجاب رفت کو اگرچہ اپنے یہ شکر یہ ہے کہ کروئے میں  
 خدا نے ایسے شفیع روز حجاب پیدا جو یص عینکم بالموءنین رؤف رحیم ہر ص کرنا والا ہے پیغمبر اور  
 اسلام تمھارے ساتھ مسلمانوں کے شفقت کرنا والا مہربان ہے سمجھ لیجئے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبر ہر  
 کے اوپر تمام انبیاء کے یہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی نبی کو ساتھ دونا مون اپنے کے مختص نہیں فرمایا مگر آپ  
 کو کہ اپنی شائیں ارشاد کیا ان اللہ بالناس رؤف رحیم اور حضرت کی شائیں فرمایا بالموءنین رؤف  
 رحیم فان تو کو افضل حبیبی اللہ پس اگر پھر جاوین منافق یاری اور مدد گاری سے اور خلف کریں فرما نہ واری  
 سے پس کہہ کفایت ہے مجھ کو اللہ تمھارے شر سے بچاویگا اور تمہرے محکمہ غالب فرماویگا لا الہ الا هو  
 نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ علیہ تو کلت و هو رب العرش العظیمہ اوپر اس کے توکل کیا میں نے  
 اور وہی ہے پروردگار عرش بزرگ عرش کے سعی تحت کے ہیں اور مراد اس سے ملک وسیع ہے یا وہی عرش  
 عظیم کہ قبلہ دعا اور مطاف ملائکہ ہے اور اس میں اشارہ ساتھ کمال قدرت اور ضبط الہی کے ہے کہ وہ اللہ جو  
 عرش کو باوجود اس عظمت کے آٹھ ہزار رکن رکھتا ہے اور روایت ہے کہ تیس لاکھ قاعد ہیں ہر قاعد سے



دوسرے مکاتیب میں لاکھ برس کی راہ ہے قدرت کاملہ اپنی سے نگاہ رکھتا ہے مجھے شرفناقص ہے کیوں نہ تھا  
 رکھیگا کہ حافظہ بندگان اور ناصر سرافندگان وہی ہے نظم یاری اس سے چاہ یاری اور تجار اس سے سب  
 بہرے جسکی اسی رافت مدد پر وہ ہوا رنج و آفت کے وہ چھٹا سو مرہ بولن کی ہے مگر ایک بیت  
 ومنہم من یؤمن بہ ومنہم من لا یؤمن بہ تا آخر کیا سو آیتیں ہیں کلمات یک ہزار آیتیں ہیں حروف پانچ ہزار پانچ  
 سٹائش میں فواصل میں ہیں اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ توبہ کی ہے کہ سورہ توبہ مذمت میں کافروں اور  
 سناقتوں کے تھی یہ سورہ بولن ذکر توحید میں اور رد مقابلہ کافروں میں اور حال ہلاکت انکے میں ہے یا یہ کہ  
 آخر سورت توبہ میں آیت لقد جاءکم رسول وکریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی اول اس  
 سورت میں مذکور وحی کا آپ کے ہے واللہ اعلم بحقائق الامور کلہا نہ

سورۃ یونس مکتبہ لہی اللہ الرحمن الرحیم وہی لہ وشیع آیت  
 الہ یہ حروف مقطعه اسرار قرآن میں معانی انکی پہنچان ہیں مگر جس پر کہ اللہ کھولے بعضوں کو کہنا  
 کہ الف انا کا لام اللہ کا کہ رحمن کی ہے یعنی انا اللہ الرحمن میں اللہ ہوں بخشنے والا یا الہام اس سورت  
 کا ہے اور خبر سب از محذوف کی اسی ہذہ السورۃ الہا یہ حروف مقسم بہ ہیں اور حرف قسم محذوف ہے  
 اور اشارہ جناب الہی سے طرف حبیب اپنے کے ہے کہ قسم ہے الف کی یعنی الائے میرے کی کہ تجھ پر میں  
 ازل سے اور قسم ہے لام کی یعنی لطف میرے کی کہ ساتھ تیرے ہے بیچ وجود کے اور قسم ہے رک کی یعنی رفت  
 میرے کی کہ تجھ پر ہے ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ ان ہذا الكتاب حق یا جواب قسم کا ان  
 ربکم اللہ الذ خلق السموات ہی اور درمیان میں جملہ معترضہ واقع ہے یا جواب قسم کا ساتھ ترک لام کے لفظ  
 شافیہ ہے تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ یہ سورت آیتیں ہیں قرآن حکمت والے کی یا حکم کی کہ زمین انتحلا  
 اور تناقص نہیں یا کوئی نسخ مکرسیگا یا تعمیر برائے کوئی قدرت نہ یا دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب  
 حضرت پر نبوت آئی سرداروں نے قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم پر  
 آدمیوں میں سے پیغمبر بھیجے اور انہیں سے بھی پیغمبر کو ابوطالب کے اس شرافت سے مشرف کرے اللہ تعالیٰ فرمایا  
 اَکَانَ لِلنَّاسِ عِجَابٌ اَنْ اَوْحَیْنَا اِلٰی رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنْ اَقْذِرَ النَّاسَ کیا ہوا واسطے لوگوں کے تعجب یہ کہ وحی  
 بھیجی ہمنے طرف ایک مکر جنس انکی میں سے اور قبیلے انکے کہ ڈرا لوگوں کو عذاب خلد سے سب پیغمبر کا یہ  
 کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسمیں کچھ برائی ہو الا ماشاء اللہ پس درانا سب کے واسطے ہے پھر تخصیص کی بشارات  
 ساتھ ہوسنوں کے کیونکہ کفار میں کوئی صفت ایسی نہیں کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وَبَشِّرَ الَّذِينَ آمَنُوا  
 اَنْ لَهُمْ قَدْرٌ صَدِيقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ کہ واسطے انکے ہے





قدم راستی کا تردد یک پروردگار اُنکے کے یعنی ایمان اور طاعت یا ساقی ازلی کہ اللہ نے وعدہ راست کیا نہ  
 نجات مومنوں کا یا مقام صدق ہے کہ اسمیں زوال اور مدال نہیں یا ایمان صادق ہے یا ضوال الہی  
 ہے یا دعائے ملائکہ ہے حق مومنین میں یا اعمال نیک ہیں کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت الہی  
 خلف کو پہنچی ہے یا ولد صالح ہے کہ پہلے مویا تقدیم اس امت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے کرامت کی ہے یا  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نحن الآخرون الباقون یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم بن عین العالی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ  
 شفاعتی تو کون الی ربکم سچ ہے کہ واسطے ہم گناہگاروں تباہ کاروں کے کوئی وسیلہ امرزش کا برتر ہے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں بیت نہ ارقاد میں کر تو خطر گنہ گری میں تیرے تو کیا ہے یقین  
 پیغمبر کہ ہوگا شفیع ومان تجھے ہے بر خطا کا قال الکفرؤن ان هذا الساحر مبین کہا کافروں نے  
 بعد آئے پیغمبر کے اور دیکھئے معجزات اُنکے کے تحقیق بہ مرد البتہ جادوگر ہے ظاہر ان ربکم اللہ الذی خلق  
 السموات والارض فی ثلثہ ايام ثم استوی علی العرش میدنس الامر تحقیق  
 پروردگار تمھارا اللہ ہی جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو کہ برزگترین جسم عالم میں ساتھ قدرت  
 نے تصور اور حکمت نے فتور کے بیچ چھ دن کے ایام دنیا سے پھر قرار پکا جیسا کہ اسکے لائق ہے اور ہمارے  
 فہم اور اس کے فائق ہے اور برتر ہے کہ اعظم مخلوقات ہے تدبیر کرتا ہے کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے  
 مامن شفیع الا من بعد اذ نہ نہیں کوئی شفاعت کر نہ والوں قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اسکے کے یعنی نہ کہ  
 اذن دیکھا شفاعت کا جس کے حق میں اسکی وہ شفاعت کر گیا بہ کلام رب شفاعت الہ باطلہ کاذا الکلم اللہ ربکم  
 فاعبدوہ بہ کہ اللہ موصوف بصف خلق اور تدبیر اور استوی پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اسکی  
 اخلاقتن کرو گون کیا پس نہیں نصحت بکرتے تم یا نہیں تفکر کرتے تم کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ بت تمھارے  
 الیہ مرجعکم جہا طرف اسکی ہے بازگشت تمھاری سب کی ساتھ مرنے اور پھر اٹھنے کے نہ طرف اور کے  
 پس تیار ہو واسطے جواب سوال اسکے کے وعدہ اللہ حقاً وعدہ کیا ہے اللہ نے سچا اُنہ ید و الخلق  
 یحیدہ و تحقیق وہی پہلے بار کرتا ہے تدبیر و بار کرتا اسکو کہ بار کر جدا و بجا یجزی الذین امنوا و عملوا  
 الصالحات بالقسط تو کہ جزا دیے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ الصاف کے باور  
 انکو ساتھ عدل اُنکے کے یعنی رعایت عدل کی جو کی ہے انھوں نے امور میں ایمان کیونکہ بہ عدل قوی ہو اور اسکے  
 مقابل میں شرک ہے کہ ظلم ہے اور بہ معنی انہ کی الکی آیت خوب چسپان ہیں کہ مقابلہ میں واقع ہے الذین  
 کفر واکم شرک من جہنم وعدہ انہم بما کانوا یعملون اور وعدہ انہ کہ کافر ہوئے واسطے انکے عینا ہے اب کرم





بہت تندرہ ہو جائے واسطے عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہیے جو انکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَجْنِبُ فِتْنًا سَدَامًا  
اور دعا انکی اور ایک دیکر کے بیچ بہشت کے یاد و دھن کی یا تخت ملائکہ کی سلام ہے وَاخِرُ دَعْوَاهُمْ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ  
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور آخر کچھ پڑھا کرنا چاہیے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالموں کا ہے لکھا ہے  
کہ جب مومن بہشت میں داخل ہو کر انوار عظمت الہی مشاہدہ کریں گے حمد اور ثنا انکی بجا لاویں گے اور فرشتے انکو سلام  
کر کر جناب الہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات کی باتیں دیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی  
تعریف کر کر ختم کلام اسپر کریں گے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی انکو سب لذتوں سے بہشت کے  
نوشتر لگیگی انظم ذکر نام اسکا کرے گی کو نہ کیوں کر بلند وہیاں ہیں جس کے کہ ہو و نکلتا ہر مرتبہ دوق تسبیح کا  
اسکے چہاں جسے دخل کیا ہو وہ بصد اور بشکر ہو ملتہ عین المعانی میں ہے کہ ایک نے حرم محترم حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بجاگ گیا اپنے سنکر کھولنے والے پر نصرت کی یہ آیت آئی وَلَوْ يَخْتَلِفُ  
اَللّٰهُ لِلنَّاسِ اَلشَّرَّ اَسْتَخْلَجْنَاهُمْ بِالْخَبْرِ لَفَضَّلْنَاهُمْ اَوْ اَلْاَكْرَبُ تَابَ دِيُوے اللہ واسطے لوگوں کے برائی  
دعائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہیں یہ بھلائی کو دعا گئیں گے البتہ پوری کی جا و طرف انکے اجل انکی اور  
بلاک ہو جاوین یعنی جیسی دعا خیر قبول ہوتی ہے ایسی دعا نہ بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہو جاوین مغیرہ خدا  
اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الہی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اس میں خلاف نہ کیجو کہ میں بھی بشر ہوں اگر کسی سلام  
ایذا ورن یا لعنت کروں یا ماروں یا گالی دون تو وہ اسکے حق میں دعائے خیر کچھ اور سب پاک ہو گناہوں کا  
فرمان ہو اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اسکے کچھ بعض مغیرہ میں لکھا ہے کہ کفار مرنوں عذاب میں نہ  
استحال کرتے تھے یہ آیت اتنی کہ ہم عذاب میں جو یہ مانگتے ہیں جلدی نہیں کرتے فَنَذِرُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا  
لِقَاءَنَا فِیْ طَعْنٍ اَوْ یَمُوتُوْنَ پس چھوڑ دیتے ہیں ہم ان لوگوں کو کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہمار کی یعنی  
شہر پر ایمان نہیں لائے یا نہیں ڈرتے ہم سے شر کے دن ایچ سرکشی انکی کے تو کہ ضلالت میں سرگرداں ہو  
میں وَرَاٰ اَمْسَلَ اِنْسَانٍ اَلْضَرْبَ عَقَابًا لِّجَنَّتْهُ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَامًا اور جب پہنچی ہے آدمی کو برائی یعنی کافر کو  
ریج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارنا ہی ہلکا اوپر کروت اپنی کے بیٹھے ٹیکے کے پہلو پر یا بیٹھے ہاتھ  
فائدہ نر دیکھ کا تعیم دعا ہے سب احوال میں یا واسطے قسموں اور صفوں رنج کے ہے فَلَمَّا كَسَفْنَا عَنْهُ خُرُوجَهُ  
مَرَّكَانَ لَقَيْنَا اِلٰی اَضْرَ مَسَدٍ پس جب کھول دیتے ہیں ہم اس سے رنج اسکا یعنی دور کرتے ہیں سب اخلاص  
دعا اسکی کے چلا جاتا ہے اسی راہ کفر کہ تھا دعا کے مقام سے گذر جاتا ہے پھر دعا نہیں کرتا تو یا کہ نہیں پکارا تھا  
ہلکا طریت دفع کرنے رنج کے کہ لکھا تھا اسکو كَذٰلِكَ زَيْنٌ لِّلْمُیْرِ فِیْنَمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اس طرح رشتہ دیا گیا ہے  
واسطے سب نکل جانو انکے جو کچھ تھے وہ خلاص امر اور نبی کے کرنے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَّا ظَلَمُوْا رُسُلَهُمْ

ہلاکت کیا جس نے اہل فرقوں کے کو پہلے تم سے اسی کے والوجہ ظلم کیا انھوں نے ساتھ جھٹھائے پیغمبر کو  
وَجَاءَهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا يَتَّقُونَ اور حال اُنکے آئے تھے پاس اُنکے پیغمبر اُنکے ساتھ دلیلوں  
روشن کے اور معجزوں ظاہر کے اور تھے وہ کہ ایمان لاویں اگر نہ مرنے اور زندہ رہتے فساد تعداد کے سبب  
كَذَلِكَ بَيَّنَّ لِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ اسی طرح جیسی کہ جزادی ہمنے اُنکو ساتھ ہلاکت کرنے لگے کے سبب جھٹھانے  
پیغمبروں کے جزا دینے ہم گروہ مشرکوں کو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو جھٹھائے ہیں تم بجعلنکم خلیف فی  
الارض من بعدہم لَنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ پھر کیا ہمنے تمکو ابی مشرک کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے ہوتا ہے  
جانشین پہلو نکاح زمین کے پیچھے اہل فرقوں کے کہ ہلاکت ہو تو کہ دیکھیں ہم عالم شہادت میں بعد اسکے کہ  
کہ جاتا ہے ہمنے عالم غیب میں کہ تم کو نکر عمل کرتے ہو اچھے اور برے تو کہ اُنکے موافق جزا دیں تمکو نیک کی  
نیک اور بد کی بد نظم جزا دینے پر فعل کا ہی جو تو کرتا ہے اس میں ہی ہویدا جو کام اچھے کئے تو ہیں وہ ظاہر  
جو فعل بد کئے تو ہیں وہ پیدا حدیث میں ہی کہ بعض کفار قریش نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اسی  
آیت لاؤ کہ جو سادات عرب کو عبادت لات اور غری کی سے منع کرے اور مذمت بتوں کی جس میں ہوں  
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاذْكُرْ اٰلِهَيْكُمْ اَلَيْسَا بَيِّنَاتٍ قَالَا الَّذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ مَا اَنْتَ بِقَرِيبٍ غَيْرَ هَذَا اَوَيْدَ  
اور جب پڑھی جاتی ہیں اور شکرانہ مکہ کے آیتیں ہماری یعنی قرآن درحال کہ واضح ہیں کہتے ہیں وہ لوگ کہ ہمیں  
امید رکھتے ملاقات ہماری کی یا نہیں ڈرتے وعید ہمارے پیغمبر کو کہ قرآن سوا اسکے کہ ہم پر پڑھتا ہے تو یعنی  
وہ کتاب کہ ہمیں ذکر لعنت اور حرث اور ثواب اور عقاب کا اور عیب و نجا ہمارے بتوں کے ہو یا بدل دل  
قرآن کو یعنی آیت عذاب کی جگہ آیت رحمت بنا اور عرض انھی اُسے یہ بھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متا  
لئے خواہشوں کی کریں اور وہ پھر اُنکو الزام دین اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ مَا يَكُوْنُ لِي اَنْ اُبَدِّلَ لَهُ مِنْ تِلْكَ اَوْ تَقْسِيْ  
کہتے اُنکو کہ ہمیں لائق اور روا واسطے نہیں یہ کہ بدل ڈالو میں قرآن کو طرف جی اپنے کے سے یا نہیں ممکن اور قدرت  
مجھ کو کہ تغیر دون قرآن کو اپنی طرف سے اور زیادہ اور کم کر ڈالوں اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ نہیں پیروی کرتا ہوں میں کر  
اُس جس کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حق تعالیٰ سے بن بڑھانے کھانے کے اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ عَصَيْتُ دَرِيْجَ  
عذابِ یوم عظیم تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں پیروں و کار پسے کی تبدیل قرآن میں عذاب بن کرے  
سے کہ قیامت ہی قُلْ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا تَكَلَّفْتُمْ هٰذَا وَاَدْذَنْتُمْ عَنْهَا لَکُمْ اَلْاَمْرُ اَلَا تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ رُجُومَ النَّاسِ  
ہو ابی اور پختہ کرے اور نہ جاتا تم کو ساتھ اسکے یا نہ دانا کرتا تمکو اللہ ساتھ قرآن کے پس یہ فضل اور رحمت اس کا  
کہ مجھ کو حکم کیا ساتھ پرہیز کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اسکے کہ فَقَدْ كَلِمَتٌ فِیْكُمْ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ اِنْ تَحْقِیْقُ رَا تَجَابِیْنِیْ  
متحارے ایک عمر کہ مقدار اس کی خالیں برس تھی پہلے نزل قرآن سے یعنی اُس مدت میں کہ میں سے جو نجات دہن میں رہتا تھا





تے ہیں کہ کہے میں نہیں ہونے لگیں یا باغات ہو جاویں یا آسمان تو تہ پرے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت  
 آویں یا خانہ لذین میں تو بیٹھے یا آسمان پر چڑھ جاوے سمجھ لیجئے کہ یہ سب سورہ بنی اسرائیل میں مذکور  
 ہے و یقولون لن نؤمن لک حتی تبصر لنا من الارض بیننا والی فقال انما العبر للہ فانظروا پس کہہ جواب میں انکے  
 کہ سوا اسکے نہیں کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہی شاید کہ تمہارے طلب کے موافق معجزے آئے ہیں چہ  
 فساد ہو کہ باز گئے آیات کو ترول سے پس تم منتظر رہو اپنے خواہش کے موافق معجزہ اترنے کے اپنی متکبر  
 من المشظون تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کر رہو والوں سے ہوں تو کہہ دیجوں کہ عذاب تمہارا ہی یا  
 معجزہ مطلوب تمہارا ظاہر ہوتا ہی واذا اذنا الناس رجعت من بعد صرأ مستہم اذ انکم متکبر فی آیاتنا  
 اور جو وقت حکمائے ہیں ہم کو کو کچھ یعنی کہے والوں کو رحمت بھیجتے صحبت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہو انکو یا فرخی بعدی  
 اور قحط کے ناگہان انکو مکر ہوتا ہی سچ نشانیوں ہماری کے یعنی اپنے طعن کرتے ہیں اور پیغمبر کے حق میں مکر کرنے  
 میں لکھا ہی کہ کہے والے سات برس بلائے قحط میں مبتلا رہے جب رحمت الہی نے وقع اسکا کیا کلام حق  
 کو جھٹھانے لگے پیغمبر سر مکر لانے لگے جناب الہی حکم ہوا کہ قیل للہ اسر عسکو اکہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ اللہ تعالیٰ جب جلد تریبے والا جزا کر کی تمہارے لکھو ان رسلنا یکتوبون ما تمکون تحقیق بھیجے گئے ہمارے  
 یعنی ملائکہ خطہ لکھتے ہیں جو کچھ کرتے ہو تم جب فرشتوں سے ہمارے تمہاری تدبیر حقی حقی نہیں تو تم سے کہہ ہی  
 هو الذی یسرکم فی البر والبحر وہی سہ جو چلا یا ہی تمکی سح خشکی کے جانوروں پر اور فتح تری کے کشتیوں پر  
 حتی اذا کتمتم فی الفلک بہان مکث کہ جب ہوتے ہو تم سچ کشتی کے وجوب بہم پر سچ طیبہ اور طہی  
 میں کشتیاں ساتھ ان لوگوں کے جو انہیں بیٹھے ہیں ساتھ با داچھے موافق کے وفور جو اظہر جاء ہمارے سچ  
 عاصف وجائہم الموج من کل مکان اور خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ اس باد کے ناگاہ آجاتی ہی ان کشتیوں پر  
 باد آتا اور آجاتی ہی اس پر موج دریا کی ہر مکان سے یعنی آگے چھے اور ہر اصر سے وظفوا انکم احیط بکم  
 دعوا اللہ فخر لیان لہ الذی اور تحقیق جانتے ہیں یہ کہ اسنے گمیر کیا انکو چاروں طرف پکارتے ہیں اللہ  
 واسطے دفع ہونے اس بلا کے درحال کہ خالص کر نیولے ہیں واسطے خدا کے عبادت اور کہتے ہیں لئن انجینا  
 من ہذا لکنونن من الشاکرین اگر نجات دیگا تو تمکو اس بلا سے البتہ ہونگے ہم شکر کر نیوالوں سے نعمت  
 نجات پر فلما انجہم اذا ہم یبعون فی الارض یعبر الحق پس جب نجات دی انکو اس بلا سے کہ وہ  
 تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہیں سچ زمین کے اور وہی کام کرتے ہیں جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد  
 بغیر حق کے یہ تا کہ یہی یا ایہا الناس انما بعثکم علی انفسکم متکلم الخیر الذی اس لوگوں سوا اسکے نہیں کہ  
 سرکشی تمہاری اوپر جانوں تمہاری کے ہی یعنی وبال اسکا تمہیں پر پڑا ہی یسلو فائدہ لینا کر زندگانی دنیا کا نہ



متاع منسوب ہے اور مصدر فعل محذوف کا ہے چنانچہ قرات حفص کی ہے اور مرفوع بھی قرات اُسی ہے  
 کہ یغلبکم علی انفسکم میتدا ہے اور متاع الحیوۃ الدنیا خبر یعنی سرشتی تمھاری بر جو رزادی زندگانی دنیائی  
 کہ کئی دینی منفعت ناپائدار ہے لذت اُسکی جلد جاوگی اور عسوت اُسکی باقی رہیگی نظم دنیائے نبات سے رت  
 حذر کرو اپنے پیٹ سے تم کرو اللہ کا ذکر کرو ایک شے کا چاؤ چو چلے پھر نہ یہ نہ تم دیکھو تم اس سر اس  
 اپنا گھر کرو تمہارا اپنا من چھو کہ قیتکم مما کنتم تعملون پھر طرف ہمارے ہے مارگشت تمھاری  
 قیامت کو پس خبر دینے ہم تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور مناسب اس کے خبر دینے انما متکل  
 الحیوۃ الدنیا کجاء انزلنا من السماء قاشطاً بہ نبات الارض مما یأکل الناس ولا نقاسوا  
 اس کے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جائے میں ماند پائیے ہے کہ امارت سے اسکو آسمان سے یا ابر سے پڑے  
 گئی ساتھ اس کے روئدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ جیسے اناج اور میوے اور چار پائے حیوان  
 اور یسین حتی اذا اخذت الارض رشحها وازینت وظن اهلها انهم قادرون علی ما بہا ان کانت  
 کہ جب پکڑی ہے زمین بنا واپنا لے سب سب ہوئی ہے اور زینت پکڑی ہے گوناگون بوٹوں سے اور گار  
 بھولوں سے اور جاتے ہیں اہل اس زمین کے یہ کہ قادر ہیں اوپر کائنات اور نوڑنے اس کے کہ انہما امر قائلا کو  
 طار اجعلناھا حصیدا کان کذتغن بالامس ناگہان آتا ہے اس زمین پر حکم ہمارا ساتھ حلالی کے  
 رات کو یادوں کو پس کرویتے ہیں ہم اسکو کئی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو کذا لک تفصل الایت لقوم  
 تتفکرون جیسی اس تمثیل میں تفصیل کی اس طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں قدرت اپنے کی واپس  
 اس قوم کے کہ دھیان کرتے ہیں سمجھ لیجئے کہ پانی روح ہے کہ آسمان سے اترے اور بدلی میں ملکوت پر  
 پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب ہر نہر پوزا ہو اور اس کے متعلقوں کو اس پر بھروسہ ہو ایک ایک حکم ہمارا پھا کہ  
 نرگ ہے جیسی کھیتی بیکر زرد ہو کر کٹے یا کوئی فوج کی کو اگر کثرت سے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہے اور کیا کما حشر  
 دکھائی ہے بیت مکر رافت غرور زندگانی کہ دم بھر کی ہے کل دنیائے فانی بعضوں نے کہا ہے کہ یہ  
 مثال دنیائے ناپائدار کی ہے کہ پہلے اقبال پیچھے اوبار رکھتی ہے جیسی کھیتی پہلی تر و تازہ ہوتی ہے پھر خشک  
 بے رونق ایسی ہے ابتدا دنیا کی دولت اور نعمت ہے اور انتہا حسرت اور مذمت نظم چھوڑ دینا کو کہ ہے  
 جون سراب ہے نمائش ظاہری باطن خراب گرچہ خوش آتا ہے تجھ کو سکامال لیکٹ ایچ اس سے کہ ہے  
 بد مال جو ہے اول یہ اور آخری زشت بعد سبزی زرد ہو جاتی ہے رشت تازہ و تر پہلے پھر خشک  
 زبون جون زراعت ہے دلا دنیائے دون بعضوں نے کہا ہے کہ مثال آب باران کی ساتھ مال جہان کے  
 کہ نہ بیر سے لوگوں کے نہیں برتا بلکہ امر الہی سے آتا ہے ایسے ہی مال کو شش سے نہیں بچھٹکنا ہے جو پاتا ہے

اسکو حکمرانی اور تہذیب و تمدن سے پامال ہے بیت رفت تجھے ملتا نہیں زریں سے ہر کب چرخ سے  
 باران تیری تہذیب سے برے اور آب باران جنک جاری ہے پاک ہے لیکن جو ایک جگہ پھرتا ہے  
 اور اوصاف ثلثہ اسکے متغیر ہو جاوین پلیدی بیٹے ہی مال دنیا میں جنک خیرات ہو جاری ہے مقبول  
 ہے جہم بند ہو گیا صدقات کے مردود ہے نظم مال دنیا جیسے ہے آب روان فیض پائے اس کے ہیں مل  
 جہان بند جہم ہو گیا پھر گنڈ ہے بندست کر مال کو گربند ہے اور آب باران جو بقدر حاجت ہر کو  
 سب آبادی کا ہے اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہے ایسے ہی مال جو مقدار احتیاج سے توفائدہ قدر ہے  
 اور جو زیادہ ملا کہ خزانے جمع ہو گئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہے ان انسان لطیفی ان کا  
 استغنی بیت کثرت مال ہے خرابی دین وہ کہ جسکی احتیاج نہیں اور آب باران اگر درخت کو پہچے طروت اور لطافت انکی زیادہ کرے  
 اور جو نخل خار کو لکے حدت اور شوکت انکی بڑھاوے ایسے ہی مال دنیا بھی جو مواصل کو ملے صلاحیت  
 بڑھاوے اور ذکر مفید کے ماتھے لگے فائدہ زیادہ کرے نظم محک امتحان ہے یہ مال نیک و بد  
 کھول دیتا ہے محال جو کرے خرچ ہی بجائے نیک ہے وہ نیک اور ہی انکی رائے بھی نیک  
 اور کھونا مقام بد میں ہی جو فہم بد اسکا اور بد ہے اور آب باران جو زمین پر برستا ہے تو ایک جا نہیں پھرتا  
 ادھر ادھر بہنے لگتا ہے ایسے ہی مال دنیا بھی ایک کے ماتھے میں نہیں رہتا کبھی کسی کے پاس کبھی کیے جا رہا ہے  
 بیت گل دنیا کہ ای رفت وفا کے بوسے خالی ہے نہیں کچھ کام اسکا مثال نقش خالی ہے سمجھتے  
 کہ اللہ تعالیٰ دینی بندوں کو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہے نہیں بلکہ بلکہ طرف متزلزلاستی کے دعوت  
 کرتا ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى اَدَارِ السُّلٰكِ اور اللہ پکارتا ہے بندوں اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ ہشت  
 جسے طرف ایسے اعمال کئے کہ موجب دخول بہشت ہیں اور بہشت کو دار السلام اس واسطے کہا کہ وہاں فرشتے  
 بہشتیوں کو یا بہشتی اسپین ایک دو سکر کو سلام کریں گے یا سلام نام اللہ کا ہے اور اضافت بہشت کی طرف  
 اسکے واسطے تعظیم کے ہے جیسے انظر ایدیٰ بین فصول میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو بلاتا ہے اس گھر  
 سے کہ جبکا اول بجا اوسط غنا آخر فنا طرف اس گھر کے جبکا مبداء عطا اور مبادیہ رضا اور مقبلی تھا ہی اور بلانا  
 سب کو ہی طرف جنت کے وَيَهْدِيْهِمْ مِّنْ اَمْنٍ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہے چاہے طرف راہ  
 کے کہ دار السلام کو گئی ہے اور وہ اسلام ہے یا طریق سنت سمجھ لیجئے کہ دعوت عام ہے بدالالت حضرت رشتہ  
 بنیامی اور بدایت خاص ہی والبتہ بتوفیق الہی بیت رفت بلائے سکوی وہ دیکھئے ولے وہاں منہ قبول  
 بچلائے سکوی للذین احسنوا الحسنی ویزید اذ واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں یعنی ایمان لائے ہیں جنت  
 نیک ہے جنت بہشت اور زیادتی جہل سے ساتھ فضل کے لکھا ہے کہ جسے جزا حسنہ ہے ایک کی عوض ایک

زیادتی ایک کی دس زیادہ یا سب سے مغفرت ہی اور زیادہ رسالے رب العزت مدار کس میں ہے کہ زیاد  
 محبت ہے کہ دلوں میں بندوں کے دینی ہے یا جو کچھ دنیا میں عطا کی اور آخرت میں اس کا حساب نہ اور بعض  
 کہتے ہیں کہ زیادت سحاب ہے کہ بہشتیوں کے سر پر آئیگا اور موافق خواہش ان کے ہر چیز پر آئیگا اور ہر محقق  
 کے نزدیک زیادت لٹائے ہوئی ہے کہ سب سے اولیٰ ہے اہل بہشت کو بعض کرم اس سے شرف فرمایا  
 سچ ہے کہ بیت نعمت نہیں لٹائے و لدار سے زیادہ دار الباقین کیا ہے و لدار سے زیادہ و لدار  
 وَجُوهُهُمْ قَتَرٌ لَا ذِلَّةَ لَهُمْ اور نہ دھانکینگے منہ بہشتیوں کو سیاہی اور نہ ذلت یعنی ان کے چہروں پر اثر نہ  
 اور خوار کیا ہو گیا اُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ یہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہیں ہم قہمہا خالداؤن  
 و بیج بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہیں بیت نہ نعمت پہ آویگا ان کے زوال نہ دولت کو ہو و گیا و مان انتقال  
 بخلاف اس دنیا کے متاع غور کے کہ زوال اور فنا ضروری وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئِهِمْ شَأْنُهُمْ  
 وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور جن لوگوں نے کہ کھائیں برائیاں مانند شرک و کفر اور تفاق کے بدلہ آئیگا مانند برائی کے  
 ہے کہ کسب کی ہے نہ زیادہ اس پر اور دھانکے کی انکو ذلت یعنی انار ذلت کے اسیر ظاہر ہو گئے مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ  
 مِنْ عَاجِمٍ نہیں واسطے ان کے عذاب خدا کے کوئی بچاؤ والا کائنات اَغْنَيْنِ وَجُوهُهُمْ قَطَعَاتٍ الْيَلِ مَطْلُكُ  
 گویا کہ اور دھانکے گئے ہیں منہ ان کے ٹکڑے رات اندھیری کے سے یعنی غم اور اندوہ مانند شب تیر و منہ ان کے  
 ہوئے کالے اُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہ لوگ رہنے والے آگ کے ہیں ہم قہمہا خالداؤن و بیج ان کے  
 ہمیشہ رہنے والے ہیں بیت چھوٹے اور نہ ٹھیکے ہرگز عذاب و درجن میں وہ مدام جلنے کے کباب و بیج  
 خَشَرُهُمْ جَمِيعًا تَقُولُ لَلَّذِينَ آمَنُوا وَتَرُكُوا عَنْهُمْ وَأُفٍّ كَأَنَّ الْكُلَّامَ لَمَّ سَبُّ  
 پھر کہیں گے ہم واسطے ان لوگوں کے شرک لائے تھے کھڑے رہو جگہ اپنی پر اور شرک تھارے جو تھے سو اب  
 پوچھے ہیں بت لو کہ دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہیں تم سے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِمَا حَدَّثْتُمْ بِهِمْ لَا يَسْمَعُونَ  
 بتوں ان کے کے اور پوچھیں گے ہم کافروں کے کہ کیوں بتو کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے کہ انھوں نے ہم کو اپنی عبادت کا  
 امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَاءُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ اِيَّاْنَا تَعْبُدُونَ اور کہیں گے شرک ان کے یعنی بت ہمارے کہ تم نے گویا کہ  
 تھے تم ہم کو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے اَفَرَأَيْتُمْ مَنِ اتَّخَذَ اللَّهُ هَوَاهُ كَافِرٍ كَيْفَ  
 غلطی تھیں نے ہم کو اپنی پرستش کا حکم کیا تھا بت کہیں گے فَكَلِمَ بِاللَّهِ شَهِيدًا اَبَيْنَا وَبَيْنَكُمْ اَبَتْ كُنَّا عَنْ  
 عِبَادَتِكُمْ لَعَنَّا فِلْنِ لَيْسَ لَنَا بِطَانَةٌ هِيَ السُّلْطَانُ بِدَرَمِيَانِ ہمارا اور درمیان تمھارے تحقیق تھے ہم پرستش تمھارے  
 غافل ہو کر نہ دیکھتے تھے ہم نے نہ تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ تَبْلُو اَكْلُ نَفْسٍ مَّا اسْلَفَتْ وَرَدُّوا  
 اِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمْ اَحْسَنُ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اس مقام پر آویگا ہر



جی کو بدلہ اس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنی نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھنے اور پھر سب جی ضرر  
 اللہ کے یعنی طرف ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولیٰ انکار حق ہے اور کھویا جاوے گا اُنہے جو کچھ کہتے تھے باندھے  
 لیتے شفاعت بتوں کی سے اور حال انکہ بت نے بیزار ہو گئے قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَيْفَ  
 کہ کون شخص رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے مینہ برسا کر اور گیاه اکا کر اَمَنْ يَمْلِكُ النَّمْعَ وَالْإِبْصَارَ  
 یا کون شخص ہے کہ مالک ہے کانوں کا اور آنکھوں کا یعنی کہ کو قدرت ہے کہ کان آنکھ بناوے اور آفتوں سے بچاؤ  
 وَمَنْ يَخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيَخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ  
 مروت سے کہ لطفہ اور دانہ ہے اور کون نکالتا ہے مروت سے کہ لطفہ اور دانہ ہے زندہ سے کہ حیوانات اور  
 نباتات میں وَمَنْ يَدَبُّ بِرُؤُوسِ الْاَمْتِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ اَوَّلُ كَوْنِ الْخَلْقِ  
 سوال کر گیا تو تو کا فرجیت کمال وضوح اور ظہور کے عباد اور مکابرہ نہیں کر سکتے فَسَبِّحُوْهُ ثَوْنِ اَللّٰهِ بِسُبْحِ  
 کہنے جواب میں کہ یہ سب کچھ کرتا ہے اللہ جو یہ اقرار بری حجت ہے واسطے باطل کرنے طریق انکے کے کہ  
 بتوں کو بوجھے ہیں فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ اِسْ کہ اے حبیب میرا کہ بعد اس اقرار کے آیا پس نہیں درتے عدا  
 ایسے خدا کے کیوں بتوں کو شریک کرتے هُوَ فَذَلِكُمْ اَللّٰهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 اللہ پروردگار تمہارا ہے شک شبہ فَاذْ اَبْعَدُ الْخَلْقِ اِلَّا الضَّلٰلِ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 تَعَصَّرُوْنَ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں تَعَصَّرُوْنَ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 کَلِمَةً عَلَيْكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 پروردگار تیرے کا یعنی عذاب خدا کا اور ان لوگوں کے کہ فاسق ہو گئے دائرہ اصلاح سے نکل کر کفر پر قائم ہو  
 کہ او نہیں ایمان لاوینگے قُلْ هَلْ مِنْ شَرٍّ كَانَكُمْ مِّنْ يَّدٍ وَالتَّخْلُقِ اَمَّ يَعْذِرُ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 کہ اللہ کا شریک ٹھہر کر بوجھے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدائش پھر دوبار کرے اسکو یعنی جلاو بعد موت  
 کے اور جو کفار پہلے بار کے بعد اگر نجاتا کرتے تھے اور اعدائے کار انکار حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَللّٰهُ يَبْدُ الْخَلْقِ  
 ثُمَّ يَعْزِلُ اَفَا تَتَّخِذُوْنَ اَفْ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں ثُمَّ يَعْزِلُ اَفَا تَتَّخِذُوْنَ اَفْ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 کرتا ہے اسکو کہ کہاں سے ملتا ہے جاتے ہو راہ میں ہی سے قُلْ هَلْ مِنْ شَرٍّ كَانَكُمْ مِّنْ يَّدٍ وَالتَّخْلُقِ اَمَّ يَعْذِرُ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 شریکوں تمہارے میں سے وہ شخص کہ راہ دکھاؤ پیغمبر اور کتابیں بھی کر اور دلائل قدرت اپنی کے قائم کر کہ طرف حق  
 کے کہ دین اسلام ہے قُلْ اَللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ کہ اللہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے اَفَنْ يَّهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ  
 اَفَنْ اَنْ يَتَّبِعَ اَمَنْ لَا يَهْدِيْ اِلَّا اَنْ يَهْدِيْ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں اَفَنْ اَنْ يَتَّبِعَ اَمَنْ لَا يَهْدِيْ اِلَّا اَنْ يَهْدِيْ اِسْ کہ اے حسین کہ ایسی صفات میں  
 اس بات کا کہ پیروی کیا جاوے وہ شخص کہ اپنی راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ راہ بتایا جاوے تفسیر زہدی میں ہے کہ بت پرست



بتوں کو جا رہا ہوں یہ باندھ کر جا بجا پھرتے تھے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ برابر ہی وہ کہ تم کو راہ دکھاوے یا تم  
 اس کو راہ دکھاؤ تمنا لگے کیف تم کو تون پس کیا ہی تم کو کہ کیوں حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اس شخص کو کہ طرف اسکے توجہ  
 ہو ساتھ اس شخص کے کہ وہ محتاج ہی اور قادر اور عاجز کو یکساں جانتے ہو فظم عز و قدرت کہ دونوں ہیں صدیق  
 و کجہ یکساں نہ انکو نور العین یہ کہاں وہ کہاں برابر ہی فرق زمین زمین ہی بعد و غرب شرق  
 عز مخلوق سے ہی وابستہ اور قدرت بخالق دوسرا خلق عاجز ہی اور وہ قادر ہی شبہ کیا ہی یہ بات  
 ظاہر ہے و ما یذبح اکثرھم الا ظنلا اور نہیں ہر وی کرنے اکثر کافروں کے معتقدات اپنے ہیں مگر گمان کہ خیال  
 و اہمیت میں اپنے تھرا رکھا ہی جسے قیاس غائب کا شاہد پر اور مخلوق کا خالق پر ان الظن لا یغنی عن الحق شیئاً  
 تحقیق گمان نہیں کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق میں کچھ نیچے گمان قائم مقام یقین کے نہیں ہو سکتا لکھا ہی کہ کافر و کافرا  
 تھا کہ بت انہی شفاعت کریں گے سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گمان انکا سو نہ کر گیا اور باز نہ رکھیکا عذاب حق سے کچھ نہ  
 ان الله یتعلم بما یفعلون تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں متابعت گمان کے اور اعراض  
 اور برائے سے و ما کان هذا القرآن ان یفتری من دون الله اور نہیں ہی یہ قرآن باوجود دلایل عجاز  
 کے یہ کہ باندھ لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنی کسی بشر کی طاقت نہیں ہی کہ قرآن بناوے و لکن  
 تصدیق الذی بین یدہ و لیکن خدا نے بھی ہی اسکو واسطے بجا کرنے اس چیز کے کہ پہلے اس سے ہی کتب ہر  
 سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہ پہلے کتابوں کا بھی ہی و تفضیل الکتاب لا رب فیہ من رب العالمین اور واسطے  
 بیان کرنے اس چیز کے کہ لکھی گئی ہی امر اور ہی سے نہیں کچھ شک ہی اسکے کیونکہ اثر ہی پروردگار عالمونی  
 طرف سے لیکن کافر پر ایمان نہیں لاتے امر یقولون افتراد بلکہ کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہی اس کلام کو  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قل فاتوا بسورۃ مثلیہ کہہ کہ اگر میں ایسا کلام بن سکتا ہی تو میں  
 او بنا کر ایک سورت مانند اسکے فصاحت بلاغت میں کیونکہ تم نظم بلع اور شرف فصیح میں شہور زمانہ ہو اور جو تم  
 نہیں سکے تو مدد چاہو و ادعوا من استطعتم من دون الله ان کنتم صادقین اور پکارو و جہلو پکارو تم سوا اللہ کے  
 اگر ہو تم سچے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہی اور اس سے ہو و کل کذبوا ایمانہ کیحیطوا  
 بعلمہ و ما یارتھم تا و فیلہ و کافر جھوٹے ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھجھایا اس چیز کو کہ نہیں کھیرا علم  
 اسکے کو یعنی جو نبی آیتوں کی سمجھی نہیں اور انکار کرنے لگے اور نہیں آئی انکے پاس تحقیق اسکی یعنی نہیں کھلی  
 اپنے منہ اور حقیقت قرآنی یا کذب کی اس چیز کے کہ نہیں جانتے تھے سچ قرآن کے ذرعت اور نور اور عید اور عقوبت کے سے  
 اور نہیں آئی انکے پاس وہ چیز کہ عذاب وعدہ کیا تھا اور مقرر آوگی اور پھر نہ است کچھ کارگر نہوگی عذاب جبکہ ہو جائیگا تو  
 ہوتا ہی پھر نہ است تمام آوگی کذلک کذب الذین من قبلہم فانظر کیف کان عاقبہ الظالمین جسے کہ

اجمعا تے ہیں تیرے زمانیکے کافر اس طرح جھٹایا تھا اپنے پیغمبر و مکواں لوگوں نے کہ پہلے تھے اُنے پس دیکھ  
 کیونکر جو انتہاء کار سمگاریوں مکذوبوں کا اور یہ بھی انہیں کی طرح عذاب دے جاوینگے اس آیت میں تسلی  
 کی طرف بتا دیا بل صلاحت کی وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ اور بعضے انہیں سے کہ جھٹھائے تہیں وہ شخصوں کے ایمان  
 لائے ہیں ساتھ قرآن کے دلیلیں کہ حق ہے لیکن عباد سے ظاہر نہیں کرتے وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ اور  
 بعضے انہیں سے وہ ہیں کہ نہیں ایمان لائے ساتھ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ  
 اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے مفسدون اور معاندوں کو اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں کہ بعضے قوم میں سے  
 تیرے ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور بعضے انہیں سے نہیں ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور کفر دینگے  
 وَإِنْ كَذَّبُواكَ اور اگر جھٹھکاوین تجھ کو یہاں تک کہ تو ناسید ہو جاؤ گے ایمان لانے سے تو غمت کھا فقل لہ  
 عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس کہہ واسطے میرا عمل میری ہی اور واسطے تمہارے سزا کام تمہاری ہی انشاء  
 بِرَبِّكَ إِنَّ جَمَاعًا اتَّخَذُوا آلَآِبَآئِهِمْ تَمَتُّعًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَتَّبِعُونَ تَمَتُّعًا يَوْمَ تَأْتِي سَاعَةُ يَوْمَ تَأْتِي سَاعَةُ يَوْمَ تَأْتِي  
 کہ کرتے ہو قوم نہ تمہیں میرا عمل پر مواخذہ ہو گا نہ تجھے تمہارے عمل پر کڑی ننگے بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت منوع  
 ہے ساتھ آیت سبقت وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَٰهَكَ اور بعضے کفار سے یا ہود وہ ہیں کہ کان رکھتے ہیں طرف  
 تیرے جب قرآن پڑھتا ہے تو اور امت کو احکام شرع کے سکھاتا ہے ہنسے کی واسطے أَفَأَنْتَ تَسْمَعُ الصَّخْرَ وَتُكَلِّمُ  
 لَا يَعْقِلُونَ کیا پس تو سناتا ہے ہر مکو استفہام معنی نفی ہے اُنکے سننے پر تو قدرت نہیں رکھتا اور اگرچہ ہیں  
 کہ باوجود ہرے ہونے کے نہیں سمجھتے یعنی بہر اپنے کے ساتھ اُنکے بی عقلی بھی ملی ہے حاصل یہ ہے کہ جو بہر ہو اور کچھ  
 عقل رکھے تو وہ تجھ میں صوت سے بفرست بوجھ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونوں ہوں تو وہ کیونکر دریافت کرے  
 بِسْمِ وَاسْ اُس شخص پر رافت ہمیں نہ سماعت نہ فراست ہو وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ اور بعضے انہیں سے  
 وہ ہیں کہ دیکھتے ہیں طرف تیرے اور دلائل ثبوت شاہد کرتے ہیں اور کمال عباد سے ایسے اچان ہو جا تہیں کہ گویا  
 کچھ دیکھا ہی نہیں أَفَأَنْتَ تُهْدِي الْبَلْعَى وَتُكَلِّمُ الْآلِیَّ بَصُرًا وَتَكَلِّمُ الْآلِیَّ بَصُرًا اور وہ کھاتا ہے اندھوں کو یعنی  
 قدرت نہیں رکھتا تو بدایت پرانے اور اگرچہ ہیں کہ باوجود اندھے ہونیکے نہیں دیکھتے دیدہ بصیرت سے یعنی بصیرت  
 تو نہیں بصیرت سے بھی محروم ہیں غرض یہ ہے کہ جو اندھا ہو شیا ہر وہ بن دیکھتے بھی کچھ خیر دریافت کر لے اور  
 جو نابینا ہے وقوف ہو وہ کیا سمجھے خاک عین خاک مقصود وہ دیکھے جس میں نہ نہ بصارت نہ بصیرت ہو  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ تحقیق اللہ نہیں ظلم کرتا لوگوں کو ساتھ کسی چیز کے کہ اُنے  
 حواس اور عقل لے لے لیکن لوگ جانوں اپنی کو ظلم کرتے ہیں کہ حواس اور عقل کو کہ اللہ کی دلائل قدرت کے اور ان کے  
 واسطے ہیں واہیات میں حرج کرتے ہیں اور منافع اور فوائد انکے سے محروم رہتے ہیں بِسْمِ دیکھتے سننے کو تیرے ہیں



یہہ کان آنھہ ورنہ کیا سب مع درکار اور بصیر کیا پائے و بوم بختہم اور یاد کر اسدن کو کہ اکٹھا کر گیا اللہ کا فریاد  
اور بختہم ساتھ نون کے بھی قرأت ہے اکٹھا کر نیلے ہم اور ہول سے اسدن کے دنیا میں بسنے کی مدت اور  
قبر میں رہنے کے ذرا ہی معلوم ہوگی کائن کہ یلبثوا الا ساعۃ من النہار گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایک ساعت  
دن سے امام زادہ نے لکھا ہے کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال ہتی عذاب قبر کے کرتے ہیں کہ اگر کافر قبر میں  
معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو ساعت کیوں کہتے جواب انکا وہی ہے جو پہلے لکھا آئے ہم کہ اسدن وشت  
بابت ایسی ہوگی کہ مدت عذاب قبر کے مقابلے میں ایک ساعت نظر آنیگی اور جب قبروں سے اٹھنے  
بنتادخون بنھم ایک دوسرے کو پہچانینگے پسین گویا کہ زمانہ جدائی کالم ہوا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ احوال اول بعث  
میں ہوگا پھر جب متواتر میت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلائی قد حشر  
الذین کذبوا بلفاء اللہ وکانوا ہم قندین تحقیق زبان باباں لوگون نے کہ جھٹایا ملاقات اللہ کی کوئیئے بعث  
اور جرگہ اور نہ ہوتے راہ پانیولے ساتھ ایمان کے و اقارونیک بعض الذین بعدھم اور اگر کھاون ہم  
تجھو بعضہم جو وعدہ دیتے ہیں ہم کافر و مکو عذاب سے سمجھ لیجئے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی تھی روز بدر میں  
اونوفینک یا قبض کر لیوں تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان کہ حق ہو کا سقر اگر دنیا میں نہوا اور تو نے نہ کھیا  
فالکمرجہم پس طرف ہمارے ہی باز گشت انکی آخرتین دکھاونیک عذاب انکا تم اللہ شہید علی ما یفعلون  
پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیر کیے گواہ اور اگا ہے اوپر اس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں اور موافق عملوں  
انکے کے جزا دیا و لکل امۃ رسول اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر کے انکو حق کی طرف دعوت فرمایا  
فاذ اجاء رسولکم ضعی بنھم بالفسط وھم لا یظلمون پس جب آما پیغمبر انکا انکے پاس اللہ کی طرف سے  
اور وہ جھٹھانے میں اسکو فصیل کیا جاتا ہے درمیان پیغمبر اور جھٹھانے والوں کے ساتھ انصاف کہ رسول بجا  
پاتا ہے اور وہ ہلاکت ہوتے ہیں اور پیغمبر اور وہ نہیں ظلم کئے جاتے یعنی ثواب پیغمبر کا نہیں کم ہوتا اور عذاب  
جھٹھانے والوں کا زیادہ نہیں ہوتا استحقاق سے لکھا ہے کہ بعد نزول آیت و اما نریک کے کفار کہ عذاب  
سوعودین استحال کرنے لگے یہہ آیت اتری و یقولون منی ہذا الوعد ان کنت صادقین اور کہتے  
ہیں کافر اس تھا اور استہزائی راہ سے کہ یہی وعدہ اگر ہو تم سچے وعید میں سمجھ لیجئے کہ مخاطب پیغمبر اور مسلمان  
ہیں کہ مشرکوں کو ڈراتے تھے قل لا امیک لبقی ضی او لا نفعا الا ماشاء اللہ کہ نہیں اختیار رکھتے ہیں  
واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدے کا مصرعہ من دافع نقصان ہوں نے نفع رسان ہوں مگر  
جو چاہے اللہ میں کیونکر شتاب عذاب لاؤن تمیر لکل امۃ اجل واسطے ہر ایک امت کے وقت مقرر  
ہلاکت کا اذ اجاء اجلکم فلا یسنأخرون ساعۃ ولا یسند مؤن جب آما ہی وقت عذاب انکے کا

پس نہیں سمجھتے رہتے ایک ساعت اور نہ گے بڑھتے ہیں نظم اجل جب آئے ہی ہوئی نہیں ہی پھر پریش  
ہزار طرح مدد پر کھرے ہوں باری اور خوش نہ کام آئیگی فدا کی تیری کچھ فریاد جو آج کرنا ہے کر لے اگر وہ امین  
قُلْ اَدَايْتُمْ اَنْ اَتْلُوْكُمْ عَذَابًا بَیِّنًا اَوْ نَهَاكُمْ عَنْ مَعْرَضٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ کیا دیکھائے یعنی بتاؤ مجھ کو اگر  
اُسے مکو عذاب اللہ کا کہ جسے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو رات کو وقت خواب تمہارے یا دن کو وقت  
طلب معاش تمہارے البتہ پتہاں ہو گے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اس طرح کا ہے مَا ذَا السَّعْیِ لِمُنْہِ  
الْمُجْرِمُوْنَ کس چیز کی جلدی کرتے ہیں عذاب کے یعنی کس نوع کا عذاب جانتے ہیں گناہ کا یعنی کفار اور  
حال اللہ سب قسم عذاب بڑا ہی کہ لکھا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمیں باور نہیں آتا  
کا اگر آج تو شتاب و سہ کے ہم ایمان لاویں یہ آیت اتری کہ اَنْتُمْ اِذَا مَاتُمْ یہ کیا ہے تعجب ہے  
جس وقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھ لو گے ایمان لاؤ گے تم ساتھ اسکے پس کہہ انکو اَنْتُمْ اِذَا مَاتُمْ یہ تسخیر  
کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تھے تم مکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھ ترول عذاب کی جلدی کرتے تھے فَلِیْ  
لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَذُوْا عَذَابٍ اَلْحَدِیْدِ پھر کہا جاوے گا بعد اترنے عذاب کے واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے  
تھے اور اپنے ساتھ شرک اور مکذیب کے ایمان یاس کا مقبول نہیں ہے کچھ عذاب ہمیشہ کا کہ اَلْمَسْکَاوِیْمِ علی  
هٰذَا تَجْزَوْنَ الْاَیَّامَ کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ نہیں جزا دے جاؤ گے مگر ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے  
کفر اور عصیان لکھا ہے کہ جی بن اخطب یہودی مدنی عیسیٰ پہلے مکے میں تجارت کو آیا تھا حضرت کا شریعت  
سکر مجلس شریف میں حاضر ہو کر قرآن سکر کہنے لگا کہ جو دعویٰ تم کرتے ہو اور جو کلام پرہتے ہو یہ سچ ہے یا ہزل  
یہ آیت اتری وَلَیْسَ نَبِیُّکَ اَحَقُّ ہوا اور خبر پوچھتے ہیں تجھ سے قرآن کی اور دعویٰ سے نبوت کی کیا سچ ہے  
وہ بعضوں نے کہا ہے وعید کو باعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہیں جواب آیا کہ قُلْ اَیُّ وَدَّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ  
کہہ مان قسم ہے پروردگار میرے کی تحقیق دعویٰ سے نبوت میرا قرآن یا باعث یا عذاب ہو عود البتہ حق ہے  
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہیں تم حاضر کر نیوالے اللہ کو عذاب کرنے سے وَلَوْ اَنْ لِّکُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ  
لَا فِدَیٌّ بِہٖ اور اگر ہوا اسے ہر جی کے جن نے ظلم کیا ہے اپنے پر ساتھ کفر کے یعنی واسطے ہر کافر کے جو کچھ زمین  
ہے مال اور اسباب البتہ بدلاؤ ساتھ اسکے تو کہ اپنی جان کو عذاب چھڑا دے وَاَسْتَوِ الْاَنۡدَالَ اور حصا  
پشیمان اپنی کو جو بتوں کی پرستش سے حاصل ہوئی ہے کہ مبادا اُسے ملامت سنیں یا مہیوت ہو جائیگے و  
سے عذاب کے اور قدرتِ تکم کی نہیں رکھینگے یا پانچیکے اَلَا مَ حَسْرَتٌ اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار معنی اظہار ہے  
اور یہ لغات متضادہ سے ہے یعنی شرک انہما است اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا دَاوَالْعَذَابُ جس دم  
کہ دیکھینگے عذاب و قہنی بنہم یا لیسط و ہم لا یطیعون اور فیصل کیا جاوے گا درمیان ہوسنوں اور کافروں کے



یاریوں اور تابعداروں کے یا ظالموں اور مظلوموں کے ساتھ انصاف کے اور وہ ظلم کئے جاوے گئے ساتھ نقصان  
 ثواب اور زیادتی عتاب کے اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے جس  
 کچھ سچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے پس فدیہ کی کافروں کے احتیاج نہیں رکھتا اور ثواب اور عذاب  
 پر قادر ہے اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ثواب عتاب  
 سچ ہے انہیں اختلاف محال ہے اور لیکن اکثر کافر ظالم نہیں جانتے کیونکہ دنیا میں مغرور ہیں اور عقلی کے پرست  
 سے دور ہو چکے ہیں وَالَّذِي تَرْجِعُوْنَ فِيْ حِلَالِنَاْ اور مارتا ہے اور طرف ایسے پھیرے جاوے گئے  
 مرگ کو یا بعد مرگ اٹھ کر یا اٹھنا اَلَا تَسْقٰتُ قد جاء تكم موعظة من ربكم وشفاء لما اضر بالهم  
 اتنی ہی تکرار نصیحت پروردگار تمہاری اور شفا اور دوا اس چیز کی کہ سچ سینوں کے ہیں امراض جہالت سے  
وَهَدٰى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے مسلمانوں کے یعنی قرآن شریف کہ نازل  
 ہوا ہے لوگوں پر کتاب جامع ہے پسند اور شفا اور ہدایت اور رحمت کو کہ بیان ترغیب اعمال نیک اور قبیح  
 افعال بد اس میں ہے یہی نصیحت ہے اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقاید فاسدہ کی کھوتا ہے یہی شفا  
 پھر حیب بہہ دونوں باتیں اس میں ہوئیں تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا یا قرآن موعظہ نفوس اور شفا  
 صدور اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہے یا موعظت ہے واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور  
 ہدی واسطے اخلاص خواص کے اور رحمت واسطے سب کے ہی بیت رحمت عام ہے کلام خدا عجیب ہے  
 کلام نام خدا قل بفضل اللہ و برحمۃ کہ شادی کرو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اس کی کے فضل قرآن  
 اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہے اور رحمت یہ کہ ہر اہل اس کا کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ہمارے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق و ہدایت  
 اس کے کی یا فضل نعم ظاہری ہیں اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول جنت ہے اور رحمت نجات و رزق یا فضل  
 پروا احتسابی اور رحمت دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بند میرے فضل اور رحمت میرے پر اعتماد کریں اور اپنی  
 طاعت عبادت پر کھنڈ کریں کہ کسی پر بھروسہ نہیں سوا فضل میرے اور کسی پر اعتماد نہیں سوا رحمت میرے  
 ہر ایک کام میں ہے اور سرمایہ مومن کا فضل میرا ہے اور ہر ایک کا خزانہ ہے اور خزانہ مسلمانوں کا رحمت میری  
 ہے بعضوں نے کہا ہے کہ معنی آیت کی یہ ہیں کہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے اتنی موعظہ اور شفا  
فِذٰلِكَ فَلْيَقْرَءُوْا پس ساتھ اس کے کہ اتنی چاہئے کہ خوش ہوں اس واسطے کہ ہو خیر مجھے  
 وہ بہتر ہے اس چیز سے کہ اٹھا کر لے میں دولت دنیا سے کہ ناپائدار ہے قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ  
مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْنٰ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلٰلًا کہہ مشرکان عرب کیا دیکھا تھے یعنی خبر دو مجھ کو جو کچھ کہ انازل



واسطے تمھارے رزق سے یعنی چار پائے جگا کھانا حلال ہے پس کیا تمہیں اس میں سے حرام اور حلال پہنچے  
بعض کو کہا کہ حلال ہے اور بعض کو حکم کیا کہ حرام ہے جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضوں کو کہا کہ یہ کسی پر حرام  
کسی پر حلال ہے مافی بطون ہذا الانعام خالصہ لکونہ و حرم علی اولہا قل عاقلہ اذن لکم ام علی اللہ تعالیٰ  
کہہ کیا اللہ نے اُن دیے واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرنے میں یا اوپر اللہ کے اقرار کرتے ہو کہ تمہیں  
واللہ اموننا یعنی ہم اللہ کے حکم سے کیا ہیں ہمیں ملت و حرمت موشی میں و ماطن الذین  
بفزون علی اللہ الکذب یوم الیقین اور کیا ہے گمان اُن لوگوں کا کہ باندھ لیتے ہیں اوپر خدا کے جھوٹے  
تخلیل حرام اور تحریم حلال میں کہ خدا نے کیا کر گیارہ قیامت کے کہ روز جزا ہے اس ابہام میں بری تہدید اور  
سخت وعید ہے ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثرہم لا یشکرو تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے  
اور لوگوں کے کہ کتاب میں اُنارین اور رسول بھیجے ولکن اکثرہم لا یشکرو تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے  
تکون فی شان و ما تکتوا امنہ من قرآن اور نہیں ہوتا تو اسی حبیب میرے کسی حال کے اور نہیں  
پر تھا تو اللہ کی طرف سے کچھ قرآن ولا تہمون من عمل الا کا علیکم شہود اذ یفوضون فیہ اور نہیں کرتے  
تم اسی آدمی کو کچھ کام مگر ہوتے ہیں اور تمھارے حاضر حیدم تم شروع کرتے ہو یہی اس کام کے و یاعزیز  
عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر لک فی  
کتاب مبین اور نہیں پوشیدہ علم پروردگار تیرے کچھ چیز برابر بیشک کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے  
اور نہ کچھ چھوٹی اس ذرہ سے اور نہ اس سے مگر لکھی ہے بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ حاصل  
ہوے کہ کوئی فعل اور قول اس سے چھپا نہیں جزا ہر ایک کی موافق اس کے دیگا اسی آیت سے وعدہ ثواب کا  
موسو نکو اور وعید عذاب کا کافروں کو نکلتا ہے اور ثواب اہل ایمان سے خبر دیکر فرماتا ہے کہ الا  
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون خبر دار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہیں ڈراؤ پر لگے مصیبت  
اور بچنے کا اور نہ وہ غمگین ہووینگے مطلب فوت ہونے سے عین المعافی میں ہے کہ اولیاء وہ لوگ ہیں  
کہ جبکہ دیکھے سے اللہ یا و تاملی بحر الحقائق میں ہے کہ مراد اولیا سے وہ ہیں جو خلاف نفس کرتے ہیں  
لشف الاسرار میں ہے کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہیں ظاہر انکا احکام شریعتیہ الہیہ  
اور باطن انکا انوار حقیقت سے روشن ہے بعضوں نے کہا ہے کہ اولیا وہ ہیں جو الیمین دوستی برائے  
خدا کرتے ہیں انکو نہیں خوف موقف عظام میں اور نہ وہ اندوہ لگیں ہونگے ہول قیامت سے اور بعض کہتے  
ہیں کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہیں کیونکہ انکی صفت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین امنوا و کانوا یتقون  
اولیاء وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اس چیز پر کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے اور ہیں پرہیزگاری کرتے



اس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے ہم البسری فی الحیوة الدنیاء فی الاخرة واسطے لکھی  
 خوشخبری سچ زندگانی دنیا کے اور سچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ دنیا میں بشارت وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے انہی حق میں فرمایا روایات صالحہ میں کہ مسلمان اپنے حق میں دیکھتے ہیں یا دوسرے مسلمانوں کے  
 حق میں دیکھتے ہیں یا بشارت فرشتوں کی ہے کہ وقت ترجع کے مسلمانوں کو دیتے ہیں مدارک میں  
 ہے کہ بشارت دنیا میں محبت لوگوں کی ہے ساتھ مومنوں کے اور نام نیک انکا ہی بنیان میں  
 ہے کہ بشری دنیا میں یہ ہے کہ مسلمان اپنی جگہ پہلے مرگے جنت میں دیکھ لے اور بشارت آخرت  
 میں سلام فرشتہ کا ہے مومنوں پر سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہے اور فرزدہ آخرت تحقیق اس  
 وعدے کا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بار تین بین دنیا میں شناخت کی اور عقبی میں نواخت کی  
 یہاں سرور عبادہ اور وہاں نور مشاہدہ یہاں صفا و وفا اور وہاں رضا و لقا طبیعت وہ مرد حق ہیں جو  
 رکھتے ہیں یہاں وفائے عہد اور صفائے باطن سب انکو وہاں ہی رفت رضائے مولیٰ لقا مولیٰ  
 لا تبدل لکلمات اللہ نہیں بدلنا کلام خدا کے کو یعنی وعدہ الہی میں خلاف نہیں ذلک هو الفؤاد  
 العظیم ہمہ خوشخبریاں جنکا وعدہ کیا ہے یہی مراد پانابڑ کہ نہ کسی کے فہم میں آتا ہے نہ عقل میں سمجھتا ہے  
 ولا یحضر ذلک قوہم اور نہ چاہئے کہ عمل میں کر کے تجھکو ای حبیب میر بات کافروں کی کہ میرا شریک  
 ٹھہراتے ہیں اور تیرے نبوت کو جھٹھاتے ہیں اور تیرے قتل کی تدبیریں لگاتے ہیں یا کلام بے ادبانہ تیری  
 شان میں کہتے ہیں ان العزیز للہ جمیعاً ط تحقیق عزت واسطے اللہ کے ساری تیرے دین کو عزت فرمایا  
 اور تجھے غلبہ دیا هو التکلیف وہی سننے والا یہودہ بائیں انہی جاننے والا ارادہ اور نیتیں انہی اور  
 مناسب اس کے کہ کو پہنچا دیا ان اللہ من فی السموات ومن فی الارض خبردار ہو تحقیق واسطے  
 اللہ کے ہے جو کچھ سچ استمانوں کے ہے عالم ملائکہ اور جو کچھ کہ سچ زمین کے ہے عالم جن اور انس میں اور جہا  
 یہ کہ اشرف سب ہیں اس کے بندے پیدا کئے ہوئے ہیں تو اور کون ای ہے جو دعویٰ خدا کا کرے ذوی  
 العقول کو صلاحیت شرکت کی اس کے ربوبیت میں نہیں ہے پھر حمادات کو شریک ٹھہرانا محال ضلالت  
 اور نہایت جھالت ہے نظم جہل اس سے سوا ہی کیا کہ کوئی پتھروں کو شریک حق ٹھہرائے اپنے ماتحتوں  
 جو ترستے ہیں نف ہی سعبودان تو کو بنائے وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ سواہ اور کس چیز  
 کی سروی کرتے ہیں وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں سوا اللہ شریک کوئی کہ شرکت ربوبیت میں محال ہے  
 ان یتبعون الا الظن وان هم الاخر صوب نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان میں بنو کو شریک حق  
 کہا جاتے ہیں اور نہیں وہ مگر جھوٹے کہتے نسبت شرکت میں سمجھ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے محال قدرت اپنی بیان فرمائی

تو کہ استلال و عارایت پر اسکے کر رہا نہیں کہ سستی عبادت وہی ہے نہ غیر کہ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْإِسْلَامَ  
لِتَكُونُوا فِيهِ وَأَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْكُمْ اللہ نے یہ کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمہارے رستہ میں  
کو تو کہ آرام پر بیچ اسکے اور دیکھو کھانیوالا روشن تو کہ اپنے کاروبار میں بجالاؤ إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ قَوْمًا  
يَتَمَعَّنَ مَخْلُوقًا یہ سدا کرتے رات دن کے اور نورا اور ظلمت ان کے کے البتہ نشانیاں ہیں اور تو حید صانع  
حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ سستے ہیں قرآن کو گوش ہوش سے اور اسکی معافی میں فکر کرتے ہیں قَالُوا  
اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا بے شک کہتے ہیں ایک گروہ بنی مدیج سے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہیں بالک  
اللہ اولاد پکڑنے سے هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہے استیجا اولاد سے کیونکہ ضعیف ہو تو اس سے قوت پکڑے  
یا فقیر ہو تو اس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اس سے عزیز ہو یا حقیر کم نام ہو تو اس سے نام پیدا کرے یہ سب  
علامتیں احتیاج کی ہیں اور وہ تو آپ زبردست پادشاہ غالب نامور ہے اسکو کیا احتیاج ہے عبت  
نیاز اسکو نہیں و دعویٰ مطلق ہے اسکی رکھتے ہیں سب احتیاج وہ حق ہے یا یہ کہ ولد جزو والد کا ہوتا ہے اور یہ  
صورت ترکیب کی ہے اور جو مرکب ہے ممکن ہے اور جو ممکن ہے غیر کا محتاج ہے اور واجب الوجود غنی مطلق  
ہے پس وہ کچھ محتاج نہیں عِبَادَتِ عتصافات الہی سے جان ای رافت عنی ہے ایک وہی  
اور جو ہے سو محتاج لَهُ مَلَأَ فِي السَّمَوَاتِ وَمَعَالِ الْأَرْضِ واسطے اسکے ہے جو کچھ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ زمین  
کے ہے إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِهَذَا نہیں ہے تمہارے پاس ای شکر کوئی دلیل ساتھ اسکے کہ  
خدا نے پاک فرزند ٹھہرائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى اللَّهِ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور قتل  
جو کچھ نہیں جانتے قل إِنَّ الَّذِينَ يَغْتَوْن عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يَفْلِحُونَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ  
لوگ کہ بائضہ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ کہ اولاد بنا تے ہیں اور شرک ٹھہراتے ہیں نہیں چھٹکارا یا بنو لے  
عبت یعنی دوزخ سے نہ نکلنے نہ بچنے کے بہت کیونکہ ایسے ہی کئے کام اٹھوں نے ہیں رشت متاع  
الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نَذَرُ لَهُمْ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ انکو فائدہ نہ  
ہے بیچ دنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہے پھر طرف ہمارے بارگشت انکی پھر حکما و نیکی ہم انکو عذاب سخت  
دائمی بسبب اسکے کہ تھے قرآن اور سفیر رکھ کر گئے وَإِنذِلْ عَلَيْهِمْ نَبَأًا نوح مر اور پڑھ اور قوم اپنے کے جو کہ  
ولے ہیں جزو نوح علیہ السلام کی إِذْ قَالُوا لَقَدْ مَرَّ بِنُوحٍ إِذْ قَالُوا لَقَدْ مَرَّ بِنُوحٍ إِذْ قَالُوا لَقَدْ مَرَّ بِنُوحٍ  
اپنی کے جو شرک تھے اسی قوم میری گریہ دشوار اور تمہارے رہنا میرا سمجھ لیجئے کہ ساڑھے نو سو حضرت  
نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کئی اور جہاں انکی سہیں جب بہت تنگ آئے تب  
فرمایا کہ اگر تم پر شاق ہے رہنا میرا و نہا کیری و آیات اللہ اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشانوں و حدیث



خدا کے اور تم تصدیق نہیں کرتے اور جھگڑا پیدا ہونے لگا تو حکمت پس اور اللہ کے رسول کی من  
 قاجعوا الامرکم پس مقرر کرو تم کام اپنے کو یا جمع کرو خداوندان امر کو یعنی روسائے قوم کو وشرکائکم اور بلاؤ  
 شرکیوں اپنے کو یعنی جو تمہارے زعم میں شرک اللہ کے بٹھار کئے ہیں حاصل یہ ہے کہ تم سبق کرو  
 میرے قصد میں نہ کہ لیکن امرکم علیکم جنت پھر چاہئے کہ نبی و کے کام تمہارا میرے قصد میں اور تمہارا چاہئے  
 یعنی ظاہر منوجہ میری طرف ہو نہ اقصوا الی ولا تنظروا پھر تمام کرو طرف میری جو چاہئے ہو اور پورا  
 کرو جو ارادہ رکھتے ہو اور مت ڈھیل دو جھگڑو تو کہ چھوٹ جاؤ ملا مت اقامت اور مشقت نصحت میری سے  
 فان تولیتم فاسئلتکم من اجرتکم پس اگر پھر جاؤ تم اور میرا کہنا مانو پس نہیں مانگنا میں تم سے اور ادا  
 رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمہارے نہ ماننے سے وہ جاتی رہے ان اجری علی اللہ نہیں مزدوری  
 میرے پیغام پہنچانے کی مگر اور خدا کے کہ وہ مجھے اس پر ثواب دیکھنا ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وامرت ان اکون  
 من المسلمین اور حکم کیا گیا ہو نہیں یہ کہ ہوں میں فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اس کے کہ نہ کرو گنا  
 میں اور اس پیغام بر ہی اپنے کا غیر اس کے سے نہ چاہو گنا سمجھ لیجئے کہ یہ آیت دلیل ہے اور کمال کو توکل و صبر  
 السلام کے فکرت نہ ہو پس جھٹھایا قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اس پر قائم رہے فنجنتاہ ومن معه  
 في الفلک پس بچا دیا ہم نے نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے اور انکو جو ساتھ اس کے تھے بچ گئے  
 اور وہ بتول اصحابی زن و مرد تھے وجعلناکم خلیف واکثرنا الذین کذبوا بالبینات کیا ہم نے کشتی  
 والوں کو جان نشین بچ نہیں کے بعد ہلاک ہوئے عالم کے اور غرق کیا ہم نے ان کو کو کہ جھٹھاتے تھے  
 نشانوں جاری کو کہ نوح کو دین تھیں یعنی معجزے فانظر کیف کان عاقبة المذنبین پس دیکھو  
 عبرت سے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا انجام کار و رائے کیونکر یعنی مشرکوں قوم نوح علیہ السلام کا اس  
 میں بھی تسلی حضرت کی ہے اور ہندید اہل کفر اور ضلالت کا نہ بعثنا من بعدہ رسولاً الی انہم پھر بھیجے  
 ہم نے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف قوم انہی سے یعنی ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہو و علیہ السلام کو قوم عا  
 پر اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب علیہ السلام کو قوم ایک اور  
 اہل مدین پر بخاؤہم بالبینات فما کانوا یؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل پس آئے پیغمبر ہمارے ان امور  
 کے پاس ساتھ دلیلوں روشن کے پس نہ تھے وہ استوں والے کہ ایمان لاویں ان پیغمبروں پر  
 اس خبر کے کہ جھٹھاتے تھے ساتھ اس کے پہلے پہنچے رسولوں کے یعنی قبل بعثت جھٹھانے کی انہی عا  
 تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اس خبر کے کہ جھٹھایا تھا جب پہلے  
 اس سے روایت میں کذلک نطبع علی قلوب المعتذین جیسی مہر لگائی تھی دلوں پر جھٹھا والوں

پہلی امتوں کے ایسے ہی مہر لگاتے تھے ہم اور ولوں حد سے گذرنے والوں کے سچ کذب کے قمرش وغیرہ سے  
 میں اس امت میں تم بغضنا من بعدہم مؤسیٰ وھو ارون الخ فرعون وعلیہ بالینا فاسکبر واکوا  
 قوا کجیر میں پھر بھیجنا تھے ان پیغمبروں کے موسیٰ اور مارون کو طرف ولید بن مصعب یا قابوس کے  
 کہ فرعون اس زمانے کا تھا اور سرور ارون اسکے ساتھ معجزوں روشن ہمارے جیسے عصا اور ید میضاب  
 انکسیر کیا انھوں نے اور نہ مانا اور تھے قوم کھار فلما جاءہم الخ من عندنا قالوا ان ھذا السحر مبین  
 پس جب آیا انکے پاس حق نزدیک ہمارے یعنی موسیٰ علیہ السلام اور تورات اور معجزات لائے کہا  
 انھوں نے عباد اور فاسدے تحقیق یہ اللہ جادو ہے ظاہر قال مؤسیٰ ان تقولون لی الخ فلما جاءکم  
 کہا موسیٰ نے ان لوگوں کو جو جادو بتاتے تھے کیا کہتے ہو تم دسٹے سخن راست اور معجزوں روشن کے اس وقت  
 کہ آیا تمھارے پاس کہ یہ جادو ہے اسحو ھذا کیا جادو ہے یہ جو میں نے تمھیں دکھایا استقام انکار  
 ہے یعنی جادو نہیں ہے وہ لا یفلح الساجدون اور نہیں چھکارا پاتے جادو گر اور نہیں پہنچتے مرد کو قالوا  
 اجئنا لئلفسناکما وجدنا علیکما اباءنا کہا سرور ارون نے قوم فرعون کے حضرت موسیٰ کو کیا آیا ہے  
 تو تمھارے پاس تو کہ پھیر دیوے ہکو اس چیز سے کہ آیا ہے میں اور اسکے بابوں اپنے کو یعنی ابا ہمارے عبادت  
 فرعون کی کرتے آئے ہیں تو اس سے میں پھر آیا ہے ونگون لکما الکبریا فی الارض اور ہو کے دسٹے  
 تم دونوں بھائیوں کے کہ موسیٰ اور مارون ہو بڑائی اور بادشاہی سچ زمین مصر کے ومانحن لکما جو مین اور  
 نہیں ہم واسطے تم دونوں کے تصدیق کریں گے وقال فرعون انھو نبی بکل ساحر علیہم اور کہا  
 فرعون نے اپنے مصاحبوں سے لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادو گر دانا اپنے حق میں ہو کے مقابلے کی واسطے پھر  
 ساحر جمع ہو ایک طرح جو سورۃ اعراف میں گذرا ہے فلما جاء السحرة قال لهم مؤسیٰ القوا ما انتم  
 ملتقون پس جب آئے جادو گر مقابلے میں ہو علیہ السلام کے کہا وا انکے حضرت موسیٰ نے والو جو کچھ ہو تم ڈالو  
 سیاں اور لاٹھیاں فلما القوا قال مؤسیٰ ما جئتم بھ السحرة پس جب ڈالیں جادو گر وں رسیاں  
 اور لاٹھیاں اپنی اور حرکت میں حرارت ہو اسے اگر اسے نظر نہ لگے کہا موسیٰ نے جو کچھ لائے ہو تم وہ  
 جادو ہے نہ وہ جو میں لایا ہوں اور اہل فرعون اسکو جادو کہتے ہیں ان اللہ سیبطلہ و تحقیق اللہ کتاب  
 باطل کرتا ہے جادو تمھارے کو ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین تحقیق اللہ نہیں سنوارا کام مفدوں کا  
 و یحییٰ اللہ الخ یحییٰ انہ و کو کرۃ المعجز مؤتب اور ثابت کر گیا اللہ حق کو جو میں لایا ہوں ساتھ باتوں  
 اپنی کے یعنی حکم اور قضا اپنے کے ہر ساتھ وعدہ نصرت اور علیہ کے کہ مجھ سے کیا ہے اور اگرچہ پانچوش رکھیں  
 کھار کھار اور انپر اسے دشوار فاما من لموسیٰ الا ذریۃ من قومہ پس نہ ایمان لائے واسطے کہ



ابتداء بعثت میں گراولاد قوم اسکے کے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اندک  
دعوت کی بڑے بڑے فرعون نے قبول نہ کیا اور بعض جو ایمان لائے علی انھوں میں فرعون و مملکتہم اور فرعون کے  
فرعون سے اور سرداروں کے سے حاصل یہی کہ بعض بنی اسرائیل ایمان لائے مگر کسی عام پر باوجود اسکے  
کہ دڑتے تھے فرعون سے اور اپنے باپوں اور سرداروں کے اَنْ يَفْقَهُمْ اِسْ سے کہ عذاب کرے انکو فرعون یا  
آباائے انکو فرعون کے پاس لیجاوے اور وہ پھر کفر میں دالے وَ اِنْ فِرْعَوْنُ لَعَارِ فِي الْاَرْضِ اور تحقیق فرعون  
غالب ہے چچ زمین مصر کے وَ اَنْ يَمْلِكِ الْمُسْرِفِينَ اور تحقیق وہ البتہ حد سے گذر نہوالوں کے ہے مگر اور سرکشی میں  
ہمایت کہ دعویٰ خدا کا کرتا ہے اور بنی اسرائیل کو اپنے بندگی پر لانا ہے وَقَالَ مُؤَسَّى لِقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ  
اٰمِنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْكُمْ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اور کہا موسیٰ نے مومنوں کو جو دڑتے تھے اے قوم میری  
اگر سو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جاہا ہے تمہے کہ نفع اور ضرر پہنا نا ایک اختیار میں ہے پس اوپر ایک توکل  
کرو اگر سو تم فرما نہیوار سمجھ لیجئے کہ توکل اسقاط خوف اور جاہا ہے موسیٰ اللہ سے بلکہ باہر ایمان رویت ہمسار  
اور محال اسکا توجہ الی اللہ اور ایمان موسیٰ ہے نَظْمٌ جو کوئی عرق توکل میں ہوا عشق کے مست وہی مل میں  
باغ گشتی کا اسے ہوش ہو گیا مُحْوِوْہ اور یہی ہے کل میں ہوا جب حضرت موسیٰ نے انکو کہا کہ توکل کرو فَقَالُوْا اَعْلٰی  
اَللّٰہُ تَوَكَّلْنَا پس کہا انھوں نے اور اللہ کے توکل کی سمیے اور دعا ستوکلون کی جو باجابت مقرون ہے پس  
زمین تیار سے دعا آغاز کی کہ وَبَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو  
محمل عذاب کا واسطے قوم ظالموں کے یعنی انکو ہم پر مسلط مت کر تو کہ عذاب پادین ہم آئے مائخون کے وَجَنَحًا  
بِرَحْمٰتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ اور نجات و بہکوساتھ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافروں کے یعنی انکے  
اور مکر سے یا انکی ملاقات سے لکھا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مر یہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ مساجد  
سعادہ لکھے جو بازاروں میں اور محلوں میں ہیں حراب کرو اور نماز سے منع کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا  
کہ گھروں میں اپنے عبادت خانے مقرر کرو تو کہ کافر مطلع نہوں چنانچہ فرمایا ہے وَ اَوْحٰنَا اِلٰی مُّؤَسَّى وَاٰجِبْہٗ  
اَنْ تَقُوْلَ قَوْمِکَ اِمْرًا مِّمَّصْرَ یُّوْثٰ اَوْ رُوْحِیْ یعنی ہمنے طرف موسیٰ اور بجائی اسکے کہ یہ کہ جگہ دو واسطے قوم اپنے کے  
بیچ شہر مصر کے گھروں میں کہ وہاں عبادت حق کیا کریں تَشْبِہًا لِّمَا ضَمِیْرَ کَاِنتَارُوْہِیْ کہ تخصیص مساجد اور تعین  
قبلہ متعلق ہے ساتھ اماموں قوم کے موسیٰ اور مارون علیہما السلام تھے وَ اَجْعَلُوْا بَیْنَکُمْ قِبْلَۃً وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰۃَ  
اور کرو گھروں اپنے کو مسجد بن قبلہ رو یعنی کعبہ معظمہ کی طرف اور موسیٰ علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے  
اور قائم رکھو نماز کو وہیں ضمیر جمع کی اسواسطے کہ مساجد بنائیں اور نماز پڑھتی ہستی سے تعلق رکھتی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ  
اور بشارت دے اے موسیٰ مومنوں کو ساتھ بھلائی کے دنیا اور عقی کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہی کہ بشارت

کام صاحب شریعت کا ہے اور وہ موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَتْهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور کہا موسیٰ نے دعا اپنے میں اے پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا فرعون کو اور سرداروں کے کو اسباب آرائش کا اور مال بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہہ کرے جنتہ تک تمام پھار سعادن و نہب اور قضاے اور زبرد کے فرعون کے تصرف میں تھے اس سب سے تمام قطعی مالدار تھے موسیٰ سب ضلال اور اضلال انکا ہوا موسیٰ علیہ السلام نے دعائیں وہ بیان کیا اور پھر واسطے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا لَا تُخَلِّصْهُ لَعَنَ سَبِيلُكَ اے پروردگار ہمارے انکو پہنچے دیا اسباب مال دنیا کا تو کہہ کر او کرین بندوں تیرے کو را عبادت تیری سے اور فرعون کی عبادت کے طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ اے پروردگار ہمارے میت ڈال اوپر بالوں کے کہ صورت انکی محو ہو کر اور ہی کچھ بن جا تو کہ شریعت انکی خاک میں مل جاوے سوئیسا ہی ہوا چنانچہ قتا وہ رنے کہا کہ دنیا اور درہم کے پتھر ہو گئے اسی میت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ اسوال انکا تھا اور اطعمہ اور اشجار اور آثار پتھر ہو گیا ان نو معجزین سے حضرت موسیٰ کے یہ بھی ایک معجزہ تھا پھر حضرت موسیٰ نے دعا کی کہ وَاسْتَدْعِنِي عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُفْقَهُوا اور سختی ڈال اوپر دلون کے کہ یعنے ہر لگا دے پس نہ ایمان لاوین موسیٰ علیہ السلام نے وحی سے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہیں لانے کے اس واسطے یہ دعا کی کہ دل کے سخت کر دے تو کہ ایمان سے نہ کھلیں يُحْثِي بُرُودُ الْعَذَابِ الْكَالِيمِ یہاں تک کہ دیکھیں عذاب دردناک کہ وہ غرق ہوتا ہے دریائے قلم میں فَاكَذَّبَتْ دَعْوَتُكَ فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری دونوں بھائیوں کی لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی اور مارون علیہ السلام نے آئین اور آئیں کہنے والا بھی دعائیں شریعت ہوتا ہے اس واسطے کہا کہ دونوں کی دعا قبول ہوئی فَأَسْمِعْنِي پس تم رہو تم دونوں دعوت میں اور الزام حجت میں اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہو گا ہر لکھا ہے کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا ظاہر ہوا وَلَا تَبْجَلِكِ سَبِيلُكَ اللہ بن لا یعلمون اور ہر گز نہ پیروی کیو جلدی کرنے میں راہ ان لوگوں کی کہ جہالت سے نہیں جانتے کہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اپنے وقت پر ظہور کرے گا مصر عہ وقت پر موقوف ہر ایک کام ہے جب وقت عذاب کا آیا حضرت موسیٰ کو وحی ہو کہ اپنے قوم کو لیکر مصر سے نکل جاؤ کہ وقت عذاب کا قلیون پر ان پہنچا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر طرف شام کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا بھٹ گیا بنی اسرائیل با اثر گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَآئِيلَ الْيَمْنَ فَاَتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَبَضُوذُهُ بَعْثًا وَفَعَدًا اور اتارے گئے ہم بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا انکا فرعون نے اور لشکر اس کے پیچھے نہ کر کے اور یقینی سے جب کنارے دریا کے پہنچے کھوڑا فرعون کا بوسے جبریل کے گھوڑے

کہ سوار ہو کر آئے تھے دریا میں دریا تمام شکر اسکی متابعت سے دریا میں کودا دھتی اِذَا اَدْرَكَهُ الْعُرْقُ قَالَ  
 اَمْسَتْ اِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي اَمْسَتْ بِهِ بَنُو اِسْرَآئِيلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ یہاں تک کہ جب  
 یالیا اسکو ڈوبنے نے اور اسنے جاگہ ہلاک ہو جاؤ گا کہنا ایمان لایا میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سچ عبادت  
 مگر وہ خدا کہ دعوت موسیٰ سے ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے بنی اسرائیل اور میں فرمانبرداروں سے ہوں ہلاک  
 میں ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت میں تکرار کیا کہ کس طرح قبول ہو لیکن فوت وقت کے  
 سبب مقبول نہوا پھر حق تعالیٰ نے پاجبریل نے اس کے جواب میں کہا اَلَا اَنْ وَقدْ عَصَيْتَ قَبْلَ وَ كُنْتَ مِنْ  
 الْمَقْسُودِيْنِ کیا اب ایمان لانا ہے تو کہ اختیار نہرما اور حال ائکہ تحقیق نافرمائی کر چکا تو پہلے اس سے اور کہا میر  
 پیغمبر کا نہ مانا اور تھا تو مفردوں سے کہ آپ گمراہ تھا اوروں کو گمراہ کرتا تھا مفسرین نے لکھا ہے کہ ایک دن  
 جبریل علیہ السلام نے اگر فرعون سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندے کو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا  
 اور اپنے ملک پر اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولیٰ سے پھرے اور دعو اخواجگی کا کرے اسکا کیا  
 حال ہے اسکا فتویٰ لکھ دو فرعون نے لکھا کہ کہنا ہے ابو العباس ولید بن مصعب کہ جو بندہ کہ خدمت پیدا  
 اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اسکا یہ ہے کہ دریا میں اسکو غرق کریں جبریل نے جب  
 فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتویٰ پر عمل ساتھ تیرے کیا ہے فَاَلَيْسَ  
 بِنَجِيَّتِكَ يَبَدُ ذِكْ پس آج نجات دینگے ہم تجھکو ساتھ بدن تیرے کے پانی سے یعنی شکر تیر  
 سب ڈوب جاوے گا اور تیرے بدن کو ہم پانی پر اچھال دینگے لکھا ہے کہ جب فرعون مع شکر غرق ہو گیا  
 بنی اسرائیل کو وہ غمخیز پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہیں کشتیان تیار کر رہا تھا اچھا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے بدن  
 فرعون کا پانی پر تیرا دیا اس کے بدن بے روح کو دیکھ کر بنی اسرائیل کی تسلی ہوئی اور بعضے علما نے بدن کو  
 بمعنی زندہ کہا ہے اور لوہے کا تیرا پانی پر نشانی ہے قدرت الہی کی اور زاد السیر میں ہے کہ جو  
 باقی رہے تھے قوم فرعون کے مصر میں وہ کہنے لگے کہ فرعون غرق نہیں ہوا جزیرہ میں دریا کے کنارے  
 میں مقبول ہے حق تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا اسنے بدن فرعون کا کنارے پر چھٹک دیا تو کہ سب مصر  
 دیکھ لیں اور معنی تھمکے تھمکے علی نحوہ من الارض کہے ہیں بہر تقدیر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بدن تیر کو  
 دریا سے باہر لاوینگے لَتَكُوْنَنَّ لِمَنْ خَلَقْتَ اٰيَةً ط تو کہ ہو تو واسطے اُن لوگوں کے جو تجھے تیرے ہیں نشانی  
 کہ ساتھ تیرے عبرت پکریں اور جانیں کہ جو بندہ ہو کر دعو ا خدا کا کرے اسکا یہی حال ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا  
 مِنَ النَّاسِ عَنْ اٰيَاتِنَا لَغَافِلُوْنَ اور تحقیق بہت لوگوں میں سے نشانیوں قدرت ہماری سے  
 البتہ غافل ہیں نہ انہیں فکر کرتے ہیں نہ انہیں عبرت پکرتے ہیں وَلَقَدْ بَوَّأْنَا سِرَآئِيلَ مَبُوْا صِدْقِ



بندے خریدوا اور آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہیں ہمیں اپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضہ کہتے تھے  
 کہ خدایا ہمیں یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہے کہ بخارون اور درمزدون کی نہ  
 دستگیری کریم بخارے در ماندے ہیں اپنے فضل سے ہمارا ماتھے پیر بعضہ کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارا  
 یونس علیہ السلام تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تم پر شک کرے اس سے درگذرو ہم گہکارا و پر اپنے ستم کرے  
 آئے ہیں ہم سے خطائیں عفو کر بعضہ کہتے تھے کہ اے یونس علیہ السلام ہمیں کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے  
 کہا ہے کہ سائل کو رست کرو ہم سائل تیرے درگاہ میں آئے ہیں ہمیں رست فرما نظم ماتھے پھیلا تیرے  
 در پر آئے ہیں مت درامید کر آئے ہیں بہکونا امید چھوڑاں کریم رحم زاری پر ہمارے کریم تھی  
 الحاجات ہی تو ای خدا حاجتیں بر لا تو ہی حاجت روا بن تیرے کہہ کے در پر جائیں ہم اپنی یہہ بخاری  
 دکھلائیں ہم تو ہی بخاریوں کا ہی یک چارہ ساز سب کا تیرے در پر ہی کو نیاز القصد جالیسویں دن  
 کہ عاشورہ محرم اور جمعہ تھا اثر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سبح ظلمت ابر رحمت سے بدل گیا اور اُن پر رب نے لگا یونس  
 بعد چالیس دن کے مینون کی طرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہے جب نزدیک شہر کے پہنچے رحمت  
 دیکھ کر ڈرے کہ میں نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہاں رحمت اُتری اگر میں شہر میں جاؤنگا تو مجھ کو جھٹاویگا  
 یہ سوچ کر پھر صحر کو چلے باقی قصہ اُنکے جانکا اور دریائے میں مچھلی کے نکلنے کا سورہ انبیاء اور صافات میں آجکا  
 وَكَوْشَدَ رَبُّكَ لَا مَنَ مِّنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جِئِعًا وَّارِکًا رَّحْمَةً اِیْمَانِ لَّائے جو کوئی بیچ  
 زمین کے ہیں سب کے سب لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جیسا  
 ایمان نہ لائے دل آپ کا غبار ملال سے مکر رہا ساقی تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرا ارادہ ہو تو  
 اَفَاَنْتَ تَكْفُرُ النَّاسِ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کیا پس تو زبردستی کرتا ہے لوگوں کو یہاں تک کہ  
 ہو جاویں ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے سمجھ لیجئے کہ یہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت قتال کے وَا  
 كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَوْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ نہ اور نہیں ممکن کہ یہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے  
 اور توفیق اور قضا اس کی کے وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلٰی الَّذِیْنَ لَا یُحِقُّوْنَ اور کرویتا ہے اللہ پلیدی  
 عذاب کرتا ہے اللہ اوپر ان لوگوں کے کہ نہیں سمجھتے نشانیاں قدرت اسکے کی اور سب مل ساتھ نون کے بھی  
 قوت ہے یعنی کرتے ہیں ہم عذاب یا عرصہ کرتے ہیں ہم یا مسلط کرتے ہیں ہم شیطان کو قتل انظروا ما ذا  
 فی السمواتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو جو نشانیاں قدرت حق کی طلب کرتے ہیں  
 کہ دیکھو کیا کچھ چیزیں آسمانوں کے ہیں اور زمین کے ہیں عجائب عجائب پیدا اللہ کی تو کہ قدرت حق تم پر ظاہر  
 ہو وَاٰیَاتِ الْاٰیَاتِ وَاللّٰهُ دَعٰی قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور ہمیں دفع کرتا دیکھنا نشانیاں اور تاکلام درانیوں کو



یعنی رسولوں کا عذاب الہی کو اس قوم سے کہ نہیں ایمان لائے یا اس گروہ سے کہ سچ علم اور حکمت میرے کے واقع ہے کہ ایمان نہیں لائے۔ فَھَلْ یَنْظُرُونَ إِلَّا مِثْلَ آثَامِ الذِّینِ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ پس نہیں انتظار کرتے یہ مشرک مکر و نونکا یعنی واقعوں کا مانند واقعوں ان لوگوں کے کہ گذرے ہیں پہلے ان سے جیسے قوم عاد اور ممو اور اصحاب ایکہ اور اہل موئلکہ اور مرو واقعوں سے نزول عذاب ہی قُلْ فَانظُرُوا الرِّیْقَ مَعَكُمْ مِنَ الْمَشْطَرِیْنَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ تمہارا نازل ہو گا تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے ہمارے ہمارے کر نیوالوں سے ہوں ہلاک ہوئے تمہارے کا ثمرہ نیچے دے سکنا والذین اصنوا پھر نجات دی ہم نے سفیروں اپنے کو جب عذاب جھٹھائیواں سر اتر اور نجات دی ان لوگوں کو جو ایمان لائے اُسپر کذلک الحق عَلَيْنَا نَبِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یہ اس طرح ثابت ہوا اور ہمارے وقت ہلاک ہوئے مشرکوں کے نجات دینا ایمان والوں کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اصحاب اُنھے رضی اللہ عنہم قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِی شک عَنْ دِیْنِیْ فَلَا اَعْبُدُ الذِّیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَکِنِّ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفَّکُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اے لوگو اگر ہو تم سچ شک کے صحت دین میرے سے اور میں تمہیں بہادوں میں ایسا پس نہیں عبادت کرتا میں ان لوگوں کو کہ عبادت کرتے ہو تم سو اللہ کے بتوں سے اور فرشتوں سے لیکن عبادت کرتا ہوں میں اللہ کو جو قبض کرتا ہے یعنی مارتا ہے تمکو سمجھ لیجئے کہ تخصیص وفات کی بتدید ہے کیونکہ مشرکوں کا بعد موت کے وقت عذاب کا ہے وَاْمُرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں ایمان والوں سے ساتھ احکام الہی کے اور اخبار انبیاء کے وَاَنْ اَمُّ وَجْھِکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا اور امر کیا گیا ہوں یہ کہ یہ جا کر منہہ اپنے کو یعنی خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے اور احوال کہ باہل ہو تو سب دینوں سے طرف دین اسلام کے وَلَا تَكُوْنُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور مت ہو مشرک لایوالوں سے یہ خطاب مستوجب بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَلَا تَدْخُلْ مِنْ دُوْرِنَا ماکہ نہ فَعَلْکَ وَلَا بُضْرُکَ اور مت عبادت کر سو اللہ کے اس چیز کو کہ تقع دے تجھکو اگر عبادت کرے تو اس کی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت کرے تو اس کی فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذَا مَنِ الظَّالِمِیْنَ پس اگر کئی تو نے ایسوی عبادت پس تحقیق تو اس وقت ظالموں سے ہے کہ وضع عبادت اور دعا غیر موضع میں کی وَ اِنْ یَسْئَلْکَ اللّٰهُ بُضْرًا فَلَا کَاشِفَ لَکَ لَھُوْا اگر لگا دے تجھکو اللہ کچھ مرض یا شدت یا فقر پس نہیں کھولنے والا واسطے اسکے مگر وہ اللہ ہی وَ اِنْ یَزِدْکَ یَجْرًا فَلَا دَاْدَ لِفَضْلِہٖ اور اگر ارادہ کرے ساتھ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہیں کوئی چھین پیو الا فضل اسکے کو سمجھ لیجئے کہ یہاں فضل موضع ضمیر میں واقع ہے سو دلیل ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ افضل کر نیوالا ہی نیکیاں پہنچاتا ہے



بند و نحو بغیر استحقاق انکے کے بَصِیْبٌ مِّنْ تَبْنَاءِ مِنْ عِبَادِهِ پختا نہیں فضل اپنے کو ساتھ اس شخص کے  
 کہ جب کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے وَهُوَ الْعَفْوَ الرَّحِيمُ اور وہ بخشنے والا پس اسکی مغفرت ہے  
 پس اپنے معصیت کے نامہ سیدست ہو مہربان ہے پس ساتھ طاعت اسکے کے امید رحمت کی رکھو  
 قَدْ يَأْتِيهِمُ النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ کہہ اے لوگو تحقیق آیا ہے تمہارے پاس کلام سچا یا پیغمبر  
 صادق پروردگار تمہارے سے اور کچھ عذر نہیں رہا تمکو مِّنْ اِهْدَى فَاَتَمَّا اِهْدَى لِنَفْسِهِ پس جسے  
 راہ پائی ساتھ ایمان اور متابعت بنی آخر زمان کے پس سوا اسکے نہیں کہ راہ پاتا ہے واسطے جان اپنی کے  
 کہ اسکا نفع اسکی ملتا ہے وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَنَّا اور جو کوئی گمراہ ہو ساتھ انکار اور جھٹلانے کے پس سوا  
 اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر نفس اپنے کے کہ وہاں گمراہی کا اسکے طرف پھرتا ہے وَمَا اَنَّا عَلَيْكُمْ بِوَكَيلٍ  
 اور نہیں میں اوپر تمہارے داروغہ کہ تمہارے کام میر سپرد ہوں بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ آیت منسوخ  
 ساتھ آیت سب کے کہ وَاتَّبِعْ مَا يَوْحَىٰ اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَخُذَكَ اللهُ اور یہ وی کر اس حیر کی کہ وحی کی  
 جاتی ہے طرف تیرے ساتھ عمل کرنے اور پہنچانے کے اور صبر کر اندر پر جو پہنچے تجھکو یہاں تک کہ حکم کرے  
 اللہ ساتھ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھ قتال بت پرستوں کے اور جزہ لینے کتابی کے وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ  
 اور وہ بہتر ہے سب حکم کرینوالوں سے کیونکہ حکم میں اسکے مطلق خطا اور جوہ نہیں یا جاننے والا ہے چھی حیر و کجا  
 اُسے احتیاج شاہدوں کی نہیں طاعت ذرہ ذرہ کا اُسے ہی علم کچھ انہما نہیں سب میں محکوم اسکے رفت  
 وہی خیر الحاکمین سورۃ ہود کمی ہے ایک سو تیس آیتیں ہیں اور ایک ہزار سات سو پندرہ کلمے ہیں اور سات  
 ہزار پانچ سو سینٹھ حرف ہیں فواصل اسکی ذوق ظلم ظن ضرور ہیں اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ یونس کے یہ ہے کہ  
 ختم سورہ یونس کا ساتھ ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورہ ہو کا ساتھ ذکر احکام آیات  
 قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی بھی ظاہر ہے کہ مقطع اسکا ہو خیر الحاکمین ہی اور مطلع اسکا حکمت آیات  
 شروع ہو عم مکبر وہی ماننا (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) وَتِلْكَ اٰیٰتُ وَاٰیٰتِ

اسی یہ حروف مقطعہ قرآنی ہیں بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد انہی سمجھ سے باہر ہے اللہ کا بھید ہی کہ ہی  
 جانے یا جسے وہ بتا دے وہ سمجھے شعی سے کہینے معانی مقطعات پوچھی کہا کہ سر الہی ہے پوچھو بعضوں نے کہا ہے کہ  
 الکرکی انا اللہ لاری ہیں یعنی میں اللہ ہوں کہ دیکھتا ہوں طاعت مطیعوں کی اور معصیت عاصیوں کی اور ہر ایک کو موافق  
 عمل اسکے کے جزا اور سزا دے گا پس یہ کلمہ وعدہ اور وعید دونوں کو شامل ہے نظم سوچ رفت کہ یہ کلام مجید شتمل ہے بوعید  
 اور بوعید مومنوں پر پو فرج لانا ہے کافر و کوفہت ڈرانا ہے کتاب احکمت آیات یہ ایک کتاب ہے کہ محکم کئی کئی  
 ہیں آیتیں اسکی ساتھ جہتوں اور دلیلوں کے یا منتظم ہوئی ہیں ساتھ نظم محکم کے کہ کچھ خلل اور نقصان کا نہیں ہیں



تحقیق وہ جانتا ہے سننے والی بابت کو یا ذات الصدور دل میں کہ اس کے مضمرات اس پر ظاہر ہیں بیت  
 خطرہ دل سے خدا آگاہ ہے سیکھنے کا علم اللہ ہے اسباب نزول میں ہے کہ یہ آیت اخلاص بن  
 شریف کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت میں اگر اپنی حنیف خواہی اور دوستی  
 کو تقریر دل حبیب میں بیان کیا کرتا تھا لیکن ظاہر اس کا خلاف باطن تھا بیت اندرون اس کا بھر ظلمت سے  
 تھا اور بیرون دیکھو تو پر طلعت تھا حق تعالیٰ نے اس کو یہ آیت بھیج کر ظاہر کر دیا تا کوئی صفائی ظاہری اس کی  
 دیکھ کر ظلمت باطنی اس کے سے غافل نہ ہو نظم روشنی پر ظاہری راقت بجا دیکھ بطن کو جو ہے اہل صفا  
 مار ہے ظاہر میں پر نقش و نگار لیک باطن میں بڑا ہی زہر دار ایسے ہی حال منافق جان تو صورت معنی پر  
 ہیں بچان تو نیک صورت میں ہیں اور معنی میں زشت جسطرح سے ہو کر زائد و دشت صورت ظاہر کا  
 کیا ہے اعتبار چاہئے باطن مصفا ہے غبار چکا باطن صاف ہے آئینہ وار دیکھتا ہے جلوہ روئے نگار  
 اور زنگ الودہ باطن چکا ہے جلوہ کہہ وہ پر کرد ورت کسکا ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا  
 اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اس کا یعنی سب حیوانات کو رزق دیتا ہے  
 لفظ علی کا سبب کمال فضل اور رحمت کے لایا والا اس پر لازم کچھ چیز نہیں بعضوں نے کہا ہے کہ علی معنی میں  
 یعنی روزی سبکی اللہ سے ہے یا علی معنی الی ہے یعنی رزق بجا موقوف بحق تعالیٰ ہی چاہئے کشادہ کرے چاک تنگ کرے  
 سے ہی رزق الی اللہ بجا رفت ہیج علی اللہ رزقنا کو ستم ہی منسوب ہے جانب اگر کریں روزی خدا کے کو و بعلیہ  
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا اور جانتا ہے اللہ جگہ قرار حیوانات کی حالت حیات میں اور آرام گاہ کی ان کے بعد وفات  
 صاحب کشاف لکھا ہے کہ مستقر مسکن حیوانات ہے زمین اور آب اور ہوا میں اور مستودع جگہ قرار انہی کے ہے جس  
 استقرار کے جیسے صلب اور بیضہ عالم مستقر و مستودع ہے خدا ہی کو اور سب کو دوع کل فی کتاب مبین ہے  
 جو بیان کیا وہ اب اور رزاق اور مستقر اور مستودع ہے کتاب روشن اور بیان کرینوا لی کے ہے کہ لوح محفوظ ہے  
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتْرَةِ آيَاتِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا  
 آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے ایام دنیا سے کہ اول النوار آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے  
 عرش اس کا اوپر پانی کے بعضے نقیر وغیر لکھا ہے کہ پہلے حق تعالیٰ نے یا قوت سبز پیدا کیا پھر اس نے نظریہ سے  
 دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر باد کو پیدا کر پانی کو اک پر رکھا اور عرش کو پانی پر قرار دیا اور عرش کل پانی پر رکھا اور پانی کا چھوڑ  
 عجائب قدرت الہی ہے اور حق تعالیٰ نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لبتو کہہ آیت لکھو  
 احسن عملا تو کہ آرمائے مکو یعنی معاملہ آرمائے والوں کا کرے تو کہ ظاہر ہو جاوے کون تم میں سے بہتر ہے علی بن ابی طالب  
 میں اس نعمت پر یا صدیق میں عرش کے ٹھہرنے پر اوپر پانی کے قرار پر اوپر باؤ کے وَكُنْ قُلْتُ إِنَّكُمْ تَبْهَوْنَ نَارَ







سو تو اس گفتگو سے اپنے اوئے رسالت سے بہت ہمت اٹھا کر خدا پر سوال کے نہیں کہ تو در اینوالا ہے قرآن و بنا  
یہ کام ہے پس تو اس میں قصور مت کر اور دروازہ انکار سے کیسی دل تنگ ہو و اللہ علی کل شیء وکیل اور اللہ  
اور ہر چیز کے کارساز ہے نظم غیر حق سے اپنے منہ کو موز تو کام اپنے سب خدا پر چھوڑ تو کر توکل اسے وہ بھی کارساز  
اس کے ہے درگاہ میں لا روئے نیاز حاسدوں کے کہنے سے مت ہولول ہو وکیل اللہ تبارک و تعالیٰ رسول اللہ و ہر مومن و مومنہ  
ملکہ کہتے ہیں کافر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ لیا ہے قرآن کو بچنے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اللہ کا کلام نہیں ہے  
قُلْ فَأَنذَرْتُكُمْ سُورَةَ الْقُرْآنِ مَقْرُوءَةً کہہ پس لے آؤس سورتیں مثل قرآن کے فصاحت بلاغت میں باندھ لیا  
ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہ ہے کہ اگر تمھارے گمان میں یہ ہے کہ قرآن میں نے بنا لیا ہے تو تم بھی بنا لاؤ  
کہ فصاحت عرب ہو مجھ سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص و اخبار اور مذاق الشا و اشعار ہو تو اذین  
مِنْ أَسْطَحْطُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور پکارو یاری و مدد گاری کے واسطے یہ کو پکارو یاری  
سو اللہ کے اگر ہو تم سچے اے میں کہ یہ کلام بنا یا ہوا ہے اور جو وہ دس سورہ بنائے میں عاجز ہو تو آیت الہی کہ فاتو  
بسورۃ مثلہ پھر عجز انکا ایک سورت بھی بنائے میں سب پر کھل گیا فَإِنَّمَا يَسْتَبْشِرُ الْكَافِرِينَ اِذَا كُنْهُمْ يَقُولُونَ کہنے قبول کریں  
تمھارے سورتیں بنا لا نا جو لئے کہا ہے مخاطب پیغمبر میں ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے ہے یا مومنین میں کہ  
وہ بھی حضرت کی حمایت کر کر کہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مقرر کرتے ہو تمھیں بنا لاؤ مثل قرآن کے پس اللہ تعالیٰ  
فرمایا ہے کہ وہ اگر جواب نہ دے سکیں فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا آتَيْنَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کہ وہ انار لیا ہے ساتھ علم  
خدا کے کہ خاصہ سیکھا ہے اور وہ علم ہے کہ معاش اور معاویہ میں کام آوے عباد کے جلال میں لکھا ہے کہ فاعلموا  
خطاب واسطے مشرکوں کے ہے وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اور جاؤ یہ کہ نہیں مستحق عبادت مگر وہ کہ عالم ہے اس چیز کا  
جو غیر انکا نہیں جانتا اور قادر ہے اس پر جو سوال کے کوئی نہیں کر سکتا فَهَلْ أَنتُمْ مُسْلِمُونَ پس آیا ہو تم نہ  
فرمانبرواری کریں والے اور استقام مجھے امر بھی ہو سکتا ہے یعنی ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآن کا تم پر حق  
ہو اور جو خطاب مشرکوں کی طرف کہئے جیسے جلال میں ہے تو بھی استقام مجھے امر ہے یعنی اسلام لاؤ بعد  
اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہے کلام الہی کوئی مثل اس کے نہیں بنا سکتا مَنْ كَانَ يُرِيدِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا  
جو کوئی ہے پس تم سے ارادو کرتا ہے زندگانی دنیا کا اور آرائش اس کے کا عوض عمل نیک اپنے کے مراد اس سے  
سنا حق میں یا اہل ریا یا یہود اور نصاریٰ اور زوال السیر میں ہے کہ عام ہے سب لوگوں کو کہ جو کوئی بدلے اعمال  
سنہ کے دنیا مانگے نَوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا يَخْشَوْنَ پورا دین کے ہم طرف ان کے جزا عملوں  
ان کے کی بیج دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد کی کثرت سے اور وہ بیج دنیا کے نہ کم کئے جاویں گے یعنی  
جز کچھ کم کریں گے اُولَئِكَ الَّذِينَ كَسَبُوا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا الشَّارِ یہی ہیں وہ لوگ کہ نہیں واسطے ان کے بیج

آخرت کے گراگت ووزخ کی کیوں کہ صورت اعمال کا اجر انکو دنیا میں دیا اور نیت فاسدہ کا عذاب باقی رہا  
 سو آخرت کی واسطے آمادہ کیا وَجِطَّ مَا صَنَعُوا فِيهَا اور کھویا گیا جو کچھ کیا تھا بیچ دینا کے کیونکہ تو اب آخرت کا  
 مستخرج نیت کے اخلاص پر ہے سو انکی نیتیں اعمال میں خالص نہ تھیں وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور جھوٹا  
 ہوا حقیقت میں جو کچھ کہتے تھے وہ عمل کرتے رہا اور سمجھ اور غیر انکے سے اہل کائنات علیٰ سببہ من درہ و سببہ  
 شاہد متنبہ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہے اسکے ایک شاہد  
 اللہ کی طرف سے کہ قرآن ہے برابر ہوگا اس شخص سے کہ زینت دینا مانگی اور اعمال بوجہ ثواب نکرے بعضوں  
 نے کہا ہے کہ دلیل والے مومنین اہل کتاب میں یا ہر مومن مخلص ہے اور شاہد پیغمبر میں یا صاحب بنیہ  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں اور تابع انکے شاہد ہیں کہ جبریل علیہ السلام میں یا وہ فرشتہ ہے جو حافظ اور  
 نگہبان آپ کا تھا یا امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں یا صورت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی ہے کہ جس نے دیدہ الضاف سے اُدھر دیکھا انوار حق اور آنا صدق چہرہ شریف میں متا ہر دیکھے  
 میت جس نے دیکھا وہ چہرہ والا کہا سجان ربی الاعلیٰ اور بعضے کہتے ہیں کہ بنیہ قرآن ہے اور تیلو  
 بعضے قرأت ہے اور شاہد جبریل علیہ السلام یا سان حضرت سیدنا ام علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اعجاز اور  
 نظم قرآن ہے اور اگر تیلو بعضے بنیہ ہو تو شاہد انجیل ہے اور زاد المسیر میں ہے کہ انجیل تابع قرآن کے ہے  
 تصدیق اور بشارت میں اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ اور پہلے انجیل سے یا قرآن  
 سے تابع اسکے تھی کتاب موسیٰ کی یعنی تورات کیونکہ وہ بھی تصدیق میں بنی امی کے اور بشارت میں  
 وجود با خود انکے کے تابع ہے اور موافق ہے قرآن کے (مَا مَّا وَرَاحَةُ دُرِّ اَحْمَالٍ) کہ تورتیت پیشوا تھی  
 دینداروں کی اور رحمت تھی انکی جنہیں نازل ہی تھی اُولٰٓئِكَ يَتْلُو صُورَاتٍ یہ یہ لوگ کہ صاحب بنیہ  
 ہیں ایمان لائے ہیں ساتھ قرآن کے وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْاَحْزَابِ فالنار موعده اور جو کوئی کفر  
 کرے ساتھ قرآن کے گروہوں میں سے کہ عداوت کئے ہیں پس آگ ووزخ کی ہے جگہ وعدہ انکے کے  
 ضرور ومان جاوگا فَاِنَّكَ فِي مَرْيَبٍ مِّنْهُ پس بہت ہو بیچ شک کے اس وعدہ گاہ سے کہ نہ انجیل میں  
ذٰلِكَ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَتْلُوْنَ تحقیق وہ وعدہ حق ہے پروردگار تیرے سے ولکن اکثر لوگ نہیں  
 ایمان لائے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلٰی اللّٰهِ كَذِبًا اور کون شخص ہے ظالم تر یعنی کافر تر اس شخص سے  
 کہ باندھ لیتا ہے اور اللہ کے جھوٹے یعنی نفی وحی کی اسکے کرتا ہے یا اثبات شرک کا واسطے اسکے کرتا  
اُولٰٓئِكَ يَرْجَوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْاَشْهَادُ هُوَ الَّذِي نَذَرْنَا عَلٰی رَبِّهِمْ یہ یہ لوگ مفری  
 روہرولائے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ یعنی کراہا کہ تین یا پیغمبر واسطے ہر اس کے

یا اعتما اور جوارح اُسکے گواہی دینگے کہ یہ لوگ وہ ہیں جو عباد سے جھوٹے بولتے تھے اور پروردگار اپنے کے  
 ساتھ پکرنے والا اور شریک کے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ خبردار ہو لعنت ہے اللہ کی اور ظالموں کے  
 یعنی کافروں کے الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَ مَآ عَٰوَدَہٗ کَافِرًا بند کرتے ہیں لوگوں کو راہ  
 اللہ کی سے اور جاسٹے ہیں ساتھ اُسکے کجی یعنی بیان کرتے ہیں اللہ کی راہ کو کہ دین ہے ساتھ کجی کے رہتی  
وَهُمْ بِالْآخِرَةِ ہُمْ کَافِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرت کے وہ کافر ہیں مگر ارضمیر کا واسطے تاکید کفر اُنکے کے ہے ساتھ  
 قیامت کے اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانَ لَہُمْ مِّنْ دُوْرٍ اللہ میں اولیاء یہ لوگ کافر  
 تھے عاجز کر نیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنی بیچ دنیا کے اور تھا واسطے اُنکے سوا اللہ کے کوئی  
 دوست کہ عذاب اللہ کا ان سے اٹھا دیتا بلکہ یَضَاعِفُ لَہُمْ الْعَذَابَ دوگنا کیا جاوے گا واسطے اُنکے عذاب  
 یعنی دوبارہ عذاب ہونگے اس واسطے کہ خود گمراہ ہیں اور دنگمراہ کرتے ہیں مَا کَانُوْا یَسْتَرْجِعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا کَانَ  
یَبْصَرُوْنَ تھے کہ دنیا میں طاقت رکھتے سننے کی حق بات کے کیونکہ اُسکے سننے سے ہرے تھے اور نہ تھے  
 دیکھتے آیات قدرت حق کو کیونکہ اُسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَہُمْ وَضَلَّ  
عَنّٰہُمْ مَّا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو یعنی انکار بیان اُنہیں پر رٹا اور کھویا گیا اُنسے  
 جو کچھ تھے باندھ لیتے بتوں کی شفاعت سے اور فرشتوں کی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنْہُمْ فِی الْآخِرَةِ  
ہُمْ الْاٰخِرُوْنَ نہیں شک اور شبہ یہ کہ وہ سچ گھر آخرت کے وہ ہیں تو تاپا نیوالے برے سب تو تاپا نیوالے  
 کیونکہ عبادت بتوں کی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہے اور متاع دنیا کے فانی عوض لغیم عقبی باقی  
 کی ملی ہے اور اس سودے میں ٹوٹا ظاہر ہے نظم دیکھ دین راقم نہ لو دنیا کہ یہاں رنج و مان ہی آسائش  
 بدلے باقی کے لَوْ نَدْرَا فَاٰتِیَ کُوْا کہ باہن بیچ غبن ہے فاحش اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَخٰیضُوْنَ اِلٰی  
رَبِّہُمْ اُولٰٓئِکَ اصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی کی طرف  
 پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع  
 ہوئے یہ لوگ رہنے والے جنت کے ہیں ہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ وہ سچ جنت پر نعمت کے قائم دائم ہیں مثل  
الْفَرِیْقَیْنِ کَا لَا تَعْمٰی وَالْاٰخِرِ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ مثال دونوں فرقہ یعنی کہ مومن اور کافر ہیں مانند اندھے  
 اور بہرے کے اور مانند دیکھنے والے کے اور سننے والے کے ہی ہَلْ یَسْتَوِیَانِ مشلاط کیا برابر ہوئے  
 ہیں یہ دونوں فرقے یعنی برابر نہیں اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اس مثال میں  
 اور تامل نہیں کرتے تم اس تشبیہ میں سمجھ لیجئے کہ کافر دنگمراہے اور بہرے تشبیہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور  
 کلام قاطع کو دیکھتے سننے نہیں اور تشبیہ مومن کو دنیا اور شہوات دی کہ وہ بخلاف کافر مشاہدہ کر نیوالے قدرت حق



اور سننے والے کلام قادر مطلق کے بین بحر الحقائق میں ہے کہ اندھا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھے اور  
 بہر اوہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھے اور بناوہ ہے کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو  
 باطل دیکھے اور اس سے بچے اور شناوہ ہے کہ حق کو حق سمجھے اور اس پر عمل کرے اور باطل کو باطل سمجھے اور اس سے  
 حذر کرے اور حقیقت میں بصیر وہ ہے کہ دیدہ بصیرت اس کے لئے ساتھ کل بے بصر کے جلد پائی ہو اور سمیع  
 وہ ہے کہ گوش بہمت اس کے لئے ساتھ گوشوارہ بے سمع کے گردن اٹھائی ہو جو ساتھ حق کے دیکھ گیا اور جو  
 ساتھ حق کے سمجھ گیا سو حق کے نہ سیکھا نظم جو گوش کہ رافعا حق ہو وکوا وہ بات کسی کی کب سمجھے  
 خوار جو دیدہ کہ حق میں ہے وکب دیکھے ہے کو بن میں موجود کوئی حق کے سوا کھنڈا دے سکتا تو حال الی  
قَوْمِهِ اور تحقیق بھیجائے نوح کو طرف قوم اس کی کے پس کہا نوح علیہ السلام نے اَنُكُو اَنِّي لَكُمْ فَنَدِيْكُمْ  
مَبِيْنٌ اِنَّ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ ط تحقیق میں واسطے تمھارے درانیو الاہوں ظاہر یہ کہ نہ عبادت  
کر و نہ اس کی اگر تم اس کی عبادت نہ کرو گے اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَدَابَ يَوْمِ الْاٰلَمِ تَحِيْقٍ میں درتا ہوں اوپر  
تمھارے عذاب دن درودینے والے کے سے دن کی صفت الیم قبیل سنا و مجاز ہے واسطے وقوع الم  
 کے پیچھے کے فقال الملک الذی کفر و امن قَوْمِهِ مَا تَزِدُّكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلًا پس کہا سرداروں نے جو لوگ کہ کام ہو  
 تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہیں دیکھتے ہم تجھ کو مگر آدمی مانند اپنے یعنی ایسا مرتبہ تیرا نہیں دیکھتے ہم کہ سب شخص  
 تیرا ہو ساتھ نبوت کے عجب بیوقوف تھے صورت انبیاء کی اپنی ہم شکل دیکھ کر ہمسر کرنے لگے حقیقت انہی دریافت  
 انہی نظم ہمسری کرنے لگے با انبیاء بولے جو کچھ ہم ہیں سو ہیں اولیا آدمی ہم ہیں سو ہیں آدمی انہیں کیا بیشی  
 کیا ہم میں کی جو ہمیں ہے خواب و خور سوانگوس اور محتاجت ہے ہمیں اور انھوں یہ سخی دریافت انھوں  
 سے سخی یہاں زمین و آسمان کا فرق ہے گو کہ صورت میں ہیں یکساں بشر پر مجھے فرق ہے کہ تو نظر  
 حسن اور خس کی ہے صورت گرچہ ایک لیکن معنویتیں یہ گھاس اور وہ ہرنیک ایسی ہی یہہ اور وہ ہم شکل میں  
 ظاہر اپنا شرب و اکل میں پر بمعنی یہہ کہاں اور وہ کہاں ہے بڑا فرق زمین و آسمان انبیاء و اولیاء میں  
 پاک فہم یہہ کہ ورت میں بھرے پاسدو ہم و مَا تَزِدُّكَ اِلَّا الذِّنَّ ہم اذ لَنَا بَادِي الرَّايِ اور نہیں  
 دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر ان لوگوں نے کہ وور ذالی ہمارے میں ظاہر سمجھیں یعنی تمہارا مان لائے ہیں وکوا  
 بے تا مل بے سیر و تمھارے اور اذل میں بادی الرای میں یعنی جو انہی نظر کرتا ہے رفال میں انہیں دیکھا ہے و مَا تَزِدُّ  
 لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ اور نہیں دیکھتے ہم واسطے تمھارے کوا اور سیر و تمھارے کوا اور سیر و  
 جسے سب ہم پر متابعت تمھاری لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہیں تم کو جو جھوٹے بولے یعنی تم کو جو دعوتیں اور پیروی کریں گے انھوں  
 علم میں ساتھ تصدیق تمھاری کہ قَالَ يَقُوْمُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى اٰیٰتِنَا مِنْ رَّبِّيْ وَاَنَا نِيْ دَحْمًا مِنْ عِنْدِهِ خُتِبَ عَلَيْكُمْ

کہا نوح علیہ السلام نے اسی قوم میری کیا دیکھا تھے یعنی خبر دو مجھ کو اگر یہوں میں اوپر دلیل روشن کر دو  
اپنے سے اور وہی ہو اللہ نے مجھ کو رحمت تزدیک اپنے سے کہ نبوت ہی پس چھاپی گئی وہ دلیل اوپر تھا کہ  
عمیت لضم عین اور تشدید میم بمعنی اخصیت کہ لکھی گئی قرأت حمزہ اور کائی اور شخص کی ہے اور باقی قاری یہ  
پڑھتے ہیں یعنی چھی رہی اوپر مختارے اَنْذِرْ مَلَکُوْهُمَا وَاَنْتُمْ لَهَا کَارِهُوْنَ کیا لگا دیونگے ہم تم کو وہ رحمت لازم  
کرونگے ہم تم کو قبول اسکا یہاں بعضوں نے استفہام بمعنی اثبات کہا ہے لیکن اگر دیکھے ہم تم کو ماننا اسکا اور بعضوں  
معنی نفی کہا یعنی نہیں لازم کرونگے ہم تم کو ماننا اسکا اور حال اللہ تم اسکو ناخوش رکھنے والے ہو قادر وہ نے  
کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کرویتے اس پر قبول نبوت لیکن یہ ہدایت اختیار میں سرور و کلا  
ہی کے ہے عِبَادِیْ گمراہ چاہے ہدایت فرمائے اس کے ملک میں سب حکو جو چاہے وہ دکھائے  
وَلَقَوْمًا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ مَا کَانَ اُوْرَیْ قوم میری نہیں مانگتا میں تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھ مال جو تم پر گراں ہو  
اِنْ اَجْرِیْ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ نہیں بدلایم اگر اوپر اللہ کے لکھا ہے کہ سرداروں نے قوم کے کہا اسی نوح زوالو  
اپنی مجلس سے نکال دے تاکہ ہم ساتھ تیرے ہم جلس ہوں نوح علیہ السلام نے جواب میں کہا وَمَا اَنَا بِطَارِدٍ  
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نہیں ہوں میں ناکھنے والا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اِنَّہُمْ مِّمَّا قَدْ اُوْرَیْہُمْ تَحْقِیْقٌ وہ  
والے میں جزاء پروردگار اپنے سے اور دولت قرب مشرف ہو گئے پس میں کیونکر انکو اپنی مجلس سے نکالوں وَلٰکِنِّیْ اَرٰکُمْ قَوْمًا  
تُخٰفُوْنَ و لیکن میں دیکھتا ہوں تم کو ایسا قوم کہ نہیں جانتی قدر انکی وَلَقَوْمٌ مِّنْ تَبَعِیْہِمْ یَنْصُرُوْنَ فِیْہِمْ اِنَّ کَودَہُمْ اُوْرَیْ  
قوم میری کون شخص بد دوسے مجھ کو اور باز رکھے عذاب خدا سے اگر مانگ دوں میں انکو اَفَاکَذِبُوْنَ یا پس نہیں  
یضیت پکڑے تم قوم نے کہا اسی نوح تو وصف انکی بیان کرتا ہے اور یہ ظاہر میں مجھ سے موافقت رکھتے ہیں  
اور باطن میں مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا وَلَا اَقُوْلُ لَکُمْ عُقْدَیْیَ خِزَآئِیْ اِنَّ اللّٰہَ لَا اَعْلَمُ الْغِیْبَ اور  
نہیں کہتا میں تم سے کہ تزدیک میرے حرائین اللہ کے علم کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو تو کہ باطن سے لوگوں کے  
خبر دوں وَلَا اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلٰکٌ اور نہیں کہتا میں کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں تو کہ تم کہو مانتے الا بشر مثلنا نہیں  
مگر آدمی مانند ہمارے وَلَا اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ یَنْزِلُوْنَ عَلَیْہِمْ اُوْرَیْہُمْ کہتا میں واسطے ان لوگوں کے کہ حقیر دیکھتے ہیں انجین  
محماری اور جہت فقر انکے کے تم انکو رزلے کہتے ہو لَنْ یُّؤْتِیَہُمْ اللّٰہُ خَبْرًا کہہ ہرگز نہ دیوگا انکو اِنَّہُمْ لَمِنَ الَّذِیْنَ  
تعالیٰ نے لکھے واسطے بہتر چیز تیار کی ہے اس سے کہ تم کو دنیا میں دی ہے اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ اَنْفُسِہِمْ اللہ دانا تر  
ساتھ اس خبر کے کہ سچ نفسوں انکے ہی صدق اور اخلاص سے اور اگر میں حکم لکھے اسلام پر ظاہر کروں نہ  
اِنِّیْ اَدْعِیْہُمْ اِلَیْہِمْ تَحْقِیْقٌ میں اس وقت ہو جاؤں ظالموں سے کیونکہ دنیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہے قَالَ اٰیَاکُمْ  
قَدْ جَادَلْنَا فَاکْثَرَتْ جِدَالِنَا فَاٰتِنَا بِمَا بَعْدُ نَا اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ کہنے لگے اسی نوح تحقیق مجھ کو کیا تو



ہم سے بہت کیا تو نے جگر ہم سے پس لے آمارے پاس جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہکو عذاب اگر حق ہو تو  
وعدہ اپنے میں قال اِنَّمَا يَأْتِيَكُمْ بِهِ اللَّهُ اِنْ شَاءَ وَهَ اَنْتُمْ مِمَّنْ يَخْتَرِينَ کہا نوح علیہ السلام نے سوال کیا کہ نہیں کہ  
لے آؤ گا تمہارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہے گا جلد یا دیر میں اور نہیں تم حاضر کرینو اے اللہ کو تعذیب اپنے  
سے وَلَا يَفْتِكُمْ نَضِجُ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللَّهُ بِزُيْدٍ اَوْ لِيُخَوِّبَكَ اَوْ لِيُفَادَهُ دِيْنًا تَكُوْنُ الضَّحِيَّتُ مِيْرَى اَلْكَرِ  
چاہوں ہیں یہ کہ نصیحت کروں میں تم کو اگر ہو اللہ ارادہ کرنا یہ کہ گمراہ کرے تم کو ہو وہ روزگار تمہارا  
اور تصرف کرینو الا تم میں موافق ارادے اپنے کے وَ اَلَيْهَ تَرْجَعُوْنَ اَوْ طَرْفَ اَيْكَةٍ پھر جاؤ گے تم اور حرا اپنے  
کئے کی پاؤ گے اَمْ يَقُوْنُوْنَ اَفْتَرَا لَهُ بَلْ كُتِبَ عَلَيْهِنَّ اَلَّذِيْنَ هُنَّ اَمْرٌ لِّهِنَّ نَوَاحٍ لِّهِنَّ وَ اَلَا يَرْجِعُوْنَ اِلٰى رَبِّهِنَّ  
کہ ہم نے نوح کو کہا کہ قُلْ اِنْ اَفْتَرَيْتُمْ فِیْهِ كَذِبًا جَرَّ اِحْبٰی وَاَنَا بَرِّیْ فَمَا تَجْعَلُوْنَ لِهٰذَا كِتٰبًا لِّهٰذَا كِتٰبًا  
پس اوپر میرے ہی وبال گناہ کرنے میرے کا اور میں بے تعلق ہوں اُس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افرے وحی  
کی نسبت میری طرف کرتے ہو وَاَوْفِیْ اِلٰی نُوْحٍ اِنَّهُ لَنْ يُّخَوِّمَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْنٰی بِنَا كَا نُوْا  
یَفْعَلُوْنَ اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے قوم تیرے سے مگر جو ایمان لا چکے ہیں ست  
غم کھا ساتھ اُس حیز کے کہ میں کرتے جھٹھانے اور اید اہنجانے سے اور جو فائدہ دعوت کا منقطع ہوا عذاب اُن پہنچا  
حکم ہوا کہ اِی نُوْحٍ كُوشِشْ كُرْ وَاصْنَعِ الْفُلَکَ بِاَعْيُنِكَ اَوْ وِجْہِنَا اَوْ بِنَا كُوشِشْ كُرْ كُوشِشْ كُرْ كُوشِشْ كُرْ كُوشِشْ كُرْ  
یا ساتھ آنھو ملائکہ کے کہ مددگار اور موکل تیرے ہیں اور ساتھ وحی ہماری کے کہ جھکوں کی ہے اسکے بنائے میں اِن  
عباس معنی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ نوح علیہ السلام نہیں جانتے تھے کہ کشتی طرح بناؤ وحی آئی کہ بنا مثل سینہ مرغ کے  
وَلَا تَخَاطَبُنِیْ فِی الدِّیْنِ ظَلَمُوْا اَنْفُسَکُمْ مَّعْرُوْفُوْنَ اور مت گفتگو کر ساتھ میرے سچ حق اُن لوگوں کے کہ ظلم  
کرتے ہیں یعنی اتحاد دفع عذاب مجھ سے مت چاہ تحقیق وہ دو باتے جاوینگے حدیث میں ہے کہ نوح علیہ السلام  
نے جب کشتی مانگی تھی ہوا تا درخت کی شاخ لگائی میں ہر سین وہ درخت تیار ہوا اُس مدت میں کوئی فرزند نہ ہوا  
ہوا اور اطفال بالغ ہو گئے اُنھوں نے بھی متابعت آبا کی کی اور دعوت نوح علیہ السلام سے ابائی کشتی بنائے  
میں مشغول ہوئے وَاصْنَعِ الْفُلَکَ اور بنانا تھا نوح کشتی کو وکلما امر علیہ ملائکہ مَنْ قَوْمٌ سَخِرُوا مِنْهُ اَوْرَبَ  
گذرے تھے اوپر اسکے سردار قوم اسکے کے چھٹا کرتے تھے اُس سے کیونکہ بیابان میں پانی سے دور کشتی  
بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہاں ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اول بنی حتی اور آخر ریحی  
ہوے قال اِنْ تَسْخَرُوْا مِنْنَا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ کہا نوح علیہ السلام نے اگر چھٹا کرتے ہو تم  
ہم سے پس ہم بھی چھٹا کریں گے تم سے جیسے چھٹا کرتے ہو تم صنوف تعلمون مَنْ بَايَنَهُ عَدَابُ الْبَحْرِ نَبْذُوْهُ وَجَعَلْ  
علیہ عذاب فِیْمَیْنِ الْبَحْرِ جَانُوْكَ تَمَّ كَوْنُ شَخْصٍ ہر کس کو اوجھائے پاس عذاب کہ رسوا کر گھاس کو دنیا میں



کہ وہ عرق ہے اور آتر اوگیا اور اس کے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت میں کہ وہ عرق ہے پس نوح علیہ السلام  
 کشتی بنائی دو برس میں تین سو گز لمبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول میں اور تین سو گز عرض میں اور تیس گز بلندی  
 یا تیس گز اور اس میں تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے حکم الہی سے جمع کئے طہور کو اوپر کے طبقے میں  
 رکھا مضر کیا اور سباع اور بہائم کو نیچے کے درجے میں اور آدمیوں کو درمیان کے گھر میں ساتھ اسباب  
 ضروری کھانے پینے کے جگہ چھوڑی حتیٰ (اذ جاء أمرنا وفار الثود) یہاں تک کہ جب آیا حکم ہمارا ساتھ  
 عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہا السلام اس میں روٹیاں پکائی تھیں وہ میراث  
 میں نوح علیہ السلام کو پہنچا تھا اور ثانی عذاب کی اس میں سے پانی نکلتا تھا جب یہ ظاہر ہوا قلنا اخرج قہما  
 من کل زوجین اثنين کہا ہے نوح کو کہ چڑھالے کشتی کے ہر قسم سے جو رادو عدد نر اور مادہ و  
 اهلك الا من سبق عکبر الفود ومن امن اور اہل اپنے کو بھی کشتی میں چڑھا مگر جن پر کہ حل پکا ہے  
 اور ان کے حکم ہمارا ساتھ ہلاکت کے مراد اس سے کفخان اور داحلہ میں کہ پھر اور زن نوح علیہ السلام کے تھے اور  
 چڑھا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں وما امن معہ الا قلیلہ اور نہیں ایمان لائے تھے ساتھ نوح علیہ السلام  
 کے مگر تنور سے لوگ کہ زوجہ مسلمہ انکی تھیں اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جو روین انکی اور بہتر مرد اور  
 زن سوائے کہ سب مگر حضرت نوح سمیت اسی آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سب کو کشتی کے پاس  
 بلا کر کھڑا کیا اور سر پوش کشتی پر ڈھکا نکاح پر زمین سے پانی نے جوش مارا اور ادھر آسمان سے آب بلا اتر  
 وقال اذکوا فیہا لیسما اللہ حجۃ ہما ومؤسہما اور کہا حضرت نوح نے انکو سوار ہو چ کشتی کے ساتھ نام اللہ  
 کے یعنی بسم اللہ ہو وقت چلانے کشتی کے اور تمام نے اس کے کچھ تسمیہ تعلیم کر کر کہا ان ربی لخصودہ  
 ورجمہ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مومنوں کا ہے مہربان ہے اپنے کہ بلائے طوفان سے نجات دیتا ہے  
 سمجھ لیجئے کہ مگر ہمارے امالہ ہی نزدیک حفص کے اور امالہ کبریٰ میل دینا فتح کا ہے طرف کے اور امالہ  
 صغریٰ میل دینا الف کا ہی طرف کے وہی بحر بی بیہم فی موج کا ہے اور کشتی چلتی تھی ساتھ ان کے درمیان  
 موجوں کے کہ سرائی میں تھیں مانند پہاڑوں کے ونادی نوح بن ابند وکان فی معزلہ اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان  
 اپنے کو اور حال انکہ تھا وہ کنارے میں اور نوح علیہ السلام کو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا انہی ظاہر  
 اسلام کرتا تھا اور باطن میں ساتھ کفار کے دین میں موافق تھا عرض نوح علیہ السلام نے کمال شفقت سے کہا  
 یا بنی اذکوا معنا ولا تکن مع الکافرین اے بچے میرے سوار ہو کشتی میں ساتھ ہمارے اور  
 ساتھ کافروں کے کہ عرق ہو جاوگا قال سادو بی الی جیل یعصمونی من الماء کہا کفخان نے بعضے  
 کہتے ہیں نام اسکا یام تھا شتاب جگہ پکڑ لیا ہوں میں طرف پہاڑ کے کہ کمال بلندی سے پچا لگا جھکو دو بیٹے

پانی کے سے قَالَ كَا عَصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ كَمَا نُوحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے کہ نہیں بچا بنوا الا کوئی آج کے  
 دن عذاب خدا کے سے مگر جو رحم کرے اللہ بعضے کہتے ہیں عاصم بمعنی معصوم ہے اور فاعل بمعنی مفعول  
 اتاہی جیسے ماؤ واقف اور عیشہ راضیہ یعنی نہیں کوئی بچا گیا عذاب خدا سے مگر جو بخشے اللہ بہرہ یائین کو  
 سی تھے کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی وَحَالَ يَتِيمًا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمَحْضَرِّ قَاتِلًا اور حائل ہوئی درمیان  
 باپ بیٹے کے موج پس ہو گیا غرق ہو بنوا لون سے سمجھ لیجئے کہ نوح علیہ السلام کو فے سے یا ہند سے یا  
 اور کسی مقام سے دسویں تاریخ رجب کے کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی تمام روز میں پھری جب واقعہ  
 طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب دُوب گئے حَلَمَ النَّبِيُّ يَا وَيْلَكَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اِقْلَعِي  
 وَغِيضُ الْمَاءِ وَقُصِّي الْأَمْرَ وَاسْتُوفِ عَلَى الْجُودِيِّ اور کہا گیا یعنی فرمایا زمین گل جا پانی اپنا جو کھالای اور  
 اسی آسمان تھم جا اور کھینچ لے پانی جو برسیا ہے اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام پر  
 ام الرئی ہو اتھا کہ کافر دُوب جاوین اور موسیٰ بچ جاوین اور پھری کشتی اور کوہ جود کے زمین ہو وصل میں  
 یا شام میں دسویں تاریخ محرم کے عاشور کے دن اور طوفان چھپنے رہا وَقِيلَ بُعْدَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور  
 کہا گیا دوری ہے رحمت حق سے اور ہلاکت ہو جو واسطے قوم ظالموں کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھ قوم کے  
 کشتی سے اترے واسطے اوسے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا و فَاذَى نُوْحٌ وَذَكَرَ فَخَالَذَ رَبُّهُ  
 اِنِّیْ مِنْ اَهْلِهِ وَرَاٰ وَوَعَدَكَ الْخَنَیْ وَ اَنْتَ اَكْرَمُ الْمَخْلُوْکِیْنَ اور پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا اور  
 میرے تحقیق بتیا میرا کغان اہل میرے سے تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ اہل تیری کو نجات دو گا اور وہ ہلاک  
 ہو گیا اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہے اور تو بہتر حکم کر بنوا الاحکم کر بنوا لون سے ہی کیا حکمت ہے اس میں امام  
 باربدی نے تاویلات میں کہا ہے کہ نوح علیہ السلام کفر سے بکے آگاہ تھے اگر آگاہ ہوتے یہ سوال کرتے کیونکہ  
 حق تعالیٰ نے فرمایا تھا وَلَا تَخَاطَبُنِیْ الذِّہْنِ ظَلَمُوا اور جو یہ سوال کیا قَالَ یَا نُوْحُ اِنَّہٗ لَبَیْسٌ مِنْ اَهْلِکَ کہا  
 حق تعالیٰ نے اے نوح تحقیق وہ نہیں ہے اہل دین تیرے سے اِنَّہٗ عَمَلٌ غِبْرٌ صَلَاحٌ تَحْقِیْقٌ اَلْکَاغِلِ  
 نَاشِئٌ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِدَعْلَمٍ پس یہ سوال کر مجھ سے اس چیز کا کہ نہیں ہے تجھ کو ساتھ اس کے  
 علم یعنی یہ کہ پوچھے کا جواز معلوم ہو تجھے و دست پوچھ یا جکا علم ہو تجھ کو جیسے کفر کا اپنے بیٹے کے وہ دست پوچھ  
 اِنِّیْ اَحْضَکَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھ کو اس سے کہ ہو جاوے تو جاہلون سے  
 ساتھ سوال غیر جائز کے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ بِکَ اَعْلَمُ کہا نوح علیہ السلام نے اے پروردگار  
 میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بعد اس سے یہ کہ سوال کرو نہیں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھ کو واسطے  
 اس کے علم وَلَا تَغْفِرْ لَوْ تَرْحَمْنِیْ اَنْ مِّنَ الْخَاسِرِیْنَ اور اگر نہ بخشے گا تو مجھ کو اور نہ رحم کرے گا مجھ پر ہو جاوے گا میں



زبان کاروں سے قید یا توح اھبط بسلام قنا و بکن علیہا گیا اس نوح انر کشتی سے ساتھ سلامتی کے  
 کہ حاصل ہے ہماری طرف سے یا ساتھ سلام اور توح کے کہ ہماری طرف ہی توح پر اور کتوں کے اور تیرے یعنی تیری  
 نسل علی بنائگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہے کہ کشتی والوین سے سو اولاد نوح کے اور کیسی نہیں رہی  
 نسب تمام عالم میں تینوں ستون لکھے ہیں عرب اور فارس اولاد سام ہیں ترک اولاد یافت ہیں ہندو اولاد  
 حام ہیں و علی ائم توح متعک اور سلام اور برکت اور جماعتوں کے ان لوگوں میں سے جو ساتھ تیرے  
 ہیں یا وہ لوگ کہ کلنگے ان جماعتوں سے جو ساتھ تیرے ہیں یعنی مومنین و ائم سمنعہم نمر متبعہم  
 متعذاب الیمہ اور استین ہوگی ناشی تیرے ساتھ والوں سے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم انکو دنیا میں ساتھ  
 فراخی عیش اور کثرت رزق کے پھر لگیا انکو ہماری طرف سے عذاب دردناک آخرت میں مراد اس سے کافر  
 ہیں لکھا ہے کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہیں قیامت تک مگر داخل ہے اس اسلام اور برکت میں اور  
 کوئی کافر نہیں مگر داخل ہے اس تمتع اور عذاب میں فیک من ابناء العنبر نوحیما الیک یہ قصہ کہ  
 ہوا خبروں عیب کی سے ہے کہ ہم نے بواسطے جبریل کے وحی کی ہے اسکو طرف تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 ما کنت تعلمہا انت ولا قومک من قبل ہذا تھا تو کہ جانتا انکو تو اور نہ قوم تیری کہ قریش میں پہلے اس سے خاص  
 پس صبر کر ایڈلے قوم پر اور رخ تبلیغ احکام پر ہے نوح نے صبر کیا ان العاقبة للمتقين تحقیق عاقبت نیک  
 واسطے پر ہیزگاروں کے ہے دنیا میں ساتھ فتح پانے کے اور پر اعدا کے اور آخرت میں ساتھ درجوں اعلیٰ کے  
 صبر کلید در مقصود ہے درو جہان باعث ہے چاہے مراد اپنی توحہ بانگیب ہی وہی بے ہر جوہ  
 ناشکیب والی اعادہ اھاہم ہود اور بھیجائے طرف قوم عاد کے بھائی لکے ہو کو ذکر رادری کا واسطے  
 اظہار نسبت کے ہے چنانچہ سورہ اعراف میں گذر اقا کہ بقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ کہا ہو دعیم  
 ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ لگانگی کے نہیں واسطے مختارے کوئی معبود برحق سوا اس کے اور تم  
 اس کے شرک بتوں کو پھرتے ہو ان انتم الا مفسرون نہیں تم مگر جھوٹے ہاندھنے والے اور خدا کے شرک  
 پھرتے میں بقوم کا اسئلکم علیہ اجر لا ای قوم میری نہیں سوال کرتا میں تم سے اور تبلیغ رسالت کے  
 مزدوری کا سمجھ لیجئے کہ سب پیغمبروں نے اپنے قوم سے بے طمع اپنی ظاہر کی ہے کیونکہ نصیحت جب فائدہ مند ہو  
 ہے کہ بے لگاؤ ہو نظم طمع کی بوجہ میں ہر وہ ہند ہوئی ہے رافت جہان سو مند و عطا بھر طمع کا ہے راخان  
 نفع چھہ انکا ہی نہ ہاں اور نہ ومان ان اجوی الا علی الذی فطرني افلا تعقلون نہیں مزدوری میری مگر  
 اور اس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا مجھ کو کیا پس سمجھتے تم تو کہ سچے کو جھوٹے سے اور سچ  
 کو جھوٹے سے انداز کر لکھا ہے کہ عادیوں نے دعوت ہوو علیہ السلام کی قبول کی حق تعالیٰ نے اسکی نشا



سے تین سال مینہ نہ برسا یا اور عورتوں اُنکے کو بائچھ کر دیا اور وہ کھیتیاں بوئے تھے اور دشمنی رکھتے ہیں واسطے  
 زراعت کے طرف یا پانی کے اور واسطے دفعہ اعدا کے طرف اولاد کے حجاج ہوئے ہووے علیہ السلام نے کہا  
 وَتَقَوْمٌ اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ ثُمَّ تُوْبُوا اِلَيْهِ اور اے قوم میری بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھر اور غبار  
 غیر اُنکے سے طرف اُنکے یُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا یہیچ دیو گیکاسماں کو اوپر تھارے برسے والا  
 وَبِذَلِكَ قَوْلُكَ اِلَى قَوْمِكَ اور زیادہ دیگا انکو زور طرف زور تھارے یعنی فرزند دیگا تمکو تو کہ انکی مدد سے دفعہ دوسرا  
 پر قادر ہو گے پس میرا مانو کہ تم کو آجھ میں اور مست پھر جاؤ مجھ سے اور حکم آہی سے در احوال کہ مصر ہو  
 گناہوں پر قالو ایاہود مَا جِئْنَا بِبَيِّنَةٍ کہا انھوں نے اسی ہود نہیں لایا تو ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر ہو  
 صحت نبوت اپنی کے اور حال اُنکہ ہود علیہ السلام نے معجزے اُنکو دکھائے تھے انھوں نے اُنکو حساب میں  
 نہ لاکر کہا وَمَا جِئْنَا بِبَيِّنَةٍ اور نہیں ہم چپورنے والے معبودوں اپنے کو کہنے تیرے کہ تو کہتا ہے  
 ایک اللہ کی عبادت کرو اور سب کو ترک کرو وَمَا جِئْنَا بِبَيِّنَةٍ اور نہیں ہم واسطے تیرے ایمان  
 لانیوے اِنْ تَقُولُ اِلَّا اَعْرَافَكَ بعضُ الْهِنَابِ سَوَّاهِیں کہتے ہم تیری شان میں مگر یہ کہ اسباب پہنچا دیتی تھیں  
 بعضے معبودوں ہمارے نے ساتھ بُرائی کے سمجھ لیجئے کہ عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارا ادا  
 کو دیتا ہے تجھے انھوں نے دیوانہ کر دیا ہے کہ جو خلاف عقل باتیں تجھ سے سننے میں آتی ہیں قالوا اِنَّا نَشْهَدُ  
 اَللّٰهُ وَاشْهَدُوْا اِنِّيْ بَرِّحٰنٍ جَمَاعَةٍ كُنُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق میں شاہد کرنا ہوں اللہ کو اور تم  
 بھی شاہد ہو تحقیق میں میرا ہوں اس چیز سے کہ شرک لائے ہو تم میں دُونِہ فَعَلِدُوْا فِیْ جَمِيعَتِہُمْ لَا تَنْظُرُوْنَ  
 سوا خدا کے یعنی عبادت اُنکی میں غیر کو شرک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھ سے سب تم اور تمھارے بت پھر  
 دھیل دو تم مجھ کو ہلاک کرنے میں یہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ تنہا مقابل جمع کثیر کے زور اوروں  
 مالداروں کے ہوئے اور اس قدر مبلغ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کر کر میرے ہلاک میں جی کرو اور وہاں وہاں  
 اس اقتدار کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا کے طبع راقما اللہ کا جو ہوائے خطر ہو گیا  
 حامی جب ہووے خدا پھر خوف اعدا کا ہی کیا اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حق تعالیٰ اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّيْ  
 تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَمَنْ يَتَّكِفُ تحقیق میں توکل کی اوپر اللہ کے پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے اور اپنی  
 فہم اس پر چپور دی تمام اِنِّہِ اِلَّا ہُوَ اَخِذْ بِنَاصِیَتِہَا نہیں کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہے پستیانی  
 اُنکی یعنی مالک اُنکا ہے اور قادر اور غالب اس پر پستیانی پکڑنا مثیل مالکیت اور قدرت اور تصرف اُنکے کی ہے  
 اِنِّہِ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ تحقیق پروردگار میرا اور پر راہ سیدھی کے ہے حق اور عدل ہی جو میرا توکل کر گیا اُنکو  
 ضایع پھوڑ گیا بحر الحائق میں ہے کہ صراط مستقیم وہی ہے کہ حق پر تمام ہونہ ساتھ غیر اُنکے کے اِنْ تَوَكَّلْ اَحْضَدْ



اَبْلَغَكُمْ مَّا اَرْسَلْتُ بِرَالَيْكُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھ سے اور ثابت رہو پھر نے پیرس تحقیق بچادی جس میں نگو  
وہ چیز کہ بچا گیا تھا میں ساتھ اسکے طرف تمہارے ہلاکت کرنا تمکو اللہ و کتب مختلف رتی قومًا غیر کما اور جانیں  
کر دیا تمہارا پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمہارے ولا نضر و نرضیٰ اور نہ ضرر کرو گے اللہ کو کچھ پھر جانے سے اور  
دعوت حق ماننے سے اِنْ رَّبِّيْ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ تحقیق پروردگار میرا اور پرہیزگار کے نگہبان ہی ہے قول  
فعل و حال بند و نیک نگہبان ہی خدا نیک و بد جس کہ ہونگے ویسے دیو کا جزا جب کفار قوم ہوں گے علی بنیاء علیہ  
الصلوٰۃ والسلام ان باتوں سے پندیر رہو سے حکم الہی انکے عذاب پر آیا و لکن جاء امرنا فمجبنا ہودا اور  
الذین امنوا مع ربهم فمنا اور جب آیا حکم ہمارا ساتھ اسکے وہ چار ہزار آدمی تھے کہ سب کو ساتھ ہوں گے بچا دیا ہونے  
عذاب ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے و یجذبہم من عذاب علیہ اور نجات دی ہونے انکو عذاب کا بھی سے اور وہ  
ہوئے گرم دوزخ کی جہنم کہ انکے تھنوں سے گس کر نترنگا ہوں سے نکل گئی تمام انداموں کو انکے ٹکڑے ٹکڑے  
کر گئی وذلک عاد جحد فایا بات رہے اور یہ تھے عاد یعنی انار جو دیار استخاف میں دیکھتے ہو قوم عاد کا  
کہ انکار کیا انھوں نے ساتھ نشانوں پروردگار اپنے کے و عصوا و اسلئے اور نافرمانی کی پیغمبروں اللہ کے کی  
سمجھ لیجئے کہ ایک پیغمبر کا حکم نامناسب پیغمبر و مخالف امر کرنا ہی و اتبعوا امر کل جبنا و عینہ اور پیغمبر  
حکم ہر شے عدا کر ہونے کی یعنی نافرمانی کی اسکی کہ انکو طرف اللہ کے ہلا تاتھا اور فرمانبردار کی اسکی کہ انکو  
طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا و اتبعوا فی ہذہ الدنیا لعلہ فوہم البقیۃ اور پیچھے بھی گئے چچ اس دنیا کے لغت  
اور دن قیامت کے الا ان عاد اکفروا بھم خبر دار ہو تحقیق قوم عاد نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے کلا  
بعد العاد قوم ہودہ خبر دار ہو لغت میں واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دوری رحمت کی  
میں اور بعضوں نے ہلاکت کی لکھی ہیں یعنی ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور عدا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل تحقیق  
عذاب ہی اور یہ عاد والی تھے کہ حضرت ہود علیہ السلام جب مبعوث تھے نہ عاد ار کم کہ وہ عاد مانیتھے وہ قوم  
ممود کے ساتھ ہلاکت ہو و الی قومود آھا ہم صالحا اور بھیانکے طرف قبیلہ نمود کے بھائی انکے صالح کو اور  
اس سے اخوت نہی ہی قال لقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الیٰغۃ کہا صالح نے اسی قوم میری عبادت کرو اللہ  
کی نہیں کوئی واسطے تمہارے کوئی معنی عبادت سوا اسکے ہوا تھا کہ من الارض اسنے پیدا کیا تمکو زمین سے  
یعنی آدم کو کہ پدر تمہارا ہی خاک سے پیدا کیا اور تم سب اسکے لطف سے ہو و اسنجر کہ رفیقا اور زندگانی  
اور بقادی تمکو بیچ زمین کے مدارک میں ہی کہ عمر ہر ایک کی قوم نمود سے تین سو برس ہزار برس تک کی تھی  
ما تمھیں قدرت دی اور عمارت زمین کے تو کہ محل بننے بنائے اور پھر میں کھودیں اور درخت لگائے فاسنجر  
ثم توبوا الیٰہ پس بخشش مانگو اس سے یعنی ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت الہی کی عبادت



غیر اسکی سے اِنْ رَبِّیْ قَرِیْبٌ حَبِیْبٌ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہے وعا قبول کریں والا قالو کیا صالح نے قتل کیا  
 قَتَلْنَا مَرِیْضًا قَبْلَ هٰذَا کہہ انھوں نے اسی صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امیر رکھا گیا پہلے اس کے کہ دعویٰ  
 نبوت کا کرتا ہے تو یعنی ہم چاہتے تھے کہ تجھے پادشاہ اپنا کریں یا مشورت کا اپنا پتھر اوہن یا امیر رکھتے تھے ہم  
 کہ ہمارے دین میں تو متدین ہو گا اب جو تو یہ باتیں کرتا ہے وہ امید قطع ہوئی ہماری اَنَّهُمْ اِنْ عَصَوْا  
 یَعْبُدُوْا اَبَاؤُنَا وَاَنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ فَنُکْرِیْہِمْ سَمِعَ کرتا ہے تو ہم کو یہ کہ عبادت کریں ہم اس جن کو کہ عبادت  
 کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ سچ تک کے ہیں اُس جن سے کہ پکارتا ہے تو ہم کو طرف اُس کے کہ جنہ  
 اور ترک عبادت اصنام ہے شک قلوب میں دالنے والا اور گمان عقل کھوانے والا قَالَ یَقُوْمُ اَرَأَیْتُمْ اَنْ  
 کُنْتُ عَلٰی ابْنَتِیْ مِنْ رِبِّیْ وَاَتَانِیْ مِنْہُ رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّیْ فَنَنْصَرِفِیْ مِنْ اِلَیْہِ اِنْ عَصٰیَہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اسی قوم  
 میری کیا دیکھا تھے یعنی خبر دو مجھ کو اگر یوں میں اور دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اس نے مجھ کو  
 اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہی پس کون مدد دیو گی مجھ کو اور چھڑاویگا عذاب خدا سے اگر نافرمانی کروں میں  
 اُسکی تبلیغ رسالت میں پس میں تم کو طرف اللہ کے پکارتا ہوں اور تم مجھ کو طرف دین اپنے کے بلاتے ہو اور مجھ سے  
 جھگڑتے ہو فَاَتَنْزِیْدُ وُتَّیْ عِیْسٰی تَحْسِبُہٗ پس نہ زیادہ کرو گے تم مجھ کو سوا زبان کاری کے لکھا ہے کہ  
 قوم مود نے بعد جھگڑنے کے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف میں گذرا دعاسے صالح علیہ السَّلَام کے پھر  
 ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السَّلَام نے یہ معجزہ دکھا کر نائقے کے حق میں وصیت شروع کی وَیَقُوْمُ هٰذِهِ نَاقَةُ  
 اللّٰہِ لَکُمْ اٰیۃٌ فَذُرُوْهَا فَاَکُلْ فِیْ اَرْضِ اللّٰہِ اور کہا اسی قوم میری یہ ہے اونٹنی خدا کی واسطے تمھارے نشان  
 اور پر کمال قدرت اسکی کے پس چھوڑ دو اسکو کہ کھائی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنی رزق اسکا تم پر نہیں اور  
 نفع اسکا واسطے تمھارے ہے وَلَا تَمْسُوْہَا بِسُوْعٍ فَاِخْذُوْہَا بِعِزِّ رَبِّیْ اَبْقِیْہِمْ اور مت ماتھہ لگاؤ اسکو  
 ساتھ برائی کے پس پکڑ لگیا تمکو عذاب نزدیک یعنی ایوقت عذاب اسکا مہلت نہ کھائیگا وَعَفُوْہَا  
 پس باپنوکات دالے اس کے اور تفصیل اسکی سورہ قمر میں آو گئی پھر بچے اس کے نے پہاڑ پر چڑھ کر تین آواز کئے  
 صالح علیہ السَّلَام اسوقت قوم میں نہ تھے جب تشریف لائے لوگوں نے احوال اسکا بیان کیا فَقَالَ  
 تَمْنَعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلَاثَ اَیَّامٍ پس کہا صالح علیہ السَّلَام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین  
 دن بدھ جمعرات جمعہ اور ہفتے کو تم پر عذاب آو گیَا ذٰلِکَ وَعَدُ غَیْرُ مُکَدِّ وِبَ یہ وعدہ ہے کہ ہر تین  
 جھوٹہ کیا گیا لکھا ہے کہ بدھ کے دن منہ انکے زرد ہو گئے جمعرات کے دن سرخ ہوئے جمع کو سیاہ  
 پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا بِنَحْنِیْ صَالِحًا وَاَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعِیْ بِحِجَّتِنَا پس جب آیا حکم  
 ہمارا ساتھ عذاب اس کے کے نجات دی ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے ساتھ اس کے ساتھ فضل

اور بخشش کے ہماری طرف سے نہ ساتھ عمل انکے کے و من خزی یومئذ اور رسوائی سے اُسدن کے  
اور ہوسکتا ہے کہ مراد دن قیامت کا ہو ان ذلک هو الفوق العزیز تحقیق پروردگار مبراوی روز اور نجات میں  
پر ہے غالب ملاک اعدا پر ہے وَاَحَدُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّخْرَ اور پھر ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے اور اپنے ساتھ  
کفر کے آواز تہذیب کہ جبریل علیہ السلام کی تھی زرا المسمین ہے کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرو  
میں بیٹھ کر قبرین کھودیں اور عذاب کے منتظر رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھروں کے  
تکڑا کر ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبریل علیہ السلام صورت اصلی پر اپنے ظاہر ہو پانوں زمین پر  
سر آسمان پر پر کھولے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی  
رخسار سے چمکتے ہوئے بال سرخ بزرگ مرجان افق چھپ گیا نمودی بہہ حال دیکھتے ہی گھرو میں  
جا قبر و میں در آئے جبریل علیہ السلام نے لغو مارا کہ سو تو علیکم لعنة اللہ کیا رگی سب مر گئے گھرو میں  
انکے زلزلہ پر اچھٹیں گر پڑیں فَاصْبِرْ اِنِّیْ دِیْنُہُمْ جَائِزٌ پس فجر اٹھے یعنی ہو گئے چھ گھروں اپنے گئے  
مروے زانو پر گرے ہوئے کان کہ لَعَنُوا فِیْہَا کَوَیَاکَ نہ بستی تھی سچ گھروں کے وسیط میں ہے کہ حق  
تعالیٰ نے اس آواز سے جہان تک قوم نمودتے مشرق اور مغرب اور جنگل افد ہار میں سب کو ملاک  
کر دیا مگر ایک ابو زعال کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو زعال کون تھا فرمایا کہ قبیلہ شقیق کا باپ  
اَلَا اِنَّ مَثُوْدَ کَفَرُوْا دِیْنُہُمْ جَائِزٌ تحقیق قوم نمودنے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بَعْدَ اَلَمْثُوْدَ  
جنوار ہو لعنت ہو کو واسطے قوم نمود کے وَ کَفَدْ جَلَعَتْ دُسَلْمَا اَبُو اِہِیْم بِالْمِثْرَةِ اور تحقیق آئے بھیجے ہو  
ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہیں تین تھے جبریل اور میکائیل اور ہرئیل  
اور بصورت جو انون سا دہ روئے صاحب جمال کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹھے تھے  
یا ملاک قوم لوط کے یا دوام خلت کے یا ظہور میدانیہ کے کہ خاتم مغیرون کے ہوئے ایسے باپ کو ایسا بیٹا چاہا  
نظم بدر ہو کو تو اب اہو سپر ہو کو تو اب اہو صدق ہو کو تو اب اہو گہر ہو کو تو اب اہو مسور کر دیا  
جہاں مشرق سے مغرب اگر خرچ رسالت پر فرم ہو کو تو اب اہو سمجھ لیئے کہ جو کہتے ہیں تین فرشتے آئے  
تھے وہ تفصیل اسکی یوں بیان کرتے ہیں کہ ملاک قوم لوط علیہ السلام کے واسطے جبریل آئے تھے اور  
مردہ ولد ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کے واسطے لوط علیہ السلام اور اہل انجی کے اور  
مکان سے انکے موقوفات میں میکائیل آئے تھے عرض جب یہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آئے  
قَالُوْا سَلَامًا کہنے لگے کہ سلام بھیجے ہیں ہم تمہیں سلام بھیجا کر قَالُوْا سَلَامًا کہہا ابراہیم علیہ السلام نے انکے  
جواب میں سلام ہی میرا بھی تمہیں اور یہ نہ بھیجا کہ فرشتے ہیں جہاں سمجھ کر جہاں خلتے ہیں بیٹھ آیا



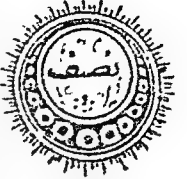
پنجے پھر پانچ ہر ایک کو پوچھا فرشتوں نے کہا کہ میں ایک بھی مومن ہو گا اسکے ہلاکت کا ہمیں کرم  
 نہیں جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان فیہا لوطا تحقیق اس کا نوین لوط اور مینان اسکے ہیں فرشتوں نے  
 کہا کہ ہم لوط اور اہل اسکے کو وہاں سے نکال دیں گے اِنَّ اِبْرٰهٖمَ لِحٰکِمٍ اَوَاہُ مُنٰیثٌ یَّحۡقِقُ ابراہیم البتہ تحمل والا  
 تھا شتابی بدکاروں سے بدلے کی نہیں کرتا تھا آپیں بھرنے والا تھا اور تاسف کرنے والا آدمیوں پر رجوع  
 کرنے والا طرف جناب الہی کے تھا سمجھ لیجئے کہ مذکور ان صفات کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ ابراہیم علیہ السلام  
 کا فرشتوں سے جھگڑنا بسبب سزئی دل اور ترجم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے  
تَوَسَّیْدُوْہُ لَوۡ تَہۡکِرُنۡ فِرۡشَتُوۡنَ نے کہا یا ابراہیم اِنۡکَ عَرَضٌ عَنۡ ہٰذَا اے ابراہیم منہ بھیر کے اس جھگڑے  
اِنَّہٗ قَدْ جَآءَ اَمْرٌ مِّنۡ رَبِّکَ یَحۡقِقُ اب آیا ہے حکم سرور و کار تیرے کا ساتھ عذاب آنے کے وَاٰتٰہُمۡ اٰیٰتِنَا عَذَابًا  
غَیۡرَ مَوۡدُوۡدٍ اور تحقیق وہ آئیوا لہے انکو عذاب نہ پھیرا جاویگا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے پھر فرشتوں  
 ابراہیم علیہ السلام کو رخصت کر کے توفیقات کا راہ لیا وہ چار بیتان تھیں ہر ایک میں لاکھ مرد و شیر زن  
 تھے جب سب قوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام وہاں تھے انکو سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا فِیۡہِیۡمَ  
وَصَاقَہُمۡ ذُرَّعًا اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ انکے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دلیں سمجھ  
 لیجئے کہ کراہت جہاندار کی تھی بلکہ انکی اچھی شکلیں دیکھ بدی قوم کی سے اندیشہ ناک ہو وَقَالَ ہٰذَا یَوْمَہٗ  
عَصِیۡتُ اور کہا یہ دن ہے سخت مجھ پر لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو کہہ دیا تھا کہ جب تک لوط چار بار  
 بدی پر قوم کے گواہی نہ دے ہلاکت پہنچو لوط علیہ السلام نے جہان کو کو دیکھا کہ تھیں خبر بدبار کی اس شہر والو  
 نہیں پہنچی تھی کہا کیا ہا شرم آئی ہے مجھ کو لیکن کہتا ہوں میں کہ بدترین عالم یہ قوم ہیں حیریل نے میکائیل کی  
 طرف اشارت کی کہ یہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام انکو لیکر شہر کو چلے دروازے میں پہنچ کر وہی  
 بات پھر کہی شہر میں اگر پھر کئی گھر میں پہنچ کر پھر ایک کا اعادہ کیا چار گواہیاں ہو چکیں بعضوں نے جہان کو کو  
 لوط علیہ السلام کے دیکھا اور وہ کو خبر کر دی یا زن نے لوط علیہ السلام کے اکابر قوم کو کہہ دیا وہ دروازے پر لوط  
 علیہ السلام کے آئے وَجَآءَہُ قَوْمُہٗ بِمُہۡرَ عَوۡنِیۡلَیۡہِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس قوم اسکی دینی ہوئی  
 طرف اسکے وَمِنْ قَبۡلُ کَاۡنُوۡا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ السَّیۡۡۡرَۃَ اور پہلے اس سے کیا کرتے تھے برائیوں کو اطاعت اور کو برتر  
 بازی اور صغیر زنی محلو میں اور سر راہ بیٹھنا استہزائے واسطے جب قوم نے دروازے پر لوط علیہ السلام کے اگر  
 جہان کو کو طلب کیا قَالَ یَقُوۡمُ ہٰؤَآءِ بَنَاتِیۡ ہُنَّ اَکۡہَمُ لَکُمۡ کہا لوط علیہ السلام نے اے قوم میری بہنیں بیٹیاں  
 میری انکو نہ مانگو وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمھارے ترویج ساتھ انکے بشرط ایمان ہوگی ایمان لاؤ اور اپنے نکاح  
 کرو یا شریعت میں انکے ترویج مومنوں کی ساتھ کفار کے ہو سکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے محال قوت اور کرم



اور جیتے بیٹوں کو فدا مہا لوٹا کیا بعضوں نے کہا ہے کہ مراد بنات سے انہیں کی عورتیں ہیں کیونکہ ہر غیر مرد است  
 ہے شریعت اور شقت کی راہ سے یعنی اپنی بی بی کو چاہو کہ شہر حلال بنیں **فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَحْزَنُوا فَيُخَفِّرَ**  
**وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُنْكَرِينَ** اور مت رسوا کرو مجھ کو سچ جہانوں میں کہے **الْبَسْ مِنْكُمْ دَجِلٌ وَشَيْدٌ** کیا نہیں  
 تم میں سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تھیں سپردے اور بدکاری سے باز رکھے **قَالُوا الْقَد عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَيْتِكَ مِنْ حَقٍّ**  
 کہا انھوں نے اسی لوط تحقیق جانتا ہے تو کہ نہیں واسطے ہمارے بیٹوں میرے کچھ حاجت **وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ**  
**مَا نَزَّلْنَاهُ** اور تحقیق تو جانتا ہے جو کچھ ارادہ کرتے ہیں ہم اُسے فاش نہ قالہ **لَوْ أَنَّ لَكَ بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ آوَى إِلَيْكَ دِينٌ شَدِيدٌ**  
 کہا لوط ہم نے جواب میں لنگے کاش ہوئی واسطے میرے ساتھ قطع تمھارے قوت کہ دفع کر تائیں تم کو یا جبکہ  
 پھر تائیں طرف قلعہ محکم کے لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام نے دروازہ بند کر لیا تھا دیوار کی آرائیں مجاہدہ کرتے تھے لھو  
 نے دیوار میں شخاف کر کر چاہا کہ اندر آویں لوط علیہ السلام مضطرب اور اندر ہو گئیں ہوئے فرشتوں نے جو انکا یہ  
 حال دیکھا **قَالُوا يَا لَوْطَ إِنَّا نُرْسِلُكَ لِنَصْلَحَ إِلَيْكَ** کہا اسی لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے  
 ہیں اور لنگے عذاب کو نازل ہوئے ہیں دل قوی رکھ کہ یہ ہرگز نہ پہنچ سکیں گے طرف تیرے واسطے ضرر اور اذیت کے لیے  
 کچھ تنجھو ضرر نہ دے سکیں گے تو یہاں سے باہر نکل اور ہمیں ساتھ لنگے چھوڑے جبریل نے پھر گے برہنہ پر اپنے  
 لنگے منہوں سے ملے سب اندھے ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے **حَذَرَكَ وَمَنْ مِثْلَكَ**  
 لوط کے جادوگر ہیں پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا **قَالَ نَسِرْ بِأَهْلِكَ بِقِطْعَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْهَيْكَ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَلَا أَهْلٌ**  
 پس لے چل لوگوں اپنے کو ایک ٹکرے رات کے سے یعنی تھوڑی رات گئی اور چاہے کہ نہ القہات کرتے  
 نہ منہ موزے تم میں سے کوئی یعنی سب اہل اپنے کو لیا کر بی بی اپنی کو کہ وہ کافروں **إِنَّهُ مَصِيبُهُمْ مَا**  
**أَصَابَهُمْ** تحقیق وہ پہنچنے والا ہے بی بی تیری کو جو کچھ پہنچا انکو یعنی وہ بھی مثل باقی ظار کے ہلاک ہوئی  
 لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کہ کب ہلاک ہونگے جبریل علیہ السلام نے کہا **إِنْ مَوْعِدَهُمُ الصَّبْرُ**  
 تحقیق وقت وعدہ عذاب انکے کا صبح ہے لوط علیہ السلام نے کہا ابھی صبح اور تی جبریل علیہ السلام نے کہا  
**الْبَسِ الصَّبْرَ بِقُرْبَيْبٍ** کیا نہیں ہے صبح نزدیک یعنی نزدیک ہے **فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا** پس جب ہمارا  
 حکم ہمارا ساتھ عذاب انکے کے جبریل کو کہا **اسنے اپنے بیٹوں پر اس شہر کو اٹھا لیا یہاں تک کہ آواز سنا**  
**حُرُوسٍ مِّنْ لَّنْكَ** کے اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا **اسنے گرا دیا اور اسنے ساتھ قدرت کاملہ کے جَعَلْنَا**  
**عَالِيَهَا سَافِلَهَا** کیا ہم نے اوپر اس شہر کا نیچے اسکے یعنی اُلٹ دیا **وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَابًا مِّنْ سَحَابٍ مِّمَّنْ**  
 بارش اور اس شہر کے اُلٹنے کے بعد پھر کنکر کی یا حیل نام ہمارا کہی کہ آسمان پر یا نام آسمان دیا کہ یا یا حیل  
 کہ نام دوزخ کا ہے یعنی وہ پھر آسمانی تھے یا چہنے اور وہ تھے **مَنْصُودٌ مَّقْصُودٌ مَّذْمُومٌ** تہ بہ تہ نشان کئے ہوئے ساتھ

لکیر دن سیاہ اور سفید کے یا نام اسکے جسکے ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عند مرتبہ  
 نزدیک پروردگار تیریچے واسطے عذاب انکے زاہدی میں ہے کہ ہر انکامک کے برابر تھا اور چھوٹا سا جو  
 اور ایک قول یہ ہے کہ پھر واسطے اس جہالت کے کہ اس دیار میں تھے جہاں کوئی اس قوم کا تھا  
 وہاں اسکے نام کا پتھر سر پر اسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہے کہ ایک شخص اس قوم کا حرم میں تھا جالیس دن  
 اسکے نام کا پتھر ہوا میں معلق رہا جب وہ دمانے نکلا سر پر کر اسکو ہلاک کر ڈالا وَالْحَي مِنَ الظَّالِمِينَ يَبْعِدُ  
 اور نہیں وہ پتھر عذاب کا ظالموں سے دور کیونکہ وہ مستحق اسکے ہیں کہ پتھر انہیں پرین ملے کیا جب  
 ظالموں پر پرین سنگ کہ اسیکے ہیں لایں انکے ڈھنگ وَالْمُؤْمِنِينَ أَخَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور چھٹے طرف اول  
 مدین کے یا طرف اہل بلدہ مدین کے بجائی انکے شعیبہ السلام کو قَالَ يَقُومُ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ عِشْرَةٌ  
 کہا ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہیں واسطے تمہارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اسکے  
وَكَا تَقْصُوا إِلَيْهِ الزَّانَاتِ اوست کم کروناپ کو اور تول کو إِنِّي أَذْكَمٌ مِّنْ خَيْرٍ تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو  
 سچ تو نگیری اور نعمت کے یعنی تم کچھ محتاج نہیں کہ خیانت کرو بلکہ دو تہذیبو تھیں چاہے کہ اپنے مال میں  
 لوگوں کو دہونہ اور ونحاحی رکھو وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ محیط اور تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے سب  
 اس خیانت کے عذاب دن لکیر نے والیکے سے سمجھ لیجئے کہ وصف دیکھا ساتھ احاطہ کے کہ صفت عذاب ہے واسطے  
 وقوع اسکے کہ ہے سچ دیکھئے اسدن عذاب تھیں لکیر لکیر کس طرف چھوٹ کر جا سکو گے اور وہ دن قیامت  
 کا ہے یا دن عذاب و ہلاکت انکے کا اور بعد ہی نقصان کیل اور وزن کے امر کیا ساتھ پورا کرنے انکے کے اور  
 یہ نہایت مبالغہ ہے وَلْيَوْمَ أَذْهَبُ إِلَيْكُمْ أَزْوَاجًا قوم میری پورا کروناپ اور تول کو ساتھ الضیاف  
 کے اور وہ قوم سوا اس تول ناپ کے خیانت سے اور بہہ کرتے تھے کہ جو مول لیتے انکی قیمت میں سے بھی رکھ لیتے  
 اور درہم اور دینار کے کناروں میں سے کات لیتے تھے سو فرمایا وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ آئینا ہائم اور ست کم کر کے دو  
 لوگو کو جو چیزیں انکی یعنی قیمت میں سے مت رکھو اور درہم اور دینار میں سے مت کاتو وَلَا تَقْصُوا فِي الْأَرْضِ  
مُقْسِدِينَ اور ست پھر و سچ زمین کے فساد کرنے بَقِيتُ اللَّهُ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال  
 بعد ترک حرام کے سے بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِمَفْضِيْظٍ اور نہیں میں  
 تمہارے گہماں کہ قبایح سے بچاؤں یا عذاب سے چھڑاؤں بلکہ میں رسول ہوں ناصح اور پیغام رسا چھپیر پیغام  
 پہنچا دینا ہے فقط بیٹ تم سے کرے جو جو دیکر کا دل و دماغ ہے میں ہوں رسول کہرا کام میرا بلاغ ہے  
 لکھا ہے کہ انبا علیہم السلام دو قسم تھے بعضو کو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسیٰ اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور بعضو کو  
 سفید علیہ السلام امین سے تھے کہ رحمت برکت نہیں رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے نام نہاد پڑھتے تھے





قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَوْنَاكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرَكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّهُمْ لَأَشَدُّ  
 بِحُكْمِكُمْ كِبَارًا ۚ تَتَرَبَّصُّونَ بِمَنْ يَأْتِيكُمْ بِهِمْ لَعَلَّكُمْ يُزْجَىٰ لَهَاجٍ ۚ  
 اے شعیب! کیا باز تیری حکم کرنی ہے تجھ کو یہ کہ چھوڑ دیں ہم اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے تو  
 یہ کہ ترک کریں ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بیچ مالوں اپنے کے جو کچھ کہ چاہیں بھی جس کم ناپنے یا کم تولنے یا نیت  
 رکھ لینے یا دہم اور دینار کا لٹانہ کاٹنے سے اَقْلَکَ لَا تَشَاءُ اَلْحَلِیْمُ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تَحْقِیْقُ تَوَالِیْبِهِ سَحْلٌ وَالْاِجْمَالُ اَدْمِی اَرَادَ اَلْبَاقِیَ  
 اے زعمین! یہ بات اُلٹ کر کہتے تھے مراد اس کی ضد لیتے تھے قَالَ یَقُولُ اَرَادَ یَعْنِی اَنْ کُنْتُ عَظِیْمًا یَنْتَظِرُ بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ  
 وَنَحْنُ قَبْلِی مِیْنَةً وَنَرْتَقِیْ اَحْصَا کَہَا شُعَیْبٌ اِی قَوْمِ مِیْرِی کِیَا دِیْجَا شُعَیْبٌ اَلْکَرِیْمِیْنِ اُوپر و لیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے  
 اور وہ اچھے اسے مجھ کو اپنی طرف رزق نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت یا نئے دولت  
 محال اور تمہیں اس سے دی اور سعادت روحانی عطا کی روای کہ میں اس کی وحی میں خیانت کروں وَمَا اُرِیدُ اَنْ  
اَتَّخِذَ لَکُمُ اِلٰہًا مَّا اَتَّخِذَ لَکُمُ عِزًّا اور نہیں ارادہ کرتا میں یہ کہ مخالفت کروں تمہاری طرف اس چیز کے کہ منع  
 کرتا ہوں میں تم کو اس سے یعنی جس سے تمہیں منع کروں گا اس سے آپ بھی باز نہ ہو گا یہ نہیں کہ تم کو منع کروں  
 اور آپ کرنے لگوں اِنْ اُرِیدُ اِلَّا اِلٰہَ صَلاَحٍ فَاَسْتَطِیْعُ نہیں ارادہ کرتا میں مگر کام سنوارنے کا تمہارے جہت  
 کہ طاقت رکھوں وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ اور نہیں توفیق میری مگر صح کام سنوارنے کے یا صحیحی منزل مقصود  
 مگر ساتھ ہر اور ہدایت اللہ کے عَلِیْہِ تَوَكَّلْتُ وَاللّٰہُ اِنِّیْٓ اِلَیْہِ رَاغِبٌ اور اس کے توکل کی ہے کہ وہ سب چیزیں راہی اور غیر  
 سب عاف ہیں اور طرف اس کے رجوع کرتا ہوں میں جس چیز میں کہ نیت کرتا ہوں میں وَبَقُولِیْ لَکُمْ اَسْمِعُوْنِیْ اِنْ  
یُخْبِرْکُمْ مِّثْلَ مَا اَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ اَوْ قَوْمَ هُودٍ اَوْ قَوْمَ طٰہٍ اور اچھے قوم میری نہ باعث ہو تو کو مخالفت میری یہ کہ پہنچ  
 جاوے تم کو مانند اس چیز کے کہ پہنچ گئی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صحر  
 اور قوم صالح عم کو آواز تر سے وَمَا قَوْمٌ لَّوْطٌ مِّنْکُمْ یُجْعِدُ اور نہیں قوم لوط علیہ السلام کی تم سے دور یعنی مکان  
 اور زمان میں تم سے نزدیک ہیں اگر تم گذشتہ سے عبرت نہیں لے رہے تم تو لے لے عیبت پکڑو وَاَسْمِعُوْا لَہُمْ  
ثُمَّ یَقُولُ اَللّٰہُ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پھر رجوع کرو طرف عبادت اس کی کہ پیش  
 غیر اس کی سے اِنْ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّوَدَّ یَحْقِیْقُ پروردگار میرا بخشنے والا ہے استغفار کرنے والو نیکو دوست رکھنے والا ہے  
 توبہ کرنے والو بخود و دو مجھے فاعل اور مفعول دونوں آیا ہے یعنی وہ دوست رکھنے والا ہے بند و نیک اور دوست رکھا  
 گیا ہے کہ بیکڑا سے دوست رکھتے ہیں حضرت مولانا یعقوب چرخ قاری سرہ شرح اسماء اللہ میں معنی و دو کی  
 یہ کہ لکھی ہیں کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سبب ظن کے اور دوست رکھا گیا دونوں کا جو حق میں یعنی وہ نیکوں کو  
 دوست رکھتا ہے نیک سے دوست رکھتے ہیں اور حقیقت میں محبت ان کی فرع محبت حق ہے کیونکہ اصل حق اور  
 احسان کہ موجب و دو اچھے سوا اس کے ثابت نہیں نظم عشق ہو جو نہیں ہر رافت حسن جانان سب الفت

اسکا کھڑا ہی جو وہ رنگ پر ہی ہم دیوانوں کے لئے آفت ہے قَالَ اَيَا شَيْبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرٌ اَحْتِاجُ تَقْوَاكَ  
کہا انھوں نے اے شعیب ہمیں سمجھتے ہیں بہت جو کچھ کہہ رہا ہے تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور کیے بالین  
جیانت نہ کرو اور یہ واسطے مقصور عقل اور عدم تفکر کے تھا یا خدا کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خلیفہ  
الانبیاء تھے انہی بات کی طرح نہیں سمجھتے تھے اور کہا انھوں نے وَاِنَا كُنَّا نَمُكِّفِنَا ضِعْفًا وَاَرْبَعًا دیکھتے ہیں تجھ کو  
درسیان اپنے ضعیف بصیر یا کم زور کو کہ كُلُّهُمْ اَشْكُ اور اگر ہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین  
میں ہیں اور ہم ان کو عزیز رکھتے ہیں البتہ سنگار کر دیتے ہیں تجھ کو وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِرَبٍّ اَوْ رَحِيمٍ تو اور ہمارے قدر  
اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کے یا موجب رجم کے ہو قَالَ يَقَوْمِ اَرْهَطِيْ اَعُوْذُ عَلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شعیب  
علیہ السلام نے اے قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہے اور دوستی تم سے وَاَتَخَذْتُمْ لِيَ  
وَرَاءَكُمْ مَوَدَّةً اور پھر تم نے امر الہی کو پیچھے پیٹھ اپنی کے والا ہو یعنی میری برادری کا لحاظ کیا اور اللہ کے حکم کو پشت والا  
اِنْ يَّجِيْ بِمَا نَعْلَمُوْنَ محض تحقیق پروردگار میرا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم گمیرنے والا ہے آگاہ ہے اس سے  
کچھ چھپا نہیں جبر اسوافت کے وَيَا وَاَهْلِيْكُمْ اَعْلَمُوْا اَهْلِيْ مَكَّا يَنْهَوْنِيْ عَمَلٍ اَوْ اَسِ اور اے قوم میری عمل کرو اور پر جگہ اپنے  
یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور کفر میں بھی عمل کرنا لاہوں اور اپنے کام میں قائم سوف تعلمون من  
يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ہر وہ ہو گا ذب ڈالبتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ آویگا اس کو عذاب کہ رسول کے  
اس کو بالیقین تمام ہلاک کرے اور کون شخص ہے کہ وہ جھوٹا ہے یعنی شاب تم جانو گے کہ میں حق پر ہوں یا تم  
وَاَرْفَعُوْا اِلَيَّ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ اور منتظر رہو اس کے جو میں کہتا ہوں تحقیق میں بھی ساتھ تمھارے منتظر ہوں وَمَّا  
جَاءَ اَمْرُنَا بِجَنَّتَانِ شَعْبًا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ کہ اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہنہ شعیب  
اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اس کے ساتھ رحمت کے ہماری طرف وَاَخَذَتِ الدِّيْنُ طَلُوْا الصَّحِيْحَ فاصبحی  
فِيْ دِيَارِهِمْ جَارَتَيْنِ اور پھر ان لوگوں کو کہ ظلم کیا تھا آواز تازہ نے کہ جبریل علیہ السلام کی تھی انھوں نے کہا سو تو آجیو  
یعنی مر جاؤ بس پس صبح اٹھیے گھروں اپنے کے سوز اور پر کرے گا كَانَ كَمْ يَبْعَثُوْا فِيْهَا گویا کہ نہ بے تہیج  
اِنَّكَ لَا بَعْدَ لَدِيْنٍ مگر بعد نہ ہو ثُمَّ وَاخَذَتْ اور لعنت ہے قوم مدین کو جیسی کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم  
نہود کو اہل مدین کو قوم نہود سے شبہ اس واسطے فرمائی کہ ہلاکت دونوں کی ایک طرح کے عذاب ہے حتی کہ جبریل  
علیہ السلام تھا تیسرے میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں ہلاکت ہو میں دو امتیں ایک عذاب مگر قوم  
شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن قوم نہود کو آواز تازہ جبریل نے کہ تھے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے  
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰی بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَصَلٰىهِ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ  
فِرْعَوْنَ اور تحقیق بھیجیا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانوں کے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور یہ بیضا تھا طرف







سختی دل اور خشکی دیدہ اور رنجت دنیا اور طول اہل اور بے حیائی شیخ ابو سعید خدری زح نے کہا کہ حق تعالیٰ نے  
 اس سورہ میں دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ و بناد اکھیری  
 دوسری حکم ازلی کہ سعادت اور شقاوت میں خلق کے مقرر ہو اپنی غیر خدائے اصلہ اللہ علیہ وسلم کی ہمت اس  
 خبر کے سے اور ہمت اس حکم کے سے فرمایا کہ پورھا کیا مجھ کو سورہ ہود نے قَامَا الَّذِیْنَ نَسُوا اَفْخِ النَّارَ  
 لَہُمْ فِہَا ذَخِیْرٌ وَتَنْہِیْتُہُمْ عَنْ اَنْ یَّجْعَلُوْا کُلَّ شَیْءٍ سِوَاہِ لَہُمْ سَبِیْلًا اَنْ یَّجْعَلُوْا کُلَّ شَیْءٍ سِوَاہِ لَہُمْ سَبِیْلًا  
 اور سختی سے اور آواز ضعیف سے زہیر آواز شدید کو کہتے ہیں اور استعمال اسکا ابتداء میں ساتھ لکھے گی آواز  
 کے ہی اور شہیق کا آخر میں فرد فرمادیا تھا کو سنتا ہی کون رافت و زح کے پنج سے گر چاہے ہیں گدھے  
 اور وہ اسی وکیل میں خلیلین فیہما ماد امین السموات والارض ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ آگ کے  
 جب ملک رہینگے آسمان اور زمین یہ کلمہ عرف عرب میں ہستگی کے واسطے آتا ہے یہ نہیں ہے کہ جنک  
 آسمان زمین ہیں جب ہی تاک یہ آگ میں رہینگے پھر نہیں رہینگے کیونکہ ارض سے دوام اہل نار اور انقطاع  
 ارض و سمان ثابت ہے پس یہ معنی ہیں کہ شقیہا ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اَلَا مَا شَاءَ رَبُّکَ مگر جو چاہے پروردگار  
 تیرا کہ انکو عذاب نار سے عذاب زہر میں گرفتار کرے یا اور طرح کے عذاب دے کہ دوزخ میں طرح طرح کے عذاب  
 میں ایک یہ بھی ہے کہ آگ سے جلاوے پس استنساخ و عذاب نار کے ہی نہ خلود سے دوزخ کے نہ  
 اِنْ رَبُّکَ فَعَالٌ لَّیْزِیْدُ تحقیق پروردگار تیرا کریم والا ہے کچھ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب و اَلَا الَّذِیْنَ یُتَعَذَّلُ  
 فِی الْجَنَّةِ خَالِدِیْنَ فِہَا مَا دَامِیَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جو لوگ کہ نیکیات کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہیں  
 ہمیشہ رہنے والے بیچ آگ کے جنک کہ ہیں آسمان اور زمین آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض غیر الارض  
 والسموات کے بدلے اس آسمان و زمین کے ہونگے فتوحات مکیہ میں ہے کہ دوام آسمان و زمین باعتبار  
 جو ہر نیک کے مراد ہے نہ باعتبار صورت کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فوق اور تحت ہے کیونکہ عرب والے  
 جو بالائے سر ہے اُسے آسمان کہتے ہیں اور جو زیر قدم ہے اُسے ارض کہتے ہیں پس جنک تحت اقد  
 فوق ہوں نیکیات جنت میں رہینگے اَلَا مَا شَاءَ رَبُّکَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ انکو نعم جبار سے زیادہ تر  
 مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہے یا اور ایسی نعمت دے کہ اسکی ماہیت بجائے کوئی مگر وہی کہ عالم نام معلوم  
 کا ہے اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قریب عن سواد اس قول کا ہے کچھ شرح اسکی بیچ سورہ توبہ کے آیت  
 ورضوان بہن اللہ لکبر میں مذکور ہوتی ہے سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں ذکر انکا سوجہ طلبت ہے  
 معالم میں ہے کہ اللہ اس آیت کا دانا تر ہے عطاء غیر محذوفہ بخشش ہے غیر کافی گئی یعنی کہیں نہیں نہیں تھا  
 پہلی گئی ہے فَلَا تَمْلِكُ فِیْ مِیْزِیْنِ تَحْتَا یَعْبُدُوْا ہُوَ کَاوِیْسُ ہونچ شک کے اُس چہرے سے کہ عبادت کرنے ہیں یہ کہ وہ شرک کرنا

ہے آخر ملاک کر دی گئی جیسے کفر پہلے استون کا موجب عذاب کا لگنے ہوا سمجھ لیجئے کہ یہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ  
 وسلم کو ہے اور مراد است ہے فَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ نہیں عبادت کرتے مشرک  
 ہوں کی مگر یہی عبادت کرتے تھے باپ انکے پہلے انہی نے یعنی ساتھ باطل کے وَأَقَامُوا لَهُمْ تَصَانُفًا  
خَيْرَ مَنْفُوضٍ اور تحقیق ہم پورا دینے والے ہیں انکو حصہ انکا عذاب سے در اخیال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ آتَيْنَا  
مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو تورات پس اختلاف کیا گلیج ایک کے نیو  
 نے اختلاف کیا بعض اہل ایمان لائے اور بعض کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن میں وَكُودَا  
كَلِمَةً سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقِصِي بَيْنَهُمْ اور اگر نہ ہوتی ایکیات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب  
 کے البتہ فیصل کیا جاتا در میان قوم موسیٰ علیہ السلام کے تو کہ مطلق ہلاک ہو جاتا اور حق نجات پاتا وَأَقَامُوا  
لِقِي شَيْءٍ مِنْهُ مُرَبِّهِ اور تحقیق کفار قوم تیرے کے البتہ تیج تک کے ہیں قرآن سے شک کہ گھیرا دینے والا ہے  
 یعنی وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور انکو قلع میں ڈالے اور عقل کو پر گندہ کرے وَأِنْ كَلَّمَا لَوْ بَعْضُهُمْ  
وَبَعْضًا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فَلَاحُ میں سے سب جاویدگار دبر و اس کے البتہ پورا دیا گیا انکو پروردگار تیرا اجر اعمال  
 کی کثافت میں ہے کہ لام کہا یا تو طبعی قسم ہے اور تین عوض مختلف الیہ اور مالانہ ہے اور تقدیر اسکی یہی ہے  
 وان کلمہ لوفیقہم اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان نافیہ ہے اور لما بمعنی الای ہے نہیں کوئی اگر تمام دیکھا پروردگار  
 جزا عمل انکے کی إِنَّهُمْ يَمُنُّونَ بِخَيْرٍ تحقیق وہ ساتھ اس خبر کے کہ کرتے ہیں خبر داری مَتَّ جزا دیا  
 جب تیرا کار ہے کہ سب کا سے وہ خبر داری فَأَسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ نہ پسندھا  
 وہ ج طرح سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور چھوٹے نے کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھ تیرے استقامت وہ  
 ہے کہ مستقیم ہو امر اور نہی پر ایمان قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے جب تک کہ منزل  
 وصل کو نہ پہنچے جہ جانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو مَتَّ طلب کرو تورات  
 سدا استقامت سمجھ استقامت کو قوق کرامت محمد بن فضل نے کہا کہ وہ چہرہ ہوئے اسکے سے سب  
 نیکیاں برکت ہووین اور ہوئے اسکے سے سب بدیاں بدہوں استقامت ہے شیخ الاسلام نے یہ بات  
 تسلیم کیا کہ اسنے بہت نیک کہا دلیل اسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے  
 کہا استقامت نظام الدین اولیا سے انکے پیش شیخ فرید الدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کروں کہا استقامت  
 ابو علی نسوی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعہ میں دیکھا میں نے پوچھا کہ سبب شیب کا آپ سورہ ہود میں کیا چیز  
 فرمایا فاستقم کما امرت ہے کہ نظم استقامت کمال شکل ہے جیسے ہی امر کو حاصل ہے يَا مَنْ حَلَّ خَدَانِي وراہ  
 میں امام اس مقام کے بخدا اور چہرہ کہ ہوو فضل حق پا کر دے بٹھا باہین ذوق جسکو حق نے دیا نہیں یہ مقام انکا ہے

فائدہ ہی رنج تمام ابو علی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہے کہ سر اپنے کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھے نظم خطرہ ماسوا نہ دل میں سمائے اور سر میں خیال غیر نہ آئے جی میں رافت بن دھائیں کیا ہو دھیان کچھ نہ ہو کیا کسا کیا ہو دھیان یہی بس استقامت ایجاں ہے یہی فوق کرامت ایجاں ہے ولا تطغوا اور مست حد گذرو انما تعجلون بحیث تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ولا تروا کونوا الی الذین ظلموا اور نہ چکھو طرف ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے ہیں یعنی اُن کے دوستی نہ کرو اور انکا کہانہ مانو اور اُن کے مددگار نہ ہو ظلم میں سیان تو ریح نے کہا کہ جو کوئی ظلم واسطے ظالموں کے ترلے یا سیاہی انٹی دولت میں ڈالے یا کاغذ اُن کے ماتحتین دے لکھنے کو وہ بھی ظلم میں انکا شریک ہے ایک پوچھا کہ اگر ظالم جنگل میں سپاس مارتا ہو اسے پانی دین کہا کیا جو مر جاوے کہا مر جانے دو مصرعہ ایسے جینے سے موت ہے بہتر پس حق تعالیٰ کمال رحمت اپنی سے فرماتا کہ میل طرف ظالموں کے مت کر و فتمسکوا النادر لیس لکے گی تم لوگ قتالکم من ذون اللہ من اولیاء شتم لا تنصرفون اور نہیں واسطے تمہارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تم سے دفع کرے پھر نہ مدد کئے جاؤ گے و اقم الصلوٰۃ طریقی الہما رد من لغائین الیک اور قائم کر نماز کو دونوں طرف دن کے اور بکتی ساعتیں رات کے سمجھ لیجئے کہ دن کی طرف اعلیٰ میں نماز صبح چوتھے طرف اسفل میں نماز ظہر اور عصر ہے اور ساعات شب میں نماز مغرب اور عشاء ہے لکھا ہے کہ عمر بن عبد ربہ نے فرمے بیچا تھا ایک زن صاحب جلال خرمے خریدنے کو آئی کہا خرچہ اچھے گھر میں ہیں وہ گھر میں گئی اسکو بونہ لیا پھر ایک وقت پشتیان ہو کر حضور نبوی میں روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت اتری کہ ان الحسنات بذہین السبک تحقیق نیکیاں یعنی نمازین پانچ وقت کی لیجا بی ہیں اور جو کرمی ہیں برائیوں کہ سوا کبر و ن کے ہوں حضرت پوچھا کہ نماز عصر کی توتے میر ساتھ پڑھی تھی اسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہ کفارہ اس گناہ تیرے کا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خاص اسنے واسطے ہی فرمایا نہیں عام سب لوگوں کے واسطے ہے جیسا کہ صحیحین میں ابن مسعود مروی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام اس شخص کا ابوسحیل قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں اور مؤید اس حدیث ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس والجمعۃ ای صلوٰۃ الجمعۃ ورمضان لی رمضان مکفرات لما بدھن اذ البشۃ البکا ورواہ مسلم یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچوں اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ دیگر اور روزے رمضان کے تاروزہ ماہ رمضان دیگر دور کرینوالے ہیں گناہوں کے کہ درمیان میں واقع ہوئے ہیں جسوقت پڑھیں گے گناہ کبیرہ کے وہ ہنیں بخشے جانے کے مگر ساتھ توبہ کے روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغائر سب نماز چنانچہ سے بخشے گئے تو جمعہ کے واسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے معاف ہووے گا تو رمضان کے کفارہ ہوگا کہتے ہیں ہم کہ یہ اعمال مکفر ہیں اگر ایک ہو اور دوسرا ہو جائیگا مثلاً اگر ایک نے نمازین مقصور کیا جمعہ مکفر ہوگا اور اگر جمعہ میں یا دونوں میں

تقصیر کی رمضان منع ہو گا اور جب سب کو خوب ادا کیا اور علی نور ہے مثل اس شخص کے کہ بہت چراغ روشن کئے  
 کہ ہر ایک روشنی خانے کی واسطے کافی ہے بیت نور طاعات سچ ہے کراہت ماحی ظلمت و معاصی ہے نہ  
 بحر الحقائق میں جس کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے سچ دونوں طرف دن کے اور سعات شب کے ظلمات کو ان اوقات کے  
 کہ حواج نفسانی میں صرف ہو ہیں دفع کرتے ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ حسات کہنا ان اربع کلمات کا ہی  
 سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ذلک ذکر الی اللہ ذکرین یہ فرمان اور یہ وعدہ نصیحت ہے واسطے  
 ذکر کرنیوالوں کے وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ الْغَافِلِينَ اور صبر کر جالانے پر امر کے اور بچنے پر بھی سے پس تحقیق  
 اللہ نہیں ضائع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالوں کا سمجھ لیجئے کہ بیت مظہر بجائے مضمر لانے میں جس اشارت  
 یعنی جس صبر حسان احسان گزرت فَلَوْ كَانَ مِنَ الْغَافِلِينَ اولاً بقیتہ میں کیوں نہ ہوئے  
 ان فرعون میں سے کہ پہلے تم سے تھے صاحب عقل اور شعور يَتَّبِعُونَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ الْأَقْلِيلَ لَا يَتَّبِعُونَ انجمن  
 کہ منع کرتے تھے معذروں کو فساد سے سچ زمین کے تو کہ عذاب نہ اترے لیکن تھوڑے تھے ان لوگوں میں سے کہ نجات  
 ہمنے انکو عذاب گزرے ہووں میں سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا اَقْبَدُوا وَكَانُوا  
 حُرِّمِينَ اور یہ وہی ان لوگوں نے کہ کافر تھے اس چیز کی کہ دولت دی گئی تھی سچ اسکے یعنی اپنے آرزوؤں کی  
 متابعت کئی وہ ہیں گنہگار کفار وَمَا كَانُوا لَكَ بِعِلْمِكَ الْفَرَى بَطْلَمَ وَاهْلَاهُمْ مَصْلُوحُونَ اور تحار پروردگار تیرا کہ ہلاک  
 کرے بے بیوں کو ساتھ شرک کے اور حال انکہ اہل اسکے صلاح میں لایں والے ہوں درمیان ایک دوسرے  
 کا سون کو یعنی فقط شرک سے ہلاک نہیں کرتا جیتک کہ فدا اور ظلم ساتھ اسکے نہ ملے ہیں سے کہتے ہیں کہ  
لِلْمَلِكِ يَفِي بِالْعَدْلِ مع الکفر ولا یبقی بالظلم مع الاسلام نظم عدل سے جان بچائے ملک ظلم ہو تو کیونہ  
 جائے ملک رہتا ہے ملک کافر عادل اور نہ باظلم مسلم عامل وَكُوشَاءُ رَبِّكَ لِيَجْعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً  
 اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کہ مالوگوں کو است ایک دین واحد پروردگار بَرَّ الْوَنَ مُخْلِفينَ اِيْمَنَ دَعَا رَبَّكَ اور  
 ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل میں جیسے یہود اور نصاریٰ اور مجوس مگر سب کو مہربانی کرے گارڈ  
 تیرا اور راہ ایمان کی دکھا دیگا جیسے مکے والے جو مسلمان میں یا یہ کہ مختلف زمین کے روزی میں کوئی تو نگہ  
 کوئی درویش ہو گا مگر یہ کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِنَا لَكَ خَلْقُهُمْ اور یہ  
 سدا کیا ہے انکو اور واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے راہ پانیوالو کو وَمَتَّ كَلِمَةً رَبِّكَ لَامَلْنِ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ  
 النَّاسِ اَجْمَعِينَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی جو فرشتوں سے کہی تھی کہ البتہ پھر و گناہ و زح کو گنہگار جو  
 سے اور آدمیوں سے لکھے وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَبِّئُكَ بِهٖ فَاَدَّكَ اور ہر ایک بیان کرتے ہم  
 اوپر تیرے خبروں سے پیغمبروں کے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے دل تیرے کو یعنی فائدہ و اجار





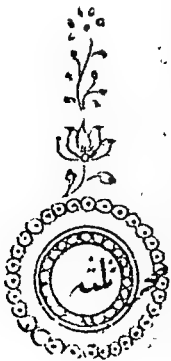
یا یہ حروف مقسم بہ ہیں اور جواب قسم کا بغیر ایدان وغیرہ کے بطریق ثانیہ ہے کہ فَلَکَ آیَاتُ الْکُتُبِ  
 الْمُبِیِّنَاتِ یہ آیتیں کتاب بیان کرنیوالے کی ہیں بحر مواج میں ہے کہ الوا مبتدأ ہے پہلا اور نکت  
 مبتدأ ہے دوم اور آیات الکتاب المبین خبر مبتدأ دوم کی ہے اور یہ جملہ مبتدأ اول ہے اور ایدان نکت  
 کہ واسطے بعید کے ہے اور یہاں اشار الیہ قریب ہے واسطے تعظیم کے ہے تم کلامہ اور کتاب مبین یہ سورہ  
 کہ ظاہر ہے اعجاز اسکا یا ہویدا ہیں معانی اسکی تامل کرنیوالوں پر یاروشن کرنیوالی ہے یہ سورت قصہ کو کہ  
 یہود نے سوال کیا چنانچہ روایت ہے کہ علمائے یہود نے بعضے اشراف قریش عرب کے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوب کا تمام سے طرف مصر کے کیا تھا یہ سورت نازل ہوئی  
 بحر مواج میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام پوچھا یہ سورت  
 نازل ہوئی حضرت اس کے اوپر بھی اس نے جو موافق تورات کے ہے کم وزیادہ پایا پوچھا کہ من حکمت حضرت نے  
 فرمایا علمنی ربی صدق حضرت کا کہ یہ ظاہر ہوا السلام لایا انا انزلناہ فہذا انکسر ہنگام تحقیق انا رہنے اس  
 سورت کو پڑھنا عربی زبان میں لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُونَ تو کہ تم سمجھو اور حجت ثبیر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان میں سمجھتے  
 نہ سمجھتے تھے نَفَضَ عَنْکُمْ الْقَصَصَ بیاں کرتے ہیں اوپر تیرے بہترین قصہ کہ پڑھا جاوے عالم میں ہے کہ یہ  
 واسطے شامل ہونے اسکے کے ہے عجائب اور غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر عین المعانی میں ہے کہ یہ  
 قصہ سب قصوں سے حسن القصص ہے اور وجہ اسکی یہ ہے صاحب اسکا بھی سب آدمیوں سے حسن القصص  
 تھا بحر مواج میں ہے کہ اس القصص واسطے ہے کہ اور قصے دشمنوں میں ہوتے ہیں یہ درمیان دو دشمنوں  
 واقع ہے یا اور قصے یا دوستی کے سبب ہوتے ہیں یا دشمنی کے اس میں بعضوں کی دوستی بعضوں کی دشمنی  
 کا بیان ہے یا یہ صرف قصہ ہے امر اولہی اس میں بخلاف اور قصوں کے کہ متضمن اوامر اور نواہی ہیں  
 یا قصہ تمام ایک سورت میں ہے بخلاف اور قصص کے کہ کچھ کہیں ہیں کچھ کہیں یا اس قصے میں بعد ذکر  
 ایدان کے بیان عفو یوسف ہے بخلاف اوروں کے کہ بعد ایدان ذکر وقوع انتقام ہے یا اس قصے میں صبر  
 بلا پر اور شکر ہے بغیر اور احسان ہے ایدان پر کہ حسن اخلاق کرنا ہے یا اس قصے میں ذکر ابرار ہے ذکر کفار  
 یا یہ قصہ متضمن بہت حکایتوں کو ہے طرح طرح کے کہیں خواب کہیں چاہ کہیں بکنے کے کہیں حشمت  
 یوسف کے کہیں محبت زلیخا کی کہیں وصال یعقوب کی یا یہ قصہ نجات پانے کا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہے  
 اس واسطے حسن القصص ہے بحر الحقائق میں ہے کہ اس واسطے ہے کہ مشابہت تمام ساتھ احوال انسان  
 رکھا ہے اگر تاویل کریں یوسف کو ساتھ دل کے اور یعقوب کو ساتھ روح کے اور جیل کو ساتھ نفس کے اور قوی اور حوا  
 ساتھ برادران یوسف کے لکھا ہے کہ بعض صحابہ نے حضرت یوسف کو ساتھ ایت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہیں نیکتر

خبر ہوئی يَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ سَاعَةً کے کہ وحی کی ہم نے طرف تیرے یہ سورۃ مفرود وَ اِنْ كُنْتَ  
مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت کے البتہ غافلوں سے یعنی یہ قصہ نہیں جانتا تھا  
 اذ قال یوسف کابیہ یا در اُس وقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام  
 تھے لکھا ہے کہ یوسف بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ کنارہ پد میں خواب راحت میں مشغول تھے ناگاہ سہرا  
 ہو کر سردار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹے کیا ہو لکھا ہے کہ يَا اَبْنٰى اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسُ  
وَالْقَمَرُ اے باپ میرے تحقیق دیکھا میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور میں کوہ بلند  
 چرخا تھا گردانے نہرین جاری اور درخت بنر تھے کہ آسمان سے یہ ستارے اور آفتاب اور مانتاب اترے  
 اور میں انکو دیکھتا تھا کہ يَتَنَزَّلُوْنَ عَلٰى سَاجِدَةٍ دیکھا میں نے انکو واسطے میرے سجدہ کرتے ہوئے بیت مہ و مہر گیارہ  
 ستاروں کے ساتھ تھے سجدہ کرتے تھے سب آج رات سمجھ لیجئے کہ ضمیر ہم کی اور ساحدین کی واسطے ذوی  
 العقول کے مخصوص ہے اور یہاں کو اک اور شمس و قمر کے باعتبار معنی تفسیری کہ گیارہ بھائی اور خالہ اور باپ  
 یوسف علیہ السلام کے ہیں یہ خواب سکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ رفیع ملیگا گیارہ ستارے  
 گیارہ بھائی ہیں اسکے اور مہر و ماہ میں اور بی بی میری ہم سب اسکی تعظیم بجالاویں گے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہ  
 خواب سننے بغیر سمجھ کر قصہ جان کا اسکے کریں گے اس سب کا يَا بَنِيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى الْخَوَلَا  
يَا اَبْنٰى کیدگا کہا اے بیٹے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہامت بیان کچھ خواب اپنے کو اور بھائیوں  
 اپنے کے پس مکر کریں گے واسطے ہلاکت تیری مکر کرنا کہ ربیب و سوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ  
عَدُوٌّ مُّبِينٌ تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہے ظاہر و کذالک اور چرچ سے تھے برگزیدہ  
 ساتھ اس خواب کے کہ دلیل شرف اور ثناء تفوق تیرے کا ہے اور بھائیوں کے اس طرح بھینکنا  
مَرَّتْ بِكَ پر گزیدہ کر گنا تھکوپروردگار تیرا ساتھ پادشاہی اور فرمانروائی کے وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَوَالِفِ السَّعَادَاتِ  
 اور سکھا دیکھا تھکوپر تیرا ناخوابوں کی یا تاویل باتوں مشکل کی جو کتب مترہ میں ہیں وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَوَالِفِ السَّعَادَاتِ  
وَعَلٰى اِلٰى يَعْقُوبَ اور پوری کر گنا لغت اپنی کہ بنوت ہے اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے یعنی تیرے بھائیوں  
 یہ معنی لکے قول پر ہیں جو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو پھیرتے ہیں یا اور نسل یعقوب کے کہ انبیاء انہیں  
 میں اگر گنا یہ بغیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمانی سجدہ کرنے کو بغیر ساتھ پادشاہت کے کیا کہ اُس وقت  
 سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہیں کہ بغیر خواب کی احادیث تک ہوا  
 و تم سے جملہ علیحدہ ہے معطوف کذلک پر اور ہو سکتا ہے کہ داخل تفسیر میں ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور  
 انبیاء و اہرام بنیہ کو بغیر ساتھ حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہے اور ستارے بعد نبوت

باقی رہینگے بہہ دال میں کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت اور رفعت بعد مرگ رہے اور آخرت کی بھی مملکت  
 ملے اور گیارہ ستارے گیارہ بھائی میں اور یہ کہسے حق میں بھی ثبات ہے تمام نعمت کی کہ کوکب شہنشاہ  
 میں اس واسطے آل یعقوب کو اوپر تم نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر یہ سب داخل ہے تعمیر خواہ میں  
 اس واسطے کہا ہے کہ جیسے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر میں اور بعضے کہا ہے جو میں جنہا کہ  
 عقوق پدر اور ایذا برادر اور دروغ فاکلہ الذنب اور قلعیت رحم حال انکہ انبیا کیار سے معصوم میں جواب تھا  
 یہ ہے کہ یہ ہوا حال انہی قبل بلوغ یا بعد بلوغ قبل نبوت ہوئے میں اور جائز ہے کہ بنی سے کبیرہ قبل وحی سے  
 بسبب قدرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی معصوم کہتے ہیں اور انکے اعمال قبل بلوغ تھیں  
 ہیں لیکن یہ خلاف اہل تواریخ ہے کیونکہ اہل تواریخ نے اوقت میں انکو کہا ہے اور ظاہر ہے کہ باپ  
 جو یوسف علیہ السلام کو انکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی بوسے صغار کے کیا حوالے کرتے اور انھوں نے خود کہا ہے  
 کہنا خاطیہ قبل بلوغ کے گناہ کہاں ہے اور یعقوب علیہ السلام نے وعدہ استغفار کیا ہے کہ یوسف استغفر لکم  
 ربی یہ بھی دال ہے کہ وقت عصیان کے کہا رہے کیونکہ صغار پر گناہ کہاں ہے جو محتاج استغفار کا ہو ہوا  
 ہو کتاب ہے کہ بچپن میں کچھ خطا ہو اور بعد بلوغ وہ برعلوم ہو اور گناہ سمجھ کر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام  
 نے کہی باتیں خلاف واقع کے کہی تھیں اور تبا ویل درست تھیں پھر کہا اطع ان بقدر خطیئہ جواب ابراہیم عم  
 بیج حالت بزرگی اور پیغمبری کے کہا تھا اور مقام کمال میں ترک اولی بھی ذلت ہے اس واسطے مانگی مغفرت ہے  
 والد اعلم بتجائق الامور کہ یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے یوسف تمام کر گا اللہ نعمت اپنی اوپر تیرے  
 اور بھائیوں تیرے کے گا اِنَّهَا عَلٰی اَبْوَابِكَ مِنْ قَبْلِ اِنَّا اَرْسَلْنَا رَحْمَةً لِّكَ وَارْسَلْنَا نَحْمَدُكَ لَوْ اَنَّكَ كُنْتَ تَعْلَمُ  
 تیرے کے پہلے اوقت سے پہلے تجھ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ تمہیں پروردگار تیرا  
 جاننے والا حکمت والا ہے جو لائق ہی وہی کرتا ہے لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَآخُوهِ اٰیَاتٍ لِّلْمُتَذَكِّرِيْنَ  
 تحقیق میں بیچ قصے یوسف علیہ السلام کے اور بھائیوں انکے کے نسیان قدرت کی اور دلیلین حکمت کی واسطے  
 پوچھنے والوں کے اور غیر انکے کے اگرچہ یہ قصہ ایک معجزہ ہے لیکن اس میں حکایات میں ہر حکایت یہ تحریر واسطے  
 آیات کہا سمجھ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین دونوں یہ ایک مانگ تھے اور چھ  
 ایک مان سے یہود اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زریاہون اور شیمون اور یہہ مائین دونوں اسپین میں تھیں  
 اور چار دوسرے دونوں یون سے تھے دال اور یثالی اور جاد اور اتر جب یوسف علیہ السلام یہ خواب باپ  
 کہا باپ نے وصیت اس کے اختفا کی کی اور مردہ اجنیا اور تمام نعمت دیا بعضے بی بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیوں  
 کی یہ بات سنتی تھیں شام کے وقت جو بھائی انکے گھر میں آئے انھوں نے یہ حال بیان کیا انکو حیران کیا اور



تذیر رفع یوسف علیہ السلام میں مشغول ہوئے اِذْ قَالُوا الْيُوسُفُ وَآخُوهُ احْبَبَ اِلَىٰ اِبْنَانَا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ  
یا ذکر اسکو جو وقت کہا بھائیوں نے یوسف کے آپس میں البتہ یوسف اور بھائی اسکا دنیا میں پیارے ہیں طرف باپ  
ہمارے ہم سے اور حال انکہ ہم ہیں جماعت زبردست اور وہ کم زور کم سال پس لائق تھا کہ ہمیں دوست رکھنا  
اور جوان دو ضعیفوں کو ہم دس اقویاء سے زیادہ چاہتا ہے اِنْ اَبَا نَا لَیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ تحقیق باپ ہمارا البتہ  
غلطی ظاہر کے ہیں راہ صواب سے یعنی اس معاملہ میں رائے اسکی خطا پر بیت رکھے اسنے الفت ہی  
ہم سے نہیں پدری بڑا فی ضلال میں تیر میں ہیں کہ شیطان نے جو بہ بات سنی سر مرد میں کرانکے  
پاس آیا اور کہا یوسف تم سب کو غلام کر گا کہا پھر تذہیر کیا ہے کہ اِنْ اَقْبَلُوْهُ یُوسُفُ وَاَوْطَرُوْهُ اَرْضًا لِّیَخْلُ  
لَکُمْ وَجْہًا بَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِہٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ مارد الو یوسف کو یا دال دو اسکو کسی زمین میں تا خالی ہو  
واسطے تمہارے منہ باپ تمہارا کہ وہ ہو گا تو تم میں کو چاہیگا اور ہو جاؤ تم بھیجے گمانے یوسف کے سے  
قوم صلاحیت والے یعنی تو بہ کر نیوالے بعض کہتے ہیں کہ یہ بات دان نے کی قَاکَ قَاکَ لَکُمْ فِیْہِمْ لَا تَقْنٰوْا یُوسُفَ  
وَالْقَوْمَ فِیْ غَیْبَتِ الْحَبْلِ یَلْقَیْہُ بَعْضُ السَّیَّارِ اَنْ کُنْتُمْ فَاعِلِیْنَ کہنا ایک کہنے  
والے نے انہیں سے کہ یہود اٹھا یا رو میل ست مارو یوسف کو کہ ہے بخت رکشتن سگناہ اور دال دو اسکو  
کہہ اور کنوئیکے تا اٹھا لیوے اسکو کوئی راہ گہ اور کسی اور ملک کو لیجا و عرض مختاری اسکا گمانا ہے سو یوں کرو اگر تم  
کام کر نیوالے ساتھ مشورت میری کے نظم کہیں دشت میں ہو یک ایسا کو کہ ومان کار و لکے ہو منزل کی جا  
سے اس کو یے میں گر آئے دکھانا ہی جو کچھ دکھائے کہ تاپانی بھرنے لئے ومان جو آئے تو اسکو کھال اپنے  
لے ساتھ جائے غلام اپنا کر لے سے پال لے یہاں ہم ہوں خوش ومان یہ جیتا رہے اسی بات کو سنے  
کر کر لیا کہا بس یہ تذہیر ہے ارجمند اسی پر عرض کر کے سب اتفاق پدر کے گئے پاس با صد وفاق کہ  
جیلے سے یوسف کو لیجائے جو ٹھانا ہے لیکن سو کر آئے حاصل قصہ کا یہ ہے نظم کہ انوان یوسف پدر میں  
لگے عرض کرنے ہی رافقا کہ کچھ اندون جی رہے ہی او اس کریں سیر سبزہ تو او میں جو اس اجازت اگر ہو تو یوسف  
کو بھی لئے جائیں اسکا بھی خوش ہوئے کہ سبز وہی ومان یہ بھانا ہوا بہارا ہی کل بھیج لایا یعقوب عم  
نے فرمایا کہ میں اسکے بچہ میں گرفتار ہو دنگا بھائی مایوس ہو کر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور تماشے اور سبزے  
انکو شوق دلا یا وہ بھائیوں کو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام  
فکر میں رہے قَالُوْا یَا اَبَا نَا مَا لَکَ لَا تَأْمَنَّا عَلٰی یُوسُفَ وَاِنَّا لَنَاصِحُوْنَ کہہا ہر اور ان یوسف علیہ السلام نے اسی  
باپ ہمارے کیا واسطے تیرے کہ نہیں میں جانتا تو تم کو اوپر یوسف کے اور حال انکہ ہم واسطے اسکے خیر خواہ ہیں اور نہایت  
مہربان اَرْسَلْہُمْ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعُوْنَ وِیْلَعِبُوْنَ وَاِنَّا لَنَحَافِظُوْنَ بھیج دے اسکو ساتھ ہمار کل صحرا کو کہیت پھر کھا



میوسے وہاں کے اور کھیلے تیر خلا کر اور شہر دوڑ کر اور دم واسطے اسکے محافظت کرنیوالے ہیں نظم بہ لڑکا ہی کھیلے  
 کا کھا دیا وہاں ہیں ہم نیک خواہ ایک اور جہان نام لکھے نہیں کچھ زبانوں کہ ڈر کیا ہی انا لہ کا قطن کا  
 اِنِّیْ لَکُمْ نَبِیٌّ اَنْ تَذْهَبُوْا بِہٖ وَ اَخْفُ اَنْ یَّاْکُلَ الذِّبُّ وَ اَنْتُمْ عَمٰی غٰفِلُوْنَ کیا یعقوب علیہ السلام نے تحقیق میں علمین  
 کرنا ہی مجھے یہ کہ لیا و تم کو میرے پاس سے کیونکہ اسکی جدائی مجھ پر شاق ہی اور بن دیکھے اسکے صبر  
 کر سکا ہی اور دیا ہوں یہ کہ کھا جاوے اسکو بھیرا کیونکہ جہاں تم چلے ہو وہاں ارنگی کثرت ہی اور تم یوسف سے  
 غافل ہو نظم کہا اسکے یعقوب نے بس وہیں کہ ہوتا ہی دل میرا اندوہنگین نہیں چاہتا اسکو لیا و تم جدائی کا غم  
 دکھلاؤ تم کرو غفلت اور غمت دھڑکا ہی یہ نکھاوے کہیں گرگ لڑکا ہی یہ قالو الذی اکل الذیب و شق  
 عصیر انا ذالک خسران کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھا جاوے اسکو بھیرا اور حال انکہ ہم جماعت زبردست  
 ہیں ہر ایک ہم میں سے دس تیرون کے مقابلے کی قوت رکھتا ہی تحقیق ہم سوقت زیاں کاروں سے ہوں جب  
 یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیونگنا اور یوسف کا دل بھی طرف کشت وشت کے مائل دیکھا چارنا چار کوہ  
 مفارقت و لہر دھرا اور رضا بقضا دیکر یوسف کو ہلوا کر شانے سے سوئے خبر بن سلجھا کر بھر پوشتاک نقیس ہنسا کر ناخو  
 الوداع کہ دروازہ کغان پر تھا ساتھ آئے اور روتے تھے اسطرح نظم کہ شکر تر تھا تھا ہر یک کا دل تھے لیجائے  
 والوں کے دل تحت سل قمیص خلیلی کہ جنت کا تھا بھر کیا کہوں سو کر اہست کا تھا جب آتشیں ڈالا تھا انکے تین  
 تو بھیجا تھا اللہ نے بس وہیں اسی سے ہوئی نار گلزار تھی کہ برد اسلاما ہوئی نار تھی وہ باز وہ باندھ اسکے تعویذ و  
 کیا رخت اسکو بصد خطرار یوسف علیہ السلام نے جب باپ کو گریاں دیکھا ایسے روئے کہ سردار بدخوشتاں  
 الماس ترو میں پروئے اور کہا ہی بدربسب اسقدر خطر اب کا آپ کے کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا  
 بیت دل تیرے جانے سے گھبرا نا ہی آہ تو نہیں جاتا ہی جی جاتا ہی آہ اے یوسف تو مجھے فراموش  
 کیجو میں تجھے نہیں بھولنے کا مصرعہ یاد دہیری میں رہو نگا جب تلک ہی دم میں دم اور بیٹوں کو گھبانی یوسف  
 میں مبالغہ تمام فرمایا انھوں نے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر چڑھایا اور لے چلے نظم بظاہر دم مہر بھر  
 ہوئے محبت بصد رنگ کرتے ہوئے کبھی چوتے سر کبھی دست دیا چلے گو دین لے بہر و لا جو پہناں ہو  
 چشم یعقوب سے تو دلکی نکالی حسرت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو جنتک یہ نظر آئے تھے دیکھ دیکھ نار  
 زار روتے تھے جب مدنگاہ سے لگے برھے آپ واپس لکرتے اپنے گھر آئے فلما ذہبوا بہ پس جب لگے  
 بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر نظم جفا پر جفا اور غضب پر غضب لگے کرنے اس نازنین پر وہ ب کہ صحرائے  
 پر خار میں جا تا رہا دیا گو دے اپنے بس لکھا چلے لیکے کاندھے پہ گھر سے چڑھا سکو آگے کھل میں بھریوں کیا چلا یا سیاہ سے  
 نار مار رولا یا بدست تم زار زار وہ نازک قدم جسے گل مار تھا جرات رسان اسکو ہر خار تھا کھپا وہ گلبرگ سے کیا کہوں ہوئی خار



جون لالہ خون چھپے کیون نہ بھرو لہین خوارالم کہ اس کل کو پہنچ ہو اور ستم اور نصیحت باب کی بجلا کر بجائے رحم  
 رحم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جائز حمت انواع انواع دینے لگے اور وطن و تشیع کرنے لگے کہ اسی جھوٹے خواب لے  
 کہاں ہیں وہ ستارے جو سجدہ تھک کر رہتے تھے کہ آج ہمارے ماتھے سے چھوڑاویں یوسف علیہ السلام نے کہا  
 اے بھائیو میرے لڑکے ہیں پر رحم کرو اور اس قدر ایذا نہ دو کہچہ التفات کیا اور طمانچہ رخسار و رشک گل ہر مارا اور  
 خاک خواری پر گرسنہ و تشہ گھسیٹتے لے چلے یہاں تک کہ قریب ہلاکت پہنچے یہود اے یہ حال دیکھ کر کہا  
 کہ اس قدر ستم نہ کر ورنہ عہد کیا ہے پھر قصہ قتل کا کیوں کرتے ہو غصہ سب کا دبا و اکجھو ان کی جھکو  
**فِي قَبْرِ الْيَتِيمِ** اور سفاک کیا یہ کہ کر اوین اسکو بیچ گہرا و کنوے کے اور وہ کنوایتین فرسخ پر کھانا تھا حوالی  
 بیت المقدس میں یا زمین اوروں میں منہ نہ نکالتا اور نیچے سے کشادہ ستر کرنا بلکہ زیادہ گہیرا تھا نظم کنو  
 تنگ و تاریک ایسا تھا وہ کہ ظالم کی طرح سے گور ہو وہیں اسکا جون از دہا کا دہن بلا سے وہ کافر ڈراتے تھے کہ  
 پس یوسف علیہ السلام کو وہاں لٹکا کر ماتھے باندھے اور کمر میں رس باندھ کر کنوے میں لٹکایا دامن سپر اس میں جو  
 سرچا پے الجھا سپر اس کے سے اٹا رہا بیت جو اوٹھے کنوے تک پہنچے تو پھر رس کو دیا کات تاجا کر  
 خطاب الہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ اور کتب عہدی یوسف علیہ السلام زمین تک نہیں پہنچے تھے کہ جبرئیل نے اگر  
 اپنے پر پر بیٹھاسل پر کہ کنوے میں پڑی تھی بٹھا دیا اور سپر اس خلیلی جو انکے بازو سے بندھا تھا کھول کر ہنسا یا بحر مواج  
 میں جس کہ یوسف علیہ السلام کوٹے میں روئے آواز گریہ کا جو بھائیوں نے سنا جانا کہ زندہ ہے سرچا پر اگر پھر  
 مارنے لگے یہود اے منع کیا اور پانی اس کو سے کا شور تھا انکے گرنے ہی شیریں ہو گیا اور جابوز موذی انکو پیغمبر  
 جان کر اپنے سوراخوں سے نہ نکلے مگر کچھو نے قضا حیلے کا کیا جبرئیل نے آواز کی وہ گور ہو گیا تا قیامت نسل اسکی  
 گور ہو گئی اور یہ دعا تعلیم کی اللہم یا کاشف کل کوثر و یا حجب کل دعوة و یا جابو کل یسر و یا صبر کل  
 عسر و یا صاحب کل غریب و یا مونس کل وحشہ یا لا الہ الا انت سبحانک و اسالک ان تجعل فرجا و  
 مخرجا و ان تفضل فی حقہ فی حقہ کیونکہ ان کو کفر کے ان تحفظ و ترجیحی یا ارحم الراحمین جب آفتاب غروب ہوا  
 یہود ارحم کھا کر کوے پر آیا اور بکا کہ اے یوسف کیا حال ہے زندہ یا مردہ یوسف نے کہا تو کون ہے کہا میں یہود  
 کہا حال اس کی کا کہ مان مگر ہی ہو باب سے جدا ہو بھائیوں نے جہا کی ہو وطن سے دور ملا میں گرفتار بھوکا پیاسا ہو  
 نہ زمین پر پٹل زندوں کے نہ زیر زمین مانند مردوں کے ہو گیا ہو ہودا کے دل میں ارحم آیا روئے لگا بھائی اسکی  
 آواز نہ کر دوسرے اور ملاست کی اور انکے سل لا کر سرچا پر رکھ دی کو اندھیرا ہو گیا اسماں نظر آتا تھا  
 بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام روئے زمین و آسمان انکے نالے سے نالاں ہو فرشتوں نے دعا کی حق تعالیٰ نے  
 طعام و شراب بہشت جبرئیل کے ماتھے پہنچایا اور رحمت اور لطف فرمایا اور چاہ تارک کوروش کیا اور ثبات درجائی

جراحت کو راحت مانی کہ غربت کو اُس وجہ سے بدلا اور وحی حالت طفلی میں مثل عیسیٰ اور یحییٰ کے مثل  
بیت کے نازل کی اور حیرت میں کو حکم کیا کہ وہاں ہوس اور رفیق اُنکے رہیں لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام تیرہ سال  
تھے یا سولہ برس کہ دولت وحی سے مشرف ہوئے اور یہ مدت اُس زمانے میں بحسن کی تھی تیس سال یا چالیس  
سال میں آدمی بلوغت کو پہنچا تھا وَاجْعَلْنَا الْيُوسُفَ رَجُلًا مِّنْ ذٰلِكَ اور وحی بھی طرف یوسف کے بواسطہ حیرت میں نظم کہ اسی میرے  
مقبول ست ہو اُداس میں اُن سب کو پہنچاؤ گا تیرے پاس اور اس چارے سے مندرجہ پر بچاؤ گا تجھ کو  
حتم تر دکھایا تھے ہی اُنھوں نے جو غم زیادہ انہیں اس سے دو گنا الم بزاری تیرے سامنے لاؤ گا تھے  
اُنکے سوچو کھلاؤ گا لَنَبْنِيَنَّكَ بِمِثْلِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ البتہ تو خود گنا انکو ساتھ اس کام اُنکے کے کہ تجھ سے  
کیا ہے اور اس رنج سے کہ تجھ کو پہنچایا ہے اور حال اُنکے وہ نہ سمجھتے ہوئے کہ تو ہی ہی بخت علو شان تیرے  
اور یہ معاملہ بخوری مدت میں خُورِ میں آیا چنانچہ یہ قصہ لگے آتا ہے پھر رادران یوسف ایک بکری کو ذبح  
کر کر سیرا ہن یوسف علیہ السلام اُنکے خون میں اودھ کیا وَجَاؤُا الْبَاكُمُ عِشَاءً يَّبْكُونَ اور اُسے باپ اپنے پاس  
عشاء کے وقت روئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو آواز رونے کا بیٹوں کے کُنا سہر اسمیہ ہو کر گھر سے باہر  
نکل آئے اور کہا ہے بیٹو کیا ہوا تمہیں اور میرا یوسف کہاں ہے کہ تم میں نہیں نظر آتا بحر مروج میں روایت  
کہ یعقوب علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صغیر اکیر کے کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو شہر کے باہر گئے  
اور بلندی پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب ہوا صغیر کو کہا کہ بچا اُس نے آواز کی کہ اے اولاد یعقوب  
بڑا بولم بنو کہ وہ جنگل میں تھے آواز صغیر کی کُنکر اپنے کپڑے پھاڑنا لہ و فغان برلائے کہ یا یوسف اے یعقوب  
علیہ السلام نے صغیر سے پوچھا کہ کیسی آواز غمناک ہے اُس نے کہا کہ کلمہ غم یوسف کا کہتے ہیں آپ مار کے  
ٹکے بیہوش ہو گئے جب یہ آئے دیکھا کہ باپ بیہوش ہیں پسین کہا کہ کیا کیا بجائی کو وہاں صنایع کیا  
باپ کو یہاں بلائ کیا آخر آپ کو اٹھا کر گھر لائے وقت صبح کے جو بیہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہاں ہے  
اور تمھارے ساتھ کیوں نہیں آیا قَالَ يَا اَبَانَا اِنَّا ذٰلِكَ هَبْنَا نَسِيتُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ وَمَا عَاذُكُمُ الذِّمَّ بِكُمَا  
اُنھوں نے اسی باپ ہمارے ہم گئے تھے صحر کو اگے نکلے تھے ہم دوڑے میں اور تیرے حال نے میں اندر چھوڑ گئے  
یوسف کو تنہا نزدیکی اسباب اپنے کے پس کھا گیا اسکو بھیرا وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ اور نہیں  
ہرگز یقین کریں گے واسطے قول ہمارے اور اگرچہ یہوں ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ جھوٹا جانیئے  
اور دلیل دوسری بھیجی کی کھانے کی یوسف کو ہمارے پاس سیرا ہن اسکا ہے وَجَاؤُا عَلٰی فِصْحٍ بَدِمْ كَذِبٍ  
اور لے آئے اور پر کرنے اُنکے کے لوہو جھوٹا یعقوب علیہ السلام نے جو کر تا یوسف علیہ السلام کا لوہو جھوٹا کھا بدیت  
غم سے بیدم ہو لگتے روئے انکے خونی سے منہ لگے دھو بحر مروج میں روایت ہے کہ یعقوب م جب بیہوش میں آئے

اور بھائی یوسف کے گرگے کھانینکا عذر لے آپ نے جو حماؤہ گرگے کہاں ہی ایک بھیر یا کر لے گئے تھے کہا یہ  
 جس یعقوب علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو ہی یوسف کا کھانے والا ہے گویا ہو کر لاکھ میں گئے کو سفندوں کے  
 گردنہیں جانا تھا ریٹے کوں طرح کھایا آپ نے بیٹوں کو کہا جس کہ سن لو یہ کیا کہتا ہے اور تم کیا کہتے ہوں  
 کمال اندوہ سے آبادی سے نکھک وادی میں آئے اور کھاتے پھرتے تھے کہ یا قہ عینی و یا مرقہ خودی فی احوال  
 طرہ و کدای بھر غرق وک و یا سیف قتل وک نظم اسی غرقہ عین و غرقہ دل نہ تھیں نہ تھیں زندگی جس مشکل کشت  
 میں آہ تھیں جو چھوڑا نہ کس بحر میں جس تھیں دلوں نہ کس سیف سے جان تھیں کو مارا نہ کیوں تر نہیں جس بہان لٹا رہا  
 جانی ترے غم میں میری جان جس نہ کس چاہی کہ جس جس تو کہاں جس نہ اس طرح کے کلمات کہہ کر روئے  
 تھے فرست کو تو ان کے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہے کہ اگرچہ یعقوب علیہ السلام کے دل میں وغیرہ بلاکت یوسف عم  
 کا ساما گیا لیکن اطراف سرین درست و کھکھکناورستی سخن بران کے خیال کیا کہ عجب تھیں یا تھا کہ یوسف کو کھایا  
 اور اس کے کرتے کو کچھ خض کیا بیت بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک نہ عجب تھا دشمن جان گرگے ناما کہ نہ  
 لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو اگر تردد اس واقعہ مائلہ میں ہوتا تو اغلب جس کہ خبر فوت یوسف نہ کر جاتے  
 اور اس مدمنی جان سے گذر جاتے بیت کس لطافت جس ہی ایک کشتا نے شکر نہ جی رہے کیا سفر درست  
 جانی شکر نہ بھر موا جس جس کہ میرا میں یوسف علیہ السلام نے تن اثر دیکھا تے اور تن عقدے مشکل تھے کھو  
 اول میرا میں خون آودہ یوسف نے کدہت تھا خبر ویدی یوسف کو مادرست کیا دوم اس میرا میں نے کھو  
 نے بھارت تھا خبر ملی یوسف کو ظاہر کیا سوم اس میرا میں نے کہ شہ لایا یوسف نے حیات یوسف نہ لکھا ہے اور چیم  
 یعقوب علیہ السلام سے لگتے ہی بنیائی یا ہی الصلۃ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہو کر کہا قال کل سؤلک لکم  
 أنفسکم امرا کہا اسی بیٹو بہ بات نہیں جس جو تم کہتے ہو بلکہ نبالیا جس واسطے تھا کہ تنقوا  
 تمہارے نے ایک کام تر بلاکت یوسف سے فصیر جمیل پس صبر بہر صبا برہوں اور شکایت اس حکایت  
 کی سوا خدا کے کمرون و الله المستعان علی ما تصفون اور اللہ سے مانگی گئی جس نے اسی مدد جانتا ہوں  
 میں اوپر اس خیر کے کہ بیان کرتے ہو تم بلاکت یوسف سے بیت مدد جانتا ہوں رب حلیل نہ شکایت نہیں  
 خصم جمیل نہ بہان کا قصہ تو بہان رباب و مان کا احوال سنئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کھوے میں آل  
 اسنے تو جو تھے دن فردہ نجات انکو بھی و جلوت سیرۃ فارسلو اور آپا قافلہ نزدیک کنوے کے مدین سے  
 مصر کو جاتا تھا اس بھی انھوں نے وار دینے کو یعنی ہستی کو طرف اس کنوے کے وارد اسے کہتے ہیں قافلہ  
 یانی بھیر سے اس قافلہ کا ہستی مالک بن دعر الخرجی تھا مدین کا رہنے والا جب وہ کنوے پر کادای دھوے کس لکھا  
 اسنے کنوے میں ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی کہ اے یوسف ڈول میں تھیں معاملہ میں کہ یوہرین اس ملک میں فراق

یوسف بن روتی بھن اور مالک ڈول کھنچنے میں حیران ہوا نظم جو مالک نے کھنچا گو سے وہ ڈول نہ تو مانی  
 مانی گرائی اس کی قول نہ کہا ڈول کا ڈول کچھ اڑتی نہ خدا جانے کچھ کا کیا طور تھی نہ پھر کو نہ جھٹ کر دیکھا اور  
 اس ماہ کو شاید کہا قانیا شری ہذا اقلام کہا کہ اسی خوشوقت تھی کہ بہ لڑکا ہی بھنوں نے کہا ہی کہ شری  
 نام صاحب اس کا تھا اس کو اپنی بد کو واسطے بلایا یعنی اسی بشری آو بہ لڑکا ہی میں اور دونوں مل کر سے  
 کھنچیں پس دونوں نے مل کر حضرت یوسف کو گنوں سے نکالا مصر وہ ورثے ہا یا یا مانی کے مول اسودہ  
 بضاعت اور حصار لکھا اس کو قافلے والوں سے پوچھی کہ کر کہ مصر میں مل کر پہنچنے کے لئے کہتے ہیں کہ ضمیر سرودہ کی  
 طرف بھائیوں کے ہیں یعنی بھائیوں نے احوال کا چھپا رکھا اور قافلے والوں سے اگر کہا یہ غلام ہمارا  
 بھاگا ہوا واللہ علیم بما یعملون اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھ کہہ رہے ہیں بیٹے یعقوب کے ساتھ  
 باب کے ما بھائی کے قافلے والے کے ساتھ پوشیدہ کرتے احوال یوسف علیہ السلام کے لکھا ہی  
 کہ جب بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا زبان عری میں کہا کہ جو ہم کہیں اس کے خلاف اگر تو بولا تو مار دین گے  
 یوسف علیہ السلام جھکے کمرے ہوئے انھوں نے مالک کو کہا کہ یہ غلام ہمارا بھگورانا فرمان کہ خدمت ہی  
 اس کو تم خرید کر کسی شہر کو لیا وہ اس کی پھر خبر نہ سنیں مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس ہے اس کی کیا خبر  
 لی اب چند درم کھوئے رہے ہیں بھائیوں نے کہا تم جانتے ہو کہ قیمت اس کی بہت ہی لیکن تم کو ہم دیتے  
 ہیں جو ہو تمہارے پاس وہ دو روپے یوسف علیہ السلام کا ہاتھ کمر مالک کے ہاتھ میں دیا و شرو و یمن بھن  
 در اہم معدودہ اور بچا اس کو بھائیوں نے ساتھ قیمت ناقص کے کہ درہم تھے گئے گناے  
 ہوئے سمجھتے تھے کہ عادت اس وقت یہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے تھے تو تو تھے  
 مالک نے اپنے درہم گنے سرہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو درم اٹھائے و سبطین ہی کہ ہودا  
 کچھ نلیا عرض مالک نے یوسف کو خریدا نظم جو مالک تھا خود حسن کے مصر کا نہ وہ یوں مفت ملک لپ  
 بنوا نہ کہ یوں کیا ہی یہاں بھت جائے لکھا نہ کہ وہ نے ہا اس ہا ریکا نہ عوض خیر درہم کے وہ ملیا نہ  
 کہ حسن نے کل مصر روٹ لیا نہ ہا جس کے کیل کی ہی مصر نام نہ رخ و رفک یوں جن شام و م نہ وہ نا قدر لکھا ہاتھوں میں  
 ہا نہ قیمت گنت جوق کا نہ عجیب کھیلان میں زو پاک کے نہ کہ گوہر یا مول میں خاک کے نہ بحر موج میں روپے  
 کہ انھوں نے یوسف کو اس حال میں دیکھا عجیب اور عجیب سے کہا کہ کیا اس کی اگر کسی غلام ہو تو کیا اس کی قیمت ہو  
 جب یہ اس میں مذکور ہوئے گئے حیران علیہ السلام نے اگر کہا اطلاع علی قہنک حتی تطلع علی حرمیک حسن پر نہ  
 اتنا یہاں جتا کرتے کہ کچھ ہی تر این بھائیوں نے قیمت مذکور پر بھائیوں کو مامہ لکھو یا اور کہا ہوت ہا رہی  
 رکھو کہ کر زیادہ ہی عہد لیا کہ سوا کم لے پینا و اور قوت کے زیادہ نہ کھلاوے اور غیر اونٹ کے سوا کہ نہ دیکھنا



پہنچ کر بندہ یا کھولے نظم بھائیوں نے جو کیا وہ نیک سات نہ کیا کہ یوں بھٹیا ہی دل سنکر وہ بات نہ لیکن اللہ  
 نے کیا کیا سلطان مصر کو دے بندہ سب شرفان مصر و گناؤں اور عین الزاہدین اور تھے بھائی پھر شان کو  
 علیہ السلام کے نے رغبتوں سے یعنی نہیں جانتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ رہیں یا قافلے والے خریدتے ہیں ان کے  
 نے رغبت تھے کیوں کہ سن لیا تھا بھانپا اور نافرمانی کرنا انکس مالک یوسف علیہ السلام کو مصر میں لایا اس وقت  
 میں بادشاہ وہاں کاربان بن ولید علیہ السلام تھا اور مختار کار فو سے دار تھا عزیز اس کو کہتے تھے اس کے ہر کار روئے  
 جو حال یوسف نے نظر کی حیران رہ گئے اور ضرر کار عزیز کو بھائی نظم کہ عیڑنی آیا ہی ایسا غلام نہ نخل حسن  
 جس کے ماہ تمام نہ نہ اٹھوں سے دیکھا ہی ایسا حال نہ تھا نہی نہ کانوں سے ایسا حال نہ پری ہی عثمان ہی  
 مینو ہی نہ کیا مگر شعلہ نور ہی نہ ترک ت وہ نہیں کہ کل بو نخل نہ لطافت وہ نہیں کہ جو لیوے دل نہ وہ بھلا  
 کہ عالم خوش نہ بیٹا جلوہ ہر جن و آدم ہو خوش نہ وہ قامت قیامت وہ آفت خرم نہ وہ کاٹ ایک غصہ  
 ورتہ وہ کلام نہ سر با عرض عقل سے ہی برون نہ بیان سے سو حسن جد سے فروں نہ اور عزیز کی زبان تھی رہ عمل  
 ما فکار اور زلیخا سے بگھتے تھے ساتھ ضمیر اور فخر لام کے غرض عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو نہ  
 تناس میں لا دو سرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کر بازار میں لایا اور کیا اچھے نظم لٹ  
 رخ سے دکھاتا تھا چھلک نہ کہ بھر جائے نور ارض سے تافلک نہ کیا دور بوٹے نے ترے نقاب نہ کہا سنے  
 بیگا ہی آفتاب نہ کھڑا رہ یہ قیامت ہی ہیں نہ قیامت کی روشن علامت ہی ہیں نہ خردار و نکار و حاتم و انظم  
 شہر ایک چاندنی چوٹ میں نہ ہر ایک چاہتا تھا کہ اس مہ کو لیں نہ رکھے جو کوئی جتنی تھا و ترس نہ وہ دینے  
 کی رکھتا تھا سو سو سو سن نہ انہیں میں تھی ایک عورت حرم زین نہ معاش کی با صد جن تھا ہر فن نہ خرابی سے کاٹتا  
 جو کچھ سوت تھا نہ اگر وہ وہی اسکا بس قوت تھا نہ ولے لے بعد شوق جانے ہوئی نہ خردار و نکی صفت میں جانے ہوئی  
 نہ الی نہ آدمی پیر بھیا نہ کہ اسی لوگو ہو جاؤ مات ہوٹ مار نہ خردار ہم میں سے جو کیا نہ وہ قیمت کر کے با صد لگانا  
 مہر خرچ خوبی ہی میرا غلام نہ غلام اس کو کہنا ہی سنگ تمام نہ عجب تخت میں کہے جو اس کو لے نہ بت کہ میت  
 اگر جان و نہ اٹھا بدرہ سونے کا ایک شخص نے نہ کہا لے اور اس بدخونی کو دے نہ برابر اس رفی ہی نہ مخرج کی  
 جو سودا کرے ہی نہ لو کر لے بھی نہ لگا دینے سودا کر پھر دو رہ خردار یوسف علیہ السلام نہ کہنا کہنے کہ اس  
 قرون نہ میں ہم وزن یوسف کے امتک دون نہ لگا کہنے پھر شخص جو تھا بہد با ست نہ کہ بہ بھی میں دیتا ہوں اور اس کے  
 سات نہ درو لعل ہم وزن یوسف کے لے نہ خوشی سے نہ ساتھ یکت تاسف کے لے نہ غرض تینے والوں کا  
 پھر مہر کہوں کیا کہ تھا لے بیان سے سوا جو آیا سو قیمت بڑھانا ہو اقرون مال و دولت لگاتا ہوا زلیخا نے سنکر  
 اس احوال کو مضاعف کیا قیمت حال کو لکھا ہی کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی کمال حسین نہ





آہ وزاری میں ایک شب توڑ پھڑ پھیر کر آنحضرتؐ لگ گئی پھر تیس کے جمال یوسف علیہ السلام سے خواب میں مشرف  
 ہوئی بے اختیار کمال اضطراب سے اُنکے پانوں پر گری اور نام و نشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا  
 کہ میرا شہر مصر ہے اور وہاں تک میں عزیز ہوں بیعت نہ بنا جبکہ یہ مردہ رحمت رسان نہ زلیخا بس لگی جانیر جان  
 اور اُنھتے ہی خواب سے احوال تخت کو بلا کر کہا کہ میرے باپ کو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا باپ سنئے ہی آیا اور نہ  
 زنجیر پانوں سے کاٹ کر بری خوشکی پھر اُطراف پیغام بادشاہوں کے واسطے شادی کے لئے لگے جس کا  
 ایلی آتا باپ اسکو خبر کرتا یہ نہ قبول کرتی تھی دلیں اسکے یہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام آوے تو قبول کروں اور عزیز  
 مصر کا یہ مرتبہ تھا کہ پیغام بھیجا آخر ایک دن اُس نے اپنے بھولیوں سے کہا کہ سو عزیز مصر کے کیا پیغام مجھ کو  
 قبول نہیں کرے یا اپنے یہہ حوالہ سن کر ب رسولوں کو سلاطینوں کے رخصت کیا اور کہا کہ دختر جو یہہ دختر خوب  
 رہ مصر سے کب کہ منسوب ہے اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حسن دختر نیک اختر کا میرے کہ ہر پر عصمت  
 روم اور شام میں شہرت ہے تمام بادشاہوں کے پیغام آتے ہیں لیکن یہ کہ یکو قبول نہیں کرتی  
 مگر تیری طرف مایل ہے اور عقد نکاح سے تیرے اسکی توجہ دل چاہ خدا جانے کہ اسکی کیا حاصل ہے  
 جب یہ پیغام عزیز کو پہنچا پھر اور شرف اپنا سمجھ کر ہزار جان سے قبول کیا زلیخا یہاں ہنر گان یوسف عم  
 میں خوش ہوئی القصد باپ نے برمال اسباب و سبب زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی  
 عقد نکاح ہوئی بعد نکاح کے جو معلوم کیا کہ جسکو میں نے خواب میں دیکھا تھا وہ نہیں ہے رونے پر پنے  
 لگی اور آسمان کے طرف منہ کر کر نظم لگی کہنے ای چرخ یہ کیا کیا مجھے میوطن کر کے رو کیا دکھایا کسے اور  
 پھسایا کہاں میں انہی کہاں اور تو لایا کہاں میں جسکی دیوانی ہوں وہ یہ نہیں مجھ سے اس میں کہیں  
 کہیں کروں اب بتا کیا کہ مصر جاؤ میں نہ دیکھوں یہ غم کاش مر جاؤ میں وہاں اقربا مجھ سے میرے چھٹے یہاں  
 کام چھکو پڑا دیو سے میں دھوکے میں انہی پریش کے یہاں سو نکلا یہ بھوت الامان الامان دیا ہاتھ  
 غیبے یوں جواب کہ میں ای زلیخا نہ کچا چ و تاب پھیا سنئے تو نکالینگے ہم تیرے سر اس جھکوتا لینگے ہم نہ  
 تجھے اس لئے لائے ہیں ہم یہاں کہ آیا ہیں یہ وہ محبوب جان ندیویکے تجھے پر اسے دترس چلیکا نہ بس تجھے کچھ اسکا  
 بس پھسانے تجھے گرنہ اس نام میں تو تعطل ہوتی تیرے کام میں زلیخا نے دم یہہ مردہ نہا تو بس بعد  
 شکر لائی بجا کرے و او بلا وہ موقوف کل کہ مقصود کا ناشکستہ تو کل نہ پھر زلیخا عزیز کے یہاں رہنے لگی لیکن اللہ تعالیٰ  
 نے عزیز کو انفرقا در نہیں کیا جب یوسف عم بازار مصر میں آئے زلیخا نے دیکھے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی ہے جس کے  
 واسطے میں ملک چھو کر یہاں آئی ہوں عزیز کو کہا کہ کیوں نہیں اس غلام کو کہ شہرہ حسن رکھا کام شہر میں تیرا ہے  
 عزیز تا نظم عزیز اس کے کہنے لگا میری جان نہ خراب ہلا رہا ہے یہاں یہہ مشک اور یہہ گوہر یہہ لعل اور



انہوں نے تباہی جاپی اسنے پادشاهی دی میت نہیں ہوتا کسی کے کچھ بدی سے وہی ہوتا جو حق جانتا ہے  
 وَلَٰكِن اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اسے ارادے میں سارے میں کام و لکھا بکھشتہ  
 ایتناہ حکما و علما اور جب پہنچا یوسف قوت جو انی اپنی کو اٹھارہ برس کی عمر میں یا میں برس کی بعضوں نے کہا ہے  
 کہ درساں تیس اور چالیس برس کے دیا ہمنے اسکو حکم کہ نبوت ہے یا حکمت کہ علم یا عمل ہے اور دانش بیچ دین کے  
 و کذلک یجری المحسنین اور اسی طرح بدلا دیتے ہیں ہم نیک کاروں کو لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب عزت کے  
 گھر سے زلیخا کا عشق زیادہ تر ہوا اور یوسف علیہ السلام سے احوال کہا و مَرَّوَدْنِیْ اَلَّذِیْ هُوَ فِیْ بَيْتِهَا عَنِ نَفْسِہِ  
 اور چاہا یوسف کو اس عورت سے کہ یوسف بیچ گھر کے کے تھا جان اسکی سے یعنی زلیخا نے اس سے اپنی مراد چاہی  
 اور اس محل میں کہ ہفت خانہ تھا لکھی و غُلْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَقَالَتْ هٰیثَ لَکَ ہ اور بند کئے دروازے  
 اور کہا او جلدی کر کہ میں واسطے ترے ہوں یوسف علیہ السلام نے جو پہہ حال دیکھا قَالَمْ عَاذَ اللّٰہُ اَنْہُ رَجِیْ اَحْسَنَ  
 مَثْوٰی اے کہا پناہ پکڑنا ہوں میں اللہ کی تحقیق وہ پرورش کرے والا میری نیک کی اسنے منزل میری بارگاہ  
 قرب میں یا عزیز سرور ابراہیم اسنے اچھی طرح رکھا ہے مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے حکم کیا ہے میں  
 حرمت اور حق نعمت اسکا بھلا کروست خیانت حرم میں اسے کیونکر دراز کروں اِنَّہٗ لَا یَفْلَحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق  
 نہیں فلاح پاتے ظالم کہ حق نہیں پہنچاتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں یا زنا کار کہ زنا بد تر سب ظلمو نکاہی  
 لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ نظم خدا ہے محیط زمین و زمان اُسے سب  
 معلوم سرور نہاں کوئی کام اس سے نہیں ہے چھپا وہ سب دیکھتا ہے کہ اور بھلا بھلا اسے پھر سامنے طرح  
 میں درتا ہوں عصیان کروں کی طرح قیامت میں شرمندہ مجھکو کرے سزا میرے اعمال کی مجھکو و کَفَدَہٗتْ بِہِ  
 وَہُمْ یٰہَاکُوْہَا اَنْ تَرٰی بُرْہَانَ رَبِّہٖ اَوَلَا یُبْہِتُہٗمُ حَقُّ قَصْدِہٖ اَزِیْنِیْ اَمْ خَالَطْتُہٗمُ کَا سَیَ یُوسُفَ اَوْ قَصْدَہٗ کَا یُوسُفَ  
 ساتھ دفع اس کے بھاگ کر اگر ہوتا یہ کہ دیکھی اسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد خالطت کا اس کے گرا  
 یعنی صورت حضرت یعقوب کی دانستوں کے تلے انکلی دبائے نظر آگئی یا نور عصمت الہی اور لمحہ نبوت یوسف تھا  
 کہ حائل ہو گیا درمیان یوسف اور اس چیز کے کہ موجب غضب الہی تھی یا سقف خانہ پر کا تفرجوا الذنا لکھا و بھلا  
 یا دیوار پر جو برابر آگئے دیکھتے تھے دیکھا تو لکھا تھا لا تفرجوا الذنا و دوسری دیوار پر جو نظر کی وان علیک لحاظ لین  
 لکھا یا ایتیری دیوار پر جو نگاہ کئی و انقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ مسطور تھا چوتھے دیوار پر جو نظر پیری  
 بعلم خائستہ الاعین تھے لکھا دیکھا جو بر اٹھا یا نہ معکما السمع واری لکھا یا ایتیری پر جو آنکھ پٹری صورت  
 یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہیں کہ زلیخا نے اپنے بت پر چادر  
 ڈال دی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا ہر اس سے تو شرم کرنی ہے پس جو کوئی معبود و بیانشوا

رکھا ہے وہ کیوں نہ شرم کرے بعضے کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمک مکتوب فی الذنب  
 وانن تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو دیکھا کہ کہتا ہے کہ یوسف اگر تو نے یہ کام کیا مگر تیرے بچے  
 کو پر لگا پس یوسف علیہ السلام اس سے بچ گئے کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء اس طرح کیا ہے  
 تو کہ پھر دین ہم اس سے بڑائی کہ خیانت حرم عزیزین ہے اور بھائی کہ زنا ہے افع من عبادنا الخالصین  
 تحقیق وہ بدون ہمارے خالص گئے کیونکہ تھا لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بھاگے نظم ہر در  
 کو پہنچے وہ در کھل گیا مقفل وہ کو قفل اس سے تھا زلیخا بھی نہیں دیکھتے ہی شباب پکرنے کو دوری بلا اضطراب  
 واستبقا الباب اور دورے دونوں دروازے کو ساتوں دروازے پر زلیخا نے دھن یوسف علیہ السلام کا  
 پکڑ لیا اور کھنچا یوسف علیہ السلام نکل گئے وقد تفرقت فی منہ دبر اور پھار زلیخا نے کھنچ کر کر یا یوسف ءم کا  
 پیچھے سے نظم پکڑ جانے سے دھن آہ جو کھینچا گیا پھٹ وہ پیرا ہن آہ ولے روکنے سے نہ مطلق رہے اور  
 اسنے کھینچا وہ اوڈھر جھکے غرض در سے باہر ہوئے جب نکل زلیخا کھری رہ گئی تھل تریچھے لگی پیری کے  
 ساتھ زبان پر تھا جاری بہ زاری کے ساتھ کہ جب میں میرا طائر دعا میرے دام میں پھنس کے جا رہا  
 والفیاسیدھا الذباب اور یا اناں دونوں نے شوہر زلیخا کے کو کہ عزیز تھا نزدیک دروازے کے عزیز نے یوسف  
 اور زلیخا کو مضطرب دیکھ کر جانا کہ کچھ ایسی صورت واقع ہوئی ہے کہ یہ دونوں پریشان ہیں پہلے اس سے کہ وہ  
 احوال پوچھے زلیخا نے دلیل نہ قالت ماجزاء من اذک باھلک سوء کہا کیا سزا ہے اس شخص کی کہ ارادہ  
 کرے ساتھ تیرے اہل کے بدکارا دے اپنے اپنی جان لی اور اس کلام سے غرض یہ تھی کہ آپ صاف نکل جائے  
 خطا یوسف علیہ السلام پر پھرائی پھر کہنے لگی کہ جو حرم تیرے کا قصد کرے سزا اسکی کیا ہو الا ان یتوبن وعد  
 اکیم مگر یہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب در دینے والا یعنی کورے لگائے جاوے یوسف نے جو یہ  
 بات سنی قال ہی راودتہ عن نقیبی کہا اسنے چاٹھا جھکو جان میری سے اور میں سن رہی تھی بھاگا  
 میں عزیز نے کہا ہم کو پکڑ کر سچ جانیں کوئی اور بھی اس باجرے سے خبردار ہے یوسف ءم نے کہا کہ اگر چار مہینے کا  
 بھولے میں تھا وہ شاہد میری ہے اور وہ زلیخا کے خالہ کا بیٹا تھا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولے گا یوسف ءم نے  
 فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہے گو یا کرنے پر اس کے عزیز نے اس بچے سے پوچھا قدرت الہی سے وہ گویا ہوا کہ یوسف  
 صادق ہے وشہد شاھد من اھلہا اور گواہی دی گواہ نے اہل زلیخا سے لکھا ہے کہ وہ پسر عم زلیخا تھا کہ اسنے  
 حکایت کہا ای عزیز ان کان فی قصہ قد من قبل فصدقت وهو من الذکابین اگرچہ کر یا یوسف کا چھٹا ہوا آگے  
 سے پس سچی ہے زلیخا اور یوسف ہی تھو تھو کہ کیونکہ یہ صورت دلیل اسکی ہے کہ زلیخا دفع کرتی تھی یوسف کو کہ کر یا  
 آگے سے چھٹا ہے وان کان فی قصہ قد من دبر فکذبت وهو من الصدیقین اور اگرچہ کر یا اسکا چھٹا پیچھے پس



جھوٹی خبر زلیخا اور وہ سچوں سے ہیں کیوں کہ یہہ ولالت کرنا کہ یوسف اس سے بھاگا اور وہ سچے دوری  
 اور اپنی طرف اس کو کھینچا کہ میرا بن اس کا بیٹھے سے چٹا فلانہ کی قصہ قد من ذبوقا کہ انہیں کید کی ہے  
 دیکھا عزیز نے کہ یوسف ہم کا بیٹھا ہوا بیٹھے سے منہ طرف زلیخا کے کر کے غصے سے کہا تحقیق یہہ کام کرنا کہ اس سے  
 اپنے لئے تم عورتوں کی سے ان کید کی عظیمہ تحقیق کر بھارا بڑا ہے جلد دل میں گذرنا ہے اور جی میں ہنر  
 کرتا ہے نظم یہہ سچ ہے کہ رافت ہی کر زان خرابی کن غرت مردمان پھر اس کر سے کیوں نہ دل ہو دیم  
 لکھا ہے کو قرآن میں عظیم پھر عزیز نے یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر بطریق اعتدال کہا یوسف  
 اعرف من هذا ای یوسف انہیں پھیر لے اس بات سے اور چھپا اس کو نظم زلیخا ہے جھوٹی تو سچا ہے لیکن  
 تیری اس کے حق میں ہی بس عینیک کہ اس راز کو تو نہ افٹ کرے اسے تا بمقدور اختیار کھے ہی قول بزرگان  
 ذی عقل و ہوش کہ باشد بہ از پردہ و پر دو پوش اور زلیخا کو کہا و استغفر فی الذنوب اور بخشش مانگ ای زلیخا واسطے  
 گناہ اپنی کے نفسیر زہدی میں ہی کہ عذر چاہ یوسف کہ غریب ہی اور تو نے اس کو آزدہ کیا ہے اندکنت  
 من الخاطیین تحقیق تو ہی خلیا کاروں یہاں تذکیر واسطے تعلیم ہے لکھا ہے کہ اگرچہ عزیز نے اس کو چھپایا  
 لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہے کہ کوئی چھپا ہی بیت چھپائے سے کوئی چھپا ہی عشق و شکر اراقت چھپاؤ لکھ  
 رنگ و بو سے عالم جان جا ہی القصہ بیت زلیخا جب عشق ظاہر ہوا زبان ملاست کئی سب سے وا  
 وقال نسوة فی المدینة اور کہا کتنی بی بیوں نے بیچ شہر مصر کے اس مقام میں کہ جس کو عین الشمس کہتے تھے  
 اور وہ پانچ تھیں عورتیں خواصوں کی بیٹھے حاجب اور ساتی اور خازن اور زندان بان اور صاحب دواب کی  
 اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امرأة العیون تراو دفنھا عنی نقسہ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہے غلام اپنے کو  
 نفس کے سے بیٹھے چاہتی ہے کہ کام اس کا بر لائے نظم ہو میں طعنہ زن عورتیں مصر کی کہ بزرے کی اپنے یہہ  
 بندی ہوئی لیا جس کو مول اس کو دل دیا بچا شمع غیرت دے یہہ کیا کیا خردا ہے اسے پشیدہ ہوئی زلیخا کی  
 عقل و خرد کیا ہوئی عجب پر عجب اور یہہ سو کہ خواہاں یہہ اور گریزاں ہے اسے الفت اور اس کو نفرت ہے  
 یہہ عرت و خمر بادشاہ یہہ نزدیک جاو وہ بھاگے ہی دور یہہ کرتی ہے عجز اس کو ہی سو غور قد شعہم حاجا  
 تحقیق بت گیا ہے خلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے بیٹھے عشق یوسف کا دل میں اس کے سا گیا ہے انا لکن ہائے  
 ضلالت صیبت ہ تحقیق ہم دیکھتی ہیں زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اس کے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہے فریضہ غلام  
 زرخیز ہوئی ہے فلما سمعت بیکر کھن آدست الیہن پس جب ساز لیا نے مکر اسکا بیٹھے بائیں جھوٹی انہیں  
 بھیا آدمی طرف ان کے اور استعدا کی کہ دعوت میں حاضر ہوں لکھا ہے کہ چالیس عورتوں کو بلایا وہ پانچوں نے  
 جی انہیں تھیں جب وہاں عرت کی انہی واعند کل من متکا اندیا رکیں دھڑلے لے کے مسدین یا ہیا کیا گنا



اُنکے طعام پاکینہ و یا سوارا مجلس طعام کو کیونکہ حدیث میں ہے کہ وہ نگہ لگا کر کھاتین بھین پس واسطے اُنکے نظر  
 پہناتنی نرم غصرت وہ پس کہ جزا زو نعمت بخاتم نفس کر آتہا تہ جس تہا ہونگی شکل ہر ایک قسم کا مین  
 تھا شرب اکل ترنج اور چھری پھردی ہر ایک کو کہ کا تو اسے تا فریدار ہو چیا چہ حق تعالیٰ فرمائا ہے و اُنکے کل  
 و اِحْدَہ فَمِنْہُمْ سَکِیْنٌ اور دی ہر ایک کو انہیں سے چھری تو کہ ترنج تراش کر طعام ہر چھرت کر کھان  
 یا چھری سے گوشت کات کرتا دل کریں اور زلیخانے اُن عورتوں سے کہا پھر کہ یوسف کو بلو او مین نہ ہون  
 تھیں ہو تو دکھا او مین کہا سب لو ہکو تو آرزو بھی ہے کہ دیکھیں وہ روٹھو اُسے دیکھ کر کھاتین اپن ترنج  
 تراشنگی پھر سو خوشی سے ترنج نہ زلیخانے یہ نہ مکر نزدیک یوسف کے آہ جامہ صغ ہنایا اور تاج مکمل نہ  
 پر سجا و کالک اخراج علیہم اور کہا مکمل یوسف او پر ان عورتوں کے یوسف علیہ السلام نے ابا کی زلیخانے بہت  
 مبالغہ کیا یہاں تک کہ یوسف علیہ السلام کو باہر جلوہ فرما کیا فلما ذاک ایتہ اکبر وہ پس جب دیکھا ان عورتوں  
 نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا انکو حن و جمال میں کیا راشتہ دیدار ہو کر خود ہو گئیں و قطعاً ابدی بین  
 اور کات ڈلے ماتھ اپنے اور کچھ درد معلوم ہوا نظم کہاں کا ترنج اور کہاں کی چھری رہا تھا کیا نہ پس جی  
 میں جی گئی عقل تو ماتھ سے یک قلم ہر ایک نے کئے ماتھ اپنے قلم بجائے ترنج اپنے ماتھوں کو کات کئے چون  
 سے سارے دامن کے پات و حقائق سلمیٰ میں ہے کہ حق تعالیٰ ساتھ اس آیت کے مدعیان محبت کو  
 سر زین کر رہا ہے کہ مخلوق رویت مخلوق میں اس مرتبے کو پہنچے کہ قطع بد کا الم کچھ محسوس نہوا تو چاہئے  
 کہ تہودیر تو جمال خالق میں ایسے محسوس کہ کچھ بلا و عنائے متالم نہو بیت چاہئے رافت محسوس ادا کچھ  
 کے اُسکا ایک ہی جھمکا تو دھیان نہو و دلو اصلا رنج و ملائے عالم کا الفصہ عورتیں مصر کی جو بخود ہی سے بخود  
 آئیں زبان آفرین میں کثاد و کئی قلن حاش لله ما ہذا البشر اور کہا پاکی ہے واسطے اللہ کے صفت  
 عجز سے بچ سدا کرنے ایسے محبوب نہین ہے یہ آدمی کہ یہہ سن اور جمال آدمی نے کہاں پایا ان ہذا اللہ  
 ملک کئے نہ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ یہہ انسان نہین ہے فرشتہ ہے یہہ نہ ہوا الہی سر رشتہ ہے یہہ  
 صاحب و بیٹے جابر زو سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے پر آئے اور  
 کہا کہ اللہ نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میر حن زوئے یوسف کو بوز کرسی سے کوس  
 دی میں اور کوس حن رو تیرے کی نور عرش سے مقرر کی میں نے و ما خلقت خلطاً حسن منک یعنی نہین  
 پیدا کیا میں نے کسی مخلوق کو نیکیتر تجھ سے سچ ہے کہ یوسف کا جمال تھا اور حضرت کا کمال نظارہ جمال یوسفی میں  
 ماتھ کئے اور ظہور کمال محمدی میں زنا روٹھے نظم حن یوسف پر کئے گرا تھ رافت کیا عجیب بلئے جامان  
 میرے کئے میں لا کھوں کے گئے العرض زلیخانے جو حیرانی اور شگفتگی عورتوں کی دیکھی قالن فذلک لکن الذی

لَمُنْتَنِي فِيهِ كَمَا هِيَ وَهُوَ تَخَصُّصٌ جَوْدًا مَتَّ كَرْتِي هُوَ تَمَّ مَجْهُوْلٌ مِجَّ دَوَسْتِي أَسْكِي كَيْ ابْ جَا مَتَّ كَيْ  
 حَقِّ مِيرِي جَانِبِ هِيَ سَبَّ كَمَا نَظْمُ سَجَا هِيَ جَوَابُ سِرِّ زَوَلْ كَمَا كَيْ هَمَّ دَلِ رَا بُو كَا هِيَ دَلِ رَا بُو كَا هِيَ دَلِ رَا بُو كَا هِيَ دَلِ رَا بُو كَا  
 بَرَقَةُ يَكْ تَوَجَّاهُ كَيْ مَدَّ وَخُزْجِي اَفْلَاكْ تَحْتِ طَعْنُ كَرْزَا هِيَ بَسْ نَا سَرَا كَيْ تِيرِي هَنِ بَسْمِيْنَ مَطْلَقِ خَطَا  
 سَ جَوَكْ دِي كِي كَامَر جَانِبَا سَرَا قِيَامَتِ هِيَ يَهْ دَلِ رَا زَلِجَا نَ سَكْرَا كَمَا مَجْهُوْلَا هِيَ اَسِي نَ كِيَا هِيَ خَرَابِ  
 تَبَاهِ اِسْكِي هَنِ الصَّبْرَيْنِ اَوْرَهْ هُونِ اِسْكِي مَحَبَّتِ مِيْنِ بَحَارَهْ هُونِ مَلَامَتِ مَجْهُوْلِ هِيَ اِسِي كَيْ سَبَبِ هَنِ  
 رَوَايَا اِسْكِي بَاعَثْ سَبَّ وَكَلَفْ رَا وَدَتْ هُنَّ نَفْسِهْ فَاسْتَعَصَمَ اَوْرَ الْبَتَّةِ تَحْتِ قِيَامِ مِيْنِ اِسْكُو  
 جَانِ اِسْكِي سَ اَوْرَ طَلَبِ كِي اَرَزُو اِنِي اُسْ سَ پَسْ نَگَا دَر كَا اَسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ اِسْنَهْ  
 كِي نَجْ سَ اِسْكَا لِيَا نَدُولِ بَرَا جَانِ كَيْ مَجْهُوْلَا نَدُولِ قَلْبِيْ كَمْ يَفْعَلْ مَا اَمْرُهْ اَلْبَحْرَيْنِ وَكَبْكُو فَا مَن  
 الصَّاعِرَيْنِ اَوْرَ اَكْرَهْ كَر كَا جَو كَجْ هَتِي هُونِ مِيْنِ اِسْكُو الْبَتَّةِ قِيَا جَا وِيَا اَوْرَ الْبَتَّةِ هُو وِيَا ذَلِيلُونِ سَ كِيُو كَمْ نَظْمُ  
 هُوِيْ اِبْ مِيْنِ عَاجِزْ هُونِ تَدْبِيرِ هُو اَخْرَهْ جَا وِيَا تَاخِيرِ سَوِيْنِ نَ مَقْرَهْ اِبْ يَهْ كِيَا كَرْزَا مِيْنِ  
 دَوْنِ اِسْكُو رَهْنَهْ كِي جَا كَمْ تَايِدْ دَلِ سَحْتِ نَزْمِ اِسْكَا هُو كَرْ سَ پَهْرُ خُو دَوَهْ مِيرِي اَرَزُو يَهْ سُنْ عَوْرَتِيْنِ جَوَكْ تَحْتِ اِبْ مِ  
 لُفْتِ كَيْ جَانِبِ هُونِ رَوْبَعْمِ لَكِيْنِ كَهْنَهْ يُوْسُفْ كَوَا حِيْ مَلْفَا هَمَانِيْنِ كِيُو هَنِ هِيَ بَقَا يَهْ خُونِيْ كَيْ  
 يَا دَا كَر زَا مَانِ بَرَا وِرْدِ حَاجَتِ بِيْدَلَانِ خُدَا كَيْ كِيَا كَمْ سُلْطَانِ حَسْ دِيَا سَبَّ تَحْتِ جَوِيْ سَا مَانِ حَسْ زَلِجَا نَ  
 عَشَقِ مِيْنِ هِيَ خَرَابِ اِسْ كَرْمِيْ وَصَلْ سَ كَامِيَا بَرِيْتِي هِيَ يَهْ اِسْ كَجْ تَرَسْ كَا نَبْ تَرَسْ هُو اَسْقَدِ  
 دَلِ رَا بِيَا زَا اِسْكَا وِيَا اَسْقَدِ كَرْ نَ نَا زَكْبَرِ هَنِ خُوْبْ اَسْ كَرْ فَرَا زَكْبَرِ هَنِ عَاجِزْ اِسْتِقَامِ اِسْكَا لَ بَرْتَا كَيْ وِيَا مَجْهُوْلَا  
 اِيْزَا نَدُوْ سَ تَحَا وِ سَ نَزْدَانِيْنِ مَجْهُوْلَا وِيَا كَهْ سَحْتِ جَا بَدَا نِيْ كُوْ تُوْلِيْ سَ اَوْرَا نَ تَهْ تَهْ رَحْمْ كَرْ نَ اِسْكُو لَا  
 اَوْرَهْ هُو لَوْحْ كَرْ نَ غَمِ مِيْنِ اُسْ تُوْ كَر فَا كَرْ نَ قِيَا اَخْتِيَارِ اِبْ اِيْ يَا كَرْ اَلْ رَتِيْرَ اِسْ كَرْ طَرِجْ سَ هَنِ دَلِ تُوْلِ سَ  
 سَوْفَرِجْ سَ كَهْ هَرَا كَيْتْ هَمِ مَسْ سَ هِيَ شَا هَسْ نَ تُوْجِيْ مَهْرِ حَسْ اَوْرَهْ مَ مَاهِ حَسْ يُوْسُفْ عَلَيْهِ السَّلَامِ نَ حَبِ  
 عَوْرَتُوْنِيْ بَا تِيْنِ سِنِيْنِ كَهْ فُقْطْ زَلِجَا هِيَ كَيْ طَرِجْ هَنِ سَمَجَا لِيْ تَحْتِيْنِ بَلَكِهْ اِنِيْ هِيَ طَرِجْ بَحِيْ رَعْبَتِ دَلَا قِيْ تَحْتِيْنِ  
 اَلْ رَقَا دِيْ بَ التَّبَعِيْ اَجَبْ اِيْ هِيَ اِيْدَ عَوْنِيْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ اِيْ كَهْ  
 كَهْ كَارِيْ هِيَ يَهْ عَوْرَتِيْنِ مَجْهُوْلَا طَرِجْ اِسْ كَهْ نَظْمُ تَحْتِ اِنِيْ صَحْبَتِ زَنْدَانِ هِيَ خُوْشْ مَقِيْدَ اَلْ رَتِيْرَ هِيَ تُوْجِيْ جَانِ خُوْشْ  
 وِيَا رُوْ سَ نَا مَحْرَمَانِ بَرِ نَظَرِ نَ مِيرِيْ پَرِ اِيْ سِيْرَ وَا كَرْ وَا لَاقْصَرَفْ عَنِيْ كَيْدَهْنِ اَصْبَا اَلْ يَهْنِ وَا كَرْ وَا لَاقْصَرَفْ  
 اَوْرَا كَرْ نَ خِيْرَ كَا مَجْهُوْلَا سَ كَرْ اَوْرَ فَرِيْبِ اِنَا اَوْرَ مَجْهُوْلَا نَ بَا وِيَا كَا جَحْكْ جَا وِيَا طَرِجْ اِنَا اَوْرَ هُو جَا وِيَا جَا بِلُوْنِ سَا مَحْرَمَانِ  
 اِسْ كَامِ كَيْ جَوْنِيَا جَا سَ فَاسْتَجَابَ لَهْ دَرَبَهْ كَرْ اَجَابَتِ كِيْ وَا سَطَهْ دَعَا اِسْكِي كَيْ پَرُوْرَ دَا كَر اِسْ كَهْ نَظْمُ جَوِ يُوْسُفْ  
 زَنْدَانِيْ كِيْ اَلْجَا قَبُوْلِ اِنِيْ حَقِّ نَ كِيْ وِيَا دَعَا اَلْ رَا پَتِ اُسْ مَحْضَرَا تُوْجِيْ قِيْدَ جَسْتِ بَفَضْلِ خُدَا قَصْرَفْ غَنَهْ فَا كَيْدَهْنِ



بتا دو نگارنگت اور مزہ اسکا پہلے اس سے کہ اوسے تھا اسے پاس یعنی غیب کی خبر ملو دو نگارنگتوں نے کہا  
 بخوشیوں اور کامیابیوں سے ایسی باتیں سننے سے میں یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ معجزہ میرا جس ستارہ  
 شناسی اور کہانت ذلکما جتھا علیک ذکرہ یہ اس خبر سے ہے کہ سکھائی ہے مجھکو بروردگار میرے نے  
 ساتھ الہام اور وحی کے اس واسطے کہ اے نبی تو کنت ملة قوم فلا تؤمنون بآله وھم بالآخرة ھم کفر و تحقیق میں نے  
 چھوڑ دیا ہے میں اس قوم کا کہ نہیں ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ گھر آخرت کے وہی کافر ہیں مگر اس  
 ضمیر کا واسطے تاکہ یہ کفر انکے کے ہے ساتھ آخرت کے وابتغوا ملة ابائیکم و اسحاق و یعقوب اور  
 پیروی کی میں نے میں باپوں اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے ماکان لنا ان نشرك بالله من شیئہم  
 رو واسطے ہمارے یہ کہ شرک لاویں ساتھ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اسکی عبادت کرتے ہیں ہم ساتھ بگائی  
 کے ذلک من فضل اللہ علینا و علی الناس و لکن اکثر الناس لا یشکروا یہ توحید فضل اللہ کے سے اوپر ہمارے  
 کہ ساتھ وحی کے گاہی دی اور اوپر سب لوگوں کے کہ انبیاءوں کو انہی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ  
 کہ پیغمبر انکے پاس آئے نہیں شکر کرتے اس فضل اور بخشش کا یا صاحبی السبحن آریاب متصرف قوت جبریم  
 اللہ اوحا لہم انہی دو بار و زندان کے کیا خاوند پر کندہ کہ تم رکھتے ہو سونیکے چاندی کے لوہے کی لکڑی  
 پتھر کے یا اعلیٰ اور اوسط اور ادنیٰ بہتر ہے یا اللہ بہتر ہے کیلکادات اور صفات میں غالب سب پر مانتے ہیں  
 من دونہ الا اسماء سمیتہا انتم و ابائکم و ما انزل اللہ بھما من سلطان نہیں عبادت کرتے تم  
 سوا اہل کے مکرانوں کی یعنی کتے چیز و کئی باعتبار ناموں کے کہ بے دلیل نام رکھ لیا ہے تنہا اور بالوں  
 تمہارے نے نہیں اناری اللہ نے واسطے عبادت انکے کے کوئی دلیل کہ ولالت کرے اوپر تحقیق ذوق انہی  
 کے پس تم نہیں پوجتے مگر اسماء بے سمی کو ان کے کلمہ اللہ نہیں حکم ساتھ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے کہ سخت  
 عبادت کا وہی ہے اقول لا تعبدوا الا ایاہ حکم کیا ہے خلق کو پیغمبر و کئی زبانیں یہ کہ نہ عبادت کرو مگر اے  
 ذلک الذین انصبت لکم النذیر لعلکم توعظون یہ ہے میں سیدھا قائم و لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے راہ  
 سیدھی کو جنگلوں میں جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہیں یا صاحبی السبحن اذا حکما فشیء بخرگاہی دو بار و قید خانہ  
 کے جو ہے ایک تم میں کہ ساقی یاد شامی میں دن بعد قید سے چھوٹے گا پس بلا و گجا خاوند اپنے کو شرب حبی  
 پہلے پلا تا تھا و اما آخر فیصل فاحل الصبر من ذلک اور جو ہے دوسرے کہ طباح ہے پس سولی دیا جا و گجا اور مدت  
 نگت و میں چھوڑ دینگے تو کہ مضمل ہو جا و گجا پس حکم کے مرثان شکاری مقرر اس کے سے یہ تعمیریں شکر ایک نے  
 ان دونوں میں سے کہا جسے چھوٹے کہا ہے کچھ خواب نہیں دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قضي الامر الذی خبر  
 تسفیئان مقرر کیا گیا وہ کام جو تھے تمہارے اس کے طلب تاویل کی کرے اب جو میں نے کہا اس کے خلاف ہو گا وفاق



[illegible]

بَعْدَ أَتَيْنَا إِلَيْنَا وَفِيهِ قَارِئُونَ أَوْ كَمَا أَسْخَصَ فِيهِ كَيْفَ نَجَاتِ يَأْتِي قَتْلُ أَنْ دُونَ مَن سَ أَوْرِيَاد  
 كَيْفَ كَيْفَ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا أَذْكَرُ فِي عِنْدَ رَبِّكَ تَعَالَى عَدَّتْ كَيْفَ مَن خَبَرُ دُونَ كَمَا تَعَالَى تَعَالَى كَيْفَ كَيْفَ  
 يَحْضُرُ مَجْهُدُ زَيْنَ مَن كَمَا مَن أَيْكَ تَحْضُرُ وَهُوَ بَرَّكَ كَامِلُ عِلْمُ تَعْمِيرُ مَن بَادِشَاهُ مَن خُوشِ بَرُورُ كَمَا كَمَا جَا  
 حَلَدُ خَلَا سَاقِي سَوَارِ بَرُورُ زَيْنَ مَن أَيْكَ كَمَا يَوْسُفَ أَيْكَ الصِّدِّيقِ أَتَيْنَا فِي سَبْعِ بَعْرَاتِ سَمَانِ يَأْتِي كَلْمُنْ  
 سَبْعِ عَجَافٍ وَتَسْبِيحِ سُبْحَانَكَ حَضْرُ قَارِئُونَ كَمَا سَاقِي يَوْسُفَ أَيْكَ بَرُورُ كَيْفَ جَوَابُ دُونَ سَاقِي سَاقِي  
 سَوَاتُونَ كَيْفَ كَمَا مَن مَن اَلْجَوَابُ سَاقِي دُونَ اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 نَوَاسِ خَوَابِ كَيْفَ تَعْمِيرُ تَعَالَى أَيْكَ اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 مَصَاحِبُونَ اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 قَالَتْ تَزِيدُونَ سَبْعَ سَبْعِينَ دَاجِيًا كَمَا يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَن كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ  
 سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 غُلُونَ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 رَسَمَ دُونَ خَرَابِ بَرُورُ كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن  
 اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 جَاوِيكَ جَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 مَن يَأْتِي مَن بَعْدَ ذَلِكَ عَامٍ فَيَزِيدُ بَغَاتِ النَّاسِ وَفِيهِ يَحْضُرُ دُونَ كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن  
 اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 جَيْسَ اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 كَوْسُفَ كَيْفَ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 حَضْرُورُ مَن اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 وَقَالَ الْمَلِكُ اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ التَّسْوِيفِ اَلْجَوَابُ سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي سَاقِي  
 مَجْلِسِ زَيْنَ مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن  
 جَيِّ يَوْسُفَ عَمَ مَن جَا كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن  
 يَوْسُفَ كَمَا بَادِشَاهُ كَوْسُفَ يَابَادِشَاهُ مَن فَرَا كَمَا مَن كَمَا مَن كَمَا مَن



کرنے اس امر کے قَالَ كَاتِبُكِ اِذَا رَاَوْنَ يَوْسُفَ عَنِ نَفْسِهِ کیا حال تھا تھا راجسو قہ طلب کیا تھے  
کو جان اسکی سے یعنی اس سے مراد ولی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ کہا ان عورتوں نے پاک  
ہی واسطے اللہ کے نہیں جانتی تھیں ہم اوپر یوسف کے کچھ برائی نہ تھوری نہ بہت جب زلیخانے دیکھا کہ اب سو سچ  
کام نہیں آتا اسنے بھی بے گناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاةُ الْعَزِيزِ اِلَّا نَحْصَحَّصَ لِحُوتِ کہا عورت عزیز کی نے  
یعنی زلیخانے اب کھل کیا حق انکار اودنے عن تفسیرہ وَاَنْدَلَمْنَ الصَّادِرَاتِ میں نے طلب کیا تھا یوسف  
جان اسکی سے اور آرزو کے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچوں سے ہی نظم کہہ رہے تھے جاب بتا  
لگی صد احصا الحق کی نے لگی لگی کہنے یوسف تو ہی بیگناہ میں ہوں اسکی الفت میں کم کردار طلب  
وصل پہلے کیا میں نے تھا مانا جو پھر اسنے میرا کہا تو زندان میں بٹھایا سے میرے غم نے غم میں چھایا  
جو جان کہ اس سے کریں پادشاہ سزاوار ہی اسکے وہ رشک ماہ ہوا اسکے خوش یاد شہ پہہ کلام کہا لاؤ  
اسکو باعزاز تمام وہ لائق ہی بساں کے سرو حال نہ زندان قابل مہ خوش حال غرض پادشاہ نے یوسف  
علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہیں ہے ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّي كُنْتُ بِاَعْيَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا  
يُغَيِّرُ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ یہ تحقیقات اس واسطے کی میں نے تو کہہ جانے عزیز پہہ کہ میں نے نہیں جانت کی اسکی ظاہر  
اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہچانا مگر کو جانت کر نیوالوئے یس یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ گاہ کروں اس بات پر  
کہ یہہ میں نے اپنی طہارت جانی کے واسطے یا ساتھ اپنے عمل کے نگہ لانے کی واسطے نہیں کہا بلکہ شکر کیا ہی میں نے اور نعمت  
اس عصمت کے اور اوپر توفیق الہی کے سچ ترک معصیت کے بہت نفس عذار سے کیا کار براوے رافت  
کر نہ حامی مدد حضرت ربانی ہوئے اس واسطے یہہ تقریر کی کہ وَمَا اُبْرِيْ نَفْسِيْ اور نہیں پاک کر تا میں نفس نے کو یعنی  
نہیں کہتا میں کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے میرا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ کہ ما رحمہ ربی  
تحقیق نفس حکم کر نیوالا ہی ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا نظم نفس جو آمارہ بالسوء ہے حکم کر رہا ہی بدکار  
پی بی معصیت سے بچا پھر مشکل حال مان مگر ہر رحمت پروردگار ان کی لغو و زحم تحقیق پروردگار میرا شہین لا  
ہی اس قصے کا جو فعل میں نہ آوے مہربان ہی ساتھ عصمت کے حمایت فرماؤ لکھا ہی کہ پادشاہ سے جواب میں یوسف  
کی پھر کہیں اور زیادہ تر شائق دیدار کا ہوا قَالَ الْمَلِكُ اَتُوفِيْ بِهٖ اَسْتَفْصِلُ لِيَقْسِيْ اور کہا پادشاہ نے لے آؤ  
کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دو میں اسکے واسطے پسے اور تمام کام پسے سپرد کروں اسکے یہ میں کہ پادشاہ نے سہرورد  
کو ستر مرکب لڑا ستر کر اور تاج اور خلعت شانہ دیکر زندان کو بھیجا بڑی اہتمام سے یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ  
استقبال کو لایا اور بغلکے ہو کر لیا کر پاس پسے تخت پر بٹھایا مَعْتَبَرٌ بٹھایا آخرین پسے بالائے تخت عجب شاہ  
نے واہ کچھ پائی تخت فَلَمَّا كَمَلَتْ اِنَّكَ اَبُوْمَ كَدِّينَا وَيَكُنْ اَمِيْنٌ پس جب باتیں کیں پادشاہ نے حضرت



یوسف سے اور تعمیر خواب کی پوچھی اور جواب دلیہ پر سنا کہ تحقیق تو اسی یوسف آج تروما ہے ہمارے تھے والہ  
امانت والا ہی جو منصب چاہے مانگے اور جو آرزو ہو کہہ قال اجعلنی علیٰ احسن امان الا اذین کہا یوسف  
علیہ السلام نے سقر کر جھکو اور پھر الفون زمین مصر کے یعنی میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور حسب  
افی حفظ علیہم تحقیق میں نگہبانی کرنیوالا ہوں کچھ چیز ضایع نہ کر و گنا خوب جائے والہ ہوں کام ملک کے جو بہتر ہو گا  
وہی کرو گنا یا گناہ رکھنے والا حساب کا ہوں میں اور دانا القوت کا جو کوئی کہے گا سمجھ جاؤ گا لکھا ہے کہ یوسف علیہ  
السلام بہتر زبان جانتے تھے سمجھ لیجئے کہ یہ آیت دلیل ہے اسکی کہ مدح اپنی وقت حاجت کے روا ہے اور مذمت  
نفس اپنے کی اس وقت خطا ہے چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا سید ولد آدم ولا خیر الا  
فرمایا حرکت بنیاد و مین الما و الطین اور اس طرح عالم اگر اپنے علم کی برای کرے اس نیت سے کہ لوگ اگر تیرے حق فائدہ  
لین درست ہے اور یہ بھی اسی آیت سے نکلا ہے کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور مقدار اسکو کیجا کام کا ہو  
وہ پادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام نابل کے واسطے چھوڑے کیونکہ یوسف علیہ السلام نے مانگا ہے کہ نہ  
اجعل علی خزانہ الخ اور اپنی تعریف کی ہے کہ افی حفظ علیہم لکھا ہے کہ بعد ایک برس کے پادشاہ نے منصب  
حافظت خزانہ کا یوسف علیہ السلام کو دیا اور تحت زرین پر بٹھایا یا مدرع بالواع جو ہر تھا اور تاج سبکل سر پر رکھا  
اور اختیار تمام مملکت کا سونپا حدیث میں ہے کہ اگر یوسف علیہ السلام یہ منصب مانگتے اس وقت ہوتا آنگے  
مانگنے سے ایک سال کا واقعہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی پادشاہ نے انکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مر گیا  
انظم ہوئے جب یہ مختار با صد تمیز تو اس رشتہ کا داغ لکھا کر عزیز ملا تھے خاک سے تملسا یہ بیٹھے بہت بخت اور وہ بخت  
سے اٹھاؤ کہ لا لک مکتا کہ یوسف و الا اور جبکہ پادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہ دی ہم نے یوسف کو بیچ زمین مصر کے لیے  
حاکم کیا یثقی اقمہا حیث کینا جگہ پکڑنا تھا میں سے جہاں چاہتا تھا لکھا ہے کہ وہ زمین ہر طرف سے  
چالیس فرسخ حتی مضیبت یوحشنا من تشاء ولا یضیع اجر المحسنین چاہتے ہیں ہم رحمت اور نعمت اپنی دین  
اور دنیا کی جسکو چاہیں اور نہیں ضایع کرتے ہم تو اب اسان کرنیوالوں کا و کجی الا خوف جسر للکین انیوا  
وکانوا یتقون اور البتہ تو اب آخر تکا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور تھے پر میری کاری کرتے تو اس  
سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ سب تقویٰ کے قہر چاہ سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر مصر کے حاکم ہو  
انظم کیا حکم پھر مصر کے ملک میں انکے سب اشتغال زراعت کریں کئے عالی انبار خانے بنا برس سات تک جمع غلہ کیا  
کیونکہ کرتے تھے خوشہ معاف مگر آپ دیتے تھے قدر کفاف فراخی کے گذرے جو وہ سات سال تو تنگی پھرائی پڑا سخت کال  
ہوئے مہرود مصر حاضر تمام بدر کا و یوسف علیہ السلام و اسال اول تو غلہ انہیں عوض نقد اموال کے بیچ میں دویم سال نہ بولیا  
بس تمام سیوم سال میں سب کثیر و غلام مویشی لئے انکے چوتھے برس لئے سال خیم عمارت لکے بس ششم سال فرزند لکے



برس برس تو تین خود وہ بندے ہوئے کیا شد نے اظہار پھر یہ حال کہا شد نے تیرا ہی سب ملک و مال عجب قدرت  
 حق کے راست میں کھیل مجھوں پہ فضل اسکا ہی ریل پیل زر اسوج تو اس میں مکہ ہی کیا کہ سب بصر کو انکار دے کیا  
 کتبے تھے جو یوسف و مان مصر میں تو مردم سبک و پختے تھے انھیں خدا نے کیا سب کو انکا غلام بنی پر ہمارے اور پھر  
 سلام سمجھ لیجئے کہ بعد مرے عزیز کے عشق یوسف علیہ السلام میں زلیخا کا مال اسباب لٹا نا اور مکانات نہر خود کر  
 جنگل میں جھونپڑی بنانا اور نہ پیانا نہ کھانا دن رات رونا اور انھوں کا کھونا پھر دعائے یوسف علیہ السلام سے جو ان  
 ہو کر ہم آغوش مقصود ہوتا اور یوسف علیہ السلام کے عقد نکاح میں آنا اور دوسو بیسوا تولد پانا تا آخر وفات تمام قصہ  
 مفصل مشہور میں کہ سہمی مہوج عشق ہی لکھا گیا ہے چنانچہ اسکی اشعار یہاں بھی جا بجا مسطور ہو ہیں لہذا انھیں  
 کمیت قلم اس میدان بیان سے معطوف کر کر لیجئے تحریر اس تمام قصے کی بہت طوالت کے حصول عدم مقصود کے  
 موقوف کر کر مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور یا لازم یہاں ہی بیان ہوتا ہے کہ جب اثر خط کار میں  
 کنعان میں پہنچا اولاد یعقوب علیہ السلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر میں پادشاہ ہی تمام قحط  
 ماروں کی وہ پرورش کرنا ہے فرماؤ تو وہاں جا کر ہم بھی طعام گر گناں کنعان کے واسطے لاؤں یعقوب علیہ  
 السلام نے اجازت دی اور بنی میں کو اپنی خدمت لگھا اور دسویں بیٹوں کو مع یوحنا اور شتر دکر رخصت کیا اور ایک اونٹ  
 یوحنا سمیت بنی میں کے حصے کا بھی ہمراہ کر دیا اور رخصت ہو کر مصر کو چلے و جاؤ اخوہ یوسف قد خلو اعلیہ فصر ہم  
 و ہم کہ منکر و ن آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف علیہ السلام میں پس داخل ہوئے اور اپنے اکل  
 آداب خدمت بجالائے پس پہنچا نا یوسف علیہ السلام نے اکل اول نظر میں اور وہ واسطے یوسف علیہ السلام کے ناشائستہ  
 تھے کیونکہ بہت مدت گزری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السلام چلوں کے اندر بیٹھے تھے  
 اس واسطے اُنکو نہ پہنچا نا پھر یوسف علیہ السلام نے لئے پوچھا کہ تم کون ہو جاؤس سے معلوم ہوئے ہو انھوں نے کہا  
 معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے ہیں کہا تمہارے باپ کے کئی بیٹے ہیں کہا بارہ تھے ایک کو صفور  
 میں بھیجا لکھا گیا اور ایک باپ کی خدمت میں ہے اور ہم دس آپ کی ملازمت میں حاضر ہوئے ہیں یوسف علیہ السلام  
 نے فرمایا کہ یہاں کوئی ایسا ہے کہ تجھیں پہچانے انھوں نے کہا ہمیں لوگ مصر کے ہمارے نہیں جانتے یوسف علیہ السلام نے فرما  
 کہ تم میں سے ایک یہاں رہے اور تم جاؤ اور اس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تاکہ احوال تمہارا محقق ہو جاؤ انھوں نے فرمے  
 والا بنام شمعون پڑا پس وہ کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ انہی قیمت لو اور گندم دو دو ملکہ ہم تمہیں بھیجا رہے  
 اور جب تیار کیا یوسف علیہ السلام نے واسطے لے سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا  
 انھوں نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہے ہمارے بھائی کا جو باپ کی خدمت میں رہ گیا ہے وہ بھی بھر دو یوسف  
 علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اومیوں کے شمار سے دیتے ہیں نہ اونٹوں کے انھوں نے بہت مبارکباد کیا قال





پیارے پس اس عطا اور بخشش پر پھر جاوینگے ہم خدمت بادشاہین و پندہ اہلنا و محفوظ احکامات و نذر ادا  
 کچل بچہ اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگوں اپنے کے اور محافظت کریں گے ہم بجائی اپنے کی جانے لئے میں  
 اور زیادہ لاوینگے ہم ناپ ایک اونٹ کا حصہ بجائی کا ذلک کچل کیسے یہ ناپ ہی آسان اور اذیت  
 بادشاہ ہین دینے میں دریغ نہ کرے گا قال الذی اسلمہ معہم حتی تووفی موثقا من انہ کہا یعقوب  
 علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجوا گناہین بنیامین کو ساتھ تھارے یہاں تک کہ دو تم مجھ کو عہد ہو کہ ساتھ ذکر خدا  
 تہ بیان میں ہے کہ فرمایا یہاں تک کہ تم کھاؤ مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین  
 لکائن فی ہر الا ان یحاط بیکم کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو کہ یہ کہہ کر ولایا جاوے عذاب  
 ساتھ تھارے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ انھوں نے قبول کیا اور تم کھائی مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی کہ بنیامین کے حق میں برائی نہ کریں گے فلما اتوا مؤثقتهم قال اللہ علی ما نقول وکیلا پس  
 جب دیا انھوں نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے کہ تم  
 میں ہم عہد اور ایمان سے کار ساز اور نگہبان اور گواہ اور گاہ ہیں وقال یابنی لا تدخلوا من بلادہ  
 وادخلوا من ابوابہ غفرہ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شقت سے اسی بتو میرے مت داخل  
 ہو حیو شہر مصر میں دروازے ایک سے اور داخل ہو حیو دروازے متفرق سے کیوں کہ تمھارا نام  
 جمال اور شان اور شوکت دیکھ کر کسی کی نظر نہ لگے جاوے اور اس شہر کے عیار و دروازے تھے بچہ  
 لیجے کہ یعقوب علیہ السلام نے اول مہر مدیری ظاہر کی اور آخر عجز بندگی استکار کیا کہ کہا وما اغنی  
 عنکم من افلہ من شیئی اور نہیں دفع کرتا میں تم سے ساتھ نصیحت مذکورہ کے قصائے الہی سے  
 کچھ چیز مت دفع نہیں ہوتی خدا سے قدر نہ کرنا عت کیوں ہی قدر سے حذر نہ ان الھم  
 ان لا یمنعہ نہیں کہم کروا سٹے اللہ کے سچ ہر چیز کے علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شہر کے پاس چاہے کہ توکل کریں  
 توکل کرنے والے نہ اوپر خیر اس کے کہ حاجتوں کا برآنا اور بلا و سختی جاننا توکل کا پھل یا ناہی مت  
 باغ بنان میں جو گل جب نہ نثر و دار توکل ہی نہ من توکل علی اللہ فہو سب و لکاد خلوا من  
 حجت امرہم ابوہم اور جب داخل ہوئے بیتے یعقوب علیہ السلام کے اسی طرح سے کہ  
 حکم کیا تھا ابواب لئے نے کہ دروازوں متفرق سے جائیو ما کان بغنی عنکم من شیئی تمھارا نام  
 کر کے لئے تدبیر یعقوب علیہ السلام کی قضاء خدا سے کہ لئے حق میں واقع تھی کچھ چیز بلکہ تہمت چوری کی  
 بنیامین پر لگی اور بجائی اندوہ گیں ہوئے اور مصیبت یعقوب علیہ السلام پر دو گنی ہوئی پس کچھ فائدہ  
 ہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام کی الا حاجتی فی نفس یعقوب قصہ ہا کہ ایک خطر تھا یہ سچ



یعقوب کے یعنی شفقت اور اولاد کے تھی کہ اس وقت کہ والد اس کو اور وصیت ساتھ اسکے کردی وافر  
 لَدُنَّا عِلْمٌ لِّمَا عَمَلُوهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَر النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا وہ سب اس حیرت  
 کہ سکھائی تھی مجھے اس کو وحی سے افسانہ ہی سمجھتا تھا وہ اس نے کہا تھا و ما اعنی حکم اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے  
 اسرار و قضا و قدر کو یا نہیں سمجھتے کہ تدبیر اور تقدیر کے غلبہ نہیں کر سکتی یہ تدبیر سے کیا حاصل تقدیر  
 پر وہ اسی دل تقدیر پر رہا اسی دل تقدیر سے کیا حاصل وَلَمَّا دَخَلُوا اَعْلٰی یُوسُفَ اور جب داخل ہوئے بیٹے  
 یعقوب علیہ السلام کے یوسف علیہ السلام تخت پر چلون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم انھوں نے کہا  
 ہم کنعانی ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ سو باپ چہد و پیمان کر کر لائے ہیں ہم یوسف علیہ السلام  
 نے فرمایا کہ معلوم ہوا اچھو وہ کنارے مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر کر لاؤں کھانا حاضر ہوا  
 یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی کے بیٹھے کر کھاؤ وہ کھانے لگے بنیامین اکیلا  
 گیا رونے لڑنے بیہوش ہو گیا کلاب اس پر چھڑک واکر ہوش میں لا کر پوچھا کہ اے جوان کنعانی ہو جب رونے  
 کا کیا ہے بنیامین نے کہا کہ اے بادشاہ آپ نے فرمایا کہ دو دو بھائی کے باہم کھاؤں مجھے اپنا یوسف بھائی  
 یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیوں رہ جاتا میرے ساتھ وہ کھاتا اس غم سے میں رورہ کر خود ہو گیا یوسف نے  
 فرمایا کہ وہ کہاں گیا کہا اس کو بھڑے نے کھالیا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے روبرو کھایا کہا میں نہیں کیا تھا  
 بھائیوں نے خبر دی بھائیوں سے پوچھا انھوں نے کہا مان ہمارے سامنے یہ واقعہ پیش آیا یوسف علیہ السلام نے  
 کہا کہ سمجھتا ہوں کہ ایک تم میں ایسا زور اور ہے کہ شیر کو بکر بچاؤ ڈالتا ہے کہا مان یہ ہے تمہوں نے کہا ایک  
 درخت جڑ سے اکھیرتا ہے کہا مان یہ ہے روٹیل کہا ایک لغزہ شہر میں کرتا ہے تو ہر حاملہ کا حمل گر پڑتا ہے کہا  
 مان یہ یہود اے پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایسے قوی سب موجود تھے پھر کو بکر بھڑے نے کھایا سب  
 خجالت سے سرنگون ہوئے پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ تاکہ میں بھائی تیرا ہوں اور تیرے ہون  
 کھاؤں پس خوان اس کے حصہ کاں چلون کے اندر منگوایا اور اس کو بھی بلوایا اور اس بھائی سے اوی الیہ اخذ  
 جگہ دی طرف اپنے بھائی لیے کو اور یوسف علیہ السلام نے نقاب والی ماتھ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین  
 دیکھتے ہی روپا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب کیوں روٹا ہے کہا اے بادشاہ ماتھ اچھا ہو ہو میرے بھائی کا ماتھ  
 ہے یہ سنتے ہی یوسف علیہ السلام نے طاقت ہو گئے اور تحمل نکر کے نقاب چہرے سے الٹ دی اور بنیامین  
 قَاکَیْ اَنَا اَحْوَاکَ فَلَا تَبْدِسْ عَلٰی کَاؤُ اِیْعُوْنَ کہ تحقیق میں ہوں بھائی تیرا میں علیک مت ہو ساتھ میں  
 چیز کے کہ تھے کرتے بھائی بیچتی میری کے بنیامین نے جو منہ یوسف عم کا دیکھا اور یہ کلام سنا پھر بیہوش ہو گیا  
 ہوش آیا ماتھ گردن میں یوسف عم کے والد اور تعجب سے زبان حال کہا بیت کہ یارب یہ بیداری ہے یا خواب کہ مطلوب

رو بروئے حجاب پھر دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ کر کہا کہ اب میں جہانم سے ہونگا یوسف نے فرمایا کہ اس برابر  
محبت پر درپست تھے پھر گریہ بہانہ رکھ لوں گا غم ان پر اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک مالایق کام کے نہمت سے  
مصر صحر پر جہاں تک کسی طرح تیری خدمت سے پس یوسف غم نے فرمایا کہ بارے بھائیوں کے پاس جاؤ اور اس امر کو مخفی  
رکھو بنیامین ہر دلیے باہر نکلا اور یوسف غم نے حکم کیا کہ کسانیتوں کی تیاری کرو ظلمت میں چھانڈو کہ جَعَلَ السَّعَاقِيَّةَ  
فِي دَحْلٍ أَحْيَا پس جب تیار کیا واسطے لکھے سامان انکار رکھ دیا ایک نوکر محرم راز نے بامر یوسف علیہ السلام کے  
اسکو پیالہ پانی پیسے کا پادشاہ کے چوسو نیکار یا زہر جہاں صبح ہو اہر تھا اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو  
پیمانہ کر لیا تھایا چ شلٹے بھائی یوسف علیہ السلام کے اور سب بھائیوں کے شلٹے بھر کر لا کر اجازت دی کہ جاؤ  
کے سب چلے تب شہر سے باہر نکلے ملازماں یوسف علیہ السلام تھے لکھے گئے ثُمَّ كَذَنَ مَوْزَنَ آيُنْهَا الْعِيْرُ  
اَنْكَمُو لِسَادِ قُوتٍ پھر کپارا ایک پکار نیوالے نے اسی قافلے والو تحقیق تم چور ہو دل میں یہ معنی پھر کر یوسف کے  
تمہے باپے چورایا تھا یا پکار نیوالے نے یہ بات آپ کی یوسف نے نہیں فرمایا تھا عرض جب یہہ اور یعقوب کے  
بیٹوں کے کان تک پہنچی قَالُوا اَوَاغْبُوْا عَلَيْهِمْ مَا ذَا انْفُسِدَ وَنَ كَمَا اُخْلُوْنَ نے اور ہمہ پھیر کھڑے ہو اور لکے گیا  
جزیر کوئی گئی تھلائی جسے ڈھونڈتے ہو قَالَا اَنْفَعِدْ صَوَاعِ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حَبْرٌ وَاَنْتَابُهُ نَزَعْنَاهُمْ مِمَّا اُخْلُوْنَ  
نے کھو یا گیا پیالہ پادشاہ کا کہ پیمانہ ظلمے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آئے اسکو بوجھ اونٹ کا علمہ مقرر ی اور  
کہ پکارنے والا ہوں ساتھ اسکے ضامن ہوں قَالُوا اَنَّا لَنَعْلَمُ مَا كُنَّا نَفْسِدُ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا  
سَارِقِيْنَ کہا انھوں نے قسم ہے اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم امین ہیں پہلے تمہے ہماری پونجی ہمارے  
میں رکھ دی تھی سو پھیر لائے ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہم نے اونٹوں کے منبہ باندھ دیئے ہیں تاکہ کیسی کھیتی نہ کھاویں  
ہمیں آئے ہم کھان سے تو کھانا دکرین بیچ زمین مصر کے اور لوگوں کا مال ماسحق تصرف میں لاویں اور ہمیں جویم  
اور چوری ہمارا کام نہیں ہی قَالُوا فَاَجْزَاؤُهُ اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِيْنَ کہا انھوں نے کیا ہی سزا اسکی اگر ہو تم جھوٹے  
قَالُوا اجْزَاؤُهُ مِنْ وَجْدِي فِي دَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ لَا کہا برادران یوسف علیہ السلام نے سزا اسکی یہہ ہی جو شخص  
پایا جاوے چور کا مال بیچ شلٹے اسکے کے پس وہی بدلہ اسکا یعنی اسکو غلام کر لیں یہہ ہمارے باپ کے دین میں ہے  
كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ اس طرح سزا دیتے ہیں ہم چوروں کو پس انکو پھر کر مصر میں لائے اور درگاہ یوسف میں  
اونٹ بٹھائے قَدْ اَرْبَاوْا وَغِيْرُهُمْ قَبْلَ وَغَاءَ لَحِيْهِ ثُمَّ اسْتَرْجَعْنَاهُمْ وَوَعَدْنَاهُمْ لَشَوْعِ كَمَا مَوْزَنَ نے یوسف غم نے  
ساتھ شلٹوں لکے کے یعنی بھائیوں کے پہلے شلٹے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ لے نہمت کے کھولے  
پھر نکال لیا اس پیمانے کو شلٹے بھائی اپنے کے سے كَذَلِكَ كُنَّا نَلْبِسُهُمْ اس طرح تعلیم کیا ہم نے واسطے یوسف کے  
الہام کے پس بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو وطن کے لئے مَكَانٍ لِّمَا خَذَا اَخَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّا اَنْ يَشَاوِلَهُ

تھا یوسف کہ لے بھائی اپنے کوچ وین پادشاہ کے کیونکہ حکم بادشاہ کا چور کے مارنے اور غنیمت دینے کا تھا نہ غلام کرنا  
 پس یوسف علیہ السلام نے پیکر اپنے بھائی کو مکر ساتھ چاہئے اس کے اور حکم اس کے توفیق و جہاد حق سبحانہ  
 بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں علم اور حکمت کے جسے چاہیں و توفیق حق ذی علم علیہ السلام اور اوپر ہر جانتے والے کے جانے  
 والا ہے درجہ اسکا بلند تر ہے پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کیا کیا تم کو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہیں  
 قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ فَعَدُّ مَرَّةٍ آخِرَ لَكُم مِّنْ قَبْلِ كَآلِ الْآخِلُونَ نے اگر چہ اور اسے یہ کیا تعجب ہے پس تحقیق ہر ایمان  
 اس کے پہلے اس سے یعنی یوسف نے طراک میں ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے گھر مرغ تھا ایک سائل نے  
 دروازے پر سوال کیا اس وقت کچھ حاضر تھا یوسف علیہ السلام نے وہی سائل کے حوالہ کیا بھائیوں نے ہمت پوری  
 کی لگائی بحر مواج میں ہے کہ اندھا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہیں کہ بت طلافی تھا جدادری کے  
 گھر خفیہ لاکر اسے زمین میں جہان مردار پرے تھی گاڑ دیا تھا اور سو اس کے بھی اقوال میں فَاكْتَرَفَا وَنُفْسُ فِي  
 نَفْسِهِ وَكَمْ يَبْدُهَا لَهْمُ پس چھپایا اس بات کو یوسف نے سچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اسکو واسطے اُنکے  
 قَالَا اَنْتُمْ شَرٌّ مِّنْكَ مَاہ کہا ساتھ اپنے کہ تم بڑے ہو اور دوسرے منزلت وزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چر کر جدا کر دیا  
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ دانا تر ہے ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم پس یوسف نے دنیا میں کو اپنے  
 علاقہ والوں کے سپرد کر دیا بھائیوں نے ہتھیار چاہا پھوڑا روئیل غضب ناک ہوا بال بن کے کھڑے ہو گئے یہاں  
 کہ کپڑوں سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا اے پادشاہ بھائی کو میرے چھوڑ دے نہیں تو ایسی فرما دیکر ونگا کہ شہر  
 میں ہر زن حاملہ کا حل گر کر پگیا یوسف نے جو روئیل کو غضب ناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی شہد کو چھو  
 چلا آئے چھوٹے ہی غصہ کچھ گیا بھائیوں کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ تم میں سے کس نے مجھے چھو کہا بھائیوں کو  
 نسل یعقوب ہے کیونکہ جب کسی ایک کو انہیں غصہ آتا تھا اور دوسرے کوئی نسل یعقوب سے س کرتا تو بچہ جاتا تھا  
 معالم میں ہے کہ دوسرے بار پھر غضب ناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب دلے ہوئے  
 تخت سے اتر آئے اور اسے پکڑ لیا اور ماتھے سر پر لاکر زمین پر گرادیا اور کہا اے کفایتیو تم اپنے زور پر کھنڈ کرتے ہو  
 اور جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہیں ہوئے کا نظم خدا نے بلند اور کیا ہے زبردست پر ایک زبردست ہے  
 انھوں نے دیکھا کہ زور سے کام نہیں نکلتا زاری شروع کی قَالُوا يَا اَيُّهَا الْحَزْبُ اِنَّ لَكَ اَبَايَةً كَبِيرًا  
 کہا اے عزیز تحقیق واسطے اس کے باپ ہی بوزخا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہے  
 فَخَذْنَا مِمَّا دَنَا بِس لے ایک کو ہم میں سے علامی میں جلیہ اسکی اور دنیا میں کو چھوڑ دوسرے اَنَّا نُوَلِّكُ  
 مِنَ الْحُسَيْنِ تَحْقِيقٌ ہم دیکھتے ہیں تجھ کو حسان کرینو والوں سے اپنے حق میں پس احسان اپنا ہم پر تمام کر نہ  
 قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنْ نَاخِذُ الْاَمْنِ وَجَدْنَا مَتَاعًا عِنْدَهُ اِنَّا اِذَا الْظَّالِمُونَ کہا یوسف نے پناہ اللہ کی یہ





یہی وہ شخص ہے کہ پائی ہے حمزائی تروک ایک اور اگر اور کو پکڑ لیں ہم اس وقت خالموں سے ہوا  
تھارے مذہب میں فلما استبنا سوا منہ خلصوا لہا پس جب نا اسی ہوئے وہ یوسف سے اور جا نا کہ بنیامین کو  
نہیں دینا کیلئے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے اور طرح کی تدبیریں کرنے لگے قال کبرھم اکم تعلموا ان ابائکم قد  
علیکم متوفات من اقلہ کہا برے بھائی اُنکے نے عمر میں کہ روئل تھا یا عقل میں کہ یہود تھا کیا نہیں جانتے تم یہ کہ یا  
تھارے نے تحقیق لیا تھا اور تھارے عہد خدا کا حفاظت میں بنیامین کے حق میں برائی نہ کرے اور اب یہ  
ماجرائیں آیا وہی قبل ما فرطتم فی یوسف اور پہلے اس سے کیا تصویر کی تھی بیچ نشان یوسف کے فلن ابصر  
الاکثر حتی یأذن لی ابی او یحکم اللہ یہ پس ہرگز نہ ملو گائیں اس زمین مصر سے یعنی اس شہر باہر نہیں  
نکلے گا یہاں تک کہ پروانگی دے آنے کی واسطے میرا پیرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرا پیرا پاس جائے گا  
یا بھائی کے رامی کا وہ جو خبر الحاکمین اور وہ بہتر حکم کرے یا الہی کہ سچ حکم کرنا ہی کیسی رعایت ایک حکم میں نہیں  
ارجعوا الی ایکم فقولوا ابائنا ان ابناک سرق پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو اس باب ہمارے تحقیق  
بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وما شہدنا انہ بما علمنا وما کننا للجب خفیظین اور نہیں گواہی دیتے ہم کہ  
ساتھ اس چیز کے کہ جانتے ہیں ہم کہ پیالہ بادشاہ کا ایک ٹیلے میں سے نکلا اور نہیں میں ہم واسطے غیب کے  
نگہبان یعنی ظاہر چوری اسکی دیکھی ہم نے اور باطن کی خبر نہیں رکھتے ہم کہ واقعہ میں اس پر تہمت کی اور پیالہ  
ایک ٹیلے میں رکھ دیا یا اس نے آپ پر الیا واسئل القرۃ الی کنا فیہا والعیر الی اقلنا فیہا اور پوچھ  
اس بستی والوں سے کہ تھے ہم بیچ ایک یعنی مصر میں کیوں بیچ کر خبر منگو اور پوچھ لو اس قافلے سے کہ منہ لا  
ہم بیچ ایک وہ ہم سایہ یعقوب علیہ السلام کے تھے وانا لصادقون اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں بیٹے یعقوب ہم  
روئل کے حکم سے یا یہود کے کفان کو گئے اور جو کچھ بھائی نے کہا تھا عرض کیا قاکدیل سوکت لکم انفسکم  
اصرا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ نبالی واسطے تھارے لقون تھارے نے اکیبات کہ چاہی ہے اور  
ایسین صلاح کی ہے اور نہیں تو بادشاہ مصر کا کیا جانتا ہے کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہی قصہ جو جیل میں صبر  
ہی بیت صبر کرنا ہو نہیں کہ صبر جمیل اجز دیو گنا مجبور ب جلیل عسی اللہ ان یأذنی یوسف جمیع اسباب پر  
اللہ لے آوے میرا پس اول سب کو یعنی یوسف اور بنیامین اور اسکو جو مصر میں رہ گیا ہے انہ هو العلم الحکم  
تحقیق اللہ ہی ہے جاننے والا احوال میرا حکمت والا بیچ اس چیز کے کہ کرتا ہے پس یعقوب علیہ السلام کو  
میں جا بیٹھے وقلی عنہم وقال یا اسعہ اعلیٰ یوسف اور منہ پھیرا میٹوں سے اور کہا اے افسوس اوپر فرار  
یوسف کے کثاف میں ہے کہ پیغمبر خالصہ اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا کہ یعقوب کو کتنا غم تھا فرار یوسف  
کہا ہر ایک تراؤ گئے کہ جبکہ فرزند مر گئے ہوں فرمایا اجر انکو کس قدر ملا کہا ہر ایک سو شہیدوں کے بیچ ہے کہ کوئی شعلہ فارت

مثل یعقوب کے نہیں جلا پالیں برس یا اسی برس وقت فراق سے تازمانہ وصال انجمن یعقوب علیہ السلام  
 کی رونے سے نہیں نہیں اور بار فراق سے پشت دو تگائی وَاَبْصَحْتَ عَيْنَاكَ مِنَ الْحَزَنِ فَهُوَ كَظِيمٍ اور سفید  
 ہو گئیں انجمن انکی غم سے پس وہ بھرا ہوا محتاج غصے کے یعنی دل انکا اولاد کے غصے میں بھرا تھا اور ظاہر نہیں  
 تھے ملت درد ایک ہی کہ چھپا رکھا ہے اور دین میرے کیا رکھا ہے بیٹوں نے جو افسوس اور بیانی باکی بھی  
 قَالُوا اَنَّا لَنَسُوهُ نَسْوًا تَدَّكِرُ يُوْسُفَ حَتَّىٰ تَكُوْنُ حَوْضًا اَوْ تَكُوْنُ مِنَ الْهَالِكِ لَيْكِنَ كَمَا تَقُوْمُ خَدَاكُمَا سَوْدًا لِّمَا رَاْنَا مِنْ  
 نَاله وزاری کے یا کرنا یوسف کو یہاں تک کہ ہو جاوے گا تو مضمحل یا ہو جاوے گا تو ہلاک ہو جاوے گا تو ہلاک سے قَالَا اِنَّمَا  
 اَشْكُوْا بَنِيَّ وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ كَمَا اِيْسَیُوْا اِسْکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں غم اپنے کی اور اندو  
 اپنے کی طرف اللہ کے نہ طرف تمھارے اور غیر تمھارے کے کیونکہ چار ساز بچاروں کا اور حاجت روادار ماندوں کا  
 وہی ہے نظم چارہ سازی کر میری بچار ہوں اسی میرے مولیٰ بہت آوارہ ہوں دیدہ غم دنیا کو دیدار و جلوہ دکھلا  
 طالب نگارہ ہوں بحر موج میں ہے کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ سفد ر ضعیف نحیف تم بھی سے  
 کیوں ہو گئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچی ہے نہیں کہا کہ فراق یوسف میں کہ اللہ تعالیٰ نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ میر  
 گلہ خلق سے کرنا ہے یہ نادم ہوئے اور استغفار کیا بعد اس کے جو پوچھتا تھا چپ رستے تھے اور انما اشکو بشی  
 و حزنی کہتے تھے سمجھ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام انبیائے عظام سے تھے یہ بلا فرقت کے اور ام جماعت کا انہیں  
 کس سے آیا بعض کہتے ہیں کہ انہیں وحی ہوئی کہ اس بلا میں تجھے مبتلا نہیں کیا ہے مگر اس باعث کہ ایک دن  
 تو نے گو سفد و نج کیا تھا ایک سائل میں آیا کہ پر تو نے التفات کیا وہ عکس ناخوش ہو کر چلا گیا اسکی بہ  
 آرزوگی سے تو اس بلا میں پڑا نظم دل آرزوہ سائل کو مت کر تو زلفت کہ آرزوگی اسکی لاتی بلا ہے جو کچھ پاس  
 ہوے خوشی سے اُسے دکھالے ابلاؤں کو دار و عطا ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک کنیر کے فرزند کو خدا کر کر  
 بیچ ڈالا تھا وہ اس کے فراق میں باقی عمر بھر رونی رہی حتیٰ تعالیٰ نے انکو فراق یوسف میں اتنی ہی مدت مبتلا رکھا  
 بعض کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک گو سفد و نج کیا تھا اسکا جوڑا اس کے فراق میں تیار ہوا اس کے عوض اللہ نے  
 انکو چہر یوسف میں ترپایا پیت کیسی حدائی کسی سے بچا کہ لکنا رک جان میں ہے تیرا کہ لکھا ہے کہ جب  
 یعقوب غم نے انہاں تکواشی و حزنی الی اللہ کہا اللہ تعالیٰ نے وحی بھی کہ اسی یعقوب قسم ہے مجھ کو اپنی عزت  
 اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوئے تو بھی تیرے اس نالہ وزاری کے سبب جلا کر تیرے پاس  
 بھیجا تا ہی مردہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے نکر کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور جاتا ہوں میں اللہ کی طرف  
 جو کچھ کہ تم نہیں جانتے حیات یوسف سے اور مرے اس کے سے میرے پاس کہتے ہیں کہ ملک الموت  
 ایک دن انکی زیارت کو آئے تھے یعقوب نے فرمایا قسم ہے تکویر و سج کی تھے قبض کی ہے کہا نہیں اس امید پر

یعقوب علیہ السلام نے کہا یا بانی اذھو افتخسوا عن یوسف و اخیہ و لا یبأسوا من روح اللہ  
 اے بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اسکے کی اور مت نا امید ہو رحمت اللہ کی سے اذھ  
 لا یبأس من روح اللہ کہ القوم الکافرون تحقیق نہیں نا امید ہوتا رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافرو  
 پس یعقوب علیہ السلام نے نامہ لکھا اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل الدین اسحاق نبی الدین ابراہیم  
 خلیل اللہ سے طرف پاؤ شاہ مصر کے معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہیں کہ ہلا کو محو کل ہمیر کیا ہے دادا امیر ابراہیم کو  
 ماتھہ پائون باندھ کر تشہر و مدین دل دیا اللہ تعالیٰ نے انکو نجات دی باپ میرے اسحاق کے چھری  
 حلق پر دھری خدائے واسطے لکے فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اسکو ب بیٹوں میں سے زیادہ چاہتا تھا خالی  
 اسکو صحر کو لے گئے اور یہاں اسکا خون اودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ بھیرے ایک کو کھا گیا میں اسکے  
 فراق میں اسقدر رویا ہوں کہ آنکھیں میری سفید ہو گئیں میں اسکا کہ برادر احمائی تھا اس سے تسلی رکھتا تھا میں  
 تو نے اسکو چور بھڑا کر بھڑا کھا ہے اور ہم اس خاندان کے نہیں ہیں کہ چوری کریں یا ہم کسی چیز چور ہیں اگر اس  
 فرزند کو بھیج دے تو قہر والا اور تیرے دھاکر و گناہ کا اثر اسکا فرزند ہمتیں تیرے کو پہنچا گا و السلام پس یہ نامہ بیٹوں  
 دیا اور کھجور بابائے اور روغن و عجزہ سے تیار کر کر جو الیہ کیا اور مصر کو بھیجا جب وہ مصر میں پہنچے وہاں جو بھائی  
 رہ گیا تھا اس سے ملے اور متفق ہو کر بارگاہ یوسف کو چلے فلما دخلوا علیہ قالوا یا ایہنا العزیز فمستأواھلنا  
 الصبر و جنابضا عن مزاجہ فاوف لنا النیکل و تصدق علینا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے کہا  
 عزیز لگی بھوکو اور اہل ہمارے کو سختی اور بے لوائی اور لائے ہم پوچی حقیر تھوڑی بے اعتبار پس اور اسے وہ ہمارے  
 ناپ اور خیرات کر اوپر ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہمارا پوچی قبول کر کر ان اللہ یجری المصدقین تحقیق  
 اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والوں کو پھر نامہ یعقوب علیہ السلام کا دیا یوسف علیہ السلام نے جو وہ نامہ  
 پڑھاروتے روئے اختیار سے نکل گئے قالہ اھل علم ما فعلتم یوسف و اخیہ نہ کہا اے بھائیو آیا  
 جاتے ہو تم کہ کیا کیا تھاتے ساتھ یوسف کے اور بھائی اسکے کے یہ مجھل کہا تفصیل بھی اور یوسف کے جو کیا وہ تو ظالم  
 ہی انہ بنیامین سے یہ کرتے تھے کہ اسکو ذلیل اور خوار رکھتے تھے پس یوسف نے فرمایا کہ کیا قیامت اسکی تھی  
 جانی اور کیا توبہ اس سے کی اذا انتم جاھلون ہوا وقت تم جاہل تھے یعنی کم عمر اور شوخ تھے یا جاہل تھے حقوق پر  
 اور قطع رحم اور موافقت ہوا نفس سے یہ بات اچھوتے کی نہ عفت سے پھر نقاب الت دی اور تاج انار ڈالا بھائیوں  
 جو صورت دیکھ لی قالوا انیک لانت یوسف کہا تحقیق تو ہی ہے یوسف یہاں استفہام تقریری ہے قال  
 انا یوسف و هذا اخي کہا میں یوسف ہوں اور یہ بھائی میرا ہے بنیامین قد من اللہ علینا تحقیق احسان  
 اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ سلامت اور کریمت کے لاندہ من یتق و یصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین تحقیق

جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اور طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہیں  
 عنایہ کرتا تو اب احسان کرنا لو گناہ سمجھ لیجئے کہ وضع منظر موضع معصیت واسطے آگاہی کہ صابر پرہیزگار نیک کار  
 ہے جب بجائیوں نے یوسف کو بچا یا تخت کی طرف سرحجبا کر جا کہ پائوں چوبین یوسف علیہ السلام تخت سے  
 اتر کر اٹھنے لگے قالوا ان الله افاننا ان الله عليمنا وان كنا لحاطين کہا بجائیوں نے قسم ہے اللہ کی کہ  
 حق صورت اور کمال سیرت میں تحقیق پس کیا تجھ کو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطا اور ان کے پاس یوسف  
 جو کہنے سے قالوا لا ندریک علیکم انکم کہا یوسف علیہ السلام نے جواب میں لگے ہمیں کچھ سزا نہیں اور پھر تھارے  
 آج کے دن اور میں پھر بار در گزر گناہ تھارا تھارے منہ پر نہ لاؤ گناہ بھروسہ میں روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن دروازے پر کھسے کے کھڑے ہو کر کہا اے قریش تم کیا گمان کرتے ہو میں تم سے  
 کیا معاملہ کرو گا انھوں نے کہا احسان کرو گے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ میں وہ کہتا ہوں جو انھی  
 یوسف نے اپنے بجائیوں کو کیا تھا کہ لا شرب علیکم الیوم ایک روایت ہے کہ ابو سفیان نے پیغمبر کو کلام یوسف  
 یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لک و لمن علمک العقبہ یوسف علیہ السلام نے بجائیوں کو کہا بعفیر اللہ لکم  
 بخشید گا اللہ واسطے تھارے کہ اقرار تھے اپنی گناہ پر کیا وہود اسم الزحیان اور وہ بہت رحم کرنا والا ہے رحم کرنے  
 والوں سے بہت بخشے امکات میں ہی لاکھ گناہ ارحم الراحمین اللہ پس یوسف علیہ السلام نے  
 بجائیوں کے دل خوش کر کر واسطے تسلی بدر بزرگوار دل انگار کے کہا اذهبوا بھنا یوسف علیہ السلام نے کہا اور وہ  
 سیرا ہن خلیلی تھا کہ جبریل علیہ السلام نے کوئے میں انکو ہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ انکو  
 کنگان کو بھیج پس انھوں نے کہا کہ لیجاؤ فالقوہ علی او جبرائی یاف بصیر اط پس و ال دواسکو اور منہ  
 باپ میرے تا پھر اسے بینائی اور انگھیں انکی پہلی حالت پر اوں فراتونی یا لھلکم اجھیان اور اسے او میرا اس  
 اہل اپنی سب کو لکھا ہے کہ یہود نے کہا اے یوسف کہ تاخون الودہ باپ کے پاس میں گیا تھا یہ کہتا مجھے دو  
 میں لیجاؤن شاید کہ خوشی اس کرنے کی تدارک خون کا اس سیرا ہن کے کرے یوسف علیہ السلام نے کہ تاخو  
 کیا اور اب باب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقوں کے تیار کر کر بجائیوں کو دیا یہود اسب کو لیکر کنگان کو چلا  
 ولما فصلت العیر اور جب جدا ہوا قافلہ بعینہ مصر سے نکل کر صحرا میں پہنچا باد صبا نے وحی تعالیٰ سے حکم مانگ  
 کر بوسے سیرا ہن یوسف کو شام یعقوب میں پہنچا یا قال ابوہم زانی لا یدریج یوسف کو لا ان تغتد فون کہا  
 باپ لگے نے اسے نو توں سے جو حاضر تھے تحقیق میں پایا ہوں بو یوسف کی اگر نہ ہکا ہو اکھو تم جھکو لیجئے یہ نہ ہو  
 کہ بڑھاپے کے سب عقل جاتی رہی ہے قالوا ان الله افانک لفی ضلالک القدیم کہا انھوں نے قسم ہے اللہ کی  
 تحقیق تو اب تک البتہ یہ وہم اپنے قدیم کے ہے افراط محبت یوسف میں کہ ایسا ذکر کیا کر اے اور توقع ایسی ملاقات



کی بعد چالیس برس کے یا اسی برس کے رکھتا ہے۔ فلما ان تجاء البشیر الفد علی وجہہ فادقہ بصیرا پس جب آیا  
 خوشخبری لایا تو لایا یعنی یہود الکھای کہ یہود اساتھ نوجہانیوں کے سرور یا ربینہ دور یا ہو الکھان کو پہنچا اور باب کے  
 پاس گردال دیا کرتے کو اور بنہ باب کے پس ہو گیا مینا یعنی یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں کر لگتے ہی روشن ہوئیں  
 پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے پوتوں کو باب اولاد کو قالہ اقل لکم انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون کیا کیا کہتا  
 تھا میں واسطے تمہارے تحقیق میں جانتا ہوں ابہام خد سے جو کچھ تم نہیں جانتے اور وہ حیات یوسف کی تھی اور میر  
 لانا اس سے پس خوشی خوشی اسباب راہ کا تیار کر کر ب لوگوں کو اپنے لیکر مصر کو چلے اور بیٹے اگر باب کے پانوں پر  
 گرے قالو ایا ابانا استغفر لنا ذنوبنا اننا کنا خاطین کہا انھوں نے اسی باب ہمارے بخشش مانگتے  
 واسطے ہمارے گناہوں ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطا کرنے والے قالہ سوف استغفر لکم ربی کہا یعقوب نے تمہارے  
 بخشش مانگو گناہ میں واسطے تمہارے پروردگار اپنے سے انہ هو الغفور الرحیم جیسے وہ بخشے والا گناہ تو بہ کرنے والا  
 جس مہربان اور بخشنے والے کے جس دعا میں تاخیر کی شب جمعہ تک یا وقت سحر تک یا جا کہ معلوم کریں کہ یوسف نے  
 عفو کیا یا نہیں یا تاخیر کی یہاں تک کہ مصر کو بھیجے پھر شب کو بعد نماز تہجد قبلہ رو کھڑے ہوئے اور یوسف کو بھیجے  
 کھڑا کیا اور اور جہانیوں کو سمجھے لگے اور اپنے دعا کی بیٹوں نے آئیں کہی حق تعالیٰ نے قبول فرمائی القصہ جب یعقوب  
 علیہ السلام تزدیک مصر کے پہنچے یوسف ساتھ ملک ریان کے اور تاجی شرف مصر کے لشکر آ رہے تھے کہ استقبال کو باب کے محلے  
 یعقوب بیٹوں سمیت ایک ٹیلے پر چکر لٹا اس لشکر کا کرتے تھے جب ٹیلے پر اگر کہا کہ تجل پر اس لشکر کے کیا تعجب کرتے  
 اور دیکھو کہ فوج فرشتوں کی زمین سے آسمان تک جمع ہو کر تمہارے شادی پر سرور میں جیکہ مدت فراق تمہاری  
 یوسف کی تمہارے اندوہ اور بربادی پر غمیں اور رنجور تھے پھر یوسف نے جواب پ کو دیکھا سواری سے اتر کر چاہا کہ سلام کریں  
 جب ٹیلے نے کہا کہ ٹھہر جانا کہ باب تمہارا امتحین سلام کریں حدیث میں ہے کہ یعقوب بھی پیادہ ہوئے اور جب نگاہ اکی  
 جمال یوسف پر پڑی کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان پھر دونوں نے ہاتھ کر دلوئیں ایک دوسرے کے دل اور  
 شادی سے رونے لگے لفظ عجب دولت ہی بخت اسکے نے پائی مے جو بارے بعد از جدائی اور شادی سے پہلے گریہ کرنا  
 اور آنکھوں سے وہ گہر فشان ہو گئے میں دونوں باہنیں ڈال روویں جدائی کی کدورت دل سے دھوویں یہ طوار  
 الم انسا کرے باز کرے وہ حال عجز اپنے کو آغاز کھلے پھلے بیان کر کر کے ہوں شاد دل سر باد عاشق ہو آباد عرض  
 مصر کے پاس ایک موضع تھا کہ وہاں یوسف علیہ السلام نے مکان رفیع الشان بنایا تھا وہیں الیوسف علیہ السلام آئے  
 فلما دخلوا علی یوسف او علی الیہ یوسف پس جب داخل ہوئے اور یوسف کے اس مکان میں جبکہ وہی یوسف نے  
 طرف اپنے باب کو اور خالا اپنی کو کہ بجائے ماں تھی اور پھر باپ کے محلے اور خالہ کو پوچھا اور جہانیوں پر چہرہ بانکی قالہ اقل  
 مصر انشاء اللہ امین اور کہا کہ داخل ہو مصر میں اگر چاہے خدا اس کے قحط اور بلا اور رنج کی استثناء داخل ہے اس میں



نذخول من اور جب مصر میں آئے یوسف علیہ السلام نے اپنے مکان میں تار اور دفعہ ابوہ علی العرش وغزو السعد  
اور چرخ یا باب اور خالا اپنی کو اوپر تخت پائے کے اور گریزے باپ اور خالا اور بھائی واسطے اپنے سجدہ کرتے ہو  
تعلیم کا اس زمانہ میں سجدہ تعلیم کا درست تھا یوسف علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کے خوشی ظاہر کی وقال  
یا اَبَتِ هَذَا تَوَلَّى دُونِي مَنْ قَبْلُ اور کہا اے باپ میرے یہ ہے تبیر خواب میرے کہ دیکھی تھی میں  
اس سے لڑکپن میں قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا تحقیق کر دیا اس کو پروردگار میرے نے سچ وقد احسن فی اذا اخوتی  
من السجن اور تحقیق احسان کیا ساتھ میرے رب میرے خوف نکالا مجھ کو زندگان کوئے کا ذکر بھائیوں کے شرمندگی  
کے واسطے کیا و جاءکم من البدو اور لے آیا بکو باد یہ سے اور وہ ایک گانو تھا زمین فلسطین میں سچ ولایت شام کے  
کنعان کے قریب یوسف نے واسطے اظہار شکر نعمت کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زندگان سے چھرا کر تخت پر بٹھایا اور  
تعمین باد یہ سے لاکر مجھے دکھایا میں بعد ان تزع الشیطان بنی و بنی اخوتی یوسف اس کے فساد کیا شیطان نے اور  
مخالفت وال دی در میان میرا در در میان بھائیوں میرے کہ ان ربی لطیف لما یستاء تحقیق پروردگار میرا لطف  
کر نیوالا اور نیکی پہنچا نیوالا ہی واسطے جس چیز کے کہ چاہے انہ هو العظیم الحکیم تحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا  
کچھ کار فقیر کا بحر موج میں ہے کہ جو بیس برس بعد اس واقعہ کے یعقوب نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت  
کے پر رفع م نے زمین شام میں لیا کر نزدیک نزار اسحاق عم کے کہ باپ انکے تھے دفن کیا پتھر میں پڑے ہوئے باپ کو  
خواہن دیکھا کہ فرماتے ہیں اے یوسف یہ شقاق ہوں تیرے دیدار کا شائبہ میں دین میں پیر پاس تو یوسف عم  
نے سیدار ہو کر بھائیوں کو بلایا اور وصیت کی اور ہوا کو ولی عہد کیا اور بیٹوں کو اسکے سپرد کر کر جناب الہی میں دعا کی کہ  
رَبِّ قَدْ اَتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاوِيلِ الْاَحَادِيثِ اے پروردگار میرا تحقیق دی تو نے مجھ کو پادشاہی اور  
سکھائی تو نے مجھ کو تعبیر خوابوں کی اور تاویل کتابوں کی فاطمہ السَّوَّاتِ وَالْاَرْضِ اے پدیر کر نیوالا اس مانوں کے  
اور زمین کے اَنْتَ وَلِيَّتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تو ہی جو دست اور کار ساز میرا ہے دنیا کے اور آخرت کے تو قِیَّتِي  
مُسْلِمًا وَاَحْيَيْتَنِي بِالْبَصَائِحِ مَارِجًا کو در آنحال کہ مطیع تیرا ہوں اور ملا مجھ کو ساتھ صالحوں کے سوال انبیاء معصومین  
یقین ہے کہ دین اسلام پر میں یہ دعا کیواسطے کی جواب یہ دعا جو از قدرت پر حق حکمت اور عصمت پر اور  
دوسری یہ ہے کہ تعلیم کے واسطے چہ بخت شک بکچ عصمت کے لکھا ہے کہ مراد صالحوں سے بغیر ہمارے صلی اللہ  
علیہ و علیٰ جمیع الانبیاء وسلم تسلیما لکھا ہے کہ یوسف نے یہ خواب اپنی زینچا سے بیان کر کر کہا نظم تھے آرزو مان  
جانے کی ہے تمنا وفات اپنی پانے کی ہے یہ عالم ہوا مجھ پر اب تنگ وہ عالم میں دیکھوں کہ ابہرنگ جب  
بیان کیا کرونگا میں تاج و تخت ملوں و مان جو بابا ہے بت میں بخت یہ کہہ کر اٹھا ہاتھ پیر کی دعا کہ اے میرا مالک تیرے  
کیرا خوش آئینہ دار فانی مجھے تو دکانہ جاودانی مجھے یہ ملک اور یہ مال یہ بخت و تاج یہ شوکت یہ ہمت

یہ شروت بہ راج نہیں مچکودر کار میر خداجے دولت قرب کا خط چکھا زلیخانے جدم سنی ہم دعا تریپ کرو تو تریپ  
 خونی ہوا کی کہنے ہیں یہ دعا پر اثر سوکاش اس سے پہلے ہی میں جاؤں مرا کیلی کیجی الم بیجہ کر لگی پٹے سے سوکوا  
 بھر ترپنے لگی خاک پر پھر وہ آہ لگی بھرنے سونا لہ جائگا کیا نکرے کرے وہ گل ساہلن ما خاک میں زیور اور  
 باہت میں کہاں کے تھے کرے کہا نکال باس کرین وہاں سب کے یو بے حواس نہ سدہ پاؤں جگہ نور نہ کی  
 خبر نہ باہر پھوٹ اوند نہ کھر کی خبر دیوانی غرض ہو ہو بن لگی یہ وحشت سے کچھ دلمیں بس شخص لگی کرے  
 آخر کو پھر یہ دعا جناب خدا میں بصد التجا کہ اے مرہم سینہ چاکان عشق دولے دل دردناکان عشق میرا سینہ شق  
 عجز یوسف سے تھا سویمان مرہم وصل تو نے دھرا نہ اس وصل میں فصل کراۃ اللہ جدائی سے ایسے مجھے دے یا  
 نہ دکھلا وہ دل جن دنوں وہو بن اسکے میری زندگی ہو ہو وہ جگ میں ہو اور ہو میں جیات کیجو کچو کچو بہا  
 الہی رہو میں جو جانان کے بن نہ دکھلا نہ کھلا نہ دکھلا وودن میری جان ہمراہ جانان کے جائے جو موت آئے تو یوں  
 ہم موت آئے خزانہ وہ جب ہو جلد مرین رکاب اسکے میں جاؤں میں بھی وہیں میں اس زندگانی کو صد کروں  
 کہ وہ جان جان جائے اور میں رہوں یہی کرتی اللہ سے تھی دعا وہ شیدا محبوب بس ماتھے اٹھا لکھا ہے کہ بعدین  
 دیکھے اس جواب سے جیل میں نے سب جنت کالا کر یوسف علیہ السلام کو سنگھایا اور سو گتھے ہی آپنے باغ اس جہان سے  
 طرف روضہ رضوان کے منتقل فرمایا نظم گئی روح یوسف بخلد برین پڑا ہلکا ایک برو زین فغانا کیا شور و غل  
 فلک ترپنے لگے النور جن و ملک زلیخانے نکر کہا کیا ہے شور یہ نالوں کی قوت یہہ آہو نکار اور زمین  
 نوہ کر کیوں آج کسی نے کہا سرور تخت و تاج کیا تھے کور میں جھوڑت الم اسکا جانو یہ جس کے سخت نہ  
 یہہ تھے ہی کھینچ آہ بخود ہوئی گری خاک بیرون کہ گویا موٹی ہوئی کروڑ جو اسکو پیش صدا پھر کسی غم کی پی  
 بگوش کری پھر یہ غش کھا کے ایک آہ بھر کہا سبے شاید گئی اب یہہ مر رہی تین دن تک پرک غش میں وہ  
 بروز چہارم بخود آئی جو تو پوچھا کہ احوال یوسف ہی کیا مفضل کہو مجھ سے یہہ ماجرا کہا سبے وہ تو یہاں سے گئے  
 بسوئے جان اس جہان سے گئے انھیں دفن بھی کر دیا زیر خاک کنارے پہ دریا کے جس قبر پاک معطر کرے  
 قبر انکی خدا صلوٰۃ اور سلام اپنی بھیجے سدا یہہ نکر لیا یہ وہ غم ہوا کہ جس غم سے عالم بہ ماتم ہوا الکیڑ اپنے سر  
 لہین الکیار دو تہر وہ حرف پر اپنے مار گریاں کو پچاڑ اور مل مہنہ سے خاک جگر شتر غم سے کرجاٹ چاٹ نہ  
 نکل گھر سے باہر سو ہی عیواس سر سیمہ ماتم زود بخت اوداں گئی قبر یوسف پہ لغز زمان لگی کہنے ای نازنین  
 دلتان نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہے تو کس کام کا پھر میرا دیدہ ہے یہہ کہتے ہی آنکھوں کو اپنے نکال دیا  
 خاک میں قبر یوسف کے دل کہا پھر یہہ پھر نالہ جان کاہ کہ اے میرا میرا پادشاہ تین نازنین تیرا ہو زیر خاک  
 میں اور زمین کے رہوں سینہ چاک کی طرح مچکویہہ بھاٹا نہیں مجھے اپنا جینا خوش اما نہیں یہہ کہتے ہی ایک آہ

بھر گئی جو کچھ عشق کا کام تھا کر گئی گری گور یوسف یہ بچاؤ ہو، ملی خاک مرقہ سے وہ خاک ہو اتھا کر دیا  
 کر دیا دفن بھی بہم قبر یوسف کے قبر اس کی کی گئی خاک میں خاک ہو یہاں تو مل ہوئی روح سے روح  
 وہاں متصل محبت کا بھی کچھ عجب کام ہے کہ آغاز بیک انجام ہے دیکھائی ہے پہلے تو درد فراق  
 ملائی ہے پھر یہ پس از اشتیاق ہے شربت مرگ معشوق کر توڑتی ہے عاشق کو بھی مار کر بس راقت  
 اس عشق کی دستمال کہیگا تو کیا تیری کیا ہے زبان خموشی ہے اولی یہاں ہے خموش نہیں خوش  
 میں بختگی کھانہ خوش دعا پر تو کر ختم یہ داستان کہ پورا ہوا قصہ داستان الہی مجھے بھی و الفت کا جام  
 بحق محمد علیہ السلام محبت پر وہ جو ہو تیری طرف در عشق کا تیرے دل ہو صدف نہ عشق مخلوق میں  
 اضطراب تو اپنے محبت کا ویسے بیچ و تاب جیوں اور مروں اور انھوں عشق میں جہان میں رہوں تیرا شیدا  
 رہوں محبت میں تیرے دیوانہ رہوں مقاصد جو میں میرے بر لا تمام بحق بنی و بال کر ام بحر سواج میں  
 کہ ایک سو میں برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن میں  
 آپ کے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ برکت میرے محلے سے بجاوے آخر بے مشورہ کر صندق سنگ  
 مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل میں دفن کیا تاکہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل کمالی پر نہ آوے ذلک من انباء

الغیب نو حینہ الیک یہ جو مذکور ہوا قصہ یوسف علیہ السلام کا خبروں غیب کی سے ہے کہ ہم واسطے ظاہر  
 کرنے معجزے تیرے وحی کرتے ہیں ہم اسکو طرف تیر و ما کنٹ لکھتے ہیں اذ اجمعوا امرہم وہم یمکروا نہ  
 اور تھا تو نزدیک بھائیوں یوسف کے جسوقت مقرر کیا انھوں نے کام اپنا یعنی جمع کیں عقلیں اپنی اور دلیلیں  
 یوسف کو کو سے ہیں اور وہ مکر کرتے تھے ساتھ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹائیوں بھی یہ بات جانتے  
 ہیں کہ تو نہ وہاں تھا نہ کسی سے تو نے احوال سنا اور تو نے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کرتا ہے پس ظاہر دلیل ہے  
 کہ وحی سے تو نے معلوم کیا و ما اکثر الناس و کو حوصت مؤ اور نہیں اکثر لوگ اور اگرچہ حرص کرے تو انکے ایمان  
 لانے پر ایمان لایں والے بسبب غنا کے اور دلوں میں رح جانے کفر اور فساد کے و ما تسانہم علیہ صبر اور نہیں  
 مانگتا تو ان سے اور پر جانے احکام ربانی کے یا اور برہنے قصص قرآنی کے کچھ بدلائش اور قصہ حوالوں ان ہوا کہ  
 ذکر الیومین نہیں قرآن کریم صلیت اللہ علیہ وسلم کے واسطے عالموں کے اور مشرک کے کہ فقط تیرے ہی معجزے منہ  
 نہیں پھرتے و کا حق من اید فی السموات و الارض ہم و انہم عنہا معروضہ اور کتنی نشانیاں ہیں قدرت  
 کی اور دلیلیں ہیں اور وجود صانع کے بیچ کائنات اور زمین کے کہ غناد رکھنے والے گذرتے ہیں اور انکے اور وہ ان سے  
 منہ بھر لینے والے ہیں مصرع نہ انہیں فکر کرتے ہیں نہ عبرت ان سے لیتے ہیں و ما تو من اکثرہم باللہ الا وہم  
 مشرکون اور نہیں ایمان لانے اکثر انکے ساتھ اللہ کے مکر وہ مشرک لایں والے ہیں مراد ان سے کفار ہیں کہ کہتے تھے





اُنھیں میں جلوہ دکھائے ہیں بیت دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے آئینہ مکر ہو تو چہر کیا نظر آوے نہ  
 ماکان حدیثاً یفتخر فیہ ولکن تصدق الذی بان بدیہ نہیں قرآن بات کہ ہاندھ لجاو و لیکن سچا کر نیوالا ہی  
 اُس چیز کو کہ آگے ہے کتب الہیہ سے و تفصیل کل شیء و ہدی و رحمة لعل یرتضون اور تفصیل واسطے  
 ہر چیز کے ہے کہ دین اور دنیا میں احتیاج پڑے اور راہ دکھائیوالا ہی سالکوں کو اور رحمت واسطے اہل قوم  
 کے کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھ لیجئے کہ  
 اس سورہ میں ذکر مسرت یوسف کا بعد حضرت کے اور وصل یعقوب علیہ السلام کا ساتھ یوسف ؑ کے بعد  
 کے ہے اور بیان پہنچے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھ سلطنت کے اور بعد ملکیت ساتھ مالکیت کے اور مراد بیا  
 زلجاکے ہے پس یہ سورت متضمن انواع الفواعل کے مطالب اور طرح کے مار کجا ہے اور مقطع اسکا کہ ہدی  
 و رحمة للعالمین ہے اس مرتبے میں ہے کہ اُس سے بالاتر کوئی مرتبہ بمقصور نہیں بیت عجب مطالب عجب  
 مار ب عجب حکایات نادرہ ہیں نہ کیونکہ اس قصص کا کہنے کہ اس میں آیات ظاہرہ ہیں سورۃ وعدہ ملی ہے کہ  
 دو آیتیں ایک ولایزال الذین کفروا دوسری قل کفی بالشدت ہیدا یتبالیس آیتیں ہیں اور سات سوچیں  
 کلمے ہیں اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں اور فو اصل اسکی فقر و عمل میں اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھ سورت  
 یوسف کے یہ ہے کہ خاتمہ سورہ یوسف کا ساتھ ذکر عبرت اولوالالباب ہے اور اس سورۃ میں مدح انہی ساتھ ہر باب کے  
 سورۃ یوسف علیہ السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مکہ وحی مائتہ و احد عشر آیت  
 المکر تاویل ان حروف کی وہی ہے جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے  
 رفت کی حضرت حق کے ہے یا الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے کی ہے یعنی انا اللہ اعلم واری من  
 العرش الی الشری اور بعض کہتے ہیں کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمن کے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ  
 مجموع نام ہے اس سورت کا واللہ اعلم ہر دو قیلک آیات الکتاب یہ ہیں آیتیں قرآن کی وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتَابَ  
 مِنْ ذِکْرِ الْحَیْ اُور و چیز کہ آماری گئی طرف پڑے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑو و گار تیر لیے سچ ہے پڑ  
 اسکو اور عمل کر سچہ و لیکن اکثر الناس لا یؤمنون اور لیکن اکثر لوگ مکے والوں میں سے نہیں ایمان لاتے  
 اس سبب نہ فکر کریں معافی اس کے میں اللہ الذی دفع السحابات بغیر عذرت و نہاخذ اوہ ہے جس نے اٹھا یا لینے  
 پیدا کیا اٹھا یا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کہ اس پر قائم ہوں دیکھتے ہو تم کہ آسمانوں کو ستون نہیں بعض کہتے  
 ہیں کہ اٹھا یا آسمانوں کو بغیر ان ستون کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہے کہ ستون ہیں لیکن نظر نہیں آتے تو ایذا  
 السلوک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھتین بلند آسمانوں کی ان قائمون سے قائم کیں کہ اور اسے باہر میں اور  
 عدل ہے کہ بالعدل قامت السموات بیت عدل سے قائم ہے رفت کل جہان عدل سے برپا زمین و آسمان



بسم اللہ الرحمن الرحیم



ثُمَّ أَسْأَلُ عَلَى الْعَرْشِ بِمَقْصِدِ كَيْفَ سَأَلَ عَرْشَ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 وَسَخَّرَ لَكُمْ فِي أَلْيَوْمَ تَقَرُّوا فِي سُبُوحِ أَوْ جَانِدِ كَوَاسِطِ مَصَالِحِ عِبَادِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 كُلِّ بِحُورِي لَاحِلِ مَسْمُوعِي طَهْرَانِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 أَتَيْتُ جَلِيَّ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 خَدَّاهِ بِفَضْلِ الْإِلَهِ لَعَلَّكُمْ يَلْقَاكُمْ تَوْفِيقًا تَقْضِيهِ تَقْضِيهِ تَقْضِيهِ تَقْضِيهِ تَقْضِيهِ  
 قُدْرَتِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 جَوْادِ عَرْشِ خَلْقِ أَتَيْتُ بِرَحْمَتِي عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 أَوْ لَدُنْهُ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 أَوْ لَدُنْهُ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 دَوْمِ شَمْسِ سَيَاهِ أَوْ سَعِيدِ أَوْ حُزْنِ أَوْ بَرِّ أَوْ نَرِّ أَوْ تَرِّ أَوْ شَرِّ أَوْ كَرِّ أَوْ حَرِّ أَوْ قَرِّ  
 سَمِجَةِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 رَاتِ سَجِّ رَاتِ دَلَّ كَوْنِ رُشْدِ سِي سَعْدِ هَمِيرِ أَوْ جَانِبِ أَنْفِي فِي ذَلِكَ لَا يَأْتِي لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ  
 تَحْقِيقِ سَجِّ انْثَانِ قُدْرَتِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 نَظْمِ شَبِّ وَرُزْكَرِ فَرَاغِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 صَالِحِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 تَسْقِي مَسَاءً وَاحِدَةً أَوْ سَجِّ زَمِينِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 أَوْ لَعْبِ شُورِ زَارِ أَوْ لَعْبِ رِيَّتِ تَانِ لَعْبِ نَكْتَانِ أَوْ بَاغِ مِينِ الْكُورِ سَعْدِ أَوْ كَيْتَانِ مِينِ أَوْ لَعْبِ حُورِ مِينِ  
 كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 سَجِّ سَعْدِ أَوْ كَيْتَانِ مِينِ أَوْ لَعْبِ رِيَّتِ تَانِ لَعْبِ نَكْتَانِ أَوْ بَاغِ مِينِ الْكُورِ سَعْدِ أَوْ كَيْتَانِ مِينِ أَوْ لَعْبِ حُورِ مِينِ  
 دَيْتِ مِينِ سَمِجَةِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ تَحْقِيقِ سَجِّ انْثَانِ قُدْرَتِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 مِينِ أَوْ تَامِلِ كَرْتِ مِينِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 مَرَّاحَةِ أَوْ دَوْدِ قَادِ طَلْقِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ  
 بِصُورَتِ كَوْنِ نَيْكِ اخْلَاقِ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ كَيْفَ يَأْتِيهِ عَرْشُ

بیچ آمار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہیں اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہے بعضا دل ہے کہ موصوف  
 ساتھ انکار اور استکبار کے ہے کہ فلوہم منکودہ وہم مستکرون اور بعضا دل آرام پکڑنے والا ساتھ ذکر خدا کے ہے  
 وطمئن فلوہم بذکر اللہ بیت منکرین مطلقین تفاوت نہ سمجھو کم فرق اس میں اور اس میں زمین آسمان کا ہے  
 وَإِنْ تَجِبْ فَجَبْ قَوْلَهُمْ أَفَلَا تَكْفِي مَخْلُوقٌ جَدِيدٌ اور اگر تعجب کرے تو کافروں کے نہ ایمان  
 لانے پر ساتھ دلائل وحدت کے پس عجب یہی ہے بات انہی کہ کہتے ہیں کیا جو وقت کہ ہو جاوینگے ہم مٹی کیا ہم  
 البتہ بیچ سیدائش مٹی کے ہونگے یعنی پھر تلو زندہ کرینگے نظم محل تعجب ہے یہ انہی بات کہ وہ جانکر خالق کائنات  
 نہیں فکر کرتے کہ جسے کیا عدم سے جو د زمین و آسمانہ اعداؤں سے پھر ہے دشوار کیا وہ قادر ہے سب پر یہ  
 کار کیا اولئک الذین کفروا ابویہم بہ لوگ وہ ہیں جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے واسطے کافر ہوینگے  
 ساتھ قدر شکی کہ اوپر حشر اور نشر کے وَأُولَئِكَ الْأَعْلَالُ فِي آخِرَتِهِمْ بہ لوگ ہیں کہ طوق ہیں بیچ کردوں  
 انہی کے گمراہی کے اور انکو امیر مائی کی نہیں یا قیامت کے دن طوق آتش انکے کردوں میں پرینگے اور علامت کفار  
 کی دوزخ میں ہی ہوگی وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ اور یہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہیں فَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ  
 وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں حدیث میں ہے کہ نضر ابن حارث وغیرہ تھکے بازی سے جلدی عذاب مانگتے  
 تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَيَسْتَجِیْبُوْكَ بِالْحَسَنَةِ اور شامی کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عقوبت کے  
 پہلے عافیت سے اور حق تعالیٰ نے عذاب ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مذبذبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و  
 سلم کی تاخیر تاقیامت فرمائی ہے وَمَا خَيْرٌ مِنْهُ اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر شامی عذاب طلب کرتے  
 ہیں پہلے آسان الہی سے کہ انہی ساتھ تاخیر عذاب کی ہے اور تعجب ہے انہی کہ عذاب مانگتے ہیں وَقَدْ خَلَّتْ  
مِنْ جَلْبِهِمُ الْمَثَلَاتُ اور تحقیق گذری ہیں پہلے انہی عقوبتیں اوپر مذبذبون کے بعضے زمین میں دھس گئے  
 ہیں بعضوں کی شکلیں بدل گئی ہیں اور یہ جانتے ہیں پس کیوں نہیں عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اسکے  
 کیوں مانگتے ہیں وَإِنْ دَعَاكَ لَذًا مَّعْصُوفًا لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ اور تحقیق پروردگار تیرا اللہ صاحب بخشش کا ہے  
 واسطے لوگوں کے کہ کافر ہیں اگر ایمان لاویں اور ظلم انکے کے کہ شرک اور کفر رکھتے ہیں کیونکہ ایمان دور کر نیوالا ہے گناہ کو  
 زمان کفر کے وَإِنْ رَبُّكَ لَسَدِيدٌ الْعِقَابِ اور تحقیق پروردگار تیرا اللہ سخت عذاب کر نیوالا ہے کافروں پر اگر کفر ہی پر ہیں  
 اور میں بعضوں نے کہا ہے کہ صاحب مغفرت کا سہمنوں پر ہی بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کر نیوالا کافروں  
 پر ہے یہی انکار اور استکبار کے سمجھ لیجئے کہ تحقیق کہتے ہیں کہ اس آیت میں خوف اور رجا دونوں ہیں فرمایا کہ جتنے والے  
 تاکہ رحمت اسکی سے نا امید نہ ہوں اور سخت عذاب کر نیوالا ہے تاکہ میت اسکی سے نڈر نہ ہوں اور حدیث میں ہے کہ اگر  
 عفو الہی نہ ہو تاعینش کسی ایک کو گوارا نہ ہوتا اور اگر عفو حق نہ ہوتا سب لوگ عفو پر اس کے تکیہ کر کر محل سے باز رہتے بیت



امیر عفوئی ہوئی خوف عذاب بھی دو سقرت ہی ہوئی شدید العقاب بھی وِیَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ  
 آيَةُ رَبِّهِ لَآيَةً اُورَہے میں وہ جو کافر ہوئے کیوں نہیں اُتاری گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پر روزگار  
 اُسکے سے یعنی معجزہ جو ہم طلب کرتے ہیں مانند عصا کو کسی اور احیا عیسیٰ کے اِنَّمَا اَنْتَ مُنذِرٌ سَوَآکے نہیں کہ  
 تو ذرا نیوالا ہی تھے واسطے ڈرنے ہی کے بھیجی اظہار معجزات میں تجھے کیا اختیار ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اُور  
 ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہی یعنی ایک پیغمبر کہ معجزہ کا موافق اُس زمانیکے مخصوص ہے یہ زمانہ موسیٰ میں  
 سحر کا ہر چاہتا اُنکو عصا عنایت ہوا اور عیسیٰ میں طب کا رواج تھا اُنکو احیا موسیٰ کا معجزہ دیا اور تیسرے وقت میں  
 فصاحت کا شہرہای سو فوی ترین معجزات تیرے قرآن بھیجا کہ مثل ایک کُربے کے کہ تمام صحابہ اور شعرا  
 نہیں سکا اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ اٹھاتی ہے ہر عورت پست میں اپنے نر اور مادہ اور اور  
 اور کالا اور اچھا اور بُرا اور بر اور چھوٹا و مَا تَغِيْضُ اِلَّا رَحْمًا و مَا تَدَّ اِذْ اُوْرَ جو کچھ کہ کم کرنی میں رحم اور جو کچھ کہ بڑھانی  
 میں یعنی بعضے کے جسم میں کچھ نقصان ہو جاتا ہے بعضے کا عضو کوئی زیادہ ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مرد اور انا  
 اور کم سے عا دولا ہی کیوں کہ رحم میں ایک فرزند سے چار تک ہوتے ہیں نزدیک امام عظیم کے اور انوار میں امام شافعی  
 سے منقول ہے کہ میں میں ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند لائی یا مرد و مدت حمل ہے کہ اول اُسکی بالفاق چھے  
 جیسے میں اور اکثر امام عظیم کے نزدیک دو برس اور امام شافعی کے نزدیک چار برس اور امام مالک کے نزدیک پانچ برس ہیں  
 و کُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ اُور ہر چیز نزدیک اُسکے انداز سے ہے اُس سے کم اور زیادہ نہیں ہوتی عَالِمُ الْغَيْبِ

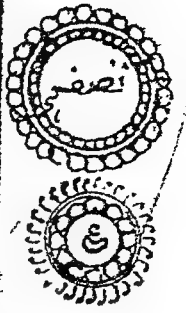
وَاَلَمْ نَعِزِّهِ الْكِبَرُ الْمُنْعَلِ جَانِسُ وَالَاہی پوشیدہ کا اور ظاہر کا برابر تر سب سے اَعَزُّ مِنْكُمْ مِّنْ اَسْرَ الْفُؤُكِ وَمِنْ جَهَنَّمَ  
 بِہِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَحْفٍ بِالْبَلِّ و سَارِبٌ بِالْمَكَارِبِ اُور ہر جس میں سے علم حق میں جو شخص کہ چھپا دبات کو اپنے جی میں اور جو  
 کوئی پکار کر اُس کو کہے ساتھ دیکھ اور جو شخص کہ وہ چھپانے والا ہے یعنی عمل اپنے چھپاتا ہے ساتھ رات کے  
 اور رات چلنے والا ہے ظاہر کرنیوالا ہے عمل اپنے ساتھ دل کے حاصل یہ ہے کہ کوئی حیرت کی طرح اُس سے پوشیدہ نہیں  
 کہ لہُ مَحْفَظَاتٌ واسطے اُس کے چوکیدار میں فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک آئینوں میں یا واسطے اُس شخص کے چھپانے  
 اور ظاہر کرنا ہی قول و فعل اپنے کو فرشتے میں چوکیدار و رات میں پتہ بد بید و مِنْ خَلْقِهِ يَحْفَظُوْهُ مِنْ اَمْرِ اَللّٰهِ  
 اُسکے سے اور پیچھے اُسکے سے محافظت کرتے ہیں اُسکو حکم خدا کے سے اور جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہے لکھ لکھتے ہیں  
 اور اُنکو کرام کاتبین کہتے ہیں بتایا میں ہے کہ وہ دس فرشتے دن کے ہیں اور دس رات کے اور اصح اور شہرہای  
 کہ دو فرشتے ہیں دن کے اور دو رات کے لکھایا کہ حق تعالیٰ نے ملائکہ واسطے محافظت آدمیوں کے پیدا کیے ہیں کہ ذات مضر  
 اُنکی نگہبانی کریں کعب احبار سے منقول ہے کہ اگر خدا فرستے تو کو نگہبان آدمیوں کا مگر تاج اُنکو زمین میں سے اُتالیجائے بعضوں نے  
 کہا ہے کہ ضمیر محفوظ نہ کی عاید طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنی حق تعالیٰ کے فرشتے ہیں کہ محافظت کرتے ہیں ہر چیز

صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر اعدائے جناحہ عامر ابن طفیل سے اور اربین ربیعہ سے اچھوٹ کر رکھا اور قصہ اسکا عقرب  
 اتاہی ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بک نفسہم تحقیق اللہ نہیں بدلتا اس معاملے کو ساتھ ایک قوم کے  
 ہو عافیت اور نعمت سے یہاں تک کہ بدل دالین وہ جو کچھ کجی کے ہیئے اوصاف جمیلہ اپنے بدالین  
 ساتھ اخلاق رذیلہ کے یا تغیر دین زبان کو ذکر سے اور بدل دالین دلکو وحیان اسکے سے کہ حیات دل غافل نہیں  
 فیض الہی متصل جدا اتاہی بیت زبان برنام اسکا اور دلیں دھیان اسکا ہی عجب برکت جوار و اوج فضاں  
 اسکا ہے **وَ اِذَا دَاۤءَدَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوۡءَ فَعْلَامَ ذَکَۃً وَّ جِسْمًا** اور ذکر تاجی اللہ ساتھ کسی قوم کے عذاب اور ہلاکت کا پس  
 نہیں پھیرتا واسطے اسکے یعنی کوئی نہیں پھیر سکتا اپنے سے اور دوسرے سے **وَمَا کُمْ مِّنْ ذُوۡنِہٖۤ مِنۡ قٰلٍ وَّ**  
 نہیں واسطے اس قوم کے سو اللہ کے کار ساز دفع عذابین **هُوَ الَّذِیۡ یُزِیۡکُمُ الْاَلۡبَیۡنَ فِیۡ خَوۡفٍ وَّ طَمَعٍ اَوۡ یُشۡئِیۡ النَّفۡثَ الْاَلۡفَیۡ**  
 وہی ہے جو دکھاتا ہے تمکو کجی کہ لمحہ آتش ہے برع الزوال مابل سے ظاہر ہوئی ہے باران کی نشانی ہے واسطے  
 در مسافر کے اور اس کسی کے کہ مینہ اسکو ضرر کرتا ہے اور واسطے طمع مقیم کے اور اس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہیں  
 اور سیکر تاجی ہو امین مابل بھاری پانی بھرا **وِیَسۡجِجُ الرِّجۡدُ بِحَہٗ** اور تسبیح کہتا ہے رعد ساتھ تعریف اسکے کے  
 یعنی تسبیح اور تحمید ملاتا ہے سبحان اللہ و مجدہ اور قدرت تہی کہ بادلوں کو چلاتا ہے اور برق تازبانہ اسکا چھاتی  
 سلمیٰ میں ابن ربیعہ رحمتہ اللہ منقول ہے کہ رعد آواز فرشتوں کی ہے اور برق اور سوز اور باران رونما نکالتا ہے نہ  
**وَاللّٰہُ لَیۡکَ مِنْ خِیۡفَتِہٖۤ اَوۡتِیۡجَ کَیۡتَہٗ** میں سب فرشتے یا وہ جو عدد گار عدد ہیں در اللہ کی سے **وِیُوۡسِلُ الصَّوۡاۡعِقُ فِیۡصَبۡ**  
**یہَا مِّنۡ قِیۡسَۃٍ وَّ اَوۡیۡجَہَا** کرکٹ نے والی بجلی پس پچا دیتا ہے اسکو جیسے چاہے کہ ساتھ اسکے ہلاکت کرے مانند  
 اربین ربیعہ کے لکھتا ہے کہ نوین برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربین ربیعہ یا اربین فیض القیس کو کہا کہ محمد صلی  
 علیہ وسلم کے دیکھنے کو چلتے ہیں تم جب ہم انکو باتوں میں مشغول کریں تو پیچھے سے کے تلوار گردنیں مار پوچھ مجلس  
 شریف میں آئے عامر نے اپکو باتوں میں لگایا بہت دیر تک پھر کہہ کہ میں جاتا ہوں لشکر راجہ اسوار و پیادہ کا تم پر لاؤنگا  
 اربد کو لیکر آتا حضرت نے فرمایا اللہم اقمنا ہا شیت باہر نخل کر اربد کو کہا کہ وہ وصیت کیا ہوئی اسنے کہا کہ جسوقت میں نے  
 چاہا کہ تلوار ماروں تو درمیان میرے اور انکے حائل ہو گیا قصہ حب یہ سے باہر نخلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور  
 عامر بھی بڑے حالوں میں مواضع کہتے ہیں کہ ایک یہود نے حضرت کی جناب میں اگر کہا کہ یا اب القاسم تبا محمد کو کہ  
 اللہ کس حیرت کا ہے مروارید کا یا یا قوت کا یا سوینا کی وقت سحاب غضب الہی سے صاعقہ ظاہر ہوا اور اسکو جلا  
 دیا اور یہ آیت انری کہ صاعقہ بھیجتا ہے وہ جہ چاہتا ہے کافروں سے **وَهُمۡ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡ اللّٰہِ** اور وہ جھگڑتے  
 میں پیچ شان اللہ کے کہ کس حیرت کا ہے یا جدال انکا تالیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے صفات حق میں  
 کہ واحد لا شریک عالم برحق اور قادر مطلق ہے **وَهُوَ شَدِیۡدُ الْحِکۡمِ** اور اللہ سخت عذاب والا ہے پھگڑنیوالو





الاعْمٰی وَالْبَصِیْرَ اَمْ هَلْ تَسْوٰی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ کہ کیا برابر ہو تا ہی اندھا کہ بت پوچھا ہی اور دیکھنے والا کہ عبادت  
خدا کرتا ہی یا کیا برابر ہو تا ہی اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید اور معرفت کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ  
خَلَقُوْا الْخَلْقَ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْہِمْ کیا سہا کر کیا کافروں کے واسطے خدا کے شرکوں کو کہ پیدا کیا انھوں نے مانند  
پیدائش خدا کے پس اس گنی پیدائش اور نہ خدا نے کون سا پیدا کیا ہی اور نہ کون نے کون سا پیدا کیا ہی  
حاصل یہ ہے کہ کافر ایسے شرک الٰہ کے تھے اور ان کے خدا کے پیدا بھی کریں بت مستحق عبادت کے ہوں جیسے  
الٰہ ہی سو ایسے کہاں میں پس اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ کہ الٰہ ہی پیدا کرنے والا  
ہر چیز کا اور شرک نہیں رکھتا ہی خلق کے تاکہ شرک ہو اسکا ہی عبادت کے وَہُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور وہی ہی الٰہ  
اوست میں غالب سب چیز پر اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدٰیہٗ یَقْدِرُ ہا انا ہی اسنے جانب آسمان سے  
پانی پس ہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھ اس انداز یکے الٰہ نے  
مقرر کیا کہ نفع بچاؤں ضرر دین فَاَحْمِلِ السَّیْلَ زَبَدًا یَّابَسًا اٹھائے آب روان نے جہاں چرھے ہوئے  
وَمَا یُوقَدُ فِیْہِ اَوْ اُخْرِیْ حَمِیْرٌ کہ دھونکے میں لوگ یہ قرات حصص کی ہی اور تو قدوں ساتھ تاء فوائید کے بھی  
قرات ہی یعنی دھونکے ہو علیہ فی النار اَبْنَعَا حَلِیْمًا زَبَدًا مِثْلَ دُحَانٍ جیسے سونا چاندی تانبہ  
لوہا اور سوانکے واسطے چاہئے کہنے کے یا سب کے مثل بنیادوں اور تہوں کے جہاں میں مانند اس جہاں کے پانی پر  
کَذٰلِکَ یَصْرِفُ اللّٰہُ الْمَحْیٰی وَالْمَیٰتَ جیسے کہ مذکور ہوا ہی طرح بیان کرتا ہی الحق اور باطل میں بہت  
دیتا ہی حق کو افاد اور نواب میں ساتھ اس پانے کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے سر سے اور ساتھ اس دھما  
کے کہ زور اور اسباب اور چھوٹی بات کو قوت نفع اور سرعت زوال میں ساتھ اس جہاں کے کہ پانی پر اور دھما  
پیر ہو قُلْ اَمَّا الزَّبَدُ فَرِحَاجًا یَّسَّیْرًا کہ پانی پر کا اور میل دھات پر کایں جا تا رہتا ہی درحال  
کہ ناکارہ ہی وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَمِیْثَکَ فِی الْاَرْضِ اور جو کہ وہ چیز کہ نفع دتی ہی لوگوں کو جیسے پانی صاف  
اور دھات گلابی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہی بیچ زمین کے نو کہ اس سے لوگ فائدہ اٹھاویں کَذٰلِکَ  
یَصْرِفُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ہی طرح بیان کرتا ہی البتہ مثالیں واسطے سمجھانے لوگوں کے اہل تاویل نے لکھا ہی کہ  
مرا داران سے قرآن ہی کہ حیات قلوب اہل ایمان ہی اور نالے دل میں کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے قبض  
اٹھائے ہیں اور جہاں نفاسی خطرے ہیں لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لَوٰہِیْمِمْ اَسْمٰی واسطے ان لوگوں کے کہ اجابت  
کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہی یا بہت ہی وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَہٗ لَوٰاْنٌ طٰہِمٌ مَّآ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَفِیْہِمْ  
اور جن لوگوں نے نہ اجابت کی واسطے اللہ کے اگر ہو واسطے انکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے سارا نفع اور جنس اور مانند اس کے سا  
اسکے یعنی جہد کارخانہ دنیا کا ہی اسی اور جو کافروں کے تصرف میں دن قیامت کے لَا قَدْرَ لَہٗمُ الْبَیْہُتَہٗ دِلّٰوِیْنِ  
ساتھ



اُنکے تلمک عذاب سے چھو تین مرد و تین برگر عذاب سے نہ چھو ٹینگے اُولَئِكَ طَمَّ سُوْمُ الْحِسَابِ یہ لوگ واسطے اُنکے برا  
 حساب ہے کہ نیکیاں انکی قبول نہیں کی جاوے گی اور برائیاں انکی نہیں جاسکی و مَا وَبَّهْمُ جَهَنَّمَ اَوْ رَحِمَہُمْ  
 رہے اُنکے کی دوزخ ہے و لَبَسَ الْهَمَاءُ اَوْ بَرَّیْ بِجَوْنَاکَ اَلْتَکَاہِی اَفْنِیْ یَعْلَمُ اِنَّمَا اَنْزَلْنَا لَیْلَکَ مِنْ رَبِّکَ  
 اَلْحَقُّ لَمَنْ هُوَ اَعْمٰی اَلْکِیَاسِ جو شخص کہ جانتا ہے یہ کہ جو کچھ اُنار لیا ہے طرف تیرے پروردگار  
 تیرے سے سچ ہے یعنی حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ مانند اُنکے کے کہ وہ اندھا ہے دل سے اور بخار قرآن  
 کا کرتا ہے یعنی ابو جہل تا اہل اِنَّمَا یَنْدُوْا اُولَ الْاَلْبَابِ سَوَابِکَ نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب نہ  
 قرآن مجید سے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَقْضُوْنَ الْمِثَاقَ وَہ لوگ کہ پورا کرتے ہیں عہد خدا کے کو کہ وہ  
 مِثَاقِکَ کیا ہے اور نہیں توڑتے عہد کو و اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَا اَمَرْنَاہُمْ بِہِ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُخْشَوْنَ دِیْنَهُمْ وَ  
 یَخَافُوْنَ سُوْمَ الْحِسَابِ اُوْر وہ لوگ کہ مانتے ہیں اس حیر کو کہ حکم کیا ہے اللہ نے ساتھ اُنکے یہ کہ ملائکہ جاو  
 یعنی صلہ رحمی کرتے ہیں یا ایمان سب کتابوں اور رسولوں پر لگتے ہیں جدائی اُنہیں نہیں دالتے اور ڈرتے  
 ہیں عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہیں سختی حساب کے سے و اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ الْبِغَاءُ وَ جِہ  
 دِیْنَهُمْ اُوْر وہ کہ صبر کرتے ہیں نفس کی مخالفت پر یا جہاد و واسطے جاسے رضامندی پروردگار اپنے کی نہ  
 و اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنفَقُوْا اِمَّا دَرَفَاہُمْ سِرًا وَ عَلٰی نَیْۤیۡۡۡہِ وَ یَدْرُوْنَ بِالْخُسْرٰی اَلَّذِیۡۡہِہُ اَقَامَ رَکْعَتَہِ مِنْ مَّا رَضِیَ لَہُمْ اُوْر  
 خرچ کرتے ہیں اُس چیز سے کہ وہی ہے سب نے اُنکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہیں ساتھ نیکی کے بدی کو یعنی بد  
 برائی کے بھلائی کرتے ہیں جو کوئی اُنپر ظلم کرتا ہے عفو کرتے ہیں جو محروم رکھتا ہے اُسے دیے ہیں جو و تھما ہے  
 اُس سے ملتے ہیں اور مٹاتے ہیں نظم رافقا ست درخت سے ہو کم سنگ زن اپنے کو مٹوے تو نکتہ حکم و صدف  
 سے سیکھ سہ جو کھائے اُسے گھر دے تو بعض کہتے ہیں کہ مرا و حستہ حلیم اور یہ سے سخاوت ہے یعنی کھنوع  
 کرتے ہیں ساتھ حلم کے سخاوت کو یا ساتھ اسلام کے خش کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا بار  
 طاعت سے معصیت کو یا ساتھ حدیث میں جو کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ مجبہا بیت بعد ہر سیکہ کر حسنہ تاکہ کو سبتہ  
 ہو جو دلا اُولَئِكَ طَمَّ عَقْبٰی الدَّارِ یہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفوں کے ہیں و اُنکے ہے انجام نیکی  
 جزا عمل کی اُنکے اور وہ آخرت میں جَنَّتْ عَدْنٌ یَّدْ خُلُوْنِہَا وَ مِنْ صَلَیۡۡۡہِ مِنْ اَبَاہِہُمْ وَ اَزْوَاجِہُمْ وَ ذُرِیَّۡہِہُمْ  
 بہشت میں کہ ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے اُمین وہ اور جو کوئی لائق ہے بالیون اُنکے سے اور بی بیوں انکی سے  
 اور اولاد اُنکی سے و اَلْمَلَائِکَۃُ یَدْ خُلُوْنٌ عَلَیْہُمْ مِنْ کُلِّ بَابٍ ہ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر ان کے  
 ہر دروازے سے اُنکے گھروں کے عین العالی میں ہے کہ معذرتوں رات اس دنیا کے میں تین بار اُنکے پاس  
 اُونکے اور کہینگے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سَلَامٌ ہے اوپر تمہارے یعنی مردہ دوام سلامتی ہے تلو بسبب

اسکے کہ جب کیا تھے قوت القلوب میں ہی کہ صبر کیا فقر و دنیا میں اور صبر و دوستی صرفت ہی اللہ عزوجل  
 چنانچہ حدیث میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچا ہی نہ غنی  
 نظم فقر ہی صیقل جلائے دل فقر ہی موجب صفائے دل خلعت رحمت خدا ہی فقر عزت دولت رجا  
 فقر ہی آفتاب چرخ یقین روشن اس سے ہو میں ملت و دین اس سے بندہ خدا کو ملتا ہی  
 سوچئے تو پہ فقر کیا ہی سب انجذاب دلہا ہی ہی جب عوز کی تو ہوتا ہی باعث قرب و وصل  
 با محبوب موجب رابط طالب و مطلوب سمجھے گا فقیر کو نہ حقیر ہی جہا نہیں فقیر شرح کیر لیک ہوتا فقیر ہی  
 وہ بشر حسین ہوتے ہم چار میں جو ہر دال میں جس پہ اسکے چاروں حرف ایک ایک حرف میں ہی وصف  
 شکر فای فافہ شئی کی اسمیں غیاں یا ئے یاد خدا ہی ای یادنا قاف ہی اسمیں پھر قناعت کا  
 حرف را اسمیں ہی ریاضت کا حسین چاروں پہ وصف پیدا میں اسکے حق میں پہ حرف پھر کیا میں  
 فائے فضل اور قاف مرتب ہی یا ئے لیس اور رائے رویت ہی ورنہ فائے قضیت اسکو ہی قاف  
 فقر خدا ہی در پی حرف یا یاس رحمت اسکو ہی رائے رسوائے رفت اسکو ہی معراج النبوت میں نقل ہی  
 کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت میں ایک محل دیکھا میں نے یا قوت سرخ کا اسکا دروازہ کھول کر  
 اندر گیا میں اسمیں اکیانہ تھا اسکے بھی کوار کھول اندر گیا میں ومان ایک صندوق تھا جبریل سے پوچھا میں نے اسمیں  
 کیا ہی اسمے کہا اسمیں سر ہی اسرار الہی سے میں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی وہ صندوق کھل گیا دیکھا میں نے  
 ایک گدڑی تھی خلونین محدہ خطاب ہوا کہ یہ مرقعہ فقری میں نے کہا الہی یہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمدؐ  
 یہ تیرے اور تیرے است گیتا سٹے ہی نہیں دیتا میں یہ لیکو مگر ب کہ بہت دوست رکھوں اسکے برابر مجھے  
 کوئی چیز عزیز نہیں بیت کلم فقر کے وہم سلطان کب برابر ہی یہ ہنری وہ بدتر ہی وہ بدتر ہی یہ ہنری  
 فَنِعْمَ عَقْلِي الدَّارِيسَ اِجْمَعِي اِيَّاهُ كَيْفَ تَكُونُ لِي سَمْرًا كَمَا كَانَتْ لِي اَيُّهَا الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ  
 عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِيْ الْاَرْضِ اُوْجُوْكَ كَمَا تَوَدُّ اَنْ يُّنْزِلَ  
 حَيْرٌ كَمَا كُنْتَ خَلْدُ لِي سَاحَةِ اُسْكَ بَدَلِ اُسْكَ جَاوِ عِنْدَ حِمِي كَرِيْنِ يَا اِيْمَانُ لَا وِيْنَ سَبَّحْتَ وَلِيْنَ اَبْرَارِ  
 كُنَّا نُوْنِ بِرَاوْفٍ اَدْرُتْ مِيْنَ بِيْجِ زَمِيْنِ كِي سَاحَةِ كَفْرِ كِي يَاسَعِيْتِيْ يَاقِنَّةَ اَلْمِيْرِيْ كِي اَوَّلِكَ لَكُمْ اَللّٰهُ  
 وَكَلَّمَ سُوْعَ الدَّارِ بِهٖ لَوْكَ وَاسْطَ اُنْجِيْ لَعْنَتِ اُوْرُوْاسْطَ اُنْجِيْ بَرَاوْفِيْ كُھَرِيْ دُنْيَا وَآخِرَتِيْنِ  
 اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اَللّٰهُ كُشَادُ كَرْتَا بِرُوزِيْ كُوْاسْطَ جَكِيْ چَا بِرُوزِيْ كَرْتَا بِرُوزِيْ  
 وَاسْطَ جَكِيْ چَا وَفَرَحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرُغُوْا عَنْهَا اُوْرُوْاسْطَ جَكِيْ چَا وَفَرَحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرُغُوْا عَنْهَا  
 وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِيْ الْاٰخِرَةِ اَلَا مَتَلَعٌ اُوْرُوْاسْطَ جَكِيْ چَا وَفَرَحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرُغُوْا عَنْهَا  
 وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِيْ الْاٰخِرَةِ اَلَا مَتَلَعٌ اُوْرُوْاسْطَ جَكِيْ چَا وَفَرَحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرُغُوْا عَنْهَا





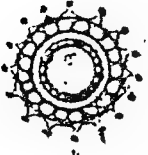
تم کہ ہم متابعت تمھاری کریں تو قرآن سے پھاڑ کر دیکھ کے دور کرو تاکہ زمین ہم پر کشا دہ ہو جاوے اور زمین کو سنگسار کر دو  
 تاکہ نہریں جاری ہوں اور ہم زراعت کی اور قصبی بن گلاب کو ہمارے باغوں سمیت زندہ کر دو تاکہ وہ تمھاری رستا  
 کی گواہی دیں یہ آیت اتری دلو ان قرآننا سیرت بہ الجبال وقطعت بہ الارض او کلمہ بہ الموحث  
 اور اگر کوئی کتاب ہوئی کہ اس عالم میں چلائے جاتے ساتھ پڑھنے اسکے کے ہاڑیا کا مٹی جانی ساتھ تلاوت  
 اسکے کے زمین یا بلائے جاسا تھہرکت قرات اسکے کے مرد البتہ ہی قرآن ہوتا کہ متضمن بحال عجاوین یا تذکرہ و اندازی نہیں کیا جاسا  
 کافر کہتے ہیں کہ قرآن سے یہ باتیں واقع ہوں بل اللہ الامور جمیعاً بلکہ واسطے اللہ کے میں کام سے قدرت  
 اسکی اور سب چیز کے ہی جو وقت چاہے یہ آیتیں ظاہر کرے یا یہ ترجمہ ہی اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے  
 ساتھ اسکے ہاڑیا کا مٹی جانی ساتھ اسکے زمین یا بلائے جاتے ساتھ ان کے مرد تو بھی ایمان نہ لائے بلکہ واسطے  
 اللہ کے ہی کام سے ار ایسے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت اقل یاس الذین امنوا ان لوینا اللہ لکننا  
 جمیعاً کیا یس نہیں نامید ہو کہ لوگ کہ ایمان لائے میں باوجود اسکے کہ جانا ہی یہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت  
 کرتا لوگوں کو سب کو صاحب کشف نے کہا ہے کہ یاس حج لغت شمع کے معنی عام ہے یعنی کیا نہیں جانا مومنوں کے کہ  
 ہدایت اسکی اختیار میں ہے و کذا ان الذین کفرو اقصیٰ ہم بما صنعوا قارعاً او تحل قریباً من درہم اور ہمیشہ  
 وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں پہنچے گی انکو یس اسکے کہ کرتے ہیں تکذیب اور غدا سے مصیبت ٹھونکنے والے اور نوح و بنیاد  
 اکھیر نوالے یا اتر گیا تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک گھروں انکے سے یعنی موضع حدیبیہ میں ہوا کفار نے کے میں کہ  
 حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا میں رہتے تھے اور لشکر اسلام گردا گرد انکے جا کر اموال اور مویشی انکے لوتا  
 تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا انکو پہنچتی رہی حتی یاتی وعد اللہ یہاں تک کہ او سے وعدہ اللہ کا کہ موت  
 یا قیامت یا فتح کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد تحقیق اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ میں واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے فرمایا وَلَقَدْ اَسْمٰہُ زَیُّوْسَیْلَ مِنْ قَبْلِكَ فَاَمَلْتُ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ اَخْلَعُوْا اَمْ اَوْ تَحْقِیْقُ تَحْصُلُ کَیَا کَیَا سَاطِعَہُ یَغْمِیْرُ وُحْیَ  
 پہلے تجھ سے جیسے کہ یہ لوگ کرتے ہیں ساتھ تیرے پس قہیل دی میں نے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور عیش  
 اور آرام میں چھوڑا پھر کر لیا میں نے انکو ساتھ عقوبت فکیف کان عِقَابِ پس کہو کہ تھا عذاب میرا انکو یہ بات  
 سبیل تبدیدی اَفَنُفُوْا فَاَمَّ عَلٰی اَکْلِ نَفْسِہِمْ کَسِبَتْ وَجَعَلُوْا اللہ شُرَکَآءَ کَیَا کَیَا سَاطِعَہُ یَغْمِیْرُ وُحْیَ جو شخص کہ وہ کھڑا ہی اوپر ہر حال کے یعنی  
 خبردار ہی یا نگہبان ہی یا بدلا دینے والا ہی ساتھ اس حیر کے کہ کما تاتٰی وہ نفس نیکی اور بدی سے برابر ہی ساتھ  
 اس شخص کے کہ ایسا ہو یعنی خدا کہ کار ساز اور نگہبان بندو تھا ہی برابر نہیں ہی عاجز اور ضعیف کہ بت میں  
 مقرر کرتے ہیں کافر واسطے اللہ شریک یعنی بت کہ انکو پوجتے ہیں قُلْ سَمُّوْهُمْ کہہ کہ نام رکھو انکے اور وصف کرو یعنی جو اللہ  
 شریک تھے پھر اسے میں انکے نام اور اوصاف کے لائق انکے ہوں تباؤ اور دیکھو کہ لائق ترک کے اور مستحق عبادت کے ہیں یا نہیں



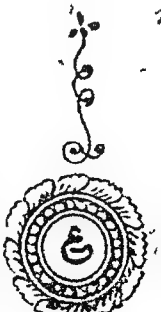




آبا کے دین کے طرف بلاتے ہیں یا از روون یہودوں کے کہ جو تیر اپنے قبلہ کی طرف کہ بیت المقدس چرچا بہترین  
 بعد ما جاءك من العلم یحییٰ اس چیز کے کہ آتے تیرے پاس علم سے یعنی بت پرستوں کے دین کا جھوٹ ہونا جان  
 لیا تو نے یا نسخ حکم نما طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تو نے پھر اب جو پیروی کر گیا انہی تو مالک من اللہ من حیث  
 وکذا و آتے نہیں واسطے تیرے عذاب خدا کوئی دوست اور نہ بچا پیوالا لکھا ہے کہ یہود طعن کرتے تھے  
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کی طرف بہت مصروف ہیں اور ہمیشہ عورتوں سے صحبت رکھتے ہیں اگر پیغمبر  
 ہوتے تو یہ بات نہ ہوتی یہ آیت اتری ولقد ارسلنا رسلاً من قبلك وجعلنا لهم ازواجاً وذریئاً واولاداً و  
 تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر پہلے تجھ سے اور کریں ہم نے واسطے ان کے بی بیان اور اولاد و ماکان کہ رسول ان باقی  
 بایہ الا یاذن اللہ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے یہ جواب ہے  
 مشرکوں کا کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ ظاہر کرو سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی بنی اپنے آپ سے معجزہ نہیں کر سکتا  
 مگر اللہ اپنی قدرت سے جو وقت مناسب جانتا ہے ظاہر کرتا ہے لیکل اجل کتاب واسطے ہر وعدہ ایک لکھت  
 جب ان کا وقت پہنچا چھوڑ میں آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم لکھا گیا کہ نہیں تلمایا واسطے ہر موت کے موت  
 بندوں کے سے ایک کہ ثابت ہے نزدیک اللہ کے کہ انکو سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا یحییٰ اللہ ما یشاء  
 ویثبت متوالہما ہی خدا جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے وعند  
 اتم الكتاب اور نزدیک ان کے اصل کتاب ہے کہ لوح محفوظ ہے کوئی کتاب نہیں مگر اس میں لکھی ہے سب چیزیں کہ  
 تفسیر میں محو اور اثبات کے بہت اقوال میں بعضے کہتے ہیں کہ حفظ جو اعمال اقوال بند کے لکھے ہیں اور اس دفتر کو باگ  
 کبریا میں لیا جاتے ہیں محو کرتا ہے ان میں سے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے بعضے کہتے ہیں کہ احکام شرع  
 کے موافق زمانے کے اور مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہے اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہے یا محو کرتا ہے جو ان کو اور اثبات  
 کرتا ہے برصا پے کو علمائے دین کہتے ہیں کہ محو کرتا ہے جو چاہے مگر چھ چیزیں قائم رکھتا ہے سعادت اور شقاوت  
 موت اور حیات رزق اور اجل یہ ان میں سے ہیں زاد المیر میں ہے کہ نزدیک اللہ کے دو کتابیں سوا ام الكتاب  
 کے متانا اور ثابت رکھنا ان سے تعلق رکھتا ہے لوح محفوظ ان میں ہے الاول درواء نے پیغمبر خدا سے نقل کیا ہے کہ  
 جب تین ساعت رات باقی رہتی تھی حق تعالیٰ نظر کرتا ہے سچ اس کتاب کے کہ سوا ان کے کوئی اس پر نظر نہیں کرتا اور  
 جو چاہتا ہے اس میں سے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے فضول میں ہے کہ محو کرتا ہے رقم انکار قلوب ابراہیم  
 اور اثبات کرتا ہے اس کی جگہ رموز اسرار علمی نے محمد رازی سے نقل کی ہے کہ شبلی سے سنا ہے کہ مٹاتا ہے شہو  
 عبودیت اور لوازم اس کے سے جو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے یہود یوسف اور لوامع اس کے سے جو چاہتا ہے کشف الاسرار  
 ہی کہ دل خلف سے ریا لیا جاتی اور اخلاص رکھتا ہے شک و دو کرتا ہے یقین ثابت کرتا ہے بخل محو کرتا ہے سخاوت اثبات کرتا ہے



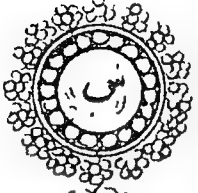
مرض اٹھاتا ہی قناعت رستا ہی حدود ربا ہی تفقہ تمام کر رہا ہی اور دل راجی سے اختیار الیجا با ہی اور تسلیم  
 رستا ہی تفرقہ محو کر رہا ہی جمع اثبات کر رہا ہی اور دل محب سے رسوم النساہہ دور کر رہا ہی اور لغوت ربانہ رکھتا ہی امام موقر  
 نے کہا ہی کہ محو کر رہا ہی خطوط انسانی کو اور اثبات کر رہا ہی حقوق ربانی کو یا کما یستہود خلق متاثر رہا ہی اور شہرہ حق  
 ثابت کر رہا ہی یا آثار بشریت محو کر رہا ہی اور انوار احدیت ثابت کر رہا ہی اوپر سے گھٹاتا ہی اور ادھر سے بڑھاتا  
 ہی کہ اول آپ تھا آخر بھی آپ ہی رہتا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الہی جلال عزت تیرے نے جا آثارت  
 بنیں چھوڑ دی اور محو اور اثبات تیرے نے رسی اصاف کی توڑی مجھے گھنایا مجھے بڑھایا یہاں تک کہ آخر میں ہی  
 رہ گیا جو اول میں تھا مست پہلے وہ تھا میں تھا جب میں ہوا وہ کم کیا اب یہ کم جانا میرا اثبات کا اس کا دلا  
وَأَمَّا زَيْنَبُكَ بَعْضُ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ تَوَقُّفُكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَعَلَيْكَ الْحِسَابُ اور اگر دیکھا وین ہم تجھ کو بچھو  
 پیہر کہ وعدہ دیتے ہیں ہم کافروں کو عذاب یا قبض کر لیوں ہم تجھ کو پہلے اس سے پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر سے  
 پہنچا دیتا ہی پیغام کا اور اور تبادلتا ہی احکام کا فقط اور اوپر ہمارے حساب لیتا ہی انکادکم یوموا اننا کانم  
الادخض شققہما من اطرافہا اور کیا نہیں دیکھا اہل کہ نے کہ ہم چلے آتے ہیں یعنی حکم ہمارا چلا آتا ہی زمین کفار کو  
 گھاتے ہیں ہم اس کو کناروں اسکے سے یعنی لکھے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کے تصرف میں لائے ہیں یا یہاں  
 ہود کو فرماتی ہی کہ زمین اور ملک اور قلعے انہ لیکر مسلمانوں کو دیتے ہیں وَاللّٰهُ یُحْکِمُ لَکُمُ الْمُعَقَّبَ لِحُکْمِہٖ  
 اور اللہ حکم کر رہا ہی ساتھ نقصان زمین ہود کے اور دوبار انکے کے اور ساتھ زیادتی بلا و اسلام کی اور اقبال  
 انکے کے نہیں کوئی رو کر یو الا اور تیجھے ہٹانے والا واسطے حکم اسکے کے وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور وہ جلدی لینے  
 والا ہی حساب بعد عذاب دنیا کے کہ قتل اور اجلا ہی انہ جلد حساب کر گیا آخرت میں وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ اور تحقیق کر کیا ان لوگوں نے لینے ہودوں نے یا مشرکوں نے کہ پہلے تھے ان ہود یا کفار سے کہ یہاں  
 تیرے میں میں ساتھ پیغمبروں اپنے کے فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًا پس واسطے اللہ کے جزا سب مکر و انکے کی  
مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ شَیْئًا جو کچھ کما تا ہی ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اس کی نیا کر رہا ہی  
وَسِعَ الْعَذَابُ لِمَنْ عَقَبَی الدَّارَ اور کتاب جان لیو نیکی کا فر ہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے  
 ہی عاقبت نیک اس گھر کی وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسِلًا اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے  
 مشرکان کہ سے یارو سا ہود سے کہ نہیں تو اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوا اللہ کا ساتھ نبوت اور  
 دعوت کے قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَہِیْدًا بَیْنِی وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ کہ کہہ گفایت ہی اللہ کو ہی  
 دینے والا اور میان سیر اور در میان تمہارے ساتھ اسکے کہ میں رسول اللہ ہوں اور دوسرے وہ شخص ہی کہ  
 پاس اسکے ہی علم کتاب کا یعنی لوح محفوظ کا اور وہ جبریل علیہ السلام ہی کہ وحی لوح محفوظ سے لایا ہی یا علم



قرآن کا ہی اور وہ سوسین میں یا علم نوریت کا ہی اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے میں عیسیٰ السلام  
چنانچہ علی مرتضیٰ زہد سے زاد المسیر میں مروی ہے واللہ اعلم بالصواب سورۃ ابراہیم علیہ السلام کی عربی بادل  
آئین میں سات سو اکیس کلمے ہیں تین ہزار چار سو پچیس حرف ہیں فواصل اسکی اوم نظر صلب زل میں اور  
رابط اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورہ رعدیہ ہے کہ سورہ رعد میں بیان توحید و ماب اور اوصاف خداوند  
قرآن اور الوالہ الباب اور ذکر کفر اور رشتی افعال اور قبح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراہیم میں تسلی دل معنیہ اور ذکر اوصاف  
اور مدح سرور اور احوال انبیاء اور جفاکشی اور جبر اور تحمل انکھائے قوم پر اور ملاک ہونا استول کا بیان فرمایا نہ نہ

سبح ابراہیم علیہ السلام علیہ وسلم  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وہی انسان و محسب اپنی

اس ابو منصور ماتریدی نے تہج تاویلات میں لکھا ہے کہ حروف مقطعه از مائش ہیں واسطے تصدیق تمہیں  
اور تکذیب کافر کے اور اللہ بند و نحو ساتھ جس چیز کے چاہے آواز سے بعضے کہتے ہیں کہ الف انا کا اور لام اللہ  
اور رے ارے کی ہے یعنی انا اللہ ارے یا یہ حروف نام قرآن کے ہیں الر یعنی قرآن کتب انزلناہ الیک  
ایک کتاب ہے کہ انارای بنے اسکو طرف تیرے یا الز نام اس سورہ کا ہی مستند اور کتاب بطریق ہم  
جس جبرے ہذہ السورۃ کتاب اور بناوہل انا اللہ ارے تقدیر کلام کی ہذا کتاب ہے اور تنکیر کتاب کی واسطے  
تعظیم کے ہے یعنی ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لیتخرج الناس من الظلمات الى النور تو کہ نکالے تو لوگوں کو  
سب دعوت کرنیکے ساتھ مسمنوں اسکے کے اندھیروں سے کفر اور ففاق اور تنک اور بدعت کے طرف  
روشنی ایمان اور اخلاص اور تقویٰ اور سنت کے باذن ربہم ساتھ حکم پر و گار انکے کے یا ساتھ یوق  
انکے کے امام قشیری نے کہا کہ ناکہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور نہ ہو تقدیر کے بحر الحقائق میں ہے کہ  
ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہا کہ ظلمات کثرت سے  
طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجت افعال سے اور اسماء اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت  
یہ ہے کہ کوئی ظلمت برابر پیدا ہوتی ہے نہیں جو بہ رنگار آئینہ دل سے ساتھ صیقل لا الہ کے بنی خوطر دور ہو  
نور اثبات الا اللہ جلوہ دکھادے اور لمعان تجلیات آئینہ مرات باطن میں پر نور فکل ہو کر سالک کو اس سے  
اور غیر اسکے سے چھوڑے حتیٰ کہ اسکو نہ اپنا شعور رہے نہ شعور عدم شعور یہ مرتبہ فناء اتم کا ہے کہ سالک نہ  
آپ رہتا ہے نہ اسکی صفات بعد کے صفات بعد کے قیام اسکا ساتھ اسکے ہی اگر کہتا ہے اس سے  
کہتا ہے اگر کہتا ہے اس سے کہتا ہے بلکہ آپ درمیان سے اکٹھے ہی جاتا ہے کہنے سننے والا اذہبی ہوتا  
یہ مرتبہ بقائے اکمل کا ہے نظم نہ رہتا ہے سالک نہ اسکا وجود نہ اسکی صفات اور نہ اسکا شہود خدا سے  
خدا الیک رہ جاتے ہیں بن اسکے نظر کچھ نہیں آتی ہے لکھا ہے کہ انواع اضلال ظلمات میں داخل ہیں اور



مکتبہ  
مکتبہ

اقسام ہر ایت کو نور شامل ہے یعنی ساتھ دعوت قرآن کے لوگوں کو گمراہی سے براہ راست پہنچا دے  
 جیسا کہ فرماتا ہے الاصراط الغریبۃ المعبودۃ کہ لے تو لوگوں کو ظلمات سے طرف نور کے یعنی طرف راہِ دعوت  
 والے تشریف کی کئی کی اور وہ راہ دین اسلام کی ہے پس یہ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہے اللہ الذی  
لہ ما فی السموات وما فی الارض معبود حق وہ کہ واسطے اسی کے جو کچھ کہ سچ استمالوں کے ہیں اور جو کچھ  
 سچ زمین کے ہے وَوَقِّلْ لِلْکَافِرِینَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیدٍ اور وای ہے واسطے کفر کرنے والوں قرآن کے خدا  
 سننے سے کہ انکو پہنچان الذین یسخرّون الخیر الذین علی الارض و یصدّون عن سبیل اللہ و یجوعون بما عوجا  
 ہو کا مشرعوں سے رکھتے ہیں زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہیں لوگوں کو راہ اللہ کے سے یعنی منع  
 کرتے ہیں ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہیں واسطے راہ حق کے کی بھینے کہتے ہیں کہ یہ  
 راہ کج ہے منزل مقصود کو نہیں پہنچتی اولئک فی ضلالٍ بَعِیدٍ یہ لوگ سچ گمراہی کے ہیں دور حق  
 سے بعد حقیقت میں ضلال کے ہیں اور صف ضلال ساتھ اسکے قلیل استاذ حجازی کے جہاد امیر  
 میں ہے کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہے کہ سب کتابیں زبانِ عجمی نازل ہوئے ہیں اور کتاب کہ اوپر  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آتی ہے عربی ہے یہ آیت لڑی کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمٍ یبِیْنُ لَہُمْ  
 اور نہیں بھیجتے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اور اور وہی اور وہ  
 سمجھیں اور غلط فہم کہ ہم زبان اس ہی کی نہیں سمجھتے پس قوم پر پیغمبر آیا ہی اسی قوم سے ہوا اور اس میں ہدایت  
 ہوا اور دعوت ہوئی کہ یہ قوم پر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیک کوئی کری چاہئے بعضوں نے کہا ہے کہ ضمیر قومہ کی راجع  
 طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنی سب کتابیں لغت عرب پر نازل ہوئے ہیں اور جمہیر ملِ طیبہ السلام نے  
 ترجمہ اس کا جدید جدید زبانوں میں ہوا حق قوم ہر ہی کے کیا ہے لباب میں ہے کہ نہیں بھیجتے کوئی پیغمبر مگر  
 ساتھ زبان ایک قوم کے کہ ہر پر دعوت ہوا اور بچتے بھیجتے ساتھ زبان قوم تیرے اوپر سب لوگوں کے سمجھتے  
 کہ بعض مفسرین جو یہ حدیث کیا ہے کہ جو پیغمبر دعوت اہم محلہ پر ہو چاہئے کہ اہم کتب متورہ اوپر زبانوں انہی  
 کے اتریں جواب اس کا یہ کہ اختلاف السنہ ہودی باختلاف کلامی اور اصوات فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر وقت  
 میں کہ ساتھ زبان انکے کے ہے اور حرمان علوم سے جو مشعیر میں انہی میں ترول اسکا ساتھ لغت کے فضل اور  
 عن حکمت فی فضل اللہ من یشاء ویہدئ من یشاء پس گمراہی اللہ جیسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے  
 چاہے وہو العزیز العظیم اور وی عزت والا غالب اس حکم میں حکمت والا کہ راہ اور راہ دکھاتا کا وجہ حکمت ہے  
 ولقد ارسلنا موسیٰ بالایتنا ان اخرج قومک من الظلمۃ الی النور اور تحقیق بھیجتے موسیٰ کو ساتھ تائیدوں قدرت الہی  
 کے یا ساتھ معجزات روشن کے مانند عصا اور یضیاء کے اور کہا ہے یہ کہ کمال قوم اپنی کو اندھیروں سے جہالت اور تاریکی



طرف روشنی عام اور یقین کے بابا ہر لا قوم قبطیوں کو کہ انہیں مبعوث ہے لو انذھرون کفر کے سے طرف  
 روشنائی ایمان کے و ذکرہم بایک ما لہ ما اور نصیحت وہ انکو ساتھ دلوں خدا کے یعنی ساتھ ان  
 دنوں کے کہ عذاب کیا تھا اللہ نے کافروں کو جن میں بابا و دلو ابی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنوں فرعون کو  
 ساتھ میں گرفتار تھے ان فی ذلک لآین لکلیہم شکار شکوہ تحقیق حج اسکے کہ مذکور ہو اللہ نشانیاں میں قدرت  
 الہی کی واسطے ہر صبر کرنے والے کے برابر کرے ان کے عطا پر و اذ قال موسیٰ لفرعون اذک و انعم اللہ علیکم  
 اذ اخرجکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب اور یاد کر جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے  
 بنی اسرائیل کے اسی قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کہ دی تھی اور تمہارے جو وقت کہ نجات دی تم کو لوگوں  
 فرعون کے سے کہ چکاتے تھے تم کو برا عذاب کہ تم کو بندگی میں اپنے پر کسخت کام بتاتے تھے و یدخلون  
 ابناکم و یتخبطون نساءکم اور فوج کرتے تھے بیٹوں تمہارے کو کہ بچہ میوں نے کہا تھا بنی اسرائیل میں  
 کہ کاسد ہو گا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہو گا اور زندہ رکھتے تھے بیٹوں تمہارے کو واسطے خدمت بنی  
 اسرائیل کے و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم اور حج اس شش کے بھی اور دو گار تمہارے کی طرف بری بیج اس  
 نجات کے نعمت تھی و اذ تاذن ربکم لئن شکرت لآزیدنکم کثرتکم اور یاد کرو ابی بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تم کو سرور و گلا  
 تمہارے نے اگر شکر کرو گے تم اور نعمت میری اللہ زیادہ دو گنا میں تم کو نعمت و لکن کفرتم ان عن آیاتہ  
 اور اگر کفر کرو گے تم اور ناشکری اور نعمت میری تحقیق عذاب میرا اللہ سخت ہے اور ناشکرو گے سمجھ لیتے کہ  
 شدت عذاب و ناس میں نعمت لے لینا ہی اور آخرت میں عذاب و ناس ابی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ابو علی حواری  
 سے نقل کیا ہے کہ اگر شکر کرو گے نعمت اسلام پر زیادہ کرو گنا میں اسکو ساتھ ایمان کے اور اگر شکر کرو گے ایمان  
 پر زیادہ کرو گنا میں اسکو ساتھ حسان کے اور اگر شکر کرو گے حسان پر زیادہ کرو گنا میں اسکو ساتھ معرفت کے  
 اور اگر شکر کرو گے معرفت پر زیادہ کرو گنا میں اسکو ساتھ مقام و صلت کے اور اگر شکر کرو گے و صلت پر زیادہ  
 کرو گنا ورجہ قربت کا اور اگر شکر کرو گے قربت پر زیادہ کرو گنا اپنے انش اور مشاہدات اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلیٰ کا اور چرھائے معارج والا کا بیت موجب افزائی نعمت ہے شکر شکر  
 رافت عجب دولت ہے شکر و قال المؤمنون ان تکفروا انتہ و من فی الارض جمیعاً فان اللہ لغنی حبیہ  
 اور کہا موسیٰ نے اسی گروہ میری اگر کفر کرو گے تم اور ناشکری اور جو کوئی بیج زمین کے ہیں سار جن اور آدمی پس  
 تحقیق اللہ بے پرواہ ہے عبادت اور شکر تمہارے سے تعریف کیا گیا ہے بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر فرد  
 مخلوقات کا شکر نعمت اسکی میں کو باہی اور زبانیں تمام اشیاء کی تسبیح اور حمد میں اسکے ناطق بیت و جب میں  
 فیض نعمت معمور ہے ایسا ہر فرد کی زبان پر مذکور ہے ایسا اللہ انکم بنو الذین من ہلکم قور یوح و عباد و شکر و



کیا نہیں تھی کہ جو خیر ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی بہت تہمت تمام موسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی  
 میں نے یہ سب تہمتیں فرمائی ہیں زمانے والوں کو ہمارے پیغمبر کے واکذبین من بعدہم اور ان لوگوں کے کہ  
 مجھے انکے تھے کہ لا یغابکم الا اللہ نہیں جانتا کہ انکی سب تہمتیں گمراہی تھیں ان میں سے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 بہت ایسی امتوں کو عرب عجم میں ہلاک کیا ہے اور نشان انکا نہیں چھوڑا کہ سو اللہ کے کوئی ایسا کام نہیں  
 معاملہ میں اس خیال سے نقل ہے کہ درمیان عدنان اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے ان کے  
 لوگوں کی کہ کیسے سو اللہ کے جنہوں نے جو تو تمہیں رسولہم بالبینات فودا اید بکم فی افواکھم تھے انکے پاس  
 پیغمبر انکے ساتھ ولیلون ظاہر کے کہ اللہ کی کیا میں ہیں یا انکے معجزے تھے پس پھر لئے ہاتھ اپنے پیچ نہیں اپنے  
 کے لیجئے امتوں نے ہاتھ اپنے دانتوں میں پکڑے ختم رسل سے ہاتھ نہیں پر رکھے تھے یا انکلیان نہیں میں  
 کہ جب ہو بعضوں نے کہا ہے کہ ہاتھ اپنے نہیں پیغمبروں کے رکھے کہ ست بولو وقالوا انا کفرنا بما اذ مسلم بہ  
 اولہ کیا انھوں نے تحقیق نہیں کفر کیا ساتھ انکے اپنے زعم میں وانا لفی شک فیما قد دعونا البیر بہ و تحقیق ہم بلبیج  
 شک کے ہیں اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم کو طرف اسکے کو تہید اور ایمان ہے شک قلع میں دانے والے کے یا  
 ہمت میں دانے والے کے یعنی ما وجود شک پیغمبروں کو ہمت اغراض فاسدہ دیتے تھے تاکہ رسولہم فی  
 اللہ شک نہ کہا پیغمبروں انکے نے کہ ہم تم کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں کیلئے وجود اللہ شک ہے اور حال ہے  
 کہ اتنی دلیلین اور وجود اسکے قائم ہیں کہ کچھ شک رہی نہیں فاطر السموات والارض پروردگار ہاں اس کو  
 اور میں کا یہ دعویٰ کہ لا یغفرکم من ذنوبکم و یؤخرکم اذی اجل قسمی پکارتا ہے تم کو طرف ایمان کہ لو کہ جسے واسطے تھا  
 جب ایمان لاؤ تم مجھے گناہ بخاری یعنی جو قبل ایمان تھے ہیں اور لو کہ وحیل دیکو مکو عذاب دینے میں ایک وقت  
 ستر تک کہ موت ہے قالوا ان انتم الا کبر مقتنا کہا انھوں نے جواب میں پیغمبروں کے نہیں ہو تم کو اذی کل  
 ہمارے شکل صورت میں کچھ فصل تم کو ظاہر میں ہم یہ بھیجیں تم کو یوں مخصوص نبوت پر ہو کہ میں کہتے ہو کہ ایمان لاؤ وہ  
 تریدون ان تصدونا عما کان یعبدا باؤنا فامونا بسلطان مبین اذ کرے ہو تم ہم کہ بڑا کرو ہو ساتھ دعویٰ پیغمبر  
 کے اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے تھے ہمارے بتوں کی پس لے او ہمارے پاس دلیل روشن اور صحت دعویٰ  
 اپنے کے یا اور سخماں اپنے کے ساتھ فضیلت نبوت کو یا کہ وہ جو جو دیکھتے تھے اعتبار نہیں کرتے تھے اور خدا  
 سب اور معجزہ طلب کرتے تھے جس کے معاذ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قالت لکم و رسولہم ان  
 نحن الا نبشر قتلکم و لکن اللہ من علی من یشاء من جبار و ط کہا واسطے انکے پیغمبروں انکے نے نہیں ہم سر  
 آدمی مثل تمہارے لیجئے شکست میں مقرر کرتے ہیں ہم و لکن اللہ تعالیٰ جان کر تا ہے کہ جس کے لیے کہ چاہے  
 نعمت نبوت کی برہنوں اپنے سے و ما کان لنا ان ناتیکم بسلطان الا یدان اللہ اور نہیں جس واسطے ہمارے ہم



کہ لے آؤں تمہارے پاس کوئی دلیل یعنی جو عجز کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنی ہم اپنی طرف سے بغیر اللہ کے  
 چاہے کچھ نہیں کر سکتے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والے  
 وَمَا لَنَا لَا نَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا اور کیا ہیں واسطے ہمارے یہ کہ نہ توکل کریں اوپر اللہ  
 اور حال انکہ تحقیق دکھائیں اپنے تم کو زہیں ہمارے کہ اُنہی پہچانے اسکو اور جانیں کہ سب کام اُسکے اختیار میں ہیں  
 وَلَقَدْ صَبَّرَ عَلَىٰ مَا أَدَّبَ يَمُوزُ أَوَّلَ الْبَتِّ صَبْرًا نَبِيًّا ہم اور اس کے کہ ایذا دیتے ہو تم ہم کو ساتھ جھٹلانے کے اور مخالفت کرنے کے  
 وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اور اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں توکل کرنے والے یعنی ثابت رہیں  
 وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلرَّسُولِ لَمَّا أَذِنَ اللَّهُ لِيُنْزِلَ الرِّسَالَاتِ وَهُمْ لَا يَكْفُرُونَ لَئِنِ نَزَّلْنَا آيَاتًا مِنْ رَبِّنَا لَأَقُولَنَّ بَعْضُهَا عَلَىٰ كُفْرِكُمْ وَلَئِنَّكُمْ لَتَكُونُنَّ مِنْهَا مَكِيدُونَ اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر سو واسطے  
 پیغمبروں اپنے کے اللہ نکل دیو نیکی ہم تم کو زہیں دیار اپنے سے یا اللہ پھر آؤ گے تم سچ دین ہمارے یا مرو پھر  
 اُنہی سے وہ لوگ میں جو انکی قوم سے ایمان لائے تھے فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنَبْلَنَّكُمْ بِالْآيَاتِ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مِنَ الْظَّالِمِينَ پس وحی  
 بھیجی طرف پیغمبروں کے پروردگار اُنکے نے اور قسم کھائی کہ اللہ ہلاک کر نیکی ہم کافروں کو وَلَقَدْ صَبَّرَ اللَّهُ رَحْمَةً  
 مِنْ بَعْدِهِمْ أَوَّلَ الْبَتِّ اب و نیکی ہم تم کو زہیں اُنکے میں بھیجے ہلاکت اُنکے کے ذَالِكُمْ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ  
 وَتَعَبْنِي بِهِمْ وَعَدَهُمْ أَتَعْتَابُونَ واسطے اُس شخص کے کہ ڈر تاجی کھڑے ہوئے مقام حکم میرے میں دن قیامت کے  
 اور ڈر تاجی ڈالنے میرے ساتھ عذاب کے وَاسْتَفْتَيْتُهُمْ أَتَخَافُونَ عِزَّ اللَّهِ اور فتح مآل پیغمبروں نے اور پر ملا  
 و شتمو گئے یا حکم طلب کیا پیغمبروں اور استوں نے یعنی کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہو عذاب اُس پر آئے اللہ نے حکم  
 فرمایا پیغمبر اور ایمان لائے سچ گئے اور نامزد ہو اور نازل اُس پر اُصلاحی عذاب پھر ایک سرکش و دشمنی کر سوا الا  
 ساتھ حق کے یا منہ پھر سوا الا غالب خدا کے مِنْ قَوْلِهِمْ وَيَسْتَفْتِيهِمْ مَن مِّنْ قَوْمِهِ عَنِ الْمَوْتِ وَهُمْ لَا يَخْلُونَ مِنْ قَوْلِهِمْ  
 یعنی شتر کے دن اُسکو دوزخ میں ڈالینگے اور بلا یا جاو گیا پانی سے کہ وہ سب ہیں دوزخ میں بدلے ہوئے  
 یا پانی جو شتر کے پیچھے پیچھے چلا گیا دُيُفَعُّونَ بِهِ نَارَهُمْ وَهُمْ لَا يَسْتَفْتِيهِمْ لَكُمُ الْعَذَابُ لَمَّا كُنْتُمْ تُكْفِرُونَ اُنکے گھونٹ پھینکا اسکو  
 اور نہ نزدیک ہو گا کہ لے سے اُنار سے اسکو بھی اور گند کی کے سب اور آوگی اسکو شدت اور سختی موت کی  
 ہر جگہ سے یا ہر جانب سے اعضاؤں اُنکے سے یہاں تک کہ ہر جہاں کے سے اور ہر انگلیوں کے سے اور ہر  
 مرنوالا تو کہ چھوشت جاوے عذاب عین العافی میں ہیں کہ روح اُنکی گئے میں اُنکے رہی نہ باہر نکلیں گے کہ مر جاوے  
 نہ اندر بدن میں جاوے گی کہ زندہ ہو بلکہ سوا حق حکم لاموت فیہا والا بھی کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینے دین  
 وَدَاخِلَ عَذَابًا غَلِيظًا اور اگے اُنکے باوجود اس شدت کے عذاب ہی کار مایہ اُس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہے  
 دوزخ میں مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي حُكْمِهِمْ أَمْثَلُكُمْ لَمَّا دُنا نَدُّ قَبْرِ الرَّيْحِ فِي يَوْمٍ عَصِيفٍ صَفَتْ اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے ساتھ نہ  
 پروردگار اپنے کے یہ ہیں کہ عمل اُنکے مانند رکھ کے ہیں کہ شدتی ساتھ اُنکے باوئے سچ دن اندھی والے کے حاصل



یہ ہے کہ کافر صورتاً جو عمل اچھے کرتے ہیں جسے صلہ رحمی اور بروہ آزاد کرنا اور جہانوں کو کھانا پانا اور مثل انکے ہانڈ رکھ  
کے ہیں کہ اندھی اور الجھاوے پھر کوئی اس رائے کو جمع کر کے اور قطع ملے ایسے ہی قیامت کے دن لا یقیناً ہوں  
جما کتبوا علی الشیخۃ نہ قدرت پاونیکے کافر امین سے کہ کہا یا میں دنیا میں اوپر کسی چیز کے کیونکہ وہ سب  
ہو گیا ہوگا مطلق اثر ثواب اس کی گمانہ بلکہ اذالک ہو الضلال البعید یہ سمجھ اچھی کہ جسے نیکی کی ہے وہی گمراہی  
دور راہ حق سے الگ تھکان اللہ خلق السموات والارض بالحق کیا نہیں دیکھا تو نے اسی دیکھنے کے یا نہیں  
جہانوں نے یہ کہ اللہ نے پیدا کیا اب مانو تو اور زمین کو ساتھ اس طرح کے کہ حق تھا پیدا کر سکا ان تباہین ہنکارت  
مخلوق جبرید اگر چاہے لجاوے ٹکوا اسی کے والو اور معدوم کر دے اور اے اوسے خلقت ہی حکم بھلا  
کہ کفر اور تکذیب میں تمھاری طرح نہوں وما ذالک علی اللہ بجزئین عاقر نہیں یہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اور اللہ  
دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات ہے اور قدرت اسکی اختصاص نہیں رکھتی کہ یہ کرے وہ کر کے بلکہ سب اسکی  
ہے بیت کام دشوار ہوو یا آسان اسکی قدرت کے لگے ہیں یکساں وبود ذوالقہ جملہ اور ظاہر ہوئے اور  
نیکے قبروں سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبہ اسکے کے سب مرے کافر اور مسلمان سمجھ لیجئے کہ صیغہ ماضی کا  
واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہے فقال الضعفاء للذین استکبروا اننا کلمتکم بتعامہل انتم مخفون عنامن عند اللہ  
میں نیکی پس کہنے ناواں کافر یعنی کہنے واسطے ان کافروں کے کہ تکبر کرتے تھے یعنی اشراف قوم کے جنکے دنیا میں روئے  
تابع تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمھارے تابع چھٹا میں پیغمبر و نوحے اور کہا مائتے میں رسولوں کے پس کیا ہو وقع  
کرینوالے ہم سے عذاب خدا کو کچھ یعنی اس عالم میں تمھارے تابع تھے اب اس عالم میں کچھ عذاب اللہ کا ہم  
وقع کرو قالوا لہدنا اللہ لہدنا کھ کھ کھ وہ متکبر عذر لاکر کہ اسی قوم لگ رہا ہے کہ یا ہکو اللہ اللہ عذابت کر رہے ہم  
تکو یعنی وہ گمراہ نجات کی عذاب دیکھا تا ہکو تو مگو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹا کیا مسدود ہے اور ہماری  
شفاعت تمھارے حق میں درگاہ کبریا میں مردود ہے پھر نا امید ہو کر کہنے کہ اوجہ ہو کر گریہ و زاری عذاب باری میں  
کرین شاید کہ قبول ہو اور عذاب چھوٹیں پس یا نبی سو برس اور رو میں ترسینگے اور فرود نجات پہنچا کہنے  
سواء علینا امیر نعمنا ام صبرنا مالنا موت شخصیں برابر ہیں اور ہمارے ترسین ہم یا صبر کرین ہم نیچے قادہ  
ہیں کہی ایک نہیں پہنچا نہیں واسطے ہمارے جگہ بجا کی عذاب ووزخ سے وقال الشیطان لکی قصی  
الامر اور کہی طاق جو وقت فیصل کیا جاوے گا کام یعنی جب اللہ تعالیٰ حکم فرماوے گا کہ ہستی بہشت میں جاوے  
اور ورنہ سب ووزخ جمع ہو کر شیطا کو ملاست کرینگے وہ ووزخ حکم سبب لاشیں پر کہی اے بد بختو ملاست کرینو  
ان اللہ وعد کہ وعدہ اللہ تحقیق اللہ وعدہ کیا تھا مگو وعدہ سچا کہ شر اور جبر اور ہوی وعدہ نکہ فاخذتم اور وعدہ  
تھامین مگو جو جھٹکا کہ قیامت ہوگی نہ حساب اگر فرض ہوگا بھی تو بت شفاعت کر لینے پس خلاف کیا تھا میں نے تم سے سوچا تھا



ہو گیا وہاں کہ لِي عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اَوْ تَحَارٰى میرے اور تمہارے کچھ غلبہ نہ ہو سستی تمکو کافر اور عاصی کرتا  
 یا تھی واسطے میرے اور حجت قول میری کہ اِنْ اَنْ دَعَوْتُمْ فَاَسْتَجِبْتُمْ یہ مگر یہ کہ کجا تھا میں نے تمکو ساتھ دوسو  
 اور فریب کے بجائے اور دلیل پس قبول کیا تھے واسطے میرے جلدی اور غور تھی تھے اپنے مال کار میں فَلَا  
تَلُوْا مَوٰثِقِيْ وَلَوْ مَوٰا اَنْفُسَكُمْ پس مت ملاست کرو تم مجھکو فقط و سوسہ دلنے کے کیونکہ میں دشمن تھا تمہارا  
 اور دشمن برے سے برا کام دشمن کے حق میں جانتا ہے اور ملاست کرو اپنی جان کو کہ میرا کہا ماں لیا اور اللہ نے  
 جو فرمایا کہ يٰۤاَيُّهَا الشَّيْطٰنُ وَهٖ نَفْسٌ مَّا اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيْہِ میں ہوں چھرا بنو الا اور فرما دس تمہارا  
 عذاب اور نہ تم کو چھرا بنو لے اور فرما دس میرا کہ كَفَرْتُمْ مَّا اَشْرَكْتُمْ من قبل تحقیق میں نے کفر کیا آج سا  
 اس چیز کے کہ شرک کیا تھا تھے مجھکو ساتھ خدا کے فرمانبرداری میں پہلے اس سے دنیا میں لیجئے شرک تمہارے  
 سے بِمِزٰرِہِ اس اِنَّ الظَّالِمِيْنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق ظالم لیجئے شرک واسطے لکے ہی عذاب دردناک دائم  
قٰتِمٌ وَاَدْخِلِ الْاٰذِنِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمۡ اور  
 داخل کئے جاویں گے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے نیک بہت تو نہیں کہ چلتے ہیں نیچے درختوں لکے کے پیر  
 در احوال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے سچ اسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ ملائک کو حکم  
 فرما و گیا وہ اَنَّا اَعْرٰزُ الْاَکْرَامِ سے ریاض دار السلام میں داخل کریں گے تحقیق میں نے فیہا سلام و دعا ملاقات  
 انکے کی سچ بہت دار السلام کے سلام ہوگی کہ وال اور سلامتی آفات کے چلے فرشتے انکو سلام کریں گے یا وہیں  
 ایک دو تکر کو سلام کریں گے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً خَلِیۡفَةً کیا نہیں دیکھا تو نے اور نہیں جا ما ہی بندہ  
 دنیا اور دانا یہ خطاب ہر ایک کو ہے جو مستحق خطاب ہو کہ واسطے سمجھانے تمہارے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال  
 کلمہ پاکیزہ کی کہ کلمہ توحید ہے یا دعوت اسلام کلمہ طیبہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء و ما من خلت  
 پاکیزہ کے ہے کہ نخل خرما ہے یا ہمال ہشتی جبرائیل کی حکم زمین میں اور شاخیں اسکی سچ آسمان کے تَوٰتٰی اَکْثِمًا  
مَحَلَّ جَنِّیۡنٍ بِاِذْنِ رَبِّہَا و تباہی مہوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ درخت خرما کے  
 تقدیر پر چہ چہ ہیں کہ انہیں شکوہ لگ کر تک کر نفع کھا سکا ہوتا ہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمْ  
یَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے کہ وہ نصحت پکڑیں وَمَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیۡثَةٍ کَشَجَرَةٍ  
خَبِیۡثَةٍ اِنْ اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا طَافَ مِنْ حَرٰدِہِ اور مثال کلمہ ناپاک کی کہ کلمہ کفر ہے یا دعوت عبادت  
 اصنام مانند ورت ناپاک کے جیسے حنظل کہ کرواہد ہو ہے اور باوجود اس خباثت کہ بہت کے جسم پکڑ گیا ہے اور  
 زمین کے نہیں واسطے اسکے قرار اور استحکام لیجئے نہ جبرائیل کی زمین میں ہے نہ الیاب اسکی ہوا پر نظم جبرائیل  
 میں ہے اسکی کہ ہوشیات و قرار نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہو برگ و بار فنا و خاک پہ ایک میل سے ہی کاٹتوں و



[illegible]

نہ نہ نہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امر کو واسطے بندوں میرے جو ایمان لائے ہیں کہ قائم رکھیں گا نہ کو  
 اور صرح کریں اس چیز سے کہ وہی ہے جسے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنی حیرات چھپا کر وہیں کہ نقل انصاف ہنری اور زکوٰۃ  
 ظاہر ہوں کہ فرض میں اظہار اولیٰ ہے اور یہ چیزیں کریں مَنْ قَبِلَ الْيَقِيْ يَوْمَ لَا يَبِيعُ وَلَا يَشْتَرِي اس سے کہ  
 اُسے وہ دن کہ نہ بیچے نہ چاہے اسکے اور نہ دوستی یعنی دن قیامت کا کہ اس میں نہ خرید و فروخت ہے کہ تدارک  
 اپنے فقیر کا کرے اور نہ دوست کیسکا کوئی ہے کہ اس سے نفع لے بلکہ غلبہ دوست دشمن ہو جاوے اسکے اخلا  
يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَالَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ  
وَمَا قَالَتْكُمْ السُّودُ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور آسمان سے پانی پس نکالا بسبب اس پانی کے  
 میووں سے رزق واسطے تمھارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفَلَكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ اور مسخر کیا واسطے تمھارے کشتی کو  
 کہ چلتی ہے سب دریا کے ساتھ حکم اس کے کہ جس حکم کے چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفَلَكَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے  
 ہٹرن کو یعنی تیار کیا واسطے نفع اور مصرف تمھاریجے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور مصرف  
 تمھاریکے سورج کو اور چاند کو در احوال کہ ہمیش پھر نوا لے میں وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمھارے رات  
 اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہیں ایک سوئے اور راحت کیواسطے دوسرا سب معیشت کے لئے وَأَشْرَحَ مِنْ كُلِّ  
مَآسَاغٍ اور وہی تمکو بعض ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اسکو اور نہیں سوال کرتے ہو تم اسکو یعنی جسکی تمھیں احتیاج  
 وہ ہوتا ہے اور نا خواستہ تمھیں ہی وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا اور اگر تم نعتیں اللہ کی کہ اپنے فضل اور کرم تمھیں  
 دین میں نہ گن سکو گے انکو سب سے کہا ہے کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر میں صلعم ان أَوَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ كَفَارَةٌ  
 تحقیق انسان البتہ ظلم کرینو الا اناسکری ظلم کرتا ہے کہ شکر نعمت سے غافل ہے اور کفر ان کرتا ہے کہ حقیقت نعم سے  
 جاہل ہے یا ظلم ہے کہ نعمت میں عنبر اور شکایت کرتا ہے اور کفار ہے کہ نعمت میں غل کرتا ہے اور کسیو نہیں دیا  
وَلَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے نبی  
 ساجات اپنی کے اے پروردگار میرے کہ اس شہر کے کو اس والا اور اطراف کو چھو اور عیون میر کو اس سے  
 کہ عبادت کریں ہم نبوی رب انہیں اضلن کثیرا من الناس اے پروردگار میر تحقیق یہوں نے گمراہ کئے بہت  
 لوگوں میں سے یعنی بہت گمراہی کا ہوں کہ ہوں فَاتَّخَذْتُمُ اسْمِي سَمِيًّا کہ میری سب سے میری سب سے  
 میرے میں میں تحقیق وہ مجھ سے ہے یعنی میری ملت میں ہے وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور جس نے نافرمانی  
 کی میری سوا شکر کے پس تحقیق تو تجھے والا مہربان ہے یا قادر ہے کہ تجھے انکو اور رحمت کرے اپنے ساتھ توفیق تجو  
 کے یا بعد از تو کہ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي اے پروردگار ہمارے تحقیق میں نے بسائی ہے اپنے اولاد اپنی مراد  
 اس سے اسمعیل علیہ السلام میں کہ جب بی بی ماجرہ یہہ پیدا ہوئیں شام میں بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے زنا کا نامی ماجرہ اور



بتے اسکے کو لجا کر ایسی جگہ پہنچا کہ پانی اور آبادانی نہ ہو حضرت ابراہیمؑ نے قائل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو بارگاہی ہے  
 وہی کریں ابراہیمؑ ہر اتر پر بیٹھے اور ناجو اور اسماعیل کو اپنے ساتھ سوار کر رکھو یہی دیر میں شام سے زمین جرمین  
 اگر وادی کے میں چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الہی میں نے انکو بلا یا ہوا غیر ذی نفع عند بینک المکرمہ بیچ سدا  
 بن کھیتی کے یعنی پانی نہیں جو کھیتی کی جاوے تو دیکھ کر ترے ماحرمت کے زمانہ آدمؑ میں تھا اور نہیں تو دعا کی  
 وقت ابراہیمؑ علیہ السلام کے کہاں تھا رَبَّنَا لِيَقْبَلُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَصَوِّفُ الْيَتِيمَ اے پروردگار ہمارے  
 بسا اے میں نے انکو تو کہ قائم رکھیں نماز کو اور تیری عبادت کریں بس کرو لون کو بعضے کو لون کے کہ جذبہ حب سے  
 جھکے ہوں طرف لکھے دعا ابراہیمؑ علیہ السلام کی قبول ہوئی بعد ازاں انکے کے زمانہ اندک میں چشمہ زم زم کا قائم  
 جبریل یا اسماعیل سے ظاہر ہوا لوگوں نے ارادہ افاست کا و مان کیا اور دن بدن شوق آدمیوں کا اس طرف زیادہ  
 بن سمجھ لیجئے کہ اگر بعض متعصیہ من الناس میں ہوتا فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی اور نصرانی حرم  
 میں ان کو حاکم کرتے اور پروانہ وار شعلہ جہاں ان کے پر کرتے پھر ابراہیمؑ علیہ السلام نے دعا کی کہ وَارْزُقْنِي مِنَ الشَّرَائِبِ  
 لَعَلِّي مِّنْ سَاقِطَاتِ رِزْقٍ وَرِزْقٍ وَاسِ اس بلدے والوں کو میوؤں سے تو کہ وہ تنگ کرین تیری نعمتوں کا یہ دعا  
 بھی قبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکن کھیتی کا ہی طرح حکے میوؤں سے پھر اے نقیرہ وار میں ہی کہ سب فضلوں کے میوے  
 و مان ہر فضل میں ہر جو وہ میں اور جو نکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہی پھر دعا کی کہ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا تُخْفِي  
 وَمَا تُعْلِنُ اے پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہی جو چھپاتے ہیں ہم اور جو ظاہر کرتے ہیں مصرع بیان ہاں  
 وَاسْكَارِ التَّوْحَى وَمَا يُخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اور نہیں چھپا اوپر اللہ کے کچھ چیزیں کے اور نہ چھپ  
 ہر مان کے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ سب تعریف واسطے خدا کے ہوئے جس فضل  
 اپنے سے بخت امجد کو اوپر بڑھاپے کے اسماعیل چون ششہ برس کی عمر میں آیا تو دین میں اور اسحق نو برس کی عمر میں  
 یا ایک سو بارہ برس کی سن میں اِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق پروردگار میرا اللہ ہے والا ہی دعا اور قبول کرنا والا  
 حق دعا واسطے فرزندوں کے کی تھی سو قبول ہوئی رَبِّ اجْعَلْنِي مَقِیْمَ الصَّلَاةِ وَفِي ذُرِّيَّتِي اے پروردگار میرے  
 مجھ کو قائم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کو بھی قائم رکھے اُس پر اس عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ بیٹے اولاد ابراہیمؑ  
 میں سے لوگ اور فطرت اسلام ہوئے ہیں اور ہونگے قیامت تک رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ اے پروردگار میرے  
 کرم کر اور قبول کر دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ اے پروردگار میرے جس مجھ کو اور  
 مان باپ میری جو ایمان لاوین اور بس ایمان والوں کو جہاں قائم ہووے حساب خالق کا نہ سمجھ لیجئے کہ دعا ایمان  
 والدین قبل نبی سے تھی اور ہنوز یاس انکے ایمان سے ہو سنی حق یا م آدم اور جواہرین اور اس عباس رضی اللہ عنہما کہ ابراہیمؑ  
 مومن سے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام والحمیم وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ اور نہ



ست گمان کرائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ غافل ہی اس جزیرے کہ کہتے ہیں ظالم بہ خطاب ظاہر میں  
صلی اللہ علیہ وسلم کو جس لیکن مراد عذاب کے ہی اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِكُمْ يَوْمَ تَأْتِي سَاعَةُ الْاَبْتِصَارِ سوائے  
ہمیں کہ وہیں دیتا ہے عذاب اُنکے کو واسطے اسدن کے کہ خیر ہو جاو نیکی چچ اُنکے نظریں ہول اور  
وہیں مگر پھر چھ جاو نیکی نظریں مَطْعَيْنٌ مُّقْتَصِيٌّ رُفِيعٌ وراخال کہ صاحب نظروں کے دورے ہونے طرف  
اسرافیل علیہ السلام کے کہ اُنکو عرصہ شرم میں بلاوینگے اونچا کئے ہوئے سرون اپنے کو کہ یَوْمَ تَذٰلِلُ الْاَنۡفُسُ طَوۡفًا  
نہ پھر تو نیکی طرف اُنکے نظریں اُنکی کہ اپنے آپ کو دیکھیں وَاَقْبَدَ نَفۡسُہُمۡ هَوٰیۡہُمۡ اُوۡرۡوٰی اُنکے گرے ہو ہونے  
یا خالی ہونے فہم اور خرو سے بسبب غلبہ و ہشت اور حیرت کے وَاَنۡذَرَ النَّاسَ یَوْمَ یَاۡتِیۡہُمُ الْعَذَابُ اُوۡرۡوٰی  
لوگوں کو یعنی کے والوں کو اسدن سے کہ اُوںکا اُنکو عذاب اور وہ دن موت کا ہی یَاۡقِیۡمُتُ کَافِیۡوۡلُ الدِّیۡنِ  
ظَلَمُوۡا رَبَّنَا اَحۡزَنَّا اِلَیۡ اَجَلٍ قَرِیۡبٍ یَّجۡبِ دَعۡوٰتُکَ وَنَبۡیِۡجُ التَّوۡسُلِ پس کہنے وُولُوۡکَ کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شرت  
اور مذہب کے اے پروردگار ہمارا وہیں دیکھو یعنی ہمیں دنیا میں بھیج اور عذاب ہمارا کو مہلت دیکو وقت تریک  
بہت تاکہ قبول کر لیں ہم پکارنے تیرے کو یعنی اُس شخص کے کہ تو ہی لطیف بلاو اور پیروی کر لیں ہم رسولی  
اُوںکہ تَنۡکُفُوۡا اَھۡمَکُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَکُمۡ مِّنۡ ذِوَالِ جَوَابِ میں اُنکے فرشتے کہنے کیا تھے تم کہ قسم کھاتے تھے  
پہلے اس سے دنیا میں کہ ہمیں واسطے تمہارے زوال مراد یہ ہے کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی میں رہینگے آخرت  
ہمیں جاوینگے وَسَکُنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰکِنِ الدِّیۡنِ ظَلَمُوۡا اَنۡفُسَہُمۡ اور سب سے تم سچ گھروں اِن لوگوں کے کہ ظلم کیا  
اُنہوں نے جانوں اپنی رسالت کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے وَبَیِّنَ لَکُمۡ کَیۡفَ فَعَلۡنَا بِہُمۡ اور ظاہر  
ہوا تھا واسطے تمہارے کیونکر کیا ہم نے ساتھ اُنکے یعنی اُنار نزول عذاب کے اُنکے مکانوں میں دیکھ لئے تھے  
وَخَرَبۡنَا لَکُمۡ الْاَمۡثَالَ اور بیان کن ہم نے واسطے تمہارے مثالیں احوال اُنکے سے وَقَدۡ مَكَّرُوۡا مَکۡرَہُمۡ وَعَبَدَ اللّٰہَ  
مَكۡرَہُمۡ اور تحقیق کر کیا تھا اِن لوگوں نے مکر اپنا اور ترویج اللہ کے ہی جہرا کر لئے کی وَاِنۡ کَانَ مَكۡرَہُمۡ لَیۡزِدُکَ  
مِنۡہُمۡ اِجۡبَالَہٗ اور تمہارا مکر کا کہ تل جاوین اُس سے بہار شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت بہار کی  
یعنی کافروں نے جیل اٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام میں مثل کوہ ہے زایل کرین سو کیا مجال ہے کہ یہ  
امر مجال ہی میت کو کوہ سے لے اٹھا کاہ کی کب مجال ہے دین خدا کو مردوں کم کرے یہ مجال ہے یا یہ  
ہیں کہ تحقیق تھا مکر انکا سختی اور ہول میں ساختہ و پرواختہ تاکہ جگہ سے تل جاوے اُس مکر سے بہار معاملہ میں  
علی مرتضیٰ سے مقبول ہے کہ یہ آیت مژدوی نشان میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت  
نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم ترا خدا رکھتا ہے کہ گت بچا دیا آسمان پر جا کے میں دیکھوں اسکو امیروں نے کہا کہ آسمان  
بلند ہے اُسپر چرنا محال ہے مژدہ نے نہ سنا اور ایک بات بنوائی اپنی میں برس میں تیار ہوئی اُسپر چرنا کر



جو دیکھا تو آسمان و سیاحی اویچا نظر آیا دوسرے دن روبات گر پری قصہ اسکا سورہ نحل میں آویچا پھر جب گری  
 اور لوگ بہت ہلاکت ہوئے مژدومرود و دوسرے غصے ہو کر کہا کہ آسمان پر جا کر خدا ابراہیم سے کہ سننا میں اگر ایسی  
 جنگ کروں گا پھر جا کر کسوں کو خوب طرح سے پال کر سوتا اور قوت و کیا اور ایک صندوق بنوایا اسکو دو کھڑکیاں  
 رکھیں ایک تلے ایک اوپر اور چاروں کونوں پر چار زینے لگائے حکم پھر زینے پر ایک ایک مردار لگا دیا اور  
 چاروں طرف صندوق کے چاروں کسوں کو باندھ لیا اور مژدومرود ایک رفیق کو ساتھ لے اس صندوق میں  
 بیٹھا کر کسوں نے جو مردار دیکھا اُسے صندوق کو لئے ہوئے بعد ایدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھول کر  
 جو دیکھا آسمان و سیاحی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق سے کہا دیکھ اسنے دیکھ کر کہا کہ پانی ہی پانی نظر آیا  
 پھر بند کر کے ایدن اور ایک رات اور اڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھول کر دیکھا تو وہی حال آسمان تھا نیچے کھڑکی کھول کر  
 دیکھا تو وہی حال اور اندھیر تھا اور کچھ سوچتا تھا اور اندھیر دن کو چکا دیا مردار سے لٹک گئے کر کسوں نے تلے اڑنے  
 کا ارادہ کیا اڑتے اڑتے زمین پر گئے اور وقت اڑنے کے کر کسوں کے سروں کی آواز ایسی بہت ناگ تھی کہ بہار  
 مقاموں اپنے سے زائل ہو جاویں فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ خَلْفَ وَعَدِهِ يُسْئِلُ پس ہر گز مت گمان کر اللہ کو خلاف  
 کر نیوالا وعدہ اپنے کامیغیوں اپنے سے لینے وعدہ فتح کا جو فرمایا ہے کہ اَلَا تَنْصُرُ سُلَاطِنًا اَوْ دُلَاظِلِنَ اَلَا وَرَسُلٰی اِیْمٰنِ  
 خلاف نہ کیا ہے مگر کیا اور تجھے اعدا پر فتح تیاہ کر گایا اِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْفِقَارٍ تحقیق اللہ غالب ہے بدل لینے و  
 اولیا کا اعدا سے يَوْمَ يُبَدِّلُ اَلْاَرْضَ غَيْرَ اَرْضٍ وَ اَلْعَمَاقُ اُتُن کہ بدلے جاویں گی زمین دوسری زمین سے  
 اور بدلے جاویں گے آسمان دو کس آسمانوں سے تیسرے میں جس کہ بدلنا زمین کا برابر کر دینا بہار اور درخت اور دیا  
 کا ہی اور بدلنا آسمانوں کا سیاہ کر دینا سورج اور تار و نگاہیں اور معالم میں ایک قول ہے کہ آسمانوں کو  
 شت کر دینگے اور زمینوں کو دوزخ اور علی مرتضیٰ رضے منقول ہے کہ زمین کو بدلینگے جاندی کی زمین سے  
 اور آسمان سوینگے آسمان سے اور اس عباس کا قول بھی سوڈا کی کا کہ کیا دن قیامت کے زمین فخر و پاک  
 کی ہوگی کہ اس پر کچھ لگا و لکھا ہو و برزوا اِنَّ اللَّهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبروں اپنی سے واپس  
 جاسے اللہ کیلئے غالب و تری اَلْجَرْمٰنِ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنٰنِ فِی الْاَصْفَادِ اور کھینکا نو گنہگاروں کو مشرکوں کو اسد  
 جکرے ہوئے باجمہر زنجیروں کے بواسطہ شتر کے عقائد اور اعمال میں باجمہر قرین کیا ہو اور ایک کو ساتھ لے  
 شیطان کے کہ وہ سوسہ و گئے والا اسکا تھاج طوقن کے سَرَابِیْمٌ مِّنْ قَبْرِ اَنْ یَّکُنْ لَّکُمْ گندھک کے ہو گئے ہیں  
 تیز اور بوئے سخت اسکی سے معذب ہونگے لکھا ہے کہ گندھک دو خچیں اور یہاں کے میں غرق ایسا  
جَبَّ اَنۡشُ دُوۡخِ اَوَّلِ النَّارِ و یا میں و تغنی و جوفہم التناؤ اور دھاک لگی موبہوں لکھے لوگ لیجری  
اَللّٰہُ کُلَّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ یہ متعلق برزوا کا ہے یعنی قبروں کے کھینکے تو کہ جبر لوہے اللہ جری کو جو کچھ کیا ہو





وہی ہے جو کہ عوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور اس سے بھی بدین اسلام ہوا اور وہ شخص ثالث تین صدیوں پر قبل ہو کر  
 عرقلہ و دنیا ہوا وقت نوح کے اس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھ اسلام سے اس دن یاد رکھتا ہے کیا  
 کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد رہی یا وہ الذین کہروا لوکانا مسلمین معاذ اللہ تعالیٰ ان لیا کا  
 اب ابونا ہی رہتا حقیقت یہ تو بات نافع اور عاصم کی ہے اور باقی تبت عید پر تھے میں ذرہم یا کھلو او یتیمعو  
 و لیلہم الامم کسوف یعلون چھوڑ دے لکھو یہ امر انانت اور حشرات کا ہے یعنی کافروں سے کھٹا تھا لو کہ وہاں  
 کھانوں اور فائدہ آتھا وہیں اور فاضل کرے انکو اسدین یعنی نہت جیسے کا بھر سا کر کر معاذ اللہ مال سے بیگر رہیں  
 البتہ جانیکے آخر کار کروار اور کھارا پئے کو وہ اھلکنا من قویرہ کا وہ ایک مخلوق اس میں ہلاک کئے جسے کوئی سستی وائے  
 مگر واسطے انکے لکھا ہوا ہے معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک رسالت رہے اور کب ہلاک ہونگے ماقبلی من  
 امة اجلھا وما یستأخرون نہیں آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنی سے اور نہ مجھے رو جاتی ہے  
 اس سے بیت اجل سے نہیں سنیں بس ایک نفس ہو یک نفس بھی اصل میں سنیں پس وقالوا ایما الذی  
نزل علیہ الذکر انک لجنون اور کہا کافروں نے عورت کے اس شخص کہ امار الیاس اور اسکے قرآن سمجھیں تو یوں  
 ہی کہتے کہ تو اس طرف سے کیا باتا ہے سمجھ لیجئے کہ یہ بات تھیں بازی سے کہتے تھے کیونکہ اعتقاد نزول کافروں کی  
 کریں اور دیوانہ ٹھہراویں یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ فاننا نبی بالملک لکن ان کنتم من الضالین اور دوسری کہا کیوں نہیں  
 آتا ہمارے پاس فرشتوں کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہی تو چون سے دعوت پیغمبری میں پس حق تعالیٰ جواب  
 میں انکے فرمائی کہ ما ننزل الملک لکن الذکر بالحق نہیں امارتے ہم فرشتوں کو مگر ساتھ وحی کے یا عذاب کے کہ  
 فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہے جیسے قوم ثمود نے جبریل علیہ السلام کو وقت صبح کے دیکھا تھا  
 یا وقت شام کے کہ ہر ایک دیکھتا ہی منزل بصیغہ مستقیم اور نصب ملائمہ قراہت شخص کی ہے اور حمزہ اور کسائی کی اور  
 نے کے بصیغہ جہول قرأت البکر کی ہے برفع ملائمہ و ما کاوا اذا منظرین اور نہیں اسدن کہ فرشتے کو صورت  
 اصلی پر چھوٹا میں دھیل دئے گئے یعنی اس وقت معذب ہونگے انما نحن نزلنا الذکر و انما لک لحفظون تحقیق  
 میں آتا ہی قرآن کو کہ یا فکر مومنان ہے اور ذکر یعنی شرف بھی آتا ہے کتاب کہ موجب شرف خواندگان  
 اور ہم واسطے اس کے نگہبان ہیں تحریر کے بعد شیطان نہ کلام باطل اس میں زاید کر سکیگا نہ حق میں کم کر سکیگا  
 نگہبان میں ہم باز کیسے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہیں ہم اس کو دلیں جسکے کہ چاہیں اور بعض کہتے ہیں کہ صبر  
 کہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرنی ہے یعنی نگہبان اس کے ہیں ہم ضرر پہنچائے سے دشمنوں کے  
 نظم عداوت سے دو جگہ کچھ در نہیں ہے اگر وہ میرا نگہبان میرا ہو نہ شادی سے عالم میں بچیں سوائے  
 جو غمخوار میرا و چار ان میرا ہو و لکن ارسننا من قبلک فی شیخ لا فکین اور تحقیق مجھے تھے مجھے پیغمبر پہلے چھپے ہو

پہلی امتوں کے دیکھنا کہ تم میں رسول اللہ کا نواہر ہنہر و نادر ہین آتا تھا انکے پاس کوئی پیغمبر سے مرخص نہ  
اُسکے چٹھا کرتے تھے کہ یہ معاند تھے سے کرتے ہیں مرا واس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فقط  
آپ ہی کو قوم نے ایذا نہیں دی تمام انبیاء اسی بلا میں مبتلا تھے کذلک نسلک فی قلوب الخیرین جیسا کہ چٹھا اور  
انکار کرنا انبیاء سے پہلی امتوں کے دلوں میں والا تھا اس طرح دورے ہیں ہم اس انکار اور استہزاء کو سچ و نولوں کا  
زمانے تیرے کے لاؤ مومن یہ وقد خلت سنیہ الہدیین ہم ایمان لائے ساتھ قرآن کے اور تحقیق گذری تھی عادت  
اللہ کی سچ ہلاک پہلوں کے یعنی جو کوئی انہیں سے ہلاک ہوا ہی بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹھانے  
پیغمبر کے ہوا ہی سمجھ لیجئے کہ یہ وعید اہل کے کے حق میں ہی کہ تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور سحر  
دیکھ کر اور اور سحر سے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتوں کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہنے لگے حق تعالیٰ فرمایا  
وَلَوْ فَخَّنَا عَلَيْهِم بِآيَاتِنَا فَظَلَمُوا وَخُفِيَ عَنِ الْعَالَمِينَ فَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكَلِمَتُ اللَّهِ فِي الْغَيْبِ لَا يَبْلُغُ الْحِجَابَ ثَمَّةً وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْبُدُ آبَاءَنَا وَآبَاءَ آبَائِنَا وَإِنَّمَا كُنَّا نَكُفِّرُ بَعْدَهُمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكَلِمَتُ اللَّهِ فِي الْغَيْبِ لَا يَبْلُغُ الْحِجَابَ ثَمَّةً وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْبُدُ آبَاءَنَا وَآبَاءَ آبَائِنَا وَإِنَّمَا كُنَّا نَكُفِّرُ بَعْدَهُمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ  
کا کچھ سوچتا ہی یا اگر دروازہ آسمان کا کھول دیں اور کافر اپنے جائز عبادت مشاہدہ کریں کہیں کہ چہ شہ بندی  
ہماری کر دی ہی یہ جو ہم دیکھتے ہیں خارج میں وجود نہیں رکھنا سکت کو اس کثیر نے تحقیق کاف پر رکھا ہی  
اور باقی سب قرابت دید رہتے ہیں بل سخن قوم مشرک و دون بلکہ ہم ایک قوم میں جاو گئے ہوئے یعنی محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جاو کیا ہی جیسے اور معجزے دیکھ کر کہتے تھے ہذا سحر سحر و لقد جعلنا فی السماء بروجاً  
وَمَرَاتِلَآءَ لِنَبْتَأَ مِنْهَا لَنَنْزِلُ مِنْهَا ثَمَرَاتٍ مُّبْدَاً لِّعِبَادِهِمْ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّفَسِ وَأَوَّلِ اللَّيْلِ وَبَاقِ النَّفَسِ وَمِنْ أَجْلِ النَّفَسِ الْوَاقِفِ فِي الْمَاقِفِ وَالْخَوَافِ الْمُبِيتِ وَالْصُّبْحِ الْوَاقِفِ فِي الْمَاقِفِ وَالْخَوَافِ الْمُبِيتِ وَالْصُّبْحِ الْوَاقِفِ فِي الْمَاقِفِ وَالْخَوَافِ الْمُبِيتِ  
دوسرے کے مخالف اور زینت دی ہم نے انکو یعنی اُن برجوں کو یا آسمان کو ساتھ ستاروں کے واسطے دیکھنے والو گئے  
سمجھ لیجئے کہ آسمان کی مثل خربوز کے بارہ چاکلین ہیں انہیں برج کہتے ہیں آفتاب ہر سال سب طحی کرتا ہی  
موسم گرمی سردی سے بدلتا ہی اور گرمی سے مینہ آتا ہی مینہ سے آبادی مخلوق کی ہوتی ہی پس حق تعالیٰ  
فرماتا ہی کہ آسمان میں ہم نے برج پیدا کئے اور رونق دی انکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھیں اور قدرت  
کا نامہ پرائس پیدا کرنوالے کے دلیل بکرس و حفظنا ہا من کل شیطن رجیم اور نگاہ رکھا ہی ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان  
رانڈے گئے سے کہ اُس پر ہے اور احوال اخبار و مان کی معلوم کرے لایمن استر فی السمیع فابعدہ شہاب من بین یدین  
کہ چر لیا سنے کو یعنی فرشتوں کی بات جا کر چوری سے سن لی پس چھپے لکھا ہی اسکے شعلہ روشن ابن عباس سے  
منقول ہی کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسیٰ کے وقت تک شیطان آسمانوں پر جاتے تھے اور فرشتوں سے  
جو اخبار لوح محفوظ پر تھی پس سکر میں پر گرا کہ انہوں سے کہتے تھے عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام پیدا ہوئے میں آسمانوں پر جانا نہ



شیطانوں کا بندہ نہ ہو واجب ولادت با سعادت ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری سب آسمانوں سے منع کیا ہوا تھا  
اور واسطے رحم انکے کے کس تار روشن معزز ہو اور کہا نہ تھا دروازہ بند ہو گیا ہیٹ کیوں ممنوع ہو جا ہوا تھا یہاں تک  
کہ تیرے دیرین کیا اوج ہو بلوچ دین کا ولا ارض مدد نہاھا والقیادہ ہمارا اسی وابستہ تھا قیام میں کل شئی موزون  
اور زمین کچھ پانی سے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے اور والے نیچے چرخ زمین کے ہر ایک چکر کو تولی ہوئی  
ترازوئے حکمت میں اپنے اندازہ کی ہوئی ساتھ اندازو معین کے جسطرح کہ ہمارا ارادہ میں آیا یا وہ چکر نہ تو لیں اور نام میں ہو  
کی معنی سخن کی میں نیچے زمین میں جن میں اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیاں وجعلنا الکرم فیہا معادین ومن کسبہم  
لہ روزاقین اور کئے بیٹے واسطے تمہارے چرخ زمین کے اسباب معیشتوں کے لباس اور طعام سے اور کیا میں نے واسطے تمہارے  
اسکو کہ نہیں تم واسطے اس کے رزق دینے والے یعنی خادم اور غلام یا سوار یا ان اور لغام وان من شئی الا عندنا خزائنه  
اور نہیں کوئی چیز کہ آدمی طرف اس کے محتاج ہو مگر میں ہمارے پاس خزانے اس کے یعنی نیچے حکم ہمارے کے جس اور ہم قادر  
ہیں اس کے سدا کرتے پر بے تکلیف وما ننزلہ الا بقدر معلوم اور نہیں امارتے ہم اسکو مگر ساتھ اندازو معلوم کے کہ ہم  
اس سے چاہتے مزیادہ وارسلنا الریح کو کفر فانزلنا من السماء ماء فاشقینا کذا کچھ میں نے باؤ کو جو جبل کرنیوالی یعنی  
والنے والی ابر میں اور روانہ والنے والی کھیت میں پس امارا میں آسمان سے پانی پس پلایا میں نے تلو وہ پانی اور اختیار دیا  
تم کو پس وما آتکم لہم بخیرین اور نہیں تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کو شے یا حوض میں یعنی نکالو رکھنے والے مگر ہم  
نگہبان اس کے ہیں امام ماتریدی نے تاویلات میں کہا ہے کہ نہیں ہو تم اللہ کے خزانہ رکھنے والے یعنی خزانے اس کے تمہارے  
ٹاکھ میں نہیں اور جو تمہارے ٹاکھ میں خزانے ہیں وہ بھی اس کے ہیں وانما کننہ یحیی و نمیت اور تحقیق ہم جلا  
ہیں اور مارتے ہیں لطائف قشیری میں ہے کہ زندہ کرتے ہیں ہم دلوں کو ہا اور شاہدہ اور مارتے ہیں نفوس کو تیار و جاہدہ  
یا زندہ کرتے ہیں موافقت طاعات میں اور مردہ کرتے ہیں متابعت شہوات میں بحر الحقائق میں ہے کہ احیا قلوب اولیاء  
ہم ساتھ نور لمعات جمال کے اور امانت نفوس انکے کے کرتے ہیں ہم ساتھ سطوات نظرات جمال کے یا موت اور حیا  
دیتے ہیں ساتھ روح نکالنے اور والنے کے وشیئ الوارثون اور ہم وارث ہیں یعنی باقی بعد فنا سب خلق کے کیونکہ  
سیرت اسکو کہتے ہیں جو ایک کے مرنیکے بعد دوسرے کو پہنچے پس سب فنا ہو نیوالے میں اور حق تعالیٰ ہی کو بقایا ولقد علمنا  
المستقد من منکم ولقد علمنا المستأخرین اور تحقیق ہم جانتے ہیں لگے پھر نیوالوں کو تم میں سے اور تحقیق ہم  
جانتے ہیں مجھے رہنے والوں کو با ہم جانتے ہیں پہلوں اور کھیلوں کو جو تم میں آدم علیہ السلام کو وقت سے تا ابیدم اور  
جنس کے تا قیامت یا جو پیدا ہو چکے ہیں اور جو پیدا ہونگے یا جانتے ہیں پہلے قرون کو اور قرن امت محمدیہ کو یا جاہلین کو  
جو معتمد ہیں صف جہاد میں یا طاعت میں اور انکو جو خیر میں انہیں اسباب ترقی ہیں جن کے ایک عورت عینہ حضرت کے مجھے صف  
عورت میں نماز پڑھتی تھی بعضے لوگ چھپے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو بعضے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع میں زمین پر



جھانکین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مقدم اور مؤخر صرف والو کو جانتے ہیں ہم اور میر کچھ چھپا نہیں اور ان ربک ہو جسٹھم اور  
تحقیق پروردگار تیرا وہی اکتھا کر گیا اکتھ کہ مقدم اور مؤخر ہیں اور جبرائیل کی دیکھا ائہ حکیم حکیم وہ تحقیق و وحمت والا  
جانتے والا چھپے اور ظاہر کا ہے و لقد خلقنا الانسان من صلالٍ من حامسنوات اور تحقیق پیدا کیا ہے آدم کو  
خشت مٹی سے کہ مائتہ مارے بچے جو بی تھی کچھ ترے ہوئے سے بتیان میں کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو خاک سے  
پیدا کیا اس طرح کہ خاک پر پینہ برسیا یا وہ گل گئی مدت تاک اُسے چھوڑ دیا کہ جاہو ہی بیچے کچھ ہو گئی پھر تپا بنایا اور مسنون  
بچے مصوریں پھر چھوڑ دیا تو کہ خشت کا ہو اور مرتبہ صلال کو بچے کہ مائتہ مارے سے بچنے لگے والجان خلقنا من  
قبل من نادر السموات اور جن کو کہ باپ پر لونا ہے پیدا کیا ہے اُس کو پہلے آدم سے آتش بے دود کہ لوہی ابن سعود  
مروی ہے کہ سموم دینا ایک جزو ہے شرا جزائے سے اُس سموم کے کہ جس سے پیدا ہوا و اذ قال ربك للملائكة اذقوا  
خاق بشر ائین صلال اور یا و کرب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے  
میں پیدا کر نیوالا ہوں بشر کو بچنے والے مٹی سے جو بی ہو کچھ ترے ہوئے سے فاذا سويته ونفخ في نفث روفي ففعلوا  
ساجدین پس جب درست کرو نہیں صورت اور میت اُسکی اور پھونک دو نہیں بچ اُسکے روح آفریدہ اپنی سے کہ وہ  
ساتھ اُسکے زندہ ہو جاوے گا پس گر پڑو واسطے اُسکے سجدہ کرتے ہوئے فبجد الملائكة كلهم اجمعون الا ابليس  
سجدہ کیا فرشتوں نے سب ساروں نے مگر ابلیس نے کہ کبر کی راہ سے ابی ان يكون مع الساجدين مانا یہ کہ ہوتا تھا سجدہ  
کر نیوالوں کے آدم کو قال يا ابليس مالک الا تکتون مع الساجدين فرمایا اللہ تعالیٰ ابلیس کی اپنی واسطے تیرا کیا  
عرض تھی تیری یہ کہ ہوا تو ساتھ سجدہ کر نیوالوں کے قال اکن لا سجد لیسر خلقنا من صلال من حامسنوات کہا  
ابلیس نے کہ نہیں میں لائق اس بات کہ سجدہ کرو نہیں واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تو نے اُسکو مٹی بچنے والی سے جو ستر  
ہوے کچھ سے یعنی اُسکو تو نے بڑے حضرت سے پیدا کیا کہ خاک ہی سریا بدلو اور مجھ سے چھ حضرت سے بنایا کہ اگ ہی  
پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے لگے چھبکا و بیت صورت آدم پر کی اُسنے نظر معنی آدم سے تھا وہ چھ  
دیکھ کر ویرانہ ظاہر کیا یہ نہ سمجھا کچھ مخفی ہے بھرا قال فاخرج منها فانك رجيم فرمایا حق تعالیٰ ابلیس کو پس کل  
اسمان سے یا بہشت یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملی سے یا مرتبہ سے کہ رکھتا ہے پس تحقیق تو را اندہ ہوا ہی بھلائی  
اور برائی سے و ان عليك اللعنة الى يوم الدين تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی دن قیامت تک لباب میں  
کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کریگے پھر عذاب تجھے ہو گا کہ لعنت بھول جاوے گا قال رب فاصرفني الى يوم تبعثون  
کہا ابلیس نے اے پروردگار میرے پس بہت و کجگو اس دن تک کہ اٹھائے جاوے گی لوگ غرض اُسکی یہ تھی کہ مرو  
کیونکہ جانتا تھا کہ بعد لعنت کے موت نہیں جتنا ہی قبول کرے قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم  
فرمایا پس تحقیق تو وہیل دے گیوں سے ہی تو دن وقت معلوم یعنی زمانہ فنا خلق تک ساتھ نفع اولیٰ کیونکہ مذ







معصیت سے فتح اور طاعت سے بند ہوتے ہیں یہ یاد رکھو اے ہوشیار! اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تَجْتَهِقُ  
بِخَمْرٍ وَلَيْسَ فِيهَا سَمٌّ يُمَيِّتُ اُولَئِكَ فِي رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّهِمْ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْعَذَابِ الَّذِي فِيهَا اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْعَذَابِ الَّذِي فِيهَا اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْعَذَابِ الَّذِي فِيهَا  
نہیں شراب کی اور دودھ کی اور کھانے کی اور آبِ شیرین کے جاری ہیں اَدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اَمِنٍ  
کیونکہ فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشت تو نہیں ساتھ سلامتی کے سب آفتوں سے یا ساتھ سلام کے  
درِ اِخْلَالِ کہ امن میں ہو زوال سے وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍ اَوْ اَنَّا كَلَّمْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ اَوْ كَالَّذِي  
جو کچھ سچ سینوں انکے کے تھا ناخوشی سے دنیا میں حضرت امیر سے منقول ہے کہ امید رکھتا ہوں کہ میں  
اور طحتمہ اور زبیر ہوں یا حسد سے وہاں کے کہ درجے ایک دوسرے دیکھ کر رشک کھائیں درِ اِخْلَالِ کہ بجائی ہوئے  
آئیں مہربانی اور دوستی میں اور پرتوتوں طلبانی مرصع بجاہر کے امتی سامنے بیٹھے ہوئے لکھا ہے کہ ہشتی ہشتی  
ایک دوسرے نہیں دیکھنے کیونکہ جہاں یہ جاویں گے اور جدھر منہ کرینگے تحت بھی انکے اُطراف پر جاویں گے  
پس ہر حال میں ہی ایک دوسرے کا دیکھنے کا عیش نہ ہو گا اَمَّا مَن كَانَ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ فَكَانَ يَتْلُوهُ هَٰذَا حِينَ يَلْقَاهُ لَوْ كَانَتْ  
سخنی اور محنت کیونکہ وہ گھر تہم اور است کا ہے اور وہ بہشت سے نکالے گئے ہوں گے یعنی ہمیشہ بہشت میں  
رہنے لکھا ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی ثیبہ سے مسجد حرام میں آئے صحابہ کرام سے دیکھ کر  
کہا کہ کیا ہے کہ تم کو خدا ن دیکھتا ہوں صحابہ اس بات سے عتاب کیا سمجھے آپ وہاں سے گئے اور حجر و غیر  
تک نہیں پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے اگر تجھے پیغام پہنچا یا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں  
میرے بندوں کو نامید کرتا ہوں عِبَادِيْ كُنِيَ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے بندوں میرے کہ میں ہوں بخشنے  
والا اُس کی کیا کہ بخشش چاہے مہربان اوپر اس کے کہ توبہ کرے وَ اَنۡ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الَّذِي لَا يَمُرُّ بِكَ خَدَابٌ  
میرا عاصی کہ توبہ اور استغفار سے پھر اے وہ جس عذاب و روناک نظر عفران رحمت امی و یوں بیان کر کر رہ  
تعذیب کا وہ تر کا ارشاد کر دیا ہے نہ رافت یہ وعدہ لطف تاکہ عفو کے ساتھ نہ باقی غصہ سے لا کر دل سے لگا کر دیا  
وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ اِذْ هُمْ مُّجَاهِدُوْنَ اٰمِلِيْنَ فَاِذَا جَاءَهُمْ مُّجَاهِدُوْنَ اٰمِلِيْنَ فَاِذَا جَاءَهُمْ مُّجَاهِدُوْنَ اٰمِلِيْنَ فَاِذَا جَاءَهُمْ مُّجَاهِدُوْنَ اٰمِلِيْنَ  
بار و بشارت دینے کو انہیں اور ملاک کرنے کو قوم لو ط علیہ السلام کے لئے تھے اَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ فَاِذَا جَاءَهُمْ مُّجَاهِدُوْنَ اٰمِلِيْنَ  
جس وقت داخل ہو اوپر اس کے کہا سلام کرتے ہیں ہم اوپر تیرے سلام کہ یا کر قال اِنَّا مَعَكُمْ وَجِئْنَا بِكُمُ  
علیہ السلام نے تحقیق ہم سے درتے ہیں سمجھ لیجئے کہ وجہ دہشت کی یہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت آئے تھے لکھا  
انکا نہیں کھایا تھا پس فرشتوں نے قَالُوْا لَا تَجْعَلُوْا اِنَّا نَبَشِّرُكُمْ بِعِلْمٍ عَلِيمٍ کہامت و تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہیں  
تجھکو ساتھ لڑکے علم والے کے یعنی اسحق کے کہ جب بلوغ کو پہنچا علم نبوت اسکو حاصل ہو گا قَالَا كَبِشْرُ قَوْمِيْ عَلٰی  
اَنۡ تَمْسِيَّ الْكِبَرُ فِیْہُمْ تَبَشِّرُ حُرَّتَہَا کہ ابراہیم نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھکو اوپر اس کے کہ لگا ہی مجھکو بڑھاپا لائے نہ

برپا ہے میں بتایا ہو گا پھر جو ان ہو جاؤ گا پس ساتھ کس چیز کے جو خبر می سنتے ہو بشرون کو مافع کبیر لون ساتھ تھینے  
 اسکے کے پر صبا ہی اور باقی ساتھ فتح اور تحفیف کے قالوا استغفرک بالحق فلا تکن من الکافین کما ورتون جو خبر می  
 دیتے ہیں ہم تجھ کو ساتھ راستی اور درستی کے بیشک شبہ پس مت ہو تو نا امید رہا کہ جو قادیان میں مان باب کے پیدا کرے  
 اسکو برپا ہے میں اولادینا کیا مشکل ہے قالوا من یقظ من ذکر ربہ الا الضالکما ابراہیم علیہ السلام نے میں رحمت پر دروازہ  
 اپنے سے نا امید نہیں اور کون ہے کہ نا امید ہو رحمت رب اپنے کی سے مگر گمراہ بیت جسے اسکی وسعت رحمت  
 کو چھانا نہیں اپنے نے راہ معرفت کو رافقا جانا نہیں یہ یقظ کو الوعم واورکائی کبیر لون پر صبا ہی اور ایسے یقظوں  
 اور سورہ روم میں اور لا یقظوا کو سورہ زمر میں اور باقی سب ساتھ فتح کے تیسوں جگہ جب ابراہیم علیہ السلام نے  
 کئی فرشتوں کو دیکھا تا مل کیا کہ یہ سب ایک بشارت تھیں لے کچھ اور بھی فہم ہوگی قالوا فاطلبکم انما  
 المؤمنون کہا پس کیا ہی ہم تمھارے اسی بھیجے ہو اللہ کے قالوا انما ارسلنا الی خود خبر میں الا انکما کہنا  
 نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم کھنکاروں کے یعنی کافروں کے کہ قوم لوط علیہ السلام کی جس انکو ہلاک کریں مگر  
 کہا لوط کا انا لکھو تم اجمعین الا اموات قد ترانا انہا لمن الخابریں تحقیق ہم نجات دینے والے ہیں انکو ب کو مگر جو  
 اسکے کو مقرر کر رکھا ہی ہے یہ کہ وہ بھیجے رہنے والوں سے جس شہر میں واسطے عذاب کے لکھو ہم کو حمزہ اور کسائی سکون  
 لون اور تحفیف ہم دیتے ہیں اور ایسے ہی لجنہ کو سورہ عنکبوت میں اور باقی غغ لون اور تشدید ہم دونو جگہ دیتے  
 ہیں لیکن انا منجوگ کو اس کثیر اور البکر اور حمزہ اور کسائی سکون لون اور تحفیف ہم اور باقی فتح لون اور تشدید  
 ہم اور قدرنا کو البکر تحفیف وال بہان اور سورہ نمل میں اور باقی تشدید دونو جگہ دیتے ہیں سمجھ لیتے کہ نسبت  
 تقدیر کی فرشتوں نے اپنے طرف واسطے قرب اور اختصاص کے والا فعل الہی علی قلوبہم انک لو طین المؤمنون  
 پس جب آئے لو کون لوط کے پاس بھیجے ہوئے فرشتے قالوا انکم قوم مفسدون کہا لوط ہم نے تحقیق تم ہو قوم  
 بچاں قالوا ابل جناتک بما کانوا فیہ یمترؤن کہا فرشتوں نے ہم نا بچاں نہیں بلکہ آئے ہیں تیرا پس ساتھ  
 اس چیز کے کہ حتی قوم تیری جہل اور عداوت سے حج اسکے نکاح کرتی یعنی ہم عذاب کرنے کو لے آئے ہیں کہ تو نے  
 وعدہ کیا تھا اور وہ نکاح جانتے تھے وائیناک بالحق وانا لصدق اور لے میں ہم تیرا پس ساتھ حق کے یعنی  
 عذاب الخاق ہی اور تحقیق ہم بھیجے ہیں اس خبر میں فاکبر یا ہلک بقطع من الشجر وایضاً ادبار ہم پس لعل اس میں  
 راغبین امل اپنی کوچ ایک نکرے کے کہ رات گزرے اور پیروی کر تو پھارے لے لے لی اور دور اما لیل وکل  
 یلفظ منکم احد و امضوا حیث تو ممرؤن اور پھر کر دیجئے تم میں سے کوئی شخص تو کہ وشت عذاب  
 مذبحے اور خلی جاؤ جہان حکم کئے جاتے ہو یعنی شام کو یا صبح کو ومان اسکے لوگ ہلاک ہونگے وقضینا الیہ ذلک  
 الا ان ان دابرہو لاء مقطوع مصیین اور مقرر کر دیا ہے طرف اسکے یعنی حکم کیا یا وحی بھیجی اس بات کی تحقیق



خبر س کر وہ کی کا مٹی جاو گی صبح ہوتے یعنی در احوال کہ صبح کر نیکی سب مہر ہو گے کوئی باقی نہ رہے حدیث میں  
کہ جو روئے لوطہ کے مہانوں کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو خبر کر دی وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ اور اسے شہر میں  
ولے خوشیاں کرتے ہوئے اور اس میں ایک دوسرے کو مژدہ دیتے ہوئے بدفعی کا خوبصورت لڑکوں سے قَالَ إِنَّ هَذَا هُوَ الَّذِي  
فَلَا تَقْضُخُونَ کہا لوطہ کے تحقیق یہ ہیں یہاں میرے دست فیضت کرو مجھ کو مہانوں کو جمع کرو وَأَنْقُوا اللَّهَ وَ  
تَحْزَنُونَ اور رَوَى سے بدفعی میں اور دست رسول کو مجھ کو مہانوں کے سامنے قَالُوا أَوَلَمْ نَكُنْ مِنْكُمْ عَنِ الْعَالَمِينَ  
کہا انھوں نے کیا ہمیں منع کیا ہم نے مجھ کو حمایت سے عالم کے لوگوں کے یعنی عربوں کے کیونکہ بدفعی انکی مخصوص نسل کے  
سامنے تھی قَالَ هُوَ الَّذِي لَا يُبْنِي إِنْ كُنْتُمْ فَعَلِينَ کہا لوطہ نے یہ ہیں میں میں میرے لڑکھیں است میری کہہ رہی اپنی است  
بمترہ باپ کے ہیں اگر ہوتے مگر بنو لے میرے کہے کو اور اسے نکاح کرو لَعَلَّكُمْ أَتَيْتُمْ لِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ قسم زندگی  
تیرے کی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی مچھستی گمراہی اپنی کے سرگردان تھی یا مستی غفلت میں تھیں  
گمراہ تھے اس عباس سے بتیاں میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے سے کیوں پیدا نہیں کیا اور کیسے  
حیات کی قسم نہیں کھائی سو احیاء آپ کے نظم نہ ایسا ہوا ہے نہ ہو گا کوئی کہے انکی تعریف پھر کیا کوئی قسم پھر  
عمر کی کھائی ہے جو آیت لعلت یہ بھجوائی ہے نہ تاویلات ترمیدی میں ہے حق تعالیٰ اپنے مخلوق میں سے جسکی جائز  
قسم کھائے اور مخلوق کو کسی قسم سو اللہ کے نہ کھانا چاہئے لکھا ہے کہ لوطہ اہل اپنے کو شہر سے نکال گئے اور جبریل نے  
صبح دم آواز کی قَالَ هَذَا نَارُكَ الْمُصْطَفَيْنِ پس پھر اس قوم کو آواز تہذیب سورج نکلے ہوئے اور اٹھا لیا جبریل نے  
لئے تہذیب کو اور نزدیک آسمان کے لیا اگر اللہ کے لئے فَجَعَلْنَا عَلَيْهِمْ سَافِلَهًا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَابًا مِنْ سَحَابٍ لِيَكُنْ  
أُورْشَلِيمَ اسکے یعنی زیر وزبر کردیا ان شہروں کو اور برسا یا منے اور ان کے جو اس قوم میں سے اور شہر  
میں لئے تھے پتھروں کو لنگر سے یا پتھروں کو جو سبیل تھے یعنی نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی ہلاکت جس پتھر سے  
ہوئی اسکا نام اس پتھر پر لکھا تھا سمجھ لیجئے کہ بھیل مٹی کے ملے ہوئے پتھر کو کہتے ہیں یا اسم آسمان و دنیا کا  
یا نام و وزخا ہی اصل میں جس تھانوں کو لام سے قرب مخرج کے سب بدل والا إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَأْتِ  
لِلْمُؤْمِنِينَ تحقیق یہ ہلاکت کرنے قوم لوط کے البتہ نشانیاں میں واسطے چہرہ چلنے والوں کے کہ فرستے  
صورت دیکھ کر حقیقت دریافت کر لیتے ہیں وہ کون ہیں مسلمان ہیں کہ حدیث میں ہے التَّوَّافِقَةُ الْمُؤْمِنُونَ  
فانہ میظر نبور اللہ لکھا ہے کہ مقبول ربانی خواجہ عبد الخالق عجد وانی قدس سرہ ایک دن معرفت میں کلام کرتے تھے  
ایک جوان آیا صورت زاہد نہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کا مذہب پر والے ایک گونے میں اگر بیٹھ گیا بعد ساعت کے  
اٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پنا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ التَّوَّافِقَةُ الْمُؤْمِنُونَ اور اس حدیث کا کیا  
خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہے کہ نور نار اپنا توڑا اور ایمان لا کہا لغو و بائس کہ میں زنا مار رکھوں خواجہ خادم کو اشارہ کیا



خادم نے خرقہ کھینچا زنا ظاہر ہو گیا وہ جوان اس وقت زنا توڑ ایمان لایا پھر خواجہ نے کہا ایسا ہو تو کوئی مہلت  
 اس نوجوان کے سین کہ زنا ظاہر ہی توڑا جس زنا باطنی اپنی قطع کرین خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے  
 اور تجریدیت کی نظم ظاہری زنا تار سوت توڑ نہ اور باطن میں توکل ناسوت چھوڑ نہ یعنی زنا خودی سے باہر  
 کفر و حق ہی اطلاق انا عام کی توبہ جس مہلت سے خاص کی توبہ ہے آپ ذات سے رافت اسلام حقیقی ہی ہے  
 کرنا اثبات خدا لقی خودی وَاللّٰہُ اَلْبَسَیْلَ مَقِیْمٌ اور تحقیق وہ شہر موقوف ہے قوم لوط کی تھی البتہ حج راوی نے  
 کے ہ کہ قافلے والے اوھر سے آتے جاتے ہیں اور ان کے دیکھتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَا یَرٰ لَیْمٌ مِّنْہِیْنِ تحقیق  
 اسکے کہ مذکور ہو البتہ نشانیاں میں قدرت حق کے واسطے ایمان والوں کے وَلَاۤ اَنْ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْکَ لَظْمَ لَیْمٍ  
 اور تحقیق تھے رہنے والے ایک کے یعنی قوم شعب کے البتہ ظالم ایک کہتے ہو درختوں کو کہتے ہیں ان کے رہنے میں  
 اور سب اہل تھا اسوا کہتے ہیں اور وہ شہر درمیان مکہ اور شام کے تھا شعب اہل میں اور اہل ایک پر سبوت مہلت  
 والوں نے انکو نانا میچ سے ہلاک ہو سورہ ہود میں قصہ انکا گذرا اور اہل ایک نے بھی نافرمانی کی فَاَنْتَقَمْنَا مِنْہُمْ  
 پس بدلایا ہم نے ان سے ساتھ عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا میں اَوَلَمْ یَاۤتِیْکُمْ مَّقِیْمٌ اور تحقیق وہ وہ  
 ایک اور مہلت میں یا سدوم اور ایک اور پرستے ظاہر کے ہیں کہ لوگ اوھر سے گذرتے ہیں اور دیکھتے ہیں وَلَقَدْ کَانَ جَاۤجِبًا  
اَلْحِجْرَ الْمَوْسِلَیْنِ اور تحقیق جہاں پارہنے والوں حجر کے نے کہ قوم ثمود کی تھی پیغمبروں کو یعنی صالح عم کو اور زکریا  
 ایک پیغمبر کی مذہب سب پیغمبروں کی ہے وَآیٰتِنَاۤہُمْ اٰیٰتِنَا اور وہیں ہم نے قوم ثمود کو آیتیں اپنی سمجھ لیجئے کہ صالح  
 علیہ السلام پر کتاب اترنا معلوم نہیں اسوٹے اکثر مفسرین نے آیات کو بمعنی معجزات کہا ہے اور نانو کا چتر سے نکلا  
 عجیب معجزہ ہی انکا شامل امور نادر و مانعہ بزرگی خلقت کے کہ کوئی شتر اس عظمت کا تھا اور جسے اسکے کی کہ نکلتے ہی چتر سے  
 واقع ہوا اور وہ وہ اسکے کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور اپنی بیٹے اسکے کہ روز نوبت اپنی میں تمام اہل  
 مبارک چڑھ جاتے غرض یہ نشانیاں قوم ثمود کو دکھائیں ہم نے فکا اَوْ اَعْمٰہُمْ مَّرْضٰی پس تھے ان نشانوں سے منہ پھیر  
 والے وَلَاۤ اَنْ یَّخْتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ اَنْ یَّنْزِلَ عَلَیْہِمْ مَّاءٌ اور تھے رشتے بہاروں کے گھوڑا نکال کہ امن چاہتے تھے انھیں عذاب یاہن  
 تھے دینے انکے سے اور کول لگانے سے انھیں چوریوں کا خوف اَتَمَّ الْعَصۃُ مَصِیۃً پس کہ انکو عذاب آواز تندی اور کھا  
 کہ حج کرنے والے تھے یعنی حج ہوتے تو ان کے دل آواز تندی سے ہلاک ہو گئے چنانچہ سورہ ہود میں قصہ گذرا فَاَخَذْنَا  
عَنۡہُمْ مَّآکِنًا اور اَلْبَسَیْلَ پس دفع کیا ان سے عذاب اس جہت سے کہ تھے کھاتے مال اور زر سے اور تھے ہلانے مکان اور گھر سے  
وَمَّا حَقَّقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا اَلَاۤ اَلَاۤ اَلْحَقُّ نہیں یہ کیا ہم نے ان کو اور زمین کو اور اس جہت کو کہ دریا  
 انکے ہی ملک اور زمین اور آسمان و غیرہ کے مگر ساتھ حکمت کے یا سب ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَاِنَّ السَّاعَۃَ  
لَاۤ یَہِدٰہُ قاضی الصغیر الجمیل ہ اور تحقیق قیامت البتہ آینوالی ہے اور اللہ بلا تیرا جہاں والوں کے لگا پس





اور گذر و گزنا نیکت ہے بیت عضو کرم نفس کو اپنے عرق عفو اور صفح نیک جمیل بجھے کہتے ہیں  
 کہ حکم اس آیت کا منوع ہے ساتھ آیت سیف کے اِنَّ رِبَاکَ هُوَ الْحَاقُّ الْعَلِیْمُ تحقیق پروردگار تیرا وہی  
 پیدا کرنے والا نفس اور حقائق کا جاننے والا اہل وفاق اور اتفاق کا اب باب نزول میں ہے کہ مغیب خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے سات کاروان بنی قریظہ اور بنی نصیر کے دیکھے بھرے ہوئے انواع طیب اور خواہر اور اسباب  
 لباس نفیس سے اور تیسیر میں ہے کہ سات کاروان قریش کے ایک دن یکے میں آئے اماج اور کثیر ابھر ہو پھر  
 بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہ مال ہمارے ماتھے میں ہوتا براہ خدا صرح کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہے کہ حضرت کی عطا  
 مبارک میں گذر کہ مبالغہ ہو گئے تنگی گذران کرتے ہیں اور مشرک یہ مال اسباب رکھتے ہیں آیت اتری کہ  
وَلَقَدْ اٰتٰیكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثٰہِرِ اور تحقیق دی گئی تھیں سات آیتیں مثالی سے کہ قرآن ہے اور یہ ہفت  
 آیت بہتر ہیں ان سات کاروان سے سمجھ لیجئے کہ مراد ان سات آیتوں سے سورہ فاتحہ ہے یا ساتوں  
 سورتیں اول قرآن کی ہیں جنہیں سبع طوال کہتے ہیں یا ساتوں حامین میں ہیں کہ عریش قرآن ہیں اور قرآن  
 مثالی اسوئے کہا کہ احکام اور قصہ مکرر کرتے ہیں یا مراد مثالی سے لکھا ہے یعنی الحمد کہ سات آیتیں ہیں  
 اور تارین مکرر چرھی جامی ہیں یا دو بار نازل ہوئی یا متضمن ثناء الہی ہے وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ اور یاد دہا  
 بختم قرآن عظیم کہ نزو یک ہمارے قدر انکی بڑی اور ثواب قرأت اسکے کا بہت عطف قرآن کا سبع المثالی  
 پر کہ فاتحہ ہے یا سبع طوال یا خواجہ مجسم میں قلیل عطف عام ہے اور خاص کے لَا تُدْنِ عَیْنُكَ اِلَّا مَآ مَعَنَا  
مَدِّ اَنْ وَاَجَا مِثْلُہُمْ مت لینی کرو و نوا تخمین اپنی طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہے ساتھ اسکے کتنی  
 قسموں کو کافروں میں سے سمجھ لیجئے کہ تھی رغبت سے ہے نہ نظر سے یعنی قسام کفر کو کہ یہود اور نصاریٰ  
 اور مجوس اور بت پرست ہیں جو دنیا دولت دی ہے امیر مائل بنو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہیں  
 ان فضائل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہیں بیت کیا قذرا کی ہو تیرے ذات کے آگے ذریعہ  
 جہاں تیرے کمالات کے آگے وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْہِمْ اور تم کھا اور اصحابوں اپنے کے مغلسی اور رویشی کا کہ کارسار تحقیقی  
 میں ہوں وَاَخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور تجھ باز و انا واسطے ایمان والوں کے یعنی تواضع اور نرمی کر انکے کشف  
 الاسرار میں ہے کہ بت کرنا باز و نکایت خوش خلقی سے ہے بیت ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم  
 چست ہے بالابہ لکے خلعت خلق عظیم وَقُلْ اِنَّا لِلّٰہِ یٰرَبِّ الْمُسْلِمِیْنَ اور یہ تحقیق میں درانیو الایہوں ظاہر دلائل  
 کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے عذاب آتا رہے تم پر مَا اَنْزَلْنَا عَلٰی الْمُفْسِدِیْنَ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ  
عِجَیْنًا جس طرح عذاب آتا رہے اور پراست لینے والوں کے جنہوں نے کیا قرا گئے تھے مکرے اور طعنے کی نسبت کرنے  
 آگے کہ شعر اولیٰ سحر ہے اور کھانت ہے اور مفسری اور اساطیر الاولین عین المعانی میں ہے کہ ایک کہتا تھا سورہ ہمزیر

واسطے ہیں وہ کہتا تھا سورہ نمل میری کوی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہ باتیں  
تھے باز بھی نہیں لکھا ہے کہ جسے کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید مغیرہ نے موسم حج میں عنکبات کے پرچ  
دئے تھے کہ جو قافلہ آوے اسکو حضرت کی طرف سے پھراوین اور کہہ دینے کہ یہ شاعر و ساحر اور قرآن  
کو بصغات مذکورہ بیان کریں فَوَيْلٌ لَّكَ لَمَّا كُنْتُمْ اٰمِجِينَ عَمَّا كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ پس ہم پروردگار پر  
کی البتہ سوال کریں گے ہم اُن سے اُس چیز سے کہ تھے عمل کرتے ہاتھ کا یا جھٹانے کا قتل جس کے پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین برس تک لوگوں کو خود دعوت اسلام مٹتی فرمائی پھر جبریل آئے  
اور یہ آیت لائی فَاَصْلَحْ غَمَاتُكُمْ وَاعْرِضْ عَنْ الْمُسْرِ كَيْفَ پس اسٹکار اگر اس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہے  
تو اوامر اور نواہی سے اور نہ پھر امشرون سے لکھا ہے کہ پانچ شخص اشرف قریش میں سے حضرت پر  
ہستے تھے اور دریں ایذا دیتے تھے ایک دن آپ جبریل کے ساتھ مسجد حرام میں بیٹھے تھے کہ وہ آئے  
اور آپ پر منہ کر طواف کرنے لگے جبریل نے کہا کہ میں شراب خدافع کرتا ہوں آپ سے پھر استارہ کیا طرف  
ساق ولید مغیرہ کے اور کف پاحاص بن وائل کے اور مینی حارث بن قیس کے اور رومہ اسود بن لغوث کے  
اور حشم اسود بن مطلب کے وہ پانچوں زمانہ اندک میں ہلاک ہو گئے ولید تیر تراش کی دوکان کی طرف نکلا  
سکاں تیرا من سے لے کے اوچھہ گیا اسے بکری سے سر جھکا کر اس سے نہ پھر ایامندی پر اس کے زخم آیا اور رگ  
شترانی کٹ گئی واصل بن جهم ہوا اور حاص کے کف پامین کانتا لگا پانوں سوچ کر مر گیا اور حارث کے ہاتھ سے  
پچھ لو ہو جاری ہوا یہاں تک کہ ہوا اور اسود بن عبد لغوث منہ اپنا خاک و خاشاک پر مار مار ہلاک ہوا  
اور اسود بن مطلب اندھا ہو کر غصے سے زمین پر مار مار کر مرا اور یہ آیت اُتری کہ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ  
الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اٰخَرًا يَّحْقِقُ بمنہ کفایت کیا جس جھگڑے سے تھکا کر نیوالوں کے سے وہ جو مقرر کرتے ہیں  
اور شریک ٹھہرتے ہیں ساتھ اللہ کے معبود اور جھوٹا صوف يَعْلَمُوْنَ پس شباب جاہلین کے مال کا اور شراب  
کردار اپنے کو و لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَصِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اور تحقیق جانتے ہیں ہم یہ کہ تنگ ہو تا جس نے تیر  
ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہیں کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن کیا اور استہزا کے ساتھ تیرے میت  
حق نامہ لئے کفار ان خاطر ملک پر ہی تیرے کران فَبَشِّرْ بِحُزْنٍ دِيْنِكَ وَوَلِيْمَةِ النَّبِيِّ پس پاکیزگی کی سیان کر ساتھ  
تیرے پروردگار اپنے کے یعنی کہہ جہان اللہ و مجدہ اور بوسجدہ کرنیوالوں کے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ  
حق تعالیٰ اسے فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہو نہیں اور غصے کی گانوں کے سے خبر رکھتا ہو نہیں تو حضور دل سے  
خارج میں کہ سیرار ہوتا ہے اور ساتھ مشاہدہ دوست کے بار ملا اٹھانا سہل جس میت سرور پر رکھ دیکھنے ویدار اگر ہو  
کیا خوف ہراساٹھنے و دیار اگر مہو نہ ایک ہزر گئے کہا کہ بازار بغداد میں دیکھا میں نے کہ ایک شخص کو سوکڑے لگا



کہ شریک راستے میں خلق انسان میں تعلق پیدا ہو حصہ نہیں پید کیا انسان کو لطف سے کہ جواد ہے جس  
 اور شکل صورت دیگر فہم عقل غایت کیا پس ناگہان وہ جگر نیوالا ہی ظاہر یعنی جگر تانی اور چاہتا ہے کہ اپنی  
 بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس نے  
 کہتا آدمی لا کر کہنے لگا کہ میں بھی العظام وہی رسم حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وہ پہلے جواد محض تھا جس نے سگو  
 جس اور لطف دیا اب ہم سے تجا دلہ کرنا ہی نہیں سمجھتا کہ جواد اول بار یہ کرنے پر قادر ہے اعادہ کرنا اسکو کیا  
 و شوائب و الاغنام حکمہا اور چار پاؤں کو یہ کیا کہم فیہا دفن و منافع و غیرہا تا مخلوقات و تمہارے  
 بچ کے پریشانی کرم کرنو لے یعنی لباس تیشین واقع سروی اور خاندہ میں دودھ اور کر لے اور سواری  
 اور تجارت کے اور زمین سے کھاتے ہو وہی دودھ کھیں یا گوشت اور چربی اور کھانا سو چار پاؤں کے  
 جیسے پرندہ کا اور شکار چربی اور بری کا گویا غیر معین ہے و لکم فیہا جمال جن توجون و جن قسرتون اور  
 تمہارے چچ ان چار پاؤں کے زیب و زینت ہے گھر کی جو وقت کہ تمام کو چر کر لائے ہو اور جب صبح کو چرنا  
 کو نکالتے ہو سمجھ لیجئے کہ لاف کو مقدم کیا اور لیجانے کے حال آگے لیجا یا پہلے ہی لانے سے اسوٹے کہ وقت لائیک  
 جمال زیادہ تر ہے کہ آب و گیاہ سے یہ سو کر خوش آتے ہیں اور چلنے کے وقت بھوکے پیاسا جاتے ہیں اور غم جلدی  
 کا بچوں کے کھانے ہیں و تخیل انفاکم الی بلدیہم لکنوا بالعبیہ و شوق لاف اور اٹھا لیجائے ہیں بوجہ تمہارے اسباب  
 یا بدلوں کے طرف کسی شہر کے کہ تھے تم بچنے والے کے وہ اسباب لیکر یا سیاہ و مکر ساتھ آدمی جانوں کے یعنی  
 برے رنج اور سختی کے مرہ کے وہاں پہنچتے یہہ کیے والوں کو کہا کہ تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام  
 اور میں کے پہنچتے تم مگر ساتھ ہی مشفق ہے اللہ تعالیٰ نے نعمت العام کی تمکو العام کی ان دنوں کو خوف و حیرت  
 تحقیق پروردگار تمہارا شفقت کر نیوالا ہے کہ نعمت دی ہے خدمت مہربان ہے کہ چار پائے پیدا کر کر مشکل کا  
 تم پر انسان کر دے و الجملہ و البعائم و الحیوان لکن یبوءھا و زینتہا اور سدا کے گھوڑے اور چھرا اور گدھے تو کہہ تو کہو  
 پر اور آرائش کرو اپنی بنا جھانچی آرائش کرنا کر و تخیل مالا تعلون اور پیدا کرنا ہے جیسے انہیں پیدا کیا اس چھتر کو کہ  
 نہیں جانتے تم بشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران ابی سے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد بہشت کی نعمتیں ہیں  
 یا ملائکہ حرافت اور صفات ہیں یا مخلوقات ماورکہ قاف لباب میں ہے کہ سکوت اسکی تفسیر کہ اللہ فرمانا  
 ہے مالا تعلمون اولیٰ ہے و تخیل اللہ قصد حبیبہ اور اور اللہ کے پہنچتی ہے سیدھی راہ یا اوپر کے ہے بیان راہ  
 راستہ کا کہ موعیل حق ہے یا سیرہی اقامت راہ مستقیم کی نہ بطریق و جواب بلکہ براہ فضل اور رحمت یا اسکو  
 راہ حق یعنی دین اسلام و غیرہا کجا کر و اور بعضے ان میں سے کہ ہے کہ مقصود کو نہیں پہنچتی یعنی مل کافروں کی یا  
 اہل ہوا اور بدعتوں کی سمجھ لیجئے کہ راہ نیک کی اضافت طرف اللہ کے کئی اور راہ بدی کرے واسطے شرا



ادب کے جیسے خالق تبارک و تعالیٰ ادب سے دور ہے اگرچہ سب ایسی ہیئتیں ہیں ولو شاء طہدکم اجمعین  
 اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تو کوسب کو اور توفیق رفیق کر کے قصد سعید کہ دین اسلام ہی ہیجا ماہو الذی  
 انزل من السماء ماء لکم منہ شراب وہی جسے انا اسماں سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے  
 یا بادل پر یا بادل سے زمین پر واسطے تمہارے اسمیں سے پانی و منہ شجرہ فیہ شیمون اور اسمیں سے  
 درخت ہیں یعنی گھاس کے پھل کے چڑاتے ہو چار پالوں اپنے کو یثبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب  
 ومن کل الثمرات انما ہا ہی واسطے تمہارے ساتھ آب باران کے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انور اور بعض  
 سب میوے سے کہ دنیا میں ممکن نہیں کیونکہ سب میوے نہیں مگر بہشت میں ان فی ذلک لایہ لقوم  
 یفکرون تحقیق ہے حج اس اگلا منے گھاس اور دانے کے البتہ ثانی روشن اور قدرت اور حکمت  
 حق کے واسطے اس قوم کہ فکر کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ دانہ زمین میں پڑتا ہے اور پانی میں بھیکے سے  
 گل کرینے اور اوپر بہت نکلتا ہے تلے جڑیں اوپر شاخیں پھلتی ہیں پھر پھول اور پھل لاتا ہے پھر پھول  
 کا رنگ اور بو طراحدہ اور پھل کالوں اور طعم جدا ہوتا ہے اور یہ اختلاف نہیں مگر فعل اسی فاعل مختار  
 حضرت آدم کا کار کا ہی میت دیکھ کو ناگوں امتاع دہر کل اور مار تو راہا کر وید فعل فاعل مختار تو و مسخر  
 لکم الیل والنہر والشمس والقمر والنجوم مسخر ات باہرہ اور مسخر کیا واسطے نفع تمہارے رات کو بہت  
 آسائش اور دن کو برائے آسائش کہ اسمیں آرام کرو اور اسمیں بہت کام انجام کرو اور آفتاب کو واسطے  
 میوں اور کھیتوں کے کہ اُسکی تابش سے روز بروز پختہ ہوں اور تم کھاؤ اور سو اور ماہتاب کو کہ مہینے اور  
 برس معلوم کرو اور کار بار دینا اور دین بجالاؤ اور ستارے بھی مسخر ہیں واسطے پہچاننے راہوں کے ساتھ  
 حکم اللہ کے کہ پروردگار سب کا ہی سمجھ لیجئے کہ یہ ترجمہ موافق قرأت حفص کے ہے کہ چار لفظوں کو منصوب  
 ساتھ مفعولیت کے پڑتا ہے اور مفعولیت کیا ہے اور النجوم کو مرفوع پڑتا ہے مبتدا صبر الکر اور مسخرات کو  
 جہاں اور بعضے قاریوں نے مفعولیت نہیں کیا اور سب یا چون الفاظ کو مفعول مسخر کا مفعول منصوب پڑتا  
 اور مسخرات کو مصدر یا حال کہا ہے اور بعضوں نے دو لفظوں کو لینے لیل اور ہمار کو منصوب ساتھ مفعولیت  
 مسخر کے پڑتا ہے اور وقف کر کر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو مبتدا اور مسخرات کو جہاں کیا ہے اور تینوں کو مرفوع  
 پڑتا ہے ان فی ذلک لایین لقوم یعرفون تحقیق ہے حج اس کے البتہ نشانیاں ہیں وحدانیت حق کی  
 واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں وما ذرا لکم فی الاذین خلفا الہ اور دو سے مسخر کیا اس حیز کو کہ پیدا کیا  
 واسطے نفع تمہارے حج زمین کے مطاعم اور مشارب اور ملاس اور مرکب اور مناع سے درخال مختلف  
 میں زمکین اور شکلین اور اسمیں ان فی ذلک لایہ لقوم یفکرون تحقیق ہے حج اس کے البتہ ثانی



ہی اور وحدایت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہیں وَهُوَ الَّذِي يَخْرِجُ النُّجُومَ لِتَدَّبَّرَ  
 مِنْهُ لُحَاظُهَا وَتَنْتَهِجُ جَوَافِقُهُ اَحْلِيَتْ قُلُوبُهُمْ فَاَوْرَثَهُمْ سَوَاقِیْهِمْ خَشَعَتِ اُذُنُهُمْ لِقَوْلِ رَبِّهِمْ لَمَّا  
 گوشت تازہ شکار مار کر اور نکالوا کہ میں سے کہنا یعنی وہ چیز کہ جس سے کہنا بنتا ہے جیسے سوئی اور مونہ کا کہہ جسے  
 اسکو سمجھ لیجئے کہ رب اور واسطے انسان کے ہی اور جو زنت نشانی واسطے رجال کے ہی اسواسطے رب اور بننے کی  
 نسب طرف لکھے گئی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِدَ مَوْجٍ مُّتَعَاوِیْنَ فَضْلًا وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہے لوگ تیرے کو پانی بھرا  
 والین حج دریا کے اور سحر کیا دریا واسطے تمھارے اسواسطے تو کہ کشتیوں میں سوار ہو کر سودا کے سے کہ سب  
 کتائیش رزق کا ہی اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اور نعمت تیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بری نعمت  
 کہ جمالکت کو سب منافع کیا کشف الاسرار میں ہی کہ حق تعالیٰ نے ظاہر میں حج زمین کے دریا پیدا کئے جیسے  
 قلزم اور عمان اور حیط اور سواہل کے اور واسطے عبور کر نیکیہ اوپر انکے کشتیاں مقرر فرمائیں اور باطن میں حج  
 نفس آدمی کے دریا بنائے جیسے دریا تغل اور عم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور انہ کشتیاں  
 تعین کیں جو کوئی کشتی توکل میں بیٹھا دریا سے تغل سے ساحل فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضائیں حال ہوا  
 بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت میں دریا لہ حرص سے ساحل زہد پر جا ترا اور جو کوئی  
 کشتی ذکر میں چڑھا عمان غفلت سے ساحل اکاہی جا بھڑا اور جو کوئی کشتی توحید میں بشکون ہوا قلزم تفرقہ سے  
 ساحل جمعیت پر اتر آیا قلزم تفرقہ کثرت ہی اور وحدت ہی جمع محفل دل میں تو گھر روشن یہہ جمع لاسے پہلے  
 دو جہان کو نیست کر نرم الا اللہ میں تہا ہو گذر کر کے ترک اپنی خودی کو راقا باخدا ہو باخدا ہو باخدا واکلف  
 فِي الْمَدَائِصِ رَوَاعِيَّ اَنْ تَمِيدَ بَيْنَكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے حج زمین کے پھاڑ رے تانہ بل جاو ساتھ تمھارے حدیث میں  
 ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا کی پانی چشمن میں تھی فرشتوں نے کہا کہ یہہ قرار گاہ کیسی نہ ہو سکیگی حق  
 بجا نہ نے بہار پیدا کئے تا قرار پیرے تیر میں ہی کہ صاعد بائیل فرشتے کو سدا کر کے کہا کہ یا لون زمین پر رکھ  
 اسکی کرائی پاسے قرار پیر کئی پھر بہاروں کو میچ زمین کا کیا وَاَمَّا نَدَارٌ اَوْسَلًا لَّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ اور پیدا کیں حج زمین کے  
 بہرین مثل سیحون اور حجون اور دجلہ اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم ترازو پاؤطر  
 منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَا مَاتِ اور پیدا کیں نشانیاں رستوں کی واسطے چلنے والوں کے سیلون اور  
 بہاروں سے وَاِلَيْهِمْ هُمْ يَجْتَدُونَ اور ساتھ ستاروں کے جیسے ثریا اور نہات الشمس اور فرقہ دین میں وہ  
 قریش خنکی اور تری میں راہ پانے میں اگرچہ سب مسافر تاروں سے رستہ معلوم کرتے ہیں لیکن یہہ مشہور ہے  
 گرتی سردی کے سفر کرتے ہیں نہ سب اور ویکے سارہ شناسی میں زیادہ ہی تھے اَمِنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا  
 يَخْلُقُ آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہی ان سب مخلوق کو کہ مذکور ہو کا مانند ہی کہ نہیں پیدا کرتا یہہ تارنا

ہو اے جو غریب اور عیسیٰ اور ملائکہ اور اصنام کو پوجتے ہیں خالق ساتھ مخلوق کے کچھ مشابہت نہیں رکھتا ہے  
 عاجز کو ساتھ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور کمال عناد ہے افلاکند گداز گیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تو کہ  
 باز میں نے اعتقاد اپنے سے وَأَن تَعْبُدُوا إِلَهًا لَّا خَلْقَ لَهُ وَأَلَّا يَكُونَ لَكُمْ نِعْمَتٌ اور اگر ان کو نعمتیں اللہ کی کہ تمہیں دین ہیں  
 یہ پورا کس سکوا انکو بیت گنوں تو کیونکہ گنوں جہاں کہ ہمیں ہیں خدا کی شمار سے باہر نہ اور جو کئے سے  
 نعمتوں کے عاجز ہو پس کس طرح شکر اٹھا جائے لاؤ گے بیت جو احصا نعمت سے عاجز ہو تم تو شکر اٹھا کیونکہ بجا  
 لاؤ گے إِنَّ اللَّهَ لَعَفْوٌ ذَرِيعٌ حقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہے اگر ادا کر میں تقصیر واقع ہو مہربان ہے کہ تقصیر  
 شکر سے نعمت بند نہیں کرنا وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُشْرُونَ وَمَا تَعْلَمُونَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہو تم عطا ہے  
 اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ اور وہ اللہ ظلم  
 جنکو بکارتے اور عبادت کرتے ہیں کفار کے کے سوا خدا کے نہیں پدا کرتے کسی چیز کو یعنی نہیں پدا کر کے  
 اور کیونکہ پدا کر رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ پدا کئے جاتے ہیں اور جو کوئی مخلوق ہی محتاج ہے وجود میں دوسرے کا  
 اور محتاج ممکن ہے اور خالق واجب الوجود پس لائق شکر حق کے نہیں أَمْ أَمَاتُتُ عَيْنَهُمْ وہ باوجود  
 مخلوقیت کے مردے ہیں نہیں رند پتھر میں نہ تھے ہیں نہ دیکھتے ہیں وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ اور نہیں جانتے  
 کہ کب اٹھائے جاویں گے وہ یا پوجنے والے لنگے پس جب وقت قیامت اپنے کا اور غیر کا نہیں جانتے تو خبر کیونکہ  
 دے سکیں گے اپنے پیجاویں کو اور معبود کو چاہئے کہ اپنے بند و نکاح شرعاً اور جزا دینے کی طاقت رکھے لکھا ہے  
 کہ وَن قِيَامَتِهِمْ میں جان ڈال کر اٹھاویں گے تو کہ وہ اپنے پیجاویں سے کہیں الطَّافِكَةُ إِلَهُ وَاحِدٌ معبود  
 معبود ایک اور یگانہ ہے قَالَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنْكِرَةٌ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ کہ نہیں ایمان لائے ساتھ آخرت  
 یعنی تصدیق بعثت کی نہیں کرتے دل انکے منکر میں اور وہ کشتی تکبر بنوا ہیں قبول ایمان سے یا متابعت  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا جِوْرَانَ اللہ يَعْلَمُ مَا تُشْرُونَ وَمَا تَعْلَمُونَ یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے  
 ہیں کہیں پیغمبر سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں دشمنی اور لڑائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے أَفَلَا يَحِشُّونَ  
الْمُسْتَكْبِرِينَ نہ تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا تکبر کرنا والوں کو کہ تو حید خدا اور تصدیق پیغمبر سے کسرش میں  
وَإِذْ أَقْبَلَهُمْ مَاذَا أَنْزَلْ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہے وَأَسْكَبُوا لَهُم کیا چنیر اتاری ہے پروردگار نہ  
 تمہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رَقَابَتُهُ الْأَوَّلِينَ کہتے ہیں کہ انیاں میں پہلوئی اور اس بات سے لوگوں کو  
 گمراہ کرتے ہیں سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عمل انکا اسوے ہے لِيُحْلُوا أَوْ ذَادَهُمْ كَمَالَةٍ تَعْمَلُونَ الْفِعْمَ وَنَ أَوْدَارَ  
الَّذِينَ يُضِلُّوْكُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاویں بوجھ اپنے گناہوں کے پورا دن قیامت کے اور بعض گناہوں ان  
 لوگوں کے کہ گمراہ کرتے ہیں انکو بغیر علم کے یعنی عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاویں اور عذاب اس قوم کا کہ جہل





اور نادانی سے جنکو گمراہ کیا ہے موافق اضلال کے لین اکسواء ما یزیدون خبردار ہو کر چلو جو بوجھ کہ وہ تھا  
 میں قد مکر الذین من قبلهم فانی الله بنیانہم من الفواعل خیر علیہم فی حق تحقیق مکر کیا ان لوگوں نے کہ پہلے  
 کے والوں سے تھے ساتھ قصد اور تکذیب انبیاء کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت انکے کو چھوٹکے یا سونے  
 طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر انکے سے یعنی پہلے چھت گرے پھر دیواریں بعضے کہتے ہیں کہ مرو  
 اس سے لات نمود و دود کی ہے کہ بابل میں پانچ ہزار گز کی لمبی و فرسخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے  
 کو بنا سی تھی جب تیار ہو گا کو حکم ہوا اسے نیچ و بنیاد سے اکھیر و یا سر اس کا دریا میں جاریا اور گھروں  
 پر نمود یونکے گر پڑی اور ایک آواز مہیب ہوئی زبانیں برہم ہوئیں سخن مختلف بولنے لگے لکھا ہے کہ ہر قوم  
 جدی زبان میں بات کرتے تھے کہ دوسرے قوم والے نہیں سمجھتے تھے پہلے زمان نمود میں سب کی زبان  
 سریانی تھی پھر ہتر زبانیں مختلف عالم میں رواج پا گئیں پس حق تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ مکر کیا تھا نمود اور اتباع  
 اس کے پہلے اہل کے سے اور حکم کیا چھنے خرابی عمارت انکے کا و انہم العذاب من حیث لا یسعرون اور کیا  
 انکے پاس عذاب اس جگہ سے کہ نہیں جانتے تھے یا اسے مقام سے کہ توقع نہیں رکھتے تھے مراد اس  
 عذاب سے مسلط ہونا چھوڑ دیا ہے لشکر نمود و پر لکھا ہے کہ ایک مچھر لنگڑا سورخ مٹی سے دماغ نمود میں  
 جا کر چار برس یا عیشہ مطر قد سر اس کے لگا دیتے تھے فی الجملہ اس سے آرم اما عذابیت راف الیاسی برہ  
 یوفہ قادر پاک پشہ لنگ سے نمود کو کرنا ہے ہلاک نمود انہم یقیناً یحییٰ انہم پھر دن قیامت کے رسول کریم  
 انکو با عذاب کر گا ساتھ آتش کے جیسا کہ دنیا میں محذب کیا لات کر کر اور چھوڑوں کو مسلط کر کر ویقول ان  
 شرکائی الذین انتم تشاقون فہم اور فرماو گا اللہ تعالیٰ اس دن کہاں ہیں شرکائے میر جو کہ تھے تم جھگڑ  
 پیغمبر اور مومنوں سے صحیح شان انکی کے قال الذین ادنوا العلم ان الخیر البیوم والنسوة علی الکفر یلکے وہ لوگ  
 کہ دئے گئے تھے علم پیغمبر اور فرشتوں یا داناکہ خلق کو طرف توحید بلاتے تھے تحقیق رسوائی تلکے دن  
 اور برائی پر کافر و کفر الذین تنوونہم الملکۃ ظلیم انفسہ وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحوں انکی کو فرشتے  
 اس حالت میں کہ وہ ظلم کرتے تھے جانوں اپنا کو ساتھ کفر کے اور جب موت کا معائنہ کر کیا قالقوا السلام  
 پس والی انھوں نے صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا کروں رکھی اور کہا ما کنا نعلم من سوا  
 اور پہن کرتے تھے کچھ برائی کفر اور ظلم سے ایسے شرک اور معصیت کے منکر ہوئے پس حق تعالیٰ فرماو گا جلع یوں  
 نہیں ہیں یعنی کافر تھے اور معصیت کرتے تھے ان الله علیم بماکمتم تعلمون تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھ اس  
 چیز کے کہ ہو تم کرتے اور اس کا بدلہ دیکھا اور بدلہ ہی ہے کہ لکھا فاذخلوا ابواب جہنم خلدین فیہا پس داخل ہو اور  
 دوزخ کے میں عدالین حال کہ ہمیشہ رہنے والے ہو چکے فلیشس مٹوی المشکیرین پس اللہ بری ہے جگہ

انکے گریہ والوں کے دوزخ لکھا ہے کہ انہیں عرب نے موسم حج میں کچھ لوگ ملے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق  
 کر کر لاوین انھوں نے اگر کفار سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا حق اترتی ہے کفار نے کہا کہ حقے ہیں بلکہ  
 وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ كِتَابٍ قَدْ أَنْزَلْنَاهُ فِي يَوْمٍ كَانَ غُلَامٌ مُؤْتًا مِنْ دُونِ الْأَوَّلِينَ  
 پوچھا کیا چیز اناری ہے پروردگار تیرے نے قالوا خبر کا لکھا انھوں نے کہ نیکی یعنی قرآن کہ جامع نیکو  
 اور خوبیوں کا ہے دنیا اور دین کے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ  
 میں قول فعل میں پائے رہتے ہیں لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ بھلائی ہے کہ قتل اور  
 لوٹنے سے بچتے ہیں عنت اور عسرت پاتے ہیں فتح یاب ہوتے ہیں وَلَكِنْ أَزْهَقُوا وَفُتِحُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ  
 انلو سر آخرت میں بہتر ہے اس سے وَلَكِنْ أَزْهَقُوا وَفُتِحُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور اللہ اچھا ہے گھر پر ہنگامہ کار و نگاہت  
 لکھا ہے کہ نیک سری عی و دنیا کہ عرب میں بتاری آخرت کی گرین انظم سن کلمہ نادرہ و فاضلہ دنیا  
 پس مریضہ الاخرة آج تو کھیت اپنے کو جوت اور لو تاکہ نہ فرما لکھے ارمان ہوا بویا ہو و گاتو کھائے گا کیا غیر  
 ختم نہ کیا تھے اِسْكَانُ عَدْنٍ بَدِ خَلْقٍ نَهَا جَزِيٍّ مِنْ خَلْقِهَا لَا تَهْتَكُ فِيهَا مَا يَشَاءُ الْكَافِرِينَ گھر پر ہنگامہ کار و نگاہت بہت تین ہشتکی ہیں  
 کہ قیامت کو داخل ہونے کے آئین چلتے ہیں نیچے منازل انکے کے نہرین واسطے انکے نیچے بہتوں کے  
 جو چاہیں اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور منازل اولیا کے اور مراتب شہداء چاہیں  
 تو جواب اسکا یہ ہے کہ بہشت میں عینہ اور حمد نہیں کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس  
 مقام میں کہی راضی ہو کذلک یجزي الله المتقين الذين توفاهم الملك طيبين يقولون سلام عليكم  
 اَدْخَلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اس طرح جزا دیتا ہے اللہ پر ہنگامہ کار و نگاہت کہ قبض کرتے ہیں  
 روحوں انکی کو فرشتے اس حالت میں کہ پاکیزہ ہیں شرک اور عصیان سے یا خوشوقت ہیں یا خیر کے  
 کہ خوش خبری دیتے ہیں فرشتے اور تعظیم کہتے ہیں سلامتی ہے اور پختارے یا سلام خدا کا ہو پھر با فرشتے  
 سلام کرتے ہیں اور بعد سلام کے کہتے ہیں کل کہ مبعوث ہو داخل بہشت میں لب اس کے کہ تھے تم کرتے  
 نیکیاں اور بھلائیاں هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرٌ رَبِّكَ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرٌ رَبِّكَ  
 انکے پاس فرشتے روح قبض کر نوالے یا آوے حکم پروردگار تیرا ساتھ صواب بلا کت انکے کے کذلک  
 فَعَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جِئْتُمْ بِهِمْ شُرَكَاءُ أَنْزَلْنَاهُ لَكُمْ فِي هَذِهِ نَسِيءًا أَنْ تَقْرَأُوا مِنْهَا وَلَكِنَّكُمْ تَتَكَبَّرُونَ  
 اور انکو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم بظالمون اور نہیں ظلم کیا انکو اللہ نے ساتھ  
 برا کت ہونے انکے کے و لیکن تھے وہ ساتھ کفر اور معصیت کے جانوں ای سی نظر کرتے قاطعاً ہم سبقات ما عملوا  
 وحقاً بهم ما كانوا يربون انکے کو حکم عدل سزا ان برا میو کی کہ تین تین انھوں نے اور گھیر لیا انکو اس چیز

کہ تھے ساتھ اس کے تھا کرتے یعنی عذاب موعود سے وقال الذین اشرکوا لولم نزلنا من عندنا من دونه من شیء نحن ولا ابائونا ولا حق من دونه عن شیء ط اور کہا ان لوگوں نے جو شریک الٰہین اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوا اس کے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم میں حکم اس کے کسی چیز کو بحیرہ اور سایہ وغیرہ اسے سمجھ لیجئے کہ یہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفائے باطن اور خلوص عقیدت سے پس بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجال معرفت حق سے یہ کلام کرتے حق تعالیٰ عیب الکاظم ناما کذلک فعل الذین من قبلہم جیسے کفار کہہ کرتے ہیں اس طرح کیا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے اللہ تھے شرک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تجلیل حرام کی خذل علی الرسول الا ابلیح البین پس نہیں ع اور پیغمبروں کے مگر ہنجا و بنا ظاہر و اکتد بختانی کل امیہ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطغور البیہ تحقیق صحیح ہے یہ ایک امت کے ایک پیغمبر جیسے بچھو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہے سب کو کہ قوم اپنی کو کہیں یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور جو پرستش اصنام سے سمجھ لیجئے کہ سوا خدا کے سب کو جو وہی طاغوت ہے فہم من ہدٰی اللہ و فہم من حق علیہ الضلالۃ پس بعضے امین سے وہ تھے کہ راہ دکھا تا انکو اللہ نے اور توفیق ایمان کی دی اور بعضے امین سے وہ شخص ہیں کہ ثابت ہو اور اس کے گمراہی فہم من ہدٰی اللہ و فہم من حق علیہ الضلالۃ کان عاقبۃ الملکذین پس سیر کرو اس شکر و سچ زمین کے پس دیکھو کہ کونو آخر کام جھٹایو اللہ کا یعنی دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت تاکہ ظاہر ہو تم کہ جو کوئی ایسا کر گا اس طرح ہلاکت ہو گا جیسے پہلے ہو کان تخرج علی اہدہم فان اللہ لہم ہدی من یضل و ما ہستم من ناصرین اگر جس کرے تو اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہدایت انکی کے پس تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرنا اس شخص کو کہ گمراہ کیا اور نہیں واسطے گمراہوں کا کوئی مدد دینے والوں سے کہ عذاب دور کرے انہ سے لکھا ہے کہ ایک مومن واسطے تقاضے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا پس گشتگو ہوئی مومن نے کہا قسم اس خدا کی کہ بعد موت کے تمہارے کا اسد وار مومن کافر نے کہا تو بعد مر نیکی زندگی سید رکھتا ہے اسنے کہا ماں کافر نے سخت قسم اپنے ذمہ کے موافق لکھا کہ کوئی بعد موت کے نہیں جیسے کا بہ آیت نازل ہوئی کہ واقسموا باللہ جہدا یمائتکم کی بیعت اللہ من یموت اور قسم کھائی انھوں نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسموں اپنے سے کہ نہ اٹھا و لگا اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ مر جائی جلے ایجاب ہی بعد نفی کے یعنی اٹھا و لگا انکو وعدہ کیا ہے اللہ نے و وعدا علیہم حقا و لکن اکثر الناس لا یعلمون وعدہ کرنا کہ اور اس کے ہی پورا کرنا اسکا ثابت و لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یجزل فون فیہ حق تعالیٰ اٹھا و لگا تو کہ بیان کرے واسطے انکے اس چیز کو کہ اختلاف کرتے ہیں سچ اس کے امور اور حشر کے سے و یعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبا و لو کہ جانیں وہ لوگ کہ کافر ہو یہ کہ وہ ہیں جھوٹے انکار قیامت میں





مثل قارون کے یا اوسے لنگے یا اس عذاب الہی اس جگہ سے کہ نہیں جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر  
 آیا اور یاخذہم فی تغلیبہم یا کفر لے انکو پھرنے لنگے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا وقت کروت  
 بدلنے کے جامہ خواب میں خاکہم بختیخت پس نہیں وہ عاجز کر نیوالے اللہ کو عذاب لینے سے اور  
 یاخذہم علی خوف یا کفر لے انکو اور ڈرنے کے ہلاک پہلوں کی سے یعنی عذاب پہلے لوگوں کے ذریعہ  
 اور اس درمیان انہیں بھی عذاب اتر آئے فَاِنَّ دَبْكُم لَمُرُوفٍ وَجِئْتُمْ بِسُرُوفٍ رُورٍ وَكَارِهُتُمُ الرِّبَا لَئِنْ سَفَعْتُمْ  
 کر نیوالا بندوں پر مہربان ہی جلدی عقوبت میں لنگے نہیں کرتا اور کم یروا الی ما خلق الله من شیء  
 یَقْبُوظِلُّهُ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالْشَّمَائِلِ سَجْدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ کیا نہیں دیکھا کافروں کے طرف سے  
 کہ سید کیا ہی اللہ نے ہر جہ سے پھرتے ہیں سایہ اس کے سیدھی طرف سے اور بائیں طرف سے سجدہ کرتے ہو  
 واسطے اللہ کے اور حال انکو وہ دلیل میں اس کے آگے زبیدی میں ہی کہ اگر کافر محکوم سجدہ نہیں کرتے کیا  
 زبان ہی کہ سایہ ان کے محکوم سجدہ ساتھ خشوع اور خضوع کے کرتے ہیں وَ لِلّٰهِ سَجْدًا مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا  
 فِی الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَّ الْمَلَائِکَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہیں جو کچھ سچ آسمانوں کے  
 علویات سے اور جو کچھ سچ زمین کے ہی چلنے والوں سے اور فرشتے اور وہ یعنی فرشتے نہیں مگر کرتے عبادت  
 اسکی سے تخصیص ملا انکو کی باوجودیکہ علویات میں داخل ہیں واسطے تعظیم کے ہی یا واسطے طوع اور غیبت  
 انکی کے سجدہ میں اور سوڈا سیکاد ہم لایستکبرون ہی یَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ خَوْفٍ وَّ یَقْعَلُونَ مَا یُؤْمَرُونَ  
 ڈرنے میں فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے کہ ناگہان امارے اور لنگے سے اور کرتے ہیں ساتھ طوع اور  
 رغبت کے جو کچھ کہ حکم کئے جاتے ہیں سمجھ لیجئے کہ یہاں تیسرا سجدہ ہی موقوفات میں ہی کہ بہہ بخود عالم اعلیٰ  
 اور ادنیٰ ہی کہ مقام ذلت اور خوف میں اللہ کو سجدہ کرتے ہیں پس بندہ کو چاہئے کہ اس مقام پر  
 بہہ دو صفیں سید اگر گروہ صاحب میں ملے سدا کر کے اپنے آپ کو رافت ذلیل خوف سے کر سجدہ و رب حلیل  
 ثبایاں میں ہی کہ سجدہ عبادت پیشانی رکھنے سے ہی زمین پر واسطے عبادت کے اور بہہ سجدہ ذوی  
 العقول کا ہی اور سجدہ تدل اور خشوع اور تحیر غیہ ذوی العقول کا ہی وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَجِدُ اِلَیَّ اَنْتَیْنِ  
 اور کہا اللہ نے منت پکڑو معبود و ائین واسطے تاکید کے ہی اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّ اَحَدٌ سوا اس کے نہیں کہ معبود  
 ہی اکیلا یعنی وحدت لازم الوہیت ہی کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہیں قبول کرتا چنانچہ دلالت سے ثابت  
 ہوا ہی پس چاہئے کہ خدا ایک ہو فایا کی فارہیون پس مجھ سے ڈرو سمجھ لیجئے کہ یہاں التفات  
 غیبت سے طرف حکم کے ہی اور بہہ ابلغ ہی واسطے ڈرنے کے وَ لَوْ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَاَلْاَرْضِ اَوْ رِوَسَطِ اللّٰهِ  
 جو کچھ سچ آسمانوں کے اور زمین کے ہی مخلوق اور مملوک وَ لَوْ الدِّیْنُ وَاَصْبَا اَوْ رِوَسَطِ اُسکے ہی عبادت

لازم اور واجب بادرین پسندیدہ یا جزائے دائم غیر منقطع یعنی ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا افغیر اللہ  
تتقون کیا پس غیر خدا کے سے ڈرتے ہو اور حال یہ ہے کہ ضارا اور نافع غیر اسکے نہیں و مما یکرم من  
نعمت من اللہ اور جو کچھ ساتھ مختارے پہنچا ہے نعمت سے جیسی صحبت اور غنائس اللہ کی طرف سے ہے  
ثم اذا امسکم الضر فایکذب بخیرون پھر جب لگتی ہے تکو سختی جیسے مرض اور محظ اور فقر پس طرف اسکے فرما  
 کرتے ہو ثم اذا اکشف الضر عنکم اذ اویق منکم یوسف کون پھر جب کھول دیتا ہے سختی کو تم سے ناگہان  
 ایک فرقہ تم میں سے یعنی کفار سے ساتھ پروردگار اپنے کے شرک لائے ہیں محقق کہتے ہیں کہ شرک  
 یہاں ملاحظہ اسباب ہی کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہو کر وصول عطا اور حصول بلا میں نسبت طر  
 اسباب کے کرتے ہیں نظم ضارا و نافع حق تعالیٰ ہی دلا ہے اسی سے کلمہ منع و عطا جانب اللہ سے ہے  
 خیر و شر کرتے ہیں شرک اسے نسبت بغیر لیکفر و اما لیتهم تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ وہی ہے جس  
 انکو نعمت اور کشف محنت سے فتمنعوا فاضوف تعلون پس انھا و فائدہ یہ امر تہدید کا ہے یعنی اسی کا فروغ و حذر و  
 دنیا میں فائدہ اٹھا لو پس جلد جانو گے آخر کام اپنے کو سمجھ لیجئے کہ یہ بہر تخر و حید ہے کافر و کفر و یجعلون کیا  
لا یعلون نصیباً امان زمانہ اور مقرر کرتے ہیں کافر واسطے اس چیز کے کہ نہیں جانتے یعنی بتوں کہ ظلم  
 رکھتے ایک حصہ اس چیز سے کہ وہی ہے جسے انکو کھیتوں اور چار یا یوں سے چنانچہ سورہ العام میں گذر آیا  
وجعلوا لله ما ذرا من الحرث و لا نعام نصیباً لا یذکر الله لکنکم عما کنتم تقفرون قسم ہی اللہ کی البتہ سوال کے  
 جاؤ گے قیامت کو اس چیز سے کہ تھے تم باندھ لیتے کہ بت خدا میں یا حصہ کھیتوں اور چار یا یوں میں انکا  
 تھرتے تھے و یجعلون لله الینت اور مقرر کرتے ہیں واسطے خدا کے بیٹان تی خرا عہ اور بنی کسانہ کہتے تھے  
 کہ فرشتے و خیران خدا میں اور بنو بلج کہتے تھے کہ حق تعالیٰ نے جن سے بیاہ کیا ملائک پیدا ہو گئے سبحانہ و  
ہم ما یشہون پاک ہی اللہ ان باتوں سے جو وہ دیکھتے ہیں اور واسطے انکے ہی جو کچھ کہ چاہتے ہیں اولاد  
واذا ابشراہم بالانثی ظل و جھم مسودا و هو کظیمہ اور جب خبر دیا جاوے ایک انکا ساتھ پیدا ہو  
 و خبر کے ہو جاوے مہنہ اسکا کالا اندوہ اور شرمندگی سے در میان قوم کے اور وہ پھر ہوتا ہی حصے سے اپنے  
 جو ور کہ کیوں مٹی لائی یتوادی من البقوم من سواہم پھر تائی لوگوں سے بدی اور ناخوشی اس چیز کی  
 سے کہ خبر دیا گیا ہی ساتھ اسکے اور فکر میں ہوتا ہی ایسکے علی الھون امید سے فی التراب آیا  
 رکھے اسکو اور دولت کے یا کارے اسکو زندہ ہیج مٹی کے جسے بنویم اور نصیر کرتے ہیں الاساء ما یحکون  
 خبر دیا ہو برائی جو کچھ کہ حکم کرتے ہیں شرک یعنی و خبر کی انکے آگے کچھ قدر اور حسرت نہیں اور پھر حجاب  
 حق کو اسے نسبت کرتے ہیں لین یمن لا یؤمنون بالآخرۃ مثل الشو واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان



طرف علم کے اور دریافت کے نسقیکم مما فی بطون من بین فریق و دیکنا خالصا سارعا لشاربین  
 ملائے ہیں تم کو اس چیز سے کیچ میوں لکے کے ہیں درمیان سے گوہر کے اور لہو کے دودھ خالص  
 آسانی سے خلق میں گذرینوالا واسطے پینے والوں کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چار پاگھاس  
 کھائے ہیں بیت میں جا کر لکے پکٹا ہے پھر متن طبقے پیدا ہوتے ہیں نیچے کا گوہر درمیان تک دودھ اور  
 کاخون پس لہو کو نہیں جاری ہوتا ہے اور دودھ پستان میں جاتا ہے اور گوہر اپنے محل سے باہر  
 ہی سمجھ لیجئے کہ پیدا کرنے میں دودھ کے خارو گیارہ سے اور نکالنے میں اس کے ساتھ اس صفا اور لطافت  
 کے گوشت اور لہو سے بیت آیت حکمت الہی ہے قدرت حکم پادشاہی ہے قوت القلوب  
 ہے کہ تمامی نعمت ساتھ خلوص لب کے ہے اگر کچھ بھی گوہر اور لہو ملا ہو نعمت تمام ہوا و طبع قبول  
 نکر کے اس طرح معاملہ بند و نکا ساتھ اللہ کے چاہے کہ خالص ہو اگر عبرت ریا و دہو ہو لہو خلوص نہیں  
 نہیں و قبول کو ہوگا کہ جان شرک حنفی رافضی یا جعل و کر ہو ہو تو آئی نہیں صفا جعل ریا میں  
 لوگوں پر رکھی نظری ای رفت نہ ہو میں اپنے عرض کا گذر ہی یافت عمل میں ایک بھی ان  
 دونوں میں سے گریو تو حامل اس کا نہ مقبول و بہرہ ور ہو و من ثمرات الخیل و الاغنام یختارون منہ سکرا  
 قدر قاحسا اور میووں کجوروں کے سے اور انگوروں کے سے لیتے ہو تم اس سے مت کر نیوالی چیزیں  
 اور ذوق اچھا بہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہے یا مرد سکر اسے حرمہ اور انگور جو ابو عبد رح  
 نے کہا ہے کہ اگر نعمت جنت میں سے کہ کو کہتے ہیں ان فی ذلک لایہ لغوم یعلمون تحقیق سچ ان میووں پر  
 اور شرک کے اور فوائد لکے کے البتہ ثانی ہے روشن اوپر قدرت حق کے واسطے اس قوم کہ سمجھتے  
 ہیں بیت سمجھ کر جو دیکھو تو ہر یک گیاہ ہے بر قدرت حق تعالی گواہ و آویز رتک الی الخذل ان الخذل  
 من الجبال یؤتھا اور وحی بھی پروردگار پرے نے طرف مکھی شہد کے یعنی دلیک والیہ کہ پکڑو ہا  
 سے گھر و من الشجر و مما یعرشون اور درختوں سے اور چیز سے کہ بلند کرتے ہیں اور مکان بناتے  
 ہیں لوگ تم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا پھر کھا ہر میوے سے کہ چاہے تلخ یا شیرین ہے مرد چھوڑ  
 ہیں پس حل راہوں پروردگار اپنے کی میں سچ اس حالت کہ فرمانبردار ہو کہ سمجھ لیجئے کہ نگاہان شہد  
 بموجب حکم الہی کے کل عین سے چر کر تکمیر سوگزشتہ و شیرین می کر کرتاں کے واسطے و خیرہ کرتے  
 ہیں سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یخرج من بطون فاشراک مختلفا لوان تکلی عی میوں لکے سے بطریق لعاب  
 پینے کے چیز یعنی شہد مختلف ہیں رنگ اس کے سفید جوان مکھی کا اور زرد میانہ سال کا اور سبز بوز  
 اور سیاہ اور سبز تار ہے بعضوں نے کہا ہے کہ رنگ مختلف شہد کے بسبب اختلاف فضول کے ہیں





زیادتی تو نے گئے ہیں مال میں پھر دینے والے رزق اپنے کو اوپر اُنکے جو مالک ہوئے ہیں سچا مانتے اُنکے  
 بیان اپنے غلاموں کو اپنے مال میں نہین دے گا کیونکہ اگر سوال میں شریک کریں فَهَمْ فِيهِ سَوَاءٌ  
 پس والی اور سوالی سچ مال داری کے برابر ہوں تب یہ ہیں کہ یہ خطاب شرکان عرب کو ہی کہہ لیجئے  
 میں کہتے تھے لبیک لا شریک الا شریک ہو لک حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے غلاموں کو مال میں  
 شریک نہین کر سکتے پس کیونکر رو رکھتے ہو کہ بت میرے شریک ہوں الوہیت میں اِنْ يَخِضُّهُمُ اللَّهُ يَخِضُّوْنَ  
 کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہیں کافر مجرورون بصیغہ غائب قرأت حفص کی ہے اور بصیغہ حاضری  
 اورون کی قرأت آئی ہے اور جب ثابت ہو کہ سب نعمتیں دینے والا وہی ہے پس جسے کہ بتوں کو شریک  
 ٹھہرا وہ منکر نعمت اس کے کا ہوا بیت منکر نعمت خدا ہے وہیاں بھی رکھا شرک کا ہے جو وَاللّٰهُ جَعَلَ  
 لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَاُولٰٓئِكَ يَسْتَكْمِلُنَّ اَسْوَاطَكُمْ فِي الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ  
 وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدًا وَاُولٰٓئِكَ يَسْتَكْمِلُنَّ اَسْوَاطَكُمْ فِي الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ  
 یا اولاد جوہرول کی جو اور خاوند سے رہتے ہیں وَذَرِكُمْ مِّنَ الْطَيِّبَاتِ اور روزی دی ہے تم کو پاکیزہ چیزوں سے  
 اَقْبِلْ بَاطِلٌ يُّؤْمِنُوْنَ وَيَنْعِمُ اللّٰهُ هُمْ يَكْفُرُوْنَ کہا پس سارے باطل کے ایمان لاتے ہیں مشرک اور ساتھ نعمت  
 اللہ کے وہ کفر کرتے ہیں باطل وہ جو بتوں سے عقیدہ رکھتے ہیں یا وہ جو حرام کرتے ہیں بحیرہ وغیرہ اور نعمت وہ  
 جو خدا نے حلال کیا ہے یا باطل شیطان ہے اور وہ جسکی طرف کریدہ میں اور نعمت وجود باوجود حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا ہے اور وہ آپ پر ایمان لائے ہیں وَتَعْبُدُوْنَ مَنْ دُوْنَ اللّٰهِ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَاُولٰٓئِكَ سَيُعَذِّبُ اللّٰهُ  
 وَلَا يَسْطِيعُوْنَ اَنْ يَّعْزِزُوْا اور عبادت کرتے ہیں سو اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے اُنکے رزق دینے کے اسباب  
 اور جس سے مینہ برسا کر اور غلہ اگا کر کھجے اور نہین طاقت رکھتے کہ روزی دیں یعنی کافر تو نیکو بوجہ ہیں اور وہ نہین رزق  
 دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے ہے کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہے اور بری نعمت پیدا کرنا اور رزق  
 دینا ہی سو یہ دونوں باتیں اللہ ہی میں ہیں نہ بتوں میں فَلَا تَقْرَبُوْا اللّٰهَ اَمْنًا لَّهٗ سِتُّ بَيِّنَاتٌ لَّوْ لَا تَدْرُوْنَ  
 سَائِلِيْنَ اَسْطَرَحَ لِيْ كَمَا اَسْأَلُكَ قِيَّاسًا كَرُوْا وَاَوْشَرْتُكَ دُوْبِيَّتٌ جَنَكِيْ نَبِيْنٌ مِّثْلُ اِيْمَانِيْ مِثْلُ اِيْمَانِيْ  
 محال کی نہین مثال اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہے خدا و قول تمہارے کو اور تم نہین  
 جانتے کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لائے یا مثال دیتے ہو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہے کہ اسطرح مثال دی جا سکتے اور  
 تم نہین جانتے پس اللہ تعالیٰ مثال اپنی اور بتوں کا آپ فرمایا ضرب اللہ مثلاً عبداً اَمَلُوْا كَمَا يَكْفُرُوْنَ  
 علی شیخ بیان کی اللہ نے مثال بندہ رسول لے کر ہوا کہ سو امکا تب نہین قدرت رکھا اوپر کسی چیز  
 نفع اور ضرر سے وَمِنْ ذَمِّهَا مَنَازِلُهَا حَسَنًا وَنُفُوقٌ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا اور وہ شخص کہ دیا ہے منہ اسکی اپنی طرف سے

رزق اچھا اور کوئی انکا مزاحم نہیں پس وہ خرچ کرتا ہی اس رزق میں سے چھپے اور ظاہر ہر طرح کے جائز  
اور کسی سے نہیں ڈرتا ہلکے ستون کیا برابر ہوتے ہیں یعنی مساوی نہیں ہوتے غلام بے بس ساتھ تیرا  
اختیار والوں کے پس جب غلام عاجز ساتھ مالک قادر متصرف کے برابر نہیں تو بت کہ عاجز تر مخلوق ہیں  
شرکت اس قادر علی الاطلاق کے کیونکر ہو سکتی میت مانند سے اپنے ہی وہ عالمی شرکت سے ہی ذات  
اسکی عالمی شکست الحجب بے کما حق کہ ایک دن خلوت میں نزدیک ابو العباس فرج کے گیا میں دیکھا کہ یہ میت  
پرستے ہیں اور روتے ہیں اور آہیں بھرتے ہیں سمجھا میں کہ دنیا سے انتقال کرتے ہیں پوچھا میں نے کہ اے  
شیخ کیا حال ہے کہا کہ گیارہ برس ہیں ورمیرا یہاں تک پہنچا ہے اب یہاں سے نہیں گذر سکتا  
حادثہ قدیم کو کیا یائے اور ممکن واجب تک کیونکر جائے میت پرست کے نسبت برابر کیا ہو قطرہ  
طوفان کے ہم کیا ہو بعضے کہتے ہیں کہ یہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہے اور مراد مومن امیر  
المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کافر سے ابو جہل نا اہل الحمد للہ سب خوبیاں اور تعریفیں واسطے خدا ہیں کہ  
کہ دینے والا تمام نعمتوں کا ہے بلکہ اکثر کفر کے بلکہ اکثر یغیبت میں جاتے اور انکی نعمتوں کو  
اور انکی طرف نسبت کرتے ہیں اس مثال دوسرے فرما ہے وضرب الله مثلا رجلین احداهما ابکم لا یقدر علی شیء  
اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دوم کے ایک امین سے کو نکاحی اور جو کو نکاحا اور زاد ہوتا ہے وہ بھرا بھی معر  
ہوتا ہے نہیں قدرت رکھتا اور کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے وہو کل علی مولدہ آیتنا یوحیہ لایات خبر  
اور وہ بوجھے اور مالک اپنے کے جدھر بھی اسکو نہیں لانا بھلائی یعنی کچھ کام نہیں کرانا نہ دلی حقیقت پہنچانا  
نہ جواب جو کہیں اسکو جاتا ہے ہلکے ستون ہو و من یا مرید العبد وهو علی طریقیہ کیا برابر ہوتا ہے وہ کو نکاحا اور  
شخص کہ حکم کرتا ہے ساتھ اضافے کے یعنی حق کوئی اور ہم درست رکھتا ہے اور بعد کرنا ہی جامع قضا  
نیک اور وہ اپنی ذات میں اوپر راہ سیدھی کے ہی اور سیرت اچھی کی اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف منہ  
کرے جلد مقصود کو پہنچے پس جسے کو نکاحے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہیں اس طرح اصنام بے اعتبار  
مساوات ساتھ حضرت پروردگار کے نہیں رکھتے بعضے کہتے ہیں کہ یہ مثال مومن اور کافر کی ہے مراد مومن  
حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورین اور کافر سید بن ابی العاص  
غلام انکا ذی النورین اسکو سلام کی طرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ می بسیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہے کہ  
کفار قریش ٹھٹھے باز ہی سے جلدی قیامت کے آنے کی کرتے تھے یہ آیت اتری و لله غیب السموات والارض  
اور واسطے اللہ کے ہے علم چھپے ہو چھپے آسمانوں کے اور زمین کے میت وہی جا تا غیب کی بات ہے  
علم الارض و سموات ہی یا مراد اس سے مطروحات ہے و اما امر الساعۃ لا کل البصیر اور نہیں حال قیامت کا



یعنی قائم ہونا اس کا یا زندہ ہونا مرد و نکاح دل جلبدی اور آسانی میں مگر مانند چھکے ہلکے اَوْ هُوَ اقْرَبُ  
 بِالْمَوَدَّةِ نَزْدِكُمْ یَعْنِی اللہ تعالیٰ کو قیامت کا قائم کرنا اور مرد و نکاح جانا آسان تر اور نزدیکتر ہے اس سے کہ ہلکے مار و کوب  
 ہلکے مارنے میں دُفعِل میں اور پرہیزاں اور نیچے لانا اور اس میں ایک فعل پس مکن جہ کہ ہلکے مارنے کے اُدھے وقت میں  
 واقع ہوا اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَحْیِی اللہ اور ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہے ایک آئندہ زندہ سب خلق کو  
 کرے گا جیسا کہ بتدریج کیا پس ابتدائے ظہور انکے کی خبر دیتا ہے تاکہ مسد کے طرف معاوہ کے دلیل بکریں اور فرمایا  
 وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا اور اللہ تعالیٰ نے نکال انکو پیٹوں مافون بٹھارے کے سے کہ نہیں جانتے  
 تھے تم کچھ اور نقصان اپنا وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ اور دیا واسطے تمھارے سنا اور دیکھنا اور دل  
 لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو ان نعمتوں پر اَلَمْ یَرَوْا اِلٰی الطَّلَاسِخِ اَنْ فِیْہِ السَّمَاکِیَآءُ یَہْبِیْہِا وِیْہِیوْنَ کُلَّ یَوْمٍ  
 بکریں اور قدرت الہی کے طرف مرغوں کے کہ سحر کئے ہو ہیں واسطے اوڑنے کے جی اور ہر آسمان کے ہوائیں فانی ہو گئیں  
 اِنَّ اللہَ ط ۛہیں تمام رکھتا انکو ہوائیں مگر اللہ بیت خدا تمام ہا جواڑے ہیں ظاہر بظاہر نہ کرنا چاہے  
 اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّعَوِّیْمٍ یَّحْشِقُ جِجَارُی ریندوں کی البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لائے ہیں  
 یعنی ہوں نفع لیتے ہیں اس سے کیونکہ فکر کرتے ہیں کہ اللہ نے مرغوں کو ایسا پیدا کیا کہ ہوا پر اڑتے ہیں اور ہوا کو ایسا پیدا  
 کیا کہ ہر زمین دڑتے ہیں اور وہ انکو تمام رکھتا ہوا میں خلاف طبع انکے کے پس اس فکر کے بازو سے ہوائیں  
 معرفت میں پرواز کر رہشیاں کر امت نشان تفکر ساعۃ تجیر من عبادہ ستین سنہ میں بچتے ہیں کچھ اور فکر کرنا  
 کیا ہے حاصل خیال صغیر اگر ایدل عنایت اسکی ہو جو جی شامل تو مرغ اور سے ہی ہوا سے مل مل وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمْ  
 مِّنْ بُعُوْتِکُمْ سَکَنًا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ جُلُوْدٍ اَلَا نَعَامٌ یُّوْقَا اور اللہ نے کئے واسطے تمھارے گھروں تمھاریسے کہ تمھارے  
 امنی اور لکڑی سے بنے ہو آرا سگاہ کہ وقت اقامت کے امن رہو اور کئے واسطے تمھارے چمڑوں سے جا بوزوں کے  
 گھر یعنی خیمے تَسْتَوِفُوْہَا یَوْمَ طَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِفْاٰمِنَکُمْ کہ ہلکا جائے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لجانے کے دل بہر اور سفر  
 اپنے کے اور دن مقام اور اترنے میں اپنے کے وَفِیْ اَصْوٰہِہَا وَاَبْوَآدِہَا وَاَسْعَادِہَا اَنَّا نَاوْصَاکُمْ بِہَا اور پیدائے واسطے  
 تمھارے بالوں بھیروں کے سے اور بالوں اونٹوں کے سے اور بالوں بکریوں کے سے اسباب غنیمت کے اور بچانے اور نانا  
 خرد فروخت میں انکے ہی ایک مدت تک یعنی جب تک کہ وہ برقرار ہیں اور اُسے نفع لے سکتے ہو یا جب تک کہ  
 تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا لَّکُم مِّنَ الْجِبَالِ اَنۡحَاۡفًا وَاُخْرٰی لَکُم مِّنۡہَا وَاَسْوٰی لَکُم مِّنۡہَا رِجَالًا  
 چمڑے کے سدا کئے یعنی درخت اور پہاڑ اور دیوار اور رے سے سا تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ میں رہو اور واسطے تمھارے پہاڑوں  
 پوششیں یعنی خارا اور سوراخ کہ امن سکونت کرو وَجَعَلَ لَکُم مِّنۡ سَرَابِیۡلٍ تَقِیۡکُمُ الْخَرَّ وَسَرَابِیۡلٍ تَقِیۡکُمُ النَّاسَ وَاَسْوٰی  
 تمھارے کرنے کے اور پشم اور صوف وغیرہ سے کہ بچانے ہیں لکڑی اور سردی سے ذکر سردی کے واسطے اکتفا احد الضیق





کیا اور دونوں میں سے اس واسطے لائے کہ بلاد عرب میں گمراہ زیادہ تر افسوس کے واسطے تھکا کر دے کہ جسے زور  
 وغیرہ کہہ جاتے ہیں کہ تم کو معاف کر دیتا ہوں کہ کذلک یتیم نعمتہ علیکم اعلکم تسکون جیسے یہ تم میں سے  
 اس طرح تمام کرتا ہے نعمت اور نیکی چنی کو اور پرستار کے لئے کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو جاؤ اسکے کہ فَاِنْ تَقَوُّا فَاِنَّمَا عَلَیْکُمْ  
 الْبَدَاحُ الْبَیِّنَاتُ پس اگر پھر جاؤ اسلام سے پس سو ایک یہ ہیں کہ اور تیرے پیچھا دینا ہی پیغام کا ظاہر ہے تو پیغام کو کونجا  
 دیا پھر عرض اٹھا تم کو کچھ زبان نہیں کرنا یعنی فَوْنُ نَعْمَتٍ اَنْتُمْ یَسْتَوُونَ فَاَنْتُمْ اَکْثَرُکُمْ الْکَافِرُونَ چاہئے کہ میں شرک  
 نعمتیں اللہ کی کہ کئی گئی ہیں اور پرکے اور اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی سے میں پھر نکال کر رہتے ہیں تو ساتھ عبادت کرنا  
 غیر شرم کے یا کہتے ہیں نعمتیں اللہ سے دین میں تو بخیر شفاعت سے یا سختی میں اقرار کرتے ہیں آسانی میں انکار کرتے ہیں  
 یا زبان سے مقرر اور دل سے منکر اور ہر کس کی کہ نعمت اللہ کی بنوت حضرت صلی اللہ وسلم کی ہو کہ انکو بجزوت سے  
 چاہا تو یہ اور عباد منکر ہوئے اور اکثر ان کے کافر ہیں یعنی سب کافر ہیں سو انہوں اور صبیان کا وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ تَحْتِ  
 اَکْمَفِ سَیِّئَاتِهِمْ اُنْمٌ لَا یُؤْذِنُ لَیْلَیْنِ کَافِرٌ وَاُولَئِکَ یَسْتَعْجِلُوْنَ اور جہنم کہ تھر کر نیگے ہم ہر امت میں پیغمبر اسکے کو گواہ اور  
 ایمان کے اور کفر کے کے پھر نرا دین دیا جاوے گا واسطے ان لوگوں کے کہ کافروں عذر چاہئے میں یا دنیا کے پھر تھے  
 میں اور نہ و عذر انکا قبول کئے جاوے گے نہ انکو اجازت عذر کر نیگی دینگے اور نہ عذر انکا قبول کر نیگے لکن عذر کر نیگے  
 وَاِذَا دَاوَالَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابُ ابَ اور جس وقت کہ دیکھیں گے دن قیامت کے وہ لوگ کہ کافر ہیں عذاب کو دوزخ اور ان  
 والے جاوے گے اور فرما دیکر نیگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہے گے فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَکَلَّھُمْ یَنْظُرُوْنَ پس یہاں  
 کیا جاوے گا ان سے عذاب اور نہ وہ دھل مئے جاوے گے یعنی کوئی ان سے عذاب پھوڑ نیگے وَاِذَا دَاوَالَّذِیْنَ اَکْثَرُکُمْ  
 شَرَّکَا اُنْمٌ اور جس وقت دیکھیں گے قیامت کو وہ لوگ کہ شرک لائے ہیں شرکوں اور پوچھو یعنی ہو تو کہ وہ شرک اللہ کے  
 قَالُوْا رَبَّنَا هَؤُلَآءِ شَرَّکَاؤُنَا الَّذِیْنَ کُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِکَ کہیں گے اے پروردگار ہمارا یہ ہیں شرک ہمارے وہ جو تھے ہم جا  
 کرتے تھے ہم سوائے اور حکم انکا سے تھے ہم سچ کفر کے قَالُوْا اَللّٰھُمَّ الْقَوْلُ اِنکُمْ لَکَاذِبُوْنَ پس والے سے پھر  
 ان کے بات یعنی اللہ تو نہ لو کہ بالکر کا وہ جواب دینگے کہ حقیق تم البتہ جھوٹو ہو ہرگز نہ منے تم کو نہیں کہا تھا کہ تم ہو کو پوچھا تم کو  
 نہیں پوچھتے تھے بلکہ اپنے ہو کی پرستش کرتے تھے تب ان میں سے کہ رضاری اور یہود اور بنی مدج عیسیٰ اور غیر اور مالک  
 عظیم السلام کو بہشت میں دیکھیں گے اور خود دوزخ میں ہو گے کہیں گے اے پروردگار پوچھتے تھے ان کے امر سے پھر وہ دونوں پھر اور  
 فرشتے کہیں گے تم جھوٹو ہو وہ شر مندہ ہو گے وَاَقْعُوْا اِلَی اللّٰھِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰھُ وَاِلَیْہِکُمْ طَرَفُ الْحُسْکِ اور ان کے صلح اور گناہوں کا  
 اقرار کر نیگے یا اسلام لا نیگے اور پھر نفع نہ کر گا عیب و اہل کفر جو کار نہ مانے اے اس کا حق دوزخ و ضلّ جہنم کا کافر  
 یَعْرِضُوْنَ اور کھو جاوے گی ان سے وہ جہنم کہ تھے باندھ لیتے جھوٹ شفاعت اور مددگار تہوں کے سے کہو کہ وہ بچائے شفاعت دیکھیں گے  
 ان سے سماعت الدین کفر و اصد و اعراب سبیل اللہ نہ اُنم عذابا فوق الْعَذَابِ بِمَا کُنُوْا یُفْسِدُوْنَ وہ لوگ جو کافر ہوئے



ساتھ خدا کے اور بند کا انھوں نے لوگوں کو راہ خدا کی سے لینے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے و یا زیادہ دینے  
 ہم انکو عذاب اور عذاب کے سبب اس کے کہ تھے منع کرتے لوگوں کو اسلام سے فساد کرتے پس ایک عذاب کے کفر پر دوسرے  
 لوگوں کو اسلام کے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہیں کہ زیادتی عذاب کی ساق اور بچھوڑے بڑے قذ کے ہونے  
 کہ انکو کاٹنے کے اور وہ اُسے بھاگ کر آگ میں جا چھٹکے زاد المسیر میں ہے کہ پانچ ہزار اذومات کلا کر ہا دینے  
 تین ہزار میں مقدار سات شب کے شبہا دنیا سے انکو عذاب دینے کے اور دو ہزار میں مقدار ونے روزانہ  
 دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ زیادتی عذاب کی ساتھ زہر ہر کے ہوگی واللہ اعلم وقویہ نبعت فی کل لایہ  
 شہیداً علیہم من انفسہم اور یاد رکھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کو کہ کھڑا کر نیلے ہر سچ ہر است  
 گواہ اور قول اور فعل ان کے کے نفس ان کے سے یعنی اس پیغمبر کو جو ان پر مبعوث تھا وجنابک شہیداً  
 علی اھلہ واولا وبنیہ بخل گواہ اور اس گروہ کے یعنی امت تیری کے کہ تصدیق پر مومنوں کے اور تکذیب  
 کافروں مشرکوں کے گواہی دیگا تو دنا علیک الکبت تبیاناً لیکل شیء اور تباری ہمنے اور پر تیرے  
 کتاب قرآن بیان کریں والا ہر چیز کو امور دین کے ساتھ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے کہا ہے کہ بیان  
 اس چیز کا کہ محتاج الیہ ہوتے عیادت سے سچ احکام منصوصہ کے ظاہر اور وہ جو ثابت ہو اسے ساتھ سنت  
 اور اجماع اور قیاس کے اسکا مرجع بھی قرآن شریف ہے کیونکہ ہم کا سورہ میں ساتھ متابعت پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے کہ اطیعوا الرسول فرمایا ہے اور آگاہ کیا ہے بھلو اور اجماع کے ساتھ ہتدید کے اور ترک  
 اس کے کے کہ متبع غیر سبیل المومنین اور ساتھ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاسی ہے ارشاد کیا ہے  
 کہ فاعقبہ وایا ولی الابصار پس قرآن شریف بیان کریں والا ہر چیز کا ہوا وھدی ورحمۃ وکبریا للمسلمین  
 اور ہدایت اور رحمت اور بشارت جنت واسطے مسلمانوں کے خاص ان الله یأمُر بالعدل لیتحقق اللہ تعالیٰ  
 حکم کرنا ہے ساتھ عدل کے یعنی ساتھ توسط کے ہر چیز میں خواہ اعتقاد میں جیسے توحید کہ متوسطی درسا  
 تعلیل اور تشریح کے اور قائل ہونا ساتھ کس کے کہ متوسطی درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل میں جیسے تعبد  
 ساتھ آوائے فرائض کے کہ متوسطی درمیان بطالت اور ترہیب کے اور خواہ اخلاق میں جیسے جود کہ متوسط  
 ہے بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسطی درمیان جبن اور تھور کے والا حصان اور حکم کرنا  
 ساتھ نیکی کے سچ طاعت کے یا محبت کیمت جیسے نوافل پر تھا یا محبت کیفیت جیسی کہ حدیث شریف میں  
 ہے تعبد اللہ کا نہایت ترہایت جان اعمال ہے حضور خدا کہتے آسان ہیں اسکو دلا وایا غزی  
 الفرج اور حکم کرنا ہے ساتھ دینے قرابت والوں کے وہ چیز کہ جس کے محتاج ہوں وہ بھی عن الغشاء و  
 المنکر والیغی اور منع کرنا ہے بھائی سے جیسے زنا اور لواطت ہے اور فعل نامعقول سے جیسے مارنا اور

لوٹ ناپی اور کشتی سے جیسے اپنے آپ کو بڑا جانتا اور تکبر کرنا ہی بَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَذَكَّرُونَ نصیحت کرتا  
 اٹکو اللہ ساتھ امر اور نہی کے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت جامع خیر اور شر کی ہے کوئی بھلائی نہیں  
 کہ اس میں نہ ہو یعنی اسکے مامورات میں داخل ہے اور اس طرح کوئی برائی نہیں کہ اسکے منہیات میں  
 مندرج نہ ہو اس لئے اسکو آخر خطبہ جمعہ میں پرستے میں عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول میں شرم سے  
 حضرت کے فرمایا نیکے ایمان لایا تھا ولین تھا یہاں تک کہ ایک دن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی جو  
 شدہ میں ہے کہ حساب دور ہو اور دین اسلام کی تصدیق کی میں نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید پیغمبر کے گھر ہی  
 اوشقی کہا اے پیغمبر میرے پیغمبر پر کھ پھر رہی ہیں کجا کہا واللہ اس میں حلاوت ہے اور یہہ قول شبر کا نہیں اور ابو جہل نے  
 یہہ آیت سن کر کہا کہ خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہی لکھا ہی کہ سب اسلام کا الہم  
 بن ضعی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سے خط ہی آیت ہے اور یہاں مامورات اور منہیات اس آیت کے میں علماء کے  
 بہت قول ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ عدل کلمہ شہادت ہے یا فقی شریعت ہے یا طاعت ہے یا جہد میں یا ایضاً  
 یا ادائے فرائض ہے یا شویہ حقوق میں ہے یا حکم کرنا ساتھ حق کے ہے اور احسان الخام ہے یا در گذرنا گناہوں سے ہے  
 یا صبر کرنا امر اور نہی سے ہے یا ادا کرنا نواہل کا ہے یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہے یا اخلاص کرنا عمل میں عیادت بدوچ  
 عبادت کے ہے یا ایثار کرنا اور پر غیہ کے ہے یا دوست رکھنا واسطے اور کے ہے وہ چیز کہ دوست رکھنا واسطے  
 اپنے اور بد جانتا واسطے دوسرے کے ہے وہ چیز کہ بد جانتا ہے واسطے اپنے اور ایثار دہی القرنی صلہ رحمی ہے اور  
 نیکی کرنا ساتھ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہو تو خدمت گذاری کرنا ہی انکیجا ساتھ تن سے اور اگر ضعیف  
 اور عاجز ہو تو دعا کرنا ہی انکے حق میں اور خشناننا ہی مادہ و فعل بدی جو پوشیدہ کہ میں یا بخل ہے یا امانت شرع کی ہے  
 یا افراط گناہ میں ہے یا وہ ہے جس پر حد شریعت میں مرتب ہے یا مخالفت ہے درمیان قول اور فعل کے اور تکبر  
 وہ ہے کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع میں جسکی وجہ ثابت ہو یا جبر و عید الہی مقرر ہو یا ختم خدا پر ہو یا اصرار گناہ پر  
 اور بغی ظلمی یا کبری یا تعظیم اور برائی اپنی بسبب ہے یا عیب لوگوں کے نکالنا میں یا غیبت کرنی ہے یا طعن  
 مسلمانوں پر کرنا ہی یا تجا ورتن سے ہے طرف باطل کے لکھا ہے کہ استقامت ملک کہ ساتھ میں حیرون مامور ہے  
 ہے اور اضطراب اسکا ساتھ میں حیرون منہی غیہ سے اور ان چھوں کے میں مامور ہے اچھے منہی غیر کے برے  
 چنانچہ عدل کا مژدہ اور نصرت ہی احسان کا پھل تنا اور بدعت ہے صلہ رحمی کا فائدہ الش اور الفت ہے اور  
 خشنان کا مژدہ ہے دین دنیا میں منکر کا پھل اٹھنا اعدا کا ہی بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزوں سے ہے بعضوں نے  
 کہا ہے کہ عدل توحید ہے اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انسا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درود بھیجا انہر اور  
 ایثار دہی القرنی محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے رضی اللہ عنہم اجمعین و بیٹھ میں ہے کہ عدل فعل

میں ہے اور احسان اقبال میں بس نکلیا جانتے مگر وہ جسمیں عدل ہو اور نکلیا جاتے مگر وہ جسمیں احسان  
 حقائق سلجھیں کہ محنت کا لفظ بہتان اور جو برائی کہ افعال میں ہو اور مسکرمعاصی اور جو بدی کہ افعال  
 میں ہو جو بحر الحقائق میں ہے کہ عدل وہ ہے کہ جو محکمہ دیا ہے آلات جسمانی اور قوارح جانی اور علوم اور اسوا  
 سے سب کو راہ حق میں اور طلب حق میں صرف کرے کہ طلب غیر میں صرف کرنا ظلم ہے اور احسان وہ ہے کہ  
 جو نیکی ہو کہ قول اور فعل میں بحال اسے تو اور ایسا ذمی القربی بہت ہے کہ اپنے نزدیکوں سے بھلائی کرے اور  
 نزدیکوں سے نفس تیرا ہے اسکو ہمالک ہو ہے بجا اور فحشا وہ جس سے کہ محکمہ خدا سے باز رکھے اور مسکروہ  
 کہ گمراہی اور بدعت اس پر مشرب ہو اور بغی صفات نفسانی میں انکو پختہ ہوتے کہا کہ قواعد سلوک درستی  
 پاویں کیونکہ حکم اعداد وک الذی بین جنیک بدترین دشمنوں کا نفس ہے نظم نفس پیدا و کافر ہے  
 اسکی صداوت ظاہر ہے بیچم کے بہہ آشوبش میں آہ نہ کرتا ہے باد و تباہ نہ تن میں اسکا گھر ہے بنا نہ کیونہ  
 چلاوے حکم اپنا نہ اٹھتے ہیں جو کبر و عناد نہ اس کے ہی سب میں شروفساد نہ دلکی تسبی کر کے خراب نہ بیٹھا ہے  
 خود ہو نصرت یاب نہ سچ بہہ مثل ہے رافت ملے نہ گھر کا بھیدی انکا دھڑے و اقوال بعد اللہ اذ احلہ تم  
 اور یوراکر و عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم مراد اس سے عہد الست کا ہی یا پر عہد کہ در میان کو گونج اور واضح ہے  
 ہے کہ تیرول آیت کا اس جماعت کے نشان میں ہے جسے حضرت س کے میں عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانوں کا  
 دیکھ کر چکے گئے تھے شطان نے جانتا تھا کہ انکو فرض و ناکہ نقص عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کر سن اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت نازل کر کر انکو ثابت رکھا اور پرفا عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو ولا تنقضوا الايمان بعد توكيد  
 اور مت توڑو تمہو کو پیچھے مضبوطی انکی کے یعنی عہد کو مت توڑو بعد مضبوط کر نیکیے ساتھ تمہو کے وقد جعلتم  
 الله عليكم كفيلًا اور حال یہ ہے کہ کیا ہے تم نے اللہ کو اور عہد لینے کے ضامن باگواہ ان الله  
 يعلم ما تفعلون تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم نیت اسکو سب معلوم ہے کچھ ہمیں شک  
 مت لاؤ تم نہ عہد کر کر توڑنا کھا کر تم بھر جاؤ تم ولا توفوا انا لانی نقضت عن طهار من بعد قومه انکما اور مت ہو  
 تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا کانتے اپنے کو یعنی ناروں کے پیچھے قوت اور مضبوطی کے ریزہ ریزہ لکھا ہے کہ عرب میں  
 ایک عورت تھی نام ہکار بطہ یا ر بطہ یا خطبہ تھا اور لقب حمقا یا جوا یا جوا اسکی بہت لونڈیاں تھیں صبح دوپہر  
 سوت آپ بھی کا بیٹھا اور لونڈیوں سے بھی کتوالی تھی بعد دوپہر کے اولتا بل سوت کو دیکر حراب اور ٹکرے ٹکرے  
 کر دیتی تھی ہمیشہ ہی عادت اسکی تھی حق تعالیٰ نے عہد باندھ کر توڑنے کو اس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کر دیتی  
 تھی اس طرح تم سر سے عہد کو مت توڑو تو کہ حکم اوفو البعیدی اوفو البعید کم کے جزا و فایا اپنے کی یا و سک و فاعہد جا اس  
 تو مت توڑ عہد اپنا کہ حکم اوفو البعیدی یہ ہے مت چھوڑ عہد اپنا تخذون ايمانکم دخلنا بکم ان نلون امرہی کر دیتی میں

کہتے ہیں کہ عہد اور قسموں کی کوئی نیا سنت اور عذر اور مکر درمیان مختار ہے اسوے کہ ہو کوئی کہ وہ کفار کا وہ گروہ  
 دوسرے سے عذر اور مال میں ایسے مسلمانوں سے مراد ہیں کہ قریش کو مسلمانوں سے زیادہ اور مال کو ان کے افرو  
 بیکھ کر جاتے تھے کہ قرب اور حیل سے معاش کریں اِنَّمَا يَبْكُوْا كَمَا بَكَتْ لَكُمْ اٰلَةُكُمْ يَوْمَ تَمُوتُوْنَ یہ سوال کے نہیں کہ آزمائش کرنا ہی کلمہ  
 اللہ ساتھ وفا عہد تو کہ لوگ معلوم کریں کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر کون ثابت رکھتا ہے وَيَكْفُرُوْنَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ  
الْفِتْنَةُ مَا كُنْتُمْ خَيْرَ تَحْلِفُوْنَ اور اللہ بیان کر گا واسطے مختار کے دن قیامت کے جو کچھ کہ ہو تم چاہے اس کے تحمل  
 کرتے بعث اور جاس وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَحَمَلَكُمْ اُتَمَةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ تَبَدَّلُ مِّنْ نِّسَاؤِكُمْ يَوْمَ تَعْلَمُوْنَ اور اگر چاہتا اللہ کہ دنیا  
 تکو است ایک متفق اور پرین اسلام کے لیکن گمراہ کرنا ہی جسے جاتا اور راہ دکھاتا ہی جسے جاتا وَلَكِنَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ  
 اور اللہ پوچھے جاوے کہ تم تم میں اس چیز سے کہ تھے تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰمَكُمْ دَعْوًا لِّبِكُمْ فِرًا فَعَدَّ بَعْدَ تَبْوِطِكُمْ  
 اور است کلمہ قسموں کی کو عذر اور مکر درمیان اپنے ایک دوسرے پس لغزش کھا جا بیگ قدم مختار راہ اسلام بعد نیا  
 ہو اس کے وَقَدْ وَقَعَا السُّوْرَ بِمَا صَدَقْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اور چھو گے برائی اور رنج دنیا کا سبب اس کے کہ بند کیا تھے  
 راہ خدا کی سے یعنی وفا عہد وَلَكِنَّكُمْ اَبْغَضْتُمْ اور ہو گا واسطے مختار عذاب بڑا آخرت میں سمجھ لیجئے کہ یہ ہم ہر  
 عظیم واسطے صفحہ اہل اسلام کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر حواس اور قریش اللہ وعدہ کرتے تھے  
 کہ اگر سارے دین میں تم آؤ تو بہت فائدے تمہیں پہنچاویں حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَنْتَرُوا اَبْعَدَ اللّٰهِ تَمَّا قَلِيلًا  
 اور است مول لو بد کے عہد اللہ کے اور بیعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مول پھوڑا یعنی جو قریش کچھ مال دینے کا کام وعدہ  
 ہیں اِنْ مَّا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَن كَانَ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا ہی نعمت دنیا کی سے اور ثواب  
 آخرت کے سے وہ بہتر ہی واسطے مختار اس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہیں اگر سو تم جانتے ماضی کہ بیعت  
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بِاَظْفَرُ جو کچھ نزدیک مختار ہی مال دنیا کے سے تمام ہو جا با ہی اور جو کچھ نزدیک خدا ہی خزانوں  
 رحمت کے سے باقی رہنے والا ہی صوفیہ وجود کہتے ہیں کہ جو عین حیا عیان موجودہ فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا ہے  
 بیت من حیث الحقیقت ہے کہ عبادت ظہور حق سے ہی صورت مظاہر ممکنات میں اور اسکو تجلی شہودی کہتے ہیں  
 دوسرے من حیث الشخص او تعین اور اس حثیت سے اسکو ممکن کہتے ہیں اور خلوقی نام رکھتے ہیں اور تمام  
 اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسکو منسوب کرتے ہیں غیر نظم و کھانا بالشکل و پوست ہی نہ منسوب  
 میں ہی ایک دوست ہی انکا ہی ماحذم نفع بیان نہ اسکا ہی ماحذہ باقی نشان نہ اعتبار اول آخر میں حیا  
 اعتبار آخر اول حیا ان وَلَكِنَّ بَيْنَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ جزا دیوے ہم ان لوگوں کو  
 کہ صبر کرتے ہیں فقر اور فاقہ پر یا تکلیف پر یا از اگر کفار یا عہد اور ایمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کر کے  
 صبر کیا اور عہد سے پھرے دیئے ہم انکو ثواب انکا کہ نعم بہت ہی یا ثواب دو چند ساتھ بہتر اس چیز کے کہ تھے اخلاص

عمل کرتے نفس زائد ہیں جس کا اگر ایک کی امن سے سوطاعت ہو ایک جس سے جتنی نماز روزہ یا زکوٰۃ یا صدقہ  
 اور ایک ان سو میں سے بہتر اور تمام تر ثواب اتنی ایک کا کہ بہتر ہے تمام دین کے ہم اور باقی کو بھی قبول کر لیا  
 ہر ایک کا برابر اس بہتر کے عطا کریں گے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرْنا اَنَّا نُوَفِّيْهِ وَاَوْفَوْاْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ حَيٰوةً طَيِّبَةً  
 جو کوئی کام کرے اچھا مگر سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کہ وہ عمل خیر ایمان کے ثواب نہیں لکھا اس  
 زندگی دین کے ہم کو زندگی پاکیزہ یعنی رزق حلال دین کے کھانا دینا اس کا ایک ہو یا حیوۃ طیبہ عطاوت طاعت کی  
 جس یا قناعت اس قدر کہ محتاج جس یا عمل صالح جس یا عاقبت جس یا رضا بقضا حق اور ایک قول یہ ہے  
 کہ حیوۃ طیبہ میں ہو گی کوئی نہ زندگی دنیا کی غیر نقصان اور نقص کے نہیں سمجھتے بلکہ کہ نظم و ضبط طیبہ یا خیر  
 یا در کھد ایک کو اگر جس کچھ تیر پہلے عرفان خدا ہوا ایمان نہ پھر جس ہو کہ کچھ صدق مقام نہ ملے جو خدا جو ہو وقت  
 ماسوی اللہ سے ہوا عرض اسی زوفا تھا حق سلمیٰ میں جس کہ حیوۃ طیبہ استغاثی ماسوی حق سے سخت  
 نوا کا ہوا سے کرانیا اتنی ہی ہوس جس بس نہ تیرے رافت کو کچھ تجھ بن نہیں درکار یا اللہ و لہجہ بنیم  
اَجْرُهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ ملا دیوں گے ہم کو ثواب انکا ساتھ بہتر اس چیز کے کہ تھے وہ  
 کرے فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس نہ پناہ مانگ  
 ساتھ اللہ کے شیطان رائدے ہوئے سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور یہ مروی ہے استجاب  
 جس بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک قول مام قریبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا جس  
 کہ استعاذہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض تھا اور استیروا واسطے اقتداء انہی کے سنت جس اور باقی بیان اس کا اول  
 سورہ احمد میں گذرا اِنَّ لِّلّٰهِ سُلْطٰنًا عَلٰی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَوْکُنُوْنَ تحقق شیطان نہیں واسطے  
 علیہ اور تسلط اور ان لوگوں کے کہ ایمان لائے کیونکہ وہ ساتھ اللہ کے پناہ پکڑتے ہیں اور اوپر سرور و کار  
 کیونچہ دفع و سواش کے کے توکل کرتے ہیں اِنَّا سُلْطٰنًا عَلٰی الَّذِیْنَ یُحٰکِمُوْنَہُ وَالَّذِیْنَ ہُمْ بِہِمْشِرُوْنَ سواش کے  
 نہیں کہ تسلط اس کا اور ان لوگوں کے جس کہ دوستی کرتے ہیں اس کی اور سواش کا قبول کرتے ہیں اور وہ لوگ  
 کہ وہ شیطان کے شرک لائے ہیں ساتھ خدا کے یا میر کی صمیم طرف خدا کے جس یعنی ساتھ خدا کے شرک  
 کرتے ہیں لکھا جس کہ جسے احکام منوح ہوتے تھے تو کفار ملے گئے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 یاروں سے ٹھٹھا کرتے ہیں ایک دن ایک کام کا امر کرتے ہیں دوسرے دن اس سے نہیں کرتے میں غالب ہے  
 کہ اللہ برافر کرتے ہیں اپنی طرف سے بابتیں لائے ہیں یہ آیت اتری وَ اِذَا بَدَلْنَا لَئِمَّةً مَّکٰنًا اَیُّہٗ وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا  
یَعْمَلُوْنَ اور جب بدلتے ہیں ہم ایک آیت مانتی کو حکم ایک آیت منوح کے اور اللہ جانتا جس چیز کو  
 کہ آتا رہا جس نسخ سے واسطے مصلحت بندوں کے قَالُوْا اَلَا اِنَّا اَنْتُمْ مَّقِیْرٌ لِّہِمْ کہتے ہیں کہ فرسوا کہ نہیں تو بانڈ





لئے والا ہی دروغ اور اسنی طرف کتابی بل اکثر ہم لا یعلمون نہایت جو یہ کہتے ہیں بلکہ  
اکثر ان کے نہیں جانتے حکمت نوح کی اور اثبات احکام کی قل تو کہ روح القدس من ربک یا نوحی کہہ  
ایمانی قرآن کو روح پاکہ روئے کہ جس میں علیہ السلام پروردگار ترے کی طرف سے ساتھ ہی کے لیتے  
الذین آمنوا تو کہ ثابت رکھے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور اعتقاد انکاساتھ ساتھ ہی کے اس طرح کہ  
کہ کلام الہی جانیں اور صلاح اور حکمت اس میں ہجائیں وَهْدَى وَتَشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ اور زول قرآن کا واسطے برات  
کے ہی اور ثبات واسطے مائون کے ساتھ ہی کے حدیث میں ہی کہ عام حضری کا غلام روحی تھا  
جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور بر اوریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے حضرت جب اُدھر سے  
گذرتے تھے ان کی قرأت سنتے تھے یا طائش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا عیسیٰ یا عیسیٰ یا عیسیٰ یا عیسیٰ  
اور اصح یہ بھی کہ انوکھ کو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر قرآن لکھتا تھا قرآن  
کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام سے کلام میکہ کر ہم سے کہتے ہیں یہ آیت نازل ہوتی  
وَلَقَدْ نَعَّمْنَا اَنْتُمْ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِعِلْمِهِ نَبَشْرًا اور تحقیق ہم جانتے ہیں یہ کہ وہ کہتے ہیں سو اس کے نہیں کہ  
سکھاتا ہی کہ کو آدمی یعنی جبر یا انوکھ لسان الذی یلحدون الیہ اعجی وَهَذَا السَّانُ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ زبان  
اس شخص کی کہ بڑی کرتے ہیں یعنی گمان کرتے ہیں طرف کے کہ لکھتا ہی عجمی غرض اور یہ قرآن  
زبان عربی ہی روشن کہ تم باوجود فصاحت کمال اور بلاغت تمام کے شاعر اور طبی عربی ہوشیار کے ایک  
آیت بنائے میں عاجز ہوں یہ دعویٰ تھا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت و بلاغت کا حضرت کو لکھتا ہی  
جس کو باہی ظاہر ان الذین لا یؤمنون بآیت اللہ کہ یہ قلیل اہم اللہ و حکم عبد الیمہ شخص مذہب لوگ  
کہہ میں ایمان لائے ساتھ آتوں کتاب اللہ کے اور نہیں تصدیق کرتے کہ اللہ کی طرف سے ہیں نہیں بہت  
کر یا انکو اللہ طرف نہجائے مابہشت کے اور واسطے ان کے ہی عذاب درد کو والا آخر میں واسطے کفر کرنے کے  
ساتھ قرآن کے اور انت اقر الی کر نیلے اور بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہ بھی کہ منقری وہی ہیں نہ  
اٰمَنَّا بِقُرْآنِ الْكَذِبِ الْذِّنْ لَا یُؤْمِنُونَ بِآیَاتِ اللہ سوا اس کے نہیں کہ باندھ لیتے ہیں جو تھو  
لوگ کہہ میں ایمان لائے ساتھ آتوں خدا کے یعنی قرآن کے اور کہتے ہیں کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ہی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ اور یہ لوگ منقری وہ ہیں جو تھو بولنے والے کہ کہتے ہیں ایمان شریعت  
فی الحقیقت دروغ گو ہیں وہی نہ جو ہم پر باندھتے ہیں دروغ نہ حدیث میں ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بنو کو جھٹلایا تو قریش کمانان درویش کے اندکے درجی ہوئے جس سے طلال در حجاب  
اور عمار اور مان باپ عمار کے یا سر اور وسمیرہ اللہ علیہم اور انکو زبردستی کفر میں ڈالنے لگے لکن وہ سلام ثبات

قدم تھرخ اٹھائے اور دین سے نہ پھرے یہاں تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بڑا فقی اور ضعیف  
بدن کے نسب تحمل انداکا تکبر کے ان کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے پھیرا ہوا فرمایا غلطی عمار سے قدم تک ایمان سے بھری  
اور ایمان گوشت اور خون اس کے من رہا ہی عمار رضو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے  
اسنے دست مبارک اپنے سے اتنا وان کے پوچھے اور کہا اگر پھر آوین مجھے باکرہ تو میرا واسطے اس کے ساتھ  
اس کلمے کے اور یہ آیت اللہ نے امار کی کہ من کفر بآلہ من بعد ایما ذہ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے  
مجھے ایمان اپنے سے اور مرد ہو جاوے حفظ اور طوع اور مقیش اور مثل اس کے اللہ کے غضب میں ہے  
الَا مَن كُفِرَ وَوَقَّيْتَهُ مَطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ مَرَّو كُفِيَ كَذِبُ رُسُلِي كَمَا أَرَامُ رُبَّ رَاهِبٍ أَتَمَّ يَمَانُ كَيْ  
اور عقیدہ اس کا نہیں پھر جب عمار رضو والکن من شرح یا الکفر صد دافعہم غضب من اللہ اور لیکن شخص  
کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے تینہ اسکا یا کھو لے ساتھ کفر کے سینے کو یعنی جو خوش ہو کر کفر میں آوے اور پھر  
اعتماد لاوے پس اور اس کے ہی غضب اللہ سے وطم عند آب عظیمہ اور سلطان کے کج غلب بڑا  
سب گناہ بریکے کہ ارتداد ہی ذلک ہمہ عذاب عظیم یا پھر انا انکا دین اسلام سے یا تھم استجوا الحجة اللہ نیا  
على الآخرة وان الله لا يهدي القوم الكافرين بسب کے ہی انھوں نے دست رکھا زندگانی دنیا کو آخرت  
آخرت کے اور دوسرے اس واسطے ہی کہ نہ نہیں جاننا کہ دست کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار  
کو یعنی مردوں کو اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبہم وسمعیہم وابصارہم ہر لوگ وہ نہیں مہر لکھی اللہ نے  
اور دلوں کے لئے کے تو کہ حق بات نہ سمجھیں اور اور کانوں ان کے کے تو کہ حق بات نہ سنیں اور اور انھوں نے  
انہی کے لئے نشان قدرت حق کی نہ سمجھیں اولئک ہم الغفلون اور ہر لوگ وہ من غفل لاجم انھم فی الآخرة  
ہم الخاسرین نہ نہیں تک یہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی میں ٹوٹا یا نیلے کیونکہ برابر عمر بازار دنیا میں  
کھو کر حق دست گئے میں نظم مانگے حالی دل برا آخرت کے نہ یہاں سے لئے دولت نہ کچھ حشمت کے نہ کیوں  
نہ غصے میں نہ دست انکو ہونا کج و غم سے نیت قیامت انکو ہونا پاس کچھ رکھتے نہیں مہر میں نہ نے بصاعت  
نے مدونے مہر میں نہ آمد اس بازار میں دست ہی نہ لائی ہی سو سو طرح شرمندگی نہ تھہ ان ذلک للذین  
ہاجر وامن بعد ما فتنوا کچھ تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگوں کہ ہجرت کرے میں طرف پیچھے جسے جہا  
اور عیب اور لال رضی مجھے کے کہ انداؤں کے کفار کے ساتھ سے تم جہاد و اوصبر و الان ذلک من بعدھا  
لنغور و نرجم پھر جہاد کیا انھوں نے اور کیا اور جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے  
النبی خیر من والا ہی ان سے گناہ پہلی مہر میں ہی توفیق طاعت کی لگا انکو زمان آئندہ میں یوم قاتی کل





مہربان ہے سچ رحمت اسکے کہ وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لکھنا کہ یہ خدا کا اور ہے کہ وہ اپنے  
 خیر کے بیان کرتے ہیں زبانیں تمہاری جھوٹھ اور وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں بہ حلال ہے یعنی جو سٹ میں بہ  
 سائبہ کے ہو حلال ہے مردوں پر مارے اور بہ حرام ہے یعنی جو گندہ عورتوں پر مارے اور کہتے ہو  
 کہ بہ حلال اور بہ حرام ہے لَيْسَ ذَا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ تو کہہ مائدہ اور اللہ کے جھوٹھ کہ اللہ نے ہمیں بہ امر کیا ہے  
إِنَّ الَّذِينَ يُفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ تحقیق جو لوگ کہہ مائدہ لیتے ہیں اور اللہ کے جھوٹھ  
 نہیں جھٹکا ریمانے کے عذاب و نزع سے قیامت میں متاع قلیل فائدہ بخشوں مائدہ میں جس کے واسطے بہ  
 جھوٹھ باندھتے ہیں اور وہ جلد ہی جاتا رہے گا عَذَابُ الْآلِيمِ مائدہ اور واسطے اسے ہی عذاب درد و  
 والہ کہ مشرک آخرت میں وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمًا مَّا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور اور ان لوگوں کے  
 دین ہو وہ میں آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھ کہہ مان کیا ہم نے اور ترے پہلے نزول اس سورہ سے یعنی سورہ  
 انعام میں فرمایا ہے وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمًا كُلَّ ذِي طَمَعٍ لَّهُمْ وَمَا ظَنُّهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ  
 اور نہیں ظن کیا ہم نے ساتھ حرام کرنے ان چیزوں کے و لیکن تھے وہ حالوں اپنے کو ظن کرتے کہ سب گناہوں  
 مستحق عذاب کے ہوئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا  
 پھر تحقیق پروردگار تر واسطے ان لوگوں کے کہ کرتے ہیں گناہ بے غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہیں  
 کرتے پھر توبہ کرتے ہیں سچے اس عمل بد کے اور نیکی کرتے ہیں اور صلاح میں لاتے ہیں کام اس إِنَّ رَبَّكَ  
مِنْ بَعْدِ هَذَا يَعْلَمُ الَّذِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا كُنْتُمْ تُبَاطِلُونَ والہ ہی گناہوں کو توبہ کے لیے  
 ہی کہ قول کرنا ہی توبہ بندوں کی إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا تَحْقِيقَ ابراہیم تھا پیشوا و مابعد  
 واسطے اللہ کے اور قائم امر اس کے سب ادیان باطلہ کو چھوڑ کر آئینا لاطرف دین حق کے یا تھا ایک امت جامع  
 جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب پر کھنہ تھے مگر بہت لوگوں میں متفرق یا تھے ایک میں دل سے رو زمین پر  
 سوا اس کے کوئی مومن نہ تھا اس وَهُ تَبَايَأَتْ أُمَمٌ تَحَاوَمَ بَيْنَهُنَّ مِنَ الْمَشْرِكِينَ اور نہ تھا مشرک لا انوار  
 جیسے قریش گمان کرتے ہیں اور تھا شک كَرَّ الْإِنْعَامُ شکر کرنا والا واسطے نعمتوں اللہ کے اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
 قبول کیا اللہ نے اس کو ساتھ بنوئے اور ہدایت کی اس کو کہ لوگوں کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید  
وَأَيَّدَهُ فِي الدِّينِ احسنہ آوردی ہم نے اس کو جو دنیا کے نیکی کہ ذکر نیکی ہی مابعد الاصلح ہی یا محبت ہی کہ مدد عالم  
 اس کی وال دینی سب اہل مل دوست رکھتے ہیں اس کو اور تعریف کرتے ہیں بالنسب کے سے نعمت اللہ علیہ السلام کو سدا  
 یاد رود اس پر ہی ہوئی ساتھ درود و خاتم انبیاء کے کہی کہ اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل  
 ابراہیم أَمَّا جَمِيعُكُمْ فَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق وہ ابراہیم ہم آخرت کے البتہ صالحین ہی جو اس  
 ابراہیم

بلند کے امام مازیدی نے کہا نیکی ایک جو دنیا میں دی حسبات اس کی کم نگرانی سے آئے تھے اور جتنا اللہ ان  
 اتبع ملة ابراهيم خنيفا و هودى الى صراط مستقيم تھے اس کے ساتھ ساتھ کہ پیر وی کو حید میں دین برابرم کی کہ پیر  
 تعاسب دونوں سے طرف اس کے ساتھ ساتھ کہ دعوت تھی من بعضی سے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دین  
 موافق فہم ہر ایک کے لاکر طرف تھی کے بلاتے تھے وہاں ہی تو کہ سمجھتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 بہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اس واسطے ہی کہ بعد ان کے مبعوث ہوئے نہ یہ کہ ان سے کچھ کم تھے کہ پیر انا کریم  
 الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل اور اکمل تھے وہ سب سے اعلیٰ وہ سب سے افضل  
 وہ سب سے ارفع وہ سب سے اکمل وہ سب سے احسن وہ سب سے اجل وہ تاج ہیں فرق انبیاء کا وہاں  
 من المشرکین اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شریک لائے والوں سے یہ تعریفیں کفار قریش کی ہی کہ تھے  
 تھے ہم دین باب ابراہیم کا رکھتے ہیں لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ام کیا کہ نبی اس کے کہ کہ  
 کے دن کتب کا محو کر عبادت میری کریں موسیٰ علیہ السلام نے کہا بعضوں نے مانا اور اللہ بھرتے اور مانے  
 والوں میں بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم پیغمبر کو اختیار کرتے ہیں کہ اس دن اللہ سید عالم کی سے فانی ہو جائے  
 کہنے کہا کہ تواریت تھی کہ اللہ امریش خلق ہی اللہ تعالیٰ نے مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے عظیم سزا  
 اپنے قرص کی خلیج فرماتا ہی انما جعل السبت علی الذین اختلفوا فیہ سوا کے نہیں کہ مقرر کی گئی  
 تھی عظیم ہفتہ کی اور ان لوگوں کے کہ اختلاف کرتے تھے ہی کے یہ تھی کہ کچھ کس کر نہ کسی کام میں مشغول  
 ہوں نہ کارہ پر نہ سوا اللہ کی عبادت کے کچھ نہ کریں اور یہ کہ کلف بہت شاق تھی زراعت میں ہی کہ ہوسے  
 علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو متاع ہر روز رکھے مانا تھا کہا اگر دن مارو کسی گروں کاٹ کر دن کا  
 بھنک دیا جائے دن ایک فرمان مردار خوار ہے اس کو کھایا وان ربک لیحکم بینکم یوم القیامۃ قیام کا  
 فیہ یحییون اور تحقیق پروردگار تبارک و تعالیٰ حکم کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے ہی اس خبر کے کہ تھے  
 سرکشی اور جہل سے ہی کے اختلاف کرتے ہی ہی اس دن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے تھا حد شمن تھی کہ حضرت  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اور ان کے جو پہلے جمعہ سے تھے انھوں نے اس میں اختلاف کیا  
 اللہ نے مجھے طرف اس کے راہ دکھائی قلنا الیوم وللموذن وللموذن وللموذن وللموذن وللموذن وللموذن وللموذن وللموذن  
 اور نصاریٰ کے انواری اذع الی سبیل ربک یا حکیمہ بلا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف راہ پروردگار نے کے  
 ساتھ بات حکم کے یعنی ساتھ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہ کو دور کرے والموعظۃ الحسنہ اور  
 نصیحت نیک کے وجہ دھم بآلہی حسن اور جملہ اگر ان سے ساتھ اس خبر کے کہ وہ نہ تھے ہی ساتھ نرمی  
 اور خوشنودی کے لکھا ہی کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہی اور موعظہ حسنہ واسطے شاد عوام کے اور جملہ



واسطے دفع معاندوں کے سمجھنے کے لئے نثر طریقیہ دعوت کے بیان فرما کر حکمت اور موعظت اور حدال بشارت  
 طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہی حقیقت وہ کہ بندہ کو بواسطہ اللہ سے  
 حاصل ہو اور شریعت وہ کہ حصول اس کا واسطہ میل ہو اور طریقت رعایت ادب ہی پس اول حکمت ماسکی  
 کہ موعبت خربل ہو واسطہ جبریل حضرت پرفاوض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہی پھر موعظہ خربلہ کہ رعایت  
 ادب اور نوحی اور نرمی اور خوشنودی ہی کہ طریقت ہی پھر حدال بطریک کہ مختصر شریعت ہی کیا اسکی  
 تکلف احکام برادر بیان اوامر حلال اور حرام برحق اور توفیق اسکی محتاج و لامل اور حج کے ہی اور اس کلام دعوت  
 حضرت سید امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام طوائف خواص و عوام پر نکلتی ہے یہ بھی ہے حق فی الیوم کا نام  
 برحق دعوت انھوں کی ہے تمام خاص برادر عام برادر ان کے ہوا علم و عن سبیلہ و ہوا علم بالہدین  
 تحقیق پروردگار تیرا وہی دانائے حق ہے ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہی اور وہی خوب جانتا ہے  
 ساتھ راہ پائے والوں کے اور تجھ پر کہ سنی ہے سوا پیغام نبیانی کے نہیں لکھا ہے کہ معنی خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 روز احد سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوئے اور فرما کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے  
 مجھے دی تو آدمیوں کو عوض ترے میں ملکہ کرو گا حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا  
عَاقَبْتُمْ بِهِ اور اگر انداد تم اس شخص کو کہ انداد ہی ہے تم کو یعنی بدلا تو تم پس ادا دو اور بدلا لو برابر اس حیر کے کہ ادا  
 دینے کے ہو تم ساتھ اس کے یعنی ایک کو مثلہ کیا ہے تم بھی ایک کو کوڑہ شکر و کین صبر تہرہ و حیر  
 کہ صبر برحق اور اگر صبر کرو تم اور اندامہ و البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کروالوں کے بدلا لینے سے وضع منظر کا مضمر  
 بنائے حق ہے اور ان کے کہ صبر کرنے میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد تروال اس آیت کے بلا  
 نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا و أَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور صبر کر مصیبت سرور احد کے اور نہیں صبر تہرہ اگر ساتھ  
 وفاق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اور پھر جانے کا فرورنگے تجھ سے یا اور علیہ کفار کے اور  
 لشکر تہرہ کے وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ اور مت مویج شکنگی کے اس سے کہ مکر کرنے میں إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ  
اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ تحقیق اللہ ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ رہنہ کرنے میں شرک اور گناہ سے اور  
 ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ وہ احسان کر نہواں ہیں یعنی موعود اور مخلص ہیں سمجھنے کے کہ تقویٰ اشارت بتعظیم خدا ہے  
 اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہے بتخلیق کبریا اور بہ دو صفیق مدار کار اسلام و ایمان میں ہے احسان  
 سے خلق ہوتی ہے شام بتقویٰ ہے ہر دارین آباد بہت میں کہ بہ دونوں ہووین وائق بہ راضی ہے پھر اس  
 خلق و خالق پہ سبحان اللہ عجبت منقطع اس سورہ کا عجبت شان ہے کہ متضمن تقویٰ کے اور احسان کا بھی  
 تقویٰ کہ قبول دین اسلام نہ اور ترک و منہا ہی ہے جامع احسان بہ جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ لواہی ہے نہ اور نہ



حسان کو نیک کاری بخلق ماری جب نہ متضمن نجات بودی عالم اور وسیلہ سرداری جب نہ سہ یا اللہ تعالیٰ ہوا  
 دے نہ زندگی و مرگ میں ایمان نہ شریک و عصیان و منافی سے سچا نہ دین و دنیا میں تباہی سے سچا نہ قول ثابت نہ  
 رکھ نہ ثابت مدام نہ کلمہ توحید نہ خستہ تمام نہ سورہ عنی اسرائیل کی جب کہ مگر اٹھ آیتیں وان کا وہ یقین نہ کہ عنی اللہ  
 اوجہ نہ ایک سو گیارہ آیتیں میں کو فیون کے قرأت میں اور ایک سو دس بصرون کے قرأت میں ایک سو اسی  
 شتیب کلیم میں چھ ہزار ایک سو چھ تین حرف میں فواصل کی راہیں اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ نحل کے پہرے تک اس  
 مقطع میں ذکر صبر اور تقویٰ کا تھارے مطلع میں قصہ معراج مذکور ہو یا حکم الصبر منقح الفرج صبر بفرج عظیم بمصدق  
 ومن یشق الشیء یجدها تقویٰ وسیلہ خروج غموم حتی اس سبب ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقویٰ کے مناسب ہوا کہ اس کے  
 مطلع میں ربط غالب ہوا

سبحی اسرائیل مکینہ سبحی الذبی

سبحی الذبی اسری بجدہ لیلۃ من المسجد الحرام یا کی اور نے عیسیٰ علیہ السلام کے لکھا ہے  
 اپنے کو ایک اسیر یعنی ایک آن راکھی میں مسجد حرام سے الی المسجد الاقصیٰ الذی بنا کما حوکہ طرفہ مجدد و ذکر کے لیے  
 کہتے المقدس چون جو رکت دی ہم نے گرد گرد کے کو ذکر میں نام کی جب رکت دن کی دی کہ مہاجر اور عبادہ کیا  
 اور رکت و نما کی بخشی کہ انھا را شمار اور انہا رہا کہ گھبرا اور لکھتے ہم اس سبب قبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم من لدنہ  
 من آیاتنا کہ وہ دیکھا دین ہم کو نشانیاں رت اپنے کی سے کہ ان وہ دین کہ سے لاکرست المقدس میں اہم انبیاء مابعد وہان یوق  
 السلامی کہ وہ دیکھا انما تھا انما اور دکھا انا کہ هو السمیع البصیر یحییٰ المدحانہ وہی سدا والاہر وہی سدا والاہر وہی سدا والاہر  
 کی دکھائیوا لا یستثنیٰ سے قدرتی ماہ و الا یا تین لکھا کہ معراج کو پھٹھا میں کہنے والا ہو من کو کہ تصدیق لاکرست ان ضمیر عابد طرفہ  
 کے ہیں نے حضرت شنوا تھے جو خطاب کہ کو تو بتا تھا مانتا تھے جو کہ ان کو دکھا تھے جو الخفاق میں جب دکھائیں ہم ان کو  
 کہ مخصوص میں ساتھ حال اور حال ہمارے کہ وہ السمیع البصیر بہ تحقیق وہ ظنھا تھا تھا شواہی ہمارے بیانیہ تھا بیانیہ ہمارے نظم  
 محمدی کہتے دکھا کہ لکھانی قدر تھا نہ عرش لاجم کا قدم لمے میں ہمارے تھکا نہ مکے سے قطبی میں لجا جتنے میں ہمیر کو سب ملا  
 ایک ثابت فضل کیا وہان نقیب دیکھ لاکرست سے لیا عرش دکھا یا عرش سے لایا فرشتہ پھر آمد و رفت تہذیب میں ہی کیا  
 کھل چا کی صنعت کا نہ انکو بلا یا شب کو وہان طلاق مکان بھی تھا نہ جہان نہ حق ہی حق تھا آپ ہی آپ اور  
 نام تھا وہان کثر تھا نہ کثرت کیا اور عالم کی کون کہاں اور بزم کہ جہنم مجلس بھی حق محل بھی عالم تھا عجب ایک  
 وحد تھا نہ سمجھ لکھے کہ وقت وقوع معراج میں روایات متعددہ ہیں اکثر کہتے ہیں ربیع الاول میں بارہویں برس  
 بنو سے ہوا بعض کہتے ہیں ایک برس یا چھ برس پہلے محرت سے ہوا اس تقدیر پر سوال کی کیا رھویں تاریخ بتو یا سب ایک  
 قول میں جب کی شامیوں میں شب بھی اکثر محدثین اسی پر ہیں ایک روایت میں تیرھویں رمضان کی



بارہویں سال بعثت سے ہی اور شب و دو شب پر اکثر علما اور محدثین کا اتفاق ہے اور اصل معراج میں کسی  
 فرقہ اسلامیہ کا اختلاف نہیں منکر اصل معراج کا کافرنہی کہ منکر قض سبحان الذی اسری کا پہلے جو کہ میں منکر  
 معراج رسول ہر جو بخت وہ کور درون چون شب یلدا ہیں سیاہ آیت اسری کی ہیں سو جتنی ایسی روشن  
 چشم ہی اور بصارت ہیں سبحان اللہ اور اس باب میں احادیث صحیحہ صریحہ ہورہ وارد ہیں کہ قریب بجد تو اتر  
 پہنچے میں چنانچہ تیس صحابہ کبار نے حدیث معراج کی روایت کی ہے ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان ذی  
 النورین علی بن ابی طالب عبد اللہ بن مسعود بن عباس عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن ابی بکر عبد اللہ بن  
 بن عامر ابو ذر غفاری ابو ایوب انصاری جابر بن عبد اللہ انصاری ابی بن کعب حذیفہ الیمانی ابو سعید خدری  
 ابو ہریرہ عباس بن عبد المطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابوامامہ باہلی اسحاق  
 بن زید ابو درود اہلال بن سعد ابو سلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام مانی رضی اللہ  
 عنہم جمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج میں واقع ہے بعض کہتے ہیں خواب میں ہوا بعض کہتے ہیں بیابان میں  
 بعض کہتے ہیں روح کو ہوا بعض کہتے ہیں جسم کو بعض کہتے ہیں روح اور جسم دونوں کو لیکن صحیح یہ ہے  
 کہ بعد ازین روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اس کی جو آیت شریفہ اسری بعد وہ ہے اسم عبد کا موضوع  
 واسطے تخصیص ہے کہ عبارت حد باروح سے ہے اگر روح خواب میں ہوتا تو اسری بروح عیدہ فرمایا ہوتا دوسرے  
 خواب میں ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوتی اور معجزات میں کیوں شمار ہوتا ہے کہ خواب میں تو جو کوئی بہت کو دیکھ  
 ہو سکتا ہے تب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فرض عثمانی تم میں پر بھی اور دو گانہ بیت المقدس  
 میں اور و تر تحت العرش خواب کی نماز محبوب کب ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ جسم باروح گئے اور جا  
 میں مسجد حرام سے اقصی تک اقصی صریح ہے انکار انکار کفری اور اطباق سموات گزرنے میں احادیث صحیحہ صریحہ  
 مشہورہ وارد ہیں انکار اس کا منق ہے اور در الیکے جانا اور عجائبات طرح کے مشاہدہ کرنا یہ احادیث احادیث  
 ہے انکار اسکا موجب محرومی نواب اور درجات اعزوی ہے اور سکا میں بھی معراج کے اختلاف ایک روایت  
 میں ہے کہ فرمایا اپنے میں پہلے میں تھا اپنے گھر میں کہ سقف خانہ سقاۃ ہوئی اور جبریل آئے اور ایک روایت میں  
 ہے کہ فرمایا حرم میں تھا میں بھی فرمایا حجر میں تھا میں کبھی فرمایا حجر میں تھا میں حج مسجد حرام کے کہ جبریل آئے  
 ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا خانہ ام مانی میں تھا میں اکثر تحدیثیں اس طرف میں لکھتے  
 میں اور تطبیق ان روایات میں یوں ہو سکتی ہے کہ اس رات آپ ام مانی کے گھر ہو گئے اور وہ خانہ درمیان  
 مردہ اور کوہ صفا کے ہے داخل حرم شریف میں ہی اور کفالت ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھر میں تھے  
 اس واسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرما کر کہا کہ میں اپنے گھر میں تھا اور آپ کو پہلے مسجد حرام میں لگے تھے تیار  
 طواف بجا لاکر عزیمت بیت المقدس کی فرماویں اس جہت سے حجر مسجد میں فرمایا واللہ اعلم بالصواب پس برائے روایتی

تطبیق و یکپہری نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب میں تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ انکا  
تفصیل وار کتاب علاحدہ میں لکھا گیا ہے اور یہاں بطور اختصار تحریر ہوتا ہے کہ سفیر صلی اللہ علیہ وسلم بعد  
ماز عشا کے گھر میں ام ہانی بنت ابی طالب کے ہتھ خواب میں تھے کہ جبیر بن ابی مرقدہ ابراق لیکر آئے کہ سفید  
رنگ دراز جامد سے کوتہ بغل سے نکلا اور قدم اسکا مدنگاؤ سے گئے پر تاتھا سینہ اسکا یا قوت سرخ کا قوہ زمر  
سبز کے دم مرجان کی سر اور گردن یا قوت کے زین ہشتی کسا دو بیون رکابین یا قوت سرخ کی لکٹی تھیں پانی  
پر اسکے لاکہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا نظم براق برق جولان مہر طلعت بادیا نہ سب زلفا خوش  
پیش سراپا شکل زیبائے فرشتہ خاتم فرمے بلع بال عنبر دم قر قفل بوئے و خوریک مرصع بال ولولہ  
سیرج السیر مردم رومین زین فلک ہما کثیر الخیر عنبر بوجھن بین ملک اساء پس حضرت آواز پر جبیر بن ابی مرقدہ  
بیٹھے جبیر بن ابی مرقدہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو سایا م کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تاکہ گرم فرباؤے الہی  
کرامتوں سے کہ کیونہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کر گیا اور نہ اس کو سنا نہ خطر گذر اقلب بین کسی لشکر کے ہرگز نہ  
اٹھئے تیار ہو جائے بیت شب قدر وصل سے ہمہ نہیں خواب کی جن بیت کہ براق ہی مہیا فاذا فرغت فاصب  
پھر جبیر بن ابی مرقدہ نے روائے نور اور حاشی اور لغلیں زمر و سبز یا بیونین ہنسا پس اور کمر بند یا قوت سرخ سے کمر باندھی  
اور تازہ زمر و سبز ماتھ میں دیا کہ مرصع چار سو موارید تھا اور ماتھ پر انچا بیت الحرم میں لائے بیت کون لایا  
کون لایا کہ نے بلوایا جو واعی الیاد عوالب اس پر الیا چائے نہ اور اب زمر سے ہنسا کر سینہ نے کیے کو سن کیا  
اور قلب مہر کو اب بہشت سے دھو حکمت سے پر کیا آپ سات طواف و داع او اگر کے حطیم میں خطہ جلد سرت  
فرمایا پھر جبیر بن ابی مرقدہ نے براق کی رکاب پکری اور سیکیٹل نے باگ اور آپ کو ہوا کیا اسی ہزار فرشتے عین اور اسی ہزار  
یسار براق کے متعلین نور عرش کی روشن گئی روشن رکاب سعادت میں چلتے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبیر بن ابی  
مرقدہ چھوڑ دیجئے ہمہ ماموریں جانتا ہی جہان جاتا ہی آپ باگ چھوڑ دی و ہر روان ہوا جبیر بن ابی مرقدہ کو  
کی کہ اگر راہ میں آواز ہو التفات کیجو اور جواب کسی کے پکارنے کا نہ کیجو اور مجھے بیت العرش میں دیکھو کہ جب اپنے  
مختوری راہ طحی کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت شامی کہ نور راہ بھول گیا آپ نے  
بموجب وصیت جبیر بن ابی مرقدہ کے التفات کیا پھر کب طرح آواز سامنے اور لپٹت سے آئی لیکن آپ نے جواب نہ دیا پھر  
ایک عورت زلیو رہنے ہوئے براق کے آگے گھڑی ہو کر کہنے لگی کہ ایک ساعت توقف کرو یا محمد کہ آپ نے کچھ سری سکی  
طرف بھی نہ دیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر میں شخص حص لے ایک پیر ایک کھل ایک جوان پیر اور کھل کو نہ دیکھا  
جوان پیر کھل کی آپ پھر دو قدح سامنے آئے ایک تیر ایک حمز کا قدح شیر دست راست میں اور قدح حمز  
چپ میں آپ کے دیا شیر یا اور حمز کو ترک کیا آپ نے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا و دونوں نے

اپنے اور طیبہ اور طور سینا اور بولہ عیسیٰ میں اتر کر دو گانہ او کیا پھر چلے ایک شخص کو دیکھا کہ ہت مارہ پیغم کا ہاتھ  
 ہی اور طاقت اٹھانے کی نہیں رکھتا اور سپر اور لکڑیاں رکھتا ہے پھر ایک کو دیکھا کہ دول کوئے میں ڈالتا  
 اور خالی ٹکڑے قصہ مسیح اقصیٰ میں پہنچ کر جبریل سے احوال کہا جبریل نے کہا کہ اول داعی ہو و تھا اکی  
 اجابت کرتے تو است آپ کی بعد آپ کے میل طرف یہودیت کرتی دوسرا داعی نصاریٰ تھا جو اسکا جواب دیتے  
 است ترسا ہو جاتی اس طرح تیس کی اجابت کرتے تو است شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتی تو است کبر  
 اور آتش پرست ہو جاتی اور زن آراستہ دنیا بھتی جو اس پر نگاہ کرتے تو است اکی کمال حرص سے دنیا کو آخر  
 پر اختیار کرتی اور سیر و ولت بھتی اور کھل بخت دولت اور نجات پر نگاہ نہ کی خوب کیا کہ ہر ایک ناپا انداز ہی اور جو  
 حاقبت بھتی اس پر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سب حصول نعمت دو جہان ہی اور دو دھک کا قرح جو سارا وہ مستقیم اللہ  
 مختاری است کو دی اور حرم کا دنیا حرام کیا اور پانی اور شہد دو نو جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سب بھائے است ہی  
 تا قیامت اور مانی سب شست و شوی عمل ناسرے است ہی اور شیارہ پیغم بانڈھنے والا مرد و حریص تھا اور  
 دول خالی نکالنے والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچا اور ہتی دست قیامت کو اٹھیکا پھر جبریل نے آپ کو براق  
 امار اور فنائے مسجد میں جہاں ملک انبیاء کا تھا براق کو ریشم کے دوڑی سے بہشت کے بانڈھا پھر آپ  
 مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے انبیاء و حج کہ استقبال کو آپ کے اترتے شراکات کے اوکے جبریل نے کہا یا محمد صلے  
 علیہ وسلم تقدم حول رکعتین باخوانک من المرسلین آپ کے دو گانہ پر صوایا پھر جبریل مائتھ پکڑا چکا حضرت امیر  
 پر لائے دیکھا آپ کے کھڑو سے آسمان تک ایک سیڑھی تھی کہ ایک سر اسکا یا قوت سرخ کا دوہ رازم و منبر کا  
 ایک پایہ فقر کا دوسرا طلا کا مکمل ساتھ دروازہ یاقوت کے ہی اور دو پر زمر کے ہن ایسے کلان کہ اگر ایک  
 بچا وے سب زمین دھنپ جاو اسکو معراج کہتے ہن اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برسی راہ تھا  
 اور ہر مقام ہر ایک ملک مقرب متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہوا ہن اس  
 راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبریل نے دروازہ کھولا کہ ایک دانہ یا قوت کا تھا مفضل بقل مروارید اسمعیل فرشتہ  
 دربان دما نکا بولا کون ہی جبریل نے کہا میں ہوں جبریل کہا ساتھ تیرے کون ہی کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم  
 تجھے بلانیکو آپ بھیجا تھا کہا مان اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتوں کو دیکھا کہ صف بصف استاؤ  
 قیام میں ہن سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پہنچتے ہن آپ نے جبریل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت  
 ہی کہا جیسے پیدا ہوئے ہن تا قیام قیامت انکی یہی عبادت ہی حق تعالیٰ سے طلب کرو کہ تمھاری است کو  
 بہ عبادت حمایت ہو آپ دعا کی حق تعالیٰ نے قیام نماز میں فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات  
 آپ سلام کیا انھوں نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والبنی الصالح الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک



من سلسلی ومان دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے اُدھر دیکھ کر نہ تھے تھے اُدھر دیکھ کر تھے آپ نے  
جبریل سے پوچھا اُسے کہا جانب راست در بہت ہی اور جانب چپ دوزخ بہت میں اولاد اپنی دیکھ کر خوش  
ہوتے ہیں دوزخ میں دیکھ کر روتے ہیں پھر وہاں عجائبات دیکھ کر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبریل نے  
اسکا دروازہ بھی اس طرح کھلوایا ومان فرشتے صفین باندھے رکوع میں تھے جبریل نے کہا جسے یہہ پیدا ہو  
میں سر اٹھا کر آسمان کیوں کو نہیں دیکھا انہی ہی عبادت ہیں تم بھی دعا کرو کہ تمہیں اور تمہاری امت کو  
یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی رکوع نماز میں فرض ہوا پھر آگے چلے بھی اور عیسیٰ علیہا السلام سے جا کر ملے  
انہوں نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والبنی الصالح اور دعا کی پھر اس طرح تیرے آسمان پر جا کر دیکھا تمہیں صفین  
باندھے ہوئے سجدہ میں ہیں آپ نے جبریل سے پوچھا انہی ہی عبادت ہیں کہا یہی تم بھی دعا کرو تاں ملو بھی  
یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز میں فرض ہوا لکھا ہے کہ دو سجدہ اسو اسطے ہو گئے کہ ان فرشتوں نے  
آپ کے جواب سلام کو سر اٹھا یا تھا پھر سجدہ میں پڑ گئے تھے ومان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے بھی  
مرحبا کہا اور دعا کی آپ کو ساتھ خیر کے پھر یوں ہی آسمان چہارم پر جا کر ادریس علیہ السلام سے ملے انہوں نے  
بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسیٰ اور اسماء زین فرعون استقبال کی آپ کے آئیں مریم کے ستر ہزار  
محل مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمر و سبز کے تھے اور اسماء کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان کے  
تھے اور عزرائیل کو دیکھا اُسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی میرے جان آسانی سے نکال لو انہوں نے  
کہا کہ جناب الہی سے ستر ہزار بارسی خطاب جھکو آتا ہے اور مرتبہ تو کئی جماعت دیکھی کہ دوزخ لے گئے تھے  
مشغول تھے آپ نے اپنی اور امت کی واسطے وہ عبادت مانگی حق تعالیٰ نے فقہہ احیوہ فرض کیا اور بیت المعمور  
دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا دروازہ زمر و سبز کے لگے ہزار قندیل لعل اور یاقوت کے لٹکے ہوئے مینار  
سرخ کا منار اسم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جسے وہ بنا ہی قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دیر  
شور میں نہا کر دوائے نوزدوش بردالکر لکبک کہتے ہوئے طواف اسکا کرتے ہیں اور کر نیلے ہر دن آتے ہیں  
ما قیامت نوبت انہی دوبارہ نہیں آئے گی جیسا کہ بیت المقدس میں امامت انبیاء کی گئی تھی ویسی ہی ومان آپ نے  
امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھ کر آپ نے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت  
تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگاؤں جمعہ کے ثواب عبادت عابدوں اس مقام کے کا امت خلعت تیرے کو  
دو گنا پھر آسمان نجم بر طبق مسطور کئے اور مارون علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے مرحبا کہا اور دعا کی اکیسوا  
خیر کے اور گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ کھڑے تھے تیرے تھے نگاہ پاؤں کی انگلیوں پر تھی آپ نے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالیٰ  
نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہی نماز میں پھر آسمان ششم پر اس طرح جا کر موسیٰ سے ملے مرحبا کہا انہوں نے

اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارانی وجہک اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضور خیر  
 ضعفاء امت کو مت بھولیو اور ایک روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے اسماں  
 چہارم پر ملے اور اویس سے بہشت میں اور فوح علیہ السلام سے یہاں اور میکائیل کو دیکھا کری پر تراروسا  
 دھری بھی ہر کفہ اسکا زمین اسماں سے برا تھا وندی مشرق سے مغرب تک دراز بھی طو بار حساب  
 رکھے تھے کہا انھوں نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت مثل امت مختاری کے کیسی نہیں میزان انھی انفل  
 موازن اہم ہے بیت حال خوش اسکا ہے جو آپ کا پیروہی کر وہ اور جو کوئی مخالف ہے ہی اندو  
 اور وہاں عابدوں کو قیام میں خشوع حضور سے پایا پھر اسماں ہفتم پر پہنچ مذکور کئے فرشتوں کی عبادت دیکھی  
 وہاں کے سب قیام میں مبتلا تھے اور حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی انھوں نے کہا مرحبا بالاب الصالح  
 والبنی الصالح اور وصیت کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت  
 ہے درخت اسمیں لگاویں اپنے کہا کیونکر لگاویں کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول  
 ولا قوت الا باللہ العلی العظیم تر حکم پھر سدرۃ المنتہی کو پہنچے کہ وہ ایک درخت ساق اسکی زرخیز کی شاخ  
 اسکی بعضے مرورید سفیدی لکھنے زم زم کی بعضے یا قوت سرخ کی اور چاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے  
 اسپر ہیں کہ عدد انکا سو اللہ کے کوئی نہیں جانتا نام درخت کو چھپائے ہیں اور یغشی السدرۃ ما یغشی ایک شاخ  
 اسکی ایک دانہ زم زم سے لاکھ برس کی راہ بلند تھی اور سر شاخ پر پتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر بہشت اسماں  
 کے تھی اس پتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یا قوت سرخ کی تھی بلندی اسکی ہزار سالہ راہ تھی  
 وہاں مقام جبریل کا تھا آپ نے وہاں دو گانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا  
 اب جبریل نے کہا یہ سلسبیل ہی اسمیں سے دوہریں جاری تھیں ایک ہر کوثر ایک ہر حرمت اور ایک  
 فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر پر میں ستر ہزار روہر میں ستر ہزار دھن اور ہر سر پر ستر ہزار کیسو ہر کیسو میں  
 ہزار ہزار سوئی ہر سوئی تین دریائے نور روان اسمیں مچھلیاں شیریں تھیں ہر مچھلی دو سو برس راہ دراز تھی  
 اور پشت پر مائی کے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جبریل نے کہا اسکو حق تعالیٰ نے دس ہزار سال  
 پہلے خلقت آدم سے پیدا کیا ہے اسنے آپ کے تعظیم کے جو بال کشادہ کیا اسماں زمین کو گو پاکہ و مانب لیا  
 پھر آپ کو بلخیں لیکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو اللہ نے تمھیں اور تمھاری امت کو برکت  
 رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہاں دھرا تھا مقفل ساختہ لاکھ قفل نور کے کہا کہ اسمیں برکت  
 ہے صائمیاں امت مختارے کی آتش دوزخ سے پھر وہاں سے لگے چلے جبریل نے رخصت طلب کی  
 اپنے ماتھے پر کر اسکا ایک قدم آگے رکھا جبریل بیت جلال الہی سے لرزاں ہوتے اپنے اشارہ ماتھے کا

کیا یا بضد سالہ راہ کہ ایک قدم میں جس زخمی تھی قطع کر کر پئے مقام پر پہنچ گئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ اے حبیب  
 میرے کیا فکر کرتا ہے درازی قیامت کا یہاں ایک اشارہ دست تیرے سے یا بضد سالہ راہ جو جبریل  
 نے قطع کیا کہ ایک قدم میں لایا تھا فرد کے قیامت لب ہلائے میں شفاعت کے اگرچہ پاس سالہ راہ بیکدم  
 قطع کر گیا کیا عجب اور ایک روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بدرۃ المنہی سے  
 آگے بڑھا میں جبریل نے کہا مقدم ہو میں نے کہا تم آگے چلو اس نے کہا یا محمدؐ تقدم فانک اکرم علی اللہ  
 منی میں آگے ہوا جبریل ایک حجاب پر پہنچا زلفت کے جبریل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہو اکون ہے کہا  
 جبریل ہو میں ادا میرے ساتھ محمدؐ میں ایک فرشتے نے ورثے حجاب کے کہا اللہ اکبر اللہ تحمید ورثے حجاب  
 سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اے شہدان لا الہ الا اللہ اور حجاب سے ندا آئی صدق  
 عبدی انا اللہ لا الہ الا انما فرشتے نے کہا اے شہدان محمدؐ رسول اللہ ورثے حجاب سے ندا ہوئی انا ارسلت محمدؐ  
 فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ورثے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی ودعا لی عبدی انا و عوہم  
 فی بالی الفلاح من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورثے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر  
 فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ ندا آئی صدق عبدی لا الہ الا انا پھر ندا سنی میں نے کہ یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اکمل اللہک الشرف علی الاولین والآخرین اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم شرف اور فضل دیا ملک اور اولین  
 اور آخرین کے اور ساتھ کمال کے پہنچا میں نے جبریل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبریل نے کہا کہ قسم  
 اس خدا کی جس نے ملک و برستی سبوت کیا میں کہ اقرب خلق ہوں عید اللہ کبھی میں نے اس فرشتے کو نہیں  
 دیکھا مگر اس وقت کہ آگے ہمراہی میں یہاں آیا پھر ورثے حجاب سے فرشتے نے ماتھے نکالا لکھ مجھے اٹھا لیا جبریل  
 تھراہ گیا میں نے کہا جبریل چلو اسی مقام پر مجھ سے خلف مت کرو اس نے کہا اے محمدؐ و ما منا الا اللہ مقام  
 معلوم نہیں کوئی ہم میں سے مگر اسکا مقام معین ہے کہ وہاں سے تجاوز نہیں کرنا اسب آپ کے احترام کے جہاں  
 سے یہاں پہنچا میں والا مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہے میں نے کہا اے جبریل میں جاسا تھا کہ تو  
 ساتھ خداوند مقام کے خورسند ہے لیکن تو ہنوز مقام ہی میں پابند ہے پھر میں تمہارا وہاں ہوا حجاب بہت  
 ظنمت اور نوز کے قطع کیے جب ستر حجابوں سے گذرا کہ ہر حجاب دوسرے حجاب سے یا بضد سالہ راہ تھا اور غلط بھی  
 ہر حجاب یا بضد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رف رف سواری کے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا سپر سواری کو  
 یا عرش محمدؐ تک پہنچا میں اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ فرمایا جب جبریل میرے ہمراہی سے رہ گیا تو میکائیل نے  
 کہا یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم اب وقت میرے خدنگاری کا ہے قدم میں نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھا  
 مجھے لیچلا پہنچا دریا مائے آب سے گذر دریا مائے آتش میں سے انا حجابوں تک پہنچا کہ ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا

رخصت ہوا پھر اسرافیل نے اگر شراط تعظیم کیا لاکر اپنے بال پر بچا کر اول حجابوں کے گدازا پھر سات دریا  
 پیش آئے ہر ایک کا سنایت ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا ان سے پار ہوا تو پھر اوڑ  
 تہیج تہلیل کا کسی فرشتے سے بنا ایسا خلق سے غائب ہوا کہ گویا دونوں جہان عظمت خداوندی میں نہ  
 مضحک اور متلاشی ہو گئے پھر اسی پر حجابوں پر بچا کر کہ اگر انکا وصف بیان کروں ساری عمر دنیا کی صرف  
 تو اسکا ادا نہ یک حرف ہو اسرافیل نے اپنے پروں پر مجھے سب گدازا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اسے بھی  
 قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا و مان اسرافیل عذر خواہ ہو کر عرض ہوا رفوف پھر سید ہوا کہ اب نوزی  
 ارشاد ان تہیج تہلیل خوان اوڑ تہیج اور خلخل تہلیل اس کے سے تمام ملکوت کو بچ تھا ہی اس پر میں نے قدم  
 رکھا اس نے بیک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچا پھر بیت حجاب پیش آئے انہیں سے ستر ہزار حجاب  
 زرد کے تھے پھر ستر ہزار حجاب نیلم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زرد کے پھر ستر ہزار حجاب  
 یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار حجاب نوز کے پھر ستر ہزار حجاب ظلمت کے پھر ستر ہزار حجاب اب کے پھر ستر ہزار  
 حجاب آتش کے پھر ستر ہزار حجاب باد کے اوڑ اول ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی رفوف پر سوار ان سب حجابوں کے  
 پار ہو کر پردہ داران عرش پر پہنچا تہ ستر ہزار پردے دیکھے ہر پردے کی ستر ہزار طناب تھی ہر طناب ستر ہزار  
 فرشتے تھے گردن پر دھری تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانے سے دوسرے شانے تک ستر  
 ہزار سالہ راہ تھی اوڑ یہ پردے بعضے مروارید عید کے بعضے یاقوت سرخ کے بعضے اوڑ جواہر کے تھے اوڑ ہر پردے پر ستر  
 ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستر ہزار فرشتے مانع تھے رفوف نے سب پردوں کے مجھے گدازا یہاں تک  
 کہ درمیان میر اور عرش مجید کے ایک پردہ رہ گیا رفوف میر زبرد قدم سے غائب ہو گیا پھر ایک صورت  
 اس کی ایک دانہ مروارید کی بنی ہوئی تہیج تہلیل خوان منہ سے نور نشان آئے اگر مجھے اپنے پر سوار کر کر اس پر  
 گداز کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب میں حجاب کبرا کو پہنچا وہ بھی ناپید ہو گئے میں بے سواری رہ گیا خطاب آیا  
 کہ اے حبیب میر در گداز نگاہ کی میں نے حجاب کبرا مائی گداز کیا پھر خطاب ہوا اول منی یعنی نزویک ہو مجھے مائے  
 کہ ساتھ اس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم میں اس قدر مسافت طے کرتا تھا جقدر زمین  
 و مان تک عرض ہزار بار خطاب اول نبی سنا و مان سے مرتبہ دینی کو پہنچا پھر درجہ فتدلی کا پایا و مان سے خلوت خانہ  
 قاب قوسین او ادنیٰ کو کیا اور محرم اسرافیل و حاجی الی عبیدہ ماوحی ہوا انظم دیکھا جو عقل میں نہ آوے نہ خی و ہم نہ ورت  
 میں ہوا و نہ البتہ سے سنا کلام قدسی نہ پہنچا یا یہاں پیام قدسی نہ پردہ کو بے نقاب دیکھا نہ اللہ کو بے حجاب دیکھا  
 نظارہ کیا کسی نظر سے نہ دیکھا اسے اسے سے نہ جو راز و نیاز و مان ہوئی تھی نہ جو راز و نیاز و مان ہوئی تھی نہ  
 جس کا بیان یہاں سے باہر نہ جس کا نشان نشان باہر نہ اور شہ اس مقام کا تفسیر آیت دینی فتدلی میں انشاء اللہ

لکھا جاوے گا نظم محمد سید کو بن صاحب تاج لولا کا کہ جسکے قد پر چر کیا چیت و زیبا خلعت اسری کا ہوا وہ رنہ صند  
 بارگاہ قدس و مان جا کر جہان کے چوہداروں میں نہیں رہتے ہی موسیٰ کا نہ دست و ہم پہنچے یا نہ اسرار کو اس کے  
 ظہور و جہان سایہ جس شہ کے سرایا کا نہ اتھا یا یہاں قدم اوز جا کے رکھتا عرض علی بر نہ تصور کے بروں  
 سروئی کا اوز ندلی کا مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم میں جس کے بیان حق مرتبوں میں ثابت ہو میں ایک  
 اولیٰ کا اور اللہ تعالیٰ نے جو جو کلام منظور تھے کر گزرت قدرت سینہ پر میر دھکر علوم اوایل اوز او اخر کھول دئے  
 بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمل لوگوں سے ہو سکتا انکے اخفا کا حکم فرمایا : اور جو انیم سورہ لقمر و عات  
 کی پھر امر فرمایا کہ تباہہ میں نے باہام ربانی کہا الحیات اللہ والصلوات والطیبات حق تعالیٰ نے فرمایا السلام علیک  
 ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر میں نے کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت میں پہنچے  
 سیر مشاہدہ کیا بیکارگی سب پکارے کہ ہمدان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبده و رسولہ منقول ہے کہ حق  
 تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہے کچھ تحفہ دوستوں کے واسطے لے جاتا ہے تم یہ کلام میرا اور اپنا  
 اور ملائکہ کا لے جاتا کہ امت تحاری نمازیں پڑھ کر مشرف بعادت ابدی ہو سمجھ لیجئے کہ تین چیزیں آپ نے عرض  
 کیں تحیات صلوات طیبات انکے عوض چار چیزیں ملیں سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت  
 کو جمع لائے تو کہ سمجھا جائے کہ ابدال باذات ترقی اور تزلزل میں ہی ہر چند برکت مفرد بھی دلالت تر اند پر کرتی ہے  
 خصوصاً جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپ کے سے زمین و زمان میں مشرق سے مغرب تک اطراف و کائنات عالمین  
 خلقہ نبوت اور دبہ رسالت پر گیا اور نقارہ فوت اور کوس جلالیت بخنے لگا الفصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ جب سرار افواجی الی عبدہ ما اوحی تمام ہوئے تو خطاب آیا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تجھے پر اور تیری امت پر  
 پچاس وقت نماز اوز چھ مہینے کے روز مقرر کئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کرے گا اور ترک سے بچے گا اس کو اوسط  
 بہشت ہی جو انکار کرے گا اور ترک لایگا اس کے واسطے دوزخ اے محمد نسبت لے گئی رحمت میری غضب میری  
 بیج حق امت تیرے اے محمد تو گرامی تری نزدیکی میر تمام خلافت ہے : تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتوں سے  
 مکرّم فرماؤں گا کہ تمام خلائق تعجب کریں گی نظم اے محمد در کیا صفات تیرے لئے میں نے پیدا ہی کیا سب کچھ سہا سے تاسم  
 دو جہان اوز تین روحیں چار عنصر پانچ حس کچھ بہت اور سات کوکب اچھے خلد اور نہ فلک پھر واسطے سیر بہشت  
 اوز دوزخ کے ارشاد کیا میں نے بہشت کا مکان دیکھا اور عجائبات و مانکے مشاہدہ کئے پھر دوزخ کے در کے دیکھے بعد  
 بارگاہ معلیٰ میں حاضر ہوا خطاب ہوا اے محمد بغیر بہشت اوز شاد دوزخ کے دیکھے عرض کیا میں نے الہی ان نعمتوں کا  
 بھی شمار تو ہی جانتے جو بہشت میں ہیں اور ان شاد اید بھی تو ہی بچا و جو دوزخ میں ہیں ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھ  
 ایمان اوز بغیر جہان کے دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے در اور وقت رحمت کے گئی نصیحتیں کہیں اول یہ کہ بھگتو



کچھ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اب دم میں تجھ سے تیرے نفس سے زیادہ تر تو یک ہوں دوم یہ کہ دعا مظلوم  
 در کہ در میان سیر اور دعا مظلوم کے کوئی حجاب نہیں اور البتہ مستجاب ہے اگرچہ کافر ہو سویم یہ کہ صبر کر شائد پر  
 اور تکبر سے بچ و نیاز مغرور ہو اور اس سے آرام مت یکر اور اس پر محرمت کر کہ جانو الی ہی کسی سے اسنے وفا نہیں  
 کی میں نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرنا ہو نہیں اور تجھ ہی سے ڈرنا ہو نہیں اور تجھ ہی سے امید رکھنا ہو نہیں  
 تو نے ہی پیدا اور مشرف بنوے فرمایا پھر خطاب ہوا اے محمد نازین قوت میں ادا کیو اور ام معروف اور ہی مسکرتشا  
 کیو کہ تو ام دین اسی ہی اور اچکی رات جو دیکھا سنا ہی اپنی اسے بیان کیجو میں نے کہا الی ہی سیر قول کی تصدیق  
 کون کر گیا فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہما شراط ادا کے بجا لا کر میں رحمت ہوا عرض پر آیا عرض بحسب میری بجا  
 لایا پھر کر دیوں پر گزرتا ہوا اطباق سموات پر اتر اسوی سے لئے مقام بر ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کیا قرین  
 ہوا تمہارے مختاری است پر میں نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ جاؤ اپنی است کیو اسے تخفیف چاہو کہ وہ متحمل اس بار  
 کے نہو گی میں نے جناب الی میں جا کر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسیٰ نے بھیجا پھر میں کیا  
 پھر بھیجا پھر میں کیا یہاں تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روز سال میں رہ گئے اور ہوا اطباق  
 سموات اور اقطار زمین میں کہ فرض ہوئی محمد اور محمد یوں پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں اور مہینے کے روز  
 سال میں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسیٰ نے کہا کہ یہ پانچ نماز میں بھی  
 آؤ اور تیس روز پھر گیا میں لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کروں حتیٰ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ اے محمد جو  
 کوئی یہ پانچ نمازیں پڑھیکا وقت میں لئے اور ماہ رمضان کے روزے رکھیکا اور اسیدوار ثواب رکھیکا مجھ سے تو  
 پچاس نماز کا ثواب جو پہلے مقرر ہوئی تھی اس کے برابر کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اول معین کئے  
 تھے دوگنا اور بعض روایات میں ہے بمقتضائے من جاء بالحق منہ فله عشر امثال ثواب دس گئے کے روز و نگا دوگنا  
 اور جو ایام ستہ شوال ساتھ رمضان کے کوئی ختم کرگا تو ثواب دو مہینہ کا اور دیگر تمام سال کے روز و نگا ثواب عبادت  
 کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ میں نے نبی تخفیف ال پانچ میں نہ چاہی نہ ائی کہ فرما لیس کی نقل  
 میں نے بندوں سے اٹھائی پانچ نمازیں تجھ پر اور تیری است پر رکھیں پچاس حج ازل میں لکھے ہیں جس میں ہیں پانچ حال  
 میں ہیں اور پچاس حال میں پانچ حساب میں پچاس ثواب میں پانچ تکلیف میں پچاس شرف میں پانچ شمار میں  
 پچاس اسرار میں بیت واد کیا لطف ایزدی سے پانچ میں و پچاس کے درجہ اور کیفیت قبول میں اس کے  
 اختلاف ہے بعض کہتے ہیں جبریل کے پروں پر اطباق سموات سے اتر کر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور خلیفہ  
 رضی سے روایت ہے کہ جانے آئے میں براق پر ہوا تھے اور بعض کہتے ہیں کہ جانے میں براق ہو گئے اور آئے میں نے  
 براق آئے اور حکمت براق پر لیجا نے میں اظہار کرامت تھی اور لائے میں نے براق اظہار قدرت اور بعضوں نے طریق

نزول میں لکھا ہے کہ جب آپ نے یہ عطا و کرم الہی اپنے حق میں مستاہدہ کئے تنگداری میں منع پر کے محراب  
 مستاہدہ میں سجدہ بجالایا سجدہ جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر کہ جس سے اٹھ کر تشریف لے گئے تھے آیا یا ہنوز جا  
 خواب گرم تھا آب وضو پیش میں تھا مقام سجدہ عظیم میں عرق پیشانی سے تر تھا میت جانے اور اٹھ گیا تھا وہاں  
 ایک زمانہ آمدورفت آپ کی سختی تو انان صبح کو اپنے مجلس تشریف اپنے میں سارے مشاہدات شے کے بیان فرما  
 پہلے ابو بکر صدیق نے بلا شرکت و شبہ تصدیق کیا صدیق پر صدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانوں نے اور ان کا سزا  
 سعادت ابدی ہوئی کافروں منافقوں نے انکار کیا بدعت ابدی ہوئے میت جس نے اقرار کیا اہل سعادت  
 ہوا جس نے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا یہی قصہ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیرے کمال کے بطور ایجاد اور  
 بیان ہوا اب چند امثلہ واسطے ازالہ حبار انکار بے بصراں شہد کر کے کہ وقوع معراج میں شک لائے ہیں مذکور ہو  
 ہیں تیشیل اول جرم آفتاب کا کہ ایک سو چھ سٹکرہ ارض برابر ہیں اور لمحہ میں کئی ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہے جب  
 ایسے بڑی جسم سے اس طرح کی سرعت میر عند العقل بعد ہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جو ہر  
 مجروحہ ملکی استفادہ لوز وجود اس کے سے کرتے ہیں باندہ سبحان الذی سری اگر بارہ شب میں بام ہفت آسمان  
 سے گذر کر مقام دنی رفتی ترقی فرماؤ کو گویا عجبتیشیل دوم جادوگر کشمیر کے باوجود اس خست ضمیمہ کے کچھ کام کیا  
 چوب باروب کا تار پاند لے راہری شیطان سے گھڑی بھریں حدود کشمیر سے کے کوہ دماوند تک سیر کرتے ہیں جبکہ خم  
 کی سواری سینکڑوں گزرا شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی سا تین چار ہو تو پھر جب رالکب سید  
 المرسلین ہو اور مرکب برق مرزا علیہ السلام اور تازیانہ یا قوت و درخشاں برین اور راہر جبریل امین اور عاق پرکے  
 اسرافیل ہمیں اور پرندہ حضرت رب العالمین فطرۃ العین میں مجبورام سے اجرام علوی پر پہنچا کیا عجبت  
 میت ساحر و کما ہو و قابل اور نبی کا جو ہو حیث ہے اس کے عز و پر کیونکہ ملعون و وہو تیشیل سوم الیہس کہ بدترین  
 خلق ہیں لمحہ میں شرق سے غرب تک پھیرا ہوا جب ایسے بدترین خلق سے یہ سرعت ظہور میں آئے تو اس  
 بہترین کائنات سے ایک آئین زمین سے عرش تک چل کر نے میں کیا شبہ راہ پاؤ تیشیل چہارم عیسیٰ آسمان چہارم  
 پر اور اویس سیر سموات کر کہ بہشت میں داخل ہو جسم اور روح سمیت اور یہہ دو نو واقعہ نص سے ثابت ہیں  
 پھر معبر ہمارے کو کہ میرات آئے رفیع الشان ہیں کیا مانع ہے کہ آسمان پر جاویں اور پھر آویں تیشیل پنجم چوب ترکہ  
 بواسطہ رطوبت ذاتی تغزل رکھتی ہیں باز کے پانویں باندھے ہیں کہ اس کے گرائی کے سبب پرواز سے باز رہے  
 لیکن اگر وہ چوب تاب آفتاب میں خشک ہو جاؤ اور تغزل کہ لازماً رطوبت ہے اس سے زائل ہو تو پھر باز کل  
 پرواز کرنا کیا عجبت شیطاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہ پار قضاے اناسن لوز اللہ کے استیادہ و ماہر سلنا  
 الارحمتہ للعالمین میں نزول فرمایا تھا چوب کران سنک انما انما بتر مثل کم قدم کرم آپ کے میں باندھی تھی اس

ثقل نفسانیت کے سب امت میں قرار پکڑیں پھر جو تائب آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہو جسم روح سمیت  
فوق العرش پرواز کر گیا اس میں اچنبھا گیا ہے تیشل شرم باز گیر ضیہ مغ میں سوئے سے سوراخ کرالایش  
نحال شبنم ہر سوراخ ہوم سے بند کر دھوپ میں رشتے ہیں آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو کر تاب ہو اپر قدم  
دھر قصد عالم بالا کرتی ہی اور صبح بیضہ اور نے کلتی ہی یوں ہی سمجھ لو کہ وجود باوجود محمدی علیہ الصلوٰۃ و السلام  
بیضہ مرغ لاہوت تھا مستعدان تقدیر رزنی نے بصنعت لم یزلی سوزن التشریح الم شرح لک صدرک سے سینہ  
بینہ میں سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط حیمیت نکال کر شبنم گرم بھر کر تاب آفتاب تجلی میں رکھا جب حرارت  
حقوق نے جوش شوق پیدا کیا تو مدد کشاکش سبحان الذی اہری سے قصد ہوا کہ بر کیا اور اس کبند خضر سے  
اگر کہیں رہنمائی فدی پر چلوں فرمایا بیت جانب یار کوئی آپ سے کیا جا تا ہے جذبہ شوق سے البتہ کھچا  
جا تا ہے تیشل ہفتم قاعدہ شریعت ہے کہ دو چیز جو غالب مغلوب ہم ہوں تو حکم غالب کو ہے جیسے دودھ  
اور پانی ملا کر کسی لڑکے کو پلائیں اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہے والا نہیں ایسے اگر اب دہن خون الود  
نکلے تو حکم غالب پر ہے اگر خون غالب ہے تو ناقص و صغیر والا لا سیطرح نقودین اگر فقرہ غالب ہے حکم  
جید کا ہے اور غش غالب ہے حکم کھوٹے کا ہے اس بیج کے مسائل ترقیہ بہت ہیں اسی پر قیاس کیجئے جب  
روح پر فتوح محمدی جب پر غالب ہوئی جسہ حکم روح کا پیدا کر فرضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اس میں جا  
تعجب کیا ہے بیت غلبہ روح میں جو لطافت آئی اڑ گیا عرش سے بھی فوق یہ رفعت پائی تیشل  
شبنم روایت ہے کہ جب روح بندے کے بدن سے نکلتی ہے تو بعضے روح طرفۃ العین سے بھی کم ہیں اسماعلون  
حی کہ سابق عرش پر قندیل میں شکن ہو جاتی ہے پھر جسم لطیف آ پکا کہ کروڑوں درجہ روح سے پاک ہے  
اگر لہجے میں مسافت کون و مکان طے کر کر مالائے عرش مجید پہنچے کیا بعید ہے تیشل نہ منکرین کوتاہ نظر نہیں سمجھتے  
کہ نوز باصرہ انکا کھولتے ہی انکھ حساس سیارات فلک ہفتم کرتا ہے پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ نوز دیدہ فلک اور قرة العین النبی ملک ہے اولوالکبر درجہ روٹ نا ہی حشم سے الطیف ہے اگر ایک این قطع  
مسافت زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہے تیشل ہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع جہاں  
ہے ایک دن رات میں دورہ اپنا تمام کرتا ہے مقدار مسافت اسکی کسی جہد رکھی عقل اور اک نہیں کر سکتی پھر  
وہ صانع مطلق کہ جس نے کرائے افلاک کو بنا کر حرکت دی ہے جب چاہے کہ جو ہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
سما کو لہجے میں تاج تارک افلاک اور ہمارے ہوا اوج سماک فرماوے تو کیوں نہ تعجب آوے بلیت و کچھ انکے بدن  
کی چالاکانی نہ چرخ کی عقل پر چ کھاتی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ واقعہ معراج واسطے تین بدایع حکمت اور  
اظہار صنایع قدرت کے ہیں اگر کوئی منصف دیدہ الصفا سے تمام عجائب اور عرائب مصنوعات میں نظر کرے

تو یقین جابے کہ کیت خواجہ اور کیفیت اختصاص بہرہ و مخلوقات میں ساتھ یک صورت معین اور بہت خصوص  
 کے جو اور ان عقل جزوی سے باہر ہے بلکہ تمام وقایع عالم کے قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہد  
 کے سبب تنگ اور مستعد نہیں معلوم ہوتے مثلاً اپنے ہی وجود میں کہ عالم صغیر تامل سے دیکھے کہ نفس بدیع  
 فطرت کے صنع قدرت کے کھینچا اور حیرت عدم سے قضائے وجود میں کون لایا اور ظلمت رحم میں تفصیل احراز اور  
 تقسیم اعضا اس ترکیب ترتیب سے کئے کی اور قذیل مظلم قالب شعثہ صباوح حیات سے کئے روشن  
 فرمائی اور جو اس ظاہر ہی اور باطنی کئے دئے عرض بہ سب کچھ صنایع قدرت کا ملکہ الہیہ میں کہ عقل اور ان  
 سے ہر ایک کے قاصر ہے مصرعہ جو کام خدا کا ہے سو ہی عقل سے باہر ہے سمجھے لیجئے کہ یہہ تشکیلات واسطے ظاہر  
 بینوں کے ہیں اور اہل باطن کے واسطے کچھ مثال تمثیل درکار نہیں وہ جو ایسے معاملہ مشاہدہ کرتے ہیں  
 حضرت علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اکثر میں بعد نماز صبح کے انکار سے فارغ ہو مراقبہ کرتا ہوں  
 اور اس عالم سے نکل کر اور ہی عالم میں جاتا ہوں وہاں سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال متغول العباد  
 رہتا ہوں ہر سال میں سو ساٹھ دن گزارتا ہوں ہر دن بائیس وقت نماز پڑھتا ہوں ہر سال ایک ماہ رمضان کے  
 روزے رکھتا ہوں اور اسے موافق وظیفے اپنے کے بجالاتا ہوں پھر جب مراقبہ سے سر اٹھاتا ہوں تو آتما  
 طلوع ہوتا ہے نماز اشراق کی یہاں ادا کرتا ہوں اور خواجہ محمد یار سانی فضل الخطاب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ  
 حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ میں نہانے کو گیا غوطہ جو لگایا ہندوستان میں نخل آیا وہاں متامل ہوا فرزند  
 وجود میں آیا مدت عمر گزاری پھر دو کبار آپ کو دجلہ میں دیکھا کپڑے کنار پر دھڑے تھے نکل کر میں لنگھا  
 جنید میں حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اسی دیکھے و صنو میں مشغول تھے اور یہ بھی شیخ نے فرمایا ہے کہ سالک جب  
 اس مقام پر پہنچتا ہے تو اگر دم میں ہزار سالہ عبادت طاعت کر سکتا ہے بیوسٹے ہزار گان طریقت نے فرمایا  
 کہ ایک نفس روزندہ باطن بجا نیرات الہ عامہ سے بہت بزرگت ایک ساعت میں صد بار ختم قرآن کرتے ہیں آیت  
 صرفاً اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ قدم مبارک رکاب میں لاتے پہلے اس سے قدم دوم  
 رکاب ثانی میں ڈالیں تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب آپ کی امت والو نکاحا یہ مقام ہی تو اس مختار ولین اور  
 اخیر کے معراج میں کیا کلام ہے بیت روح پہ لکھے ای خدا بھی اندک ملام تازہ تازہ سوصلوۃ لالہوں میں  
 نوبت سلام باقی رہے یہاں کئی حدیث جو معنی میں اس آیت شریف میں لکھتے ہیں اب وہ بیان ہو ہیں  
 اول یہ کہ سبحان الذی اسری بعبودہ لیل الامین پہلے تہنہ نقایس سے فرمائی اور تہنہ نقایس سے وقت ذکر  
 نقایس کے ہو نہ کہ ذکر معراج میں جواب اسکا یہ ہے کہ شبہ کران کو باطن وقوع معراج میں انکار کرتے تھے اور  
 جسم اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالیٰ کو قادر اس امر پر نہیں سمجھتے تھے اسوا





نہ اضافہ نہ مح کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہی اور بعضوں نے کہا ہے جاہلوت یا سحاریب یا اس  
 علاقہ میں صفت انہی بیان کی کہ اذیعی یاس شدید نجاسۃ اخلل الذییر صاحب جنگ بخت کے بعضوں نے کہا ہے  
 کہ جب اور انکی مثل رعد انھیں مانند برق پس درائے در میان میں گھروں بھاریکے واسطے قتل اور لوت  
 اور اسیر کر نیکی و کان و غنم مفعولہ اور بھاریہ حکم وعدہ کیا گیا یعنی ضرور تھا کہ واقع ہو تو وَدَعَا لَکُمُ الْکُفْرَ  
وَامَدَّ ذَکُمْ بِاَمْوَالِ بَنِیْنِ وَجَعَلَنَامُ الْکُفْرَ اَیْمًا پھر پھر واسطے بھاریکے واسطے بھاریکے واسطے بھاریکے  
 لوٹا مارا تھا اور مدد دی ہمنے تمکو ساتھ مالوں ہر نوع کے اور کثرت بیٹوئی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی میں اس سے  
 کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہو کر اپنا بدلہ و دشمنوں سے لَوْنِ احْسَنُمْ احْسَنُمْ لَکُمْ اگر بھاریکے کرو گے تم بھاریکے کرو گے  
 واسطے جانوں اپنی کے کیونکہ ثواب انکا تمہیں کو ملیگا وَإِنْ اَسَآءْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کرو گے تم میں وہاں انکا  
 واسطے اسی جان بھاریکے ہو گا مدارک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ کہا میں نے ہرگز کسی سے نیکی نہیں  
 کی اور برائی بھی کیونکہ نہیں بچا پی بھری ہی آیت پڑھی یعنی جو کچھ آجی کرتا ہے ساتھ اپنے کرتا ہے میت  
 نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا نہ جہان سے خود اپنی جان سے کیا فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْیَوْمِ پس جب آیا وعدہ عذاب  
 بھاریکے بار کا یعنی فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْیَوْمِ دو سو دس برس سے بھیجا قوم طیطوس رومی کو  
تَمِیْرَ لَیْسُوْا اور جو کچھ کہ تو کر اور دل وہ لوگ مہنوں بھاریکے کو اپنے غم کے آثار بھاریکے چہروں پر ظاہر ہوں  
وَلَیْسُوْا اور جو کچھ کہ تو کر اور دل وہ لوگ مہنوں بھاریکے کو اپنے غم کے آثار بھاریکے چہروں پر ظاہر ہوں  
 جیسے اول بار قوم بخت نصر نے اگر مسجد کو خراب کیا تھا ویسے ہی لشکر طیطوس رومی کا آوے وَلَیْسُوْا  
مَاعَلُوْا آئینہ اور تو کہ ویران کریں جب پر غالب آویں ویران کرنا سمجھ لیجئے کہ اس قصہ میں اختلاف بہت  
 ہے اصح اور کثرت یہ ہے کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام میں صدیقہ کو پہنچی کہ مرو ضعیف  
 اور اعرح اولاد سلیمان علیہ السلام سے تھا تو پادشاہوں نے اطراف کے چاکر کہ ملک ابیا چھین لیں اول بخار  
 موصل کا پادشاہ آیا پھر سلطمان آذربایجان دونوں کے سپہیں لڑائی ہوئی دونوں لشکر تباہ ہو گئے غنیمت انکی  
 بنی اسرائیل کے ماتھے لگی دو کربار پادشاہ روم اور ملک طحالیہ اور سلطان انیس تیسویں لشکر حرار کرالیکر  
 آئے ہر ایک اپنی سلطنت چاہتا تھا آخر سپہیں جنگ ہو ایتھو لشکر خراب ہو گئے انکی بھی لوت بنی اسرائیل نے  
 لی جب پانچ لشکر ونگمال اسباب بنی اسرائیل کو ملے تو بکر اور عصیان کرنے لگے حکم نوازاتے پھر گئے ارمیاہم کا کہنا  
 نہ مانا یہ نہ پہلا تھا کہ کیا انھوں نے اور اپنے آپ کو غضب لپی میں والا اللہ تعالیٰ نے بخت نصر جو کسی کو کہتا  
 سحاریب تھا اور بعد فوت اسکے کے پادشاہ ہوا تھا پہنچا اپنے لڑائی بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہو استیت  
 المقدس خراب کی تو زیت جلاوی شہر بنی اسرائیل کو پورہ کیا یہ عذاب اول تھا پھر کورنش ہمدانی یہ خبر

سنگ آبا اور بہت مال اور تیس ہزار سمار اور مزدور لایا تیس برس عمارت ولایت ایلیا میں مشغول تاکہ جیسے پہلے بھی و یہ بھی ہو گئی بنی اسرائیل خوش ہو اور مال اور اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت جس سے کرنے لگے محی علیہ السلام کو شہید کیا اور عیسیٰ کے ہلاک کر سکا اور وہ کیا بہت دوسرا تھا عذاب دوم انکو پہنچا کہ طیتوس نے اپنے غلبہ کیا پھر سجدہ کو ویران کیا مال اسباب انکالوت کر لے گیا اور حق تعالیٰ نے توبت میں بعد وعدہ ان دولوں عذاب کے اُسے کہا تھا کہ عسیٰ ربکم ان یتوکلکم ترویک ہی کہ پروردگار تمہارا بعد عقوبت دوسرے کے اگر توبہ کرو گے تم بہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کر دے وَاِنْ عُدْتُمْ عَدَاۤئَا اَوْ اَلْکَرِہِیۡمَ اَوْ کُنتُمْ مَعَهُمْ اَوْ کُنتُمْ بَعْدَہُمْ کے پھر آؤ نیگے ہم تکے مارا ساتھ عذاب وَجَعَلْنَا جَحِیۡمَ لِّلْکَافِرِیۡنَ حَصِیۡرًا اور کیا ہے منے ووزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ کہ وہاں ڈال دیئے اور اس میں سے نکل سکنے بنی اسرائیل نے توبت سیوم عود کیا ساتھ جھٹھانے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور ساتھ قتل اور جلا اور جزیرہ اور خواری کے معذب ہو اِنَّ کَھٰذَا اللّٰہُ اَنۡ یَّھْدِیۡ بَیۡنَہُمَا ہی اَوْ یَّضِلَّ بہ قرآن ہدایت کرتا ہی اس راہ کا کہ وہ بہت سیدھی ہے اور پائندہ تر سب راہوں کے کہ امر اور ہی کی میں وَبَشِّرِ الصّٰلِحِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَتْلُوۡنَ الصّٰحٰفَ اَنۡ لَّہُمۡ اُجُورٌ کَثِیۡرٌ اور ثبات ویتا ہی مومنون کو وہ جو عمل کرتے ہیں اچھے بہ کہ واسطے انکے ہی ثواب بڑا نیسے بہت وَاَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤْمِنُوۡنَ بِالْآخِرَةِ اَعْتَدَ لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا اور یہ کہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے تیار کیا ہے منے واسطے انکے عذاب درد دیکھ والا یعنی آتش ووزخ پس مومنون کو ووثارتیں ہیں ثواب انکے کا اور عقاب اعدائے کا وَبَدِیۡعُ الْاِنۡسَانِ اَلۡنَسِیۡدُ عَاۡدَۃً بِالْخَیۡرِ اور دعا کرتا ہی آدمی بخدا وقت غصے کے ساتھ بدی نفس اور مال اپنے کے مائد دعا مانگنے اسکے کے ساتھ نیکی کے مراد نصرت حارث ہے کہ عذاب اللہ مانگتا تھا کہ مَطۡرَ عَلَیۡنَا حَاجَرًا مِّنۡ سَبۡاۡ وَكَانَ الْاِنۡسَانُ عَٰجُوۡلًا اور ہی آدمی جلدی ہو والا دعائیں نظم عاقبت کار نہیں سوجتا مانگنے لگتا ہے شتابی دعا چین سر اس نہ ضرر میں ہے صبر نہر میں نہ کر مایں ہے وَجَعَلْنَا اللَّیۡلَ وَالنَّهَارَ بَیۡنَہُمَا اور کیا ہے منے رات کو اور دن کو ووثارتیں کہ آگے چھے آتے ہیں دلالت اور قدرت حق کے کرتا میں نُحُوۡنَا اٰیۃً اَلۡیٰیۡلَیۡسَ جُحُوۡیۡ منے نشانی کہ رات ہی بھی اندھیرا کیا دیا ساتھ طلوع آفتاب وَجَعَلْنَا اٰیۃً اَلۡہٰمُ مُبۡصِرَةً لِّبَیۡنَہُمَا فَاَصۡلَاحٌ مِّنۡ دَیۡکُمۡ اور کی منے نشانی کہ دن ہی دکھائیوا لجا بہر حیر کو تو کہ چاہو تم اسکے روشنی میں زیادت معیشت میں پروردگار اپنے سے بعضوں نے کہا ہے کہ نشانی دن کی آفتاب ہے اور نشانی رات کی ماہتاب اور جو کرنا نشانی شب کا نقصان نور ماہ ہے اولیٰ لباب میں ابن عباس نے نقل ہے کہ پہلے ماہ اور چہرہ دونوں نور مشابہ آسمین تھے اس سبب اعتبارات دن میں تھا حق تعالیٰ جمیل کو بھیجا انھوں نے منہ اپنا چاند سے ملا اور اس کا چوہا ہو گیا اور سورج اپنے حال پر پائیس موافق اس قول کے اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ نور چاند کا جو کیا ہے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ تم ہیچ دن کے اپنا کس معاش کرو ورتا







اوپر کے درجہ تک فرق زمین آسمان کا ہی اور تفاوت دوزخ کا ساتھ دیکھ کر ان کے ہی برابر کے درجہ سے نکل کر  
 اس قدر سبقت ہے کہ لا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مِنْهُ مَخْذُومٌ مَخْمُومٌ مقرر کر اس آدمی ساتھ اللہ کے معبود  
 اور پس پیچھے رہے گا تو دوزخ میں ہمیشہ موت کیا گیا یعنی موصوف سب برائیوں سے چھوڑا گیا یعنی محروم سب بھلائیوں  
 سے وقفہ ربک لا تعبد والا یاہ اور حکم کیا روگردگار تیرے نے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پیکر حضور کے ہمہ گیر  
 عبادت کرو مگر اسی کو کیونکہ عبادت عبادت تعظیم ہی اور یہ بچا ہے مگر اس کو جسکی نہایت عظمت ہو وہ بالوالدین  
 احسانا اور نیکی کرو ساتھ ماں باپ کی نیکی کرنا سمجھ لیجئے کہ اپنی عبادت ساتھ احسان والدین کا اگر فراموشی اسو  
 کہ وہ سب قریب ہیں وجوہ اور تربیت اولاد میں اذیلتی عن عند الکبر احد تھا اور کھانڈا کر پیچھے ترویک تیرے بڑا  
 کو ایک ان دونوں میں سے یاد دلوانے جلتے رہیں یہاں تک کہ بوڑھے ہوں اور محتاج خدمت تیرے ہوں فلا نقل  
 حکم آف پس مت کہہ انکو اس سمجھ لیجئے کہ آف بکسہ فاء ساتھ توبہ کے اور خیر توبہ کے اور نفع فاعیر توبہ کے  
 برحاجی اور یہ کلمہ کہ جب آدمی بتک آتا ہے کسی چیز سے یا پھر کچھ کران گذر تاجی یا اودہ ساتھ ناپاکی کے ہوتا  
 تو کشتا ہے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کلمہ مت کہہ یعنی والدین سے بتک مت آ اور صحبت الیہ سے کران خاطر  
 مت ہو کہ لا تہرہا وظلہا کو کریمیا اور مت دانت الیہ اور بات الیہ جواب سخت مت د اور کہہ و ان دونوں کے با  
 تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنی انکا نام لیکر مت پکار اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکے ساتھ اس طرح باتیں کر جیسے غلام  
 گنہگار عاجز ساتھ میان غصہ ناک اپنے کے کرے سمجھ لیجئے کہ نہر دانت نے کو کہتے ہیں اور یہ خدشہ جو واقع ہوتا ہے  
 کہ بعد اوف کے نہر کیا حاجت ہے جب اف حرام ہو تو نہر بطریق اولی حرام ہو اگر کا جواب یہ ہے کہ نہی نہر سے بعد کنا  
 کے ہی اور نہی اوف سے اور نقد بر عجز اور ضعف اور عدم جریمہ کے ہی پس ولا تہنہر تاسیس ہے نہ مالک لخص  
 طمنا جناح الذی لا یمن اور نہر اگر واسطے ان دونوں کے باز دولت اور تواضع کا یعنی لئے بڑائی اور نگہ مت کر ملک ملک  
 اور ملطف کر حرمانی سے اور انکے واسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت میں اور آج وہ محتاج تیرے میں خدمت میں  
 اور تصویب میں و قل زجاء ہمنا کما دینا فی صیغہ اور کہہ اے پروردگار میرے رحم کران دونوں پر جیسا بالالان دونوں نے  
 مجھ کو در انحال کہ چھوٹا تھا میں سمجھ لیجئے کہ حقیقت دعا رحمت کی ولد سے حق والدین میں یہ ہے کہ اگر مومن میں تو انکو  
 بہشت میں پہنچا اگر کافر میں تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللہ کی خوشی ماں باپ کے راضی ہونے میں  
 میں بصری عنہ والدہ فاما عنہ راضی پس حقوق سابق انکے ساتھ حقوق لاحق کے نہ بھلا یا چاہئے سمجھ لیجئے کہ نہی نہی  
 کی والد پر اپنی کے ضرب ستم سے اور نام ستموں الیہ کے اور نہی نہر سے بتقدیر عدم جریمہ بطریق اولی دلالت  
 اس سے نکال کر تیری اور اسکو کتب اصول میں دلالت المضیبت میں اور حقوق والدین کے حکام اللہ میں اور  
 حدیث میں قرین حق اللہ کو اور میں چنانچہ اس آیت میں کہ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین جسانا



ہی اور حدیث الا اخبرکم بالاکبر الکبائر الا شرک باللہ وحقوق الوالدین میں اور حدیث میں ہے کہ رضاء اللہ  
فی رضاء الوالدین وخطبہ میں اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایاکم وحقوق الوالدین فان الجنة یوتجر  
من سیرۃ الف عام ولا یجدر بہا عاق الا قاطع ولا شیخ زانی ولا من اذی جابرہ اور حدیث میں ہے کہ ایک روئے  
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر شکایت باپ کی کئی کہ میرا مال لیتا ہے اپنے لٹکے باپ کو بلوایا وہ آیا میرا  
تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہ بچہ تھا اور میں قوی مالدار تو جو بہ چاہتا تھا میرے مال میں سے خرچ کرتا تھا میں خوشی سے  
دیتا تھا اور اب جو میں ضعیف ہوں اور بیوقوفی اور میں فقیر اور یہ عینی تو مال اپنا مجھے نہیں دیتا آپ رسول اور فرمایا  
کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوج سنگا گریاں ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ امت و مالک لا یمیک نقل ہے کہ خالد  
جب قید ہوا تو نیچی پر انکابندی خانہ میں قذیل لٹکتا تھا اس میں آفتاب رکھ آب گرم کر صبح کے وضو کرنے لایا خالد نے  
وضو کیا دو کسٹ قذیل وٹن سے دور ہوا بھی نے آفتاب تمام شب اپنے بغل میں رکھا تا گرمی سے پانی سرد ہو  
جج کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا ہے سرد نہیں ہوا بھی نے دونوں شب کا ماجر اسیاں کیا خالد نے خوش ہو کر  
دعا کی کہ الہی جیسا سردی آپ بھی نے مجھے بچایا اور حق میرا دیا ایسی گرمی آتش دوزخ سے اسکو بچاؤ اور رحم فرمایا  
نظم روز رستا خیزین چاہے جو چین تو بھلا دل سے نہ حق والدین لطف میں لکے عطائے حق سمجھ قہر میں  
انکے اچلائے حق سمجھ ہی رضا انہی رضائے ایزدی انکا عرصہ ہے لہائے ایزدی حق نے بچھلوائے ہی سید کیا تینتی  
سے دی ہے جو ہستی دکھا انکے باعث ہے کئی بیری منور تم انہیں کا ہے تیرا خل جود کرنا ناراضی پھر انکو ای فرید  
ہی فتوت اور مروت سے بعد ربکم اعلم بما فی نفوسکم اور دکار تمنا را خوب جانتا ہی اسن جین کو کہ بچ جیوں بھاریا  
ہی رضائے دی مان باپ کی یا ناخوشی انکی ان تکونوا اصل الحین فانه کان لا ذین تکونوا اصل الحین فانه کان لا ذین تکونوا اصل الحین فانه کان لا ذین  
والے ساتھ مان باپ کے پس تحقیق اللہ ہی واسطے توبہ کرنوالے عقوق والدین سے یا رجوع کرنوالے کے بچ جناب  
انکے کے بچنے والا و انت ذا الفربا حقہ والمسلین و ابن السبیل اور دے قرابت والے کو حق انکا نفقہ سے اور حسن معیت کیا  
ساتھ انکے اور دے مسکین کو اور مسافروں کو حق انکا رکوة سے امام عظم نے فرمایا کہ حق قرابت والوں کا نفقہ دینا ہی اگر محتاج  
ہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ذی الفربا سے قرابت والے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور حق انکا خمس دینا ہی  
جو اللہ نے مقرر کر دیا ہے تفسیر امام غزالی میں مذکور ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایک رشتہ میں سے پوچھا کہ قرآن  
پڑھا ہے تو نے کہا مان فرما یا سورہ بنی اسرائیل میں نہیں پڑھا و ات ذی القرنی حقہ کہا پڑھا ہے کہا کیا تم اہل قرابت ہو  
کہ خدا نے ار کیا ہے حق دینے کا تمھارے امام نے فرمایا مان وہ اہل قرابت ہم میں وہ کاتبین و کاتبین و کاتبین و کاتبین  
خبر کرنا مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیٹ جگہ خرچ کرے اسراف نہیں اور اگر اکیانہ بجائے بد خرچ کرے اسراف ہے  
ان البذین کا تو اخوان الشیاطین تحقیق بیا خرچ کرنوالے میں بھائی شیطانی کے لیے مثل انکے ہیں شرارت اور مال

صانع کرتے ہیں عرب و لے جو کوئی عادت جس قوم کی کرتا تھا اسکو سکاجائی کہتے تھے لکھا ہے کہ کفار مال انبار اور  
سمیع میں خرچ کرتے تھے اور ایک جہاں کو واسطے کئی اوست ہلاک کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو برائی بیان کی کہ  
اسراف مال میں بہت شیطاں کے ہیں وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا اور یہ شیطاں واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے  
والا ہیں چاہے کہ اسکا کہا کوئی نہ لے لکھا ہے کہ بعض صحابہ جو کہین فقیر تھے جیسے بلال اور صہیب اور جناب رضی  
عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیز مانگتے تھے اور آپ کے پاس اُسوقت وہ ہوتی تھی تو نہ فرماتے  
میں یہ پھر لیتے تھے یہ آیت اتری کہ وَمَا تَعْرَضُونَ عَنْهُمْ لِابْتَغَاءِ دَجَاجَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهُمْ فَقُلْ لَكُمْ قَوْلًا ميسورًا اور اگر  
پچھلے تو محتاج اصحابوں کے واسطے چاہئے رحمت پروردگار آپ کے کہ امید رکھتے ہو انکی پس کہہ دو لَا تَحْزَنْ بات آسانی کی گئی  
نرمی کی یاد عا کرو واسطے انکے ساتھ آسان کھینچنے کے بوجھ فقر کا لے و درود انکو لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت جب حضرت  
وہ کچھ مانگتے تھے اور پاس نہ ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ يَرْزُقُكَ اللَّهُ وَيَا كُمْ اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ایک نزل مسلم  
اور ہودہ کی بخت ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے سے سخی تریں اور موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت ہمہ تھی کہ مال اور ہون  
اودہ کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سائل کو دیتے تھے یا نرم باتوں سے اسے خوش کرتے تھے القصہ آزمائش کے واسطے نزل ہوئی  
اپنے بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجی اپنے اگر کہا کہ مانج میرے آپ پیار میں مانگا ہے آپ نے حجر میں جا کر گئے سے انکار کر دیا  
کیا اور آپ نے بیٹے سے بلال کی تلمیذ کی صحابہ منظر آپ کے کھنے کے تھے اور آپ سب برہنگی کے باہر نہیں آتے تھے حتی  
نہ یہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ ذِكْرًا لِيَتَلَذَّطُوا مِنْهُ فَمَا لَهُمْ مُخِلِينَ اور اس آیت کے بعد کہ وہ اپنے کے جتنا  
کھول سکے ملت لیجئے و راہ حق میں مال پاک جب ملک ہو سکے مگر اساک وَلَا تَبْسُطُوا كُلَّ الْبِسْطِ اور مت کھول رو  
مانگہ کو نہایت کھول دینا ملت لیجئے حد سے زیادہ نہ لٹا کہ وہ اسراف اور عیب فَقَعْدُوا مَلُوكًا اور اس آیت  
رہا کہ تو ملا مت کیا ہوا چیل کے محتاج یا محتاج اور در ماندہ سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ مرتبہ سخاوت بیان فرما رہا ہے کہ در میان  
خل اور اسراف کی عظمت نہ اساک مانگہ گردنیں باندھ نہ اسراف سے مال سب لٹا سیانہ روی کر دلا اختیار  
کہ سب کا بھی راہ اہل سخا پس بدلیل خیر الامور وسطیہ راہ توسط اختیار کرنا بہتر ہے إِنَّ دَبَّكَ يَبْسُطُ الزُّنُوفَ لِمَنْ يَشَاءُ و  
یقیناً تحقیق پروردگار تر کھولتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور بند کر لیتا ہے واسطے جس کے چاہے اور فراموشی اور غفلت  
رزق میں حکمت الہی ہے کہ کوئی طاقت اعراض کی نہیں رکھتا لَا تَكُنْ يَجَادُهُ خَيْرٌ بصیرت تحقیق اللہ ہے ساتھ  
مصلح بندوں اپنے کے وَالْمَالُ بَيْنَاوَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ اور مت مارو اولاد اپنی کو در افلاس کے سے  
مخن تو زفقہم و یا کہ ہم رزق دیتے ہیں انکو اور ملکوس غم روز کا انکے مت کھاؤ کہ ملت جسے جان ہی ہے  
نان نان ہی دیوگا جو دنیا ہی جان إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيراً تحقیق مار ڈالنا انکا ہے خطا بری کہ قطع تاسل  
اور القطاع نوعی وَلَا تَقْرَبُوا الزُّنُوفَ لَا تَكُنْ فَا حِشَّةً اور مت نزدیک جاؤ انکے تحقیق زنا ہی بے حیائی و ساء سبیل کا







ایک ہی امام قسری نے کہا ہے کہ جو زمین و آسمان میں زندہ ہیں وہ سب کہتے ہیں زبان قال سے اور باقی انسان حال  
 کہ وراثت کرتے ہیں ساتھ اپنے اسکان و حدود کی اور صنایع واجب قدیم کے اور یہ تشریح حق کی ہے اسکان  
 اور حدود سے پس سب اس بات پر یوں ہوئے وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ تَسْبِيحَهُمْ اور لیکن نہیں سمجھتے تم اسی سرور کو  
 تسبیح انگلی کیونکہ تمہاری نظر صحیح اور عقل صاف نہیں لَنْ تَكُونَ حَلِيمًا غَوَاةً نہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہی محمل والا کہ کھانا  
 عقلت پر شامی عذاب میں نہیں کرتا بخشنے والا ہے انکو جو اسکی بات پر ایمان لاتے ہیں خالق سلمیٰ میں الی  
 عثمان معمری نے مقول ہے کہ تمام کمونات باختلاف لغات تسبیح الہی کہتے ہیں لیکن اسکو نہیں سنا کر  
 عالم ربانی کہ اس کے دل کے کان کھلے ہیں عیت باغ و بہار تفصیل سے ہے جس کے سرسبز تپتہ بہتہ کی طرح  
 شاخ و ان اسکا بحر الخالق میں ہے ہر ذرہ موجودات کی زبان ہے ملکوتی اس سے تسبیح کہتا ہے اور اسے  
 زبان سے چوب خشک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تسبیح کہتے تھے اور شہادت عطا کر لیا  
 اللہ الذی انطق کل شئ اشارہ طرف اسکے ہے اسی زبان سے ہو گیا لکھا ہے کہ البہل و غیرہ نے جانا کہ وقت  
 قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دین اللہ تعالیٰ نے انکی نظروں سے آپ کو چھپایا اور یہ آیت نازل کی کہ وَإِذَا قَرَأْتَ  
الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِصْرًا بَارِزًا خَافًا وَجَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 قرآن کو کرتے ہیں ہم درمیان تیر اور درمیان ان لوگوں کے جو نہیں ایمان لائے ساتھ آخرت کے پر وہ چھپا یا ہو انکو کہ کھلو  
 نہ بکھیں اور انرا زمین بعضے کہتے ہیں کہ جو ربوہ لب کی ام جہل بعد نزول سورۃ تبت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 کے گھر سے خدائے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پتھر مار نیکو لائی آپ قرآن کی تلاوت و مان کرتے تھے اسکو  
 نظر نہ آئے حضرت ابو بکر سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیر کہاں ہے کہ میری سچو کئی ہے اسے اس سے بدلا لون حضرت  
 صدیق نے کہا کہ وہ شاعر نہیں جو کسی چو بناوین اسے کہا کہ فی حیدنا جہل من مسد کہا ہے وہ کیا جانتا ہے کہ گردن  
 میں میرے کیا ہو گا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کو فرمایا کہ اس سے پوچھ کہ اس گھر میں کسی اور کو بھی بھیجتا  
 ہے تو حضرت صدیق نے پوچھا اسے کہا کہ مجھے اٹھھا کر تاجی تو قسم ہے خدا کے کہ میں دیکھتی میں ہاں سوتا  
 ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلے آئی اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ ہم تجھ کو وقت قرآن کے تلاوت کے کافروں کی نگاہ  
 سے چھپائے ہیں وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً فَإِنْ تَفْقَهُوا فَفِي أَذَانِهِمْ وَقَدْ كُنْتُمْ أَفْصَحَ قَوْمًا وَلَكِنْ كُنْتُمْ  
 ناکہ نہ سمجھیں قرآن کو اور وہ سر و حال ہو جائیں درمیان دل ان کے اور فہم قرآن کے اور دالنے میں سچ کالوں  
 ان کے بوجھ تو کہ نہ سنیں قرآن کو سمجھ لیجئے کہ قرآن مجزوعی اعطا اور معانی میں سکران قرآن کے واسطے ثابت کی  
 وہ حیر کہ مانع ہے انکو فہم معنی اور اور ان لفظ سے وَإِذَا كُنْتَ رُبَّمَا فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَكُنَّا نَحْمِلُ أَدْبَارَهُمْ تَعْوَدُ  
 جس وقت کہ یاد کرتا ہے تو پر اور دگار اپنے کو ہی قرآن کے اکیلے پھر جاتے ہیں کافر اور پیچھوں اپنے کے بھاگتے ہو تو حید سے سے



کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ اُنکے خداؤں کو اپنے خدا کے ساتھ یاد کر کے مَنیٰ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَعْبِدُونَ ہر مومن کو خوب جانتے ہیں  
اِس نیت کو کہہ سکتے ہیں کافر قرآن کو ساتھ لے کے غرض انکی طعن اور منہ سی عِزِّ اِذْ يَسْتَعْبِدُونَ لَیْلَکَ وَ اِذْ  
بِخُجْرَکَ جِسْمِکَ کہ ان رکھتے ہیں طرف تیرے اور جسوقت کہ وہ مصلحت کرتے ہیں یہاں الیہیں ساتھ  
دوسرے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بناتے ہیں عین العافی میں ہے کہ تشریف عارث نے کہا کہ میں نہیں جانتا  
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہیں ابوسفیان نے کہا کہ میں بعضے باتیں انکی سچ جانتا ہوں ابو جہل نے کہا  
مجھوں ہی ابولہب نے کہا کاہن ہی کسی نے کہا شاعر ہی یہ آیت اِس جماعت کی شائیں ہیں اِذْ یَقُولُ  
اَفْکَالِیُونَ اِنْ یَنْتَعِبُونَ اِلَّا دَجَلًا مَّشْجُوۡنًا یَادُرَ اِیُّیْ مُحَمَّدٌ صَلٰی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے ہیں ظالم اپنے شرک مجاہد  
کہ تم نہیں پیروی کرتے مگر مرد جاو کئے گئے کی بھینے اسکو جاو کیا ہے اور عقل اسکی زایل ہو گئی عین اسکو مجھے باہر  
اَنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبَ اِلَکَ الْاَمَثَالَ فَضَلُّوْا اَفَلَا یَسْطِیْعُوْنَ سِیَّوْا دیکھو کہ کیا کر رہے ہیں کافر واسطے تیرے مثالیں اور  
تجھے مجھوں اور ساحر اور کاہن اور شاعر ٹھہرتے ہیں بس گمراہ ہوئے وہ طریق حق سے پس نہیں پاسکتے راہ کو طرف  
صواب کے یا نہیں پاسکتے راہ طرف طعن تیرے ایسا کہ معقول ہو بلکہ حیران اور سرگردان ہیں وصف میں تیرے  
ایسا کلام کرتے ہیں کہ آپس میں نفی ہے کہ کبھی شاعر کہتے ہیں اور شاعر کو کمال عقل درکار ہے اور کبھی مجھوں کہتے  
ہیں اور وہ زوال عقل ہو قَالُوْۤا اِیْذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رَمًا اَنَّا لَمَجْعُوۡنٌ خَلْقًا جَدِیْدًا اور کہتے ہیں کافر کہ مسکرت  
کے ہیں آماج ہو جائیں ہم بعد موت کے مدت میں بد زبان اور گئے ہوئے کیا پھر اٹھائے جاویں گے یہ دلائل نیا میں  
بعد جانتے تھے کہ خاک خشاک مخلوق تو نازہ کیونکر ہوگی قُلْ کُوۡنُوۡا حِجَادَۃً وَّ اَوْحِدًا یَدَا وَّ اَوْحَلَقًا تَمَّیٰ کُبَّرُوۡۤا فِیۡ فِصْدٍ وَّ رِکۡۢ  
کہ ہو جاؤ تم پھر بالوہ اور پیدائش اِس قسم سے کہ بری لگے سچ سینوں بخار کے مانند آسمان اور پہار کے اور مثال اِس  
حیر کے کہ زندہ ہونا اسکا نہایت دور ہے البتہ حق تعالیٰ تمہیں مارے اور جلائے یہ امر پیش ہے یعنی فی الشل اگر  
ایسے ہو جاؤ تم تو بھی وہ مرگ اور لعنت پر بخار کا دور ہے ظہور میں لاو گیکھا فسقوۡنَ مِّنْ یَّعۡبُدُوۡنَ اِنَّا لَبِیۡۤا لِّلۡبَیۡۤہِ لَیۡسَ لَکُمۡ  
پھر لاو گیکھا ہو اور زندہ کر گیکھا بعد موت کے قُلْ الَّذِیۡ فِیۡ فِطۡرَہٗۤ اَدۡرَکُہُ مَرۡۃً وَّ مَرۡۃً حَسَنَۃً یہ دلائل کو پہلے بار کہ خاک تھے پس  
جو خاک میں جان و آل سکتا ہے ہدایت میں وہ خاک کو زندہ بھی کر سکتا ہے نہایت میں فہم یَسْتَعْبِدُونَ لَیْلَکَ  
رُوۡسَہُمۡ لَیۡسَ ثَنَابٌ جَعَادِیۡۃً دینگے طرف تیرے سروں اپنے کو لعنت سے یا ملاوینگے سروں اپنے کو انکار و یقولون  
متی ہو و اور کہیں گے کہ ہو گا یہ لعنت اور حشر قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوۡنَ قَرِیۡۃً مَّہۡمَہٗ ثَنَابٌ ہر کہ ہو نزدیک کیونکہ جو  
ہو نیوا چیر ہی اسکو نزدیک ہی کہا جائے اور لعنت ہو نیوا چیر یقولہ فَمَیۡذَعُوۡکُمۡ فَسَیۡجِیۡبُوۡنَ بِجَہَنۡہِ جَہَنۡہِ  
ابلاو گیکھا اللہ واسطے محاسبے یا اسرائیل ساتھ نفعہ اخیر کے واسطے لکھنے کے قبروں میں جواب دو عمر  
کو یا اسرائیل کو اِس حالت میں کہ قابل ہو کے ساتھ تعریف الہی کے حدیث میں ہے کہ خلائق قبروں سے اٹھے گی

نکات سپر روائی ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانک اللہم و بحمک اور بعضوں نے حمد کو بمعنی امر کہا جسی آیت میں  
بحمد ربک میں یعنی صل یا رب کیس یہ معنی ہوئی کہ بلاویکا تمکو اللہ پس جواب دو کہ تم انکو ساتھ امر اس کے  
وَقُلُّوْنَ اِنَّ لَکُمْ اَکْثَرَ اَلْاَمْرِ اَنْ تَعْلَمُوْا اور جانو گے قیامت کی دشت بیت سے کہ حج قبروں اپنی کے نہیں رہے تھے مگر تھوڑا  
یا آخرت کو دیکھ کر زندگی تھوڑی جانو گے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہئے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے مقابلہ  
میں کم گئے اور اس کم اور فانی کو سچکے اس بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور مذمت  
نہ چھکے صرف کر عمر کا باقی کہ نہ فانی ہے وہ دار باقی لکھا ہے کہ مشرک کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا  
پہنچائے تھے انھوں نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت چاہی یہ آیت آئی وَقُلُّوْا لَیْسَ بِکُمْ اَحْسَنُ  
اَحْسَنُ اور کہہ واسطے بندوں میرے یعنی مومنوں سے کہہ کہ ہمیں کافروں سے وہ بات جو بہت اچھی  
یعنی مقابلہ میں جھانکے کے غصہ نکریں بلکہ دعا کریں کہ یہ بدیم اللہ ہدایت کرے تمکو اللہ تبارک میں ہے کہ ایک  
شخص نے حضرت عمر فاروقؓ کو کالی دی انھوں نے اسکا بدلہ لایا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت انامری اور ساتھ غصہ  
فرمایا بعضہ کہتے ہیں کلمہ حسن شہادتین ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یا ہر کرنا  
ساتھ معروف اور بنی کرنا ہی ساتھ منکر کے یا کلمہ آسن یہ ہے کہ سیکو سوانیکی کے زیاد کرے اور جو کوئی سچ  
کرے ایک بدلے نرمی کرے بیت اگر ہی منظور چھو رفت براہ حسن قدم کا دھرنا جھکے بدلے وفالو کرنا دھکے  
بدلے دعا تو کرنا اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنۡزِعُ بَیۡنَہُمۡ لَیَحۡقِقَنَّ الشَّیْطٰنُ وِشۡمٰی وَاَلۡلّٰہُ یُرِیۡہُمۡ اَوۡمِیۡوۡنَہٗمۡ کہ غصہ کے غصہ  
ولا کر عدا اور فساد برپا مای اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا تحقیق شیطان ہے واسطے آدمیو کے دشمن ظاہر  
کہ ہرگز صلاح انکی نہیں جا پتا ملاک کر نیے درپ ہے وَجَعَلْنَا عَلَیۡہِمۡ یَمۡرَ وَرۡوَدَکَ اَرۡحَابَ جَانَاۤیَ تمکو اور دانامتر  
ہی ساتھ احوال بخاریکے یہ خطاب مومنو تکو ہی اَلۡکُفۡرَ مَآۤیَ اِنَّ یَسۡتَیۡجِیۡکُمۡ اَوۡ اِنَّ یَسۡتَیۡعِیۡدَ بِکُمۡ اَلۡکُ  
چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافروں کے سے چھراوے یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو تمپر مسلط فرماو یا حرم  
کرے ساتھ ہدایت کے یا تو کہ کے اور عذاب کرے ساتھ ضلالت کے یا اقامت کے اور گناہ کے اور بعضہ کہتے ہیں کہ ہم  
خطاب کافر و تکو ہی اَلۡکُفۡرَ مَآۤیَ کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور عذاب و دنیا میں بند اور اگر چاہے دنیا میں عذاب و  
پس شیت متعلق ساتھ عذاب و دنیا کے ہی اور تعذیب آخرت میں حکم مطلق ہے قَاۡدِیۡنَکَ عَلَیۡہِمۡ وَجَعَلْنَا اَوۡرَاقَہُمۡ  
بیجا ہونے تکو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پر کافروں کے دار و عہ کہ انکو کفر سے بچا و اور ایمان کا انکے ضامن ہو اور خطاب  
مومنوں کو ہی تو یہ معنی ہیں کہ تو ضامن اعمال کا مومنوں کے نہیں چھکو مواخذہ انکے کاسوں پر ہو گا وَرۡثَکَ اَعۡلَمُ  
یَمۡنُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اور پر و ر و گار تیرا دانامتر ہی ساتھ اَنۡ لَّوۡکُنَ لَکَ کَیۡدٌ اَسۡمَآۤیَ اَوۡ اَرۡضِیۡنِ کے میں یعنی احوال  
انکا خوب جانتا ہی اول انکے حق میں جو صلاح ہی وہ کرنا ہی انوار میں ہے کہ قریش تجب کرتے تھے اور تعید جانتے تھے کہ

[illegible]

کہ ہم باغات لگاویں جو تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نَّوَسِّلَ بِالْاٰیٰتِ اَلَا اَنْ كُنَّا بِهَا مُكْدُوْنًا اَوْ هُمْ  
 منع کیا ہو کہ بھیج دیویں ہم معجزے جو یہہہ جانتے ہیں مگر یہہہ کہ جھٹایا تھا ساتھ اسکے پہلوں نے یعنی پہلی استون نے  
 معجزے مانگے تھے اور ہم نے پیغمبر وکے ماتحتوں سے ظاہر کئے تھے پھر جنوں نے جھٹایا تھا اُنکو ہلاک کیا تھا اگر اس است کی  
 خواہش کے موافق معجزے ظاہر کریں تو ہم جانتے ہیں کہ یہہہ ایمان نہیں لائیکے اور عذاب ہلاک اُنپر اتارنا چاہیگا اور  
 ازل میں حکم کیا ہی کہ اُنکو ہلاک کر دینگے کیونکہ اُنکے نسل سے مسلمان پیدا کرینگے وَاتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً اَوْ رَدٰی  
 ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انہی خواہش سے دلیل ظاہر یعنی امین جو لب جھٹلایکے ہلاک ہو پین اُنسے ایک قوم ثمود  
 کہ صالح ہم سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوْا اِیْہَا سَابِیْہِمْ فَرَسُوْہُمْ سَاخِہً اُسکے اور کوئین باریں اُسکی  
 اور س ہلاک ہو گئے وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اَلَّا تَخْوِفُوْہَا اَوْ نَهْنِیْہِمْ یُحْجِیْہِمْ ہم پین معجزوں مانگے ہوں کو مگر واسطے دُرُکِہِ  
 عذاب ہلاک سے پس اگر بعد اظہور معجزہ کے کفر بر رہے تو ہلاک ہو جائے پین وَذَقْنَا لَکَ اِنْ رَّکْبَکَ اَحَاطَ بِالْاِنْسَانِ اَوْ  
 یاد کر جو بوقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور وعدہ کیا کہ غمت کھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنی عذاب کے نے مگر یہہہ لوگو کو  
 یعنی ہلاک کر گا قریش کو بغیر ساتھ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہر وقت جَعَلْنَا التَّوْفِیَّا لَہِیْ اَرٰیْتَ کُلَّ لَیْلَیْنِ  
 اور نہیں کی ہمنے وہ خواب جو دکھائی جھٹکو مگر از بایش واسطے لوگو نے مراد اس سے وہ خواب ہی کہ سال جدید میں دیکھا تھا پیغمبر  
 خد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجا لائے پھر صحابہ گئے اور اُس برس عمرہ یہہہ ہوا مسافر میں  
 کرنے لگے کہ یہہہ خواب سچ ہو گا اور حال اُنکے حکم الہی یہہہ تھا کہ سال اتدہ میں بغیر اس واقعہ کی وقوع میں اسے سمجھ لیتے کہ علما  
 اس قول میں تردد کرتے ہیں اس واسطے کہ سورت ملی ہی اور یہہہ قصہ مدنی مگر یہہہ کہا جاو کہ یہہہ خواب مکہ میں دیکھا ہو گا اور بیان  
 بعضوں نے کہا ہے کہ وہ خواب جو سب سے اوپر دیکھا ہوا وہ یہہہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ میں دیکھا تھا کہ ایک نعیم  
 بنی امیہ بند روئنی طرح منبر شریف پر روئے کو دتے پھرتے پین اور فتنہ یہہہ تھا کہ ایام حکومت میں اُنکے واقع ہوا اور بعض  
 رویا کو معنی رویت کی کہتے ہیں یعنی جو جھٹکو دکھایا شب معراج میں اور تو نے دیکھا سب فتنہ کا خلق ہو اکیونکہ بعد حدیث  
 معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہو گئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوئے اور مسلمان تصدیق کرنے  
 لگے وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ تَرْفِقُ الْفَرٰدَیْنِ اور نہیں کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھوڑی سی قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگو نے  
 لکھا ہے کہ جب مشرکوں نے سنا کہ درخت تھوڑا کا دو زخمین تر عجب کیا اور ابو جہل نا اہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پین کہ دو زخ کی آگ پتھر کو جلا دی ہی اور پھر کہتے ہیں کہ درخت ومان ہی یہہہ نہایت عجیب ہی اور تعجب انہیں پر ہے  
 درخت بر سرے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے کہا جعل لکم من الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا اَوْ کَیْفَہِمْ فکریں نہیں کرتے تھے کہ جس نے آگ درخت  
 میں رکھی کیا عجب ہے کہ وہ درخت آگ میں پیدا کرے جو قادر کہ پروبال سمندر کا آگ میں نہیں جلنے دیتا اور ول کو  
 شتر مرغ کا رخا رہے کھانے سے نہیں جلا تا دو زخمین درخت اُگنے پر تو نا ہی اور درخت تھوڑا ملعون اس واسطے کہا کہ لکھا



بسم

یہ اس کے کافروں نے مستوجب طرف لگے ہیں یا ملعونہ بنے مکروہہ مقبوحہ جیسے طعام ملعون مکروہہ کو کہتے ہیں اور بعض  
 شجر کو ماول ساتھ بوجھل کے کیا ہے یا حکم بن حاض کے کہ پدر مر وال ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شجر ہودین  
 و شجرہم فایکیندہم انہما کفایتا کیندہم اور دانتے میں ہم کافر و نحو طر حطر سے کہ آگ اور قوم اور سوال ہے  
 نہیں زیادہ کرنا اور انکو مکر سہ کشی بری اور جو کس نکاش طنائے درختانے کے سبب اس بات سے شیطانے مکر سہ کشی  
 دی کہ واذ قلنا لیلک انجید و الادم فجد و الہ ابلیس اور یاد و کرب کہا منے واسطے فرشتوں نے کہ سجدہ کرو آدم کو  
 تعظیم اس کی کہ اس سجدہ کیا انھوں نے مکر ابلیس نے سجدہ کیا حتیٰ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ سجدہ کیا قال انجید میں  
 خلقت طینا کہا کیا سجدہ کرو نہیں واسطے اس شخص کے کہ یہ کیا تو نے شی سے پس اللہ تعالیٰ اسے لعنت کی اور اپنے  
 سے انکا قال لکن ربک هذا الذی یؤمن علی کہا ابلیس نے دو کسے با جبر و جھگو کہ اس شخص کو کہ برائی دی تو نے اور میرے  
 کہ امر سجدہ کیا کیوں برائی دی میں بہتر ہوں اس سے کہ اسے ہوں اور یہ حال ہے کہ انی اخرت الی اخر الفیض لا یتکلم  
 انکم قلیدہ اگر دھیل و لوگاتو جھگو اور نہ مار گاتو قیامت تک البتہ جبر سے انجیر و لوگاتو اولاد اس کی کو اغوا کر کے اور اس  
 کروگاہ عذاب تیرے ہلاک ہو جاوین مگر جھوٹے کہ انکو گمراہ مکر کو گالیب حصمت اور حمایت تیرے کا اذہب  
 فمن یتبعک منهم فان جہنم جزاؤکم جزاء مؤخرہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جاہد امرواسطے اس کے جیسے نور ہوا  
 اور گاہ سے اور اپنے ہم کثرت جاں جو کوئی پیروی کر گیا تیری اور حکم مانگا تیرا اولاد آدم سے پس تحقیق و نور جبر  
 بخاری خبر نام یعنی عذاب نام سمجھ لیجئے کہ یہاں غلبہ دیاجی مخاطب کو اور غائب یعنی و نور جبر تیرا کہا ماننے والو  
 الی وانشقظ منہم یصونک اور ہکا جسکو پہا سے نو اولاد آدم میں سے ساتھ اور اپنے کے یعنی ساتھ ملا  
 کے طرف مساوی کے لکھا ہے کہ صوت شیطان غما اور مزامیری تشریہ زہدی میں ہی ابن عباس سے منقول ہے کہ کل صوت  
 یدعوت الی الفساد و ہو صوت جو اور کہ غلبہ سے نکلے اور اس میں رصاحت ہو وہ اور شیطان ہی و اجلب علیہم یحیلک  
 و مرجلک اور کھچلا اور ان کے سواروں اپنے کو اور یادوں اپنے کو یعنی شیطان کو کہ مددگار تیرے میں و سو و لئین  
 سبکو جمع کرانکو و درختانے کو و شادکم فی الاموال و نکو و لا و وعدہم اور شریک بن انجیل مالوں ان کے کہ تو کہ و جہرا  
 کا جمع کریں یا سود کا لین یا لیاہ میں جرح کریں اور بیچ اولاد ان کے کہ تو کہ زنا سے حاصل کریں یا عید العری اور عیس  
 اور مثل اتنے نام رکھیں اور وعدہ و انکو جھوٹا مانہ شفاعت بتوں کے یا اخیر کے بیچ توبہ کے یا انکار لعنت اور جہر اور بہشت  
 اور و نوح کے و لایعبدنہم الشیطان الا کفر و ذہ اور نہیں وعدہ دیا انکو شیطان مگر فریب کہ خطا کو صواب کے شکل اور  
 کر تاجی ان عبادی لیس لک علیہم سلطان تحقیق بندے میر جو خالص ہیں نہیں واسطے تیرے اور ان کے غلبہ یعنی  
 سب کو تو کہ اور گمراہ مکر سہ کشی نے کہا ہے کہ بندہ حق وہ ہیں کہ بیچ بند غیر کے ہوں بیت جس کے تو  
 بند میں جہدہ کیا ہے تو قید کو میں ہے چھوٹ حق جو بندہ ہی تو و کفی بریک و کفیلہ اور لکھا ہے جہر و کار تیرا



انہیں بان بند و نکاح کر کے ایلیس کے سے دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم کو الفلک فی البحر لیسوا من فضلہ وروکار تمہارا وہ  
 کہ اپنی قدرت سے چلا تاہیں واسطے تمہارے کشتی ریح دریا کے تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہیں کہ فضل  
 نفع ہے یا وہ چیز ہے کہ جسکی احتیاج ہو اور تعمیر یا را ترے دریا کے ماتحت نہ لگے آیت کان بکم سر ہجہ حقیق  
 وہ جس ساتھ تمہارے مہربان کہ مشکل کاموں کو کرتا ہے تمہارا سان اور اسباباں چیزوں کے جسکی تمہیں  
 احتیاج ہے تیار کرتا ہے وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّا اِيَّاهُ اور جب پہنچی تھی تمکو سختی یعنی دُور و  
 کایچ دریا کے کھوے جا چکے ہیں خاطر تمہارے جنکو کہ بکارتے ہو اور پوچھتے ہو کہ وہ ہے کہ واحد لا شریک لہ ہے کہ اس  
 سوال کے کیونہیں یاد کرتے اور نجات اپنی سوا ذات پاک اسکی کے کسی سے نہیں جانتے فَمَا تَجْعَلُوْا اِلٰی  
 الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ پس جو وقت نجات دینا ہے تمکو ڈوبنے سے اور پہنچا تاہیں طرف جنگل کے منہ پھیرتے ہو  
 توحید سے اور پھر بتوں کو پوجنے لگتے ہو وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا اور ہی آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا اَفَاصِمُ  
 اَنْ يَّخْشِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ کَیْ لَا یُسْ نذر ہوئے تم دریا سے صحرائیں میں اس سے کہ دھسا دو کہ طرف جنگل کے  
 بے غمت ہو جو فادریں دریا میں ڈالے پروہ تو اتنا ہی زمین میں دھسائے پر آویز لیں عَلَیْکُمْ حَاصِبًا یا بھیج  
 دیوے اور تمہارے منہ پتھر و نکاح یعنی فادریں کہ تمکو نگار کرے تم لا یَجِدُوْا الْکَلْمَ وَیَکَلِّمُکُمْ بِاَوْثَمِ  
 اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اس سے نکال دے اَمْ اَنْتُمْ اَنْ یَّعْبُدَکُمْ فِیْ ذَاۃِ الْاُخْرٰی یا نذر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے  
 تمکو چ دریا کے دوسرے مرتبہ یعنی آرزو دہیں تمہارے والے تو کہ تم دو سر بار کشتی میں سوار ہو فِیْ رَسْلِ عَلَیْکُمْ  
 اَفَاصِمًا مِنَ الْبَرِّ فِیْغَرُّ فِکُمْ بِمَا کَفَرْتُمْ پس بھیجے اور تمہارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنی ایسی باد چلاوے  
 کہ کشتی کو توڑ دے پس غرق کر دے تمکو سب اسکے کہ ناشکری کی سزا لَیَجِدُوْا الْکَلْمَ عَلَیْکُمْ بِتَبِیْعًا پھر نہ پاؤ تم  
 واسطے اپنے اور ہمارے بدلے اس ڈوبوینے کے بھیجا کر ہوا الا کہ ہم سے اسکا عوض لے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنٰی اٰدَمَ وَ  
 جَعَلْنَاھُمْ فِی الْاَیْمَانِ وَرَفَعْنَاھُمْ مِنْ الصُّلُبِ وَفَضَّلْنَاھُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقٍ ثُمَّ نَرٰھُمْ یَفْضِلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی  
 اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو صحرا کے اوپر چار یا یوں کے اور ریح دریا کے اوپر شہ تیوں کے اور رزق دیا ہمنے  
 انکو طعاموں پاکیزہ اور بزرگی دینی ہمنے انکو بہتوں پر ان لوگوں سے کہ پیدا کئے ہیں ہمنے بزرگی دینا ہمنے  
 سوال ہی آدم بکملہ خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہیں خلقت میں پھر علی کثر و  
 کہا جواب اگر تفصیل اوپر کل مخلوقات کے کہے تو عموم کل میں ہی آدم بھی تھے مفضل ریح مفضل علیہ کے دخل  
 ہو کر تفصیل الی علی لقب لازم آتی اور بعضے ائمہ نے کثیر بمعنی کل کہا ہے جیسے ویا تبیع اکثر ہم الاطمان میں اول  
 کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لے ہیں سمجھ لیجئے کہ راست انسان کی دو قسم ہی ایک جلدی ایسا جی  
 جلدی سب میوں کو شامل ہے مومن ہوں یا کافر اور وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا انسان کا ہاتھوں اور صو



رحم میں کھنچی اچھی شکل دی مزاج قریب باعتبار عنایت کیا سیدھا قد اور ماتحتوں سے پکڑا اور راہ طرف معیت سے  
چلنا اور ضرر سے بچنا اور انگلیوں سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا  
سکھایا اور طرح کی صفیتیں اور کاری گریاں بتائیں اور روحی و جسمی عام اور خاص عام و وہ جن سمین  
کہ مومن اور کافر شریک میں جیسی روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست برکمتنا اور بلبی جو ہم  
میں کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا اور پیغمبر بھیجنا اور کتابیں نازل کرنے والے ہونا  
اور خاص وہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء اور مسلمان ساتھ اس کے مخصوص ہیں جیسی نبوت اور رسالت اور ولایت اور  
ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور احوال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ  
اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھ جذبات لایوت کے اور فنا الزخود اور تقابلی اور  
طی کر نامقامات الہیہ کہ جب کے حد اور نہایت نہیں محمد بن کعب نے کہا ہے کہ بزرگی آدمیوں کی یہ ہے کہ حضرت صلوات  
علیہ وسلم انہیں سے ہیں حقائق سلمیٰ میں ہے کہ گرامی کیا مینے آدمیوں کو ساتھ معرفت اور توحید کے اور اٹھایا مینے  
انکو پیچھے رکھا انفس اور دریائے قلب کے اور لغضوں نے کہا ہے کہ پردہ جو ظہور رکھتا ہے لغوت اور صفات سے  
اور بحر و وہ ہے جو منور ہے حقائق ذات سے اور تاویلات کاشی میں ہے کہ بر عالم حب ادھی اور بحر عالم ارواح تھا  
آدمیوں کا چچ ان دونوں کے ترکیب انہی ان دونوں سے اور روزی دی مینے انکو طیات اور معارف سے اور بر رگی دی  
مینے انکو اور مخلوقات کے ساتھ اس کے کہ انکو ساتھ صلیوں ان کے کہ بنا کیا اور جنس ملا ان کے اس سے مستثنیٰ ہیں بلخصوص  
ملائکہ سمجھ لیتے کہ فضیلت بشر اور ملک میں علما کا اختلاف ہے جمہور اہل سنت اس پر ہیں کہ رسل بنی آدم افضل تر  
ہیں اخلاص ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہیں اولیاء بنی آدم سے اور اولیاء بنی آدم شریفتر ہیں اولیاء ملائکہ سے  
اور صلحا اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہترین فساد مومنین بنی آدم سے امام  
قشیری نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہیں کیونکہ کافر ساتھ نص و من ہیں اللہ فالہ من مکرم کے تکریم سے کچھ  
نصیب نہیں رکھتے اور تکریم مومنوں کی اس سے ہے کہ ظاہر انکا ساتھ توفیق حجاب دیکھ آ رہتہ کیا اور باطن انکا  
ساتھ تحقیق مشاہدے منور فرمایا اور جیسے کہ کافر مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وسلم  
آلہ الصلوٰۃ والتبلیات ساتھ تکریم خاص کے اختصاص دیا اور انہیں سے ایک مرتبہ رضای کہ رضی اللہ عنہم و رضوۃ  
اور درجہ محبت ہے کہ یہ ہم و یحیونہ اور شریف و گزشتہ کہ فا ذکر و فی اذکر کم پس یہ ایت دلیل ہے افضلیت اور  
جامعیت انسان کی و اللہ اعلم بالصواب یومر قد ہو اکل آنا پس یا ما مہم یا ذکر دن کو کہ بلا و نیکی ہم سب  
لوگوں کو ساتھ پیشوا ان کے کہ یعنی ساتھ اس پیغمبر کے کہ انہیں سعوت تھا جیسا کہ کہنے یا امت سوی اور یا امت  
جیسی یا ساتھ اس کتاب کے کہ انہیں نازل تھی جیسی کہ کہنے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل یا ساتھ امام کے کہ جس کے نزد

میں تھے جیسے کہ کہیں کہ باحقی اور یا شافعی یا ساتھ دین اور ملت کے جیسے تھے جیسے کہ کہیں کہ یا مسلم اور یا یہودی اور  
یا مجوسی اور بعض نے کہا ہے کہ امام جمعہ امی ہیں دن قیامت کے لوگوں کو ساتھ ماونے پکارینگے واسطے کثرت  
عیسیٰ علیہ السلام کے اور اظہار شرف الایمان رضی اللہ عنہما کے یا واسطے اسکے کہ اولاد زانی رسوا ہوا اور لبابین  
ہی منقول علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو ساتھ امام زمانے انکے کے اور کتاب مترن اور نسبت  
سنگینے کے پکارینگے اور ایک قول یہ ہے کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہے گی  
ہر قوم کو ساتھ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہ اسی اس کتاب و آئین کثیرہ بسمینہ فاولئک یقرؤن کذلک  
ولا یظلمون فیکذا ہیں جس کیسے دیا جاوے گا اعمال نامہ انکا پچ سید ساتھ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھنے کے اعمال  
اپنا خوش ہو بار بار کیونکہ اس میں ہوگا نیکیوں کا شمار اور نہ ظلم کے جاوینگے ثواب اپنے میں برابر تاکہ کیے یعنی  
خود تصور ہوگا انکے ثواب میں اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جب کے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور  
حیرت سے زبان اسکی لکنت کھائیگی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی حق کان فی ہذہ اعمی اعمی فی الاخرۃ اعمی واصل سید  
اور جو کوئی پچ اس دین کے اندھا یعنی دیدہ دل اسکا راہ صواب نہیں دیکھتا پس وہ پچ آخر کے اندھا یعنی راہ  
کا نہیں پاتا اور بہت کھویا ہوا ہے راہ کو یعنی اندھے سے بھی زیادہ تر گمراہ ہے محققون نے کہا ہے کہ جو کوئی دین  
میں اندھا ہے طاعت سے عقی میں اندھا ہے تو اب جو یہاں رو کو تو نہیں دیکھتا وہ وہاں مجال مغفرت نہیں دیکھتا  
کا لکھا ہے کہ بنی ثقیف نے کہا کہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم شہر حب ایان لاوین کہ ہم کو ایک برکت پرستی  
سعاف کرو اور زمین طائف کی کہ آرام گاہ ہماری ہے مثل حرم مکہ کے محرم کرو اور ہم کو نازین رکوع سجود معاف  
کرو اور جو کوئی پوچھے کہ یہ تمہارے کیوں کیا کہو کہ اللہ کا ہیں لوہا ہے حکم ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غضناک  
ہوئے لیکن زبان سے کچھ لقمہ یا عمار و قرق نے غصہ کیا یہ آیت نازل ہوئی وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ بِذُنُوبِ الَّذِينَ  
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِقَاتِي عَلَيْهِمْ غَيْرَةُ اور تحقیق چاہتے تھے بنی ثقیف کہ البتہ ہکا دیوں تجھ کو اس چیز سے کہ وحی کی ہمنے  
طرف تیرے کو کہ باندھ لیوں تو اوپر ہمارے سوا اسکے وحی کی ہے ہمنے یعنی کہے کہ خدا نے حکم کیا ہے وَإِذَا أَخَذُوا  
خَلِيلًا اور اس وقت تو اب کہتے البتہ بکڑیں تجھ کو دوست اور بعضوں نے کہا ہے کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہا کہ سلام حجر اسود نہیں کرنے دینے کے ہم جتنا کہ ہمارے بتوں کو نہ مس کرو اگرچہ سر انگشت سے ہو  
حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک میں گذر کہ کیا ہوگا جو میں یہہ کر لوں گا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں  
انہی بیزار ہوں یہ آیت اسی کہ یہہ چاہتے ہیں کہ تجھ کو ہکا دیوں وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑیں وَلَوْ كَانَتْ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ شِئَاءٌ فَلْيَسِّرْ لَهُ اور اگر نہ ہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھ کو راستی پر اپنی مدد غصہ سے البتہ  
تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھٹ جاوے طرف الارز و انکے کے کچھ ٹھوڑا سمجھ لیتے کہ یہہ منظور مذکور نزدیک تحقیق نہیں

کہتے ہیں کہ توحید قصد جہت جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت ہمارے مدد کی باز راہ تو اس سے کہ نزدیک  
 ہو جہت نیکے اور یہ تصریح ہے کہ نزدیک جھپٹنے کے نہیں ہوتے پس جھپٹنا کہاں اور میل کس جانب میں ہے کہ  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے دل سے اس کے تو کہ میل طرف مشرکوں کے مگر نہ یہ آیت نازل  
 ہوئی کہ اِذَا الْاَذْقَانُ فَفَاكْ ضَعُفَ الْجَنَاحُ وَضَعِفَ لِمَا كَانَتْ تَمْ لَاحِظًا لَكَ عَلَيْنَا نَصْرًا اُسوقت کہ جہت جانانہ طرف  
 آرزو کفار کے البتہ جھپٹے ہم جھکو دو گنا عذاب زندگانی کا دنیا میں اور دو گنا عذاب موت کا آخرت میں پھر دنیا  
 تو واسطے اپنے اور دفع عذاب ہمارے مدد دینے والا کہ بسبب اس کے عذاب سے بچا بعد نزول اس آیت کے حضرت نے  
 فرمایا اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفہ عین بیت اسی خدا اپنی طرف تو جھکو ہوڑ ایک دم جھکو تو بس مجھ میں کھوڑ  
 لکھائی کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے میں مشورہ کیا سب نے ملکر یہ بات ٹھہرائی کہ یہاں تک عداوت کروائے  
 کہ آپ نکل جاویں یہ آیت آئی وَ اِنْ كَادَ الْاَشْیَءُ فَاَنْتَ مِنْ اَمَّا مِّنْ لَّيْخٍ جُوءُكَ مِنْهَا اُور تحقیق چاہتے ہیں کہ  
 کہ حضرت میں دین جھکو زمین کے سے تو کہ نکال میں جھکو اس سے وَ اِذَا الْاَلْبَنَاتُ خِلْفُكُ لَوْ كُنَّ اَوَّلُ اُسوقت پر تھے  
 پیچھے تیرے مگر بخوری مدت اور یہ ہو کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعہ بد واقعہ ہوا اور ہلاکت ہو گئی اور ایک  
 قول یہ ہے کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینہ میں حسد آیا کہنے لگے کہ اسی الوالقاسم مقام انبیاء سابق کا زمین  
 تمام ہے اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمہیں بائیں تو جاؤ وہیں رہو آپ ارادہ سفر تمام کا کیا یہ آیت نازل  
 کہ یہود چاہتے ہیں کہ تمہیں زمین شیر ہے دور دالین اور اگر آپ ہو تو یہ زمین کے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے  
 ارادہ ہو قیام کیا اور بخوری مدت بعد قبائل یہود مارے اور نکلے گئے پس اس قول پر یہ آیت مدنی ہے اور  
 بقول اول کی ہے پس فرمائی کہ عادت رکھی ہے مِّنْ سَنَةٍ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ دُسْلَانَا وَ لَا تَجِدُ لِنَبِيِّنَا حَقًّا  
 عادت ان خصوص کی کہ تحقیق بھیجا ہم نے انکو پہلے تجھ سے پیغمبروں اپنے سے اور وہ عادت ہلاکت امتوں کی ہے ساتھ  
 جھٹانے پیغمبروں کے اور نہ تاویج واسطے عادت ہمارے تعمیر اور تبدیل اَحْمَد الصَّلٰوةُ لَدَوْلِ الشَّمْسِ اِلَى الْغَسَقِ اَللّٰهُ و  
 قَرَّ اَنْ الْفَجْرِ قَامَ كَرَّمَا لَوْ قَدْ دُخِلَ سَوْرَجُ كَ اَنْدَهِی رَاتِ كَ تَا و اور نماز فجر کو نماز کو قرآن فرمایا اسوقت کہ قرآن  
 قرآن اسمیں فرض ہے اور بعد دھلنے سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہے اور تاریکی شب میں نماز مغرب اور عشاء کی ہے  
 چاروں یہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازیں ہوتیں اِنْ قَرَّ اَنْ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا کہ تحقیق نماز صبح کی ہے دیکھی گئی یعنی دیکھتے  
 ہیں اسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے اضر دیوان احوال شب میں لکھتے ہیں اور فرشتے دن کے اول نماز  
 اعمال روز میں وَ مِّنَ الْبَلَدِ فَجَعَلْهُمُ قَافِلَةً لَّكَ اُور حضور سے رات کو پس سید رہو ساتھ قرآن کے یعنی نماز کی یادنی  
 ہے واسطے تیرے اور نمازون فرض کے یا فضیلت ہے یا غنیمت ہے یا کرامت ہے خصوص ساتھ تیرے یہ بیان  
 نماز تہجد کا ہے عَسَى اَنْ يَّبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا مَّ تَابِ یہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمودین یعنی کہ



اُس مقام میں کہ قائم اسکا سر انا ہوگا ساتھ تعریف کرنیوالوں کے اور وہ مقام نوری ہے زیر عرش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں شفاعت کرنیکے اور خلق اولین اور آخرین آپکی ستائش کرنیکے اور آپ سے مشرف ہونگے زاد المسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر دن قیامت کے ایکو بیٹھا و کالبا بین ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر مقام محمود میں فرمایا کہ نزدیک فرماؤ گیکہ اللہ اور بیٹھا و کالبا ساتھ اپنے عرش پر اپنا ثعلبی نے کہا ہے کہ ایک توی اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہیں کہ ماس اور مکان اسکا ہو بلکہ اسی صفت پر اب بھی ہے جیسا کہ پہلے عرش پر دیکھ کر نیکی تھا ازل سے اب تک قائم ساتھ ذات اپنی کے ہے پس بیٹھا حضرت کا عرش پر یازمین پر بت ساتھ ذات اسکی کے کہاں ہے اور مقصود عرش پر بیٹھانے سے تعظیم اور تکریم حضرت کی ہے جین المعانی میں ہے کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہے کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہے کہ مقام محمود وہاں ہے جہاں لواء حمد حضرت کے دست مبارک میں دیکے اور کوئی پیغمبر نہ ہوگا کابا آدم علیہ السلام کیا غیر انکے مگر نیچے اس لوگے ہونگے بیت حمد کہ تجھکو لوا حشر دیو گیکہ خدا آدم میں دو وزیر لو ہونگے ب فتوحات میں ہے کہ مقام محمود مع جمیع مقامات اور منظر تمام اے ما الہیہ ہے کہ مختص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے دروازہ شفاعت کا وہاں کھلیگا بیت تیرا مقام ہے محمود اور محمد نام سر اسکی سزاوار ہے نہ نام و مقام وَقَدْ تَرَبَّأْتُ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ اور کہہ اے پروردگار میرا داخل کر تجھکو قبر میں داخل کرنا اچھا ہے نہ امت کے اور نکالنا تجھکو گور سے نکالنا سچا ساتھ کر امت کے یا داخل کر تجھکو مدینہ میں بعیت اور نکال کے سے سلامت یا لاکم میں واسطے فتح کے اور خارج کرو مان سے طرف حنین کے یا داخل کر بہشت میں اور نکال دینا سے یا لاکم دعوت نبوت کے اور نکال عہد تبلیغ رسالت کے وَأَجْعَلْنِي مِنْ كَذَلِكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اور دے تجھکو ترویج لینے سے غلبہ بدو کرنیوالا وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَهُوَ الْبَاقِي اور کہہ کہ آیا حق یعنی دین اسلام اور کم ہو باطل یعنی شرک یا حق قرآن ہے اور باطل شیطان ہے جہاں قرآن پر ناجائز ہے وہاں سے شیطان بھاگتا ہے بیت سامعنے حق کے مُؤَدِّرٌ هُوَ بَاطِلٌ تَاخِذٌ دیو بکر برداران قوم کہ قرآن خواندگان الْبَاطِلُ كَانَ ذَهُوْقًا تحقیق باطل ہے کہ ہو جائیوالا اما قشری نے کہا ہے کہ حق وہ ہے جو واسطے خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کے ہو صاحب تاویلات نے کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہے جل شانہ کہ ازلی ابدی ہے اور باطل وجود بشریت امکانی ہے کہ قابل فنا اور زوال کے ہے اور جب طور تجلیات حقانی ہوتا ہے وجود مہیوم ممکن و محو ہو جاتا ہے بیت جلوہ حق سے ہم میں سے کیا باطل کان وَهُوَ قَائِمٌ تَرْتَابِئِينَ الْقُرْآنَ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور آمارتے ہیں ہم او پر تیرے قرآن میں سے جو کچھ کہ وہ شفا ہے واسطے بیمار ہونے کے ظاہری ہوں یا شفا واسطے بیمار یوں باطنی کے کہ جہل اور شبہ جسی سورہ فاتحہ اور استغفار کی کہ چھہ میں جو کوئی مریض انکو پڑھے یا لکھے کہ پڑھتا ہے لکھا ہے کہ محمد اس معیل سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ آوائے فرائض سے عاجز رہے



ایک بیت ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رو بایں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اے اسمعیل بیت دل تنگ ہو اور اس  
 مرض سے انھوں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں دل تنگ اس مرض سے ہوں بلکہ غم مجھ کو یہ ہے کہ طاقت نہیں  
 نہیں رہی آپ نے فرمایا چھ آیتیں کلام اللہ میں شفا کی ہیں وہ پڑھ انھوں نے صح کو تلاش کیا سورہ توبہ میں آیت  
 وَشَفَا صَدْرُ رُحْمٍ مُّؤْمِنِينَ پائی اور سورہ یونس میں یا ایہا الناس قد جاءکم موعظہ من ربکم وشفاء لمانی الصدور  
 اور سورہ نحل میں ینخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس اور سورہ بنی اسرائیل میں ہی آیت وَشَفَا  
 مِنَ الْقُرْآنِ یا ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین اور سورہ شعراء میں واذ امرت فیوشیخن اور چھٹی آیت نہ ملی پھر باریت  
 سید امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنائیں مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت  
 نہیں معلوم فرمایا وہ ہم ضلّت میں ہے قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس یہ آیتیں انھوں نے پڑھیں فی الحال شفا  
 پائی یا میں بیان ہے لیسے سب قرآن شفا ہی امراض صوری اور معوی اور قالی سے وَشَفَا لَکُم مِّنْ  
 اَفْرِجَتِی واسطے مومنوں کے کہ اُس سے نفع لیتے ہیں وَکَذَیْنِذُ الظَّالِمِیْنَ لَکُمْ اَوْزَارٌ زَیَادٌ کَرَامًا لِّیُوْنِیْنَ  
 مگر لوٹا اور ہلاکت کہ چھٹا ہے میں اور اس پر ایمان نہیں لائے وَادَا اَفْعَمَا عَلٰی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَکَرَّ بِجَانِبِہِ اور چھٹ  
 بھیجے نہیں ہم اور آدمی کے ساتھ صحبت اور تو نگری اور بے غمی کے منہ پھیر لیتا ہے یا وہ ہمارے اور دور کر لیتا ہے  
 کروت اتنی لیسے نہ کرنا ہے اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہے مراد اس سے کافر ہے جب اسکو اللہ لعنت دیتا ہے کتاب  
 اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور اور ظاہر باطن کی تو یہ حال اسکا ہوتا ہے وَادَا اَمْسَدَ الشَّرَّکَانَ یُوْسُفَا اور جب لگتی  
 ہے اسکو بیماری اور سقزری ڈرتا ہے نا امید فضل الہی سے اور مسلمان نعمت میں شکر کرتا ہے اور محنت میں امید  
 فرح کی رکھ کر صبر کرتا ہے قُلْ کُلُّ شَیْءٍ عَلٰی اَشَاکَرٌ لِّہِ کہ ہر ایک عمل کرتا ہے اور طریق پسے کے خیر اور شر اور ہدایت  
 اور ضلالت سے یعنی کافر نعمت میں اعراض اور محنت میں یاس اور مومن راحت میں شکر اور رخ میں صبر لکھا ہے  
 کہ مشاکلہ طبیعت ہے یا عادت یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنوں کا ہی ہے کہ ہر ایک اپنے  
 لائق کرتا ہے جو بے سزاوار ہے وہ اُس سے ظور میں آتا ہے شہلی قدس سرہ پوچھا کہ کون سی آیت قرآن میں ہے اور  
 کی زیادت ہے کہا قل کل یعمل علی شاکلہ کہا کہ اس میں امید کی کیا چیز ہے کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوگی اور جوچہ  
 کہ کرے گی اسکی کے لائق ہے اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جوچہ کرے گی اسکی کی سزاوار ہے بیت چھٹے گنا  
 ہو کہ میں لائق اسکی ہوں تجھ سے کرم ہو کہ تو لائق اسکی ہے قُلْ لَّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا کہ میں ہر  
 تمھارا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ بہت جانتے والا ہے راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہے یا نیکی تر از مومنوں  
 اور مذہب کے لکھا ہے کہ کفار عرب نے نصر بن حارث اور ابی بن خلف اور عقیقہ بن ابی معیط کو مدینہ میں بھیجا تو کہ یہود  
 احوال حضرت کا پوچھیں انھوں نے اگر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہے اے سردار عرب کہ ہم جانتے ہیں



کہ زمانہ ظہور سے قبل ہی اور تمہارے کلام سے ہوا احوال بنی کی اتنی ہی تم اُن سے آریا میں کے پوچھو کہ طوف  
 مشرق اور مغرب کا کس نے کیا اور کیا احوال ہیں اُن احوالوں کا جو زمانہ گذشتہ میں کم کئے ہیں اور روح کیا ہے اگر تینوں سوال کا  
 جواب دیا یا نہیں دیا تو جانو کہ پیغمبر نہیں اور جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھ نہ تھا تو پیغمبر و مدینے میں ایش  
 اور مجلس کی اور حضرت سے تینوں سوال پوچھے اللہ کی طرف سے دو سوال کا جواب آیا اور قصہ بیان فرمایا پھر سورہ  
 کہف میں اویکا اور قصہ روح میں یہ آیت اتری وَقَسْنَا لَكَ عَنِ الرُّوحِ اور سوال کرتے ہیں تجھ کو کیفیت جان  
 سے جس سے بدن انسان کا زندہ ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي کہ جان امر پروردگار میرے سے ہے یعنی اس بدن میں سے ہی  
 ہوا کہ جس سے پیدا ہوئی بغیر مادہ کے اور ان چیزوں میں سے ہے کہ مخصوص ہیں ساتھ علم اللہ کے اور سو اللہ کے کوئی  
 اس کو نہیں جانتا وَمَا أَوْثَقُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اور نہیں دئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا سا نسبت علم اللہ کے شیخ التومین  
 سفری رح نے کہا ہے کہ یہ تھوڑا علم جو ہمیں اللہ دیا ہے ہم بھی ہمارا نہیں بلکہ عاریت ہے نزدیکی ہمارا اور بہت کو  
 اسکے نہیں پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہیں اور جاہل کو دعوی دانش کا بچا سے بدیت عالم و ہی ہی علم اسکا شاعری  
 اپنے میں جو ہی علم سو وہ شاعر لَكِنْ شِئْنَا لَكَ ذَهَبًا بِالذِّهْنِ وَأَوْجِنَا لَكَ قَدْرًا لَا يَجِدُ لَكَ بِهِ عِلْمًا وَحِكْمًا  
 اور اگر جاہل ہیں ہم البتہ الیماوین ہم وہ چیز کہ قرآن سے وحی کی کہنے طرف سے یعنی نبیوں اور مصنفوں کے محور میں ہم بھرنے پاو  
 تو واسطے اپنے ساتھ اسکے اور ہمارے کار ساز کہ بعد محو کرنے اسکے کہ نبیوں اور مصنفوں میں پھر اس کے وَمَا كُنَّا نَعْلَمُ  
وَلَكِنَّكَ كُنَّا نَمُرُّ وَرُوحًا تَبْرُكِي طرف سے کہ اس کو باقی رکھا ہے اور محو نہیں کرتا إِنَّ فَضْلَكَ كَانَ عَلَيْكَ كَيْفًا  
 تحقیق فضل اسکا ہی اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سدا وادام اور خاتم النبیین کیا اور لواء محمد اور مقام محمود دیا اور قرآن مجید برنازل کیا  
 اور اس میں تیرے باقی رکھا بدیت کسی زبان پر اسکی ابرائی بیان کرے اللہ دیا جسے فضل کہ ہے قُلْ كَيْفًا  
اجْتَمَعَتْ الْأَنْبِيَاءُ وَالْحُجُجُ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِهَذَا الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كَرِهَ أَيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْجَمَ بَنِي آدَمَ وَأَوْجِنَ  
 انیسوی اور اتفاق کریں اوپر بات کہ لاوین مانند اس قرآن کے فضات اور راحت اور چھپنے نظم اور درستی معنی اور اخبار  
 حُب اور خلوص عیب میں نہ لاسکے مثل اس کے سچ ان صفوں کے باوجود اسکے کہ در بیان ان صفی اور بلغا اور عرفان  
 یہ آیت جواب میں نظر میں حاشائے نازل ہوئی ہے کہ جن اور اس مثل اسکے نہیں بنا سکتے وَكَاكَانَ بَعْضُهُمْ  
بِعَيْنٍ ظَهِيرًا اور اگرچہ ہوں بعض ان کے واسطے بعضوں کے ہم نشین اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ  
 مگر مثلاً اور البتہ تحقیق طرہ سے بیان کیا ہے ہم نے واسطے لوگوں کے سچ اس قرآن کے ہر مثال سے اور نوع اور قسم  
 نظم و قرآن میں ہے تاویب کہیں ترغیب ہے کہیں ترسب امر و نہی و قصص ہے اور اخبار و حدیث و وعید و نار  
 نفع و مصلحت کے ہے ہر مذکور منکر اسکا نہیں مگر کفر و فساد کا اکثر الناس لَا تَقُولُوا لِمَنْ كَفَرَ لَكُم بَالُ الْكُفَرِ اور سچا  
 مکران شری کو کہ حق سے منہ پھیرا لیکھا ہے کہ بعد الزام کھانے اعجاز قرآن سے ابوجہل اور عقبہ اور شیبہ اور اور قریشوں نے کہا

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلد ہمارے نہیں رہا ہوں کہ ہمارے بستی کے دور کر و لولہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہ ہن مثل عراق اور شام کے ہاں کر دو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرستو کچھ صدقہ جو میں تمہارے بھیجے اور تمہارے محل سونے چاندی کے کر دے اور تم سے اخلاص جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عزاب سے اسکے آگاہ ہوں اور عبد اللہ بن امیہ بن ابی اسلمہ نے کہا کہ ایمان نہیں لایا میں تمہیں تک کہ ایک سردبان رکھ کر آسمان پر چڑھو اور میں دیکھتا ہوں اور وہاں پر ایک کے نام کا ہمارے نسخہ لاؤ کہ تم پر ہیں اور جانیں کہ تم پیغمبر ہو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَنْ نَقْرَأَ مِنْ لَكَ عَمَّا يُغْيِيهِمْ مِنَ الْآيَاتِ حتیٰ تخرجن من الآدنیٰ یثوبوا اور کہا انھوں نے ہرگز نہیں ایمان لائیں گے ہم و اسے پیرے یہاں تک کہ بھار واسطے ہمارے زمین کے سے چشمہ آب کہ ہرگز خشک نہ ہو اور تلوٰن لک جنت میں تیرے عیب غیبت کے نہ آجائے پھر آیا ہو واسطے تیرے باغ کجور و کھا اور انھوں نے نکالیں بھار لاؤ تو نہروں کو درمیان اسکے بھار لا کر اور تسقیط السماء کا دعویٰ کیا كَيْفَا وَتَأْتِي بَالَهُ والہذا لکھو قید کیا دال دے تو آسمانوں کو جیسا کہا کرتا ہے تو کہ اسے قطع علیہم کھا اور ہمارے ٹکڑے والے اسے تو خدا کو اور فرستو کچھ مقابل یعنی ظاہر دیکھا و ہکویا لے اسے انکو اپنا رسالت کے شاہدی پر أَوْ يَكُونَ لَك بَيِّنَاتٌ مِّنْ ذُخْرِفٍ أَوْ تَرْفٍ فِي السَّمَاءِ یا ہو واسطے تیرے ایک گھر سے کہ وہاں سے تو یا چڑھ جاوے تو اور آسمان کے و کن تو من لوقیک حتیٰ تخرجن من الآدنیٰ یثوبوا اور نہ گردنا شنگے اور نہ ایمان لائیں گے ہم واسطے چڑھ جائے تیرے آسمان پر یہاں تک کہ انار لاؤ تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کھڑے کر دیں ہم اسکو اور اس میں تیری تصدیق لکھی ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ کہ پاک ہے پروردگار میرا اس سے کہ اس پر حکومت کریں یا اس سے کہ اس کی قدرت میں کسی کو شریک کریں اور تم جو کچھ مجھ سے ملے ہو اور سوائے ان باتوں کی کسی کو قدرت نہیں ہذا کہن الا کثیرا و سوادہ نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچا نیوالا مثل اور پیغمبر و نئے اور انھوں نے اپنی قوم پر ظاہر نہیں کیا تھا مگر معرہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجرو کا اللہ کے ارادہ سے ہی نہ لکے اختیار سے سمجھ لیئے کہ یہ مجھ پر انکی باتوں کا ہے اور مفصل متفرق آیات میں ہی جیسا کہ پہلے گذرا اور تیرا علیک کتابا فی القراطاس الا انہ لو ولوا لزلزلنا لکما الا انہ اور لو فتحنا علیہم یا با من السماء الا انہ وصامع الناس ان یؤمنوا الذجاء ہم المہدی الا ان قالوا لا اللہ فبشرکوا سوادہ اور نہ منع کیا لوگوں کو یعنی کہ والوں کو اس سے کہ ایمان لاوین جسوقت اسے انکے پاس تھی زیبا بی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہ کہ کہا انھوں نے کیا بھیجا اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیغام پہنچا نیوالا یعنی اسے منع کیا انکو ایمان سے کہ بہریت مانع رسالت ہے اور وہ اس بات میں جھوٹے ہیں کیونکہ جنسیت موجب الفت اور النیت کے ہے اور مخالفت بسبب نفرت کے پس سول جنس اسکے سے چاہے جیسے اسے کہ فائدہ اولیٰ عطا دہ درمیان میں راہ پاوے اور جب کافروں نے کہا کہ رسول خدا مرثیہ چاہئے نہ آدمی اللہ تعالیٰ







بنائے اور جلالتے و جلال کے لئے اور مقرر کرے واسطے انکے کے یا واسطے اعادہ حیات انکے کے ایک  
 کہ نہیں شک ہے اس کے اور وہ قہار زمانہ مرگ جس اور احاد کا ساعت قیامت فابی الظالمون الا کفورا میں  
 انکار کیا اور ان کا ظالمون باوجود واضح ہوتے حق کے مگر کفر کرنا اور ناتواں شر اور لعنت کا قائل تو انتم تم ملکون و خیرین  
 رَبِّیْ اِذَا لَا اَمْسَکُمْ خَشِیَۃً اَلَا تَتَفَاکِهَ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافر و منحور اگر تم مالک ہو اور تصرف میں لاؤ خیر انون  
 رحمت پروردگار میرے کہ خلق کو دیتا ہے اس وقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو و رخص ہو جائیکے سے سمجھ لیجئے کہ  
 اگر کوئی بند و خیر ان نعم الہی کا مالک ہو البتہ سخاوت اسکی سخاوت حق کے برابر ہو کیونکہ وہ کچھ اپنے واسطے  
 بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانہ کے ورے اور اللہ تعالیٰ اپنے وجود میں ان دونوں سے مشرک ہے بیت حق  
 نقصان مال اے حق نہ احتیاج اسکی ذات کو ہے بچو دو عطا طر حصر سے وہ پائے کل کائنات کو ہے و کان  
 اِلٰہًا سَاکِنًا قُدُّوْاہ اور حق آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے میں وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا مُوْسٰی قِیَمَۃً  
 اٰیٰتِیْہِ بَیِّنٰتٍ اور البتہ تحقیق دین ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں ظاہر کہ تو معجزے میں عصا اور پیریا اور نسلو  
 اور طوفان اور جبراد اور قبل اور ضفاد اور دم اور نقص ثمرات اور بعضوں کے سولہ معجزے گئے ہیں لویہ اور ہارون  
 دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور شیر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کل جانا عقدہ زبان موسیٰ کا  
 اور واقع ہونا مصلح کا اور محو ہونا مالو کا بنی اسرائیل کے کہ پتھر ہو گیا تھا از دما بنکر عصا کا نخل لیا اسے پونے سا پونو  
 ساحروں کے اور تنقص عدد کی منافی زیادت کے نہیں بلکہ تنکیر آیات مشیر ہے اس پر اور اسٹل کے  
 میں اور وہ جو حدیث صفواں ہیں کہ دو یہودیوں نے حضرت سے لو آئیں لو چھین اور آپ نے جواب دیا  
 کہ شرک لاؤ اور خون ناحق مت کرو اور زنا اور سرہ قہ اور اکل با اور لو اطمأ اور سحر اور قاف محسنات سے دور رہو  
 اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہیں کہ ہر ملت میں ثابت تھے اس واسطے آخر کو آپ فرمایا کہ خاصہ  
 تمھارا کہ یہود ہو یہ بھی کہ ہفتے کے دن حد فرمان اُسے مت گذرو فاسئل بی اسرائیل اذ جہم پس سوال کرائی محمد  
 اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنی علمائے بنی اسرائیل سے ان آیتوں کا تو کہ کسچ کہنا تیرا مشرکوں پر ظاہر ہو جاو  
 یا پوچھ یہود سے کہ جب آیا اپنے پاس موسیٰ کہ کیا گذرا درمیان اس کے اور فرعون نے فقال لہ فرعون اِنِّیْ لَا ظَنُّکَ لِمُؤْمِنِی  
 مَسْحُوْا اَیْسَی کہا واسطے موسیٰ کے فرعون نے تحقیق میں البتہ گمان کرنا ہو نہیں چکوا اسی موسیٰ جاو کیا نہوا اور  
 کہا ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا اَنْزَلْتُہٗوْا لَا دَرَبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِمَا مَوْسٰی مِّنَ الْبَیِّنٰتِ تحقیق جا باجی تو تھے ولین  
 اگرچہ زبان سے نہیں کہتا کہ بیش بہا انار ان نو نشانوں مگر پروردگار آسمانوں کے اور زمین کے واسطے  
 دکھلانے کے کہ ہر ایک دلیل ہے اوپر نبوت میرے کے و اِنِّیْ لَا ظَنُّکَ لِمُؤْمِنِیْ اور تحقیق میں گمان کرنا ہوں  
 چکوا اسی فرعون ہلاک کیا گیا یا مغلوب یا ناقص العقل اور یہاں جن معنی یقین کے اکثر مفسرین نے لکھا ہے یعنی یقین





جائنا ہون من فاد ان تیسفر ہم من الارض فاخرقاه ومن معہ جمیعہا پس ارادو کیا فرعون نے یہ کہ بہکا و موسیٰ اور  
 قوم اسکی کو ایسے نکال دے زمین مصر سے پس دبو دیا ہمنے فرعون کو اور انکو جو ساتھ لے سکے تھے سب کو دفن کیا  
 من بعدہ لبني اسرائيل اسکو الادمی اور کہا ہمنے پیچھے عرق ہوئے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے بہوتم زمین  
 میں جہاں سے فرعون تمکو نکالتا تھا فاذا جاء وعدنا لکم لقیفہا پس جب آویگا وعدہ آخرت کا ایسے  
 قیامت ہوگی لے آویگے تم تمکو لیت کر ایسے انکو اور تمکو میدان حشر میں لے جائے گا وینگے پھر حکم کریگے درمیان  
 تمہارے متیر کانیک بختوں کے بد بختوں سے ویا تھی انکے ویا تھی تو کا اور ساتھ حق کے آثار ہمنے اسکو اور  
 حق کے آثار ہیں میں ہے کہ باہمی علی ہے اور مراد حق سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی و علی  
 نزل اور اوپر محمد کے آثار ہیں مدارک میں ہے کہ شیخ محمد ساک رحمۃ اللہ علیہ بیان ہوئے فارورہ انکا ایک طبیب ترسا  
 پاس لے گئے راہ میں ایک مرونیٹ رو خوشی لباس پاکیزہ پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجر کہا اسنے کہا سچا  
 اللہ دوست خدا کے مدد و شمس خدا سے چاہتے ہیں جاؤ اور اس ساک کہو کہ ماتھے اپنا درد کی جگہ رکھ کر کہنے والی  
 اثر لٹا ہ و بالحق نزل اور انھوں سے غائب ہو گیا یہ احوال اگر شیخ سے کہا شیخ نے ماتھے موضع درد پر رکھ کر یہ آیت  
 پڑھی فی الحال شفا پائی لکھا ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے و انزلناک الامین و انزلناک الامین بھی ایسے بھلائی خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کبر لثبات دینے والا مطیعوں کو ساتھ تو اس کے اور درانیوالا عاصیوں کو ساتھ عقاب کے مساب  
 نے کہا کہ مژدہ دینے والا انکو جو مجھ سے منہ پھرنے اور درانیوالا انکو جو منہ میری طرف لے لے ہیں یعنی تاکہ بدکار کو  
 خوشخبری دے ساتھ توبہ رحمت اور کمال عفو میری کہ تو کہ منہ طرف درگاہ میری لاوین اور نہایت کار و ک  
 در او سے نظر بہت اور جلال فہر میری سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد کریں و قانا قناہ لثبات علی الناس علیہ  
 اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو یعنی سورت سورت اور آیت آیت انکو کہ پڑھے تو اسکو اوپر لوگوں کے اوپر اسکی  
 کیونکہ یہ واسطے حفظ کے آسان تھی اور فہم کے نزدیک تھی و انزلناک تتریکہ اور آثار ہمنے اسکو آہستہ آہستہ آثارنا  
 میں برسی مدت میں قل امنوا یہ او کہ تمہو کہہ لوگو کو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہ امر تہدید  
 ہی حاصل ہے کہ ایمان تمہارا کچھ کمال ذات اسکا زیادہ نہیں کرنا اور بے ایمانی تمہاری کچھ اسکو نقصان نہیں  
 پہنچائی ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذ ابلی علیہم یحزقون لکذا فان سجدا یحقیق وہ لوگ کہ دئے گئے ہیں علم  
 پہلے ترول قرآن سے یعنی جنھوں نے کتب اسمانی پڑھیں ہیں اور حقیقت وحی کی جانتے ہیں اور صلاستیں نبوت  
 کی پہنچاتے ہیں جیسے یہود میں سے عبد اللہ بن سلام اور یارنکے اور نصاریٰ میں سے نجاشی اور اصحاب لے سکے  
 یا طباء دین سے مثل سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور گروہ لکے کے جب پڑھا جاتا ہے اوپر لکے قرآن کہ  
 پڑھتے ہیں اوپر رنخدا انوں اپنے کے سجدہ کرتے ہوئے واسطے تعظیم امر خدا کے یا واسطے شکر انے وعدہ حق کے کہ کتابوں میں



پڑھا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کا اور قرآن شریف کے اترنے کا ویسے کہ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلاً اور کہتے ہیں یا ک ہے پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدہ اپنے سے تحقیق ہے وعدہ پروردگار ہمارا کیا البتہ کیا گیا یعنی واقعہ شک و یحزرون لادفا اور گرنے میں اور رخصتوں لینے کے لینے اور پر مہنوں لینے کے اور وزن کا واسطے ہے کہ وزن نسبت بہ مینی اور حین کے اقرب ہے ساتھ زمین کے یہی وہ صاحب کثافت لکھی اور صاحب تقریب اسکو کہا ہے کہ سجدہ میں مینی اور حین نزدیکتر زمین ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ وقت سجدہ کے یوں ہے اور وقت جائیکے سجدہ کو وزن ہی نزدیک ہے زمین سے اور شک نہیں ہے کہ یہاں سجدہ موجود نہیں بلکہ سنوی ہے پس صاحب کثافت کا قول درست ہے لکھا ہے کہ سجدہ اول واسطے شکر کے ہے اور یہ سجدہ واسطے تاثیر کے مواضع قرآنی سے اس واسطے اس سجدہ میں فرمایا کہ یَسْجُدُوْنَ لِلّٰهِ خَشَوْاْ وُجُوْہَہُمْ اَوَّلَیْنَ اور زیادہ کرنا ہی سنا قرآن کا انکو عاجزی کرنا سمجھ لیجئے کہ یہ چوتھا سجدہ ہے فتوحات میں اسکو سجود العجا کہا ہے اور لکھا ہے کہ حقیقت اس سجود کی تجلی سے ہے کیونکہ عاجزی وقوع تجلی سے ہوتی ہے جتنی تجلی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس تقدیر پر یہ سجود تجلی ہے اور سجدہ کو چاہئے کہ برکت سے اس سجدہ کے فیض تجلی سے ہر سند ہو اور بحر اور حوض اور انکرا اور خشوع زیادہ کرے یا تجلی اللہ تعالیٰ الاضع لہ نہیں تجلی کرتا اللہ کسی شئی پر گرجا عاجزی کرنا واسطے اسکی ملت جسمیک ذرہ تجلی تیری پر جانی ہے آپس میں وہ نہیں رہتا یہ شکست آتی ہے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑھتے تھے یا اللہ یا رحمن یا شکر کو آہستہ آہستہ کہتا کہ یہ ہمیں دو خداؤں کی عبادت سے منع کرتے ہیں اور آپ دو خداؤں کو یاد کرتے ہیں یہ آیت اتری کہ قُلْ اَدْعُوا اللّٰہَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ کہ ہمارا اللہ کو یا ہمارا رحمن کو کہ دو خداؤں ذات واحد بر اطلاق کرتے ہیں اور مقصود دونوں سے ایک ذات ہے لیکن کہتے ہیں کہ اہل کتاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدا نے تو ریت میں ذکر رحمن کا بہت کیا ہے اولیٰ تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو یہ آیت آئی کہ یہ دونوں اسم حسن اطلاق میں برابر ہیں اِیْمَانًا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی جسکو کارو کے نام تکمیل ہے اور ساتھ اسکی حق کو کارو کے پس واسطے اسکی میں نام بہت اچھے بعضے وال اور صفات جلال کے اور بعضے شمول اور صفات اکرام کے ابن عبیر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب ناموں میں قرأت ہر پڑھتے تھے جب دینی نماز میں سجدہ حرام میں پڑھتے مشرک سیٹان اور تالیان بجاتے اور اہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پر جاوے اور قرآن بھول جاوے اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْعَلْہُمْ اَعْمٰیاً فَاَنْتَ خَافُیْہُمْ وَابْتَغِ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَکَ سَبْعًا وَرَہْ اَوَّلَیْبَہُمْ کہ ساتھ نماز اپنے لیے پکار کر مت پڑھ تو کہ مشرک ٹھٹھے مکرین اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکی یہاں کہ نہ سینچ نہ جماعت ہو تو پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہوند ورمیان بلند اور آہستہ کے راہ میان کیونکہ توسط ہر امر میں بہتری لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھ خدا کے مناجات کرنا ہو نہیں اور وہ حاجت میری جانتا ہے اولیٰ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

پڑھتے تھے کہ شیطان کو بھگانا ہوں اور سوتوں کو بھگانا ہوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے ابو بکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی پست کر اور بعضے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب نماز میں اور نہ احتیاج بلکہ درمیان کارہ اختیار کر لینے دن کی نمازوں میں احتیاج اور رات کی میں جہر **وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْ وَلَكِنْ اَوْسَبْ تَعْرِيفِ** واسطے اللہ کے جس نے نہیں بکری اولاد پہرہ رہو اور نصیحت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ثابت کرنے میں **وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ** اور نہ میں واسطے اس کے شریک بیچ بادشاہی کے یہرہ رہو مشرکوں کا ہے کہ بتوں کو شریک حق ٹھہراتے ہیں **وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلٰلِ** اور نہ میں واسطے اس کے دوست بجا بنوالات یعنی حق سبحانہ دوست نہیں رکھتا کہ اس کی مدد سے ملت سے عزت کو پہنچا دے **وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اِثْنًا** کو برابر کوئی نہ ہے نہ بزرگتر نہ جاب ان کو وصف سے وصف کرنا ہونگے اور پہنچانے ہونگے نظم و چین اس سے وہ لٹا ہے بھی اور ہر جگہ وہاں اس سے بھی اور جو بدین و ہمہ میں ان میں او وہ اس سے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا لکھا ہے کہ معنی یہ نہیں کہ بکیر کرنا یعنی اللہ اکبر کہا امام اعلیٰ ہے ہر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سب کو اللہ اکبر کہنا بہتر ہے دینا اور مافیہا سے اور اس آیت کو آیت العز کہتے ہیں جو لڑکا بنی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ آیت سکھاتے تھے سورہ کہف کی چھ رکوع آیتیں مدنی ہیں و صبر نفس اور من شاء فلیومن الایۃ ایک سو دس آیتیں ہیں ایک ہزار پانچ سو شریفین چھ ہزار تین سو اٹھ حرف ہیں فواصل کی اس اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورہ بنی اسرائیل کے یہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ تحمید اور تکبیر کے تھا ابتدا اسکی ساتھ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہ بھی ہے کہ افتتاح سورہ بنی اسرائیل کی ساتھ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھ تحمید کے ہے ومان تنسیرہ یقصانات سے تھی یہاں توصیف بحالات اور یہ بھی ہے کہ اول سورہ بنی اسرائیل میں اسری بعیدہ فرمایا اصناف پیغمبر کثیرہ واثبات پسند کے کی اور اس سورہ کہف میں بھی انحضرت کی اصناف اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا نہ

سورۃ الکھف مکنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماثر عشر این

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سَبَّحْتَ تَعْرِيفِ واسطے اللہ کے جس نے آماری اور پر بند اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کتاب یعنی قرآن مجید بھیجے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اس واسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہے یہ بندوں پر **وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا** اور نہ کئی واسطے قرآن کے کجی ساتھ اختلاف لفظ اور تفاوت معنی کے یا حدوتل حق سے طرف باطل کے قیما واران حال کہ قرآن قائم رکھنے والا ہے ہمیشہ میں کو بغیر منسوخ نہ ہو گا یا یہاں یعنی معتدل حال افراط اور تفریط سے یا معتدل علیہ اور مرجع الیہ میں قائم ہے بمصالح عبادت و معاملات میں جس کے ضمیمہ کی راجع ہے طرف عید کے اور یہ معنی میں کہ لکی واسطے بند اپنے کے میل طرف غیر اپنے کے اور کیا اس کو مستقیم چاہے حال



لَیْسَ دَرَبًا سَاكِنًا یَدْرَأَنَّ كَذَنَّهُ تَوَكَّدَ دَرَأَوْهُ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم یَا قُرْآنُ کَا فَرَوْنَهُ عَذَابِ تَحْتِی كَمَا كَتَبَتْ ہِیَ بِأَخْبَارِ  
 دُرُوحِی تَزُوكِبُ اللہ کے سے وَیَكْثُرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ یَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ اُورِثَارِثَ دِیَوِ اِیْمَانِ اَلْوَلُوكِ  
 جو عمل کرتے ہیں نیک اَنْ لَّمْ اَجْرُ احْسَا مَا كَثُرَ فِیْہِ اَبَدًا یہ کہ واسطے انکے ہر ثواب اچھا اور اخیال کہ رہنے والے ہونگے  
 اِسَّاسِ اس ثواب کے ہمیشہ سلمیٰ کہا عمل صالح وہی کہ اللہ کی واسطے ہو اور اجر جس وہی کہ مشرف بلقا ہو  
 یُنَادِیَنَّ الرَّالَّذِیْنَ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وُرَاوِہِ اُنْ لُّوْکُوْنِ کو کہ نادانی سے کہتے ہیں بکثری ہی اللہ نے اولاد اور کہنے  
 واسطے یہود اور نصاریٰ اور یوحنا میں مَا ظَنَّمْ مِنْ عِلْمِہِ وَلَا لَکَا بَیِّنَاتٍ ہنیں ان کہنے والوں کو ساتھ اس بات کے کہ کہنے  
 ہن چھ چھ اور نہ بالوں انکے کو کہ بالوں کی تقلید کریں کثرت حکمت سے تخریج من اُتُوْا فہم بری بات ہی جو نکلتی ہے سوزن  
 انکے سے سب باتوں سے زیادہ جو کفار کہتے ہیں اِنْ یَقُوْلُوْنَ اَلَا کَذٰبًا ہنیں کہتے مگر جھوٹ اور برائی جھوٹ  
 ایسا کہ نزدیک ہی آسمان زمین پھٹ جاویں اور پہاڑ اہل جاویں تَخَادُ السَّمَوَاتِ یَقْطُرْنَ وَتَشَقُّ الْاَرْضُ وَخُرْ  
 الْجِبَالُ بَدَالًا دَعُوْا لِرَحْمٰنِ وَلِہِ الْکِبٰی اِی کہ حضرت ہلے اللہ علیہ وسلم نہ باتیں سکر غمناک ہوئے اور انکے ایمان  
 لایا یہی جو امید رکھتے تھے تو کئی اللہ تعالیٰ نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فَلَکَلَّکَ بَاخِعِ  
 نَفْسَکَ عَلٰی اَنْ اَرٰہِمْ ہن شاید تو ہلاک کرو الا ہی جان اپنے کو چھ چھ چھ چھ کے تجھے یا تجھے انکار انکے کے  
 بچھو یعنی انکا کام اپنے پر ہل کر لے اس قدر غم نہ کھا اور اپنا دل مت کر حیران لَہُ تَوَیَّضُوْا بِہَذَا الْحَدِیْثِ اسقاط کر ایمان  
 لاوینکے ساتھ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھوارو اندوہ یا فوس کے یا جزع کے یا  
 غصب کے اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلٰی الْاَرْضِ زِیْنَةً لِّہُمْ لَکَا تَحْقِیْقُ ہننے کیا ہی اُس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور  
 نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل زمین کے یا ما بمعنی من ہی اور مرد و انبیاء یا علما یا اطفال قرآن میں  
 کہ زینت و زینت یہاں میں یا رجال اللہ میں اس سب کہ قیام عالم انکے وجود ہی بعضوں نے کہا ہی کہ مراد ما  
 علی الارض سے مراد یہ چیزیں ہیں جو شرع میں حرام ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہننے اَلْوَاوِیْشِ دِی تَخَادُ مَرْدِیْنَ  
 لَیْسَ اُوْیْہُمْ اَیْہُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کہ تو کہ آزماویں ہم انکو یعنی معاملہ آزماویں اَلْوَاوِیْشِ اکرین تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ کونسا ایمان سے بہتر  
 عمل میں لینے کون ہی کہ ان حراموں سے بچے وَاِنَّا جَاعِلُوْنَ مَا عَمِلَکُمَا صَعِیْدًا اَجْوَزًا اُور تَحْقِیْقُ التَّہِیُّ کرسو لے بین  
 اُس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت اور جو طیوں زمین بچھو لکھا س کے لینے آخر کو ان سب عمارتوں  
 کو خراب کر دینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت نا پائدار ہر نصیحت مت ہو نظم اس جہان کو نہیں بشارت  
 اسکی الفت میں ہی ہزارا فت دل لگانے کے یہ نہیں لائق کچھ افسوس کجا بشارت ظاہری ہی ناشر اسکی  
 پس نہ سوچی باقی نہیں چھوٹ نفس لکھا ہی کہ یہود نے قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو معصیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں نہ چیزوں کا ایک لوح کا سووہ سورہی اسرائیل میں گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سوہیاں نکلا

ہوتا ہے اور ایک ذوالقرنین کے احوال کا سو وہ آخر میں اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپس میں کہتے تھے کہ قصہ  
 اصحاب کہف کا نادری جواب اسکا جو وہ جاہلین تعجب ہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اَمْ حَسِبْتَ اَنْ اُخْرِجَ  
 الْکَافِرِیْنَ وَالَّذِیْنَ کَانُوْا اٰمِنِیْنَ اِلَیْنَا عِجَابًا یَّسَّیْہِیْنِ جَوہرہ کہتے ہیں آیا کھان کیا ہے تو نے یہ کہہ رہے ہیں وہ خار کے اور  
 پتھر کھودے ہوئے کہ تین سو تو برس سوتے رہے تھے نشانیاں قدرت ہمارے ہیں اچھا یعنی قصہ انکا بہ نسبت  
 آیات قدرت ہمارے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے میں ظاہر میں کچھ تعجب نہیں ہے اور رقم بعضوں نے لاکھ  
 قریب کا کہا ہے یا اس جنگل کا جس میں کوہ بنا خلوس تھا اور حدیث مرفوعہ میں ہے کہ اصحاب رقم تین شخص تھے  
 سیدہ کے سبب خار میں چھپے تھے منہ پر خار کے سل ڈھپٹ ہر ایک کے وسیلہ ساتھ عمل نیک کے کیا جیسے توفیق  
 مرفوحہ اور مخالفت ہوا نفس اور والدین اللہ تعالیٰ نے سل در خار سے اٹھا اٹھا انھوں نے نجات پائی خار سے  
 نکل آئے سمجھ لیجئے کہ قصہ میں اصحاب کہف کے اقوال مختلفہ بہت ہیں جو ہر تہر اور صحیح زیادہ ہے ترجمہ میں لکھا  
 جاویگا اور ابتدائے قصہ کی یہ ہے کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک شام میں وہ ممالک روم تصرف  
 میں لاتے لائے شہر افوس میں پہنچا وہاں تھانہ بنا کر لوگوں کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اسکا کہا مانتا تھا نجات دینا  
 تھا والا قتل کرتا تھا بعض کہتے ہیں کہ رعایا اور اس کو اپنے سجدہ کا حکم کرتا تھا چھ جوان صالح خدا پرستے گوشہ اختیار  
 کر کر دیا اور زاری جناب باری میں کی کہ ہمارے قصے سے ہمیں بچا دیا دقیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر ہر چند اپنے  
 دین کی طرف پھرایا وہ توحید الہی پر اسخ رہے اور اسکا کہا نہ مانا آخر کو اسنے کہا کہ تم جوان خود رسال ہو جاؤ تین  
 دن کی تھیں وکیل دی اپنے حق میں ہتر سوچ کر آؤ اور دقیانوس وہاں سے اور شہر کو چلا گیا انھوں ضمنت جانا  
 اپنے گھر وہیں اگر کچھ مال زاد اور اعلیٰ لیکر شہر سے بھاگے بعض کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا دقیانوس نے اسکو مار کر تباہ  
 کیا چھ بیٹے اسکو قید کر کے آیا اور اپنی خدمت میں رکھا ایک کو کس رائی کی خدمت دی ایک دن اس سے کچھ خدمت  
 میں تصور ہوا دقیانوس نے حکم اسکو قتل کا کیا اسکو بجائی رات کو اسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپس میں کہ یہ سمجھا  
 جھوٹا ہے اپنی مکھیاں دفع نہیں کر سکتا ہے خدا کے کب لائق ہو جب شہر افوس سے باہر نکلے ایک چرواہا  
 ملا اسنے اپنے احوال پوچھا انھوں نے کہا کہ طلب خدا میں جا رہے ہیں ہم کہا کون ہے خدا کہا جسے زمین و آسمان نایاب  
 اسنے کہا میں بھی اسکا طالب ہوں چلو میں بھی تمھارا ساتھ ہوں اسکو ایک کتابی تمھارے ساتھ بہتیرا ملا وہ  
 ساتھ سے نہ نلا اور اللہ نے اسے زبان دی اسنے کہنے لگا کہ اے دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا  
 دوست ہوں تمھاری پاس بانی کرونگا اور بھونکنے کا نہیں وہ سب سکر کلام سگ نادم ہو اور اسے بھی ساتھ لے  
 چلے حوالی شہر افوس کے ایک پہاڑ تھا بنا خلوس نام اس میں غار تھا جہیم نام ساتوں وہ اور انھوں لکنا طرف اسکو  
 چلے سو وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ اَوٰی الْغٰفِیۃُ اِلَی الْکَہْفِ یَا وَاکْرِبُوْا بَیۡتَہٗمُ لَعَلَّہُمْ یُخْرِجُوْہُمْ اَنْ اَمَّا  
 اُولٰٓئِکَ فَاُولَٰئِکَ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا





فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ ذِكْرًا وَفِيهِ نَسْتَكِينُ  
سے رحمت سے بھیج بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کرو اسے ہمارے کام ہمارے کہ مفارقت کفار سے کیا اور  
تو اسے فتنہ بنا علیٰ اذکارہم فی الکھف سینین عدد دس برس ہمارے اور ہمارے اور پر کاؤن ان کے کہ باتیں نہ سینین سال  
ان کے رخ فار کے برس کتنے ایک عداوت تقدیر ذات عدد دس یعنی کتنے ہوئے فتنہ بچنا کہ لعلکم ای الحشرین لعلکم  
والتکسیر املا پھر حکایا ہنہ انکو تو کہ جانیں ہم جو کچھ علم ازلی میں جاتا ہے یا جانیں بندے ہمارے کہ یہ اس قصہ کے کو  
دو دن جماعتوں میں سے خوب کئے والا تھا اس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار میں اور دو دن جماعت سے اصحاب  
مراد ہیں کہ تین سو نو برس سو کر جب کے اختلاف کیا آپس میں بعض کہنے لگے ایک دن یا بعض دن کے سو بعضوں نے کہا  
خدا جاننا ہے کہ کس روز اور کس کی ہنہ نخی نقص علیک بنا کھج ہا حجت ہم میان کر گیا اور میرے محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم قصہ انکا ساتھ حق کے انہم فنیۃ امنوا ابو یوسف ویزد نا کھج تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لایا  
تھے ساتھ سرور و گار اپنے کے اور زیادہ کئی تھے ہنہ انکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا اور بطننا علی اقلہم  
لذا قَامُوا فَاذْهَبُوا وَتَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لِمَنْ تَدْعُوْنَ دُونَهُ اَلْهَاقُ فَاذْهَبُوا اِذَا شَطَطَا اور باندھ دیا تھا  
ایمان اور پرولون ان کے جسوقت کہ کھڑے ہو وہ روبرو قیائوس کے اور اسنے انکو کہا کہ بتوں کو چھو پس کہا انھوں نے  
سرور و گار ہمارے پروردگار اسمانوں کا اور زمین کی ہرگز نہ عبادت کرنے کے ہم سوائے کسی معبود کی تحقیق کہا ہنہ اسوقت  
کہ دوسرے کو چھو جان حن خطا اور کلام چھو نا کھج قَوْمَنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اِلٰهَةً اُس قوم ہمارے نے یعنی شہر افسوس  
رہنے والوں نے پکڑے ہیں قیائوس کے ڈر سے کہ مار نہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور چھوئے کو کیا یقون علیہم  
بِسُلْطٰنٍ یَّتَنَبَّهْنَ کون ہنہ لائے تھا اور پر پریش اصنام اور استحقاق عبادت ان کے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن  
یعنی قیائوس کو کون کو قتل سے ڈرا کرت پرستی پر لانا تھا نہ ساتھ حجت اور دلیل کے فَن اَظْلَمُ مِمَّنْ افترٰی علی اللہ کذ  
پس کون شخص ہی ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھ لیوے اور اللہ جھوٹہ کہ اس کے شرک ہر کو سمجھے لیجئے کہ ابتدا قصین  
گذرا کہ قیائوس نے بعد معارضہ کے ان جو انوں کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہاں سے بھاگے میلجا کہ بڑا ائین تھا  
اسنے راہ میں کہا اِنے وَاِذْ اَعْتَرٰتُمْ لِقَوْمِهِمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهُ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرکے اور اس  
چیز سے کہ عبادت کرتے ہیں وہ سوا خدا کے فَاذْهَبُوا اِلٰی الکھف یسِّر لکم رِیْکُمْ مِّنْ رَّحْمٰتِنَا وَیُخْرِجْکُمْ مِّنْ اَمْرِکُمْ فَعَلٰہُمْ بِحُکْمِ  
پھر طرف خار کے تو کہ پھیل اوے واسطے تمھارے پروردگار تمھارا بختائش اپنی سے دو دن چھو جانیں اور تیار کرے واسطے  
تمھارے کام تمھارے سے سب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا میں لکھا ہے کہ جو ان متفق ہو کر ہمارے آئے اور حرم و مالک  
انہیں غار میں لے گیا وہاں جا کر سو رہے قیائوس بعد تین دن کے شہر افسوس میں جو پھر آیا احوال جو انکو پوچھا نہ  
کہ وہ بھاگ گئے ان کے باپوں کو برا کر کہا جلد حاضر کرو انھیں انھوں نے کہا ای بادشاہ ہم سے کچھ روپی لیکر اس ہمارے میں چھو جانیں

و قیاس سے رہاں جا کر جو دیکھا غار میں لکھ گئے پاپا یا جانکہ جانتے ہیں کہا کہ دروازہ غار کا پتھر سے بند کر دیا کہین  
 مر رہیں لوگوں نے پتھر وں سے چر ویا دو شخص امیر وں میں سے ایک کے سوسن تھے انھوں نے نام اور احوال جو انوں کا  
 پتھر پر کندہ کر دیا غار میں لکھوایا کہ اگر کوئی اُدھر آئے تو ان کے احوال سے مطلع ہو جاوے اور نام ان کے یہ ہیں بقول  
 اشرہ سلیمان کتبہا کشفہ علیٰ ثلثین کشتا فلطیونس اور ظیونس پونس کوس اور نام ان کے کتبہ کا قلمی ہی  
 اور وہ غار جنوب کی طرف پہاڑ کے ہر سو رخ وقت طلوع اور غروب کے دونوں جانب ان کے چکنا چور اور حضرت وولہ کر  
 ہو اواحد ال پر لایا ہے اور غار میں دو صوب ہیں چائی ہو کہ رنگ اور جسم ان کے ستغیر ہوں اور کہہ سکتے ہیں  
 ہوں چائی ہو چسبہ از فرمایا ہے و شری الشمس اذا طلعت تزاور عن ربہم فاذلک یوم اور دیکھئے تو اسی فیض کے سورج  
 کو جب طلوع کرتا ہے جھٹ جاتا ہے غار ان کے سے واپسی طرف انہوں کے کہیوں کہ مقابل قطب شمالی کے پراہی وقت  
 غریب تقرضہ ذات الشمال اور جب غروب ہوتا ہے کہ جاتا ہے اُسے بائیں طرف وہم فی جنوب تینہ اور وہ  
 چ سیدان فراخ کے ہیں غار سے کہ ہوا خوش گئی ہے نقیب تدبرین ذالک من آیات اللہ یہ تیرہ اصحاب کتبہ  
 ثانیون قدرت اللہ کی ہے من یجدہ فی اللہ فہو المہتد جسکو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ پس وہ ہر راہ پائیوالا  
 ومن یضل فلن تجدہ ولایا مرشداً اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے ان کے کوئی دوست راہ دکھاوے  
 و تحبہم ایفا و ہم ہوا اور گمان کرے تو انکو جانتے کیوں کہ انھیں انکی کھلی ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ سب تین  
 کشف الاسرار میں ہے کہ یہی حال جو انوں میں طرفیت کا ہے اگر ظاہر انکا دیکھو تو جلوہ گر میدان اعمال میں اور باطن میں  
 ان کے لحاظ کرو تو سب فارغ البال ہیں نظم ست ہیں باطن میں ظاہر ہو شیار سبچے میں بجا صورت میں کمال  
 سمجھتے ہو کہ میں ہم میں ملے اور وہ حال ان کے سب جگہ تم میں میٹھے ہیں اور تم میں نہیں اٹھ گئے ہیں وہ  
 کہنے لگے کہ میں پھرتے چلتے ہیں وہ بر سر زمین نیک ہیں وہ برتر از عرش ہیں ابن عباس نے سے مروی ہے  
 کہ اصحاب کو چہ جینے بعد کروت بدلوتے ہیں تاکہ جسم انکا زمین بچھاوے اور بچھنے کہتے ہیں ہر برس عاشور کے دن  
 عرض کروت بدلنا انکا ثابت ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرمایا ہے و نقبہم ذات الیمین وذات الشمال اور کروشن لواتے  
 ہیں ہم انکو یعنی فرشتے ہمارے حکم سے کروشن لواتے ہیں انکو واپسی طرف اور بائیں طرف و نقبہم فی طرفہ و اعینہ بالوصیل  
 اور کتا انکا پھیلا رہا ہے دونوں ماتھے اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اسکا زور ہے باسرخ یا خالی یا سر اسکا سرخ اور  
 پیچہ سیاہ اور پیت سفید اور دم ابلق اور نام قطیمیر یا قظور یا قظور یا حمران یا زبان یا صہا نقیر نام تعلی میں  
 ہے کہ جو کوئی دن رات میں نوح علیہ السلام پر درود بھیجے بخیر اسکو ضرر نہیں پہنچا سکا اور جو کوئی یہ آیت کو کلمہ  
 باسطہ ذرا عیہ بالوصیل لکھ کر اپنے پاس رکھے کہے کہ ضرر سے بچے لو اطلع علیہم و کتب منہم فراد و کتب منہم  
 و عبداً اگر چھانکے تو اوپر ان کے البتہ پیچھے پھیر لے جائے اگر اور البتہ پھر جاوے تو اسے عرب اور ڈر کر مارا ہی کہ سبک لکھی



انہی وحشت ناک ہو رہی تھیں کھلی میں بال اور ناخن بڑھ گئے ہیں اندھیر میں رہے ہیں کسی کو دیکھنے کی طاقت نہیں اور یہ خطاب جو مذکور ہو ظاہر میں حضرت کی طرف ہیں لیکن مراد غیر آپ کے ہیں قصہ وقیانوں جو درویش غار کا بند کر کے شہر کو لایا تو تھوڑی مدت میں مر گیا ملک اور مال تصرف میں اوروں کے گیا بیٹ چرم حب واکہ تو دیکھا زندگانی کا یہ حال بلبل جیسے کہ پانی پر بنے اور توت جیسے پھر کئی پادشاہ ہوئے ہمارے کہ نوبت ملک صالح تذر و س کی پہنچی کہ مرد مومن اور خدا پرست تھا لوگ اس کے زمانے کے شراب و کے منکر تھے اسے بہت نصیحت کی کسی نے مانا حق تعالیٰ نے دلیل شراب و کی انکو دکھائے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہے **وَكُنَّا لَكُمْ بَعْثًا كَمَا أُرْسِلْتُمْ** انکو سلا یا ہم نے اے طرح اٹھایا اور جگا یا ہم نے انکو کہ نہ بدن ان کا سبب حل زمانیکے تغیر ہوا تھا اور یہ میرا ہیں انکا پرانا سلا یا ہم نے ساتھ حکمت کے اور جگا یا ہم نے ساتھ قدرت کے **يَتَسَاءَلُونَ أَیْنَهُمْ** تو کہ سوال کریں ایک دوسرے آپس میں اور حال اپنا جانیں اور سن انکا کمال قدرت پر ہمارا زیادہ ہو قال **قَائِلُ مَبْنًى كَمْ كُنْتُمْ** کہا ایک کہنے والے نے ایمین سے کہ ہم سینا تھا عمر میں سے بڑا کتار ہے تم یہاں غار میں غرض اسکی بہتھی کہ مدت سونیکے معلوم کر کرنا میں جو فوت ہوئی ہوں قضا کریں اور وہ غار میں صبح کو داخل ہو گئے جو دیکھا کہ اوقات وقت چاشت کو پہنچا ہے **قَالُوا الْيَتَامَاؤُ مَاؤُ بَعْضُ یَوْمٍ** کہا انھوں نے رہے ہم یہاں ایک دن اگر کل سو ہوں یا تھوڑا دین سے اگر آج ہی سوئے ہوں پھر جو ناخن اور بال بڑھے دیکھے **قَالُوا اَدْبَكُمُ اَعْلَمُ بِالْبَیْتِ** کہا بعضوں نے بعضوں کو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے تم فاقصوا **اَحَدًا یَعْرِقُکُمْ هَٰذَا الْمَدِیْنَةُ فَلَنْظَرُوا** ہمارا دیکھو پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روٹی اپنے کے جو بہرے طرف شہر کے پس چاہئے کہ دیکھے کون ان میں سے ہے یا کہ کھانا لینے جا کر طعام حلال اور پاکیزہ تلاش کرے کیونکہ ان کے زمانے میں اس شہر میں لوگ چھپے ہو ایمان والے بھی تھے غرض یہ تھی کہ انکا فوج کیا ہوا دھونڈھے فلان تک یونہی منہ ولینک طقف پس اوسے تمھارے پاس رزق اس میں سے اور چاہئے کہ نرمی کرے با تو میں حزیں کے وقت سمجھ لیجئے کہ باعتبار حروف کے نصف قرآن میرا ہے اور لام کے حرف کے شیعہ **یَا اَحَدًا** اور نہ جتاوے ساتھ تمھارے کسی کو اپنے خبر تمھاری کسی سے اس شہر میں ہے **اِنَّهُمْ اِنْ یُظْهِرُوا عَلَیْکُمْ یُوجِئُوْکُمْ اَوْ یُعِیْذُوْکُمْ فِیْ قُلُوبِهِمْ وَلَنْ تُغْلِبُوْا اِذَا اَبَدَ تَحْقِیْقُ رَہْنِ** والے اس شہر کے کہ اکثر مشائخ کر نیوالے وقیانوں کے ہیں اگر مطلع ہونے یا فادرمونے یا خالب او نیگے اور تمھارے سنگسار کرنے کے تو کیا بھیج لیا و نیگے تلکویج دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھٹا را پار کے تم اس وقت کہ انکا دین قبول کرو گے ہمیشہ یعنی مدام خدا میں رہو گے یعنی کہ سبے عظمند تر اور طمان تر تھا وصیت قبول کر کر شہر کو چلا دو و ازہ شہر کا نوح و بکر لایا جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگوں کے دگرگون دیکھ کر حیران ہوا آخر مانا بائی کے دوکان پر جائے درم سے دئے کہ نان دے اسنے سکھ وقیانوں سی دیکھ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا یہ وہ درم

اور شخص کو دکھائے اسنے اور کو بیان کیا کہ تمام بازار میں خبر ہو گئی کہ لوہا لے کر ڈالیا کہ خزانہ بتا بیلیجی نے کہا یہ  
 نے خزانہ نہیں پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر من گیا تھا آج بازار میں لایا ہوں پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے بتلیجی نے  
 بتایا کوئی شہر والد نہیں جانتا تھا سب نے جھٹایا بیلیجی نے کہا ڈر کر مجھے دقتاوں پاس لچلو کہ وہ میرے ہم  
 آگاہ ہے لوگ تنہ سے کہ دقتاؤں کو سوئے قریب تین سو برس کے ہوئے تو ہم سے بچنے بازی کرتا ہے بیلیجی نے کہا تم  
 مجھ سے کھل کرتے ہو کل ہی تو میں اس سے بھاگ کر بہاڑ میں چھا ہوں اور آج مان خریدنے کو نکلا ہوں غرض کہ  
 پادشاہ کے پاس لے گئے اور احوال کہا پادشاہ سوار ہو کر غار پر گیا بیلیجی نے غار میں جا کر ماریوں کو خبر کی پادشاہ کو  
 جو در غار رکھ دی لگی تھی پڑھ کر احوال معلوم اور نام معلوم کر کر لوگوں سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ شکل تازہ اور کمرے  
 نے پہنے ہیں حیران ہوا اور سلام کیا انھوں نے جواب دیا سو وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ اَعْرِضْ عَنْهُمْ  
 اور جسے کہ انکو بکایا منے اس طرح مطلع کیا منے تذروس رومی اور قوم اسکی کو اوپر لے لے وَعِنْدَ اللّٰهِ  
 حق تو کہ جانیں یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھ حشر اور بعث کے سچ ہے کیونکہ سونا اور جالنا انکا مشابہت تمام رکھتا ہے  
 اور بعث ہے وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا يَنْفِقُهَا اَوْ جَانِیْنِ یہہ کہ قیامت نہیں شک ہے سچ اسکی پس اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا انکو کہ  
اَفَتُنَادُوْنَ بَنِي اٰمُرْهُمْ جو فوت کہ جھگڑتے تھے اس زمانے لوگ آپس میں سچ کام دین اپنے کے بعضی کہتے تھے حشر فقط  
 روح کو ہو گا بعضی کہتے تھے روح اور جسد دونوں کو پس انکو دیکھ کر ظاہر ہو گیا کہ روح اور جسد باہم مبعوث ہو گیا کہ  
 نظم یصدو نہ اس جس حق سے سلا پھوئے جیسے کہ تھے ویسے جکا نے تغیر انکے ابد میں ہوا فی لباس انکا جا میں پٹا چھا  
 اسکو قدرت ہی کہ سبکو مار کر دم میں جان بخشی کرے بار در بکو پہلے بیت سے کہتے بہت لاکے یہاں سکھلائے کیا  
 کیا بندوبست بہت سے پھر نسبت کر دیا گواہی جان اسنے دی جی اور لیا گواہی پھر قیامت کو اٹھا و بکایا میں یہہ  
 مار کر لینے جلا دیا بکایا میں قادر مطلق کے رفت میں یہہ کھیل فیض اسکا خلق پر جی ریل میں لکھا ہے کہ جو انکے پادشاہ  
 کو دعا کی اور اپنے مکانوں پر سو گئے حق تعالیٰ نے روحیں انکی قبض کر لین تقسیم امام تقی میں جی کہ حضرت صلے اللہ  
 علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو دیکھوں جبریل نے اگر کہا کہ تم دنیا میں انکو نہیں دیکھیں گے لیکن انے اختیار اصحاب میں سے چار  
 شخص کو بھیجے تو کہ انکو دعوت مختارے دین کی کراویں اپنے فرمایا کہ انکو بھیجوں اور انکو بھیجوں کہا رد امبارک اپنی  
 بچھاؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چاروں کو نون پر بچھاؤ اور باؤ کہ سحر سلیمان کہ تھی  
 بلا کر فرماؤ کہ انکو وہاں پہنچا اپنے اس طرح کیا باؤ نے دم میں تابہ غار پہنچا دیا صحابہ اترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کہ یہہ  
 بھونک کر حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ اوہہ غار میں گئے جو انوں سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 کہا اللہ تعالیٰ نے روحیں انکی ابد میں وال میں انھوں نے اٹھ کر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ انکو محمد بن عبد اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے انھوں نے کہا و علی محمد رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام پھر دعوت اسلام کی انھوں نے دین اسلام



قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام ہمدانی نمود  
 رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونے کے امام انکو سلام کرنے کے وہ جواب دیکر پھر جاوے گئے اور قیامت کو معشوت ہوئے نصیحت  
 بادشاہ تندرکوس نے اور قوم اسکے نے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فقہاء ابو ایوب علیہم السلام نے کہا انھوں نے بنا  
 اور انکے عمارت تاکہ موضع انکا چھایا جاوے یا دیوار کھینچ دو لو کہ لوگوں کی نگاہ سے چھپ جائیں کہ یہ ہم پر ورور  
 انکا واما ترخی ساتھ کام اسکے کے ان لوگوں سے کہ جھگڑتے ہیں جس سے انکے کے قال الذی غلبوا علی افریہم کثیفان  
 علیہم مسجد کہ ان لوگوں نے کہ غالب آئے تھے اور وہ انکے کے یعنی وہ لوگ کہ حرم اسکا داخل تھے انھوں  
 کہ البتہ تیار ہو گئے ہم اور انکے مسجد کہ امین نماز پڑھیں بیوقوفون نشدوا بعمہم کلبہم بت سب سے کہ کہنے ہووے  
 میں سے یقیناً کہ اصحاب کعب بن بن چونکہ انکا کتابی انکا ویتقون خمسہ سلسلہ ہم کلبہم نہ جایا الغیر اور انکے لغو  
 تر یا یونین سے پانچ ہیں چھپا انکا کتابی بات چھپتے ہیں بن دیکھے ویتقون سبوح و نامہم کلبہم اور  
 ہیں مسلمان ہماٹھ اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ہیں اور انھوں انکا کتابی انکا قد رتبہ علم بعد ہم  
 کہہ پر ورور کار بیز اور انترخی ہماٹھ گنتی انکی کے ما یعلمہم اذہ فلیس نہیں جانتے گنتی انکے مگر حورے آدمی کہ پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ اصحاب کعب  
 سات شخص ہیں اور نام انکے یہ ہیں یحییٰ مسلمینا مسلمینا مروش و بروش شاذلوس اور نام حرواہی کامطون  
 اور کتبہ فطیمہ اور اور روایات میں اور اور بھی آئے ہیں چنانچہ مشہور وہ ہیں جو پہلے لکھ آئے ہیں ہم عبد اللہ  
 بن عمر رحمہ منقول ہے کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہ نام لکھ کر والہ دو بجھ جاوے گی اہل تاریل نے کہا ہے کہ اصحاب  
 کعب بدلتا ہے جس میں کہ یہ الون اقلید عالم کے وجود با خود انکے سے قائم ہیں اور کتبہ خلوت خانہ انکا ہے اور کتبہ  
 نفس جوئی ہے یا اشارہ ہے طرف لطائف خمسہ اور عقل اور قوت و ذبیہ کے متعلق کعبہ بدن میں اور قیام  
 نفس امارہ ہے لکھتے ہیں رفت جنین اصحاب غار کہتے ہم یہ میں ہیں وہ میں چار قلب و روح و سر و تن  
 و بخی قوت و ذبیہ و عقل و جلی و کے دقایق نفس بدو و غار میں ہیں یہی روپوش ہو کر انما فیہم لا  
 مواء ظاہر ہیں مت جھگڑا کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ شان اصحاب کعب کے اگر اہل کتاب جھگڑ  
 مگر جھگڑا ظاہر نہیں لئے جہل کے جواب میں مت گھٹو کر قرآین جو آیا ہے وہ رحمہ و ولا کشف فیہم قہم احداہ  
 اور مت سوال کریج شان اصحاب کعب کے اہل کتاب میں سے کسیکو لکھا ہے کہ جو بیون سوال جو مذکور ہووے  
 پوچھے آپ فرمایا کل انکا جواب دو گنا اور انشاء اللہ تعالیٰ کہ کیا رہ دن کم زیادہ وحی نہ آئی قریش طعن کرنے لگے  
 آپ کی خاطر طول ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لا تقولن لشیئی انا فاعل ذلک خدا الا ان یشاء اللہ  
 اور ہر گز مت کہو کسی خیر کو کہ تحقیق میں کریوالا ہوں اسکو کل مگر یہ کہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ اذکر ربک اذا شئت





اور ماکر اور پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے انشاء اللہ کہنا یا یاد کرے پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے اپنے  
 آپ کو کیونکر حقیقت ذکر کی فائزے ذکر میں ہی مذکور کے نظم نہ ہے ذکر نہ ذکر اس کا ہے فی خرو باقی نہ فکر اس کا  
 غرق سب ہو جائیں بحر نور میں یعنی رافت ہوں قدامد کو میں نہ اور ہو سکتا ہے کہ اشارہ طرف فائزے قلبی کے  
 ہو کہ عبارت لسان ماسوی سے ہے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب لسان ماسوا ہو کہ اس وقت کا ذکر ترقی بخش  
 درجات قربت ہے کیونکہ بہ حضور جمعیت ہی بیت خطرات ماسوا سے ہو کہ لکھو ربانی تو بذر کیفیت  
 کیا رک و ریشہ میں سمائی و قل عسی ان یقربین و یقرب یقربین ہذا سند گاہ اور کہہ کہ کتاب ہے ہم کہ ہدایت کرے  
 مجھ کو پروردگار میری طرف اس پر تیرے کہ نزدیک تر ہے نشان اصحاب کہف سے بھلائی میں اور وہ اخبار انبیاء علیہم السلام  
 ہے و لکن فی کھفہم ثلاثۃ یسین و اذا ذابوا تسعہ اور ہے وہ جو امر و بیچار اپنے کے وقت خواب میں سو  
 برس اور زیادہ رہے نو برس الباب میں ہے کہ تین سو برس ہی تھے جس کے تین سو نو برس قمری ہو کیونکہ قمری  
 برس قریب کیا رہے دن کی سن قمری سے بڑا ہے اور حساب کے راہ سے تین سو برس دو چھینے انیس دن قمری کے  
 ہوتے ہیں واللہ اعلم حدیث میں ہے کہ ترسیا یوں کہ کہا ہم تین ہو کو جانتے ہیں تو کو نہیں پہنچتے آیت اتری کہ  
 قُلْ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْبَیِّنَاتِ غِیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ کَیْفَ یَشَآءُ وَ لَیْسَ لَہُمْ مِنْ شَیْءٍ سُلْطٰنٌ وَّہُوَ سَاطِعُ السَّیْفِ  
 جو غیب آسمانوں کا اور زمین کا ابصر بہ و اسمع کیا خوب دیکھنے والا ہے ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا  
 ہے ہر چیز کا مآلہم من دوزخ میں تھے زمین واسطے زمین آسمان والوں کے سوال کے کوئی دوست کہ ان کے کام  
 اُٹھائے و کاشف کفی حکمہ احدہ اور نہیں شریک کرنا اللہ تعالیٰ ہی حکم اپنے کے کسی کو موجودات علیٰ اور  
 سفلی سے و اقل ما و حی الیک من کتبہ و یتک اور پھر جو کچھ وحی کی گئی ہے طرف تیسرے کتاب پروردگار تیسرے  
 کہ قرآن ہے کا مبدلہ لکھنا نہیں کوئی بدلنے والا باتوں ان کے کہ یہ نشان اصحاب کہف کے مازل کہیں ہیں  
 و لکن یجد من دوزخ ملتکہ اور ہرگز نہ پاویگا تو سوا اس کے جگہ پناہ کی کشف لکھا ہے کہ ایک قوم نے روتا  
 کھار میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ پسمند پوش ہے قدر مثل صہیب اور عمار اور تہاب رضی اللہ  
 عنہم کے جو بخاری مجلس میں رہے ہیں ان کے کپڑے بنی بدلو ہیں ایذا پہنچاتی ہے اگر انکو مجلس میں نہ لے نہ وہ تو ہم آپ  
 پاس بیٹھیں یہ آیت نازل ہوئی فاصبر نفسك الذی بدعواہم بالغدوۃ و انما اوزرک رکھ جان اپنی کو ساتھ  
 ان لوگوں کے کہ عبادت کرتے ہیں پروردگار اپنے کی صبح کو اور شام کو مراد اس سے دونوں طرف دن گزیرنا  
 فجر اور عصر کی ہر باسب اوقات ہیں یعنی دن رات میں عبادت حق میں مشغول ہیں یؤتیون وجہ و جہد چاہتے  
 ہیں رضا اللہ کی یا چاہتے ہیں اللہ کی کو نہ غیر کے کو بیت مقصد ہے وہ مراوی وہ مدعا ہے وہ  
 درکار کچھ نہیں ہے نہ کچھ کو میرا ہے وہ بعضے کہتے ہیں یہ آیت مدنی ہے تو اسے نزول کا اس کے یہ ہے کہ بعضے موعظہ قلوب

عیسے بن حسین اور اقرع بن جابر وغیرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اشراف عرب ہیں جسے مسلمان  
 اور ابوذر اور فقراء مسلمانان کے نہیں سمجھتے اگر تم انکو دور کرو تو ہم پاس آپ کے بیٹھیں اور احکام شرع سیکھیں یہ آیا ابراہیم  
 کہ صبر کر ساتھ صحبت درویشوں کے کہ اوقات اپنی صبح و شام واسطے رخصت کے عبادت میں کاشتے ہیں وہ کتنا  
 عیناً کہ عنہم اور جانتے کہ نہ پھر جاویں دولو انھیں تیری انسے یعنی انسے گناہ مت پھر اور القعات غیر وہی طرف  
 فقرات یہ نہ بنتے انھو اللہ کیا ستا ہی تو بناؤ زندگانی دنیا کا سمجھ لیجے کہ حضرت کا ہرگز میل طرف دنیا اور آرائش  
 دنیا کے تھا پس یہ معنی ہیں کہ مت کر عمل اسکا جو مائل طرف بناؤ دنیا کے ہی کیونکہ جو طرف دنیا کے میل کرتا ہی  
 وہ فقر سے منہ پھر کر اغنیاء سے ملتا ہی قطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا اور مت کہا مان اس کی کا کد خاں کہا ہی  
 دل اسکا پاؤ پنے سے وہ اس میں خلف تھا اور یا اسکے یا عینہ اور مددگار اسکے واتبع ہوئے وہاں امرہ قرطام  
 اور سرور کی انسے خواہش نفس اپنے کی اور ہی کام اسکا حد سے نکلا ہوا یا تباہ اور ضائع یا موجب حسرت اور ندامت  
 اور طرالت کا قول انھیں من ربکم فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر اور کہہ انکو کہ جو کچھ میں لایا ہوں یعنی قرآن  
 ہی سرور و کار تھا اپنی طرف پس جو کوئی چاہے ایمان لانا ساتھ اسکے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے ایمان  
 لانا پس کفر کرے امام زاہد نے کہا ہی کہ یہ امر تو غید اور ہتویل کا ہی نہ اجازت اور اباحت کا اور ابن عباس نے  
 فرمایا ہی کہ امر بمعنی اجبار ہی یعنی جو ایمان لانا چاہے ایمان لاوے اور جو کفر کرنا چاہے کفر کرے اور چاہیگا وہی  
 جو چاہیگا اللہ و مال شاؤن الا ان لیساء اللہ اسکے اراد میں تغیر تبدیل نہیں لفظ چاہے متوں چاہے وہ کافر  
 کرے جو وہ چاہے سو وہی ظاہر کرے ہیں ارادے ایکے سب یہ کام ہوتے ہیں جو باتوں اور صبح و شام  
 انا اعتدنا للظالمین نادا انکم کلمہ و ما تحقیق یعنی تیار کر رکھی ہی واسطے کافروں کے ان کے کفر لیا ہی انکو سردوں ان کے  
 حدیث ابو سعید خدری میں ہی کہ برودے آتش کے چار دیواریں ہیں کہ متا پیر ایک چالیس برس کی راہ ہی وہ کر دیا  
 ہوئے ان تین سو ایتھو ایماء کالمہل شیوی اوجہ اور اگر فریاد کرینگے وہ پاس سے فریاد کو بھیجے جاوینگے ساتھ باقی  
 ماندنا پنے کے کلی کے کہ بہوں والیاسی منہو کو کمال گرمی سے بش الشراب دبر اسنا و سکاۃ مر تفقاہ  
 اور بری ہی وہ ان فائدہ اٹھائے میں اور مکان بود و باش میں ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اننا لا نضیع اجور من احسن  
 تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا اور رسول اور کتاب کے اور عمل کئے نیک تحقیق ہم نہیں ضائع کرتے ثواب  
 اس شخص کا کہ اچھا کرتا ہی عمل اولئک ہم جنت عدن تجری من تحمہم انہما کما یجھلون فہما من اساور من ذہب  
 یہ لوگ مسلمان واسطے ان کے میں بہشتیں پیش رہنے کے چلتے ہیں تجھے جھلون ان کے سے ہنر میں کہنا یہاں جاوینگے  
 بیچ ان بہشتوں کے کرے سونیکے زاوالمیر میں ابن حمیر سے منقول ہی کہ بہشتیوں کے میں کرے ہوئے ایک چاند کا  
 ایک سونیکا ایک سوئی اور یا قوت کا ویلثون دنیا باخضر امن سند من کسب فی اور پوٹاک پھینکے کپڑے بہر لایحی

اور مائے کے موافق آرزوئے اپنی پہنچنے کے مسکنین فیہا علی الامثالیک تکیہ کے ہوئے بشت کے اور بختوں کے  
 جیسی دولت مند و نیک عادت ہی نعم التواب اچھا ہی ثواب بشت اور نعمت و مانتی و حسنہ و متفقہ  
 مثلاً کھجور اور بیان کرو واسطے سومون اور کافروں کے مثال دومر کے کہ وہ بھائی بنی اسرائیل سے تھے ایک یمن  
 تھا یہودیائی اور دوسرا کافر تھا قطروس یا قطر س آٹھ ہزار دینار انکو میراث دیدی پہنچ یمن نے چار ہزار دینار  
 براہ خیر صرف کئے اور کافروں نے زمین اور ملک اور اب باب خانہ خریدی تھی تعالیٰ مال اور حال انکے سے خبر دیتا ہے  
 کہ جعلنا لاجلہما جنین من اعنب و حمتا ہما یخل وجعلنا بینہما ذرعا کئے یمنے واسطے ایک دو لونیں سج کہ  
 قطروس تھا دو باغ انگوروں کے اور گھیر یمنے ان دو لونوں کے ساتھ کچھ روکے اور کہ یمنے در میان ان دو لونوں کے تھے  
 تو کہ وہاں قوت اور سیوہ جمع ہوں کلنا الجنین انت اکلہا ولم تقطع منہ شیئا و لون باغون سج و یا سیوہ اپنا اور نہ  
 کم کیا اس میں سے کچھ جیسے ایک برس سیوہ کم آتا ہے ایک برس زیادہ سوان باغونین ہر سال پورا آتا ہے جن میں  
 خلاصہ تھا اور بھاری یمنے در میان دو لون باغون کے بہر تاکہ کسیر اب زمین دکان کے پھر اور تھا و  
 اس کافر کے سب سیوہ یعنی سوانگور اور کچھ روکے اور ہی اور دئے تھے خاص کر انکا بدکردار واسطے غلبہ کے کھساح  
 کہ یہودی جو یمن تھا محتاج ہو کر بجائی قطروس اپنے سے کہ کافر تھا کچھ مانگنے آیا اس نے کہا کہ مال میرا اور تیرا برابر  
 تھا میں زمین اور باغ اور متاع اور غلام رکھتا ہوں تو کیوں محتاج منطس ہو گیا یہود نے کہا اے بھائی تو نے اس  
 مال سے باغ دنیا خریدے میں نے عقی کا باغ رضوان تو نے یہاں بنایا خانہ خشتی میں نے وہاں تیار کیا  
 بھکان ہشتی تو نے بیاہ کیا میں نے ہر خور العین دیا تو نے غلامان و کنیرت خریدے میں نے علمان و حور لئے  
 قطروس اسکو ملا مت کرنے لگا کہ زر نقد بوعده نہ دیکر اپنے آپ کو تو نے خوار اور محتاج کیا فقال لصاحبه و  
 هو یخا و مرہ انا اکثر منک ملا و اعتر فغراہ پس کہا قطروس نے واسطے یار اور بھائی اپنے کے کہ یہودی تھا اور  
 سوال جواب کرتا تھا میں زیادہ تر ہوں تجھ سے مال میں اور عزیز تر ہوں او سیوہ یعنی اولاد اور غلام اور کنیر رکھتا ہوں  
 پھر راتھ بکرا یہودی کا و قد مغل جنہ و هو ظالم لنفسہ اور داخل ہوا باغ اپنے میں اور حال انکو وہ ستم کرنے والا تھا جا  
 اپنے سر ساتھ تکبر کے یہ کہ بہت محبت دنیا قال ان یبید ہذا ابدا کہا کہ میں نہیں گمان کرتا یہ کہ ہلاک ہوو  
 یہ باغ کبھی با یہ دنیا نابو و اور فانی ہو و ما الظن الساعۃ قائمہ و لکن ذدت الی ترقی کجداں حیرا منہا من قبلہ اور  
 نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونیوالی اور اگر بھیہ گیا میں موافق تر غم تیرے طرف پروردگار اپنے کے جیسے کہ  
 تو کہتا ہی اور اٹھا یا جھکو البتہ پاؤنگا میں بہتر اس باغ سے جگہ میر جانیکی یعنی میں لیاقت اس بات کی رکھتا ہوں  
 کہ وہاں ہی مجھے بہشت ملے جیسے یہاں یہ باغ ملا قال اللہ صلیہ و هو یخو و اکثر بالذی خلقک من ثواب ثمر  
 من نطفۃ ثم سؤدک رجلا کہ کافر قطروس کو بھائی اس کے نے کہ یہودی تھا اور حال انکو وہ جواب سوال کرتا تھا







بہترے ثواب دینے میں ان لوگوں کو جو اس سے اسید رکھتے ہیں اور بہتر انجام دینے میں ان بندو کو جو اس سے  
 ڈرتے ہیں سمجھ لیجئے کہ اہل تاویل کہتے ہیں کہ تمثیل رحلین کی ساتھ نفس کا فر اور قلب مومن کے ہیں اور  
 جنین ہوا اور دنیا ہے کہ بھری ہے ہونو کے انگورون سے اور لذتوں کے کھجورون سے اس طرح تمام  
 احوال عی و اللہ اعلم و اضرِبْ کَلمَ مِثْلَ الْحَبْوَةِ الدُّبَّا حَمَاءُ اَنْزَلْنَاهُمْ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْتَطَلَّ بِهِنَّ الْاَرْضَ وَارْبَانِ  
 کرو واسطے لوگوں کے مسائل زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اتار اٹھانے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے  
 پس مل گئی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اور بڑھی اور کمال کو پہنچے اور زمین اس سے تر و تازہ ہوئی کافصیح  
 هَيْثَمَا تَذَرُوهُ الرِّيحُ يَنْفُثْهُ اَوْ رِيحُ السَّاعِدِ اَوْ رِيحُ السَّوَادِ اَوْ رِيحُ الْبَارِئِ اَوْ رِيحُ الْغَارِ اَوْ رِيحُ الْهَارِ اَوْ رِيحُ  
 فَاوَرَّجْ لِحْجَہُ کَ مِثَالِ دِی زَندگانی دُنیا کی سَاطِئَ کَھاس کے کہ مینہ سبز ہو کر رہے اور کمال کو پہنچے اور وقت  
 کما تے کا آوے کہ اس سے نفع لینا کا وہ مینہ موقوف ہو وہ خشک ہو کر چورا چورا ہو جاوے اور ہوا  
 اُڑھ جاوے کچھ کام میں نہ آوے ایسے ہی آدمی زندگی اور تازگی جو رکھا ہے خوش ہوتا ہے یکایک جب  
 اجل آتی ہے درخت و جود اسکا صرفنا سے خشک ہو جاتا ہے اور خرمن آرزو کو باد خزان پتی آرزو جاتی ہے  
 بیت بہار عمر زس و فرب و زلکین ہے نہ کچھ حصول نہیں شکل فتنش قالین ہے لکھا ہے کہ سر و اعراب  
 کے اپنے مال اور اولاد پر خر کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال اور بیتا نہیں رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے  
 یہ آیت اتاری کہ لَمَّا ذُکِّرُوا بِالْبَيْتِ الْحَبْوَةِ الدُّبَّا مَالِ اَوْ رِيحِ الْبَارِئِ زَندگانی دُنیا کے ہیں نہ تو شہ راہ آخرت  
 کے کیونکہ یہ سب فنا ہو جاوے وَاَلْبَقِيَةُ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا اَوْ باقی رہنے والین نیکیاں  
 بہتر ہیں نزدیک پروردگار تر کیے ثواب میں اور بہتر ہیں آرزو رکھنے میں سمجھ لیجئے کہ باقی رہنے والین نیکیاں  
 یا نماز ہیں یا نچون وقت کی یا یہ یا نچون کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول  
 ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا مینون کلمے میں لا الہ الا اللہ و استغفر اللہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم یا مینون  
 اچھی میں جو لوگوں کے دل خوش کریں یا نیتیں نیکی ہیں کہ سب قبول ہوئے اعمال کے ہیں یا مینون صلیات  
 میں جو حکم کن کس تراسن النار سب چھٹکار کیے مان باپے ہوں یا وہ عمل میں جن میں کچھ طمع اور عرض ہو بلکہ خاص  
 اللہ کے واسطے ہوں تو کہ نتیجہ انکا ہمیشہ باقی رہے نظم جان رافت باقیات الصالحات وہ عمل میں جو کہ ہوں  
 اخلاص سات سمعہ دور اور ریاسے پاک ہوں خاک سے تا صا صا فلاک ہوں سمعہ باور کہائے عریا  
 اپنے سے بھی رویت اعمال اٹھا اس انا کو دور کر کے کر عمل تا عمل میں ہو نہ نقصان و خلل نہ وہ عمل جن میں کہ ہووے  
 یہ خلوص ترور میں جن میں علم لصوص و بوم سیر الجبال و نوری الا دض بونہ و حشر نام فلم تغادر منہم احدہ



اور یا کر اس دن کو کہ چلاوینگے ہم ہمارو نچوڑے کھیر کر ہوا پر اور دیکھو تو زمین کو صاف نکلی ہوئے ہمارو نکلتے  
 سے اور مرد و سب زمین پر قیرون سے نکلتے ہوئے اور اٹھا کرینگے ہم انکو موقف میں پس پھوڑینگے ہم انہیں سے  
 کیوں جمع کئے وَمَنْ ضُوعِلَ اَعْلٰی ذٰلِكَ صَفًا اور روپرو لائے جاوینگے اور حساب پر رو رو گار اپنے کے صف باندھ کر  
 اور حق تعالیٰ فرلو گا لَقَدْ جَعَلْنَاكُمْ اَوْ اَكْثَرَهُ السَّعَةِ البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس نیکے اکیلے بن خادم اور  
 اور مال اور دولت کے جیسے کہ پیدا کیا تھا منے کو پہلے بار کہ کچھ چیز نہیں رکھتے تھے بلکہ ذَرَعْتُمْ اَلنَّارَ تَبْجَلُ لکھ  
 موعداً بلکہ گمان کیا تھا تمہیں یہ نہ کہ نیکے ہم واسطے تمہارے وعدہ گاہ واسطے محاسبے یا وقت واسطے مُحْشَرًا  
 یہ خطاب خاص بعث کے مسکروں کے واسطے ہی وَوَضَعَ الْكِتٰبَ فِیْ فِیْ الْمَجْرِیْمِیْنَ مستحقین عذاب اور  
 رکھی جاوے گی کتاب اعمال کی ٹھون میں اہل حشر کے یا نامہ اعمال انکار ازوین پس دیکھو گا تو کونہ کاروں کو ڈرتے  
 اس چیز سے کہ سچ نامے لکے ہی گناہ کے بجولے ہونگے یعنی جب ان گناہوں پر مطلع ہونگے ڈرینگے وَبِیْنَهُنَّ  
یَوْمَئِذٍ اَمَّا لَھٰذَا الْكِتٰبُ لَا یُعَادُ رُصْدَیْہٖ وَلَا کِبَرٌ اِلَّا اَحْصٰہَا اور کہینگے اس واسطے ہم کو کیا ہی واسطے اس  
 کتاب کے کہ مطلقاً نہیں چھوڑی تھو گا گناہ اور نہ بڑا کر گن لیا ہی اسکو اور ضبط اور نگاہ رکھا ہی وَدَّجَدُوا مَا عَمِلُوْا  
 حاضر اور یا وینگے نوجو کہ کیا تھا حاضر ولا یظلم ذٰلِكَ اَحَدًا اور نہیں ظلم کرنا پر رو رو گار میرا کسی کو نیکی کم کر دیا گناہ  
 بڑا کرے وَاَذْكُرْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِسْجَدًا و لا ادم فیجد وَالَّذِیْ یُسَبِّحُ اَمَّا لَیْسَ اور یاد کر جو وقت کہا منے واسطے فرشتے تو نے کہ سجدہ کرو تم  
 آدم کو پس سجدہ کیا انھوں نے مگر ایسے نہ کیا کان من الجحیۃ تھا جن سے یعنی قوم بنی الجان میں سے بعض کہتے ہیں  
 جن ایک گروہ ملائم کر کے آگ سے پیدا ہوا ہی ایسے اس میں تھا اور سو اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہیں  
 لیکن قول اول اصح ہے کیونکہ دو دلیل اسکی اسی آیت میں مذکور ہیں ایک تو یہ کہ ذریتہ اسکی ثابت کی ہے اَفَلَمْ نَسْجُدْ  
 کی ذریتہ نہیں دوسری یہ کہ فرمایا فَسَقَّ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ پس باہر نکلا حکم پر رو رو گار اپنے کے سے ناسیہ میں نے نہ  
 نافرمانی کی اس سب سے کہ صل میں جن تھا اَفَلَمْ نَدْرِیْہٗ اَوْ لَیْسَ اَمَّا لَیْسَ اذوئی وہم کہ کمر بند آیا پکڑتے ہو تم  
 شیطان کو اور اولاد اسکی کو دوست سوا میرے یعنی انکو دوست مت مکر اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہی  
 کہ شیطان اور اولاد اسکی واسطے تمہارے دشمن ہیں یٰۤاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا سُلٰطٰنَ الشَّیْطٰنِ شیطان اور اولاد  
 اسکی بے اللہ تعالیٰ سے بعض کہتے ہیں ذریتہ بمعنی اتباع ہی اور یہ نام بطریق مجازی اور کہہ سکتے ہیں کہ اسکی ذریتہ  
 ہی جب اللہ تعالیٰ نے اسکو راندا پہلوئے چپ اسکی سے اس کے جو روپ دیا کی تا اسے بعد در یک سیالان اولاد ہوئی  
 انہیں سے ایک لاقیس ہے کہ طہارت میں سو ولسا ہی ایک دھماں ہے جو نازیں خطر لا تا ہی ایک زکیو تر کہ بازار وین چھو  
 اور کم فروشی سکھا تا ہی ایک اعور کہ زنا کاری راو دکھا تا ہی ایک واسم ہے کہ جو بسم اللہ نہیں کہتا اس کے ساتھ کھاتا ہے  
 ایک نبش ہے کہ علما کو ہوا ہی مختلفہ پر لا تا ہی ایک بنمر ہے کہ مصیبت زدوں کے گریبان پھر و تا ہی اولاد لکھتا ہے



اور لو انا اور تو انا ہی ایک منسوب ہی کہ جھوٹی باتیں بنا کر بیت یارب بناوین تو ہمیں اپنے کھمدام  
 شروع کیے جتنے شیاطین ہیں تمام ما اشهد انہم خلق السموات والارض منہیں حاضر کیا تھا میں نے شیطان  
 اور اولاد اسکی کو وقت پیدا کرنے اس مانوں اور زمین کے تو کہ اسنے مشورت کروں یا مدد چاہوں ولا خلقی  
 انفسہم اور نہ وقت پیدا کرنے مانوں انکے کے سمجھ لیجئے کہ اعتقاد بعضے کفار کا تھا کہ جن غیب کی باتیں جاتے  
 ہیں سو اللہ تعالیٰ انکی کرتا ہی اسکی کہ وہ آسمان میں پیدا کر نیکی وقت تھے تو کہ غیب انکا جانیں اور پیدا انکی  
 بھی نہیں جانتے پھر کو بیکر عبادتیں میرا انکو شریک کرتے ہو و ما کنت معہ المصلین بعدہ اور نہ میں  
 پکڑیواں کہ اوہ کر نیوالوں کو کہ شیطان اور اولاد اسکی ہی بازو اپنا یعنی مددگار بیت وہ خالقیت دو جہا میں  
 اسنے نیاز حاجت نہیں ہی بلکہ مددگار کی اسے دیوم یقولنا ذواشر کائی الذین ذنبتہم اور یاد کر اسکو بھی  
 کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الہی سے شرکوں کو کہ واسطے شفاعت انکے یا واسطے عذاب دور کرنے اپنے کے پکارو  
 شرکیوں میرا کو جو دعوا کرتے تھے تم کہ یہہ شریک ہیں میری اصناف شرک کی طرف اپنے اوپر زعم انکے فرمایا اور  
 اس میں تو بیخ بھی انکو دکھایا فدعوہم فلم یستجیبوا لهم پس پکار نیکی کا فر تو نکو اور فریاد کر نیکی بت انکو اور  
 نصرا کو پہنچنے لگے وجعلنا بینہم مؤینا اور کر نیکی ہم درمیان کافروں اور معبودوں انکے کے جاتے ہلاک یعنی  
 دوزخ کے جہنم میں سے ایک جہنم کہ ہلکہ عظیم ہو گا اس میں ان سبکو عذاب دینیکے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
 منقول ہے کہ متوبون وادی عقیق ہی جہنم میں کہ ساتھ اسکے جدا کر نیکی لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو ما سوا اسکے سے  
 و ذاقوا لجرمہم النار فقلوا انہم مؤمنون فادعوا لہم و انہما مصرقا اور دیکھنے کے کہ کفار یعنی کفار التشر و دوزخ کو چاں  
 برسی رام سے پر تھیں جانیں یہہ کہ وہ کر نیوالے ہیں اس میں اور نہ پاو نیکی اس سے جگہ پھر جانیکے کو نیکی چاروں طرف  
 انکے احاطہ کئے ہوئی و لکھنا صر فانی ہذا القرآن للذین یحکمون اور تحقیق طرح سے بیان کیا ہے یہی اس قرآن کے  
 واسطے لوگوں کے ہر مثال سے کہ جسکے محتاج ہیں بصیون سے پہلے امتوں کے کہ عبرت پکڑیں اور ولیلوں سے قدرت  
 کاملہ اپنے کے کہ دل سے دیکھیں و کان الا انسان اکثر یتبعی جدد لہ اور انسان زیادہ سب چیز سے کہ اللہ پیدا  
 کی ہے جھکڑ نیوالا یعنی آدمی از روئے جہاں سب مخلوق سے زیادہ ترنج اور خصوصت اسکی ہی کام میں مشرتہی اس  
 عباس نے کہا کہ مراد اس سے نظریں حارث ہے کہ قرآن شریف میں جھکڑا تھا یا مراد ابی بن خلف ہے کہ بعث اور حشر کا  
 منکھوا و منع الناس ان یؤمنوا ذجائہم الخداع اور منع کیا کہ والو نواس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کریں جو اسے  
 پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں یا قرآن مجید و یستغفرہم و اربہم الا ان ینالہم سندا الا و لکن اور نہ منع کیا کہ  
 کہ بخشش مانگیں پروردگار اپنے سے نیچے ایمان لانیکے مگر یہہ کہ اوے انکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک کر نہیں پہنچے تھی  
 او یا ینہم العذاب قبلہ یا اوے انکے پاس عذاب سامنے اور ہلاک کر دے یعنی وہاں کے و ما نوسل المرسلین الا





موسیٰ نے واسطے جو افرودشا گرو اور خادم اپنے کے کہ یوشع علیہ السلام تھے کہ طلب میں خضر علیہ السلام کے نہ ملو گے  
 یعنی ہمیشہ چلا جاؤ گا یہاں تک کہ پہنچو نہیں جگہ ملے دو دریا کے کہ مکال اسکا ہے ومان بحر فارس اور روم ملے  
 ہیں اور ماضی حقیقہ یا چلا جاؤں برسوں تک یا اس میں تک کہ حقیر عرض سفر سے غنہ نہیں بھرنے کا  
 اے یوشع تو میری موافقت مراقت کر گیا یوشع نے کہا مان میں ساتھ ہوں جہاں جاؤ بیت چھوڑوں جو  
 رفاقت تیری میں نہیں ہو گا جوں ساید تیر ساتھ سے ہرگز نہ ملو گا پس یوشع کئی نان اور مایہ بریاں لیکر موسیٰ  
 کے ساتھ ہوئے فلما کملوا جمع پیٹھ کما پس جب پہنچے دونوں جگہ پہلے در میان ان دونوں دریاؤں کے ومان  
 کنارے پر ایک سل بھی اُس پر بیٹھ گئے موسیٰ م سو گئے یوشع علیہ السلام نے اُس جگہ میں وضو کیا قطرہ پانی کا انکے  
 ماتھے سے جو مایہ بریاں پر گراؤ زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی یوشع حیران رہ گئے پھر موسیٰ اُٹھ گئے اور کچھ احوال یوشع  
 کا اور چھلی کا نہ پوچھا سیدھا رستہ لیا اور بارے جلدی کے سبب اُنہما فالتفتا سبیلہ فی البحر سرباہ بھول گئے چھلی  
 اپنی پس پکڑی چھلی نے راہ اپنی پیچ دریا کے خشک جہدھر چھلی جانی تھی پانی اور جا بٹا تھے راہ بن جانی تھی خشک  
 زمین نکل آئی تھی فلما جاؤنا فالعشۃ اثناعداً عذاءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصباً پس جب گذر گئے جگہ ملے دونوں  
 دریاؤں کے سے کہا موسیٰ نے واسطے جو ان یوشع اپنے کے کہ چٹا کا وقت ہوا وہ ہمو کھانا ہمارا چاشت کا کھانا  
 ہیں کھا کر دم بھر آرام کریں تحقیق ملے ہم اس سفر اپنے سے کہ کیا ہم نے رخ اور سختی کو جب یوشع ہم دسترخوان کھولا  
 قصہ چھلی کا انکو یاد آیا قال اذک انک اذا وینا الی الصخرۃ فانی نینت الخوت کہا یوشع نے کیا دیکھا تھے جب  
 جگہ پکڑی تھی ہم نے طرف سل کے پس تحقیق میں بھول گیا چھلی کو یعنی قصہ اس کے کو کہ تجھ سے کہا واما انشانیۃ  
 الا ان شیطان ان اذکرہ اور نہیں بھلا دیا مجھ کو در چھلی کا مگر شیطان نے یہ کہ یاد دلوائیں اسکو تجھے والخذ  
 سبیلہ فی البحر عجیبہ اور پکڑی چھلی نے راہ اپنی پیچ دریا کے عجیب جہدھر جانی تھی زمین خشک ہوئی تھی راہ فرخ  
 نکلتی تھی قال ذلک ما کنا نبغ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ قصہ چھلی کا جس جو کچھ تھے ہم چاہتے ہم کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے وحی کی تھی کہ یہ چھلی راہ دریا میں تباوگی طرف مطلوب کا ذند اعلیٰ انہما قصصاں پھر آئے دونوں اور  
 نشانوں قدموں اپنے کے نقش دیکھے یہاں تک کہ ومان پہنچے جہاں سے چھلی دریا میں گئی تھی دیکھا تو راہ  
 دریا میں بنائے فوجد عبدنا من عبدنا ایتناہ دحمۃ من عندنا پس پایا دونوں نے ایک بند کو بندوں  
 ہمارے یہے خضر علیہ السلام کو کہ دی تھی ہم نے اسکو رحمت ترویک اپنے سے سمجھ لیجئے کہ جو نبوت کے لئے  
 قابل ہیں وہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہیں اور جو نبوت کے نہیں قابل وہ رحمت طول عمر کو کہتے ہیں  
 وَعَلَّمَہُمْ مِّنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکھایا ہم نے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھ ہمارے ہی اقل کوئی نہیں جانتا  
 مگر جب کو ہم سکھائیں ذوالنون مصری نے کہا کہ علم لدنی وہ ہے کہ علم کرے خلق پر ساتھ مواقع توفیق



اور خدا ان کے بعضوں نے کہا ہے وہ علم کی پورے کسب کے حاصل ہو کسی سے پڑھا ہو صاحب کشف الالہ  
 نے کہا ہے کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہے کہ پاکریات کہتا ہے سلطان العارفین نے ایک گروہ دشمنوں  
 کہا کہ حاصل کیا ہے تم نے علم میت سے اور میں نے محی الامیوت سے نظم علم کسی سے دلا علم عوام علم خاصان جان ہے  
 وہی تمام ہی معلم النجاشی الامیوت جو کہ عالم کوی دنیا یزق وقوت اور میں اوستاد اوی مردگان فرق ہے  
 انہیں اور انہیں یہ عیان لکھا ہے کہ جب حضرت علیہ السلام کے مقام پر پہنچے خضر علیہ السلام نے چادر اٹھائے  
 تھے موسیٰ نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے منہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا میں موسیٰ ہوں  
 بنی بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ تم سے صحبت رکھوں اور کچھ سیکھوں سمجھ لیجئے کہ اگر یہاں کوئی سزا  
 کرے کہ پیغمبر صاحب شریعت کو چاہئے کہ اعلم ہو جسے جن پر معجزات ہیں پھر یہ کیوں کر تعلیمیں تر جوات کا  
 ہے کہ اصول اور فروع دین میں اعلم چاہئے اور اسو اس کے تعلیم لینا منافی نبوت نہیں اور موسیٰ  
 قول کا ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اتم اعلم بامور دنیا کہ تم زیادہ جانتے ہو مجھ سے دنیا کے  
 کام قالہ موسیٰ علیہ السلام علی ان تعلمن جماعت رُشداء وکُما قالہ فی قولہ لکن کنت طبع عجیب  
 تیری اور اس شرط کے کہ سکھاؤ تو مجھ کو اس چیز سے کہ سکھا یا کیا ہے تو کچھ بلائی قالہ انک لکن کنت طبع عجیب  
 کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نہ سکھا ساتھ میرے صبر کو علیہ السلام نے کہا کیوں نہ صبر کر سکو گا کہا اسو اس کے تو صبر  
 حکم تیرا ظاہر ہے شاید مجھ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر میں ناشائستہ معلوم ہو اور تو حکمت اسکی جانتے  
 اور صبر کر کے وکنت صبر علیہ السلام علی انک لکن کنت طبع عجیب کہ خضر نے اور اس چیز سے کہ نہیں گھیرا تو نے اسکو کچھ  
 سے یعنی تیرا علم اسے نہیں پہچا قالہ سجد فی انشاء اللہ صبر اور لا اعطیک اثمہا کہا موسیٰ نے اللہ یا ویکھا  
 اگر حاء اللہ نے صبر کرنا اس چیز کو مجھ سے دیکھو میں اور افرامانی کرونگا میں واسطے تیرے کسی علم کی قالہ فان  
 ابصرت فلا تسألن عن شیء کہا خضر نے ای موسیٰ پس اگر میری پس کرے تو میری پس مت سوال کچھ چھو کی چیز  
 یعنی جو کام میں کروں اور وہ تیرے خیال میں صحیح نہ معلوم ہو تو اسکی وجہ مت پوچھو حتیٰ احدث لک منہ  
 ذکر ایہا نیک کہ شروع کروں میں واسطے تیرے اس چیز کا بیان کہ تو سمجھ جاؤ موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا  
 اور دونوں اکٹھے چلے اور یوشع بھی پہنچا نطفا حتیٰ اذا کباف السعینۃ خرقا پر چلے دونوں کنار دریا کے  
 اور ایک کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں سوار کرو وہ پہلے راضی ہو پھر جو خضر کو پہچانا تعلیم کر کر سوار کیا یہاں تک کہ  
 جب سوار ہوئے کشتی کے اور درمیان دیا کہ پہنچے خضر علیہ السلام نے تیرے چھا کر قوم سے بھارا کشتی کو قالہ لا خوفنا  
 لشیئہ اھلنا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کیا پھار اتوئے کشتی کو تو کہ دو بادلوں کو ان کے کو کہو کہ سوار ہو جس  
 پانی ایسا اور پانی انا کشتی میں موجب غرق ہو گیا ہے لکن حجت شینا اسواہ للہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری ہو

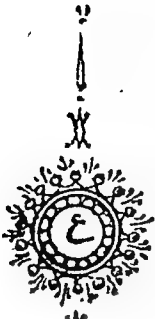






کئی

کہ اس تختی میں پانچ سطر ہیں پھر اوّل بسم اللہ الرحمن الرحیم سطر دوم عجب لمن یوقن بالموت کیف یفرح سطر  
 سوم عجب لمن یقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجب لمن یقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیہا سطر  
 پنجم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مدارک میں ہے کہ یہ لکھا تھا عجب لمن یوقن بالقدر کیف یحزن و  
 عجب لمن یوقن بالحساب کیف یفصل و عجب لمن یعرف الدنیا و تغلبہا بالہا کیف یطمئن الیہا لا الہ  
 الا اللہ محمد رسول اللہ ذلک قاضیاً و قد صلی علیہ صبرا یہی حقیقت اس چیز کی کہ نکر سکا  
 تو اوپر اسکے صبر کرنا پس موسیٰؑ اور خضرؑ الہین ایک دوسرے جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھئے کہ  
 اس قصہ میں عجب اسرار اور نکات ہیں واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہئے کہ سوچ کر اس قصہ کو  
 قدم راہ ارادت میں رکھے اور اعمال اور افعال پیر کی طرح اگرچہ ظاہر خلاف شرع معلوم ہوں اعتراض اور  
 انکار نہ کرے تاکہ تازیانہ ہذا فرق بینی و بینت نہ پکے اور سوچے کہ حضرت موسیٰؑ سے بنی اولو العزم صاحب  
 شریعت نے کہ برات خضر علیہ السلام سے اعلیٰ اور ارفع تھے کس طرح نواضع اور فروتنی حضور خضرؑ کی اور  
 اصناف رسوم ادب بجالانے بل استعانت کہا اپنی جا بلکہ متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے  
 متابعت قبول کی اور علی ان یلقن کہا تعلیم اور تعلم انکے کو نہ چھپایا اور معلمت میں من بعضہ ذکر کیا کہ شعر  
 بطلب بعض علم انکے کے ہی بہ اشارہ طرف کثرت علوم انکے کے کیا اور جو خیر کہ ان سے سیکھی متصور تھی  
 اسکو رشد کہا اپنے آپکو روہ ارشاد یافتہ میں چھرا یا اور پیروی کر بنوا لومین کیا یہ کمال اختیار متابعت اور نیت  
 الزام موافقت ہی اور پہلے یہ سب ادب طریقت اختیار کر کر فیض طلب کیا نظم سیکھ اس قصہ سے ہی  
 رافت ادب تاکہ حاصل ہو تھے فیضان رب فی الطریقت با ادب ہی بالاضب بل ادب کو فیض حق ہو  
 کیا اضب نہ رکھے جو راہ ارادت میں قدم اسکو لازم ہی ادب ہی دم بدم ہونے کے بس حکوم شیخ مقتدا  
 امر کو اسکے بدل لاوے بجائے شیخ کے افعال کا سنکر ہو کر یہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر ہو علم سے تیرے وراہیں اسکے  
 کام کام میں الہام سے اسکے تمام روایت ہی کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین  
 کا حضرت سے پوچھا تھا کہ بنی ہونکے تو دو قصے بیان کر دینگے اور روح کا نہیں بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی  
 لکھ آئے ہیں سو ویسے ہی ہوا کہ بروح کو علم الہی چھوڑا اور اصحاب کہف کا قصہ اسی سورہ میں پہلے لکھا  
 اور یہاں حکایت انکے سوال کی ارشاد کر کر حق تعالیٰ قصہ ذوالقرنین کا بیان فرماتا ہے وَیَسْأَلُكَ ذَا الْقُرْنَيْنِ  
 ذِی الْقُرْنَيْنِ اور سوال کرتے ہیں تجھ سے مشرکان کہ باستان یہود ذوالقرنین سے کہ بادشاہ مغرب اور مشرق  
 کا تھا اور اس میں اختلاف بہت ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکا درمیا قوس یونانی تھا اور ذوالقرنین کے بہت  
 وجہیں لکھی ہیں دو لو طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب میں قبضہ تصرف میں اسکے تھے سو اسے ذوالقرنین



کہتے ہیں یا تاج میں اس کے دو شاخیں تھیں یا کافروں کو نصیحت کرتا تھا انھوں نے تیر مارا مگر کیا اللہ نے پھر  
 کیا پھر نصیحت کرنے لگا پھر کافروں نے دوسری طرف سر کے اس کے تیر لگا یا پھر مگر کیا اللہ تعالیٰ نے جلا  
 اس سب سے ملقب ساتھ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایک طرف روشنی اور ایک طرف اندھیرا ہوتا  
 تھا روشنی سے راہ دکھاتا تھا اور ظلمت سے دشمنوں سے بچاتا تھا اس باعث ذوالقرنین مشہور ہوا یا تیر  
 اس کے دو شاخوں پر مرقع تھے مثل شاخوں کے یا علم ظاہر اور باطن اس نے جمع کیا تھا یا دو کیسور رکھتا تھا دونوں  
 طرف سر کے لٹکتے والے علم اور اس پر یہ بھی کہ یہہہ سکندر زوی تھا کہ نبوت میں اس کے اختلاف ہیں  
 جو بتی کہتے ہیں انکی یہہہ دلیلیں ہیں کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک میں مسافت روئیں مگر اور ظلمت  
 اور نور سحر کرنا کام نبی کا ہے اور باطل انا لکنا لہ فی الارض تکلیف کامل بنی کو ہوتی ہے اور آئینا میں کلمتی سیا  
 میں عموم کلمتی میں نبوت بھی داخل ہے کہ یہہہ بھی ایک شے ہے اشیاء سے اور اللہ کی طرف خطاب یا  
 ذوالقرنین مثل یاسوی اور یاجی کے آیا ہے اور اس طرح کے خطاب انبیا کو ہوتے ہیں اور جو اس کے نبوت کے قابل  
 نہیں وہ کہتے ہیں کہ ممکن جہان داری اور تکلیف مشہور یاری مروی ہے اور آئینہ میں کلمتی مخصوص بعض کیونکہ  
 ظاہر کہ سکندر سب اشیاء کہاں رکھتا تھا اور خطابات اس طرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہیں بالہامات ربانی چنانچہ  
 واوحینا الی ام موسیٰ ہے غرض نبوت میں انکے احتمال ہیں قطعی نہیں اور زمان جواز نبوت میں گمان  
 نبوت کا کرنا ممنوع نہیں بعض کہتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین ہی تھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے  
 لیا تھا واللہ اعلم بالصواب قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پر پڑھو گا  
 میں اور پھر تھارے ایمین سے کچھ مذکور انا کہنا کہ فی الاذنین وَاٰیٰتُنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَدَرَتْ  
 دی تھی اسکو خزین کے اور دیا تھا ہنسے اسکو پر حیر سے راہ کہ اس سے وہ حیر میر ہو جاو سمجھ لیجئے کہ کل تھی  
 مرو وہ حیر میں کہ جنکی خلق محتاج ہے یا جو پاؤں شاہوں کے کام آویں تحیر ملک میں اور عرب اعدا میں  
 یا جو شے اسے چاہی اسکی راہ اسکو کھول دی لکھا ہے اور اور ظلمت اللہ تعالیٰ نے اس کے تابع کی راہ  
 المیر میں ہے صحاب کو تابع اس کے کیا تو کہ اس پر سوار ہو کر جہاں چاہے جلا جاو ایک دن روم سے نکل کر مصر کو  
 سفر کیا اور زنگیوں سے عرب کر اور انیر غالب اگر از اوہ مغرب کا کیا فاکتبع سبباہ پس پیچھے چلا ایک راہ سے  
 کہ اس سے مغرب کو پہنچ جاو حتیٰ اذ ابلیع مغربا الشمس جدھا تعرب فی عین حیلہ یہاں تک کہ جب پہنچا جگہ وہ  
 سورج کے نیچے وہاں کہ جہاں تمام ہوئی تھی آبادی اور عمارت جاب مغرب پایا سورج کو سامنے نظر کے ہو  
 تا چنانچہ چشم پیر کے اور حمیہ بھی قرات ہے یعنی چشمہ آب گرم کے وَوَجَدَ عِنْدَ هَا قَوْمًا اور یا یزید ایک  
 اس چشمہ کے اوپر کناسے دریائے حیرطعنی کے ایک قوم کو کہ انہیں ناسک کہتے ہیں بت پرست سب چشم سورج



نیرک مہرپ شکل پہاوا اٹکا چڑکھا نا اٹکا گوشت و شیش و نکا اور پانی کے جانور و مکھا قلنا یا اذا القرنین کہتا ہے  
ای ذوالقرنین سمجھ لیجئے کہ یہ نہ اندا اگر تھی تھے تو وحی سے ہی اور اگر تھی تھتے تو الہام سے ہی یا سمیر زانیہ  
زبان سے غرض ہر طرح اللہ نے فرمایا اِنَّ نَعْدَبَ وَاَمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْمَ حَسَنًا یا یہ کہ عذاب کرے تو انکو  
یعنے قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہ کہ پکڑے تو بیچ حق لکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین فَاَمَّا اَمَّا مَنْ ظَلَمَ  
فَسَوْفَ نَعْدَبُہُ کہاد ذوالقرنین نے اسی پر جو شخص کہ ظالم ہے کفر پر اپنے ثابت ہے پس البتہ عذاب  
کر نیگے ہم اسکو یعنی میں اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہاں دنیا میں ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّہِ فِیْعَذَابُہُ  
عَذَابًا لَّا یُبَدِّلُ لَہٗ وَاَیُّکَ یُحْیِیہِ اِجَابَ وِیْکَاطُوفٍ پروردگار اپنے کے وہاں قیامت میں پس عذاب کر گیا اللہ تعالیٰ اسکو عذاب  
سخت اور برا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَا عِیْنِ الْحَسَنَةِ اور اسی پر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس  
واسطے اس کے یہاں اور وہاں بدلانیکی کا وَسَقُوْکَ لَہٗ مِنْ اَمْرِ مَا یَشَآءُ اور کتاب کہینگے ہم واسطے اس کے  
کام اپنے سے آسانی یعنی موافق طاقت اس کے کے حکم کر نیگے لکھا ہے کہ لشکر ظلمت کو قوم ناسک پر مسلط کیا  
کان اور مہینہ لکے در دایا لاچار ہو کر ایمان لے آئے ثُمَّ اَتَّبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق  
کو پہنچی اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیا اور لشکر کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور خوب کو  
جا کر قوم مابیل کو مسخر کر کر بیٹھ جیسے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حتیٰ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ  
وَجَدَہَا قَطْلَعٌ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ یُجْعَلْ لَّہُمْ مِنْ دُوْنِہَا سَبَبٌ ہاں تک کہ جب پہنچا جگہ نکلنے سورج کے یعنی وہاں جہاں سے  
شروع ہوئی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا ہے اور دھوپ اسکی پڑتی ہے  
اور ایک قوم کے کہ نہیں کیا ہمنے واسطے لکے بدوں سورج کے وقت طلوع کے میں پر والہاس دیا ہے کہ  
درمیان لکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھ پوشش انھی تھی بسبب اس کے کہ مٹی و ماسکی نرم اورست تھی جب  
سورج نکلتا تھا سردا بونیں گھسن جاتی تھی ہاں تک کہ بلند ہو کر لکے بدوں سورج ڈھل جاتا پھر ٹکڑے ٹکڑے پکڑ کر  
سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم میک تھے کَذٰلِکَ اِیْرَاحُ طَرَحَ کَیَا سَکَرٌ رَیَ قَوْمَ مِیْکَ سَاۡتَہُ  
جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسی طرح ایک راہ میں پڑھ کر قطرب کی طرف گیا وہاں قوم  
مابیل سے وہی سلوک کیا جو قوم مابیل سے کیا تھا وَقَدْ اَحْطٰنَا مَا لَدَیْہِ خَبْرًا اور تحقیق کھیر لیا تھا ہم نے ساتھ  
اس خیر کے کہ نزویات اس کے تھی آرزوئے آگاہی کے یعنی لشکر اور ہتیار اور اسباب پادشاہت کا جو  
اس کے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا ہم جانتے ہیں ثُمَّ اَتَّبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا سکنہ  
اور راہ کے مشرق سے طرف شمال کے حتیٰ اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ ہاں تک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ  
کے کہ انتہا کرستان ہے اور پہاڑ اس کے زمین یا جوج اور ما جوج کی ہے وَجَدَ مِنْ دُوْنِہَا قَوْمًا یَاۡوُرُکَ



دونوں پہاڑوں نے ایک قوم کو عجب ویلِ دول کا لایا یَا قَوْمِ نَبِّئُوا قَوْمَکُمْ بِذُنُوبِکُمْ تھے کہ کبھی بات کو  
 اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہیں سمجھتے تھے قَالَ لَوْ اَنَّ الْقَوْمَ لَانِ یَا جُوحَ وَا مَا جُوحَ مَقْسِدُ وَا فَا لَاد  
 کہا انھوں نے مترجم کے زبان پر ایسی ذوالقرنین تحقیق یا جوج اور یا جوج فسا کر بنولے ہیں سچ زمین پر یہ  
 جب ان پہاڑوں کے اُدھر نکل گئے ہیں کیا اگر سب پائے ہیں کھا جائے ہیں اور جو خشک پائے ہیں  
 باندھ لیجائے ہیں اور چار یا یوں کو ہمارے مارتے ہیں کھاتے ہیں جو چار پائے ہیں پائے تو آدمیوں کو  
 مارتے کھاتے ہیں اور وہ دو گروہ ہیں اولاد یا فت بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی میں ہیں کہ  
 آدم علیہ السلام کو احتلام ہو اسی انکی خاک آلود ہوئی وہ اس حال سے عکس ہوئے حق تعالیٰ ان دونوں  
 قوم کو اس سے سدا کیا اور جو کہتے ہیں انیا کو احتلام نہیں ہوتا انکے نزدیک یہ قول ضعیف ہے اول قول  
 اور اس مثال میں انکے اختلاف ہی حضرت امیر سے منقول ہے کہ بعضوں کا قد بالشت کا ہی بعضوں کا  
 بہت لمبا حدیث میں ہے کہ بعضی انہیں سے مثالِ شجر از زند کے ہیں کہ درخت ولایت شام میں ہوتا ہے  
 ایکویس گر کا دراز اور بعضے طولِ عرض میں برابر ہیں اور بعضے ایک کان کا پنے بچھونا کرتے ہیں اور ایک کا  
 طاق صفت میں انکے بعضوں نے لکھا ہے کہ ریش دراز تا زانو پاؤں و خور و شکم ہیں گردن دراز چیم کو دھڑ  
 زرد رخ سرخ اور اور کسی چیز سے خمر نہیں کھاتے ہیں اور سونے ہیں اور ایک مڑا ہے تو تہہ ہر پید ہو  
 ہیں فَلْیَجْعَلْ لَّکُمْ جَاعَلِیْ اِنْ یَجْعَلْ سَبَّحًا وَّ یَسْمُو سَدَّ اِسْ آیا کر دیوں ہم واسطے تیرے خرچ یعنی کچھ مال  
 اپنے مالوں میں سے ضروری اور اس بات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار  
 تو کہ وہ اُدھر نہ آسکیں قَالَ مَا مَکْنِیْ فِیْہِ زَبْنِیْ خِیْ فَا حِیْثُوْہِ بِقُوَّةٍ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہے  
 مجھ کو اس کے پروردگار میرے بہتر ہے اس سے جو تم مجھے دو گے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے لیے  
 ساتھ پہلوانوں کے یا ساتھ اس چیر کے کہ جس سے اس کام میں قوت پاویں اَجْعَلْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا  
 تو کہ کر دو بیچ درمیان اٹھارے اور درمیان انکے دیوار موتی کہ ایک رو اس کا دو سر رومی سے چھٹا  
اَتُوْنِیْ ذُبُوْا الْحَدَّ یَا لَیْلَیْ واسطے میرے گھر کے لوہے کے لکھا ہے کہ اسٹین لوہے کی بنوائیں اور درمیان  
 دونوں پہاڑوں کے چار تہہ ر قدم بٹھ کر عرض میں لکھ دیا یا ہائٹ کہ پانی نکل آیا پھر نہ زمین پرانی  
 میں ایک رو اسلو کھا سنگ خار کے رکھ کر لوہے کی اسٹین اس پر بچھا دیں حتیٰ اذا ساوی بین الضدین  
فَا لَانْشَقَّ یا ہائٹ کہ برابر کر دیا درمیان دونوں پہاڑوں کے پھر اس میں بہت سا اس پر لو کر دھونکیا  
 چاروں طرف لگو کر کہا کہ پھونکو اور دھونکو لو کہوں کے حتیٰ اذا جعلا نارا قال اتونی افرغ علیہ قطرا  
 یا ہائٹ کہ جب کر دیا ان ایٹو کو لوہے کے گٹ کے مانند کہا لے آؤ میرے پاس تو کہ والوں میں اور ان کے

ہوئے آہنی اینٹوں کے تانبا گلا ہوا پھر اس طرح پر سو گرنی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے دھل کر کیان  
 ہموار تیار ہوئی فَاسْتَطَاعُوا أَنْ يَنْظُرُوا مِنْ تَحْتِهَا پس نکر کے یا جوج اور ما جوج یہ کہ چڑھ آویں اوپر اس دیوار کے  
 سبب بلندی اور صفائے وَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَنْظُرُوا مِنْ تَحْتِهَا اسے اسے اس دیوار کے سوراخ کرنا ہوا سبب سختی  
 اور مضبوطی اس کے فَلَا هَذَا دَرْجَةٌ مِنْ دَرَجَاتٍ کہاں کس درجے بعد تیار ہونے اس کے کہ یہ دیوار ہو جا  
 رحمت ہی پروردگار میرے کی طرف سے ان لوگوں پر کہ یا جوج اور ما جوج کے فتنے سے ڈرتے تھے نہ  
فَاذْكُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَنَفْسًا  
 کر دیو یو یگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہو جاوے گی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّكَ حَقًّا اور غور پرورد  
 میرے کا سچ کہ یا جوج اور ما جوج نکل آویں گے اور علامات قیامت سے یہ بھی ایک علامت ہی  
وَتَرَكَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ اور چھوڑ دیا ہمنے بعضے انکے کو اس دن کہ سدا تمام ہو اس حالت میں  
 کہ موج مارتے ہیں اور اضطراب کرتے ہیں بیچ بعضوں کے اور قدرت غالب آنے کی اور دیوار توڑنے کی  
 اور سوراخ کر نیکی نہیں رکھتے یا چھوڑ دینگے ہم بعضے انکو اس دن کہ ٹکینگے موج مارتے ہیں بیچ بعضوں  
 اور بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہے کہ اس میں تخیر اور اضطراب سے پس  
 میں برہم درہم ہونگے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ جعنا ہم جعنا اور چھوٹا جاوے گا سچ صور کے واسطے قیامت کے پس  
 اکٹھا کرینگے ہم سب خلائق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان حشر میں وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ  
لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا اور روبرو لائیں گے ہم دوزخ کو اس دن واسطے کافروں کے روبرو لانا اور یہ دیکھنا  
 دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہو گا الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ فِي غَضَائِهِمْ ذُرِّيَّةً ذُو نُفُوسٍ  
 ہمیں انکھیں دل انکے کی بیچ پرو کے یاد کرنے میرے یعنی جن آیتوں سے کہ یاد کیا جاتا تھا میں قیامت  
 ایمان والوں کے انکو یہ نہیں دیکھے تھے وَكَاذِبًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا اور تھے کافر سبب نہ سننے  
 حق بات کے نکر سکتے تھے سنا میرے کلام حق کا سمجھ لیجئے کہ بعد بیان سدا کے مذکور صور کا فرمایا کہ دریا  
 یا جوج اور ما جوج کے اور اس قوم کے جدائی والے اور صور چھوٹا جاوے گا پس سب کو جمع کر دینگے اور نہ  
 کافر و کفر دوزخ دکھاوینگے پہلے ہی دخول سے دہشت دلاوینگے حدیث میں ہے کہ یا جوج اور ما جوج ہر فرد  
 سدا کو کھودنے میں شام کو کھوری رہ جاتی ہے کہتے ہیں صبح کو سوراخ کر لینگے جب صبح کو اگر دیکھتے ہیں ویسے  
 ہی ثابت پاتے ہیں جب وعدہ انکے خروج کا اور خرابی عالم کا پورا ہو گا إِنَّ السَّاعَةَ كَانَتْ مقصود حاصل  
 ہو گا سوراخ کر کر نکل آویں گے اور عالم کو تباہ کرینگے دریائی جاوینگے جانوروں کو کھا جاوینگے درختوں کو چا  
 جاوینگے آدمیوں کو کھاوینگے مارینگے لوشیکے بے ناموسی کرینگے قلعوں میں لوگ انسے پھینکے تمام جہاں



فمنہ برہما ہو گا مگر کہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور اس میں رہیگا چھ مہینے یہ خرابی رہیگی پھر دعا  
عیسیٰ علیہ السلام کے سے کہ روئیں انکے دامنے نکلیں گے ایک رات میں سب مر جاویں گے بد بو پھیلے گی  
عصا اتر کر سب لاشوں کو اٹھا لیا وینگے مہینہ برہما آلاش انہی زمین سے دھوئی جاوے گی انھیں  
الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء کیا پس گمان کیا ہی ان لوگوں نے جو کافر ہوئے  
یہ کہ پھر میں بندوں سے کہ عیسیٰ اور عزرا اور فرشتے ہیں سوا میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے  
استغنام انکاری ہی یعنی معبود پکڑنا اسکا کچھ نفع نہیں دیگا انکو اذا اعتدنا جہنم للکافرین نزلہ انھیں ہم نے  
نیار کیا ہی دوزخ کو واسطے کافروں کے حکمہ اترتے گی یا مہمانی اور اسمیں تکم ہی کہ وہاں عذاب ہونے  
کہ دوزخ جن کے آگے ناچیں گی قل ہل ننبئکم بالاکھسریٰ بن اعما لہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر  
دیوین ہم تمکو ساتھ زبان کار ترین لوگوں کے روزی تمکو بھی الذین صد سبھم فی الحیوۃ الدنیاء و لوگ ہیں کہ  
کھوئی گئی سب کی طرف عملوں نیک صورت کے سچ زندگانی دنیا کے جب کہ راہب دیرون میں بیٹھے نماز  
اور روزہ کرتے ہیں اور سب کفران کے اعمال انکے باطل ہیں کچھ ثواب انہیں مترت نہیں بغضوں کے گناہ  
کہ مراد اس سے خواج ہیں یا روضہ یا اولاد بدعتی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہیں اور شہر  
یہ ہیں کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلا ہاتھ اکا اور آراؤ کرنا گردنوں کا جو واقع ہوتا ہے یہاں حکم اسکے بطور ان  
فرمایا وہم یحبون انہم یحبون صلتہ اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں کام اولئک الذین  
کفروا باایت ربہم و لعائنہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ہی ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے کہ قرآن  
یا لائل تو جید اور طافات اسکے کے یعنی ساتھ بعث اور حشر کے کہ اسدم رویت ہوگی اہل اسکے کو قحط  
اقطعہم پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت میں اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انہیں کچھ نہ ملیگا فلا نفیم  
طہم بوعہ القیصر و بنائیں نہ قائم کریں گے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترارو کہ اس میں تولین کیونکہ  
نابود ہو گئے ہونگے یا وزن اور مقدار نہ رکھیں گے بلکہ خوار اور بے اعتبار چھوڑ دیں گے ذالک جو اوہم جہنم  
مما کفروا بہم کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہے سب اسکے کہ کفر کیا انھوں نے  
والتخذوا الیہی و رسیٰ ہذا وہ اور مگر آیتوں میری کو اور پیغمبروں میر کو صحتھان الذین امنوا و عملوا الص  
طہم جنت النیر و فیہ نزل تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر اور عمل کئے اچھے کیے گئے  
ان کے بہشت میں فردوس کے یعنی باغات درختوں والے کہ اکثر انکو زمین مہمانی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ہر روز دلوں دنیا کے سے چاس بار نظر کر کر فرمایا ہے کہ  
ازدی طیار و سال اولیای زیادہ کتر سن اور جمال اور تازگی اور جمال اپنا واسطے دوستوں میرے

یہ کیا مومنوں کی منزل ہے منزل پس عجیب حاصل ہے اور اس جہانی میں اشارہ ہے کہ ایسی دولت  
 کو ملے گی جس کے سامنے مزدورس ایک ماحضر تھے اور وہ دولت کیا تھی بیت رخصت یا رے مثل  
 نت نہیں ہے کوئی دیدار کے برابر دولت نہیں ہے کوئی نہ بھنے کہتے ہیں کہ مزدورس بلند تر درجوں  
 نت کا ہے کہ حضرت نے فرمایا فاذا بئکم الله فاستلموا الصدور اور ایک قول ہے کہ ایک نام جس کے  
 نمون میں سے کہ مومن ومان اترینگے خالدين فيها لا يبعثون عنہا حولا کہ ہمیشہ رہینگے جس کے نہ جائینگے  
 ن بہت تنوں بدلنا اور مکان کا کیونکہ سب مطلب انہی وہیں موجود ہوگی قل لو كان الجحيم اداء لكل  
 رجب کہ اگر ہو پانی دریاے محیط کا سیای واسطے لکھنے باتوں پروردگار میرے یعنی معافی قرار  
 معلومات اسکے کی لقد الجحيم قبل ان تنفذ كل رجب البتہ تمام ہو جاوے پانی دریا کا کیونکہ جسم اور  
 ہم تنہا ہی ہوتا ہے پس نہایت کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہو وہیں باتیں پروردگار میرے کی کیونکہ  
 تنہا ہی ہیں پس سیای نامتناہی کلمات کو نامتناہی کو نلکھ سکیں وکو جسد مثلیہ مدہ اور اگرچہ لاوین  
 ہم برابر دے گئے محیط کے مد اس سیای کی یعنی جہنم دریاے محیط ہی اتی ہی اور سیای لاوین بھی  
 مات ربانی کو نلکھ سکیں سب نرول اس آیت کا یہ ہے کہ یہود نے مسلمانوں کو کہا کہ تم قرآن میں پڑھتے  
 و من لوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی جو شخص دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور نعم میں  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ انکو حکمت دی ہے پس علم تمھارا بہت ہوا اور پھر تم پڑھتے آہو نہ  
 و ما اوتیم من العلم الا قليلا یعنی نہیں دئے گئے علم سے مگر حقوڑا تطبیق اس کی کیونکہ ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہ  
 آیت نازل کی کہ علم الہی بے نہایت ہے اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن مقابل علم حق کے کم سے کم ہے بیت  
 قطرو اس دریا کا جس علم جہان نہ درو اس خورشید کا جس یک عیان قل انما انا بشر مثکم لکن اوتی بالانوار  
 اللہ اللہ وبتدک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمھارے اور دعویٰ اس  
 کا اللہ کی باتوں کی نہیں کرتا میں اس قدر ہے کہ واسطے جبریل کے وحی کی جانی ہے طرف میرے یہ کہ معبود تمھارا  
 معبود ایک ہے بے شریک فن کان یتجو القاء بآیہ پس جو کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے  
 کی بہت میں یا جو کوئی دریا ہی ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنی بارگشت اپنے سے طرف اسکے دن  
 قیامت کے فلیعمل عملا حسنا پس چاہئے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق رضائے الہی کے بحر الحقائق میں  
 کہ عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور چلتا طریق سنت پرانے ظاہر میں کہ ترک دنیا  
 اور اختیار فقر اور دوام طاعت عبادت ہے اور باطن میں کہ جدا ہو کر خلق سے ملنا ساتھ حق کے ہی نظم نہ  
 جو ہوتا رک ایکوست جہان کست خلق کو پیوست حق جان منہ انسا خلق سے جسے ہی ہوڑا نخلق ماسوا کے





اللہ سے ہی چھوڑا وہ جس میں ان عرفان کا بہادر بیخبر عشق مولیٰ بے بہادر لکھا ہے کہ جذب بن زیر علم مری  
 نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں عمل اللہ واسطے کرتا ہوں لیکن جو کوئی اس سے لگاؤ  
 ہوتا ہے خوش ہوتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو کہ جس میں غیر اسکا شریک ہو قبول نہیں کرتا  
 موافق فرمائی آپ کے یہ آیت اتری ولا یشرک فی عبادۃ ربہ احد لہ اور چاہئے بندے کو نہ عمل اپنے  
 رکھے نہ شریک لاسے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کیونکہ یہاں اور سمجھ سے اعمال اپنے بچاؤ کے کہ  
 رہا شریک اصغر اور عکرمون کو کرتی تہا اولاً بہر اظم شریک جو اصغر ہے بچاؤ اس سے بھی مومنو تم قدر  
 رہا اس سے بھی سنگی پس خاص خدا کی گرو سمجھ سے دور اور یا ہے بچو بندگی دکھلانے کو مست کیجئے نہ  
 متقی کہلا انکو مست کیجئے جو کہ عمل ہو سو برا خدا سب میں ہو طوطا رضائے خدا اس سے سونگہ بارگاہ  
 اور نہ پاؤ جو توفیق تو کر لو یہ طور ظاہر و باطن ہو برا خدا چاہو خدا سے نہ سوا خدا و مہم اسکی برے جستجو  
 اولہ مطلب رہے کچھ آرزو رکھتے ہو جو جو ہو بس دو جہان خواہش دل اور تمنائے جان یا دین سب  
 اسکے بھلا دیجئے رنگ محبت کا دکھا دیجئے نہ دل میں اسکا رہے ہر دم خیال غیر کے خطر سے خطر ہو  
 کمال نہ ویدہ بنیا ہو ہر ایک سو گن نہ محو تجلی رہے روح و بدن نہ اے سیر مولیٰ میرے  
 والی ولی نہ تجھ کو عطا کر یہ طفیل نبی نہ اور جو مسلمان ہیں بھائی تیرے فضل سے  
 سب کو یہی رتبہ تو دے دیہائیں تیرے ہی رہیں سب مہم  
 چاہیں تجھی کو ہوا مطلب تمام

۱۱۹۳۲